بے وضو (یا جس پر غسل فرض ہو اُس)
کیلئے قراٰن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔
بے وضو (جب کہ غسل فرض نہ ہو) بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔
(بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۲۶ مکتبۃ المدینہ)

القرآن الکریم

ترجمہ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''کنزالایمان شریف'' کے چودہ حروف کی نسبت سے اس ''کنزالایمان'' کے بارے میں ۱٤ وضاحتی مدنی پھول

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، عاشقِ ماہ نبوت، پروانۂ شمعِ رسالت حضرت علامہ مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن کے ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' کو جملہ اردو تراجمِ قرآن میں جو بلند مقام اور خصوصی امتیاز حاصل ہے وہ اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہے، نیز اس پر صدرالافاضل، مفسرِ شہیر حضرت علامہ مولانا مفتی **محمد نعیم الدین مراد آبادی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی مختلف عربی تفاسیر کی جامع نہایت ہی علمی و تحقیقی تفسیر ''خزائن العرفان'' نے ''کنزالایمان'' کی اہمیت وافادیت کو مزید بارہ چاند لگادیے ہیں، اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ ''کنزالایمان'' کی تلاوت کی سعادت حاصل کرتے ہوں گے۔ الحمدُ لِلّٰہ عزّوجلّ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرّحمٰن کے فیضان سے ''دعوتِ اسلامی'' نے سارے جہان میں ''کنزالایمان'' کی دھوم مچادی ہے۔

الحمدُ لِلّٰه علی احسانہٖ...! اس غیر معمولی اہمیت وافادیت اور عالمگیر مقبولیت کے پیشِ نظر ''دعوتِ اسلامی'' کے علمی و تحقیقی شعبے ''المدینۃ العلمیۃ'' نے ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' پر جدید انداز میں کام کرنے کی سعی کی ہے اور کم وبیش چھ ماہ کے قلیل عرصے میں اس تاریخی وعظیم الشان کام کی تکمیل ہوئی۔ اِن مدنی پھولوں کے تحت اس پر کام کیا گیا:

﴿1﴾......متن، ترجمہ اور تفسیر تینوں پر عالمی معیار کے مطابق جدید فارمیٹشن/فارمیٹنگ کی گئی ہے اور حتی المقدور ہر اعتبار سے انتہائی احتیاط کے ساتھ اس کے حسنِ صُوری (یعنی ظاہری حُسن وجمال) کا اہتمام کیا گیا ہے۔

﴿2﴾......متنِ قرآن کا بالاستیعاب تقابل کم وبیش آٹھ بار کروایا گیا ہے۔ تقابل میں نفسِ متن، رُمُوز واوقاف، اطراف کی علامات وعبارات، عَرَبی رسم الخط کا خصوصی التزام اور کم وبیش چار بار تقابل بالکتاب بھی شامل ہے۔

﴿3﴾......متن کے تقابل کے لیے پاک وہند کے مختلف اداروں کے کئی نسخے پیشِ نظر رکھے گئے۔

﴿4﴾......رسم الخط کے حوالے سے رہنمائی اور اغلاط کی درستی کے لیے ''الاتقان''، ''فتاوی رضویہ'' اور دیگر کتبِ علمائے اہلسنت سے استفادہ اور دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) کے جید مفتیانِ عظام کثرھم اللہ تعالیٰ سے شرعی رہنمائی بھی لی گئی ہے۔

﴿5﴾......متن کے تقابل کے دوران عرب شریف کے مطبوعہ متعدد نسخوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے اور ان نسخوں کے علاوہ ''المکتبۃ الشاملہ''، ''المصحف الرقمي''، ''مصحف المدینۃ النبویہ''، ''Quran Searcher''، ''خزائن الھدایت''، ''القرآن الکریم بالرسم العثماني'' اور اس جیسے دیگر قرآنی سافٹ ویئرز کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

﴿6﴾......متن کے تقابل کیلئے المدینۃ العلمیۃ کے ماہر حُفّاظ وغیر حُفّاظ مدنی اسلامی بھائیوں کثرھم اللہ تعالیٰ کی خدمات لی گئی ہیں، نیز جید قراء وحفاظ زِیْدَ مَجْدُھُمْ سے مشاورت کی ترکیب بھی بنائی گئی ہے۔

﴿7﴾......ترجمہ وتفسیر کے تقابل کیلئے رضا اکیڈمی بمبئی (ہند) کے مطبوعہ تصحیح شدہ نسخے کو معیار بنایا گیا ہے، اور پاک وہند کے قدیم وجدید کئی نسخوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

﴿8﴾......ترجمہ وتفسیر کے تقابل کے دوران پاک وہند کے مطبوعہ کم وبیش بارہ نسخوں کی تقریباً 500 سے زائد لفظی، کتابت، طباعت، قدیم رسم الخط اور نظرِ ثانی میں رہ جانے والی اغلاط کی تصحیح بھی کی گئی ہے۔

﴿9﴾......تفسیر کے تقابل کے بعد نظرِ ثانی، علاماتِ ترقیم، تسہیل اور غیر معروف الفاظ پر اعراب کی ترکیب بھی بنائی گئی ہے، نیز ایسے

الفاظ جن کی ہیئت اعراب کی وجہ سے بدل جاتی ہے ان کے رسم الخط کو تبدیل کر کے ان پر بھی اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

﴿10﴾...... اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل ''**کنزالایمان مع خزائن العرفان**'' کے اس نسخے میں کم وبیش 2000 مشکل وحل طلب مقامات کی تسہیل بھی کی گئی ہے۔

﴿11﴾...... قاری کی سہولت کیلئے ترجمے کے مشکل الفاظ کی تسہیل ترجمہ ہی میں کر دی گئی ہے اور مشکل لفظ کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی تسہیل کو ہلالین '' ( ) '' میں واضح کر دیا گیا ہے تا کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کے الفاظِ مبارکہ بعینہٖ ترجمہ میں موجود رہیں اور قاری کو بھی ترجمہ سمجھنے میں کوئی دشواری محسوس نہ ہو، نیز ترجمے کی تسہیل کرتے وقت خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند، ادیبِ شہیر حضرت علامہ **عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری** رحمہ اللّٰہ تعالیٰ کی کتاب ''**تسہیلِ کنزالایمان**'' سے بھی مدد لی گئی ہے۔

﴿12﴾...... ترجمہ وتفسیر کی تسہیل کرتے ہوئے عربی واُردو لغات، لغات القرآن، معجم القرآن، مفردات القرآن، عربی تفاسیر، معروف سنی تراجم وتفاسیر کو پیش نظر رکھتے ہوئے عبارات کے ربط پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

﴿13﴾...... تسہیل کرتے وقت متوسط طبقے کو سامنے رکھا گیا ہے، چونکہ تفسیر خزائن العرفان ایک مختصر، جامع، علمی وتحقیقی تفسیر ہے اور صدر الافاضل رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے اس تفسیر میں علمی اصطلاحات کا بکثرت استعمال فرمایا ہے جسے عوام الناس کا سمجھنا نہایت ہی دشوار ہے، لہٰذا حتی المقدور انہی مقامات کی تسہیل کی گئی ہے جن کا تعلق عوام سے ہے، اور ایسی دقیق، خالص علمی ابحاث جن کا تعلق علماء سے ہے ان کی تسہیل نہیں کی گئی۔

﴿14﴾...... حتی المقدور قاری کی آسانی کیلئے فارمیشن/فارمیٹنگ اس انداز پر کی گئی ہے کہ ترجمے میں جو تفسیری حاشیہ نمبر ہے اُس کی تفسیر اُسی صفحہ سے شروع ہو، دیگر نسخوں کی طرح آخری صفحات پر تفسیر کی ترکیب نہیں بنائی گئی، اسی وجہ سے ہر صفحہ پر متنِ قرآن کی لائنوں کو مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ تفسیر وترجمہ کی مناسبت سے جتنے متن کی حاجت تھی اتنا ہی لایا گیا ہے۔ اسی طرح ہر پارہ نئے صفحے سے شروع کیا گیا ہے۔

مدنی التجا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل ہماری اس کاوش میں جو حسن وخوبی نظر آئے وہ قرآنِ پاک کا خاص اعجاز اور اعلیٰ حضرت و **صدر الافاضل** رحمہما اللّٰہ تعالیٰ اور امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کا خصوصی فیضان ہے اور جہاں کوئی خامی ہو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین واہلِ علم حضرات سے مدنی التجا ہے کہ جہاں کہیں کتابت، طباعت یا کوئی اور غلطی دیکھیں تو بذریعہ **ای میل یا مکتوب** ہماری رہنمائی فرمائیں ان شاء اللہ عزوجل آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

''**کنزالایمان اور دعوتِ اسلامی**''، ''**تلاوت کے خوشبودار مدنی پھول**'' اور '' **مطالبُ القرآن**'' آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔ یاربِّ مصطفٰے! **دعوتِ اسلامی**'' کے علمی وتحقیقی شعبے ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اس عظیم کاوش کو قبول فرما، اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام اسلامی بھائیوں کو دو جہاں کی بھلائیاں عطا فرما اور ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بشمول مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن پچیسویں، رات چھبیسویں ترقی عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت
Email: ilmia@dawateislami.net
تاریخ: ۲۹ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ
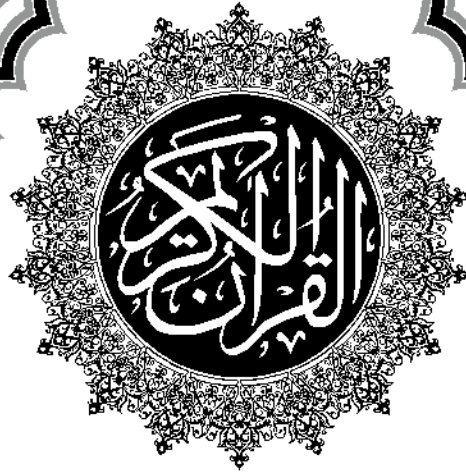
القرآن الکریم

ترجمہ کنز الایمان
مع
تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الہادی

طباعتِ اول : رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ، مطابق جولائی 2012ء تعداد:20000

طباعتِ دوم : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۴ھ، مطابق اپریل 2013ء تعداد:12000

آیاتہا ۷ | ۱ سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۵ | رکوعہا ۱

سورۂ فاتحہ مکیہ ہے، اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا روز جزا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ

سورۂ فاتحہ کے اسماء: اس سورۃ کے متعدد نام ہیں: فَاتِحَہ، فَاتِحَۃُ الْکِتَاب، اُمُّ الْقُرْآن، سُوْرَۃُ الْکَنْز، کَافِیَہ، وَافِیَہ، شَافِیَہ، شِفَاء، سَبْعِ مَثَانِی، نُوْر، رُقْیَہ، سُوْرَۃُ الْحَمْد، سُوْرَۃُ الدُّعَا، تَعْلِیْمُ الْمَسْئَلَہ، سُوْرَۃُ الْمُنَاجَاۃ، سُوْرَۃُ التَّفْوِیْض، سُوْرَۃُ السُّوَال، اُمُّ الْکِتَاب، فَاتِحَۃُ الْقُرْآن، سُوْرَۃُ الصَّلٰوۃ۔ اس سورۃ میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ایک سو چالیس حرف ہیں، کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں۔ **شانِ نزول:** یہ سورۃ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ، یا دونوں میں نازل ہوئی۔ عَمْرو بن شُرَحْبِیْل سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا: "میں ایک ندا سنا کرتا ہوں جس میں "اِقْرَاْ" کہا جاتا ہے۔" وَرَقہ بن نَوْفَل کو خبر دی گئی، عرض کیا: جب یہ ندا آئے آپ باطمینان سنیں۔ اس کے بعد حضرت جبریل نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا: فرمایئے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول میں یہ پہلی سورت ہے مگر دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے "سورۂ اِقْرَاْ" نازل ہوئی۔ اس سورت میں تَعْلِیْمًا بندوں کی زبان میں کلام فرمایا گیا ہے۔ **احکام:** **مسئلہ:** نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے امام و مُنْفَرِد کے لئے تو حقیقۃً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقراءتِ حُکْمِیہ یعنی امام کی زبان سے۔ صحیح حدیث میں ہے: "قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ" امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآنِ پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قراءت سننے کا حکم دیا ہے: "اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ)"۔ مسلم شریف کی حدیث ہے: "اِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا" جب امام قراءت کرے تم خاموش رہو۔ اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے۔ **مسئلہ:** نمازِ جنازہ میں دعا یاد نہ ہو تو سورۂ فاتحہ بہ نیتِ دعا پڑھنا جائز ہے، بہ نیتِ قراءت جائز نہیں۔ (عالمگیری) **سورۂ فاتحہ کے فضائل:** احادیث میں اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں حضور نے فرمایا: توریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی۔ (ترمذی) ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضور پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے: ایک سورۂ فاتحہ، دوسرے سورۂ بقر کی آخری آیتیں۔ (مسلم شریف) "سورۂ فاتحہ" ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔ (دارمی) "سورۂ فاتحہ" سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالٰی قبول فرماتا ہے۔ (دارمی) **اِستعاذہ:** **مسئلہ:** تلاوت سے پہلے "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا سنت ہے۔ (خازن) لیکن شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اس کے لئے سنت نہیں۔ (شامی) **مسئلہ:** نماز میں امام و مُنْفَرِد کے لئے "سُبحان" (ثنا) سے فارغ ہو کر آہستہ "اَعُوْذُ... الخ" پڑھنا سنت ہے۔ (شامی) **تَسْمِیَہ:** **مسئلہ:** "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورۂ فاتحہ یا اور کسی سورۃ کا جز نہیں اسی لئے نماز میں جَہر (بلند آواز) کے ساتھ نہ پڑھی جائے، بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما نماز "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" سے شروع فرماتے تھے۔ **مسئلہ:** تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ "بِسْمِ اللّٰه" جَہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تا کہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے۔ **مسئلہ:** قرآنِ پاک کی ہر سورت "بِسْمِ اللّٰه" سے شروع کی جائے سوائے سورۂ براءت کے۔ **مسئلہ:** سورۂ نمل میں آیتِ سجدہ کے بعد جو "بِسْمِ اللّٰه" آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جُزوِ آیت ہے بلاخلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی! نمازِ جہری میں جہراً، سرّی میں سراً۔ **مسئلہ:** ہر مُباح کام "بِسْمِ اللّٰه" سے شروع کرنا مُستحب ہے، ناجائز کام پر "بِسْمِ اللّٰه" پڑھنا ممنوع ہے۔ **سورۂ فاتحہ کے مضامین:** اس سورت میں اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا، ربوبیت، رحمت، مالکیت، استحقاقِ عبادت، توفیقِ خیر، بندوں کی ہدایت، تَوَجُّہ اِلَی اللّٰہ، اِختصاصِ عبادت، اِستعانت، طلبِ رُشد، آدابِ دعا، صالحین کے حال سے موافقت، گمراہوں سے اِجتناب و نفرت، دنیا کی زندگانی کا خاتمہ، جزاء اور روزِ جزاء کا مُصَرَّح و مُفَصَّل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اجمالاً۔ **حمد:** **مسئلہ:** ہر کام کی

الدِّیْنِ ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا

الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ﴿۬ۙ﴾ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ

راستہ چلا راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب

عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾ ع

ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

ع ۱

ابتداء میں تَسمِیَہ کی طرح حمدِ الٰہی بجالانا چاہئے۔ مسئلہ: کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے خطبۂ جمعہ میں، کبھی مُستحب جیسے خطبۂ نکاح ودعاء وہر اَمرِ ذیشان میں اور ہر کھانے پینے کے بعد، کبھی سنتِ مُؤکَّدہ جیسے چھینک آنے کے بعد۔ (طحطاوی) '' رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ '' میں تمام کائنات کے حادث، ممکن، محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب، قدیم، اَزلی، اَبدی، حَی، قَیُّوم، قادر، علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو '' رَبِّ الْعٰلَمِین '' مُستَلزِم ہے، دولفظوں میں علمِ الٰہیات کے اہم مَباحِث طے ہوگئے۔ '' مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ '' مِلک کے ظہورِ تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مَملوک ہیں اور مملوک مستحقِ عبادت نہیں ہو سکتا۔ اسی سے معلوم ہوا کہ دنیا دارُ العمل ہے اور اس کے لئے ایک آخر ہے، جہان کے سلسلہ کو اَزلی وقدیم کہنا باطل ہے۔ اِختتامِ دنیا کے بعد ایک جزاء کا دن ہے، اس سے تناسخ باطل ہوگیا۔ '' اِیَّاكَ نَعْبُدُ '' ذکرِ ذات وصفات کے بعد یہ فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ اِعتقاد عمل پر مُقدّم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر مَوقوف ہے۔ مسئلہ: '' نَعْبُدُ '' کے صِیغۂ جمع سے ادائے جماعت بھی مُستفاد ہوتی ہے اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجۂ قبول پاتی ہیں۔ مسئلہ: اس میں ردِّ شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہوسکتی۔ '' وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ '' میں یہ تعلیم فرمائی کہ اِستعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مُستعان (مددگار) وہی ہے، باقی آلات وخُدّام واَحباب وغیرہ سب عونِ الٰہی کے مظہر ہیں، بندے کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء واَنبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدۂ باطلہ ہے کیونکہ مُقرّبانِ حق کی امداد، امدادِ الٰہی ہے اِستعانت بالغیر نہیں۔ اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے تو قرآنِ پاک میں '' اَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ '' (میری مدد طاقت سے کرو) اور '' اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ '' (صبر اور نماز سے مدد چاہو) کیوں وارد ہوتا، اور اَحادیث میں اہلُ اللہ سے اِستعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی۔ '' اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ '' مَعرِفتِ ذات وصِفات کے بعد عبادت، اس کے بعد دعا تعلیم فرمائی، اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد مشغولِ دعا ہونا چاہئے، حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن) '' صراطِ مستقیم '' سے مراد اسلام یا قرآن، یا خُلقِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم یا حضور، یا حضور کے آل واَصحاب ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراطِ مستقیم طریقِ اہلِ سنّت ہے جو اہلِ بیت واَصحاب اور سنت وقرآن وسَوادِ اَعظم سب کو مانتے ہیں۔ '' صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ '' جملۂ اُولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراطِ مستقیم سے طریقِ مُسلمین مراد ہے۔ اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن اُمور پر بزرگانِ دین کا عمل رہا ہو وہ صراطِ مستقیم میں داخل ہے۔ '' غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ '' اس میں ہدایت ہے کہ مسئلہ: طالبِ حق کو دشمنانِ خدا سے اِجتناب اور ان کے راہ ورسم ووَضع واَطوار سے پرہیز لازم ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ مَغْضُوْبِ عَلَیْهِم سے یہود، اور ضَآلِّیْن سے نصاریٰ مراد ہیں۔ مسئلہ: '' ضاد '' اور '' ظاء '' میں مبایَنت ذاتی ہے بعض صِفات کا اِشتراک انہیں متحد نہیں کرسکتا لہٰذا غَیْرِ الْمَغْظُوْب '' بظا '' پڑھنا اگر بقصد ہو تو تحریفِ قرآن وکفر ہے، ورنہ ناجائز۔ مسئلہ: جو شخص '' ضاد '' کی جگہ '' ظا '' پڑھے اس کی امامت جائز نہیں۔ (محیط برہانی) '' اٰمِیْن '' اس کے معنی ہیں: ایسا ہی کر، یا قبول فرما۔ مسئلہ: یہ کلمہ قرآن نہیں۔ مسئلہ: سورۂ فاتحہ کے ختم پر '' آمین کہنا '' سنت ہے نماز کے اندر بھی اور نماز کے باہر بھی۔ مسئلہ: حضرت امامِ اَعظم کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں '' آمین '' اِخفاء کے ساتھ یعنی آہستہ کہی جائے۔ تمام اَحادیث پر نظر اور تنقید سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جہر کی روایتوں میں صرف وائل کی روایت صحیح ہے اس میں '' مَدَّ بِهَا '' کا لفظ ہے جس کی دلالت جہر پر قطعی نہیں جیسا جہر کا احتمال ہے ویسا ہی بلکہ اس سے قوی مد ہمزہ کا احتمال ہے اس لئے یہ روایت جہر کیلئے حجت نہیں ہوسکتی۔ دوسری روایتیں جن میں جہر ورَفع کے الفاظ ہیں ان کی اِسناد میں کلام ہے، علاوہ بریں وہ روایت بِالمعنیٰ ہیں اور فہمِ راوی حدیث نہیں لہٰذا '' آمین '' کا آہستہ ہی پڑھنا صحیح تر ہے۔

آیاتھا ٢٨٦ ۞ ٢ سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ ٨٧ ۞ رکوعاتھا ٤٠

سورۂ بقرہ مدنیہ ہے، اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں ف۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ۝۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ

ف۲ وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں ف۳ اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو ف۴ وہ جو

ف۱ سورۂ بقرہ: یہ سورت مدنی ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی سوائے آیت ''وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ'' کے کہ حجِ وداع میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی۔ (خازن) اس سورت میں دوسو چھیاسی آیتیں، چالیس رکوع، چھ ہزار ایک سو اکیس کلمے، پچیس ہزار پانچ سو حرف ہیں۔ (خازن) پہلے قرآنِ پاک میں سورتوں کے نام نہ لکھے جاتے تھے یہ طریقہ حَجاج نے نکالا۔ ابنِ عربی کا قول ہے کہ سورۂ بقر میں ہزار اَمر، ہزار نہی، ہزار حکم، ہزار خبریں ہیں، اس کے اَخذ میں برکت، ترک میں حسرت ہے، اہلِ باطل جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے، جس گھر میں یہ سورت پڑھی جائے تین دن تک سرکش شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں یہ سورت پڑھی جائے۔ (جمل) بیہقی و سعید بن منصور نے حضرت مُغیرہ سے روایت کی کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا قرآن شریف کو نہ بھولے گا، وہ آیتیں یہ ہیں: چار آیتیں اول کی اور آیت الکرسی اور دو اس کے بعد کی، اور تین آخر سورت کی۔ **مسئلہ:** طبرانی و بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میت کو دفن کرکے قبر کے سرہانے سورۂ بقر کے اول کی آیتیں اور پاؤں کی طرف آخر کی آیتیں پڑھو۔ **شانِ نزول:** اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک ایسی کتاب نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا جو نہ پانی سے دھوکر مٹائی جاسکے نہ پرانی ہو، جب قرآن پاک نازل ہوا تو فرمایا ''ذٰلِكَ الْكِتٰبُ'' کہ وہ کتابِ موعود (جس کا وعدہ کیا گیا تھا) یہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے بنی اسرائیل سے ایک کتاب نازل فرمانے اور بنی اسمٰعیل میں سے ایک رسول بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی جہاں یہود بکثرت تھے تو ''الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ'' نازل فرماکر اس وعدے کے پورے ہونے کی خبر دی۔ (خازن) ف۲ ''الٓمّٓ'' سورتوں کے اول جو حروفِ مُقَطَّعہ آتے ہیں ان کی نسبت قولِ راجح یہی ہے کہ وہ اَسرارِ الٰہی اور مُتَشابِہات سے ہیں ان کی مراد اللہ اور رسول جانیں ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ ف۳ اسلئے کہ شک اس میں ہوتا ہے جس پر دلیل نہ ہو، قرآنِ پاک ایسی واضح اور قوی دلیلیں رکھتا ہے جو عاقل، مُنصِف کو اس کے کتابِ الٰہی اور حق ہونے کے یقین پر مجبور کرتی ہیں تو یہ کتاب کسی طرح قابلِ شک نہیں جس طرح اندھے کے انکار سے آفتاب کا وجود مُشتَبہ نہیں ہوتا ایسے ہی مُعانِد سیاہ دل کے شک و انکار سے یہ کتاب مشکوک نہیں ہوسکتی۔ ف۴ ''هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ'' (اس میں ہدایت ہے ڈر والوں) اگرچہ قرآن کریم کی ہدایت ہر ناظر کے لئے عام ہے مؤمن ہو یا کافر جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا ''هُدًى لِّلنَّاسِ'' (لوگوں کے لئے ہدایت) لیکن چونکہ انتفاع اس سے اہلِ تقویٰ کو ہوتا ہے اسلئے ''هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ'' ارشاد ہوا، جیسے کہتے ہیں بارش سبزہ کے لئے ہے یعنی مُنتَفِع اس سے سبزہ ہوتا ہے اگرچہ برستی کلر اور زمین بے گیاہ (بیکار و بنجر) پر بھی ہے۔ تقویٰ کے کئی معنی آتے ہیں: نفس کو خوف کی چیز سے بچانا، اور عُرفِ شرع میں ممنوعات چھوڑ کر نفس کو گناہ سے بچانا، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: متقی وہ ہے جو شرک وکبائر و فواحش سے بچے۔ بعضوں نے کہا: متقی وہ ہے جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر نہ سمجھے۔ بعض کا قول ہے: تقویٰ حرام چیزوں کا ترک اور فرائض کا ادا کرنا ہے۔ بعض کے نزدیک مَعصِیَت پر اصرار اور طاعت پر غرور کا ترک تقویٰ ہے۔ بعض نے کہا: تقویٰ یہ ہے کہ تیرا مولٰی تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا۔ ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کی پیروی کا نام ہے۔ (خازن) یہ تمام معنی باہم مناسبت رکھتے ہیں اور مآل (یعنی اصل) کے اعتبار سے ان میں کچھ مخالفت نہیں۔ تقویٰ کے مَراتِب بہت ہیں: عوام کا تقویٰ ایمان لاکر کفر سے بچنا، مُتَوَسِّطِین کا اَوامر و نَواہی کی اطاعت، خواص کا ہر ایسی چیز کو چھوڑنا جو اللہ تعالٰی سے غافل کرے۔ (جمل) حضرت مُتَرجِم قدس سرہٗ نے فرمایا: **تقویٰ سات قسم ہے:** (۱) کفر سے بچنا، یہ بِفَضلِہٖ تعالٰی ہر مسلمان کو حاصل ہے (۲) بدمذہبی سے بچنا، یہ ہر سنی کو نصیب ہے (۳) ہر کبیرہ سے بچنا (۴) صغائر سے بھی بچنا (۵) شُبہات سے احتراز (۶) شہوات سے بچنا (۷) غیر کی طرف التفات سے بچنا، یہ اَخصُّ الخواص کا منصب ہے۔ اور قرآن عظیم ساتوں مرتبوں کا ہادی ہے۔

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾

بے دیکھے ایمان لائیں ف۵ اور نماز قائم رکھیں ف۶ اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں ف۷

وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا ف۸

ف۵ ''اَلَّذِیۡنَ یُؤْمِنُوۡنَ بِالْغَیۡبِ'' یہاں سے ''مُفْلِحُوۡنَ'' تک آیتیں مومنین باِخلاص کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطناً ایماندار ہیں، اس کے بعد دو آیتیں کھلے کافروں کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطناً کافر ہیں۔ اس کے بعد ''وَمِنَ النَّاسِ'' سے تیرہ آیتیں منافقین کے حق میں ہیں جو باطن میں کافر ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ (جمل) ''غیب'' مصدر، یا اسمِ فاعل کے معنی میں ہے اس تقدیر پر ''غیب'' وہ ہے جو حواس و عقل سے بدیہی طور پر معلوم نہ ہو سکے، اس کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جس پر کوئی دلیل نہ ہو، یہ علمِ غیب ذاتی ہے، اور یہی مراد ہے آیہ ''عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ'' (اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہی جانتا ہے) میں اور اُن تمام آیات میں جن میں علمِ غیب کی غیر خدا سے نفی کی گئی ہے، اس قسم کا علمِ غیب یعنی ذاتی جس پر کوئی دلیل نہ ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ ''غیب'' کی دوسری قسم وہ ہے جس پر دلیل ہو جیسے صانعِ عالَم اور اس کے صِفات، نُبُوّات اور ان کے متعلقات، احکام و شرائع و روزِ آخر اور اس کے اَحوال، بَعْث، نَشْر، حساب، جزا وغیرہ کا علم جس پر دلیلیں قائم ہیں، اور جو تعلیمِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے یہاں یہی مراد ہے۔ اس دوسرے قسم کے غُیوب جو ایمان سے علاقہ رکھتے ہیں ان کا علم و یقین ہر مومن کو حاصل ہے، اگر نہ ہو آدمی مومن نہ ہو سکے، اور اللہ تعالیٰ اپنے مُقَرَّب بندوں انبیاء و اَولیاء پر جو غیوب کے دروازے کھولتا ہے وہ اسی قسم کا غیب ہے۔ یا ''غیب'' معنیٔ مصدری میں رکھا جائے اور غیب کا صِلہ ''مُؤْمَنْ بِهٖ'' قرار دیا جائے، یا ''باء'' کو مُتَلَبِّسِین محذوف کے متعلق کر کے حال قرار دیا جائے۔ **پہلی صورت** میں آیت کے معنی یہ ہونگے جو بے دیکھے ایمان لائیں جیسا کہ حضرت مُتَرجِم قدس سرہ نے ترجمہ کیا ہے۔ **دوسری صورت** میں معنی یہ ہونگے جو مؤمنین کے پسِ غَیبت ایمان لائیں یعنی ان کا ایمان منافقوں کی طرح مومنین کے دکھانے کے لئے نہ ہو بلکہ وہ مخلص ہوں، غائب، حاضر ہر حال میں مومن رہیں۔ ''غیب'' کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ غیب سے قلب یعنی دل مراد ہے، اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ وہ دل سے ایمان لائیں۔ (جمل) ''ایمان'' جن چیزوں کی نسبت ہدایت و یقین سے معلوم ہے کہ یہ دینِ محمدی سے ہیں ان سب کو ماننے اور دل سے تصدیق اور زبان سے اِقرار کرنے کا نام ایمانِ صحیح ہے، عمل ایمان میں داخل نہیں اسی لئے ''یُؤْمِنُوۡنَ بِالْغَیۡبِ'' کے بعد ''یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ'' فرمایا۔ ف۶ نماز کے قائم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر مُداوَمت کرتے ہیں اور ٹھیک وقتوں پر پابندی کے ساتھ اس کے اَرکان پورے پورے ادا کرتے، اور فرائض، سُنَن، مُسْتَحَبات کی حفاظت کرتے ہیں کسی میں خَلَل نہیں آنے دیتے، مُفسِدات و مکروہات سے اس کو بچاتے ہیں اور اس کے حُقوق اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔ نماز کے حقوق دو طرح کے ہیں: ایک ظاہری وہ تو یہی ہیں جو ذکر ہوئے، دوسرے باطنی وہ خشوع اور حُضور یعنی دل کو فارغ کر کے ہمہ تن بارگاہِ حق میں متوجہ ہو جانا اور عرض و نیاز و مُناجات میں محویت پانا۔ ف۷ راہِ خدا میں خرچ کرنے سے یا زکوٰۃ مراد ہے جیسا دوسری جگہ فرمایا ''یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوۡنَ الزَّكٰوةَ'' یا مُطلَق اِنفاق خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ، نذر، اپنا اور اپنے اہل کا نفقہ وغیرہ، خواہ مُستَحَب جیسے صدَقاتِ نافلہ، اَموات کا ایصالِ ثواب۔ **مسئلہ:** گیارہویں، فاتحہ، تیجہ، چالیسواں وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صدَقاتِ نافلہ ہیں اور قرآن پاک و کلمہ شریف کا پڑھنا نیکی کے ساتھ اور نیکی ملا کر اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔ **مسئلہ:** ''مِمَّا'' میں ''مِن'' ''تبعیضیہ'' اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اِنفاق میں اِسراف ممنوع ہے یعنی اِنفاق خواہ اپنے نفس پر ہو، یا اپنے اہل پر، یا کسی اور پر اِعتدال کے ساتھ ہو اِسراف نہ ہونے پائے۔ ''رَزَقْنٰهُمْ'' کی تقدیم اور رزق کو اپنی طرف نسبت فرما کر ظاہر فرمایا کہ مال تمہارا پیدا کیا ہوا نہیں ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے، اس کو اگر ہمارے حکم سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو تو تم نہایت ہی بخیل ہو، اور یہ بُخل نہایت قبیح۔ ف۸ اس آیت میں اہلِ کتاب سے وہ مومنین مراد ہیں جو اپنی کتاب اور تمام پچھلی آسمانی کتابوں اور اَنبیاء علیہم السلام کی وَحیوں پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی، اور ''مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیۡكَ'' سے تمام قرآن پاک اور پوری شریعت مراد ہے۔ (جمل) **مسئلہ:** جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مُکَلَّف پر فرض ہے اسی طرح کُتُبِ سابقہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائی، البتہ ان کے جو اَحکام ہماری شریعت میں مَنسوخ ہو گئے ان پر عمل درست نہیں مگر ایمان ضروری ہے مثلاً پچھلی شریعتوں میں بَیتُ المَقدِس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا تو ہمارے لئے ضروری ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیت المقدِس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں منسوخ ہو چکا۔ **مسئلہ:** قرآن کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے انبیاء پر نازل ہوا اُن سب پر اِجمالاً ایمان لانا فرضِ عَین ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرضِ کِفایہ ہے لہٰذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جبکہ علماء موجود ہوں جنہوں نے اس کی تحصیلِ علم میں پوری جُہد صَرف کی ہو۔

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ؕ اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓىِٕكَ

اور آخرت پر یقین رکھیں ف۹ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

مراد کو پہنچنے والے بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے ف۱۰ انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ

یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں اللہ نے اُن کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی

وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷ع وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے ف۱۱ اور ان کے لیے بڑا عذاب اور کچھ لوگ کہتے ہیں ف۱۲

يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۸ۘ يُخٰدِعُوْنَ

کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں فریب دیا چاہتے ہیں

اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹ؕ

اللہ اور ایمان والوں کو ف۱۳ اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں

ع ۱ وقف لازم

ف۹ یعنی دارِ آخرت اور جو کچھ اس میں ہے جزا و حساب وغیرہ سب پر ایسا یقین و اِطمینان رکھتے ہیں کہ ذرا شک و شُبہ نہیں۔ اس میں اہلِ کتاب وغیرہ کفار پر تعریض ہے جن کے اِعتقادِ آخرت کے متعلق فاسد ہیں۔ ف۱۰ اَولیاء کے بعد اَعداء کا ذکر فرمانا حکمتِ ہدایت ہے کہ اس مقابلہ سے ہر ایک کو اپنے کردار کی حقیقت اور اس کے نتائج پر نظر ہو جائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ابوجہل، ابولہب وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں اسی لیے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں انہیں نفع نہ ہوگا مگر حضور کی سعی بیکار نہیں کیونکہ منصبِ رسالتِ عامہ کا فرض رہنمائی و اقامتِ حُجت و تبلیغ علی وجہِ الکمال ہے۔ **مسئلہ:** اگر قوم پند پذیر نہ ہو (یعنی نصیحت قبول نہ کرے) تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا۔ اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکینِ خاطر (تسلی اور دلجوئی) ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپ مغموم نہ ہوں آپ کی سعیِ تبلیغ کامل ہے اس کا اجر ملے گا، محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی۔ ''کفر'' کے معنی اللہ تعالیٰ کے وجود یا اس کی وحدانیت، یا کسی نبی کی نبوت، یا ضروریاتِ دین سے کسی امر کا انکار، یا کوئی ایسا فعل جو عندَ الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔ ف۱۱ خُلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار ضلالت و گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے، سننے، سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے اَفعال بھی تحتِ قدرتِ الٰہی ہیں۔ ف۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی راہیں اُن کے لیے اوّل ہی سے بند نہ تھیں کہ جائے عذر ہوتی بلکہ ان کے کفر و عناد اور سرکشی و بے دینی اور مخالفتِ حق و عداوتِ انبیاء علیہم السلام کا یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرے اور زہرِ قاتل کھالے اور اس کے لیے دوا سے اِنتفاع کی صورت نہ رہے تو خود وہی مستحقِ ملامت ہے۔ ف۱۳ **شانِ نزول:** یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''مَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ'' وہ ایمان والے نہیں یعنی کلمہ پڑھنا، اسلام کا مُدّعی ہونا، نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کے لیے کافی نہیں جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کفر کا اِعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہیں، شرع میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے۔ ''مِنَ النَّاسِ'' فرمانے میں لطیف رمز یہ ہے کہ یہ گروہ بہتر صفات و انسانی کمالات سے ایسا عاری ہے کہ اس کا ذکر کسی وصف و خوبی کے ساتھ نہیں کیا جاتا، یوں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی ہیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے۔ اس لیے قرآن پاک میں جا بجا

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًاۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ ۙ۬ بِمَا

ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۵ تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے بدلہ

كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِۙ قَالُوْۤا

ان کے جھوٹ کا ف۱۶ اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو ف۱۷ تو کہتے ہیں

اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا

ہم تو سنوارنے والے ہیں سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں

یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ

شعور نہیں اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں ف۱۷ تو کہیں کیا ہم

كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں ف۱۸ سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ف۱۹

انبیاءِ کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا، اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کُفّار کا دستور ہے۔ بعض مفسّرین نے فرمایا: ''مِنَ النَّاسِ'' سامعین کو تعجب دلانے کے لیے فرمایا گیا کہ ایسے فریبی مکار اور ایسے احمق بھی آدمیوں میں ہیں۔ ف۱۴ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو کوئی دھوکا دے سکے وہ اَسرار و مخفیات کا جاننے والا ہے۔ مراد یہ ہے کہ منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں، یا یہ کہ خدا کو فریب دینا یہی ہے کہ رسول علیہ السلام کو دھوکا دینا چاہیں کیونکہ وہ اس کے خلیفہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اَسرار کا علم عطا فرمایا ہے وہ ان منافقین کے چھپے کفر پر مطلع ہیں اور مسلمان ان کے اطلاع دینے سے باخبر، تو ان بے دینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر نہ مومنین پر بلکہ درحقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقیّہ بڑا عیب ہے جس مذہب کی بنا تقیّہ پر ہو وہ باطل ہے، تقیّہ والے کا حال قابلِ اعتماد نہیں ہوتا، توبہ نا قابلِ اطمینان ہوتی ہے اس لیے علماء نے فرمایا: ''لَا تُقْبَلُ تَوْبَةُ الزِّنْدِیْقِ'' (زندیق کی توبہ قبول نہیں ہوتی)۔ ف۱۵ بدعقیدگی کو قلبی مرض فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بدعقیدگی روحانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذابِ الیم مُرتّب ہوتا ہے۔ ف۱۶ مسئلہ: کفار سے میل جول، ان کی خاطر دین میں مُداہنت (باوجودِ قدرت انہیں باطل سے نہ روکنا) اور اہلِ باطل کے ساتھ تملّق و چاپلوسی اور ان کی خوشی کے لیے صُلحِ کل بن جانا اور اظہارِ حق سے باز رہنا شانِ منافق اور حرام ہے، اسی کو منافقین کا فساد فرمایا گیا۔ آج کل بہت لوگوں نے یہ شیوہ کر لیا ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہو گئے اسلام میں اس کی مُمانعت ہے، ظاہر و باطن کا یکساں نہ ہونا بڑا عیب ہے۔ ف۱۷ یہاں ''اَلنَّاسُ'' سے یا صحابۂ کرام مراد ہیں یا مومنین کیونکہ خدا شناسی، فرمانبرداری و عاقبت اندیشی کی بدولت وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں۔ مسئلہ: ''اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ'' (ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں) سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اِتباع محمود و مطلوب ہے۔ مسئلہ: یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہلِ سنّت حق ہے کیونکہ اس میں صالحین کا اِتباع ہے۔ مسئلہ: باقی تمام فرقے صالحین سے مُنحرف ہیں لہٰذا گمراہ ہیں۔ مسئلہ: بعض علماء نے اس آیت کو ''زندیق'' کی توبہ مقبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ (بیضاوی) ''زندیق'' وہ ہے جو نبوت کا مُقِرّ (اقرار کرتا) ہو، شعائرِ اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے۔ ف۱۸ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کو برا کہنا اہلِ باطل کا قدیم طریقہ ہے، آج کل کے باطل فرقے بھی پچھلے بزرگوں کو برا کہتے ہیں روافض خلفائے راشدین اور بہت سے صحابہ کو، خوارج حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رُفقاء کو، غیر مُقلّد ائمۂ مجتہدین بالخصوص امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، وہابیہ بکثرت اولیاء و مقبولانِ بارگاہ کو، مرزائی انبیاءِ سابقین تک کو، قرآنی (چکڑالی) صحابہ و محدّثین کو، نیچری تمام اکابرِ دین کو برا کہتے اور زبانِ طعن دراز کرتے ہیں، اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سب گمراہی میں ہیں۔ اس میں دیندار عالموں کے لیے تسلّی ہے کہ وہ گمراہوں کی بدزبانیوں سے بہت رنجیدہ نہ ہوں سمجھ لیں کہ یہ اہلِ باطل کا قدیم دستور ہے۔ (مدارک) ف۱۹ منافقین کی یہ بدزبانی مسلمانوں کے سامنے نہ تھی ان سے تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم باِخلاص مومن ہیں جیسا کہ اگلی آیت میں ہے اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں ف۲۰

قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں ف۲۱ اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے ف۲۲ (جیسا اس

وَ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی

بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ

خریدی ف۲۳ تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے ف۲۴ ان کی کہاوت

كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّاۤ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ

اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب اس سے آس پاس سب جگمگا اٹھا اللہ ان کا

اٰمَنَّا یہ تبرّا بازیاں اپنی خاص مجلسوں میں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا پردہ فاش کردیا۔ (خازن) اسی طرح آج کل کے گمراہ فرقے مسلمانوں سے اپنے خیالاتِ فاسدہ کو چھپاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی کتابوں اور تحریروں سے ان کے راز فاش کردیتا ہے۔ اس آیت سے مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بے دینوں کی فریب کاریوں سے ہوشیار رہیں دھوکا نہ کھائیں۔ ف۲۰ یہاں "شیاطین" سے کفار کے وہ سردار مُراد ہیں جو اِغواء (ورغلانے) میں مصروف رہتے ہیں۔ (خازن و بیضاوی) یہ منافق جب ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے ملنا محض بَراہِ فریب و استہزاء، اس لیے ہے کہ ان کے راز معلوم ہوں اور ان میں فساد انگیزی کے مَواقع ملیں۔ (خازن) ف۲۱ یعنی اظہارِ ایمان تمسخر کے طور پر کیا۔ یہ اسلام کا انکار ہوا۔ مسئلہ: انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ اِستہزاء و تمسخر کفر ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت عبداللہ بن اُبَی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی ایک روز انہوں نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن اُبَی نے اپنے یاروں سے کہا دیکھو تو میں انہیں کیسا بناتا ہوں؟ جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابنِ اُبَی نے پہلے حضرت صدیق اکبر کا دستِ مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کی تعریف کی پھر اسی طرح حضرت عمر اور حضرت علی کی تعریف کی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابن اُبَی خدا سے ڈر نفاق سے باز آ کیونکہ منافقین بدترین خَلق ہیں، اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ باتیں نفاق سے نہیں کی گئیں بخدا ہم آپ کی طرح مومن صادق ہیں، جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو آپ اپنے یاروں میں اپنی چالبازی پر فخر کرنے لگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین مومنین سے ملتے وقت اظہارِ ایمان و اِخلاص کرتے ہیں اور ان سے علیحدہ ہو کر اپنی خاص مجلسوں میں ان کی ہنسی اڑاتے اور اِستہزاء کرتے ہیں۔ (اخرجه الثعلبی والواحدی و ضعفه ابن حجر و السیوطی فی لباب النقول) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام و پیشوایانِ دین کا تمسخر اڑانا کفر ہے۔ ف۲۲ اللہ تعالیٰ اِستہزاء اور تمام نقائص و عُیوب سے مُنَزَّہ و پاک ہے، یہاں "جزاءِ استہزاء" کو استہزاء فرمایا گیا تا کہ خوب دل نشین ہو جائے کہ یہ سزا اس نا کردنی فعل کی ہے۔ ایسے موقع پر جزاء کو اسی فعل سے تعبیر کرنا آئینِ فصاحت ہے جیسے "جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ" میں۔ کمالِ حسنِ بیان یہ ہے کہ اس جملہ کو جملۂ سابقہ پر معطوف نہ فرمایا کیونکہ وہاں استہزاء حقیقی معنی میں تھا۔ ف۲۳ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنا یعنی بجائے ایمان کے کفر اختیار کرنا نہایت خسارہ اور ٹوٹے کی بات ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت یا ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے، یا یہود کے حق میں جو پہلے سے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے مگر جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہو گئے، یا تمام کفار کے حق میں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فطرتِ سلیمہ عطا فرمائی، حق کے دلائل واضح کیے، ہدایت کی راہیں کھولیں لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔ مسئلہ: اس آیت سے بیعِ تعاطی کا جواز ثابت ہوا یعنی خرید و فروخت کے الفاظ کہے بغیر محض رضا مندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے۔ ف۲۴ کیونکہ اگر تجارت کا طریقہ جانتے تو اصل پونجی (ہدایت) نہ کھو بیٹھتے۔

بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ

نور لے گیا اور انہیں اندھیریوں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا ف۲۵ بہرے گونگے اندھے تو وہ

لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ج

پھر آنے والے نہیں یا جیسے آسمان سے اُترتا پانی کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک ف۲۶

یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ط وَ اللّٰهُ

اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے ف۲۷ اور اللہ

مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ط كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ

کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ف۲۸ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اُچک لے جائے گی ف۲۹ جب کچھ چمک ہوئی

مَّشَوْا فِیْهِ ۙ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا ط وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ

اس میں چلنے لگے ف۳۰ اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے

ف۲۵ یہ ان کی مثال ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ ہدایت دی یا اس پر قدرت بخشی پھر انہوں نے اس کو ضائع کر دیا اور اَبدی دولت کو حاصل نہ کیا، ان کا مآل (انجام) حسرت و افسوس، حیرت و خوف ہے۔ اس میں وہ منافق بھی داخل ہیں جنہوں نے اظہارِ ایمان کیا اور دل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا، اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مُرتد ہو گئے، اور وہ بھی جنہیں فطرتِ سلیمہ عطا ہوئی اور دلائل کی روشنی نے حق کو واضح کیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب حق سننے ماننے کہنے، راہِ حق دیکھنے سے محروم ہوئے تو کان، زبان، آنکھ سب بیکار ہیں۔ ف۲۶ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والوں کی یہ دوسری تمثیل ہے کہ جیسے بارش زمین کی حیات کا سبب ہوتی ہے اور اس کے ساتھ خوفناک تاریکیاں اور مُہیب گرج اور چمک ہوتی ہے اسی طرح ''قرآن و اسلام'' قلوب کی حیات کا سبب ہیں، اور ذکر ''کفر و شرک و نِفاق'' ظلمت کے مُشابہ جیسے تاریکی رہرو (راہ چلنے والے) کو منزل تک پہنچنے سے مانع ہوتی ہے ایسے ہی کفر و نفاق راہ یابی (راہ پانے) سے مانع ہیں، اور ''وَعیدات'' گرج کے، اور ''حُجَجِ بیّنہ'' چمک کے مشابہ ہیں۔ شانِ نزول: منافقوں میں سے دو آدمی حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس سے مشرکین کی طرف بھاگے راہ میں یہی بارش آئی جس کا آیت میں ذکر ہے اس میں شدت کی گرج، کڑک اور چمک تھی جب گرج ہوتی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں یہ کانوں کو پھاڑ کر مار نہ ڈالے، جب چمک ہوتی چلنے لگتے، جب اندھیری ہوتی اندھے رہ جاتے، آپس میں کہنے لگے: خدا خیر سے صبح کرے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اسلام پر ثابت قدم رہے۔ اُن کے حال کو اللّٰہ تعالیٰ نے منافقین کے لئے مثل (کہاوت) بنایا جو مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں حضور کا کلام ان میں اثر نہ کر جائے جس سے مر ہی جائیں، اور جب ان کے مال و اولاد زیادہ ہوتے اور فُتوح و غنیمت ملتی تو بجلی کی چمک والوں کی طرح چلتے اور کہتے کہ اب تو دینِ محمدی سچا ہے، اور جب مال و اولاد ہلاک ہوتے اور کوئی بلا آتی تو بارش کی اندھیریوں میں ٹھٹک رہنے والوں کی طرح کہتے کہ یہ مصیبتیں اسی دین کی وجہ سے ہیں اور اسلام سے پلٹ جاتے۔ (لباب النقول للسیوطی) ف۲۷ جیسے اندھیری رات میں کالی گھٹا چھائی ہو اور بجلی کی گرج و چمک جنگل میں مسافر کو حیران کرتی ہو، اور وہ کڑک کی وحشت ناک آواز سے باندیشۂ ہلاک کانوں میں انگلیاں ٹھونستا ہو۔ ایسے ہی کفار قرآن پاک کے سننے سے کان بند کرتے ہیں اور انہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس کے دلنشین مضامین اسلام و ایمان کی طرف مائل کر کے باپ دادا کا کفری دین ترک نہ کرا دیں جو ان کے نزدیک موت کے برابر ہے۔ ف۲۸ لہٰذا یہ گریز انہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر قہرِ الٰہی سے خَلاص (چھٹکارا) نہیں پا سکتے۔ ف۲۹ جیسے بجلی کی چمک معلوم ہوتا ہے کہ بینائی کو زائل کر دے گی ایسے ہی دلائلِ باہرہ کے اَنوار ان کی بصر و بصیرت کو خیرہ (تاریک) کرتے ہیں۔ ف۳۰ جس طرح اندھیری رات اور اَبر و بارش کی تاریکیوں میں مسافر مُتحیّر ہوتا ہے جب بجلی چمکتی ہے تو کچھ چل لیتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے کھڑا رہ جاتا ہے اسی طرح اسلام کے غلبہ اور معجزات کی روشنی اور آرام کے وقت منافق اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں

بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ ع یٰۤاَیُّهَا

کان اور آنکھیں لے جاتا ف۳۱ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۳۲ اے

النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

لوگو ف۳۳ اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ لا الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص

کہ تمہیں پرہیزگاری ملے ف۳۴ اور جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج فَلَا

اور آسمان سے پانی اتارا ف۳۵ تو اس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو تو

تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا

اللہ کے لیے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ ف۳۶ اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو

نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ

ہم نے اپنے ان خاص بندے ف۳۷ پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ ف۳۸ اور اللہ کے سوا اپنے سب

اور جب کوئی مشقت پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور اسلام سے ہٹنے لگتے ہیں، اسی مضمون کو دوسری آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا: ''اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ٥وَاِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ٥'' (خازن صاوی وغیرہ) ف۳۱ یعنی اگرچہ منافقین کا طرزِ عمل اس کا مقتضی تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے سمع و بصر کو باطل نہ کیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیتِ الٰہیہ کے ساتھ مشروط ہے، بغیر مشیت تنہا اسباب کچھ نہیں کرسکتے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیت اسباب کی محتاج نہیں وہ بے سبب جو چاہے کرسکتا ہے۔ ف۳۲ ''شَیْ'' اسی کو کہتے ہیں جسے اللہ چاہے اور جو تحتِ مشیت آسکے، تمام ممکنات ''شَیْ'' میں داخل ہیں اس لئے وہ تحتِ قدرت ہیں، اور جو ممکن نہیں واجب یا ممتنع ہے اس سے قدرت و ارادہ متعلق نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات واجب ہیں اس لئے مقدور نہیں۔ مسئلہ: باری تعالیٰ کے لئے جھوٹ اور تمام عیوب محال ہیں اسی لئے قدرت کو ان سے کچھ واسطہ نہیں۔ ف۳۳ اوّلِ سورۃ میں کچھ بتایا گیا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی، پھر متقین کے اوصاف کا ذکر فرمایا، اس کے بعد اس سے منحرف ہونے والے فرقوں کا اور ان کے احوال کا ذکر فرمایا کہ سعادت مند انسان ہدایت و تقویٰ کی طرف راغب ہو اور نافرمانی و بغاوت سے بچے، اب طریقِ تحصیلِ تقویٰ تعلیم فرمایا جاتا ہے۔ ''یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ'' (اے لوگو) کا خطابِ اکثر اہلِ مکہ کو اور ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' (اے ایمان والو) کا اہلِ مدینہ کو ہوتا ہے مگر یہاں یہ خطاب مومن، کافر سب کو عام ہے، اس میں اشارہ ہے کہ انسانی شرافت اسی میں ہے کہ آدمی تقویٰ حاصل کرے اور مصروفِ عبادت رہے۔ ''عبادت'' وہ غایتِ تعظیم ہے جو بندہ اپنی عبدیت اور معبود کی اُلوہیت کے اعتقاد و اعتراف کے ساتھ بجالائے، یہاں عبادت عام ہے اپنے تمام انواع و اقسام و اصول و فروع کو شامل ہے۔ مسئلہ: کفار عبادت کے مامور ہیں جس طرح بے وضو ہونا نماز کے فرض ہونے کا مانع نہیں اسی طرح کافر ہونا وجوبِ عبادت کو منع نہیں کرتا، اور جیسے بے وضو شخص پر نماز کی فرضیت رفعِ حدث لازم کرتی ہے ایسے ہی کافر پر وجوبِ عبادت سے ترکِ کفر لازم آتا ہے۔ ف۳۴ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کا فائدہ عابد ہی کو ملتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو عبادت یا اور کسی چیز سے نفع حاصل ہو۔ ف۳۵ پہلی آیت میں نعمتِ ایجاد کا بیان فرمایا کہ تمہیں اور تمہارے آباء کو معدوم سے موجود کیا اور دوسری آیت میں اسبابِ معیشت و آسائش و آب و غذا کا بیان فرما کر ظاہر کردیا کہ وہی ولی نعمت ہے تو غیر کی پرستش محض باطل ہے۔ ف۳۶ توحیدِ الٰہی کے بعد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کے کتابِ الٰہی و معجز (عاجز کردینے والی کتاب) ہونے کی وہ قاہر دلیل بیان فرمائی جاتی ہے جو طالبِ صادق کو اطمینان بخشے اور منکروں کو عاجز کردے۔ ف۳۷ بندۂ خاص سے حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں۔ ف۳۸ یعنی ایسی سورت بنا کر لاؤ جو فصاحت و بلاغت اور حسنِ نظم

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا

حمائتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو

النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ

اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں ف۳۹ تیار رکھی ہے کافروں کے لیے ف۴۰ اور خوشخبری دے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ

نہریں رواں ف۴۱ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا صورت دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ

رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا ف۴۲ اور وہ صورت میں ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور ان کے لیے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں ف۴۳

وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا

اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ف۴۴ بے شک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے

بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر ف۴۵ تو وہ جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف

رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ

وقف لازم

سے حق ہے ف۴۶ رہے کافر وہ کہتے ہیں ایسی کہاوت میں اللہ کا کیا مقصود ہے

وترتیب اور غیب کی خبریں دینے میں قرآن پاک کی مثل ہو۔ **ف۳۹** پتھر سے وہ بُت مراد ہیں جنہیں کفار پوجتے ہیں اور ان کی محبت میں قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عناداً انکار کرتے ہیں۔ **ف۴۰ مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہوچکی ہے۔ **مسئلہ:** یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین کے لئے بِکَرَمِہٖ تعالیٰ خُلودِ نار یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں۔ **ف۴۱** سنتِ الٰہی ہے کہ کتاب میں ترہیب کے ساتھ ترغیب ذکر فرماتا ہے اسی لیے کفار اور ان کے اعمال وعذاب کے ذکر کے بعد مومنین اور ان کے اعمال کا ذکر فرمایا اور انہیں جنت کی بشارت دی۔ "صَالِحَات" یعنی نیکیاں وہ عمل ہیں جو شرعاً اچھے ہوں، ان میں فرائض ونوافل سب داخل ہیں۔ (جلالین) **مسئلہ:** عملِ صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کہ عمل جزوِ ایمان نہیں۔ **مسئلہ:** یہ بشارت مومنین صالحین کے لیے بلاقید ہے اور گنہگاروں کو جو بشارت دی گئی ہے وہ مُقیّد بمشیّتِ الٰہی ہے کہ چاہے ازراہِ کرم معاف فرمائے، چاہے گناہوں کی سزا دے کر جنت عطا کرے۔ (مدارک) **ف۴۲** جنت کے پھل باہم مُشابہ ہوں گے اور ذائقے ان کے جدا جدا، اس لیے جنتی کہیں گے کہ یہی پھل تو ہمیں پہلے مل چکا ہے، مگر کھانے سے نئی لذت پائیں گے تو ان کا لطف بہت زیادہ ہو جائے گا۔ **ف۴۳** جنتی بیبیاں، خواہ حوریں ہوں یا اور، سب زنانے عوارض اور تمام ناپاکیوں اور گندگیوں سے مُبرّا ہوں گی، نہ جسم پر میل ہوگا نہ بول و براز، اس کے ساتھ ہی وہ بدمزاجی و بدخلقی سے بھی پاک ہوں گی۔ (مدارک وخازن) **ف۴۴** یعنی اہلِ جنت نہ کبھی فنا ہوں گے نہ جنت سے نکالے جائیں گے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جنت واہلِ جنت کے لیے فنا نہیں۔ **ف۴۵ شانِ نزول:** جب اللہ تعالیٰ نے آیۂ "مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ" اور آیۂ "اَوْ كَصَيِّبٍ" میں

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ﴿۲۶﴾

اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے ف۴۷ اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں ف۴۸

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ

وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں ف۴۹ پکا ہونے کے بعد اور کاٹتے ہیں اُس چیز کو جس کے

اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

جوڑنے کا خدا نے حکم دیا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۵۰ (الف) وہی نقصان میں ہیں

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

بھلا تم کیوں کر خدا کے منکر ہو گے حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں جلایا پھر تمہیں مارے گا پھر

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

تمہیں جلائے گا پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ف۵۰(ب) وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین

منافقوں کی دو مثالیں بیان فرمائیں تو منافقوں نے یہ اعتراض کیا کہ اللّٰہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ ایسی مثالیں بیان فرمائے، اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۶ چونکہ مثالوں کا بیان مُقتضائے حکمت اور مضمون کو دلنشیں کرنے والا ہوتا ہے اور فُصحائے عرب کا دستور ہے اس لیے اس پر اعتراض غلط و بے جا ہے اور بیانِ اَمثِلہ حق ہے۔ ف۴۷ ''يُضِلُّ بِهٖ'' کفار کے اس مَقولہ کا جواب ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کا اس مَثَل سے کیا مقصود ہے اور ''اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' اور ''اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا'' جو دو جملے اوپر ارشاد ہوئے ان کی تفسیر ہے کہ اس مَثَل سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے جن کی عقلوں پر جہل نے غلبہ کیا ہے اور جن کی عادت مُکابَرہ و عِناد (تکبر وسرکشی) ہے اور جو اَمرِ حق اور کھلی حکمت کے انکار و مخالفت کے خوگر ہیں، اور باوجودیکہ یہ مَثَل نہایت ہی برمحل ہے پھر بھی انکار کرتے ہیں۔ اور اس سے اللّٰہ تعالیٰ بہتوں کو ہدایت فرماتا ہے جو غور و تحقیق کے عادی ہیں اور انصاف کے خلاف بات نہیں کہتے وہ جانتے ہیں کہ حکمت یہی ہے کہ عظیمُ المرتبہ چیز کی تمثیل کسی قدر والی چیز سے اور حقیر چیز کی ادنیٰ شے سے دی جائے جیسا کہ اوپر کی آیت میں حق کی نور سے اور باطل کی ظُلمت سے تمثیل دی گئی۔ ف۴۸ شرع میں فاسق اس نافرمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ کا مُرتکب ہو، فِسق کے تین درجے ہیں: ایک ''تغابی'' وہ یہ کہ آدمی اتفاقیہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا اور اس کو برا ہی جانتا رہا۔ دوسرا ''اِنہماک'' کہ کبیرہ کا عادی ہوگیا اور اس سے بچنے کی پرواہ نہ رہی۔ تیسرا ''جُحود'' کہ حرام کو اچھا جان کر ارتکاب کرے، اس درجہ والا ایمان سے محروم ہوجاتا ہے، پہلے دو درجوں میں جب تک اَکبرِ کبائر (کفر و شرک) کا ارتکاب نہ کرے اس پر مؤمن کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہاں ''فاسقین'' سے وہی نافرمان مراد ہیں جو ایمان سے خارج ہوگئے، قرآن کریم میں کفار پر بھی فاسق کا اِطلاق ہوا ہے: ''اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ''۔ بعض مفسرین نے یہاں فاسق سے کافر مراد لیے بعض نے منافق بعض نے یہود۔ ف۴۹ اس سے وہ عہد مراد ہے جو اللّٰہ تعالیٰ نے کتبِ سابقہ میں حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی نسبت فرمایا۔ ایک قول یہ ہے کہ عہد تین ہیں: پہلا عہد وہ جو اللّٰہ تعالیٰ نے تمام اولادِ آدم سے لیا کہ اس کی رَبوبیت کا اقرار کریں، اس کا بیان اس آیت میں ہے ''وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ ... الاٰية''۔ دوسرا عہد انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے کہ رسالت کی تبلیغ فرمائیں اور دین کی اِقامت کریں، اس کا بیان آیہ ''وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ'' میں ہے۔ تیسرا عہد علماء کے ساتھ خاص ہے کہ حق کو نہ چھپائیں، اس کا بیان ''وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ'' میں ہے۔ ف۵۰ (الف) رشتہ و قرابت کے تعلقات، مسلمانوں کی دوستی و محبت، تمام انبیاء کا ماننا، کتبِ الٰہی کی تصدیق، حق پر جمع ہونا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ملانے کا حکم فرمایا گیا ان میں قطع کرنا، بعض کو بعض سے ناحق جدا کرنا، تفرُّقوں کی بنا ڈالنا ممنوع فرمایا گیا۔ ف۵۰ (ب) دلائلِ توحید و نبوت اور جزائے کفر و ایمان کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی عام و خاص نعمتوں کا اور آثارِ قدرت و عجائب و حکمت کا ذکر فرمایا اور قَباحتِ کفر دلنشیں کرنے کے لیے کفار کو خطاب فرمایا کہ تم کس طرح خدا کے منکر ہوتے ہو باوجودیکہ تمہارا اپنا حال اس پر ایمان لانے کا مقتضی ہے کہ تم مردہ تھے۔ مردہ سے جسمِ بے جان مراد ہے، ہمارے عُرف میں بھی بولتے ہیں زمین مردہ ہوگئی، عربی میں بھی موت اس معنیٰ میں آئی، خود قرآن پاک

جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ

میں ہے ف۵۱ پھر آسمان کی طرف استوا (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ سب

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ

کچھ جانتا ہے ف۵۲ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے

خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ

والا ہوں ف۵۳ بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے ف۵۴

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا

اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ

نہیں جانتے ف۵۵ اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے ف۵۶ پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کر کے

میں ارشاد ہوا'' يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ''تو مطلب یہ ہے کہ تم بے جان جسم تھے عُنصُر کی صورت میں، پھر غذا کی شکل میں، پھر اَخلاط کی شان میں، پھر نطفے کی حالت میں اس نے تم کو جان دی، زندہ فرمایا، پھر عمر کی میعاد پوری ہونے پر تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا اس سے یا قبر کی زندگی مراد ہے جو سوال کے لیے ہوگی یا حشر کی، پھر تم حساب و جزاء کے لیے اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے، اپنے اس حال کو جان کر تمہارا کفر کرنا نہایت عجیب ہے۔ ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ کا خطاب مومنین سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم کس طرح کافر ہو سکتے ہو در آنحالیکہ تم جہل کی موت سے مردہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم و ایمان کی زندگی عطا فرمائی، اس کے بعد تمہارے لیے وہی موت ہے جو عمر گذرنے کے بعد سب کو آیا کرتی ہے، اس کے بعد وہ تمہیں حقیقی دائمی حیات عطا فرمائے گا پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں ایسا ثواب دے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر اس کا خطرہ گذرا۔ ف۵۱ یعنی کانیں، سبزے، جانور، دریا، پہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دُنیوی نفع کے لیے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی معرفت ہو، اور دنیوی مَنافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ، تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے۔ **مسئلہ:** کرخی و ابوبکر رازی وغیرہ نے'' خَلَقَ لَكُمْ '' کو قابلِ انتفاع اَشیاء کے مُباحُ الْاَصل ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ ف۵۲ یعنی یہ خلقت و ایجاد اللہ تعالیٰ کے عالِمِ جمیع اَشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی پُر حکمت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علمِ مُحیط کے ممکن و مُتصوّر نہیں۔ مرنے کے بعد زندہ ہونا کافر محال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے بُطلان پر قوی بُرہان قائم فرمادی کہ جب اللہ تعالیٰ قادر ہے، علیم ہے اور اَبدان کے مادے جمع و حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے؟ پیدائشِ آسمان و زمین کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جِنّات کو سکونت دی، جنات نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت بھیجی جس نے انہیں پہاڑوں اور جزیروں میں نکال بھگایا۔ ف۵۳ '' خلیفہ'' اَحکام و اَوامر کے اِجراء و دیگر تَصَرُّفات میں اصل کا نائب ہوتا ہے، یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں، حضرت داود علیہ السلام کے حق میں فرمایا:'' يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ ''۔ فرشتوں کو خلافتِ آدم کی خبر اس لیے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کر کے معلوم کرلیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت و شان ظاہر ہو کہ ان کو پیدائش سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی پیدائش کی بشارت دی گئی۔ **مسئلہ:** اس میں بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو مشورہ کی حاجت ہو۔ ف۵۴ ملائکہ کا مقصد اعتراض یا حضرت آدم پر طعن نہیں بلکہ حکمتِ خلافت دریافت کرنا ہے اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہو، یا لوحِ محفوظ سے حاصل ہوا ہو، اور یا خود انہوں نے جِنّات پر قیاس کیا ہو۔ ف۵۵ یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں۔ بات یہ ہے کہ انسانوں میں انبیاء بھی ہوں گے، اولیاء بھی، علماء بھی اور وہ علمی و عملی دونوں فضیلتوں کے جامع ہوں گے۔ ف۵۶ اللہ تعالیٰ نے

فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِیۡ بِاَسۡمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوۡا

فرمایا سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ ف۵۷ بولے

سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۳۲﴾

پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے ف۵۸

قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ

فرمایا اے آدم بتا دے انہیں سب اشیاء کے نام جب آدم نے انہیں سب کے نام بتا دیئے ف۵۹ فرمایا

اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۙ وَاَعۡلَمُ مَا

میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ

تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ

تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ف۶۰ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ اَبٰی وَاسۡتَكۡبَرَ ٭۫ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلۡنَا

تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا ف۶۱ اور ہم نے فرمایا

حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اَشیاء و جملہ مُسَمَّیات پیش فرما کر آپ کو ان کے اَسماء و صفات و اَفعال وخواص و اُصولِ عُلوم و صناعات سب کا علم بطریقِ اِلہام عطا فرمایا۔ ف۵۷ یعنی اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو کہ میں کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کروں گا اور خلافت کے تم ہی مستحق ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ کیونکہ خلیفہ کا کام تَصَرُّف و تدبیر اور عدل و انصاف ہے اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو جن پر اس کو مُتَصَرِّف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے۔ مسئلہ: اللّٰہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا، اس سے ثابت ہوا کہ علمِ اَسماء خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔ ف۵۸ اس میں ملائکہ کی طرف سے اپنے عجز و قصور کا اِعتراف اور اس امر کا اظہار ہے کہ ان کا سوال اِستِفسارًا تھا نہ کہ اعتراضًا۔ اور اب انہیں انسان کی فضیلت اور اس کی پیدائش کی حکمت معلوم ہوگئی جس کو وہ پہلے نہ جانتے تھے۔ ف۵۹ یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے ہر چیز کا نام اور اس کی پیدائش کی حکمت بتا دی۔ ف۶۰ ملائکہ نے جو بات ظاہر کی تھی وہ یہ تھی کہ انسان فساد انگیزی و خون ریزی کرے گا اور جو بات چھپائی تھی وہ یہ تھی کہ مستحقِ خلافت وہ خود ہیں اور اللّٰہ تعالٰی ان سے افضل و اعلم کوئی مخلوق پیدا نہ فرمائے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللّٰہ تعالٰی کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو مُعلِّم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلّم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لُغات اور کل زبانیں اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے ہیں۔ مسئلہ: یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے عُلوم و کمالات میں زیادتی ہوتی ہے۔ ف۶۱ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مَوجودات کا نمونہ اور عالَمِ رُوحانی و جسمانی کا مجموعہ بنایا اور ملائکہ کے لیے حصولِ کمالات کا وسیلہ کیا تو انہیں حکم فرمایا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کیونکہ اس میں شکر گزاری اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کے اعتراف اور اپنے مقولہ کی معذرت کی شان پائی جاتی ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تھا، ان کی سند یہ آیت ہے: " فَاِذَا سَوَّیۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِیۡنَ ط" (بیضاوی)۔ سجدہ کا حکم تمام ملائکہ کو دیا گیا تھا یہی اَصح ہے۔ (خازن) مسئلہ: سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک سجدۂ عبادت جو بقصدِ پرستش کیا جاتا ہے، دوسرا سجدۂ تحیت جس سے مسجود کی تعظیم منظور ہوتی ہے نہ کہ عبادت۔ مسئلہ: سجدۂ عبادت اللّٰہ تعالٰی کے لیے خاص ہے کسی اور کے لیے نہیں ہوسکتا، نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا۔ یہاں جو مفسرین سجدۂ عبادت مراد لیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللّٰہ تعالٰی کے لئے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام قبلہ بنائے گئے تھے تو وہ

يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا۪

اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے

وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ(۳۵) فَاَزَلَّهُمَا

مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا ف۶۲ کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے ف۶۳ تو شیطان نے

الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

جنت سے اُنہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے اُنہیں الگ کر دیا ف۶۴ اور ہم نے فرمایا نیچے اُترو ف۶۵ آپس میں ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّۚ وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ(۳۶) فَتَلَقّٰۤى

تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے ف۶۶ پھر سیکھ لیے

اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ(۳۷) قُلْنَا

آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی ف۶۷ بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہم نے فرمایا

مسجود إلیہ تھے نہ کہ مسجود لہٗ مگر یہ قول ضعیف ہے کیونکہ اس سجدہ سے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا فضل وشرف ظاہر فرمانا مقصود تھا اور مسجود إلیہ کا ساجد سے افضل ہونا کچھ ضرور نہیں۔ جیسا کہ کعبہ معظمہ حضور سیّد انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا قبلہ و مسجود إلیہ ہے باوجودیکہ حضور اس سے افضل ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ عبادت نہ تھا سجدۂ تحیت تھا اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لئے تھا، زمین پر پیشانی رکھ کر تھا نہ کہ صرف جھکنا، یہی قول صحیح ہے اور اسی پر جمہور ہیں۔ (مدارک) **مسئلہ:** سجدۂ تحیّت پہلی شریعتوں میں جائز تھا، ہماری شریعت میں منسوخ کیا گیا اب کسی کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ جب حضرت سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہیئے کہ اللہ تعالٰی کے سوا کسی کو سجدہ کرے۔ (مدارک) ملائکہ میں سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرت جبریل ہیں پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر اور ملائکہ مقربین، یہ سجدہ جمعہ کے روز وقتِ زوال سے عصر تک کیا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مقرّبین سو برس اور ایک قول میں پانچ سو برس سجدہ میں رہے، شیطان نے سجدہ نہ کیا اور براہِ تکبر یہ اعتقاد کرتا رہا کہ وہ حضرت آدم سے افضل ہے، اس کے لئے سجدہ کا حکم مَعَاذَ اللہ تعالٰی خلافِ حکمت ہے، اس اعتقادِ باطل سے وہ کافر ہو گیا۔ **مسئلہ:** آیت میں دلالت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں کہ ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا۔ **مسئلہ:** تکبر نہایت قبیح ہے اس سے کبھی متکبر کی نوبت کفر تک پہنچتی ہے۔ (بیضاوی وجمل) **ف۶۲** اس سے گندم یا انگور وغیرہ مراد ہے۔ (جلالین) **ف۶۳** ظلم کے معنی ہیں: کسی شے کو بے محل وضع کرنا، یہ ممنوع ہے اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا، یہاں ظلم خلافِ اولٰی کے معنی میں ہے۔ **مسئلہ:** انبیاء علیہم السلام کو ظالم کہنا اہانت و کفر ہے جو کہے وہ کافر ہو جائے گا، اللہ تعالٰی مالک و مولٰی ہے جو چاہے فرمائے اس میں ان کی عزت ہے، دوسرے کی کیا مجال کہ خلافِ ادب کلمہ زبان پر لائے اور خطابِ حضرتِ حق کو اپنی جرأت کے لئے سند بنائے، ہمیں تعظیم و توقیر اور ادب و طاعت کا حکم فرمایا ہم پر یہی لازم ہے۔ **ف۶۴** شیطان نے کسی طرح حضرت آدم و حوا (علیہما السلام) کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں شجرِ خُلد بتا دوں! حضرت آدم علیہ السلام نے انکار فرمایا، اس نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں، انہیں خیال ہوا کہ اللہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے؟ بایں خیال حضرت حوا نے اس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت آدم کو دیا انہوں نے بھی تناول کیا، حضرت آدم کو خیال ہوا کہ لَا تَقْرَبَا کی نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں کیونکہ اگر وہ تحریمی سمجھتے تو ہرگز ایسا نہ کرتے کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں، یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہاد میں خطا ہوئی اور خطائے اجتہادی معصیت نہیں ہوتی۔ **ف۶۵** حضرت آدم و حوا اور ان کی ذُرّیّت کو جو اُن کے صُلب میں تھی جنت سے زمین پر جانے کا حکم ہوا، حضرت آدم علیہ السلام زمینِ ہند میں "سراندیپ" کے پہاڑوں پر اور حضرت حوا "جدے" میں اتارے گئے۔ (خازن) حضرت آدم علیہ السلام کی برکت سے زمین کے اشجار میں پاکیزہ خوشبو پیدا ہوئی۔ (روح البیان) **ف۶۶** اس سے اختتامِ عمر یعنی موت کا وقت مراد ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے لئے بشارت ہے کہ وہ دنیا میں صرف اتنی مدت کے لئے ہیں اس کے بعد پھر انہیں جنت کی طرف رُجوع فرمانا ہے اور آپ کی اولاد کے لئے مَعاد پر دلالت ہے کہ دنیا کی زندگی مُعیّن وقت تک ہے عمر تمام ہونے کے بعد انہیں آخرت کی طرف رُجوع کرنا ہے۔ **ف۶۷** آدم علیہ السلام

اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا

تم سب جنّت سے اُتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا اسے

خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ

نہ کوئی اندیشہ نہ کچھ غم ؁۶۸ اور وہ جو کفر کریں اور میری آیتیں جھٹلائیں گے

اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا

وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا اے یعقوب کی اولاد ؁۶۹ یاد کرو

نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِیَّایَ

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا ؁ف۷ اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا ؁۷۱ اور خاص میرا

نے زمین پر آنے کے بعد تین سو برس تک حیاء سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اگرچہ حضرت داود علیہ السلام "کَثِیْرُ الْبُکَاء" (یعنی بہت زیادہ رونے والے) تھے، آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں مگر حضرت آدم علیہ السلام اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرت داود علیہ السلام اور تمام اہلِ زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے۔ (خازن) طبرانی وحاکم وابونعیم وبیہقی نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرفوعاً روایت کی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب ہوا تو آپ فکرِ توبہ میں حیران تھے، اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ وقتِ پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" میں سمجھا تھا کہ بارگاہِ الٰہی میں وہ رتبہ کسی کو مُیَسّر نہیں جو حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ اللہ تعالٰی نے ان کا نام اپنے نامِ اقدس کے ساتھ عرش پر مکتوب فرمایا، لہٰذا آپ نے اپنی دعا میں "رَبَّنَا ظَلَمْنَا...الآیہ" کے ساتھ یہ عرض کیا: "اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔" اِبنِ مُنذِر کی روایت میں یہ کلمے ہیں: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ کَرَامَتِهٖ عَلَیْکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ" یعنی یارب! میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جاہ و مَرتبت کے طفیل میں اور اس کرامت کے صدقہ میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں۔ یہ دعا کرنی تھی کہ حق تعالٰی نے ان کی مغفرت فرمائی۔ مسئلہ: اس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولانِ بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحقِ فلاں اور بجاہِ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ مسئلہ: اللہ تعالٰی پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل و کرم سے حق دیتا ہے اسی تفضُّلی حق کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے، صحیح اَحادیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا: "مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ صَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ" (جو ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے، اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اُسے جنت میں داخل کرے)۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی۔ جنت سے اِخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سَلب کر لی گئی تھی بجائے اس کے زبان مبارک پر سُریانی جاری کر دی گئی تھی قبولِ توبہ کے بعد پھر زبانِ عربی عطا ہوئی۔ (فتح العزیز) مسئلہ: توبہ کی اصل "رُجُوْعٌ اِلَی اللّٰه" ہے، اس کے تین رکن ہیں: ایک اعترافِ جرم، دوسرے ندامت، تیسرے عزمِ ترک۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے مثلاً تارکِ صلوٰۃ کی توبہ کے لئے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ توبہ کے بعد حضرت جبرئیل نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا اور سب پر ان کی فرماں برداری لازم ہونے کا حکم سنایا، سب نے قبولِ طاعت کا اظہار کیا۔ (فتح العزیز) ؁۶۸ یہ مؤمنینِ صالحین کے لیے بشارت ہے کہ نہ انہیں فزعِ اکبر (سب سے بڑی گھبراہٹ) کے وقت خوف ہو نہ آخرت میں غم، وہ بے غم جنت میں داخل ہوں گے۔ ؁۶۹ اسرائیل بمعنی عَبْدُ اللّٰه عبری زبان کا لفظ ہے، یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ (مدارک) کلبی مُفسِّر نے کہا: اللہ تعالٰی نے "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا" (اے لوگو! اپنے رب کو پوجو) فرما کر پہلے تمام انسانوں کو عموماً دعوت دی، پھر "اِذْ قَالَ رَبُّکَ" فرما کر ان کے مَبْدَء (پیدائش) کا ذکر کیا، اس کے بعد خصوصیت کے ساتھ بنی اسرائیل کو دعوت دی، یہ لوگ یہودی ہیں اور یہاں سے "سَیَقُوْلُ" تک ان سے کلام جاری ہے۔ کبھی بملاطفت (عنایت و مہربانی کرتے ہوئے) انعام یاد دلا کر دعوت دی جاتی ہے کبھی خوف دلایا جاتا ہے، کبھی حجت قائم کی جاتی ہے، کبھی ان کی بدعملی پر توبیخ ہوتی ہے، کبھی گزشتہ عُقوبات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ؁ف۷ یہ احسان کہ تمہارے آباء کو فرعون سے نجات دلائی، دریا کو پھاڑا، ابر کو سائبان بنایا، ان کے علاوہ اور احسانات جو آگے آتے ہیں ان سب کو یاد کرو، اور یاد کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی اطاعت و بندگی کر کے شکر بجا لاؤ کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا ہی اس کا بھلانا ہے۔ ؁۷۱ یعنی تم ایمان و

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْۤا

ہی ڈر رکھو ف۷۲ اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اُتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے

اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؗ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

پہلے اس کے منکر نہ بنو ف۷۳ اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو ف۷۴ اور مجھی سے ڈرو

وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ف۷۵ کیا لوگوں کو

النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا

بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى

عقل نہیں ف۷۶ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر

الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ لا الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَیْهِ

جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں ف۷۷ جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی

طاعت بجالا کر میرا عہد پورا کرو، میں جزاء وثواب دے کر تمہارا عہد پورا کروں گا، اس عہد کا بیان آیۂ "وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ" میں ہے۔ **ف۷۲** **مسئلہ:** اس آیت میں شکرِ نعمت و وفاءِ عہد کے واجب ہونے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہئے کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔ **ف۷۳** یعنی قرآن پاک اور توریت وانجیل پر جو تمہارے ساتھ ہیں ایمان لاؤ اور اہلِ کتاب میں پہلے کافر نہ بنو کہ جو تمہارے اِتباع میں کفر اختیار کرے اس کا وبال بھی تم پر ہو۔ **ف۷۴** ان آیات سے توریت وانجیل کی وہ آیات مراد ہیں جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نعت وصفت ہے، مقصد یہ ہے کہ حضور کی نعت دولتِ دنیا کے لیے مت چھپاؤ کہ متاعِ دنیا ثمنِ قلیل اور نعمتِ آخرت کے مُقابل بے حقیقت ہے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کعب بن اشرف اور دوسرے رؤساء وعلماءِ یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی قوم کے جاہلوں اور کمینوں سے ٹکے وصول کر لیتے اور ان پر سالانے مقرر کرتے تھے اور انہوں نے پھلوں اور نقد مالوں میں اپنے حق مُعیّن کر لیے تھے انہیں اندیشہ ہوا کہ توریت میں جو حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نعت وصفت ہے اگر اس کو ظاہر کریں تو قوم حضور پر ایمان لے آئے گی اور ان کی کچھ پرسش نہ رہے گی، یہ تمام مَنافع جاتے رہیں گے، اس لیے انہوں نے اپنی کتابوں میں تغییر کی اور حضور کی نعت کو بدل ڈالا، جب ان سے لوگ دریافت کرتے کہ توریت میں حضور کے کیا اَوصاف مذکور ہیں؟ تو وہ چھپا لیتے اور ہرگز نہ بتاتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن وغیرہ) **ف۷۵** اس آیت میں نماز وزکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حقوق کی رعایت اور اَرکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو۔ **مسئلہ:** جماعت کی ترغیب بھی ہے، حدیث شریف میں ہے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ **ف۷۶** **شانِ نزول:** علماءِ یہود سے ان کے مسلمان رشتہ داروں نے دینِ اسلام کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم اس دین پر قائم رہو حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا دین حق اور کلام سچا ہے! اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ایک قول یہ ہے کہ آیت ان یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مشرکینِ عرب کو حضور کے مَبعوث ہونے کی خبر دی تھی اور حضور کی اِتباع کرنے کی ہدایت کی تھی پھر جب حضور مبعوث ہوئے تو یہ ہدایت کرنے والے حسد سے خود کافر ہوگئے اور اس پر انہیں توبیخ کی گئی۔ (خازن ومدارک) **ف۷۷** یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد

رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

طرف پھرنا ۷۸؎ اے اولاد یعقوب یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا

وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ

اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی ۷۹؎ اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ

نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

نہ ہو سکے گی ۸۰؎ اور نہ کافر کے لیے کوئی سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر اس کی جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

مدد ہو ۸۱؎ اور یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی ۸۲؎ کہ تم پر برا عذاب کرتے تھے ۸۳؎

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ

تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے ۸۴؎ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے

چاہو۔ سبحان اللہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے! صبر مصیبتوں کا اخلاقی مقابلہ ہے انسان عدل و عزم، حق پرستی پر بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا۔ صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) شدت و مصیبت پر نفس کو روکنا۔ (۲) طاعت و عبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا۔ (۳) معصیت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا۔ بعض مفسرین نے یہاں صبر سے روزہ مراد لیا ہے، وہ بھی صبر کا ایک فرد ہے۔ اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ استعانت کی تعلیم بھی فرمائی کیونکہ وہ عبادتِ بدنیہ و نفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اہم امور کے پیش آنے پر مشغولِ نماز ہو جاتے تھے، اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مومنین صادقین کے سوا اوروں پر نماز گراں ہے۔ ۷۸؎ اس میں بشارت ہے کہ آخرت میں مومنین کو دیدارِ الٰہی کی نعمت ملے گی۔ ۷۹؎ ''اَلْعٰلَمِيْنَ'' کا استغراق حقیقی نہیں مراد یہ ہے کہ میں نے تمہارے آباء کو ان کے زمانہ والوں پر فضیلت دی یا فضلِ جزئی مراد ہے جو اور کسی امت کی فضیلت کا نافی نہیں ہو سکتا، اسی لیے امتِ محمدیہ کے حق میں ارشاد ہوا: ''كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ'' (روح البیان جمل وغیرہ) ۸۰؎ وہ روزِ قیامت ہے۔ آیت میں نفس دو مرتبہ آیا ہے پہلے سے نفسِ مومن دوسرے سے نفسِ کافر مراد ہے۔ (مدارک) ۸۱؎ یہاں سے رکوع کے آخر تک دس نعمتوں کا بیان ہے جو ان بنی اسرائیل کے آباء کو ملیں۔ ۸۲؎ قومِ قبط و عمالیق سے جو مصر کا بادشاہ ہوا اس کو فرعون کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان ہے، یہاں اسی کا ذکر ہے، اس کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی، آلِ فرعون سے اس کے متبعین مراد ہیں۔ (جمل وغیرہ) ۸۳؎ عذاب سب برے ہوتے ہیں ''سُوْٓءَ الْعَذَابِ'' وہ کہلائے گا جو اور عذابوں سے شدید ہو اس لیے حضرت مترجم قدس سرہٗ نے ''برا عذاب'' ترجمہ کیا۔ (کمالین الجلالین وغیرہ) فرعون نے بنی اسرائیل پر نہایت بے دردی سے محنت و مشقت کے دشوار کام لازم کیے تھے، پتھروں کی چٹانیں کاٹ کر ڈھوتے ڈھوتے ان کی کمریں گردنیں زخمی ہو گئیں تھیں، غریبوں پر ٹیکس مقرر کیے تھے جو غروبِ آفتاب سے قبل بجبر (زبردستی) وصول کیے جاتے تھے، جو نادار کسی دن ٹیکس ادا نہ کر سکا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیے جاتے تھے اور مہینہ بھر تک اسی مصیبت میں رکھا جاتا تھا اور طرح طرح کی بے رحمانہ سختیاں تھیں۔ (خازن وغیرہ) ۸۴؎ فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے آگ آئی اس نے مصر کو گھیر کر تمام قبطیوں کو جلا ڈالا بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچایا اس سے اس کو بہت وحشت ہوئی، کاہنوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیرے ہلاک اور زوالِ سلطنت کا باعث ہوگا، یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کر دیا جائے، دائیاں تفتیش کے لیے مقرر ہوئیں، بارہ ہزار و بروایتے (اور ایک روایت کے مطابق) ستر ہزار لڑکے قتل کر ڈالے گئے اور نوے ہزار حمل گرا دیے گئے، اور مشیتِ الٰہی سے اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے، قومِ قبط کے رؤساء نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے، اس پر ان کے بچے بھی قتل کیے جاتے ہیں تو ہمیں خدمت گار کہاں سے میسر آئیں گے؟ فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کیے جائیں اور ایک سال چھوڑے جائیں تو جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں حضرت ہارون پیدا ہوئے اور قتل کے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ

بڑی بلا تھی یا بڑا انعام وف۸۵ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچا لیا اور فرعون

فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ

والوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا وف۸۶ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ فرمایا پھر

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ

اس کے پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم ظالم تھے وف۸۷ پھر اس کے بعد ہم نے

بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ

تمھیں معافی دی وف۸۸ کہ کہیں تم احسان مانو وف۸۹ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں تمیز کر دینا

ولادت ہوئی۔ وف۸۵ ''بلا'' امتحان و آزمائش کو کہتے ہیں، آزمائش نعمت سے بھی ہوتی ہے اور شدت و محنت سے بھی، نعمت سے بندہ کی شکر گزاری اور محنت سے اس کے صبر کا حال ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ''ذٰلِكُمْ'' کا اشارہ فرعون کے مظالم کی طرف ہو تو ''بلا'' سے محنت و مصیبت مراد ہوگی اور اگر ان مظالم سے نجات دینے کی طرف ہو تو نعمت۔ وف۸۶ یہ دوسری نعمت کا بیان ہے جو بنی اسرائیل پر فرمائی کہ انہیں فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نجات دی اور فرعون کو مع اس کی قوم کے ان کے سامنے غرق کیا، یہاں ''آلِ فرعون'' سے فرعون مع اپنی قوم کے مراد ہے جیسے کہ ''كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ'' میں حضرت آدم و اولادِ آدم دونوں داخل ہیں۔ (جمل) مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکمِ الٰہی شب میں بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر روانہ ہوئے، صبح کو فرعون ان کی جستجو میں لشکرِ گراں لے کر چلا اور انہیں دریا کے کنارے جا پایا، بنی اسرائیل نے لشکرِ فرعون دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی، آپ نے بحکمِ الٰہی دریا میں اپنا عصا مارا، اس کی برکت سے عین دریا میں بارہ خشک رستے پیدا ہو گئے، پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا، ان آبی دیواروں میں جالی کی مثل روشندان بن گئے، بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان رستوں میں ایک دوسرے کو دیکھتی اور باہم باتیں کرتی گزر گئی۔ فرعون دریائی رستے دیکھ کر ان میں چل پڑا جب اس کا تمام لشکر دریا کے اندر آ گیا تو دریا حالتِ اصلی پر آیا اور تمام فرعونی اس میں غرق ہو گئے۔ دریا کا عرض چار فرسنگ (بارہ میل سے زائد فاصلہ) تھا یہ واقعہ بحرِ قلزم کا ہے جو بحرِ فارس کے کنارہ پر ہے، یا بحرِ ماورائے مصر کا جس کو اِساف کہتے ہیں۔ بنی اسرائیل لبِ دریا فرعونیوں کے غرق کا منظر دیکھ رہے تھے۔ یہ غرق محرم کی دسویں تاریخ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا، سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی یہود اس دن کا روزہ رکھتے تھے، حضور نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح کی خوشی منانے اور اس کی شکر گزاری کرنے کے ہم یہود سے زیادہ حق دار ہیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ سنت ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء پر جو انعامِ الٰہی ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجالانا مسنون ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے اُمور میں دن کا تعیُّن سنتِ رسول اللّٰہ ہے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کی یادگار اگر کفار بھی قائم کرتے ہوں جب بھی اس کو چھوڑا نہ جائے گا۔ وف۸۷ فرعون اور فرعونیوں کے ہلاک کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے اور ان کی درخواست پر اللّٰہ تعالٰی نے عطائے توریت کا وعدہ فرمایا اور اس کے لیے میقات مُعَیَّن کیا جس کی مدت مع اضافہ ایک ماہ دس روز تھی مہینہ ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحجہ کے، حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین بنا کر توریت حاصل کرنے کے لیے کوہِ طور پر تشریف لے گئے چالیس شب وہاں ٹھہرے اس عرصہ میں کسی سے بات نہ کی، اللّٰہ تعالٰی نے زبرجدی الواح میں توریت آپ پر نازل فرمائی۔ یہاں سامری نے سونے کا جواہرات سے مُرَصَّع بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے؟ وہ لوگ ایک ماہ حضرت کا انتظار کر کے سامری کے بہکانے سے بچھڑا پوجنے لگے سوائے حضرت ہارون علیہ السلام اور آپ کے بارہ ہزار ہمراہیوں کے، تمام بنی اسرائیل نے گوسالہ (بچھڑے) کو پوجا۔ (خازن) وف۸۸ ''عَفْو'' کی کیفیت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی ہے وہ پرستش کرنے والوں کو قتل کریں اور مجرم برضا و تسلیم سکون کے ساتھ قتل ہو جائیں، وہ اس پر راضی ہو گئے، صبح سے شام تک ستر ہزار قتل ہو گئے، تب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام بتضرُّع و زاری (روتے گڑگڑاتے) بارگاہِ حق کی طرف ملتجی ہوئے، وحی آئی کہ جو قتل ہو چکے شہید ہوئے، باقی مغفور فرمائے گئے، ان میں کے قاتل و مقتول سب جنتی ہیں۔ مسئلہ: شرک سے مسلمان مُرتد

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ

کہ کہیں تم راہ پر آؤ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا

اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِىٕكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ

کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو ف۹۰

ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىٕكُمْؕ فَتَابَ عَلَیْكُمْؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ

یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِیْمُ ﴿۵۴﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً

مہربان ف۹۱ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں

فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

تو تمہیں کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں

مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ

زندہ کیا کہ کہیں تم احسان مانو اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا ف۹۲ اور تم پر

ہوجاتا ہے۔ مسئلہ: مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت قتل وخونریزی سے سخت تر جرم ہے۔ فائدہ: گوسالہ بنا کر پوجنے میں بنی اسرائیل کے کئی جرم تھے ایک تصویر سازی جو حرام ہے، دوسرے حضرت ہارون علیہ السلام کی نافرمانی، تیسرے گوسالہ پوج کر مشرک ہوجانا، یہ ظلم آلِ فرعون کے مظالم سے بھی زیادہ شدید ہیں کیونکہ یہ افعال ان سے بعدِ ایمان سرزد ہوئے اس لیے مستحق تو اس کے تھے کہ عذابِ الٰہی انہیں مہلت نہ دے اور فی الفور ہلاکت سے کفر پر ان کا خاتمہ ہوجائے لیکن حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی بدولت انہیں توبہ کا موقع دیا گیا، یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ ف۸۹ اس میں اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی استعداد فرعونیوں کی طرح باطل نہ ہوئی تھی اور ان کی نسل سے صالحین پیدا ہونے والے تھے چنانچہ ان میں ہزارہا نبی وصالح پیدا ہوئے۔ ف۹۰ یہ قتل ان کے لیے کفارہ تھا۔ ف۹۱ جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور کفارہ میں اپنی جانیں دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں گوسالہ پرستی کی عذرخواہی کے لیے حاضر لائیں، حضرت ان میں سے ستر آدمی منتخب کرکے طور پر لے گئے وہاں وہ کہنے لگے: اے موسیٰ! ہم آپ کا یقین نہ کریں گے جب تک خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں، اس پر آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس کی ہیبت سے وہ مر گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتضرع (عاجزی کے ساتھ) عرض کی کہ میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے زندہ فرمادیا۔ مسئلہ: اس سے شانِ انبیاء معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے "لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ" (ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے) کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کیے گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیاء کی جناب میں ترکِ ادب غضبِ الٰہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولانِ بارگاہ کی دعا سے مردے زندہ فرماتا ہے۔ ف۹۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام فارغ ہوکر لشکرِ بنی اسرائیل میں پہنچے اور آپ نے انہیں حکمِ الٰہی سنایا کہ ملکِ شام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا مدفن ہے، اسی میں بیت المقدس ہے، اس کو عمالقہ سے آزاد کرانے کے لیے جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ، مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل پر نہایت شاق تھا اول تو انہوں نے اسی میں پس و پیش کیا اور جب بجبر و اکراہ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام کی رکابِ سعادت میں روانہ ہوئے تو راہ میں جو کوئی سختی و دشواری پیش آتی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکایتیں کرتے، جب اس صحرا میں پہنچے جہاں نہ سبزہ تھا نہ سایہ نہ غلہ ہمراہ تھا وہاں دھوپ کی گرمی اور بھوک کی شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے بدعائے حضرت موسیٰ علیہ السلام ابرِ سفید کو ان کا سائبان بنایا جو رات دن ان کے ساتھ چلتا، شب کو ان کے لئے نوری ستون اترتا جس کی روشنی

الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ

مَن اور سلویٰ اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں ۹۳ اور انھوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا ہاں

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ فَكُلُوْا

اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ ۹۴ پھر اس میں

مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ

جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو ۹۵ اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں

نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ ؕ وَ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں ۹۶ تو ظالموں نے اور بات بدل دی

قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ

جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا ۹۷ تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا

اتارا ۹۸ بدلہ ان کی بے حکمی کا اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا

میں کام کرتے، ان کے کپڑے میلے اور پرانے نہ ہوتے، ناخن اور بال نہ بڑھتے، اس سفر میں جو لڑکا پیدا ہوتا اس کا لباس اس کے ساتھ پیدا ہوتا جتنا وہ بڑھتا لباس بھی بڑھتا۔ ۹۳ ''مَنّ'' تُرنجبین کی طرح ایک شیریں چیز تھی روزانہ صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک ہر شخص کے لئے ایک صاع کی قدر آسمان سے نازل ہوتی، لوگ اس کو چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے رہتے۔ ''سَلْوٰی'' ایک چھوٹا پرند ہوتا ہے اس کو ''ہوا'' لاتی، یہ شکار کرکے کھاتے دونوں چیزیں شنبہ کو تو مطلق نہ آتیں، باقی ہر روز پہنچتیں جمعہ کو اور دنوں سے دونی آتیں۔ حکم یہ تھا کہ جمعہ کو شنبہ کے لئے بھی حسب ضرورت جمع کرلو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرو، بنی اسرائیل نے ان نعمتوں کی ناشکری کی، ذخیرے جمع کئے، وہ سڑ گئے اور ان کی آمد بند کردی گئی، یہ انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم اور آخرت میں سزاوارِ عذاب کے ہوئے۔ ۹۴ اس بستی سے بیت المقدس مراد ہے یا اَرِیحا جو بیت المقدس کے قریب ہے جس میں عمالقہ آباد تھے اور اس کو خالی کرگئے، وہاں غلے میوے بکثرت تھے۔ ۹۵ یہ دروازہ ان کے لئے بمنزلہ کعبہ کے تھا کہ اس میں داخل ہونا اور اس کی طرف سجدہ کرنا سبب کفارۂ ذنوب قرار دیا گیا۔ ۹۶ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ زبان سے اِستغفار کرنا اور بدنی عبادت سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا مُتَمِّم (کامل و پورا کرنے والا) ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مشہور گناہ کی توبہ باِعلان ہونی چاہئے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مقاماتِ مُتبرّکہ جو رحمتِ الٰہی کے مَورِد ہوں وہاں توبہ کرنا اور طاعت بجالانا ثمراتِ نیک اور سُرعتِ قبول کا سبب ہوتا ہے۔ (فتح العزیز) اسی لئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے مَوالِد (پیدائش گاہ) و مزارات پر حاضر ہوکر اِستغفار و طاعت بجالاتے ہیں۔ عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ مُتَصَوَّر ہے۔ ۹۷ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے ''حِطَّةٌ'' کلمۂ توبہ و استغفار کہتے جائیں، انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی، داخل تو ہوئے سرینوں کے بل گھسٹتے اور بجائے کلمۂ توبہ کے تمسخر سے ''حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ'' کہا جس کے معنی ہیں بال میں دانہ۔ ۹۸ یہ عذاب طاعون تھا جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہوگئے۔ مسئلہ: صحاح کی حدیث میں ہے کہ طاعون پچھلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمہارے شہر میں واقع ہو وہاں سے نہ بھاگو، دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ مسئلہ: صحیح حدیث میں ہے کہ جو لوگ مقامِ وباء میں رضائے الٰہی پر صابر رہیں اگر وہ وباء سے محفوظ رہیں جب بھی انہیں شہادت کا ثواب ملے گا۔

اَضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ

اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے ف۹۹ ہر

عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا

گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا کھاؤ اور پیو خدا کا دیا ف۱۰۰ اور

تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی

زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو ف۱۰۱ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ف۱۰۲ ہم سے تو ایک کھانے پر ف۱۰۳

طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ

ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے نکالے

بَقْلِهَا وَ قِثَّآىِٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ

کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز فرمایا کیا ادنیٰ چیز

الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا

کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو ف۱۰۴ اچھا مصر ف۱۰۵ یا کسی شہر میں اترو وہاں تمہیں ملے گا

سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ

جو تم نے مانگا ف۱۰۶ اور ان پر مقرر کر دی گئی خواری اور ناداری ف۱۰۷ اور خدا کے غضب میں

ف۹۹ جب بنی اسرائیل نے سفر میں پانی نہ پایا شدتِ پیاس کی شکایت کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو آپ کے پاس ایک مُربَّع پتھر تھا جب پانی کی ضرورت ہوتی آپ اس پر عصا مارتے اس سے بارہ چشمے جاری ہوجاتے اور سب سیراب ہوتے۔ یہ بڑا معجزہ ہے لیکن سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشت مبارک سے چشمے جاری فرما کر جماعتِ کثیرہ کو سیراب فرمانا اس سے بہت اَعظم و اَعلیٰ ہے کیونکہ عُضوِ انسانی سے چشمے جاری ہونا پتھر کی نسبت زیادہ اَعْجَب (تعجب خیز) ہے۔ (خازن ومدارک) ف۱۰۰ یعنی آسمانی طعام "مَنّ و سَلوٰی" کھاؤ اور اس پتھر کے چشموں کا پانی پیو جو تمہیں فضلِ الٰہی سے بے محنت مُیسّر ہے۔ ف۱۰۱ نعمتوں کے ذکر کے بعد بنی اسرائیل کی نالیاقتی (نااہلی)، دوں ہمتی (بزدلی) اور نافرمانی کے چند واقعات بیان فرمائے جاتے ہیں۔ ف۱۰۲ بنی اسرائیل کی یہ ادا بھی نہایت بے ادبانہ تھی کہ پیغمبر اُولُو الْعزم کو نام لے کر پکارا، یانبی اللّٰہ، یارسول اللّٰہ! یا اور کوئی تعظیم کا کلمہ نہ کہا۔ (فتح العزیز) جب انبیاء کا خالی نام لینا بے ادبی ہے تو ان کو بشر اور ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہوگا! غرض انبیاء کے ذکر میں بے تعظیمی کا شائبہ بھی ناجائز ہے۔ ف۱۰۳ "ایک کھانے" سے ایک قسم کا کھانا مراد ہے۔ ف۱۰۴ جب وہ اس پر بھی نہ مانے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی ارشاد ہوا "اِهْبِطُوْا"۔ ف۱۰۵ "مصر" عربی میں شہر کو بھی کہتے ہیں کوئی شہر ہو، اور خاص شہر یعنی مصر موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی ہے یہاں دونوں میں سے ہر ایک مراد ہوسکتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہاں خاص شہر مصر مراد نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے لیے یہ لفظ غیر مُنصَرِف ہوکر مستعمل ہوتا ہے اور اس پر تنوین نہیں آتی جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے: "اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ" اور "اُدْخُلُوْا مِصْرَ" مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ سکون اَوسط کی وجہ سے لفظِ ہند کی طرح اس کو منصرف پڑھنا درست ہے نحو میں اس کی تصریح موجود ہے۔ علاوہ بریں حَسن وغیرہ کی قرأت میں مصر بلا تنوین آیا ہے اور بعض مصاحف حضرت عثمان اور مصحفِ اُبَی رضی اللہ تعالی عنہم میں بھی ایسا ہی ہے اسی لیے حضرت مُترجم قدس سرہٗ نے ترجمہ میں دونوں احتمالوں کو اخذ فرمایا ہے اور شہرِ معیّن کے احتمال کو مقدم کیا۔ ف۱۰۶ یعنی ساگ، ککڑی وغیرہ گو ان چیزوں کی طلب گناہ نہ

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

لوٹے ف۱۰۷ یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے اور انبیاء کو ناحق شہید

بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کرتے ف۱۰۸ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا بے شک ایمان والے

وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

نیز یہودیوں اور نصرانیوں اور ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اور نیک کام کریں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انھیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا

کچھ غم ف۱۰۹ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا ف۱۱۰ اور تم پر طور کو اونچا کیا ف۱۱۱ لو جو کچھ

مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

ہم تم کو دیتے ہیں زور سے ف۱۱۲ اور اس کے مضمون یاد کرو اس امید پر کہ تمہیں پرہیزگاری ملے پھر اس کے

تھی لیکن ''مَن و سلویٰ'' جیسی نعمتِ بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے، ہمیشہ ان لوگوں کا میلانِ طبع پستی ہی کی طرف رہا، اور حضرت موسیٰ و ہارون وغیرہ جلیل القدر بلند ہمت انبیاء (علیہم السلام) کے بعد بنی اسرائیل کی لَئیمی (کمینگی) وکم حوصلگی کا پورا ظہور ہوا، اور تسلُّطِ جالوت وحادثۂ بُختِ نصَّر کے بعد تو وہ بہت ہی ذلیل وخوار ہوگئے، اس کا بیان ''ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ'' میں ہے۔ ف۱۰۷ یہود کی ذلت تو یہ کہ دنیا میں کہیں نام کو ان کی سلطنت نہیں اور ناداری یہ کہ مال موجود ہوتے ہوئے بھی حرص سے محتاج ہی رہتے ہیں۔ ف۱۰۸ انبیاء وصُلحاء کی بدولت جو رتبے انہیں حاصل ہوئے تھے ان سے محروم ہوگئے، اس غضب کا باعث صرف یہی نہیں کہ انہوں نے آسمانی غذاؤں کے بدلے ارضی پیداوار کی خواہش کی یا اسی طرح کی اور خطائیں جو زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں صادر ہوئیں بلکہ عہدِ نبوت سے دور ہونے اور زمانہ دراز گزرنے سے ان کی استعدادیں باطل ہوئیں اور نہایت قبیح افعال اور عظیم جرم ان سے سرزد ہوئے، یہ ان کی اس ذلت وخواری کا باعث ہوئے۔ ف۱۰۹ جیسا کہ انہوں نے حضرت زکریا و یحییٰ وشَعْیا علیہم السلام کو شہید کیا اور یہ قتل ایسے ناحق تھے جن کی وجہ خود یہ قاتل بھی نہیں بتا سکتے۔ ف۱۱۰ شانِ نزول: ابن جریر وابنِ ابی حاتم نے سُدِّی سے روایت کی کہ یہ آیت سلمان فارسی رضی اللّٰہ عنہ کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی۔ (لباب النقول) ف۱۱۱ کہ تم توریت مانو گے اور اس پر عمل کرو گے۔ پھر تم نے اس کے احکام کو شاق وگراں جان کر قبول سے انکار کردیا باوجودیکہ تم نے خود بِالْحاح (گڑگڑا کر) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایسی آسمانی کتاب کی اِستِدعا کی تھی جس میں قوانینِ شریعت وآئینِ عبادت مُفصَّل مذکور ہوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تم سے بار بار اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کا عہد لیا تھا، جب وہ کتاب عطا ہوئی تم نے اس کے قبول کرنے سے انکار کردیا اور عہد پورا نہ کیا۔ ف۱۱۲ بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے بعد حضرت جبریل نے بحکم الٰہی طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے سروں پر قدرِ قامت فاصلہ پر معلق کردیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یا تو تم عہد قبول کرو، ورنہ پہاڑ تم پر گرادیا جائے گا اور تم کچل ڈالے جاؤ گے، اس میں صورۃً وفائے عہد پر اِکراہ تھا اور درحقیقت پہاڑ کا سروں پر مُعلّق کردینا آیتِ الٰہی اور قدرتِ حق کی برہانِ قوی ہے، اس سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بیشک یہ رسول مظہرِ قدرتِ الٰہی ہیں۔ یہ اطمینان ان کو ماننے اور عہد پورا کرنے کا اصل سبب ہے۔ ف۱۱۳ یعنی بکوششِ تمام۔

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ

بعد تم پھر گئے تو اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ٹوٹے (نقصان)

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا

والوں میں ہو جاتے **وف۱۱۴** اور بے شک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں کے وہ جنہوں نے ہفتہ میں سرکشی کی **وف۱۱۵** تو ہم نے اُن

لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿۶۵﴾ ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا

سے فرمایا کہ ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے تو ہم نے اس بستی کا یہ واقعہ اس کے آگے اور

خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ

پیچھے والوں کے لیے عبرت کردیا اور پرہیز گاروں کے لیے نصیحت اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ

حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو **وف۱۱۶** بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں **وف۱۱۷** فرمایا خدا کی

بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا

پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں **وف۱۱۸** بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے گائے

وف۱۱۴ یہاں فضل و رحمت سے یا توفیق توبہ مراد ہے یا تاخیرِ عذاب۔ (مدارک وغیرہ) ایک قول یہ ہے کہ فضلِ الٰہی و رحمتِ حق سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مراد ہے معنی یہ ہیں کہ اگر تمہیں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی دولت نہ ملتی اور آپ کی ہدایت نصیب نہ ہوتی تو تمہارا انجام ہلاک و خسران ہوتا۔ **وف۱۱۵** شہر ''اَیلہ'' میں بنی اسرائیل آباد تھے انہیں حکم تھا کہ شنبہ کا دن عبادت کے لیے خاص کر دیں، اس روز شکار نہ کریں اور دنیاوی مشاغل ترک کر دیں، ان کے ایک گروہ نے یہ چال کی کہ جمعہ کو دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڑھے کھودتے اور شنبہ کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک نالیاں بناتے جن کے ذریعہ پانی کے ساتھ آ کر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں، یک شنبہ (اتوار) کو انہیں نکالتے اور کہتے کہ ہم مچھلی کو پانی سے شنبہ (ہفتہ) کے روز نہیں نکالتے، چالیس یا ستر سال تک یہی عمل رہا، جب حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کا عہد آیا آپ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا قید کرنا ہی شکار ہے جو شنبہ کو کرتے ہو اس سے باز آؤ ورنہ عذاب میں گرفتار کیے جاؤ گے، وہ باز نہ آئے، آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا، عقل و حواس تو ان کے باقی رہے مگر قوتِ گویائی زائل ہو گئی، بدنوں سے بدبو نکلنے لگی، اپنے اس حال پر روتے روتے تین روز میں سب ہلاک ہو گئے ان کی نسل باقی نہ رہی، یہ ستر ہزار کے قریب تھے۔ بنی اسرائیل کا دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انہیں اس عمل سے منع کرتا رہا جب یہ نہ مانے تو انہوں نے ان کے اور اپنے محلوں کے درمیان دیوار بنا کر علیحدگی کر لی ان سب نے نجات پائی۔ بنی اسرائیل کا تیسرا گروہ ساکت (خاموش) رہا۔ اس کے حق میں حضرت ابن عباس کے سامنے عکرمہ نے کہا کہ وہ مغفور ہیں کیونکہ اَمر بالمعروف فرضِ کفایہ ہے بعض کا ادا کرنا کل کا حکم رکھتا ہے، ان کے سکوت کی وجہ یہ تھی کہ یہ ان کے پند پذیر ہونے (نصیحت قبول کرنے) سے مایوس تھے عکرمہ کی یہ تقریر حضرت ابن عباس کو بہت پسند آئی اور آپ نے سُرور سے اٹھ کر ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ (فتح العزیز) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ سرور کا معانقہ سنتِ صحابہ ہے اس کے لیے سفر سے آنا اور غیبت کے بعد ملنا شرط نہیں۔ **وف۱۱۶** بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار تھا اس کے چچازاد بھائی نے بطمعِ وراثت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور خود صبح کو اس کے خون کا مدّعی بنا، وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقتِ حال ظاہر فرمائے، اس پر حکم صادر ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی حصہ مقتول کے ماریں وہ زندہ ہو کر قاتل کو بتا دے گا۔ **وف۱۱۷** کیونکہ مقتول کا حال معلوم ہونے اور گائے کے ذبح میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی۔ **وف۱۱۸** ایسا جواب جو سوال سے ربط نہ رکھے جاہلوں کا کام ہے یا یہ معنی ہیں کہ مُحاکمہ (انصاف طلبی)

هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ

کیسی ہے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ اوسر(بچھیا) بلکہ ان دونوں کے

ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا

بیچ میں تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے بولے اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتا دے اس

لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

کا رنگ کیا ہے کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی (گہری چمکدار)

النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ

دیکھنے والوں کو خوشی دیتی بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لیے صاف بیان کرے وہ گائے کیسی ہے بے شک گائیوں میں ہم کو

عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

شبہ پڑ گیا اور اللہ چاہے تو ہم راہ پا جائیں گے ف۱۱۹ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے

لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ

جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے بے عیب ہے جس میں کوئی داغ نہیں

قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَاِذْ

ع ۸ ۸

بولے اب آپ ٹھیک بات لائے ف۱۲۰ تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۲۱ اور جب

کے موقع پر استہزاء جاہلوں کا کام ہے انبیاء کی شان اس سے برتر ہے۔ القصہ جب ہی بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ گائے کا ذبح کرنا لازم ہے تو انہوں نے آپ سے اس کے اوصاف دریافت کیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر بنی اسرائیل بحث نہ نکالتے تو جو گائے ذبح کردیتے کافی ہوجاتی۔ ف۱۱۹ حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللّٰہ نہ کہتے تو کبھی وہ گائے نہ پاتے۔ مسئلہ: ہر نیک کام میں ان شاء اللّٰہ کہنا مستحب و باعثِ برکت ہے۔ ف۱۲۰ یعنی اب تشفی ہوئی اور پوری شان وصفت معلوم ہوئی۔ پھر انہوں نے گائے کی تلاش شروع کی، ان اَطراف میں ایسی صرف ایک گائے تھی اس کا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھے ان کا ایک صغیر السّن بچہ تھا اور ان کے پاس سوائے ایک گائے کے بچے کے کچھ نہ رہا تھا، انہوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللّٰہ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہِ حق میں عرض کیا: یارب! میں اس بچھیا کو اس فرزند کے لیے تیرے پاس وَدیعت (امانت) رکھتا ہوں جب یہ فرزند بڑا ہو یہ اس کے کام آئے ان کا تو انتقال ہوگیا، بچھیا جنگل میں بحفظِ الٰہی پرورش پاتی رہی۔ یہ لڑکا بڑا ہوا اور بفضلہٖ صالح و متقی ہوا، ماں کا فرماں بردار تھا، ایک روز اس کی والدہ نے کہا: اے نورِ نظر! تیرے باپ نے تیرے لیے فلاں جنگل میں خدا کے نام ایک بچھیا چھوڑ دی ہے، وہ اب جوان ہوگئی اس کو جنگل سے لا اور اللّٰہ سے دعا کر کہ وہ تجھے عطا فرمائے، لڑکے نے گائے کو جنگل میں دیکھا اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اس میں پائیں اور اس کو اللّٰہ کی قسم دے کر بلایا وہ حاضر ہوئی، جوان اس کو والدہ کی خدمت میں لایا، والدہ نے بازار میں لے جا کر تین دینار پر فروخت کرنے کا حکم دیا اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اس کی اجازت حاصل کی جائے، اس زمانہ میں گائے کی قیمت ان اَطراف میں تین دینار ہی تھی جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت میں آیا اور اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگا دی مگر اس شرط سے کہ جوان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہو، جوان نے یہ منظور نہ کیا اور والدہ سے تمام قصہ کہا، اس کی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دی مگر بیع میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط کی۔ جوان پھر بازار میں آیا اس مرتبہ فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر موقوف نہ رکھو، جوان نے

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ﴿۷۲﴾

تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے اور اللہ کو ظاہر کرنا جو تم چھپاتے تھے

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو ف۱۲۲ اللہ یونہی مردے جلائے گا اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ

کہ کہیں تمہیں عقل ہو ف۱۲۳ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے ف۱۲۴ تو وہ

كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ

پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے (سخت) اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ

الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا

نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ

اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ف۱۲۵ اور اللہ تمہارے کوتکوں (بُرے کاموں) سے بے خبر نہیں تو اے مسلمانو! کیا تمہیں یہ طمع ہے

نہ مانا اور والدہ کو اطلاع دی وہ صاحب فراست سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کے لیے آتا ہے، بیٹے سے کہا کہ اب کی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں اس گائے کے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں؟ لڑکے نے یہی کہا، فرشتہ نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رہو، جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال میں سونا بھر دیا جائے، جوان گائے کو گھر لایا اور جب بنی اسرائیل جستجو کرتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچے تو یہی قیمت طے کی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی۔ **مسائل:** اس واقعہ سے کئی مسئلے معلوم ہوئے (۱) جو اپنے عیال کو اللہ کے سپرد کرے اللہ تعالیٰ اس کی ایسی عمدہ پرورش فرماتا ہے۔ (۲) جو اپنا مال اللہ کے بھروسہ پر اس کی امانت میں دے اللہ اس میں برکت دیتا ہے۔ (۳) والدین کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ (۴) غیبی فیض قربانی و خیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ (۵) راہِ خدا میں نفیس مال دینا چاہیے۔ (۶) گائے کی قربانی افضل ہے۔ **ف۱۲۱** بنی اسرائیل کے مسلسل سوالات اور اپنی رسوائی کے اندیشہ اور گائے کی گرانی قیمت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ذبح کا قصد نہیں رکھتے مگر جب ان کے سوالات شافی جوابوں سے ختم کر دیے گئے تو انہیں ذبح کرنا ہی پڑا۔ **ف۱۲۲** بنی اسرائیل نے گائے ذبح کر کے اس کے کسی عضو سے مردہ کو مارا وہ بحکمِ الٰہی زندہ ہوا اس کے حلق سے خون کے فوارے جاری تھے اس نے اپنے چچا زاد بھائی کا بتایا کہ اس نے مجھے قتل کیا، اب اس کو بھی اقرار کرنا پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر قصاص کا حکم فرمایا، اس کے بعد شرع کا حکم ہوا کہ **مسئلہ:** قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہے گا۔ **مسئلہ:** لیکن اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کسی حملہ آور سے جان بچانے کے لیے مدافعت کی اس میں وہ قتل ہو گیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہوگا۔ **ف۱۲۳** اور تم سمجھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ مردے زندہ کرنے پر قادر ہے اور روزِ جزا مردوں کو زندہ کرنا اور حساب لینا حق ہے۔ **ف۱۲۴** اور ایسے بڑے نشانہائے قدرت سے تم نے عبرت حاصل نہ کی۔ **ف۱۲۵** بایں ہمہ تمہارے دل اثر پذیر نہیں، پتھروں میں بھی اللہ نے ادراک و شعور دیا ہے انہیں خوفِ الٰہی ہوتا ہے وہ تسبیح کرتے ہیں "اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ۔" مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا" ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطرافِ مکہ میں گیا جو درخت یا پہاڑ سامنے آتا تھا "السلام علیك یا رسولَ اللّٰہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) عرض کرتا تھا۔

اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ

کہ یہ یہودی تمہارا یقین لائیں گے اور ان میں کا تو ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر

يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ

سمجھنے کے بعد اسے دانستہ بدل دیتے وف۱۲۶ اور جب مسلمانوں سے

اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ

ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے وف۱۲۷ اور جب آپس میں اکیلے ہوں تو کہیں وہ علم جو اللہ نے تم پر کھولا مسلمانوں

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

سے بیان کیے دیتے ہو کہ اس سے تمہارے رب کے یہاں تمہیں پر حجت لائیں کیا تمہیں عقل نہیں

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ

کیا نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور ان میں کچھ

اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾

ان پڑھ ہیں جو کتاب وف۱۲۸ کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا وف۱۲۹ یا کچھ اپنی من گھڑت اور وہ نرے گمان میں ہیں

النصف

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا

تو خرابی ہے ان کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ

خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں وف۱۳۰ تو خرابی ہے ان کے لیے ان کے

وف۱۲۶ جیسے انہوں نے توریت میں تحریف کی اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بدل ڈالی۔ **وف۱۲۷ شانِ نزول:** یہ آیت ان یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی جو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہودی منافق جب صحابہ کرام سے ملتے تو کہتے کہ جس پر تم ایمان لائے اس پر ہم بھی ایمان لائے، تم حق پر ہو اور تمہارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں ان کا قول حق ہے، ہم ان کی نعت و صفت اپنی کتاب توریت میں پاتے ہیں ان لوگوں پر رؤساءِ یہود ملامت کرتے تھے، اس کا بیان " وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ " میں ہے۔ (خازن) **فائدہ:** اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا چھپانا اور کمالات کا انکار کرنا یہود کا طریقہ ہے آج کل کے بہت سے گمراہوں کی یہی عادت ہے۔ **وف۱۲۸** کتاب سے توریت مراد ہے۔ **وف۱۲۹** " اَمانِی " اُمْنِیَّہ کی جمع ہے اور اس کے معنی زبانی پڑھنے کے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ کتاب کو نہیں جانتے مگر صرف زبانی پڑھ لینا بغیر معنی سمجھے۔ (خازن) بعض مفسّرین نے یہ معنی بھی بیان کیے ہیں کہ اَمانی سے وہ جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں مراد ہیں جو یہودیوں نے اپنے علماء سے سن کر بے تحقیق مان لی تھیں۔ **وف۱۳۰ شانِ نزول:** جب سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماءِ توریت و رُؤساءِ یہود کو قوی اندیشہ ہو گیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ توریت میں حضور کا حُلیہ اور اوصاف مذکور ہیں جب لوگ حضور کو اس کے مطابق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء و رُؤساء کو چھوڑ دیں گے، اس اندیشہ سے انہوں نے توریت میں تحریف و تغییر کر ڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا مثلاً توریت میں

اَیۡدِیۡهِمۡ وَوَیۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ

ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر

اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدَةً ؕ قُلۡ اَتَّخَذۡتُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ عَهۡدًا فَلَنۡ یُّخۡلِفَ اللّٰهُ

گنتی کے دن ۱۳۱؎ تم فرمادو کیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ

عَهۡدَهٗۤ اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰی مَنۡ کَسَبَ سَیِّئَةً

کرے گا ۱۳۲؎ یا خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے

وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِیۡٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۱﴾

اور اس کی خطا اسے گھیر لے ۱۳۳؎ وہ دوزخ والوں میں ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ

خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾ ؏ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا

اس میں رہنا اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ

اللّٰهَ قف وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ

پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ۱۳۴؎ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے

آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ خوب رُو ہیں، بال خوبصورت، آنکھیں سُرمگیں، قد میانہ ہے، اس کو مٹا کر انہوں نے یہ بنایا کہ وہ بہت دراز قامت ہیں، آنکھیں کنجی نیلی، بال الجھے ہیں یہی عوام کو سناتے یہی کتابِ الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حضور کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے ہمارے گرویدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔ ۱۳۱؎ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود کہتے تھے کہ وہ دوزخ میں ہرگز داخل نہ ہوں گے مگر صرف اتنی مدت کے لیے جتنے عرصے ان کے آباء و اجداد نے گوسالہ (بچھڑا) پوجا تھا اور وہ چالیس روز ہیں اس کے بعد وہ عذاب سے چھوٹ جائیں گے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۱۳۲؎ کیونکہ کِذب بڑا عیب ہے اور عیب اللہ تعالٰی پر مُحال لہٰذا اس کا کذب تو ممکن نہیں لیکن جب اللہ تعالٰی نے تم سے صرف چالیس روز کے عذاب کے بعد چھوڑ دینے کا وعدہ ہی نہیں فرمایا تو تمہارا قول باطل ہوا۔ ۱۳۳؎ اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے اور احاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے کیونکہ مؤمن خواہ کیسا بھی گناہ گار ہو گناہوں سے گھرا نہیں ہوتا اس لیے کہ ایمان جو اعظم طاعت ہے وہ اس کے ساتھ ہے۔ ۱۳۴؎ اللہ تعالٰی نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے۔ والدین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں ایذا ہو اور اپنے بدن و مال سے ان کی خدمت میں دریغ نہ کرے جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے۔ **مسئلہ:** اگر والدین اپنی خدمت کے لیے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے۔ **مسئلہ:** واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کیے جاسکتے۔ والدین کے ساتھ احسان کے طریقے جو احادیث سے ثابت ہیں یہ ہیں کہ تہ دل سے ان کے ساتھ محبت رکھے رفتار و گفتار میں، نشست و برخاست میں ادب لازم جانے، ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے، ان کو راضی کرنے کی سعی کرتا رہے، اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے، ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کرے، ان کے لیے فاتحہ، صدقات، تلاوتِ قرآن سے ایصالِ ثواب

وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ

اور لوگوں سے اچھی بات کہو ۱۳۵ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر تم پھر گئے ۱۳۶

اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ

مگر تم میں کے تھوڑے ۱۳۷ اور تم رو گرداں ہو ۱۳۸ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا

لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ ثُمَّ

کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور اپنوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر

اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

تم نے اس کا اقرار کیا اور تم گواہ ہو پھر یہ جو تم ہو اپنوں کو قتل کرنے لگے

وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ٘ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ

اور اپنے میں ایک گروہ کو ان کے وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ

وَ الْعُدْوَانِ ؕ وَ اِنْ یَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْكُمْ

اور زیادتی میں اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر

اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا

حرام ہے ۱۳۹ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو

کرے، اللّٰہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرے، ہفتہ وار اُن کی قبر کی زیارت کرے۔(فتح العزیز) والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو بہ نرمی اصلاح وتقویٰ اور عقیدۂ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔(خازن) ف۱۳۵ اچھی بات سے مراد نیکیوں کی ترغیب اور بدیوں سے روکنا ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی شان میں حق اور سچ بات کہو، اگر کوئی دریافت کرے تو حضور کے کمالات واوصاف سچائی کے ساتھ بیان کردو، آپ کی خوبیاں نہ چھپاؤ۔ ف۱۳۶ عہد کے بعد ف۱۳۷ جو ایمان لے آئے مثل حضرت عبداللّٰہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے انہوں نے تو عہد پورا کیا۔ ف۱۳۸ اور تمہاری قوم کی عادت ہی اعراض کرنا اور عہد سے پھر جانا ہے۔ ف۱۳۹ **شانِ نزول:** توریت میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں، وطن سے نہ نکالیں اور جو بنی اسرائیل کسی کی قید میں ہو اس کو مال دے کر چھڑا لیں، اس عہد پر انہوں نے اقرار بھی کیا، اپنے نفس پر شاہد بھی ہوئے لیکن قائم نہ رہے اور اس سے پھر گئے۔صورتِ واقعہ یہ ہے کہ نواحِ مدینہ میں یہود کے دو فرقے ''بنی قُرَیْظَہ'' اور ''بنی نَضِیْر'' سکونت رکھتے تھے اور مدینہ شریف میں دو فرقے ''اَوْس وخَزْرَج'' رہتے تھے، بنی قُرَیْظَہ اَوْس کے حلیف تھے اور بنی نَضِیْر خَزْرَج کے یعنی ہر ایک قبیلہ نے اپنے حلیف کے ساتھ قسما قسمی کی تھی (یقین دہانی کرائی تھی) کہ اگر ہم میں سے کسی پر کوئی حملہ آور ہو تو دوسرا اس کی مدد کرے گا۔اوس اور خزرج باہم جنگ کرتے تھے بنی قُرَیْظَہ اَوْس کی اور بنی نَضِیْر خزرج کی مدد کے لیے آتے تھے اور حلیف کے ساتھ ہو کر آپس میں ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے بنی قُرَیْظَہ بنی نَضِیْر کو اور وہ بنی قُرَیْظَہ کو قتل کرتے تھے اور ان کے گھر ویران کر دیتے تھے، انہیں ان کے مساکن سے نکال دیتے تھے لیکن جب ان کی قوم کے لوگوں کو ان کے حلیف قید کرتے تھے تو وہ ان کو مال دے کر چھڑا لیتے تھے۔مثلاً اگر بنی نَضِیْر کا کوئی شخص اَوْس کے ہاتھ میں گرفتار ہوتا تو بنی قُرَیْظَہ اَوْس کو مالی مُعاوضہ دے کر اس کو چھڑا لیتے باوجودیکہ اگر وہی شخص لڑائی کے وقت ان کے موقع پر آجاتا تو اس کے قتل میں ہرگز دریغ نہ کرتے۔

جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ج

تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو ف۱۴۰

وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰۤی اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں (بُرے کاموں) سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ ز

بے خبر نہیں ف۱۴۱ یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی

فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی

تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا اور نہ ان کی مدد کی جائے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ وَ قَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَ اٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ

کتاب عطا کی ف۱۴۲ اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے ف۱۴۳ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو

الْبَیِّنٰتِ وَ اَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤی

کھلی نشانیاں عطا فرمائیں ف۱۴۴ اور پاک روح سے ف۱۴۵ اس کی مدد کی ف۱۴۶ تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمہارے

اس فعل پر ملامت کی جاتی ہے کہ جب تم نے اپنوں کی خونریزی نہ کرنے، ان کو بستیوں سے نہ نکالنے، ان کے اسیروں کو چھڑانے کا عہد کیا تھا تو اس کے کیا معنی کہ قتل و اخراج میں تو درگذر نہ کرو اور گرفتار ہو جائیں تو چھڑاتے پھرو، عہد میں سے کچھ ماننا اور کچھ نہ ماننا کیا معنی رکھتا ہے؟ جب تم قتل و اخراج سے باز نہ رہے تو تم نے عہد شکنی کی اور حرام کے مُرتکِب ہوئے اور اس کو حلال جان کر کافر ہوگئے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم و حرام پر امداد کرنا بھی حرام ہے۔ **مسئلہ:** یہ بھی معلوم ہوا کہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔ **مسئلہ:** یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر ہے۔ **فائدہ:** اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ جب اَحکامِ الٰہی میں سے بعض کا ماننا بعض کا نہ ماننا کفر ہوا تو یہود کا حضرت سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو ماننا کفر سے نہیں بچا سکتا۔ **ف۱۴۰** دنیا میں تو یہ رسوائی ہوئی کہ بنی قُرَیظہ ۳ ہجری میں مارے گئے، ایک روز میں ان کے سات سو آدمی قتل کیے گئے تھے اور بنی نضیر اس سے پہلے ہی جلاوطن کر دیئے گئے، حلیفوں کی خاطر عہدِ الٰہی کی مخالفت کا یہ وبال تھا۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا علاوہ اُخروی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے۔ **ف۱۴۱** اس میں جیسی نافرمانوں کے لیے وعیدِ شدید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے بے خبر نہیں ہے تمہاری نافرمانیوں پر عذابِ شدید فرمائے گا ایسے ہی اس آیت میں مومنین و صالحین کے لیے مژدہ ہے کہ انہیں اعمالِ حسنہ کی بہترین جزا ملے گی۔ (تفسیر کبیر) **ف۱۴۲** اس کتاب سے توریت مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام عہد مذکور تھے سب سے اہم عہد یہ تھے کہ ہر زمانہ کے پیغمبروں کی اطاعت کرنا، ان پر ایمان لانا اور ان کی تعظیم و توقیر کرنا۔ **ف۱۴۳** حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک مُتواتر انبیاء آتے رہے، ان کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے یہ سب حضرات شریعتِ مُوسوی کے محافظ اور اس کے احکام جاری کرنے والے تھے چونکہ خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی اس لیے شریعتِ محمدیہ کی حفاظت و اِشاعت کی خدمت ربّانی علماء اور مجدّدِ دینِ ملت کو عطا ہوئی۔ **ف۱۴۴** ان نشانیوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں جیسے مردے زندہ کرنا، اندھے اور برص والے کو اچھا کرنا، پرند پیدا کرنا، غیب کی خبر دینا وغیرہ۔ **ف۱۴۵** "رُوحِ قُدُس" سے حضرت جبریل مراد ہیں کہ روحانی ہیں وحی لاتے ہیں جس سے قلوب کی حیات ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے پر مامور تھے، آپ ۳۳ سال کی عمر شریف میں آسمان پر اٹھا لیے گئے اس وقت تک حضرت جبریل سفر، حضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے، تائیدِ رُوحُ القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلیل فضیلت ہے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں حضور کے بعض امتیوں کو بھی تائیدِ روحُ القدس مُیسّر ہوئی۔ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھایا جاتا وہ نعت شریف پڑھتے، حضور ان کے لیے فرماتے:

أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا

نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تو ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو ف۱۴۷ اور یہودی بولے ہمارے

قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَل لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ وَ

دلوں پر پردے پڑے ہیں ف۱۴۸ بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں ف۱۴۹ اور

لَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوا مِن قَبْلُ

جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے ف۱۵۰ اور اس سے پہلے اسی نبی

يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا

کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے ف۱۵۱ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو

بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن

بیٹھے ف۱۵۲ تو اللہ کی لعنت منکروں پر کس بُرے مولوں انھوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ

يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ

اللہ کے اُتارے سے منکر ہوں ف۱۵۳ اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے

مِنْ عِبَادِهِ ۖ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ

وحی اتارے ف۱۵۴ تو غضب پر غضب کے سزا وار ہوئے ف۱۵۵ اور کافروں کے لیے ذلت کا

''اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔'' (اے اللہ! حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے ان کی مدد فرما) ف۱۴۶ پھر بھی اے یہود! تمہاری سرکشی میں فرق نہ آیا۔ ف۱۴۷ یہود پیغمبروں کے اَحکام اپنی خواہشوں کے خلاف پا کر انہیں جھٹلاتے اور موقع پاتے تو قتل کر ڈالتے تھے جیسے کہ انہوں نے حضرت شَعْیا و زکریا (علیہما السلام) اور بہت سے انبیاء کو شہید کیا، سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کے بھی درپے رہے، کبھی آپ پر جادو کیا، کبھی زہر دیا، طرح طرح کے فریب بارادۂ قتل کیے۔ ف۱۴۸ یہود نے یہ استہزاءً کہا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ حضور کی ہدایت کو ان کے دلوں تک راہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ بے دین جھوٹے ہیں قلوب اللہ تعالیٰ نے فطرت پر پیدا فرمائے ان میں قبولِ حق کی لیاقت رکھی، ان کے کفر کی شامت ہے کہ انہوں نے سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت کا اعتراف کرنے کے بعد انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اس کا اثر ہے کہ قبولِ حق کی نعمت سے محروم ہوگئے۔ ف۱۴۹ یہی مضمون دوسری جگہ ارشاد ہوا: '' بَلْ طَبَعَ اللّٰہُ عَلَیْھَا بِکُفْرِھِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا۔'' (بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے) ف۱۵۰ سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت اور حضور کے اوصاف کے بیان میں۔ (کبیر و خازن) ف۱۵۱ شانِ نزول: سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لیے حضور کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ'' یارب! ہمیں نبی اُمّی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولانِ حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شُہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔ ف۱۵۲ یہ انکار عناد و حسد اور حُبِّ ریاست کی وجہ سے تھا۔ ف۱۵۳ یعنی آدمی کو اپنی جان کی خلاصی کے لیے وہی کرنا چاہیے جس سے رہائی کی امید ہو۔ یہود نے یہ برا سودا کیا کہ اللہ کے نبی اور اس کی کتاب کے منکر ہوگئے۔ ف۱۵۴ یہود کی خواہش تھی کہ ختمِ نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا جب دیکھا کہ وہ محروم رہے، بنی اسمٰعیل نوازے گئے تو حسد سے منکر ہوگئے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے۔ ف۱۵۵ یعنی انواع

مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ

عذاب ہے وف۱۵۶ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ وف۱۵۷ تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا

بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗۗ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا

اس پر ایمان لاتے ہیں وف۱۵۸ اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق

مَعَهُمْؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

فرماتا ہوا وف۱۵۹ تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

پر ایمان تھا وف۱۶۰ اور بے شک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر تشریف لایا پھر تم نے اس کے بعد وف۱۶۱ بچھڑے

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

کو معبود بنا لیا اور تم ظالم تھے وف۱۶۲ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے پیمان لیا وف۱۶۳ اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر

الطُّوْرَؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اسْمَعُوْاؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَاۗ

بلند کیا لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو بولے ہم نے سنا اور نہ مانا

وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ

اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب تم فرما دو کیا برا حکم دیتا ہے تم کو

اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو وف۱۶۴ تم فرماؤ اگر پچھلا گھر

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لیے ہو نہ اوروں کے لیے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر

واقسام کے غضب کے سزاوار ہوئے۔ وف۱۵۶ اس سے معلوم ہوا کہ ذلت و اہانت والا عذاب کفار کے ساتھ خاص ہے، مومنین کو گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوا بھی تو ذلت و اہانت کے ساتھ نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ" (اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے) وف۱۵۷ اس سے قرآن پاک اور تمام وہ کتابیں اور صحائف مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے یعنی سب پر ایمان لاؤ۔ وف۱۵۸ اس سے ان کی مراد توریت ہے۔ وف۱۵۹ یعنی توریت پر ایمان لانے کا دعویٰ غلط ہے چونکہ قرآن پاک جو توریت کا مُصَدِّق (تصدیق کرنے والا) ہے اس کا انکار توریت کا انکار ہوگیا۔ وف۱۶۰ اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ اگر توریت پر ایمان رکھتے تو انبیاء علیہم السلام کو ہرگز شہید نہ کرتے۔ وف۱۶۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر تشریف لے جانے کے بعد۔ وف۱۶۲ اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ شریعتِ موسوی کے ماننے کا دعویٰ جھوٹا ہے اگر تم مانتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا اور ید بیضا وغیرہ کھلی نشانیوں کے دیکھنے کے بعد گوسالہ پرستی (بچھڑے کی پوجا) نہ کرتے۔ وف۱۶۳ توریت کے احکام پر عمل کرنے کا۔ وف۱۶۴ اس میں بھی ان کے دعوائے ایمان کی تکذیب ہے۔

صٰدِقِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ

سچے ہو ف۱۶۵ اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ف۱۶۶ ان بداعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے ف۱۶۷ اور اللہ خوب جانتا ہے

بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۵﴾ وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَیٰوةٍ ۚۛ وَ مِنَ الَّذِیْنَ

ظالموں کو اور بے شک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں سے

اَشْرَكُوْا ۚۛ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ

ایک کو تمنا ہے کہ کہیں ہزار برس جیے ف۱۶۸ اور وہ اسے عذاب

مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ؑ قُلْ مَنْ كَانَ

سے دور نہ کرے گا اتنی عمر دیا جانا اور اللہ ان کے کوتک (برے عمل) دیکھ رہا ہے تم فرما دو جو کوئی

عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ

جبریل کا دشمن ہو ف۱۶۹ تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی

یَدَیْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ

تصدیق فرماتا اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو ف۱۷۰ جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں

معانقہ ۲ ع ۱۱

ف۱۶۵ یہود کے باطل دَعاوِی (جھوٹے دعووں) میں سے ایک یہ دعویٰ تھا کہ جنّت خاص انہیں کے لیے ہے اس کا رَدّ فرمایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے زُعم میں جنّت تمہارے لیے خاص ہے اور آخرت کی طرف سے تمہیں اطمینان ہے اعمال کی حاجت نہیں تو حقیقی نعمتوں کے مقابلہ میں دُنیوی مَصائب کیوں برداشت کرتے ہو؟ موت کی تمنا کرو کہ تمہارے دعویٰ کی بنا پر تمہارے لیے باعث راحت ہے، اگر تم نے موت کی تمنا نہ کی تو یہ تمہارے کِذب کی دلیل ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو سب ہلاک ہو جاتے اور روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا۔ ف۱۶۶ یہ غیب کی خبر اور معجزہ ہے کہ یہود باوجود نہایت ضد اور شدت مخالفت کے بھی تمنائے موت کا لفظ زبان پر نہ لا سکے۔ ف۱۶۷ جیسے نبی آخر الزمان اور قرآن کے ساتھ کفر اور توریت کی تحریف وغیرہ۔ **مسئلہ:** موت کی محبت اور لقائے پروردگار کا شوق اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے: "اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَوَفَاةً بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ" یارب! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر میں وفات نصیب فرما۔ بالعموم تمام صحابۂ کبار اور بالخصوص شہدائے بدر و اُحد و اصحابِ بیعت رضوان موت فی سبیل اللہ کی محبت رکھتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لشکر کفار کے سردار رُستم بن فرخ زاد کے پاس جو خط بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا: "اِنَّ مَعِیَ قَوْمًا یُّحِبُّوْنَ الْمَوْتَ كَمَا یُحِبُّ الْاَعَاجِمُ الْخَمْرَ" یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو۔ اس میں لطیف اشارہ تھا کہ شراب کی ناقص مستی کو محبت دنیا کے دیوانے پسند کرتے ہیں اور اہل اللہ موت کو محبوب حقیقی کے وصال کا ذریعہ سمجھ کر محبوب جانتے ہیں۔ فی الجملہ اہلِ ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور اگر طولِ حیات کی تمنا بھی کریں تو وہ اس لیے ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے کے لیے کچھ اور عرصہ مل جائے جس سے آخرت کے لیے ذخیرۂ سعادت زیادہ کر سکیں اگر گذشتہ اَیّام میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ و استغفار کر لیں۔ **مسئلہ:** صحاح کی حدیث میں ہے کوئی دنیوی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنا نہ کرے۔ اور در حقیقت حوادثِ دنیا سے تنگ آ کر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکّل کے خلاف و ناجائز ہے۔ ف۱۶۸ مشرکین کا ایک گروہ مجوسی ہے آپس میں تحیّت و سلام کے موقع پر کہتے ہیں: "زِہ ھزار سال" یعنی ہزار برس جیو، مطلب یہ ہے کہ مجوسی مشرک ہزار برس جینے کی تمنا رکھتے ہیں، یہودی ان سے بھی بڑھ گئے کہ انہیں حرصِ زندگانی سب سے زیادہ ہے۔ ف۱۶۹ **شانِ نزول:** یہود کے عالم عبداللہ بن صُورِیا نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے کہا: آپ کے پاس آسمان سے کون فرشتہ آتا ہے؟ فرمایا: جبریل۔ ابنِ صوریا نے کہا: وہ ہمارا دشمن ہے، عذاب شدت اور خسف اتارتا ہے، کئی مرتبہ ہم سے عداوت کر چکا ہے، اگر آپ کے پاس میکائیل آتے تو ہم آپ پر ایمان لے آتے۔ ف۱۷۰ تو یہود کی عداوت جبریل کے ساتھ بے معنی ہے بلکہ اگر انہیں انصاف ہوتا تو وہ جبریل امین سے

وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ

اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا ف۱۷۱ اور بے شک

اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا

ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اتاریں ف۱۷۲ اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر فاسق لوگ اور کیا جب کبھی

عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کوئی عہد کرتے ہیں ان میں ایک فریق اسے پھینک دیتا ہے بلکہ ان میں بہتیروں کو ایمان نہیں ف۱۷۳

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ

اور جب ان کے پاس تشریف لایا اللہ کے یہاں سے ایک رسول ف۱۷۴ ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا ف۱۷۵ تو کتاب

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ

والوں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی ف۱۷۶ گویا وہ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ

کچھ علم ہی نہیں رکھتے ف۱۷۷ اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں ف۱۷۸ اور

محبت کرتے اور ان کے شکر گزار ہوتے کہ وہ ایسی کتاب لائے جس سے ان کی کتابوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور ''بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ'' (بشارت مسلمانوں کو) فرمانے میں یہود کا رد ہے کہ اب تو جبریل ہدایت و بشارت لا رہے ہیں پھر بھی تم عداوت سے باز نہیں آتے۔ **ف۱۷۱** اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضبِ الٰہی کا سبب ہے اور محبوبانِ حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے۔ **ف۱۷۲ شانِ نزول:** یہ آیت ابنِ صوریا یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جس نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد! آپ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہ لائے جسے ہم پہچانتے اور نہ آپ پر کوئی واضح آیت نازل ہوئی جس کا ہم اِتباع کرتے۔ **ف۱۷۳ شانِ نزول:** یہ آیت مالک بن صَیف یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اللہ تعالیٰ کے وہ عہد یاد دلائے جو حضور پر ایمان لانے کے متعلق کئے تھے تو ابن صیف نے عہد ہی کا انکار کر دیا۔ **ف۱۷۴** یعنی سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ **ف۱۷۵** سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم توریت و زبور وغیرہ کی تصدیق فرماتے تھے اور خود ان کتابوں میں بھی حضور کی تشریف آوری کی بشارت اور آپ کے اوصاف و احوال کا بیان تھا اس لیے حضور کی تشریف آوری اور آپ کا وجود مبارک ہی ان کتابوں کی تصدیق ہے تو حال اس کا مُقتضی تھا کہ حضور کی آمد پر اہلِ کتاب کا ایمان اپنی کتابوں کے ساتھ اور زیادہ پختہ ہوتا مگر اس کے برعکس انہوں نے اپنی کتابوں کے ساتھ بھی کفر کیا۔ سُدِّی کا قول ہے کہ جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو یہود نے توریت سے مقابلہ کر کے توریت و قرآن کو مطابق پایا تو توریت کو بھی چھوڑ دیا۔ **ف۱۷۶** یعنی اس کتاب کی طرف بے اِلتفاتی کی۔ سفیان بن عُیَینہ کا قول ہے کہ یہود نے توریت کو حریر و دیبا کے ریشمی غلافوں میں زر و سیم کے ساتھ مُطَلّا و مُزَیَّن کر کے رکھ لیا اور اس کے احکام کو نہ مانا۔ **ف۱۷۷** ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے چار فرقے تھے: **ایک** توریت پر ایمان لایا اور اس نے اس کے حقوق کو بھی ادا کیا، یہ مؤمنین اہلِ کتاب ہیں ان کی تعداد تھوڑی ہے اور ''اَکْثَرُهُمْ'' سے ان کا پتہ چلتا ہے۔ **دوسرا فرقہ** جس نے بالاعلان توریت کے عہد توڑے اس کی حدود سے باہر ہوئے، سرکشی اختیار کی ''نَبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ'' (ایک گروہ نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی) میں ان کا بیان ہے۔ **تیسرا فرقہ** وہ جس نے عہد شکنی کا اعلان تو نہ کیا لیکن اپنی جہالت سے عہد شکنی کرتے رہے ان کا ذکر ''بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ'' (بلکہ ان میں سے بہتیروں کو ایمان نہیں) میں ہے۔ **چوتھے فرقے** نے ظاہری طور پر تو عہد مانے اور باطن میں بغاوت و عناد سے مخالفت کرتے رہے یہ تَصَنُّع سے جاہل بنتے تھے ''کَاَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ'' (گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے) میں ان پر دلالت ہے۔ **ف۱۷۸ شانِ نزول:** حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا

مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق

سلیمان نے کفر نہ کیا وف۱۷۹ ہاں شیطان کافر ہوئے وف۱۸۰ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں

وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط وَمَا يُعَلِّمٰنِ

اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اُترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط فَيَتَعَلَّمُوْنَ

نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو وف۱۸۱ تو ان سے

مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ

سیکھتے وہ جس سے جُدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے

مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط وَ

کسی کو مگر خدا کے حکم سے وف۱۸۲ اور وہ سیکھتے ہیں جو اُنھیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور

لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ط قف وَلَبِئْسَ مَا

بے شک ضرور انھیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بُری چیز ہے وہ

شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ط لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح اُنھیں علم ہوتا وف۱۸۳ اور اگر وہ ایمان لاتے وف۱۸۴ اور پرہیز گاری کرتے

لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ط لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تو اللہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے کسی طرح اُنھیں علم ہوتا اے ایمان والو وف۱۸۵

ع ۱۲ ۱۲

اوران کی کتابیں لے کراپنی کرسی کے نیچے دفن کردیں، حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کرلوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے، بنی اسرائیل کے صُلحاء وعلماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جُہّال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم بتا کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی، سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت میں یہ آیت نازل فرمائی۔ وف۱۷۹ کیونکہ وہ نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف سحر کی نسبت باطل و غلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے۔ وف۱۸۰ جنھوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی۔ وف۱۸۱ یعنی جادو سیکھ کر اور اس پر عمل واعتقاد کر کے اور اس کو مُباح جان کر کافر نہ بن۔ یہ جادو فرمانبردار و نافرمان کے درمیان اِمتیاز و آزمائش کے لیے نازل ہوا جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافر ہو جائے گا بشرطیکہ اس جادو میں مُنافیٔ ایمان کلمات و افعال ہوں اور جو اس سے بچے نہ سیکھے، یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کے کفریات کا مُعتقِد نہ ہو وہ مومن رہے گا یہی امام ابو منصور ماتریدی کا قول ہے۔ مسئلہ: جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو قتل کر دیا جائے گا۔ مسئلہ: جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قُطّاعِ طریق (ڈاکو، راہزنوں) کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت۔ مسئلہ: جادوگر کی توبہ قبول ہے۔ (مدارک) وف۱۸۲ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا موثّرِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیرِ اسباب تحتِ مشیّت ہے۔ وف۱۸۳ اپنے انجام کار و شدتِ عذاب کا۔ وف۱۸۴ حضرت سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر وف۱۸۵ شانِ نزول: جب

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾

راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو ف۱۸۶ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۸۷

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ

وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک ف۱۸۸ وہ نہیں چاہتے

عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے ف۱۸۹ اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے

وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں ف۱۹۰ تو اس سے

مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ

بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے کیا تجھے خبر نہیں

اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

کہ اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور اللہ کے سوا تمہارا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے: "رَاعِنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" اس کے یہ معنی تھے کہ یارسول اللہ! ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلامِ اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجیے، یہود کی لُغت میں یہ کلمہ سُوءِ ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد بن معاذ یہود کی اِصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم پر اللہ کی لعنت، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا، یہود نے کہا: ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں، اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں "رَاعِنَا" کہنے کی مُمانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ "اُنْظُرْنَا" (حضور ہم پر نظر رکھیں) کہنے کا حکم ہوا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلماتِ ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔ ف۱۸۶ اور ہمہ تن گوش ہو جاؤ (انتہائی توجہ کے ساتھ سنو) تاکہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور! توجہ فرمائیں، کیونکہ دربارِ نبوت کا یہی ادب ہے۔ مسئلہ: دربارِ انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مَراتب کا لحاظ لازم ہے۔ ف۱۸۷ مسئلہ: "لِلْكٰفِرِیْنَ" (اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے) میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔ ف۱۸۸ شانِ نزول: یہود کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کرتی تھی ان کی تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی، مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار خیر خواہی کے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ (جمل) ف۱۸۹ یعنی کفار اہلِ کتاب اور مشرکین دونوں مسلمانوں سے بُغض رکھتے ہیں اور اس رنج میں ہیں کہ ان کے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و وحی عطا ہوئی اور مسلمانوں کو یہ نعمتِ عظمیٰ ملی۔ (خازن وغیرہ) ف۱۹۰ شانِ نزول: قرآنِ کریم نے شرائعِ سابقہ (پہلی شریعتوں) و کتبِ قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفار کو بہت تَوَحُّش (دکھ) ہوا اور انہوں نے اس پر طعن کیے، اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی دونوں عینِ حکمت ہیں۔ اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل و انفع (آسان اور فائدہ مند) ہوتا ہے قدرتِ الٰہی پر یقین رکھنے والے کو اس میں جائے تَرَدُّد نہیں کائنات میں مُشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن سے رات کو، گرما سے سرما کو، جوانی سے بچپن کو، بیماری سے تندرستی کو، بہار سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے، یہ تمام نسخ و تبدیلیں اس کی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب؟ نسخ درحقیقت حکمِ سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کے لیے تھا اور عینِ حکمت تھا کفار کی نافہمی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور اہلِ کتاب کا اعتراض ان کے مُعتقِدات کے لحاظ

وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ

نہ کوئی حمایتی نہ مددگار کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو پہلے

مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

موسیٰ سے ہوا تھا ف۱۹۱ اور جو ایمان کے بدلے کفر لے ف۱۹۲ وہ ٹھیک راستہ (سے)

السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

بہک گیا بہت کتابیوں نے چاہا ف۱۹۳ کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی

اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے ف۱۹۴ بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو

الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بے شک اللہ ہر

سے بھی غلط ہے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام کی منسوخیت تسلیم کرنا پڑے گی، یہ ماننا ہی پڑے گا کہ شنبہ کے روز دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے، یہ بھی اقرار ناگزیر ہوگا کہ توریت میں حضرت نوح (علیہ السلام) کی امت کے لیے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت سے حرام کردیئے گئے، ان اُمور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے۔ **مسئلہ:** جس طرح آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیثِ مُتَواتِر سے بھی ہوتی ہے۔ **مسئلہ:** نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا، کبھی تلاوت و حکم دونوں کا۔ بیہقی نے ابواُمامہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کے لیے اٹھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس کو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور سوائے "بِسْمِ اللّٰهِ" کے کچھ نہ پڑھ سکے، صبح کو دوسرے اصحاب سے اس کا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں بھی نہ رہی، سب نے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا، حضور اکرم نے فرمایا: آج شب وہ سورت اٹھالی گئی اس کے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے، جن کاغذوں پر وہ لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے۔ **ف۱۹۱ شانِ نزول:** یہود نے کہا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس آپ ایسی کتاب لائیے جو آسمان سے ایک بارگی نازل ہو، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۱۹۲** یعنی جو آیتیں نازل ہوچکی ہیں ان کے قبول کرنے میں بے جا بحث کرے اور دوسری آیتیں طلب کرے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جس سوال میں مَفْسَدَہ (فساد) ہو وہ بزرگوں کے سامنے پیش کرنا جائز نہیں اور سب سے بڑا مفسدہ یہ ہے کہ اس سے نافرمانی ظاہر ہوتی ہو۔ **ف۱۹۳ شانِ نزول:** جنگ اُحد کے بعد یہود کی جماعت نے حضرت حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اگر تم حق پر ہوتے تو تمہیں شکست نہ ہوتی، تم ہمارے دین کی طرف واپس آجاؤ، حضرت عمار نے فرمایا تمہارے نزدیک عہد شکنی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا نہایت بری۔ آپ نے فرمایا میں نے عہد کیا ہے کہ زندگی کے آخر لمحہ تک سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پھروں گا اور کفر نہ اختیار کروں گا اور حضرتِ حذیفہ نے فرمایا میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے امام ہونے، کعبہ کے قبلہ ہونے، مؤمنین کے بھائی ہونے سے، پھر یہ دونوں صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی خبر دی، حضور نے فرمایا: تم نے بہتر کیا اور فلاح پائی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۱۹۴** اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کے کفر و ارتداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ ایمان سے محروم ہوجائیں حسد اً تھا، حسد بڑا ہی عیب ہے۔ **مسئلہ:** حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حسد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔" **مسئلہ:** حسد حرام ہے۔ **مسئلہ:** اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و وجاہت سے گمراہی و بے دینی پھیلاتا ہو تو اس کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لیے اس کے زوالِ نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں۔

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

چیز پر قادر ہے اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو ۱۹۵ اور اپنی جانوں کے لیے

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بے شک اللہ تمہارے کام

بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ

دیکھ رہا ہے اور اہلِ کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو ۱۹۶

تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰی ۚ مَنْ

یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل ۱۹۷ اگر سچے ہو ہاں کیوں نہیں جس نے

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَ لَا خَوْفٌ

اپنا منہ جھکایا اللہ کے لیے اور وہ نیکو کار ہے ۱۹۸ تو اس کا نیگ (بدلہ) اس کے رب کے پاس ہے اور انہیں

عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی

نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم ۱۹۹ اور یہودی بولے نصرانی کچھ

شَیْءٍ ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ ۙ وَّ هُمْ یَتْلُوْنَ

نہیں اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں ۲۰۰ حالانکہ وہ کتاب

الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ

پڑھتے ہیں ۲۰۱ اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی ۲۰۲ تو اللہ قیامت

۱۹۵ مومنین کو یہود سے درگزر کا حکم دینے کے بعد انہیں اپنے اصلاحِ نفس کی طرف متوجہ فرماتا ہے۔ **۱۹۶** یعنی یہود کہتے ہیں کہ جنت میں صرف یہودی داخل ہوں گے اور نصرانی کہتے ہیں کہ فقط نصرانی اور یہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کے لیے کہتے ہیں جیسے نسخ وغیرہ کے لچر (بیہودہ) شبہات انہوں نے اس امید پر پیش کیے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے دین میں کچھ تردّد ہو جائے، اسی طرح ان کو جنت سے مایوس کر کے اسلام سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ آخر پارہ میں ان کا یہ مقولہ مذکور ہے: ''وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَهْتَدُوْا'' (اور کتابی بولے یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے) اللہ تعالیٰ ان کے اس خیالِ باطل کا رد فرماتا ہے۔ **۱۹۷** مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدّعی کو بھی دلیل لانا ضرور ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل و نامسموع (نامقبول) ہوگا۔ **۱۹۸** خواہ وہ کسی زمانہ، کسی نسل، کسی قوم کا ہو۔ **۱۹۹** اس میں اشارہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کا یہ دعویٰ کہ جنت کے فقط وہی مالک ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ دخولِ جنت مرتّب ہے عقیدۂ صحیحہ و عملِ صالح پر اور یہ انہیں میسّر نہیں۔ **۲۰۰** شانِ نزول: نجران کے نصاریٰ کا وفد سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو علمائے یہود آئے اور دونوں میں مناظرہ شروع ہو گیا آوازیں بلند ہوئیں شور مچا یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل شریف کا انکار کیا، اسی طرح نصاریٰ نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور توریت شریف و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا۔ اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **۲۰۱** یعنی باوجود علم کے انہوں نے ایسی جاہلانہ گفتگو کی۔ حالانکہ انجیل شریف جس کو نصاریٰ مانتے ہیں اس میں توریت شریف و حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق ہے، اسی طرح توریت جس کو یہودی

بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ف۲۰۳ جو

مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ مَا

اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لیے جانے سے ف۲۰۴ اوران کی ویرانی میں کوشش کرے ف۲۰۵ ان کو نہ

كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَ ؕ۬ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ لَهُمْ

پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے ف۲۰۶ اور ان کے لیے

فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۗ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا

آخرت میں بڑا عذاب ف۲۰۷ اور پورب وپچھم (مشرق ومغرب) سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وَجْهُ اللّٰه

فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ

(خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے بے شک اللہ وسعت والا علم والا ہے اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی

مانتے ہیں اس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت اوران تمام احکام کی تصدیق ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے۔ ف۲۰۲ علمائے اہلِ کتاب کی طرح۔ ان جاہلوں نے جو نہ علم رکھتے تھے نہ کتاب جیسا کہ بت پرست، آتش پرست وغیرہ انہوں نے ہر ایک دین والے کی تکذیب شروع کی اور کہا کہ وہ کچھ نہیں، انہیں جاہلوں میں سے مشرکینِ عرب بھی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین کی شان میں ایسے ہی کلمات کہے۔ ف۲۰۳ **شانِ نزول:** یہ آیت بیت المقدس کی بے حرمتی کے متعلق نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ رُوم کے نصرانیوں نے بنی اسرائیل پر فوج کشی کی ان کے مردانِ کار آزما کو قتل کیا، ذُرِّیت کو قید کیا، توریت شریف کو جلایا، بیت المقدس کو ویران کیا اس میں نجاستیں ڈالیں، خنزیر ذبح کیے معاذ اللہ بیت المقدس خلافتِ فاروقی تک اسی ویرانی میں رہا آپ کے عہد مبارک میں مسلمانوں نے اس کو بنا (آباد) کیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت مشرکینِ مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے ابتدائے اسلام میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تھا اور جنگِ حُدَیبِیَہ کے وقت اس میں نماز وحج سے منع کیا تھا۔ ف۲۰۴ ''ذِکر'' نماز، خطبہ، تسبیح، وعظ، نعت شریف سب کو شامل ہے اور ''ذکر اللہ'' کو منع کرنا ہر جگہ برا ہے خاص کر مسجدوں میں جو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ **مسئلہ:** جو شخص مسجد کو ذکر ونماز سے مُعطّل کردے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے۔ ف۲۰۵ **مسئلہ:** مسجد کی ویرانی جیسے ذکر ونماز کے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے بھی۔ ف۲۰۶ دنیا میں انہیں یہ رسوائی پہنچی کہ قتل کیے گئے، گرفتار ہوئے، جلاوطن کیے گئے، خلافتِ فاروقی وعثمانی میں ملکِ شام ان کے قبضہ سے نکل گیا، بیت المقدس سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ ف۲۰۷ **شانِ نزول:** صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اندھیری رات سفر میں تھے، جہتِ قبلہ معلوم نہ ہوسکی ہر ایک شخص نے جس طرف اس کا دل جما نماز پڑھی، صبح کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جہتِ قبلہ معلوم نہ ہو سکے تو جس طرف دل جمے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرف منہ کرکے نماز پڑھے۔ اس آیت کے شانِ نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اس مسافر کے حق میں نازل ہوئی جو سواری پر نفل ادا کرے اس کی سواری جس طرف متوجہ ہوجائے اسی طرف اس کی نماز درست ہے بخاری و مسلم کی احادیث سے یہ ثابت ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ جب تحویلِ قبلہ کا حکم دیا گیا تو یہود نے مسلمانوں پر طعنہ زنی کی ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی بتایا گیا کہ مشرق ومغرب سب اللہ کا ہے، جس طرف چاہے قبلہ مُعیّن فرمائے کسی کو اعتراض کا کیا حق۔ (خازن) ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت دعا کے حق میں وارد ہوئی حضور سے دریافت کیا گیا کہ کس طرف منہ کرکے دعا کی جائے؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حق سے گریز وفرار میں ہے اور ''اَیْنَمَا تُوَلُّوْا'' (تو تم جدھر منہ کرو ادھر وَجْهُ اللّٰهِ ہے) کا خطاب ان لوگوں کو ہے جو ذکرِ الٰہی سے روکتے اور مسجدوں کی ویرانی میں سعی کرتے ہیں وہ دنیا کی رسوائی اور عذابِ آخرت سے کہیں بھاگ نہیں سکتے کیونکہ مشرق ومغرب سب اللہ کا ہے جہاں بھاگیں گے وہ گرفت فرمائے گا۔ اس تقدیر پر ''وَجْهُ اللّٰهِ'' کے معنی خدا کا قُرب وحضور ہے۔ (فتح)

سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

پاکی ہے اسے ف۲۰۸ بلکہ اسی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲۰۹ سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ف۲۱۰ اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا

فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ

وہ فوراً ہوجاتی ہے ف۲۱۱ اور جاہل بولے ف۲۱۲ اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا ف۲۱۳ یا ہمیں کوئی

اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ

نشانی ملے ف۲۱۴ ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات ان کے اُن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

ایک سے ہیں ف۲۱۵ بے شک ہم نے نشانیاں کھول دیں یقین والوں کے لیے ف۲۱۶ بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا

بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ لَا تُسْــٴَـلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ لَنْ تَرْضٰى

خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا ف۲۱۷ اور ہرگز تم سے

عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ

یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو ف۲۱۸ تم فرما دو کہ اللہ ہی کی ہدایت

ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ اگر کفار خانۂ کعبہ میں نماز سے منع کریں تو تمہارے لیے تمام زمین مسجد بنادی گئی ہے جہاں سے چاہو قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو۔ ف۲۰۸ شانِ نزول: یہود نے حضرت عزیر (علیہ السلام) کو اور نصاریٰ نے حضرت مسیح (علیہ السلام) کو خدا کا بیٹا کہا، مشرکینِ عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتایا ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی فرمایا: ''سُبْحٰنَهٗ'' وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے اولاد ہو، اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا اس کو عیب لگانا اور بے ادبی ہے، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابنِ آدم نے مجھے گالی دی میرے لیے اولاد بتائی، میں اولاد اور بیوی سے پاک ہوں۔ ف۲۰۹ اور مملوک ہونا اولاد ہونے کے مُنافی ہے جب تمام جہان اس کا مملوک ہے تو کوئی اولاد کیسے ہوسکتا ہے۔ مسئلہ: اگر کوئی اپنی اولاد کا مالک ہوجائے وہ اسی وقت آزاد ہوجائے گی۔ ف۲۱۰ جس نے بغیر کسی مثالِ سابق کے اشیاء کو عدم سے وجود عطا فرمایا۔ ف۲۱۱ یعنی کائنات اس کے ارادہ فرماتے ہی وجود میں آجاتی ہے۔ ف۲۱۲ یعنی اہلِ کتاب یا مشرکین۔ ف۲۱۳ یعنی بے واسطہ خود کیوں نہیں فرماتا جیسا کہ ملائکہ وانبیاء سے کلام فرماتا ہے۔ یہ ان کا کمالِ تکبر اور نہایت سرکشی تھی انہوں نے اپنے آپ کو انبیاء وملائکہ کے برابر سمجھا۔ شانِ نزول: رافع بن خزیمہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ سے فرمایئے وہ ہم سے کلام کرے ہم خود سنیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۱۴ یہ ان آیات کا عِناداً انکار ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں۔ ف۲۱۵ کوری و نابینائی اور کفر و قساوت میں۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکینِ خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کی سرکشی اور مُعاندانہ (دشمنانہ) انکار سے رنجیدہ نہ ہوں پچھلے کفار بھی انبیاء کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے۔ ف۲۱۶ یعنی آیاتِ قرآنی و معجزاتِ باہرات انصاف والے کو سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یقین دلانے کے لیے کافی ہیں مگر جو طالبِ یقین نہ ہو وہ دلائل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ف۲۱۷ کہ وہ کیوں ایمان نہ لائے؟ اس لیے کہ آپ نے اپنا فرضِ تبلیغ پورے طور پر ادا فرمادیا۔ ف۲۱۸ اور یہ ناممکن کیونکہ وہ باطل

هُوَ الْهُدٰی ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

ہدایت ہے ف۲۱۹ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار ف۲۲۰ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے

وقف منزل

یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ

ع ۱۴/۱۴

زیاں کار (نقصان اٹھانے والے) ہیں ف۲۲۱ اے اولاد یعقوب یاد کرو میرا احسان جو میں نے

عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ

تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر تمہیں بڑائی دی اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی

نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ

جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی اور نہ اس کو کچھ لے کر چھوڑیں اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے ف۲۲۲

وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ

اور نہ ان کی مدد ہو اور جب ف۲۲۳ ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا ف۲۲۴ تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں ف۲۲۵ فرمایا

اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ

میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد

پر ہیں۔ ف۲۱۹ وہی قابلِ اتباع ہے اور اس کے سوا ہر ایک راہ باطل وضلالت۔ ف۲۲۰ یہ خطاب امتِ محمدیہ کو ہے کہ جب تم نے جان لیا کہ سیّدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس حق و ہدایت لائے تو تم ہرگز کفار کی خواہشوں کا اتباع نہ کرنا، اگر ایسا کیا تو تمہیں کوئی عذابِ الٰہی سے بچانے والا نہیں۔ (خازن) ف۲۲۱ **شانِ نزول:** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت اہلِ سَفینہ کے باب میں نازل ہوئی جو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تھے، ان کی تعداد چالیس تھی، بتیس اہلِ حبشہ اور آٹھ شامی راہب، ان میں بَحیرا راہب بھی تھے۔ معنی یہ ہیں کہ درحقیقت توریت شریف پر ایمان لانے والے وہی ہیں جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور بغیر تحریف وتبدیل پڑھتے ہیں اور اس کے معنٰی سمجھتے اور مانتے ہیں اور اس میں حضور سیّدِ کائنات محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت دیکھ کر حضور پر ایمان لاتے ہیں اور جو حضور کے منکر ہوتے ہیں وہ توریت شریف پر ایمان نہیں رکھتے۔ ف۲۲۲ اس میں یہود کا رَدّ ہے جو کہتے تھے ہمارے باپ دادا بزرگ گزرے ہیں ہمیں شفاعت کرکے چھڑالیں گے انہیں مایوس کیا جاتا ہے کہ شفاعت کافر کے لیے نہیں۔ ف۲۲۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت سرزمینِ اَہواز میں بمقامِ سُوس ہوئی، پھر آپ کے والد آپ کو بابل ملکِ نمرود میں لے آئے، یہود ونصارٰی ومشرکینِ عرب سب آپ کے فضل وشرف کے معترف اور آپ کی نسل میں ہونے پر فخر کرتے ہیں، اللہ تعالٰی نے آپ کے وہ حالات بیان فرمائے جن سے سب پر اسلام کا قبول کرنا لازم ہوجاتا ہے کیونکہ جو چیزیں اللہ تعالٰی نے آپ پر واجب کیں وہ اسلام کے خصائص میں سے ہیں۔ ف۲۲۴ خدائی آزمائش یہ ہے کہ بندے پر کوئی پابندی لازم فرما کر دوسروں پر اس کے کھرے کھوٹے ہونے کا اظہار کردے۔ ف۲۲۵ جو باتیں

عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًاؕ وَ

ظالموں کو نہیں پہنچتا ف۲۲۶ اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو ف۲۲۷ لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا ف۲۲۸ اور

اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّىؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ ف۲۲۹ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ

طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذْ قَالَ

میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے اور جب عرض کی

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ

ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں ف۲۳۰ فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر

اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ

اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کروں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم

الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ

اس گھر کی نیویں (بنیادیں) اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے کہ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما ف۲۳۱ بے شک تو ہی ہے

اللہ تعالٰی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لیے واجب کی تھیں ان میں مفسرین کے چند قول ہیں قتادہ کا قول ہے کہ وہ مناسکِ حج ہیں۔ مجاہد نے کہا اس سے وہ دس چیزیں مراد ہیں جو اگلی آیات میں مذکور ہیں۔ حضرت ابنِ عباس کا ایک قول یہ ہے کہ وہ دس چیزیں یہ ہیں: (۱) مونچھیں کتروانا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں صفائی کے لیے پانی استعمال کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) سر میں مانگ نکالنا (۶) ناخن ترشوانا (۷) بغل کے بال دور کرنا (۸) موئے زیرناف کی صفائی (۹) ختنہ (۱۰) پانی سے استنجا کرنا۔ یہ سب چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں اور ہم پر ان میں سے بعض واجب ہیں بعض سنت۔ ف۲۲۶ مسئلہ: یعنی آپ کی اولاد میں جو ظالم (کافر) ہیں وہ امامت کا منصب نہ پائیں گے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا نہیں ہوسکتا اور مسلمانوں کو اس کا اتباع جائز نہیں۔ ف۲۲۷ ''بیت'' سے کعبہ شریف مراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخل ہے۔ ف۲۲۸ امن بنانے سے یہ مراد ہے کہ حرمِ کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے یا یہ کہ وہاں شکار تک کو امن ہے یہاں تک کہ حرم شریف میں شیر بھیڑیے بھی شکار کا پیچھا نہیں کرتے چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہو کر عذاب سے مامون ہو جاتا ہے۔ ''حرم'' کو حرم اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل، ظلم، شکار حرام و ممنوع ہے۔ (احمدی) اگر کوئی مجرم بھی داخل ہو جائے تو وہاں اس سے تعرّض نہ کیا جائے گا۔ (مدارک) ف۲۲۹ مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ معظّمہ کی بنا (تعمیر) فرمائی اور اس میں آپ کے قدم مبارک کا نشان تھا، اس کو نماز کا مقام بنانے کا امر استحباب کے لیے ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس نماز سے طواف کی دو رکعتیں مراد ہیں۔ (احمدی وغیرہ) ف۲۳۰ چونکہ امامت کے باب میں ''لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ'' (میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا) ارشاد ہو چکا تھا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دعا میں مومنین کو خاص فرمایا اور یہی شانِ ادب تھی، اللہ تعالٰی نے کرم کیا دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ رزق سب کو دیا جائے گا مومن کو بھی کافر کو بھی لیکن کافر کا رزق تھوڑا ہے یعنی صرف دنیوی زندگی میں وہ بہرہ مند ہوسکتا ہے۔ ف۲۳۱ پہلی مرتبہ کعبہ معظّمہ کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور بعد طوفانِ

السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ

سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والے ف۲۳۲ اور ہماری اولاد میں سے

اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَ تُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ

ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما ف۲۳۳ بے شک تو ہی ہے

التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ف۲۳۴ ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت

اٰیٰتِکَ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ

فرمائے اور انہیں تیری کتاب ف۲۳۵ اور پختہ علم سکھائے ف۲۳۶ اور انہیں خوب ستھرا فرمادے ف۲۳۷ بے شک تو ہی ہے غالب

الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾ؑ وَ مَنۡ یَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّۃِ اِبۡرٰہٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِہَ نَفۡسَہٗ ؕ وَ لَقَدِ

حکمت والا اور ابراہیم کے دین سے کون منہ پھیرے ف۲۳۸ سوا اس کے جو دل کا احمق ہے اور بے شک ضرور

ع ۱۵ ۸ ۱۵

نوح پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی، یہ تعمیر خاص آپ کے دستِ مبارک سے ہوئی، اس کے لیے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت وسعادت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو میسّر ہوئی، دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یارب ہماری یہ طاعت وخدمت قبول فرما۔ ف۲۳۲ وہ حضرات اللّٰہ تعالیٰ کے مطیع ومخلص بندے تھے پھر بھی یہ دعا اس لیے ہے کہ طاعت واخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب رکھتے ہیں، ذوقِ طاعت سیر نہیں ہوتا۔ سبحان اللّٰہ ۔ فکرِ ہر کس بقدرِ ہمّتِ اُوسْت (ہرکوئی اپنی استطاعت کے مطابق ہی غور وفکر کرتا ہے)۔ ف۲۳۳ حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام معصوم ہیں آپ کی طرف سے تو یہ تواضع ہے اور اللّٰہ والوں کے لیے تعلیم ہے۔ مسئلہ: کہ یہ مقام قبولِ دعا کا ہے اور یہاں دعا وتوبہ سنتِ ابراہیمی ہے۔ ف۲۳۴ یعنی حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل کی ذُرِّیّت میں۔ یہ دعا سیّدِ انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے لیے تھی یعنی کعبہ معظّمہ کی تعمیر کی عظیم خدمت بجالانے اور توبہ واستغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم واسمٰعیل نے یہ دعا کی کہ یاربّ! اپنے محبوب نبی آخر الزماں صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر، یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا، اولادِ حضرت ابراہیم میں باقی انبیاء حضرت اسحٰق کی نسل سے ہیں۔ مسئلہ: سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اپنا میلادِ شریف خود بیان فرمایا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور نے فرمایا: میں اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک "خَاتَمُ النَّبِیِّیْن" لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم (علیہ السلام) کے پتلا کا خمیر ہو رہا تھا، میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں، میں دعائے ابراہیم ہوں، بشارتِ عیسٰی ہوں، اپنی والدہ کی اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک نورِ ساطع (پھیلتا ہوا نور) ظاہر ہوا جس سے ملکِ شام کے ایوان وقصور اُن کے لیے روشن ہوگئے۔ اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی دعا مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اللّٰہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سیّدِ انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔ (جمل وخازن) ف۲۳۵ اس کتاب سے قرآن پاک اور اس کی تعلیم سے اس کے حقائق ومعانی کا سکھانا مراد ہے۔ ف۲۳۶ حکمت کے معنی میں بہت اقوال ہیں بعض کے نزدیک حکمت سے فقہ مراد ہے، قَتادہ کا قول ہے کہ حکمت سنت کا نام ہے، بعض کہتے ہیں کہ حکمت علمِ اَحکام کو کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ حکمت علمِ اَسرار ہے۔ ف۲۳۷ ستھرا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ لوحِ نُفوس واَرواح کو کدورات (آلودگیوں) سے پاک کرکے حجاب اٹھادیں اور آئینۂ استعداد کی جلا فرما کر انہیں اس قابل کردیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہوسکے۔ ف۲۳۸ شانِ نزول: علماءِ یہود میں سے حضرت عبداللّٰہ بن سلام نے اسلام لانے کے بعد اپنے دو بھتیجوں مہاجر وسلمہ کو اسلام کی دعوت دی اور ان سے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے توریت میں فرمایا ہے کہ میں اولادِ اسمٰعیل سے ایک نبی پیدا کروں گا جن کا نام احمد ہوگا جو ان پر ایمان لائے گا راہ یاب (راستہ پانے والا) ہوگا، جو ان پر ایمان نہ لائے گا ملعون ہے، یہ سن کر سلمہ ایمان لے آئے اور مہاجر نے اسلام سے انکار کردیا اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ظاہر کردیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود اس رسولِ مُعظّم کے مبعوث

اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ (۱۳۰) اِذْ قَالَ

ہم نے دنیا میں اُسے چُن لیا ف۲۳۹ اور بے شک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے ف۲۴۰ جب کہ اس سے

لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۱۳۱) وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ

اس کے رب نے فرمایا گردن رکھ عرض کی میں نے گردن رکھی اس کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے

بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چُن لیا تو نہ مرنا

وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۳۲) اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ

مگر مسلمان بلکہ تم میں کے خود موجود تھے ف۲۴۱ جب یعقوب کو موت آئی جب کہ

قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ

اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی پوجا کرو گے بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے

اٰبَآىٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ

والدوں ابراہیم و اسمٰعیل ف۲۴۲ و اسحاق کا ایک خدا اور ہم اس کے

مُسْلِمُوْنَ (۱۳۳) تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا

حضور گردن رکھے ہیں یہ ف۲۴۳ ایک امت ہے کہ گزر چکی ف۲۴۴ ان کے لیے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے ہے جو

كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْــٴَـلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (۱۳۴) وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا

تم کماؤ اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی اور کتابی بولے ف۲۴۵ یہودی

ہونے کی دعا فرمائی تو جو ان کے دین سے پھرے وہ حضرت ابراہیم کے دین سے پھرا۔ اس میں یہود و نصاریٰ و مشرکینِ عرب پر تعریض ہے جو اپنے آپ کو افتخاراً (فخر کرتے ہوئے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے جب ان کے دین سے پھر گئے تو شرافت کہاں رہی؟ ف۲۳۹ رسالت و خُلّت کے ساتھ رسول و خلیل بنایا۔ ف۲۴۰ جن کے لیے بلند درجے ہیں۔ تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کرامتِ دارین کے جامع ہیں تو ان کی طریقت و ملت سے پھرنے والا ضرور نادان و احمق ہے۔ ف۲۴۱ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے کہا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے روز اپنی اولاد کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے اس بہتان کے ردّ میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (خازن) معنی یہ ہیں کہ اے بنی اسرائیل! تمہارے پہلے لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخر وقت ان کے پاس موجود تھے جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے اسلام و توحید کا اقرار لیا تھا اور یہ اقرار لیا تھا جو آیت میں مذکور ہے۔ ف۲۴۲ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے آباء میں داخل کرنا تو اس لیے ہے کہ آپ ان کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ اور آپ کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام سے پہلے ذکر فرمانا دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے ہیں، دوسرے اس لیے کہ آپ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے جدّ ہیں۔ ف۲۴۳ یعنی حضرت ابراہیم و یعقوب علیہما السلام اور ان کی مسلمان اولاد۔ ف۲۴۴ اے یہود! تم ان پر بہتان مت اٹھاؤ۔ ف۲۴۵ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت رؤساءِ یہود اور نجران کے نصرانیوں کے

أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ

یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین لیتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى

سے نہ تھے ف۲۴۶ یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو اُتارا گیا

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى

ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کیے گئے موسیٰ

وَ عِيْسٰى وَ مَاۤ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

و عیسیٰ اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق

مِّنْهُمْ ۫ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ

نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو

اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ

وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں ف۲۴۷ تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی ہے

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ ؕ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫

سنتا جانتا ف۲۴۸ ہم نے اللہ کی رینی (رنگائی) لی ف۲۴۹ اور اللہ سے بہتر کس کی رینی (رنگائی)

جواب میں نازل ہوئی یہودیوں نے تو مسلمانوں سے یہ کہا تھا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں اور توریت تمام کتابوں سے افضل ہے اور یہودی دین تمام ادیان سے اعلیٰ ہے، اس کے ساتھ انہوں نے حضرت سیّد کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اور انجیل شریف وقرآن شریف کے ساتھ کفر کر کے مسلمانوں سے کہا تھا کہ یہودی بن جاؤ، اسی طرح نصرانیوں نے بھی اپنے ہی دین کو حق بتا کر مسلمانوں سے نصرانی ہونے کو کہا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۴۶ اس میں یہود ونصارٰی وغیرہ پر تعریض ہے کہ تم مشرک ہو اس لیے ملتِ ابراہیم پر ہونے کا دعوٰی جو تم کرتے ہو وہ باطل ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب فرمایا جاتا ہے کہ وہ ان یہود ونصارٰی سے یہ کہہ دیں "قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا...الآیۃ" ف۲۴۷ اور ان میں طلبِ حق کا شائبہ بھی نہیں۔ ف۲۴۸ یہ اللہ کی طرف سے ذمہ ہے کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلّم کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اس میں غیب کی خبر ہے کہ آئندہ حاصل ہونے والی فتح وظفر کا پہلے سے اظہار فرمایا، اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالٰی کا یہ ذمہ پورا ہوا اور یہ غیبی خبر صادق ہو کر رہی، کفار کے حسد وعناد اور ان کے مکائد (مکروفریب) سے حضور کو ضرر نہ پہنچا، حضور کی فتح ہوئی، بنی قُرَیظہ قتل ہوئے، بنی نَضِیر جلاوطن کئے گئے، یہود ونصارٰی پر جزیہ مقرر ہوا۔ ف۲۴۹ یعنی جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر وباطن میں نفوذ (سرایت) کرتا ہے اسی طرح دینِ الٰہی کے اعتقاداتِ حقہ ہمارے رگ وپے میں سما گئے ہمارا ظاہر وباطن قلب وقالب اس کے رنگ میں رنگ گیا ہمارا رنگ ظاہری رنگ نہیں جو کچھ فائدہ نہ دے بلکہ یہ نفوس کو پاک کرتا ہے، ظاہر میں اس کے آثار اوضاع وافعال سے نمودار ہوتے ہیں۔ نصارٰی جب اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے یا ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو پانی میں زرد رنگ ڈال کر اس میں اس شخص یا بچہ کو غوطہ دیتے اور کہتے کہ اب یہ سچا نصرانی ہوا اس کا اس آیت میں رد فرمایا کہ یہ ظاہری رنگ کسی کام کا نہیں۔

وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ

اور ہم اسی کو پوجتے ہیں تم فرماؤ کیا اللّٰہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو ف۲۵۰ حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک اور تمہارا بھی ف۲۵۱

وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ

اور ہماری کرنی ہمارے ساتھ اور تمہاری کرنی تمہارے ساتھ اور ہم نرے اسی کے ہیں ف۲۵۲ بلکہ

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

تم یوں کہتے ہو کہ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ان کے بیٹے

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ

یہودی یا نصرانی تھے تم فرماؤ کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللّٰہ کو ف۲۵۳ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

جس کے پاس اللّٰہ کی طرف کی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے ف۲۵۴ اور خدا تمہارے کوتکوں (بُرے اعمال) سے بے خبر نہیں

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ

وہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا ان کے لیے ان کی کمائی اور تمہارے لیے تمہاری کمائی اور ان کے کاموں کی

عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

تم سے پرسش نہ ہوگی

ف۲۵۰ شانِ نزول: یہود نے مسلمانوں سے کہا ہم پہلی کتاب والے ہیں ہمارا قبلہ پرانا ہے ہمارا دین قدیم ہے، انبیاء ہم میں سے ہوئے ہیں، اگر سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نبی ہوتے تو ہم میں سے ہی ہوتے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۵۱ اسے اختیار ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نبی بنائے عرب میں سے ہو یا دوسروں میں سے۔ ف۲۵۲ کسی دوسرے کو اللّٰہ کے ساتھ شریک نہیں کرتے اور عبادت و طاعت خالص اسی کے لیے کرتے ہیں تو ہم مستحق اکرام ہیں۔ ف۲۵۳ اس کا قطعی جواب یہی ہے کہ اللّٰہ ہی اَعلم (زیادہ علم والا) ہے تو جب اس نے فرمایا: ''مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا'' (ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی) تو تمہارا یہ قول باطل ہوا۔ ف۲۵۴ یہ یہود کا حال ہے جنہوں نے اللّٰہ تعالیٰ کی شہادتیں چھپائیں جو توریت شریف میں مذکور تھیں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اس کے نبی ہیں اور ان کی یہ نعت و صفات ہیں اور حضرت ابراہیم مسلمان ہیں اور دینِ مقبول اسلام ہے نہ یہودیت و نصرانیت۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا

اب کہیں گے ف۲۵۵ بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر

عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

تھے ف۲۵۶ تم فرما دو کہ پورب پچھم (مشرق ومغرب) سب اللہ ہی کا ہے ف۲۵۷ جسے چاہے سیدھی راہ

مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

چلاتا ہے اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر

النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ

گواہ ہو ف۲۵۸ اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ف۲۵۹ اور اے محبوب تم پہلے جس

ف۲۵۵ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جب بجائے بَیتُ المَقدِس کے کعبہ مُعَظَّمہ کو قبلہ بنایا گیا اس پر انہوں نے طعن کئے کیونکہ یہ انہیں ناگوار تھا اور وہ نسخ کے قائل نہ تھے۔ ایک قول پر یہ آیت مشرکینِ مکہ کے اور ایک قول پر منافقین کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے کفار کے یہ سب گروہ مراد ہوں کیونکہ طعن و تشنیع میں سب شریک تھے اور کفار کے طعن کرنے سے قبل قرآن پاک میں اس کی خبر دے دینا غیبی خبروں میں سے ہے۔ طعن کرنے والوں کو بے وقوف اس لیے کہا گیا کہ وہ نہایت واضح بات پر مُعتَرِض ہوئے باوجودیکہ انبیاءِ سابقین نے نبیِ آخر الزماں کے خصائص میں آپ کا لقب ذُو القِبلَتَین (دو قبلوں والا) ذکر فرمایا اور تحویلِ قبلہ (قبلہ کا تبدیل ہونا) اس کی دلیل ہے کہ یہ وہی نبی ہیں جن کی پہلے انبیاء خبر دیتے آئے! ایسے روشن نشان سے فائدہ نہ اٹھانا اور مُعتَرِض ہونا کمالِ حماقت ہے۔ ف۲۵۶ قبلہ اس جہت کو کہتے ہیں جس کی طرف آدمی نماز میں منہ کرتا ہے، یہاں قبلہ سے بَیتُ المَقدِس مراد ہے۔ ف۲۵۷ اسے اختیار ہے جسے چاہے قبلہ بنائے کسی کو کیا جائے اعتراض! بندے کا کام فرماں برداری ہے۔ ف۲۵۸ دنیا و آخرت میں۔ مسئلہ: دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مؤمن کافر سب کے حق میں شرعاً مُعتَبَر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت لازمُ القبول ہے۔ مسئلہ: اَموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ صحاح کی حدیث میں ہے کہ سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور نے فرمایا: واجب ہوئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی برائی کی حضور نے فرمایا: واجب ہوئی حضرت عمر نے دریافت کیا کہ حضور کیا چیز واجب ہوئی؟ فرمایا: پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوئی، دوسرے کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی، تم زمین میں اللہ کے شہداء (گواہ) ہو، پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ مسئلہ: یہ تمام شہادتیں صُلَحاءِ امت اور اہلِ صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہداشت شرط ہے۔ جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلافِ شرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ روزِ قیامت نہ وہ شافع ہوں گے نہ شاہد۔ اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اوّلین و آخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا: کیا تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے؟ تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کوئی نہیں آیا۔ حضراتِ انبیاء سے دریافت فرمایا جائے گا: وہ عرض کریں گے کہ یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی، اس پر ان سے اِقَامَةً لِّلْحُجَّةِ دلیل طلب کی جائے گی! وہ عرض کریں گے کہ اُمتِ محمدیہ ہماری شاہد ہے، یہ اُمت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی، اس پر گذشتہ اُمت کے کفار کہیں گے انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہونے تھے، دریافت فرمایا جائے گا: تم کیسے جانتے ہو؟ یہ عرض کریں گے یا رب! تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو بھیجا، قرآن پاک نازل فرمایا، ان کے ذریعہ سے ہم قطعی و یقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضراتِ انبیاء نے فرضِ تبلیغ عَلٰی وَجْهِ الْكَمَالِ ادا کیا۔ پھر سیدِ انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے آپ کی اُمت کی نسبت دریافت فرمایا جائے گا حضور ان کی تصدیق فرمائیں گے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اشیاءِ مَعرُوفہ میں شہادت تَسَامُع (سننے) کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم یقینی سننے سے حاصل ہو اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے۔ ف۲۵۹ امت کو تو رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اطلاع کے ذریعہ سے اَحوالِ اُمَم و تبلیغِ انبیاء کا علم قطعی و یقینی حاصل ہے اور رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم بکرمِ الٰہی نورِ نبوت سے ہر شخص

كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ

قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے ف٢٦٠

وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

اور بے شک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں

لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٣﴾ قَدْ نَرٰى

کہ تمہارا ایمان اکارت (ضائع) کرے ف٢٦١ بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہر (رحم) والا ہے ہم دیکھ رہے ہیں

تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ

بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا ف٢٦٢ تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ

مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو ف٢٦٣

وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ

اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے ف٢٦٤ اور اللہ ان کے

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٤﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ

کوتکوں (برے اعمال) سے بے خبر نہیں اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر

کے حال اور اس کی حقیقتِ ایمان اور اعمالِ نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مُطَّلَع ہیں۔ مسئلہ: اسی لیے حضور کی شہادت دنیا میں بحکمِ شرع اُمت کے حق میں مقبول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلاً صحابہ و ازواج و اہلِ بیت کے فضائل و مناقب یا غائبوں اور بعد والوں کے لیے مثل حضرت اویس و امام مہدی وغیرہ کے اس پر اعتقاد واجب ہے۔ مسئلہ: ہر نبی کو ان کی امت کے اعمال پر مُطَّلَع کیا جاتا ہے تاکہ روزِ قیامت شہادت دے سکیں چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت عام ہوگی اس لیے حضور تمام امتوں کے احوال پر مُطَّلَع ہیں۔ فائدہ: یہاں شہید بمعنی مُطَّلِع بھی ہوسکتا ہے کیونکہ شہادت کا لفظ علم و اطلاع کے معنی میں بھی آیا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے)۔

ف٢٦٠ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کعبہ کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھتے تھے، بعد ہجرت بَیْتُ الْمَقْدِس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا، سترہ مہینے کے قریب اس طرف نماز پڑھی، پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ اس تحویل (قبلہ تبدیل کرنے) کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہوجائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ف٢٦١ شانِ نزول: بَیْتُ الْمَقْدِس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانہ میں جن صحابہ نے وفات پائی ان کے رشتہ داروں نے تحویلِ قبلہ کے بعد ان کی نمازوں کا حکم دریافت کیا! اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اطمینان دلایا گیا کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ان پر ثواب ملے گا۔ فائدہ: نماز کو ایمان سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ اس کی ادا اور بجماعت پڑھنا دلیلِ ایمان ہے۔ ف٢٦٢ شانِ نزول: سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا پسندِ خاطر (محبوب) تھا اور حضور اس امید میں آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی، آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرف رخ کیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔ ف٢٦٣ اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں رُوبقبلہ ہونا فرض ہے۔ ف٢٦٤ کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور کے اوصاف کے سلسلہ میں یہ بھی مذکور تھا کہ آپ بیتُ المقدس سے کعبہ کی طرف پھریں گے اور ان کے انبیاء نے بشارتوں

اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ

آ ؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے ۲۶۵ اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو ۲۶۶ اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے

قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

کے قبلہ کے تابع نہیں ۲۶۷ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا

اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۴۵ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا

تو اس وقت تو ضرور ستم گار (ظالم) ہوگا جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ۲۶۸ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے

یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ

آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے ۲۶۹ اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے

یَعْلَمُوْنَ ۝۱۴۶ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝۱۴۷ ع وَلِكُلٍّ

ہیں ۲۷۰ (اے سننے والے) یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے (یا حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو) تو خبردار تو شک نہ کرنا اور ہر ایک کے لیے توجہ کی

وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕؔ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ

ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو

اللّٰهُ جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۱۴۸ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ

اکٹھا لے آئے گا ۲۷۱ بے شک اللہ جو چاہے کرے اور جہاں سے آؤ ۲۷۲

وقف لازم

ع ۱۷ / ۱ وقف منزل

وقف النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے ساتھ حضور کا یہ نشان بتایا تھا کہ آپ بیت المقدس اور کعبہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے۔ ۲۶۵ کیونکہ نشانی اس کو نافع ہوسکتی ہے جو کسی شبہ کی وجہ سے منکر ہو، یہ تو حسد و عناد سے انکار کرتے ہیں انہیں اس سے کیا نفع ہوگا۔ ۲۶۶ معنی یہ ہیں کہ یہ قبلہ منسوخ نہ ہوگا تو اب اہلِ کتاب کو یہ طمع نہ رکھنا چاہیے کہ آپ ان میں سے کسی کے قبلہ کی طرف رخ کریں گے۔ ۲۶۷ ہر ایک کا قبلہ جدا ہے۔ یہود تو صَخْرَہ بیت المقدس (بیت المقدس میں رکھی ایک چٹان) کو اپنا قبلہ قرار دیتے ہیں اور نصاریٰ بیت المقدس کے اس مکانِ شرقی کو جہاں نفخِ روحِ حضرت مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح مبارک پھونکنا) واقع ہوا۔ (فتح) ۲۶۸ یعنی علماءِ یہود و نصاریٰ۔ ۲۶۹ مطلب یہ ہے کہ کتبِ سابقہ میں نبی آخر الزماں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ایسے واضح اور صاف بیان کیے گئے ہیں جن سے علماءِ اہلِ کتاب کو حضور کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصبِ عالی کو اَتَم (پورے) یقین کے ساتھ جانتے ہیں۔ اَحبارِ یہود (یہودیوں کے علماء) میں سے عبد اللہ بن سلام مشرف بہ اسلام ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ آیۃ "یَعْرِفُوْنَهٗ" (یعنی علماءِ یہود و نصاریٰ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے) میں جو معرفت بیان کی گئی ہے اس کی کیا شان ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے عمر! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بے اشتباہ (بغیر کسی شک و شبہ کے) پہچان لیا اور میرا حضور کو پہچاننا اپنے بیٹوں کے پہچاننے سے بدرجہا زیادہ اَتَم و اَکمل ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اللہ کی طرف سے اس کے بھیجے رسول ہیں، ان کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے ہماری کتاب توریت میں بیان فرمائے ہیں، بیٹے کی طرف سے ایسا یقین کس طرح ہو! عورتوں کا حال ایسا قطعی کس طرح معلوم ہوسکتا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا سر چوم لیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ غیر محلِ شہوت میں دینی محبت سے پیشانی چومنا جائز ہے۔ ۲۷۰ یعنی توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت ہے علماءِ اہلِ کتاب کا ایک گروہ اس کو حسداً و عناداً دیدہ و دانستہ چھپاتا ہے۔ مسئلہ: حق کا چھپانا معصیت و گناہ ہے۔ ۲۷۱ روزِ قیامت سب کو جمع فرمائے گا اور اعمال کی جزا دے گا۔ ۲۷۲ یعنی خواہ کسی شہر سے سفر کے لیے نکلو نماز میں

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ مَا

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ مِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ

مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو

لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْكُمْ حُجَّةٌ ۗۙ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا

کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے ف۲۷۳ مگر جو ان میں نا انصافی کریں ف۲۷۴ تو ان سے نہ

تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِیْ ۗ وَ لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ۛ

ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ اس لیے ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ

كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیْكُمْ

جیسے ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے ف۲۷۵ کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ف۲۷۶

وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ؕۛ

معانقۃ ۳

اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے ف۲۷۷ اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

ع ۱۸ ۵ ۲

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا ف۲۷۸ اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان

اپنا منہ مسجدِ حرام (کعبہ) کی طرف کرو۔ ف۲۷۳ اور کفار کو یہ طعن کرنے کا موقع نہ ملے کہ انہوں نے قریش کی مخالفت میں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کا قبلہ بھی چھوڑ دیا باوجودیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اولاد میں ہیں اور ان کی عظمت و بزرگی مانتے بھی ہیں۔ ف۲۷۴ اور براہِ عناد بیجا اعتراض کریں ف۲۷۵ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ف۲۷۶ نجاستِ شرک و ذُنوب سے۔ ف۲۷۷ حکمت سے مُفَسِّرین نے فقہ مراد لی ہے۔ ف۲۷۸ ذکر تین طرح کا ہوتا ہے: (۱) لسانی (۲) قلبی (۳) بالجوارح۔ ذکرِ لسانی: تسبیح، تقدیس، ثناء وغیرہ بیان کرنا ہے، خطبہ، توبہ، استغفار، دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکرِ قلبی: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا، اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائلِ قدرت میں غور کرنا، علماء کا استنباط، مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہے۔ ذکر بالجوارح: یہ ہے کہ اعضا طاعتِ الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لیے سفر کرنا یہ ذکر بالجوارح میں داخل ہے۔ نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے تسبیح و تکبیر ثناء و قراءت تو ذکرِ لسانی ہے، اور خُشوع و خُضوع اخلاص ذکرِ قلبی، اور قیام رکوع و سجود وغیرہ ذکر بالجوارح ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم طاعت بجالا کر مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا۔ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے ہی یاد فرماتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ قرآن و حدیث میں ذکر کے بہت فضائل وارد ہیں اور یہ ہر

اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَا

والو صبر اور نماز سے مدد چاہو ف۲۷۹ بے شک اللّٰہ صابروں کے ساتھ ہے اور جو

تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا

خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو ف۲۸۰ بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں

تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ

خبر نہیں ف۲۸۱ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے ف۲۸۲ اور کچھ

الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ

مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ف۲۸۳ اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر

اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللّٰہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ف۲۸۴ یہ لوگ ہیں

طرح کے ذکر کو شامل ہیں ذکر بالجہر (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو بھی اور بالاخفاء کو بھی۔ **ف۲۷۹** حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت مُہم پیش آتی تو نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نمازِ استسقاء وصلوٰۃِ حاجت داخل ہے۔ **ف۲۸۰ شانِ نزول:** یہ آیت شُہداءِ بدر کے حق میں نازل ہوئی۔ لوگ شہداء کے حق میں کہتے تھے کہ فلاں کا انتقال ہو گیا وہ دُنیوی آسائش سے محروم ہو گیا! ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۲۸۱** موت کے بعد ہی اللّٰہ تعالیٰ شہداء کو حیات عطا فرماتا ہے، ان کی اَرواح پر رزق پیش کیے جاتے ہیں، انہیں راحتیں دی جاتی ہیں، ان کے عمل جاری رہتے ہیں، اجر وثواب بڑھتا رہتا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالب (روپ) میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔ **مسئلہ:** اللّٰہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کو قبر میں جنتی نعمتیں ملتی ہیں۔ شہید وہ مسلمان مُکلف طاہر ہے جو تیز ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو، یا مَعرکہ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی۔ اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ نہ اس کو غسل دیا جائے، نہ کفن اپنے کپڑوں میں ہی رکھا جائے، اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے، اسی حالت میں دفن کیا جائے۔ آخرت میں شہید کا بڑا رتبہ ہے۔ بعض شہداء وہ ہیں کہ ان پر دنیا کے یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لیے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر یا جل کر، یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا، طلب علم، سفرِ حج، غرض راہِ خدا میں مرنے والا، اور نِفاس میں مرنے والی عورت، اور پیٹ کے مرض اور طاعون اور ذات الجنب اور سِل (پسلی کے درد اور پھیپھڑوں کی بیماری و پرانے بخار) میں، اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ۔ **ف۲۸۲** آزمائش سے فرمانبردار و نافرمان کے حال کا ظاہر کرنا مراد ہے۔ **ف۲۸۳** امام شافعی علیہ الرحمہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خوف سے اللّٰہ کا ڈر، بھوک سے رمضان کے روزے، مالوں کی کمی سے زکوٰۃ وصدقات دینا، جانوں کی کمی سے اَمراض کے ذریعہ موتیں ہونا، پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے اس لیے کہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کا بچہ مرتا ہے اللّٰہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں یارب! پھر فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ عرض کرتے ہیں ہاں یارب! فرماتا ہے: اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" پڑھا! فرماتا ہے: اس کے لیے جنت میں مکان بناؤ اور اس کا نام "بَیْتُ الْحَمْد" رکھو۔ **حکمت:** مصیبت کے پیش آنے سے قبل خبر دینے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو وقتِ مصیبت صبر آسان ہو جاتا ہے۔ ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلا ومصیبت کے وقت صابر وشاکر اور استقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انہیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو۔ ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبلِ وُقوع اطلاع غیبی خبر اور نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلاء (مصیبت میں مبتلا ہونے) کی خبر سے اکھڑ جائیں اور مومن ومنافق میں امتیاز ہو جائے۔ **ف۲۸۴** حدیث شریف میں ہے کہ وقت مصیبت کے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ"

عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ قف وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ

جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں بے شک

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا

صفا اور مروہ ف۲۸۵ اللہ کے نشانوں سے ہیں ف۲۸۶ تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ

جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ

گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے ف۲۸۷ اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا

عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ

خبردار ہے بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں ف۲۸۸

بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ

بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں

پڑھنا رحمتِ الٰہی کا سبب ہوتا ہے، یہ بھی حدیث میں ہے کہ مومن کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کفارۂ گناہ بناتا ہے۔ ف۲۸۵ صفا و مروہ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں جو کعبۂ معظّمہ کے مقابل جانبِ شرق واقع ہیں، مروہ شمال کی طرف مائل، اور صفا جنوب کی طرف جبلِ ابی قُبیس کے دامن میں ہے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں چاہِ زمزم ہے بحکمِ الٰہی سکونت اختیار فرمائی، اس وقت یہ مقام سنگلاخ بیابان تھا نہ یہاں سبزہ تھا نہ پانی نہ خورد و نوش کا کوئی سامان رضائے الٰہی کے لئے ان مقبول بندوں نے صبر کیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بہت خُرد سال (کم عمر) تھے تشنگی سے جب ان کی جاں بلبی کی حالت ہوئی تو حضرت ہاجرہ بیتاب ہو کر کوہِ صفا پر تشریف لے گئیں وہاں بھی پانی نہ پایا تو اُتر کر نشیب کے میدان میں دوڑتی ہوئی مروہ تک پہنچیں اس طرح سات مرتبہ گردش ہوئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے "اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ" کا جلوہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ غیب سے ایک چشمہ "زمزم" نمودار کیا اور ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ان کے اِتباع میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبولِ بارگاہ کیا اور ان دونوں کو محلِ اجابتِ دعا بنایا۔ ف۲۸۶ "شَعَآئِرِ اللّٰہ" سے دین کے اَعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں خواہ وہ مکانات ہوں جیسے کعبہ، عرفات، مُزدلفہ، جمارِ ثلٰثہ، صفا، مروہ، منٰی، مساجد۔ یا اَزمنہ جیسے رمضان، اَشہُرِ حرام، عیدِ فطر و اضحیٰ، جمعہ، ایامِ تشریق۔ یا دوسرے علامات جیسے اذان، اقامت، نمازِ باجماعت، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین، ختنہ یہ سب شعائرِ دین ہیں۔ ف۲۸۷ **شانِ نزول:** زمانۂ جاہلیت میں صفا و مروہ پر دو بُت رکھے تھے صفا پر جو بُت تھا اس کا نام اَساف اور جو مروہ پر تھا اس کا نام نائلہ تھا کفار جب صفا و مروہ کے درمیان سَعی کرتے تو ان بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے، عہدِ اسلام میں بت تو توڑ دیئے گئے لیکن چونکہ کفار یہاں مُشرکانہ فعل کرتے تھے اس لئے مسلمانوں کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا گراں ہوا کہ اس میں کفار کے مشرکانہ فعل کے ساتھ کچھ مشابہت ہے۔ اس آیت میں ان کا اطمینان فرما دیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادتِ الٰہی کی ہے تمہیں اندیشۂ مشابہت نہیں! اور جس طرح کعبہ کے اندر زمانۂ جاہلیت میں کفار نے بت رکھے تھے، اب عہدِ اسلام میں بُت اُٹھا دیئے گئے اور کعبہ شریف کا طواف درست رہا اور وہ شعائرِ دین میں سے رہا اسی طرح کفار کی بت پرستی سے صفا و مروہ کے شعائرِ دین ہونے میں کچھ فرق نہیں آیا۔ **مسئلہ:** سعی (یعنی صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا) واجب ہے حدیث سے ثابت ہے سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اس پر مُداوَمت فرمائی ہے، اس کے ترک سے دَم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے۔ **مسئلہ:** صفا و مروہ کے درمیان سعی حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے۔ فرق یہ ہے کہ حج کے اندر عرفات میں جانا اور وہاں سے طوافِ کعبہ کے لئے آنا شرط ہے، اور عمرہ کے لئے عرفات میں جانا شرط نہیں۔ **مسئلہ:** عمرہ کرنے والا اگر بیرونِ مکہ سے آئے اس کو براہِ راست مکہ مکرمہ میں آ کر طواف کرنا چاہئے اور اگر مکہ کا ساکن (رہنے والا) ہو تو اس کو چاہئے کہ حرم سے باہر جائے وہاں سے طوافِ کعبہ کا اِحرام باندھ کر آئے۔ حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہوسکتا ہے کیونکہ عرفات میں عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو جانا جو حج میں شرط ہے سال میں ایک ہی مرتبہ ممکن ہے اور عمرہ ہر دن ہوسکتا ہے اس کے لئے کوئی وقت مُعَیَّن نہیں۔ ف۲۸۸ یہ آیت ان علماءِ یہود کی شان میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نعت شریف اور آیتِ رَجم اور توریت کے دوسرے احکام کو چھپایا کرتے تھے۔

اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا فَاُولٰٓىِٕكَ اَتُوْبُ

کی لعنت ف۲۸۹ مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں (اصلاح کریں) اور ظاہر کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول

عَلَیْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ

فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر

كُفَّارٌ اُولٰٓىِٕكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۶۱﴾

ہی مرے ان پر لعنت ہے اللّٰہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ف۲۹۰

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ ع اِنَّ فِیْ خَلْقِ

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۲۹۱ اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان بے شک

۱۹ ع ۱۱ ۳

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ

آسمانوں ف۲۹۲ اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ

مسئلہ: علومِ دین کا اظہار فرض ہے۔ ف۲۸۹ لعنت کرنے والوں سے ملائکہ و مومنین مراد ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اللّٰہ کے تمام بندے مراد ہیں۔ ف۲۹۰ مومن تو کافروں پر لعنت کریں گے ہی، کافر بھی روزِ قیامت باہم ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ مسئلہ: اس آیت میں ان پر لعنت فرمائی گئی جو کفر پر مرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس کی موت کفر پر معلوم ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے۔ مسئلہ: گنہگار مسلمان پر بِالتَّعْیِیْن (اس کا نام لے کر) لعنت کرنا جائز نہیں لیکن عَلَی الْاِطلاق جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں چور اور سود خوار وغیرہ پر لعنت آئی ہے۔ ف۲۹۱ شانِ نزول: کفار نے سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اپنے رب کی شان و صفت بیان فرمائیے! اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتا دیا گیا کہ معبود صرف ایک ہے، نہ وہ مُتَجَزِّی ہوتا ہے نہ مُنْقَسِم، نہ اس کے لیے مثل نہ نظیر، اُلوہیت و رَبُوبیت میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ یکتا ہے اپنے افعال میں، مصنوعات کو تنہا اسی نے بنایا، وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا قَسِیم (شریک) نہیں، اپنے صفات میں یگانہ ہے کوئی اس کا شبیہ نہیں۔ ابوداود و ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کا اسمِ اَعظم ان دو آیتوں میں ہے ایک یہی آیت "وَاِلٰـھُكُمْ" دوسری "الٓمّٓ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ"...الآیہ۔ ف۲۹۲ کعبہ مُعَظَّمہ کے گرد مشرکین کے تین سو ساٹھ بت تھے جنہیں وہ معبود اعتقاد کرتے تھے انہیں یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں! اس لیے انہوں نے حضور سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے ایسی آیت طلب کی جس سے وَحدانیت پر استدلال صحیح ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں یہ بتایا گیا کہ آسمان اور اس کی بلندی اور اس کا بغیر کسی ستون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب مہتاب ستارے وغیرہ یہ تمام، اور زمین اور اس کی درازی اور پانی پر مَفْرُوش (بچھا ہوا) ہونا، اور پہاڑ دریا چشمے، مَعادِن جواہر درخت سبزہ پھل، اور شب و روز کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا، کشتیاں اور ان کا مُسَخَّر ہونا باوجود بہت سے وزن اور بوجھ کے روئے آب (پانی کی سطح) پر رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہو کر دریا کے عجائب دیکھنا اور تجارتوں میں ان سے بار برداری (وزن اٹھانے) کا کام لینا، اور بارش اور اس سے خشک و مردہ ہو جانے کے بعد زمین کا سرسبز و شاداب کرنا اور تازہ زندگی عطا فرمانا، اور زمین کو انواع و اَقسام کے جانوروں سے بھر دینا جن میں بے شمار عجائبِ حکمت وَدِیعت (رکھے ہوئے) ہیں، اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص اور ہوا کے عجائبات، اور اَبر (بادل) اور اس کا اتنے کثیر پانی کے ساتھ آسمان و زمین کے درمیان مُعلّق رہنا، یہ آٹھ اَنواع ہیں جو حضرت قادر مختار کے علم و حکمت اور اس کی وَحدانیت پر بُرہانِ قوی (مضبوط دلائل) ہیں اور ان کی دلالت وحدانیت پر بیشمار وجوہ سے ہے۔ اِجمالی بیان یہ ہے کہ یہ سب اُمورِ ممکنہ ہیں اور ان کا وجود بہت سے مختلف

فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ

دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللّٰہ نے آسمان سے پانی اتار کر

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ

مردہ زمین کو اس سے جِلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور

تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ان سب میں عقلمندوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں اور کچھ لوگ اللّٰہ کے سوا اور معبود بنا

اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ

لیتے ہیں کہ انہیں اللّٰہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللّٰہ کے برابر کسی کی محبت نہیں اور کیسی ہو اگر

يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ

دیکھیں ظالم وہ وقت جب کہ عذاب ان کی آنکھوں کے سامنے آئے گا اس لیے کہ سارا زور خدا کو ہے اور اس لیے کہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

اللّٰہ کا عذاب بہت سخت ہے جب بیزار ہوں گے پیشوا اپنے پیروؤں سے ف۲۹۳

طریقوں سے ممکن تھا مگر وہ مخصوص شان سے وجود میں آئے یہ دلالت کرتا ہے کہ ضرور ان کے لیے مُوجِد ہے قادر و حکیم جو بمُقتضائے حکمت ومشیّت جیسا چاہتا ہے بناتا ہے کسی کو دخل و اعتراض کی مجال نہیں۔ وہ معبود بالیقین واحِد و یکتا ہے کیونکہ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی فرض کیا جائے تو اس کو بھی ان مقدورات پر قادر ماننا پڑے گا! اب دو حال سے خالی نہیں یا تو ایجاد و تاثیر میں دونوں متفِق الا رادہ ہوں گے یا نہ ہوں گے اگر ہوں تو ایک ہی شے کے وجود میں دو مؤثّروں کا تاثیر کرنا لازم آئے گا اور یہ محال ہے کیونکہ یہ مُستلزِم ہے معلول کے دونوں سے مستغنی ہونے کو اور دونوں کی طرف مُفتَقِر ہونے کو۔ کیونکہ علّت جب مُستَقِلّہ ہو تو معلول صرف اسی کی طرف محتاج ہوتا ہے دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوتا، اور دونوں کو علتِ مُستقِلّہ فرض کیا گیا ہے تو لازم آئے گا کہ معلول دونوں میں سے ہر ایک کی طرف محتاج ہو اور ہر ایک سے غنی ہو تو نقیضین مجتمع ہو گئیں اور یہ محال ہے۔ اور اگر یہ فرض کرو کہ تاثیر ان میں سے ایک کی ہے تو ترجیح بلا مُرجّح لازم آئے گی اور دوسرے کا عجز لازم آئے گا جو اِلٰہ ہونے کے مُنافی ہے۔ اور اگر یہ فرض کرو کہ دونوں کے ارادے مختلف ہوتے ہیں تو تمانُع وتطارُد لازم آئے گا کہ ایک کسی شے کے وجود کا ارادہ کرے اور دوسرا اسی حال میں اس کے عدم کا تو وہ شے ایک ہی حال میں موجود و معدُوم دونوں ہوگی یا دونوں نہ ہوگی یہ دونوں تقدیریں باطل ہیں تو ضرور ہے کہ یا موجود گی ہوگی یا معدُوم ایک ہی بات ہوگی، اگر موجود ہوئی تو عدم کا چاہنے والا عاجز ہوا اِلٰہ نہ رہا اور اگر معدُوم ہوئی تو وجود کا ارادہ کرنے والا مجبور رہا اِلٰہ نہ رہا! ثابت ہو گیا کہ اِلٰہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ تمام اَنواع بے نہایت وُجوہ سے اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں۔ **ف۲۹۳** یہ روزِ قیامت کا بیان ہے جب مشرکین اور ان کے پیشوا جنہوں نے انہیں کفر کی ترغیب دی تھی ایک جگہ جمع ہوں گے اور عذاب نازل ہوتا ہوا دیکھ کر ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے۔

وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گی ان کی سب ڈوریں ف۲۹۴ اور کہیں گے پیرو

لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ

کاش ہمیں لوٹ کر جانا ہوتا (دنیا میں) تو ہم ان سے توڑ دیتے (جدا ہو جاتے) جیسے انہوں نے ہم سے توڑ دی یونہی اللہ انہیں دکھائے گا

اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

ان کے کام ان پر حسرتیں ہو کر ف۲۹۵ اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں اے

النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ٘ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں ف۲۹۶ حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ

بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ

تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں اور جب ان سے کہا جائے اللہ کے اتارے پر

اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا

چلو ف۲۹۷ تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ

يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ

کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت ف۲۹۸ اور کافروں کی کہاوت اس کی سی ہے جو

ع ۲۰ ۴

ف۲۹۴ یعنی وہ تمام تعلقات جو دنیا میں ان کے مابین تھے خواہ وہ دوستیاں ہوں یا رشتہ داریاں، یا باہمی موافقت کے عہد۔ ف۲۹۵ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے برے اعمال ان کے سامنے کرے گا تو انہیں نہایت حسرت ہوگی کہ انہوں نے یہ کام کیوں کئے تھے، ایک قول یہ ہے کہ جنت کے مقامات دکھا کر ان سے کہا جائے گا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے تو یہ تمہارے لیے تھے، پھر وہ مساکن و منازل مومنین کو دیے جائیں گے اس پر انہیں حسرت و ندامت ہوگی۔ ف۲۹۶ یہ آیت ان اشخاص کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے بحار (زمانۂ جاہلیت کے نامزد مخصوص جانوروں) وغیرہ کو حرام قرار دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اس کی رزّاقیت سے بغاوت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو مال میں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہوں وہ ان کے لیے حلال ہے، اور اسی میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو باطل سے بے تعلق پیدا کیا، پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور انہوں نے دین سے بہکایا اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا اس کو حرام ٹھہرایا۔ ایک اور حدیث میں ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے یہ آیت سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت کی تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات کر دے! حضور نے فرمایا: اے سعد اپنی خوراک پاک کرو مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات ہو جاؤ گے! اس ذات پاک کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک قبولیت سے محرومی رہتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر) ف۲۹۷ توحید و قرآن پر ایمان لاؤ اور پاک چیزوں کو حلال جانو جنہیں اللہ نے حلال کیا۔ ف۲۹۸ جب باپ دادا

يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا

پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے وف۲۹۹ بہرے گونگے اندھے تو انہیں

يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ

سمجھ نہیں وف۳۰۰ اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور

اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ

اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو وف۳۰۱ اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار وف۳۰۲

وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

اور خون وف۳۰۳ اور سور کا گوشت وف۳۰۴ اور وہ جانور جو غیرِ خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا وف۳۰۵ تو جو ناچار ہو وف۳۰۶ نہ یوں کہ

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ جو

يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ

چھپاتے ہیں وف۳۰۷ اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں وف۳۰۸

دین کے اُمور کو نہ سمجھتے ہوں اور راہِ راست پر نہ ہوں تو ان کی پیروی کرنا حماقت و گمراہی ہے۔ وف۲۹۹ یعنی جس طرح چوپائے چرانے والے کی صرف آواز ہی سنتے ہیں کلام کے معنی نہیں سمجھتے یہی حال ان کفار کا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صدائے مبارک کو سنتے ہیں لیکن اس کے معنی دلنشین کر کے ارشادِ فیض بنیاد سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ وف۳۰۰ یہ اس لیے کہ وہ حق بات سن کر مُنتفع نہ ہوئے کلامِ حق ان کی زبان پر جاری نہ ہوا، نصیحتوں سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ وف۳۰۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ وف۳۰۲ جو حلال جانور بغیر ذبح کیے مرجائے یا اس کو طریقِ شرع کے خلاف مارا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ کر، یا لاٹھی پتھر ڈھیلے غلّے گولی سے مار کر ہلاک کیا گیا ہو، یا وہ گر کر مر گیا ہو، یا کسی جانور نے سینگ سے مارا ہو، یا کسی درندے نے ہلاک کیا ہو اس کو مردار کہتے ہیں اور اسی کے حکم میں داخل ہے زندہ جانور کا وہ عضو جو کاٹ لیا گیا ہو۔ مسئلہ: مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اس کا پکا ہوا چمڑہ کام میں لانا اور اس کے بال، سینگ، ہڈی، پٹھے، سُم (کھر) سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ (تفسیر احمدی) وف۳۰۳ مسئلہ: خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو دوسری آیت میں فرمایا: "اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا"۔ وف۳۰۴ مسئلہ: خنزیر نجس العین (بالکل ناپاک) ہے اس کا گوشت، پوست، بال، ناخن وغیرہ تمام اجزاء نجس و حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں۔ چونکہ اوپر سے کھانے کا بیان ہو رہا ہے اس لیے یہاں گوشت کے ذکر پر اکتفا فرمایا گیا۔ وف۳۰۵ مسئلہ: جس جانور پر وقتِ ذبح غیرِ خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف سے ملا کر (مثلاً: بِسْمِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ) وہ حرام ہے۔ مسئلہ: اور اگر نامِ خدا کے ساتھ غیر کا نام بغیر عطف ملایا (مثلاً: بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) تو مکروہ ہے۔ مسئلہ: اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا مثلاً یہ کہا کہ عقیقہ کا بکرا، ولیمہ کا دنبہ، یا جس کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا، یا جن اولیاء کے لیے ایصالِ ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔ (تفسیر احمدی) وف۳۰۶ "مُضْطَر" (ناچار) وہ ہے جو حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہو اور اس کو نہ کھانے سے خوفِ جان ہو خواہ شدت کی بھوک یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن جائے اور کوئی حلال چیز ہاتھ نہ آئے، یا کوئی شخص حرام کھانے پر جبر کرتا ہو اور اس سے جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کے لیے حرام چیز کا قدرِ ضرورت یعنی اتنا کھا لینا جائز ہے کہ خوفِ ہلاکت نہ رہے۔ وف۳۰۷ شانِ نزول: یہود کے علماء و رؤساء جو امید رکھتے تھے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے مبعوث ہوں گے جب انہوں نے دیکھا کہ سیدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قوم میں سے مبعوث فرمائے گئے تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ توریت و انجیل میں حضور کے اوصاف دیکھ کر آپ

أُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں ف۳۰۹ اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا

وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

اور نہ انہیں ستھرا کرے اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے

بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ذٰلِكَ

گمراہی مول لی اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار (برداشت) ہے یہ

بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ

اس لیے کہ اللہ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے ف۳۱۰ وہ ضرور

شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾ ع لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

پرلے سرے کے جھگڑالو ہیں کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف

وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

کرو ف۳۱۱ ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں

وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

اور کتاب اور پیغمبروں پر ف۳۱۲ اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور

ع ٢١ ٥

کی فرمانبرداری کی طرف جھک پڑیں گے اور ان کے نذرانے ہدیئے تحفے تحائف سب بند ہو جائیں گے حکومت جاتی رہے گی! اس خیال سے انہیں حسد پیدا ہوا اور توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت اور آپ کے وقتِ نبوت کا بیان تھا انہوں نے اس کو چھپایا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ **مسئلہ:** چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مُطّلع نہ ہونے دیا جائے نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے نہ دکھایا جائے، اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے۔ **ف۳۰۸** یعنی دنیا کے حقیر نفع کے لیے اخفاءِ حق کرتے ہیں۔ **ف۳۰۹** کیونکہ یہ رشوتیں اور یہ مالِ حرام جو حق پوشی کے عوض انہوں نے لیا ہے انہیں آتشِ جہنّم میں پہنچائے گا۔ **ف۳۱۰ شانِ نزول:** یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت میں اختلاف کیا بعض نے اس کو حق کہا بعض نے باطل بعض نے غلط تاویلیں کیں بعض نے تحریفیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی! اس صورت میں کتاب سے قرآن مراد ہے، اور ان کا اِختلاف یہ ہے کہ بعض ان میں سے اس کو شعر کہتے تھے، بعض سحر، بعض کہانت۔ **ف۳۱۱ شانِ نزول:** یہ آیت یہود و نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ یہود نے بیت المقدس کے مشرق کو اور نصارٰی نے اس کے مغرب کو قبلہ بنا رکھا تھا، اور ہر فریق کا گمان تھا کہ صرف اس قبلہ ہی کی طرف منہ کرنا کافی ہے اس آیت میں ان کا رد فرما دیا گیا کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہو گیا۔ (مدارک) مُفسّرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ خطاب اہلِ کتاب اور مومنین سب کو عام ہے اور معنی یہ ہیں کہ صرف رُو بقبلہ ہونا اصل نیکی نہیں جب تک عقائد درست نہ ہوں اور دل اِخلاص کے ساتھ ربِّ قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ **ف۳۱۲** اس آیت میں نیکی کے چھ طریقے ارشاد فرمائے (۱) ایمان لانا (۲) مال دینا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکوٰۃ دینا (۵) عہد پورا کرنا (۶) صبر کرنا۔ ایمان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالٰی پر ایمان لائے کہ وہ حَیّ و قیّوم، علیم، حکیم، سمیع، بصیر، غنی، قدیر، اَزَلی، اَبَدی، واحد، لاشریک لہٗ ہے۔ دوسرے قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے اس میں بندوں کا حسابِ ہوگا، اعمال کی جزا دی جائے گی، مقبولانِ حق شفاعت کریں گے، سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سعادت مندوں کو حوضِ کوثر پر سیراب فرمائیں گے، پلِ صراط پر گزر ہوگا، اور اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے یا سیدِ انبیاء نے بیان فرمائے سب حق ہیں۔ تیسرے فرشتوں پر

الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآىِٕلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ

مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں ف۲۱۳ اور نماز قائم رکھے

وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي

اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے

الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ

مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور

اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

یہی پرہیزگار ہیں اے ایمان والو تم پر فرض ہے ف۲۱۴ کہ جو ناحق مارے جائیں

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى

ان کے خون کا بدلہ لو ف۲۱۵ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے

بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ

بدلے عورت ف۲۱۶ تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی ف۲۱۷ تو بھلائی سے تقاضا ہو اور

ایمان لائے کہ وہ اللّٰہ کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں، نہ مرد ہیں نہ عورت ان کی تعداد اللّٰہ جانتا ہے، چار اُن میں سے بہت مُقرّب ہیں جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام۔ **چوتھے** کتبِ الٰہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتاب اللّٰہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حق ہے، ان میں چار بڑی کتابیں ہیں (۱) توریت جو حضرت موسیٰ پر (۲) انجیل جو حضرت عیسیٰ پر (۳) زبور حضرت داود پر (۴) قرآن حضرت محمد مصطفےٰ پر نازل ہوئیں، اور پچاس صحیفے حضرت شیث پر، تیس حضرت ادریس پر، دس حضرت آدم پر، دس حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ **پانچویں** تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللّٰہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور معصوم یعنی گناہوں سے پاک ہیں، ان کی صحیح تعداد اللّٰہ جانتا ہے، ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں۔ "نَبِیّٖنَ" بصیغہ جمع مذکر سالم ذکر فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ انبیاء مرد ہوتے ہیں کوئی عورت کبھی نبی نہیں ہوئی جیسا کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا... الآیہ سے ثابت ہے۔ ایمانِ مجمل یہ ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِجَمِيْعِ مَاجَآءَ بِهِ النَّبِيُّ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) یعنی میں اللّٰہ پر ایمان لایا اور ان تمام اُمور پر جو سید انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللّٰہ کے پاس سے لائے۔ (تفسیر احمدی) **ف۲۱۳** ایمان کے بعد اعمال کا اور اس سلسلہ میں مال دینے کا بیان فرمایا، اس کے چھ مَصرف ذکر کیے۔ گردنیں چھڑانے سے غلاموں کا آزاد کرنا مراد ہے، یہ سب مُستحب طور پر مال دینے کا بیان تھا۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بحالتِ تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے۔ (کَذَا فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ) **مسئلہ:** حدیث شریف میں ہے کہ رشتہ دار کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں: ایک صدقہ کا، ایک صلۂ رحم کا۔ (نسائی شریف) **ف۲۱۴ شانِ نزول:** یہ آیت اوس و خزرج کے بارے میں نازل ہوئی ان میں سے ایک قبیلہ دوسرے سے قوت تعداد، مال و شرف میں زیادہ تھا اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے غلام کے بدلے دوسرے قبیلہ کے آزاد کو اور عورت کے بدلے مرد کو، اور ایک کے بدلے دو کو قتل کرے گا! زمانۂ جاہلیت میں لوگ اس قسم کی تعدی (زیادتی) کے عادی تھے، عہدِ اسلام میں یہ معاملہ حضور سیدِ انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور عدل و مُساوات کا حکم دیا گیا اور اس پر وہ لوگ راضی ہوئے۔ قرآن کریم میں قِصاص (خون کے بدلہ لینے) کا مسئلہ کئی آیتوں میں بیان ہوا ہے، اس آیت میں قصاص و عفو دونوں کے مسئلہ ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کے اس احسان کا بیان ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو قصاص و عفو میں مختار کیا چاہیں قصاص لیں یا عفو کریں۔ آیت کے اول میں قصاص کے وُجوب کا بیان ہے۔ **ف۲۱۵** اس سے ہر قاتل بالعمد (جان بوجھ کر قتل کرنے والے) پر قصاص کا وجوب ثابت ہوتا ہے خواہ اس نے آزاد کو قتل کیا ہو یا غلام کو، مسلمان کو یا کافر کو، مرد کو یا عورت کو کیونکہ قَتْلٰی جو قَتِيْل کی جمع ہے وہ سب کو شامل ہے، ہاں جس کو دلیلِ شرعی خاص کرے وہ مخصوص ہو جائے گا۔ (احکام القرآن) **ف۲۱۶** اس آیت میں بتایا گیا جو قتل کرے گا وہی قتل کیا

اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى

اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی

بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِي

کرے و۳۱۸ اس کے لیے درد ناک عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے

الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

عقلمندو و۳۱۹ کہ تم کہیں بچو تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے

اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا

اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے مُوافق دستور و۳۲۰ یہ واجب ہے

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٨٠﴾ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ

پرہیزگاروں پر تو جو وصیت کو سُن سنا کر بدل دے و۳۲۱ اس کا گناہ انہیں بدلنے

يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ

والوں پر ہے و۳۲۲ بے شک اللّٰہ سنتا جانتا ہے پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا

اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾ يٰۤاَيُّهَا

گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرا دی اس پر کچھ گناہ نہیں و۳۲۳ بے شک اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے اے

ع ۲۲

جائے گا خواہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، اور اہلِ جاہلیت کا یہ طریقہ ظلم ہے جو ان میں رائج تھا کہ آزادوں میں لڑائی ہوتی تو وہ ایک کے بدلے دو کو قتل کرتے، غلاموں میں ہوتی تو بجائے غلام کے آزاد کو مارتے، عورتوں میں ہوتی تو عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتے اور محض قاتل کے قتل پر اکتفا نہ کرتے، اس کو منع فرمایا گیا۔ و۳۱۷ معنی یہ ہیں کہ جس قاتل کو ولیٔ مقتول کچھ معاف کریں اور اس کے ذمہ مال لازم کیا جائے اس پر اولیاءِ مقتول تقاضا کرنے میں نیک روش اختیار کریں اور قاتل خوں بہا خوش مُعاملگی کے ساتھ ادا کرے اس میں صلح بر مال (مال پر صلح کرنے) کا بیان ہے۔ (تفسیر احمدی) **مسئلہ:** ولیٔ مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کرے یا مال پر صلح کرے، اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض رہے گا۔ (جمل) **مسئلہ:** اگر مقتول کے تمام اولیاء قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں رہتا۔ **مسئلہ:** اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے۔ (تفسیر احمدی) **مسئلہ:** ولیٔ مقتول کو قاتل کا بھائی فرمانے میں دلالت ہے اس پر کہ قتل اگرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے اُخوّتِ ایمانی قطع نہیں ہوتی، اس میں خوارج کا ابطال ہے جو مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں۔ و۳۱۸ یعنی بدستورِ جاہلیت غیر قاتل کو قتل کرے، یا دیت قبول کرنے اور معاف کرنے کے بعد قتل کرے و۳۱۹ کیونکہ قصاص مقرر ہونے سے لوگ قتل سے باز رہیں گے اور جانیں بچیں گی۔ و۳۲۰ یعنی موافق دستورِ شریعت کے عدل کرے اور ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے، اور محتاجوں پر مالداروں کو ترجیح نہ دے۔ **مسئلہ:** ابتدائے اسلام میں یہ وصیت فرض تھی، جب میراث کے احکام نازل ہوئے منسوخ کی گئی، اب غیر وارث کے لیے تہائی سے کم میں وصیت کرنا مستحب ہے بشرطیکہ وارث محتاج نہ ہوں یا ترکہ ملنے پر محتاج نہ رہیں، ورنہ ترکِ وصیت سے افضل ہے۔ (تفسیر احمدی) و۳۲۱ خواہ وصی ہو یا ولی یا شاہد۔ اور وہ تبدیل کتابت میں کرے یا تقسیم میں یا ادائے شہادت میں، اگر وہ وصیّت مُوافقِ شرع ہے تو بدلنے والا گنہگار ہے۔ و۳۲۲ اور دوسرے خواہ وہ مُوصی ہوں یا مُوصیٰ لہٗ بری ہیں۔ و۳۲۳ معنی یہ ہیں کہ وارث، یا وصی، یا امام، یا قاضی جس کو بھی مُوصی کی طرف سے ناانصافی یا ناحق کارروائی کا اندیشہ ہو وہ اگر موصیٰ لہٗ یا وارثوں میں شرع کے موافق

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ

ایمان والو ف۲۲۴ تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے ف۲۲۵ گنتی کے دن ہیں ف۲۲۶ تو تم میں جو کوئی

مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

بیمار یا سفر میں ہو ف۲۲۷ تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ

وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا ف۲۲۸ پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے ف۲۲۹ تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور

تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ

روزہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو ف۲۳۰ رمضان کا مہینہ جس میں

فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ

قرآن اترا ف۲۳۱ لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی

صلح کرادے تو گنہگار نہیں کیونکہ اس نے حق کی حمایت کے لیے باطل کو بدلا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مراد وہ شخص ہے جو وقتِ وصیت دیکھے کہ موصی حق سے تجاوز کرتا اور خلافِ شرع طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کو روک دے اور حق و انصاف کا حکم کرے۔ ف۲۲۴ اس آیت میں روزوں کی فرضیّت کا بیان ہے۔ روزہ شرع میں اس کا نام ہے کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض و نفاس سے خالی عورت صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک بہ نیتِ عبادت خورد و نوش و مُجامعت (کھانا پینا اور جماع کرنا) ترک کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) رمضان کے روزے ۱۰ شعبان ۲ ھ کو فرض کیے گئے۔ (درمختار و خازن) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عباداتِ قدیمہ ہیں زمانۂ آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے اگرچہ ایام و احکام مختلف تھے مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے۔ ف۲۲۵ اور تم گناہوں سے بچو۔ کیونکہ یہ کسرِ نفس کا سبب اور متقین کا شعار ہے۔ ف۲۲۶ یعنی صرف رمضان کا ایک مہینہ۔ ف۲۲۷ سفر سے وہ مراد ہے جس کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مریض و مسافر کو رخصت دی کہ اگر اس کو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک کا اندیشہ ہو، یا سفر میں شدت و تکلیف کا تو وہ مرض و سفر کے ایام میں اِفطار کرے اور بجائے اس کے ایامِ مَنہِیّہ کے سوا اور دنوں میں اس کی قضا کرے، ایامِ مَنہِیّہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں دونوں عیدیں اور ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخیں۔ مسئلہ: مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہرُ الفِسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبۂ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہوگا۔ مسئلہ: جو بالفعل بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے۔ مسئلہ: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی اِفطار جائز ہے۔ مسئلہ: جس مسافر نے طلوعِ فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔ ف۲۲۸ مسئلہ: جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی (بڑھاپے) کے ضُعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو شیخِ فانی کہتے ہیں اس کے لیے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع یعنی ایک سو پچھتر روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا اس سے دونے جَو یا اس کی قیمت بطورِ فدیہ دے۔ مسئلہ: اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ واجب ہوگا۔ مسئلہ: اگر شیخِ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے اِستغفار کرے اور اپنے عفوِ تقصیر (کوتاہی کی بخشش) کی دعا کرتا رہے۔ ف۲۲۹ یعنی فدیہ کی مقدار سے زیادہ دے ف۲۳۰ اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ مسافر و مریض کو افطار کی اجازت ہے لیکن زیادہ بہتر و افضل روزہ رکھنا ہی ہے۔ ف۲۳۱ اس کے معنی میں مفسّرین کے چند اقوال ہیں:

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ

تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری

الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو ف۳۳۲ اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ

حق گزار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں ف۳۳۳ دعا قبول کرتا ہوں

دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ

پکارنے والے کی جب مجھے پکارے ف۳۳۴ تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں

يَرْشُدُوْنَ ﴿١٨٦﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ۭ هُنَّ

راہ پائیں روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا ف۳۳۵ وہ

---

(۱) یہ کہ رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت میں قرآن پاک نازل ہوا (۲) یہ کہ قرآن کریم کے نزول کی ابتداء رمضان میں ہوئی (۳) یہ کہ قرآن کریم بتمامہٖ رمضان مبارک کی شب قدر میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا، یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حسبِ اقتضائے حکمت جتنا جتنا منظورِ الٰہی ہوا جبریل امین لاتے رہے، یہ نزول تیئیس سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔ ف۳۳۲ حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے تو چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر ۲۹ رمضان کو چاند کی رویت نہ ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔ ف۳۳۳ اس میں طالبانِ حق کی طلبِ مولیٰ کا بیان ہے جنہوں نے عشقِ الٰہی پر اپنے حوائج کو قربان کر دیا وہ اسی کے طلبگار ہیں انہیں قرب و وصال کے مژدہ سے شاد کام فرمایا۔ شانِ نزول: ایک جماعتِ صحابہ نے جذبۂ عشقِ الٰہی میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا رب کہاں ہے؟ اس پر نویدِ قرب سے سرفراز کر کے بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے جو چیز کسی سے مکانی قرب رکھتی ہو وہ اس کے دور والے سے ضرور بُعد رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ سب بندوں سے قریب ہے مکانی کی یہ شان نہیں۔ منازلِ قُرب میں رسائی بندہ کو اپنی غفلت دور کرنے سے میسّر آتی ہے۔ دوست نزدیک تر از من بمن است۔ وین عجب تر کہ من از وے دورم (دوست تو مجھ سے بھی زیادہ میرے قریب ہے۔ اور یہ عجب تر ہے کہ میں اس سے دور ہوں)۔ ف۳۳۴ "دعا" عرضِ حاجت ہے، اور اجابت یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دعا پر "لَبَّيْكَ عَبْدِيْ" فرماتا ہے۔ مُرادِ عطا فرمانا دوسری چیز ہے وہ بھی کبھی اس کے کرم سے فی الفور ہوتی ہے کبھی بمقتضائے حکمت کسی تاخیر سے، کبھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے کبھی آخرت میں، کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اس کی حاجت روائی میں اس لیے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دعا میں مشغول رہے، کبھی دعا کرنے والے میں صدق و اخلاص وغیرہ شرائطِ قبول نہیں ہوتے اسی لیے اللہ کے نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے۔ مسئلہ: ناجائز امر کی دعا کرنا جائز نہیں۔ دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضورِ قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہوئی، ترمذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے۔ ف۳۳۵ شانِ نزول: شرائعِ سابقہ میں افطار کے بعد کھانا پینا مجامعت کرنا نمازِ عشاء تک حلال تھا بعد نمازِ عشاء یہ سب چیزیں شب میں بھی حرام ہو جاتی تھیں، یہ حکم زمانۂ اقدس تک باقی تھا، بعض صحابہ سے رمضان کی راتوں میں بعد عشاء مباشرت وقوع میں آئی ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے

لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ

تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا

ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا ف۳۳۶ تو اب ان سے صحبت کرو ف۳۳۷ اور طلب کرو جو اللہ نے

كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ

تمہارے نصیب میں لکھا ہو ف۳۳۸ اور کھاؤ اور پیو ف۳۳۹ یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈورا

مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا

سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر ف۳۴۰ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو ف۳۴۱ اور

تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا

عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو ف۳۴۲ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے

تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا

پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے اور

اس پر وہ حضرات نادم ہوئے اور درگاہِ رسالت میں عرضِ حال کیا اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی، اور بیان کردیا گیا کہ آئندہ کے لیے رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مجامعت کرنا حلال کیا گیا۔ ف۳۳۶ اس خیانت سے وہ مجامعت مراد ہے جو قبلِ اباحت رمضان کی راتوں میں مسلمانوں سے سرزد ہوئی تھی اس کی معافی کا بیان فرما کر ان کی تسکین فرمادی گئی۔ ف۳۳۷ یہ اَمر اباحت کے لیے ہے کہ اب وہ مُمانعت اٹھادی گئی اور لیالیٔ رمضان (رمضان کی راتوں) میں مُباشرت مُباح کردی گئی۔ ف۳۳۸ اس میں ہدایت ہے کہ مباشرت نسل واولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہیے جس سے مسلمان بڑھیں اور دین قوی ہو۔ مفسّرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ مباشرت مُوافقِ حکمِ شرع ہو جس محل میں جس طریقہ سے مباح فرمائی اس سے تجاوُز نہ ہو۔ (تفسیر احمدی) ایک قول یہ بھی ہے جو اللہ نے لکھا اس کو طلب کرنے کے معنی ہیں رمضان کی راتوں میں کثرتِ عبادت اور بیدار رہ کر شبِ قدر کی جستجو کرنا۔ ف۳۳۹ یہ آیت صرمہ بن قیس کے حق میں نازل ہوئی آپ محنتی آدمی تھے ایک دن بحالتِ روزہ دن بھر اپنی زمین میں کام کرکے شام کو گھر آئے بیوی سے کھانا مانگا وہ پکانے میں مصروف ہوئیں یہ تھکے تھے آنکھ لگ گئی جب کھانا تیار کرکے انہیں بیدار کیا انہوں نے کھانے سے انکار کردیا کیونکہ اس زمانہ میں سوجانے کے بعد روزہ دار پر کھانا پینا ممنوع ہوجاتا تھا اور اسی حالت میں دوسرا روزہ رکھ لیا، ضعف انتہا کو پہنچ گیا تھا دوپہر کو غشی آگئی ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور رمضان کی راتوں میں ان کے سبب سے کھانا پینا مُباح فرمایا گیا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اِنابت ورُجوع کے باعث قربت حلال ہوئی۔ ف۳۴۰ رات کو سیاہ ڈورے سے اور صبح صادق کو سفید ڈورے سے تشبیہ دی گئی معنی یہ ہیں کہ تمہارے لیے کھانا پینا رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مباح فرمایا گیا۔ (تفسیر احمدی) مسئلہ: صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے مُنافی نہیں جس شخص کو بحالتِ جنابت صبح ہوئی وہ غسل کرلے اس کا روزہ جائز ہے۔ (تفسیر احمدی) مسئلہ: اسی سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا کہ رمضان کے روزے کی نیت دن میں جائز ہے۔ ف۳۴۱ اس سے روزے کی آخر حد معلوم ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ بحالتِ روزہ خوردونوش ومُجامعت میں سے ہر ایک کے اِرتکاب سے کفارہ لازم ہوجاتا ہے۔ (مدارک) مسئلہ: علماء نے اس آیت کو صومِ وِصال یعنی تہ کے روزے کے ممنوع ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ ف۳۴۲ اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لیے جماع حلال ہے جبکہ وہ مُعتکِف نہ ہو۔ مسئلہ: اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس وکنار حرام ہے۔ مسئلہ: مردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے۔ مسئلہ: معتکف کو مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہے۔

تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا

آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا

فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۠ ﴿۱۸۸﴾ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ

ع ۲۳ ۷

کچھ مال ناجائز طور پر کھالو ف۳۴۳ جان بوجھ کر تم سے نئے چاند

الْاَهِلَّةِؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّؕ وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

کو پوچھتے ہیں ف۳۴۴ تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے ف۳۴۵ اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ ف۳۴۶ گھروں میں

الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰىۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ

پچھیت (پچھلی دیوار) توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں

اَبْوَابِهَا۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

سے آؤ ف۳۴۷ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور اللہ کی راہ میں لڑو ف۳۴۸

مسئلہ: عورتوں کا اعتکاف ان کے گھروں میں جائز ہے۔ **مسئلہ:** اعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے جس میں جماعت قائم ہو۔ **مسئلہ:** اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔ **ف۳۴۳** اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری سے، یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے، یا رشوت یا جھوٹی گواہی یا چغل خوری سے یہ سب ممنوع وحرام ہے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز فائدہ کے لیے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حُکّام تک لے جانا ناجائز وحرام ہے، اسی طرح اپنے فائدہ کی غرض سے دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لیے حکام پر اثر ڈالنا رشوتیں دینا حرام ہے۔ جو حُکّام رَس لوگ ہیں (یعنی جن کی پہنچ حکمرانوں تک ہے) وہ اس آیت کے حکم کو پیشِ نظر رکھیں، حدیث شریف میں مسلمانوں کے ضرر پہنچانے والے پر لعنت آئی ہے۔ **ف۳۴۴ شانِ نزول:** یہ آیت حضرت مَعاذ بن جَبَل اور ثَعلَبہ بن غَنْم اَنصاری کے جواب میں نازل ہوئی ان دونوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! چاند کا کیا حال ہے؟ ابتداء میں بہت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا روشن ہوجاتا ہے، پھر گھٹنے لگتا ہے اور یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک ہوجاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا۔ اس سوال سے مقصد چاند کے گھٹنے بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا تھا۔ بعض مُفسّرین کا خیال ہے کہ سوال کا مقصود چاند کے اختلافات کا سبب دریافت کرنا تھا۔ **ف۳۴۵** چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان فرمائے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں کے ہزار ہا دینی ودنیاوی کام اس سے متعلق ہیں زراعت، تجارت لین دین کے معاملات، روزے اور عید کے اوقات، عورتوں کی عدتیں، حیض کے ایام، حمل اور دودھ پلانے کی مدتیں اور دودھ چھڑانے کے وقت، اور حج کے اوقات اس سے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اوّل میں جب چاند باریک ہوتا ہے تو دیکھنے والا جان لیتا ہے کہ یہ ابتدائی تاریخیں ہیں اور جب چاند پورا روشن ہوتا ہے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ مہینے کی درمیانی تاریخ ہے اور جب چاند چھپ جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مہینہ ختم پر ہے اسی طرح ان کے مابین اَیام میں چاند کی حالتیں دلالت کیا کرتی ہیں، پھر مہینوں سے سال کا حساب ہوتا ہے۔ یہ وہ قدرتی جنتری ہے جو آسمان کے صفحہ پر ہمیشہ کھلی رہتی ہے اور ہر ملک اور ہر زبان کے لوگ پڑھے بھی اور بے پڑھے بھی سب اس سے اپنا حساب معلوم کرلیتے ہیں۔ **ف۳۴۶ شانِ نزول:** زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لیے احرام باندھتے تو کسی مکان میں اس کے دروازے سے داخل نہ ہوتے، اگر ضرورت ہوتی تو پچھیت (مکان کی پچھلی دیوار) توڑ کر آتے اور اس کو نیکی جانتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۳۴۷** خواہ حالتِ احرام ہو یا غیرِ احرام۔ **ف۳۴۸** ٦ھ میں حُدَیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے بقصدِ عمرہ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ سالِ آئندہ تشریف لائیں تو آپ کے لیے تین روز مکہ مکرمہ خالی کردیا جائے گا! چنانچہ اگلے سال ۷ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ قضاء کے لیے تشریف لائے اب حضور کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی جماعت تھی مسلمانوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کفار وفاءِ عہد نہ کریں گے اور حرمِ مکہ میں شہرِ حرام یعنی ماہِ ذی القعدہ میں جنگ کریں

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

ان سے جو تم سے لڑتے ہیں ف۳۴۹ اور حد سے نہ بڑھو ف۳۵۰ اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ

اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو ف۳۵۱ اور انہیں نکال دو ف۳۵۲ جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا ف۳۵۳

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے ف۳۵۴ اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو

حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ

جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں ف۳۵۵ اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو ف۳۵۶ کافروں کی یہی

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى

سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں ف۳۵۷ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ

لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى

کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں ف۳۵۸ تو زیادتی نہیں مگر

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ

ظالموں پر ماہِ حرام کے بدلے ماہِ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے ف۳۵۹

گے اور مسلمان بحالتِ احرام ہیں، اس حالت میں جنگ کرنا گراں ہے کیونکہ زمانۂ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک نہ حرم میں جنگ جائز تھی نہ ماہِ حرام میں نہ حالتِ احرام میں تو انہیں تردّد ہوا کہ اس وقت جنگ کی اجازت ملتی ہے یا نہیں! اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جو کفار تم سے لڑیں یا جنگ کی ابتدا کریں تم ان سے دین کی حمایت اور اعزاز کے لیے لڑو! یہ حکم ابتداءِ اسلام میں تھا پھر منسوخ کیا گیا اور کفار سے قتال کرنا واجب ہوا خواہ وہ ابتدا کریں یا نہ کریں، یا یہ معنی ہیں کہ جو تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ بات سارے ہی کفار میں ہے کیونکہ وہ سب دین کے مخالف اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، خواہ انہوں نے کسی وجہ سے جنگ نہ کی ہو لیکن موقع پانے پر چوکنے والے نہیں۔ یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ جو کافر میدان میں تمہارے مقابل آئیں اور تم سے لڑنے والے ہوں ان سے لڑو! اس صورت میں ضعیف، بوڑھے، بچے، مجنون، اپاہج، اندھے، بیمار، عورتیں وغیرہ جو جنگ کی قدرت نہیں رکھتے اس حکم میں داخل نہ ہوں گے ان کو قتل کرنا جائز نہیں۔ ف۳۵۰ جو جنگ کے قابل نہیں ان سے نہ لڑو، یا جن سے تم نے عہد کیا ہو، یا بغیر دعوت کے جنگ نہ کرو کیونکہ طریقۂ شرع یہ ہے کہ پہلے کفار کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر انکار کریں تو جزیہ طلب کیا جائے، اس سے بھی منکر ہوں تب جنگ کی جائے! اس معنی پر آیت کا حکم باقی ہے منسوخ نہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۳۵۱ خواہ حرم ہو یا غیر حرم ف۳۵۲ مکہ مکرمہ سے ف۳۵۳ سالِ گذشتہ۔ چنانچہ روزِ فتح مکہ جن لوگوں نے اسلام قبول نہ کیا ان کے ساتھ یہی کیا گیا۔ ف۳۵۴ فساد سے شرک مراد ہے یا مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکنا۔ ف۳۵۵ کیونکہ یہ حُرمتِ حرم (حرم کی تعظیم) کے خلاف ہے۔ ف۳۵۶ کہ انہوں نے حرم شریف کی بے حرمتی کی۔ ف۳۵۷ قتل و شرک سے ف۳۵۸ کفر و باطل پرستی سے ف۳۵۹ جب گذشتہ سال ذی القعدہ ۶ھ میں مشرکین عرب نے ماہِ حرام کی حرمت و ادب کا لحاظ نہ رکھا اور تمہیں ادائے عمرہ سے روکا تو یہ بے حرمتی ان سے واقع ہوئی اور اس کے بدلے بتوفیقِ الٰہی ۷ھ کے ذی القعدہ میں تمہیں

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪

تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ

اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۛ وَاَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

مع

کرو ف۳۶۰ اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو ف۳۶۱ اور بھلائی والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

اللہ کے محبوب ہیں اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو ف۳۶۲ پھر اگر تم روکے جاؤ ف۳۶۳ تو قربانی بھیجو

مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ

جو مُیسّر آئے ف۳۶۴ اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے ف۳۶۵

موقع ملا کہ تم عمرہ قضا کو ادا کرو۔ ف۳۶۰ اس سے تمام دینی امور میں طاعت و رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرنا مراد ہے خواہ جہاد ہو یا اور نیکیاں۔ ف۳۶۱ راہِ خدا میں اِنفاق کا ترک بھی سببِ ہلاک ہے اور اِسرافِ بیجا بھی، اور اس طرح اور چیز بھی جو خطرہ و ہلاک کا باعث ہو ان سب سے باز رہنے کا حکم ہے حتّٰی کہ بے ہتھیار میدانِ جنگ میں جانا یا زہر کھانا یا کسی طرح خودکشی کرنا۔ مسئلہ: علماء نے اس سے یہ مسئلہ بھی اَخذ کیا ہے کہ جس شہر میں طاعون ہو وہاں نہ جائیں اگرچہ وہاں کے لوگوں کو وہاں سے بھاگنا ممنوع ہے۔ ف۳۶۲ اور ان دونوں کو ان کے فرائض و شرائط کے ساتھ خاص اللّٰہ کے لیے بے سستی و نقصان کامل کرو۔ حج نام ہے اِحرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبۂ مُعظّمہ کے طواف کا۔ اس کے لیے خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے۔ مسئلہ: حج بقولِ راجح ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے۔ حج کے فرائض یہ ہیں (۱) اِحرام (۲) عرفہ میں وُقوف (۳) طوافِ زیارت۔ حج کے واجبات (۱) مزدلفہ میں وقوف (۲) صفا و مروہ کے درمیان سَعی (۳) رَمیِ جمار (شیاطین کو کنکریاں مارنا) اور (۴) آفاقی (مکہ کے باہر رہنے والے) کے لیے طوافِ رُجوع اور (۵) حلق یا تقصیر (سر کے بال مونڈنا یا چھوٹے کروانا)۔ عمرہ کے رُکن طواف و سَعی ہیں، اور اس کی شرط اِحرام و حلق ہے۔ حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں (۱) اِفراد بالحج: وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل، میقات سے یا اس سے پہلے حج کا اِحرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے۔ (۲) اِفراد بالعمرہ: وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اَشہرِ حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا اِحرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے خواہ وقتِ تلبیہ زبان سے اس کا ذکر کرے یا نہ کرے، اور اس کے لیے اشہرِ حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے مگر حج و عمرہ کے درمیان اِلمامِ صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو۔ (اِلمامِ صحیح یہ ہے کہ عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے۔) (۳) قِران: یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے، اَشہرِ حج میں یا اس سے قبل، اوّل سے حج و عمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقتِ تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے، پہلے عمرہ کے اَفعال ادا کرے پھر حج کے۔ (۴) تمتّع: یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اَشہرِ حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اَشہرِ حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اس کے اَشہرِ حج میں ہوں! اور حلال ہو کر حج کے لیے اِحرام باندھے اور اسی سال حج کرے، اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ اِلمامِ صحیح نہ کرے۔ (مسکین و فتح) مسئلہ: اس آیت سے علماء نے قِران ثابت کیا ہے۔ ف۳۶۳ حج یا عمرہ سے۔ بعد شروع کرنے اور گھر سے نکلنے اور مُحرِم ہو جانے کے یعنی تمہیں کوئی مانع ادائے حج یا عمرہ سے پیش آئے خواہ وہ دشمن کا خوف ہو یا مرض وغیرہ ایسی حالت میں تم اِحرام سے باہر آ جاؤ۔ ف۳۶۴ اونٹ یا گائے یا بکری اور یہ قربانی بھیجنا واجب ہے۔ ف۳۶۵ یعنی حرم میں جہاں اس کے ذبح کا حکم ہے۔ مسئلہ: یہ قربانی بیرونِ حرم نہیں ہو سکتی۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ

پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے ف۳۶۶ تو بدلہ دے روزے ف۳۶۷

اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ۫ وقفة فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

یا خیرات ف۳۶۸ یا قربانی پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے ف۳۶۹

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى

اس پر قربانی ہے جیسی میسّر آئے ف۳۷۰ پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں

الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ

رکھے ف۳۷۱ اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس

يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ

کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو ف۳۷۲ اور اللّٰہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ

اللّٰہ کا عذاب سخت ہے حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے ف۳۷۳ تو جو اُن میں حج کی نیت

ع ۲۴ ۸ ۸

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ

کرے ف۳۷۴ تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا ف۳۷۵ حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی

ف۳۶۶ جس سے وہ سر منڈانے کے لیے مجبور ہو اور سر منڈا لے ف۳۶۷ تین دن کے ف۳۶۸ چھ مسکینوں کا کھانا ہر مسکین کے لیے پونے دو سیر گیہوں۔ (دوکلو سے اسّی ۸۰ گرام کم۔ "فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ باب المدینہ کراچی") ف۳۶۹ یعنی تمتّع کرے ف۳۷۰ یہ قربانی تمتّع کی ہے حج کے شکر میں واجب ہوئی خواہ تمتّع کرنے والا فقیر ہو، عیدِ اضحیٰ کی قربانی نہیں جو فقیر و مسافر پر واجب نہیں ہوتی۔ ف۳۷۱ یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے خواہ ایک ساتھ یا متفرّق کر کے، بہتر یہ ہے کہ ۷۔۸۔۹ ذی الحجہ کو رکھے۔ ف۳۷۲ مسئلہ: اہلِ مکہ کے لیے نہ تمتّع ہے نہ قِران، اور حدودِ مواقیت کے اندر کے رہنے والے اہلِ مکہ میں داخل ہیں۔ **مواقیت:** پانچ ہیں (۱) ذوالحُلَیفہ (۲) ذاتِ عِرق (۳) جُحفَہ (۴) قَرن (۵) یلملم۔ "ذوالحُلَیفہ" اہلِ مدینہ کے لیے، "ذاتِ عِرق" اہلِ عراق کے لیے، "جُحفَہ" اہلِ شام کے لیے، "قَرن" اہلِ نجد کے لیے، "یلَملم" اہلِ یمن کے لیے۔ ف۳۷۳ شوال، ذوالقعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی۔ حج کے اَفعال انہی ایام میں درست ہیں۔ مسئلہ: اگر کسی نے ان اَیام سے پہلے حج کا احرام باندھا تو جائز ہے لیکن بکراہت۔ ف۳۷۴ یعنی حج کو اپنے اوپر لازم و واجب کرے اِحرام باندھ کر یا تلبیہ کہہ کر یا ہدی (قربانی کا جانور) چلا کر۔ اس پر یہ چیزیں لازم ہیں جن کا آگے ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ف۳۷۵ "رَفَث" جماع یا عورتوں کے سامنے ذکرِ جماع یا کلامِ فحش کرنا ہے، نکاح اس میں داخل نہیں۔ مسئلہ: مُحرِم و مُحرِمہ (احرام والے اجنبی مرد و عورت) کا نکاح جائز ہے مُجامَعت جائز نہیں۔ "فُسُوق" سے مَعاصی و سَیِّئات، اور "جِدال" سے جھگڑا مراد ہے خواہ وہ اپنے رفیقوں یا خادموں کے ساتھ ہو یا غیروں کے ساتھ۔

خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی٘ وَ اتَّقُوْنِ

کرو اللہ اسے جانتا ہے ف۳۷۶ اور توشہ (سفر کا خرچ) ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے ف۳۷۷ اور مجھ سے ڈرتے رہو

یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

اے عقل والو ف۳۷۸ تم پر کچھ گناہ نہیں ف۳۷۹ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو

فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَ

تو جب عرفات سے پلٹو ف۳۸۰ تو اللہ کی یاد کرو ف۳۸۱ مشعر حرام کے پاس ف۳۸۲ اور

اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ

اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بے شک تم اس سے پہلے بہکے ہوئے تھے ف۳۸۳ پھر بات

اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں ف۳۸۴ اور اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ

مہربان ہے پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو ف۳۸۵ تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے ف۳۸۶ بلکہ

ف۳۷۶ بدیوں کی ممانعت کے بعد نیکیوں کی ترغیب فرمائی کہ بجائے فسق کے تقویٰ اور بجائے جدال کے اَخلاقِ حمیدہ اختیار کرو۔ ف۳۷۷ شانِ نزول: بعض یمنی حج کے لیے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتوکّل کہتے تھے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر سوال شروع کرتے اور کبھی غصب و خیانت کے مُرتکِب ہوتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لے کر چلو! اَوروں پر بار نہ ڈالو، سوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ کا توشہ ساتھ لو جس طرح دُنیوی سفر کے لیے توشہ ضروری ہے ایسے ہی سفرِ آخرت کے لیے پرہیزگاری کا توشہ لازم ہے۔ ف۳۷۸ یعنی عقل کا مُقتضٰی خوفِ الٰہی ہے جو اللّٰہ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے۔ ف۳۷۹ شانِ نزول: بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہِ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرایہ پر چلائے اس کا حج ہی کیا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مسئلہ: جب تک تجارت سے افعالِ حج کی ادا میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مُباح ہے۔ ف۳۸۰ ''عرفات'' ایک مقام کا نام ہے جو موقِف (حاجیوں کے ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔ ضحّاک کا قول ہے کہ حضرت آدم اور حضرت حوا جدائی کے بعد ۹ ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر جمع ہوئے اور دونوں میں تعارُف ہوا اس لیے اس دن کا نام عرفہ اور مقام کا نام عرفات ہوا۔ ایک قول یہ ہے کہ چونکہ اس روز بندے اپنے گناہوں کا اِعتراف کرتے ہیں اس لئے اس دن کا نام عرفہ ہے۔ مسئلہ: عرفات میں وُقوف فرض ہے کیونکہ اِفاضہ (مَشعرِ حرام کی طرف جانا) بلا وقوف مُتصوَّر نہیں۔ ف۳۸۱ تلبیہ و تہلیل (''لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ'' اور ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہنا) و تکبیر و ثنا و دعا کے ساتھ یا نمازِ مغرب و عشاء کے ساتھ ف۳۸۲ مَشعرِ حرام جَبلِ قُزَح ہے جس پر امام وُقوف کرتا ہے۔ مسئلہ: وادیٔ مُحَسِّر کے سوا تمام مُزدلفہ مَوقِف ہے اس میں وقوف واجب ہے بے عذر ترک کرنے سے دَم لازم آتا ہے، اور مَشعرِ حرام کے پاس وُقوف افضل ہے۔ ف۳۸۳ طریقِ ذکر و عبادت کچھ نہ جانتے تھے۔ ف۳۸۴ قریش مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے تھے اور سب لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف نہ کرتے، جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ پلٹیں یہی حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی سنت ہے۔ ف۳۸۵ طریقِ حج کا مختصر بیان یہ ہے کہ حاجی ۸ ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ سے مِنیٰ کی طرف روانہ ہو وہاں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کی فجر تک ٹھہرے، اسی روز مِنیٰ سے عرفات آئے۔ بعدِ زوال امام دو خطبے پڑھے یہاں حاجی ظہر و عصر کی نماز امام کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع کر کے پڑھے ان دونوں نمازوں کے لئے اذان ایک ہوگی اور تکبیریں دو اور دونوں نمازوں کے درمیان سنتِ ظہر کے سوا کوئی نفل نہ پڑھا جائے، اس جمع کے

اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى

اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور

الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا

آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں

حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ

بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ف۲۸۷ ایسوں کو ان کی کمائی سے

النصف

مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ

بھاگ ہے ف۲۸۸ اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ف۲۸۹ اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے

مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ

دنوں میں ف۲۹۰ تو جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس

اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

پر گناہ نہیں پرہیزگار کے لیے ف۲۹۱ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے

لئے امامِ اعظم ضروری ہے اگر امامِ اعظم نہ ہو، یا گمراہ بدمذہب ہو تو ہر ایک نماز علیحدہ اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائے۔ اور عرفات میں غروب تک ٹھہرے پھر مزدلفہ کی طرف لوٹے اور جبلِ قُزَح کے قریب اترے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے عشاء کے وقت پڑھے اور فجر کی نماز خوب اوّل وقت اندھیرے میں پڑھے۔ وادی مُحَسِّر کے سوا تمام مزدلفہ اور بطنِ عُرَنہ کے سوا تمام عرفات مَوقِف ہے۔ جب صبح خوب روشن ہو تو روزِ نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ کی طرف آئے اور بطنِ وادی سے جَمرۂ عقبہ کی ۷ مرتبہ رمی کرے۔ پھر اگر چاہے قربانی کرے پھر بال منڈائے یا کترائے، پھر اَیامِ نحر میں سے کسی دن طوافِ زیارت کرے۔ پھر منیٰ آ کر تین روز اِقامت کرے اور گیارہویں کے زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی کرے اس جمرہ سے شروع کرے جو مسجد کے قریب ہے پھر جو اس کے بعد ہے پھر جمرۂ عقبہ، ہر ایک کی سات سات مرتبہ، پھر اگلے روز ایسا ہی کرے، پھر اگلے روز ایسا ہی، پھر مکہ مکرمہ کی طرف چلا آئے۔ (تفصیل کتبِ فقہ میں مذکور ہے)۔ ف۲۸۶ زمانۂ جاہلیت میں عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت و خودنمائی کی بیکار باتیں ہیں بجائے اس کے ذوق و شوق کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرو۔ مسئلہ: اس آیت سے ذکرِ جہر و ذکرِ جماعت ثابت ہوتا ہے۔ ف۲۸۷ دعا کرنیوالوں کی دو قسمیں بیان فرمائیں: ایک وہ کافر جن کی دعا میں صرف طلبِ دنیا ہوتی تھی آخرت پر ان کا اعتقاد نہ تھا ان کے حق میں ارشاد ہوا کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔ دوسرے وہ ایماندار جو دنیا و آخرت دونوں کی بہتری کی دعا کرتے ہیں۔ مسئلہ: مومن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی امرِ جائز اور دین کی تائید و تقویت کے لئے اس لئے اس کی یہ دعا بھی اُمورِ دین سے ہے۔ ف۲۸۸ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ دعا کسب و اعمال میں داخل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہی دعا فرماتے تھے "اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔ ف۲۸۹ عنقریب قیامت قائم کر کے بندوں کا حساب فرمائے گا۔ تو چاہئے کہ بندے ذکر و دعا و طاعت میں جلدی کریں۔ (مدارک و خازن) ف۲۹۰ ان دنوں سے اَیامِ تشریق (ذی الحجہ کے تین دن ۱۱، ۱۲، ۱۳)، اور ذِكْرُ اللّٰه سے نمازوں کے بعد اور رمیِ جمار کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے۔ ف۲۹۱ بعض مفسرین کا قول ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ دو فریق تھے بعض جلدی کرنے والوں کو گنہگار بتاتے تھے، بعض رہ جانے والوں کو۔ قرآن پاک نے بیان فرما دیا کہ ان دونوں میں کوئی گنہگار نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا

اور بعض آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے ف۲۹۲ اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو

فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ

گواہ لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین میں فساد ڈالتا

فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ

پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے اور اللہ فساد سے راضی نہیں اور جب اس سے کہا

لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾

جائے کہ اللہ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی ف۲۹۳ ایسے کو دوزخ کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا بچھونا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ

اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے ف۲۹۴ اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر

بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا

مہربان ہے اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو ف۲۹۵ اور شیطان

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

کے قدموں پر نہ چلو ف۲۹۶ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اگر اس کے بعد بھی بچلو (بہکو) کہ

ف۲۹۲ شانِ نزول: یہ اور اس سے اگلی آیت اَخنَس بن شُرَیق منافق کے حق میں نازل ہوئی جو حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بہت لُجاجت (خوشامد) سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا اور اپنے اسلام اور آپ کی محبت کا دعویٰ کرتا اور اس پر قسمیں کھاتا، اور درپردہ فساد انگیزی میں مصروف رہتا تھا، مسلمانوں کے مویشی کو اس نے ہلاک کیا اور ان کی کھیتی کو آگ لگادی۔ ف۲۹۳ گناہ سے ظلم و سرکشی اور نصیحت کی طرف اِلتفات نہ کرنا مراد ہے۔ (خازن)

ف۲۹۴ شانِ نزول: حضرت صُہَیب ابنِ سِنان رومی مکہ مُعظّمہ سے ہجرت کرکے حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے مشرکینِ قریش کی ایک جماعت نے آپ کا تعاقُب کیا تو آپ سواری سے اترے اور ترکش سے تیر نکال کر فرمانے لگے کہ اے قریش! تم میں سے کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک کہ میں تیر مارتے مارتے تمام ترکش خالی نہ کردوں، اور پھر جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے اس سے ماروں! اس وقت تک تمہاری جماعت کا کھیت (خاتمہ) ہوجائے گا! اگر تم میرا مال چاہو جو مکہ مکرمہ میں مَدفون ہے تو میں تمہیں اس کا پتہ بتادوں تم مجھ سے تَعَرُّض (چھیڑ چھاڑ) نہ کرو! وہ اس پر راضی ہوگئے اور آپ نے اپنے تمام مال کا پتہ بتادیا، جب حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی حضور نے تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری یہ جان فروشی بڑی نافع تجارت ہے۔ ف۲۹۵ شانِ نزول: اہلِ کتاب میں سے عبد اللّٰہ بن سلام اور ان کے اَصحاب حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد شریعتِ مُوسَوی کے بعض احکام پر قائم رہے شنبہ (ہفتہ کے دن) کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے اِجتناب لازم جانتے، اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے، اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام میں تو مُباح ہیں ان کا کرنا ضروری نہیں اور توریت میں ان سے اِجتناب لازم کیا گیا ہے تو ان کے ترک کرنے میں اسلام کی مخالفت بھی نہیں ہے اور شریعتِ موسوی پر عمل بھی ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ اسلام کے اَحکام کا پورا اتباع کرو یعنی توریت کے احکام منسوخ ہوگئے اب ان سے تَمَسُّک (یعنی ان پر عمل) نہ کرو۔ (خازن) ف۲۹۶ اس کے وَساوِس وشُبہات میں نہ آؤ۔

جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ

تمہارے پاس روشن حکم آچکے ف۳۹۷ تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے کاہے کے انتظار میں ہیں ف۳۹۸

اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُؕ

مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں ف۳۹۹ اور کام ہو چکے

وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۠ ﴿۲۱۰﴾ ع سَلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ

ع ۲۵ ۱۴ ۹

اور سب کاموں کی رجوع اللہ ہی کی طرف ہے بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے کتنی روشن نشانیاں انہیں

بَیِّنَةٍؕ وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ

دیں ف۴۰۰ اور جو اللہ کی آئی ہوئی نعمت کو بدل دے ف۴۰۱ تو بے شک اللہ کا عذاب

الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ

سخت ہے کافروں کی نگاہ میں دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی ف۴۰۲ اور مسلمانوں سے ہنستے

اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ

وقف لازم

ہیں ف۴۰۳ اور ڈر والے ان سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن ف۴۰۴ اور خدا جسے

یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ

چاہے بے گنتی دے لوگ ایک دین پر تھے ف۴۰۵ پھر اللہ نے انبیاء بھیجے

مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ بَیْنَ

خوشخبری دیتے ف۴۰۶ اور ڈر سناتے ف۴۰۷ اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری ف۴۰۸ کہ وہ لوگوں میں

ف۳۹۷ اور باوجود واضح دلیلوں کے اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو ف۳۹۸ ملت اسلام کے چھوڑنے اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والے ف۳۹۹ جو عذاب پر مامور ہیں۔ ف۴۰۰ کہ ان کے انبیاء کے معجزات کو اُن کے صدقِ نبوت کی دلیل بنایا، ان کے ارشاد اور ان کی کتابوں کو دین اسلام کی حقانیت کا شاہد کیا۔ ف۴۰۱ اللّٰہ کی نعمت سے آیاتِ الٰہیہ مراد ہیں جو سبب رُشد و ہدایت ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے، انہیں میں سے وہ آیات ہیں جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور حضور کی نبوّت ورسالت کا بیان ہے۔ یہود و نصارٰی کی تحریفیں اس نعمت کی تبدیل ہے۔ ف۴۰۲ وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں ف۴۰۳ اور سامانِ دُنیوی سے ان کی بے رغبتی دیکھ کر ان کی تحقیر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود اور عمار بن یاسر اور صُہیب و بلال رضی اللہ تعالٰی عنھم کو دیکھ کر کفار تمسخُر (مذاق) کرتے تھے اور دولتِ دنیا کے غرور میں اپنے آپ کو اونچا سمجھتے تھے۔ ف۴۰۴ یعنی ایماندار روزِ قیامت جنّاتِ عالیہ میں ہوں گے اور مغرور کفار جہنم میں ذلیل و خوار۔ ف۴۰۵ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عہدِ نوح تک سب لوگ ایک دین اور ایک شریعت پر تھے پھر ان میں اختلاف ہوا تو اللّٰہ تعالٰی نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، یہ بعثت میں پہلے رسول ہیں۔ (خازن) ف۴۰۶ ایمانداروں اور فرمانبرداروں کو ثواب کی۔ (مدارک وخازن) ف۴۰۷ کافروں اور نافرمانوں کو عذاب کا۔ (خازن) ف۴۰۸ جیسا کہ حضرت آدم و شیث و ادریس پر صحائف اور حضرت موسیٰ پر توریت، حضرت داود پر زبور، حضرت عیسیٰ پر انجیل اور خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن۔

النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ

ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی ف۲۰۹ بعد اس کے کہ

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا

ان کے پاس روشن حکم آچکے ف۲۱۰ آپس کی سرکشی سے تو اللہ نے ایمان والوں کو وہ حق بات سوجھا دی

اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى

جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ جسے چاہے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ

سیدھی راہ دکھائے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر

مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا

اگلوں کی سی روداد نہ آئی ف۲۱۱ پہنچی انہیں سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے

حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول ف۲۱۲ اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد ف۲۱۳ سن لو بے شک

نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾ یَسْــٴَـلُوْنَكَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

اللہ کی مدد قریب ہے تم سے پوچھتے ہیں ف۲۱۴ کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ

خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ

کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے

ف۲۰۹ یہ اختلاف تبدیل وتحریف اور ایمان وکفر کے ساتھ تھا جیسا کہ یہود ونصاریٰ سے واقع ہوا۔(خازن) ف۲۱۰ یعنی یہ اختلاف نادانی سے نہ تھا بلکہ ف۲۱۱ اور جیسی سختیاں ان پر گذر چکیں ابھی تک تمہیں پیش نہ آئیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت غزوۂ اَحزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت خَبّاب بن اَرَت رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سایۂ کعبہ میں اپنی چادر مبارک سے تکیہ کیے ہوئے تشریف فرما تھے ہم نے حضور سے عرض کی کہ حضور! ہمارے لیے کیوں دعا نہیں فرماتے، ہماری کیوں مدد نہیں کرتے؟ فرمایا: تم سے پہلے لوگ گرفتار کیے جاتے تھے، زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبائے جاتے تھے، آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت نوچے جاتے تھے، اوران میں کی کوئی مصیبت انہیں ان کے دین سے روک نہ سکتی تھی۔ ف۲۱۲ یعنی شدت اس نہایت (حد) کو پہنچ گئی کہ ان امتوں کے رسول اور ان کے فرمانبردار مومن بھی طلبِ مدد میں جلدی کرنے لگے باوجودیکہ رسول بڑے صابر ہوتے ہیں اور ان کے اَصحاب بھی۔ لیکن باوجود ان انتہائی مصیبتوں کے وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت وبلا اُن کے حال کو مُتَغَیَّر نہ کر سکی۔ ف۲۱۳ اس کے جواب میں انہیں تسلّی دی گئی اور یہ ارشاد ہوا ف۲۱۴ **شانِ نزول:** یہ آیت عَمرو بن جَموح کے جواب میں نازل ہوئی جو بوڑھے شخص تھے اور بڑے مالدار تھے انہوں نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کیا خرچ کریں اور

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

اور جو بھلائی کرو ف۲۱۵ بے شک اللہ اسے جانتا ہے ف۲۱۶ تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا

وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ

اور وہ تمہیں ناگوار ہے ف۲۱۷ اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ

تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ ع

ع ٢٦ ١٠

کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۲۱۸

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ

تم سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام میں لڑنے کا حکم ف۲۱۹ تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے ف۲۲۰

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ

اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے

اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا

والوں کو نکال دینا ف۲۲۱ اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد ف۲۲۲ قتل سے سخت تر ہے ف۲۲۳ اور

يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ

ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے ف۲۲۴ اور تم میں

کس پر خرچ کریں؟ اس آیت میں انہیں بتا دیا گیا کہ جس قسم کا اور جس قدر مال قلیل یا کثیر خرچ کرو اس میں ثواب ہے اور مصارف اس کے یہ ہیں۔ **مسئلہ:** آیت میں صدقۂ نافلہ کا بیان ہے، ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا جائز نہیں۔ (جمل وغیرہ) ف۲۱۵ یہ ہر نیکی کو عام ہے اِنفاق ہو یا اور کچھ، اور باقی مصارف بھی اس میں آگئے۔ ف۲۱۶ اس کی جزا عطا فرمائے گا۔ ف۲۱۷ **مسئلہ:** جہاد فرض ہے جب اس کی شرائط پائی جائیں، اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہاد فرضِ عین ہوتا ہے ورنہ فرضِ کفایہ۔ ف۲۱۸ کہ تمہارے حق میں کیا بہتر ہے۔ تو تم پر لازم ہے حکمِ الٰہی کی اطاعت کرو اور اسی کو بہتر سمجھو چاہے وہ تمہارے نفس پر گراں ہو۔ ف۲۱۹ **شانِ نزول:** سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں مجاہدین کی ایک جماعت روانہ فرمائی تھی اس نے مشرکین سے قتال کیا، ان کا خیال تھا کہ وہ روز جُمادی الاُخریٰ کا آخر دن ہے مگر درحقیقت چاند ۲۹ کو ہو گیا تھا اور وہ رجب کی پہلی تاریخ تھی، اس پر کفار نے مسلمانوں کو عار دلائی کہ تم نے ماہِ حرام میں جنگ کی اور حضور سے اس کے متعلق سوال ہونے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۲۰ مگر صحابہ سے یہ گناہ واقع نہیں ہوا کیونکہ انہیں چاند ہونے کی خبر ہی نہ تھی ان کے نزدیک وہ دن ماہِ حرام رجب کا نہ تھا۔ **مسئلہ:** ماہ ہائے حرام میں جنگ کی حرمت کا حکم آیۂ "فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ" (تو مشرکوں کو مارو جہاں پاؤ) سے منسوخ ہو گیا۔ ف۲۲۱ جو مشرکین سے واقع ہوا کہ انہوں نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سالِ حُدَیبیہ کعبۂ معظمہ سے روکا اور آپ کے زمانۂ قیامِ مکہ معظمہ میں آپ کو اور آپ کے اصحاب کو اتنی ایذائیں دیں کہ وہاں سے ہجرت کرنا پڑی ف۲۲۲ یعنی مشرکین کا۔ کہ وہ شرک کرتے ہیں اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو مسجدِ حرام سے روکتے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے ہیں ف۲۲۳ کیونکہ قتل تو بعض حالات میں مُباح ہوتا ہے اور کفر کسی حال میں مباح نہیں، اور یہاں تاریخ کا مشکوک ہونا عذرِ معقول ہے اور کفار کے کفر کے لیے تو کوئی عذر ہی نہیں۔ ف۲۲۴ اس میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے کبھی اس کے خلاف نہ ہو گا اور جہاں تک ان سے ممکن ہو گا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی سعی کرتے رہیں گے۔ "اِنِ اسْتَطَاعُوْا"

يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

دنیا میں اور آخرت میں ف۴۲۵ (الف) اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ

وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللّٰہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللّٰہ کی راہ میں لڑے

اُولٰٓىٕكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے ف۴۲۵ (ب) تم سے شراب

عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ

اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور

اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ

ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے ف۴۲۶ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں ف۴۲۷ تم فرماؤ جو فاضل بچے ف۴۲۸

سے مُستفاد ہوتا ہے کہ بکرمہٖ تعالیٰ وہ اپنی اس مراد میں ناکام رہیں گے۔ ف۴۲۵ (الف) **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ اِرتِداد (دین سے پھر جانے) سے تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اَجر و ثواب نہیں، اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مُرتَد کے قتل کا حکم دیتی ہے، اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی، وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا، اس کا مال معصوم نہیں رہتا، اس کی مدح وثنا و اِمداد جائز نہیں۔ (روح البیان وغیرہ) ف۴۲۵ (ب) **شانِ نزول:** عبداللّٰہ بن جحش کی سرکردگی میں جو مجاہدین بھیجے گئے تھے ان کی نسبت بعض لوگوں نے کہا کہ چونکہ انہیں خبر نہ تھی کہ یہ دن رجب کا ہے اس لیے اس روز قتال کرنا گناہ تو نہ ہوا لیکن اس کا کچھ ثواب بھی نہ ملے گا! اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ ان کا یہ عملِ جہاد مقبول ہے اور اس پر انہیں امیدوارِ رحمتِ الٰہی رہنا چاہیے اور یہ امید قطعاً پوری ہوگی۔ (خازن) **مسئلہ:** "یَرْجُوْنَ" سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اَجر واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضلِ الٰہی ہے۔ ف۴۲۶ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں، اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں سُبْحَانَ اللّٰه! گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى اِتِّبَاعَهُمْ (اللّٰہ تعالیٰ ہمیں ان کی اتباع نصیب فرمائے)۔ شراب ۳ھ میں غزوۂ اَحزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے۔ نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سُرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے، اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے۔ اور گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار! عقل کا زوال، غیرت و حمیّت کا زوال، عبادات سے محرومی، لوگوں سے عداوتیں، سب کی نظر میں خوار ہونا، دولت و مال کی اِضاعت۔ ایک روایت میں ہے کہ جبریلِ امین نے حضور پُرنور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللّٰہ تعالیٰ کو جعفر طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں حضور نے حضرت جعفر رضی اللّٰہ عنہ سے دریافت فرمایا: انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ ہے کہ میں نے شراب کبھی نہیں پی یعنی حکمِ حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو، دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر، تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا، چوتھی خصلت یہ کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا۔ **مسئلہ:** شطرنج، تاش وغیرہ ہار جیت کے کھیل اور جن پر بازی لگائی جائے سب جوئے میں داخل اور حرام ہیں۔ (روح البیان) ف۴۲۷ **شانِ نزول:** سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ مقدار ارشاد فرمائیں کتنا مال راہِ خدا میں دیا جائے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ﴿۲۱۹﴾ فِي الدُّنْيَا وَ

اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ

الْاٰخِرَةِ ؕ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَ اِنْ

کر کرو ف۲۲۹ اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں ف۲۳۰ تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر

تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَ لَوْ شَآءَ

اپنا ان کا خرچ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا

اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ

تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو

حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا

جب تک مسلمان نہ ہوجائیں ف۲۳۱ اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ف۲۳۲ اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور

تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ف۲۳۳ اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا

ف۲۲۸ یعنی جتنا تمہاری حاجت سے زائد ہو۔ ابتدائے اسلام میں حاجت سے زائد مال کا خرچ کرنا فرض تھا صحابہ کرام اپنے مال میں سے اپنی ضرورت کی قدر لے کر باقی سب راہِ خدا میں تصدُّق کر دیتے تھے! یہ حکم آیتِ زکوٰۃ سے منسوخ ہوگیا۔ ف۲۲۹ کہ جتنا تمہاری دُنیوی ضرورت کے لیے کافی ہو وہ لے کر باقی سب اپنے نفعِ آخرت کے لیے خیرات کردو۔ (خازن) ف۲۳۰ کہ ان کے اَموال کو اپنے مال سے ملانے کا کیا حکم ہے۔ **شانِ نزول:** آیت "اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا" کے نُزول کے بعد لوگوں نے یتیموں کے مال جدا کر دیئے اور ان کا کھانا پینا علیحدہ کر دیا، اس میں یہ صورتیں بھی پیش آئیں کہ جو کھانا یتیم کے لیے پکایا اور اس میں سے کچھ بچ رہا وہ خراب ہوگیا اور کسی کے کام نہ آیا اس میں یتیموں کا نقصان ہوا، یہ صورتیں دیکھ کر حضرت عبداللّٰہ بن رَواحہ نے حضور سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یتیم کے مال کی حفاظت کی نظر سے اس کا کھانا اس کے اَولیاء اپنے کھانے کے ساتھ ملالیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یتیموں کے فائدے کے لیے ملانے کی اجازت دی گئی۔ ف۲۳۱ **شانِ نزول:** حضرت مَرثَد غَنَوِی ایک بہادر شخص تھے سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تاکہ وہاں سے تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو نکال لائیں! وہاں عَناق نامی ایک مشرکہ عورت تھی جو زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ محبت رکھتی تھی حسین اور مالدار تھی جب اس کو ان کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ آپ کے پاس آئی اور طالبِ وصال ہوئی، آپ نے بخوفِ الٰہی اس سے اعراض کیا اور فرمایا کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا! تب اس نے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ یہ بھی رسولِ خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اجازت پر مَوقوف ہے، اپنے کام سے فارغ ہو کر جب آپ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو حال عرض کر کے نکاح کی بابت دریافت کیا! اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر احمدی) بعض علماء نے فرمایا: جو کوئی نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے وہ مُشرک ہے خواہ اللّٰہ کو واحد ہی کہتا ہو اور توحید کا مُدَّعی ہو۔ (خازن) ف۲۳۲ **شانِ نزول:** ایک روز حضرت عبداللّٰہ بن رَواحہ نے کسی خطا پر اپنی باندی کے طمانچہ مارا پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت کیا: عرض کیا کہ وہ اللّٰہ تعالٰی کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی گواہی دیتی ہے، رمضان کے روزے رکھتی ہے، خوب وضو کرتی اور نماز پڑھتی ہے! حضور نے فرمایا: وہ مؤمنہ ہے۔ آپ نے عرض کیا تو اس کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر مَبعُوث فرمایا میں اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کروں گا! اور آپ نے ایسا ہی کیا، اس پر لوگوں نے طعنہ زنی کی کہ تم نے ایک سیاہ فام باندی کے ساتھ نکاح کیا باوجودیکہ فلاں مُشرِکہ حُرَّہ (آزاد) عورت تمہارے لیے حاضر ہے وہ حسین بھی ہے مالدار بھی ہے، اس پر نازل ہوا "وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ" یعنی مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر ہے خواہ مشرکہ آزاد ہو اور حسن و مال کی وجہ سے اچھی معلوم ہوتی ہو۔ ف۲۳۳ یہ عورت کے اَولیاء کو

وَلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ یَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلَى الْجَنَّةِ

اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں ف۴۳۴ اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف

وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع

بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں

وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی

اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم ف۴۳۵ تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو

الْمَحِیْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ

حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ

حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾

جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو ف۴۳۶ اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو ف۴۳۷

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو اور

تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ

اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنا لو ف۴۳۸ کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے

خطاب ہے۔ مسئلہ: مسلمان عورت کا نکاح مشرک و کافر کے ساتھ باطل و حرام ہے۔ ف۴۳۴ تو ان سے اجتناب ضروری اور ان کے ساتھ دوستی وقرابت ناروا۔ ف۴۳۵ شانِ نزول: عرب کے لوگ یہود و مجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے، اور نصاریٰ اس کے برعکس حیض کے ایام میں عورتوں کے ساتھ بڑی محبت سے مشغول ہوتے تھے اور اختلاط (میل جول) میں بہت مبالغہ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے حضور سے حیض کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور افراط وتفریط کی راہیں چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتادیا گیا کہ حالتِ حیض میں عورتوں سے مجامعت ممنوع ہے۔ ف۴۳۶ یعنی عورتوں کی قربت سے نسل کا قصد کرو نہ قضاءِ شہوت کا۔ ف۴۳۷ یعنی اعمالِ صالحہ یا جماع سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھنا۔ ف۴۳۸ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اپنے بہنوئی نعمان بن بشیر کے گھر جانے اور ان سے کلام کرنے اور ان کے خصوم (دشمنوں) کے ساتھ ان کی صلح کرانے سے قسم کھالی تھی، جب اس کے متعلق ان سے کہا جاتا تھا تو کہہ دیتے تھے کہ میں قسم کھا چکا ہوں اس لیے یہ کام کر ہی نہیں سکتا! اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی اور نیک کام کرنے سے قسم کھا لینے کی ممانعت فرمائی گئی۔ مسئلہ: اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی امر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیے کہ اس امرِ خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ مسئلہ: بعض مفسّرین نے یہ بھی کہا ہے

النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ

کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے

وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾

ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دل نے کیے ف۴۳۹ اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے

لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ

وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ

تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کر لیا تو اللہ سنتا

عَلِیْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا

جانتا ہے ف۴۴۰ اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک ف۴۴۱ اور

یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ

انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا ف۴۴۲ اگر اللہ اور

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ

قیامت پر ایمان رکھتی ہیں ف۴۴۳ اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر

کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ **ف۴۳۹ مسئلہ:** قسم تین طرح کی ہوتی ہے (۱) لغو (۲) غموس (۳) مُنعقِدہ۔ **لغو:** یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے اَمر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو! یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں۔ **غموس:** یہ ہے کہ کسی گذرے ہوئے اَمر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے! اس میں گنہگار ہوگا۔ **منعقدہ:** یہ ہے کہ کسی آئندہ اَمر پر قصد کر کے قسم کھائے! اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم۔ **ف۴۴۰ شانِ نزول:** زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا یہ معمول تھا کہ اپنی عورتوں سے مال طلب کرتے اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو ایک سال دو سال تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ ان کے پاس نہ جانے اور صحبت ترک کرنے کی قسم کھالیتے تھے اور انہیں پریشانی میں چھوڑ دیتے تھے نہ وہ بیوہ ہی تھیں کہ کہیں اپنا ٹھکانا کرلیتیں نہ شوہر دار کہ شوہر سے آرام پاتیں، اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لیے چار مہینے کی مدت مُعیَّن فرمادی کہ اگر عورت سے چار مہینے یا اس سے زائد عرصہ کے لیے یا غیر معیَّن مدت کے لیے ترکِ صحبت کی قسم کھالے جس کو "ایلاء" کہتے ہیں تو اس کے لیے چار ماہ انتظار کی مہلت ہے اس عرصہ میں خوب سوچ سمجھ لے کہ عورت کو چھوڑنا اس کے لیے بہتر ہے یا رکھنا اگر رکھنا بہتر سمجھے اور اس مدت کے اندر رُجوع کرے تو نکاح باقی رہے گا اور قسم کا کفارہ لازم ہوگا، اور اگر اس مدت میں رُجوع نہ کیا اور قسم نہ توڑی تو عورت نکاح سے باہر ہوگئی اور اس پر طلاقِ بائن واقع ہوگئی۔ **مسئلہ:** اگر مرد صحبت پر قادر ہو تو رُجوع صحبت ہی سے ہوگا اور اگر کسی وجہ سے قدرت نہ ہو تو بعد قدرت صحبت کا وعدہ رجوع ہے۔ (تفسیر احمدی) **ف۴۴۱** اس آیت میں مُطلَّقہ عورتوں کی عِدّت کا بیان ہے جن عورتوں کو ان کے شوہروں نے طلاق دی اگر وہ شوہر کے پاس نہ گئی تھیں اور ان سے خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی تھی جب تو ان پر طلاق کی عدت ہی نہیں ہے جیسا کہ آیہ "مَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ" میں ارشاد ہے۔ اور جن عورتوں کو خوردسالی (کم عمری) یا کبر سنی (بڑھاپے) کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا جو حاملہ ہوں ان کی عدت کا بیان سورۂ طلاق میں آئے گا، باقی جو آزاد عورتیں ہیں یہاں ان کی عدت وطلاق کا بیان ہے کہ ان کی عدت تین حیض ہے۔ **ف۴۴۲** وہ حمل ہو یا خونِ حیض۔ کیونکہ اس کے چھپانے سے رَجعت اور ولد میں جو شوہر کا حق ہے وہ ضائع ہوگا۔ **ف۴۴۳** یعنی یہی مُقتضائے ایمانداری ہے۔

اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ

ملاپ چاہیں ف۴۴۴ اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق ف۴۴۵ اور

لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۸﴾ ع اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪

ع ۲۸ ۱۲

مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے یہ طلاق ف۴۴۶ دو بار تک ہے

فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ

پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے ف۴۴۷ یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ف۴۴۸ اور تمہیں روا نہیں کہ

تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْــٴًـا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ

جو کچھ عورتوں کو دیا ف۴۴۹ اس میں سے کچھ واپس لو ف۴۵۰ مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں

اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا

گے ف۴۵۱ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ

افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ

دے کر عورت چھٹی لے ف۴۵۲ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے

اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى

بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک

ف۴۴۴ یعنی طلاقِ رجعی میں عدّت کے اندر شوہر عورت سے رُجوع کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو لیکن اگر شوہر کو ملاپ منظور ہو تو ایسا کرے ضرر رسانی کا قصد نہ کرے جیسا کہ اہل جاہلیت عورت کو پریشان کرنے کے لیے کرتے تھے۔ ف۴۴۵ یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادا واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رعایت لازم ہے۔ ف۴۴۶ یعنی طلاقِ رجعی۔ **شانِ نزول:** ایک عورت نے سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ وہ اس کو طلاق دیتا اور رجعت کرتا رہے گا ہر مرتبہ جب طلاق کی عدّت گزرنے کے قریب ہوگی رجعت کر لے گا پھر طلاق دے دے گا اسی طرح عمر بھر اس کو قید رکھے گا! اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمادیا کہ طلاقِ رجعی دو بار تک ہے اس کے بعد پھر طلاق دینے پر رجعت کا حق نہیں۔ ف۴۴۷ رجعت کر کے ف۴۴۸ اس طرح کہ رجعت نہ کرے اور عدّت گذر کر عورت بائنہ ہو جائے۔ ف۴۴۹ یعنی مہر ف۴۵۰ طلاق دیتے وقت ف۴۵۱ جو حقوقِ زوجین کے متعلق ہیں۔ ف۴۵۲ یعنی طلاق حاصل کرے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت جمیلہ بنتِ عبد اللّٰہ کے باب میں نازل ہوئی یہ جمیلہ ثابت ابن قیس ابن شمّاس کے نکاح میں تھیں اور شوہر سے کمال نفرت رکھتی تھیں، رسولِ خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے شوہر کی شکایت لائیں اور کسی طرح ان کے پاس رہنے پر راضی نہ ہوئیں تب ثابت نے کہا کہ میں نے ان کو ایک باغ دیا ہے اگر یہ میرے پاس رہنا گوارا نہیں کرتیں اور مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں تو وہ باغ مجھے واپس کریں میں ان کو آزاد کردوں! جمیلہ نے اس کو منظور کیا! ثابت نے باغ لے لیا اور طلاق دے دی۔ اس طرح کی طلاق کو خُلع کہتے ہیں۔ **مسئلہ:** خُلع طلاقِ بائن ہوتا ہے۔ **مسئلہ:** خُلع میں لفظِ ''خلع'' کا ذکر ضروری ہے۔ **مسئلہ:** اگر جدائی کی طلبگار عورت ہو تو خُلع میں مقدارِ مہر سے زائد لینا مکروہ ہے، اور اگر عورت کی طرف سے نُشُوز (نااتفاقی) نہ ہو مرد ہی علیحدگی چاہے تو مرد کو طلاق کے عوض مال لینا مطلقاً مکروہ ہے۔

تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ

دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے ف۴۵۳ پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں ف۴۵۴ اگر

ظَنَّاۤ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ

سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے

یَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

دانش مندوں کے لیے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے ف۴۵۵ تو اس وقت تک یا بھلائی کے

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ

ساتھ روک لو ف۴۵۶ یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دو ف۴۵۷ اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫

اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے ف۴۵۸ اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو ف۴۵۹

وَّ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ مَاۤ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ

اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے ف۴۶۰ اور وہ جو تم پر کتاب

وَ الْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ

و حکمت ف۴۶۱ اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ

عَلِیْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ

جانتا ہے ف۴۶۲ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے ف۴۶۳ تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ

یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ

اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں ف۴۶۴ جب کہ آپس میں مُوافقِ شرع رضا مند ہو جائیں ف۴۶۵ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے

ف۴۵۳ مسئلہ: تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحُرمتِ مُغلَّظہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہوسکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ نہ ہو یعنی بعد عدّت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعدِ صحبت طلاق دے پھر عدت گذرے۔ ف۴۵۴ دوبارہ نکاح کرلیں۔ ف۴۵۵ یعنی عدت تمام ہونے کے قریب ہو۔ شانِ نزول: یہ آیت ثابت بن یسار انصاری کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی عورت کو طلاق دی تھی اور جب عدت قریبِ ختم ہوتی تھی رجعت کرلیا کرتے تھے تاکہ عورت قید میں پڑی رہے۔ ف۴۵۶ یعنی نباہنے اور اچھا معاملہ کرنے کی نیت سے رجعت کرو ف۴۵۷ اور عدت گذر جانے دو تاکہ بعد عدت وہ آزاد ہو جائیں۔ ف۴۵۸ کہ حکمِ الٰہی کی مخالفت کرکے گنہگار ہوتا ہے۔ ف۴۵۹ کہ ان کی پرواہ نہ کرو اور ان کے خلاف عمل کرو۔ ف۴۶۰ کہ تمہیں مسلمان کیا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔ ف۴۶۱ کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکامِ قرآن و سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے۔ ف۴۶۲ اس سے کچھ مخفی نہیں۔ ف۴۶۳ یعنی ان کی عدّت گذر چکے ف۴۶۴ جن کو انہوں نے اپنے نکاح کے لیے تجویز کیا ہو خواہ وہ نئے ہوں یا یہی طلاق دینے والے، یا ان سے پہلے جو طلاق دے چکے تھے۔ ف۴۶۵ اپنے کُفو میں مہرِ مثل

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ

جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لیے زیادہ ستھرا اور

اَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ

پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور مائیں دودھ پلائیں اپنے

اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى

بچوں کو ف۴۶۶ پورے دو برس اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے ف۴۶۷ اور جس کا

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا

بچہ ہے ف۴۶۸ اس پر عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسب دستور ف۴۶۹ کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے

وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى

مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے ف۴۷۰ اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے ف۴۷۱ یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو ف۴۷۲ اور جو

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا

پر۔ کیونکہ اس کے خلاف کی صورت میں اَولیاء اعتراض وتعرُّض کا حق رکھتے ہیں۔ **شانِ نزول:** مَعقل بن یَسار مُزَنی کی بہن کا نکاح عاصم بن عدِی کے ساتھ ہوا تھا انہوں نے طلاق دی اور عدت گذرنے کے بعد پھر عاصم نے درخواست کی تو معقل بن یسار مانع ہوئے! ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری شریف)
ف۴۶۶ بیانِ طلاق کے بعد یہ سوال طبعًا سامنے آتا ہے کہ اگر طلاق والی عورت کی گود میں شیر خوار بچہ ہو تو اس جدائی کے بعد اس کی پرورش کا کیا طریقہ ہوگا؟ اس لیے یہ قرآنِ حکمت ہے کہ بچہ کی پرورش کے متعلق ماں باپ پر جو اَحکام ہیں وہ اس موقع پر بیان فرمادیئے جائیں! لہٰذا یہاں ان مسائل کا بیان ہوا۔ **مسئلہ:** ماں خواہ مُطلَّقہ ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے بشرطیکہ باپ کو اجرت پر دودھ پلوانے کی قدرت واستطاعت نہ ہو یا کوئی دودھ پلانے والی مُیَسَّر نہ آئے یا بچہ ماں کے سوا اور کسی کا دودھ قبول نہ کرے، اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی بچہ کی پرورش خاص ماں کے دودھ پر مَوقوف نہ ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں مُستحَب ہے۔ (تفسیر احمدی وجمل وغیرہ) **ف۴۶۷** یعنی اس مدت کا پورا کرنا لازم نہیں۔ اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور دودھ چھڑانے میں اس کے لیے خطرہ نہ ہو تو اس سے کم مدت میں بھی چھڑانا جائز ہے۔ (تفسیر احمدی خازن وغیرہ) **ف۴۶۸** یعنی والد۔ اس انداز بیان سے معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف رُجوع کرتا ہے۔ **ف۴۶۹** **مسئلہ:** بچہ کی پرورش اور اس کو دودھ پلوانا باپ کے ذمہ واجب ہے اس کے لیے وہ دودھ پلانے والی مقرر کرے لیکن اگر ماں اپنی رغبت سے بچہ کو دودھ پلائے تو مستحب ہے۔ **مسئلہ:** شوہر اپنی زوجہ پر بچہ کے دودھ پلانے کے لیے جبر نہیں کرسکتا اور نہ عورت شوہر سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت طلب کرسکتی ہے جب تک کہ اس کے نکاح یا عدت میں رہے۔ **مسئلہ:** اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور عدّت گذرچکی تو وہ اس سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے۔ **مسئلہ:** اگر باپ نے کسی عورت کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر بہ اجرت مقرر کیا اور اس کی ماں اسی اجرت پر یا بے معاوضہ دودھ پلانے پر راضی ہوئی تو ماں ہی دودھ پلانے کی زیادہ مستحق ہے، اور اگر ماں نے زیادہ اجرت طلب کی تو باپ کو اس سے دودھ پلوانے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔ (تفسیر احمدی ومدارک) "اَلْمَعْرُوْف" سے مراد یہ ہے کہ حسب حیثیت ہو بغیر تنگی اور فضول خرچی کے۔ **ف۴۷۰** یعنی اس کو اس کے خلاف مرضی دودھ پلانے پر مجبور نہ کیا جائے۔ **ف۴۷۱** زیادہ اجرت طلب کرکے **ف۴۷۲** ماں کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کرلینے کے بعد چھوڑ دے، اور باپ کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا ؕ وَ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْۤا

اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّاۤ اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ

دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کردو اور

اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَ الَّذِیْنَ

اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور تم میں جو

یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ

مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو

اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا

روکے رہیں ف۴۷۳ تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مؤاخذہ نہیں اس کام میں

فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَ لَا

جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اور

جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِیْۤ

تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں

اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَ لٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ

چھپا رکھو ف۴۷۴ اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ف۴۷۵ ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ

سِرًّا اِلَّاۤ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ۬ وَ لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى

کر رکھو مگر یہ کہ اتنی ہی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک

ف۴۷۳ حاملہ کی عدت تو وضعِ حمل ہے جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے۔ یہاں غیر حاملہ کا بیان ہے جس کا شوہر مر جائے اس کی عدت چار ماہ دس روز ہے اس مدت میں نہ وہ نکاح کرے نہ اپنا مَسکن چھوڑے نہ بے عذر تیل لگائے نہ خوشبو لگائے نہ سنگار کرے نہ رنگین اور ریشمیں کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے نہ جدید نکاح کی بات چیت کھل کر کرے، اور جو طلاق بائن کی عدّت میں ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ البتہ جو عورت طلاق رَجعی کی عدّت میں ہو اس کو زینت اور سنگار کرنا مستحب ہے۔ ف۴۷۴ یعنی عدّت میں نکاح اور نکاح کا کھلا ہوا پیام تو ممنوع ہے لیکن پردہ کے ساتھ خواہشِ نکاح کا اِظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو، یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے۔ ف۴۷۵ اور تمہارے دلوں میں خواہش ہوگی اسی لیے تمہارے واسطے تَعرِیض مُباح کی گئی۔

يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ

لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے ف۴۷۶ اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے

فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ

تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے تم پر کچھ مطالبہ نہیں ف۴۷۷ اگر

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ

تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر نہ کر لیا ہو ف۴۷۸

وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا

اور ان کو کچھ برتنے کو دو ف۴۷۹ مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر ف۴۸۰ اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے

تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ

طلاق دے دی اور ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں

يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ

کچھ چھوڑ دیں ف۴۸۱ یا وہ زیادہ دے ف۴۸۲ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے ف۴۸۳ اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے

لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۸۴

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ

نگہبانی کرو سب نمازوں ف۴۸۵ اور بیچ کی نماز کی ف۴۸۶ اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے ف۴۸۷ پھر اگر

ع ۳۰ ۱۴

ف۴۷۶ یعنی عدت گذر چکے۔ ف۴۷۷ مہر کا ف۴۷۸ شانِ نزول: یہ آیت ایک انصاری کے باب میں نازل ہوئی جنہوں نے قبیلہ بنی حنیفہ کی ایک عورت سے نکاح کیا اور کوئی مہر مُعَیّن نہ کیا پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اگر اس کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی تو مہر لازم نہیں۔ ہاتھ لگانے سے مُجامَعت مراد ہے، اور خلوتِ صحیحہ اسی کے حکم میں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بے ذکرِ مہر بھی نکاح درست ہے مگر اس صورت میں بعد نکاح مہر مُعَیّن کرنا ہوگا اگر نہ کیا تو بعدِ دُخول مہرِ مثل لازم ہو جائے گا۔ ف۴۷۹ تین کپڑوں کا ایک جوڑا۔ ف۴۸۰ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اور اس کو قبلِ دخول طلاق دی ہو اس کو تو جوڑا دینا واجب ہے، اور اس کے سوا ہر مُطَلَّقہ کے لیے مستحب ہے۔ (مدارک) ف۴۸۱ اپنے اس نصف میں سے ف۴۸۲ نصف سے۔ جو اس صورت میں واجب ہے۔ ف۴۸۳ یعنی شوہر۔ ف۴۸۴ اس میں حسنِ سلوک ومکارمِ اخلاق (اچھے اخلاق) کی ترغیب ہے۔ ف۴۸۵ یعنی پنجگانہ فرض نمازوں کو ان کے اَوقات پر اَرکان وشرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے اور اولاد و اَزواج کے مسائل و اَحکام کے درمیان میں نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر

خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا

خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو

لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ

تم نہ جانتے تھے اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ

اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ

جائیں وہ اپنی عورتوں کے لیے وصیت کر جائیں ف۲۸۸ سال بھر تک نان و نفقہ دینے کی بے نکالے ف۲۸۹ پھر اگر

خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْ مَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ

وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا

وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى

اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب طور پر نان و نفقہ ہے یہ واجب ہے

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع اَلَمْ

پرہیزگاروں پر اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو اے محبوب کیا

۳۱ ع ۷ ۱۵

تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ص

تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا قف ثُمَّ اَحْیَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

تو اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرما دیا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْۤا

مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں ف۲۹۰ اور لڑو اللہ کی راہ میں ف۲۹۱ اور جان لو

پہنچاتا ہے کہ ان کو ادائے نماز سے غافل نہ ہونے دو اور نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے جس کے بغیر معاملات کا درست ہونا مُتَصَوَّر نہیں۔ ف۲۸۶ حضرت امام ابوحنیفہ اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نمازِ عصر مراد ہے اور احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ف۲۸۷ اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا۔ ف۲۸۸ اپنے اقارب کو ف۲۸۹ ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان ونفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی پھر ایک سال کی عدت تو "یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" سے منسوخ ہوئی جس میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی، اور سال بھر کا نفقہ آیتِ میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکہ سے مقرر کیا گیا! لہٰذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا۔ حکمت اس کی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مُوَرِّث (یعنی مرنے والے) کی بیوہ کا نکلنا یا غیر سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لیے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی عدت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی! لہٰذا بتدریج انہیں راہ پر لایا گیا۔ ف۲۹۰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت تھی جس کے بلاد (شہروں) میں

اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

کہ اللہ سنتا جانتا ہے ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے ۴۹۲

فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ

تو اللہ اس کے لیے بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے ۴۹۳ اور تمہیں اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ

پھر جانا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا ۴۹۴

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ قَالَ هَلْ

جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لیے کھڑا کر دو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں نبی نے فرمایا کیا

عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْاؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا

تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں کیا ہوا کہ

نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآىِٕنَاؕ فَلَمَّا

ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور اپنی اولاد سے ۴۹۵ تو پھر جب

وقف لازم

طاعون ہوا تو وہ موت کے ڈر سے اپنی بستیاں چھوڑ بھاگے اور جنگل میں جا پڑے بحکمِ الٰہی سب وہیں مرگئے! کچھ عرصہ کے بعد حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا سے انہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ مدتوں زندہ رہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بیکار ہے جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی بندے کو چاہیے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے، مجاہدین کو بھی سمجھنا چاہیے کہ جہاد سے بیٹھ رہنا موت کو دفع نہیں کرسکتا لہٰذا دل مضبوط رکھنا چاہیے۔ **۴۹۱** اور موت سے نہ بھاگو جیسا بنی اسرائیل بھاگے تھے کیونکہ موت سے بھاگنا کام نہیں آتا۔ **۴۹۲** یعنی راہِ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمالِ لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی مِلک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ اس انفاق کی جزا بالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا۔ **۴۹۳** جس کے لیے چاہے روزی تنگ کرے جس کے لیے چاہے وسیع فرمائے تنگی و فراخی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے سے وسعت کا وعدہ کرتا ہے۔ **۴۹۴** حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور انہوں نے عہدِ الٰہی کو فراموش کیا بت پرستی میں مبتلا ہوئے سرکشی اور بدافعالی انتہا کو پہنچی ان پر قومِ جالوت مُسلّط ہوئی جس کو عَمالِقہ کہتے ہیں کیونکہ جالوت عملیق بن عاد کی اولاد سے ایک نہایت جابر بادشاہ تھا اس کی قوم کے لوگ مصر و فلسطین کے درمیان بحرِ روم کے ساحل پر رہتے تھے۔ انہوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین لیے آدمی گرفتار کیے طرح طرح کی سختیاں کیں، اس زمانہ میں کوئی نبی قومِ بنی اسرائیل میں موجود نہ تھے خاندانِ نبوت سے صرف ایک بی بی باقی رہی تھیں جو حاملہ تھیں ان کے فرزند تولّد (پیدا) ہوئے ان کا نام اشمویل رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو انہیں علمِ توریت حاصل کرنے کے لیے بیت المقدس میں ایک کبیرُ السن (بزرگ) عالم کے سپرد کیا وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرتے اور آپ کو فرزند کہتے، جب آپ سنِ بلوغ کو پہنچے تو ایک شب آپ اس عالم کے قریب آرام فرمارہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی عالم کی آواز میں یا اشمویل کہہ کر پکارا آپ عالم کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے؟ عالم نے بایں خیال کہ انکار کرنے سے کہیں آپ ڈر نہ جائیں یہ کہہ دیا کہ فرزند تم سو جاؤ! پھر دوبارہ حضرت جبریل نے اسی طرح پکارا اور حضرت اشمویل علیہ السلام عالم کے پاس گئے عالم نے کہا اے فرزند اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا،

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے وہ۴۹۶ اور اللہ خوب جانتا ہے

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ

ظالموں کو اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر

مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ

بھیجا ہے وہ۴۹۷ بولے اسے ہم پر بادشاہی کیونکر ہوگی وہ۴۹۸ اور ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق

مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ

ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی وہ۴۹۹ فرمایا اسے اللہ نے تم پر چن لیا ف۵۰۰ اور

زَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ف۵۰۱ اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے دے ف۵۰۲ اور

اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

اللہ وسعت والا علم والا ہے ف۵۰۳ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس

التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ

تابوت ف۵۰۴ جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز

تیسری مرتبہ میں حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہوگئے اور انہوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا آپ اپنی قوم کی طرف جائیے اور اپنے رب کے احکام پہنچائیے جب آپ قوم کی طرف تشریف لائے انہوں نے تکذیب کی اور کہا کہ آپ اتنی جلدی نبی بن گئے! اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے لیے ایک بادشاہ قائم کیجئے۔ (خازن وغیرہ) وہ۴۹۵ کہ قوم جالوت نے ہماری قوم کے لوگوں کو ان کے وطن سے نکالا ان کی اولاد کو قتل و غارت کیا چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزندوں کو گرفتار کیا جب حالت یہاں تک پہنچ چکی تو اب ہمیں جہاد سے کیا چیز مانع ہوسکتی ہے؟ تب نبی اللہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور ان کے لیے ایک بادشاہ مقرر کیا اور جہاد فرض فرمایا (خازن) وہ۴۹۶ جن کی تعداد اہلِ بدر کے برابر تین سو تیرہ تھی۔ وہ۴۹۷ ''طالوت'' بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ کا نام طولِ قامت کی وجہ سے طالوت ہے، حضرت اشمویل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عصا ملا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جو شخص تمہاری قوم کا بادشاہ ہوگا اس کا قد اس عصا کے برابر ہوگا! آپ نے اس عصا سے طالوت کا قد ناپ کر فرمایا کہ میں تم کو بحکمِ الٰہی بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرتا ہوں! اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے۔ (خازن وجمل) وہ۴۹۸ بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی حضرت اشمویل علیہ السلام سے کہا کہ نبوت تو لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں چلی آتی ہے اور سلطنت یہودا بن یعقوب کی اولاد میں، اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں ہیں تو بادشاہ کیسے ہوسکتے ہیں۔ وہ۴۹۹ وہ غریب شخص ہیں بادشاہ کو صاحبِ مال ہونا چاہیے ف۵۰۰ یعنی سلطنت ورثہ نہیں کہ کسی نسل و خاندان کے ساتھ خاص ہو یہ محض فضلِ الٰہی پر ہے۔ اس میں شیعہ کا رد ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت وراثت ہے۔ ف۵۰۱ یعنی ''نسل و دولت'' پر سلطنت کا استحقاق نہیں ''علم و قوت'' سلطنت کے لئے بڑے معین ہیں۔ اور طالوت اس زمانہ میں تمام بنی اسرائیل سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے جسیم اور توانا تھے۔ ف۵۰۲ اس میں وراثت کو کچھ دخل نہیں۔ ف۵۰۳ جسے چاہے غنی کردے اور وسعتِ مال عطا فرمادے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت اشمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں سلطنت کے لیے مقرر فرمایا ہے تو اس کی نشانی کیا ہے۔ (خازن ومدارک) ف۵۰۴ یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زرانددود (سونے کا

هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْكُمْ

ایمان رکھتے ہو پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا وف۵۰۵ بولا بے شک اللہ تمہیں ایک نہر سے

ع ۳۲ ۱۶

بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ

آزمانے والا ہے تو جو اس کا پانی پیے وہ میرا نہیں اور جو نہ پیے وہ میرا ہے

اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا

مگر وہ جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے لے لے وف۵۰۶ تو سب نے اس سے پیا مگر تھوڑوں نے وف۵۰۷ پھر جب

جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ بِجَالُوْتَ

طالوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار گئے بولے ہم میں آج طاقت نہیں جالوت

کام کیا ہوا) صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں تھیں ان کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوتِ سرخ میں تھی کہ حضور بحالتِ نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے آپ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا، یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں الواحِ توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کا عصا اور تھوڑا سا ''مَنّ'' جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث (بطورِ وراثت منتقل) ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے، جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ کو مسلّط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لیے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مُقِر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لیے آمادہ ہوگئے کیونکہ تابوت پا کر انہیں اپنی فتح کا یقین ہوگیا، طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان منتخب کیے جن میں حضرت داود علیہ السلام بھی تھے۔ (جلالین وجمل وخازن ومدارک وغیرہ) **فائدہ:** اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز و احترام لازم ہے ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ اور بربادی کا سبب ہے۔ **فائدہ:** تابوت میں انبیاء کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں اللہ کی طرف سے آئی تھیں۔ **وف۵۰۵** یعنی بیت المقدس سے دشمن کی طرف روانہ ہوا وہ وقت نہایت شدت کی گرمی کا تھا لشکریوں نے طالوت سے اس کی شکایت کی اور پانی کے طلبگار ہوئے **وف۵۰۶** یہ امتحان مقرر فرمایا گیا تھا کہ شدتِ تشنگی کے وقت جو اطاعتِ حکم پر مستقل رہا وہ آئندہ بھی مستقل رہے گا اور سختیوں کا مقابلہ کرسکے گا اور جو اس وقت اپنی خواہش سے مغلوب ہوا اور نافرمانی کرے وہ آئندہ سختیوں کو کیا برداشت کرے گا۔ **وف۵۰۷** جن کی تعداد تین سو تیرہ تھی انہوں نے صبر کیا اور ایک چلو ان کے اور ان کے جانوروں کے لیے کافی ہوگیا اور ان کے قلب و ایمان کو قوت ہوئی اور نہر سے سلامت گذر گئے، اور جنہوں نے خوب پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہوگئے تشنگی اور بڑھ گئی اور ہمت ہار گئے۔

وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ

اور اس کے لشکروں کی بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا کہ بارہا کم

قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا

جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے ۵۰۸ پھر جب

بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ

سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے عرض کی اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٥٠﴾ ؕ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ

پاؤں جمے رکھ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد کر تو انہوں نے ان کو بھگا دیا اللہ کے

اللّٰهِ ۙ قف وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ

حکم سے اور قتل کیا داود نے جالوت کو ۵۰۹ اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت ۵۱۰ عطا فرمائی اور اسے جو

مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ

چاہا سکھایا ۵۱۱ اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے ۵۱۲ تو ضرور زمین

الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٥١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم اے محبوب

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٥٢﴾

تم پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں اور تم بے شک رسولوں میں ہو

ف۵۰۸ ان کی مدد فرماتا ہے اور اسی کی مدد کام آتی ہے۔ **ف۵۰۹** حضرت داود علیہ السلام کے والد "ایشا" طالوت کے لشکر میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام فرزند بھی حضرت داود علیہ السلام ان سب میں چھوٹے تھے بیمار تھے رنگ زرد تھا بکریاں چراتے تھے، جب جالوت نے بنی اسرائیل سے مقابلہ طلب کیا وہ اس کی قوت جسامت دیکھ کر گھبرائے کیونکہ وہ بڑا جابر قوی شہزور عظیم الجثہ (بڑے اور موٹے جسم والا) قد آور تھا، طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک اس کو دوں گا مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت اشموئیل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں، آپ نے دعا کی تو بتایا گیا کہ حضرت داود علیہ السلام جالوت کو قتل کریں گے، طالوت نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ جالوت کو قتل کریں تو میں اپنی لڑکی آپ کے نکاح میں دوں اور نصف ملک پیش کروں! آپ نے قبول فرمایا اور جالوت کی طرف روانہ ہو گئے صف قتال قائم ہوئی اور حضرت داود علیہ السلام دست مبارک میں فلاخن (پتھر پھینکنے کا آلہ) لے کر مقابل ہوئے، جالوت کے دل میں آپ کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی مگر اس نے باتیں بہت متکبرانہ کیں اور آپ کو اپنی قوت سے مرعوب کرنا چاہا آپ نے فلاخن میں پتھر رکھ کر مارا وہ اس کی پیشانی کو توڑ کر پیچھے سے نکل گیا اور جالوت مر کر گر گیا حضرت داود علیہ السلام نے اس کو لا کر طالوت کے سامنے ڈال دیا، تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے اور طالوت نے حضرت داود علیہ السلام کو حسب وعدہ نصف ملک دیا اور اپنی بیٹی کا آپ کے ساتھ نکاح کر دیا، ایک مدت کے بعد طالوت نے وفات پائی تمام ملک پر حضرت داود علیہ السلام کی سلطنت ہوئی۔ (جمل وغیرہ) **ف۵۱۰** حکمت سے نبوت مراد ہے۔ **ف۵۱۱** جیسے کہ زرہ بنانا اور جانوروں کا کلام سمجھنا۔ **ف۵۱۲** یعنی اللہ تعالیٰ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ

یہ وا۵۱۳ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا وا۵۱۴ ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا وا۵۱۵ اور کوئی وہ ہے

بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ

جسے سب پر درجوں بلند کیا وا۵۱۶ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں وا۵۱۷ اور پاکیزہ روح سے

الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

اس کی مدد کی وا۵۱۸ اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے بعد اس کے کہ

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ

ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں وا۵۱۹ لیکن وہ تو مختلف ہوگئے ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہوگیا وا۵۲۰

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۘ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا

اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے وا۵۲۱ اے

نیکوں کے صدقہ میں دوسروں کی بلائیں بھی دفع فرماتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک صالح مسلمان کی برکت سے اس کے پڑوس کے سوگھر والوں کی بلا دفع فرماتا ہے۔ سبحان اللہ نیکوں کا قرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ (خازن) وا۵۱۳ یہ حضرات جن کا ذکر ماسبق (گزشتہ آیات) میں اور خاص آیہ "اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ" میں فرمایا گیا۔ وا۵۱۴ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے مراتب جداگانہ ہیں، بعض حضرات سے بعض افضل ہیں اگرچہ نبوت میں کوئی تفرقہ نہیں، وصفِ نبوت میں سب شریکِ یک دِگر (برابر کے شریک) ہیں مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت (الگ الگ) ہیں، یہی آیت کا مضمون ہے اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے۔ (خازن و مدارک) وا۵۱۵ یعنی بے واسطہ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر کلام سے مشرف فرمایا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کو معراج میں۔ (جمل) وا۵۱۶ وہ حضور پر نور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں کہ آپ کو بدرجاتِ کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ آیت میں حضور کی اس رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح (وضاحت) نہ کی گئی۔ اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے عُلُوِّ شان (مراتب کی بلندی) کا اظہار مقصود ہے کہ ذاتِ والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذاتِ اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پاسکے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا "درجوں بلند کیا"۔ ان درجوں کی کوئی شمار قرآنِ کریم میں ذکر نہیں فرمائی، تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔ ان بے شمار خصائص میں سے بعض کا اجمالی و مختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے، تمام کائنات آپ کی امت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا"، دوسری آیت میں فرمایا: "لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا" مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا: "اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلَائِقِ کَآفَّۃً" اور آپ پر نبوت ختم کی گئی۔ قرآن پاک میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: "خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ" آیات بینات و معجزات باہرات میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا، آپ کی امت کو تمام امتوں پر افضل کیا گیا، شفاعت کبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی، قرب خاص معراج آپ کو ملا، علمی و عملی کمالات میں آپ کو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔ (مدارک، جمل، خازن، بیضاوی وغیرہ) وا۵۱۷ جیسے مردے کو زندہ کرنا، بیماروں کو تندرست کرنا، مٹی سے پرند بنانا، غیب کی خبریں دینا وغیرہ۔ وا۵۱۸ یعنی جبریل علیہ السلام سے جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ وا۵۱۹ یعنی انبیاء علیہم السلام کے معجزات۔ وا۵۲۰ یعنی انبیاء سابقین کی امتیں بھی ایمان و کفر میں مختلف رہیں یہ نہ ہوا کہ تمام امت مطیع ہوجاتی۔ وا۵۲۱ اس کے ملک میں اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا اور یہی خدا کی شان ہے۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ

ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید وفروخت

فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ

ہے نہ کافروں کے لیے دوستی نہ شفاعت اور کافر خود ہی ظالم ہیں ف۵۲۲ اللہ ہے جس

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي

کے سوا کوئی معبود نہیں ف۵۲۳ وہ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا ف۵۲۴ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند ف۵۲۵ اسی کا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۵۲۶ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے ف۵۲۷

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ

جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ف۵۲۸ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے

اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ

مگر جتنا وہ چاہے ف۵۲۹ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین ف۵۳۰ اور اسے بھاری نہیں

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ

ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا ف۵۳۱ کچھ زبردستی نہیں دین میں ف۵۳۲ بے شک خوب جدا ہوگئی ہے

ف۵۲۲ کہ انہوں نے زندگانی دنیا میں روزِ حاجت یعنی قیامت کے لئے کچھ نہ کیا۔ ف۵۲۳ اس میں اللّٰہ تعالیٰ کی اُلوہیّت اور اس کی توحید کا بیان ہے۔ اس آیت کو آیت الکرسی کہتے ہیں، احادیث میں اس کی بہت فضیلتیں وارد ہیں۔ ف۵۲۴ یعنی واجب الوجود اور عالَم کا ایجاد کرنے اور تدبیر فرمانے والا۔ ف۵۲۵ کیونکہ یہ نقص ہے اور وہ نقص وعیب سے پاک۔ ف۵۲۶ اس میں اس کی مالکیت اور نفاذِ امر وتصرف کا بیان ہے اور نہایت لطیف پیرایہ میں ردِ شرک ہے کہ جب سارا جہان اس کی مِلک ہے تو شریک کون ہوسکتا ہے! مشرکین یا تو کواکب کو پوجتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں یا دریاؤں، پہاڑوں، پتھروں، درختوں، جانوروں، آگ وغیرہ کو جو زمین میں ہیں۔ جب آسمان وزمین کی ہر چیز اللّٰہ کی مِلک ہے تو یہ کیسے پوجنے کے قابل ہوسکتے ہیں۔ ف۵۲۷ اس میں مشرکین کا رد ہے جن کا گمان تھا کہ بت شفاعت کریں گے، انہیں بتادیا گیا کہ کفار کے لیے شفاعت نہیں۔ اللّٰہ کے حضور ماذونین (اجازت یافتہ لوگوں) کے سوا کوئی شفاعت نہیں کرسکتا اور اذن والے انبیاء و ملائکہ ومؤمنین ہیں۔ ف۵۲۸ یعنی ماقبل وما بعد یا امورِ دنیا وآخرت۔ ف۵۲۹ اور جن کو وہ مطلع فرمائے وہ انبیاء ورسل ہیں جن کو غیب پر مطلع فرمانا ان کی نبوت کی دلیل ہے۔ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: ”فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ“ (خازن) ف۵۳۰ اس میں اس کی عظمتِ شان کا اظہار ہے اور کرسی سے یا علم وقدرت مراد ہے یا عرش یا وہ جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہو جو ”فَلَكُ الْبُرُوْج“ کے نام سے مشہور ہے۔ ف۵۳۱ اس آیت میں الٰہیات کے اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ موجود ہے، الٰہیت میں واحد ہے، حیات کے ساتھ متصف ہے، واجب الوجود اپنے ماسوا کا موجِد ہے، تحیّز وحلول سے منزّہ اور تغیر اور فتور سے مبرّا ہے، نہ کسی کو اس سے مشابہت، نہ عوارضِ مخلوق کو اس تک رسائی، مُلک وملکوت کا مالک، اصول وفروع کا مُبدِع، قوی گرفت والا، جس کے حضور سوائے ماذون (اجازت یافتہ) کے کوئی شفاعت کے لیے لب نہ ہلا سکے، تمام اشیاء کا جاننے والا، جلی (ظاہر) کا بھی اور خفی کا بھی، کلی کا بھی اور جزئی کا بھی، وَاسِعُ الْمُلْكِ وَالْقُدْرَة، ادراک ووہم وفہم سے برتر وبالا۔ ف۵۳۲ صفاتِ الٰہیہ کے بعد ”لَاۤ اِكْرَاهَ

الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ

نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے ف۵۳۳ اس نے

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۬

اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے ف۵۳۴ نور کی طرف نکالتا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى

اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف

الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا

الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر ف۵۳۵ کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی ف۵۳۶ جب کہ ابراہیم نے کہا کہ

رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے ف۵۳۷ بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں ف۵۳۸ ابراہیم نے فرمایا

ع ۳۴ ۲ — وقف لازم

فِي الدِّيْنِ ''فرمانے میں یہ اِشعار (بتادینا) ہے کہ اب عاقل کے لیے قبول حق میں تامل کی کوئی وجہ باقی نہ رہی۔ ف۵۳۳ اس میں اشارہ ہے کہ کافر کے لیے اول اپنے کفر سے توبہ و بیزاری ضرور ہے، اس کے بعد ایمان لانا صحیح ہوتا ہے۔ ف۵۳۴ کفر وضلالت کی، ایمان وہدایت کی روشنی اور ف۵۳۵ غرور وتکبر پر۔ ف۵۳۶ اور تمام زمین کی سلطنت عطا فرمائی، اس پر اس نے بجائے شکر وطاعت کے تکبر وتجبر کیا اور ربوبیت کا دعویٰ کرنے لگا۔ اس کا نام نمرود بن کنعان تھا۔ سب سے پہلے سر پر تاج رکھنے والا یہی ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو خدا پرستی کی دعوت دی، خواہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل یا اس کے بعد تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو؟ ف۵۳۷ یعنی اجسام میں موت وحیات پیدا کرتا ہے۔ ایک خدا ناشناس کے لیے یہ بہترین ہدایت تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ خود تیری زندگی اس کے وجود کی شاہد ہے کہ تو ایک بے جان نطفہ تھا، جس (ذات) نے اس کو انسانی صورت دی اور حیات عطا فرمائی وہ رب ہے اور زندگی کے بعد پھر زندہ اجسام کو جو موت دیتا ہے وہ پروردگار ہے، اس کی قدرت کی شہادت خود تیری اپنی موت وحیات میں موجود ہے، اس کے وجود سے بے خبر رہنا کمال جہالت و سفاہت (بے وقوفی) اور انتہائی بدنصیبی ہے۔ یہ دلیل ایسی زبردست تھی کہ اس کا جواب نمرود سے بن نہ پڑا اور اس خیال سے کہ مجمع کے سامنے اس کو لاجواب اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے اس نے کج بحثی (فضول تکرار) اختیار کی۔ ف۵۳۸ نمرود نے دو شخصوں کو بلایا، ان میں سے ایک کو قتل کیا، ایک کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ میں بھی جلاتا مارتا ہوں، یعنی کسی کو گرفتار کر کے چھوڑ دینا اس کو جلانا ہے، یہ اس کی نہایت احمقانہ بات تھی، کہاں قتل کرنا اور چھوڑنا اور کہاں موت وحیات پیدا کرنا! قتل کیے ہوئے شخص کو زندہ کرنے سے عاجز رہنا اور بجائے اس کے زندہ کے چھوڑنے کو جلانا کہنا ہی اس کی ذلت کے لیے کافی تھا۔ عقلاء پر اسی سے ظاہر ہوگیا کہ جو حجت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمائی وہ قاطع ہے اور اس کا جواب ممکن نہیں، لیکن چونکہ نمرود کے جواب میں شانِ دعویٰ پیدا ہوگئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر مناظرانہ گرفت فرمائی کہ موت وحیات کا پیدا کرنا تو تیرے مقدور (اختیار) میں نہیں، اے ربوبیت کے جھوٹے مدعی! تو اس سے سہل (آسان) کام ہی کر

فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ

تو اللہ سورج کو لاتا ہے پورب (مشرق) سے تو اس کو پچھم (مغرب) سے لے آ ف۵۳۹ تو ہوش اُڑ گئے

الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ﴿۲۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى

کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو یا اس کی طرح جو گزرا

قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ

ایک بستی پر ف۵۴۰ اور وہ ڈھئی (گری) پڑی تھی اپنی چھتوں پر ف۵۴۱ بولا اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی

دکھا جو ایک متحرک جسم کی حرکت کا بدلنا ہے۔ ف۵۳۹ یہ بھی نہ کرسکے تو ربوبیت کا دعوٰی کس منہ سے کرتا ہے! مسئلہ: اس آیت سے علم کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔ ف۵۴۰ بقولِ اکثر یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے اور بستی سے بَیْتُ الْمَقْدِس مراد ہے۔ جب بخت نصر بادشاہ نے بَیْتُ الْمَقْدِس کو ویران کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا، گرفتار کیا، تباہ کرڈالا، پھر حضرت عزیز علیہ السلام وہاں گذرے، آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا اور آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا۔ بستی کی عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہِ تعجب کہا: ''اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا'' (اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد!) اور آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا، اسی حالت میں آپ کی روح قبض کرلی گئی اور گدھا بھی مرگیا۔ یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے، اس سے ستر برس بعد اللہ تعالٰی نے شاہانِ فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالٰی انہیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی اس زمانہ میں اللہ تعالٰی نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ جب آپ کی وفات کو سو برس گذر گئے تو اللہ تعالٰی نے آپ کو زندہ کیا، پہلے آنکھوں میں جان آئی، ابھی تک تمام جسم مردہ تھا، وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا۔ یہ واقعہ شام کے وقت غروبِ آفتاب کے قریب ہوا۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: تم یہاں کتنے دن ٹھہرے؟ آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم۔ آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے۔ فرمایا: نہیں بلکہ تم سو برس ٹھہرے، اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھئے کہ ویسا ہی ہے اس میں بو تک نہ آئی اور اپنے گدھے کو دیکھئے۔ دیکھا تو وہ مرگیا تھا، گل گیا، اعضاء بکھر گئے تھے، ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں، آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے، اعضاء اپنے اپنے مواقع پر آئے، ہڈیوں پر گوشت چڑھا، گوشت پر کھال آئی، بال نکلے، پھر اس میں روح پھونکی، وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا۔ آپ نے اللہ تعالٰی کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالٰی ہر شے پر قادر ہے، پھر آپ اپنی اس سواری پر سوار ہوکر اپنے محلّہ میں تشریف لائے، سرِاقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے، عمر وہی چالیس سال کی تھی، کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا۔ اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے، وہ نابینا ہوگئی تھی، وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عزیر کا مکان ہے؟ اس نے کہا: ہاں، اور عزیر کہاں! انہیں مفقود (گم) ہوئے سو برس گذر گئے یہ کہہ کر خوب روئی۔ آپ نے فرمایا: میں عزیر ہوں۔ اس نے کہا: سبحان اللہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے مجھے سو برس مردہ رکھا، پھر زندہ کیا۔ اس نے کہا: حضرت عزیر ''مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات'' تھے، جو دعا کرتے قبول ہوتی، آپ دعا کیجئے کہ میں بینا ہوجاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں۔ آپ نے دعا فرمائی، وہ بینا ہوئی، آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اٹھ خدا کے حکم سے یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں درست ہوگئے۔ اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بیشک حضرت عزیر ہیں۔ وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلّہ میں لے گئی وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہوچکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہوچکے تھے، بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عزیر تشریف لے آئے، اہلِ مجلس نے اس کو جھٹلایا اس نے کہا: مجھے دیکھو! آپ کی دعا سے میری یہ حالت ہوگئی۔ لوگ اٹھے اور آپ کے پاس آئے آپ کے فرزند نے کہا کہ میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا۔ جسم مبارک کھول کر دکھایا گیا تو وہ موجود تھا۔ اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا، کوئی اس کا جاننے والا موجود نہ تھا، آپ نے تمام توریت حفظ پڑھ دی۔ ایک شخص نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کردی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے، اس پتہ پر جستجو کرکے توریت کا وہ مدفون نسخہ نکالا گیا اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا۔ (جمل) ف۵۴۱ کہ پہلے چھتیں گریں پھر ان پر دیواریں آپڑیں۔

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ

موت کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی

لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى

دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں بلکہ تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ ۟ وَلِنَجْعَلَكَ

کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ (کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں) اور یہ اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں

اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ

کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اٹھان دیتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ

جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جب عرض کی

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى

ابراہیم نے ف۵۴۲ اے رب میرے مجھے دکھا دے کہ کیونکر مُردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ف۵۴۳ عرض کی یقین کیوں نہیں

وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ

مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے ف۵۴۴ فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ

اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ

ہلا لے ف۵۴۵ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ف۵۴۶

ف۵۴۲ مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا۔ جوار بھاٹے میں سمندر کا پانی چڑھتا اترتا رہتا ہے، جب پانی چڑھتا تو مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں، جب اتر جاتا تو جنگل کے درندے کھاتے، جب درندے جاتے تو پرند کھاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مردے کس طرح زندہ کئے جائیں گے؟ آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: یارب! مجھے یقین ہے کہ تو مردوں کو زندہ فرمائے گا اور ان کے اجزاء دریائی جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا، لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا، ملک الموت حضرت رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے، آپ نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس خُلّت کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مردے زندہ کرے۔ تب آپ نے یہ دعا کی۔ (خازن) ف۵۴۳ اللہ تعالیٰ عالم غیب وشہادت ہے اُس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمالِ ایمان ویقین کا علم ہے باوجود اِس کے یہ سوال فرمانا کہ کیا تجھے یقین نہیں؟ اس لئے ہے کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک وشبہ کی بناء پر نہ تھا۔ (بیضاوی وجمل وغیرہ) ف۵۴۴ اور انتظار کی بے چینی رفع ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا۔ ف۵۴۵ تاکہ اچھی طرح شناخت ہو جائے۔ ف۵۴۶ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرند لیے: مور، مرغ، کبوتر، کوا۔ انہیں بحکم الٰہی ذبح کیا، ان کے پر

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾ ع مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ

اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ

خرچ کرتے ہیں و۵۴۷ اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں و۵۴۸ ہر بال میں سو

حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾ اَلَّذِيْنَ

دانے و۵۴۹ اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ

اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں و۵۵۰ پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ

اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

تکلیف دیں و۵۵۱ ان کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ

کچھ غم اچھی بات کہنا اور در گزر کرنا و۵۵۲ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد

اکھاڑے اور قیمہ کرکے ان کے اجزاء باہم خلط کردیے اور اس مجموعہ کے کئی حصے کیے۔ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا: چلے آؤ! حکمِ الٰہی سے۔ یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہوکر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہٖ پہلے کی طرح مکمل ہوکر اڑ گئے۔ سبحان اللہ و۵۴۷ خواہ خرچ کرنا واجب ہو یا نفل، تمام ابوابِ خیر کو عام ہے خواہ کسی طالب علم کو کتاب خرید کردی جائے یا کوئی شفا خانہ بنادیا جائے یا اموات کے ایصالِ ثواب کے لیے تیجہ، دسویں، بیسویں، چالیسویں کے طریقہ پر مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ و۵۴۸ اُگانے والا حقیقت میں اللہ ہی ہے دانہ کی طرف اس کی نسبت مجازی ہے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اسنادِ مجازی جائز ہے جبکہ اسناد کرنے والا غیر خدا کو "مُسْتَقِل فِي التَّصَرُّف" اعتقاد نہ کرتا ہو۔ اسی لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے، یہ مضر ہے، یہ درد کی دافع ہے، ماں باپ نے پالا، عالم نے گمراہی سے بچایا، بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ، سب میں اسنادِ مجازی ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعلِ حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے باقی سب وسائل۔ و۵۴۹ تو ایک دانہ کے سات سو دانے ہوگئے، اسی طرح راہِ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا اجر ہوجاتا ہے۔ و۵۵۰ شانِ نزول: یہ آیت حضرت عثمان غنی و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لشکرِ اسلام کے لیے ایک ہزار اونٹ مع سامان پیش کیے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار ہزار درہم صدقہ کے بارگاہِ رسالت میں حاضر کیے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے، نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے رکھ لیے اور نصف راہِ خدا میں حاضر ہیں، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم نے دیے اور جو تم نے رکھے اللہ تعالیٰ دونوں میں برکت فرمائے۔ و۵۵۱ احسان رکھنا تو یہ کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کیے اور اس کو مُکَدَّر (رنجیدہ و غمگین) کریں اور تکلیف دینا یہ کہ اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نکما تھا، ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح دباؤ دیں، یہ ممنوع فرمایا گیا۔ و۵۵۲ یعنی اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے اچھی بات کہنا اور خوش خلقی کے ساتھ جواب دینا جو اس کو ناگوار نہ گذرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کرنا۔

أَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا

ستانا ہو ف۵۵۳ اور اللہ بے پروا حلم والا ہے اے ایمان والو اپنے صدقے

صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ ۙ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا

باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر ف۵۵۴ اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ

اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے

فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا ۗ

اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا ف۵۵۵ اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا اور ان کی کہاوت جو اپنے مال

أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ

اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو ف۵۵۶ اس باغ کی سی ہے

بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ

جو بھوڑ (ریتلی زمین) پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اسے نہ پہنچے

فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٦٥﴾ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ

تو اوس کافی ہے ف۵۵۷ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۵۵۸ کیا تم میں کوئی اسے پسند رکھے گا ف۵۵۹ کہ اس کے پاس

جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۙ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ

ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا ف۵۶۰ جس کے نیچے ندیاں بہتیں اس کے لیے اس میں ہر قسم کے

ف۵۵۳ عار دلا کر یا احسان جتا کر یا اور کوئی تکلیف پہنچا کر۔ ف۵۵۴ یعنی جس طرح منافق کو رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا مال ریاکاری کے لئے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اجر ضائع نہ کرو۔ ف۵۵۵ یہ منافق ریاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے، یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روز قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے۔ ف۵۵۶ راہ خدا میں خرچ کرنے پر۔ ف۵۵۷ یہ مومن مخلص کے اعمال کی ایک مثال ہے کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ، ایسے ہی با اخلاص مومن کا صدقہ اور انفاق خواہ کم ہو یا زیادہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے۔ ف۵۵۸ اور تمہاری نیت و اخلاص کو جانتا ہے۔ ف۵۵۹ یعنی کوئی پسند نہ کرے گا کیونکہ یہ بات کسی عاقل کے گوارا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ ف۵۶۰ گرچہ اس باغ میں بھی قسم قسم کے درخت ہوں مگر کھجور اور انگور کا ذکر اس لیے کیا کہ یہ نفیس میوے ہیں۔

الثَّمَرٰتِ ۙ وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ

پھلوں سے ہے ف۵۶۱ اور اسے بڑھاپا آیا ف۵۶۲ اور اس کے ناتواں بچے ہیں ف۵۶۳ تو آیا اس پر ایک بگولا (انتہائی تیز ہوا کا چکر)

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

جس میں آگ تھی تو جل گیا ف۵۶۴ ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تم سے اپنی آیتیں کہ کہیں تم

تَتَفَكَّرُوْنَ ۠ ﴿۲۶۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ ع ۳۶/۴

دھیان لگاؤ ف۵۶۵ اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو ف۵۶۶

وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ

اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ف۵۶۷ اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ

تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

دو تو اس میں سے ف۵۶۸ اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ

غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ

بے پرواہ سراہا گیا ہے شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے ف۵۶۹ محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا ف۵۷۰

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۖۙ ﴿۲۶۸﴾ يُّؤْتِي

اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا ف۵۷۱ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اللہ

ف۵۶۱ یعنی وہ باغ فرحت انگیز و دلکشا بھی ہے اور نافع اور عمدہ جائداد بھی۔ ف۵۶۲ جو حاجت کا وقت ہوتا ہے اور آدمی کسب و معاش کے قابل نہیں رہتا۔ ف۵۶۳ جو کمانے کے قابل نہیں اور ان کی پرورش کی حاجت ہے۔ غرض وقت نہایت شدت حاجت کا ہے اور دار و مدار صرف باغ پر اور باغ بھی نہایت عمدہ ہے۔ ف۵۶۴ وہ باغ۔ تو اس وقت اس کے رنج و غم اور حسرت و یاس کی کیا انتہا ہے، یہی حال اس کا ہے جس نے اعمال حسنہ تو کیے ہوں مگر رضائے الٰہی کے لیے نہیں بلکہ ریا کی غرض سے، اور وہ اس گمان میں ہو کہ میرے پاس نیکیوں کا ذخیرہ ہے مگر جب شدتِ حاجت کا وقت یعنی قیامت کا دن آئے تو اللہ تعالٰی ان اعمال کو نامقبول کردے، اس وقت اس کو کتنا رنج اور کتنی حسرت ہوگی۔ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ کے علم میں یہ آیت کس باب میں نازل ہوئی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ مثال ہے ایک دولت مند شخص کے لیے جو نیک عمل کرتا ہو پھر شیطان کے اغوا سے گمراہ ہو کر اپنی تمام نیکیوں کو ضائع کردے۔ (مدارک و خازن) ف۵۶۵ اور سمجھو کہ دنیا فانی اور عاقبت آنی ہے۔ ف۵۶۶ مسئلہ: اس سے کسب کی اباحت اور اموال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہوتی ہے۔ (خازن و مدارک) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آیت صدقہ نافلہ و فرضیہ دونوں کو عام ہو۔ (تفسیر احمدی) ف۵۶۷ خواہ وہ غلے ہوں یا پھل یا معادن وغیرہ۔ ف۵۶۸ شان نزول: بعض لوگ خراب مال صدقہ میں دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ مسئلہ: مصدق یعنی صدقہ وصول کرنے والے کو چاہیے کہ وہ متوسط مال لے، نہ بالکل خراب نہ سب سے اعلٰی۔ ف۵۶۹ کہ اگر خرچ کروگے، صدقہ دوگے تو نادار ہو جاؤ گے۔ ف۵۷۰ یعنی بخل کا اور زکوٰۃ و صدقہ نہ دینے کا۔ اس آیت میں یہ لطیفہ ہے کہ شیطان کسی طرح بخل کی خوبی ذہن نشین نہیں کرسکتا اس لیے وہ یہی کرتا ہے کہ خرچ کرنے سے ناداری کا اندیشہ دلا کر روکے۔ آج کل جو لوگ خیرات کو روکنے پر مُصر (ڈٹے ہوئے) ہیں وہ بھی اسی حیلہ سے کام لیتے ہیں۔ ف۵۷۱ صدقہ دینے پر اور خرچ کرنے پر۔

الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ

حکمت دیتا ہے ف۵۷۲ جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ

اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے اور تم جو خرچ کرو ف۵۷۳ یا منت

مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا

مانو ف۵۷۴ اللہ کو اس کی خبر ہے ف۵۷۵ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اگر خیرات

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے ف۵۷۶

وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ

اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے انہیں راہ

عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ف۵۷۷ ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو اچھی چیز دو

خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

تو تمہارا ہی بھلا ہے ف۵۷۸ اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیے اور جو مال دو

مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ

تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیے جاؤ گے ان فقیروں کے لیے جو

ف۵۷۲ حکمت سے یا قرآن وحدیث وفقہ کا علم مراد ہے یا تقویٰ یا نبوت۔ (مدارک وخازن) ف۵۷۳ نیکی میں خواہ بدی میں۔ ف۵۷۴ طاعت کی یا گناہ کی۔ ''نذر'' عرف میں ہدیہ اور پیشکش کو کہتے ہیں اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے، اسی لیے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی۔ نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لئے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل (خرچ کرنے کی جگہ) مقرر کرے، مثلاً کسی نے یہ کہا: یارب! میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کردے کہ فلاں بیمار کو تندرست کردے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لیے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے۔ (ردالمحتار) ف۵۷۵ وہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔ ف۵۷۶ صدقہ خواہ فرض ہو یا نفل جب اخلاص سے اللہ کے لیے دیا جائے اور ریا سے پاک ہو تو خواہ ظاہر کرکے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں۔ **مسئلہ:** لیکن صدقہ فرض کا ظاہر کرکے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر۔ **مسئلہ:** اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لیے ظاہر کرکے دے تو یہ اظہار بھی افضل ہے۔ (مدارک) ف۵۷۷ آپ بشیر ونذیر داعی بنا کر بھیجے گئے ہیں آپ کا فرض دعوت پر تمام ہو جاتا ہے اس سے زیادہ جُہد (کوشش کرنا) آپ پر لازم نہیں۔ **شانِ نزول:** قبلِ اسلام مسلمانوں کی یہود سے رشتہ داریاں تھیں اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے، مسلمان ہونے کے بعد انہیں یہود کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور انہوں نے اس لیے ہاتھ روکنا چاہا کہ ان کے اس طرزِ عمل سے یہود اسلام کی طرف مائل ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵۷۸ تو دوسروں پر اس کا احسان نہ جتاؤ۔

أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ

راہ خدا میں روکے گئے ف۵۷۹ زمین میں چل نہیں سکتے ف۵۸۰ نادان انہیں

الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ ج لَا يَسْأَلُونَ

تونگر سمجھے بچنے کے سبب ف۵۸۱ تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا ف۵۸۲ لوگوں سے سوال

النَّاسَ إِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ع (۲۷۳) الَّذِينَ

نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے وہ جو

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ

اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ف۵۸۳ ان کے لیے ان کا نیگ (اجر) ہے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (۲۷۴) الَّذِينَ

ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم وہ جو

يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ

سود کھاتے ہیں ف۵۸۴ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے

ف۵۷۹ یعنی صدقات مذکورہ جو آیۂ "وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ" میں ذکر ہوئے ان کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعت الٰہی پر روکا۔ شانِ نزول: یہ آیت اہل صفہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی، یہ ہجرت کرکے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے نہ یہاں ان کا مکان تھا، نہ قبیلہ کنبہ، نہ ان حضرات نے شادی کی تھی، ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآن کریم سیکھنا، دن میں جہاد کے کام میں رہنا۔ آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے۔ ف۵۸۰ کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسب معاش کرسکیں۔ ف۵۸۱ یعنی چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لیے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں۔ ف۵۸۲ کہ مزاج میں تواضع و انکسار ہے، چہروں پر ضعف کے آثار ہیں، بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں۔ ف۵۸۳ یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ نے راہِ خدا میں چالیس ہزار دینار خرچ کیے تھے، دس ہزار رات میں اور دس ہزار دن میں اور دس ہزار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے حق میں نازل ہوئی، جب کہ آپ کے پاس فقط چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا۔ آپ نے ان چاروں کو خیرات کردیا، ایک رات میں، ایک دن میں، ایک کو پوشیدہ، ایک کو ظاہر۔ فائدہ: آیت کریمہ میں نفقۂ لیل کو نفقۂ نہار (رات کے خرچ کرنے کو دن کے خرچ کرنے) پر اور نفقۂ سر کو نفقۂ علانیہ (چھپا کر خرچ کرنے کو دکھا کر خرچ کرنے) پر مقدم فرمایا گیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ چھپا کر دینا ظاہر کرکے دینے سے افضل ہے۔ ف۵۸۴ اس آیت میں سود کی حرمت اور سود خواروں کی شامت کا بیان ہے۔ سود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں، بعض ان میں سے یہ ہیں کہ سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل و عوض کے لینا ہے یہ صریح ناانصافی ہے۔ دوم سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے۔ سوم سود کے رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرض حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ چہارم سود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سود خوار اپنے مدیون (مقروضوں) کی تباہی و بربادی کا خواہش مند رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی سود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خوار اور اس کے کارپرداز اور سودی

وقف لازم

الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ

چھو کر مخبوط بنا دیا ہو وف۵۸۵ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی

فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا وف۵۸۶ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے وف۵۸۷ اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ ؕ

دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے وف۵۸۸ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو وف۵۸۹ اور بڑھاتا ہے خیرات کو وف۵۹۰

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکر بڑا گنہگار بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے رب کے پاس ہے

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم اے ایمان والو اللہ سے

اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ

ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو وف۵۹۱ پھر اگر ایسا

دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا: وہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ وف۵۸۵ معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہوسکتا گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سود خوار کا ایسا ہی حال ہوگا کہ سود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گر گر پڑے گا۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ علامت اس سود خوار کی ہے جو سود کو حلال جانے۔ وف۵۸۶ یعنی حرمت نازل ہونے سے قبل جو لیا اس پر مواخذہ نہیں۔ وف۵۸۷ جو چاہے امر فرمائے، جو چاہے ممنوع و حرام کرے، بندے پر اس کی اطاعت لازم ہے۔ وف۵۸۸ مسئلہ: جو سود کو حلال جانے وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر ایک حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔ وف۵۸۹ اور اس کو برکت سے محروم کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی اس سے نہ صدقہ قبول کرے، نہ حج، نہ جہاد، نہ صلہ (رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنا)۔ وف۵۹۰ اس کو زیادہ کرتا ہے اور اس میں برکت فرماتا ہے دنیا میں اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔ وف۵۹۱ شانِ نزول: یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور ان کی گراں قدر سودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں۔ اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطالبہ بھی واجب الترک ہیں اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں۔

تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ

نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا ۵۹۲ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا

رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ

اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ ۵۹۳ نہ تمہیں نقصان ہو ۵۹۴ اور اگر قرضدار

عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہے اگر

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ

جانو ۵۹۵ اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۵۹۶ اے ایمان والو جب

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ

تم ایک مقرر مدت تک کسی دَین کا لین دین کرو ۵۹۷ تو اسے لکھ لو ۵۹۸ اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا

بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

ٹھیک ٹھیک لکھے ۵۹۹ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے ۶۰۰ تو اسے لکھ دینا چاہیے

۳۸ ع ۸ ۲

۵۹۲ یہ وعید و تہدید میں مبالغہ و تشدید ہے، کس کی مجال کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے، چنانچہ ان اصحاب نے اپنے سودی مطالبہ چھوڑے اور یہ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہمیں کیا تاب! اور تائب ہوئے۔ ۵۹۳ زیادہ لے کر۔ ۵۹۴ راس المال گھٹا کر۔ ۵۹۵ قرضدار اگر تنگدست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا جزو یا کل معاف کردینا سبب اجر عظیم ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ۵۹۶ یعنی نہ ان کی نیکیاں گھٹائی جائیں نہ بدیاں بڑھائی جائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سب سے آخری آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکیس روز دنیا میں تشریف فرما رہے اور ایک قول میں نو شب اور ایک میں سات، لیکن شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ سب سے آخر آیت رِبوٰا نازل ہوئی۔ ۵۹۷ خواہ وہ دَین مبیع ہو یا ثمن، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بیع سلم مراد ہے۔ بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے اور مبیع مشتری (خریدار) کو سپرد کرنے کے لیے ایک مدت معین کرلی جائے۔ اس بیع کے جواز کے لیے جنس، نوع، صفت، مقدار، مدت اور مکانِ ادا اور مقدار راس المال ان چیزوں کا معلوم ہونا شرط ہے۔ ۵۹۸ یہ لکھنا مستحب ہے۔ فائدہ اس کا یہ ہے کہ بھول چوک اور مدیون کے انکار کا اندیشہ نہیں رہتا۔ ۵۹۹ اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کرے، نہ فریقین میں سے کسی کی رورعایت۔ ۶۰۰ حاصل معنی یہ کہ کوئی کاتب لکھنے سے منع نہ کرے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وثیقہ نویسی (عہد و پیمان لکھنے) کا علم دیا، بے تغییر و تبدیل دیانت و امانت کے ساتھ لکھے۔ یہ کتابت ایک قول پر فرض کفایہ ہے، اور ایک قول پر فرض عین بشرط فراغ کاتب جس صورت میں اس کے سوا اور نہ پایا جائے، اور ایک قول پر مستحب، کیونکہ اس میں مسلمان کی حاجت برآری (حاجت پوری کرنے) اور نعمتِ علم کا شکر ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے یہ کتابت فرض تھی پھر ''لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ'' سے منسوخ ہوئی۔

وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ

اور جس پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ

شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ

سکے ف۱۰۱ تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کر لو اپنے

رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ

مردوں میں سے ف۱۰۲ پھر اگر دو مرد نہ ہوں ف۱۰۳ تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو

مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

پسند کرو ف۱۰۴ کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلاوے

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا

اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں ف۱۰۵ اور اسے بھاری نہ جانو کہ دَین چھوٹا ہو

اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کر لو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی

وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا

اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست

ف۱۰۱ یعنی اگر مدیون مجنون یا ناقص العقل یا بچہ یا شیخ فانی ہو یا گونگا ہونے یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنے مدعا کا بیان نہ کر سکتا ہو۔ **ف۱۰۲** گواہ کے لیے حریت و بلوغ مع اسلام شرط ہے۔ کفار کی گواہی صرف کفار پر مقبول ہے۔ **ف۱۰۳ مسئلہ:** تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں ہو سکتے جیسے کہ بچہ جننا، باکرہ ہونا اور نسائی عیوب ان میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے۔ **مسئلہ:** حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں، صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے۔ اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت بھی مقبول ہے۔ (مدارک و احمدی) **ف۱۰۴** جن کا عادل ہونا تمہیں معلوم ہو اور جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد رکھتے ہو۔ **ف۱۰۵ مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے۔ جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انہیں گواہی کا چھپانا جائز نہیں۔ یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے، لیکن حدود میں گواہ کو اظہار و اخفاء کا اختیار ہے بلکہ اخفا افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستاری کرے گا، لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری گیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو۔ گواہ اتنی احتیاط کر سکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے، گواہی میں یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا۔

بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا

(ہاتھوں ہاتھ) ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں ف۶۰۶ اور جب خرید و فروخت

تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ

کرو تو گواہ کرلو ف۶۰۷ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) ف۶۰۸ اور جو ایسا کرو تو یہ

فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ

عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ

جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو ف۶۰۹ اور لکھنے والا نہ پاؤ ف۶۱۰ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا ف۶۱۱

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا ف۶۱۲ اپنی امانت ادا کرے ف۶۱۳ اور اللہ سے ڈرے جو

رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ

اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ ف۶۱۴ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے ف۶۱۵ اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ

تمہارے کاموں کو جانتا ہے اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر

ع ۳۵

ف۶۰۶ چونکہ اس صورت میں لین دین ہوکر معاملہ ختم ہوگیا اور کوئی اندیشہ باقی نہ رہا نیز ایسی تجارت اور خرید و فروخت بکثرت جاری رہتی ہے، اس میں کتابت و اشہاد (لکھت پڑھت اور گواہ بنانے) کی پابندی شاق وگراں ہوگی۔ ف۶۰۷ یہ مستحب ہے، کیونکہ اس میں احتیاط ہے۔ ف۶۰۸ ''یُضَآرَّ'' میں دو احتمال ہیں مجہول و معروف ہونے کے، قراءۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما اوّل کی اور قراءۃ عمر رضی اللہ عنہ ثانی کی مؤید ہے۔ **پہلی تقدیر** پر معنی یہ ہیں کہ اہل معاملہ کاتبوں اور گواہوں کو ضرر نہ پہنچائیں، اس طرح کہ وہ اگر اپنی ضرورتوں میں مشغول ہوں تو انہیں مجبور کریں اور ان کے کام چھڑائیں یا حقِ کتابت نہ دیں یا گواہ کو سفرِ خرچ نہ دیں اگر وہ دوسرے شہر سے آیا ہو۔ **دوسری تقدیر** پر معنی یہ ہیں کہ کاتب وشاہد اہل معاملہ کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ باوجود فرصت وفراغت کے نہ آئیں یا کتابت میں تحریف و تبدیل، زیادتی وکمی کریں۔ ف۶۰۹ اور قرض کی ضرورت پیش آئے۔ ف۶۱۰ اور وثیقہ و دستاویز کی تحریر کا موقع نہ ملے تو اطمینان کے لیے۔ ف۶۱۱ یعنی کوئی چیز دائن (قرض دینے والے) کے قبضہ میں گروی کے طور پر دے دو۔ **مسئلہ:** یہ مستحب ہے اور حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک یہودی کے پاس گروی رکھ کر بیس صاع جَو لیے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ف۶۱۲ یعنی مدیون جس کو دائن نے امین سمجھا تھا۔ ف۶۱۳ اس امانت سے دَین مراد ہے۔ ف۶۱۴ کیونکہ اس میں صاحب حق کے حق کا ابطال ہے۔ یہ خطاب گواہوں کو ہے کہ وہ جب شہادت کی اقامت و اَدا کے لیے طلب کیے جائیں تو حق کو نہ چھپائیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب مدیونوں کو ہے کہ وہ اپنے نفس پر شہادت دینے میں تامل نہ کریں۔ ف۶۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور گواہی کو چھپانا ہے۔

تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ

تم ظاہر کرو جو کچھ ف۶۱۶ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ف۶۱۷ تو جسے چاہے گا

یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ

بخشے گا ف۶۱۸ اور جسے چاہے گا سزا دے گا ف۶۱۹ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے رسول

الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا ف۶۲۰ اللہ اور اس کے

وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫

فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو ف۶۲۱ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے ف۶۲۲

وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ٘ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا یُكَلِّفُ

اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا ف۶۲۳ تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی

ف۶۱۶ بدی۔ ف۶۱۷ انسان کے دل میں دو طرح کے خیالات آتے ہیں: ایک بطور وسوسہ کے، اُن سے دل کا خالی کرنا انسان کی مَقدِرت (طاقت واختیار) میں نہیں، لیکن وہ ان کو برا جانتا ہے اور عمل میں لانے کا ارادہ نہیں کرتا ان کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں، اس پر مؤاخذہ نہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دلوں میں جو وسوسے گذرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جب تک کہ وہ انہیں عمل میں نہ لائیں یا ان کے ساتھ کلام نہ کریں، یہ وسوسے اس آیت میں داخل نہیں۔ دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مؤاخذہ ہوگا، اور انہیں کا بیان اس آیت میں ہے۔ **مسئلہ:** کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کر کے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو کر نہ سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مؤاخذہ کیا جائے گا۔ شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوانی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیہ "اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ" اور حدیثِ حضرت عائشہ ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اس پر عقاب کیا جاتا ہے۔ **مسئلہ:** اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا، پھر اس پر نادم ہوا، استغفار کیا تو اللہ اس کو معاف فرمائے گا۔ ف۶۱۸ اپنے فضل سے اہلِ ایمان کو۔ ف۶۱۹ اپنے عدل سے۔ ف۶۲۰ زجاج نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں نماز، زکوٰۃ، روزے، حج کی فرضیت اور طلاق، ایلاء، حیض و جہاد کے احکام اور انبیاء کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین نے اس تمام کی تصدیق فرمائی اور قرآن اور اس کے جملہ شرائع و احکام کے مُنَزَّلُ مِنَ اللّٰهِ (اللہ کی طرف سے نازل) ہونے کی تصدیق کی۔ ف۶۲۱ یہ اصول و ضروریات ایمان کے چار مرتبے ہیں: (۱) **"اللہ پر ایمان لانا"** یہ اس طرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ واحد، اَحد ہے، اس کا کوئی شریک و نظیر نہیں، اس کے تمام اسمائے حسنیٰ و صفات عُلیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شے پر قدیر ہے اور اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ (۲) **"ملائکہ پر ایمان لانا"** یہ اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں، معصوم ہیں، پاک ہیں، اللہ کے اور اس کے رسولوں کے درمیان احکام و پیام کے وسائط (واسطے) ہیں۔ (۳) **"اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا"** اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریق وحی بھیجیں بیشک و شبہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغییر، تبدیل، تحریف سے محفوظ ہے اور محکم اور متشابہ پر مشتمل ہے۔ (۴) **"رسولوں پر ایمان لانا"** اس طرح پر کہ ایمان لائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا، اس کی وحی کے امین ہیں، گناہوں سے پاک معصوم ہیں، ساری خلق سے افضل ہیں، ان میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں۔ ف۶۲۲ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے، بعض کا انکار کیا۔ ف۶۲۳ تیرے حکم و ارشاد کو۔

اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا

جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی ف۶۲۴ اے رب ہمارے

تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا

ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں ف۶۲۵ یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (طاقت)

بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ٚ وَ اغْفِرْ لَنَا ٚ وَ ارْحَمْنَا ٚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر (رحم) کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۠ ﴿۲۸۶﴾

کافروں پر ہمیں مدد دے

ع ٤٠ | ٨

اٰیاتھا ٢٠٠	٣ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِیَّةٌ ٨٩	رکوعاتھا ٢٠

سورۂ آل عمران مدنیہ ہے ف۱ ، اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ۟ۙ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؕ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں ف۲ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا اس نے تم پر یہ سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ۙ ﴿۳﴾ مِنْ

اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل

ف۶۲۴ یعنی ہر جان کو عمل نیک کا اجر و ثواب اور عمل بد کا عذاب و عقاب ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو طریق دعا کی تلقین فرمائی کہ وہ اس طرح اپنے پروردگار سے عرض کریں۔ ف۶۲۵ اور سہو سے تیرے کسی حکم کی تعمیل میں قاصر رہیں۔ ف۱ سورۂ آل عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی، اس میں دو سو آیتیں، تین ہزار چار سو اسی کلمہ، چودہ ہزار پانچ سو بیس حروف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت وفدِ نجران کے حق میں نازل ہوئی جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا، اس میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا، ایک عاقب جس کا نام عبد المسیح تھا، یہ شخص امیرِ قوم تھا اور بغیر اس کی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ دوسرا سیّد جس کا نام اَیہم تھا، یہ شخص اپنی قوم کا معتمدِ اعظم اور مالیات کا افسرِ اعلیٰ تھا۔ خورد و نوش اور رسد وں (ذخیرہ اندوزی) کے تمام انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے تھے۔ تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ تھا، یہ شخص نصاریٰ کے تمام علماء اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا۔ سلاطینِ روم اس کے علم اور اس کی دینی عظمت کے لحاظ سے اس کا اکرام و ادب کرتے تھے۔ یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑی شان و شکوہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

اتاری لوگوں کو راہ دکھاتی اور فیصلہ اتارا بے شک وہ جو اللّٰہ کی آیتوں سے منکر ہوئے ف۳

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى

ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللّٰہ غالب بدلہ لینے والا ہے اللّٰہ پر کچھ چھپا

عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ؕ۝۵ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی

نہیں زمین میں نہ آسمان میں وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے

الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۶ هُوَ الَّذِیْۤ

ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے ف۴ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا ف۵ وہی ہے جس نے

اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ

تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں ف۶ وہ کتاب کی اصل ہیں ف۷ اور دوسری وہ ہیں جن کے

قصد سے آئے اور مسجدِ اقدس میں داخل ہوئے، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اس وقت نمازِ عصر ادا فرما رہے تھے، ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آ گیا اور انہوں نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب شرق متوجہ ہو کر نماز شروع کر دی۔ فراغ کے بعد حضور اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلّم سے گفتگو شروع کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا: تم اسلام لاؤ! کہنے لگے: ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا: یہ غلط ہے، یہ دعویٰ جھوٹا ہے، تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعویٰ روکتا ہے کہ اللّٰہ کی اولاد ہے، اور تمہاری صلیب پرستی روکتی ہے اور تمہارا خنزیر کھانا روکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتائیے ان کا باپ کون ہے؟ اور سب کے سب بولنے لگے۔ حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے! انہوں نے اقرار کیا۔ پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حَیٌّ لَایَمُوْت ہے، اس کے لیے موت محال ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر موت آنے والی ہے! انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا۔ پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور ان کا حافظِ حقیقی اور روزی دینے والا ہے! انہوں نے کہا: ہاں۔ حضور نے فرمایا: کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں؟ کہنے لگے نہیں۔ فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اللّٰہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں! انہوں نے اقرار کیا۔ حضور (صلی اللّٰہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بغیر تعلیمِ الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ حضور نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے، پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے، بچوں کی طرح غذا دیے گئے، کھاتے، پیتے تھے، عوارضِ بشری رکھتے تھے، انہوں نے اس کا اقرار کیا۔ حضور نے فرمایا: پھر وہ کیسے اِلٰہ ہو سکتے ہیں! جیسا کہ تمہارا گمان ہے۔ اس پر وہ سب ساکت رہ گئے اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا۔ اس پر سورۂ آلِ عمران کی اول سے کچھ اوپر اسی آیتیں نازل ہوئیں۔

فائدہ: صفاتِ الٰہیہ میں "حَیّ" بمعنی دائم باقی کے ہے یعنی ایسا ہمیشگی رکھنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو۔ قیوم وہ ہے جو قائم بالذات ہو اور خلق اپنی دنیوی اور اُخروی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اس کی تدبیر فرمائے۔ **ف۳** اس میں وفدِ نجران کے نصرانی بھی داخل ہیں **ف۴** مرد، عورت، گورا، کالا، خوبصورت، بدشکل وغیرہ۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: تمہارا مادۂ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع ہوتا ہے، پھر اتنے ہی دن علقہ یعنی خون بستہ (جمے ہوئے خون) کی شکل میں ہوتا ہے، پھر اتنے ہی دن پارۂ گوشت کی صورت میں رہتا ہے، پھر اللّٰہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق، اس کی عمر، اس کے عمل، اس کا انجام کار یعنی اس کی سعادت و شقاوت لکھتا ہے، پھر اس میں روح ڈالتا ہے۔ تو اُس کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت ہی کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے، اسی پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور داخلِ جہنم ہوتا ہے، اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے، اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخلِ جنت ہو جاتا ہے۔ **ف۵** اس میں بھی نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کی عبادت کرتے تھے۔ **ف۶** جس میں کوئی احتمال و اشتباہ نہیں۔ **ف۷** کہ احکام میں ان

مُتَشٰبِهٰتٌؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ

معنی میں اشتباہ ہے ف۸ وہ جن کے دلوں میں کجی ہے ف۹ وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے

مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ﳘ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا

ہیں ف۱۰ گمراہی چاہنے ف۱۱ اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو ف۱۲ اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم

اللّٰهُ ﳕ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ

ہے ف۱۳ اور پختہ علم والے ف۱۴ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ف۱۵ سب ہمارے رب کے پاس سے ہے ف۱۶

وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ

اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے ف۱۷ اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے

هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ

ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا اے رب ہمارے بے شک تو

جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۹﴾ ع

سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے ف۱۸ اس دن کے لیے جس میں کوئی شبہ نہیں ف۱۹ بے شک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا ف۲۰

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ

بے شک وہ جو کافر ہوئے ف۲۱ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ سے انہیں کچھ

اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿۱۰﴾ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ

نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں جیسے فرعون والوں

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم | وقف لازم | وقف منزل | ع ۹

کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، اور حلال و حرام میں انہیں پر عمل۔ ف۸ وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی ہیں۔ ان میں سے کونسی وجہ مراد ہے یہ اللہ ہی جانتا ہے، یا جس کو اللہ تعالیٰ اس کا علم دے۔ ف۹ یعنی گمراہ اور بد مذہب لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں۔ ف۱۰ اور اس کے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل) ف۱۱ اور شک و شبہ میں ڈالنے (جمل) ف۱۲ اپنی خواہش کے مطابق باوجودیکہ وہ تاویل کے اہل نہیں۔ (جمل وخازن) ف۱۳ حقیقت میں (جمل) اور اپنے کرم و عطا سے جس کو وہ نوازے۔ ف۱۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: آپ فرماتے تھے کہ میں "رَاسِخِین فِی العِلْم" سے ہوں، اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں ان میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "راسخ فی العلم" وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو، اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ "راسخ فی العلم" وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں: تقویٰ اللہ کا، تواضع لوگوں سے، زہد دنیا سے، مجاہدہ نفس کے ساتھ۔ (خازن) ف۱۵ کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو معنی اس کی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا حکمت ہے۔ ف۱۶ محکم ہو یا متشابہ۔ ف۱۷ اور راسخ علم والے کہتے ہیں۔ ف۱۸ حساب یا جزا کے واسطے۔ ف۱۹ وہ روز قیامت ہے۔ ف۲۰ تو جس کے دل میں کجی ہو وہ ہلاک ہوگا اور جو تیرے منت و احسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہوگا، نجات پائے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کِذب "منافی اُلوہیت" ہے، لہٰذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اس کی نسبت سخت بے ادبی۔ (مدارک و ابوسعود وغیرہ) ف۲۱ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہوکر۔

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ

اور ان سے اگلوں کا طریقہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا

وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ

اور اللہ کا عذاب سخت فرما دو کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہو گے

وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ

اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے ؎۲۲ اور وہ بہت ہی برا بچھونا بے شک تمہارے لیے نشانی تھی ؎۲۳

فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ

دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے ؎۲۴ ایک جتھا (گروہ) اللہ کی راہ میں لڑتا ؎۲۵ اور دوسرا کافر ؎۲۶

يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دُونا سمجھیں اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے ؎۲۷

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ

بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے ضرور دیکھ کر سیکھنا ہے لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت ؎۲۸

مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ

اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی

؎۲۲ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہود کو جمع کر کے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی، تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں، تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ قریش تو فنونِ حرب (جنگی ہُنر ومہارت) سے ناآشنا ہیں، اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہوں گے اور قتل کیے جائیں گے، گرفتار کیے جائیں گے، ان پر جزیہ مقرر ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا۔ ؎۲۳ اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مومنین (جمل) ؎۲۴ جنگ بدر میں۔ ؎۲۵ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے اصحاب ان کی کل تعداد تین سو تیرہ تھی، ستتر مہاجر اور دو سو چھتیس انصار، مہاجرین کے صاحبِ رایت (جن کے ہاتھ میں پرچم تھا دہ) حضرت علی مرتضی تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما۔ اس کل لشکر میں دو گھوڑے ستر اونٹ اور چھ زرہ، آٹھ تلواریں تھیں اور اس واقعہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے، چھ مہاجر اور آٹھ انصار۔ ؎۲۶ کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی ان کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا اور ان کے پاس سو گھوڑے تھے اور سات سو اونٹ اور بکثرت زرہ اور ہتھیار تھے۔ (جمل) ؎۲۷ خواہ اس کی تعداد قلیل ہی ہو اور سروسامان کی کتنی ہی کمی ہو۔ ؎۲۸ تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق وامتیاز ظاہر ہو،

الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ

ہے ف۲۹ اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا ف۳۰ تم فرماؤ کیا میں تمہیں اس سے ف۳۱ بہتر چیز

ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

بتادوں پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ستھری بیبیاں ف۳۲ اور اللہ کی خوشنودی ف۳۳ اور اللہ بندوں کو

بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

دیکھتا ہے ف۳۴ وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ ۚ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے صبر والے ف۳۵ اور سچے ف۳۶ اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ

اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے ف۳۷ اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۳۸

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

اور فرشتوں نے اور عالموں نے ف۳۹ انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا

جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: ''اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً ''۔ ف۲۹ اس سے کچھ عرصہ نفع پہنچتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ متاعِ دنیا کو ایسے کام میں خرچ کرے جس میں اس کی عاقبت کی درستی اور سعادتِ آخرت ہو۔ ف۳۰ جنت۔ تو چاہیے کہ اس کی رغبت کی جائے اور دنیائے ناپائیدار کی فانی مرغوبات سے دل نہ لگایا جائے۔ ف۳۱ متاعِ دنیا سے۔ ف۳۲ جو زنانہ عوارض اور ہر ناپسند و قابلِ نفرت چیز سے پاک۔ ف۳۳ اور یہ سب سے اعلیٰ نعمت ہے۔ ف۳۴ اور ان کے اعمال و احوال جانتا اور ان کی جزا دیتا ہے۔ ف۳۵ جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور گناہوں سے باز رہیں۔ ف۳۶ جن کے قول اور ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں۔ ف۳۷ اس میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا و استغفار کرنے والے بھی، یہ وقت خلوت و اجابت دعا کا ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر سے ندا کرے اور تم سوتے رہو۔ ف۳۸ شانِ نزول: اَحبارِ شام میں سے دو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ نبی آخر الزماں کے شہر کی یہی صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے۔ جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور کے شکل و شمائل توریت کے مطابق دیکھ کر حضور کو پہچان لیا اور عرض کیا: آپ محمد ہیں؟ حضور نے فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کیا کہ آپ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ فرمایا: سوال کرو! انہوں نے عرض کیا کہ کتابُ اللّٰہ میں سب سے بڑی شہادت کون سی ہے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو سن کر وہ دونوں حَبر (یہودی عالم) مسلمان ہو گئے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظّمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے، جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبہ کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے۔ ف۳۹ یعنی انبیاء و اولیاء نے۔

الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

حکمت والا بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے ف۴۰ اور پھوٹ میں نہ پڑے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ

کتابی ف۴۱ مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا ف۴۲ اپنے دلوں کی جلن سے ف۴۳ اور جو اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ

آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے پھر اے محبوب اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرمادو میں اپنا منہ اللہ

وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ط وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ

کے حضور جھکائے ہوں اور جو میرے پیرو ہوئے ف۴۴ اور کتابیوں اور ان پڑھوں سے فرماؤ ف۴۵

ءَاَسْلَمْتُمْ ط فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ج وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ

کیا تم نے گردن رکھی ف۴۶ پس اگر وہ گردن رکھیں جب تو راہ پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا

الْبَلٰغُ ط وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

دینا ہے ف۴۷ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ لا وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ

اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے ف۴۸ اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو

بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ لا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی یہ ہیں وہ جن کے

ف۴۰ اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں۔ یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں اس آیت میں ان کے دعوے کو باطل کر دیا۔ ف۴۱ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں وارد ہوئی، جنہوں نے اسلام کو چھوڑا اور انہوں نے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت میں اختلاف کیا۔ ف۴۲ وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی نعت و صفت دیکھ چکے اور انہوں نے پہچان لیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی کتب الٰہیہ میں خبریں دی گئی ہیں۔ ف۴۳ یعنی ان کے اختلاف کا سبب ان کا حسد اور منافع دنیویہ کی طمع ہے۔ ف۴۴ یعنی میں اور میرے متبعین ہمہ تن (یکسوئی سے پورے طور پر) اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور مطیع ہیں، "ہمارا دین" دین توحید ہے، جس کی صحت تمہیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہو چکی ہے تو اس میں تمہارا ہم سے جھگڑا کرنا بالکل باطل ہے۔ ف۴۵ جتنے کافر غیر کتابی ہیں وہ اُمّیّٖن میں داخل ہیں، انہیں میں سے عرب کے مشرکین بھی ہیں۔ ف۴۶ اور دین اسلام کے حضور سر نیاز خم کیا یا باوجود براہین بیّنہ قائم ہونے کے تم ابھی تک اپنے کفر پر ہو۔ یہ دعوت اسلام کا ایک پیرایہ ہے، اور اس طرح انہیں دین حق کی طرف بلایا جاتا ہے۔ ف۴۷ وہ تم نے پورا کرہی دیا اس سے انہوں نے نفع نہ اٹھایا تو نقصان میں وہ رہے۔ اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں۔ ف۴۸ جیسا کہ بنی اسرائیل نے صبح کو ایک ساعت کے اندر تینتالیس نبیوں کو قتل کیا، پھر جب ان میں سے ایک سو بارہ عابدوں نے اُٹھ کر انہیں نیکیوں کا حکم دیا اور بدیوں سے منع کیا تو اسی روز شام کو انہیں بھی قتل کر دیا۔ اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ کے یہود کو توبیخ ہے کیونکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی ہیں۔

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ٘ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ

عمل اکارت گئے دنیا و آخرت میں ف۴۹ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ف۵۰ کیا تم نے

تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ

انہیں نہ دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ف۵۱ کتابُ اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں

لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ

کہ وہ ان کا فیصلہ کرے پھر ان میں کا ایک گروہ اس سے روگرداں ہو کر پھر جاتا ہے ف۵۲ یہ جرأت ف۵۳

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۪ وَّ غَرَّهُمْ فِیْ

انہیں اس لیے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دنوں ف۵۴ اور ان کے

دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ

دین میں انہیں فریب دیا اس جھوٹ نے جو باندھتے تھے ف۵۵ تو کیسی ہوگی جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اس دن کے لیے جس میں شک

فِیْهِ۫ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ

نہیں ف۵۶ اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا یوں عرض کر

ف۴۹ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہوجاتے ہیں۔ ف۵۰ کہ انہیں عذاب الٰہی سے بچائے۔ ف۵۱ یعنی یہود کو کہ انہیں توریت شریف کے علوم و احکام سکھائے گئے تھے جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اوصاف و احوال اور دینِ اسلام کی حقانیت کا بیان ہے۔ اس سے لازم آتا تھا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں اور انہیں قرآن کریم کی طرف دعوت دیں تو وہ حضور پر اور قرآن شریف پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی تعمیل کریں لیکن ان میں سے بہتوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس تقدیر پر آیت میں ''مِنَ الْكِتَاب'' سے توریت اور ''كِتَابُ اللّٰه'' سے قرآن شریف مراد ہے۔ ف۵۲ شانِ نزول: اس آیت کے شانِ نزول میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ آئی ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم بیت المدراس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کو اسلام کی دعوت دی۔ نعیم ابن عمرو اور حارث ابن زید نے کہا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلّم) آپ کس دین پر ہیں؟ فرمایا: ملت ابراہیمی پر۔ وہ کہنے لگے: حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہودی تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: توریت لاؤ! ابھی ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہوجائے گا۔ اس پر نہ جمے اور منکر ہوگئے، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اس تقدیر پر آیت میں ''كِتَابُ اللّٰه'' سے توریت مراد ہے۔ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ یہودِ خیبر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور توریت میں ایسے گناہ کی سزا پتھر مار مار کر ہلاک کردینا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ یہودیوں میں اونچے خاندان کے تھے اس لیے انہوں نے ان کا سنگسار کرنا گوارا نہ کیا اور اس معاملہ کو بایں امید سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس لائے کہ شاید آپ سنگسار کرنے کا حکم نہ دیں مگر حضور نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم دیا، اس پر یہود طیش میں آئے اور کہنے لگے کہ اس گناہ کی یہ سزا نہیں آپ نے ظلم کیا۔ حضور نے فرمایا کہ فیصلہ توریت پر رکھو۔ کہنے لگے: یہ انصاف کی بات ہے۔ توریت منگائی گئی اور عبداللہ بن صوریا یہود کے بڑے عالم نے اس کو پڑھا، اس میں آیت رجم آئی، جس میں سنگسار کرنے کا حکم تھا، عبداللہ نے اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کو چھوڑ گیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے اس کا ہاتھ ہٹا کر آیت پڑھ دی یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد و عورت جنہوں نے زنا کیا تھا حضور کے حکم سے سنگسار کیے گئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵۳ کتاب الٰہی سے روگردانی کرنے کی۔ ف۵۴ یعنی چالیس دن یا ایک ہفتہ پھر کچھ غم نہیں۔ ف۵۵ اور ان کا یہ قول تھا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، وہ ہمیں گناہوں پر عذاب نہ کرے گا مگر بہت تھوڑی مدت ف۵۶ اور وہ روز قیامت ہے۔

اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ

اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت

تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ اِنَّكَ

چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۲۶) تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی

سب کچھ کر سکتا ہے ف۵۷ تو رات کا حصہ دن میں ڈالے اور دن کا حصہ رات میں

الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘

ڈالے ف۵۸ اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے ف۵۹

وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (۲۷) لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ

اور جسے چاہے بے گنتی دے مسلمان کافروں کو اپنا دوست

اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ

نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا ف۶۰ اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ (تعلق)

فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةًؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗؕ وَ اِلَى

نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ف۶۱ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ

اللّٰهِ الْمَصِیْرُ (۲۸) قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ

ہی کی طرف پھرنا ہے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب

ف۵۷ شانِ نزول: فتح مکہ کے وقت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی امت کو ملکِ فارس و روم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود و منافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے: کہاں محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلّم) اور کہاں فارس و روم کے ملک! وہ بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کار حضور کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔ **ف۵۸** یعنی کبھی رات کو بڑھائے دن کو گھٹائے اور کبھی دن کو بڑھا کر رات کو گھٹائے یہ تیری قدرت ہے، تو فارس و روم سے ملک لے کر غلامانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) کو عطا کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے! **ف۵۹** ''مُردہ سے زندہ کا نکالنا'' اس طرح ہے جیسے کہ زندہ انسان کو نطفۂ بے جان سے، اور پرند کے زندہ بچے کو بے روح انڈے سے، اور زندہ دل مؤمن کو مردہ دل کافر سے، اور ''زندہ سے مردہ نکالنا'' اس طرح جیسے کہ زندہ انسان سے نطفۂ بے جان، اور زندہ پرند سے بے جان انڈا، اور زندہ دل ایمان دار سے مردہ دل کافر۔ **ف۶۰ شانِ نزول:** حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ اَحزاب کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں، میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل ان سے مدد حاصل کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی۔ **ف۶۱** کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے، انہیں راز دار بنانا، ان سے موالات کرنا ناجائز ہے، اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔

اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کو معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۛ وَّمَا

قابو ہے جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی ف۶۲ اور جو

عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ

بُرا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا ف۶۳

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ

اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم

تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا ف۶۴ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

بخشنے والا مہربان ہے تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا ف۶۵ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ

لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ

کو خوش نہیں آتے کافر بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل

وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ لا ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ

اور عمران کی آل کو سارے جہان سے ف۶۶ یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے ف۶۷ اور اللہ

معانقۃ ۴ ع ٣ / ١١

ف۶۲ یعنی روزِ قیامت ہر نفس کو اعمال کی جزا ملے گی اور اس میں کچھ کمی و کوتاہی نہ ہوگی۔ ف۶۳ یعنی میں نے یہ برا کام نہ کیا ہوتا۔ ف۶۴ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہوسکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم قریش کے پاس ٹھہرے، جنہوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کیے تھے اور انہیں سجا سجا کر ان کو سجدہ کررہے تھے۔ حضور نے فرمایا: اے گروہ قریش! خدا کی قسم! تم اپنے آباء حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے دین کے خلاف ہوگئے۔ قریش نے کہا کہ ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کریں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبت الٰہی کا دعویٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع و فرمانبرداری کے بغیر قابل قبول نہیں، جو اس دعوے کا ثبوت دینا چاہے حضور کی غلامی کرے۔ اور حضور نے بت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضور کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ ف۶۵ یہی اللہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت بغیر اطاعتِ رسول نہیں ہوسکتی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ ف۶۶ یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحٰق و یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ہیں اور انہیں کے دین پر ہیں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود! اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے۔ ف۶۷ ان میں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی۔

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ

سنتا جانتا ہے جب عمران کی بی بی نے عرض کی ف۶۸ اے رب میرے میں تیرے لیے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ

بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا

میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے ف۶۹ تو تو مجھ سے قبول کر لے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا پھر جب

وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ

اسے جنا بولی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی ف۷۰ اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی

وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ

اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں ف۷۱ اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ف۷۲ اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری

وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ

پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا ف۷۳

وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا

اور اسے اچھا پروان چڑھایا ف۷۴ اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی

ف۶۸ عمران دو ہیں: ایک عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون کے والد ہیں، دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ مریم کے والد ہیں۔ دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے۔ یہاں دوسرے عمران مراد ہیں، ان کی بی بی صاحبہ کا نام حنّہ بنت فاقوذا ہے، یہ مریم علیہا السلام کی والدہ ہیں۔ ف۶۹ اور تیری عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اس کے متعلق نہ ہو، بیت المقدس کی خدمت اس کے ذمہ ہو۔ علماء نے واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضرت زکریا و عمران دونوں ہم زلف تھے۔ فاقوذا کی دختر ایشاع جو حضرت یحیٰی کی والدہ ہیں اور ان کی بہن حنّہ جو فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریم کی والدہ ہیں، وہ عمران کی بی بی تھیں۔ ایک زمانہ تک حنّہ کے اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آگیا اور مایوسی ہوگئی۔ یہ صالحین کا خاندان تھا اور یہ سب لوگ اللّٰہ کے مقبول بندے تھے۔ ایک روز حنّہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچے کو بھرا (کھلا) رہی تھی۔ یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ یارب! اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کے لیے حاضر کردوں۔ جب وہ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر نے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ اگر لڑکی ہوگئی تو! وہ اس قابل کہاں ہے؟ اس زمانہ میں لڑکوں کو خدمت بیت المقدس کے لیے دیا جاتا تھا اور لڑکیاں عوارضِ نسائی اور زنانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں، اس لیے ان صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حنّہ کے وضعِ حمل سے قبل عمران کا انتقال ہوگیا۔ ف۷۰ حنّہ نے یہ کلمہ اعتذار کے طور پر (یعنی عذر بیان کرتے ہوئے) کہا اور ان کو حسرت و غم ہوا کہ لڑکی ہوئی تو نذر کس طرح پوری ہوسکے گی؟ ف۷۱ کیونکہ یہ لڑکی اللّٰہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے۔ یہ صاحبزادی حضرت مریم تھیں اور اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اجمل و افضل تھیں۔ ف۷۲ مریم کے معنی عابدہ ہیں۔ ف۷۳ اور نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا۔ حنّہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا۔ یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں ان کا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ شریف میں حجبہ کا، چونکہ حضرت مریم ان کے امام اور ان کے صاحب قربان کی دختر تھیں اور ان کا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور اہلِ علم کا خاندان تھا، اس لیے ان سب نے جن کی تعداد ستائیس تھی، حضرت مریم کو لینے اور ان کا تکفُّل (دیکھ بھال) کرنے کی رغبت کی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا: میں ان کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میرے گھر میں ان کی خالہ ہیں۔ معاملہ اس پر ختم ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے، قرعہ حضرت زکریا ہی کے نام پر نکلا۔ ف۷۴ حضرت مریم

الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۗ قَالَتْ

نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے ف۷۵ کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے ف۷۶

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً

یہاں ف۷۷ پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری

طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي

اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز

الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

پڑھ رہا تھا ف۷۸ بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی ف۷۹ تصدیق کرے گا

وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ

اور سردار ف۸۰ اور ہمیشہ کے لیے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے ف۸۱ بولا اے میرے رب میرے لڑکا کہاں

غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۗ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا

سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا ف۸۲ اور میری عورت بانجھ ف۸۳ فرمایا اللہ یوں ہی کرتا ہے جو

ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔ ف۷۵ بے فصل میوے جو جنت سے اترتے اور حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا۔ ف۷۶ حضرت مریم نے صغرسنی میں کلام کیا جبکہ وہ پالنے (جھولے) میں پرورش پارہی تھیں، جیسا کہ ان کے فرزند حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام فرمایا۔ مسئلہ: یہ آیت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق (کرامات) ظاہر فرماتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا: جو ذات پاک مریم کو بے وقت، بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے، وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہوجانے کے بعد فرزند عطا کرے۔ بایں خیال آپ نے دعا کی جس کا اگلی آیت میں بیان ہے۔ ف۷۷ یعنی محراب بیت المقدس میں دروازے بند کرکے دعا کی۔ ف۷۸ حضرت زکریا علیہ السلام عالم کبیر تھے۔ قربانیاں بارگاہ الٰہی میں آپ ہی پیش کیا کرتے تھے اور مسجد شریف میں بغیر آپ کے اذن کے کوئی داخل نہیں ہوسکتا تھا۔ جس وقت محراب میں آپ نماز میں مشغول تھے اور باہر آدمی دخول کی اجازت کا انتظار کررہے تھے، دروازہ بند تھا، اچانک آپ نے ایک سفید پوش جوان دیکھا، وہ حضرت جبریل تھے، انہوں نے آپ کو فرزند کی بشارت دی، جو ''اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ'' میں بیان فرمائی گئی۔ ف۷۹ کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے ''کُن'' فرما کر بغیر باپ کے پیدا کیا، اور ان پر سب سے پہلے ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے والے حضرت یحییٰ ہیں، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔ یہ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی تھے۔ حضرت یحییٰ کی والدہ اپنی بہن حضرت مریم سے ملیں تو انہیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا۔ حضرت مریم نے فرمایا: میں بھی حاملہ ہوں۔ حضرت یحییٰ کی والدہ نے کہا: اے مریم! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔ ف۸۰ ''سید'' اس رئیس کو کہتے ہیں جو مخدوم و مطاع ہو۔ حضرت یحییٰ مومنین کے سردار اور علم و حلم و دین میں ان کے رئیس تھے۔ ف۸۱ حضرت زکریا علیہ السلام نے براہِ تعجب عرض کیا: ف۸۲ اور عمر ایک سو بیس سال کی ہوچکی۔ ف۸۳ ان کی عمر اٹھانوے سال کی۔ مقصود سوال سے یہ ہے کہ بیٹا

يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

چاہے ۸۴ عرض کی اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی کردے ۸۵ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ

سے بات نہ کرے مگر اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر ۸۶ اور کچھ دن رہے (شام) اور تڑکے (صبح)

وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ

اس کی پاکی بول اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا ۸۷ اور خوب ستھرا کیا ۸۸

وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ

اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا ۸۹ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو ۹۰ اور اس کے لیے سجدہ کر

وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ

اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں ۹۱

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ص وَمَا

اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم

كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ

ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے ۹۲ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ

يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي

تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی ۹۳ جس کا نام ہے مسیح عیسٰی مریم کا بیٹا رودار ہوگا ۹۴

کس طرح عطا ہوگا؟ آیا میری جوانی لوٹائی جائے گی اور بی بی کا بانجھ ہونا دور کیا جائے گا یا ہم دونوں اپنے حال پر رہیں گے۔ ۸۴ بڑھاپے میں فرزند عطا کرنا اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں۔ ۸۵ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہوتا کہ میں اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہوں۔ ۸۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بند رہی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جس میں جوارح (اعضاء) صحیح و سالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہوسکے اور یہ علامت اس لیے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو۔ ۸۷ کہ باوجود عورت ہونے کے بیت المقدس کی خدمت کے لیے نذر میں قبول فرمایا اور یہ بات ان کے سوا کسی عورت کو میسر نہ آئی۔ اسی طرح ان کے لیے جنتی رزق بھیجنا، حضرت زکریا کو ان کا کفیل بنانا، یہ حضرت مریم کی برگزیدگی ہے۔ ۸۸ مرد رسیدگی سے اور گناہوں سے اور بقول بعضے زنانے عوارض سے۔ ۸۹ کہ بغیر باپ کے بیٹا دیا اور ملائکہ کا کلام سنوایا۔ ۹۰ جب فرشتوں نے یہ کہا تو حضرت مریم نے اتنا طویل قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آگیا اور پاؤں پھٹ کر خون جاری ہوگیا۔ ۹۱ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلّم کو غیب کے علوم عطا فرمائے۔ ۹۲ باوجود اس کے آپ کا ان واقعات کی اطلاع دینا دلیل قوی ہے اس کی کہ آپ کو غیبی علوم عطا فرمائے گئے۔ ۹۳ یعنی ایک فرزند کی۔ ۹۴ صاحب جاہ و منزلت۔

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ

دنیا اور آخرت میں اور قرب والا ف۹۵ اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے (جھولے) میں ف۹۶

وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ

اور پکی عمر میں ف۹۷ اور خاصوں میں ہوگا بولی اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو

يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا

کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا ف۹۸ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور اللہ اسے سکھائے گا کتاب اور حکمت

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ

اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ

جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ

میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں ف۹۹ تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں

فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ

پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے ف۱۰۰ اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سپید (سفید) داغ والے کو ف۱۰۱

وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ

اور میں مردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے ف۱۰۲ اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع

ف۹۵ بارگاہِ الٰہی میں۔ ف۹۶ بات کرنے کی عمر سے قبل ف۹۷ آسمان سے نزول کے بعد۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے، جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجال کو قتل کریں گے۔ ف۹۸ اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط (ملاپ) سے ہوتا ہے، تو مجھے بچہ کس طرح عطا ہوگا نکاح سے یا یونہی بغیر مرد کے؟ ف۹۹ جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے۔ ف۱۰۰ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں۔ آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی، پھر اس میں پھونک ماری، تو وہ اڑنے لگی۔ چمگادڑ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ (زیادہ قوی ہے) کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں۔ ف۱۰۱ جس کا برص عام ہوگیا ہو اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوں، چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امرِ علاج میں یدِ طولیٰ (بڑی مہارت) رکھتے تھے، اس لیے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے۔ وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا تھا، ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضرِ خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اس کے پاس خود حضرت تشریف لے

بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا

کر رکھتے ہو ف۱۰۳ بے شک ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ

آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کروں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں ف۱۰۴

وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ

اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک میرا تمہارا

وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيْسٰى

سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پوجو ف۱۰۵ یہ ہے سیدھا راستہ پھر جب عیسیٰ نے

مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ

ان سے کفر پایا ف۱۰۶ بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ف۱۰۷ ہم

جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے۔ ف۱۰۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا: ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا، جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا، جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے، آپ نے اس کی بہن سے فرمایا: ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذن الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اس کے اولاد ہوئی۔ ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا، آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی، وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا، اولاد ہوئی۔ ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا۔ ایک سام بن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گذر چکے تھے، لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں۔ آپ ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے: ''اَجِبْ رُوْحَ اللّٰہِ'' (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو جواب دیں) یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوفزدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوگئی، اس ہول (خوف) سے ان کا نصف سر سفید ہوگیا، پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ انہیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہوگیا، اور باذن اللّٰہ فرمانے میں رد ہے نصارٰی کا جو حضرت مسیح کی اُلُوہیت کے قائل تھے۔ ف۱۰۳ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والتسلیمات نے بیماروں کو اچھا کیا اور مردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھائیے! تو آپ نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر رکھتے ہو، میں اس کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اسی سے ثابت ہوا کہ غیب کے علوم انبیاء کا معجزہ ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہر ہوا، آپ آدمی کو بتا دیتے تھے جو وہ کل کھا چکا اور آج کھائے گا اور جو اگلے وقت کے لیے تیار کر رکھا۔ آپ کے پاس بچے بہت سے جمع ہو جاتے تھے، آپ انہیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر فلاں چیز تیار ہوئی ہے، تمہارے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے، فلاں چیز تمہارے لیے اٹھا رکھی ہے، بچے گھر جاتے روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے گھر والے وہ چیز دیتے اور ان سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا؟ بچے کہتے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے، تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپ کے پاس آنے سے روکا اور کہا: وہ جادوگر ہیں، ان کے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو تلاش کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: وہ یہاں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے؟ انہوں نے کہا: سؤر ہیں۔ فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ اب جو دروازہ کھولتے ہیں تو سب سؤر ہی سؤر تھے۔ الحاصل غیب کی خبریں دینا انبیاء کا معجزہ ہے اور بے وساطت انبیاء کوئی بشر امور غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ ف۱۰۴ جو شریعت موسیٰ علیہ السلام میں حرام تھیں جیسے کہ اونٹ کے گوشت، مچھلی، کچھ پرند۔ ف۱۰۵ یہ اپنی عبدیت کا اقرار اور اپنی ربوبیت کی نفی ہے۔ اس میں نصارٰی کا رد ہے۔ ف۱۰۶ یعنی جب حضرت عیسیٰ

اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ

دین خدا کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ف۱۰۸ اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو

اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ

تو نے اُتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے اور کافروں نے مکر کیا ف۱۰۹ اور اللہ نے ان کے ہلاک کی

اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ ع اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤى اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ

خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے ف۱۱۰ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا ف۱۱۱

وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ

اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا ف۱۱۲ اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا اور تیرے

اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ

پیروؤں کو ف۱۱۳ قیامت تک تیرے منکروں پر ف۱۱۴ غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے

فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

تو میں تم میں فیصلہ فرما دوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو تو وہ جو کافر ہوئے

علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا کہ یہود اپنے کفر پر قائم ہیں اور آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں اور اتنی آیات باہرات اور معجزات سے اثر پذیر نہیں ہوئے اور اس کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے پہچان لیا تھا کہ آپ ہی وہ مسیح ہیں جن کی توریت میں بشارت دی گئی ہے اور آپ ان کے دین کو منسوخ کریں گے تو جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے دعوت کا اظہار فرمایا تو یہ ان پر بہت شاق گزرا اور وہ آپ کے ایذا و قتل کے درپے ہوئے اور آپ کے ساتھ انہوں نے کفر کیا۔ ف۱۰۷ حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر اول ایمان لائے یہ بارہ اشخاص تھے۔ ف۱۰۸ مسئلہ: اس آیت سے ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت۔ ف۱۰۹ یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا۔ ف۱۱۰ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کا یہ بدلہ دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی شباہت (شکل و صورت) اس شخص پر ڈال دی جو ان کے قتل کے لیے آمادہ ہوا تھا چنانچہ یہود نے اس کو اسی شبہ پر قتل کر دیا۔ مسئلہ: لفظ "مکر" لغت عرب میں "ستر" یعنی پوشیدگی کے معنی میں ہے۔ اسی لیے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر اچھے مقصد کے لیے ہو تو محمود اور کسی قبیح غرض کے لیے ہو تو مذموم ہوتی ہے، مگر اردو زبان میں یہ لفظ فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے، اس لیے ہرگز شان الٰہی میں نہ کہا جائے گا، اور اب چونکہ عربی میں بھی بمعنی خداع کے معروف ہو گیا ہے، اس لیے عربی میں بھی شان الٰہی میں اس کا اطلاق جائز نہیں آیت میں جہاں کہیں وارد ہوا وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے۔ ف۱۱۱ یعنی تمہیں کفار قتل نہ کر سکیں گے۔ (مدارک وغیرہ) ف۱۱۲ آسمان پر محل کرامت اور مقر ملائکہ میں بغیر موت کے۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ میری امت پر خلیفہ ہو کر نازل ہوں گے، صلیب توڑیں گے، خنازیر کو قتل کریں گے، چالیس سال رہیں گے، نکاح فرمائیں گے، اولاد ہوگی، پھر آپ کا وصال ہوگا، وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ اور وسط میں میرے اہل بیت میں سے مہدی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام منارۂ شرقی دمشق پر نازل ہوں گے۔ یہ بھی وارد ہوا کہ حجرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میں مدفون ہوں گے۔ ف۱۱۳ یعنی مسلمانوں کو جو آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ ف۱۱۴ جو یہود ہیں۔

فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب کروں گا اور ان کا کوئی

نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

مددگار نہ ہوگا اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ ان کا نیگ (اجر)

اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ

انہیں بھرپور دے گا اور ظالم اللہ کو نہیں بھاتے یہ ہم تم پر پڑھتے ہیں کچھ

الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ

آیتیں اور حکمت والی نصیحت عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے ف۱۱۵

خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا

اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو

تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ

شک والوں میں نہ ہونا پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم

الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ

آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم تم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى

اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مُباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ

لعنت ڈالیں ف۱۱۶ یہی بے شک سچا بیان ہے ف۱۱۷ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ف۱۱۸

ف۱۱۵ شانِ نزول: نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور سے کہنے لگے: آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں؟ فرمایا: ہاں، اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے **کلمے** جو کنواری بتول عذراء کی طرف القاء کیے گئے۔ نصاریٰ یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد! کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے؟ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ (مَعَاذَ اللّٰہ) اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے۔ تو جب انہیں اللہ کی مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔ **ف۱۱۶** جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ نجران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مُباہلہ کی دعوت دی (یعنی فریقین کا ایک دوسرے کیلئے اس طرح بد دعا کرنا کہ جو جھوٹا ہو وہ ہلاک ہو جائے مباہلہ کہلاتا ہے۔) تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کر لیں کل آپ کو جواب دیں گے۔ جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے **عبد المسیح** آپ

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ

اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ فسادیوں کو

بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾ؑ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا

جانتا ہے تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں

وَبَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا

یکساں ہے ف۱۱۹ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں ف۱۲۰ اور ہم میں کوئی ایک دوسرے

بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا

کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا ف۱۲۱ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ

مسلمان ہیں اے کتاب والو ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو توریت و

التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ

انجیل تو نہ اتری مگر ان کے بعد تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ سنتے ہو یہ جو

کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ اے جماعت نصارٰی تم پہچان چکے کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑو اور گھر کو لوٹ چلو۔ یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ اور علی حضور کے پیچھے ہیں (رضی اللہ تعالٰی عنہم) اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔ نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا: اے جماعت نصارٰی! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالٰی پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے۔ ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔ یہ سن کر نصارٰی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے۔ آخر کار انہوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لیے تیار نہ ہوئے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا، اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصارٰی ہلاک ہو جاتے۔ ف۱۱۷ کہ حضرت عیسٰی اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان کا وہ حال ہے جو اوپر مذکور ہو چکا۔ ف۱۱۸ اس میں نصارٰی کا بھی رد ہے اور تمام مشرکین کا بھی۔ ف۱۱۹ اور قرآن اور توریت اور انجیل اس میں مختلف نہیں۔ ف۱۲۰ نہ حضرت عیسٰی کو نہ حضرت عزیر کو نہ اور کسی کو۔ ف۱۲۱ جیسا کہ یہود و نصارٰی نے احبار و رہبان (یہودی علماء و عیسائی راہبوں) کو بنایا کہ انہیں سجدے کرتے اور ان کی عبادتیں کرتے۔ (جمل) ف۱۲۲ شان نزول: نجران کے نصارٰی اور یہود کے احبار میں مباحثہ ہوا یہودیوں کا دعوٰی تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانیوں کا یہ دعوٰی تھا کہ آپ نصرانی تھے۔ یہ نزاع بہت بڑھا تو فریقین نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کو حَکَم مانا اور آپ سے فیصلہ چاہا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور علمائے توریت و انجیل پر ان کا کمال جہل ظاہر کر دیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا دعوٰی ان کے کمال جہل کی دلیل ہے۔ یہودیت و نصرانیت توریت و انجیل کے نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جن پر توریت نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسٰی جن پر انجیل نازل ہوئی، ان کا زمانہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دو ہزار برس کے قریب ہوا ہے اور توریت و انجیل کسی میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا باوجود اس کے آپ کی نسبت یہ دعوٰی جہل و حماقت کی انتہا ہے۔

هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ

تم ہو ف۱۲۳ اس میں جھگڑے جس کا تمہیں علم تھا ف۱۲۴ تو اس میں ف۱۲۵ مجھ سے کیوں جھگڑتے ہو جس کا

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ

تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۱۲۶ ابراہیم نہ

يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا

نہ تھے ف۱۲۷ بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے ف۱۲۸ اور یہ

النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآىِٕفَةٌ

نبی ف۱۲۹ اور ایمان والے ف۱۳۰ اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے کتابیوں کا ایک گروہ

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا

دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کر دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور

يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ

انہیں شعور نہیں ف۱۳۱ اے کتابیو اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود

تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ

گواہ ہو ف۱۳۲ اے کتابیو حق میں باطل کیوں ملاتے ہو ف۱۳۳ اور حق کیوں

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَقَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا

چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں خبر ہے اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا ف۱۳۴ وہ جو

ع ۸ ۱۵

ف۱۲۳ اے اہل کتاب! تم ف۱۲۴ اور تمہاری کتابوں میں اس کی خبر دی گئی تھی یعنی نبی آخر الزماں صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظہور اور آپ کی نعت وصفت کی جب یہ سب کچھ جان پہچان کر بھی تم حضور پر ایمان نہ لائے اور تم نے اس میں جھگڑا کیا۔ ف۱۲۵ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی کہتے ہیں۔ ف۱۲۶ حقیقت حال یہ ہے کہ ف۱۲۷ تو نہ کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہوسکتا ہے نہ کسی مشرک کا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں یہود و نصاریٰ پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں۔ ف۱۲۸ اور ان کے عہد نبوت میں ان پر ایمان لائے اور ان کی شریعت پر عامل رہے۔ ف۱۲۹ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم ف۱۳۰ اور آپ کے امتی۔ ف۱۳۱ شانِ نزول: یہ آیت حضرت معاذ بن جبل و حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) کے حق میں نازل ہوئی جن کو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے۔ اس میں بتایا گیا کہ یہ ان کی ہوس خام (فضول خواہش) ہے، وہ ان کو گمراہ نہ کر سکیں گے۔ ف۱۳۲ اور تمہاری کتابوں میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہیں اور ان کا دین سچا دین۔ ف۱۳۳ اپنی کتابوں میں تحریف وتبدیل کر کے۔

بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ

ایمان والوں پر اُترا ۱۳۵ صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ

لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ(۷۲)ۚۖ وَ لَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْؕ قُلْ اِنَّ

شاید وہ پھر جائیں ۱۳۶ اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہے تم فرما دو کہ

الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ

اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ۱۳۷ (یقین کا ہے کا نہ لاؤ) اس کا کہ کسی کو ملے ۱۳۸ جیسا تمہیں ملا یا کوئی تم پر حجت لا سکے

عِنْدَ رَبِّكُمْؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ

تمہارے رب کے پاس ۱۳۹ تم فرما دو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۷۳)ۚۙ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

وسعت والا علم والا ہے اپنی رحمت سے ۱۴۰ خاص کرتا ہے جسے چاہے ۱۴۱ اور اللہ بڑے فضل

الْعَظِیْمِ(۷۴) وَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖۤ

والا ہے اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا

اِلَیْكَۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ

کر دے گا ۱۴۲ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھیر کر نہ دے گا مگر جب تک تو اس کے

عَلَیْهِ قَآىٕمًاؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌۚ

سر پر کھڑا رہے ۱۴۳ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان پڑھوں ۱۴۴ کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں

ف۱۳۴ اور انہوں نے باہم مشورہ کرکے یہ مکر سوچا۔ ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف۔ ف۱۳۶ شان نزول: یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے مکر کیا کرتے تھے۔ خیبر کے علماءِ یہود کے بارہ شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ مکر سوچا کہ ان کی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہو جائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفٰے صلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم وہ نبی موعود نہیں ہیں جن کی ہماری کتابوں میں خبر ہے تاکہ اس حرکت سے مسلمانوں کو دین میں شبہ پیدا ہو، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ان کا یہ راز فاش کر دیا اور ان کا یہ مکر نہ چل سکا اور مسلمان پہلے سے خبردار ہو گئے۔ ف۱۳۷ اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے۔ ف۱۳۸ دین و ہدایت اور کتاب و حکمت اور شرف فضیلت۔ ف۱۳۹ روز قیامت۔ ف۱۴۰ یعنی نبوت و رسالت سے۔ ف۱۴۱ مسئلہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے، اس میں استحقاق کا دخل نہیں۔ (خازن) ف۱۴۲ شان نزول: یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں ظاہر فرمایا گیا کہ ان میں دو قسم کے لوگ ہیں: امین و خائن۔ بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال ان کے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم و کاست وقت پر ادا کر دیں جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام جن کے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اُوقیہ (تقریباً ۲ من ۱۲ کلو) سونا امانت رکھا تھا آپ نے اس کو ویسا ہی ادا کیا اور بعض اہل کتاب میں اتنے بد دیانت ہیں کہ تھوڑے پر بھی ان کی نیت بگڑ جاتی ہے جیسے کہ فنحاص بن عازوراء جس کے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی، مانگتے وقت اس سے مکر گیا۔ ف۱۴۳ اور جب ہی دینے والا اس کے پاس سے ہٹے وہ مال امانت ہضم کر جاتا ہے۔ ف۱۴۴ یعنی غیر کتابیوں۔

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ

اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں ف۱۴۵ ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا

وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

اور پرہیزگاری کی اور بے شک پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے

وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ف۱۴۶ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ

کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ

عذاب ہے ف۱۴۷ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل (ملاوٹ) کرتے ہیں کہ تم سمجھو

مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا

یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا

وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ باندھتے ہیں ف۱۴۸ کسی

كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ

آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اُسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے ف۱۴۹ پھر وہ لوگوں

ف۱۴۵ کہ اس نے اپنی کتابوں میں دوسرے دین والوں کے مال ہضم کر جانے کا حکم دیا ہے، باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں کوئی ایسا حکم نہیں۔ **ف۱۴۶ شانِ نزول:** یہ آیت یہود کے احبار اور ان کے رؤساء ابورافع و کنانہ بن ابی الحقیق اور کعب بن اشرف و حُیَی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا وہ عہد چھپایا تھا جو سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم پر ایمان لانے کے متعلق ان سے توریت میں لیا گیا۔ انہوں نے اس کو بدل دیا اور بجائے اس کے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ انہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور زر حاصل کرنے کے لیے کیا۔ **ف۱۴۷** مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام فرمائے اور نہ ان کی طرف نظر رحمت کرے، نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے اور انہیں دردناک عذاب ہے۔ اس کے بعد سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے اس آیت کو تین مرتبہ پڑھا۔ حضرت ابوذر راوی نے کہا کہ وہ لوگ ٹوٹے اور نقصان میں رہے، یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ حضور نے فرمایا: ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور اپنے تجارتی مال کو جھوٹی قسم سے رواج دینے والا۔ حضرت ابوامامہ کی حدیث میں ہے: سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کا حق مارنے کے لئے قسم کھائے، اللہ اس پر جنت حرام کرتا ہے اور دوزخ لازم کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو۔ فرمایا: اگرچہ ببول کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ **ف۱۴۸ شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت و

لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا

سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ف۱۵۰ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ف۱۵۱ ہوجاؤ اس سبب سے کہ

كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ

تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو ف۱۵۲ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا ف۱۵۳ کہ

تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ط اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ

فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھیرالو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ

اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ

ع ۸ / ۹ / ۱۶

تم مسلمان ہولیے ف۱۵۴ اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا ف۱۵۵ جو میں تم کو

كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ

کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ف۱۵۶ کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے ف۱۵۷ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا

وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ط قَالُوْٓا

اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی

اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى

ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہوجاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ

اس ف۱۵۸ کے بعد پھرے ف۱۵۹ تو وہی لوگ فاسق ہیں ف۱۶۰ تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں ف۱۶۱ اور اسی کے حضور

انجیل کی تحریف کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا۔ ف۱۴۹ اور کمال علم و عمل عطا فرمائے اور گناہوں سے معصوم کرے۔ ف۱۵۰ یہ انبیاء سے ناممکن ہے اور ان کی طرف ایسی نسبت بہتان ہے۔ شانِ نزول: نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہم انہیں رب مانیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں۔ اس آیت کے شانِ نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہا: یا محمد! آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں؟ حضور نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں، نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا، نہ مجھے اس لیے بھیجا۔ ف۱۵۱ ربانی کے معنی عالم فقیہ اور عالم باعمل اور نہایت دیندار کے ہیں۔ ف۱۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہیے کہ آدمی اللہ والا ہوجائے جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہوا اس کا علم ضائع اور بیکار ہے۔ ف۱۵۳ اللہ تعالیٰ یا اس کا کوئی نبی۔ ف۱۵۴ ایسا کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ ف۱۵۵ حضرت علی مرتضیٰ (کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (علیہ السلام) اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں۔ ف۱۵۶ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم ف۱۵۷ اس طرح کہ ان کے صفات و احوال اس کے مطابق ہوں جو کتب انبیاء میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ ف۱۵۸ عہد ف۱۵۹ اور آپ نے

اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَیْهِ

گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۱۶۲ خوشی سے ف۱۶۳ اور مجبوری سے ف۱۶۴ اور اسی کی طرف

یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ

پھیریں گے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو اترا ابراہیم

وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰى

اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں پر اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ

وَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ۪ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ٘ وَ نَحْنُ لَهٗ

اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ف۱۶۵ اور ہم اسی کے حضور

مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ

گردن جھکائے ہیں اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا

وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ كَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا

اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اٹھانے والوں میں) سے ہے کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان

بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ

لا کر کافر ہوگئے ف۱۶۶ اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول ف۱۶۷ سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں ف۱۶۸

وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓىٕكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَیْهِمْ

اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر

لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۷﴾ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ

لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس میں رہیں نہ ان پر سے

والے نبی محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے سے اعراض کرے۔ ف۱۶۰ خارج از ایمان۔ ف۱۶۱ بعد عہد لیے جانے کے اور دلائل واضح ہونے کے باوجود۔ ف۱۶۲ ملائکہ اور انسان و جنات۔ ف۱۶۳ دلائل میں نظر کر کے اور انصاف اختیار کر کے اور یہ اطاعت ان کو فائدہ دیتی اور نفع پہنچاتی ہے۔ ف۱۶۴ کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے، جیسا کہ کافر عندالموت وقتِ یاس (مرتے وقت زندگی سے مایوس ہوکر) ایمان لاتا ہے، یہ ایمان اس کو قیامت میں نفع نہ دے گا۔ ف۱۶۵ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کے منکر ہوگئے۔ ف۱۶۶ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپ کے وسیلہ سے دعائیں کرتے تھے اور آپ کی نبوت کے مُقِر (ماننے اور تسلیم کرنے والے) تھے، اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے۔ جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو حسداً آپ کا انکار کرنے لگے اور کافر ہوگئے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے توفیقِ ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہوگئی۔ ف۱۶۷ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ ف۱۶۸ اور وہ روشن معجزات دیکھ چکے تھے۔

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۙ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے مگر جنھوں نے اس کے بعد توبہ کی ف۱۶۹

وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ

اور آپا (خودکو) سنبھالا تو ضرور اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک وہ جو ایمان لا کر

اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ف۱۷۰ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی ف۱۷۱ اور وہی ہیں

الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ

بہکے ہوئے وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ان میں کسی سے

اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ اپنی خلاصی کو دے ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع

دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی یار نہیں

ع ۹ / ۱۷

ف۱۶۹ اور کفر سے باز آئے۔ شانِ نزول: حارث ابن سُوَید انصاری کو کفار کے ساتھ جا ملنے کے بعد ندامت ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے دریافت کریں کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تب وہ مدینہ منورہ میں تائب ہوکر حاضر ہوئے اور سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ ف۱۷۰ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی، جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کیا، پھر کفر میں اور بڑھے، اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اور قرآن کے ساتھ کفر کیا، اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت دیکھ کر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کے ظہور کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں اور شدید ہوگئے۔ ف۱۷۱ اس حال میں یا وقتِ موت یا اگر وہ کفر پر مرے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو ف۱۷۲ اور تم جو کچھ خرچ کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا

اللہ کو معلوم ہے سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے مگر وہ جو

حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا توریت اترنے سے پہلے تم فرماؤ توریت

بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

لا کر پڑھو اگر سچے ہو ف۱۷۳ تو اس کے بعد جو

الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ قف

اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۷۴ تو وہی ظالم ہیں تم فرماؤ اللہ سچا ہے

فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ

تو ابراہیم کے دین پر چلو ف۱۷۵ جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے بے شک سب میں پہلا

ف۱۷۲ "بِرّ" سے تقویٰ وطاعت مراد ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات کا یعنی واجبہ ہوں یا نافلہ سب اس میں داخل ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اسے رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔ (خازن) عمر بن عبدالعزیز شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے، ان سے کہا گیا: اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے؟ فرمایا: شکر مجھے محبوب ومرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں۔ (مدارک) بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاری مدینے میں بڑے مالدار تھے انہیں اپنے اموال میں بیرحا (باغ) بہت پیارا تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا: مجھے اپنے اموال میں بیرحا سب سے پیارا ہے میں اس کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں، حضور نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابوطلحہ نے بایمائے حضور (آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کے کہنے پر) اپنے اقارب اور بنی عم (چچا کی اولاد) میں اس کو تقسیم کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری کو لکھا کہ میرے لیے ایک باندی خرید کر بھیج دو! جب وہ آئی تو آپ کو بہت پسند آئی، آپ نے یہ آیت پڑھ کر اللہ کے لیے اس کو آزاد کر دیا۔ ف۱۷۳ شانِ نزول: یہود نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور اپنے آپ کو ملّتِ ابراہیمی پر خیال کرتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے، آپ کھاتے ہیں! تو آپ ملّتِ ابراہیمی پر کیسے ہوئے؟ حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم پر حلال تھیں، یہود کہنے لگے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں، حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھیں اور ہم تک حرام ہی چلی آئیں، اس پر اللہ تبارک وتعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا گیا کہ یہود کا یہ دعویٰ غلط ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب پر حلال تھیں حضرت یعقوب نے کسی سبب سے ان کو اپنے اوپر حرام فرمایا اور یہ حرمت ان کی اولاد میں باقی رہی، یہود نے اس کا انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت اس مضمون پر ناطق ہے اگر تمہیں انکار ہے تو توریت لاؤ اس پر یہود کو اپنی فضیحت ورسوائی کا خوف ہوا اور وہ توریت نہ لا سکے، ان کا کذب ظاہر ہو گیا اور انہیں شرمندگی اٹھانی پڑی۔ فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ پچھلی شریعتوں میں احکام منسوخ ہوتے تھے اس میں یہود کا رد ہے جو نسخ کے قائل نہ تھے۔ فائدہ: حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے باوجود اس کے یہود کو توریت سے الزام دینا اور توریت کے مضامین سے استدلال فرمانا آپ کا معجزہ اور نبوت کی دلیل ہے اور اس سے آپ کے وہبی اور غیبی علوم کا پتہ چلتا ہے۔ ف۱۷۴ اور کہے کہ ملّتِ ابراہیمی میں اونٹوں کے گوشت اور دودھ اللہ تعالٰی نے حرام کیے تھے۔ ف۱۷۵ کہ وہی اسلام اور

بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾

گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما ف۱۷۶

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ف۱۷۷ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ف۱۷۸ اور جو اس میں آئے امان میں ہو ف۱۷۹ اور اللہ کے لیے

النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے ف۱۸۰ اور جو منکر ہو تو اللہ

غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖۗ

سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ ف۱۸۱ تم فرماؤ اے کتابیو اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے ف۱۸۲

وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ

اور تمہارے کام اللہ کے سامنے ہیں تم فرماؤ اے کتابیو کیوں اللہ کی راہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ

سے روکتے ہو ف۱۸۳ اسے جو ایمان لائے اسے ٹیڑھا کیا چاہتے ہو اور تم خود اس پر گواہ ہو ف۱۸۴ اور اللہ

دینِ محمدی ہے۔ **ف۱۷۶ شانِ نزول:** یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے کعبہ سے افضل اور اس سے پہلا ہے انبیاء کا مقام ہجرت وقبلۂ عبادت ہے، مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت وعبادت کے لیے مقرر کیا نماز کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظّمہ ہے جو شہر مکّہ معظّمہ میں واقع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظّمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا۔ **ف۱۷۷** جو اس کی حرمت وفضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر ادھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے اور وُحوش (جنگلی جانور) ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتیٰ کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبہ معظّمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شب جمعہ کو ارواحِ اولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے۔ انہیں آیات (نشانیوں) میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا۔ (مدارک وخازن واحمدی) **ف۱۷۸** مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں سے مس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں۔ **ف۱۷۹** یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل وجنایت کرکے حرم میں داخل ہو تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے نہ اس پر حد قائم کی جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے والد خطاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے۔ **ف۱۸۰ مسئلہ:** اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے۔ حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر زاد وراحلہ سے فرمائی۔ زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہیے کہ جا کر واپس آنے تک کے لیے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل وعیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیے، راہ کا امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی۔ **ف۱۸۱** اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے۔ **ف۱۸۲** جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ **ف۱۸۳** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرکے اور آپ کی نعت وصفت چھپا کر جو توریت میں مذکور ہے۔ **ف۱۸۴** کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا

تمہارے کوتکوں (برے کاموں) سے بے خبر نہیں اے ایمان والو اگر تم کچھ

مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ كَیْفَ

کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے ف۱۸۵ اور تم کیونکر

تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَ فِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ

کفر کرو گے تم پر تو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول تشریف فرما ہے اور جس نے

یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

ع ۱۰

اللہ کا سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا گیا اے ایمان

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ف۱۸۶ سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں بٹ نہ جانا) ف۱۸۷ اور اللہ کا احسان

عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ

اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا (دشمنی تھی) اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں

کی نعت توریت میں مکتوب ہے اور اللہ کو جو دین مقبول ہے وہ صرف دینِ اسلام ہی ہے۔ **ف۱۸۵ شانِ نزول:** اَوس وخزرج کے قبیلوں میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدّتوں ان کے درمیان جنگ جاری رہی، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لاکر باہم شیر وشکر ہوئے۔ ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے اُنس ومحبت کی باتیں کررہے تھے، شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمنِ اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور ان کے باہمی روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہے، ایک جوان کو مقرر کیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی پچھلی لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اور اس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کی حقارت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے۔ چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا اور اس کی شر انگیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آگئے اور ہتھیار اٹھالیے قریب تھا کہ خونریزی ہوجائے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پاکر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جماعتِ اہلِ اسلام یہ کیا جاہلیت کی حرکات ہیں میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی، جاہلیت کی بلا سے نجات دی، تمہارے درمیان الفت ومحبت ڈالی تم پھر زمانہ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو، حضور کے ارشاد نے ان کے دلوں پر اثر کیا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا انہوں نے ہاتھوں سے ہتھیار پھینک دیئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرمانبردارانہ چلے آئے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۱۸۶** حَبْلِ اللّٰهِ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول ہیں بعض کہتے ہیں اس سے قرآن مراد ہے۔ مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک "حَبْلُ اللّٰه" (اللہ کی رسی) ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حَبْلُ اللّٰه سے جماعت مراد ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کرلو کہ وہ حَبْلُ اللّٰه ہے جس کو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے۔ **ف۱۸۷** جیسے کہ یہود ونصاریٰ متفرق ہوگئے، اس آیت میں ان افعال وحرکات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں، طریقۂ مسلمین مذہبِ اہلِ سنت ہے اس کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفریق اور

اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ

بھائی ہوگئے ۱۸۸ اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے ۱۸۹ تو اس نے تمہیں اس سے بچادیا ۱۹۰ اللہ تم

یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

سے یوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ

یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ

بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں ۱۹۱

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا

اور یہی لوگ مراد کو پہنچے ۱۹۲ اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑگئی ۱۹۳

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰۵﴾ یَّوْمَ

بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں ۱۹۴ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے جس دن

تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫

کچھ منہ اونجالے (چمکتے) ہوں گے اور کچھ منہ کالے تو وہ جن کے منہ کالے ہوئے ۱۹۵

اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے ۱۹۶ تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ

ممنوع ہے۔ ۱۸۸ اور اسلام کی بدولت عداوت دور ہوکر آپس میں دینی محبت پیدا ہوئی حتیٰ کہ اوس اور خزرج کی وہ مشہور لڑائی جو ایک سو بیس سال سے جاری تھی اور اس کے سبب رات دن قتل و غارت کی گرم بازاری رہتی تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مٹادی اور جنگ کی آگ ٹھنڈی کردی اور جنگجو قبیلوں میں اُلفت و محبت کے جذبات پیدا کردیئے۔ ۱۸۹ یعنی حالت کفر میں کہ اگر اسی حال پر مرجاتے تو دوزخ میں پہنچتے۔ ۱۹۰ دولت ایمان عطا کرکے۔ ۱۹۱ اس آیت سے امر معروف و نہی منکر کی فرضیت اور اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔ ۱۹۲ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور بدیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے۔ ۱۹۳ جیسا کہ یہود و نصاریٰ آپس میں مختلف ہوئے اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ عناد و دشمنی راسخ ہوگئی یا جیسا کہ خود تم زمانۂ اسلام سے پہلے جاہلیت کے وقت میں متفرق تھے تمہارے درمیان بغض و عناد تھا۔ مسئلہ: اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی۔ احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کرکے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حسب ارشادِ حدیث وہ شیطان کا شکار ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْہُ ۱۹۴ اور حق واضح ہوچکا تھا۔ ۱۹۵ یعنی کفار۔ اُن سے توبیخاً (جھڑکتے ہوئے) کہا جائے گا: ۱۹۶ اس کے مخاطب یا تو تمام کفار ہیں اس صورت میں ایمان سے روزِ میثاق کا ایمان مراد ہے جب اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے بلٰی کہا تھا اور ایمان لائے تھے اب جو دنیا میں کافر ہوئے تو ان سے فرمایا جاتا ہے کہ روزِ میثاق ایمان لانے کے بعد تم کافر ہوگئے۔ حسن کا قول ہے کہ اس سے منافقین مراد ہیں جنہوں نے زبان سے اظہار ایمان کیا تھا اور ان کے دل منکر تھے۔ عکرمہ نے کہا کہ وہ اہلِ کتاب ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو حضور پر ایمان لائے اور حضور کے ظہور کے بعد آپ کا انکار کرکے کافر ہوگئے، ایک قول یہ ہے کہ اس کے مخاطب مرتدین ہیں جو اسلام لاکر پھر گئے اور کافر ہوگئے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا

اور وہ جن کے منہ اونجالے (روشن) ہوئے ف۱۹۷ وہ اللہ کی رحمت میں ہیں وہ ہمیشہ اس میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ

رہیں گے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم ٹھیک ٹھیک تم پر پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر

ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ

ظلم نہیں چاہتا ف۱۹۸ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ ہی کی

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ

ع ۱۱ ۸ ۲

طرف سب کاموں کی رجوع ہے تم بہتر ہو ف۱۹۹ ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ

بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی ایمان

الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

لاتے ف۲۰۰ تو ان کا بھلا تھا اُن میں کچھ مسلمان ہیں ف۲۰۱ اور زیادہ کافر

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۟ قف ثُمَّ

وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا ف۲۰۲ اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے ف۲۰۳ پھر

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ

ان کی مدد نہ ہوگی ان پر جما دی گئی خواری (ذلت) جہاں ہوں امان نہ پائیں ف۲۰۴ مگر اللہ کی ڈور ف۲۰۵

ف۱۹۷ یعنی اہلِ ایمان، کہ اس روز بکرمِہٖ تعالٰی وہ فرحان وشاداں ہوں گے اور ان کے چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے، داہنے بائیں اور سامنے نور ہوگا۔ ف۱۹۸ اور کسی کو بے جرم عذاب نہیں دیتا اور کسی کی نیکی کا ثواب کم نہیں کرتا۔ ف۱۹۹ اے اُمتِ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم! **شانِ نزول:** یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللّٰہ بن مسعود وغیرہ اصحابِ رسول للّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہا: ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللّٰہ تعالٰی میری اُمت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللّٰہ تعالٰی کا دستِ رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا۔ ف۲۰۰ سید انبیا محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر ف۲۰۱ جیسے کہ حضرت عبداللّٰہ بن سلام اور ان کے اصحاب یہود میں سے اور نجاشی اور ان کے اصحاب نصارٰی میں سے۔ ف۲۰۲ زبانی طعن و تشنیع اور دھمکی وغیرہ سے۔ **شانِ نزول:** یہود میں سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے حضرت عبداللّٰہ بن سلام اور ان کے ہمراہی رؤساء یہود اُن کے دشمن ہوگئے اور انہیں ایذا دینے کی فکر میں رہنے لگے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللّٰہ تعالٰی نے ایمان لانے والوں کو مطمئن کردیا کہ زبانی قیل وقال کے سوا وہ مسلمانوں کو کوئی آزار نہ پہنچا سکیں گے، غلبہ مسلمانوں ہی کو رہے گا اور یہود کا انجام ذلّت ورسوائی ہے۔ ف۲۰۳ اور تمہارے مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں گے، یہ غیبی خبریں ایسی ہی واقع ہوئیں۔ ف۲۰۴ ہمیشہ ذلیل ہی رہیں گے عزت کبھی نہ پائیں گے اسی کا اثر ہے کہ آج تک یہود کو کہیں کی سلطنت میسر نہ آئی جہاں رہے رعایا و غلام ہی بن کر رہے۔ ف۲۰۵ تھام کر یعنی ایمان لاکر۔

اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ

اور آدمیوں کی ڈور سے و۲۰۶ اور غضبِ الٰہی کے سزاوار ہوئے اور اُن پر جما دی گئی

الۡمَسۡكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ

محتاجی و۲۰۷ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے اور پیغمبروں

الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوۡا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيۡسُوۡا

کو ناحق شہید کرتے یہ اس لیے کہ نافرمانبردار اور سرکش تھے سب ایک

سَوَآءً ؕ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيۡلِ

سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں و۲۰۸ اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں

وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ

اور سجدہ کرتے ہیں و۲۰۹ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی

بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَيُسَارِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ ؕ

کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں و۲۱۰ اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں

وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلَنۡ يُّكۡفَرُوۡهُ ؕ

اور یہ لوگ لائق ہیں اور وہ جو بھلائی کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا

وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ

اور اللہ کو معلوم ہیں ڈر والے و۲۱۱ وہ جو کافر ہوئے ان کے مال اور اولاد و۲۱۲

اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ

ان کو اللہ سے کچھ نہ بچائیں گے اور وہ جہنمی ہیں ان کو

و۲۰۶ یعنی مسلمانوں کی پناہ لے کر اور انہیں جزیہ دے کر۔ و۲۰۷ چنانچہ یہودی کو مالدار ہو کر بھی غناءِ قلبی میسر نہیں ہوتا۔ و۲۰۸ **شانِ نزول:** جب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ایمان لائے تو احبارِ یہود نے جل کر کہا کہ محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ برے لوگ ہیں اگر برے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے، اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ عطاء کا قول ہے کہ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ (کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں) سے چالیس مرد اہلِ نجران کے، بتیس حبشہ کے، آٹھ روم کے مراد ہیں جو دینِ عیسوی پر تھے پھر سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ و۲۰۹ یعنی نماز پڑھتے ہیں، اس سے یا تو نمازِ عشاء مراد ہے جو اہلِ کتاب نہیں پڑھتے یا نمازِ تہجد۔ و۲۱۰ اور دین میں مُداهَنَت (حق بات کہنے میں کسی کی پرواہ) نہیں کرتے۔ و۲۱۱ یہود نے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب سے کہا تھا کہ تم دینِ اسلام قبول کر کے ٹوٹے (نقصان) میں پڑے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ وہ درجاتِ عالیہ کے مستحق ہوئے اور اپنی نیکیوں کی جزا پائیں گے یہود کی بکواس بیہودہ ہے۔ و۲۱۲ جن پر انہیں بہت ناز ہے۔

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ

ہمیشہ اس میں رہنا ف۲۱۳ کہاوت اُس کی جو اس دنیا کی زندگی میں ف۲۱۴ خرچ کرتے ہیں اس ہوا

رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا

کی سی ہے جس میں پالا (سخت ٹھنڈک) ہو وہ ایک ایسی قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنا ہی برا کرتے تھے تو اسے بالکل مار گئی ف۲۱۵ اور

ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہ خود اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں اے ایمان والو غیروں کو

تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ

اپنا راز دار نہ بناؤ ف۲۱۶ وہ تمہاری برائی میں گئی (کمی) نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے

بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ

بیر (بغض) ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ ف۲۱۷ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے

بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا

ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو ف۲۱۸ سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو ف۲۱۹ اور

يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا

وہ تمہیں نہیں چاہتے ف۲۲۰ اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو ف۲۲۱ اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے ف۲۲۲ اور

ف۲۱۳ شانِ نزول: یہ آیت بنی قُرَیظہ و بنی نُضَیر کے حق میں نازل ہوئی، یہود کے رؤساء نے تحصیلِ ریاست و مال کی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان کے مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے وہ رسول کی دشمنی میں ناحق اپنی عاقبت برباد کررہے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ابوجہل کو اپنی دولت و مال پر بڑا فخر تھا اور ابوسفیان نے بدر و اُحد میں مشرکین پر بہت کثیر مال خرچ کیا تھا ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت تمام کفار کے حق میں عام ہے ان سب کو بتایا گیا کہ مال و اولاد میں سے کوئی بھی کام آنے والا اور عذابِ الٰہی سے بچانے والا نہیں۔ **ف۲۱۴** مفسرین کا قول ہے کہ اس سے یہود کا وہ خرچ مراد ہے جو اپنے علماء اور رؤساء پر کرتے تھے ایک قول یہ ہے کہ کفار کے تمام نفقات وصدقات مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ ریا کار کا خرچ کرنا مراد ہے کیونکہ ان سب لوگوں کا خرچ کرنا یا نفع دنیوی کے لیے ہوگا یا نفع اخروی کے لیے اگر محض نفع دنیوی کے لیے ہو تو آخرت میں اس سے کیا فائدہ اور ریا کار کو تو آخرت اور رضائے الٰہی مقصود ہی نہیں ہوتی اس کا عمل دکھاوے اور نمود کے لیے ہوتا ہے ایسے عمل کا آخرت میں کیا نفع اور کافر کے تمام عمل اکارت ہیں وہ اگر آخرت کی نیت سے بھی خرچ کرے تو نفع نہیں پاسکتا ان لوگوں کے لیے وہ مثال بالکل مطابق ہے جو آیت میں ذکر فرمائی جاتی ہے۔ **ف۲۱۵** یعنی جس طرح کہ برفانی ہوا کھیتی کو برباد کردیتی ہے اسی طرح کفر انفاق کو باطل کردیتا ہے۔ **ف۲۱۶** ان سے دوستی نہ کرو، محبت کے تعلقات نہ رکھو، وہ قابلِ اعتماد نہیں ہیں۔ **شانِ نزول:** بعض مسلمان یہود سے قرابت اور دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بناء پر میل جول رکھتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **مسئلہ:** کفار سے دوستی و محبت کرنا اور انہیں اپنا راز دار بنانا ناجائز و ممنوع ہے۔ **ف۲۱۷** غیظ و عناد **ف۲۱۸** تو ان سے دوستی نہ کرو۔ **ف۲۱۹** رشتہ داری اور دوستی وغیرہ تعلقات کی بناء پر **ف۲۲۰** اور دینی مخالفت کی بنا پر تم سے دشمنی رکھتے ہیں۔ **ف۲۲۱** اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے۔ **ف۲۲۲** یہ منافقین کا حال ہے۔

خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ

اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرما دو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن (قلبی جلن) میں ف۲۲۳

اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ

اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے ف۲۲۴

وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ

اور تم کو برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کیے رہو ف۲۲۵ تو ان کا

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ

داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک ان کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں اور یاد کرو اے محبوب جب تم صبح کو ف۲۲۶

اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ لا

اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے ف۲۲۷ اور اللہ سنتا جانتا ہے

ع ۱۲ / ۱۱ / ۲

ف۲۲۳ بمیر تا بر ہی اے حسود کیں رنجیست۔ کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست (اے حاسد! حسد کی بیماری سے نجات حاصل کرنے کیلئے مرجا کیونکہ موت کے سوا اس سے چھٹکارا پانا بہت مشکل ہے)۔ ف۲۲۴ اور اس پر وہ رنجیدہ ہوں۔ ف۲۲۵ اور ان سے دوستی ومحبت نہ کرو۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں صبر وتقویٰ کام آتا ہے۔ ف۲۲۶ بمقام مدینہ طیبہ بقصدِ احد ف۲۲۷ جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ بیان جنگِ اُحد کا ہے جس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں شکست کھانے سے کفار کو بڑا رنج تھا اس لیے اُنہوں نے بقصدِ انتقام لشکر گراں مرتب کرکے فوج کشی کی، جب رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ لشکرِ کفار اُحد میں اُترا ہے تو آپ نے اصحاب سے مشورہ فرمایا اس مشورت میں عبد اللّٰہ بن اُبَیّ بن سَلُول کو بھی بلایا گیا جو اس سے قبل کبھی کسی مشورت کے لیے بلایا نہ گیا تھا اکثر انصار کی اور اس عبداللّٰہ کی یہ رائے ہوئی کہ حضور مدینہ طیبہ میں ہی قائم رہیں اور جب کفار یہاں آئیں تب ان سے مقابلہ کیا جائے، یہی سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی مرضی تھی لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہئے اور اسی پر انہوں نے اصرار کیا، سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور اسلحہ زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے اب حضور کو دیکھ کر ان اصحاب کو ندامت ہوئی اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور کو رائے دینا اور اس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی اس کو معاف فرمایئے اور جو مرضی مبارک ہو وہی کیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ نبی کے لیے سزاوار نہیں کہ ہتھیار پہن کر قبلِ جنگ اتار دے۔ مشرکین اُحد میں چہار شنبہ (بدھ) پنجشنبہ (جمعرات) کو پہنچے تھے اور رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھ کر روانہ ہوئے اور پندرہ شوال ۳ھ روز یکشنبہ (اتوار کے دن) اُحد میں پہنچے یہاں نزول فرمایا اور پہاڑ کا ایک درہ جو لشکرِ اسلام کے پیچھے تھا اس طرف سے اندیشہ تھا کہ کسی وقت دشمن پشت پر سے آکر حملہ کرے اس لیے حضور نے عبد اللّٰہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ وہاں مامور فرمایا کہ اگر دشمن اس طرف سے حملہ آور ہو تو تیر باری کرکے اس کو دفع کر دیا جائے اور حکم دیا کہ کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنا خواہ فتح ہو یا شکست ہو عبد اللّٰہ بن اُبَیّ بن سَلُول منافق جس نے مدینہ طیبہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے دی تھی اپنی رائے کے خلاف کیے جانے کی وجہ سے برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے نوعمر لڑکوں کا کہنا تو مانا اور میری بات کی پروا نہ کی اس عبد اللّٰہ بن اُبَیّ کے ساتھ تین سو منافق تھے ان سے اس نے کہا کہ جب دشمن لشکرِ اسلام کے مقابل آجائے اس وقت بھاگ پڑو تاکہ لشکرِ اسلام میں اَبتری (انتشار وگڑبڑ) ہوجائے۔ اور تمہیں دیکھ کر اور لوگ بھی بھاگ نکلیں، مسلمانوں کے لشکر کی کل تعداد مع ان منافقین کے ہزار تھی اور مشرکین تین ہزار، مقابلہ ہوتے ہی عبداللّٰہ بن اُبَیّ منافق اپنے تین سو منافقوں کو لے کر بھاگ نکلا اور حضور کے سات سو اصحاب حضور کے ساتھ رہ گئے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو ثابت رکھا یہاں تک کہ مشرکین کو ہزیمت ہوئی اب صحابہ بھاگتے ہوئے مشرکین کے پیچھے پڑ گئے اور حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جہاں قائم رہنے کے لیے فرمایا تھا وہاں قائم نہ رہے تو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں یہ دکھا دیا کہ بدر میں اللّٰہ اور اس کے

اِذۡ هَمَّتۡ طَّآٮِٕفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ‌ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں ۲۲۸ اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو

فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ‌ۚ

اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے ۲۲۹

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ

تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں

اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓٮِٕكَةِ مُنۡزَلِيۡنَ ؕ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنۡ

کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر

تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ

تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو

بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓٮِٕكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى

پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا ۲۳۰ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی

لَـكُمۡ وَلِتَطۡمَٮِٕنَّ قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ ‌ؕ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ

کے لیے اور اسی لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے ۲۳۱ اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت

الۡحَكِيۡمِ ۙ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ يَكۡبِتَهُمۡ فَيَنۡقَلِبُوۡا

والے کے پاس سے ۲۳۲ اس لیے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے ۲۳۳ یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد

خَآٮِٕبِيۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ

پھر (لوٹ) جائیں یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا

رسول کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی تھی یہاں حضور کے حکم کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے دلوں سے رعب و ہیبت دور فرمائی اور وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت ابوبکر و علی و عباس و طلحہ و سعد تھے اسی جنگ میں دندانِ اقدس شہید ہوا اور چہرۂ اقدس پر زخم آیا، اسی کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۲۲۸ یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک بنی سلمہ خزرج میں سے اور ایک بنی حارثہ اوس میں سے یہ دونوں لشکر کے بازو تھے جب عبد اللہ بن اُبیّ بن سلول منافق بھاگا تو انہوں نے بھی واپس جانے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور وہ حضور کے ساتھ ثابت رہے یہاں اس نعمت و احسان کا ذکر فرمایا ہے۔ ۲۲۹ تمہاری تعداد بھی کم تھی تمہارے پاس ہتھیاروں اور سواروں کی بھی کمی تھی۔ ۲۳۰ چنانچہ مؤمنین نے روزِ بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے حسبِ وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی۔ ۲۳۱ اور دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے پریشانی اور اضطراب نہ ہو۔ ۲۳۲ تو چاہیے کہ بندہ مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب (ربّ عزوجل) پر نظر رکھے اور اسی پر توکل رکھے۔ ۲۳۳ اس طرح

يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ

ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع

جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا

اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ وف۲۳۴ اور اللہ سے

اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۳۰﴾ ج وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾ ج

ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار رکھی ہے وف۲۳۵

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾ ج وَسَارِعُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ

اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو وف۲۳۶ اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ اور دوڑو وف۲۳۷ اپنے رب کی

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۳۳﴾ لا

بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں وف۲۳۸ پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے وف۲۳۹

الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ

وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں وف۲۴۰ اور غصہ پینے والے اور لوگوں

کہ ان کے بڑے بڑے سردار مقتول ہوں اور گرفتار کیے جائیں جیسا کہ بدر میں پیش آیا۔ وف۲۳۴ مسئلہ: اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرض دار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کرکے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ وف۲۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس میں ایمانداروں کو تہدید (خبردار کرنا) ہے کہ سود وغیرہ جو چیزیں اللہ نے حرام فرمائیں ان کو حلال نہ جانیں کیونکہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔ وف۲۳۶ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت طاعتِ الٰہی ہے اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا فرمانبردار نہیں ہوسکتا۔ وف۲۳۷ توبہ و ادائے فرائض و طاعات و اخلاص عمل اختیار کرکے۔ وف۲۳۸ یہ جنت کی وسعت کا بیان ہے اس طرح کہ لوگ سمجھ سکیں کیونکہ انہوں نے سب سے وسیع چیز جو دیکھی ہے وہ آسمان و زمین ہی ہے اس سے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین کے طبقے طبقے اور پرت پرت بنا کر جوڑ دیے جائیں اور سب کا ایک پرت کردیا جائے اس سے جنت کے عرض کا اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے ہرقل بادشاہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ جب جنت کی یہ وسعت ہے کہ آسمان و زمین اس میں آجائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے، اس کلام بلاغت نظام کے معنی نہایت دقیق ہیں ظاہر پہلو یہ ہے کہ دورۂ فلکی سے ایک جانب میں دن حاصل ہوتا ہے تو اس کے جانبِ مقابل میں شب ہوتی ہے اسی طرح جنت جانبِ بالا میں ہے اور دوزخ جہت پستی میں، یہود نے یہی سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو آپ نے بھی یہی جواب دیا تھا، اس پر انہوں نے کہا کہ توریت میں بھی اسی طرح سمجھایا گیا ہے، معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت و اختیار سے کچھ بعید نہیں جس شے کو جہاں چاہے رکھے یہ انسان کی تنگی نظر ہے کہ کسی چیز کی وسعت سے حیران ہوتا ہے تو پوچھنے لگتا ہے کہ ایسی بڑی چیز کہاں سمائے گی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں؟ فرمایا: کون سی زمین اور کون سا آسمان ہے جس میں جنت سما سکے۔ عرض کیا گیا: پھر کہاں ہے؟ فرمایا: آسمانوں کے اوپر زیر عرش۔ وف۲۳۹ اس آیت اور اس

عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ۚ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا

سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں اور وہ کہ جب کوئی

فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ قف

بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۲۴۱ اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ف۲۴۲

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ

اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓىٕكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

جائیں ایسوں کا بدلہ اُن کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں ف۲۴۳ جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ؕ قَدْ خَلَتْ

نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں (نیک لوگوں) کا کیا اچھا نیگ (بدلہ) ہے ف۲۴۴ تم سے

مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آچکے ہیں ف۲۴۵ تو زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

جھٹلانے والوں کا ف۲۴۶ یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے

سے اوپر کی آیت "وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ" سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہوچکیں موجود ہیں۔ ف۲۴۰ یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا، یعنی خدا کی راہ میں دو تمہیں اللہ کی رحمت سے ملے گا۔ ف۲۴۱ یعنی ان سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو۔ ف۲۴۲ اور توبہ کریں اور گناہ سے باز آئیں اور آئندہ کے لیے اس سے باز رہنے کا عزم پختہ کریں کہ یہ توبۂ مقبولہ کے شرائط میں سے ہے۔ ف۲۴۳ **شانِ نزول:** تیہان خُرما فروش (کھجور بیچنے والے) کے پاس ایک حسین عورت خُرمے خریدنے آئی اس نے کہا: یہ خُرمے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرمے مکان کے اندر ہیں اس حیلے سے اس کو مکان میں لے گیا اور پکڑ کر لپٹا لیا اور منہ چوم لیا، عورت نے کہا: خدا سے ڈر! یہ سنتے ہی اس کو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا، اس پر یہ آیت "وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا" نازل ہوئی، ایک قول یہ ہے کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی دونوں میں محبت تھی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا ثقفی جہاد میں گیا تھا اور اپنے مکان کی نگرانی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثقفی کی عورت نے گوشت لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اس کا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اس کو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ جنگل میں نکل گیا اپنے سر پر خاک ڈالی اور منہ پر طمانچے مارے جب ثقفی جہاد سے واپس آیا تو اس نے اپنی بی بی سے انصاری کا حال دریافت کیا: اس نے کہا: خدا ایسے بھائی نہ بڑھائے اور واقعہ بیان کیا، انصاری پہاڑوں میں روتا و استغفار و توبہ کرتا پھرتا تھا ثقفی اُس کو تلاش کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اس کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ف۲۴۴ یعنی اطاعت شعاروں کے لیے بہتر جزا ہے۔ ف۲۴۵ پچھلی اُمتوں کے ساتھ جنہوں نے حرص دنیا اور اس کے لذّات کی طلب میں انبیاء و مرسلین کی مخالفت کی اللہ تعالٰی نے انہیں مہلتیں دیں پھر بھی وہ راہِ راست پر نہ آئے تو انہیں ہلاک و برباد کر دیا۔ ف۲۴۶ تاکہ تمہیں عبرت ہو۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ ف۲۴۷ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر

يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ

تمہیں ف۲۴۸ کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں ف۲۴۹ اور یہ دن ہیں

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ

جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں ف۲۵۰ اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرادے ایمان والوں کی ف۲۵۱ اور تم میں سے کچھ لوگوں

شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے ف۲۵۲

وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

اور کافروں کو مٹادے ف۲۵۳ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی ف۲۵۴ اور تم تو موت کی تمنا کیا

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع وَمَا

کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے ف۲۵۵ تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے اور

مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ

محمد تو ایک رسول ہیں ف۲۵۶ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ف۲۵۷ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا

ع ۱۴/۱۴ ۵

ف۲۴۷ اس کا جو جنگِ اُحد میں پیش آیا۔ ف۲۴۸ جنگِ اُحد میں ف۲۴۹ جنگِ بدر میں، باوجود اس کے انہوں نے پست ہمتی نہ کی اور تم سے مقابلہ کرنے میں سستی سے کام نہ لیا تو تمہیں بھی سستی و کم ہمتی نہ چاہیے۔ ف۲۵۰ کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی۔ ف۲۵۱ صبر و اخلاص کے ساتھ کہ ان کو مشقت و ناکامی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی اور ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آسکتی۔ ف۲۵۲ اور انہیں گناہوں سے پاک کردے۔ ف۲۵۳ یعنی کافروں سے جو مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ تو مسلمانوں کے لیے شہادت و تَطْہِیر (گناہوں سے پاکی) ہیں اور مسلمان جو کفار کو قتل کریں تو یہ کفار کی بربادی اور ان کا اِسْتِیْصال (خاتمہ کرنا) ہے۔ ف۲۵۴ کہ اللہ کی رضاء کے لیے کیسے زخم کھاتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں اس میں ان پر عتاب ہے جو روزِ اُحد کفار کے مقابلہ سے بھاگے۔ ف۲۵۵ **شانِ نزول:** جب شہداءِ بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعام و احسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انہیں حسرت ہوئی اور انہوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انہیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں، انہیں لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُحد پر جانے کے لیے اصرار کیا تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۵۶ اور رسولوں کی بعثت کا مقصود رسالت کی تبلیغ اور حجت کا لازم کردینا ہے نہ کہ اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا۔ ف۲۵۷ اور ان کے متبعین ان کے بعد ان کے دین پر باقی رہے۔ **شانِ نزول:** جنگِ اُحد میں جب کافروں نے پکارا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تو صحابہ کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب ندا کی گئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں تو صحابہ کرام کی ایک جماعت

قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ

شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ

شَیْــٴًـا ؕ وَ سَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ

کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا ف۲۵۸ اور کوئی جان بے حکم خدا مر

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ

نہیں سکتی ف۲۵۹ سب کا وقت لکھا رکھا ہے ف۲۶۰ اور جو دنیا کا انعام چاہے ف۲۶۱ ہم اس میں سے اسے دیں

وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَ سَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَ

اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں ف۲۶۲ اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں اور

كَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ كَثِیْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ

کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ سست پڑے ان مصیبتوں سے جو

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۶﴾

اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے ف۲۶۳ اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں

وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْۤ

وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے ف۲۶۴ کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے

اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ

کام میں کیں ف۲۶۵ اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے ف۲۶۶ تو اللہ نے انہیں

واپس آئی حضور نے انہیں ہزیمت پر ملامت کی، انہوں نے عرض کیا: ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپ کی شہادت کی خبر سن کر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور ہم سے ٹھہرا نہ گیا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی اُمتوں پر ان کے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی تو حضور کے دین کا اتباع اور اس کی حمایت لازم رہتی۔ ف۲۵۸ جو نہ پھرے اور اپنے دین پر ثابت رہے ان کو شاکرین فرمایا کیونکہ انہوں نے اپنے ثبات سے نعمت اسلام کا شکر ادا کیا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اَمِیْنُ الشَّاكِرِیْن ہیں۔ ف۲۵۹ اس میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری (بہادر) بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکمِ الٰہی کے مر نہیں سکتا چاہے وہ مَہالِک و مَعارِک (خوفناک جگہوں اور جنگوں) میں گھس جائے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی۔ ف۲۶۰ اس سے آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔ ف۲۶۱ اور اس کو اپنے عمل و طاعت سے حصول دنیا مقصود ہو۔ ف۲۶۲ اس سے ثابت ہوا کہ مدار نیّت پر ہے جیسا کہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے۔ ف۲۶۳ ایسا ہی ہر ایماندار کو چاہیے۔ ف۲۶۴ یعنی حمایتِ دین و مقاماتِ حرب (جنگ کے میدانوں) میں ان کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آتا جس میں گھبراہٹ پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ اِستِقلال (مضبوطی) کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے ف۲۶۵ یعنی تمام صغائر و کبائر باوجودیکہ وہ لوگ ربانی یعنی اتقیا تھے پھر بھی گناہوں کا اپنی طرف نسبت کرنا شانِ تواضع و انکسار اور آدابِ عبدیت میں سے ہے۔ ف۲۶۶ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلبِ حاجت سے قبل توبہ و استغفار آدابِ دعا میں سے ہے۔

اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

دنیا کا انعام دیا ۲۶۷ اور آخرت کے ثواب کی خوبی ۲۶۸ اور نیکی والے اللہ کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

پیارے ہیں اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہے پر چلے ۲۶۹

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ

تو وہ تمہیں الٹے پاؤں لوٹا دیں گے ۲۷۰ پھر ٹوٹا کھا کے (نقصان اٹھا کے) پلٹ جاؤ گے ۲۷۱ بلکہ اللہ تمہارا مولا ہے

وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

اور وہ سب سے بہتر مددگار کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے ۲۷۲

بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ

کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ نہ اُتاری اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا برا

مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ

ٹھکانا ناانصافوں کا اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے کافروں کو

بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

قتل کرتے تھے ۲۷۳ یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا ۲۷۴ اور نافرمانی کی ۲۷۵ بعد اس کے

مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ

کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات ۲۷۶ تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا ۲۷۷ اور تم میں کوئی آخرت

ف۲۶۷ یعنی فتح وظفر اور دشمنوں پر غلبہ ف۲۶۸ مغفرت وجنت اور استحقاق سے زیادہ انعام واکرام ف۲۶۹ خواہ وہ یہود ونصاریٰ ہوں یا منافق ومشرک ف۲۷۰ کفر وبے دینی کی طرف ف۲۷۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہرگز ان کی رائے ومشورے پر عمل نہ کریں اور ان کے کہے پر نہ چلیں۔ ف۲۷۲ جنگِ اُحد سے واپس ہو کر جب ابوسفیان وغیرہ اپنے لشکریوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف سے روانہ ہوئے تو انہیں اس پر افسوس ہوا کہ ہم نے مسلمانوں کو بالکل ختم کیوں نہ کر ڈالا آپس میں مشورہ کر کے اس پر آمادہ ہوئے کہ چل کر انہیں ختم کر دیں جب یہ قصد پختہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور انہیں خوف شدید پیدا ہوا اور وہ مکہ مکرمہ ہی کی طرف واپس ہو گئے اگرچہ سبب تو خاص تھا لیکن رعب تمام کفار کے دلوں میں ڈال دیا گیا کہ دنیا کے سارے کفار مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اور بِفَضْلِهٖ تَعَالٰی دینِ اسلام تمام ادیان پر غالب ہے۔ ف۲۷۳ جنگِ اُحد میں ف۲۷۴ کفار کی ہزیمت کے بعد۔ حضرت عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ جو تیر انداز تھے وہ آپس میں کہنے لگے کہ مشرکین کو ہزیمت ہو چکی اب یہاں ٹھہر کر کیا کریں چلو کچھ مال غنیمت حاصل کرنے کی کوشش کریں بعض نے کہا: مرکز مت چھوڑو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی جگہ قائم رہنا کسی حال میں مرکز نہ چھوڑنا جب تک میرا حکم نہ آئے مگر لوگ غنیمت کے لیے چل پڑے اور حضرت عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ دس سے کم اصحاب رہ گئے۔ ف۲۷۵ کہ مرکز چھوڑ دیا اور غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے۔ ف۲۷۶ یعنی کفار کی ہزیمت۔ ف۲۷۷ جو مرکز چھوڑ کر غنیمت کے لیے چلا گیا۔

الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

چاہتا تھا ف۲۷۸ پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے ف۲۷۹ اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ

ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّ

مسلمانوں پر فضل کرتا ہے جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور

الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى

دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے ف۲۸۰ تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا ف۲۸۱ اور معافی اس لیے سنائی کہ جو ہاتھ

مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ

سے گیا اور جو افتاد (مصیبت) پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے پھر غم کے بعد

عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ

تم پر چین کی نیند اُتاری ف۲۸۲ کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے تھی ف۲۸۳ اور

طَآىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

ایک گروہ کو ف۲۸۴ اپنی جان کی پڑی تھی ف۲۸۵ اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے ف۲۸۶ جاہلیت کے

الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ

سے گمان کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرما دو کہ اختیار تو

كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ

سارا اللہ کا ہے ف۲۸۷ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں ف۲۸۸ جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں

ف۲۷۸ جو اپنے امیر عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہ کر شہید ہوگیا۔ ف۲۷۹ اور مصیبتوں پر تمہارے صابر و ثابت رہنے کا امتحان ہو۔ ف۲۸۰ کہ خدا کے بندو میری طرف آؤ۔ ف۲۸۱ یعنی تم نے جو رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرکے آپ کو غم پہنچایا تھا اس کے بدلے تم کو ہزیمت کے غم میں مبتلا کیا۔ ف۲۸۲ جو رعب و خوف دلوں میں تھا اس کو اللہ تعالٰی نے دور کیا اور امن و راحت کے ساتھ ان پر نیند اتاری یہاں تک کہ مسلمانوں کو غنودگی آگئی اور نیند نے ان پر غلبہ کیا۔ حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ روزِ اُحد نیند ہم پر چھا گئی ہم میدان میں تھے تلوار ہمارے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے پھر چھوٹ جاتی تھی۔ ف۲۸۳ اور وہ جماعت مومنین صادق الایمان کی تھی۔ ف۲۸۴ جو منافق تھے۔ ف۲۸۵ اور وہ خوف سے پریشان تھے۔ اللہ تعالٰی نے وہاں مومنین کو منافقین سے اس طرح ممتاز کیا تھا کہ مومنین پر تو امن و اطمینان کی نیند کا غلبہ تھا اور منافقین خوف و ہراس میں اپنی جانوں کے خوف سے پریشان تھے اور یہ آیتِ عظیمہ اور معجزۂ باہرہ تھا۔ ف۲۸۶ یعنی منافقین کو یہ گمان ہو رہا تھا کہ اللہ تعالٰی سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی مدد نہ فرمائے گا یا یہ کہ حضور شہید ہوگئے اب آپ کا دین باقی نہ رہے گا۔ ف۲۸۷ فتح و ظفر قضا و قدر سب اس کے ہاتھ ہے۔ ف۲۸۸ منافقین اپنا کفر اور وعدۂ الٰہی میں اپنا متردّد ہونا اور جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ چلے آنے پر مُتَاَسِّف (افسردہ) ہونا۔

لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ

ہمارا کچھ بس ہوتا ف۲۸۹ تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی

الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ

جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے ف۲۹۰ اور اس لیے کہ اللہ تمہارے

صُدُوْرِكُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ

سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ف۲۹۱ اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات

الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا

جانتا ہے ف۲۹۲ بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے ف۲۹۳ جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں

اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ

انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث ف۲۹۴ اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۵۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ

ع ١٦

اللہ بخشنے والا حلم والا ہے اے ایمان والو ان کافروں ف۲۹۵ کی طرح

كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى

نہ ہونا جنہوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر یا جہاد کو گئے ف۲۹۶

لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ

کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے نہ مارے جاتے اس لیے کہ اللہ ان کے دلوں میں اس کا

قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَ

افسوس رکھے اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے ف۲۹۷ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور

ف۲۸۹ اور ہمیں سمجھ ہوتی تو ہم گھر سے نہ نکلتے، مسلمانوں کے ساتھ اہلِ مکّہ سے لڑائی کے لیے نہ آتے اور ہمارے سردار نہ مارے جاتے۔ پہلے مقولہ کا قائل عبد اللہ بن اُبَیّ بن سَلُول منافق ہے اور اس مقولہ کا قائل مُعَتِّبْ بن قُشَیْر۔ ف۲۹۰ اور گھروں میں بیٹھ رہنا کچھ کام نہ آتا کیونکہ قضا و قدر کے سامنے تدبیر و حیلہ بیکار ہے۔ ف۲۹۱ اخلاص یا نفاق ف۲۹۲ اس سے کچھ چھپا نہیں اور یہ آزمائش دوسروں کو خبردار کرنے کے لیے ہے۔ ف۲۹۳ اور جنگِ اُحد میں بھاگ گئے اور نبی کریم کے ساتھ تیرہ یا چودہ اصحاب کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ ف۲۹۴ کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف مرکز چھوڑا۔ ف۲۹۵ یعنی ابن اُبَیّ وغیرہ منافقین ف۲۹۶ اور اس سفر میں مر گئے یا جہاد میں شہید ہو گئے۔ ف۲۹۷ موت و حیات اسی کے اختیار میں ہے، وہ چاہے تو مسافر و غازی کو سلامت لائے اور محفوظ گھر میں بیٹھے ہوئے کو موت دے ان منافقین کے پاس بیٹھ رہنا کیا کسی کو موت سے بچا سکتا ہے اور جہاد میں جانے سے کب موت لازم ہے اور اگر آدمی جہاد میں مارا جائے تو وہ موت گھر

وَلَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَیْرٌ

بے شک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرجاؤ ف۲۹۸ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ف۲۹۹ ان کے

مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَىِٕنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا

سارے دھن دولت سے بہتر ہے اور اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ ہی کی طرف اٹھنا ہے ف۳۰۰ تو کیسی کچھ

رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے ف۳۰۱ اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے ف۳۰۲ تو وہ ضرور تمہارے گرد

مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ۚ

سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو ف۳۰۳ اور کاموں میں ان سے مشورہ لو ف۳۰۴

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنْ

اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو ف۳۰۵ بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں اگر

یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ یَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُكُمْ

اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا ف۳۰۶ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو پھر

مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ

تمہاری مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ

یَّغُلَّ ؕ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا

وہ کچھ چھپا رکھے ف۳۰۷ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا پھر ہر جان کو ان کی

کی موت سے بدرجہا بہتر، لہٰذا منافقین کا یہ قول باطل اور فریب دہی ہے اور ان کا مقصد مسلمانوں کو جہاد سے نفرت دلانا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ ف۲۹۸ اور بالفرض وہ صورت پیش ہی آجائے جس کا تمہیں اندیشہ دلایا جاتا ہے۔ ف۲۹۹ جو راہِ خدا میں مرنے پر حاصل ہوتی ہے۔ ف۳۰۰ یہاں مقاماتِ عبدیت کے تینوں مقاموں کا بیان فرمایا گیا۔ پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ بخوفِ دوزخ اللہ کی عبادت کرے تو اس کو عذابِ نار سے اَمن دی جاتی ہے اس کی طرف "لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ" میں اشارہ ہے۔ دوسری قسم وہ بندے ہیں جو جنت کے شوق میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کی طرف "وَرَحْمَةٌ" میں اشارہ ہے کیونکہ رحمت بھی جنت کا ایک نام ہے تیسری قسم وہ مخلص بندے ہیں جو عشقِ الٰہی اور اس کی ذات پاک کی محبت میں اس کی عبادت کرتے ہیں اور ان کا مقصود اس کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے انہیں حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے دائرۂ کرامت میں اپنی تجلّی سے نوازے گا اس کی طرف "لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ" میں اشارہ ہے۔ ف۳۰۱ اور آپ کے مزاج میں اس درجہ لطف و کرم اور رافت و رحمت ہوئی کہ روزِ احد غضب نہ فرمایا۔ ف۳۰۲ اور شدت و غلظت سے کام لیتے ف۳۰۳ تاکہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ ف۳۰۴ کہ اس میں ان کی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہو جائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی۔ مشورہ کے معنی ہیں کسی امر میں رائے دریافت کرنا۔ **مسئلہ:** اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا۔ (مدارک و خازن) ف۳۰۵ توکل کے معنی ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اس کے سپرد کر دینا۔ مقصود یہ ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہئے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔ ف۳۰۶ اور مددِ الٰہی وہی پاتا ہے

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱٦۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ

کمائی بھرپور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا تو کیا جو اللہ کی مرضی پر چلا ف۳۰۸ وہ اس جیسا ہو گا جس نے

بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱٦۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ

اللہ کا غضب اوڑھا (حقدار بنا) ف۳۰۹ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا بری جگہ پلٹنے کی وہ اللہ کے یہاں

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱٦۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

درجہ درجہ ہیں ف۳۱۰ اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا ف۳۱۱ مسلمانوں پر

اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ

کہ ان میں انہیں میں سے ف۳۱۲ ایک رسول ف۳۱۳ بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے ف۳۱۴ اور انہیں پاک کرتا ف۳۱۵

وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ

اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے ف۳۱۶ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی

مُّبِیْنٍ ﴿۱٦٤﴾ اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى

میں تھے ف۳۱۷ کیا جب تمہیں کوئی مصیبت پہنچے ف۳۱۸ کہ اس سے دُونی تم پہنچا چکے ہو ف۳۱۹ تو کہنے لگو کہ یہ کہاں

النصف

هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱٦۵﴾

سے آئی ف۳۲۰ تم فرمادو کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی ف۳۲۱ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

جو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ ف۳۰۷ کیونکہ یہ شانِ نبوت کے خلاف ہے اور انبیاء سب معصوم ہیں ان سے ایسا ممکن نہیں نہ وحی میں نہ غیر وحی میں اور جو کوئی شخص کچھ چھپا رکھے اس کا حکم اسی آیت میں آگے بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۳۰۸ اور اس کی اطاعت کی نافرمانی سے بچا جیسے کہ مہاجرین و انصار و صالحین اُمت ف۳۰۹ یعنی اللہ کا نافرمان ہوا جیسے منافقین و کفار ف۳۱۰ ہر ایک کی منزلت اور اس کا مقام جُدا، نیک کا الگ، بد کا الگ ف۳۱۱ مِنَّتْ نعمتِ عظیمہ کو کہتے ہیں اور بے شک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمتِ عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل و عدمِ دِرایت وقلتِ فہم ونقصانِ عقل پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہِ راست کی ہدایت فرمائی اور آپ کے طفیل میں بے شمار نعمتیں عطا کیں۔ ف۳۱۲ یعنی ان کے حال پر شفقت و کرم فرمانے والا اور ان کے لیے باعثِ فخر و شرف جس کے احوال، زہد، ورع، راست بازی، دیانتداری، خصائلِ جمیلہ، اخلاقِ حمیدہ سے وہ واقف ہیں۔ ف۳۱۳ سید عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ف۳۱۴ اور اس کی کتاب مجید، فرقانِ حمید ان کو سناتا ہے باوجودیکہ ان کے کان پہلے کبھی کلامِ حق و وحیِ سماوی سے آشنا نہ ہوئے تھے۔ ف۳۱۵ کفر و ضلالت اور ارتکابِ محرمات و معاصی اور خصائلِ ناپسندیدہ و ملکاتِ رذیلہ (بری عادتوں) وظلماتِ نفسانیہ (گمراہیوں) سے ف۳۱۶ اور نفس کی قوت عملیہ اور علمیہ دونوں کی تکمیل فرماتا ہے۔ ف۳۱۷ کہ حق و باطل و نیک و بد میں امتیاز نہ رکھتے تھے اور جہل و نابینائی میں مبتلا تھے۔ ف۳۱۸ جیسی کہ جنگِ اُحد میں پہنچی کہ تم میں سے ستر قتل ہوئے۔ ف۳۱۹ بدر میں کہ تم نے ستر کو قتل کیا ستر کو گرفتار کیا۔ ف۳۲۰ اور کیوں پہنچی جبکہ ہم مسلمان ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ ف۳۲۱ کہ تم نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر اصرار کیا پھر وہاں پہنچنے کے بعد باوجود حضور کی شدید ممانعت کے غنیمت کے لیے مرکز چھوڑا یہ سبب تمہارے قتل و ہزیمت کا ہوا۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۱۶۶﴾

اور وہ مصیبت جو تم پر آئی ف۳۲۲ جس دن دونوں فوجیں ف۳۲۳ ملی تھیں وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اس لیے کہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اس لیے کہ پہچان کرا دے ان کی جو منافق ہوئے ف۳۲۴ اور ان سے ف۳۲۵ کہا گیا کہ آؤ ف۳۲۶ اللہ کی راہ میں لڑو

اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ

یا دشمن کو ہٹاؤ ف۳۲۷ بولے اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے اور اس دن ظاہری ایمان کی بہ نسبت

اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ

کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں اپنے منہ سے کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ

اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں ف۳۲۸ وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ف۳۲۹ کہا اور آپ بیٹھ رہے کہ

اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

وہ ہمارا کہنا مانتے ف۳۳۰ تو نہ مارے جاتے تم فرما دو تو اپنی ہی موت ٹال دو اگر

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ

سچے ہو ف۳۳۱ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ف۳۳۲ ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ

اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ

وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ف۳۳۳ شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۳۳۴

ف۳۲۲ اُحد میں ف۳۲۳ مومنین و مشرکین کی ف۳۲۴ یعنی مومن و منافق ممتاز ہو گئے ف۳۲۵ یعنی عبداللہ بن اُبَیّ بن سَلُول وغیرہ منافقین سے ف۳۲۶ مسلمانوں کی تعداد بڑھاؤ اور حفاظت دین کے لیے ف۳۲۷ اپنے اہل و مال کو بچانے کے لیے ف۳۲۸ یعنی نفاق۔ ف۳۲۹ یعنی شہدائے اُحد، جو نسبی طور پر ان کے بھائی تھے ان کے حق میں عبداللہ بن اُبَیّ وغیرہ منافقین نے ف۳۳۰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہ جاتے یا وہاں سے پھر آتے۔ ف۳۳۱ مروی ہے کہ جس روز منافقین نے یہ بات کہی اسی دن ستر منافق مر گئے۔ ف۳۳۲ **شانِ نزول:** اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت شہداء اُحد کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے بھائی اُحد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب (جسم) عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں طلائی قنادیل جو زیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں جب انہوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انہیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا، پس یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابوداؤد) اس سے ثابت ہوا کہ ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتیں۔ ف۳۳۳ اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں۔ سیاقِ آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح و جسم دونوں کے لیے ہے۔ علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ
اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی اُن سے نہ ملے ف۳۳۵ کہ ان پر نہ کچھ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ
اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی

وقف لازم

وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ج اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ
اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا ف۳۳۶ وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر

ع ۱۷/۱۲ ۸

وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ
حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ف۳۳۷ ان کے نکوکاروں

مع

وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ ج اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ
اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے وہ جن سے لوگوں نے کہا ف۳۳۸ کہ لوگوں نے ف۳۳۹

جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا

الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ
کارساز ف۳۴۰ تو پلٹے اللہ کے احسان اور فضل سے ف۳۴۱ کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور

تروتازہ پائے گئے۔ (خازن وغیرہ) ف۳۳۴ فضل وکرامت اور انعام واحسان، موت کے بعد حیات دی، اپنا مقرب کیا، جنت کا رزق اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں اور ان منازل کے حاصل کرنے کے لیے توفیق شہادت دی۔ ف۳۳۵ اور دنیا میں وہ ایمان وتقوٰی پر ہیں جب شہید ہوں گے ان کے ساتھ ملیں گے اور روزِ قیامت امن اور چین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ ف۳۳۶ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے: حضور نے فرمایا: جس کسی کے راہِ خدا میں زخم لگا وہ روزِ قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون میں خوشبو مشک کی ہوگی اور رنگ خون کا۔ ترمذی ونسائی کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔ ف۳۳۷ **شانِ نزول:** جنگِ اُحد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام رَوحاء میں پہنچے تو انہیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آگئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کر دیا یہ خیال کر کے انہوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے تعاقب کے لیے اپنی روانگی کا اعلان فرما دیا صحابہ کی ایک جماعت جن کی تعداد ستر تھی اور جو جنگِ اُحد کے زخموں سے چور ہو رہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو لے کر ابوسفیان کے تعاقب میں روانہ ہوگئے جب حضور مقام حمراء الاسد پر پہنچے جو مدینہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرعوب وخوفزدہ ہو کر بھاگ گئے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۳۸ یعنی نُعَیم بن مسعود اَشْجَعی نے۔ ف۳۳۹ یعنی ابوسفیان وغیرہ مشرکین نے ف۳۴۰ **شانِ نزول:** جنگِ اُحد سے واپس ہوتے ہوئے ابوسفیان نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پکار کر کہہ دیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپ کی مقامِ بدر میں جنگ ہوگی حضور نے ان کے جواب میں فرمایا: اِنْ شَاءَ اللّٰہُ، جب وہ وقت آیا اور ابوسفیان اہلِ مکہ کو لے کر جنگ کے لیے روانہ ہوئے تو اللہ تعالٰی نے ان کے دل میں خوف ڈالا اور انہوں نے واپس ہو جانے کا ارادہ کیا اس موقع پر ابوسفیان کی نُعَیم بن مسعود اَشْجَعی سے ملاقات ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابوسفیان نے اس سے کہا کہ اے نُعَیم! اس زمانہ میں میری لڑائی مقامِ بدر میں محمد مصطفٰے صلی

اتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿١٧٤﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ

اللہ کی خوشی پر چلے ف۳۴۲ اور اللہ بڑے فضل والا ہے ف۳۴۳ وہ تو شیطان ہی ہے کہ

يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٥﴾

اپنے دوستوں سے دھمکاتا ہے ف۳۴۴ تو ان سے نہ ڈرو ف۳۴۵ اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۳۴۶

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ

اور اے محبوب تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۳۴۷ وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں

شَيْـًٔا ؕ يُرِيدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

گے اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے ف۳۴۸ اور ان کے لیے بڑا

عَظِيمٌ ﴿١٧٦﴾ اِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ

عذاب ہے وہ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا ف۳۴۹ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوٓا اَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں

خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

کچھ ان کے لیے بھلا ہے ہم تو اسی لیے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں ف۳۵۰ اور ان کے لیے ذلت کا

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طے ہوچکی ہے اور اس وقت مجھے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں جنگ میں نہ جاؤں واپس جاؤں تو مدینہ جا اور تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو میدانِ جنگ میں جانے سے روک دے اس کے عوض میں تجھ کو دس اونٹ دوں گا، نعیم نے مدینہ پہنچ کر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کررہے ہیں ان سے کہنے لگا کہ تم جنگ کے لیے جانا چاہتے ہو اہلِ مکہ نے تمہارے لیے بڑے لشکر جمع کیے ہیں، خدا کی قسم! تم میں سے ایک بھی پھر کر نہ آئے گا۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ضرور جاؤں گا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو۔ پس حضور ستر سواروں کو ہمراہ لے کر "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ" پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے بدر میں پہنچے وہاں آٹھ شب قیام کیا مال تجارت ساتھ تھا اس کو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم غانم مدینہ طیبہ واپس ہوئے جنگ نہیں ہوئی چونکہ ابوسفیان اور اہلِ مکہ خوفزدہ ہو کر مکہ شریف کو واپس ہوگئے تھے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۱ بامن و عافیت منافع تجارت حاصل کرکے ف۳۴۲ اور دشمن کے مقابلہ کے لیے جرأت سے نکلے اور جہاد کا ثواب پایا۔ ف۳۴۳ کہ اس نے اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آمادگی جہاد کی توفیق دی اور مشرکین کے دلوں کو خوفزدہ کردیا کہ وہ مقابلہ کی ہمت نہ کرسکے اور راہ میں سے واپس ہوگئے۔ ف۳۴۴ اور مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے جیسا کہ نُعَیم بن مسعود اَشْجعی نے کیا۔ ف۳۴۵ یعنی منافقین و مشرکین جو شیطان کے دوست ہیں ان کا خوف نہ کرو۔ ف۳۴۶ کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو۔ ف۳۴۷ خواہ وہ کفار قریش ہوں یا منافقین یا رؤساء یہود یا مرتدین وہ آپ کے مقابلہ کے لیے کتنے ہی لشکر جمع کریں کامیاب نہ ہوں گے۔ ف۳۴۸ اس میں قدریہ و معتزلہ کا رَدّ ہے اور آیت دلیل ہے اس پر کہ خیر و شر بہ ارادۂ الٰہی ہے۔ ف۳۴۹ یعنی منافقین جو کلمۂ ایمان پڑھنے کے بعد کافر ہوئے یا وہ لوگ جو باوجود ایمان پر قادر ہونے کے کافر ہی رہے اور ایمان نہ لائے۔ ف۳۵۰ حق سے عناد اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کرکے۔ حدیث شریف میں ہے: سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون شخص اچھا ہے؟ فرمایا: جس کی عمر دراز ہو اور عمل اچھے ہوں، عرض کیا گیا اور بدتر کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر دراز ہو اور عمل خراب۔

مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى

عذاب ہے اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو ۳۵۱ جب تک

يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

جدا نہ کر دے گندے کو ۳۵۲ ستھرے سے ۳۵۳ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ

ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے ۳۵۴ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

اور اگر ایمان لاؤ ۳۵۵ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے اور جو بخل کرتے ہیں ۳۵۶ اس چیز میں

يَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ

جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ

عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا ۳۵۷ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں

۳۵۱ اے کلمہ گویانِ اسلام! ۳۵۲ یعنی منافق کو ۳۵۳ مومن مخلص سے یہاں تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے احوال پر مطلع کر کے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرمادے۔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش (پیدائش) سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا، کون مجھ پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے براہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا، کون کفر کرے گا باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں! آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں۔ عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا: میرا باپ کون ہے؟ یارسولَ اللہ! فرمایا: حذافہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا: یارسولَ اللہ! ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے، آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے پھر منبر سے اتر آئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضور کے علمِ غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔ ۳۵۴ تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں۔ ۳۵۵ اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے۔ ۳۵۶ بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اسی لیے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آرہی ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے: بخل اور بدخلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں، اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے۔ ۳۵۷ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی روزِ قیامت وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپٹے گا اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ

اور زمین کا ۳۵۸ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے بے شک اللہ نے سنا

الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا

جنھوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ۳۵۹ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا ۳۶۰

وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۱۸۱﴾

اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا ۳۶۱ اور فرمائیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۱۸۲﴾ ج

یہ بدلا ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا

اَلَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَیْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى یَاْتِیَنَا

وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے قرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک ایسی

بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ

قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے ۳۶۲ تم فرما دو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں

وَ بِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ

اور یہ حکم لے کر آئے جو تم کہتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر سچے ہو ۳۶۳ تو اے محبوب اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں

فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الْكِتٰبِ

تو تم سے اگلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو صاف نشانیاں ۳۶۴ اور صحیفے اور چمکتی کتاب ۳۶۵

---

۳۵۸ وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فانی ان سب کی ملک باطل ہونے والی ہے تو نہایت نادانی ہے کہ اس مال ناپائیدار پر بخل کیا جائے اور راہِ خدا میں نہ دیا جائے۔ ۳۵۹ یہود نے یہ آیت "مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا" سن کر کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معبود ہم سے قرض مانگتا ہے تو ہم غنی ہوئے وہ فقیر ہوا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۳۶۰ اعمال ناموں میں ۳۶۱ قتل انبیاء کو اس مقولہ پر معطوف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شانِ انبیاء میں گستاخی کرنے والا شانِ الٰہی میں بے ادب ہوجاتا ہے۔ ۳۶۲ **شانِ نزول:** یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو مدعیٔ رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے سفید آگ اُتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس کذب محض اور افتراء خالص کا ابطال کیا گیا کیونکہ اس شرط کا توریت میں نام و نشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لیے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی نے کوئی معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہوگئی اور اس کی تصدیق کرنا اور اس کی نبوت کو ماننا لازم ہوگیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے۔ ۳۶۳ جب تم نے یہ نشانی لانے والے انبیاء کو قتل کیا اور ان پر ایمان نہ لائے تو ثابت ہوگیا کہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ ۳۶۴ یعنی معجزات باہرہ (روشن اور لاجواب کردینے والے معجزات) ۳۶۵ توریت وانجیل۔

الْمُنِیْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ

لے کر آئے تھے ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے

الْقِیٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا

ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور

الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ قف

دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے ف۳۶۶ بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں ف۳۶۷

وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ

اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں ف۳۶۸ اور مشرکوں سے

اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

بہت کچھ برا سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو ف۳۶۹ تو یہ بڑی ہمت کا

الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ

کام ہے اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے

لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ٘ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا ف۳۷۰ تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام

قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ

حاصل کیے ف۳۷۱ تو کتنی بری خریداری ہے ف۳۷۲ ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے

ف۳۶۶ دنیا کی حقیقت اس مبارک جملہ نے بے حجاب کر دی آدمی زندگانی پر مفتون (شیدائی ودیوانہ) ہوتا ہے اسی کو سرمایہ سمجھتا ہے اور اس فرصت کو بیکار ضائع کر دیتا ہے وقت اخیر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بقا نہ تھی اور اس کے ساتھ دل لگانا حیاتِ باقی اور اُخروی زندگی کے لیے سخت مضرّت رساں (نقصان دہ ثابت) ہوا۔ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ دنیا طالب دنیا کے لیے متاعِ غرور اور دھوکے کا سرمایہ ہے لیکن آخرت کے طلبگار کے لیے دولت باقی کے حصول کا ذریعہ اور نفع دینے والا سرمایہ ہے، یہ مضمون اس آیت کے اوپر کے جملوں سے مستفاد ہوتا ہے۔ ف۳۶۷ حقوق و فرائض اور نقصان اور مصائب اور امراض و خطرات و قتل و رنج و غم وغیرہ سے تاکہ مومن وغیر مومن میں امتیاز ہو جائے، مسلمانوں کو یہ خطاب اس لیے فرمایا گیا کہ آنے والے مصائب و شدائد پر انہیں صبر آسان ہو جائے۔ ف۳۶۸ یہود ونصاریٰ ف۳۶۹ معصیت سے ف۳۷۰ اللہ تعالیٰ نے علماءِ توریت وانجیل پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح مشرح (واضح تشریح) کر کے سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپائیں۔ ف۳۷۱ اور رشوتیں لے کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چھپایا جو توریت وانجیل میں مذکور تھے۔ ف۳۷۲ علم دین کا چھپانا ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے کچھ دریافت کیا گیا جس کو وہ جانتا ہے اور اس نے اس کو چھپایا روزِ قیامت اس کے آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ مسئلہ: علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرضِ فاسد کے لیے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ

کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو ف۳۷۳ ایسوں کو ہرگز عذاب سے

مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

دور نہ جاننا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

ع ۱۹ ۹ ۱۰

اور زمین کی بادشاہی ف۳۷۴ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے بے شک آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ

کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں ف۳۷۵ عقل مندوں کے لیے ف۳۷۶ جو

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ

اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ف۳۷۷ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا

میں غور کرتے ہیں ف۳۷۸ اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا ف۳۷۹ پاکی ہے تجھے تو ہمیں

عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا

دوزخ کے عذاب سے بچالے اے رب ہمارے بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ

ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا ف۳۸۰ کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما (مٹا) دے

ف۳۷۳ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے پر خوش ہوتے اور باوجود نادان ہونے کے یہ پسند کرتے کہ انہیں عالم کہا جائے۔ **مسئلہ:** اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنے والے کے لیے اور اس کے لیے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے۔ جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لیے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ **ف۳۷۴** اس میں ان گستاخوں کا رد ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے۔ **ف۳۷۵** صانع، قدیم، علیم، حکیم، قادر کے وجود پر دلالت کرنے والی **ف۳۷۶** جن کی عقل کدورت سے پاک ہو اور مخلوقات کے عجائب و غرائب کو اعتبار و استدلال کی نظر سے دیکھتے ہوں۔ **ف۳۷۷** یعنی تمام احوال میں۔ مسلم شریف میں مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام احیان (اوقات) میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے۔ بندہ کا کوئی حال یادِ الٰہی سے خالی نہ ہونا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے: جو بہشتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اسے چاہیے کہ ذکر الٰہی کی کثرت کرے۔ **ف۳۷۸** اور اس سے ان کے صانع کی قدرت و حکمت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ **ف۳۷۹** بلکہ اپنی معرفت کی دلیل بنایا۔ **ف۳۸۰** اس منادی سے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا

اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر ۳۸۱ اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ ۳۸۲ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ

قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ

لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو ۳۸۳

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا

تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے

وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا

نہریں رواں ۳۸۴ اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے اے سننے

يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ قف ثُمَّ

والے کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے (اتراتے) پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے ۳۸۵ تھوڑا برتنا ہے پھر

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی

مراد یا سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی شان میں "دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ" وارد ہے یا قرآن کریم ۳۸۱ انبیاء وصالحین کے۔ کہ ہم ان کے فرمانبرداروں میں داخل کیے جائیں۔ ۳۸۲ وہ فضل ورحمت ۳۸۳ اور جزائے اعمال میں عورت ومرد کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ **شانِ نزول:** ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان کی تسکین فرمادی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا۔
۳۸۴ یہ سب اللہ کا فضل وکرم ہے۔ ۳۸۵ **شانِ نزول:** مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ کفار ومشرکین اللہ کے دشمن تو عیش وآرام میں ہیں اور ہم تنگی و مشقت میں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش متاعِ قلیل ہے اور انجام خراب۔

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ

اور جو اللّٰہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے سب سے بھلا ف۳۸۶ اور بے شک کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللّٰہ پر

بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ

ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا ف۳۸۷ ان کے دل اللّٰہ کے حضور جھکے ہوئے ف۳۸۸ اللّٰہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں لیتے ف۳۸۹ یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللّٰہ جلد

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ قف

حساب کرنے والا ہے اے ایمان والو صبر کرو ف۳۹۰ اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ ع

اور اللّٰہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو

آیاتها ١٧٦ | ٤ سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ ٩٢ | رکوعاتها ٢٤

ف۱ سورۂ نساء مدنیہ ہے، اس میں ایک سو چھہتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

ف۳۸۶ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سلطان کونین ایک بوریے پر آرام فرما ہیں چمڑہ کا تکیہ جس میں ناریل کے ریشے بھرے ہوئے ہیں زیر سر مبارک ہے جسمِ اقدس میں بوریے کے نقش ہوگئے ہیں، یہ حال دیکھ کر حضرت فاروق رو پڑے، سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے سببِ گریہ دریافت کیا تو عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ! قیصر و کسریٰ تو عیش و راحت میں ہوں اور آپ رسولِ خدا ہو کر اس حالت میں، فرمایا: کیا تمہیں پسند نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت۔ ف۳۸۷ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت نجاشی بادشاہ حبشہ کے باب میں نازل ہوئی، ان کی وفات کے دن سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: چلو اور اپنے بھائی کی نماز پڑھو جس نے دوسرے ملک میں وفات پائی ہے حضور بقیع شریف میں تشریف لے گئے اور زمین حبشہ آپ کے سامنے کی گئی اور نجاشی بادشاہ کا جنازہ پیش نظر ہوا اس پر آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کے لیے استغفار فرمایا۔ سبحان اللّٰہ! کیا نظر ہے کیا شان ہے سرزمینِ حبشہ حجاز میں سامنے پیش کر دی جاتی ہے۔ منافقین نے اس پر طعن کیا اور کہا دیکھو حبشہ کے نصرانی پر نماز پڑھتے ہیں جس کو آپ نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۳۸۸ عجز و انکسار اور تواضع و اخلاص کے ساتھ۔ ف۳۸۹ جیسا کہ یہود کے رؤساء لیتے ہیں۔ ف۳۹۰ اپنے دین پر اور اس کو کسی شدت و تکلیف وغیرہ کی وجہ سے نہ چھوڑو۔ صبر کے معنیٰ میں حضرت جنید رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے بغیر جزع کے۔ بعض حکماء نے کہا صبر کی تین قسمیں ہیں: (۱) ترکِ شکایت (۲) قبولِ قضا (۳) صدقِ رضا۔ ف۱ سورۂ نساء مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو چھہتر آیتیں ہیں اور تین ہزار پینتالیس کلمے اور سولہ ہزار تیس حرف ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ

اے لوگو ف۲ اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف۳ اور اسی میں

مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ

سے اُس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ﴿۱﴾ وَ اٰتُوا

نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو ف۴ بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے اور

الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا

یتیموں کو ان کے مال دو ف۵ اور ستھرے ف۶ کے بدلے گندا نہ لو ف۷ اور ان کے

اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا ﴿۲﴾ وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا

مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بے شک یہ بڑا گناہ ہے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ

ف۲ یہ خطاب عام ہے تمام بنی آدم کو۔ ف۳ ابوالبشر حضرت آدم سے جن کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا تھا۔ انسان کی ابتدائے پیدائش کا بیان کر کے قدرت الٰہیہ کی عظمت کا بیان فرمایا گیا اگرچہ دنیا کے بے دین بدعقلی و نافہمی سے اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں لیکن اصحاب فہم و خرد جانتے ہیں کہ یہ مضمون ایسی زبردست برہان سے ثابت ہے جس کا انکار محال ہے۔ مردم شماری کا حساب پتہ دیتا ہے کہ آج سے سو برس قبل دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم تو اس طرح جانب ماضی میں چلتے چلتے اس کمی کی حد ایک ذات قرار پائے گی یا یوں کہیے کہ قبائل کی کثیر تعدادیں ایک شخص کی طرف منتہی ہو جاتی ہیں مثلاً سید دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے مگر جانب ماضی میں ان کی نہایت سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ایک ذات پر ہوگی اور بنی اسرائیل کتنے بھی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک ذات ہوگی اسی طرح اور اوپر کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام شعوب و قبائل کی انتہا ایک ذات پر ہوگی اس کا نام کتب الٰہیہ میں آدم علیہ السلام ہے اور ممکن نہیں کہ وہ ایک شخص توالد و تناسل کے معمولی طریقہ سے پیدا ہو سکے اگر اس کے لیے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں کہاں سے آئے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بالیقین اُنہیں عناصر سے پیدا ہوگا جو اس کے وجود میں پائے جاتے ہیں پھر عناصر میں سے جو عنصر اس کا مسکن ہو اور جس کے سوا دوسرے میں وہ نہ رہ سکے لازم ہے کہ وہی اس کے وجود میں غالب ہو اس لیے پیدائش کی نسبت اسی عنصر کی طرف کی جائے گی یہ بھی ظاہر ہے کہ توالد و تناسل کا معمولی طریقہ ایک شخص سے جاری نہیں ہو سکتا اس لیے اس کے ساتھ ایک اور بھی ہو کہ جوڑا ہو جائے اور وہ دوسرا شخص انسانی جو اس کے بعد پیدا ہو مقتضائے حکمت یہی ہے کہ اسی کے جسم سے پیدا کیا جائے کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی مگر یہ بھی لازم ہے اس کی خلقت پہلے انسان سے توالد معمولی کے سوا کسی اور طریقہ سے ہو کیونکہ توالد معمولی بغیر دو کے ممکن ہی نہیں اور یہاں ایک ہی ہے لہٰذا حکمتِ الٰہیہ نے حضرت آدم کی ایک بائیں پسلی ان کے خواب کے وقت نکالی اور ان سے ان کی بی بی حضرت حوا کو پیدا کیا چونکہ حضرت حوا بطریق توالد معمولی (عام بچوں کی طرح) پیدا نہیں ہوئیں اس لیے وہ اولاد نہیں ہو سکتیں جس طرح کہ اس طریقہ کے خلاف جسم انسانی سے بہت سے کیڑے پیدا ہوا کرتے ہیں وہ اس کی اولاد نہیں ہو سکتے ہیں خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدم نے اپنے پاس حضرت حوا کو دیکھا تو محبتِ جنسیت دل میں موجزن ہوئی ان سے فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: عورت۔ فرمایا: کس لیے پیدا کی گئی ہو؟ عرض کیا: آپ کی تسکین خاطر کے لیے تو آپ ان سے مانوس ہوئے۔ ف۴ انہیں قطع نہ کرو۔ حدیث شریف میں ہے: جو رزق کی کشائش چاہے اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رکھے۔ ف۵ شانِ نزول: ایک شخص کی نگرانی میں اس کے یتیم بھتیجے کا کثیر مال تھا جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچا نے دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس کو سن کر اس شخص نے یتیم کا مال اس کے حوالہ کیا اور کہا کہ ہم اللّٰہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ ف۶ یعنی اپنے حلال مال ف۷ یتیم کا مال جو تمہارے لیے حرام ہے اس کو اچھا سمجھ کر اپنے

تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ

یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کروگے وف۸ تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین

وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ

اور چار چار وف۹ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو

ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ۟ؕ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ

یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو وف۱۰ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو وف۱۱ پھر اگر

طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ۟ وَ لَا تُؤْتُوا

وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا (خوش گوار اور مزے سے) وف۱۲ اور بے عقلوں

السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ

کو وف۱۳ ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ

ردی مال سے نہ بدلو کیونکہ وہ ردی تمہارے لیے حلال وطیب ہے اور یہ حرام وخبیث۔ وف۸ اور ان کے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکو گے وف۹ آیت کے معنی میں چند قول ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیرِ ولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے باوجودیکہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھر اس کے ساتھ صحبت و معاشرت میں اچھا سلوک نہ کرتے اور اس کے مال کے وارث بننے کے لیے اس کی موت کے منتظر رہتے، اس آیت میں انہیں اس سے روکا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے تو بے انصافی ہو جانے کے اندیشہ سے گھبراتے تھے اور زنا کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ انہیں بتایا گیا کہ اگر تم ناانصافی کے اندیشہ سے یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہو تو زنا سے بھی خوف کرو اور اس سے بچنے کے لیے جو عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرو اور حرام کے قریب مت جاؤ۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت و سرپرستی میں تو ناانصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک (خوف) نہیں رکھتے تھے، انہیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو ان کے حق میں ناانصافی سے بھی ڈرو۔ اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرو جن کے حقوق ادا کر سکو۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ قریش دس دس بلکہ اس سے زیادہ عورتیں کرتے تھے اور جب ان کا بار نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کر ڈالتے۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو تاکہ تمہیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ (آزاد) ہوں یا امہ یعنی باندی۔ مسئلہ: تمام اُمت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لیے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے، یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیبیاں تھیں حضور نے فرمایا: ان میں سے چار رکھنا۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے ان کے دس بیبیاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوئیں حضور نے حکم دیا کہ ان میں سے چار رکھو۔ وف۱۰ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بیبیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی، پرانی، باکرہ (کنواری)، ثیبہ (شادی شدہ) سب اس استحقاق (حق داری) میں برابر ہیں۔ یہ عدل لباس میں، کھانے پینے میں، سکنیٰ یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ وف۱۱ اس سے معلوم ہوا کہ مہر کی مستحق عورتیں ہیں نہ کہ ان کے اولیاء اگر اولیاء نے مہر وصول کر لیا ہو تو انہیں لازم ہے کہ وہ مہر اس کی مستحق عورت کو پہنچا دیں۔ وف۱۲ مسئلہ: عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جزو ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے انہیں مجبور کرنا ان کے ساتھ بدخلقی کرنا نہ چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے طِبْنَ لَكُمْ فرمایا جس کے معنی ہیں دل کی خوشی سے معاف کرنا۔ وف۱۳ جو اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کا مصرف پہچانیں اس کو بے محل خرچ کرتے ہیں اور اگر ان پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کر دیں گے۔

وَّقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵ وَ ابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ

اور ان سے اچھی بات کہو ف۱۴ اور یتیموں کو آزماتے رہو ف۱۵ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَ لَا تَاْكُلُوْهَاۤ

تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو اور انہیں نہ کھاؤ

اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَ مَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَ مَنْ

حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے ف۱۶ اور جو

كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو

فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۶ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا

تو ان پر گواہ کر لو اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کے لیے حصہ ہے

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ

اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ

وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۷ وَ اِذَا حَضَرَ

اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا ف۱۷ اور پھر بانٹتے وقت

الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا

اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین ف۱۸ آ جائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو ف۱۹ اور ان سے

لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۸ وَ لْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً

اچھی بات کہو ف۲۰ اور ڈریں ف۲۱ وہ لوگ کہ اگر اپنے بعد ناتوان اولاد چھوڑتے تو ان کا کیا انہیں

ف۱۴ جس سے ان کے دل کو تسلی ہو اور وہ پریشان نہ ہوں مثلاً یہ کہ مال تمہارا ہے اور تم ہوشیار ہو جاؤ گے تو تمہیں سپرد کیا جائے گا۔ ف۱۵ کہ ان میں ہوشیاری اور معاملہ فہمی پیدا ہوئی یا نہیں ف۱۶ یتیم کا مال کھانے سے ف۱۷ زمانۂ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہ دیتے تھے اس آیت میں اس رسم کو باطل کیا گیا۔ ف۱۸ اجنبی جن میں سے کوئی میت کا وارث نہ ہو ف۱۹ قبل تقسیم اور یہ دینا مستحب ہے۔ ف۲۰ اس میں عذر جمیل، وعدہ حسنہ اور دعائے خیر سب داخل ہیں۔ اس آیت میں میت کے ترکہ سے غیر وارث رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کو کچھ بطورِ صدقہ دینے اور قولِ معروف (اچھی بات) کہنے کا حکم دیا، زمانہ صحابہ میں اس پر عمل تھا۔ محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کے والد نے تقسیم میراث کے وقت ایک بکری ذبح کرا کے کھانا پکایا اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کو کھلایا اور یہ آیت پڑھی، ابن سیرین نے اسی مضمون کی عبیدہ سلمانی سے بھی روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ کہا کہ اگر یہ آیت نہ آئی ہوتی تو یہ صدقہ میں اپنے مال سے کرتا۔ تیجہ جس کو سوئم کہتے ہیں اور مسلمانوں میں معمول ہے وہ بھی اسی آیت کا اتباع ہے کہ اس میں رشتہ داروں یتیموں و مسکینوں پر تصدق ہوتا ہے اور کلمہ کا ختم اور قرآن پاک کی تلاوت

ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ⑨ اِنَّ

خطرہ ہوتا تو چاہیے کہ اللّٰہ سے ڈریں ف۲۲ اور سیدھی بات کریں ف۲۳ وہ

الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ

جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں ف۲۴

وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ⑩ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

ع ۱ ۱۰ ۱۲

اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے (بھڑکتی آگ) میں جائیں گے ف۲۵ اللّٰہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں ف۲۶ بیٹے کا حصہ

الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ

دو بیٹیوں برابر ف۲۷ پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر ف۲۸ تو ان کو ترکہ کی دو تہائی

وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

اور اگر ایک لڑکی تو اس کا آدھا ف۲۹ اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ

اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو ف۳۰ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ

اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ

چھوڑے ف۳۱ تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ف۳۲ تو ماں کا چھٹا ف۳۳ بعد اس

اوردعا قول معروف ہے اس میں بعض لوگوں کو بے جا اصرار ہوگیا ہے جو بزرگوں کے اس عمل کا ماخذ تو تلاش نہ کرسکے باوجودیکہ اتنا صاف قرآن پاک میں موجود تھا لیکن انہوں نے اپنی رائے کو دین میں دخل دیا اور عمل خیر کو روکنے پر مصر ہوگئے۔ اللّٰہ ہدایت کرے۔ ف۲۱ وصی اور یتیموں کے ولی اور وہ لوگ جو قریب موت مرنے والے کے پاس موجود ہوں۔ ف۲۲ اور مرنے والے کی ذریت کے ساتھ خلاف شفقت کوئی کارروائی نہ کریں جس سے اس کی اولاد پریشان ہو۔ ف۲۳ مریض کے پاس اس کی موت کے قریب موجود ہونے والوں کی سیدھی بات تو یہ ہے کہ اسے صدقہ و وصیت میں یہ رائے دیں کہ وہ اتنے مال سے کرے جس سے اس کی اولاد تنگ دست نادار نہ رہ جائے اور وصی و ولی کی سیدھی بات یہ ہے کہ وہ مرنے والے کی ذرّیت سے حسن خلق کے ساتھ کلام کریں جیسا اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں۔ ف۲۴ یعنی یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا۔ حدیث شریف میں ہے: روزِ قیامت یتیموں کا مال کھانے والے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے اور ان کے منہ سے اور ان کے کانوں سے دھواں نکلتا ہوگا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے۔ ف۲۵ ورثہ کے متعلق ف۲۶ اگر میت نے بیٹے بیٹیاں دونوں چھوڑی ہوں تو ف۲۷ یعنی دختر کا حصہ پسر سے آدھا ہے اور اگر مرنے والے نے صرف لڑکے چھوڑے ہوں تو کل مال ان کا۔ ف۲۸ یا دو ف۲۹ اس سے معلوم ہوا کہ اگر اکیلا لڑکا وارث رہا ہو تو کل مال اس کا ہوگا کیونکہ اوپر بیٹے کا حصہ بیٹیوں سے دونا بتایا گیا ہے تو جب اکیلی لڑکی کا نصف ہوا تو اکیلے لڑکے کا اس سے دونا ہوا اور وہ کل ہے۔ ف۳۰ خواہ لڑکا ہو یا لڑکی کہ ان میں سے ہر ایک کو اولاد کہا جاتا ہے۔ ف۳۱ یعنی صرف ماں باپ چھوڑے اور اگر ماں باپ کے ساتھ زوج یا زوجہ میں سے کسی کو چھوڑا تو ماں کا حصہ زوج کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے اس کا تہائی ہوگا نہ کہ کل کا تہائی۔ ف۳۲ سگے خواہ سوتیلے ف۳۳ اور ایک ہی بھائی ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھٹا سکتا۔

وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ

وصیت کے جو کر گیا اور دَین کے ف۳۴ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون

اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾

تمہارے زیادہ کام آئے گا ف۳۵ یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے

وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ

اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر

لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ

ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین

اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ

نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے ف۳۶ اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر

كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ

تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں ف۳۷ جو وصیت تم کر جاؤ

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ

اور دَین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا

اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں

فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ

تو سب تہائی میں شریک ہیں ف۳۸ میت کی وصیّت اور دَین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ

مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ

پہنچایا ہو ف۳۹ یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے یہ اللہ کی حدیں ہیں

ف۳۴ کیونکہ وصیت اور دَین یعنی قرض ورثہ کی تقسیم سے مقدم ہے اور دَین وصیت پر بھی مقدم ہے۔ حدیث شریف میں ہے "اِنَّ الدَّیْنَ قَبْلَ الْوَصِیَّۃ"۔
ف۳۵ اس لیے حصوں کی تعیین تمہاری رائے پر نہیں چھوڑی۔ ف۳۶ خواہ ایک بی بی ہو یا کئی، ایک ہوگی تو وہ اکیلی چوتھائی پائے گی، کئی ہوں گی تو سب اس چوتھائی میں برابر شریک ہوں گی خواہ بی بی ایک ہو یا کئی ہوں حصہ یہی رہے گا۔ ف۳۷ خواہ بی بی ایک ہو یا زیادہ۔ ف۳۸ کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی بدولت مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں پاتی اور اسی لیے ان میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ نہیں ہے۔ ف۳۹ اپنے وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت کر کے یا کسی وارث کے حق

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے

وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع

اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے ف۴۰

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً

اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں ان پر خاص اپنے میں کے ف۴۱ چار مردوں کی

مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ

گواہی لو پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھر میں بند رکھو ف۴۲ یہاں تک کہ انہیں موت اٹھا لے

میں وصیت کرے۔ **مسائلِ فرائض:**۔ وارث کئی قسم ہیں، **اصحاب فرائض:** یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک ہو تو آدھے مال کی مالک، زیادہ ہوں تو سب کے لیے دو تہائی، پوتی اور پرپوتی اور اس سے نیچے کی ہر پوتی اگر میت کے اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی ہو تو یہ اس کے ساتھ چھٹا پائے گی اور اگر میت نے بیٹا چھوڑا تو ساقط ہو جائے گی کچھ نہ پائے گی اور اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑیں تو بھی پوتی ساقط ہوگی لیکن اگر اس کے ساتھ یا اس کے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہوگا تو وہ اس کو عصبہ بنا دے گا۔ سگی بہن میت کے بیٹا یا پوتا نہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے۔ علاتی بہنیں جو باپ میں شریک ہوں اور ان کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی مثل ہیں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی علاتی و حقیقی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور بیٹے اور پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط اور امام صاحب کے نزدیک دادا کے ساتھ بھی محروم ہیں۔ سوتیلے بھائی بہن جو فقط ماں میں شریک ہوں ان میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور ان میں مرد و عورت برابر حصہ پائیں گے اور بیٹے پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ دادا کے ہوتے ساقط ہو جائیں گے۔ باپ چھٹا حصہ پائے گا اگر میت نے بیٹا یا پوتا یا اس سے نیچے کے پوتے چھوڑے ہوں اور اگر میت نے بیٹی یا پوتی، یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا اور وہ باقی بھی پائے گا جو اصحاب فرض کو دے کر بچے۔ دادا یعنی باپ کا باپ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوائے اس کے کہ ماں کو ثلث مابقی کی طرف رد نہ کر سکے گا۔ ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے یا پرپوتے کی اولاد یا بہن بھائی میں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سگے ہوں یا سوتیلے اور اگر ان میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں کل مال کا تہائی پائے گی اور اگر میت نے زوج یا زوجہ اور ماں باپ چھوڑے ہوں تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے اس کا تہائی ملے گا اور جدہ کا چھٹا حصہ ہے خواہ وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب والی دور والی کے لیے حاجب ہو جاتی ہے اور ماں ہر ایک جدہ کو محجوب کرتی ہے اور باپ کی طرف کی جدات باپ کے ہونے سے محجوب ہوتی ہیں اس صورت میں کچھ نہ ملے گا زوج چہارم پائے گا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پرپوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائے گا زوجہ میت کی اور اس کے بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ پائے گی اور نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی۔ **عصبات:** وہ وارث ہیں جن کے لیے کوئی حصہ معین نہیں اصحاب فرض سے جو باقی بچتا ہے وہ پاتے ہیں ان میں سب سے اولیٰ بیٹا ہے پھر اس کا بیٹا پھر اور نیچے کے پوتے پھر باپ پھر دادا پھر آبائی سلسلہ میں جہاں تک کوئی پایا جائے، پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا یعنی باپ شریک بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا، پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر دادا کے چچا پھر آزاد کرنے والا پھر اس کے عصبات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں ذوی الارحام: اصحاب فرض اور عصبات کے سوا جو اقارب ہیں وہ ذوی الارحام میں داخل ہیں اور ان کی ترتیب عصبات کی مثل ہے۔ ف۴۰ کیونکہ کل حدوں سے تجاوز کرنے والا کافر ہے اس لیے کہ مومن کیسا بھی گنہگار ہو ایمان کی حد سے تو نہ گذرے گا۔ ف۴۱ یعنی مسلمانوں

اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ

یا اللہ اُن کی کچھ راہ نکالے ف۴۳ اور تم میں جو مرد عورت ایسا کام کریں ان کو ایذا دو ف۴۴

فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۴۵

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں

مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

توبہ کرلیں ف۴۶ ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں ف۴۷ یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ

موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی ف۴۸ اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لیے

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ

ہم نے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۴۹ اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ

تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی ف۵۰ اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو ف۵۱

ف۴۳ کہ وہ بدکاری نہ کرنے پائیں ف۴۳ یعنی حد مقرر فرمائے یا توبہ اور نکاح کی توفیق دے۔ جو مفسرین اس آیت میں "اَلْفَاحِشَةَ" (بدکاری) سے زنا مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حبس (عورتوں کو گھر قید میں رکھنے) کا حکم حدود نازل ہونے سے قبل تھا حدود کے ساتھ منسوخ کیا گیا۔ (خازن وجلالین واحمدی) ف۴۴ جھڑکو گھڑکو برا کہو شرم دلاؤ جوتیاں مارو۔ (جلالین ومدارک وخازن وغیرہ) ف۴۵ حسن کا قول ہے کہ زنا کی سزا پہلے ایذا مقرر کی گئی پھر حبس پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا۔ ابن بحر کا قول ہے کہ پہلی آیت "وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ" ان عورتوں کے باب میں ہے جو عورتوں کے ساتھ (بطریق مساحقت) بدکاری کرتی ہیں اور دوسری آیت "وَالَّذٰنِ" لواطت کرنے والوں کے حق میں ہے اور زانی اور زانیہ کا حکم سورہ نور میں بیان فرمایا گیا اس تقدیر پر یہ آیتیں غیر منسوخ ہیں اور ان میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دلیل ظاہر ہے اس پر جو وہ فرماتے ہیں کہ لواطت میں تعزیر ہے حد نہیں۔ ف۴۶ ضحاک کا قول ہے کہ جو توبہ موت سے پہلے ہو وہ قریب ہے۔ ف۴۷ اور توبہ میں تاخیر کرتے جاتے ہیں۔ ف۴۸ قبول توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں گزرا وہ ایسے لوگوں کے لیے نہیں ہے۔ اللہ مالک ہے جو چاہے کرے ان کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے بخشے یا عذاب فرمائے اس کی مرضی۔ (احمدی) ف۴۹ اس سے معلوم ہوا کہ وقت موت کافر کی توبہ اور اس کا ایمان مقبول نہیں۔ ف۵۰ **شانِ نزول:** زمانۂ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنے اقارب کی بیبیوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو بے مہر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کردیتے اور خود مہر لے لیتے یا انہیں قید کر رکھتے کہ جو ورثہ انہوں نے پایا ہے وہ دے کر رہائی حاصل کریں یا مر جائیں تو یہ ان کے وارث ہو جائیں غرض وہ عورتیں بالکل ان کے ہاتھ میں

اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍۚ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِۚ فَاِنْ

مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں ف۵۲ اور ان سے اچھا برتاؤ کرو ف۵۳ پھر اگر

كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا

وہ تمہیں پسند نہ آئیں ف۵۴ تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی

كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍۙ وَّ اٰتَیْتُمْ

رکھے ف۵۵ اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو ف۵۶ اور اُسے ڈھیروں

اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْــٴًـاؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا

مال دے چکے ہو ف۵۷ تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو ف۵۸ کیا اسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر اور کھلے

مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾ وَ كَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ

گناہ سے ف۵۹ اور کیوں کر اُسے واپس لو گے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا اور وہ تم

مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۲۱﴾ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا

سے گاڑھا عہد لے چکیں ف۶۰ اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو ف۶۱ مگر جو

قَدْ سَلَفَؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًاؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا۠ ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ

ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی ف۶۲ اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ ف۶۳ حرام ہوئیں

ع ۸ / ۱۴

مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کرسکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ ف۵۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ اس کے متعلق ہے جو اپنی بی بی سے نفرت رکھتا ہو اور اس لیے بدسلوکی کرتا ہو کہ عورت پریشان ہو کر مہر واپس کردے یا چھوڑ دے اس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ عورت کو طلاق دیتے پھر رجعت کرتے پھر طلاق دیتے اس طرح اس کو معلق رکھتے تھے کہ نہ وہ ان کے پاس آرام پاسکتی نہ دوسری جگہ ٹھکانا کرسکتی اس کو منع فرمایا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ میت کے اولیاء کو خطاب ہے کہ وہ اپنے مورث کی بی بی کو نہ روکیں۔ ف۵۲ شوہر کی نافرمانی یا اس کی یا اس کے گھر والوں کی ایذاء و بدزبانی یا حرام کاری ایسی کوئی حالت ہو تو خلع چاہنے میں مضائقہ نہیں۔ ف۵۳ کھلانے پہنانے میں بات چیت میں اور زوجیت کے امور میں ف۵۴ بدخلقی یا صورت ناپسند ہونے کی وجہ سے تو صبر کرو اور جدائی مت چاہو۔ ف۵۵ ولدِ صالح وغیرہ۔ ف۵۶ یعنی ایک کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرنا۔ ف۵۷ اس آیت سے گراں مہر مقرر کرنے کے جواز پر دلیل لائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر فرمایا کہ عورتوں کے مہر گراں نہ کرو ایک عورت نے یہ آیت پڑھ کر کہا کہ اے ابن خطاب! اللہ ہمیں دیتا ہے اور تم منع کرتے ہو اس پر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! تجھ سے ہر شخص زیادہ سمجھ دار ہے جو چاہو مقرر کرو، سبحان اللہ! خلیفۂ رسول کے شان انصاف اور نفس شریف کی پاکی رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَهٗ۔ آمین۔ ف۵۸ کیونکہ جدائی تمہاری طرف سے ہے۔ ف۵۹ یہ اہلِ جاہلیت کے اس فعل کا رد ہے کہ جب انہیں کوئی دوسری عورت پسند آتی تو وہ اپنی بی بی پر تہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے واپس دے دے اس طریقہ کو اس آیت میں منع فرمایا اور جھوٹ اور گناہ بتایا۔ ف۶۰ وہ عہد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے "فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ"۔ مسئلہ: یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہوجاتا ہے۔ ف۶۱ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اس کی دوسری عورت کو بیٹا بیاہ لیتا تھا۔ ف۶۲ کیونکہ باپ کی بی بی بمنزلہ ماں کے ہے، کہا گیا ہے نکاح سے وطی مراد ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ کی موطوءہ یعنی جس سے اس نے صحبت کی ہو خواہ نکاح کرکے یا بطریق زنا یا وہ باندی ہو اس کا وہ مالک ہو کر ان میں سے ہر صورت میں بیٹے کا اس سے نکاح حرام ہے۔ ف۶۳ اب اس کے بعد جس قدر

عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ

تم پر تمہاری مائیں وٓ۶۴ اور بیٹیاں وٓ۶۵ اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں

وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

اور بھانجیاں وٓ۶۶ اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا وٓ۶۷ اور دودھ کی بہنیں

وَاُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ وَرَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِيْ

اور عورتوں کی مائیں وٓ۶۸ اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں وٓ۶۹ ان بیبیوں سے جن سے

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ٘

تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں وٓ۷۰

وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ

اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیاں وٓ۷۱ اور دو بہنیں اکٹھی

الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟ۙ (۲۳)

کرنا وٓ۷۲ مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

عورتیں حرام ہیں ان کا بیان فرمایا جاتا ہے ان میں سات تو نسب سے حرام ہیں۔ وٓ۶۴ اور ہر عورت جس کی طرف باپ یا ماں کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں و نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں۔ وٓ۶۵ پوتیاں اور نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں۔ وٓ۶۶ یہ سب سگی ہوں یا سوتیلی۔ ان کے بعد ان عورتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو سبب سے حرام ہیں۔ وٓ۶۷ **دودھ کے رشتے:** شیر خواری کی مدت میں قلیل دودھ پیا جائے یا کثیر اس کے ساتھ حرمت متعلق ہوتی ہے۔ شیر خواری کی مدت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں۔ شیر خواری کی مدت کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے رضاعت (دودھ پلانے) کو نسب کے قائم مقام کیا ہے اور دودھ پلانے والی کو شیر خوار کی ماں اور اس کی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا اسی طرح دودھ پلائی کا شوہر شیر خوار کا باپ اور اس کا باپ شیر خوار کا دادا اور اس کی بہن اس کی پھوپھی اور اس کا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ قبلِ شیر خواری کے پیدا ہوا یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں اور دودھ پلائی کی ماں شیر خوار کی نانی اور اس کی بہن اس کی خالہ اور اس شوہر سے اس کے جو بچے پیدا ہوں وہ شیر خوار کے رضاعی بھائی بہن اور اس شوہر کے علاوہ دوسرے شوہر سے جو ہوں وہ اس کے سوتیلے بھائی بہن۔ اس میں اصل یہ حدیث ہے کہ رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اس لیے شیر خوار پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان کے نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں۔ وٓ۶۸ یہاں سے محرمات بالصہریۃ (سسرالی رشتہ داری کی وجہ سے جو عورتیں حرام ہیں ان) کا بیان ہے وہ تین ذکر فرمائی گئیں بیبیوں کی مائیں بیبیوں کی بیٹیاں اور بیٹوں کی بیبیاں، بیبیوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ وہ بیبیاں مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ (یعنی ان سے ہم بستری ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو)۔ وٓ۶۹ گود میں ہونا غالب حال کا بیان ہے حرمت کے لیے شرط نہیں۔ وٓ۷۰ ان کی ماؤں سے طلاق یا موت وغیرہ کے ذریعہ سے قبل صحبت جدائی ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ وٓ۷۱ اس سے مُتَبَنّٰی (منہ بولے بیٹے) نکل گئے۔ ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بی بی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسبی کے حکم میں ہے اور پوتے پرپوتے بیٹوں میں داخل ہیں۔ وٓ۷۲ یہ بھی حرام ہے خواہ دونوں بہنوں کو نکاح میں جمع کیا جائے یا ملک یمین کے ذریعہ سے وطی میں اور حدیث شریف میں پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کا نکاح میں

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْۚ

اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں وف۴۳ یہ اللہ کا نوشتہ (مقرر کردہ) ہے تم پر

وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ

اور اُن وف۴۴ کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے وف۴۵ نہ

مُسٰفِحِیْنَؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةًؕ

پانی گراتے وف۴۶ تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو

وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور قرارداد (طے شدہ) کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضا مندی ہوجائے تو اس میں گناہ نہیں وف۴۷ بے شک اللہ

كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۲۴﴾ وَ مَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْكِحَ

علم و حکمت والا ہے اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں

الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَیٰتِكُمُ

آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو اُن سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی مِلک ہیں ایمان والی

جمع کرنا بھی حرام فرمایا گیا اور ضابطہ یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کرنے سے دوسری اس کے لیے حلال نہ ہو جیسے کہ پھوپھی بھتیجی کہ اگر پھوپھی کو مرد فرض کیا جائے تو چچا ہوا بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کیا جائے تو بھتیجا ہوا پھوپھی اس پر حرام ہے حرمت دونوں طرف ہے اور اگر صرف ایک طرف سے ہو تو جمع حرام نہ ہوگی جیسے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے لیے باپ کی بی بی تو حرام رہتی ہے۔ مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بی بی کو اگر مرد فرض کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگا اور کوئی رشتہ ہی نہ رہے گا۔ **وف۴۳** گرفتار ہو کر بغیر اپنے شوہروں کے وہ تمہارے لیے بعد استبراء (یعنی حیض آجانے اور بچہ جننے کے بعد) حلال ہیں اگرچہ دار الحرب میں ان کے شوہر موجود ہوں کیونکہ تبایُنِ دارین (ملک بدل جانے) کی وجہ سے ان کی شوہروں سے فرقت ہوچکی۔ **شانِ نزول:** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ایک روز بہت سی قیدی عورتیں پائیں جن کے شوہر دار الحرب میں موجود تھے تو ہم نے ان سے قربت میں تأمل کیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **وف۴۴** محرماتِ مذکورہ **وف۴۵** نکاح سے یا مِلکِ یمین سے اس آیت سے کئی مسئلے ثابت ہوئے۔ **مسئلہ:** نکاح میں مہر ضروری ہے۔ **مسئلہ:** اگر مہر معین نہ کیا ہو جب بھی واجب ہوتا ہے۔ **مسئلہ:** مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ جو چیزیں مال نہیں ہیں۔ **مسئلہ:** اتنا قلیل جس کو مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ حضرت جابر اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم ہیں اس سے کم نہیں ہوسکتا۔ **وف۴۶** اس سے حرام کاری مراد ہے اور اس تعبیر (معنی بیان کرنے) میں تنبیہ ہے کہ زانی محض شہوت رانی کرتا اور مستی نکالتا ہے اور اس کا فعل غرضِ صحیح اور مقصدِ حَسَن سے خالی ہوتا ہے نہ اولاد حاصل کرنا نہ نسل و نسب محفوظ رکھنا نہ اپنے نفس کو حرام سے بچانا ان میں سے کوئی بات اس کو مدِّ نظر نہیں ہوتی وہ اپنے نطفہ و مال کو ضائع کر کے دین و دنیا کے خسارہ میں گرفتار ہوتا ہے۔ **وف۴۷** خواہ عورت مہر مقرر شدہ سے کم کردے یا بالکل بخش دے یا مرد مقدارِ مہر کی اور زیادہ کردے۔

الْمُؤْمِنٰتِؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِكُمْؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍۚ فَانْكِحُوْهُنَّ

کنیزیں ف۷۸ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ف۷۹

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ

ان کے مالکوں کی اجازت سے ف۸۰ اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو ف۸۱ قید میں آتیاں نہ

مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ

مستی نکالتی اور نہ یار بناتی ف۸۲ جب وہ قید میں آجائیں ف۸۳ پھر برا کام کریں

فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ

تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے ف۸۴ یہ ف۸۵ اس کے لیے جسے تم میں سے زنا کا

الْعَنَتَ مِنْكُمْؕ وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۵﴾ یُرِیْدُ

اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے ف۸۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ چاہتا

ع ۴ / ۱

اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ وَ یَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ یَتُوْبَ

ہے کہ اپنے احکام تمہارے لیے صاف بیان کردے اور تمہیں اگلوں کی روشیں (طور طریقے) بتادے ف۸۷ اور تم پر اپنی رحمت سے

عَلَیْكُمْؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶﴾ وَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ قف وَ

رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور

یُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا ﴿۲۷﴾ یُرِیْدُ

جو اپنے مزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہوجاؤ ف۸۸ اللہ چاہتا

ف۷۸ یعنی مسلمانوں کی ایمان دار کنیزیں کیونکہ نکاح اپنی کنیز سے نہیں ہوتا وہ بغیر نکاح ہی مولیٰ کے لیے حلال ہے معنی یہ ہیں کہ جو شخص حرۂ مؤمنہ سے نکاح کی مقدرت (طاقت) و وسعت نہ رکھتا ہو وہ ایماندار کنیز سے نکاح کرے یہ بات عار کی نہیں ہے۔ مسئلہ: جو شخص حرہ سے نکاح کی وسعت رکھتا ہو اس کو بھی مسلمان باندی سے نکاح کرنا جائز ہے، یہ مسئلہ اس آیت میں تو نہیں ہے مگر اوپر کی آیت "وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ" (اور ان حرام کی گئیں عورتوں کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں) سے ثابت ہے۔ مسئلہ: ایسے ہی کتابیہ باندی سے بھی نکاح جائز ہے اور مؤمنہ کے ساتھ افضل و مستحب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوا۔ ف۷۹ یہ کوئی عار کی بات نہیں فضیلت ایمان سے ہے اسی کو کافی سمجھو۔ ف۸۰ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ باندی کو اپنے مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کا حق نہیں، اسی طرح غلام کو۔ ف۸۱ اگرچہ مالک ان کے مہر کے مولیٰ ہیں لیکن باندیوں کو دینا مولیٰ ہی کو دینا ہے کیونکہ خود وہ اور جو کچھ ان کے قبضہ میں ہو سب مولیٰ کی ملک ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے مالکوں کی اجازت سے مہر انہیں دو۔ ف۸۲ یعنی علانیہ و خفیہ کسی طرح بدکاری نہیں کرتیں ف۸۳ اور شوہر دار ہو جائیں ف۸۴ جو شوہر دار نہ ہوں یعنی پچاس تازیانے (کوڑے) کیونکہ حرہ کے لیے سو تازیانے ہیں اور باندیوں کو رجم نہیں کیا جاتا کیونکہ "رجم" قابلِ تنصیف (دو حصوں میں تقسیم کے قابل) نہیں ہے۔ ف۸۵ باندی سے نکاح کرنا ف۸۶ باندی کے ساتھ نکاح کرنے سے کیونکہ اس سے اولاد مملوک (غلام) پیدا ہوگی۔ ف۸۷ انبیاء و صالحین کی ف۸۸ اور حرام میں مبتلا ہو کر انہیں کی طرح ہو جاؤ۔

اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ﴿۲۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

ہے کہ تم پر تخفیف (آسانی) کرے ف۸۹ اور آدمی کمزور بنایا گیا ف۹۰ اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ ف۹۱ مگر یہ کہ کوئی سودا

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۲۹﴾

تمہاری باہمی رضامندی کا ہو ف۹۲ اور اپنی جانیں قتل نہ کرو ف۹۳ بے شک اللّٰہ تم پر مہربان ہے

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ

اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ

عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ

اللّٰہ کو آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے ف۹۴ تو تمہارے

عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا ﴿۳۱﴾ وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ

اور گناہ ف۹۵ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللّٰہ

اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ

نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ف۹۶ مردوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور

ف۸۹ اور اپنے فضل سے احکام سہل (آسان) کرے۔ ف۹۰ اس کو عورتوں سے اور شہوات سے صبر دشوار ہے۔ حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: عورتوں میں بھلائی نہیں اور ان کی طرف سے صبر بھی نہیں ہوسکتا، نیکوں پر وہ غالب آتی ہیں، بد ان پر غالب آجاتے ہیں۔ ف۹۱ چوری، خیانت، غصب، جوا، سود جتنے حرام طریقے ہیں سب ناحق ہیں سب کی مُمانعت ہے ف۹۲ وہ تمہارے لیے حلال ہے ف۹۳ ایسے افعال اختیار کرکے جو دنیا یا آخرت میں ہلاکت کا باعث ہوں، اس میں مسلمانوں کو قتل کرنا بھی آگیا اور مومن کا قتل خود اپنا ہی قتل ہے کیونکہ تمام مومن نفسِ واحد کی طرح ہیں۔ مسئلہ: اس آیت سے خودکشی کی حرمت بھی ثابت ہوئی اور نفس کا اِتّباع کرکے حرام میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔ ف۹۴ اور جن پر وعید آئی یعنی وعدۂ عذاب دیا گیا مثلِ قتل، زنا، چوری وغیرہ کے۔ ف۹۵ صغائر۔ مسئلہ: کفر و شرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللّٰہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ اللّٰہ کی مَشیّت میں ہیں چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔ ف۹۶ خواہ دنیا کی جہت سے یا دین کی کہ آپس میں حسد و بُغض نہ پیدا ہو۔ حسد نہایت بری صفت ہے حسد والا دوسرے کو اچھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لیے اس کی خواہش کرتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی اس نعمت سے محروم ہوجائے یہ مُنوع ہے، بندے کو چاہیے کہ اللّٰہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت وغنا کی یا دینی مناصب و مدارج کی یہ اس کی حکمت ہے۔ شانِ نزول: جب آیت میراث میں "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ" (بیٹوں کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے) نازل ہوا اور میت کے ترکہ میں مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا گیا تو مردوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آخرت میں نیکیوں کا ثواب بھی ہمیں عورتوں سے دونا ملے گا اور عورتوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہوگا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے جس کو جو فضل دیا وہ عین حکمت ہے بندے کو چاہیے کہ وہ اس کی قضا پر راضی رہے۔

لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ و۹۷ اور اللّٰہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللّٰہ

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۳۲﴾ وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ

سب کچھ جانتا ہے اور ہم نے سب کے لیے مال کے مستحق بنادیئے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ

وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ ؕ اِنَّ

اور قرابت والے اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا و۹۸ انہیں ان کا حصہ دو بے شک

اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۳۳﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا

ہر چیز اللّٰہ کے سامنے ہے مرد افسر ہیں عورتوں پر و۹۹ اس لیے کہ

ع ۵ ۸ ۲

فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ

اللّٰہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی و۱۰۰ اور اس لیے کہ مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے و۱۰۱ تو نیک بخت عورتیں

قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ

ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں و۱۰۲ جس طرح اللّٰہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو

فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ

تو انہیں سمجھاؤ و۱۰۳ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو و۱۰۴ پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں

و۹۷ ہر ایک کو اس کے اعمال کی جزاء۔ **شانِ نزول:** اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ ہم بھی اگر مرد ہوتے تو جہاد کرتے اور مردوں کی طرح جان فدا کرنے کا ثوابِ عظیم پاتے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ مرد جہاد سے ثواب حاصل کرسکتے ہیں تو عورتیں شوہروں کی اطاعت اور پاک دامنی سے ثواب حاصل کرسکتی ہیں۔ **و۹۸** اس سے عقدِ مُوالات مراد ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مجہول النسب شخص (جس کے نسب کا کچھ پتا نہ ہو وہ) دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور میں کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی دوسرا کہے میں نے قبول کیا اس صورت میں یہ عقد صحیح ہوجاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور دیت بھی اس پر آجاتی ہے اور دوسرا بھی اسی کی طرح سے مجہول النسب ہو اور ایسا ہی کہے اور یہ بھی قبول کرلے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وارث اور اس کی دیت کا ذمہ دار ہوگا یہ عقد ثابت ہے صحابہ رضی اللّٰہ عنہم اس کے قائل ہیں۔ **و۹۹** تو عورتوں کو ان کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب وحفاظت کی سرانجام دہی کریں۔ **شانِ نزول:** حضرت سعد بن ربیع نے اپنی بی بی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا ان کے والد انہیں سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے شوہر کی شکایت کی اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **و۱۰۰** یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل ودانائی اور جہاد اور نبوت وخلافت وامامت واذان وخطبہ وجماعت وجمعہ وتکبیر وتشریق اور حد وقصاص کی شہادت کے اور ورثہ میں دونے حصے اور تعصیب اور نکاح وطلاق کے مالک ہونے اور نسبوں کے ان کی طرف نسبت کیے جانے اور نماز وروزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ کہ ان کے لیے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز وروزہ کے قابل نہ ہوں اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی۔ **و۱۰۱ مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں۔ **و۱۰۲** اپنی عفت اور شوہروں کے گھر، مال اور ان کے راز کی **و۱۰۳** انہیں شوہر کی نافرمانی اور اس کے اطاعت نہ کرنے اور اس کے حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے نتائج سمجھاؤ جو دنیا وآخرت میں پیش آتے ہیں اور اللّٰہ کے عذاب کا

فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا ﴿۳۴﴾ وَ اِنْ خِفْتُمْ

تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بےشک اللّٰہ بلند بڑا ہے ف۱۰۵ اور اگر تم کو میاں بی بی کے

شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَاۚ اِنْ

جھگڑے کا خوف ہو ف۱۰۶ تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے ف۱۰۷ یہ دونوں

یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ﴿۳۵﴾

اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللّٰہ ان میں میل (موافقت پیدا) کردے گا بےشک اللّٰہ جاننے والا خبردار ہے ف۱۰۸

وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی

اور اللّٰہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ ف۱۰۹ اور ماں باپ سے بھلائی کرو ف۱۱۰ اور

الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ

رشتہ داروں ف۱۱۱ اور یتیموں اور محتاجوں ف۱۱۲ اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے ف۱۱۳

وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور کروٹ کے ساتھی ف۱۱۴ اور راہ گیر ف۱۱۵ اور اپنی باندی غلام سے ف۱۱۶ بےشک اللّٰہ

لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَاۙ ﴿۳۶﴾ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ

کو خوش (پسند) نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا ف۱۱۷ جو آپ بخل کریں اور اوروں

خوف دلاؤ اور بتاؤ کہ ہمارا تم پر شرعاً حق ہے اور ہماری اطاعت تم پر فرض ہے اگر اس پر بھی نہ مانیں ف۱۰۴ ضربِ غیر شدید ف۱۰۵ اور تم گناہ کرتے ہو پھر بھی وہ تمہاری توبہ قبول فرماتا ہے تو تمہاری زیرِ دست عورتیں اگر قصور کرنے کے بعد معافی چاہیں تو تمہیں بطریقِ اَولیٰ معاف کرنا چاہئے اور اللّٰہ کی قدرت و برتری کا لحاظ رکھ کر ظلم سے مُجتَنِب (بچتے) رہنا چاہیے۔ ف۱۰۶ اور تم دیکھو کہ سمجھانا، علیحدہ سونا، مارنا کچھ بھی کارآمد نہ ہوا اور دونوں کی نااتفاقی رفع نہ ہوئی۔ ف۱۰۷ کیونکہ اقارب اپنے رشتہ داروں کے خانگی حالات سے واقف ہوتے ہیں اور زوجین کے درمیان موافقت کی خواہش بھی رکھتے ہیں اور فریقین کو ان پر اطمینان بھی ہوتا ہے اور ان سے اپنے دل کی بات کہنے میں تأمّل بھی نہیں ہوتا ہے۔ ف۱۰۸ جانتا ہے کہ زوجین میں ظالم کون ہے۔ مسئلہ: پنچوں (کسی بھی برادری میں فیصلے کیلئے مقرر کردہ افراد) کو زوجین میں تفریق کر دینے کا اختیار نہیں۔ ف۱۰۹ نہ جاندار کو نہ بے جان کو نہ اس کی ربوبیت میں نہ اس کی عبادت میں۔ ف۱۱۰ ادب و تعظیم کے ساتھ اور ان کی خدمت میں مُستعد رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں کمی نہ کرو۔ مسلم شریف کی حدیث ہے: سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے تین مرتبہ فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کیا: کس کی یا رسول اللّٰہ؟ فرمایا: جس نے بوڑھے ماں باپ پائے یا ان میں سے ایک کو پایا اور جنتی نہ ہو گیا۔ ف۱۱۱ حدیث شریف میں ہے: رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک کرنے والوں کی عمر دراز اور رزق وسیع ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم) ف۱۱۲ حدیث: سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: میں اور یتیم کی سرپرستی کرنے والا ایسے قریب ہوں گے جیسے انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی۔ (بخاری شریف) حدیث: سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی امداد و خبرگیری کرنے والا مجاہد فی سبیل اللّٰہ کے مثل ہے۔ ف۱۱۳ سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایوں کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کرتے رہے اس حد تک کہ گمان ہوتا تھا کہ ان کو وارث قرار دیں۔ (بخاری ومسلم) ف۱۱۴ یعنی بی بی یا جو صحبت میں رہے یا رفیقِ سفر ہو یا ساتھ پڑھے یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے ف۱۱۵ اور مسافر و مہمان۔ حدیث: جو اللّٰہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھے اسے چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے۔ (بخاری ومسلم) ف۱۱۶ کہ انہیں ان کی طاقت سے زیادہ

النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا

سے بخل کے لیے کہیں ف۱۱۸ اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں ف۱۱۹ اور کافروں کے لیے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ

ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں ف۱۲۰

وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ

اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مُصاحب (ساتھی و مشیر) شیطان ہوا ف۱۲۱

قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

تو کتنا برا مصاحب ہے اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

اور اللہ کے دیئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ف۱۲۲ اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک ذرہ بھر

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا

ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب

عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ

دیتا ہے تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں ف۱۲۳ اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان

شَهِيْدًا ؕ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى

بنا کر لائیں ف۱۲۴ اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش انہیں مٹی میں

تکلیف نہ دو اور سخت کلامی نہ کرو اور کھانا کپڑا بقدرِ ضرورت دو۔ **حدیث:** رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جنت میں بد خُلق داخل نہ ہوگا۔ (ترمذی) **ف۱۱۷** متکبر خود بیں جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل سمجھے۔ **ف۱۱۸** بخل یہ ہے کہ خود کھائے دوسرے کو نہ دے۔ ''شُحّ'' یہ ہے کہ نہ کھائے نہ کھلائے، سخا یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے، جُود یہ ہے کہ آپ نہ کھائے دوسرے کو کھلائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صفت بیان کرنے میں بخل کرتے اور چھپاتے تھے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ علم کو چھپانا مذموم ہے۔ **ف۱۱۹** حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کو پسند ہے کہ بندے پر اس کی نعمت ظاہر ہو۔ **مسئلہ:** اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لیے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے۔ **ف۱۲۰** بخل کے بعد صَرفِ بے جا کی برائی بیان فرمائی کہ جو لوگ محض نمود و نمائش اور نام آوری کے لیے خرچ کرتے ہیں اور رضائے الٰہی انہیں مقصود نہیں ہوتی جیسے کہ مشرکین و منافقین یہ بھی انہیں کے حکم میں ہیں جن کا حکم اوپر گزر گیا۔ **ف۱۲۱** دنیا و آخرت میں۔ دنیا میں تو اس طرح کہ وہ شیطانی کام کر کے اس کو خوش کرتا رہا اور آخرت میں اس طرح کہ ہر کافر ایک شیطان کے ساتھ آتشی زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا (خازن) **ف۱۲۲** اس میں سراسر ان کا نفع ہی تھا۔ **ف۱۲۳** اس نبی کو اور وہ اپنی امت کے ایمان و کفر و نفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں کیونکہ انبیاء اپنی امتوں کے افعال سے باخبر ہوتے ہیں۔ **ف۱۲۴** کہ تم نبی الانبیاء اور سارا عالم تمہاری امت۔

بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَ لَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا۠ (۴۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

دبا کر زمین برابر کردی جائے اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے ف۱۲۵ اے ایمان والو

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا

نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ ف۱۲۶ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی

اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ

حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں ف۱۲۷ اور اگر تم بیمار ہو ف۱۲۸ یا سفر میں یا تم میں

اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا

سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ف۱۲۹ یا تم نے عورتوں کو چھوا ف۱۳۰ اور پانی نہ پایا ف۱۳۱ تو پاک مٹی

صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا

سے تیمم کرو ف۱۳۲ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو ف۱۳۳ بے شک اللہ معاف فرمانے والا

ف۱۲۵ کیونکہ جب وہ اپنی خطاء سے مُکریں گے اور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے خطا نہ کی تھی تو ان کے مونھوں پر مہر لگادی جائے گی اور ان کے اعضاء و جوارح کو گویائی دی جائے گی، وہ ان کے خلاف شہادت دیں گے۔ **ف۱۲۶ شانِ نزول:** حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک جماعتِ صحابہ کی دعوت کی اس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی، بعضوں نے پی کیونکہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی پھر مغرب کی نماز پڑھی امام نشہ میں "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ" پڑھ گئے اور دونوں جگہ "لا" ترک کر دیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنی فاسد ہو گئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمادیا گیا تو مسلمانوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کر دی اس کے بعد شراب بالکل حرام کر دی گئی۔ **مسئلہ:** اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لیے کہ "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" میں دونوں جگہ "لا" کا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں حضور نے اس پر کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں ان کو "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" سے خطاب فرمایا گیا۔ **ف۱۲۷** جبکہ پانی نہ پاؤ تیمم کرلو **ف۱۲۸** اور پانی کا استعمال ضرر کرتا ہو **ف۱۲۹** یہ کنایہ ہے بے وضو ہونے سے **ف۱۳۰** یعنی جماع کیا **ف۱۳۱** اس کے استعمال پر قادر نہ ہونے، خواہ پانی موجود نہ ہونے کے باعث یا دور ہونے کے سبب یا اس کے حاصل کرنے کا آلہ نہ ہونے کے سبب یا سانپ، درندہ، دشمن وغیرہ کوئی مانع ہونے کے باعث **ف۱۳۲** یہ حکم مریضوں، مسافروں، جنابت اور حدث والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں۔ (مدارک) **مسئلہ:** حیض و نفاس سے طہارت کے لیے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ **ف۱۳۳ طریقۂ تیمم:** تیمم کرنے والا دل سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے تیمم میں نیت بالاِجماع شرط ہے کیونکہ وہ نص سے ثابت ہے، جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد، ریتا، پتھر ان سب پر تیمم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو لیکن پاک ہونا ان چیزوں کا شرط ہے۔ تیمم میں دو ضربیں ہیں: ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرہ پر پھیر لیں دوسری مرتبہ ہاتھوں پر۔ **مسئلہ:** پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہوتا ہے اسی طرح تیمم سے حتّٰی کہ ایک تیمم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔ **مسئلہ:** تیمم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنے والے کی اقتداء صحیح ہے۔ **شانِ نزول:** غزوۂ بنی المصطلق میں جب لشکرِ اسلام شب کو ایک بیابان میں اترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا وہاں اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا اس کی تلاش کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اقامت فرمائی، صبح ہوئی تو پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے یعنی تمہاری برکت سے مسلمانوں کو بہت آسانیاں ہوئیں اور بہت فوائد پہنچے پھر اونٹ اٹھایا گیا تو اس کے نیچے ہار ملا۔ ہار گم ہونے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بتانے میں بہت حکمتیں ہیں، حضرت صدیقہ کے ہار کی وجہ سے قیام ان کی فضیلت و منزلت کا مُشعِر (ظاہر کرنے والا) ہے، صحابہ کا جستجو فرمانا، اس میں ہدایت ہے کہ

غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ

بخشنے والا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کو کتاب سے ایک حصہ ملا ف۱۳۴ گمراہی مول

الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ

لیتے ہیں ف۱۳۵ اور چاہتے ہیں ف۱۳۶ کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو ف۱۳۷

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا

اور اللہ کافی ہے والی ف۱۳۸ اور اللہ کافی ہے مددگار کچھ یہودی کلاموں (ارشاداتِ خداوندی)

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ

کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں ف۱۳۹ اور ف۱۴۰ کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور ف۱۴۱ سنئے

غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ

آپ سنائے نہ جائیں ف۱۴۲ اور رَاعِنا کہتے ہیں ف۱۴۳ زبانیں پھیر کر ف۱۴۴ اور دین میں طعنہ کے لیے ف۱۴۵ اور اگر وہ ف۱۴۶

قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ

کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا

وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا

لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا ف۱۴۷ اے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ

کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب ف۱۴۸ کی تصدیق فرماتا قبل اس کے

حضور کی اَزواج کی خدمت مومنین کی سعادت ہے اور پھر حکم تیمم ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی ازواج کی خدمت کا ایسا صِلہ ہے جس سے قیامت تک مسلمان مُنتفع ہوتے رہیں گے، سبحان اللہ۔ ف۱۳۴ وہ یہ کہ توریت سے انہوں نے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو پہچانا اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا جو اس میں بیان تھا اس حصہ سے وہ محروم رہے اور آپ کی نبوت کے منکر ہوگئے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت رِفاعہ بن زید اور مالک بن دُخْشُم یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ دونوں جب رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بات کرتے تو زبان ٹیڑھی کرکے بولتے ف۱۳۵ حضور کی نبوت کا انکار کرکے۔ ف۱۳۶ اے مسلمانو! ف۱۳۷ اور اس نے تمہیں بھی ان کی عداوت پر خبردار کردیا تو چاہیے کہ ان سے بچتے رہو۔ ف۱۳۸ اور جس کا کارساز اللہ ہو اسے کیا اندیشہ۔ ف۱۳۹ جو توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت میں فرمائے ف۱۴۰ جب سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم انہیں کچھ حکم فرماتے ہیں تو ف۱۴۱ کہتے ہیں: ف۱۴۲ یہ کلمہ ذو جہتین ہے (یعنی) مدح و ذم کے دونوں پہلو رکھتا ہے۔ مدح کا پہلو تو یہ ہے کہ کوئی ناگوار بات آپ کے سننے میں نہ آئے اور ذم کا پہلو یہ کہ آپ کو سننا نصیب نہ ہو۔ ف۱۴۳ باوجودیکہ اس کلمہ کے ساتھ خطاب کی مُمانعت کی گئی ہے کیونکہ یہ ان کی زبان میں خراب معنی رکھتا ہے۔ ف۱۴۴ حق سے باطل کی طرف۔ ف۱۴۵ کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتے تھے کہ ہم حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اس کو جان لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کے خبثِ ضمائر کو ظاہر فرما دیا۔ ف۱۴۶ بجائے ان کلمات کے اہل ادب کے طریقہ پر ف۱۴۷ اتنا کہ اللہ نے انہیں پیدا کیا اور روزی دی اور اس قدر کافی نہیں جب تک کہ تمام ایمانیات کو نہ مانیں اور سب کی تصدیق نہ کریں۔ ف۱۴۸ توریت۔

اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ

کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو و۱۴۹ تو انہیں پھیردیں ان کی پیٹھ کی طرف یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی

اَصْحٰبَ السَّبْتِؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ

ہفتہ والوں پر و۱۵۰ اور خدا کا حکم ہو کر رہے بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ

یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُۚ وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے و۱۵۱ اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا

فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْؕ

اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں و۱۵۲

بَلِ اللّٰهُ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ

بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے اور ان پر ظلم نہ ہوگا دانہ خرما کے ڈورے برابر و۱۵۳ دیکھو کیسا

یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَؕ وَ كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِیْنًا۠ ﴿۵۰﴾ؑ اَلَمْ تَرَ اِلَى

اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں و۱۵۴ اور یہ کافی ہے صریح (کھلا) گناہ کیا تم نے وہ نہ دیکھے

الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ

جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر

و۱۴۹ آنکھ، ناک، ابرو وغیرہ نقشہ مٹا کر و۱۵۰ ان دونوں باتوں میں سے ایک ضرور لازم ہے اور لعنت تو ان پر ایسی پڑی کہ دنیا انہیں ملعون کہتی ہے، یہاں مفسرین کے چند اقوال ہیں: بعض اس وعید کا وقوع دنیا میں بتاتے ہیں، بعض آخرت میں، بعض کہتے ہیں کہ لعنت ہوچکی اور وعید واقع ہوگئی، بعض کہتے ہیں: ابھی انتظار ہے، بعض کا قول ہے کہ یہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہود میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہود ایمان لے آئے اس لیے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اٹھ گئی۔ حضرت عبد اللہ بن سلام جو اعظم علمائے یہود سے ہیں انہوں نے ملکِ شام سے واپس آتے ہوئے راہ میں یہ آیت سنی اور اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اسلام لا کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نہیں خیال کرتا تھا کہ میں اپنا منہ پیٹھ کی طرف پھر جانے سے پہلے اور چہرہ کا نقشہ مٹ جانے سے قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکوں گا یعنی اس خوف سے انہوں نے ایمان لانے میں جلدی کی کیونکہ توریت شریف سے انہیں آپ کے رسولِ برحق ہونے کا یقینی علم تھا، اسی خوف سے حضرت کعب احبار جو علماء یہود میں بڑی منزلت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سن کر مسلمان ہوگئے۔ و۱۵۱ معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اس کی بخشش نہیں اس کے لیے ہمیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار، مرتکبِ کبائر ہو اور بے توبہ بھی مرجائے تو اس کے لیے خلود نہیں اس کی مغفرت اللہ کی مشیّت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے۔ اس آیت میں یہود کو ایمان کی ترغیب ہے اور اس پر بھی دلالت ہے کہ یہود پر عرفِ شرع میں مشرک کا اطلاق درست ہے۔ و۱۵۲ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اس کا پیارا بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کے سوا کوئی جنت میں نہ داخل ہوگا۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ انسان کا دینداری اور صلاح و تقویٰ اور قرب و مقبولیت کا مدّعی ہونا اور اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا کام نہیں آتا۔ و۱۵۳ یعنی بالکل ظلم نہ ہوگا وہی سزا دی جائے گی جس کے وہ مستحق ہیں۔ و۱۵۴ اپنے آپ کو بے گناہ اور مقبولِ بارگاہ بتا کر۔

وَ یَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ

سَبِیْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ

پر ہیں یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز

تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ

اس کا کوئی یار نہ پائے گا وف۱۵۵ کیا ملک میں ان کا کچھ حصہ ہے وف۱۵۶ ایسا ہو تو لوگوں

النَّاسَ نَقِیْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

کو تل بھر نہ دیں یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں وف۱۵۷ اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا وف۱۵۸

فَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا ﴿۵۴﴾

تو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا وف۱۵۹

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَ كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِیْرًا ﴿۵۵﴾

تو ان میں کوئی اس پر ایمان لایا وف۱۶۰ اور کسی نے اس سے منہ پھیرا وف۱۶۱ اور دوزخ کافی ہے بھڑکتی آگ وف۱۶۲

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ

جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں

جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ

وف۱۵۵ **شانِ نزول:** یہ آیت کعب بن اشرف وغیرہ علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمعیت لے کر قریش سے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے، قریش نے ان سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اس لیے تم سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہو تو ہمارے بتوں کو سجدہ کرو تو انہوں نے شیطان کی اطاعت کر کے بتوں کو سجدہ کیا، پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا محمد مصطفٰے! (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم)۔ کعب بن اشرف نے کہا: تم ہی ٹھیک راہ پر ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللّٰہ تعالٰی نے ان پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے حضور کی عداوت میں مشرکین کے بتوں تک کو پوجا۔ وف۱۵۶ یہود کہتے تھے کہ ہم مُلک و نبوت کے زیادہ حق دار ہیں تو ہم کیسے عربوں کا اتباع کریں! اللّٰہ تعالٰی نے ان کے اس دعوے کو جھٹلا دیا کہ ان کا ملک میں حصہ ہی کیا ہے اور اگر بالفرض کچھ ہوتا تو ان کا بخل اس درجہ کا ہے کہ وف۱۵۷ نبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اور اہلِ ایمان سے وف۱۵۸ نبوت و نصرت و غلبہ و عزت وغیرہ نعمتیں۔ وف۱۵۹ جیسا کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو تو پھر اگر اپنے حبیب سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم پر کرم کیا تو اس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو۔ وف۱۶۰ جیسے کہ حضرت عبد اللّٰہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے۔ وف۱۶۱ اور ایمان سے محروم رہا وف۱۶۲ اس کے لیے جو سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم پر ایمان نہ لائے۔

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

غالب حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ

باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کے لیے وہاں

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ

ستھری بیبیاں ہیں ۱۶۳ اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا ۱۶۴ بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ

تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا

امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو ۱۶۵ اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے

بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾

ساتھ فیصلہ کرو ۱۶۶ بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ۱۶۷ اور ان کا جو تم میں حکومت

مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ

والے ہیں ۱۶۸ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو اگر

---

۱۶۳ جو ہر نجاست و گندگی اور قابلِ نفرت چیز سے پاک ہیں۔ ۱۶۴ یعنی سایۂ جنت جس کی راحت و آسائش، رسائیِ فہم و احاطۂ بیان سے بالاتر ہے۔ ۱۶۵ اصحاب امانات اور حکام کو امانتیں دیانتداری کے ساتھ حق دار کو ادا کرنے اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا، بعض مفسرین کا قول ہے کہ فرائض بھی اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں ان کی ادا بھی اس حکم میں داخل ہے۔ ۱۶۶ فریقین میں سے اصلاً کسی کی رعایت نہ ہو۔ علماء نے فرمایا کہ حاکم کو چاہیے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے (۱) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے دوسرے کو بھی دے۔ (۲) نشست دونوں کو ایک سی دے (۳) دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے (۴) کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے (۵) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے۔ حدیث شریف میں ہے: انصاف کرنے والوں کو قربِ الٰہی میں نوری منبر عطا ہوں گے۔ شانِ نزول: بعض مفسرین نے اس کے شانِ نزول میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عثمان بن طلحہ خادم کعبہ سے کعبہ معظمہ کی کلید (چابی) لے لی، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے وہ کلید انہیں واپس دی اور فرمایا کہ اب یہ کلید ہمیشہ تمہاری نسل میں رہے گی اس پر عثمان بن طلحہ حجبی اسلام لائے اگرچہ یہ واقعہ تھوڑے تھوڑے تغیرات کے ساتھ بہت سے محدثین نے ذکر کیا ہے مگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ قابلِ وثوق (قابلِ یقین) نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ابنِ عبداللہ اور ابن مندہ اور ابنِ اثیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن طلحہ ۸ھ میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے اور انہوں نے فتح مکہ کے روز کنجی خود اپنی خوشی سے پیش کی تھی، بخاری اور مسلم کی حدیثوں سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔ ۱۶۷ کہ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ ۱۶۸ اسی حدیث میں حضور فرماتے ہیں: جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم اُمراء و حکام کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ حق کے موافق

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ اَلَمْ

اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہو ف۱۶۹ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ

انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اُترا اور اس پر جو تم

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ

سے پہلے اُترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ

يَّكْفُرُوْا بِهٖؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا

اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے ف۱۷۰ اور جب

قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ

ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق

يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ فَكَيْفَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا

تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہوگی جب ان پر کوئی افتاد (مصیبت) پڑے ف۱۷۱ بدلہ اس کا

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖۗ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّاۤ اِحْسَانًا

جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۷۲ پھر اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی

رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔ **ف۱۶۹** اس آیت سے معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں: ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن سے ثابت ہوں، ایک وہ جو ظاہر حدیث سے، ایک وہ جو قرآن و حدیث کی طرف بطریقِ قیاس رجوع کرنے سے۔ ''اُولی الامر'' میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم، قاضی سب داخل ہیں، خلافتِ کاملہ تو زمانۂ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافتِ ناقصہ خلفاءِ عباسیہ میں بھی تھی اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کے لیے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات میں معدوم ہے لیکن سلطنت و اِمارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اُولی الامر میں داخل ہیں اس لیے ہم پر ان کی اطاعت بھی لازم ہے۔ **ف۱۷۰** شانِ نزول: بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی نے کہا: چلو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے طے کرالیں منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لیے اس نے باوجود مدعیٔ ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خور ہے اس لیے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو پنچ (فیصلہ کرنے والا) تسلیم نہ کیا ناچار (مجبوراً) منافق کو فیصلہ کے لیے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور آنا پڑا۔ حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم طے فرما چکے لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے، فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اس کو قتل کر دیا اور فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔ **ف۱۷۱** جس سے بھاگنے بچنے کی کوئی راہ نہ ہو جیسی کہ بشر منافق پر پڑی کہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔ **ف۱۷۲** کفر و نفاق اور معاصی، جیسا کہ بشر منافق نے رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فیصلہ سے اعراض کرکے کیا۔

وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ

اور میل ہی تھا ف۱۷۳ ان کے دلوں کی تو بات اللہ جانتا ہے تو تم ان سے چشم پوشی

عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا

کرو اور انہیں سمجھاؤ اور ان کے معاملہ میں اُن سے رسا (اثر کرنے والی) بات کہو ف۱۷۴ اور ہم نے کوئی

مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے ف۱۷۵ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۱۷۶

جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت

تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ

توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں ف۱۷۷ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں

بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا

حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے

تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ

مان لیں ف۱۷۸ اور اگر ہم اُن پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کردو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر

ف۱۷۳ اور وہ عذر وندامت کچھ کام نہ دے جیسا کہ بشر منافق کے مارے جانے کے بعد اس کے اولیاء اس کے خون کا بدلہ طلب کرنے آئے اور بے جا معذرتیں کرنے اور باتیں بنانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں دلایا کیونکہ وہ کُشتنی ہی (قتل ہی کے لائق) تھا۔ ف۱۷۴ جو ان کے دل میں اثر کر جائے۔ ف۱۷۵ جبکہ رسول کا بھیجنا ہی اس لیے ہے کہ وہ مُطاع (لائق اطاعت) بنائے جائیں اور ان کی اِطاعت فرض ہو تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہو اس نے رسالت کو تسلیم نہ کیا وہ کافر واجب القتل ہے۔ ف۱۷۶ معصیت و نافرمانی کرکے ف۱۷۷ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار بُر آری (حاجت روائی) کا ذریعہ ہے۔ سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور روضۂ شریفہ کی خاکِ پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا" میں نے بیشک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے، اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ اس سے چند مسائل معلوم ہوئے۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرضِ حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعۂ کامیابی ہے۔ مسئلہ: قبر پر حاجت کے لیے جانا بھی "جَآءُوْكَ" میں داخل اور "خَيْرُ الْقُرُوْن" کا معمول ہے۔ مسئلہ: بعد وفات مقبولانِ حق کو "یا" کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔ مسئلہ: مقبولانِ حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔ ف۱۷۸ معنی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدقِ دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہو سکتے۔ سبحان اللہ! اس سے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی شان معلوم ہوتی ہے۔ شانِ نزول: پہاڑ سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں آب رسانی کرتے ہیں اس میں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا معاملہ سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے حضور پیش کیا گیا، حضور نے فرمایا: اے زبیر! تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو یہ انصاری کو گراں گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں،

دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ

نکل جاؤ و۱۷۹ تو اُن میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی

بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا

ہے و۱۸۰ تو اس میں اُن کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا

عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

ثواب دیتے اور ضرور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء و۱۸۱ اور صدیق و۱۸۲

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ

اور شہید و۱۸۳ اور نیک لوگ و۱۸۴ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا

مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ

ع ۹ ۱۱

فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو و۱۸۵

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ

پھر دشمن کی طرف تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو اور تم میں کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائے گا و۱۸۶

باوجودیکہ فیصلہ میں حضرت زبیر کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کرکے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **و۱۷۹** جیسا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے اور توبہ کے لیے اپنے آپ کو قتل کا حکم دیا تھا۔ **شانِ نزول:** ثابت بن قیس بن شماس سے ایک یہودی نے کہا کہ اللّٰہ نے ہم پر اپنا قتل اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا تھا ہم اس کو بجالائے ثابت نے فرمایا کہ اگر اللّٰہ ہم پر فرض کرتا تو ہم بھی ضرور بجالاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **و۱۸۰** یعنی رسولِ کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری کی۔ **و۱۸۱** تو انبیاء کے مخلص فرمانبردار جنت میں ان کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہوں گے۔ **و۱۸۲** "صدیق" انبیاء کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں نبی کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے افاضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق۔ **و۱۸۳** جنہوں نے راہِ خدا میں جانیں دیں۔ **و۱۸۴** وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللّٰہ دونوں ادا کریں اور ان کے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں۔ **شانِ نزول:** حضرت ثوبان سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا، حضور نے فرمایا: آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا: نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد، بجز اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پاسکوں گا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرقِ منازل کے فرمانبرداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ **و۱۸۵** دشمن کے گھات سے بچو اور اسے اپنے اوپر موقع نہ دو، ایک قول یہ بھی ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھو۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی تدبیریں جائز ہیں **و۱۸۶** یعنی منافقین۔

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ

پھر اگر تم پر کوئی افتاد (مصیبت) پڑے تو کہے خدا کا مجھ پر احسان تھا کہ میں ان کے ساتھ

شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ

حاضر نہ تھا اور اگر تمہیں اللہ کا فضل ملے و۱۸۷ تو ضرور کہے و۱۸۸ گویا

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾

تم میں اس میں کوئی دوستی نہ تھی اے کاش میں ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ

تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہئے جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں

وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا

اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا

عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

ثواب دیں گے اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں و۱۸۹ اور کمزور

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ

مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے جو یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے رب ہمارے ہمیں اس بستی

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ

سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں

لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں و۱۹۰

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِيَآءَ

اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو شیطان کے دوستوں

و۱۸۷ تمہاری فتح ہو اور غنیمت ہاتھ آئے و۱۸۸ وہی جس کے مقولہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ و۱۸۹ یعنی جہاد فرض ہے اور اس کے ترک کا تمہارے پاس کوئی عذر نہیں

و۱۹۰ اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی تاکہ وہ ان کمزور مسلمانوں کو کفار کے پنجۂ ظلم سے چھڑائیں جنہیں مکہ مکرمہ میں مشرکین نے قید کر لیا تھا اور طرح طرح کی ایذائیں دے رہے تھے اور ان کی عورتوں اور بچوں تک پر بے رحمانہ مظالم کرتے تھے اور وہ لوگ ان کے ہاتھوں میں مجبور تھے اس حالت میں وہ اللہ تعالٰی سے اپنی خلاصی اور مدد الٰہی کی دعائیں کرتے تھے۔ یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ان کا ولی و ناصر کیا اور انہیں مشرکین کے

الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ

سے و۱۹۱ لڑو بےشک شیطان کا داؤ کمزور ہے و۱۹۲ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا

كُفُّوْۤا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ

اپنے ہاتھ روک لو و۱۹۳ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض

الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ

کیا گیا و۱۹۴ تو ان میں بعضے لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد و۱۹۵

وَ قَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

اور بولے اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کردیا و۱۹۶ تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے

قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَ لَا

دیا ہوتا تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے و۱۹۷ اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی اور تم

تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ

پر تاگے برابر ظلم نہ ہوگا و۱۹۸ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی و۱۹۹ اگرچہ

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ

مضبوط قلعوں میں ہو اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے و۲۰۰ تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے

اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ

ہے اور انہیں کوئی برائی پہنچے و۲۰۱ تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی و۲۰۲ تم فرمادو سب اللہ کی

ہاتھوں سے چھڑایا اور مکہ مکرمہ فتح کرکے ان کی زبردست مدد فرمائی۔ و۱۹۱ اعلاءِ دین اور رضائے الٰہی کے لیے و۱۹۲ یعنی کافروں کا، اور وہ اللہ کی مدد کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ و۱۹۳ قتال سے۔ شانِ نزول: مشرکین مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے ہجرت سے قبل اصحاب رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک جماعت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں کافروں سے لڑنے کی اجازت دیجئے انہوں نے ہمیں بہت ستایا ہے اور بہت ایذائیں دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ روکو، نماز اور زکوٰۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو۔ فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ نماز و زکوٰۃ جہاد سے پہلے فرض ہوئیں۔ و۱۹۴ مدینہ طیبہ میں اور بدر کی حاضری کا حکم دیا گیا۔ و۱۹۵ یہ خوف طبعی تھا کہ انسان کی جبلّت (فطرت) ہے کہ موت و ہلاکت سے گھبراتا اور ڈرتا ہے۔ و۱۹۶ اس کی حکمت کیا ہے؟ یہ سوال وجہِ حکمت دریافت کرنے کے لیے تھا نہ بطریقِ اعتراض، اسی لیے ان کو اس سوال پر توبیخ و زجر نہ فرمایا گیا بلکہ جواب تسکین بخش عطا فرمادیا گیا۔ و۱۹۷ زائل و فانی ہے۔ و۱۹۸ اور تمہارے اجر کم نہ کیے جائیں گے تو جہاد میں اندیشہ و تامّل نہ کرو۔ و۱۹۹ اور اس سے رہائی پانے کی کوئی صورت نہیں اور جب موت ناگزیر ہے تو بستر پر مرجانے سے راہِ خدا میں جان دینا بہتر ہے کہ یہ سعادت آخرت کا سبب ہے۔ و۲۰۰ ارزانی و کثرتِ پیداوار وغیرہ کی و۲۰۱ گرانی قحط سالی وغیرہ و۲۰۲ یہ حال منافقین کا ہے کہ جب انہیں کوئی سختی پیش آتی تو اس کو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف نسبت کرتے اور کہتے جب سے یہ آئے ہیں ایسی ہی سختیاں پیش آیا کرتی ہیں۔

عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾ مَاۤ

طرف سے ہے ف۲۰۳ تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی نہیں ہوتے اے سننے والے

اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ٘ وَ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ

تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے ف۲۰۴ اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے ف۲۰۵

وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ

اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے رسول بھیجا ف۲۰۶ اور اللہ کافی ہے گواہ ف۲۰۷ جس نے رسول کا حکم مانا

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ﴿۸۰﴾ وَ

بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا ف۲۰۸ اور جس نے منہ پھیرا ف۲۰۹ تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا اور

یَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ٘ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَیَّتَ طَآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ

کہتے ہیں ہم نے حکم مانا ف۲۱۰ پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ان میں ایک گروہ جو کہہ گیا تھا

الَّذِیْ تَقُوْلُ ؕ وَ اللّٰهُ یَكْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ

اس کے خلاف رات کو منصوبے گانٹھتا ہے اور اللہ لکھ رکھتا ہے ان کے رات کے منصوبے ف۲۱۱ تو اے محبوب تم ان سے چشم پوشی کرو اور اللہ

عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ

پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی ہے کام بنانے کو تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں ف۲۱۲ اور اگر وہ

ف۲۰۳ گرانی ہو یا اَرزانی، قحط ہو یا فراخ حالی، رنج ہو یا راحت، آرام ہو یا تکلیف، فتح ہو یا شکست، حقیقت میں سب اللہ کی طرف سے ہے۔ **ف۲۰۴** اس کا فضل و رحمت ہے **ف۲۰۵** کہ تو نے ایسے گناہوں کا اِرتکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا۔ **مسئلہ:** یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف برسبیلِ ادب ہے۔ خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعلِ حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامتِ نفس کے سبب سے سمجھے۔ **ف۲۰۶** عرب ہوں یا عجم آپ تمام خلق کے لیے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا اُمّتی کیا گیا، یہ سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جلالت منصب اور رفعت منزلت کا بیان ہے **ف۲۰۷** آپ کی رسالتِ عامہ پر، تو سب پر آپ کی اطاعت اور آپ کا اِتباع فرض ہے۔ **ف۲۰۸ شانِ نزول:** رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ اس پر آج کل کے گستاخ بددینوں کی طرح اس زمانہ کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسا نصارٰی نے عیسٰی بن مریم کو رب مانا، اس پر اللہ تعالٰی نے ان کے رَدّ میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بیشک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ **ف۲۰۹** اور آپ کی اطاعت سے اِعراض کیا۔ **ف۲۱۰ شانِ نزول:** یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور میں ایمان و اطاعت شعاری کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے: ہم حضور پر ایمان لائے ہیں، ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے، حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اس کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔ **ف۲۱۱** ان کے اعمال ناموں میں اور اس کا انہیں بدلہ دے گا۔ **ف۲۱۲** اور اس کے علوم و حِکَم کو نہیں دیکھتے کہ اس نے اپنی فصاحت سے تمام خلق کو عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور ان کے مکر و کید کا افشائے راز کر دیا ہے اور اوّلین و آخرین کی خبریں دی ہیں۔

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ

غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے ف۲۱۳ اور جب ان کے پاس

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ

کوئی بات اطمینان ف۲۱۴ یا ڈر ف۲۱۵ کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں ف۲۱۶ اور اگر اس میں رسول

وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا

اور اپنے ذی اختیار لوگوں ف۲۱۷ کی طرف رجوع لاتے ف۲۱۸ تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بات میں کاوش کرتے ہیں ف۲۱۹ اور اگر

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ

تم پر اللہ کا فضل ف۲۲۰ اور اس کی رحمت ف۲۲۱ نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے ف۲۲۲ مگر تھوڑے ف۲۲۳ تو اے محبوب

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى

اللہ کی راہ میں لڑو ف۲۲۴ تم تکلیف نہ دیے جاؤ گے مگر اپنے دم کی ف۲۲۵ اور مسلمانوں کو آمادہ کرو ف۲۲۶ قریب ہے

اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ

کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے ف۲۲۷ اور اللہ کی آنچ (گرفت) سب سے سخت تر ہے اور اس کا عذاب سب

ف۲۱۳ اور زمانۂ آئندہ کے متعلق غیبی خبریں مطابق نہ ہوتیں اور جب ایسا نہ ہوا اور قرآن پاک کی غیبی خبروں سے آئندہ پیش آنے والے واقعات مطابقت کرتے چلے گئے تو ثابت ہوا کہ یقیناً وہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے نیز اس کے مضامین میں بھی باہم اختلاف نہیں اسی طرح فصاحت و بلاغت میں بھی کیونکہ مخلوق کا کلام فصیح بھی ہو تو سب یکساں نہیں ہوتا کچھ بلیغ ہوتا ہے تو کچھ رکیک ہوتا ہے جیسا کہ شعراء اور زبان دانوں کے کلام میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی بہت ملیح (دلچسپ) اور کوئی نہایت پھیکا۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کے کلام کی شان ہے کہ اس کا تمام کلام فصاحت و بلاغت کی اعلیٰ مرتبت پر ہے۔ ف۲۱۴ یعنی فتحِ اسلام ف۲۱۵ یعنی مسلمانوں کی ہزیمت کی خبر ف۲۱۶ جو مفسدے (فتنے فساد) کا موجِب ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی فتح کی شہرت سے تو کفار میں جوش پیدا ہوتا ہے اور شکست کی خبر سے مسلمانوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ ف۲۱۷ اکابر صحابہ جو صاحبِ رائے اور صاحبِ بصیرت ہیں ف۲۱۸ اور خود کچھ دخل نہ دیتے ف۲۱۹ **مسئلہ:** مفسرین نے فرمایا: اس آیت میں دلیل ہے جوازِ قیاس پر اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہے جو بہ نصِ قرآن و حدیث حاصل ہو، اور ایک علم وہ ہے جو قرآن و حدیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ **مسئلہ:** یہ بھی معلوم ہوا کہ اُمورِ دینیہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز نہیں جو اہل ہو اس کو تفویض (سپرد) کرنا چاہئے۔ ف۲۲۰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ف۲۲۱ نزولِ قرآن ف۲۲۲ اور کفر و ضلال میں گرفتار رہتے ف۲۲۳ وہ لوگ جو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن پاک کے نزول سے پہلے آپ پر ایمان لائے جیسے زید بن عَمرو بن نُفَیل اور وَرَقہ بن نوفل اور قیس بن ساعِدہ ف۲۲۴ خواہ کوئی تمہارا ساتھ دے یا نہ دے اور تم اکیلے رہ جاؤ ف۲۲۵ **شانِ نزول:** بدرِ صغریٰ کی جنگ جو ابوسفیان سے ٹھہر چکی تھی جب اس کا وقت آپہنچا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جانے کے لیے لوگوں کو دعوت دی بعضوں پر یہ گراں ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ جہاد نہ چھوڑیں اگرچہ تنہا ہوں اللہ آپ کا ناصر ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے یہ حکم پاکر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدرِ صغریٰ کی جنگ کے لیے روانہ ہوئے صرف ستر سوار ہمراہ تھے۔ ف۲۲۶ انہیں جہاد کی ترغیب دو اور بس۔ ف۲۲۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کا یہ چھوٹا سا لشکر کامیاب آیا اور کفار ایسے مرعوب ہوئے کہ وہ مسلمانوں کے مقابل میدان میں نہ آسکے۔ **فائدہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم شجاعت میں سب سے اعلیٰ ہیں کہ آپ کو تنہا کفار کے مقابل تشریف لے جانے کا حکم ہوا اور آپ آمادہ ہوگئے۔

تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَ

سے کڑا (زبردست سخت) جو اچھی سفارش کرے وف۲۲۸ اس کے لیے اس میں سے حصّہ ہے وف۲۲۹ اور

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

جو بُری سفارش کرے اُس کے لیے اس میں سے حصّہ ہے وف۲۳۰ اور اللہ ہر چیز پر

شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ

قادر ہے اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا

رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے وف۲۳۱ اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ

اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی بات

حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ ۧ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا

سچی وف۲۳۲ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہوگئے وف۲۳۳ اور اللہ نے انہیں اوندھا کردیا وف۲۳۴ ان کے

كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

کوتکوں (بُرے اعمال) کے سبب وف۲۳۵ کیا یہ چاہتے ہو کہ اسے راہ دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور جسے اللہ گمراہ کرے

النصف

ع ۱۱ ۸

وف۲۲۸ کسی سے کسی کی کہ اس کو نفع پہنچائے یا کسی مصیبت و بلا سے خلاص کرائے اور ہو وہ موافقِ شرع تو وف۲۲۹ اجر و جزا وف۲۳۰ عذاب و سزا وف۲۳۱ مسائلِ سلام: سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص وعلیکم السلام ورحمۃ اللّٰہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللّٰہ بھی کہا تھا تو یہ وبرکاتہ اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں اور کوئی اضافہ نہیں ہے۔ کافر، گمراہ، فاسق اور استنجا کرتے مسلمانوں کو سلام نہ کریں۔ جو شخص خطبہ یا تلاوتِ قرآن یا حدیث یا مذاکرۂ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول ہو، اس حال میں ان کو سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان پر جواب دینا لازم نہیں اور جو شخص شطرنج، چوسر، تاش، گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ یا غسل خانہ میں ہو یا بے عذر برہنہ ہو اس کو سلام نہ کیا جائے۔ مسئلہ: آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بی بی کو سلام کرے۔ ہندوستان میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ زن و شو کے اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجودیکہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لیے سلامتی کی دعا ہے۔ مسئلہ: بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ وف۲۳۲ یعنی اس سے زیادہ سچا کوئی نہیں اس لیے کہ اس کا کذب ناممکن و محال ہے کیونکہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللّٰہ پر محال ہے وہ جملہ عیوب سے پاک ہے۔ وف۲۳۳ شانِ نزول: منافقین کی ایک جماعت سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے ساتھ جہاد میں جانے سے رک گئی تھی ان کے باب میں اصحاب کرام کے دو فرقے ہوگئے ایک فرقہ قتل پر مُصر تھا اور ایک ان کے قتل سے انکار کرتا تھا اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ وف۲۳۴ کہ وہ حضور کے ساتھ جہاد میں جانے سے محروم رہے۔ وف۲۳۵ ان کے کفر و ارتداد اور مشرکین کے ساتھ ملنے کے باعث تو چاہیے کہ مسلمان بھی ان کے کفر میں اختلاف نہ کریں۔

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ

تو ہرگز تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب

سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ ف۲۳۶ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں ف۲۳۷

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا

پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۲۳۸ تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو

مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ

نہ دوست ٹھہراؤ نہ مددگار ف۲۳۹ مگر وہ جو ایسی قوم سے علاقہ (تعلق) رکھتے ہیں کہ تم میں

وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ

ان میں معاہدہ ہے ف۲۴۰ یا تمہارے پاس یوں آئے کہ ان کے دلوں میں سکت (طاقت) نہ رہی کہ تم سے لڑیں ف۲۴۱ یا

يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ

اپنی قوم سے لڑیں ف۲۴۲ اور اللہ چاہتا تو ضرور انہیں تم پر قابو دیتا تو وہ بے شک تم سے لڑتے ف۲۴۳ پھر اگر

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

وہ تم سے کنارہ کریں اور نہ لڑیں اور صلح کا پیام ڈالیں تو اللہ نے تمہیں ان پر کوئی

عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ

راہ نہ رکھی ف۲۴۴ اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امان میں رہیں

وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ

اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں ف۲۴۵ جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد ف۲۴۶ کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گرتے ہیں پھر اگر

ف۲۳۶ اس آیت میں کفار کے ساتھ مُوالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں ف۲۳۷ اور اس سے ان کے ایمان کی تحقیق نہ ہو لے۔ ف۲۳۸ ایمان و ہجرت سے اور اپنی حالت پر قائم رہیں۔ ف۲۳۹ اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ کریں اور مدد کے لیے تیار ہوں تو ان کی مدد نہ قبول کرو۔ ف۲۴۰ یہ استثنا قتل کی طرف راجع ہے کیونکہ کفار و منافقین کے ساتھ مُوالات کسی حال میں جائز نہیں اور عہد سے یہ عہد مراد ہے کہ اس قوم کو اور جو اس قوم سے جا ملے اس کو امن ہے جیسا کہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے وقت ہلال بن عُوَیمِر اَسلَمی سے معاملہ کیا تھا۔ ف۲۴۱ اپنی قوم کے ساتھ ہو کر ف۲۴۲ تمہارے ساتھ ہو کر ف۲۴۳ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔ ف۲۴۴ کہ تم ان سے جنگ کرو۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ حکم آیت ''اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ'' (انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو) سے منسوخ ہو گیا۔ ف۲۴۵ شانِ نزول: مدینہ طیبہ میں قبیلۂ اَسد و غطفان کے لوگ رِیاءً کلمۂ اسلام پڑھتے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے اور جب ان میں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ لوگ ان سے کہتے کہ تم کس چیز پر ایمان لائے تو

يَعْتَزِلُوْكُمْ وَ يُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَ يَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ

وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور وف۲۴۷ صلح کی گردن نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں پکڑو اور

اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَ اُولٰٓىٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا

جہاں پاؤ قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح (کھلا)

مُّبِيْنًا ۠ ﴿۹۱﴾ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ مَنْ قَتَلَ

اختیار دیا وف۲۴۸ اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر وف۲۴۹ اور جو کسی مسلمان کو

مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ

نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان (مسلم غلام) کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے وف۲۵۰ مگر

اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ

یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ وف۲۵۱ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے وف۲۵۲ اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ

مملوک مسلمان کا آزاد کرنا وف۲۵۳ اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا وف۲۵۴ تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وف۲۵۵ وہ لگاتار

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ٘ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

دو مہینے کے روزے رکھے وف۲۵۶ یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

ع ۱۳

وہ لوگ کہتے کہ بندروں بچھوؤں وغیرہ پر، اس انداز سے ان کا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے رسم وراہ رکھیں اور کسی جانب سے انہیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافقین تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ وف۲۴۶ شرک یا مسلمانوں سے جنگ وف۲۴۷ جنگ سے باز آ کر وف۲۴۸ ان کے کفر، غدر اور مسلمانوں کی ضرر رسانی کے سبب وف۲۴۹ یعنی مومن کافر کی مثل مباح الدم نہیں ہے جس کا حکم اوپر کی آیت میں مذکور ہو چکا تو مسلمان کا قتل کرنا بغیر حق کے روا نہیں اور مسلمان کی شان نہیں کہ اس سے کسی مسلمان کا قتل سرزد ہو بجز اس کے کہ خطاءً ہو اس طرح کہ مارتا تھا شکار کو یا کافر حربی کو اور ہاتھ بہک کر زد پڑی مسلمان پر یا یہ کہ کسی شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور تھا وہ مسلمان۔ وف۲۵۰ یعنی اس کے وارثوں کو دی جائے وہ اسے مثل میراث کے تقسیم کرلیں۔ دِیَت مقتول کے ترکہ کے حکم میں ہے اس سے مقتول کا دَین بھی ادا کیا جائے گا، وصیت بھی جاری کی جائے گی۔ وف۲۵۱ جو خطاءً قتل کیا گیا وف۲۵۲ یعنی کافر وف۲۵۳ لازم ہے اور دِیَت نہیں وف۲۵۴ یعنی اگر مقتول ذِمّی ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو مسلمان کا۔ وف۲۵۵ یعنی وہ کسی غلام کا مالک نہ ہو وف۲۵۶ لگا تار روزہ رکھنا یہ ہے کہ ان روزوں کے درمیان رمضان اور ایّامِ تشریق نہ ہوں اور درمیان میں روزوں کا سلسلہ بعذر یا بلا عذر کسی طرح توڑا نہ جائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عیّاش بن رَبِیعہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ قبلِ ہجرت مکہ مکرمہ میں اسلام لائے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ طیبہ جا کر پناہ گزیں ہوئے ان کی ماں کو اس سے بہت بیقراری ہوئی اور اس نے حارث اور ابو جہل اپنے دونوں بیٹوں سے جو عیّاش کے سوتیلے بھائی تھے یہ کہا کہ خدا کی قسم نہ میں سایہ میں بیٹھوں نہ کھانا چکھوں نہ پانی پیوں جب تک تم عیّاش کو میرے پاس نہ لے آؤ۔ وہ دونوں حارث بن زید بن ابی اُنَیسہ کو

وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے ف۲۵۷ اور اللّٰہ نے

اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا

اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب اے ایمان والو جب

ضَرَبۡتُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰۤى اِلَيۡكُمُ

تم جہاد کو چلو تو تحقیق کرلو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ

السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا‌ ۚ تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ

کہو کہ تو مسلمان نہیں ف۲۵۸ تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللّٰہ کے پاس

مَغَانِمُ كَثِيۡرَةٌ‌ ؕ كَذٰلِكَ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ فَتَبَيَّنُوۡا‌ ؕ

بہتیری غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے ف۲۵۹ پھر اللّٰہ نے تم پر احسان کیا ف۲۶۰ تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے ف۲۶۱

ساتھ لے کر تلاش کے لیے نکلے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر عیّاش کو پالیا اور ان کو ماں کی جزع فزع بیقراری اور کھانا پینا چھوڑنے کی خبر سنائی اور اللّٰہ کو درمیان دے کر یہ عہد کیا کہ ہم دین کے باب میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے، اس طرح وہ عیّاش کو مدینہ سے نکال لائے اور مدینہ سے باہر آکر اس کو باندھا اور ہر ایک نے سو سو کوڑے مارے پھر ماں کے پاس لائے تو ماں نے کہا کہ میں تیری مُشکیں نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا دین ترک نہ کرے پھر عیاش کو دھوپ میں بندھا ہوا ڈال دیا اور ان مصیبتوں میں مبتلا ہو کر عیّاش نے ان کا کہا مان لیا اور اپنا دین ترک کر دیا تو حارث بن زید نے عیّاش کو ملامت کی اور کہا تو اسی دین پر تھا اگر یہ حق تھا تو تو نے حق کو چھوڑ دیا اور اگر باطل تھا تو تو باطل دین پر رہا یہ بات عیّاش کو بڑی ناگوار گزری اور عیاش نے کہا کہ میں تجھ کو اکیلا پاؤں گا تو خدا کی قسم ضرور قتل کر دوں گا۔ اس کے بعد عیاش اسلام لائے اور انہوں نے مدینہ ہجرت کی اور ان کے بعد حارث بھی اسلام لائے اور ہجرت کر کے رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمت میں پہنچے لیکن اس روز عیاش موجود نہ تھے نہ انہیں حارث کے اسلام کی اطلاع ہوئی۔ قباء کے قریب عیاش نے حارث کو دیکھ پایا اور قتل کر دیا تو لوگوں نے کہا کہ اے عیاش! تم نے بہت برا کیا حارث اسلام لا چکے تھے اس پر عیاش کو بہت افسوس ہوا اور انہوں نے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا اور کہا کہ مجھے تاوقتِ قتل ان کے اسلام لانے کی خبر ہی نہ ہوئی اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۵۷ مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ اور اشد کبیرہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللّٰہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔ پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر بھی ہے۔ **فائدہ:** خُلُود مدتِ دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدتِ دراز کے لیے جہنم ہے۔ **فائدہ:** خُلُود کا لفظ مُدّتِ طویلہ کے معنی میں ہوتا ہے تو قرآن کریم میں اس کے ساتھ لفظ اَبَد مذکور نہیں ہوتا اور کفار کے حق میں خُلُود بمعنی دوام (ہمیشگی) آیا ہے تو اس کے ساتھ اَبَد بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مقیس بن صُبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے بحکمِ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم دِیَت ادا کر دی اس کے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لے کر مکہ کو چلتا ہو گیا اور مُرتد ہو گیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مُرتد ہوا۔ ف۲۵۸ یا جس میں اسلام کی علامت و نشانی پاؤ اس سے ہاتھ روکو اور جب تک اس کا کفر ثابت نہ ہو جائے اس پر ہاتھ نہ ڈالو۔ ابوداؤد و ترمذی کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے حکم دیتے کہ اگر تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو قتل نہ کرنا۔ **مسئلہ:** اکثر فقہاء نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں مؤمن ہوں تو اس کو مؤمن نہ مانا جائے گا کیونکہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے اور اگر ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ'' کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا جب تک کہ وہ اپنے دین سے بیزاری کا اظہار اور اس کے باطل ہونے کا اعتراف نہ کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لیے اس کفر سے بیزاری اور اس کو کفر جاننا ضروری ہے۔ ف۲۵۹ یعنی جب تم اسلام میں داخل ہوئے تھے تو تمہاری زبان سے کلمۂ شہادت سن کر تمہارے جان و مال محفوظ کر دیئے گئے تھے اور

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ

بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے برابر نہیں وہ مسلمان کہ

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ

بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں

وَأَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ

سے جہاد کرتے ہیں ف۲۶۲ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد والوں کا درجہ بیٹھنے والوں

دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى

سے بڑا کیا ف۲۶۳ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ف۲۶۴ اور اللہ نے جہاد والوں کو ف۲۶۵ بیٹھنے والوں پر

الْقٰعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ

بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے اس کی طرف سے درجے اور بخشش اور رحمت ف۲۶۶ اور

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ أَنْفُسِهِمْ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے

قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْأَرْضِ ؕ قَالُوْٓا أَلَمْ

ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں ہم زمین میں کمزور تھے ف۲۶۷ کہتے ہیں کیا

تمہارا اظہار بے اعتبار نہ قرار دیا گیا تھا، ایسا ہی اسلام میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تمہیں بھی سلوک کرنا چاہیے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مرداس بن نہیک کے حق میں نازل ہوئی جو اہلِ فدک میں سے تھے اور ان کے سوا ان کی قوم کا کوئی شخص اسلام نہ لایا تھا اس قوم کو خبر ملی کہ لشکرِ اسلام ان کی طرف آرہا ہے تو قوم کے سب لوگ بھاگ گئے مگر مرداس ٹھیرے رہے جب انہوں نے دور سے لشکر کو دیکھا تو بایں خیال کہ مبادا (ایسا نہ ہو کہ) کوئی غیر مسلم جماعت ہو یہ پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریاں لے کر چڑھ گئے جب لشکر آیا اور انہوں نے اللہ اکبر کے نعروں کی آوازیں سنیں تو خود بھی تکبیر پڑھتے ہوئے اتر آئے اور کہنے لگے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" مسلمانوں نے خیال کیا کہ اہلِ فدک تو سب کافر ہیں یہ شخص مغالطہ دینے کے لیے اظہارِ ایمان کرتا ہے بایں خیال اسامہ بن زید نے ان کو قتل کر دیا اور بکریاں لے آئے جب سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور میں حاضر ہوئے تو تمام ماجرا عرض کیا، حضور کو نہایت رنج ہوا اور فرمایا: تم نے اس کے سامان کے سبب اس کو قتل کر دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسامہ کو حکم دیا کہ مقتول کی بکریاں اس کے اہل کو واپس کریں۔ **ف۲۶۰** کہ تم کو اسلام پر استقامت بخشی اور تمہارا مومن ہونا مشہور کیا۔ **ف۲۶۱** تاکہ تمہارے ہاتھ سے کوئی ایماندار قتل نہ ہو۔ **ف۲۶۲** اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ بیٹھ رہنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، مجاہدین کے لیے بڑے درجات وثواب ہیں اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ بیماری یا پیری و ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کیے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں۔ حدیث بخاری میں ہے: سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے غزوۂ تبوک سے واپسی کے وقت فرمایا: کچھ لوگ مدینہ میں رہ گئے ہیں ہم کسی گھاٹی یا آبادی میں نہیں چلتے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں انہیں عذر نے روک لیا ہے۔ **ف۲۶۳** جو عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہو سکے اگرچہ وہ نیت کا ثواب پائیں گے لیکن جہاد کرنے والوں کو عمل کی فضیلت اس سے زیادہ حاصل ہے۔ **ف۲۶۴** جہاد کرنے والے ہوں یا عذر سے رہ جانے والے۔ **ف۲۶۵** بغیر عذر کے **ف۲۶۶** حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے جنت

تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ

اللّٰہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے

وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۙ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

اور بہت بُری جگہ پلٹنے کی ف۲۶۸ مگر وہ جو دبا لیے گئے مرد اور عورتیں

وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ۙ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓىِٕكَ

اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے ف۲۶۹ نہ راستہ جانیں تو

عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ

قریب ہے کہ اللّٰہ ایسوں کو معاف فرمائے ف۲۷۰ اور اللّٰہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے اور جو

یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ؕ

اللّٰہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا

وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ

اور جو اپنے گھر سے نکلا ف۲۷۱ اللّٰہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَ

نے آلیا تو اس کا ثواب اللّٰہ کے ذمہ پر ہوگیا ف۲۷۲ اور اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے اور

میں سو درجے مہیا فرمائے، ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین میں۔ **ف۲۶۷ شانِ نزول:** یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کلمۂ اسلام تو زبان سے ادا کیا مگر جس زمانہ میں ہجرت فرض تھی اس وقت ہجرت نہ کی اور جب مشرکین جنگِ بدر میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے گئے تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہوئے اور کفار کے ساتھ ہی مارے بھی گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار کے ساتھ ہونا اور فرضِ ہجرت ترک کرنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔ **ف۲۶۸ مسئلہ:** یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائضِ دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔ حدیث میں ہے: جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا گرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہوئی اور اس کو حضرت ابراہیم اور سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی رفاقت میسر ہوگی۔ **ف۲۶۹** زمینِ کفر سے نکلنے اور ہجرت کرنے کی۔ **ف۲۷۰** کہ وہ کریم ہے اور کریم جو امید دلاتا ہے پوری کرتا ہے اور یقیناً معاف فرمائے گا۔ **ف۲۷۱ شانِ نزول:** اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جُنْدَعْ بن ضَمْرَۃُ اللَّیْثِی نے اس کو سنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے مدینہ طیبہ ہجرت کرکے پہنچ سکتا ہوں، خدا کی قسم! مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو۔ چنانچہ، ان کو چار پائی پر لے کر چلے مقام تَنْعِیم میں آکر ان کا انتقال ہوگیا، آخر وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا: یارب! یہ تیرا اور یہ تیرے رسول کا، میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی، یہ خبر پاکر صحابہ کرام نے فرمایا: کاش! وہ مدینہ پہنچتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لیے نکلے تھے وہ نہ ملا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۲۷۲** اس کے وعدے اور اسکے فضل و کرم سے کیونکہ بطریقِ استحقاق کوئی چیز اس پر واجب نہیں اس کی شان اس سے عالی ہے۔ **مسئلہ:** جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا۔ **مسئلہ:** طلبِ علم، جہاد، حج، زیارت، طاعت، زہد و قناعت اور رزقِ حلال کی طلب کے لیے ترکِ وطن کرنا خدا اور رسول

إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ

جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر

الصَّلٰوةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكٰفِرِينَ كَانُوا

سے پڑھو ف۲۷۳ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے ف۲۷۴ بے شک کفار

لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿١٠١﴾ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے محبوب جب تم اُن میں تشریف فرما ہو ف۲۷۵ پھر نماز میں ان کی امامت کرو ف۲۷۶ تو چاہیے کہ

طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۖ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا

ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو ف۲۷۷ اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۲۷۸ پھر جب وہ سجدہ کرلیں ف۲۷۹ تو ہٹ کر

مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۖ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ

تم سے پیچھے ہو جائیں ف۲۸۰ اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی ف۲۸۱ اب وہ تمہارے مقتدی ہوں

کی طرف ہجرت ہے، اس راہ میں مرجانے والا اجر پائے گا۔ ف۲۷۳ یعنی چار رکعت والی دو رکعت۔ ف۲۷۴ مسئلہ: خوفِ کفار قصر کے لیے شرط نہیں۔ حدیث: یعلی بن اُمیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں، پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں۔ فرمایا: اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا: حضور نے فرمایا: کہ تمہارے لیے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو، اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ جو چیزیں قابلِ تملیک نہیں ہیں ان کا صدقہ اسقاطِ محض ہے رد کا احتمال نہیں رکھتا، آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اس لیے آیت میں اس کا ذکر بیانِ حال ہے شرطِ قصر نہیں حضرت عبداللہ بن عمر کی قراءت بھی اس کی دلیل ہے جس میں ''اَنْ یَّفْتِنَکُمْ'' بغیر ''اِنْ خِفْتُمْ'' کے ہے، صحابہ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفروں میں بھی قصر فرماتے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے لہٰذا قصر ضروری ہے۔ مدّتِ سفر: ۔ مسئلہ: جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہیں جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اس کے سفر میں قصر ہوگا۔ مسئلہ: مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا، غرض اعتبار مسافت کا ہے۔ ف۲۷۵ یعنی اپنے اصحاب میں ف۲۷۶ اس میں باجماعت نمازِ خوف کا بیان ہے۔ شانِ نزول: جہاد میں جب رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع تمام اصحاب کے نمازِ ظہر بجماعت ادا فرمائی تو انہیں افسوس ہوا کہ انہوں نے اس وقت میں کیوں نہ حملہ کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا موقع تھا، بعضوں نے ان میں سے کہا: اس کے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نمازِ عصر جب مسلمان اس نماز کے لیے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کرکے انہیں قتل کردو، اس وقت حضرت جبریل نازل ہوئے اور انہوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ نمازِ خوف ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ'' الآیہ۔ ف۲۷۷ یعنی حاضرین کو دو جماعتوں میں تقسیم کردیا جائے ایک ان میں سے آپ کے ساتھ رہے آپ انہیں نماز پڑھائیں اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں قائم رہے۔ ف۲۷۸ یعنی جو لوگ دشمن کے مقابل ہوں، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر جماعت کے نمازی مراد ہوں تو وہ لوگ ایسے ہتھیار لگائے رہیں جن سے نماز میں کوئی خلل نہ ہو جیسے تلوار خنجر وغیرہ۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھنے کا حکم دونوں فریقوں کے لیے ہے اور یہ احتیاط کے قریب ہے۔ ف۲۷۹ یعنی دونوں سجدے کرکے رکعت پوری کرلیں۔ ف۲۸۰ تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکیں۔ ف۲۸۱ اور اب تک دشمن کے مقابل تھی۔

وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ

اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۲۸۲ کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے

عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً ؕ

ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہوجاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں ف۲۸۳

وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى

اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ (بارش) کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو

اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَ خُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ

کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو ف۲۸۴ بے شک اللہ نے کافروں کے لیے خواری (ذلت)

عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا

کا عذاب تیار کررکھا ہے پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے

وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ

اور کروٹوں پر لیٹے ف۲۸۵ پھر جب مطمئن ہوجاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز

ف۲۸۲ پناہ سے زرہ وغیرہ ایسی چیزیں مراد ہیں جن سے دشمن کے حملے سے بچا جا سکے ان کا ساتھ رکھنا بہرحال واجب ہے جیسا کہ قریب ہی ارشاد ہوگا "وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ" اور ہتھیار ساتھ رکھنا مستحب ہے۔ **نماز خوف کا مختصر طریقہ** یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کرکے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آکر امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آکر دوسری رکعت بغیر قراءت کے پڑھے اور سلام پھیر دے اور دشمن کے مقابل چلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آکر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اس کو قرأت کے ساتھ پورا کرکے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلے لاحق۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اسی طرح نماز خوف ادا فرمانا مروی ہے۔ حضور کے بعد بھی نمازِ خوف صحابہ پڑھتے رہے ہیں حالت خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے سے **معلوم** ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے۔ **مسائل:** حالتِ سفر میں اگر صورتِ خوف پیش آئے تو اس کا یہ بیان ہوا لیکن اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک۔ ف۲۸۳ **شانِ نزول:** نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم غزوہ ذات الرقاع سے جب فارغ ہوئے اور دشمن کے بہت آدمیوں کو گرفتار کیا اور اموالِ غنیمت ہاتھ آئے اور کوئی دشمن مقابل باقی نہ رہا تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم قضائے حاجت کے لیے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے غورث بن حرث محاربی یہ خبر پاکر تلوار لیے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اترا اور اچانک حضرت کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا: یا محمد! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اور دعا فرمائی، جب ہی اس نے حضور پر تلوار چلانے کا ارادہ کیا اوندھے منہ گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ حضور نے وہ تلوار لے کر فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ کہنے لگا: میرا بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ فرمایا: "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھ تو تیری تلوار تجھے دے دوں گا، اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑوں گا اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کروں گا، آپ نے اس کی تلوار اس کو دے دی، کہنے لگا: یا محمد! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) آپ مجھ سے بہت بہتر ہیں۔ فرمایا: ہاں ہمارے لیے یہی سزاوار ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا (احمدی) ف۲۸۴ کہ اس کا ساتھ رکھنا ہمیشہ ضروری ہے۔ **شانِ نزول:** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوف زخمی تھے اور اس وقت ہتھیار رکھنا ان کے لیے بہت تکلیف اور بار تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حالتِ عذر میں ہتھیار کھول رکھنے کی اجازت دی گئی۔ ف۲۸۵ یعنی ذکرِ الٰہی کی ہر حال میں مداومت کرو اور کسی حال

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ

مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے ف۲۸۶ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو

اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ

اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے جیسا تمہیں پہنچتا ہے اور تم اللّٰہ سے

اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللّٰہ جاننے والا حکمت والا ہے ف۲۸۷ اے محبوب بے شک ہم نے تمہاری طرف

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ

سچی کتاب اُتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو ف۲۸۸ جس طرح تمہیں اللّٰہ دکھائے ف۲۸۹ اور دغا والوں

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

کی طرف سے نہ جھگڑو اور اللّٰہ سے معافی چاہو بے شک اللّٰہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ ۚ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مہربان ہے اور ان کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں ف۲۹۰ بے شک اللّٰہ

میں اللّٰہ کے ذکر سے غافل نہ رہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللّٰہ تعالیٰ نے ہر فرض کی ایک حد معین فرمائی سوائے ذکر کے اس کی کوئی حد نہ رکھی۔ فرمایا: ذکر کرو کھڑے، بیٹھے، کروٹوں پر لیٹے، رات میں ہو یا دن میں، خشکی میں ہو یا تری میں، سفر میں اور حضر میں، غنا میں اور فقر میں، تندرستی اور بیماری میں، پوشیدہ اور ظاہر۔ مسئلہ: اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمہ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ مسئلہ: ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، ثناء، دعا سب داخل ہیں۔ ف۲۸۶ تو لازم ہے کہ اس کے اوقات کی رعایت کی جائے۔ ف۲۸۷ شانِ نزول: اُحد کی جنگ سے جب ابوسفیان اور ان کے ساتھی واپس ہوئے تو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو صحابہ اُحد میں حاضر ہوئے تھے انہیں مشرکین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا۔ اصحاب زخمی تھے انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۸۸ شانِ نزول: انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے ایک شخص طُعْمَہ بن اُبَیْرِق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا کر آٹے کی بوری میں زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپائی جب زرہ کی تلاش ہوئی اور طُعْمَہ پر شبہ کیا گیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھا گیا۔ بوری پھٹی ہوئی تھی اور آٹا اس میں سے گرتا جاتا تھا اس کے نشان سے لوگ یہودی کے مکان تک پہنچے اور بوری وہاں پائی گئی یہودی نے کہا کہ طُعْمَہ اس کے پاس رکھ گیا ہے اور یہود کی ایک جماعت نے اس کی گواہی دی اور طُعْمَہ کی قوم بنی ظفر نے یہ عزم کرلیا کہ یہودی کو چور بتائیں گے اور اس پر قسم کھالیں گے تاکہ قوم رسوا نہ ہو اور ان کی خواہش تھی کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم طُعْمَہ کو بری کردیں اور یہودی کو سزا دیں اسی لیے انہوں نے حضور کے سامنے طُعْمَہ کے موافق اور یہودی کے خلاف جھوٹی گواہی دی اور اس گواہی پر کوئی جرح وقدح نہ ہوئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (اس واقعہ کے متعلق متعدد روایات آئی ہیں اور ان میں باہم اختلافات بھی ہیں) ف۲۸۹ اور علم عطا فرمائے۔ علم یقینی کو قوت ظہور کی وجہ سے رویت سے تعبیر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہرگز کوئی نہ کہے جو اللّٰہ نے مجھے دکھایا اس پر میں نے فیصلہ کیا کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ نے یہ منصب خاص اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو عطا فرمایا آپ کی رائے ہمیشہ صواب ہوتی ہے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ نے حقائق وحوادث آپ کے پیشِ نظر کردیئے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے ظن کا مرتبہ رکھتی ہے۔ ف۲۹۰ معصیت کا ارتکاب کرکے۔

لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا

نہیں چاہتا کسی بڑے دغا باز گنہگار کو آدمیوں سے چھپتے ہیں اور اللہ

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ

سے نہیں چھپتے ف۲۹۱ اور اللہ ان کے پاس ہے ف۲۹۲ جب دل میں وہ بات تجویز کرتے ہیں جو اللہ

الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ

کو ناپسند ہے ف۲۹۳ اور اللہ ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے سنتے ہو یہ جو تم ہو ف۲۹۴

عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ

دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ سے قیامت کے دن یا کون

يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ

ان کا وکیل ہوگا اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر

يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا

اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا اور جو گناہ کمائے تو

يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ

اس کی کمائی اسی کی جان پر پڑے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ف۲۹۵ اور جو کوئی

خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا

خطا یا گناہ کمائے ف۲۹۶ پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ

مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

۱۶ ع ۸ ۱۳

اٹھایا اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا ف۲۹۷ تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے

اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ

کہ تمہیں دھوکا دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں ف۲۹۸ اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۲۹۹

ف۲۹۱ حیا نہیں کرتے ف۲۹۲ ان کا حال جانتا ہے اس پر ان کا کوئی راز چھپ نہیں سکتا ف۲۹۳ جیسے طُعمہ کی طرفداری میں جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت۔ ف۲۹۴ اے قومِ طُعمہ! ف۲۹۵ کسی کو دوسرے کے گناہ پر عذاب نہیں فرماتا۔ ف۲۹۶ صغیرہ یا کبیرہ ف۲۹۷ تمہیں نبی و معصوم کرکے اور رازوں پر مطلع فرما کے ف۲۹۸ کیونکہ اس کا وبال انہیں پر ہے ف۲۹۹ کیونکہ اللہ نے آپ کو ہمیشہ کے لیے معصوم کیا ہے۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ

اور اللہ نے تم پر کتاب ف۳۰۰ اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ف۳۰۱

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا

اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ف۳۰۲ ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں ف۳۰۳ مگر

مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ

جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا

ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ

چاہنے کو ایسا کرے اُسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے اور جو

يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ

رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے

الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ ع اِنَّ

جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی ف۳۰۴

اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ

اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے ف۳۰۵

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ

اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا یہ شرک والے اللہ کے

ف۳۰۰ یعنی قرآن کریم ف۳۰۱ امورِ دین واحکامِ شرع وعلومِ غیب۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب وحکمت کے اَسرار وحقائق پر مطّلع کیا۔ یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت آیات اور احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے۔ ف۳۰۲ کہ تمہیں ان نعمتوں کے ساتھ ممتاز کیا۔ ف۳۰۳ یہ سب لوگوں کے حق میں عام ہے۔ ف۳۰۴ یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب وسنت کی مخالفت جائز نہیں۔ (مدارک) اور اس سے ثابت ہوا کہ طریقِ مسلمین ہی صراطِ مستقیم ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعتِ مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے۔ اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہلِ سنت وجماعت ہے۔ ف۳۰۵ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت ایک کہن سال (عمر رسیدہ) اعرابی کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا نبی اللہ! میں بوڑھا ہوں، گناہوں میں غرق ہوں بجز اس کے کہ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا اس وقت سے کبھی میں نے اس کے ساتھ شرک نہ کیا اور اس کے سوا کسی اور کو ولی نہ بنایا اور جرأت کے ساتھ گناہوں میں مبتلا نہ ہوا اور ایک پل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللہ سے بھاگ سکتا ہوں۔ شرمندہ ہوں، تائب ہوں، مغفرت چاہتا ہوں، اللہ کے یہاں میرا کیا حال ہوگا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی یہ آیت نصِ صریح ہے اس پر کہ شرک بخشا نہ جائے گا اگر مشرک اپنے شرک پر مرے کیونکہ یہ ثابت ہوچکا ہے کہ مشرک جو اپنے شرک سے توبہ کرے اور ایمان لائے تو اس کی توبہ وایمان مقبول ہے۔

وقف لازم

دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًاۚ-وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًاۙ(۱۱۷) لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ

سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو ف۳۰۶ اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو ف۳۰۷ جس پر اللہ نے لعنت کی

وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًاۙ(۱۱۸) وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ

اور بولا ف۳۰۸ قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا ف۳۰۹ قسم ہے میں ضرور انہیں بہکا دوں گا

وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ

اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا ف۳۱۰ اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے ف۳۱۱ اور ضرور انہیں کہوں گا

فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِؕ-وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز بدل دیں گے ف۳۱۲ اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًاؕ(۱۱۹) یَعِدُهُمْ وَ یُمَنِّیْهِمْؕ-وَ مَا یَعِدُهُمُ

وہ صریح ٹوٹے (کھلے نقصان) میں پڑا شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے ف۳۱۳ اور شیطان انہیں

الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا(۱۲۰) اُولٰٓىٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ٘-وَ لَا یَجِدُوْنَ عَنْهَا

وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ف۳۱۴ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اس سے بچنے کی

مَحِیْصًا(۱۲۱) وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

جگہ نہ پائیں گے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ-وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّاؕ-وَ مَنْ

جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کا سچا وعدہ اور

ف۳۰۶ یعنی مؤنث بتوں کو جیسے لات، عُزّٰی، منات وغیرہ یہ سب مؤنث ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا بت تھا جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور اس کو اس قبیلہ کی اُنثٰی (عورت) کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قراءت میں اِلَّا اَوْثَانًا اور حضرت ابن عباس کی قراءت میں "اِلَّا اُثُنًا" آیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ "اناث" سے مراد بت ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مشرکین عرب اپنے باطل معبودوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ مشرکین بتوں کو زیور وغیرہ پہنا کر عورتوں کی طرح سجاتے تھے ف۳۰۷ کیونکہ اسی کے اغواء (بہکانے) سے بت پرستی کرتے ہیں ف۳۰۸ شیطان ف۳۰۹ انہیں اپنا مطیع بناؤں گا ف۳۱۰ طرح طرح کی کبھی عمرِ طویل کی کبھی لذّاتِ دنیا کی کبھی خواہشاتِ باطلہ کی کبھی اور کبھی اور ف۳۱۱ چنانچہ، انہوں نے ایسا کیا کہ اونٹنی جب پانچ مرتبہ بیاہ لیتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لیے کر لیتے اور اس کو بَحِیْرہ کہتے تھے شیطان نے ان کے دل میں یہ ڈال دیا تھا کہ ایسا کرنا عبادت ہے۔ ف۳۱۲ مردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا، عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا، جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور (سرخ رنگ کا ایک پاؤڈر جسے ہندو مانگ میں لگاتے ہیں) وغیرہ جلد میں پیوست کرکے نقش و نگار بنانا، بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے۔ ف۳۱۳ اور دل میں طرح طرح کی امیدیں اور وسوسے ڈالتا ہے تاکہ انسان گمراہی میں پڑے ف۳۱۴ کہ جس چیز کے نفع اور فائدہ کی توقع دلاتا ہے درحقیقت اس میں سخت ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔

اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ

اللّٰہ سے زیادہ کس کی بات سچی کام نہ کچھ تمہارے خیالوں پر ہے ف۳۱۵ اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر ف۳۱۶

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا

جو بُرائی کرے گا ف۳۱۷ اس کا بدلہ پائے گا اور اللّٰہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ

نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مددگار ف۳۱۸ اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۳۱۹

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ

تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا اور اس سے بہتر

دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

کس کا دین جس نے اپنا منہ اللّٰہ کے لیے جھکا دیا ف۳۲۰ اور وہ نیکی والا ہے اور ابراہیم کے دین پر چلا ف۳۲۱

حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

جو ہر باطل سے جدا تھا اور اللّٰہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا ف۳۲۲ اور اللّٰہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ

ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

اور جو کچھ زمین میں اور ہر چیز پر اللّٰہ کا قابو ہے ف۳۲۳ اور تم سے عورتوں کے بارے

فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ

میں فتویٰ پوچھتے ہیں ف۳۲۴ تم فرما دو کہ اللّٰہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے

ف۳۱۵ جو تم نے سوچ رکھا ہے کہ بت تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ ف۳۱۶ جو کہتے کہ ہم اللّٰہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ہمیں آگ چند روز سے زیادہ نہ جلائے گی، یہود و نصاریٰ کا یہ خیال بھی مشرکین کی طرح باطل ہے۔ ف۳۱۷ خواہ مشرکین میں سے ہو یا یہود و نصاریٰ میں سے ف۳۱۸ یہ وعید کفار کے لیے ہے ف۳۱۹ مسئلہ: اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخلِ ایمان نہیں۔ ف۳۲۰ یعنی اطاعت و اخلاص اختیار کیا ف۳۲۱ جو ملّتِ اسلام کے موافق ہے۔ حضرت ابراہیم کی شریعت و ملّت سیدانبیاء صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی ملّت میں داخل ہے اور خصوصیات دینِ محمدی کہ اس کے علاوہ ہیں دینِ محمدی کا اتباع کرنے سے شرع و ملّتِ ابراہیم علیہ السلام کا اتباع حاصل ہوتا ہے چونکہ عرب اور یہود و نصاریٰ سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے اِنتساب (نسبت رکھنے) پر فخر کرتے تھے اور آپ کی شریعت ان سب کو مقبول تھی اور شرعِ محمدی اس پر حاوی ہے تو ان سب کو دینِ محمدی میں داخل ہونا اور اس کو قبول کرنا لازم ہے۔ ف۳۲۲ خُلّت صفائے مَوَدّت (سچی محبت) اور غیر سے انقطاع کو کہتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیمات یہ اوصاف رکھتے تھے اس لیے آپ کو خلیل کہا گیا، ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیل اس محبّ کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو، یہ معنی بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیمات میں پائے جاتے ہیں۔ تمام انبیاء کے جو کمالات ہیں سب سیدانبیاء صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کو حاصل ہیں۔ حضور اللّٰہ کے خلیل بھی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: اور حبیب بھی جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ میں اللّٰہ کا حبیب ہوں اور یہ فخراً نہیں کہتا۔ ف۳۲۳ اور وہ اس کے احاطۂ علم و قدرت میں ہے۔ احاطہ بالعلم یہ ہے کہ کسی شے کے لیے جتنے وجوہ ہو سکتے ہیں ان میں

فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ

اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے وف۳۲۵ اور انہیں نکاح میں بھی

تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْیَتٰمٰی

لانے سے منہ پھیرتے ہو اور کمزور وف۳۲۶ بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے حق میں

بِالْقِسْطِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِیْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَ اِنِ

انصاف پر قائم رہو وف۳۲۷ اور تم جو بھلائی کرو تو اللہ کو اس کی خبر ہے اور اگر

امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ

کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے وف۳۲۸ تو ان پر گناہ نہیں کہ

یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ الصُّلْحُ خَیْرٌ ؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ

آپس میں صلح کرلیں وف۳۲۹ اور صلح خوب ہے وف۳۳۰ اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں وف۳۳۱

وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَ لَنْ

اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو وف۳۳۲ تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے وف۳۳۳ اور تم سے

تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ

ہرگز نہ ہوسکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو چاہے کتنی ہی حرص کرو وف۳۳۴ تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا

سے کوئی وجہ علم سے خارج نہ ہو۔ وف۳۲۴ شانِ نزول: زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے مال کا وارث نہیں قرار دیتے تھے جب آیتِ میراث نازل ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا عورت اور چھوٹے بچے وارث ہوں گے؟ آپ نے ان کو اس آیت سے جواب دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحبِ مال و جمال ہوتی تو اس سے تھوڑے مہر پر نکاح کرلیتے اور اگر حسن و مال نہ رکھتی تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر حسنِ صورت نہ رکھتی اور ہوتی مالدار تو اس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشہ سے دوسرے کے نکاح میں بھی نہ دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر انہیں ان عادتوں سے منع فرمایا۔ وف۳۲۵ میراث سے وف۳۲۶ یتیم وف۳۲۷ ان کے پورے حقوق ان کو دو۔ وف۳۲۸ زیادتی تو اس طرح کہ اس سے علیحدہ رہے کھانے پہننے کو نہ دے یا کمی کرے یا مارے یا بدزبانی کرے اور اِعراض یہ کہ محبت نہ رکھے بول چال ترک کردے یا کم کردے۔ وف۳۲۹ اور اس صلح کے لیے اپنے حقوق کا بار کم کرنے پر راضی ہو جائیں۔ وف۳۳۰ اور زیادتی اور جدائی دونوں سے بہتر ہے۔ وف۳۳۱ ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کرکے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا۔ وف۳۳۲ اور باوجود نامرغوب ہونے کے اپنی موجودہ عورتوں پر صبر کرو اور برعایتِ حقِ صحبت ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں ایذا و رنج دینے سے اور جھگڑا پیدا کرنے والی باتوں سے بچتے رہو اور صحبت و معاشرت میں نیک سلوک کرو اور یہ جانتے رہو کہ وہ تمہارے پاس امانتیں ہیں وف۳۳۳ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔ وف۳۳۴ یعنی اگر کئی بیبیاں ہوں تو یہ تمہاری مَقْدِرَت (طاقت) میں نہیں کہ ہر امر میں تم انہیں برابر رکھو اور کسی امر میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہونے دو نہ میل و محبت میں نہ خواہش و رغبت میں نہ عشرت و اختلاط میں نہ نظر و توجہ میں تم کوشش کرکے یہ تو کر نہیں سکتے لیکن اگر اتنا تمہارے مقدور میں نہیں ہے اور اس وجہ سے ان تمام پابندیوں کا بار تم پر نہیں رکھا گیا اور محبتِ قلبی اور میلِ طبعی جو تمہارا اختیاری نہیں ہے اس میں برابری کرنے کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا۔

الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

جھک جاؤ کہ دوسری کو اَدھر (درمیان) میں لٹکتی چھوڑ دو ف۳۳۵ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَ اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ كَانَ

بخشنے والا مہربان ہے اور اگر وہ دونوں ف۳۳۶ جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کردے گا ف۳۳۷ اور

اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ

اللہ کشائش والا حکمت والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور بے شک

وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو ف۳۳۸

وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اور اگر کفر کرو تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۳۳۹ اور اللہ

غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

بے نیاز ہے ف۳۴۰ سب خوبیوں والا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ کافی ہے

وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَ يَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

کارساز (کام بنانے والا) اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ف۳۴۱ اور اوروں کو لے آئے اور اللہ کو

عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ

اس کی قدرت ہے جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا و آخرت

الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

۱۹ ع ۸ ۱۶

دونوں کا انعام ہے ف۳۴۲ اور اللہ سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو

ف۳۳۵ بلکہ یہ ضرور ہے کہ جہاں تک تمہیں قدرت و اختیار ہے وہاں تک یکساں برتاؤ کرو محبت اختیاری شے نہیں تو بات چیت حسن و اخلاق کھانے، پہننے، پاس رکھنے اور ایسے امور میں برابری کرنا اختیاری ہے ان امور میں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا لازم و ضروری ہے۔ ف۳۳۶ زن و شو (میاں بیوی) باہم صلح نہ کریں اور وہ جدائی ہی بہتر سمجھیں اور خلع کے ساتھ تفریق ہو جائے، یا مرد عورت کو طلاق دے کر اس کا مہر اور عدت کا نفقہ ادا کردے اور اس طرح وہ ف۳۳۷ اور ہر ایک کو بہتر بدل عطا فرمائے گا ف۳۳۸ اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو، توحید و شریعت پر قائم رہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم قدیم ہے تمام امتوں کو اس کی تاکید ہوتی رہی ہے۔ ف۳۳۹ تمام جہان اس کے فرماں برداروں سے بھرا ہے تمہارے کفر سے اس کا کیا ضرر۔ ف۳۴۰ تمام خلق سے اور ان کی عبادت سے۔ ف۳۴۱ معدوم کردے ف۳۴۲ معنی یہ ہیں کہ جس کو اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو اور اس کی مراد اتنی ہے جو اللہ اس کو دے دیتا ہے اور ثوابِ آخرت سے وہ محروم رہتا ہے اور جس نے عمل رضائے الٰہی اور ثوابِ آخرت کے لیے کیا تو اللہ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے تو جو شخص اللہ سے فقط دنیا کا طالب ہو

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ

انصاف پر خوب قائم ہوجاؤ اللّٰہ کے لیے گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا

وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا

یارشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو ف۳۴۳ بہرحال اللّٰہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے

الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو ف۳۴۴ یا منہ پھیرو ف۳۴۵ تو اللّٰہ کو تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

کاموں کی خبر ہے ف۳۴۶ اے ایمان والو ایمان رکھو اللّٰہ اور اللّٰہ کے رسول پر ف۳۴۷

وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ

اور اِس کتاب پر جو اپنے اُن رسول پر اُتاری اور اُس کتاب پر جو پہلے

قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اُتاری ف۳۴۸ اور جو نہ مانے اللّٰہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو ف۳۴۹

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ

تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر

كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ف۳۵۰ اللّٰہ ہرگز نہ انہیں بخشے ف۳۵۱ نہ انہیں راہ

وہ نادان خسیس اور کم ہمت ہے۔ ف۳۴۳ کسی کی رعایت وطرفداری میں انصاف سے نہ ہٹو اور کوئی قرابت ورشتہ حق کہنے میں مُخِل نہ ہونے پائے۔ ف۳۴۴ حق کے بیان میں اور جیسا چاہیے نہ کہو ف۳۴۵ ادائے شہادت سے ف۳۴۶ جیسے عمل ہوں گے ویسا بدلہ دے گا۔ ف۳۴۷ یعنی ایمان پر ثابت رہو یہ معنٰی اس صورت میں ہیں کہ "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" کا خطاب مسلمانوں سے ہو اور اگر خطاب یہود ونصارٰی سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے بعض کتابوں بعض رسولوں پر ایمان لانے والو تمہیں یہ حکم ہے، اور اگر خطاب منافقین سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے ایمان کا ظاہری دعوٰی کرنے والو اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ یہاں رسول سے سید انبیاء صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم اور کتاب سے قرآنِ پاک مراد ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت عبد اللّٰہ بن سلام اور اسد واُسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام وسلمہ ویامین کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ مؤمنین اہلِ کتاب میں سے تھے، رسول کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم آپ پر اور آپ کی کتاب پر اور حضرت موسٰی پر اور توریت پر اور عزیر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا باقی کتابوں اور رسولوں پر ایمان نہ لائیں گے۔ حضور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے ان سے فرمایا کہ تم اللّٰہ پر اور اس کے رسول محمد مصطفٰے صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم پر اور قرآن پر اور اس سے پہلی ہر کتاب پر ایمان لاؤ، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۸ یعنی قرآن پاک پر اور ان تمام کتابوں پر ایمان لاؤ جو اللّٰہ تعالٰی نے قرآن سے پہلے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں۔ ف۳۴۹ یعنی ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے کہ ایک رسول اور ایک کتاب کا انکار بھی سب کا انکار ہے۔ ف۳۵۰ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود کے حق میں

سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ

دکھائے خوش خبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں ۳۵۲ کیا ان کے پاس عزت

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ

ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے ۳۵۳ اور بے شک اللہ تم پر کتاب ۳۵۴ میں اتار چکا

اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا

کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ

مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ۳۵۵ ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو ۳۵۶ بے شک اللہ

جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ

منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا وہ جو تمہاری حالت تکا (دیکھا)

بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَ

کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ۳۵۷ اور

اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ نَمْنَعْكُمْ

اگر کافروں کا حصہ ہو تو ان سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا ۳۵۸ اور ہم نے تمہیں

نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر بچھڑا پوج کر کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کرکے کافر ہوگئے پھر سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم اور قرآن کا انکار کرکے اور کفر میں بڑھے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے ایمان کے بعد پھر ایمان لائے یعنی انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تاکہ ان پر مؤمنین کے احکام جاری ہوں پھر کفر میں بڑھے یعنی کفر پر ان کی موت ہوئی۔ **ف۳۵۱** جب تک کفر پر رہیں اور کفر پر مریں کیونکہ کفر بخشا نہیں جاتا مگر جبکہ کافر توبہ کرے اور ایمان لائے جیسا کہ فرمایا: "قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ" (تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا) **ف۳۵۲** یہ منافقین کا حال ہے جن کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا اور اس لیے وہ کفار کو صاحب قوت اور شوکت سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے باوجودیکہ کفار کے ساتھ دوستی ممنوع اور ان کے ملنے سے طلب عزت باطل۔ **ف۳۵۳** اور اس کے لیے جس کو وہ عزت دے جیسے کہ انبیاء و مؤمنین۔ **ف۳۵۴** یعنی قرآن **ف۳۵۵** کفار کی ہم نشینی اور ان کی مجلسوں میں شرکت کرنا ایسے ہی اور بے دینوں اور گمراہوں کی مجلسوں کی شرکت اور ان کے ساتھ یارانہ و مصاحبت ممنوع فرمائی گئی۔ **ف۳۵۶** اس سے ثابت ہوا کہ کفر کے ساتھ راضی ہونے والا بھی کافر ہے۔ **ف۳۵۷** اس سے ان کی مراد غنیمت میں شرکت کرنا اور حصہ چاہنا ہے۔ **ف۳۵۸** کہ ہم تمہیں قتل کرتے گرفتار کرتے مگر ہم نے یہ کچھ نہیں کیا۔

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ

مسلمانوں سے بچایا ۳۵۹ تو اللہ تم سب میں ۳۶۰ قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا ۳۶۱ اور اللہ کافروں کو

اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ؑ (۱۴۱) اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ

مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ۳۶۲ بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے

اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ

ہیں ۳۶۳ اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں ۳۶۴ تو ہارے جی سے ۳۶۵ لوگوں کا

النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (۱۴۲) مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ

دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا ۳۶۶ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں ۳۶۷

لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

نہ ادھر کے نہ اُدھر کے ۳۶۸ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ

سَبِيْلًا (۱۴۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ

پائے گا اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ

دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (۱۴۴)

مسلمانوں کے سوا ۳۶۹ کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کر لو ۳۷۰

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں ۳۷۱ اور تو ہر گز اُن کا کوئی

---

۳۵۹ اور انہیں طرح طرح کے حیلوں سے روکا اور ان کے رازوں پر تمہیں مطلع کیا تو اب ہمارے اس سلوک کی قدر کرو اور حصہ دو۔ (یہ منافقوں کا حال ہے)
۳۶۰ اے ایماندارو اور منافقو! ۳۶۱ کہ مؤمنین کو جنت عطا کرے گا اور منافقوں کو داخلِ جہنم کرے گا۔ ۳۶۲ یعنی کافر نہ مسلمانوں کو مٹا سکیں گے نہ حجت میں غالب آسکیں گے۔ علماء نے اس آیت سے چند مسائل مُستنبط کیے ہیں (۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں۔ (۲) کافر مسلمان کے مال پر استیلاء پا کر مالک نہیں ہوسکتا۔ (۳) کافر مسلمان غلام کے خریدنے کا مجاز نہیں (۴) ذمی کے عوض مسلمان قتل نہ کیا جائے گا۔ (جمل) ۳۶۳ کیونکہ حقیقت میں تو اللہ کو فریب دینا ممکن نہیں۔ ۳۶۴ مؤمنین کے ساتھ ۳۶۵ کیونکہ ایمان تو ہے نہیں جس سے ذوقِ طاعت اور لطفِ عبادت حاصل ہو محض ریا کاری ہے اس لیے منافق کو نماز بار معلوم ہوتی ہے۔ ۳۶۶ اس طرح کہ مسلمانوں کے پاس ہوئے تو نماز پڑھ لی اور علیحدہ ہوئے تو ندارد (چھوڑ دی)۔ ۳۶۷ کفر و ایمان کے ۳۶۸ نہ خالص مؤمن نہ کھلے کافر۔ ۳۶۹ اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے تم اس سے بچو۔ ۳۷۰ اپنے نفاق کی اور مستحقِ جہنم ہو جاؤ۔ ۳۷۱ منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہارِ اسلام کرکے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء (مذاق) کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔

نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا

مددگار نہ پائے گا مگر وہ جنہوں نے توبہ کی ف۳۷۲ اور سنورے (اپنی اصلاح کی) اور اللّٰہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص

دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللّٰہ کے لیے کر لیا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں ف۳۷۳ اور عنقریب اللّٰہ مسلمانوں کو

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ

بڑا ثواب دے گا اور اللّٰہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ

وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾

اور اللّٰہ ہے صلہ دینے والا جاننے والا

ف۳۷۲ نفاق سے ف۳۷۳ دارین میں۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا ف۳۷۴ مگر مظلوم سے ف۳۷۵ اور اللہ

سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ

سنتا جانتا ہے اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزرو تو بے شک

اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَ

اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے ف۳۷۶ وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ

چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں ف۳۷۷ اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور

نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ ۙ اُولٰٓئِكَ

کسی کے منکر ہوئے ف۳۷۸ اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ

ہیں ٹھیک کافر ف۳۷۹ اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ

اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب

ف۳۷۴ یعنی کسی کے پوشیدہ حال کا ظاہر کرنا۔ اس میں غیبت بھی آ گئی چغل خوری بھی۔ عاقل وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے، ایک قول یہ بھی ہے کہ بری بات سے گالی مراد ہے۔ ف۳۷۵ کہ اس کو جائز ہے کہ ظالم کے ظلم کا بیان کرے وہ چور یا غاصب کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ اس نے میرا مال چرایا، غصب کیا۔ **شانِ نزول:** ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا تھا انہوں نے اچھی طرح اس کی میزبانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو ان کی شکایت کرتا نکلا۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی، بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں نازل ہوئی ایک شخص سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی شان میں زبان درازی کرتا رہا آپ نے کئی بار سکوت کیا مگر وہ باز نہ آیا تو ایک مرتبہ آپ نے اس کو جواب دیا اس پر حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم اٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یہ شخص مجھ کو برا کہتا رہا تو حضور نے کچھ نہ فرمایا میں نے ایک مرتبہ جواب دیا تو حضور اٹھ گئے، فرمایا: ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ گیا۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۷۶ تم اس کے بندوں سے درگزر کرو وہ تم سے درگزر فرمائے گا۔ **حدیث:** تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ ف۳۷۷ اس طرح کہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسولوں پر نہ لائیں۔ ف۳۷۸ **شانِ نزول:** یہ آیت یہود و نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضرت موسٰی علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ انہوں نے کفر کیا اور نصارٰی حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اور انہوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ کفر کیا۔ ف۳۷۹ بعض رسولوں پر ایمان لانا انہیں کفر سے نہیں بچاتا کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے۔

يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ ع يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ

اللہ ان کے ثواب دے گا ف۳۸۰ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۸۱ اے محبوب اہل کتاب ف۳۸۲ تم

الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ

سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو ف۳۸۳ تو وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ

سوال کر چکے ف۳۸۴ کہ بولے ہمیں اللہ کو علانیہ (ظاہر کرکے) دکھا دو تو انہیں کڑک نے آلیا ان کے گناہوں پر پھر

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ

بچھڑا لے بیٹھے ف۳۸۵ بعد اس کے کہ روشن آیتیں ف۳۸۶ ان کے پاس آچکیں تو ہم نے یہ معاف فرما دیا ف۳۸۷

وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ

اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ دیا ف۳۸۸ پھر ہم نے ان پر طور کو اونچا کیا ان سے عہد لینے کو

وَ قُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ

اور ان سے فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور ان سے فرمایا کہ ہفتہ میں حد سے نہ بڑھو ف۳۸۹

وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ

اور ہم نے ان سے گاڑھا (پختہ) عہد لیا ف۳۹۰ تو ان کی کیسی بدعہدیوں کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی اور اس لئے کہ وہ

ف۳۸۰ مُرتکبِ کبیرہ بھی اس میں داخل ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان رکھتا ہے۔ "معتزلہ" صاحبِ کبیرہ (کبیرہ گناہ کرنے والے) کے خُلودِ عذاب (ہمیشہ جہنم میں رہنے) کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس آیت سے ان کے اس عقیدہ کا بُطلان ثابت ہوا۔ ف۳۸۱ **مسئلہ:** یہ آیت صِفاتِ فعلیہ (جیسے کہ مغفرت و رحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حدوث کے قائل کو کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ازل میں غفور و رحیم نہیں تھا پھر ہوگیا (**معاذ اللہ**)۔ اس کے اس قول کو یہ آیت باطل کرتی ہے۔ ف۳۸۲ براہِ سرکشی ف۳۸۳ یکبارگی۔ **شانِ نزول:** یہود میں سے کعب بن اشرف، فِنحاص بن عازُوراء نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے یکبارگی کتاب لائیے جیسا حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام توریت لائے تھے۔ یہ سوال ان کا طلب ہدایت و اتباع کے لئے نہ تھا بلکہ سرکشی و بغاوت سے تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۸۴ یعنی یہ سوال ان کا کمالِ جَہل (انتہائی جہالت کے سبب) سے ہے اور اس قسم کی جہالتوں میں ان کے باپ دادا بھی گرفتار تھے۔ اگر سوال طلبِ رُشد (ہدایت طلب کرنے) کے لئے ہوتا تو پورا کر دیا جاتا مگر وہ تو کسی حال میں ایمان لانے والے نہ تھے۔ ف۳۸۵ اس کو پوجنے لگے ف۳۸۶ توریت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزات جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے صدق پر واضحُ الدّلالہ (واضح دلیل) تھے اور باوجودیکہ توریت ہم نے یکبارگی ہی نازل کی تھی لیکن "خوئے بد را بہانہ بسیار" (بدخصلت کے لئے بہانے بہت) بجائے اطاعت کرنے کے انہوں نے خدا کے دیکھنے کا سوال کیا۔ ف۳۸۷ جب انہوں نے توبہ کی۔ اس میں حضور کے زمانہ کے یہودیوں کے لئے توقُّع ہے کہ وہ بھی توبہ کریں تو اللہ انہیں بھی اپنے فضل سے معاف فرمائے۔ ف۳۸۸ ایسا تسلُّط عطا فرمایا کہ جب آپ نے بنی اسرائیل کو توبہ کے لئے خود ان کے اپنے قتل کا حکم دیا وہ انکار نہ کر سکے اور انہوں نے اطاعت کی۔ ف۳۸۹ یعنی مچھلی کا شکار وغیرہ جو عمل اس روز تمہارے لئے حلال نہیں نہ کرو۔ سورۂ بقر میں ان تمام احکام کی تفصیلیں گزر چکیں۔ ف۳۹۰ کہ جو انہیں حکم دیا گیا ہے وہ کریں اور جس کی مُمانعت کی گئی ہے اس سے باز رہیں پھر انہوں نے اس عہد کو توڑا۔

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌؕ بَلْ

آیاتِ الٰہی کے منکر ہوئے ف۳۹۱ اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے ف۳۹۲ اور ان کے اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں ف۳۹۳ بلکہ

طَبَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا۪ (۱۵۵) وَّ بِكُفْرِهِمْ

اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اور اس لئے کہ انہوں نے کفر کیا ف۳۹۴

وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْیَمَ بُهْتَانًا عَظِیْمًاۙ (۱۵۶) وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ

اور مریم پر بڑا بہتان اٹھایا (باندھا) اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح

عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ

عیسٰی بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا ف۳۹۵ اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ اُن کے لئے اِس کی شبیہ (شکل وصورت) کا

لَهُمْؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

ایک بنادیا گیا ف۳۹۶ اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں ف۳۹۷ انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں ف۳۹۸

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًۢاۙ (۱۵۷) بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِؕ وَ كَانَ

مگر یہی گمان کی پیروی ف۳۹۹ اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہ کیا ف۴۰۰ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ف۴۰۱ اور

اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا (۱۵۸) وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ

اللہ غالب حکمت والا ہے کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے

قَبْلَ مَوْتِهٖۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًاۚ (۱۵۹) فَبِظُلْمٍ مِّنَ

اس پر ایمان نہ لائے ف۴۰۲ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا ف۴۰۳ تو یہودیوں کے بڑے

ف۳۹۱ جو انبیاء کے صِدق پر دلالت کرتے تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزات۔ ف۳۹۲ انبیاء کا قتل کرنا تو ناحق ہے ہی کسی طرح حق ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ ان کے زُعم میں بھی انہیں اس کا کوئی اِستِحقاق (حق حاصل) نہ تھا۔ ف۳۹۳ لہٰذا کوئی پند (نصیحت) و وعظ کارگر نہیں ہوسکتا۔ ف۳۹۴ حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ بھی۔ ف۳۹۵ یہود نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کو قتل کر دیا اور نصاریٰ نے اس کی تصدیق کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرمادی۔ ف۳۹۶ جس کو انہوں نے قتل کیا اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسٰی ہیں، باوجودیکہ ان کا یہ خیال غلط تھا۔ ف۳۹۷ اور یقینی نہیں کہہ سکتے کہ وہ مقتول کون ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ مقتول عیسٰی ہیں، بعض کہتے ہیں کہ یہ چہرہ تو عیسٰی کا ہے اور جسم عیسٰی کا نہیں، لہٰذا یہ وہ نہیں۔ اسی تَرَدُّد (شش وپنج) میں ہیں۔ ف۳۹۸ جو حقیقتِ حال ہے۔ ف۳۹۹ اور اٹکلیں دوڑانا۔ ف۴۰۰ ان کا دعوائے قتل جھوٹا ہے۔ ف۴۰۱ صحیح وسالم بسوئے آسمان (آسمان کی طرف)۔ احادیث میں اس کی تفصیلیں وارد ہیں، سورۂ آل عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے۔ ف۴۰۲ اس آیت کی تفسیر میں چند قول ہیں: **ایک قول** یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لے آتے ہیں جن کے ساتھ انہوں نے کفر کیا تھا اور اس وقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں۔ **دوسرا قول** یہ ہے کہ قریبِ قیامت جب حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہلِ کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے، اس وقت حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والتسلیمات شریعتِ محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے، اور اسی دین کے ائمہ میں سے

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ

ظلم کے وف۴۰۴ سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں کہ ان کے لئے حلال تھیں وف۴۰۵ ان پر حرام فرما دیں اور اس لئے کہ انہوں نے بہتوں

سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ

(بہت سے لوگوں) کو اللہ کی راہ سے روکا اور اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کئے گئے تھے اور لوگوں کا

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾

مال ناحق کھا جاتے وف۴۰۶ اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ

ہاں جو ان میں علم میں پکے وف۴۰۷ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب تمہاری

اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ

طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا وف۴۰۸ اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا

دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب

عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ

دیں گے بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو

بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

بھیجی وف۴۰۹ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں

ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصاریٰ نے ان کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا ابطال (رَد) فرمائیں گے، دینِ محمدی کی اشاعت کریں گے، اس وقت یہود و نصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے۔ جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے۔ **تیسرا قول** یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لے آئے گا۔ **چوتھا قول** یہ ہے کہ اللہ تعالٰی پر ایمان لے آئے گا لیکن وقتِ موت کا ایمان مقبول نہیں، نافع نہ ہوگا۔ **وف۴۰۳** یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے حق میں زبانِ طعن دراز کی اور نصاریٰ پر یہ کہ انہوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہلِ کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں ان کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے۔ **وف۴۰۴** نقضِ عہد (وعدہ خلافی) وغیرہ جن کا اوپر آیات میں ذکر ہو چکا۔ **وف۴۰۵** جن کا سورۂ انعام کی آیہ "وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا" میں بیان ہے۔ **وف۴۰۶** رشوت وغیرہ حرام طریقوں سے۔ **وف۴۰۷** مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے، جو علمِ راسخ (زبردست علم) اور عقلِ صافی (یعنی شکوک و شبہات سے پاک عقل) اور بصیرت کا ملہ رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے علم سے دینِ اسلام کی حقیقت کو جانا اور سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے۔ **وف۴۰۸** پہلے انبیاء پر۔ **وف۴۰۹ شانِ نزول:** یہود و نصاریٰ نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ ان کے لئے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائیں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا

وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ ۚ

اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داود کو زبور عطا فرمائی

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ

اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے فرما چکے ف۲۱۰ اور ان رسولوں کو جن کا ذکر تم سے

عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

نہ فرمایا ف۲۱۱ اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا ف۲۱۲ رسول خوشخبری دیتے ف۲۱۳ اور ڈر سناتے ف۲۱۴

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے ف۲۱۵ اور اللہ غالب

حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَ

حکمت والا ہے لیکن اے محبوب اللہ اس کا گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا وہ اس نے اپنے علم سے اتارا ہے اور

الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

فرشتے گواہ ہیں اور اللہ کی گواہی کافی وہ جنہوں نے کفر کیا ف۲۱۶ اور

صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اللہ کی راہ سے روکا ف۲۱۷ بے شک وہ دور کی گمراہی میں پڑے بے شک جنہوں

بکثرت انبیاء ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے ان کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پس وپیش نہ ہوا تو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خلق کی ہدایت اور ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طریقِ عبادت کی تعلیم ہے۔ کتاب کے متفرق طور پر نازل ہونے سے یہ مقصد بروجہِ اَتم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا بہ آسانی دل نشین ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمالِ حماقت (انتہائی بے وقوفی) ہے۔ ف۲۱۰ قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں۔ ف۲۱۱ اور اب تک ان کے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی۔ ف۲۱۲ تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادِح (عیب لگانے والا) نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا، ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء کی نبوت میں کچھ بھی قادِح نہیں ہوسکتا۔ ف۲۱۳ ثواب کی ایمان لانے والوں کو ف۲۱۴ عذاب کا کفر کرنے والوں کو ف۲۱۵ اور یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر ہمارے پاس رسول آتے تو ہم ضرور ان کا حکم مانتے اور اللہ کے مطیع و فرماں بردار ہوتے۔ اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا: "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا" (اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں)۔ اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفتِ الٰہی بیانِ شرع و زبانِ انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقلِ محض (صرف عقل) سے اس منزل تک پہنچنا مُیَسّر نہیں ہوتا۔ ف۲۱۶ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت کا انکار کرکے۔ ف۲۱۷ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت چھپا کر اور لوگوں کے دلوں میں شُبہ ڈال کر (یہ حال یہود کا ہے۔)

كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا

نے کفر کیا ف۲۱۸ اور حد سے بڑھے ف۲۱۹ اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ف۲۲۰ نہ انہیں کوئی راہ دکھائے مگر

طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾

جہنم کا راستہ کہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا

اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول ف۲۲۱ حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ

لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو ف۲۲۲ تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا

علم و حکمت والا ہے اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو ف۲۲۳ اور اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نہ کہو مگر سچ ف۲۲۴ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا ف۲۲۵ اللہ کا رسول ہی ہے

وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ قف وَ

اور اس کا ایک کلمہ ف۲۲۶ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ف۲۲۷ اور

ف۲۱۸ اللہ کے ساتھ ف۲۱۹ کتابِ الٰہی میں حضور کے اوصاف بدل کر اور آپ کی نبوت کا انکار کر کے ف۲۲۰ جب تک وہ کفر پر قائم رہیں یا کفر پر مریں۔ ف۲۲۱ سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ف۲۲۲ اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی رسالت کا انکار کرو تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں اور اللّٰہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے۔ ف۲۲۳ **شانِ نزول:** یہ آیت نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جن کے کئی فرقے ہوگئے تھے اور ہر ایک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت جداگانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا۔ نسطوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے، مَرقوسی کہتے کہ وہ تین میں کے تیسرے ہیں۔ اور اس کلمہ کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا: بعض تین اُقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ، بیٹا، روح القدس۔ باپ سے ذات، بیٹے سے عیسیٰ، روح القدس سے ان میں حلول کرنے والی حیات مراد لیتے تھے۔ تو ان کے نزدیک ''الٰہ'' تین تھے اور اس تین کو ایک بتاتے تھے ''تَوْحِیْدٌ فِی التَّثْلِیْث'' (تینوں کے مجموعہ کو خدا سمجھنے) اور ''تَثْلِیْثٌ فِی التَّوْحِیْد'' (تینوں میں سے ہر ایک کو خدا سمجھنے) کے چکر میں گرفتار تھے۔ بعض کہتے تھے کہ عیسیٰ ناسوتیّت (بشریت) اور اُلوہیّت (معبودیت) کے جامع ہیں، ماں کی طرف سے ان میں ''ناسوتیت'' آئی، اور باپ کی طرف سے ''الوہیت'' آئی، تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا (اللّٰہ ان کی باتوں سے بہت ہی برتر و بلند ہے)۔ یہ فرقہ بندی نصاریٰ میں ایک یہودی نے پیدا کی جس کا نام بُولُس تھا اور اسی نے انہیں گمراہ کرنے کے لئے اس قسم کے عقیدوں کی تعلیم کی۔ اس آیت میں اہلِ کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے باب میں اِفراط وتفریط (کمی زیادتی) سے باز رہیں، خدا اور خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور ان کی تنقیص (شان میں کمی) بھی نہ کریں۔ ف۲۲۴ اللّٰہ کا شریک اور بیٹا بھی کسی کو نہ بناؤ اور حلول واتّحاد (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات میں خدا کے اُتر آنے اور اللّٰہ عزوجل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام وحضرت مریم علیہا السلام کا مل کر ایک خدا ہونے) کا عیب بھی مت لگاؤ اور اس اعتقادِ حق پر رہو کہ ف۲۲۵ ہے اور اس محترم کے لئے اس کے سوا کوئی نسب نہیں ف۲۲۶ کہ ''کُن'' فرمایا اور وہ بغیر باپ اور بغیر نطفہ کے محض امرِ الٰہی سے پیدا ہوگئے۔ ف۲۲۷ اور تصدیق کرو کہ اللّٰہ واحد ہے بیٹے اور اولاد سے پاک ہے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرو اور اس کی کہ حضرت عیسیٰ

لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ

تین نہ کہو ف۴۲۸ باز رہو اپنے بھلے کو اللّٰہ تو ایک ہی خدا ہے ف۴۲۹ پاکی اُسے

اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى

وقف لازم

اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اسی کا مال ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۴۳۰ اور اللّٰہ کافی

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ؑ (١٧١) لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا

ع ۲۳ ۳

کار ساز (کام بنانے والا) ہے ہرگز مسیح اللّٰہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا ف۴۳۱ اور نہ

الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

مقرب فرشتے اور جو اللّٰہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا (١٧٢) فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا ف۴۳۲ تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

اُن کی مزدوری انہیں بھر پور دے کر اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے ف۴۳۳ نفرت

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۬ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور تکبر کیا تھا انہیں درد ناک سزا دے گا اور اللّٰہ کے سوا نہ اپنا کوئی

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (١٧٣) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ

حمایتی پائیں گے نہ مددگار اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللّٰہ کی طرف سے واضح دلیل آئی ف۴۳۴ اور

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (١٧٤) فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا

ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا ف۴۳۵ تو وہ جو اللّٰہ پر ایمان لائے اور اس کی رسی مضبوط

علیہ الصلوٰۃ والسلام اللّٰہ کے رسولوں میں سے ہیں ف۴۲۸ جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ وہ کفر محض (خالص کفر) ہے ف۴۲۹ کوئی اس کا شریک نہیں۔ ف۴۳۰ اور وہ سب کا مالک ہے اور جو مالک ہو وہ باپ نہیں ہوسکتا۔ ف۴۳۱ **شانِ نزول:** نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے حضور سے کہا کہ آپ حضرت عیسیٰ کو عیب لگاتے ہیں کہ وہ اللّٰہ کے بندے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے لئے یہ عار کی بات نہیں۔ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ ف۴۳۲ یعنی آخرت میں اس تکبر کی سزا دے گا۔ ف۴۳۳ عبادت الٰہی بجالانے سے ف۴۳۴ دلیل واضح سے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی ذات گرامی مراد ہے جن کے صدق پر ان کے معجزے شاہد ہیں اور منکرین کی عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ ف۴۳۵ یعنی قرآن پاک۔

بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا

تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا ف۴۳۶ اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا

دکھائے گا اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ ف۴۳۷ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد

هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ

کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے ف۴۳۸ اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اس کی بہن کا آدھا ہے ف۴۳۹ اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا

اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ

اگر بہن کی اولاد نہ ہو ف۴۴۰ پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی

وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ ع

اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے

۲۴ ع ۵

آیاتھا ۱۲۰	۵ سُوْرَةُ الْمَآىِٕدَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۲	رکوعاتھا ۱۶

سورۂ مائدہ مدنیہ ہے، اس میں ایک سو بیس آیات اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

ف۴۳۶ اور جنت و درجاتِ عالیہ عطا فرمائے گا۔ ف۴۳۷ "کلالہ" اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد۔ ف۴۳۸ **شانِ نزول:** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عیادت کے لئے تشریف لائے، حضرت جابر بے ہوش تھے حضرت نے وضو فرما کر آبِ وضو اُن پر ڈالا انہیں افاقہ ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں، عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (بخاری و مسلم)، ابوداود کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے جابر! میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ **مسئلہ:** بزرگوں کا آبِ وضو تبرک ہے اور اس کو حصولِ شفا کے لئے استعمال کرنا سنت ہے۔ **مسئلہ:** مریضوں کی عیادت سنت ہے۔ **مسئلہ:** سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے علومِ غیب عطا فرمائے ہیں، اس لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔ ف۴۳۹ اگر وہ بہن سگی یا باپ شریک ہو۔ ف۴۴۰ یعنی اگر بہن بے اولاد مری اور بھائی رہا تو وہ بھائی اس کے کل مال کا وارث ہوگا۔ ف۱ سورۂ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سوائے آیت "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ" کے، یہ آیت روزِ عرفہ، حَجَّةُ الْوَدَاع میں نازل ہوئی اور سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خطبہ میں اس کو پڑھا اس میں ایک سو بیس آیتیں اور بارہ ہزار چار سو چونسٹھ حرف ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۬ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ

اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو ف۲ تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی

اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ

مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو ف۳ لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو ف۴ بےشک اللّٰہ حکم فرماتا ہے

مَا یُرِیْدُ ﴿۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ

جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرا لو اللّٰہ کے نشان ف۵ اور نہ ادب

الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا الْقَلَآىٕدَ وَ لَاۤ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ

والے مہینے ف۶ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ ف۷ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں ف۸ اور نہ ان کا مال آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کرکے آئیں ف۹

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًاؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْاؕ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ

اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو ف۱۰ اور تمہیں کسی

شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْاۘ

قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے ف۱۱

المنزل الثانی (2) وقف لازم

ف۲ عُقود کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں: ابن جریر نے کہا کہ اہلِ کتاب کو خطاب فرمایا گیا ہے، معنی یہ ہیں کہ اے مؤمنینِ اہلِ کتاب میں نے کتبِ مُتقدِّمہ (سابقہ آسمانی کتابوں) میں سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے کے متعلق جو تم سے عہد لئے ہیں وہ پورے کرو۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ خطاب مؤمنین کو ہے انہیں عُقود کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ ان عُقود سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لئے گئے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مؤمنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں۔ ف۳ یعنی جن کی حُرمت شریعت میں وارد ہوئی ان کے سوا تمام چوپائے تمہارے لئے حلال کئے گئے۔ ف۴ مسئلہ: کہ خشکی کا شکار حالتِ احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورت کے آخر میں آئے گا۔ ف۵ اس کے دین کے معالم (ارکانِ حج یا احکامِ اسلام)۔ معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللّٰہ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو۔ ف۶ ماہ ہائے حج جن میں "قتال" زمانۂ جاہلیت میں بھی ممنوع تھا اور اسلام میں بھی یہ حکم باقی رہا۔ ف۷ وہ قربانیاں۔ ف۸ عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے اشجار کی چھالوں وغیرہ سے گلوبند بُن کر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور ان سے تعرُّض (چھیڑ چھاڑ) نہ کریں۔ ف۹ حج و عمرہ کرنے کے لیے۔ **شانِ نزول:** شُرَیح بن ہند ایک مشہور شقی (بدبخت) تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سیدِ عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلقِ خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں؟ فرمایا: اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی، کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے میں اپنے سرداروں سے رائے لے لوں تو میں بھی اسلام لاؤں گا اور انہیں بھی لاؤں گا یہ کہہ کر چلا گیا حضور سیدِ عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دے دی تھی کہ قبیلۂ ربیعہ کا ایک شخص آنے والا ہے جو شیطانی زبان بولے گا۔ اس کے چلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لے کر آیا اور غادِر و بدعہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا، یہ اسلام لانے والا نہیں۔ چنانچہ اُس نے غدر (دھوکہ) کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا۔ اگلے سال یمامہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلادہ پوش (ہار دگلوبند پہنائی ہوئی) قربانیاں لے کر بارادۂ حج نکلا، سیدِ عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے راہ میں صحابہ نے شُرَیح کو دیکھا اور چاہا کہ مویشی اس سے واپس لے لیں رسولِ کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے منع فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ جس کی ایسی شان ہو اس سے تعرُّض نہ چاہیے۔ ف۱۰ یہ بیانِ اِباحت ہے کہ احرام کے بعد شکار مباح ہو جاتا ہے۔ ف۱۱ یعنی اہلِ مکہ نے رسولِ کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کو اور آپ کے اصحاب

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪

اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ؎۱۲

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ

اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے تم پر حرام ہے ؎۱۳ مردار

وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَ

اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور

الْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا

بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں

ذَكَّیْتُمْ ۫ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ

تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان (باطل معبودوں کے مخصوص نشانات) پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ

فِسْقٌ ؕ اَلْیَوْمَ یَىٕسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِیْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

کا کام ہے آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی ؎۱۴ تو ان سے نہ ڈرو

کو روزِ حدیبیہ عمرہ سے روکا، ان کے اس مُعاندانہ (دشمنانہ) فعل کا تم انتقام نہ لو۔ ؎۱۲ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجالانا ''بِرّ'' (نیکی) اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا ''تقویٰ'' اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا ''اِثم'' (گناہ) اور جس سے منع کیا گیا اس کو کرنا ''عدوان'' (زیادتی) کہلاتا ہے۔ ؎۱۳ آیت ''اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ'' میں جو استثناء ذکر فرمایا گیا تھا یہاں اس کا بیان ہے اور گیارہ چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے **ایک** مردار یعنی جس جانور کے لئے شریعت میں ذبح کا حکم ہو اور وہ بے ذبح مر جائے۔ **دوسرے** بہنے والا خون۔ **تیسرے** سؤر کا گوشت اور اس کے تمام اجزاء۔ **چوتھے** وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے، اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیرِ خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبداللہ کی گائے، عقیقے کا بکرا، ولیمہ کا جانور، یا وہ جانور جن سے اولیاء کی ارواح کو ثواب پہنچانا منظور ہو ان کو غیرِ وقتِ ذبح میں اولیاء کے ناموں کے ساتھ نامزد کیا جائے مگر ذبح ان کا فقط اللہ کے نام پر ہو، اس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال وطیب ہیں۔ اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے جس کو ذبح کرتے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو، وہابی جو ذبح کی قید نہیں لگاتے وہ آیت کے معنی میں غلطی کرتے ہیں اور ان کا قول تمام تفاسیرِ مُعتبَرہ کے خلاف ہے اور خود آیت ان کے معنی کو بننے نہیں دیتی کیونکہ ''مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ'' کو اگر وقتِ ذبح کے ساتھ مُقیّد نہ کریں تو ''اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ'' کا استثناء اس کو لاحق ہوگا اور وہ جانور جو غیرِ وقتِ ذبح میں غیرِ خدا کے نام سے مَوسوم رہا ہو وہ ''اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ'' سے حلال ہوگا۔ غرض وہابی کو آیت سے سند لانے کی کوئی سبیل نہیں۔ **پانچواں** گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور۔ **چھٹے** وہ جانور جو لاٹھی، پتھر، ڈھیلے، گولی، چھرّے یعنی بغیر دھار دار چیز سے مارا گیا ہو۔ **ساتویں** جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں۔ **آٹھویں** وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اس کے صدمے سے مر گیا ہو۔ **نویں** وہ جسے کسی درندے نے تھوڑا سا کھایا ہو اور وہ اس کے زخم کی تکلیف سے مر گیا ہو۔ لیکن اگر یہ جانور مر نہ گئے ہوں اور بعد ایسے واقعات کے زندہ بچ رہے ہوں پھر تم انہیں باقاعدہ ذبح کر لو تو وہ حلال ہیں۔ **دسویں** وہ جو کسی تھان پر عِبادۃً ذبح کیا گیا ہو جیسے کہ اہلِ جاہلیت نے کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ پتھر نصب کئے تھے جن کی وہ عبادت کرتے اور ان کے لئے ذبح کرتے تھے اور اس ذبح سے ان کی تعظیم و تقرب کی نیت کرتے تھے۔ **گیارہویں** حصہ اور حکم معلوم کرنے کے لئے پانسہ (قرعہ) ڈالنا زمانۂ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کام درپیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اس کے مطابق عمل کرتے اور اس کو حکمِ الٰہی جانتے، ان سب کی ممانعت فرمائی گئی۔ ؎۱۴ یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعدِ عصر نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ کفار تمہارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہو گئے۔

وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ف۱۵ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ف۱۶

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ف۱۷ تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار (مجبور) ہو یوں کہ

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ

گناہ کی طرف نہ جھکے ف۱۸ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا

لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ

حلال ہوا تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں ف۱۹ اور جو شکاری جانور تم نے سدھا (سکھا) لئے ف۲۰ انہیں شکار پر دوڑاتے

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ

جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں ف۲۱ اور

ف۱۵ اور اُمورِ تکلیفیہ (بندوں پر لازم چیزوں) میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیئے اسی لئے اس آیت کے نزول کے بعد بیانِ حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ "وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ" نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے۔ جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہوسکا۔ ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں نے تمہیں دشمن سے امن دی، ایک قول یہ ہے کہ دین کا اِکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ **شانِ نزول:** بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روزِ نزول کو عید مناتے، فرمایا: کون سی آیت؟ اس نے یہی آیت "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ" پڑھی: آپ نے فرمایا: میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقامِ نزول کو بھی پہچانتا ہوں، وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا۔ آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لئے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا، آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابن عباس رضی اللّٰہ عنہم صاف فرمادیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ "اَعْظَمِ نِعَمِ اِلٰهِيَه" (اللّٰہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت) کی یادگار و شکر گزاری ہے۔ ف۱۶ مکہ مکرمہ فتح فرما کر۔ ف۱۷ کہ اس کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں۔ ف۱۸ معنی یہ ہیں کہ اوپر حرام چیزوں کا بیان کر دیا گیا ہے لیکن جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے اس وقت جان بچانے کے لئے قدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اس طرح کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے۔ اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے۔ ف۱۹ جن کی حرمت قرآن و حدیث، اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ طیّبات وہ چیزیں ہیں جن کو عرب اور سلیمُ الطَّبع (نیک طبیعت) لوگ پسند کرتے ہیں اور خبیث وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم طبیعتیں نفرت کرتی ہیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حُرمت (حرام ہونے) پر دلیل نہ ہونا بھی اس کی حِلّت (حلال ہونے) کے لئے کافی ہے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عدی ابن حاتم اور زید بن مُہَلہِل کے حق میں نازل ہوئی جن کا نام رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے زیدُ الخیر رکھا تھا ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! ہم لوگ کتے اور باز کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں تو کیا ہمارے لئے حلال ہے؟ تو اس پر آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۰ خواہ وہ درندوں میں سے ہوں مثل کتے اور چیتے کے یا شکاری پرندوں میں سے مثل شکرے، باز، شاہین وغیرہ کے۔ جب انہیں اس طرح سدھا لیا جائے کہ جو شکار کریں اس میں سے نہ کھائیں اور جب شکاری ان کو چھوڑے تب شکار پر جائیں جب بلائے واپس آجائیں ایسے شکاری جانوروں کو "مُعَلَّم" (سکھایا ہوا) کہتے ہیں۔ ف۲۱ اور خود اس

اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٤﴾

اس پر اللہ کا نام لو ۲۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۚ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا ۲۳ تمہارے لئے حلال ہے

وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ

اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا (پاک دامن) عورتیں مسلمان ۲۴ اور پارسا عورتیں ان میں سے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ

جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم انہیں ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے ۲۵

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۚ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ

نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے ۲۶ اور جو مسلمان سے کافر ہو

حَبِطَ عَمَلُهٗ ۖ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٥﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اس کا کیا دھرا سب اکارت (ضائع) گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار (نقصان اٹھانے والا) ہے ۲۷ اے ایمان والو

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو ۲۸ تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ ۲۹

میں سے نہ کھائیں۔ ۲۲ آیت سے جو مُستفاد (فائدہ حاصل) ہوتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے کتا یا شکرہ وغیرہ کوئی شکاری جانور شکار پر چھوڑا تو اس کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے: (۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھایا ہوا۔ (۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو۔ (۳) شکاری جانور "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" کہہ کر چھوڑا گیا ہو (۴) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو اس کو "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" کہہ کر ذبح کرے۔ اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہوگا مثلاً اگر شکاری جانور مُعلَّم (سکھایا ہوا) نہ ہو یا اس نے زخم نہ کیا ہو یا شکار پر چھوڑتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" نہ پڑھا ہو یا شکار زندہ پہنچا ہو اور اس کو ذبح نہ کیا ہو یا مُعلَّم کے ساتھ غیرِ مُعلَّم شکار میں شریک ہو گیا ہو یا ایسا شکاری جانور شریک ہو گیا ہو جس کو چھوڑتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" نہ پڑھا گیا ہو یا وہ شکاری جانور مجوسی (آتش پرست) کافر کا ہو ان سب صورتوں میں وہ شکار حرام ہے۔ **مسئلہ:** تیر سے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اگر "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" کہہ کر تیر مارا اور اس سے شکار مجروح (زخمی) ہو کر مر گیا تو حلال ہے اور اگر نہ مرا تو دوبارہ اس کو "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" پڑھ کر ذبح کرے، اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اس کو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے۔ ۲۳ یعنی ان کے ذبیحے۔ **مسئلہ:** مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ۔ ۲۴ نکاح کرنے میں عورت کی پارسائی (پاک دامنی) کا لحاظ مُستحب ہے لیکن صحتِ نکاح کے لئے شرط نہیں۔ ۲۵ نکاح کر کے ۲۶ ناجائز طریقہ سے مستی نکالنے سے بے دھڑک زنا کرنا اور آشنا بنانے سے پوشیدہ زنا مراد ہے۔ ۲۷ کیونکہ اِرتداد (دین سے پھر جانے) سے تمام عمل اَکارت (برباد) ہو جاتے ہیں۔ ۲۸ اور تم بے وضو ہو تو تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو کے یہ چار ہیں جو آگے بیان کئے جاتے ہیں۔ **فائدہ:** سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اور آپ کے اصحاب ہر نماز کے لئے تازہ وضو کے عادی تھے اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں فرائض و نوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت و ثواب کا موجب ہے، بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ کیا گیا اور جب تک حدث (وضو کا ٹوٹنا) واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل سب کا ادا کرنا جائز ہوا۔ ۲۹ کہنیاں بھی دھونے کے حکم میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جمہور اسی پر ہیں۔

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا

اور سروں کا مسح کرو ف۳۰ اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ ف۳۱ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو

فَاطَّهَّرُوْاؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ

تو خوب ستھرے ہو لو ف۳۲ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت

الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا

سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ

تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ

مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ

تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم

تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمِیْثَاقَهُ الَّذِیْ وَاثَقَكُمْ

احسان مانو اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر ف۳۳ اور وہ عہد جو اُس نے تم سے

بِهٖۤۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا٘ وَاتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ

لیا ف۳۴ جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا ف۳۵ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی

الصُّدُوْرِ ۝٧ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ

بات جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ٘ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْاؕ اِعْدِلُوْا۫ هُوَ

گواہی دیتے ف۳۶ اور تم کو کسی قوم کی عداوت (دشمنی) اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو انصاف کرو وہ

ف۳۰ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیثِ مغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت کا بیان ہے۔ ف۳۱ یہ وضو کا چوتھا فرض ہے۔ حدیث صحیح میں ہے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطا سے مروی ہے وہ بہ قسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا۔ ف۳۲ مسئلہ: جنابت سے طہارتِ کاملہ لازم ہوتی ہے۔ جنابت کبھی بیداری میں دفق و شہوت کے ساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتی کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا، اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں اِدخالِ حشفہ سے۔ فاعل و مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ مسئلہ: حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے۔ حیض کا مسئلہ سورۂ بقرہ میں گزر گیا اور نفاس کا موجبِ غسل ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ تیمّم کا بیان سورۂ نساء میں گزر چکا۔ ف۳۳ کہ تمہیں مسلمان کیا۔ ف۳۴ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بیعت کرتے وقت شبِ عُقبہ اور بیعتِ رضوان میں ف۳۵ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہر حکم ہر حال میں۔ ف۳۶ اس طرح

اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَعَدَ

پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بےشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ایمان

اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۹﴾

والے نیکوکاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۰﴾ یٰۤاَیُّهَا

اور وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں ف۳۷ اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا

ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر

اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ

دست درازی کریں تو اُس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے ف۳۸ اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو

فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۚ

اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ف۳۹

وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ

اور ہم نے اُن میں بارہ سردار قائم کئے ف۴۰ اور اللہ نے فرمایا بےشک میں ف۴۱ تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم

الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ

نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو اور اللہ کو

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ

قرضِ حسن دو ف۴۲ تو بے شک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا

کہ قرابت وعداوت کا کوئی اثر تمہیں عدل سے نہ ہٹا سکے۔ ف۳۷ یہ آیت نصِ قاطع ہے اس پر کہ خُلود نار (ہمیشہ جہنم میں رہنا) سوائے کفار کے اور کسی کے لئے نہیں۔ (خازن) ف۳۸ شانِ نزول: ایک مرتبہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک منزل میں قیام فرمایا، اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے، سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی، ایک اعرابی موقع پا کر آیا اور چھپ کر اس نے تلوار لی اور تلوار کھینچ کر حضور سے کہنے لگا: اے محمد! تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ حضور نے فرمایا: ''اللہ''۔ یہ فرمانا تھا حضرت جبریل نے اس کے ہاتھ سے تلوار گرا دی اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تلوار لے کر فرمایا کہ تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ کہنے لگا کہ کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم اس کے رسول ہیں۔ (تفسیر ابوالسعود) ف۳۹ کہ اللہ کی عبادت کریں گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، توریت کے احکام کا اتباع کریں گے۔ ف۴۰ ہر سبط (گروہ) پر ایک سردار جو اپنی قوم کا ذمہ دار ہو کہ وہ عہد وفا کریں گے اور حکم پر چلیں گے۔ ف۴۱ مدد و نصرت سے ف۴۲ یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو۔

ع ۲

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

جن کے نیچے نہریں رواں پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ

راہ سے بہکا ف۴۳ تو اُن کی کیسی بدعہدیوں ف۴۴ پر ہم نے انہیں لعنت کی اور ان کے دل

قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

سخت کر دیئے اللہ کی باتوں کو ف۴۵ ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصّہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی

بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ

گئیں ف۴۶ اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے رہو گے ف۴۷ سوا تھوڑوں کے ف۴۸ تو انہیں معاف

عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا

کردو اور ان سے درگزرو ف۴۹ بےشک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم

نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا

نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے عہد لیا ف۵۰ تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصّہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ف۵۱ تو ہم نے

بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ

اُن کے آپس میں قیامت کے دن تک بَیر (دشمنی) اور بغض ڈال دیا ف۵۲ اور عنقریب اللہ انہیں بتا دے گا

ف۴۳ واقعہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ انہیں اور ان کی قوم کو ''ارضِ مقدسہ'' (بیت المقدس) کا وارث بنائے گا جس میں کنعانی جبار رہتے تھے تو فرعون کے ہلاک کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو حکمِ الٰہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو ''ارضِ مقدسہ'' کی طرف لے جائیں میں نے اس کو تمہارے لئے دار و قرار بنایا ہے تو وہاں جاؤ اور جو دشمن وہاں ہیں ان پر جہاد کرو میں تمہاری مدد فرماؤں گا اور اے موسیٰ! تم اپنی قوم کے ہر ہر سبط (گروہ) میں سے ایک ایک سردار بناؤ اس طرح بارہ سردار مقرر کرو ہر ایک ان میں سے اپنی قوم کے حکم ماننے اور عہد وفا کرنے کا ذمہ دار ہو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سردار منتخب کر کے بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے جب اریحاء (بستی) کے قریب پہنچے تو ان نقیبوں کو تجسّسِ احوال (حالات کا جائزہ لینے) کے لئے بھیجا وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ بہت عظیم الجثہ (بڑے بڑے جسموں والے) اور نہایت قوی و توانا صاحبِ ہیبت و شوکت ہیں یہ ان سے ہیبت زدہ ہو کر واپس ہوئے اور آ کر انہوں نے اپنی قوم سے سب حال بیان کیا باوجودیکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا لیکن سب نے عہد شکنی کی سوائے کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون کے کہ یہ عہد پر قائم رہے۔ ف۴۴ کہ انہوں نے عہدِ الٰہی کو توڑا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کی اور انبیاء کو قتل کیا، کتاب کے احکام کی مخالفت کی۔ ف۴۵ جن میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت و صفت ہے اور جو توریت میں بیان کی گئی ہیں۔ ف۴۶ توریت میں کہ سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اتباع کریں اور ان پر ایمان لائیں۔ ف۴۷ کیونکہ دغا و خیانت و نقضِ عہد اور رسولوں کے ساتھ بدعہدی ان کی اور ان کے آباء کی قدیم عادت ہے۔ ف۴۸ جو ایمان لائے۔ ف۴۹ اور جو کچھ ان سے پہلے سرزد ہوا اس پر گرفت نہ کرو۔ **شانِ نزول:** بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اس قوم کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عہد کیا پھر توڑا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنیٰ یہ ہیں کہ ان کی اس عہد شکنی سے درگزر کیجئے جب تک کہ وہ جنگ سے باز رہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں۔ ف۵۰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا۔ ف۵۱ انجیل میں اور انہوں نے عہد شکنی کی۔ ف۵۲ قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتاب الٰہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسولوں کی نافرمانی کی، فرائض ادا نہ کئے،

بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ

جو کچھ کرتے تھے ف۵۳ اے کتاب والو ف۵۴ بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ف۵۵ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر

لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ۬ قَدْ

فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں ف۵۶ اور بہت سی معاف فرماتے ہیں ف۵۷ بے شک

جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ

تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ف۵۸ اور روشن کتاب ف۵۹ اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی

رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ

مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے

وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ

اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ

هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ

مسیح بن مریم ہی ہے ف۶۰ تم فرمادو پھر اللہ کا کوئی کیا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ

يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ

ہلاک کر دے مسیح بن مریم اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ف۶۱ اور اللہ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ

سب کچھ کر سکتا ہے اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ کے بیٹے

حُدود کی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عداوت ڈال دی۔ ف۵۳ یعنی روزِ قیامت وہ اپنے کردار کا بدلہ پائیں گے۔ ف۵۴ یہودیو و نصرانیو! ف۵۵ سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم ف۵۶ جیسے کہ آیتِ رجم اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اوصاف اور حضور کا اس کو بیان فرمانا معجزہ ہے۔ ف۵۷ اور ان کا ذکر بھی نہیں کرتے نہ ان پر مؤاخذہ فرماتے ہیں کیونکہ آپ اسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں جس میں مصلحت ہو۔ ف۵۸ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکیٔ کفر دور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوئی۔ ف۵۹ یعنی قرآن شریف۔ ف۶۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نجران کے نصاریٰ سے یہ مقولہ سرزد ہوا اور نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ و ملکانیہ کا یہ مذہب ہے وہ حضرت مسیح کو "اللہ" بتاتے ہیں کیونکہ وہ حلول کے قائل ہیں اور ان کا اعتقادِ باطل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدن عیسیٰ میں حلول کیا (سما گیا)۔ معاذ اللہ۔ "وَ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا" (اللہ ان کی باتوں سے بہت ہی برتر و بلند ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکمِ کفر دیا اور اس کے بعد ان کے مذہب کا فساد بیان فرمایا۔ ف۶۱ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللہ بتانا کتنا صریح باطل ہے۔

وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ

اور اس کے پیارے ہیں ۶۲ تم فرمادو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ۶۳ بلکہ تم آدمی ہو اس کی

خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ

مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۫ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی اور اسی کی طرف پھرنا ہے اے کتاب والو

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ۶۴ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا ۶۵ کہ تم کہو

جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّ لَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى

ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ

سب قدرت ہے اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ

اوپر یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کئے ۶۶ اور تمہیں بادشاہ کیا ۶۷ اور تمہیں وہ دیا جو

يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ

آج سارے جہان میں کسی کو نہ دیا ۶۸ اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو

ع ۲ ۸

۶۲ **شانِ نزول:** سیدعالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے پاس اہلِ کتاب آئے اور انہوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور اللّٰہ کی نافرمانی کرنے سے اس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے کہ اے محمد! آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں ہم تو اللّٰہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا۔ ۶۳ یعنی اس بات کا تو تمہیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہو گے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے! جب ایسا نہیں تو تمہارے دعوے کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے۔ ۶۴ محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ۶۵ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سیدعالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے زمانہ تک پانچ سو اُنہتر برس کی مدت نبی سے خالی رہی اس کے بعد حضور کے تشریف لانے کی منّت (احسان) کا اظہار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت تم پر اللّٰہ تعالٰی کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزامِ حجت (دلیل قائم کرنا) و قطعِ عذر (عذر ختم کرنا) بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف نہ لائے۔ ۶۶ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو اس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ وہ برکات و ثمرات کا سبب ہے اس سے محافلِ میلاد مبارک کے موجبِ برکات و ثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔ ۶۷ یعنی آزاد و صاحبِ حشم و خدم (نوکر چاکر والا) اور فرعونیوں کے ہاتھوں میں مقید ہونے کے بعد ان کی غلامی سے نجات حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی پانا بڑی نعمت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدعالم

الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ (۲۱)

جو اللّٰہ نے تمہارے لئے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو ف۶۹ کہ نقصان پر پلٹو گے

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى

بولے اے موسیٰ اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک

يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ (۲۲) قَالَ رَجُلٰنِ

وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں جائیں گے دو مرد

مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا

کہ اللّٰہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے ف۷۰ اللّٰہ نے انہیں نوازا ف۷۱ بولے کہ زبردستی دروازے میں ف۷۲ ان پر داخل ہو اگر

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۲۳)

تم دروازے میں داخل ہوگئے تو تمہارا ہی غلبہ ہے ف۷۳ اور اللّٰہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ

بولے ف۷۴ اے موسیٰ ہم تو وہاں ف۷۵ کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے اور

رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (۲۴) قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا

آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میرے مجھے اختیار نہیں مگر

نَفْسِيْ وَ اَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ (۲۵) قَالَ فَاِنَّهَا

اپنا اور اپنے بھائی کا تو تُو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ ف۷۶ فرمایا تو وہ

صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جو کوئی خادم اور عورت اور سواری رکھتا وہ مَلِک (بادشاہ) کہلایا جاتا۔ ف۶۸ جیسے کہ دریا میں راہ بنانا، دشمن کو غرق کرنا، مَنّ اور سلویٰ اتارنا، پتھر سے چشمے جاری کرنا، ابر کو سائبان بنانا وغیرہ۔ ف۶۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو اللّٰہ کی نعمتیں یاد دلانے کے بعد ان کو اپنے دشمنوں پر جہاد کے لئے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے قوم ارضِ مقدسہ میں داخل ہو جاؤ۔ اس زمین کو مقدس اس لئے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لئے وہ باعث برکت ہوتا ہے۔ کلبی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کوہ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا دیکھئے جہاں تک آپ کی نظر پہنچے وہ جگہ مقدس ہے اور آپ کی ذُرّیت کی میراث ہے یہ سرزمین طور اور اس کے گردو پیش کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملکِ شام۔ ف۷۰ کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون جو ان نُقَباء (سرداروں) میں سے تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے جبابِرَہ کا حال دریافت کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ف۷۱ ہدایت اور وفاءِ عہد کے ساتھ انہوں نے جبابِرَہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا اور اس کا اِفشاء (کسی اور کے سامنے اظہار) نہ کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ انہوں نے افشاء کیا تھا۔ ف۷۲ شہر کے۔ ف۷۳ کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہونا تم جبارین کے بڑے بڑے جسموں سے اندیشہ نہ کرو ہم نے انہیں دیکھا ہے ان کے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور انہوں نے چاہا کہ ان پر سنگباری کریں۔ ف۷۴ بنی اسرائیل ف۷۵ جبارین کے شہر میں ف۷۶ اور ہمیں ان کی

مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ

زمین ان پر حرام ہے ف۷۷ چالیس برس تک بھٹکتے پھریں زمین میں ف۷۸ تو تم ان

عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ

وقف لازم ع ۸

بے حکموں کا افسوس نہ کھاؤ اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر ف۷۹ جب

قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ

دونوں نے ایک ایک نیاز (قربانی) پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا

لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ

النصف

قسم ہے میں تجھے قتل کر دوں گا ف۸۰ کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے ف۸۱ بے شک اگر تو اپنا ہاتھ

صحبت اور قُرب سے بچا۔ یا یہ معنیٰ کہ ہمارے ان کے درمیان فیصلہ فرما۔ ف۷۷ اس میں نہ داخل ہوسکیں گے ف۷۸ وہ زمین جس میں یہ لوگ بھٹکتے پھرے نو فرسنگ تھی اور قوم چھ لاکھ جنگی جو اپنے سامان لئے تمام دن چلتے تھے جب شام ہوتی تو اپنے کو وہیں پاتے جہاں سے چلے تھے یہ ان پرعُقُوبت (سزا) تھی سوائے حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع و کالب کے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی اور ان کی اِعانت کی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے آگ کو سرد اور سلامتی بنایا اور اتنی بڑی جماعت عظیمہ کا اتنے چھوٹے حصۂ زمین میں چالیس برس آوارہ و حیران پھرنا اور کسی کا وہاں سے نکل نہ سکنا خوارقِ عادات (خلافِ عادات) میں سے ہے۔ جب بنی اسرائیل نے اس جنگل میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے کھانے پینے وغیرہ ضروریات اور تکالیف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا سے ان کو آسمانی غذا ''مَن وسلویٰ'' عطا فرمایا اور لباس خود ان کے بدن پر پیدا کیا جو جسم کے ساتھ بڑھتا تھا اور ایک سفید پتھر کوہ طور کا عنایت کیا کہ جب رختِ سفر (سفر کا سامان) اتارتے اور کسی وقت ٹھہرتے تو حضرت اس پتھر پر عصا مارتے اس سے بنی اسرائیل کے بارہ اَسباط (گروہوں) کے لئے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سایہ کرنے کے لئے ایک اَبر بھیجا اور ''تِیہ'' (میدان) میں جتنے لوگ داخل ہوئے تھے ان میں سے جو بیس سال سے زیادہ عمر کے تھے سب وہیں مر گئے سوائے یوشع بن نون اور کالب بن یُوقنا کے، اور جن لوگوں نے ارضِ مقدسہ میں داخل ہونے سے انکار کیا ان میں سے کوئی بھی داخل نہ ہوسکا۔ اور کہا گیا ہے کہ تِیہ میں ہی حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام کی وفات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات سے چالیس برس بعد حضرت یوشع کو نبوت عطا کی گئی اور جبارین پر جہاد کا حکم دیا گیا۔ آپ باقی ماندہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر گئے اور جبارین پر جہاد کیا۔ ف۷۹ جن کا نام ہابیل اور قابیل تھا اس خبر کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے۔ علماء سِیَر واَخبار کا بیان ہے کہ حضرت حوا کے حمل میں ایک لڑکا، ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور جبکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں مُنحصر تھے تو مُناکحت (نکاح) کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے قابیل کا نکاح ''لیوذا'' سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا ''اِقلیما'' سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا قابیل اس پر راضی نہ ہوا اور چونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے اس کا طلبگار رہا۔ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہٰذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں۔ کہنے لگا: یہ تو آپ کی رائے ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: تو تم دونوں قربانیاں لاؤ! جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اِقلیما کا حق دار ہے۔ اس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھا لیا کرتی تھی۔ قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی، آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں چھوڑ گئی۔ اس پر قابیل کے دل میں بہت بُغض و حسد پیدا ہوا۔ ف۸۰ جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا۔ ہابیل نے کہا: کیوں؟ کہنے لگا: اس لئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اقلیما کا مستحق ٹھہرا، اس میں میری ذلت ہے۔ ف۸۱ ہابیل کے اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے، تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی، یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے، اس میں میرا کیا دخل ہے۔

اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ

مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں ف۸۲ میں اللہ سے ڈرتا ہوں

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۸ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ

جو مالک سارے جہان کا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا ف۸۳ اور تیرا گناہ ف۸۴ دونوں تیرے ہی پلہ پڑے

مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۹ ۚ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ

تو تو دوزخی ہو جائے اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے تو اس کے نفس نے اُسے بھائی کے

قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۳۰ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا

قتل کا چاؤ دلایا (قتل پر اُبھارا) تو اُسے قتل کر دیا تو رہ گیا نقصان میں ف۸۵ تو اللہ نے ایک کوّا بھیجا

يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى

زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر (کس طرح) اپنے بھائی کی لاش چھپائے ف۸۶ بولا ہائے خرابی

اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ

میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا

فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝۳۱ ۛۚ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ

تو پچھتاتا رہ گیا ف۸۷ اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا

معانقة · وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ

کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کے ف۸۸ تو گویا اس نے سب

النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ

لوگوں کو قتل کیا ف۸۹ اور جس نے ایک جان کو جلا لیا ف۹۰ اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا اور بیشک

ف۸۲ اور میری طرف سے ابتدا ہو باوجودیکہ میں تجھ سے قوی و توانا ہوں یہ صرف اس لئے کہ ف۸۳ یعنی مجھ کو قتل کرنے کا۔ ف۸۴ جو اس سے پہلے تو نے کیا کہ والد کی نافرمانی کی، حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا۔ ف۸۵ اور مُتَحَیِّر (حیران و پریشان) ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے؟ کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا، مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرا ف۸۶ مروی ہے کہ دو کوّے آپس میں لڑے، ان میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا، پھر زندہ کوّے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڑھا کیا اس میں مرے ہوئے کوّے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا، یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہئے چنانچہ اس نے زمین کھود کر دفن کر دیا۔ (جلالین، مدارک وغیرہ) ف۸۷ اپنی نادانی و پریشانی پر، اور یہ ندامت گناہ پر نہ تھی کہ توبہ میں شمار ہو سکتی یا ندامت کا توبہ ہونا سیدانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی امت کے ساتھ خاص ہو (مدارک) ف۸۸ یعنی خونِ ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر مارا نہ شرک و کفر یا قطعِ طریق (رہزنی) وغیرہ کسی موجبِ قتل فساد کی وجہ سے مارا۔ ف۸۹ کیونکہ اس نے حق اللہ کی رعایت اور حدودِ شریعت کا پاس نہ کیا۔ ف۹۰ اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ

جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی

ان کے و۹۱ پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے و۹۲ پھر بے شک ان میں بہت اس کے بعد

الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں و۹۳ وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے و۹۴

وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ

اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے

اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ

ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیئے جائیں یہ دنیا میں

خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ لا اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا

اُن کی رُسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾ ع

ع ۸/۹

اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ و۹۵ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو و۹۶ اور اس کی راہ میں

فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی

جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ بے شک وہ جو کافر ہوئے جو کچھ

الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

زمین میں ہے سب اور اس کی برابر اور اگر ان کی ملک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے اپنی جان

اسباب ہلاکت سے بچایا۔ **و۹۱** یعنی بنی اسرائیل کے۔ **و۹۲** معجزات باہرات بھی لائے اور احکام وشرائع بھی۔ **و۹۳** کہ کفر وقتل وغیرہ کا ارتکاب کر کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔ **و۹۴** اللہ تعالٰی سے لڑنا یہی ہے کہ اس کے اولیاء سے عداوت کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ اس آیت میں قُطّاعِ طریق یعنی راہزنوں کی سزا کا بیان ہے۔ **شانِ نزول:** ٦ ھ میں عُرَینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آ کر اسلام لائے اور بیمار ہو گئے، ان کے رنگ زرد ہو گئے، پیٹ بڑھ گئے، حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ تندرست ہو گئے مگر تندرست ہو کر وہ مرتد ہو گئے اور پندرہ اونٹ لے کر وہ اپنے وطن کو چلتے ہو گئے۔ سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے ان کی طلب میں حضرت یسار کو بھیجا۔ ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذائیں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضور کی خدمت میں گرفتار کر کے حاضر کیے گئے تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر احمدی) **و۹۵** یعنی گرفتاری سے قبل توبہ کر لینے سے وہ عذاب آخرت اور قطع طریق (رہزنی) کی حد سے تو بچ جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص حقُّ العباد ہے یہ باقی رہے گا۔ (احمدی) **و۹۶** جس کی

مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ

چھڑائیں تو ان سے نہ لیا جائے گا اور ان کے لئے دکھ کا عذاب ہے ف۹۷ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے

النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ

اور وہ اس سے نہ نکلیں گے اور اُن کو دوامی (ہمیشہ ہمیشہ کی) سزا ہے اور جو مرد

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ

یا عورت چور ہو ف۹۸ تو ان کا ہاتھ کاٹو ف۹۹ ان کے کئے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور

اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اللہ غالب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر

يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ

سے اس پر رجوع فرمائے گا ف۱۰۰ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے لئے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ

چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۱۰۱ اے رسول تمہیں غمگین نہ کریں

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ

وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۱۰۲ کچھ وہ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور

تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ

اُن کے دل مسلمان نہیں ف۱۰۳ اور کچھ یہودی جھوٹ خوب سنتے ہیں ف۱۰۴ اور لوگوں

مع ۱۲ الوقف علی الاول اجوز ۱۲

بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو۔ ف۹۷ یعنی کفار کے لئے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں۔ ف۹۸ اور اس کی چوری دو مرتبہ کے اقرار یا دو مردوں کی شہادت سے حاکم کے سامنے ثابت ہو اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم سے کم کا نہ ہو (کما فی حدیث ابن مسعود) ف۹۹ یعنی داہنا، اس لئے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ''اَیْمَانَهُمَا'' آیا ہے۔ **مسئلہ:** پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔ **مسئلہ:** چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور ''مالِ مَسْرُوق'' (چوری شدہ مال) موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہو گیا ہو تو ضمان (تاوان) واجب نہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۱۰۰ اور عذابِ آخرت سے اس کو نجات دے گا۔ ف۱۰۱ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔ اس سے قَدَرِیَّہ و مُعْتَزِلَہ کا ابطال ہو گیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں۔ ف۱۰۲ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ'' کے خطابِ عزت کے ساتھ مخاطب فرما کر

لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۙ لَمْ یَاْتُوْكَ ؕ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ

کی خوب سنتے ہیں وف۱۰۵ جو تمہارے پاس حاضر نہ ہوئے اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں

یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ

کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے تو مانو اور یہ نہ ملے تو بچو وف۱۰۶

وَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز تو اللہ سے اس کا کچھ بنا نہ سکے گا وہ ہیں کہ

تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اے حبیب! میں آپ کا ناصر و معین ہوں، منافقین کے کفر میں جلدی کرنے یعنی ان کے اظہارِ کفر اور کفار کے ساتھ دوستی و مُوالات کر لینے سے آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ وف۱۰۳ یہ ان کے نفاق کا بیان ہے۔ وف۱۰۴ اپنے سرداروں سے اور ان کے افتراؤں کو قبول کرتے ہیں۔ وف۱۰۵ ماشآءاللہ حضرت مُترجم قدس سرہ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا اس مقام پر بعض مُترجمین ومفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ انہوں نے "لِقَوْم" کے "لام" کو علّت قرار دے کر آیت کے معنی یہ بیان کئے کہ منافقین و یہود اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں، آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جس کے وہ جاسوس ہیں۔ مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظمِ قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں فرماتی بلکہ یہاں "لام" "مِنْ" کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور لوگوں یعنی یہودِ خیبر کی باتوں کو خوب مانتے ہیں جن کے احوال کا آیت شریف میں بیان آرہا ہے (تفسیر ابوالسعود و جمل) وف۱۰۶ شانِ نزول: یہودِ خیبر کے شُرَفا میں سے ایک بیاہے (شادی شدہ) مرد اور بیاہی عورت نے زنا کیا اس کی سزا توریت میں سنگسار کرنا تھی یہ انہیں گوارا نہ تھا اس لئے انہوں نے چاہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کرائیں چنانچہ ان دونوں (مجرموں) کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور "حد" کا حکم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں تو مت ماننا۔ وہ لوگ یہودِ بنی قُرَیظہ و بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے ہم وطن ہیں اور ان کے ساتھ آپ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائے گا چنانچہ سردارانِ یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عَمرو و مالک بن صیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انہیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا: کیا میرا فیصلہ مانو گے؟ انہوں نے اقرار کیا، آیتِ رجم نازل ہوئی اور سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا، یہود نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا۔ حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گورا یک چشم (ایک آنکھ والا) فدک کا باشندہ "ابن صوریا" نامی ہے تم اس کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: ہاں۔ فرمایا: وہ کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہود میں اس کے پایہ کا عالم نہیں، توریت کا یکتا ماہر ہے۔ فرمایا: اس کو بلاؤ، چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا: تو ابن صوریا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: یہود میں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے؟ عرض کیا: لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں۔ حضور نے یہود سے فرمایا: اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے؟ سب نے اقرار کیا۔ تب حضور نے ابن صوریا سے فرمایا: میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا، تمہارے لئے دریا میں راہیں بنائیں، تمہیں نجات دی، فرعونیوں کو غرق کیا، تمہارے لئے اَبر کو سایہ بان بنایا، من و سلویٰ نازل فرمایا، اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے، کیا تمہاری کتاب میں بیاہے مرد و عورت کے لئے سنگسار کرنے کا حکم ہے؟ ابن صوریا نے عرض کیا: بیشک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا، عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمائیے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جب چار عادل و معتبر شاہدوں کی گواہی سے زنا بتصریح ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ ابن صوریا نے عرض کیا: بخدا بعینہٖ ایسا ہی توریت میں ہے، پھر حضور نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکمِ الٰہی میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی؟ اس نے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے، اس طرزِ عمل سے شُرَفاء میں زنا کی بہت کثرت ہو گئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچا زاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ جب تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائے گا تب ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لئے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کرائی جائے۔ یہ سن کر یہود بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے لگے: تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دے دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف

لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚۖ وَّ لَهُمْ فِي

اللّٰہ نے ان کا دل پاک کرنا نہ چاہا اُنہیں دنیا میں رُسوائی ہے اور انہیں

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ

آخرت میں بڑا عذاب بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور ف۱۰۷ تو اگر

جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ

تمہارے حضور حاضر ہوں ف۱۰۸ تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو ف۱۰۹ اور اگر تم ان سے منہ پھیر لو گے تو

يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۱۱۰ اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک انصاف

يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا

والے اللّٰہ کو پسند ہیں اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں

حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع

اللّٰہ کا حکم موجود ہے ف۱۱۱ بایں ہمہ (اس کے باوجود) اسی سے منہ پھیرتے ہیں ف۱۱۲ اور وہ ایمان لانے والے نہیں

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ

بے شک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے

اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ

ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتابُ اللّٰہ کی حفاظت

كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا

چاہی گئی تھی ف۱۱۳ اور وہ اس پر گواہ تھے تو ف۱۱۴ لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور

کی تھی تو اس کا مستحق نہیں۔ ابن صوریا نے کہا کہ حضور نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا۔ اس کے بعد حضور کے حکم سے ان دونوں زنا کاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن) ف۱۰۷ یہ یہود کے حُکّام کی شان میں ہے جو رشوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکامِ شرع کو بدل دیتے تھے۔ **مسئلہ:** رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے۔ ف۱۰۸ یعنی اہلِ کتاب ف۱۰۹ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو مُخیّر فرمایا گیا کہ اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لائیں تو آپ کو اختیار ہے فیصلہ فرمائیں یا نہ فرمائیں۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تخییر آیہ "وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ" سے منسوخ ہوگئی۔ امام احمد نے فرمایا کہ ان آیتوں میں کچھ مُنافات (ایک آیت دوسری کے خلاف) نہیں کیونکہ یہ آیت مفیدِ تخییر ہے اور آیت "وَاَنِ احْكُمْ... الخ" میں کیفیتِ حکم کا بیان ہے۔ (خازن و مدارک وغیرہ) ف۱۱۰ کیونکہ اللّٰہ تعالٰی آپ کا نگہبان ہے۔ ف۱۱۱ کہ بیاہے مرد اور شوہر دار عورت کے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے۔ ف۱۱۲ باوجودیکہ توریت پر ایمان لانے کے مُدّعی بھی ہیں اور انہیں یہ

تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ

میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو وڤا۱۱ اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وڤا۱۱ وہی لوگ

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَیْنَ

کافر ہیں اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا وکا۱۱ کہ جان کے بدلے جان وڤا۱۱ اور آنکھ

بِالْعَیْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ

کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت

وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ

اور زخموں میں بدلہ ہے وڤا۱۱ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرا دے تو وہ اس کا گناہ اُتار دے گا ڤ۱۲۰ اور جو

یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ

اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے ان کے نشانِ قدم

بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَ اٰتَیْنٰهُ

پر عیسیٰ بن مریم کو لائے تصدیق کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی وڤا۱۲ اور ہم نے اسے

الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ

انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلی تھی

بھی معلوم ہے کہ توریت میں رجم کا حکم ہے، اس کو نہ ماننا اور آپ کی نبوت کے منکر ہوتے ہوئے آپ سے فیصلہ چاہنا نہایت تعجب کی بات ہے۔ وڤا۱۳ کہ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں اور اس کے درس میں مشغول رہیں تاکہ وہ کتاب فراموش نہ ہو اور اس کے احکام ضائع نہ ہوں۔ (خازن) **مسئلہ:** توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو، منسوخ نہ کئے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں۔ (جمل وابوالسعود) وڤا۱۴ اے یہودیو! تم سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت اور رجم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اس کے اظہار میں وڤا۱۵ یعنی احکامِ الٰہیہ کی تبدیل بہرصورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف اور ان کی ناراضی کے اندیشہ سے ہو یا مال و جاہ و رشوت کی طمع سے۔ وڤا۱۶ اس کا منکر ہو کر (كَمَا قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وکا۱۱ اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے ہم پر یہ احکام لازم رہیں گے کیونکہ شرائع سابقہ کے جو احکام خدا اور رسول کے بیان سے ہم تک پہنچے اور منسوخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا۔ وڤا۱۱ یعنی اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اس کی جان مقتول کے بدلے میں ماخوذ ہوگی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مسلم ہو یا ذمی۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مدارک) وڤا۱۱ یعنی مُماثلت ومُساوات کی رعایت ضروری ہے۔ ڤ۱۲۰ یعنی جو قاتل یا جنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبالِ معصیت سے بچنے کے لئے بخوشی اپنے اوپر حکم شرعی جاری کرائے تو قصاص اس کے جرم کا کفارہ ہو جائے گا اور آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا۔ (جلالین و جمل) بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جو صاحبِ حق قصاص کو معاف کر دے تو یہ معافی اس کے لئے کفارہ ہے۔ (مدارک) تفسیر احمدی میں ہے یہ تمام قِصاص جب ہی واجب ہوں گے جب کہ صاحبِ حق معاف نہ کرے اور اگر وہ معاف کر دے تو قصاص ساقط۔ وڤا۱۲ احکامِ توریت کے بیان کے بعد احکام

وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ

اور ہدایت ف۱۲۲ اور نصیحت پرہیزگاروں کو اور چاہیے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے

اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾

اس میں اُتارا ف۱۲۳ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ف۱۲۴

وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ

اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے ف۱۲۵ اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا

عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ

اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا ف۱۲۶ اور

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا

اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے ف۱۲۷ تو بھلائیوں

الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

کی طرف سبقت چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا جس بات میں تم

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ

جھگڑتے تھے اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اُتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل

انجیل کا ذکر شروع ہوا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام توریت کے مُصَدِّق تھے کہ وہ مُنَزَّلٌ مِّنَ اللّٰہ (اللہ کی اتاری ہوئی کتاب) ہے اور نسخ سے پہلے اس پر عمل واجب تھا۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت میں اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے۔ ف۱۲۲ اس آیت میں انجیل کے لئے لفظ ''ھُدًی'' دو جگہ ارشاد ہوا، پہلی جگہ ضلالت وجہالت سے بچانے کے لئے رہنمائی مراد ہے، دوسری جگہ ھُدًی سے سید انبیاء حبیب کبریا صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے۔ ف۱۲۳ یعنی سید انبیاء صلَّی اللہ علیہ وسلَّم پر ایمان لانے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے کا حکم۔ ف۱۲۴ جو اس سے قبل حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ ف۱۲۵ یعنی جب اہلِ کتاب اپنے مقدمات میں آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں۔ ف۱۲۶ یعنی فروع واعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین سب کا ایک حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ سے یہی ہے کہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی شہادت اور جو اللہ تعالٰی کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت وطریق ہر امت کا خاص ہے۔ ف۱۲۷ اور امتحان میں ڈالے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے کیا تم ان پر اس یقین واعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہو کہ ان کا اختلاف مشیتِ الٰہیہ کے اقتضاء سے حکمتِ بالغہ اور دنیوی واخروی مصالح نافعہ پر مبنی ہے، یا حق کو چھوڑ کر ہوائے نفس کا اتباع کرتے ہو۔ (تفسیر ابوالسعود)

وَ احْذَرْهُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكَ ؕ فَاِنْ

اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش (بہکا) نہ دے دیں کسی حکم میں جو تیری طرف اُترا پھر اگر وہ

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّصِیْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اِنَّ

منہ پھیریں ف۱۲۸ تو جان لو کہ اللّٰه ان کے بعض گناہوں کی ف۱۲۹ سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے ف۱۳۰ اور بے شک

كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُوْنَ ؕ وَ مَنْ

بہت آدمی بے حکم ہیں تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ف۱۳۱ اور

اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اللّٰه سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لئے اے ایمان والو

لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ؔۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ

یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ ف۱۳۲ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ف۱۳۳

وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے ف۱۳۴ بے شک اللّٰه بے انصافوں کو راہ

ع ۱۲ وقف لازم وقف منزل عند البعض وقف غفران

ف۱۲۸ اللّٰه کے نازل فرمائے ہوئے حکم سے ف۱۲۹ جن میں یہ اعراض بھی ہے۔ ف۱۳۰ دنیا میں قتل و گرفتاری و جلا وطنی کے ساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔ ف۱۳۱ جو سراسر گمراہی اور ظلم اور مخالفِ احکامِ الٰہی ہوتا تھا۔ **شانِ نزول:** بنی نضیر اور بنی قُریظہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل ہوتا رہتا تھا جب سیدِ عالم صلّی اللّٰه علیہ وسلّم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قُریظہ نے کہا کہ بنی نُضَیر ہمارے بھائی ہیں ہم، وہ ایک جد کی اولاد ہیں، ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کے خون بہا میں ہم (کو) ستر وسق کھجوریں دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی ان کے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خون بہا میں ایک سو چالیس وسق لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرمادیں۔ حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قُرَیظی اور نُضَیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں۔ اس پر بنی نضیر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے ہم آپ کے فیصلہ سے راضی نہیں، آپ ہمارے دشمن ہیں، ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا جاہلیت کی گمراہی و ظلم کا حکم چاہتے ہیں۔ ف۱۳۲ **مسئلہ:** اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و مُوالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا، یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حضرت عُبادۃ بن صامت صحابی اور عبداللّٰه بن اُبی بن سَلُول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عُبادہ رضی اللّٰه عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیرُ التّعداد (بہت زیادہ) دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں، اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللّٰه و رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں۔ اس پر عبداللّٰه بن اُبَی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کرسکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے ان کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے۔ حضور سیدِ عالم صلّی اللّٰه علیہ وسلّم نے اس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عُبادہ کا یہ کام نہیں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن) ف۱۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں "اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ" (مدارک) ف۱۳۴ اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر مخالفِ دینِ اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔ (مدارک و خازن)

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

نہیں دیتا ف۱۳۵ اب تم انہیں دیکھوگے جن کے دلوں میں آزار (بیماری) ہے ف۱۳۶ کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑتے ہیں

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ

کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے ف۱۳۷ تو نزدیک ہے کہ اللّٰہ فتح لائے ف۱۳۸

اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ ؕ

یا اپنی طرف سے کوئی حکم ف۱۳۹ پھر اس پر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا ف۱۴۰ پچھتاتے رہ جائیں

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ

اور ف۱۴۱ ایمان والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنہوں نے اللّٰہ کی قسم کھائی تھی اپنے حلف (عہد) میں پوری کوشش سے

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ان کا کیا دھرا سب اکارت (ضائع) گیا تو رہ گئے نقصان میں ف۱۴۲ اے ایمان

اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ

والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا ف۱۴۳ تو عنقریب اللّٰہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللّٰہ کے پیارے

وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ

اور اللّٰہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللّٰہ کی راہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے ف۱۴۴ یہ اللّٰہ کا فضل ہے

ف۱۳۵ جو کافروں سے دوستی کرکے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا، حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللّٰہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ؟ تم نے یہ آیت نہیں سنی "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ... الآيه"۔ انہوں نے عرض کیا: اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اللّٰہ نے انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو، اللّٰہ نے انہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو، حضرت ابوموسیٰ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومتِ بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے بمجبوری اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا، اس پر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا: نصرانی مر گیا! والسلام یعنی فرض کرو کہ وہ مر گیا اس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو یہ آخری بات ہے۔ (خازن) ف۱۳۶ یعنی نفاق۔ ف۱۳۷ جیسا کہ عبد اللّٰہ بن ابی منافق نے کہا۔ ف۱۳۸ اور اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو مظفر و منصور کرے اور ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور مسلمانوں کو ان کے دشمن یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار پر غلبہ دے چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بکرمہٖ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور یہود کے بلاد فتح ہوئے۔ (خازن وغیرہ) ف۱۳۹ جیسے کہ سرزمین حجاز کو یہود سے پاک کرنا اور وہاں ان کا نام و نشان باقی نہ رکھنا یا منافقین کے راز افشا کرکے انہیں رسوا کرنا۔ (خازن و جلالین) ف۱۴۰ یعنی نفاق، یا منافقین کا یہ خیال کہ سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کفار کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوں گے۔ ف۱۴۱ منافقین کا پردہ کھلنے پر ف۱۴۲ کہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے اور آخرت میں عذاب دائمی کے سزاوار۔ ف۱۴۳ کفار کے ساتھ دوستی و مُوالات بے دینی و ارتداد کی مستدعی (طلب) ہے۔ اس کی

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ

جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور

الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ

ایمان والے ف۱۴۵ کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور

رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ

جھکے ہوئے ہیں ف۱۴۶ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ

اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ

ہی کا گروہ غالب ہے اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو

اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

ہنسی کھیل بنا لیا ہے ف۱۴۷ وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر ف۱۴۸ ان میں کسی کو

الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِذَا نَادَیْتُمْ

اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو ف۱۴۹ اور جب تم نماز کے

ممانعت کے بعد مُرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے قبل لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی۔ چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بہت لوگ مرتد ہوئے۔ ف۱۴۴ یہ صفت جن کی ہے وہ کون ہیں؟ اس میں کئی قول ہیں: حضرت علی مرتضٰی وحسن وقتادہ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے اصحاب ہیں جنہوں نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد مرتد ہونے اور زکوۃ سے مُنکر ہونے والوں پر جہاد کیا۔ وعیاض بن غنم اشعری سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کی نسبت فرمایا کہ یہ ان کی قوم ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہلِ یمن ہیں جن کی تعریف بخاری ومسلم کی حدیثوں میں آئی ہے۔ سدی کا قول ہے کہ یہ لوگ انصار ہیں جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت کی اور ان اقوال میں کچھ منافات (اختلاف) نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا ان صفات کے ساتھ متّصِف ہونا صحیح ہے۔ ف۱۴۵ جن کے ساتھ مُوالات حرام ہے ان کا ذکر فرمانے کے بعد ان کا بیان فرمایا جن کے ساتھ مُوالات واجب ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری قوم قُرَیظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا اور قسمیں کھالیں کہ وہ ہمارے ساتھ مُجالَست (ہم نشینی) نہ کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو عبداللہ بن سلام نے کہا: ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر، اس کے رسول کے نبی ہونے پر، مؤمنین کے دوست ہونے پر اور حکم آیت کا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے، سب ایک دوسرے کے دوست اور محبّ ہیں۔ ف۱۴۶ جملہ ''وَهُمْ رٰكِعُوْنَ'' دو وجہ رکھتا ہے ایک یہ کہ پہلے جملوں پر معطوف ہو۔ دوسری یہ کہ حال واقع ہو، پہلی وجہ اظہر واقویٰ ہے اور حضرت مترجم قدس سرہ کا ترجمہ بھی اسی کے مساعد ہے۔ (جمل عن السمین) دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ ''یُقِیْمُوْنَ''، ''وَیُؤْتُوْنَ'' دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو، اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ بخشوع وتواضع نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے ہیں۔ (تفسیر ابوالسعود) دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف ''یُؤْتُوْنَ'' کے فاعل سے حال واقع ہو، اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہوکر زکوۃ دیتے ہیں۔ (جمل) بعض کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ آپ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقۃً دی تھی، وہ انگشتری (انگوٹھی) انگشت مبارک میں ڈھیلی تھی بے عمل کثیر کے نکل گئی۔ لیکن امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اس کا بہت شدّ ومدّ سے رد کیا ہے اور اس کے بطلان پر بہت وجوہ قائم کئے ہیں۔ ف۱۴۷ **شانِ نزول:** رُفاعہ بن زید اور سُوَید بن حارث دونوں اظہارِ اسلام کے بعد منافق ہوگئے، بعض مسلمان ان سے محبت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے۔ ف۱۴۸ یعنی بت پرست مشرک جو

اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں ف۱۵۰ یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں ف۱۵۱

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ

تم فرماؤ اے کتابیو تمہیں ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری

اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ

طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا ف۱۵۲ اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم (نافرمان) ہیں تم فرماؤ کیا

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ

میں بتا دوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں ف۱۵۳ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب

عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

فرمایا اور ان میں سے کر دیئے بندر اور سؤر ف۱۵۴ اور شیطان کے پوجاری ان کا ٹھکانا

شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

زیادہ برا ہے ف۱۵۵ اور یہ سیدھی راہ سے زیادہ بہکے اور جب تمہارے پاس آئیں ف۱۵۶ تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں

وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا

اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو

اہلِ کتاب سے بھی بدتر ہیں۔(خازن) **ف۱۴۹** کیونکہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں۔ **ف۱۵۰ شانِ نزول:** کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مؤذن نماز کے لئے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور تَمَسْخُر (مذاق اڑایا) کرتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ سُدّی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذن اذان میں "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" اور "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه" کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ جل جائے جھوٹا۔ ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا۔ **ف۱۵۱** جو ایسی سَفیہانہ (بے وقوفانہ) اور جاہلانہ حرکات کرتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نصِ قرآنی سے بھی ثابت ہے۔ **ف۱۵۲ شانِ نزول:** یہود کی ایک جماعت نے سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں اس سوال سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں لیکن حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب و اَسباط پر نازل فرمایا اور جو حضرت عیسٰی و موسٰی کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا سب کو مانتا ہوں، ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے: جو عیسٰی کو مانے ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۱۵۳** کہ اس برحق دین والوں کو تو تم محض اپنے عِناد و عداوت ہی سے برا کہتے ہو اور تم پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور غضب فرمایا اور آیت میں جو مذکور ہے وہ تمہارا حال ہوا تو بدتر درجہ میں تو تم خود ہو، کچھ دل میں سوچو! **ف۱۵۴** صورتیں مسخ کر کے۔ **ف۱۵۵** اور وہ جہنم ہے۔ **ف۱۵۶ شانِ نزول:** یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و ضلال چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم

يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

چھپا رہے ہیں اور اُن ف۱۵۷ میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ

اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں ف۱۵۸ بے شک بہت ہی برے کام کرتے ہیں انہیں کیوں نہیں منع کرتے

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ

ان کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے بے شک

مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ

بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ف۱۵۹ اور یہودی بولے اللّٰہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ف۱۶۰ انہیں کے

اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ

وقف لازم

ہاتھ باندھے جائیں ف۱۶۱ اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اُس کے ہاتھ کشادہ ہیں ف۱۶۲ عطا فرماتا ہے جیسے

يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا

چاہے ف۱۶۳ اور اے محبوب یہ ف۱۶۴ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت

وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ

اور کفر میں ترقی ہوگی ف۱۶۵ اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی اور بیر (بغض) ڈال دیا ف۱۶۶ جب کبھی

اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللّٰہ اسے بجھا دیتا ہے ف۱۶۷ اور زمین میں فساد کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں

کو ان کے حال کی خبر دی۔ ف۱۵۷ یعنی یہود ف۱۵۸ گناہ ہر معصیت و نافرمانی کو شامل ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ گناہ سے توریت کے مضامین کا چھپانا اور اس میں سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے جو محاسن و اوصاف ہیں ان کا مخفی رکھنا اور عدوان یعنی زیادتی سے توریت کے اندر اپنی طرف سے کچھ بڑھا دینا اور حرام خوری سے رشوتیں وغیرہ مراد ہیں۔ (خازن) ف۱۵۹ کہ لوگوں کو گناہوں اور برے کاموں سے نہیں روکتے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے اور جو شخص بری بات سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے باز رہے وہ بمنزلہ مرتکب گناہ کے ہے۔ ف۱۶۰ یعنی **معاذ اللّٰہ** وہ بخیل ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہود بہت خوش حال اور نہایت دولتمند تھے جب انہوں نے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی تکذیب و مخالفت کی تو ان کی روزی کم ہوگئی، اس وقت فنحاص یہودی نے کہا کہ اللّٰہ کا ہاتھ بندھا ہے یعنی **معاذ اللّٰہ** وہ رزق دینے اور خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے، اس کے اس قول پر کسی یہودی نے منع نہ کیا بلکہ راضی رہے اسی لئے یہ سب کا مقولہ قرار دیا گیا اور یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی۔ ف۱۶۱ تنگی اور داد و دہش (سخاوت) سے۔ اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ یہود دنیا میں سب سے زیادہ بخیل ہو گئے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں اور اس طرح انہیں آتشِ دوزخ میں ڈالا جائے ان کی اس بیہودہ گوئی اور گستاخی کی سزا میں۔ ف۱۶۲ وہ جواد کریم ہے۔ ف۱۶۳ اپنی حکمت کے موافق اس میں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔ ف۱۶۴ قرآن شریف ف۱۶۵ یعنی جتنا قرآن پاک اترتا جائے گا اتنا حسد و عناد بڑھتا جائے گا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے۔ ف۱۶۶ وہ ہمیشہ باہم مختلف رہیں گے اور ان کے دل کبھی نہ ملیں گے۔ ف۱۶۷ اور ان کی مدد نہیں فرماتا وہ ذلیل ہوتے ہیں۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے

لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا

تو ضرور ہم ان کے گناہ اُتار دیتے اور ضرور انہیں چین کے باغوں میں لے جاتے اور اگر قائم رکھتے

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

توریت اور انجیل ف۱۶۸ اور جو کچھ اُن کی طرف ان کے رب کی طرف سے اُترا ف۱۶۹ تو انہیں رزق ملتا اوپر سے

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ

اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ف۱۷۰ ان میں کوئی گروہ اعتدال پر ہے ف۱۷۱ اور ان میں اکثر بہت ہی برے

مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ

کام کر رہے ہیں ف۱۷۲ اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے ف۱۷۳ اور ایسا

لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے ف۱۷۴ بے شک اللہ

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ

کافروں کو راہ نہیں دیتا تم فرما دو اے کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو ف۱۷۵

حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا ف۱۷۶

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ

اور بے شک اے محبوب وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا اُس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی ف۱۷۷

ع ۱۰ / ۹ / ۱۲

ف۱۶۸ اس طرح کہ سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لاتے اور آپ کا اتباع کرتے کہ توریت و انجیل میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ ف۱۶۹ یعنی تمام کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں سب میں سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ذکر اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ ف۱۷۰ یعنی رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے پہنچتا۔ **فائدہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔ ف۱۷۱ حد سے تجاوز نہیں کرتا، یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے۔ ف۱۷۲ جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔ ف۱۷۳ اور کچھ اندیشہ نہ کرو۔ ف۱۷۴ یعنی کفار سے جو آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سفروں میں شب کو حضور اقدس سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی پہرہ ہٹا دیا گیا اور حضور نے پہرہ داروں سے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ! اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی۔ ف۱۷۵ کسی دین و ملت میں نہیں۔ ف۱۷۶ یعنی قرآن پاک۔ ان تمام کتابوں میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت و صفت اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے جب تک حضور پر ایمان نہ لائیں توریت و انجیل کی اقامت کا دعویٰ صحیح نہیں ہوسکتا۔ ف۱۷۷ کیونکہ جتنا

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا

تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ بے شک وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ف۱۷۸ اور اسی طرح یہودی

وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور ستارہ پرست اور نصرانی ان میں جو کوئی سچے دل سے اللہ و قیامت پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ

تو ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم بے شک ہم نے بنی اسرائیل

اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا

سے عہد لیا ف۱۷۹ اور ان کی طرف رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو

تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَحَسِبُوْۤا اَلَّا

ان کے نفس کی خواہش نہ تھی ف۱۸۰ ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں ف۱۸۱ اور اس گمان میں رہے کہ

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا

کوئی سزا نہ ہو گی ف۱۸۲ تو اندھے اور بہرے ہو گئے ف۱۸۳ پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی ف۱۸۴ پھر ان میں بہتیرے (بہت سے)

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا

اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ

کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے ف۱۸۵ اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ

اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ف۱۸۶ اور تمہارا رب بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر

قرآن پاک نازل ہوتا جائے گا یہ مُکابَرہ وعِناد (غرور و دشمنی کی وجہ) سے اس کے انکار میں اور شدت کرتے جائیں گے۔ ف۱۷۸ اور دل میں ایمان نہیں رکھتے، منافق ہیں۔ ف۱۷۹ توریت میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں۔ ف۱۸۰ اور انہوں نے انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام کے احکام کو اپنی خواہشوں کے خلاف پایا تو ان میں سے ف۱۸۱ انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام کی تکذیب میں تو یہود و نصاریٰ سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہود کا کام ہے۔ انہوں نے بہت سے انبیاء کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحیٰی علیھما الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔ ف۱۸۲ اور ایسے شدید جرموں پر بھی عذاب نہ کیا جائے گا۔ ف۱۸۳ حق کے دیکھنے اور سننے سے۔ یہ ان کے غایت جہل اور نہایت کفر اور قبولِ حق سے بدرجہ غایت اعراض کرنے کا بیان ہے۔ ف۱۸۴ جب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد توبہ کی اس کے بعد دوبارہ ف۱۸۵ نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں ان میں سے یعقوبیہ اور مَلکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے "الٰہ" جنا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا اور وہ ان کے ساتھ مُتّحد ہو گیا تو عیسیٰ الٰہ ہو گئے۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا (اللہ ان

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ

جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں بے شک کافر ہیں

الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ

وقف لازم

وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے ف۱۸۷ اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا ف۱۸۸

وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے ف۱۸۹ تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

پہونچے گا تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

مہربان مسیح ابن مریم نہیں مگر ایک رسول ف۱۹۰ اس سے پہلے بہت

الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ

رسول ہوگزرے ف۱۹۱ اور اس کی ماں صدیقہ ہے ف۱۹۲ دونوں کھانا کھاتے تھے ف۱۹۳ دیکھو تو

نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لئے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا ایسے کو

اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا ف۱۹۴ اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے

باتوں سے بہت ہی برتر و بلند ہے)(خازن) ف۱۸۶ اور میں اس کا بندہ ہوں الٰہ نہیں۔ ف۱۸۷ یہ قول نصاریٰ کے فرقہ مرقوسیہ و نسطوریہ کا ہے، اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور مریم اور عیسیٰ تینوں الٰہ ہیں اور الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے۔ متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ باپ، بیٹا، روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔ ف۱۸۸ نہ اس کا کوئی ثانی نہ ثالث وہ وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے اس کا کوئی شریک نہیں، باپ بیٹے بیوی سب سے پاک۔ ف۱۸۹ اور تثلیث (تین خدا ہونے) کے معتقد رہے، توحید اختیار نہ کی ف۱۹۰ ان کو الٰہ ماننا غلط باطل اور کفر ہے۔ ف۱۹۱ وہ بھی معجزات رکھتے تھے یہ معجزات ان کے صدقِ نبوت کی دلیل تھے اسی طرح حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی رسول ہیں ان کے معجزات بھی دلیلِ نبوت ہیں، انہیں رسول ہی ماننا چاہئے جیسے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے ان کو بھی خدا نہ مانو۔ ف۱۹۲ جو اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہیں۔ ف۱۹۳ اس میں نصاریٰ کا رد ہے کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہوسکتا تو جو غذا کھائے، جسم رکھے، اس جسم میں تحلیل (لاغری و کمزوری) واقع ہو، غذا اس کا بدل بنے، وہ کیسے الٰہ ہوسکتا ہے؟ ف۱۹۴ یہ ابطالِ شرک کی ایک اور دلیل ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہ (مستحقِ عبادت) وہی ہوسکتا ہے جو نفع و ضرر وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو، جو ایسا نہ ہو وہ الٰہ مستحقِ عبادت نہیں ہوسکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو ان کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے۔ (تفسیر ابوالسعود)

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْۤا

تم فرماؤ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو ف۱۹۵ اور ایسے لوگوں کی

اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ

خواہش پر نہ چلو ف۱۹۶ جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے

السَّبِیْلِ ﴿۷۷﴾ ع لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ

بہک گئے لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داود

وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا

اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ف۱۹۷ یہ ف۱۹۸ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بُری بات کرتے آپس میں

یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِیْرًا

ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرے کام کرتے تھے ف۱۹۹ ان میں تم بہت کو

مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ

دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بُری چیز اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ

سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ فِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ لَوْ كَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ

اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ف۲۰۰ اور اگر وہ ایمان لاتے ف۲۰۱

ف۱۹۵ یہود کی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت ہی نہیں مانتے، اور نصاریٰ کی زیادتی یہ کہ انہیں معبود ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۹۶ یعنی اپنے بددین باپ دادا وغیرہ کی۔ ف۱۹۷ باشندگانِ اَیلہ نے جب حد سے تجاوز کیا اور سنیچر کے روز شکار ترک کرنے کا جو حکم تھا اس کی مخالفت کی تو حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان پر لعنت کی اور ان کے حق میں بددعا فرمائی تو وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اور اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے حق میں بددعا کی تو وہ خنزیر اور بندر ہو گئے اور ان کی تعداد پانچ ہزار تھی۔ (جمل وغیرہ) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہود اپنے آباء پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے: ہم انبیاء کی اولاد ہیں۔ اس آیت میں انہیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے ان پر لعنت کی ہے۔ **ایک قول** یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام نے ان پر لعنت کی ہے۔ **ایک قول** یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام نے سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جلوہ افروزی کی بشارت دی اور حضور پر ایمان نہ لانے اور کفر کرنے والوں پر لعنت کی۔ ف۱۹۸ لعنت ف۱۹۹ **مسئلہ:** آیت سے ثابت ہوا کہ نہی مُنکر یعنی برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اول تو انہیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے ان کے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام کی زبان سے ان پر لعنت اتاری۔ ف۲۰۰ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و مُوالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔ ف۲۰۱ صدق و اخلاص کے ساتھ بغیر نفاق کے۔

بِاللّٰهِ وَ النَّبِیِّ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِیْرًا

اللہ اور ان نبی پر اور اس پر جو ان کی طرف اُترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے ف۲۰۲ مگر ان میں تو بہتیرے (اکثر)

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ

فاسق ہیں ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں

وَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ

اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے

قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ

جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں ف۲۰۳ یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

غرور نہیں کرتے ف۲۰۴

ف۲۰۲ اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کے ساتھ دوستی اور موالات علامتِ نفاق ہے۔ ف۲۰۳ اس آیت میں ان کی مدح ہے جو زمانۂ اقدس تک حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت معلوم ہونے پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لے آئے۔ **شانِ نزول:** ابتدائے اسلام میں جب کفارِ قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین کے اسماء یہ ہیں حضرت عثمان غنی اور ان کی زوجہ طاہرہ حضرت رُقیّہ بنت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور حضرت زبیر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوحذیفہ اور ان کی زوجہ حضرت سہلہ بنت سہیل اور حضرت مُصعب بن عمیر، حضرت ابوسلمہ اور ان کی بی بی حضرت ام سلمہ بنت اُمیہ، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عامر بن ربیعہ اور ان کی بی بی حضرت لیلٰی بنت ابی خَیثمہ، حضرت حاطب بن عمرو حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنھم یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں بحری سفر کر کے حبشہ پہنچے اس ہجرت کو ہجرتِ اُولیٰ کہتے ہیں ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور مسلمان روانہ ہوتے رہے یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہنچ گئی، جب قریش کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف دے کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجی ان لوگوں نے دربارشاہی میں باریابی حاصل کر کے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو نادان بنا ڈالا ہے ان کی جماعت جو آپ کے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد انگیزی کرے گی اور آپ کی رعایا کو باغی بنائے گی ہم آپ کو خبر دینے کے لئے آئے ہیں اور ہماری قوم درخواست کرتی ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کیجئے۔ نجاشی بادشاہ نے کہا: ہم ان لوگوں سے گفتگو کر لیں یہ کہہ کر مسلمانوں کو طلب کیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کی والدہ کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو؟ حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور کلمۃ اللہ و رُوح اللہ ہیں اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر کہا: خدا کی قسم تمہارے آقا نے حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضور کا ارشاد کلام عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کے بالکل مطابق ہے۔ یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کے چہرے اتر گئے۔ پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی، حضرت جعفر نے سورۂ مریم تلاوت کی اس وقت دربار میں نصرانی عالم اور درویش موجود تھے قرآن کریم سن کر بے اختیار رونے لگے اور نجاشی نے مسلمانوں سے کہا: تمہارے لئے میرے قلمرو (مُلک) میں کوئی خطرہ نہیں۔ مشرکین مکہ ناکام پھرے اور مسلمان نجاشی کے پاس بہت عزت و آسائش کے ساتھ رہے اور فضلِ الٰہی سے نجاشی کو دولت ایمان کا شرف حاصل ہوا۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۰۴ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ علم اور ترکِ تکبر بہت کام آنے والی چیزیں ہیں اور ان کی بدولت ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ

اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اُترا ف۲۰۵ تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں ف۲۰۶

مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾

اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ف۲۰۷ تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے ف۲۰۸

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا

اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب

رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے ف۲۰۹ تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں باغ دیئے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بدلہ ہے نیکوں کا ف۲۱۰ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ

ایمان والو ف۲۱۱ حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں ف۲۱۲ اور حد سے نہ بڑھو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪

بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ

ف۲۰۵ یعنی قرآن شریف ف۲۰۶ یہ ان کی رقت قلب کا بیان ہے کہ قرآن کریم کے دل میں اثر کرنے والے مضامین سن کر رو پڑتے ہیں۔ چنانچہ نجاشی بادشاہ کی درخواست پر حضرت جعفر نے اس کے دربار میں سورۂ مریم اور سورۂ طٰہٰ کی آیات پڑھ کر سنائیں تو نجاشی بادشاہ اور اس کے درباری جن میں اس کی قوم کے علماء موجود تھے سب زاروقطار رونے لگے۔ اسی طرح نجاشی کی قوم کے ستر آدمی جو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے حضور سے سورۂ یٰسین سن کر بہت روئے۔ ف۲۰۷ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہم نے ان کے برحق ہونے کی شہادت دی ف۲۰۸ اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل کر جو روز قیامت تمام امتوں کے گواہ ہوں گے۔ (یہ انہیں انجیل سے معلوم ہو چکا تھا) ف۲۰۹ جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس ہوا تو یہود نے انہیں اس پر ملامت کی، اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ہم کیوں ایمان نہ لاتے یعنی ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابل ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا کیونکہ یہ سبب ہے فلاحِ دارین کا۔ ف۲۱۰ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائیں اور حق کا اقرار کریں۔ ف۲۱۱ **شانِ نزول:** صحابہ کرام کی ایک جماعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سن کر ایک روز حضرت عثمان بن مظعون کے یہاں جمع ہوئی اور انہوں نے باہم ترکِ دنیا کا عہد کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ ٹاٹ پہنیں گے، ہمیشہ دن میں روزہ رکھیں گے، شب عبادتِ الٰہی میں بیدار رہ کر گزارا کریں گے، بستر پر نہ لیٹیں گے، گوشت اور چکنائی نہ کھائیں گے، عورتوں سے جدا رہیں گے، خوشبو نہ لگائیں گے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس ارادہ سے روک دیا گیا۔ ف۲۱۲ یعنی جس طرح حرام کو ترک کیا جاتا ہے اس طرح حلال چیزوں کو

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ

اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی

اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ

کی قسموں پر ف۲۱۳ ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا ف۲۱۴ تو ایسی قسم کا بدلہ دس

عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ

مسکینوں کو کھانا دینا ف۲۱۵ اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے ف۲۱۶ یا انہیں کپڑے دینا ف۲۱۷ یا

تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ

ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے ف۲۱۸ یہ بدلہ ہے

اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ ف۲۱۹ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو ف۲۲۰ اسی طرح اللہ تم سے اپنی

اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ

آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو شراب اور جوا اور

الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ

بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ

فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے

ترک نہ کرو اور نہ مبالغۃً کسی حلال چیز کو یہ کہو کہ ہم نے اس کو اپنے اوپر حرام کرلیا۔ ف۲۱۳ غلط فہمی کی قسم یعنی یمین لغو یہ ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفارہ نہیں۔ ف۲۱۴ یعنی یمین مُنْعَقِدَہ پر جو کسی آئندہ امر پر قصد کر کے کھائی جائے ایسی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔ ف۲۱۵ دونوں وقت کا خواہ انہیں کھلا دے یا پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو صدقہ فطر کی طرح دے دے۔ (دو کلو سے اسّی ۸۰ گرام کم۔ "فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ باب المدینہ کراچی")۔ مسئلہ: یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دے دے یا کھلا دیا کرے۔ ف۲۱۶ یعنی نہ بہت اعلیٰ درجہ کا نہ بالکل ادنیٰ بلکہ متوسط۔ ف۲۱۷ اوسط درجہ کے جن سے اکثر بدن ڈھک سکے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتا یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو۔ مسئلہ: کفارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑے، خواہ غلام آزاد کرے، ہر ایک سے کفارہ ادا ہوجائے گا۔ ف۲۱۸ مسئلہ: روزہ سے کفارہ جب ہی ادا ہوسکتا ہے جبکہ کھانا، کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔ مسئلہ: یہ بھی ضروری ہے کہ یہ روزے متواتر رکھے جائیں۔ ف۲۱۹ اور قسم کھا کر توڑ دو یعنی اس کو پورا نہ کرو۔ مسئلہ: قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں۔ ف۲۲۰ یعنی انہیں پورا کرو اگر اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔

فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے وا۲۲۱ تو کیا تم

مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ

باز آئے اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ وا۲۲۲

فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۹۲﴾ لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے وا۲۲۳ جو ایمان لائے اور نیک

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں ہے وا۲۲۴ جو کچھ انھوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور

الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ

نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ

دوست رکھتا ہے وا۲۲۵ اے ایمان والو ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے

تَنَالُهٗۤ اَیْدِیْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ ۚ فَمَنِ

جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہونچیں وا۲۲۶ کہ اللہ پہچان کرادے ان کی جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں پھر اس

ع ۱۲ / ۲

وا۲۲۱ اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکرِ الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔ وا۲۲۲ اطاعتِ خدا اور رسول سے وا۲۲۳ یہ وعید و تہدید ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمِ الٰہی صاف صاف پہنچا دیا تو ان کا جو فرض تھا ادا ہو چکا اب جو اعراض کرے وہ مستحق عذاب ہے۔ وا۲۲۴ **شانِ نزول:** یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو شراب حرام کیے جانے سے قبل وفات پا چکے تھے۔ حرمت شراب کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام کو ان کی فکر ہوئی کہ ان سے اس کا مؤاخذہ ہوگا یا نہ ہوگا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل جن نیک ایمانداروں نے کچھ کھایا پیا وہ گنہگار نہیں۔ وا۲۲۵ آیت میں لفظ ''اِتَّقَوْا'' جس کے معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے۔ پہلے سے شرک سے ڈرنا اور پرہیز کرنا، دوسرے سے شراب اور جوئے سے بچنا، تیسرے سے تمام محرمات سے پرہیز کرنا مراد ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ پہلے سے ترکِ شرک، دوسرے سے ترکِ معاصی و محرمات، تیسرے سے ترکِ شبہات مراد ہے۔ بعض کا قول ہے کہ پہلے سے تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اس پر قائم رہنا اور تیسرے سے زمانۂ نزولِ وحی میں یا اس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں ان کو چھوڑ دینا مراد ہے۔ (مدارک وخازن وجمل وغیرہ) وا۲۲۶ ۶ ہجری جس میں حُدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال مسلمان مُحرِم (حالتِ احرام میں) تھے، اس حالت میں وہ اس آزمائش میں ڈالے گئے کہ وُحوش وطُیور (جنگلی جانور اور پرندے) بکثرت آئے اور ان کی سواریوں پر چھا گئے، ہاتھ سے پکڑنا، ہتھیار سے شکار کر لینا بالکل اختیار میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس آزمائش میں وہ بفضلِ الٰہی فرمانبردار ثابت ہوئے اور حکمِ الٰہی کی تعمیل میں ثابت قدم رہے۔ (خازن وغیرہ)

اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا

کے بعد جو حد سے بڑھے ف۲۲۷ اس کے لیے درد ناک سزا ہے اے ایمان والو شکار

الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا

نہ مارو جب تم احرام میں ہو ف۲۲۸ اور تم میں جو اُسے قصداً قتل کرے ف۲۲۹ تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ

قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ

ویسا ہی جانور مویشی سے دے ف۲۳۰ تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں ف۲۳۱ یہ قربانی ہو کعبہ کو پہونچتی ف۲۳۲ یا

كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا ف۲۳۳ یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا ف۲۳۴ اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے

ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ

بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ

اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار ف۲۳۵ جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں

ف۲۲۷ اور بعد ابتلاء کے نافرمانی کرے۔ ف۲۲۸ مسئلہ: مُحرِم پر شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے۔ مسئلہ: جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا بھی شکار میں داخل اور ممنوع ہے۔ مسئلہ: حالت احرام میں ہر وحشی جانور کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو۔ مسئلہ: کاٹنے والا کتا اور کوا، اور بچھو اور چیل اور چوہا اور بھیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث میں فَوَاسِق فرمایا گیا اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی۔ مسئلہ: مچھر، پسّو، چیونٹی، مکھی اور حشرات الارض اور حملہ آور درندوں کو مارنا معاف ہے۔ (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۲۲۹ مسئلہ: حالت احرام میں جن جانوروں کا مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عمداً ہو یا خطاءً۔ عمداً کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطاء کا حدیث شریف سے ثابت ہے۔ (مدارک) ف۲۳۰ ویسا ہی جانور دینے سے مراد یہ ہے کہ قیمت میں مارے ہوئے جانور کے برابر ہو۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کا یہی قول ہے اور امام محمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک خِلقت و صورت میں مارے ہوئے جانور کی مثل ہونا مراد ہے۔ (مدارک و احمدی) ف۲۳۱ یعنی قیمت کا اندازہ کریں اور قیمت وہاں کی معتبر ہوگی جہاں شکار مارا گیا ہو یا اس کے قریب کے مقام کی۔ ف۲۳۲ یعنی کفارہ کے جانور کا حرمِ مکہ شریف کے باہر ذبح کرنا درست نہیں، مکہ مکرمہ میں ہونا چاہیے اور عین کعبہ میں بھی ذبح جائز نہیں اسی لیے کعبہ کو پہنچتی فرمایا کعبہ کے اندر نہ فرمایا اور کفارہ کھانے یا روزہ سے ادا کیا جائے تو اس کے لیے مکہ مکرمہ میں ہونے کی قید نہیں باہر بھی جائز ہے۔ (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۲۳۳ مسئلہ: یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غلہ خرید کر مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر پہنچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے۔ ف۲۳۴ یعنی اس حکم سے قبل جو شکار مارے۔ ف۲۳۵ اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ مُحرِم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام۔ دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہو۔

تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ

اُٹھنا ہے اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا باعث کیا ف۲۳۶ اور حرمت والے

الْحَرَامَ وَ الْهَدْیَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِی

مہینے ف۲۳۷ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں جانوروں کو ف۲۳۸ یہ اس لیے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْۤا

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے جان رکھو کہ

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ ؕ مَا عَلَی

اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۳۹ اور اللہ بخشنے والا مہربان رسول پر نہیں

الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا

مگر حکم پہونچانا ف۲۴۰ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ف۲۴۱ تم فرمادو

يَسْتَوِی الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

کہ ستھرا اور گندہ برابر نہیں ف۲۴۲ اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے تو اللہ سے ڈرتے رہو

يٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا

اے عقل والو کہ تم فلاح پاؤ اے ایمان والو ایسی باتیں نہ

عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں ف۲۴۳ اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے

ع ۱۳ ۲

ف۲۳۶ کہ وہاں دینی و دُنیوی اُمور کا قیام ہوتا ہے، خائف وہاں پناہ لیتا ہے، ضعیفوں کو وہاں امن ملتی ہے، تاجر وہاں نفع پاتے ہیں، حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہوکر مناسک ادا کرتے ہیں۔ ف۲۳۷ یعنی ذی الحجہ کو جس میں حج کیا جاتا ہے۔ ف۲۳۸ کہ ان میں ثواب زیادہ ہے، ان سب کو تمہارے مصالح کے قیام کا سبب بنایا۔ ف۲۳۹ تو حرم و احرام کی حرمت کا لحاظ رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت "شَدِيْدُ الْعِقَاب" ذکر فرمائی تاکہ خوف و رجاء سے تکمیل ایمان ہو اس کے بعد صفتِ غفور و رحیم بیان فرما کر اپنی وسعت و رحمت کا اظہار فرمایا۔ ف۲۴۰ تو جب رسول حکم پہنچا کر فارغ ہوگئے تو تم پر طاعت لازم اور حجت قائم ہوگئی اور جائے عذر باقی نہ رہی۔ ف۲۴۱ اس کو تمہارے ظاہر و باطن، نفاق و اخلاص سب کا علم ہے۔ ف۲۴۲ یعنی حلال و حرام، نیک و بد، مسلم و کافر اور کھرا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہوسکتا۔ ف۲۴۳ **شانِ نزول:** بعض لوگ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے، یہ خاطر مبارک پر گراں ہوتا تھا۔ ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دونگا، ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے؟ فرمایا: جہنم۔ دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتادیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ صداقہ ہے باوجود یکہ اس کی ماں کا شوہر اور تھا: جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔ (تفسیر احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا: جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے! عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہوکر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟

تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ

تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرما چکا ہے و۲۲۴ اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے تم سے اگلی ایک قوم نے

قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا

انہیں پوچھا و۲۲۵ پھر ان سے منکر ہو بیٹھے اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ

سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى

بجار اور نہ وصیلہ اور نہ حامی و۲۲۶ ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا

اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى

افترا باندھتے ہیں و۲۲۷ اور ان میں اکثر نرے بے عقل ہیں و۲۲۸ اور جب ان سے کہا جائے آؤ اس طرف

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

جو اللہ نے اُتارا اور رسول کی طرف و۲۲۹ کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا

فرمایا: حذافہ۔ پھر فرمایا: اور پوچھو! حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُٹھ کر اقرارِ ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی۔ ابن شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے، تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں کا کیا حال تھا، خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی، اس پر عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتادیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریق استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے کوئی کہتا: میرا باپ کون ہے؟ کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے وہ کہاں ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حج فرض ہونے کا بیان فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے کہا: کیا ہر سال فرض ہے؟ حضرت نے سکوت فرمایا، سائل نے سوال کی تکرار کی تو ارشاد فرمایا کہ جو میں بیان نہ کروں اس کے درپے نہ ہو اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم نہ کرسکتے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مُفَوَّض (عطا کردیے گئے) ہیں جو فرض فرمادیں وہ فرض ہوجائے نہ فرمائیں نہ ہو۔ و۲۲۴ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس اُمر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا، حرام وہ ہے جس کو اس نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف تو کُلْفَت (تکلیف ومشقت) میں نہ پڑو۔ (خازن) و۲۲۵ اپنے انبیاء سے۔ اور بے ضرورت سوال کیے۔ حضراتِ انبیاء نے احکام بیان فرمادیے تو بجانہ لاسکے۔ و۲۲۶ زمانہ جاہلیت میں کفار کا یہ دستور تھا کہ جو اونٹنی پانچ مرتبہ بچے جنتی اور آخر مرتبہ اس کے نر ہوتا اس کا کان چیر دیتے پھر نہ اس پر سواری کرتے نہ اس کو ذبح کرتے نہ پانی اور چارے پر سے ہنکاتے اس کو بَحِیْرَہ کہتے اور جب سفر پیش ہوتا یا کوئی بیمار ہوتا تو یہ نذر کرتے کہ اگر میں سفر سے بخیریت واپس آؤں یا تندرست ہوجاؤں تو میری اونٹنی سَائِبَہ (بجار) ہے اور اس سے بھی نفع اٹھانا بَحِیْرَہ کی طرح حرام جانتے اور اس کو آزاد چھوڑ دیتے اور بکری جب سات مرتبہ بچے جن چکتی تو اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں چھوڑ دیتے اور ایسے ہی اگر نر مادہ دونوں ہوتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی اس کو وَصِیْلَہ کہتے اور جب نر اونٹ سے دس گیابھ (حمل) حاصل ہوجاتے تو اس کو چھوڑ دیتے، نہ اس پر سواری کرتے، نہ اس سے کام لیتے، نہ اس کو چارے پانی پر سے روکتے، اس کو حامی کہتے۔ (مدارک) بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ بَحِیْرَہ وہ ہے جس کا دودھ بتوں کے لئے روکتے تھے، کوئی اس جانور کا دودھ نہ دوہتا اور سائِبَہ وہ جس کو اپنے بتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے کوئی ان سے کام نہ لیتا۔ یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے ابتدائے عہدِ اسلام تک چلی آرہی تھیں۔ اس آیت میں ان کو باطل کیا گیا۔ و۲۲۷ کیونکہ اللہ تعالٰی نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا، اس کی طرف اس کی نسبت غلط ہے۔ و۲۲۸ جو اپنے سرداروں کے کہنے سے ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اتنا شعور نہیں رکھتے کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہ کی اس کو کوئی حرام نہیں کرسکتا۔ و۲۲۹ یعنی حکمِ خدا اور رسول کا اتباع کرو اور سمجھ لو کہ یہ چیزیں حرام نہیں۔

اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانیں اور نہ راہ پر ہوں ف۲۵۰ اے ایمان

اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ

والو تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو ف۲۵۱ تم سب کی رجوع

مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے اے ایمان والو ف۲۵۲

شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا

تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے ف۲۵۳ وصیت کرتے وقت تم میں کے دو

عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ

معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ

ف۲۵۰ یعنی باپ دادا کا اتباع جب درست ہوتا کہ وہ علم رکھتے اور سیدھی راہ پر ہوتے۔ ف۲۵۱ مسلمان کفار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کفار عناد میں مبتلا ہوکر دولتِ اسلام سے محروم رہے اللہ تعالٰی نے ان کی تسلی فرمادی کہ اس میں تمہارا کچھ ضرر نہیں امر بالمعروف، نهی عن المنكر کا فرض ادا کرکے تم بری الذمہ ہوچکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے۔ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: اس آیت میں امر بالمعروف ونهی عن المنكر کے وجوب کی بہت تاکید کی ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے، نیکیوں کی رغبت دلائے، بدیوں سے روکے۔ (خازن) **ف۲۵۲ شانِ نزول:** مہاجرین میں سے بُدَیل جو حضرت عمرو بن العاص کے موالی (غلاموں) میں سے تھے بقصدِ تجارت ملکِ شام کی طرف دو نصرانیوں کے ساتھ روانہ ہوئے ان میں سے ایک کا نام تَمِیم بن اوس دَارِی تھا اور دوسرے کا عَدِی بن بدّاء، شام پہنچتے ہی بدیل بیمار ہوگئے اور انہوں نے اپنے تمام سامان کی ایک فہرست لکھ کر سامان میں ڈال دی اور ہمراہیوں کو اس کی اطلاع نہ دی جب مرض کی شدت ہوئی تو بدیل نے تَمِیم و عَدِی دونوں کو وصیت کی کہ ان کا تمام سرمایہ مدینہ شریف پہنچ کر ان کے اہل کو دے دیں اور بدیل کی وفات ہوگئی۔ ان دونوں نے ان کی موت کے بعد ان کا سامان دیکھا اس میں ایک چاندی کا جام تھا جس پر سونے کا کام بنا تھا اس میں تین سو مثقال چاندی تھی بدیل یہ جام بادشاہ کو نذر کرنے کے قصد سے لائے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے دونوں ساتھیوں نے اس جام کو غائب کردیا اور اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب یہ لوگ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہوں نے بدیل کا سامان ان کے گھر والوں کے سپرد کردیا۔ سامان کھولنے پر فہرست ان کے ہاتھ آگئی جس میں تمام متاع کی تفصیل تھی۔ سامان کو اس کے مطابق کیا تو جام نہ پایا۔ اب وہ تَمِیم و عَدِی کے پاس پہنچے اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا بدیل نے کچھ سامان بیچا بھی تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ کہا: کوئی تجارتی معاملہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر دریافت کیا بدیل بہت عرصہ بیمار رہے اور انہوں نے اپنے علاج میں کچھ خرچ کیا؟ انہوں نے کہا: نہیں، وہ تو شہر پہنچتے ہی بیمار ہوگئے اور جلد ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ان کے سامان میں ایک فہرست ملی ہے اس میں چاندی کا ایک جام سونے سے منقش کیا ہوا جس میں تین سو مثقال چاندی ہے یہ بھی لکھا ہے۔ تمیم وعدی نے کہا: ہمیں نہیں معلوم، ہمیں تو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق سامان ہم نے تمہیں دے دیا جام کی ہمیں خبر بھی نہیں۔ یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا، تَمِیم و عَدِی وہاں بھی انکار پر جمے رہے اور قسم کھالی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر وہ جام مکہ مکرمہ میں پکڑا گیا، جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا کہ میں نے یہ جام تَمِیم و عَدِی سے خریدا ہے۔ مالکِ جام کے اولیاء میں سے دو شخصوں نے کھڑے ہوکر قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ احق (اہم اور درست) ہے، یہ جام ہمارے مورث کا ہے۔ اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترمذی) ف۲۵۳ یعنی موت کا وقت قریب آئے، زندگی کی امید نہ رہے، موت کے آثار وعلامات ظاہر ہوں۔

فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَیُقْسِمٰنِ

پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو ف۲۵۴ وہ اللہ کی

بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا وَّ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰىۙ وَ لَا نَكْتُمُ

قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ف۲۵۵ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے ف۲۵۶ اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی

شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ

نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے سزاوار

اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ

ہوئے ف۲۵۷ تو ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہونچایا ف۲۵۸ جو میت سے

الْاَوْلَیٰنِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَ مَا

زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے اور ہم

اعْتَدَیْنَاۤ ۖؗ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ

حد سے نہ بڑھے ف۲۵۹ ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی

عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ یَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

جیسی چاہئے ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کردی جائیں ان کی قسموں کے بعد ف۲۶۰ اور اللہ سے ڈرو

وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ

اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا جس دن اللہ جمع فرمائے گا

ف۲۵۴ اس نماز سے نماز عصر مراد ہے کیونکہ وہ لوگوں کے اجتماع کا وقت ہوتا ہے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نماز ظہر یا عصر۔ کیونکہ اہلِ حجاز مقدمات اسی وقت کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر عدی و تمیم کو بلایا ان دونوں کو منبر شریف کے پاس قسمیں دیں، ان دونوں نے قسمیں کھائیں، اس کے بعد مکہ مکرمہ میں وہ جام پکڑا گیا تو جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا: میں نے تمیم و عدی سے خریدا ہے۔ (مدارک) ف۲۵۵ ان کی امانت و دیانت میں اور وہ یہ کہیں کہ ف۲۵۶ یعنی جھوٹی قسم نہ کھائیں گے اور کسی کی خاطر ایسا نہ کریں گے ف۲۵۷ خیانت کے یا جھوٹ وغیرہ کے ف۲۵۸ اور وہ میت کے اہل و اقارب ہیں۔ ف۲۵۹ چنانچہ بُدَیل کے واقعہ میں جب ان کے دونوں ہمراہیوں کی خیانت ظاہر ہوئی تو بدیل کے ورثاء میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ یہ جام ہمارے مورث کا ہے اور ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے۔ ف۲۶۰ حاصل معنی یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو حکم دیا گیا کہ عدی و تمیم کی قسموں کے بعد مال برآمد ہونے پر اولیائے میت کی قسمیں لی گئیں یہ اس لیے کہ لوگ اس واقعہ سے سبق لیں اور شہادتوں میں راہِ حق و صواب نہ چھوڑیں اور اس سے خائف رہیں کہ جھوٹی گواہی کا انجام شرمندگی و رسوائی ہے۔ فائدہ: مدعی پر قسم نہیں لیکن یہاں جب مال پایا گیا تو مدعا علیہما نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے میت سے خرید لیا تھا اب ان کی حیثیت مدعی کی ہوگئی اور ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہ تھا، لہٰذا ان کے خلاف اولیائے میت کی قسم لی گئی۔

الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

رسولوں کو وا۲۶۱ پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا وا۲۶۲ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا

الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى

خوب جاننے والا وا۲۶۳ جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور

وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ

وقف لازم

اپنی ماں پر وا۲۶۴ جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی وا۲۶۵ تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے (جھولے) میں وا۲۶۶ اور پکی عمر کا ہوکر وا۲۶۷

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ

اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت وا۲۶۸ اور توریت اور انجیل اور جب تو مٹی

مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا

سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے

بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى

اڑنے لگتی وا۲۶۹ اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے

بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ

زندہ نکالتا وا۲۷۰ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا وا۲۷۱ جب تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ

ان میں کے کافر بولے کہ یہ وا۲۷۲ تو نہیں مگر کھلا جادو اور جب میں نے حواریوں وا۲۷۳

وا۲۶۱ یعنی روز قیامت وا۲۶۲ یعنی جب تم نے اپنی امتوں کو ایمان کی دعوت دی تو انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ اس سوال میں منکرین کی توبیخ ہے۔ وا۲۶۳ انبیاء کا یہ جواب ان کے کمالِ ادب کی شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علمِ الٰہی کے حضور اپنے علم کو اصلاً نظر میں نہ لائیں گے اور قابلِ ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرما (سونپ) دیں گے۔ وا۲۶۴ کہ میں نے ان کو پاک کیا اور جہاں کی عورتوں پر ان کو فضیلت دی۔ وا۲۶۵ یعنی حضرت جبریل سے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے اور حوادث میں اُن کی مدد کرتے۔ وا۲۶۶ صغرسنی میں، اور یہ معجزہ ہے۔ وا۲۶۷ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے کیونکہ کہولت (بڑھاپے) کا وقت آنے سے پہلے آپ اٹھا لیے گئے، نزول کے وقت آپ تینتیس ۳۳ سال کے جوان کی صورت میں جلوہ افروز ہونگے اور بمصداق اس آیت کے کلام کریں گے اور جو پالنے (جھولے) میں فرمایا تھا "اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ" (میں ہوں اللہ کا بندہ) وہی فرمائیں گے۔ (جمل) وا۲۶۸ یعنی اسرارِ علوم وا۲۶۹ یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا معجزہ تھا۔ وا۲۷۰ اندھے اور سفید داغ والے کو بینا اور تندرست کرنا اور مردوں کو قبروں سے زندہ کر کے نکالنا یہ سب باِذْنِ اللّٰه (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جلیلہ ہیں۔ وا۲۷۱ یہ ایک اور نعمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا جنہوں نے حضرت کے معجزاتِ باہرات دیکھ کر آپ کے قتل کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہود نامراد رہ گئے۔ وا۲۷۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات وا۲۷۳ حواری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے اصحاب اور آپ کے

إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي ۚ قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا

کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ف۲۷۴ ایمان لاؤ بولے ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ

مُسْلِمُونَ ﴿١١١﴾ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ

ہم مسلمان ہیں ف۲۷۵ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ایسا

رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ

کرے گا کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتارے ف۲۷۶ کہا اللہ سے ڈرو اگر

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَ

ایمان رکھتے ہو ف۲۷۷ بولے ہم چاہتے ہیں ف۲۷۸ کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل ٹھہریں ف۲۷۹ اور

نَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيسَى

ہم آنکھوں دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ف۲۸۰ اور ہم اس پر گواہ ہوجائیں ف۲۸۱ عیسیٰ ابن مریم

ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ

نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ

لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ

ہمارے لیے عید ہو ف۲۸۲ ہمارے اگلے پچھلوں کی ف۲۸۳ اور تیری طرف سے نشانی ف۲۸۴ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر

مخصوصین ہیں۔ ف۲۷۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ف۲۷۵ ظاہر اور باطن میں مخلص ومطیع۔ ف۲۷۶ معنی یہ ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ اس باب میں آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔ ف۲۷۷ اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ یہ مراد حاصل ہو۔ بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ تمام امتوں سے نرالا سوال کرنے میں اللہ سے ڈرو یا یہ معنی ہیں کہ اس کی کمالِ قدرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تردُّد نہ کرو۔ حواری مومن، عارف اور قدرتِ الٰہیہ کے معترف تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا: ف۲۷۸ حصول برکت کے لیے ف۲۷۹ اور یقین قوی ہو اور جیسا کہ ہم نے قدرتِ الٰہی کو دلیل سے جانا ہے مشاہدہ سے بھی اس کو پختہ کرلیں۔ ف۲۸۰ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ف۲۸۱ اپنے بعد والوں کے لیے۔ حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب تم ان روزوں سے فارغ ہوجاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی۔ انہوں نے روزے رکھ کر خوان اترنے کی دعا کی اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل فرمایا اور موٹا لباس پہنا اور دو رکعت نماز ادا کی اور سر مبارک جھکایا اور رو کر یہ دعا کی جس کا اگلی آیت میں ذکر ہے۔ ف۲۸۲ یعنی ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنائیں، اس کی تعظیم کریں، خوشیاں منائیں، تیری عبادت کریں، شکر بجالائیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا اور خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا، شکرِ الٰہی بجالانا طریقۂ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور اظہارِ فرح اور سرور کرنا مستحسن ومحمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ ف۲۸۳ جو دیندار ہمارے زمانہ میں ہیں ان کی اور جو ہمارے بعد آئیں ان کی ف۲۸۴ تیری قدرت کی اور میری نبوت کی۔

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ

روزی دینے والا ہے اللہ نے فرمایا کہ میں اُسے تم پر اتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا ف۲۸۵

فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَ اِذْ قَالَ

تو بے شک میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ سارے جہان میں کسی پر نہ کروں گا ف۲۸۶ اور جب اللہ

ع ۱۵ ۷ ۵

اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ

فرمائے گا ف۲۸۷ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ق

اللہ کے سوا ف۲۸۸ عرض کرے گا پاکی ہے تجھے ف۲۸۹ مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں

بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پہونچتی ف۲۹۰ اگر میں نے ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو

فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ

تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا ف۲۹۱ میں نے تو ان سے نہ کہا مگر وہی جو مجھے تو نے حکم

بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ

دیا تھا کہ اللہ کو پوجو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں

فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ

ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا ف۲۹۲ تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے

شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

سامنے حاضر ہے ف۲۹۳ اگر تو انھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے

ف۲۸۵ یعنی خوان نازل ہونے کے بعد ف۲۸۶ چنانچہ آسمان سے خوان نازل ہوا اس کے بعد جنہوں نے ان میں سے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کرکے خنزیر بنا دیے گئے اور تین روز میں سب ہلاک ہوگئے۔ ف۲۸۷ روزِ قیامت عیسائیوں کی توبیخ کے لیے ف۲۸۸ اس خطاب کو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانپ جائیں گے اور ف۲۸۹ جملہ نقائص و عیوب سے اور اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہوسکے۔ ف۲۹۰ یعنی جب کوئی تیرا شریک نہیں ہوسکتا تو میں یہ لوگوں سے کیسے کہہ سکتا تھا۔ ف۲۹۱ علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کو تفویض کردینا اور عظمتِ الٰہی کے سامنے اپنی مسکینی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ ادب ہے۔ ف۲۹۲ "تَوَفَّيْتَنِيْ" کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر دلیل لانا صحیح نہیں کیونکہ اوّل تو لفظ "توفّی" موت کے لیے خاص نہیں کسی شے کے پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ بغیر موت کے ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا: "اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا" (اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے میں) (زمر ع:۲) دوم جب یہ سوال و جواب روزِ قیامت کا ہے تو اگر لفظ "تَوَفِّيْ" موت کے معنی میں بھی فرض کرلیا جائے

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ

تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا ۲۹۴ اللہ نے فرمایا کہ یہ ۲۹۵ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ۲۹۶

صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ

ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ

اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی اللہ ہی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۲۹۷

ع ۱۶ / ۵

اٰیاتها ۱۶۵ | ٦ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۵۵ | رکوعاتها ۲۰

سورۂ اَنعام مکیہ ہے، اس میں ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۵ؕ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲ اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی ف۳

جب بھی حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کی موت قبل نزول اس سے ثابت نہ ہوسکے گی۔ ف۲۹۳ اور میرا ان کا کسی کا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ ف۲۹۴ حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کو معلوم ہے کہ قوم میں بعض لوگ کفر پر مُصر رہے، بعض شرف ایمان سے مشرف ہوئے اس لیے آپ کی بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض ہے کہ ان میں سے جو کفر پر قائم رہے اُن پر تو عذاب فرمائے تو بالکل حق و بجا اور عدل و انصاف ہے کیونکہ اُنھوں نے حجت تمام ہونے کے بعد کفر اختیار کیا اور جو ایمان لائے انہیں تو بخشے تو تیرا فضل و کرم ہے اور تیرا ہر کام حکمت ہے۔ ف۲۹۵ روزِ قیامت ف۲۹۶ جو دنیا میں سچائی پر رہے جیسے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام۔ ف۲۹۷ صادق کو ثواب دینے پر بھی اور کاذب کو عذاب فرمانے پر بھی۔ مسئلہ: قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے نہ کہ واجبات و محالات سے تو معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللّٰہ تعالٰی ہر امر ممکن الوجود پر قادر ہے۔ (جمل) مسئلہ: کذب وغیرہ عیوب و قبائح اللّٰہ سُبْحَانَہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے لیے محال ہیں اِن کو تحتِ قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط و باطل ہے۔ ف۱ سورۂ اَنعام مکی ہے اس میں بیس رکوع اور ایک سو پینسٹھ آیتیں تین ہزار ایک سو کلمہ اور بارہ ہزار نو سو پینتیس حرف ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کل سورۃ ایک ہی شب میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی اور اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آئے جن سے آسمانوں کے کنارہ بھر گئے۔ یہ بھی ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے تسبیح و تقدیس کرتے آئے اور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" فرماتے ہوئے سربسجود ہوئے۔ ف۲ حضرت کعب احبار رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا توریت میں سب سے اول یہی آیت ہے، اس آیت میں بندوں کو شانِ استغناء کے ساتھ حمد کی تعلیم فرمائی گئی اور پیدائش آسمان و زمین کا ذکر اس لئے ہے کہ ان میں ناظرین کے لیے بہت عجائب قدرت و غرائب حکمت اور عبرتیں و منافع ہیں۔ ف۳ یعنی ہر ایک اندھیری اور روشنی خواہ وہ اندھیری شب کی ہو یا کفر کی یا جہل کی یا جہنم کی اور روشنی خواہ دن کی ہو یا ایمان و ہدایت و علم و جنت کی۔ ظُلُمَات کو جمع اور نُور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ باطل کی راہیں بہت کثیر ہیں اور راہِ حق صرف ایک دینِ اسلام۔

ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ

اس پر ف۴ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ف۵ وہی ہے جس نے تمہیں ف۶ مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿٢﴾ وَهُوَ

پھر ایک میعاد کا حکم رکھا ف۷ اور ایک مقررہ وعدہ اس کے یہاں ہے ف۸ پھر تم لوگ شک کرتے ہو اور وہی

اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا

اللہ ہے آسمانوں کا اور زمین کا ف۹ اسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے

تَكْسِبُوْنَ ﴿٣﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

کام جانتا ہے اور ان کے پاس کوئی بھی نشانی ان کے رب کی نشانیوں سے نہیں آتی مگر اس سے منھ

مُعْرِضِيْنَ ﴿٤﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ

پھیر لیتے ہیں تو بےشک انھوں نے حق کو جھٹلایا ف۱۰ جب ان کے پاس آیا تو اب انھیں خبر ہوا

اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ

چاہتی ہے اس چیز کی جس پر ہنس رہے تھے ف۱۱ کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے ف۱۲ کتنی سنگتیں

مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ

(قومیں) کھپادیں انھیں ہم نے زمین میں وہ جماؤ دیا ف۱۳ جو تم کو نہ دیا اور ان پر

عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ

موسلا دھار پانی بھیجا ف۱۴ اور ان کے نیچے نہریں بہائیں ف۱۵ تو انھیں ہم نے ان کے گناہوں

بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٦﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

کے سبب ہلاک کیا ف۱۶ اور ان کے بعد اور سنگت اٹھائی ف۱۷ اور اگر ہم تم پر کاغذ

ف۴ یعنی باوجود ایسے دلائل پر مطلع ہونے اور ایسے نشانہائے قدرت دیکھنے کے ف۵ دوسروں کو حتی کہ پتھروں کو پوجتے ہیں باوجودیکہ اس کے مُقِرّ (اقراری) ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ ف۶ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم کو جن کی نسل سے تم پیدا ہوئے۔ فائدہ: اس میں مشرکین کا ردّ ہے جو کہتے تھے کہ ہم جب گل کر مٹی ہوجائیں گے پھر کیسے زندہ کیے جائیں گے؟ انہیں بتایا گیا کہ تمہاری اصل مٹی ہی سے ہے تو پھر دوبارہ پیدا کیے جانے پر کیا تعجب! جس قادر نے پہلے پیدا کیا اس کی قدرت سے بعد موت زندہ فرمانے کو بعید جاننا نادانی ہے۔ ف۷ جس کے پورا ہوجانے پر تم مر جاؤ گے۔ ف۸ مرنے کے بعد اٹھانے کا۔ ف۹ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۱۰ یہاں حق سے یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں یا سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے معجزات۔ ف۱۱ کہ وہ کیسی عظمت والی ہے اور اس کی ہنسی بنانے کا انجام کیسا وبال وعذاب۔ ف۱۲ پچھلی امتوں میں سے ف۱۳ قوت ومال اور دنیا کے کثیر سامان دے کر ف۱۴ جس سے کھیتیاں شاداب ہوں ف۱۵ جس سے باغ پرورش پائے اور دنیا کی زندگانی کے لیے عیش وراحت کے اسباب بہم پہنچے ف۱۶ کہ انہوں نے انبیاء کی تکذیب کی اور ان کا یہ سروسامان

كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ

میں کچھ لکھا ہوا اُتارتے وف۱۸ کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے جب بھی کافر کہتے کہ یہ نہیں

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا

مگر کھلا جادو اور بولے وف۱۹ ان پر وف۲۰ کوئی فرشتہ کیوں نہ اُتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے وف۲۱

لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا

تو کام تمام ہوگیا ہوتا وف۲۲ پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی وف۲۳ اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے وف۲۴ جب بھی اسے مرد ہی بناتے وف۲۵

وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

اور ان پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا

فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع قُلْ

تو وہ جو ان سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی وف۲۶ تم فرمادو وف۲۷

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ قُلْ

زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا وف۲۸ تم فرماؤ

انہیں ہلاک سے نہ بچا سکا۔ وف۱۷ اور دوسرے قرن (زمانے) والوں کو ان کا جانشین کیا، مُدّعا یہ ہے کہ گذری ہوئی امتوں کے حال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ وہ لوگ باوجود قوت و دولت و کثرتِ مال و عیال کے کفر و طغیان کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے تو چاہیے کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کر کے خوابِ غفلت سے بیدار ہوں۔ **وف۱۸ شانِ نزول:** یہ آیت نَضر بن حارث اور عبداللّٰہ بن اُمیہ اور نوفل بن خُوَیلِد کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک تم ہمارے پاس اللّٰہ کی طرف سے کتاب نہ لاؤ جس کے ساتھ چار فرشتے ہوں وہ گواہی دیں کہ یہ اللّٰہ کی کتاب ہے اور تم اس کے رسول ہو۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ یہ سب حیلے بہانے ہیں اگر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتار دی جاتی اور وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر اور ٹٹول کر دیکھ بھی لیتے اور یہ کہنے کا موقع بھی نہ ہوتا کہ نظر بندی کر دی گئی تھی کتاب اترتی نظر آئی تھا کچھ بھی نہیں۔ تو بھی یہ بدنصیب ایمان لانے والے نہ تھے اس کو جادو بتاتے اور جس طرح شق القمر کو جادو بتایا اور اس معجزہ کو دیکھ کر ایمان نہ لائے اس طرح اس پر بھی ایمان نہ لاتے کیونکہ جو لوگ عناداً انکار کرتے ہیں وہ آیات و معجزات سے منتفع نہیں ہو سکتے۔ وف۱۹ مشرکین وف۲۰ یعنی سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر وف۲۱ اور پھر بھی یہ ایمان نہ لاتے۔ وف۲۲ یعنی عذاب واجب ہو جاتا اور یہ سنتِ الٰہیہ ہے کہ جب کفار کوئی نشانی طلب کریں اور اس کے بعد بھی ایمان نہ لائیں تو عذاب واجب ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ وف۲۳ ایک لحہ کی بھی اور عذاب مؤخر نہ کیا جاتا تو فرشتہ کا اتارنا جس کو وہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا نافع ہوتا۔ وف۲۴ یہ ان کفار کا جواب ہے جو نبی علیہ السلام کو کہا کرتے تھے یہ ہماری طرح بشر ہیں اور اسی خبط (جنون) میں وہ ایمان سے محروم رہتے تھے۔ انہیں انسانوں میں سے رسول مبعوث فرمانے کی حکمت بتائی جاتی ہے کہ ان کے منتفع ہونے اور تعلیم نبی سے فیض اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ نبی صورت بشری میں جلوہ گر ہو کیونکہ فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنے کی تو یہ لوگ تاب نہ لا سکتے، دیکھتے ہی ہیبت سے بیہوش ہو جاتے یا مر جاتے۔ اس لیے اگر بالفرض رسول فرشتہ ہی بنایا جاتا وف۲۵ اور صورت انسانی ہی میں بھیجتے، تاکہ یہ لوگ اس کو دیکھ سکیں اس کا کلام سن سکیں اس سے دین کے احکام معلوم کر سکیں لیکن اگر فرشتہ صورت بشری میں آتا تو انہیں پھر وہی کہنے کا موقع رہتا کہ یہ بشر ہے تو فرشتہ کو نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوتا۔ وف۲۶ وہ مبتلائے عذاب ہوئے اس میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تسلی و تسکین خاطر ہے کہ آپ رنجیدہ و ملول نہ ہوں کفار کا پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے اور اس کا وبال ان کفار کو اٹھانا پڑا ہے نیز مشرکین کو تنبیہ ہے کہ پچھلی امتوں کے حال سے عبرت حاصل کریں اور انبیاء کے ساتھ طریقِ ادب ملحوظ رکھیں تاکہ پہلوں کی طرح مبتلائے عذاب نہ ہوں۔ وف۲۷ اے حبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم! ان تمسخر (ٹھٹھا) کرنے والوں سے کہ تم وف۲۸ اور انہوں نے

لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ

کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ف۲۹ تم فرماؤ اللہ کا ہے ف۳۰ اس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے ف۳۱

لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

بے شک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا ف۳۲ اس میں کچھ شک نہیں وہ جنھوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی ف۳۳

فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ

ایمان نہیں لاتے اور اسی کا ہے جو کچھ بستا ہے رات اور دن میں ف۳۴ اور وہی ہے سنتا

الْعَلِیْمُ ﴿۱۳﴾ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

جانتا ف۳۵ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں ف۳۶ وہ اللہ جس نے آسمان و زمین پیدا کیے

وَ هُوَ یُطْعِمُ وَ لَا یُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ

اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے ف۳۷ تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۸

وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ

اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَىٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ

بڑے دن ف۳۹ کے عذاب کا ڈر ہے اُس دن جس سے عذاب پھیر دیا جائے ف۴۰ ضرور اس پر اللہ کی مہر (رحمت) ہوئی

وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا

اور یہی کھلی کامیابی ہے اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی ف۴۱ پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا

کفر و تکذیب کا کیا ثمرہ پایا۔ ف۲۹ اگر وہ اس کا جواب نہ دیں تو ف۳۰ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں ہے اور وہ اس کے خلاف نہیں کر سکتے کیونکہ بت جن کو مشرکین پوجتے ہیں وہ بے جان ہیں کسی چیز کے مالک ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے خود دوسرے کے مملوک ہیں آسمان و زمین کا وہی مالک ہو سکتا ہے جو حَیّ و قَیُّوم، اَزَلی و اَبَدی، قادرِ مطلق، ہر شے پر متصرف و حکمران ہو، تمام چیزیں اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئی ہوں ایسا سوائے اللہ کے کوئی نہیں اس لیے تمام سماوی و ارضی کائنات کا مالک اس کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ ف۳۱ یعنی اس نے رحمت کا وعدہ کیا اور اس کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ وعدہ خلافی و کذب اس کے لیے محال ہے اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے اور کفار کو مہلت دینا اور عقوبت میں تعجیل نہ فرمانا بھی کہ اس سے انہیں توبہ اور انابت کا موقع ملتا ہے۔ (جمل وغیرہ) ف۳۲ اور اعمال کا بدلہ دے گا۔ ف۳۳ کفر اختیار کرکے ف۳۴ یعنی تمام موجودات اسی کی ملک ہے اور وہ سب کا خالق، مالک، رب ہے۔ ف۳۵ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ ف۳۶ شانِ نزول: جب کفار نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۷ یعنی خلق سب اس کی محتاج ہے، وہ سب سے بے نیاز۔ ف۳۸ کیونکہ نبی اپنی امت سے دین میں سابق ہوتے ہیں۔ ف۳۹ یعنی روز قیامت ف۴۰ اور نجات دی جائے۔ ف۴۱ بیماری یا تنگدستی یا اور کوئی بلا۔

هُوَ ؕ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

نہیں اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے وف۴۲ تو وہ سب کچھ کرسکتا ہے وف۴۳ اور وہی غالب ہے

فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ

اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی وف۴۴

قُلِ اللّٰهُ ۟ قف شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۟ قف وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ

تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں وف۴۵ اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے

لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً

کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں وف۴۶ اور جن جن کو پہنچے وف۴۷ تو کیا تم وف۴۸ یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ

اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

اور خدا ہیں تم فرماؤ وف۴۹ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا ف۵۰ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے وف۵۱ اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو

تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ

تم شریک ٹھہراتے ہو وف۵۲ جن کو ہم نے کتاب دی وف۵۳ اس نبی کو پہچانتے ہیں وف۵۴ جیسا اپنے

وقف لازم

وف۴۲ مثل صحت و دولت وغیرہ کے۔ وف۴۳ قادرِ مطلق ہے ہر شے پر ذاتی قدرت رکھتا ہے کوئی اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا تو کوئی اس کے سوا مستحق عبادت کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ ردِ شرک کی دل میں اثر کرنے والی دلیل ہے۔ وف۴۴ **شانِ نزول:** اہلِ مکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کوئی ایسا دکھایئے جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہو، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وف۴۵ اور اتنی بڑی اور قابلِ قبول گواہی اور کس کی ہوسکتی ہے۔ وف۴۶ یعنی اللہ تعالیٰ میری نبوت کی شہادت دیتا ہے اس لیے کہ اُس نے میری طرف اس قرآن کی وحی فرمائی اور یہ ایسا معجزہ ہے کہ تم باوجود فصیح، بلیغ، صاحب زبان ہونے کے اس کے مقابلے سے عاجز رہے تو اس کتاب کا مجھ پر نازل ہونا اللہ کی طرف سے میرے رسول ہونے کی شہادت ہے جب یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقینی شہادت ہے اور میری طرف وحی فرمایا گیا تاکہ میں تمہیں ڈراؤں کہ تم حکمِ الٰہی کی مخالفت نہ کرو۔ وف۴۷ یعنی میرے بعد قیامت تک آنے والے جنہیں یہ قرآن پاک پہنچے خواہ وہ انسان ہوں یا جن ان سب کو میں حکمِ الٰہی کی مخالفت سے ڈراؤں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک پہنچا گویا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کا کلام مبارک سنا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر وغیرہ سلاطین کو دعوتِ اسلام کے مکتوب بھیجے۔ (مدارک وخازن) اس کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے مَنْ بَلَغَ میں "مَنْ" مرفوع المحل ہے اور معنی یہ ہیں کہ اس قرآن سے میں تم کو ڈراؤں اور وہ ڈرائیں جنہیں یہ قرآن پہنچے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تروتازہ کرے اس کو جس نے ہمارا کلام سنا اور جیسا سنا ویسا پہنچایا بہت سے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ اہل ہوتے ہیں اور ایک روایت میں ہے سننے والے سے زیادہ اَفْقَہ (غور وفکر کرنے والے) ہوتے ہیں۔ اس سے فقہا کی منزلت معلوم ہوتی ہے۔ وف۴۸ اے مشرکین! وف۴۹ اے حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم! ف۵۰ جو گواہی تم دیتے ہو اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود ٹھہراتے ہو۔ وف۵۱ اس کا کوئی شریک نہیں وف۵۲ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اس کو چاہیے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالفِ عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے۔ وف۵۳ یعنی علمائے یہود و نصاریٰ جنہوں نے توریت و انجیل پائی۔ وف۵۴ آپ کے حلیہ شریف اور آپ کے نعت وصفت سے جو ان کتابوں میں مذکور ہے۔

اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ

بیٹوں کو پہچانتے ہیں ۵۵ جنھوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی وہ ایمان نہیں لاتے اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۵۶ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ

نہ پائیں گے اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے کہاں ہیں

شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ

تمہارے وہ شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے پھر ان کی کچھ بناوٹ نہ رہی ۵۷ مگر یہ کہ

قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

بولے ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے دیکھو کیسا جھوٹ باندھا خود اپنے اوپر ۵۸

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ

اور گم گئیں ان سے جو باتیں بناتے تھے اور ان میں کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگاتا ہے ۵۹

وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ

اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کردیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ (ٹھونسی ہوئی روئی) اور اگر

يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ

ساری نشانیاں دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ

کافر کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں ۶۰ اور وہ اس سے روکتے ۶۱

۵۵ یعنی بغیر کسی شک و شبہ کے۔ ۵۶ اس کا شریک ٹھہرائے یا جو بات اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت کرے۔ ۵۷ یعنی کچھ معذرت نہ ملی۔ ۵۸ کہ عمر بھر کے شرک ہی سے مکر گئے۔ ۵۹ ابوسفیان ولید ونضر اور ابوجہل وغیرہ جمع ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن پاک سننے لگے تو نضر سے اس کے ساتھیوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے ہیں کہنے لگا میں نہیں جانتا زبان کو حرکت دیتے ہیں اور پہلوں کے قصہ کہتے ہیں جیسے میں تمہیں سنایا کرتا ہوں۔ ابوسفیان نے کہا کہ ان کی باتیں مجھے حق معلوم ہوتی ہیں۔ ابوجہل نے کہا کہ اس کا اقرار کرنے سے مرجانا بہتر ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۶۰ اس سے ان کا مطلب کلام پاک کی وحی الٰہی ہونے کا انکار کرنا ہے۔ ۶۱ یعنی مشرکین لوگوں کو قرآن شریف سے یا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ پر ایمان لانے اور آپ کا اتباع کرنے سے روکتے ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کفار مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی مجلس میں حاضر ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکتے تھے اور خود بھی دور رہتے تھے کہ کہیں کلام مبارک اُن کے دل میں اثر نہ کر جائے۔

عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور اُس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں ف۶۲ اور انہیں شعور نہیں

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں ف۶۳ اور اپنے رب کی آیتیں

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ

نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے

مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

چھپاتے تھے ف۶۴ اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کیے گئے تھے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں

وَقَالُوْۤا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ

اور بولے ف۶۵ وہ تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں اٹھنا نہیں ف۶۶ اور کبھی

تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ

تم دیکھو جب اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گے فرمائے گا کیا یہ حق نہیں ہے ف۶۷ کہیں گے کیوں نہیں ہمیں

رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

ع ۳ ۱۰ ۹

اپنے رب کی قسم فرمائے گا تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا بے شک ہار میں رہے وہ جنہوں نے اپنے

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا

رب سے ملنے کا انکار کیا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت آگئی اچانک بولے ہائے افسوس

عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا

ہمارا اس پر کہ اس کے ماننے میں تقصیر کی اور وہ اپنے ف۶۸ بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں ارے کتنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت حضور کے چچا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی جو مشرکین کو تو حضور کی ایذا رسانی سے روکتے تھے اور خود ایمان لانے سے بچتے تھے۔ ف۶۲ یعنی اس کا ضرر خود انہیں کو پہنچتا ہے۔ ف۶۳ دنیا میں ف۶۴ جیسا کہ اوپر اسی رکوع میں مذکور ہو چکا کہ مشرکین سے جب فرمایا جائے گا کہ تمہارے شریک کہاں ہیں تو وہ اپنے کفر کو چھپا جائیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ پھر جب انہیں ظاہر ہو جائے گا جو وہ چھپاتے تھے یعنی ان کا کفر اس طرح ظاہر ہوگا کہ ان کے اعضاء و جوارح ان کے کفر و شرک کی گواہیاں دیں گے تب وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کریں گے۔ ف۶۵ یعنی کفار جو بعث و آخرت کے منکر ہیں اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو قیامت کے احوال اور آخرت کی زندگانی، ایمانداروں اور فرمانبرداروں کے ثواب، کافروں اور نافرمانوں پر عذاب کا ذکر فرمایا تو کافر کہنے لگے کہ زندگی تو بس دنیا ہی کی ہے۔ ف۶۶ یعنی مرنے کے بعد۔ ف۶۷ کیا تم مرنے کے بعد زندہ نہیں کیے گئے؟ ف۶۸ گناہوں کے۔

سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ

بُرا بوجھ اٹھائے ہیں ف۶۹ اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود ف۷۰ اور بے شک

الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ

پچھلا گھر بھلا ان کے لیے جو ڈرتے ہیں ف۷۱ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ہمیں معلوم ہے کہ

لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ

تمہیں رنج دیتی ہے وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں ف۷۲ تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے ف۷۳ بلکہ ظالم

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

اللّٰه کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ف۷۴ اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انھوں نے صبر کیا

عَلٰی مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤی اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ

اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ اُنھیں ہماری مدد آئی ف۷۵ اور اللّٰه کی باتیں بدلنے والا

اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ

کوئی نہیں ف۷۶ اور تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آہی چکیں ہیں ف۷۷ اور اگر ان کا منہ

عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ

پھیرنا تم پر شاق گزرا ہے ف۷۸ تو اگر تم سے ہوسکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرلو یا

ف۶۹ حدیث شریف میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے نہایت قبیح بھیانک اور بہت بدبودار صورت آئے گی وہ کافر سے کہے گی تو مجھے پہچانتا ہے؟ کافر کہے گا کہ نہیں، تو وہ کافر سے کہے گی: میں تیرا خبیث عمل ہوں دنیا میں تو مجھ پر سوار رہا تھا آج میں تجھ پر سوار ہوں گا اور تجھے تمام خلق میں رسوا کروں گا پھر وہ اس پر سوار ہوجاتا ہے۔ ف۷۰ جسے بقا نہیں جلد گزر جاتی ہے اور نیکیاں اور طاعتیں اگرچہ مومنین سے دنیا ہی میں واقع ہوں لیکن وہ اُمورِ آخرت میں سے ہیں۔ ف۷۱ اس سے ثابت ہوا کہ اعمال متقین کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لہو ولعب ہے۔ ف۷۲ **شانِ نزول:** اَخنس بن شریق اور ابوجہل کی باہم ملاقات ہوئی تو اَخنس نے ابوجہل سے کہا: اے ابوالحکم! (کفار ابوجہل کو ابوالحکم کہتے تھے) یہ تنہائی کی جگہ ہے اور یہاں کوئی ایسا نہیں جو میری تیری بات پر مطلع ہوسکے اب تو مجھے ٹھیک ٹھیک بتا کہ محمد (صلی اللّٰه علیہ وسلم) سچے ہیں یا نہیں۔ ابوجہل نے کہا کہ اللّٰه کی قسم! محمد (صلی اللّٰه علیہ وسلم) بیشک سچے ہیں، کبھی کوئی جھوٹا حرف ان کی زبان پر نہ آیا مگر بات یہ ہے کہ یہ قُصَیّ کی اولاد ہیں اور لوا، سقایت، حجابت، ندوہ وغیرہ تو سارے اعزاز انہیں حاصل ہی ہیں نبوت بھی انہیں میں ہوجائے تو باقی قرشیوں کے لیے اعزاز کیا رہ گیا۔ ترمذی نے حضرت علی مرتضٰی سے روایت کی کہ ابوجہل نے حضرت نبی کریم صلی اللّٰه علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے ہم تو اس کتاب کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۷۳ اس میں سیّدِ عالم صلی اللّٰه علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ قوم حضور کے صدق کا اعتقاد رکھتی ہے لیکن ان کی ظاہری تکذیب کا باعث ان کا حسد وعناد ہے۔ ف۷۴ آیت کے یہ معنی بھی ہوتے ہیں کہ اے حبیب اکرم آپ کی تکذیب آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم۔ ف۷۵ اور تکذیب کرنے والے ہلاک کیے گئے۔ ف۷۶ اس کے حکم کو کوئی پلٹ نہیں سکتا رسولوں کی نصرت اور ان کی تکذیب کرنے والوں کا ہلاک اس نے جس وقت مقدر فرمایا ہے ضرور ہوگا۔ ف۷۷ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے کیسی ایذائیں پہنچیں یہ پیش نظر رکھ کر آپ دل مطمئن رکھیں۔ ف۷۸ سیّدِ عالم صلی اللّٰه علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ پر بہت شاق

سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی

آسمان میں زینہ پھر ان کے لیے نشانی لے آؤ وے۷ اور اللہ چاہتا تو انھیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَؕؔ وَ

تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن مانتے تو وہی ہیں جو سنتے ہیں ف۸۰ اور

الْمَوْتٰی یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ

ان مردہ دلوں و۸۱ کو اللہ اٹھائے گا و۸۲ پھر اس کی طرف ہانکے جائیں گے ف۸۳ اور بولے و۸۴ ان پر کوئی نشانی کیوں نہ اتری

مِّنْ رَّبِّهٖؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

ان کے رب کی طرف سے و۸۵ تم فرماؤ کہ اللہ قادر ہے کہ کوئی نشانی اُتارے لیکن ان میں بہت نرے

یَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓىٕرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّاۤ

جاہل ہیں و۸۶ اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں اڑتا ہے مگر

اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ

تم جیسی امتیں و۸۷ ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا و۸۸ پھر اپنے رب کی طرف

یُحْشَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِؕ مَنْ

اٹھائے جائیں گے و۸۹ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بہرے اور گونگے ہیں ف۹۰ اندھیروں میں و۹۱ اللہ

وقف منزل

وقف غفران

النصف

وقف لازم عند البعض علی یسمعون

رہتی۔ و۷۹ مقصود ان کے ایمان کی طرف سے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امید منقطع کرنا ہے تاکہ آپ کو ان کے اعراض کرنے اور ایمان نہ لانے سے رنج و تکلیف نہ ہو۔ ف۸۰ دل لگا کر سمجھنے کے لیے وہی پند پذیر ہوتے (نصیحت قبول کرتے) ہیں اور دینِ حق کی دعوت قبول کرتے ہیں۔ و۸۱ یعنی کفار و۸۲ روزِ قیامت ف۸۳ اور اپنے اعمال کی جزا پائیں گے۔ و۸۴ کفارِ مکہ و۸۵ کفار کی گمراہی اور ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ کثیر آیات و معجزات جو انہوں نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کیے تھے ان پر قناعت نہ کی اور سب سے مکر گئے اور ایسی آیت طلب کرنے لگے جس کے ساتھ عذابِ الٰہی ہو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا "اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ" یارب! اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔ (تفسیر ابوالسعود) و۸۶ نہیں جانتے کہ اس کا نزول ان کے لیے بلا ہے کہ انکار کرتے ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ و۸۷ یعنی تمام جاندار خواہ وہ بہائم ہوں یا درندے یا پرند تمہاری مثل امتیں ہیں۔ یہ مماثلت (مثل ہونا) جمیع وجوہ سے تو ہے نہیں بعض سے ہے ان وجوہ کے بیان میں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ حیوانات تمہاری طرح اللہ کو پہچانتے، واحد جانتے، اس کی تسبیح پڑھتے، عبادت کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی اُلفت رکھتے اور ایک دوسرے سے تَفْهِیم و تَفَهُّم (بات سمجھتے اور سمجھایا) کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے، نر مادہ کا امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا پیدا ہونے، مرنے، مرنے کے بعد حساب کے لیے اٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔ و۸۸ یعنی جملہ علوم اور تمام "مَا كَانَ وَمَا یَكُوْنُ" کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے، اس کتاب سے یہ قرآن کریم مراد ہے یا لوحِ محفوظ۔ (جمل وغیرہ) و۸۹ اور تمام دواب و طیور کا حساب ہوگا، اس کے بعد وہ خاک کر دیئے جائیں گے۔ ف۹۰ کہ حق ماننا اور حق بولنا انہیں میسر نہیں۔ و۹۱ جہل اور حیرت اور کفر کے۔

يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ

جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے سیدھے رستے ڈال دے و۹۲ تم فرماؤ

اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ

بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکاروگے و۹۳

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ

اگر سچے ہو و۹۴ بلکہ اسی کو پکاروگے تو وہ اگر چاہے و۹۵ جس پر اُسے پکارتے ہو

اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

ع ۴ ۱۱ ۱۰

اسے اٹھالے اور شریکوں کو بھول جاؤ گے و۹۶ اور بے شک ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذْ

تو انھیں سختی اور تکلیف سے پکڑا و۹۷ کہ وہ کسی طرح گڑگڑائیں و۹۸ تو کیوں نہ ہوا کہ جب

جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے لیکن ان کے تو دل سخت ہو گئے و۹۹ اور شیطان نے ان کے کام

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ

ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے پھر جب انھوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئیں تھیں و۱۰۰ ہم نے اُن پر ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ

کے دروازے کھول دیئے و۱۰۱ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو اُنھیں ملا و۱۰۲ تو ہم نے اچانک انھیں پکڑ لیا و۱۰۳ اب وہ

مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی و۱۰۴ اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب

و۹۲ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ و۹۳ اور جن کو دنیا میں معبود مانتے تھے ان سے حاجت روائی چاہو گے۔ و۹۴ اپنے اس دعوٰی میں کہ معاذاللہ بت معبود ہیں تو اس وقت انہیں پکارو مگر ایسا نہ کرو گے۔ و۹۵ تو اس مصیبت کو و۹۶ جنہیں اپنے اعتقادِ باطل میں معبود جانتے تھے اور اُن کی طرف التفات بھی نہ کرو گے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ تمہارے کام نہیں آسکتے۔ و۹۷ فقر و افلاس اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا۔ و۹۸ اللہ کی طرف رجوع کریں، اپنے گناہوں سے باز آئیں۔ و۹۹ وہ بارگاہِ الٰہی میں عاجزی کرنے کے بجائے کفر و تکذیب پر مصر رہے۔ و۱۰۰ اور وہ کسی طرح پند پذیر نہ ہوئے نہ پیش آئی ہوئی مصیبتوں سے نہ انبیاء کی نصیحتوں سے۔ و۱۰۱ صحت و سلامت اور وسعت رزق و عیش وغیرہ کے و۱۰۲ اور اپنے آپ کو اس کا مستحق سمجھے اور قارون کی طرح تکبر کرنے لگے۔ و۱۰۳ اور مبتلائے عذاب کیا۔ و۱۰۴ اور سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے کوئی باقی نہ چھوڑا گیا۔

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ

سارے جہاں کا وف۱۰۵ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اللہ تمہارے کان آنکھ لے لے اور تمہارے

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ

دلوں پر مُہر کردے وف۱۰۶ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ تمہیں یہ چیزیں لا دے وف۱۰۷ دیکھو ہم کس کس رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں

ثُمَّ هُمْ یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ

پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے اچانک وف۱۰۸ یا

جَهْرَةً هَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ

کھلم کھلا وف۱۰۹ تو کون تباہ ہوگا سوا ظالموں کے وف۱۱۰ اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو

اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ

مگر خوشی اور ڈر سناتے وف۱۱۱ تو جو ایمان لائے اور سنورے وف۱۱۲ ان کو نہ کچھ اندیشہ

لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا

نہ کچھ غم اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں انہیں عذاب پہنچے گا

كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ

بدلہ ان کی بے حکمی کا تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ

الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ

غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں وف۱۱۳ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے وف۱۱۴ تم فرماؤ کیا

وف۱۰۵ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہوں، بے دینوں، ظالموں کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس پر شکر کرنا چاہیے۔ وف۱۰۶ اور علم و معرفت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے۔ وف۱۰۷ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں، تو اب توحید پر دلیل قائم ہوگئی کہ جب اللہ کے سوا کوئی اتنی قدرت و اختیار والا نہیں تو عبادت کا مستحق صرف وہی ہے اور شرک بدترین ظلم و جرم ہے۔ وف۱۰۸ جس کے آثار و علامات پہلے سے معلوم نہ ہوں۔ وف۱۰۹ آنکھوں دیکھتے وف۱۱۰ یعنی کافروں کے کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ ہلاکت ان کے حق میں عذاب ہے۔ وف۱۱۱ ایمانداروں کو جنت و ثواب کی بشارتیں دیتے اور کافروں کو جہنم و عذاب سے ڈراتے۔ وف۱۱۲ نیک عمل کرے۔

وف۱۱۳ کفّار کا طریقہ تھا کہ وہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طرح طرح کے سوال کیا کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت سی دولت اور مال دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں، ہمارے لیے پہاڑوں کو سونا کر دیجیے، کبھی کہتے کہ گذشتہ اور آئندہ کی خبریں سنائیے اور ہمیں ہمارے مستقبل کی خبر دیجیے کیا کیا پیش آئے گا؟ تاکہ ہم منافع حاصل کرلیں اور نقصانوں سے بچنے کے پہلے سے انتظام کرلیں، کبھی کہتے ہمیں قیامت کا وقت بتائیے کب آئے گی؟ کبھی کہتے کہ آپ کیسے رسول ہیں جو کھاتے پیتے بھی ہیں، نکاح بھی کرتے ہیں۔ ان کی ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا کہ یہ کلام نہایت بے محل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کی جاسکتی ہیں جو اس کے دعوٰی سے تعلق رکھتی ہوں غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور ان کو اس دعوٰی کے خلاف حجت بنانا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ اس لیے ارشاد ہوا کہ آپ فرما دیجئے کہ میرا دعوٰی یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں

يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۠(۵۰) وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ

برابر ہو جائیں گے اندھے اور انکھیارے ف۱۱۵ تو کیا تم غور نہیں کرتے اور اس قرآن سے انہیں ڈراؤ جنہیں

ع ۹ ۱۱

يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ

خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں اٹھائے جائیں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو نہ کوئی سفارشی

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ(۵۱) وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

اس امید پر کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور

الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ

شام اس کی رضا چاہتے ف۱۱۶ تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر

حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ(۵۲) وَ

تمہارے حساب سے کچھ نہیں ف۱۱۷ پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور

كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ

یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لیے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر ف۱۱۸ کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا

بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ(۵۳) وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ

ہم میں سے ف۱۱۹ کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو

اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ نہ میرا دعویٰ ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گذشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کر سکو نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ کھانا پینا نکاح کرنا قابلِ اعتراض ہو تو جن چیزوں کا دعویٰ ہی نہیں کیا ان کا سوال بے محل ہے اور اس کی اجابت (جواب دہی) مجھ پر لازم نہیں، میرا دعویٰ نبوت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی برہانیں قائم ہو چکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ فائدہ: اس سے صاف واضح ہو گیا کہ اس آیت کریمہ کو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع کیے جانے کی نفی کے لیے سند بنانا ایسا ہی بے محل ہے جیسا کفار کا ان سوالات کو انکارِ نبوت کی دستاویز بنانا بے محل تھا۔ علاوہ بریں اس آیت سے حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے علمِ عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں تعارض بین الآیات کا قائل ہونا پڑے گا وَهُوَ بَاطِلٌ۔ مفسرین کا یہ بھی قول ہے کہ حضور کا "لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ" الآیہ فرمانا بطریقِ تواضع ہے۔ (خازن و مدارک و جمل وغیرہ) ف۱۱۴ اور یہی نبی کا کام ہے تو میں تمہیں وہی دوں گا جس کا مجھے اذن ہو گا وہی بتاؤں گا، جس کی اجازت ہو گی وہی کروں گا، جس کا مجھے حکم ملا ہو۔ ف۱۱۵ مومن و کافر، عالم و جاہل۔ ف۱۱۶ شانِ نزول: کفار کی ایک جماعت سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کے گرد غریب صحابہ کی ایک جماعت حاضر ہے جو ادنیٰ درجہ کے لباس پہنے ہوئے ہیں، یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان لوگوں کے پاس بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور آپ کی خدمت میں حاضر رہیں۔ حضور نے اس کو منظور نہ فرمایا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۱۷ سب کا حساب اللّٰہ پر ہے وہی تمام خلق کو روزی دینے والا ہے اس کے سوا کسی کے ذمہ کسی کا حساب نہیں حاصل معنی یہ کہ وہ ضعیف فقراء جن کا اوپر ذکر ہوا آپ کے دربار میں قرب پانے کے مستحق ہیں انہیں دور نہ کرنا ہی بجا ہے۔ ف۱۱۸ بطریقِ حسد ف۱۱۹ کہ انہیں ایمان و ہدایت نصیب کی باوجودیکہ وہ لوگ فقیر غریب ہیں اور ہم رئیس سردار ہیں۔ اس سے ان کا مطلب اللّٰہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا ہے کہ غرباء امراء پر سبقت کا حق نہیں رکھتے تو اگر وہ حق ہوتا جس پر یہ غرباء ہیں تو وہ ہم پر

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے ف۱۲۰

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ

کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥٤ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ

بخشنے والا مہربان ہے اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں ف۱۲۱ اور اس لیے کہ مجرموں کا

الْمُجْرِمِيْنَ ۝٥٥ ع قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

رستہ ظاہر ہوجائے ف۱۲۲ تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا

ع ٦/١٢

اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ

پوجتے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا ف۱۲۴ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ

الْمُهْتَدِيْنَ ۝٥٦ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ

پر نہ رہوں تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ف۱۲۵ اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں

مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ

جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ف۱۲۶ حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر

الْفٰصِلِيْنَ ۝٥٧ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ

فیصلہ کرنے والا تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کررہے ہو ف۱۲۷ تو مجھ میں

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٥٨ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

تم میں کام ختم ہوچکا ہوتا ف۱۲۸ اور اللہ خوب جانتا ہے ستمگاروں کو اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی

سابق نہ ہوتے۔ ف۱۲۰ اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا۔ ف۱۲۱ تاکہ حق ظاہر ہو اور اس پر عمل کیا جائے۔ ف۱۲۲ تاکہ اس سے اجتناب کیا جائے۔ ف۱۲۳ کیونکہ یہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔ ف۱۲۴ یعنی تمہارا طریقہ اتباعِ نفس و خواہش ہوا ہے نہ کہ اتباعِ دلیل اس لیے اختیار کرنے کے قابل نہیں۔ ف۱۲۵ اور مجھے اس کی معرفت حاصل ہے میں جانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ روشن دلیل قرآن شریف اور معجزات اور توحید کے براہینِ واضحہ سب کو شامل ہے۔ ف۱۲۶ کفار استہزاءً حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کردیا گیا کہ حضور سے یہ سوال کرنا نہایت بے جا ہے۔ ف۱۲۷ یعنی عذاب ف۱۲۸ میں تمہیں ایک ساعت کی مہلت نہ دیتا اور تمہیں رب کا مخالف دیکھ کر بے درنگ ہلاک کرڈالتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ حلیم ہے عقوبت میں جلدی نہیں فرماتا۔

لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

انھیں وہی جانتا ہے ف۱۲۹ اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے

اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ

وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰٮكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ

روشن کتاب میں لکھا نہ ہو ف۱۳۰ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے ف۱۳۱ اور جانتا ہے جو کچھ دن

بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

میں کماؤ پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو ف۱۳۲ پھر اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے ف۱۳۳ پھر

يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ

وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور تم پر

عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ

نگہبان بھیجتا ہے ف۱۳۴ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں ف۱۳۵ اور وہ

لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰٮهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ

قصور نہیں کرتے ف۱۳۶ پھر پھیرے جاتے ہیں اپنے سچے مولیٰ اللّٰہ کی طرف سنتا ہے اسی کا حکم ہے ف۱۳۷ اور وہ

ف۱۲۹ تو جسے وہ چاہے وہی غیب پر مطلع ہوسکتا ہے بغیر اس کے بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا۔ (واحدی) ف۱۳۰ کتابِ مبین سے لوحِ محفوظ مراد ہے اللّٰہ تعالیٰ نے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ (جو کچھ ہو چکا اور آئندہ جو کچھ ہوگا تمام) کے علوم اس میں مکتوب فرمائے۔ ف۱۳۱ تو تم پر نیند مسلط ہوتی ہے اور تمہارے تصرفات اپنے حال پر باقی نہیں رہتے۔ ف۱۳۲ اور عمر اپنی انتہا کو پہنچے۔ ف۱۳۳ آخرت میں۔ اس آیت میں بَعْث بَعْدَ الْمَوْت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے پر دلیل ذکر فرمائی گئی، جس طرح روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کی جاتی ہے جس سے تمہارے حواس معطّل ہوجاتے ہیں اور چلنا پھرنا پکڑنا اور بیداری کے افعال سب معطّل ہوتے ہیں اس کے بعد پھر بیداری کے وقت اللّٰہ تعالیٰ تمام قویٰ (طاقتوں) کو ان کے تصرفات عطا فرماتا ہے۔ یہ دلیلِ بیّن ہے اس بات کی کہ وہ زندگانی کے تصرفات بعد موت عطا کرنے پر اسی طرح قادر ہے۔ ف۱۳۴ فرشتے جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں وہ بنی آدم کی نیکی اور بدی لکھتے رہتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک داہنے ایک بائیں نیکیاں داہنی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدیاں بائیں طرف کا۔ بندوں کو چاہیے ہوشیار رہیں اور بدیوں اور گناہوں سے بچیں کیونکہ ہر ایک عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامۂ اعمال تمام خلق کے سامنے پڑھا جائے گا تو گناہ کتنی رسوائی کا سبب ہوں گے اللّٰہ پناہ دے۔ (آمین ثم آمین)

ف۱۳۵ ان فرشتوں سے مراد یا تو تنہا ملک الموت ہیں اس صورت میں صیغۂ جمع تعظیم کے لیے ہے یا ملک الموت مع ان فرشتوں کے مراد ہیں جو ان کے اعوان (معاون و مددگار) ہیں، جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے ملک الموت بحکمِ الٰہی اپنے اعوان کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو خود قبض فرماتے ہیں۔ (خازن) ف۱۳۶ اور تعمیلِ حکم میں ان سے کوتاہی واقع نہیں ہوتی اور ان کے عمل میں سستی اور تاخیر راہ نہیں پاتی، اپنے فرائض ٹھیک وقت پر ادا کرتے ہیں۔ ف۱۳۷ اور اس روز اس کے سوا کوئی حکم کرنے والا نہیں۔

اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ

سب سے جلد حساب کرنے والا ف۱۳۸ تم فرماؤ وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے جنگل اور دریا کی آفتوں سے

تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ۚ لَىٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

جسے پکارتے ہو گڑگڑا کر اور آہستہ کہ اگر وہ ہمیں اس سے بچاوے تو ہم ضرور

الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْكُمْ مِّنْهَا وَ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ

احسان مانیں گے ف۱۳۹ تم فرماؤ اللہ تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر بے چینی سے پھر تم

تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ

شریک ٹھہراتے ہو ف۱۴۰ تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے

اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ

یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تمہیں بھڑادے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی

بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ كَذَّبَ بِهٖ

چکھائے دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں کہ کہیں ان کو سمجھ ہو ف۱۴۱ اور اسے ف۱۴۲ جھٹلایا

قَوْمُكَ وَ هُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ؕ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ٘

تمہاری قوم نے اور یہی حق ہے تم فرماؤ میں تم پر کچھ کڑوڑا (نگہبان) نہیں ف۱۴۳ ہر خبر کا ایک وقت مقرر ہے ف۱۴۴

ف۱۳۸ کیونکہ اس کو سوچنے، جانچنے، شمار کرنے کی حاجت نہیں جس میں دیر ہو۔ ف۱۳۹ اس آیت میں کفار کو تنبیہ کی گئی کہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہو کر پریشان ہوتے ہیں اور ایسے شدائد و اہوال پیش آتے ہیں جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کر دیتے ہیں اس وقت بُت پرست بھی بُتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے اسی کی جناب میں تضرع و زاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حق نعمت بجالاؤں گا۔ ف۱۴۰ اور بجائے شکر گزاری کے ایسی بڑی ناشکری کرتے ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ بت نکمے ہیں کسی کام کے نہیں پھر انہیں اللہ کا شریک کرتے ہو کتنی بڑی گمراہی ہے۔ ف۱۴۱ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں؟ ایک جماعت نے کہا کہ اس سے امت محمدیہ مراد ہے اور آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی۔ بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب یہ نازل ہوا کہ وہ قادر ہے تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے تو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا کہ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو فرمایا: میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے تو فرمایا: یہ آسان ہے۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی، پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے، ایک سوال تو یہ تھا کہ میری اُمت کو قحطِ عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا، ایک یہ تھا کہ انہیں غرق سے عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا، تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ و جدال نہ ہو یہ قبول نہیں ہوا۔ ف۱۴۲ یعنی قرآن شریف کو یا نزولِ عذاب کو ف۱۴۳ میرا کام ہدایت ہے قلوب کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔ ف۱۴۴ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خبریں دیں ان کے لئے وقت معین ہیں ان کا وقوع ٹھیک اسی وقت ہوگا۔

وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ

اور عنقریب جان جاؤ گے اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں ف۱۴۵ تو ان سے منہ

عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا

پھیر لے ف۱۴۶ جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو

تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِیْنَ

یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور پرہیزگاروں پر

یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

ان کے حساب سے کچھ نہیں ف۱۴۷ ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں ف۱۴۸

وَ ذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ

اور چھوڑ دے ان کو جنہوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنالیا اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور

ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ

قرآن سے نصیحت دو ف۱۴۹ کہ کہیں کوئی جان اپنے کیے پر پکڑی نہ جائے ف۱۵۰ اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی حمایتی ہو

وَّ لَا شَفِیْعٌ ۚ وَ اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ

نہ سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو اُس سے نہ لیے جائیں یہ ہیں ف۱۵۱ وہ جو

اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا

اپنے کیے پر پکڑے گئے انہیں پینے کو کھولتا پانی اور دردناک عذاب بدلہ ان کے

یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَ لَا یَضُرُّنَا وَ

کفر کا تم فرماؤ ف۱۵۲ کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ برا ف۱۵۳ اور

ع ۸ ۱۰ ۱۴

ف۱۴۵ طعن، تشنیع، استہزاء کے ساتھ ف۱۴۶ اور ان کی ہم نشینی ترک کر۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا سننے کے لیے شرکت کرنا جائز نہیں اور رد و جواب کے لیے جانا مجالست (شرکت کرنا) نہیں بلکہ اظہارِ حق ہے وہ ممنوع نہیں جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے۔ ف۱۴۷ یعنی طعن و استہزاء کرنے والوں کے گناہ انہیں پر ہیں، انہیں سے اس کا حساب ہوگا پرہیزگاروں پر نہیں۔ شانِ نزول: مسلمانوں نے کہا تھا کہ ہمیں گناہ کا اندیشہ ہے جبکہ ہم انہیں چھوڑ دیں اور منع نہ کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۴۸ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہارِ حق کے لیے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔ ف۱۴۹ اور احکامِ شرعیہ بتاؤ۔ ف۱۵۰ اور اپنے جرائم کے سبب عذابِ جہنم میں گرفتار نہ ہو۔ ف۱۵۱ دین کو ہنسی اور کھیل بنانے والے اور دنیا کے مفتون (شیدائی) ف۱۵۲ اے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم! ان مشرکین سے جو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دیتے ہیں۔ ف۱۵۳ اور اس میں کوئی قدرت نہیں۔

نُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى

الٹے پاؤں پلٹا دیئے جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھائی ف۱۵۴ اس کی طرح جسے شیطانوں نے

الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ

زمین میں راہ بھلادی ف۱۵۵ حیران ہے اس کے رفیق اسے راہ کی طرف بلارہے ہیں کہ ادھر آ تم فرماؤ کہ

هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ

اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۵۶ اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھ دیں ف۱۵۷ جو رب ہے سارے جہان کا اور یہ کہ

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِىْ

نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے اور وہی ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ

آسمان و زمین ٹھیک بنائے ف۱۵۸ اور جس دن فنا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہوجا وہ فوراً ہوجائے گی اس کی بات

الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ

سچی ہے اور اسی کی سلطنت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۵۹ ہر چھپے اور ظاہر کا جاننے والا

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ

اور وہی ہے حکمت والا خبردار اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ ف۱۶۰ آزر سے کہا کیا تم

ف۱۵۴ اور اسلام اور توحید کی نعمت عطا فرمائی اور بت پرستی کے بدترین وبال سے بچایا۔ ف۱۵۵ اس آیت میں حق و باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک تمثیل بیان فرمائی گئی کہ جس طرح مسافر اپنے رفیقوں کے ساتھ تھا جنگل میں بھوتوں اور شیطانوں نے اس کو رستہ بہکا دیا اور کہا منزل مقصود کی یہی راہ ہے اور اس کے رفیق اس کو راہِ راست کی طرف بلانے لگے وہ حیران رہ گیا کدھر جائے! انجام اس کا یہی ہوگا کہ اگر وہ بھوتوں کی راہ پر چل دے تو ہلاک ہوجائے گا اور رفیقوں کا کہا مانے تو سلامت رہے گا اور منزل پر پہنچ جائے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہے جو طریقۂ اسلام سے بہکا اور شیطان کی راہ چلا مسلمان اس کو راہِ راست کی طرف بلاتے ہیں اگر ان کی بات مانے گا راہ پائے گا ورنہ ہلاک ہوجائے گا۔ ف۱۵۶ یعنی جو طریق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے واضح فرمایا اور جو دین ان کے لیے مقرر کیا وہی ہدایت و نور ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ دین باطل ہے۔ ف۱۵۷ اور اسی کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور خاص اسی کی عبادت کریں۔ ف۱۵۸ جن سے اس کی قدرت کاملہ اور اس کا علم محیط اور اس کی حکمت وصنعت ظاہر ہے۔ ف۱۵۹ کہ نام کو بھی کوئی سلطنت کا دعویٰ کرنے والا نہ ہوگا۔ تمام جبابرہ فراعنہ (ظالم و جابر بادشاہ) اور سب دنیا کی سلطنت کا غرور کرنے والے دیکھیں گے کہ دنیا میں جو وہ سلطنت کا دعویٰ رکھتے تھے وہ باطل تھا۔ ف۱۶۰ قاموس میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے۔ امام علامہ جلال الدین سیوطی نے مَسَالِکُ الْحُنَفَاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں۔ قرآن کریم میں ہے: "نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا۔" اس میں حضرت اسمٰعیل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ آپ عم (چچا) ہیں۔ حدیث شریف میں بھی حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اَبْ فرمایا۔ چنانچہ ارشاد کیا: "رُدُّوْا عَلَيَّ اَبِىْ" اور یہاں ابی سے حضرت عباس مراد ہیں۔ (مفردات راغب وکبیر وغیرہ)

اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۴﴾ وَ كَذٰلِكَ

بتوں کو خدا بناتے ہو بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں ف۱۶۱ اور اسی طرح

نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ﴿۷۵﴾

ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ف۱۶۲ اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے ف۱۶۳

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ

پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا ایک تارا دیکھا ف۱۶۴ بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا بولے مجھے

اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ

خوش نہیں آتے ڈوبنے والے پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولے اسے میرا رب بتاتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا

ف۱۶۱ یہ آیت مشرکین عرب پر حجت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو معظّم جانتے تھے اور ان کی فضیلت کے معترف تھے انہیں دکھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بت پرستی کو کتنا بڑا عیب اور گمراہی بتاتے ہیں اگر تم انہیں مانتے ہو تو بت پرستی تم بھی چھوڑ دو۔ ف۱۶۲ یعنی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو دین میں بینائی عطا فرمائی ایسے ہی انہیں آسمانوں اور زمین کے ملک دکھاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے آسمانوں اور زمین کی خلق مراد ہے۔ مجاہد اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آیات سمٰوات وارض (زمین وآسمان کے عجائبات) مراد ہیں۔ یہ اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو صخرہ (ایک چٹان) پر کھڑا کیا گیا اور آپ کے لئے سماوات مکشوف کیے (کھول دیئے) گئے، یہاں تک کہ آپ نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو معائنہ فرمایا، آپ کے لیے زمین کشف فرمادی گئی یہاں تک کہ آپ نے سب سے نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے۔ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ رویت چشم باطن تھی یا چشم سر۔ (درمنثور وخازن وغیرہ) ف۱۶۳ کیونکہ ہر ظاہر و مخفی چیز ان کے سامنے کردی گئی اور خلق کے اعمال میں سے کچھ بھی اُن سے نہ چھپا رہا۔ ف۱۶۴ علماء تفسیر اور اصحاب اخبار وسیر کا بیان ہے کہ نمرود ابن کنعان بڑا جابر بادشاہ تھا سب سے پہلے اسی نے تاج سر پر رکھا یہ بادشاہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا تھا کاہن اور مُنَجِّم (نجومی) کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔ نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے، اس کی روشنی کے سامنے آفتاب مہتاب بالکل بے نور ہوگئے اس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا کاہنوں سے تعبیر دریافت کی، انہوں نے کہا: اس سال تیری قَلَمْرَو (سلطنت) میں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تیرے زوالِ ملک کا باعث ہوگا اور تیرے دین والے اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گے۔ یہ خبر سن کر وہ پریشان ہوا اور اس نے حکم دے دیا کہ جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے اور مرد عورتوں سے علیحدہ رہیں اور اس کی نگہبانی کے لیے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا۔ تقدیراتِ الٰہیہ کو کون ٹال سکتا ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں اور کاہنوں نے نمرود کو اس کی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آگیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ صاحبہ کی عمر کم تھی ان کا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا جب زمانۂ ولادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے پتھروں سے اس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والدہ صاحبہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تھیں تو دیکھتی تھیں کہ آپ اپنی سرانگشت چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ برآمد ہوتا ہے آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں اتنا جتنے دوسرے بچے ایک سال میں، اس میں اختلاف ہے کہ آپ تہ خانہ میں کتنا عرصہ رہے بعض کہتے ہیں سات برس، بعض تیرہ برس، بعض سترہ برس۔ یہ مسئلہ یقینی ہے کہ انبیاء ہر حال میں معصوم ہوتے ہیں اور وہ اپنی ابتداءِ ہستی سے تمام اوقات وجود میں عارف ہوتے ہیں۔ ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا: میرا رب (پالنے والا) کون ہے؟ انہوں نے کہا: میں۔ فرمایا: تمہارا رب کون ہے؟ اُنہوں نے کہا: تمہارے والد۔ فرمایا: ان کا رب کون ہے؟ اس پر والدہ نے کہا: خاموش رہو اور اپنے شوہر سے جا کر کہا کہ جس لڑکے کی نسبت یہ مشہور ہے کہ وہ زمین والوں کا دین بدل دے گا وہ تمہارا فرزند ہی ہے اور یہ گفتگو بیان کی۔ حضرت ابراہیم علیہ والسلام نے ابتدا ہی سے توحید کی حمایت اور عقائد کفریہ کا ابطال شروع فرمادیا اور جب ایک سوراخ کی راہ سے شب کے وقت آپ نے زہرہ یا مشتری ستارہ کو دیکھا تو اقامت حجت شروع کردی کیونکہ اس زمانہ کے لوگ بت اور کواکب کی پرستش کرتے تھے تو آپ نے ایک نہایت نفیس اور دلنشین پیرایہ میں انہیں نظر واستدلال کی

قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا

کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انھیں گمراہوں میں ہوتا ف۱۶۵ پھر جب

رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ

سورج جگمگاتا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو ف۱۶۶ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا کہا

یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ

اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو ف۱۶۷ میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾ ۚ وَحَآجَّهٗ

آسمان و زمین بنائے ایک اُسی کا ہو کر ف۱۶۸ اور میں مشرکوں میں نہیں اور ان کی قوم ان سے

قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا

جھگڑنے لگی کہا کیا اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو وہ تو مجھے راہ بتا چکا ف۱۶۹ اور مجھے ان کا ڈر نہیں

تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْــٴًـا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ

جنہیں تم شریک بتاتے ہو ف۱۷۰ ہاں جو میرا ہی رب کوئی بات چاہے ف۱۷۱ میرے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَیْفَ اَخَافُ مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور میں تمہارے شریکوں سے کیونکر ڈروں ف۱۷۲ اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے

اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ

اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی تم پر اس نے کوئی سند نہ اتاری تو دونوں گروہوں میں

طرف راہنمائی کی جس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ عالم بتمامہٖ حادث ہے، اِلٰہ نہیں ہوسکتا، وہ خود مُوجِد ومُدَبِّر کا محتاج ہے جس کے قدرت واختیار سے اس میں تغیر ہوتے رہتے ہیں۔ ف۱۶۵ اس میں قوم کو تنبیہ ہے کہ جو قمر کو الٰہ ٹھہرائے وہ گمراہ ہے کیونکہ اس کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا دلیل حدوث وامکان ہے۔ ف۱۶۶ شمس مؤنث غیر حقیقی ہے اس کے لیے مذکر و مؤنث کے دونوں صیغے استعمال کیے جاسکتے ہیں، یہاں "ھٰذَا" مذکر لایا گیا اس میں تعلیم ادب ہے کہ لفظ رب کی رعایت کے لیے لفظ تانیث نہ لایا گیا، اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت میں عَلَّام آتا ہے نہ کہ عَلَّامَه ۔ ف۱۶۷ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ثابت کردیا کہ ستاروں میں چھوٹے سے بڑے تک کوئی بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ان کا اِلٰہ ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا ہے آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور اس کے بعد دین حق کا بیان فرمایا جو آگے آتا ہے۔ ف۱۶۸ یعنی اسلام کے سوا باقی تمام ادیان سے جدا رہ کر۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام واستحکام جب ہی ہوسکتا ہے جبکہ تمام ادیانِ باطلہ سے بیزاری ہو۔ ف۱۶۹ اپنی توحید ومعرفت کی ف۱۷۰ کیونکہ وہ بے جان بت ہیں نہ ضرر دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں ان سے کیا ڈرنا۔ یہ آپ نے مشرکین سے جواب میں فرمایا تھا جنہوں نے آپ سے کہا تھا کہ بتوں سے ڈرو ان کے برا کہنے سے کہیں آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچ جائے۔ ف۱۷۱ وہ ہوگی کیونکہ میرا رب قادرِ مطلق ہے۔ ف۱۷۲ جو بے جان جماد اور عاجز محض ہیں۔

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا

امان کا زیادہ سزاوار کون ہے وف۱۷۳ اگر تم جانتے ہو وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی

إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا

ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لیے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں اور یہ ہماری دلیل ہے

آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ

کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں وف۱۷۴ بے شک تمہارا رب علم و حکمت

عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا

والا ہے اور ہم نے انہیں اسحٰق اور یعقوب عطا کیے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور ان سے پہلے نوح کو

مِنْ قَبْلُ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَ

راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور

هَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَ

ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور

إِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ

الیاس کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَ

اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی وف۱۷۵ اور کچھ ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو وف۱۷۶ اور

وف۱۷۳ مُوَحِّد (توحید کا قائل) یا مُشرِک۔ وف۱۷۴ علم و عقل و فہم و فضیلت کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دَرَجے بلند فرمائے دنیا میں علم و حکمت و نبوت کے ساتھ اور آخرت میں قرب و ثواب کے ساتھ۔ وف۱۷۵ نبوت و رسالت کے ساتھ۔ **مسئلہ:** اس آیت سے اس پر سند لائی جاتی ہے کہ انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں کیونکہ عالَم اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو ملائکہ پر بھی فضیلت ثابت ہوگئی۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ذکر فرمایا اور اس ذکر میں ترتیب نہ زمانہ کے اعتبار سے ہے نہ فضیلت کے نہ "واؤ" ترتیب کا مقتضی لیکن جس شان سے کہ انبیاء علیہم السلام کے اسماء ذکر فرمائے گئے اس میں ایک عجیب لطیفہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی ہر ایک جماعت کو ایک خاص طرح کی کرامت و فضیلت کے ساتھ ممتاز فرمایا تو حضرت نوح و ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کا اول ذکر کیا کیونکہ یہ انبیاء کے اصول (آباء و اجداد) ہیں یعنی ان کی اولاد میں بکثرت انبیاء ہوئے جن کے انساب انہیں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ نبوت کے بعد مراتب معتبرہ میں سے ملک و اختیار و سلطنت و اقتدار ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و سلیمان کو اس کا حظِ وافر دیا اور مراتب رفیعہ میں سے مصیبت و بلاء پر صابر رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو اس کے ساتھ ممتاز فرمایا، پھر ملک و صبر کے دونوں مرتبے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو عنایت کیے کہ آپ نے شدت و بلاء پر مدتوں صبر فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ملک مصر عطا کیا۔ کثرت معجزات و قوت براہین بھی مراتب معتبرہ میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون کو اس کے ساتھ مشرف کیا۔ زہد و ترک دنیا بھی مراتب معتبرہ میں سے ہے۔ حضرت زکریا و یحیٰی

اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ

ہم نے انھیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی یہ اللہ کی ہدایت ہے

بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

کہ اپنے بندوں میں جسے چاہے دے اور اگر وہ شرک کرتے تو ضرور ان کا کیا اکارت جاتا

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا

یہ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تو اگر یہ لوگ ف۱۷۶ اس سے

هٰۤؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدَى

منکر ہوں تو ہم نے اس کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی ہے جو انکار والی نہیں ف۱۷۷ یہ ہیں جن کو اللہ نے

اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى

ہدایت کی تو تم اُنھیں کی راہ چلو ف۱۷۸ تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت

لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

سارے جہان کو ف۱۷۹ اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ف۱۸۰ جب بولے اللہ نے کسی آدمی پر

بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ

کچھ نہیں اتارا تم فرماؤ کس نے اُتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے روشنی اور

وعیسیٰ والیاس کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا کہ ان حضرات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کا ذکر فرمایا کہ جن کے نہ متبعین باقی رہے نہ ان کی شریعت جیسے کہ حضرت اسمٰعیل، یسع، یونس، لوط علیہم الصلوۃ والسلام۔ اس شان سے انبیاء کا ذکر فرمانے میں ان کی کرامتوں اور خصوصیتوں کا ایک عجیب لطیفہ نظر آتا ہے۔ ف۱۷۶ ہم نے فضیلت دی ف۱۷۷ یعنی اہلِ مکہ ف۱۷۸ اس قوم سے یا انصار مراد ہیں یا مہاجرین یا تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضور پر ایمان لانے والے سب لوگ۔ **فائدہ:** اس آیۃ میں دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائے گا اور آپ کے دین کو قوت دے گا اور اس کو تمام اَدیان پر غالب کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ غیبی خبر واقع ہوگئی۔ ف۱۷۹ **مسئلہ:** علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصالِ کمال و اوصافِ شرف جو جدا جدا انبیاء کو عطا فرمائے گئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سب کو جمع فرمادیا اور آپ کو حکم دیا "فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ" (تو تم انہیں کی راہ چلو) تو جب آپ تمام انبیاء کے اوصافِ کمالیہ کے جامع ہیں تو بیشک سب سے افضل ہوئے۔ ف۱۸۰ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہان آپ کی امت۔ (خازن) ف۱۸۱ اور اس کی معرفت سے محروم رہے اور اپنے بندوں پر اس کو جو رحمت وکرم ہے اس کو نہ جانا۔ **شانِ نزول:** یہود کی ایک جماعت اپنے حَبرُ الاحبار (بڑے عالم پیشوا) مالک ابن صیف کو لے کر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرنے آئی سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی۔ کیا توریت میں تو نے یہ دیکھا ہے "اِنَّ اللّٰهَ يَبْغَضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ" یعنی اللہ کو موٹا عالم مبغوض ہے، کہنے لگا: ہاں! یہ توریت میں ہے، حضور نے فرمایا: تو موٹا عالم ہی تو ہے۔ اس پر وہ غضبناک ہوکر کہنے لگا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں فرمایا گیا کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے؟ تو وہ لاجواب ہوا اور یہود اس سے برہم ہوئے اور اس کو جھڑکنے لگے اور اس کو حبر کے عہدہ سے معزول کردیا۔ (مدارک وخازن)

هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَ

لوگوں کے لیے ہدایت جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنالیے ظاہر کرتے ہو وف۱۸۲ اور بہت سا چھپالیتے ہو وف۱۸۳ اور

عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ

تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے وف۱۸۴ جو نہ تم کو معلوم تھا نہ تمہارے باپ دادا کو اللہ کہو وف۱۸۵ پھر انھیں چھوڑ دو ان کی

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ

بیہودگی میں کھیلتا وف۱۸۶ اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اُتاری وف۱۸۷ تصدیق فرماتی ان کتابوں کی

بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

جو آگے تھیں اور اس لیے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو وف۱۸۸ اور جو کوئی سارے جہان میں اس کے گرد ہیں اور وہ جو آخرت پر

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

ایمان لاتے ہیں وف۱۸۹ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے وف۱۹۰ یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ وحی نہ ہوئی وف۱۹۱ اور

مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ

جو کہے ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا خدا نے اتارا وف۱۹۲ اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم

وف۱۸۲ ان میں سے بعض کو جس کا اظہار اپنی خواہش کے مطابق سمجھتے ہو وف۱۸۳ جو تمہاری خواہش کے خلاف کرتے ہیں جیسے کہ توریت کے وہ مضامین جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت مذکور ہے۔ وف۱۸۴ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن کریم سے وف۱۸۵ یعنی جب وہ اس کا جواب نہ دے سکیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری تو آپ فرما دیجیے اللہ نے وف۱۸۶ کیونکہ جب آپ نے حجت قائم کردی اور انداز ونصیحت نہایت کو پہنچادی اور ان کے لیے جائے عذر نہ چھوڑی اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں ان کی بیہودگی میں چھوڑ دیجیے، یہ کفار کے حق میں وعید وتہدید ہے۔ وف۱۸۷ یعنی قرآن شریف وف۱۸۸ اُمُّ الْقُرٰى مکہ مکرمہ ہے کیونکہ وہ تمام زمین والوں کا قبلہ ہے۔ وف۱۸۹ اور قیامت وآخرت اور مرنے کے بعد اُٹھنے کا یقین رکھتے ہیں اور اپنے انجام سے غافل اور بے خبر نہیں ہیں۔ وف۱۹۰ اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے۔ وف۱۹۱ **شانِ نزول:** یہ آیت مُسَیلَمہ کذاب کے بارے میں نازل ہوئی جس نے یمامہ علاقہ یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آ گئے تھے، یہ کذاب زمانہ خلافتِ حضرت ابوبکر صدیق میں وحشی قاتلِ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ وف۱۹۲ **شانِ نزول:** یہ عبداللہ بن ابی سرح کاتب وحی کے حق میں نازل ہوئی۔ جب آیت "وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ" (اور بے شک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا) نازل ہوئی اس نے اس کو لکھا اور آخر تک پہنچتے پہنچتے پیدائش انسان کی تفصیل پر مطلع ہو کر متعجب ہوا اور اس حالت میں آیت کا آخر "فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ" (تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا) بے اختیار اس کی زبان پر جاری ہوگیا اس پر اس کو یہ گھمنڈ ہوا کہ مجھ پر وحی آنے لگی اور مرتد ہوگیا یہ نہ سمجھا کہ نورِ وحی اور قوت وحسنِ کلام سے آیت کا آخر کلمہ زبان پر آ گیا اس میں اس کی قابلیت کا کوئی دخل نہ تھا زورِ کلام خود اپنے آخر کو بتا دیا کرتا ہے جیسے کبھی کوئی شاعر نفیس مضمون پڑھے وہ مضمون خود قافیہ بتا دیتا ہے اور سننے والے شاعر سے پہلے قافیہ پڑھ دیتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ہرگز ویسا شعر کہنے پر قادر نہیں تو قافیہ بتانا ان کی قابلیت نہیں کلام کی قوت ہے اور یہاں تو نورِ وحی اور نورِ نبی سے سینہ میں روشنی آتی تھی۔ چنانچہ مجلس شریف سے جدا ہونے اور

غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ اَلْیَوْمَ

موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں ف۱۹۳ کہ نکالو اپنی جانیں آج

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ

تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللّٰہ پر جھوٹ لگاتے تھے ف۱۹۴ اور

عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ

اس کی آیتوں سے تکبر کرتے اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا

مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْۚ وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ

تھا ف۱۹۵ اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال و متاع ہم نے تمہیں دیا تھا اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے

الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُاؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ

جن کا تم اپنے میں ساجھا بتاتے تھے ف۱۹۶ بے شک تمہارے آپس کی ڈور کٹ گئی ف۱۹۷ اور تم سے گئے

مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ۠ ﴿۹۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰىؕ یُخْرِجُ الْحَیَّ

جو دعوے کرتے تھے ف۱۹۸ بیشک اللّٰہ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے ف۱۹۹ زندہ کو

مِنَ الْمَیِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

مردہ سے نکالے ف۲۰۰ اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ف۲۰۱ یہ ہے اللّٰہ تم کہاں اوندھے جاتے ہو ف۲۰۲

فَالِقُ الْاِصْبَاحِۚ وَ جَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًاؕ ذٰلِكَ

تاریکی چاک کرکے صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو چین بنایا ف۲۰۳ اور سورج اور چاند کو حساب ف۲۰۴ یہ

ع ۱۱ / ۱۷

مرتد ہو جانے کے بعد پھر وہ ایک جملہ بھی ایسا بنانے پر قادر نہ ہوا جو نظم قرآنی سے مل سکتا آخر کار زمانۂ اقدس ہی میں قبل فتح مکہ پھر اسلام سے مشرف ہوا۔ ف۱۹۳ ارواح قبض کرنے کے لیے جھڑکتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں۔ ف۱۹۴ نبوت اور وحی کے جھوٹے دعوے کرکے اور اللّٰہ کے لیے شریک اور بی بی بچے بتا کر۔ ف۱۹۵ نہ تمہارے ساتھ مال ہے نہ جاہ نہ اولاد جن کی محبت میں تم عمر بھر گرفتار رہے نہ وہ بت جنہیں پوجا کیے (کرتے تھے) آج ان میں سے کوئی تمہارے کام نہ آیا۔ یہ کفار سے روز قیامت فرمایا جاوے گا۔ ف۱۹۶ کہ وہ عبادت کے حق دار ہونے میں اللّٰہ کے شریک ہیں۔ (مَعاذَاللّٰہ) ف۱۹۷ اور علاقے (تعلقات) ٹوٹ گئے جماعت منتشر ہوگئی۔ ف۱۹۸ تمہارے وہ تمام جھوٹے دعوے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے باطل ہوگئے۔ ف۱۹۹ توحید و نبوت کے بیان کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت و علم و حکمت کے دلائل ذکر فرمائے کیونکہ مقصودِ اعظم اللّٰہ سبحانہٗ اور اس کے تمام صفات و افعال کی معرفت ہے اور یہ جاننا کہ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور جو ایسا ہو وہی مستحق عبادت ہوسکتا ہے نہ کہ وہ بت جنہیں مشرکین پوجتے ہیں۔ خشک دانہ اور گٹھلی کو چیر کر ان سے سبزہ اور درخت پیدا کرنا اور ایسی سنگلاخ زمینوں میں ان کے نرم ریشوں کو رواں کرنا جہاں آہنی میخ بھی کام نہ کرسکے اس کی قدرت کے کیسے عجائبات ہیں۔ ف۲۰۰ جاندار سبزہ کو بے جان دانے اور گٹھلی سے اور انسان و حیوان کو نطفہ سے اور پرند کو انڈے سے۔ ف۲۰۱ جاندار درخت سے بے جان گٹھلی اور دانہ کو اور انسان و حیوان سے نطفہ کو اور پرند سے انڈے کو یہ اس کے عجائب قدرت و حکمت ہیں۔ ف۲۰۲ اور ایسے براہین قائم ہونے کے بعد کیوں ایمان نہیں لاتے اور موت کے بعد اٹھنے کا یقین نہیں کرتے، جو بے جان نطفہ سے

تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۹۶﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا

سادھا (مقرر کیا ہوا) ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ

بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہم نے نشانیاں مفصل بیان کردیں علم والوں کے لیے

وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌؕ

اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا وف۲۰۵ پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے وف۲۰۶ اور کہیں امانت رہنا وف۲۰۷

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾ وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

بے شک ہم نے مفصل آیتیں بیان کردیں سمجھ والوں کے لیے اور وہی ہے جس نے آسمان سے

مَآءًۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ

پانی اتارا تو ہم نے اس سے ہر اگنے والی چیز نکالی وف۲۰۸ تو ہم نے اس سے نکالی سبزی جس میں

مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًاۚ وَ مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّ جَنّٰتٍ

سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور کھجور کے گابھے سے پاس پاس گچھے اور انگور

مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍؕ اُنْظُرُوْۤا

کے باغ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی بات میں الگ اس کا

اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ یَنْعِهٖؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

پھل دیکھو جب پھلے اور اس کا پکنا بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَیْرِ

اور وف۲۰۹ اللہ کا شریک ٹھہرایا جنوں کو وف۲۱۰ حالانکہ اسی نے ان کو بنایا اور اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں

جاندار حیوان پیدا کرتا ہے اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کرنا کیا بعید ہے۔ وف۲۰۳ کہ خلق اس میں چین پاتی ہے اور دن کی تکان و ماندگی کو استراحت سے دور کرتی ہے اور شب بیدار زاہد تنہائی میں اپنے رب کی عبادت سے چین پاتے ہیں۔ وف۲۰۴ کہ ان کے دورے اور سیر (گردش کرنے) سے عبادات و معاملات کے اوقات معلوم ہوں۔ وف۲۰۵ یعنی حضرت آدم سے۔ وف۲۰۶ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر وف۲۰۷ باپ کی پشت میں یا قبر کے اندر وف۲۰۸ پانی ایک اور اس سے جو چیزیں اگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ وف۲۰۹ باوجودیکہ ان دلائل قدرت و عجائب حکمت اور اس انعام و اکرام اور ان نعمتوں کے پیدا کرنے اور عطا فرمانے کا اقتضاء تھا کہ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے بجائے اس کے بت پرستوں نے یہ ستم کیا (جو آیت میں آگے مذکور ہے) کہ وف۲۱۰ کہ ان کی اطاعت کر کے بت پرست ہوگئے۔

عَلِمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

جہالت سے پاکی اور برتری ہے اس کو ان کی باتوں سے بے کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

اس کے بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اس کی عورت نہیں ف۲۱۱ اور اس نے ہر چیز پیدا کی ف۲۱۲

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ

اور وہ سب کچھ جانتا ہے یہ ہے اللہ تمہارا رب ف۲۱۳ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا

كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ

بنانے والا تو اسے پوجو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ف۲۱۴ آنکھیں اُسے

الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ

احاطہ نہیں کرتیں ف۲۱۵ اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے نہایت باطن پورا خبردار تمہارے پاس

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ

آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے دیکھا تو اپنے بھلے کو اور جو اندھا ہوا تو اپنے برے کو

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا

اور میں تم پر نگہبان نہیں اور ہم اسی طرح آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ف۲۱۶ اور اس لیے کہ کافر بول اٹھیں

ف۲۱۱ اور بے عورت اولاد نہیں ہوتی اور زوجہ اس کی شان کے لائق نہیں کیونکہ کوئی شے اس کی مثل نہیں۔ ف۲۱۲ تو جو ہے وہ اس کی مخلوق ہے اور مخلوق اولاد نہیں ہوسکتی تو کسی مخلوق کو اولاد بتانا باطل ہے۔ ف۲۱۳ جس کی صفات مذکور ہوئیں اور جس کی یہ صفات ہوں وہی مستحق عبادت ہے۔ ف۲۱۴ خواہ وہ رزق ہو یا اجل یا عمل۔ ف۲۱۵ مسائل: ادراک کے معنی ہیں مرئی کے جوانب وحدود پر واقف ہونا، اسی کو احاطہ کہتے ہیں۔ ادراک کی یہی تفسیر حضرت سعید ابن مسیّب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم سے منقول ہے اور جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اسی چیز کا ہوسکتا ہے جس کے حدود و جہات ہوں، اللہ تعالٰی کے لیے حدو جہت محال ہے تو اس کا ادراک و احاطہ بھی ناممکن، یہی مذہب ہے اہلِ سنت کا۔ خوارج و معتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے ادراک اور رؤیت میں فرق نہیں کرتے، اس لیے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہوگئے کہ انہوں نے دیدارِ الٰہی کو محال عقلی قرار دے دیا، باوجود یکہ نفی رویت نفی علم کو مستلزم ہے ورنہ جیسا کہ باری تعالٰی بخلاف تمام موجودات کے بلا کیفیت و جہت جانا جاسکتا ہے، ایسے ہی دیکھا بھی جاسکتا ہے، کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت و جہت کے دیکھی نہیں جاسکتیں تو جانی بھی نہیں جاسکتیں۔ راز اس کا یہ ہے کہ رویت و دید کے معنی یہ ہیں کہ بصر کسی شے کو جیسی کہ وہ ہو ویسا جانے تو جو شے جہت والی ہوگی اس کی رؤیت و دید جہت میں ہوگی اور جس کے لیے جہت نہ ہوگی اس کی دید بے جہت ہوگی۔ دیدارِ الٰہی: آخرت میں اللہ تعالٰی کا دیدار مومنین کے لیے اہلِ سنت کا عقیدہ اور قرآن و حدیث و اجماعِ صحابہ و سلفِ امت کے دلائلِ کثیرہ سے ثابت ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا: "وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝" (کچھ منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے) اس سے ثابت ہے کہ مومنین کو روزِ قیامت ان کے رب کا دیدار میسر ہوگا۔ اس کے علاوہ اور بہت آیات اور صحاح کی کثیر احادیث سے ثابت ہے اگر دیدارِ الٰہی ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیدار کا سوال نہ فرماتے، "رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ" (اے رب میرے! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں) ارشاد نہ کرتے اور ان کے جواب میں "اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ" (یہ پہاڑ اگر اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو تو عنقریب مجھے دیکھ لے گا) نہ فرمایا جاتا۔ ان دلائل سے ثابت ہوگیا کہ آخرت میں مومنین کے لیے دیدارِ الٰہی شرع میں ثابت ہے اور اس کا انکار گمراہی۔ ف۲۱۶ کہ حجت لازم ہو۔

دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ

کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لیے کہ اُسے علم والوں پر واضح کردیں اس پر چلو جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے ف۲۱۷

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو اور اللہ چاہتا تو وہ

اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ

شریک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں کیا اور تم ان پر کڑوڑے (نگہبان) نہیں اور

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے ف۲۱۸

كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ

یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل بھلے کردیے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انہیں بتادے گا

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ

جو کرتے تھے اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی

اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا

آئی تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں ف۲۱۹ اور تمہیں ف۲۲۰ کیا خبر کہ جب

جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا

وہ آئیں تو یہ ایمان نہ لائیں گے اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو ف۲۲۱ جیسا وہ پہلی بار اس پر

بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع

ایمان نہ لائے تھے ف۲۲۲ اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں

ع ۱۳ ۱۰ ۱۹

ف۲۱۷ اور کفار کی بیہودہ گوئیوں کی طرف التفات نہ کرو۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ کفار کی یاوہ گوئیوں سے رنجیدہ نہ ہوں، یہ ان کی بدنصیبی ہے کہ وہ ایسی واضح برہانوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ ف۲۱۸ قتادہ کا قول ہے کہ مسلمان کفار کے بتوں کی برائی کیا کرتے تھے تاکہ کفار کو نصیحت ہو اور وہ بت پرستی کے عیب سے باخبر ہوں مگر ان ناخدا شناس جاہلوں نے بجائے پند پذیر ہونے کے شانِ الٰہی میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولنی شروع کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اگرچہ بتوں کو برا کہنا اور ان کی حقیقت کا اظہار طاعت و ثواب ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کفار کی بدگوئیوں کو روکنے کے لیے اس کو منع فرمایا گیا۔ ابن انباری کا قول ہے کہ یہ حکم اول زمانہ میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا فرمائی منسوخ ہوگیا۔ ف۲۱۹ وہ جب چاہتا ہے حسب اقتضائے حکمت نازل فرماتا ہے۔ ف۲۲۰ اے مسلمانو! ف۲۲۱ حق کے ماننے اور دیکھنے سے ف۲۲۲ ان آیات پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر ظاہر ہوئی تھیں مثل شقُّ القمر وغیرہ معجزات باہرات کے۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اُتارتے ف۲۲۳ اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم ہر چیز

كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے ف۲۲۴ مگر یہ کہ خدا چاہتا ف۲۲۵ لیکن ان میں بہت

يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ

نرے جاہل ہیں ف۲۲۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کئے ہیں آدمیوں

وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ

اور جنوں میں کے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات ف۲۲۷ دھوکے کو اور تمہارا

شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ

رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے ف۲۲۸ تو انہیں ان کی بناوٹوں پر چھوڑ دو ف۲۲۹ اور اس لئے کہ اس ف۲۳۰ کی طرف

اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ

ان کے دل جھکیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور گناہ کمائیں جو انہیں

مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ

گناہ کمانا ہے تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف

الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ

مُفصّل کتاب اُتاری ف۲۳۱ اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے

ف۲۲۳ شانِ نزول: ابن جریر کا قول ہے کہ یہ آیت اِستہزاء کرنے والے قریش کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمارے مُردوں کو اُٹھا لائیے ہم اُن سے دریافت کرلیں کہ آپ جو فرماتے ہیں یہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں فرشتے دکھائیے جو آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لائیے۔ اسکے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۲۲۴** وہ اہلِ شقاوت ہیں۔ **ف۲۲۵** اس کی مشیّت جو ہوتی ہے وہی ہوتا ہے جو اس کے علم میں اہلِ سعادت ہیں وہ ایمان سے مشرّف ہوتے ہیں۔ **ف۲۲۶** نہیں جانتے کہ یہ لوگ وہ نشانیاں بلکہ اس سے زیادہ دیکھ کر بھی ایمان لانے والے نہیں۔ (جمل و مدارک) **ف۲۲۷** یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں اغوا کرنے (بہکانے) کے لئے۔ **ف۲۲۸** لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ اس کے محنت پر صابر رہنے سے ظاہر ہوجائے کہ یہ جزیل ثواب پانے والا ہے۔ **ف۲۲۹** اللہ انہیں بدلہ دے گا، رسوا کرے گا اور آپ کی مدد فرمائے گا۔ **ف۲۳۰** بناوٹ کی بات **ف۲۳۱** یعنی قرآن شریف جس میں امر و نہی، وعدہ و وعید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے صدق کی شہادت اور تمہارے افتراء کا بیان ہے۔ **شانِ نزول:** سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حَکَم مقرر کیجئے۔ ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

سچ اُترا ہے ۲۳۲ تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور پوری ہے تیرے رب کی بات

صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَ اِنْ

سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ۲۳۳ اور وہی ہے سنتا جانتا اور اے سننے

تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ

والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے

اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ یَّضِلُّ

پیچھے ہیں ۲۳۴ اور نری اٹکلیں (فضول اندازے) دوڑاتے ہیں ۲۳۵ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون بہکا

عَنْ سَبِیْلِهٖ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ

اس کی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام

عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ

لیا گیا ۲۳۶ اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس ۲۳۷

اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَیْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِ ؕ

پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تو تم سے مُفصّل بیان کرچکا جو کچھ تم پر حرام ہوا ۲۳۸ مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو ۲۳۹

وَ اِنَّ كَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآىٕهِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے

---

۲۳۲ کیونکہ اُن کے پاس اس کی دلیلیں ہیں۔ ۲۳۳ نہ کوئی اس کی قضا کا تبدیل کرنے والا نہ حکم کا رَدّ کرنے والا نہ اس کا وعدہ خلاف ہو سکے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ کلام جب تام ہے تو وہ قابلِ نقص وتغییر نہیں اور وہ قیامت تک تحریف وتغییر سے محفوظ ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں: معنی یہ ہیں کہ کسی کی قدرت نہیں کہ قرآن پاک کی تحریف کر سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا ضامن ہے۔ (تفسیر ابوالسعود) ۲۳۴ اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں بصیرت وحق شناسی سے محروم ہیں۔ ۲۳۵ کہ یہ حلال ہے یہ حرام اور اٹکل سے کوئی چیز حلال حرام نہیں ہوتی جسے اللہ اور اس کے رسول نے حلال کیا وہ حلال اور جسے حرام کیا وہ حرام۔ ۲۳۶ یعنی جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے حِلّت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو انہوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اس کو حرام جانتے ہو۔ ۲۳۷ ذبیحہ ۲۳۸ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مُفصّل ذکر ہوتا ہے اور ثبوتِ حُرمت کے لئے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت (حرام ہونے) کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے۔ ۲۳۹ تو عِنْدَ الْاِضْطِرَار قدرِ ضرورت روا ہے۔ (یعنی شدید مجبوری کے وقت بقدرِ ضرورت جائز ہے)

بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

والوں کو خوب جانتا ہے اور چھوڑ دو کُھلا اور چُھپا گناہ وہ جو

يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا

گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے اور اسے نہ کھاؤ جس

لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى

پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ف۲۴۰ اور وہ بے شک حکم عدولی ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے

اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَمَنْ

دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم اُن کا کہنا مانو ف۲۴۱ تو اس وقت تم مشرک ہو ف۲۴۲ اور کیا

كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ

وہ کہ مُردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا ف۲۴۳ اور اس کے لئے ایک نور کردیا ف۲۴۴ جس سے لوگوں میں چلتا ہے ف۲۴۵ وہ اس

مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ

جیسا ہوجائے گا جو اندھیریوں میں ہے ف۲۴۶ ان سے نکلنے والا نہیں یونہی کافروں کی آنکھ میں ان کے

ف۲۴۰ وقتِ ذبح نہ تحقیقاً نہ تقدیراً خواہ اس طرح کہ وہ جانور اپنی موت مرگیا ہو یا اس طرح کہ اس کو بغیر تسمیہ کے یا غیرِ خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں لیکن جہاں مسلمان ذبح کرنے والا وقتِ ذبح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا بھول گیا وہ ذبح جائز ہے وہاں ذکر تقدیری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ ف۲۴۱ اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال جانو ف۲۴۲ کیونکہ دین میں حکمِ الٰہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اللہ کے سوا اور کو حاکم قرار دینا شرک ہے۔ ف۲۴۳ مردہ سے کافر اور زندہ سے مومن مراد ہے کیونکہ کفر قلوب کے لئے موت ہے اور ایمان حیات۔ ف۲۴۴ نور سے ایمان مراد ہے جس کی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ نور سے کتابُ اللہ یعنی قرآن مراد ہے۔ ف۲۴۵ اور بینائی حاصل کرکے راہِ حق کا امتیاز کرلیتا ہے۔ ف۲۴۶ کفر و جہل و تیرہ باطنی کی یہ ایک مثال ہے جس میں مومن و کافر کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگانی پائی اور اس کو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اس کی مثل ہے جو طرح طرح کی اندھیریوں میں گرفتار ہوا اور ان سے نکل نہ سکے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رہے یہ دونوں مثالیں ہر مومن و کافر کے لئے عام ہیں اگرچہ بقول حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما ان کا شانِ نزول یہ ہے کہ ابوجہل نے ایک روز سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی اس روز حضرت امیر حمزہ رضی اللّٰہ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لئے ہوئے شکار سے واپس آئے تو انہیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گو ابھی تک وہ ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سن کر ان کو نہایت طیش آیا اور وہ ابوجہل پر چڑھ گئے اور اس کو کمان سے مارنے لگے اور ابوجہل عاجزی و خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابویعلیٰ! (حضرت امیر حمزہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی کنیت ہے) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم) کیسا دین لائے اور انہوں نے ہمارے معبودوں کو برا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بدعقل بتایا، اس پر حضرت امیر حمزہ نے فرمایا: تمہارے برابر بدعقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو پوجتے ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اسی وقت حضرت امیر حمزہ اسلام لے آئے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مُردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور نورِ باطن عطا فرمایا اور ابوجہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر و جہل کی تاریکیوں میں گرفتار ہے اور۔

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا

اعمال بھلے کر دیئے گئے ہیں اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ کئے

لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا

کہ اس میں داؤں کھیلیں ف۲۴۷ اور داؤں نہیں کھیلتے مگر اپنی جانوں پر اور انہیں شعور نہیں ف۲۴۸ اور جب

جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ

وقف منزل
وقف لازم

ان کے پاس کوئی نشانی آئے کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا ف۲۴۹

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ

اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے ف۲۵۰ عنقریب مجرموں کو اللہ

عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب بدلہ ان کے مکر کا اور جسے اللہ

اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ

راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے ف۲۵۱ اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا

صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ

سینہ تنگ خوب رکا ہوا کر دیتا ہے ف۲۵۲ گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے اللہ یونہی

اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

عذاب ڈالتا ہے ایمان نہ لانے والوں کو اور یہ ف۲۵۳ تمہارے رب کی سیدھی

مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ

راہ ہے ہم نے آیتیں مُفَصَّل بیان کر دیں نصیحت ماننے والوں کے لئے ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے

ف۲۴۷ اور طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں اور مکاریوں سے لوگوں کو بہکاتے اور باطل کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ف۲۴۸ کہ اس کا وبال انہیں پر پڑتا ہے۔
ف۲۴۹ یعنی جب تک ہمارے پاس وحی نہ آئے اور ہمیں نبی نہ بنایا جائے۔ **شانِ نزول:** ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ ہے اور مال بھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۵۰ یعنی اللہ جانتا ہے کہ نبوت کی اہلیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے کس کو نہیں، عمر و مال سے کوئی مستحقِ نبوت نہیں ہوسکتا یہ نبوت کے طلبگار تو حسد، مکر، بد عہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خصال میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوت کا منصب عالی کہاں۔ ف۲۵۱ اس کو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور اس کے دل میں روشنی پیدا کرتا ہے۔ ف۲۵۲ کہ اس میں علم اور دلائل توحید و ایمان کی گنجائش نہ ہو تو اس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کو ایمان کی دعوت دی جاتی ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس پر نہایت شاق ہوتا ہے اور اس کو بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔
ف۲۵۳ دینِ اسلام۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

اپنے رب کے یہاں اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان کے کاموں کا پھل ہے اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا

جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ

اور فرمائے گا اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر لئے ۲۵۴ اور ان کے

اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا

دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا ۲۵۵ اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے

الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ

جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی تھی ۲۵۶ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانہ ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا

اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

چاہے ۲۵۷ اے محبوب بے شک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے

بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

پر مسلط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا ۲۵۸ اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس

رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

تم میں کے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن ۲۵۹ دیکھنے سے

هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا

ڈراتے ۲۶۰ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی ۲۶۱ اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود

عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ

اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ۲۶۲ یہ ۲۶۳ اس لئے کہ تیرا رب بستیوں کو ۲۶۴

ع ۱۵ ۸ ۲

ف۲۵۴ ان کو بہکایا اور اغوا کیا۔ ف۲۵۵ اس طرح کہ انسانوں نے شہوات و معاصی میں ان سے مدد پائی اور جنوں نے انسانوں کو اپنا مطیع بنایا آخر کار اس کا نتیجہ پایا۔ ف۲۵۶ وقت گزر گیا قیامت کا دن آ گیا حسرت و ندامت باقی رہ گئی۔ ف۲۵۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ استثناء اس قوم کی طرف راجع ہے جس کی نسبت علمِ الٰہی میں ہے کہ وہ اسلام لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور جہنم سے نکالے جائیں گے۔ ف۲۵۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اچھوں کو ان پر مسلط کرتا ہے برائی چاہتا ہے تو بروں کو، اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ جو قوم ظالم ہوتی ہے اس پر ظالم بادشاہ مسلط کیا جاتا ہے تو جو اس ظالم کے پنجۂ ظلم سے رہائی چاہیں انہیں چاہئے کہ ظلم ترک کریں۔ ف۲۵۹ یعنی روزِ قیامت ف۲۶۰ اور عذابِ الٰہی کا خوف دلاتے ف۲۶۱ کافر جن اور انسان اقرار کریں گے کہ رسول اُن کے پاس آئے اور انہوں نے زبانی پیام پہنچائے اور اس دن کے پیش آنے والے حالات کا خوف دلایا لیکن کافروں نے اُن کی تکذیب کی اور ان پر ایمان نہ لائے کفار کا یہ اقرار اس وقت ہوگا جبکہ ان کے اعضاء و جوارح ان کے شرک و کفر کی شہادتیں دیں گے۔

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا

ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں ف۲۶۵ اور ہر ایک کے لئے ف۲۶۶ ان کے کاموں سے درجے ہیں اور

رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ

تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں اور اے محبوب تمہارا رب بے پروا ہے رحمت والا اے لوگو وہ چاہے تو

يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ

تمہیں لے جائے ف۲۶۷ اور جسے چاہے تمہاری جگہ لائے جیسے تمہیں اوروں

قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

کی اولاد سے پیدا کیا ف۲۶۸ بیشک جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۶۹ ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ

تم فرماؤ اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس

تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا

کا رہتا ہے آخرت کا گھر بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے اور ف۲۷۰ اللہ نے جو

ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا

کھیتی اور مویشی پیدا کیے ان میں اُسے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور یہ

لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ

ہمارے شریکوں کا ف۲۷۱ تو وہ جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور جو خدا کا ہے

ف۲۶۲ قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے۔ جب کفار مومنین کے انعام و اکرام اور عزت و منزلت کو دیکھیں گے تو اپنے کفر و شرک سے منکر ہو جائیں گے اور اس خیال سے کہ شاید منکر جانے سے کچھ کام بنے یہ کہیں گے "وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ" یعنی خدا کی قسم! ہم مشرک نہ تھے، اس وقت ان کے مونہوں پر مہریں لگا دی جائیں گی اور اُن کے اعضاء ان کے کفر و شرک کی گواہی دیں گے اسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا: "وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝" ف۲۶۳ یعنی رسولوں کی بعثت ف۲۶۴ ان کی معصیت اور ف۲۶۵ بلکہ رسول بھیجے جاتے ہیں وہ انہیں ہدایتیں فرماتے ہیں حجتیں قائم کرتے ہیں اس پر بھی وہ سرکشی کرتے ہیں تب ہلاک کئے جاتے ہیں۔ ف۲۶۶ خواہ وہ نیک ہو یا بد، نیکی اور بدی کے درجے ہیں انہی کے مطابق ثواب و عذاب ہوگا۔ ف۲۶۷ یعنی ہلاک کر دے ف۲۶۸ اور ان کا جانشین بنایا۔ ف۲۶۹ وہ چیز خواہ قیامت ہو یا مرنے کے بعد اُٹھنا یا حساب یا ثواب و عذاب۔ ف۲۷۰ زمانۂ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی کھیتیوں اور درختوں کے پھلوں اور چوپایوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے تھے اور ایک حصہ بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے تھے اس کو تو مہمانوں اور مسکینوں پر صرف کر دیتے تھے اور جو بتوں کے لئے مقرر کرتے تھے وہ خاص اُن پر اور ان کے خادموں پر صرف کرتے جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ بتوں والے حصہ میں مل جاتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور اگر بتوں والے حصہ میں سے کچھ اس میں ملتا تو اس کو نکال کر پھر بتوں ہی کے حصہ میں شامل کر دیتے اس آیت میں ان کی اس جہالت اور بدعقلی کا ذکر فرما کر ان پر تنبیہ فرمائی گئی۔ ف۲۷۱ یعنی بتوں کا۔

فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ

وہ ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں ۲۷۲ اور یوں ہی بہت مشرکوں

لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ

کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ۲۷۳ کہ انھیں ہلاک کریں

وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا

اور ان کا دین ان پر مُشتبہ کر دیں ۲۷۴ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے تو تم انھیں چھوڑ دو وہ ہیں اور

يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَن

ان کے اِفتراء اور بولے ۲۷۵ یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی ۲۷۶ ہے اسے وہی کھائے جسے ہم

نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ

چاہیں اپنے جھوٹے خیال سے ۲۷۷ اور کچھ مویشی ہیں جن پر چڑھنا حرام ٹھہرایا ۲۷۸ اور کچھ مویشی کے ذبح پر

اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٨﴾

اللہ کا نام نہیں لیتے ۲۷۹ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے عنقریب وہ انھیں بدلہ دے گا اُن کے افتراؤں کا

وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ

اور بولے جو ان مویشی کے پیٹ میں ہے وہ نرا (خالص) ہمارے مَردوں کا ہے ۲۸۰ اور ہماری عورتوں پر

أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ

حرام ہے اور مرا ہوا نکلے تو وہ سب ۲۸۱ اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ انھیں ان کی

ف۲۷۲ اور انتہا درجہ کے جہل میں گرفتار ہیں خالقِ مُنعم کے عزّت وجلال کی انہیں ذرا بھی معرفت نہیں اور فسادِ عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ انہوں نے بے جان بتوں پتھر کی تصویروں کو کارسازِ عالَم کے برابر کردیا اور جیسا اس کے لئے حصہ مقرر کیا ایسا ہی بتوں کے لئے بھی کیا بیشک یہ بہت ہی بُرا فعل اور انتہا کا جہل اور عظیم خطا و ضلال (گمراہی) ہے اس کے بعد اُن کے جہل اور ضلالت کی ایک اور حالت ذکر فرمائی جاتی ہے۔ ف۲۷۳ یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبائح افعال اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے جن کو عقلِ صحیح کبھی گوارا نہ کرسکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردّد نہ ہو بُت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فسادِ عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہوگئے اور اولاد جس کے ساتھ ہر جاندار کو فطرۃً محبت ہوتی ہے شیاطین کے اتباع میں اس کا بے گناہ خون کرنا انہوں نے گوارا کیا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے۔ ف۲۷۴ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ لوگ پہلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین پر تھے شیاطین نے اُن کو اغوا کرکے ان گمراہیوں میں ڈالا تاکہ انہیں دینِ اسمٰعیلی سے منحرف کرے ف۲۷۵ مشرکین اپنے بعض مویشیوں اور کھیتیوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کرکے کہ ف۲۷۶ ممنوع الانتفاع (فائدہ اُٹھانا منع) ف۲۷۷ یعنی بتوں کی خدمت کرنے والے وغیرہ۔ ف۲۷۸ جن کو بَحِیرَہ، سائبہ، حامی کہتے ہیں۔ ف۲۷۹ بلکہ ان بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور ان تمام افعال کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔ ف۲۸۰ صرف انہیں کے لئے حلال ہے اگر زندہ پیدا ہو۔ ف۲۸۱ مرد و عورت۔

وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ

ان باتوں کا بدلہ دے گا بے شک وہ علم حکمت والا ہے بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں

سَفَهًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَی اللّٰهِ ؕ قَدْ

احمقانہ جہالت سے ف۲۸۲ اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی ف۲۸۳ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو ف۲۸۴ بے شک

ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ

وہ بہکے اور راہ نہ پائی ف۲۸۵ اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ کچھ زمین پر چھئے (چھائے) ہوئے ف۲۸۶

رکوع ۱۷ / ۲

وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ

اور کچھ بے چھئے (بے پھیلے) اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ف۲۸۷ اور زیتون

وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ

اور انار کسی بات میں ملتے ف۲۸۸ اور کسی میں الگ ف۲۸۹ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ لا

اور اس کا حق دو جس دن کٹے ف۲۹۰ اور بے جا نہ خرچو ف۲۹۱ بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا

اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے ف۲۹۲ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان

ف۲۸۲ **شانِ نزول:** یہ آیت زمانۂ جاہلیت کے اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی لڑکیوں کو نہایت سنگدلی اور بے رحمی کے ساتھ زندہ درگور کردیا کرتے تھے رَبِیْعَہ و مُضَر وغیرہ قبائل میں اس کا بہت رواج تھا اور جاہلیت کے بعض لوگ لڑکوں کو بھی قتل کرتے تھے اور بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ کتّوں کی پرورش کرتے اور اولاد کو قتل کرتے تھے ان کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ تباہ ہوئے۔ اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی ہلاکت سے اپنی تعداد کم ہوتی ہے اپنی نسل مٹتی ہے یہ دُنیا کا خسارہ ہے گھر کی تباہی ہے اور آخرت میں اس پر عذابِ عظیم ہے تو یہ عمل دُنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا باعث ہوا اور اپنی دُنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کرلینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔ ف۲۸۳ یعنی بحیرے، سائبہ، حامی وغیرہ جو مذکور ہوچکے۔ ف۲۸۴ کیونکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ایسے مذموم افعال کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کا یہ خیال اللہ پر افتراء ہے۔ ف۲۸۵ حق وصواب کی۔ ف۲۸۶ یعنی ٹٹیوں (سہارے) پر قائم کئے ہوئے مثل انگور وغیرہ کے ف۲۸۷ رنگ اور مزے اور مقدار اور خوشبو میں باہم مختلف ف۲۸۸ مثلاً رنگ میں یا پتّوں میں ف۲۸۹ مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں۔ ف۲۹۰ معنی یہ ہیں کہ یہ چیزیں جب پھلیں کھانا تو اُسی وقت سے تمہارے لئے مباح ہے اور اس کی زکوٰۃ یعنی عُشر اس کے کامل ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے جب کھیتی کاٹی جائے یا پھل توڑے جائیں۔ **مسئلہ:** لکڑی، بانس، گھاس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں عُشر واجب ہوتا ہے اور اگر رَہَٹ (چرخے) وغیرہ سے ہو تو نصف عُشر۔ ف۲۹۱ حضرت مُترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اسراف کا ترجمہ بے جا خرچ کرنا فرمایا، نہایت ہی نفیس ترجمہ ہے اگر کل مال خرچ کر ڈالا اور اپنے عیال کو کچھ نہ دیا اور خود فقیر بن بیٹھا تو سدی کا قول ہے کہ یہ خرچ بیجا ہے اور اگر صدقہ دینے ہی سے ہاتھ روک لیا تو یہ بھی بے جا اور داخلِ اسراف ہے جیسا کہ سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سفیان کا قول ہے کہ اللہ کی طاعت کے سوا اور کام میں جو مال خرچ کیا جاوے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے۔ زہری کا قول ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ معصیت میں خرچ نہ کرو۔ مجاہد نے کہا: حقُّ اللّٰہ میں کوتاہی کرنا اسراف ہے اور اگر ابو قُبَیْس پہاڑ سونا ہو اور

خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۙ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ

کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نر اور مادہ ایک جوڑا بھیڑ

اثْنَیْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ

کا اور ایک جوڑا بکری کا تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہیں ۲۹۳ کسی علم سے بتاؤ اگر تم

صٰدِقِیْنَ ۙ﴿۱۴۳﴾ وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَیْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ

سچے ہو اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا تم فرماؤ

ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ

کیا اس نے دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں

الْاُنْثَیَیْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

لئے ہیں ۲۹۴ کیا تم موجود تھے جب اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا ۲۹۵ تو اس سے بڑھ کر ظالم

اس تمام کو راہِ خدا میں خرچ کردو تو اسراف نہ ہو اور ایک درہم معصیت میں خرچ کرو تو اسراف۔ ۲۹۲ چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں: کچھ بڑے جو لادنے کے کام میں آتے ہیں کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں، ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کئے انہیں کھاؤ اور اہلِ جاہلیت کی طرح اللہ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ۔ ۲۹۳ یعنی اللہ تعالیٰ نے نہ بھیڑ بکری کے نر حرام کئے نہ اُن کی مادائیں حرام کیں نہ اُن کی اولاد، ان میں سے تمہارا یہ فعل کہ کبھی نر حرام ٹھہراؤ کبھی مادہ کبھی اُن کے بچے یہ سب تمہارا اختراع ہے (یعنی تمہاری ایجاد ہے) اور ہوائے نفس کا اتباع۔ کوئی حلال چیز کسی کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہوتی۔ ۲۹۴ اس آیت میں اہلِ جاہلیت کو توبیخ کی گئی جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا لیا کرتے تھے جن کا ذکر اُوپر کی آیات میں آچکا ہے۔ جب اسلام میں احکام کا بیان ہوا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدال (جھگڑا) کیا اور ان کا خطیب مالک بن عوف جُشَمِی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یَا مُحَمَّدُ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے سنا ہے آپ اُن چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں، حضور نے فرمایا: تم نے بغیر کسی اصل کے چند قسمیں چوپایوں کی حرام کرلیں اور اللہ تعالیٰ نے آٹھ نر و مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور اُن کے نفع اُٹھانے کے لئے پیدا کئے تم نے کہاں سے انہیں حرام کیا ان میں حرمت نر کی طرف سے آئی یا مادہ کی طرف سے، مالک بن عوف یہ سن کر ساکت اور مُتَحَیِّر (حیران) رہ گیا اور کچھ نہ بول سکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بولتا کیوں نہیں؟ کہنے لگا: آپ فرمایئے میں سنوں گا۔ سبحان اللہ! سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی قوت اور زور نے اہلِ جاہلیت کے خطیب کو ساکت و حیران کردیا اور وہ بول ہی کیا سکتا تھا اگر کہتا کہ نر کی طرف سے حرمت آئی تو لازم ہوتا کہ تمام نر حرام ہوں اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے تو ضروری ہوتا کہ ہر ایک مادہ حرام ہو اور اگر کہتا جو پیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہوجاتے کیونکہ جو پیٹ میں رہتا ہے وہ نر ہوتا ہے یا مادہ۔ وہ جو تخصیص قائم کرتے تھے اور بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیتے تھے اس حجت نے ان کے اس دعویٔ تحریم کو باطل کردیا علاوہ بریں اُن سے یہ دریافت کرنا کہ اللہ نے نر حرام کئے ہیں یا مادہ یا اُن کے بچے یہ منکرِ نبوت مخالف کو اقرارِ نبوت پر مجبور کرتا تھا کیونکہ جب تک نبوت کا واسطہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کا کسی چیز کو حرام فرمانا کیسے جانا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اگلے جملہ نے اس کو صاف کیا ہے۔ ۲۹۵ جب یہ نہیں ہے اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکامِ حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افترائے خالص ہے۔

مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بے شک اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ ع قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا

ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا تم فرماؤ ف۲۹۶ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے

عَلٰی طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ

والے پر کوئی کھانا حرام ف۲۹۷ مگر یہ کہ مُردار ہو یا رگوں کا بہتا خون ف۲۹۸ یا بد جانور کا

خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

گوشت کہ وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا ف۲۹۹ نہ یوں کہ آپ خواہش

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا

کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰۰ اور یہودیوں پر ہم نے

حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ

حرام کیا ہر ناخن والا جانور ف۳۰۱ اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی

اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ

مگر جو اُن کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت میں یا ہڈی سے ملی ہو ہم نے

جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ

یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا ف۳۰۲ اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب

ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

وسیع رحمت والا ہے ف۳۰۳ اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا ف۳۰۴

ف۲۹۶ ان جاہل مشرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہشِ نفس سے حرام کرلیتے ہیں۔ ف۲۹۷ اس میں تنبیہ ہے کہ حرمت جہتِ شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے۔ مسئلہ: تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل۔ ثبوتِ حرمت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے۔ ف۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلّی کے وہ حرام نہیں۔ ف۲۹۹ اور ضرورت نے اُسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں مُضطر ہو کر اُس نے کچھ کھایا۔ ف۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمائے گا۔ ف۳۰۱ جو انگلی رکھتا ہو خواہ چوپایہ ہو یا پرند اس میں اُونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں۔ (مدارک) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شُتر مرغ اور بط (بطخ) اور اُونٹ خاص طور پر مراد ہیں۔ ف۳۰۲ یہود اپنی سرکشی کے باعث اُن چیزوں سے محروم کیے گئے لہٰذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بط اور شُتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۳۰۳ مُکَذِّبِین (جھٹلانے والوں) کو مُہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا تاکہ انہیں ایمان لانے کا موقع ملے۔ ف۳۰۴ اپنے وقت پر آہی جاتا ہے۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا
اب کہیں گے مشرک کہ وف۳۰۵ اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا
نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے وف۳۰۶ ایسا ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا

بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا
عذاب چکھا وف۳۰۷ تم فرماؤ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے کہ اسے ہمارے لئے نکالو تم تو نرے گمان

الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ
کے پیچھے ہو اور تم یونہی تخمینے کرتے ہو وف۳۰۸ تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے وف۳۰۹ تو وہ

شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ
چاہتا تو تم سب کو ہدایت فرماتا تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں

اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ
کہ اللہ نے اسے حرام کیا وف۳۱۰ پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں وف۳۱۱ تو تو اے سننے والے ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان کی خواہشوں

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ
کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے

بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ؏ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا
رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں وف۳۱۲ تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا وف۳۱۳ یہ کہ

تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ
اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی وف۳۱۴ اور اپنی اولاد قتل نہ کرو

ع ۱۸ / ۵

وف۳۰۵ یہ خبر غیب ہے کہ جو بات وہ کہنے والے تھے وہ بات پہلے سے بیان فرمادی۔ وف۳۰۶ ہم نے جو کچھ کیا یہ سب اللہ کی مشیّت سے ہوا، یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ اس سے راضی ہے۔ وف۳۰۷ اور یہ عذر باطل ان کے کچھ کام نہ آیا کیونکہ کسی امر کا مشیّت میں ہونا اس کی مرضی و مامور ہونے کو مستلزم نہیں مرضی وہی ہے جو انبیاء کے واسطے سے بتائی گئی اور اس کا امر فرمایا گیا۔ وف۳۰۸ اور غلط اٹکلیں چلاتے ہو۔ وف۳۰۹ کہ اس نے رسول بھیجے کتابیں نازل فرمائیں اور راہِ حق واضح کردی۔ وف۳۱۰ جسے تم اپنے لئے حرام قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ تعالٰی نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہوجائے کہ کفار کے پاس کوئی شاہد نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ اُن کی تراشیدہ بات ہے۔ وف۳۱۱ اس میں تنبیہ ہے کہ اگر یہ شہادت واقع ہو بھی تو وہ محض اتباعِ ہوا اور کذب و باطل ہوگی۔ وف۳۱۲ بتوں کو معبود مانتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں۔ وف۳۱۳ اس کا بیان یہ ہے۔ وف۳۱۴ کیونکہ تم پر ان کے بہت حقوق ہیں اُنہوں نے تمہاری پرورش کی تمہارے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا تمہاری ہر خطرے سے نگہبانی کی اُن کے حقوق کا لحاظ نہ کرنا اور اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ترک کرنا حرام ہے۔

اِمْلَاقٍؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور اُنھیں سب کو رزق دیں گے وہ۳۱۵ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں

مِنْهَا وَمَا بَطَنَۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّؕ

کھلی ہیں اور جو چھپی وہ۳۱۶ اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو وہ۳۱۷

ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا

یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر

بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

بہت اچھے طریقے سے وہ۳۱۸ جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے وہ۳۱۹ اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ

پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور بھر اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے

ذَا قُرْبٰىۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْاؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ لا

رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانو

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ

اور یہ کہ وہ۳۲۰ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو وہ۳۲۱ کہ تمہیں

بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا

اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے پھر ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ

موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی وہ۳۲۲ پورا احسان کرنے کو اس پر جو نکوکار ہے اور ہر چیز کی تفصیل

وہ۳۱۵ اس میں اولاد کو زندہ در گور کرنے اور مار ڈالنے کی حرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہلِ جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمہارا، ان کا، سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جُرم کا ارتکاب کرتے ہو۔ وہ۳۱۶ کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہر گناہ سے بچے اور چھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی لِلّٰہِیّت سے نہیں لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے اور اللہ کی رضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے۔ وہ۳۱۷ وہ اُمور جن سے قتل مباح ہوتا ہے یہ ہیں: مرتد ہونا یا قصاص یا بیاہے ہوئے کا زنا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان جو "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تین سببوں میں سے کسی ایک سبب سے یا تو بیاہے ہونے کے باوجود اس سے زنا سرزد ہوا ہو یا اُس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور اس کا قصاص اس پر آتا ہو یا وہ دین چھوڑ کر مرتد ہوگیا ہو۔ وہ۳۱۸ جس سے اس کا فائدہ ہو۔ وہ۳۱۹ اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کر دو۔ وہ۳۲۰ ان دونوں آیتوں میں جو حکم دیا۔ وہ۳۲۱ جو اسلام کے خلاف

وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع وَ هٰذَا كِتٰبٌ

اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ ف۳۲۳ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں ف۳۲۴ اور یہ برکت والی کتاب ف۳۲۵

اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ لا اَنْ تَقُوْلُوْۤا

ہم نے اُتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو کبھی کہو

اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىٕفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا ص وَ اِنْ كُنَّا عَنْ

کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اُتری تھی ف۳۲۶ اور ہمیں ان کے

دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ﴿۱۵۶﴾ لا اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ

پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی ف۳۲۷ یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ان سے

اَهْدٰى مِنْهُمْ ج فَقَدْ جَآءَكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ج

زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے ف۳۲۸ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی ف۳۲۹

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ط سَنَجْزِی الَّذِیْنَ

تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے عنقریب وہ جو ہماری

یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ

آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں برے عذاب کی سزا دیں گے بدلہ ان کے منہ پھیرنے کا کاہے کے

یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ

انتظار میں ہیں ف۳۳۰ مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے ف۳۳۱ یا تمہارے رب کا عذاب آئے یا تمہارے رب کی ایک نشانی

رَبِّكَ ط یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

آئے ف۳۳۲ جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے

ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت ف۳۲۲ توریت ف۳۲۳ یعنی بنی اسرائیل ف۳۲۴ اور بعث وحساب اور ثواب وعذاب اور دیدار الٰہی کی تصدیق کریں۔ ف۳۲۵ یعنی قرآن شریف جو کثیرُ الخیر اور کثیرُ النفع اور کثیرُ البرکۃ ہے اور قیامت تک باقی رہے گا اور تحریف وتبدیل ونسخ سے محفوظ رہے گا۔ ف۳۲۶ یعنی یہود ونصاریٰ پر توریت اور انجیل ف۳۲۷ کیونکہ وہ ہماری زبان ہی میں نہ تھی نہ ہمیں کسی نے اس کے معنی بتائے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم نازل فرما کر اُن کے اس عذر کو قطع فرما دیا۔ ف۳۲۸ کفار کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود ونصاریٰ پر کتابیں نازل ہوئیں مگر وہ بد عقلی میں گرفتار رہے ان کتابوں سے مُنتفع (نفع اُٹھانے والے) نہ ہوئے ہم اُن کی طرح خفیف العقل (کم عقل) اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں ہماری عقل وذہانت اور فہم وفراست ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ٹھیک راہ پر ہوتے، قرآن نازل فرما کر ان کا یہ عذر بھی قطع فرما دیا۔ چنانچہ آگے ارشاد ہوتا ہے ف۳۲۹ یعنی یہ قرآن پاک جس میں حجتِ واضحہ اور بیانِ صاف اور ہدایت ورحمت ہے۔ ف۳۳۰ جب وحدانیت ورسالت پر زبردست حجتیں قائم ہو چکیں اور اعتقاداتِ کفر وضلال کا بطلان ظاہر کر دیا گیا تو اب ایمان لانے میں کیوں توقف ہے کیا انتظار باقی ہے۔ ف۳۳۱ ان کی ارواح

ءَامَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا

ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی ف۳۳۳ تم فرماؤ رستہ دیکھو ف۳۳۴ ہم

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ

بھی دیکھتے ہیں وہ جنھوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہوگئے ف۳۳۵ اے محبوب تمہیں ان سے کچھ

فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

علاقہ (تعلق) نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ انھیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ف۳۳۶

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا

جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں ف۳۳۷ اور جو بُرائی لائے تو اسے

يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى

بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ۬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ

سیدھی راہ دکھائی ف۳۳۸ ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ

نہ تھے ف۳۳۹ تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے

قبض کرنے کے لئے ف۳۳۲ قیامت کی نشانیوں میں سے جُمہور مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے۔ ترمذی کی حدیث میں بھی ایسا ہی وارد ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب وہ مغرب سے طلوع کرے گا اور اُسے لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہ دے گا ف۳۳۳ یعنی طاعت نہ کی تھی، معنی یہ ہیں کہ نشانی آنے سے پہلے جو ایمان نہ لائے نشانی کے بعد اس کا ایمان قبول نہیں اسی طرح جو نشانی سے پہلے توبہ نہ کرے بعد نشانی کے اس کی توبہ قبول نہیں لیکن جو ایماندار پہلے سے نیک عمل کرتے ہوں گے نشانی کے بعد بھی اُن کے عمل مقبول ہوں گے۔ ف۳۳۴ ان میں سے کسی ایک کا یعنی موت کے فرشتوں کی آمد یا عذاب یا نشانی آنے کا۔ ف۳۳۵ مثل یہود و نصاریٰ کے۔ حدیث شریف میں ہے یہود اکہتر فرقے ہوگئے ان سے صرف ایک ناجی (نجات پانے والا) ہے باقی سب ناری اور نصاریٰ بہتر فرقے ہوگئے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری اُمت تہتر فرقے ہوجائے گی۔ وہ سب کے سب ناری ہوں گے سوائے ایک کے جو سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے۔ ف۳۳۶ اور آخرت میں انہیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہوجائے گا۔ ف۳۳۷ یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے یہی مذہب ہے اہلِ سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا یہ عدل ہے۔ ف۳۳۸ یعنی دینِ اسلام جو اللہ کو مقبول ہے۔ ف۳۳۹ اس میں کفارِ قریش کا رد ہے جو گمان کرتے تھے کہ وہ دینِ ابراہیمی پر ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک و بُت پرست نہ تھے تو بُت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ دعویٰ کہ وہ ابراہیمی ملت پر ہیں باطل ہے۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

جو رب سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۲۴۰

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے ف۲۴۱ اور جو کوئی کچھ کمائے وہ

اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۲۴۲ پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف۲۴۳

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ

وہ تمہیں بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں

الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ

نائب کیا ف۲۴۴ اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی ف۲۴۵ کہ تمہیں آزمائے ف۲۴۶ اس چیز میں جو

اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖؗ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع

تمہیں عطا کی بے شک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بے شک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

ع ۲۰ النصف

اٰيَاتُهَا ۲۰۶ — ٧ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ ۳۹ — رُكُوْعَاتُهَا ۲۴

سورۂ اعراف مکیہ ہے، اس میں دوسو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

ف۲۴۰ "اَوَّلِیَّت" یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی امت پر مُقَدَّم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اوّلِ مخلوقات ہیں تو ضرور اوّل المسلمین ہوئے۔ ف۲۴۱ شانِ نزول: کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کی طرف لوٹ آئیے اور ہمارے معبودوں کی عبادت کیجئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولید بن مُغیرہ کہتا تھا کہ میرا رستہ اختیار کرو اس میں اگر کچھ گناہ ہے تو میری گردن پر، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ وہ رستہ باطل ہے خدا شناس کس طرح گوارا کرسکتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو رب بتائے اور یہ بھی باطل ہے کہ کسی کا گناہ دُوسرا اُٹھا سکے۔ ف۲۴۲ ہر شخص اپنے گناہ میں ماخوذ (پکڑا ہوا) ہوگا دوسرے کے گناہ میں نہیں۔ ف۲۴۳ روزِ قیامت ف۲۴۴ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی اُمّت آخر الاُمَم ہے اس لئے ان کو زمین میں پہلوں کا خلیفہ کیا کہ اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرُّف کریں۔ ف۲۴۵ شکل و صورت میں، حسن و جمال میں، رزق و مال میں، علم و عقل میں، قوت و کمال میں۔ ف۲۴۶ یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پاکر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔ ف۱ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے سوا پانچ آیتوں کے جن میں سے پہلی "وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ" ہے۔ اس سورت میں دوسو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں اور تین ہزار تین سو پچیس کلمے اور چودہ ہزار دس حرف ہیں۔

الٓمّٓصٓ ۝۱ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ

اے محبوب ایک کتاب تمہاری طرف اُتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رُکے ف۲

لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ

اس لئے کہ تم اس سے ڈر سناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت اے لوگو اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس

رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳ وَكَمْ

سے اُترا ف۳ اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم سمجھتے ہو اور کتنی

مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝۴ فَمَا

ہی بستیاں ہم نے ہلاک کیں ف۴ تو ان پر ہمارا عذاب رات میں آیا یا جب وہ دوپہر کو سوتے تھے ف۵ تو ان

كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۵

کے منہ سے کچھ نہ نکلا جب ہمارا عذاب ان پر آیا مگر یہی بولے کہ ہم ظالم تھے ف۶

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶ۙ فَلَنَقُصَّنَّ

تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے ف۷ اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے ف۸ تو ضرور ہم ان کو

عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝۷ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ

بتادیں گے ف۹ اپنے علم سے اور ہم کچھ غائب نہ تھے اور اس دن تول ضرور ہونی ہے ف۱۰ تو جن

ف۲ بایں خیال کہ شاید لوگ نہ مانیں اور اس سے اعراض کریں اور اس کی تکذیب کے درپے ہوں۔ ف۳ یعنی قرآن شریف، جس میں ہدایت و نور کا بیان ہے۔ زجاج نے کہا کہ اتباع کرو قرآن کا اور اس چیز کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے کیونکہ یہ سب اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا: "مَاۤ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ...الآیہ یعنی جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں اسے اَخذ (قبول) کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ ف۴ اب حکمِ الٰہی کا اتباع ترک کرنے اور اس سے اعراض کرنے کے نتائج پچھلی قوموں کے حالات میں دکھائے جاتے ہیں۔ ف۵ معنی یہ ہیں کہ ہمارا عذاب ایسے وقت آیا جبکہ انہیں خیال بھی نہ تھا یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قَیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت تھے نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی نہ قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے اچانک آ گیا اس سے کفار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسبابِ اَمن و راحت پر مغرور نہ ہوں عذابِ الٰہی جب آتا ہے تو دفعۃً آ جاتا ہے۔ ف۶ عذاب آنے پر اُنہوں نے اپنے جُرم کا اعتراف کیا اور اس وقت اعتراف بھی فائدہ نہیں دیتا۔ ف۷ کہ اُنہوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی۔ ف۸ کہ انہوں نے اپنی اُمتوں کو ہمارے پیام پہنچائے اور اُن اُمتوں نے انہیں کیا جواب دیا۔ ف۹ رسولوں کو بھی اور ان کی اُمتوں کو بھی کہ انہوں نے دنیا میں کیا کیا۔ ف۱۰ اس طرح کہ اللہ عزوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پلّہ اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان وسعت ہے۔ ابن جوزی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی جب میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے پلّوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا: یارب! کس کا مقدور ہے کہ ان کو نیکیوں سے بھر سکے۔ ارشاد ہوا کہ اے داود میں جب اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہوں تو ایک کھجور سے اس کو بھر دیتا ہوں یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہو جائے تو فضلِ الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے۔

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ

کے پلے بھاری ہوئے ف۱۱ وہی مراد کو پہنچے اور جن کے پلے ہلکے ہوئے ف۱۲

فَاُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَ

تو وہی ہیں جنھوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے ف۱۳ اور

لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

بے شک ہم نے تمہیں زمین میں جماؤ (ٹھکانا) دیا اور تمہارے لئے اس میں زندگی کے اسباب بنائے ف۱۴ بہت ہی کم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ

شکر کرتے ہو ف۱۵ اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ

ع ۱ ۸

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖۗ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾

آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس یہ سجدہ والوں میں نہ ہوا

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ

فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا ف۱۶ بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے

مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ

آگ سے بنایا اور اُسے مٹی سے بنایا ف۱۷ فرمایا تو یہاں سے اُتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں

تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ

رہ کر غرور کرے نکل ف۱۸ تو ہے ذلت والوں میں ف۱۹ بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ

ف۱۱ نیکیاں زیادہ ہوئیں ف۱۲ اور ان میں کوئی نیکی نہ ہوئی، یہ کفار کا حال ہوگا جو ایمان سے محروم ہیں اور اس وجہ سے ان کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ ف۱۳ کہ ان کو چھوڑتے تھے جھٹلاتے تھے اور ان کی اطاعت سے منہ موڑتے تھے۔ ف۱۴ اور اپنے فضل سے تمہیں راحتیں دیں باوجود اس کے تم ف۱۵ شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اس کا اظہار ہے اور ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا۔ ف۱۶ مسئلہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا توبیخ کے لئے ہے اور اس لئے کہ شیطان کی مُعانَدت (دشمنی) اور اس کا کفر و کبر اور اپنی اصل پر مُفْتَخِر (فخر کرنے والا) ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے۔ ف۱۷ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل و اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہو اور اس خبیث کا یہ خیال غلط و باطل ہے کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے، فضیلت کا مدار اصل و جوہر پر نہیں بلکہ مالک کی اطاعت و فرمانبرداری پر ہے اور آگ کا مٹی سے افضل ہونا یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ آگ میں طیش و تیزی اور تَرَفُّع (اوپر کی طرف اٹھنا) ہے یہ سبب اِسْتِکبار (تکبر و غرور پیدا کرنے) کا ہوتا ہے اور مٹی سے وقار، حلم و حیا و صبر حاصل ہوتے ہیں مٹی سے مُلک آباد ہوتے ہیں، آگ سے ہلاک، مٹی امانتدار ہے جو چیز اس میں رکھی جائے اس کو محفوظ رکھے اور بڑھائے، آگ فنا کر دیتی ہے باوجود اس کے لطف یہ ہے کہ مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور آگ مٹی کو فنا نہیں کر سکتی علاوہ بریں حماقت و شقاوت ابلیس کی یہ کہ اس نے نص کے موجود ہوتے ہوئے اس کے مقابل قیاس کیا اور جو قیاس کہ نص کے خلاف ہو وہ ضرور مردود۔ ف۱۸ جنت سے کہ یہ جگہ اطاعت و تواضع والوں کی ہے منکر و سرکش کی نہیں۔ ف۱۹ کہ انسان تیری

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ

لوگ اٹھائے جائیں فرمایا تجھے مہلت ہے ف۲۰ بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ

میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا ف۲۱ پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ

ان کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے ف۲۲ اور تو ان میں

اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ

اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ف۲۳ فرمایا یہاں سے نکل جا رَدّ کیا گیا راندہ (دھتکارا) ہوا ضرور جو

تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ

ان میں سے تیرے کہے پر چلا میں تم سب سے جہنم بھردوں گا ف۲۴ اور اے آدم تو اور

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

تیرا جوڑا ف۲۵ جنت میں رہو تو اُس میں سے جہاں چاہو کھاؤ اور اس پیڑ کے پاس نہ جانا

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا

کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو گے پھر شیطان نے ان کے جی (دل) میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے

مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ

ان کی شرم کی چیزیں ف۲۶ جو ان سے چھپی تھیں ف۲۷ اور بولا تمہیں تمہارے رب نے اس

مذمت کرے گا اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی اور یہی تکبر والے کا انجام ہے۔ ف۲۰ اور مدت اس مہلت کی سورۂ حجر میں بیان فرمائی گئی "اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ o اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ" (تو تو مہلت والوں میں ہے اس جانے ہوئے وقت کے دن تک) اور یہ وقت نفخۂ اُولیٰ کا ہے جب سب لوگ مر جائیں گے شیطان نے مُردوں کے زندہ ہونے کے وقت تک کی مہلت چاہی تھی اور اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ موت کی سختی سے بچ جائے یہ قبول نہ ہوا اور نفخۂ اولیٰ تک کی مہلت دی گئی۔ ف۲۱ کہ بنی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور اُنہیں باطل کی طرف مائل کروں، گناہوں کی رغبت دلاؤں، تیری اطاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں۔ ف۲۲ یعنی چاروں طرف سے اُنہیں گھیر کر راہِ راست سے روکوں گا۔ ف۲۳ چونکہ شیطان بنی آدم کو گمراہ کرنے اور مبتلائے شہوات وقبائح کرنے میں اپنی انتہائی سعی خرچ کرنے کا عزم کر چکا تھا اس لئے اُسے گمان تھا کہ وہ بنی آدم کو بہکا لے گا۔ انہیں فریب دے کر خداوندِ عالم کی نعمتوں کے شکر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے روک دے گا۔ ف۲۴ تجھ کو بھی اور تیری ذُرّیت کو بھی اور تیری اطاعت کرنے والے آدمیوں کو بھی سب کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ شیطان کو جنت سے نکال دینے کے بعد حضرت آدم کو خطاب فرمایا جو آگے آتا ہے۔ ف۲۵ یعنی حضرت حوا ف۲۶ یعنی ایسا وسوسہ ڈالا کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں ایک دُوسرے کے سامنے برہنہ ہو جائیں۔ اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ جسم جس کو عورت کہتے ہیں اس کا چھپانا ضروری اور کھولنا منع ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اس کا کھولنا ہمیشہ سے عقل کے نزدیک مذموم اور طبیعتوں کو ناگوار رہا ہے۔ ف۲۷ اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے اب تک ایک دُوسرے کا ستر نہ دیکھا تھا۔

الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَاسَمَهُمَاۤ

پیڑ سے اسی لئے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے ف۲۸ اور ان سے قسم کھائی

اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ

کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں تو اُتار لایا اُنھیں فریب سے ف۲۹ پھر جب انھوں نے وہ پیڑ چکھا

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ

ان پر ان کی شرم کی چیزیں کُھل گئیں ف۳۰ اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپکانے لگے اور

نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ

اُنھیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمھیں اس پیڑ سے منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ

الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ

شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے دونوں نے عرض کی اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو

تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے فرمایا اُترو ف۳۱ تم میں ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ

دوسرے کا دشمن اور تمہیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا

فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَ فِیْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ قَدْ

اسی میں جیؤ گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے اٹھائے جاؤ گے ف۳۲ اے آدم کی اولاد بیشک

ع ۱۵/۹

اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِیْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ

ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو ف۳۳ اور پرہیزگاری کا لباس

ف۲۸ کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو۔ ف۲۹ معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اس لئے آپ نے اس کی بات کا اعتبار کیا۔ ف۳۰ اور جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن چھپا نہ سکا اس وقت تک ان صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دیکھا تھا اور نہ اس وقت تک انہیں اس کی حاجت پیش آئی تھی۔ ف۳۱ اے آدم وحوا! مع اپنی ذریت کے جو تم میں ہے ف۳۲ روز قیامت حساب کے لئے۔ ف۳۳ یعنی ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے اور ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی غرض صحیح ہے۔

ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

وہ سب سے بھلا ف۳۴ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں اے آدم کی اولاد ف۳۵

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا

خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اتروا دیئے ان

لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ

کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں انھیں نظر پڑیں بےشک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ

لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

تم انھیں نہیں دیکھتے ف۳۶ بےشک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ

اور جب کوئی بےحیائی کریں ف۳۷ تو کہتے ہیں ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ف۳۸

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

تم فرماؤ بےشک اللہ بےحیائی کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۙ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ

تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِيْقًا هَدٰى

نرے (خالص) اس کے بندے ہو کر جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ف۳۹ ایک فرقے کو راہ دکھائی ف۴۰

ف۳۴ پرہیزگاری کا لباس ایمان، حیا، نیک خصلتیں، نیک عمل ہیں یہ بےشک لباسِ زینت سے افضل و بہتر ہیں۔ ف۳۵ شیطان کی کیادی (مکاری) اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اس کی عداوت کا بیان فرما کر بنی آدم کو متنبہ اور ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کے وسوسے اور اغواء (بہکاوے) اور اس کی مکاریوں سے بچتے رہیں جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسی فریب کاری کر چکا ہے وہ اُن کی اولاد کے ساتھ کب درگزر کرنے والا ہے۔ ف۳۶ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو ایسا ادراک دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسانوں کو ایسا ادراک نہیں ملا کہ وہ جنوں کو دیکھ سکیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پیر (سما) جاتا ہے۔ حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شیطان ایسا ہے کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے تم اُسے نہیں دیکھ سکتے تو تم ایسے سے مدد چاہو جو اس کو دیکھتا ہو اور وہ اسے نہ دیکھ سکے یعنی اللہ کریم ستار رحیم غفار سے مدد چاہو۔ ف۳۷ اور کوئی قبیح فعل یا گناہ اُن سے صادر ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ مرد عورت ننگے ہو کر کعبہ معظّمہ کا طواف کرتے تھے۔ عطاء کا قول ہے کہ بےحیائی شرک ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر قبیح فعل اور تمام معاصی و کبائر اس میں داخل ہیں اگرچہ یہ آیت خاص ننگے ہو کر طواف کرنے کے بارے میں آئی ہو جب کفار کی ایسی بےحیائی کے کاموں پر اُن کی مذمت کی گئی تو اس پر اُنہوں نے جو کہا وہ آگے آتا ہے۔ ف۳۸ کفار نے اپنے افعالِ قبیحہ کے دو عذر بیان کئے ایک تو یہ کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو یہی فعل کرتے پایا لہٰذا اُن کی اتباع میں یہ بھی کرتے ہیں یہ تو جاہل بدکار کی تقلید ہوئی اور یہ کسی صاحبِ عقل کے نزدیک جائز نہیں۔ تقلید کی جاتی ہے اہلِ علم و تقویٰ کی نہ کہ جاہل گمراہ کی۔ دوسرا عذر ان کا یہ تھا کہ اللہ نے انہیں ان

وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ

اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی وا۴ انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں

دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ

کو والی بنایا و۴۲ اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

جب مسجد میں جاؤ و۴۳ اور کھاؤ اور پیو و۴۴ اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ

اسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی و۴۵ اور پاک

ع ۲ / ۱۰

مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ

رزق و۴۶ تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص

الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ

انہیں کی ہے ہم یونہی مفصّل آیتیں بیان کرتے ہیں و۴۷ علم والوں کے لئے و۴۸ تم فرماؤ میرے

افعال کا حکم دیا ہے یہ محض افتراء و بہتان تھا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ردّ فرماتا ہے **و۳۹** یعنی جیسے اس نے تمہیں عیست سے ہَسْت کیا ایسے ہی بعدِ موت زندہ فرمائے گا یہ اُخروی زندگی کا انکار کرنے والوں پر حجت ہے اور اس سے یہ بھی مُستفاد ہوتا ہے کہ جب اُسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ اعمال کی جزا دے گا تو طاعات وعبادات کو اس کے لئے خالص کرنا ضروری ہے۔ **و۴۰** ایمان و معرفت کی اور انہیں طاعت وعبادت کی توفیق دی۔ **وا۴** وہ کفار ہیں **و۴۲** اُن کی اطاعت کی اُن کے کہے پر چلے اُن کے حکم سے کفر و معاصی کو اختیار کیا۔ **و۴۳** یعنی لباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخلِ زینت ہے۔ **مسئلہ:** اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا، عطر لگانا مُستحب جیسا کہ سَترِ عورت واجب ہے۔ **شانِ نزول:** مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں دن میں مرد اور رات میں عورتیں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے۔ اس آیت کریمہ میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ سترِ عورت نماز وطواف اور ہر حال میں واجب ہے۔ **و۴۴ شانِ نزول:** کلبی کا قول ہے کہ بنی عامر زمانۂ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور چکنائی تو بالکل کھاتے ہی نہ تھے اور اس کو حج کی تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے انہیں دیکھ کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ایسا کرنے کا زیادہ حق ہے اس پر یہ نازل ہوا کہ کھاؤ اور پیو گوشت ہو خواہ چکنائی ہو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو چکنے کے بعد بھی کھاتے رہو یا حرام کی پرواہ نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کی اس کو حرام کرلو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کھا جو چاہے اور پہن جو چاہے اِسراف اور تکبر سے بچتا رہ۔ **مسئلہ:** آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیلِ حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلّمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اِباحت ہے مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیلِ مستقل سے ثابت ہو۔ **و۴۵** خواہ لباس ہو یا اور سامانِ زینت **و۴۶** اور کھانے پینے کی لذیذ چیزیں۔ **مسئلہ:** آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے کہ جس کی حرمت پر نَص وارد نہ ہوئی ہو۔ (خازن) تو جو لوگ توشہ گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی، سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کرکے گنہگار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت وضلالت ہے۔ **و۴۷** جن سے حلال وحرام کے احکام معلوم ہوں۔ **و۴۸** جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ "وَاحِدٌ لَا شَرِيْكَ لَهٗ" ہے وہ جو حرام کرے وہی حرام ہے۔

رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ

رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں ف۴۹ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی

وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا

اور یہ ف۵۰ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اُتاری اور یہ ف۵۱ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

کا علم نہیں رکھتے اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۵۲ تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

پیچھے ہو نہ آگے اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں ف۵۳

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

میری آیتیں پڑھتے تو جو پرہیزگاری کرے ف۵۴ اور سنورے ف۵۵ تو اس پر نہ کچھ خوف اور نہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ

کچھ غم اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا وہ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى

دوزخی ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے

اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ

اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں انھیں ان کے نصیب کا لکھا پہونچے گا ف۵۶

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ

یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے ف۵۷ ان کی جان نکالنے آئیں تو ان سے کہتے ہیں کہاں ہیں وہ جن کو تم

ف۴۹ یہ خطاب مشرکین سے ہے جو برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام کر لیتے تھے اُن سے فرمایا جاتا ہے کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام نہیں کیں اور اُن سے اپنے بندوں کو نہیں روکا جن چیزوں کو اس نے حرام فرمایا وہ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے، ان میں سے بے حیائیاں ہیں جو کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی قولی ہوں یا فعلی۔ ف۵۰ حرام کیا ف۵۱ حرام کیا ف۵۲ وقتِ معین جس پر مہلت ختم ہو جاتی ہے۔ ف۵۳ مفسرین کے اس میں دو قول ہیں: ایک تو یہ کہ رُسُل سے تمام مُرسلین مراد ہیں۔ دُوسرا یہ کہ خاص سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہے۔ ف۵۴ ممنوعات سے بچے ف۵۵ طاعات وعبادات بجالائے ف۵۶ یعنی جتنی عمر اور روزی اللہ نے ان کے لئے لکھ دی ہے ان کو پہنچے گی۔

ف۵۷ ملک الموت اور اُن کے اعوان (دوسرے مددگار فرشتے) ان لوگوں کی عمریں اور روزیاں پوری ہونے کے بعد۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا

اللہ کے سوا پوجتے تھے کہتے ہیں وہ ہم سے گم گئے ف۵۸ اور اپنی جانوں پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ

كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ

کافر تھے اللہ ان سے ف۵۹ فرماتا ہے کہ تم سے پہلے جو اور جماعتیں جن اور آدمیوں کی

وَ الْاِنْسِ فِی النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا

آگ میں گئیں انھیں میں جاؤ جب ایک گروہ ف۶۰ داخل ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے ف۶۱ یہاں تک کہ جب

ادَّارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا

سب اس میں جا پڑے تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے ف۶۲ اے رب ہمارے انھوں نے ہم کو بہکایا تھا

فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

تو انھیں آگ کا دونا (دگنا) عذاب دے فرمائے گا سب کو دونا ہے ف۶۳ مگر تمہیں خبر نہیں ف۶۴

وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا

اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم کچھ ہم سے اچھے نہ رہے ف۶۵ تو چکھو

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا

عذاب بدلہ اپنے کیے کا ف۶۶ وہ جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

ع ۸

وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

اور ان کے مقابل تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے ف۶۷ اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں

حَتّٰى یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۰﴾

جب تک سوئی کے ناکے اونٹ نہ داخل ہو ف۶۸ اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ف۶۹

ف۵۸ ان کا کہیں نام و نشان ہی نہیں ف۵۹ ان کافروں سے روزِ قیامت ف۶۰ دوزخ میں ف۶۱ جو اس کے دین پر تھا تو مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے اور یہود یہودیوں پر اور نصاریٰ نصاریٰ پر ف۶۲ یعنی پہلوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے کہیں گے ف۶۳ کیونکہ پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور پچھلے بھی ایسے ہی ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور گمراہوں کا ہی اتباع کرتے رہے۔ ف۶۴ کہ تم میں سے ہر فریق کے لئے کیسا عذاب ہے۔ ف۶۵ کفر و ضلال میں دونوں برابر ہیں۔ ف۶۶ کفر کا اور اعمالِ خبیثہ کا۔ ف۶۷ نہ ان کے اعمال کے لئے نہ ان کی ارواح کے لئے کیونکہ ان کے اعمال و ارواح دونوں خبیث ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور مومنین کی ارواح کے لئے کھولے جاتے ہیں۔ ابن جریج نے کہا کہ آسمان کے دروازے نہ کافروں کے اعمال کے لئے کھولے جائیں نہ ارواح کے لئے یعنی نہ زندگی میں ان کا عمل ہی آسمان پر جا سکتا ہے نہ بعد موت روح۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔ ف۶۸ اور یہ

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی

انھیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا ف۷۰ اور ظالموں کو ہم ایسا ہی

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

بدلہ دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور طاقت بھر اچھے کام کیے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ

وُسْعَهَاۤ ۫ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا

بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے

فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ

سینوں میں سے کینے کھینچ لئے ف۷۱ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ف۷۲ سب خوبیاں اللہ کو

الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی ف۷۳ اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ نہ دکھاتا بے شک

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا

ہمارے رب کے رسول حق لائے ف۷۴ اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی ف۷۵

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ

صلہ تمہارے اعمال کا اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا

ہمیں تو مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا ف۷۶ تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے ف۷۷ سچا وعدہ تمہیں دیا تھا بولے

محال تو کفار کا جنت میں داخل ہونا محال کیونکہ محال پر جو موقوف ہو وہ محال ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے۔ ف۶۹ مجرمین سے یہاں کفار مراد ہیں کیونکہ اُوپر ان کی صفت میں آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔ ف۷۰ یعنی اُوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ ف۷۱ جو دنیا میں ان کے درمیان تھے اور طبیعتیں صاف کر دی گئیں اور ان میں آپس میں نہ باقی رہی مگر محبت و مودّت (پیار)۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہم اہلِ بدر کے حق میں نازل ہوا اور یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان میں سے ہوں جن کے حق میں اللہ تعالٰی نے "وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ" فرمایا۔ حضرت علی مرتضٰی کے اس ارشاد نے رفض (رافضیوں کے عقیدے) کی بیخ و بنیاد کا قلع قمع کر دیا۔ ف۷۲ مؤمنین جنت میں داخل ہوتے وقت ف۷۳ اور ہمیں ایسے عمل کی توفیق دی جس کا یہ اجر و ثواب ہے اور ہم پر فضل و رحمت فرمائی اور اپنے کرم سے عذابِ جہنم سے محفوظ کیا۔ ف۷۴ اور جو انہوں نے ہمیں دنیا میں ثواب کی خبریں دیں وہ سب ہم نے عیاں دیکھ لیں ان کی ہدایت ہمارے لئے کمال لطف و کرم تھا۔ ف۷۵ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے ایک ندا کرنے والا پکارے گا تمہارے لئے زندگانی ہے کبھی نہ مرو گے، تمہارے لئے تندرستی ہے کبھی بیمار نہ ہو گے، تمہارے لئے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہو گے۔ جنت کو میراث فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ وہ محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوئی۔ ف۷۶ اور رسولوں نے فرمایا تھا کہ ایمان و طاعت پر اجر و ثواب پاؤ گے۔ ف۷۷ کفر و نافرمانی پر عذاب کا۔

نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِیْنَ

ہاں اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر جو

یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ

اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ف۷۸ اور اسے کجی چاہتے ہیں ف۷۹ اور آخرت کا

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ بَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ

انکار رکھتے ہیں اور جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے ف۸۰ اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے ف۸۱ کہ دونوں فریق کو

كُلًّاۢ بِسِیْمٰىهُمْ ۚ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ قف لَمْ

ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ف۸۲ اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ سلام تم پر یہ ف۸۳

یَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ

جنت میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں اور جب ان کی ف۸۴ آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں

النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۷﴾ ع وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ

گی کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر اور اعراف والے

الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ

کچھ مردوں کو ف۸۵ پکاریں گے جنھیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں کہیں گے تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا

وقف لازم

ع ۵ / ۱۲

ف۷۸ اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں۔ ف۷۹ یعنی یہ چاہتے ہیں کہ دینِ الٰہی کو بدل دیں اور جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے اس میں تغیّر ڈال دیں۔ (خازن) ف۸۰ جس کو اَعراف کہتے ہیں۔ ف۸۱ یہ کس طبقہ کے ہوں گے اس میں بہت مختلف اقوال ہیں: ایک قول تو یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اَعراف پر ٹھہرے رہیں گے جب اہلِ جنت کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سلام کریں گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے یارب! ہمیں ظالم قوم کے ساتھ نہ کر۔ آخر کار جنت میں داخل کئے جائیں گے، ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شہید ہوئے مگر ان کے والدین ان سے ناراض تھے وہ اَعراف میں ٹھہرائے جائیں گے، ایک قول یہ ہے: جو لوگ ایسے ہیں کہ اُن کے والدین میں سے ایک اُن سے راضی ہو، ایک ناراض وہ اَعراف میں رکھے جائیں گے۔ ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ اَعراف کا مرتبہ اہلِ جنت سے کم ہے۔ مجاہد کا قول یہ ہے: اَعراف میں صلحاء، فقہاء، علماء ہوں گے اور ان کا وہاں قیام اس لئے ہوگا کہ دوسرے اُن کے فضل و شرف کو دیکھیں۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اَعراف میں انبیاء ہوں گے اور وہ اس مکانِ عالی میں تمام اہلِ قیامت پر ممتاز کئے جائیں گے اور ان کی فضیلت اور رتبۂ عالیہ کا اظہار کیا جائے گا تاکہ جنتی اور دوزخی ان کو دیکھیں اور وہ ان سب کے اَحوال اور ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کریں۔ ان قولوں پر اصحابِ اَعراف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہوں گے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں۔ ان تمام اقوال میں کچھ تناقض (ٹکراؤ) نہیں ہے اس لئے کہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اَعراف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرانے کی حکمت جُدا گانہ ہو۔ ف۸۲ دونوں فریق سے جنتی اور دوزخی مراد ہیں جنتیوں کے چہرے سفید اور تر و تازہ ہوں گے اور دوزخیوں کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی یہی اُن کی علامتیں ہیں۔ ف۸۳ اَعراف والے ابھی تک ف۸۴ اَعراف والوں کی ف۸۵ کفار میں سے۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ

اور وہ جو تم غرور کرتے تھے وٹ۸۶ کیا یہ ہیں وہ لوگ وٹ۸۷ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان کو اپنی رحمت کچھ

بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾

نہ کرے گا وٹ۸۸ ان سے تو کہا گیا کہ جنت میں جاؤ نہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ

اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو

اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ۙ

یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا وٹ۸۹ کہیں گے بے شک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ

جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا وٹ۹۰ اور دنیا کی زیست نے انھیں فریب دیا وٹ۹۱

فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

تو آج ہم انھیں چھوڑ دیں گے جیسا انھوں نے اس دن کے ملنے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے

يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً

انکار کرتے تھے اور بے شک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے وٹ۹۲ جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مفصّل کیا ہدایت و رحمت

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ

ایمان والوں کے لئے کاہے کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس کی کہ اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا بتایا انجام واقع ہو گا وٹ۹۳

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ

بول اٹھیں گے وہ جو اسے پہلے سے بھلائے بیٹھے تھے وٹ۹۴ کہ بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے

وٹ۸۶ اور اہلِ اَعْراف غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کرکے کفار سے کہیں گے وٹ۸۷ جن کو تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور وٹ۸۸ اب دیکھ لو کہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں۔ وٹ۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اَعْراف والے جنت میں چلے جائیں گے تو دوزخیوں کو بھی طمع دامن گیر ہوگی اور وہ عرض کریں گے: یارب! جنت میں ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت فرما کہ ہم انہیں دیکھیں اُن سے بات کریں، اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رشتہ داروں کو جنت کی نعمتوں میں دیکھیں گے اور پہچانیں گے لیکن اہلِ جنت ان دوزخی رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ دوزخیوں کے منہ کالے ہوں گے، صورتیں بگڑ گئی ہوں گی تو وہ جنتیوں کو نام لے لے کر پکاریں گے کوئی اپنے باپ کو پکارے گا، کوئی بھائی کو اور کہے گا میں جل گیا مجھ پر پانی ڈالو اور تمہیں اللہ نے دیا ہے کھانے کو دو، اس پر اہلِ جنت وٹ۹۰ کہ حلال و حرام میں اپنی ہوائے نفس کے تابع ہوئے جب ایمان کی طرف انہیں دعوت دی گئی مسخرگی کرنے لگے۔ وٹ۹۱ اس کی لذتوں میں آخرت کو بھول گئے۔ وٹ۹۲ قرآن شریف وٹ۹۳ اور وہ روزِ قیامت ہے۔ وٹ۹۴ نہ اس پر ایمان لاتے تھے نہ اس کے مطابق

فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَاۤ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِیْ كُنَّا

تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں کہ پہلے کاموں کے خلاف

نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع

کام کریں و۹۵ بے شک انھوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور ان سے کھوئے گئے جو بہتان اٹھاتے تھے و۹۶

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین و۹۷ چھ دن میں بنائے و۹۸ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے و۹۹ رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج

وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ

اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت

اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ

والا ہے اللہ رب سارے جہان کا اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے

الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾ۚ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ

اُسے پسند نہیں و۱۰۰ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ و۱۰۱ اس کے سنورنے کے بعد و۱۰۲ اور اس سے دعا کرو

عمل کرتے تھے۔ و۹۵ یعنی بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت اور نافرمانی کے طاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں مگر نہ اُنہیں شفاعت میسر آئے گی نہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں گے۔ و۹۶ اور جھوٹ بکتے تھے کہ بُت خدا کے شریک ہیں اور اپنے پجاریوں کی شفاعت کریں گے اب آخرت میں اُنہیں معلوم ہوگیا کہ ان کے یہ دعوے جھوٹے تھے۔ و۹۷ مع ان تمام چیزوں کے جوان کے درمیان ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا: ”وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ“۔ و۹۸ چھ دن سے دنیا کے چھ دنوں کی مقدار مراد ہے کیونکہ یہ دن تو اس وقت تھے نہیں، آفتاب ہی نہ تھا جس سے دن ہوتا اور اللہ تعالٰی قادر تھا کہ ایک لمحہ میں یا اس سے کم میں پیدا فرماتا لیکن اتنے عرصہ میں اُن کی پیدائش فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے اور اس سے بندوں کو اپنے کاموں میں تدریج اختیار کرنے کا سبق ملتا ہے۔ و۹۹ یہ استواء مُتشابہات میں سے ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ کی اس سے جو مراد ہے حق ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول اور اس پر ایمان لانا واجب۔ حضرت مُترجم قُدِّسَ سِرُّہ نے فرمایا نیا اس کے معنی یہ ہیں کہ آفرینش (کائنات) کا خاتمہ عرش پر جا ٹھہرا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَسْرَارِ كِتَابِهٖ۔ و۱۰۰ دعا اللہ تعالٰی سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخلِ عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز ومحتاج اور اپنے پروردگار کو حقیقی قادر وحاجت روا اعتقاد کرتا ہے، اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہوا: ”اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ“ (یعنی دعا عبادت کا مغز ہے) تضرع سے اظہارِ عجز وخشوع مراد ہے اور ادبِ دُعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو۔ حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دُعا کرنا علانیہ دُعا کرنے سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے۔ مسئلہ: اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اخفاء، بعض کہتے ہیں کہ اخفا افضل ہے کیونکہ وہ ریا سے بہت دور ہے، بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبتِ عبادت پیدا ہوتی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اِخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ ریا نہ ہو تو اظہار افضل ہے۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے، نماز فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور

خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ هُوَ

ڈرتے اور طمع کرتے بےشک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے اور وہی ہے

الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ

کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ف۱۰۳ یہاں تک کہ جب اٹھالائیں

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ

بھاری بادل ہم نے اسے کسی مُردہ شہر کی طرف چلایا ف۱۰۴ پھر اس سے پانی اُتارا پھر اس سے

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

طرح طرح کے پھل نکالے اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے ف۱۰۵ کہیں تم نصیحت مانو

وَ الْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ الَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ

اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے ف۱۰۶ اور جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا

اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا

مگر تھوڑا بمشکل ف۱۰۷ ہم یونہی طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں ف۱۰۸ اُن کے لئے جو احسان مانیں بیشک ہم نے

ع ۵ ۱۴

نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ

نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۱۰۹ تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۱۱

زکوٰۃ کا اظہار کر کے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اخفاء افضل ہے۔ دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے۔ ف۱۰۱ کفر و معصیت و ظلم کر کے ف۱۰۲ انبیاء کے تشریف لانے، حق کی دعوت فرمانے، احکام بیان کرنے، عدل قائم فرمانے کے بعد۔ ف۱۰۳ بارش کا۔ اور رحمت سے یہاں مینہ مراد ہے۔ ف۱۰۴ جہاں بارش نہ ہوئی تھی سبزہ نہ جما تھا۔ ف۱۰۵ یعنی جس طرح مردہ زمین کو ویرانی کے بعد زندگی عطا فرماتا اور اس کو سرسبز اور شاداب فرماتا ہے اور اس میں کھیتی درخت پھل پھول پیدا کرتا ہے ایسے ہی مُردوں کو قبروں سے زندہ کر کے اُٹھائے گا کیونکہ جو خشک لکڑی سے تروتازہ پھل پیدا کرنے پر قادر ہے اُسے مُردوں کا زندہ کرنا کیا بعید ہے، قدرت کی یہ نشانی دیکھ لینے کے بعد عاقل، سلیم الحواس کو مردوں کے زندہ کئے جانے میں کچھ تردُّد باقی نہیں رہتا۔ ف۱۰۶ یہ مؤمن کی مثال ہے جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اور اس میں پھول پھل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح جب مومن کے دل پر قرآنی انوار کی بارش ہوتی ہے تو وہ اس سے نفع پاتا ہے ایمان لاتا ہے طاعات و عبادات سے پھلتا پھولتا ہے۔ ف۱۰۷ یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآن پاک سے مُنتفع (فائدہ حاصل کرنے والا) نہیں ہوتا۔ ف۱۰۸ جو توحید و ایمان پر حجت و برہان ہیں۔ ف۱۰۹ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام لَمَک ہے وہ مُتَوشَلَخ کے وہ اَخْنُوخ علیہ السلام کے فرزند ہیں اَخْنُوخ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے، حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام چالیس یا پچاس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز فرمائے گئے۔ آیاتِ بالا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دلائل قدرت و غرائب صنعت بیان فرمائے جن سے اس کی توحید و ربوبیت ثابت ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اُٹھنے اور زندہ ہونے کی صحت پر دلائل قاطعہ قائم کئے اس کے بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرماتا ہے اور اُن کے ان معاملات کا جو انہیں اُمتوں کے ساتھ پیش آئے۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ فقط آپ ہی کی قوم نے قبولِ حق سے اعراض نہیں کیا بلکہ پہلی اُمتیں بھی اعراض کرتی رہیں اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا انجام دنیا میں ہلاک اور آخرت میں عذابِ عظیم ہے اس سے

اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ (٥٩) قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا

بے شک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۱۲ اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم

لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (٦٠) قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ

تمہیں کُھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں

رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ (٦١) اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ

میں تو ربّ العالمین کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا

وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (٦٢) اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ

اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے اور کیا تمہیں اس کا اچنبھا (تعجب) ہوا کہ تمہارے پاس

رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (٦٣)

تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت ف۱۱۳ کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

تو انھوں نے اسے ف۱۱۴ جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور جو ف۱۱۵ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو

بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ (٦٤) ع وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ

ڈبو دیا بے شک وہ اندھا گروہ تھا ف۱۱۶ اور عاد کی طرف ف۱۱۷ ان کی برادری سے ہود کو بھیجا ف۱۱۸ کہا

یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (٦٥) قَالَ

اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۱۱۹ اس

ع ٨ / ٦ / ١٥

ظاہر ہے کہ انبیاء کی تکذیب کرنے والے غضبِ الٰہی کے سزاوار ہوتے ہیں جو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرے گا اس کا بھی یہی انجام ہوگا۔ انبیاء کے ان تذکروں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی زبردست دلیل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اُمّی تھے پھر آپ کا ان واقعات کو تفصیلاً بیان فرمانا بالخصوص ایسے ملک میں جہاں اہلِ کتاب کے علماء بکثرت موجود تھے اور سرگرم مخالفت بھی تھے ذرا سی بات پاتے تو بہت شور مچاتے وہاں حضور کا ان واقعات کو بیان فرمانا اور اہلِ کتاب کا ساکت و حیران رہ جانا صریح دلیل ہے کہ آپ نبیِّ برحق ہیں اور پروردگارِ عالم نے آپ پر علوم کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

ف۱۱۰ وہی مستحقِ عبادت ہے ف۱۱۱ تو اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ ف۱۱۲ روزِ قیامت کا یا روزِ طوفان کا اگر تم میری نصیحت قبول نہ کرو اور راہِ راست پر نہ آؤ۔ ف۱۱۳ جس کو تم خوب جانتے اور اس کے نسب کو پہچانتے ہو۔ ف۱۱۴ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ف۱۱۵ اُن پر ایمان لائے اور ف۱۱۶ جسے حق نظر نہ آتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ اُن کے دل اندھے تھے نورِ معرفت سے، اُن کو بہرہ نہ تھا۔ ف۱۱۷ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عادِ ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اُسی کو ثمود کہتے ہیں، ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ (جمل) ف۱۱۸ ہود علیہ السلام نے ف۱۱۹ اللہ کے عذاب کا۔

الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ

کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمہیں جھوٹوں

مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ

میں گمان کرتے ہیں ف۱۲۰ کہا اے میری قوم مجھے بے وقوفی سے کیا علاقہ (تعلق) میں تو پروردگار

رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٧﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿٦٨﴾

عالَم کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا معتمد خیرخواہ ہوں ف۱۲۱

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْؕ

اور کیا تمہیں اس کا اچنبھا (تعجب) ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے

وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ

اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا ف۱۲۲ اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ

بَصْۜطَةًۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ

بڑھایا ف۱۲۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۲۴ کہ کہیں تمہارا بھلا ہو بولے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو ف۱۲۵ کہ

اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ

ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ف۱۲۶ ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں تو لاؤ ف۱۲۷ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر

مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌؕ

سچے ہو کہا ف۱۲۸ ضرور تم پر تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا ف۱۲۹

ف۱۲۰ یعنی رسالت کے دعویٰ میں سچا نہیں جانتے۔ ف۱۲۱ کفار کا حضرت ہود علیہ السلام کی جناب میں یہ گستاخانہ کلام کہ تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں جھوٹا گمان کرتے ہیں انتہا درجہ کی بے ادبی اور کمینگی تھی اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انہیں سخت ترین جواب دیا جاتا مگر آپ نے اپنے اخلاق و ادب اور شانِ حلم سے جو جواب دیا اس میں شانِ مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی اور اُن کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی۔ اس سے دنیا کو سبق ملتا ہے کہ سُفَہاء (بے وقوف) اور بدخصال (بُرے) لوگوں سے اس طرح مخاطبہ (کلام) کرنا چاہیے مَعَ هٰذا (اس کے ساتھ) آپ نے اپنی رسالت اور خیر خواہی و امانت کا ذکر فرمایا۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہلِ علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔ ف۱۲۲ یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے ف۱۲۳ اور بہت زیادہ قوت وطولِ قامت عنایت کیا ف۱۲۴ اور ایسے مُنْعِم (نعمت عطا فرمانے والے) پر ایمان لاؤ اور طاعات و عبادات بجالا کر اس کے احسان کی شکر گزاری کرو ف۱۲۵ یعنی اپنے عبادت خانہ سے۔ حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کی بستی سے علیحدہ ایک تنہائی کے مقام میں عبادت کیا کرتے تھے، جب آپ کے پاس وحی آتی تو قوم کے پاس آ کر سنا دیتے۔ ف۱۲۶ بُت ف۱۲۷ وہ عذاب ف۱۲۸ حضرت ہود علیہ السلام نے ف۱۲۹ اور تمہاری سرکشی سے تم پر عذاب آنا واجب و لازم ہوگیا۔

اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا

کیا مجھ سے خالی ان ناموں میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ف۱۳۰ اللّٰہ نے ان کی کوئی

مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ

سند نہ اُتاری تو راستہ دیکھو ف۱۳۱ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں تو ہم نے اُسے اور اس

وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ مَا

کے ساتھ والوں کو ف۱۳۲ اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی ف۱۳۳ اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ف۱۳۴ تھے ان کی جڑ کاٹ دی ف۱۳۵ اور وہ

كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ ع وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا

ایمان والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ف۱۳۶ ان کی برادری سے صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللّٰہ کو

ع ۹ ۱۲ وقف لازم

ف۱۳۰ اور انہیں پوجنے لگے اور معبود ماننے لگے باوجودیکہ ان کی کچھ حقیقت ہی نہیں ہے اور اُلوہیّت کے معنی سے قطعاً خالی و عاری ہیں۔ ف۱۳۱ عذابِ الٰہی کا ف۱۳۲ جو اُن کے متّبع تھے اور ان پر ایمان لائے تھے ف۱۳۳ اس عذاب سے جو قومِ ہود پر اُترا۔ ف۱۳۴ اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتے ف۱۳۵ اور اس طرح ہلاک کر دیا کہ ان میں ایک بھی نہ بچا۔ مختصر واقعہ یہ ہے کہ قومِ عاد احقاف میں رہتی تھی جو عُمان و حَضرَ مَوت کے درمیان علاقہ یمن میں ایک ریگستان ہے انہوں نے زمین کو فِسق سے بھر دیا تھا اور دنیا کی قوموں کو اپنی جفا کاریوں سے اپنے زورِ قوت کے زُعم میں پامال کر ڈالا تھا یہ لوگ بُت پرست تھے اُن کے ایک بُت کا نام صُداء، ایک کا صُمُود، ایک کا ہَباء تھا۔ اللّٰہ تعالٰی نے ان میں حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، آپ نے اُنہیں توحید کا حکم دیا شرک و بت پرستی اور ظلم و جفا کاری کی ممانعت کی اس پر وہ لوگ منکر ہوئے آپ کی تکذیب کرنے لگے اور کہنے لگے: ہم سے زیادہ زور آور کون ہے، چند آدمی اُن میں سے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تھوڑے تھے اور اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے ان مومنین میں سے ایک شخص کا نام مَرثَد ابن سَعد بن عُفَیر تھا وہ اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے جب قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اور زمین میں فساد کیا اور ستم گاریوں میں زیادتی کی اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں معلوم ہوتا تھا کہ اُنہیں گمان ہے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ ہی رہیں گے جب اُن کی نوبت یہاں تک پہنچی تو اللّٰہ تعالٰی نے بارش روک دی تین سال بارش نہ ہوئی اب وہ بہت مصیبت میں مبتلا ہوئے اور اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت نازل ہوتی تھی تو لوگ بیت اللّٰہِ الحرام میں حاضر ہو کر اللّٰہ تعالٰی سے اس کے دفع کی دعا کرتے تھے اسی لئے ان لوگوں نے ایک وفد بیت اللّٰہ کو روانہ کیا اس وفد میں قَیل بن عنز اور نعیم بن ہزّال اور مَرثَد بن سَعد تھے یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں عَمالیق کی سکونت تھی اور ان لوگوں کا سردار مُعاویہ بن بکر تھا اس شخص کا ننہال قومِ عاد میں تھا اسی علاقہ (تعلق) سے یہ وفد مکہ مکرمہ کے حوالی (گردو نواح) میں معاویہ بن بکر کے یہاں مقیم ہوا اس نے ان لوگوں کا بہت اکرام کیا نہایت خاطر و مدارات کی یہ لوگ وہاں شراب پیتے اور باندیوں کا ناچ دیکھتے تھے اس طرح انہوں نے عیش و نشاط میں ایک مہینہ بسر کیا معاویہ کو خیال آیا کہ یہ لوگ تو راحت میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے جو وہاں گرفتارِ بلا ہے مگر معاویہ بن بکر کو یہ خیال بھی تھا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے تو شاید وہ یہ خیال کریں کہ اب اس کو میزبانی گراں گزرنے لگی ہے اس لئے اُس نے گانے والی باندی کو ایسے اشعار دیئے جن میں قومِ عاد کی حاجت کا تذکرہ تھا جب باندی نے وہ نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم اس قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کے لئے مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں، اب اُنہیں خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر قوم کے لئے پانی برسنے کی دعا کریں، اس وقت مَرثَد بن سَعد نے کہا کہ اللّٰہ کی قسم! تمہاری دعا سے پانی نہ برسے گا لیکن اگر تم اپنے نبی کی اطاعت کرو اور اللّٰہ تعالٰی سے توبہ کرو تو بارش ہو گی اور اس وقت مَرثَد نے اپنے اسلام کا اظہار کر دیا ان لوگوں نے مَرثَد کو چھوڑ دیا اور خود مکہ مکرمہ جا کر دعا کی اللّٰہ تعالٰی نے تین اَبر (بادل) بھیجے ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آسمان سے ندا ہوئی کہ اے قَیل! اپنے اور اپنی قوم کے لئے ان میں سے ایک اَبر اختیار کر۔ اس نے ابر سیاہ کو اختیار کیا بایں خیال کہ اس سے بہت پانی برسے گا۔ چنانچہ وہ اَبر قومِ عاد کی طرف چلا اور وہ لوگ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے مگر اس میں سے ایک ہوا چلی وہ اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی تھی یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے اور اپنے دروازے بند کر لئے مگر ہوا کی تیزی سے بچ نہ سکے اُس نے دروازے بھی اکھیڑ دیئے اور ان لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا اور قدرتِ الٰہی سے سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنہوں نے اُن کی لاشوں کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا حضرت ہود مومنین کو لے کر قوم سے جدا ہو گئے تھے اس لئے وہ سلامت

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ

پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے وف۱۳۷ روشن دلیل آئی وف۱۳۸ یہ

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

اللہ کا ناقہ ہے وف۱۳۹ تمہارے لئے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ وف۱۴۰

فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ

کہ تمہیں درد ناک عذاب آلے گا اور یاد کرو وف۱۴۱ جب تم کو عاد کا جانشین

عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ

کیا اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو وف۱۴۲ اور پہاڑوں میں

الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ

مکان تراشتے ہو وف۱۴۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو وف۱۴۴ اور زمین میں فساد مچاتے

مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ

نہ پھرو اس کی قوم کے تکبر والے کمزور

اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

مسلمانوں سے بولے کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا

بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں وف۱۴۵ متکبر بولے جس

بِالَّذِیْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ

پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے پس وف۱۴۶ ناقہ کی کوچیں (قدم) کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی

رہے قوم کے ہلاک ہونے کے بعد ایمانداروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آخر عمر شریف تک وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے۔ وف۱۳۶ جو حجاز و شام کے درمیان سرزمینِ حجر میں رہتے تھے۔ وف۱۳۷ میرے صِدقِ نبوت پر وف۱۳۸ جس کا بیان یہ ہے کہ وف۱۳۹ جو نہ کسی پیٹھ میں رہا نہ کسی پیٹ میں نہ کسی نر سے پیدا ہوا نہ مادہ سے نہ حمل میں رہا نہ اس کی خِلقت تدریجاً (درجہ بدرجہ پیدائش) کمال کو پہنچی بلکہ طریقہ عادِیہ کے خلاف وہ پہاڑ کے ایک پتھر سے دفعۃً پیدا ہوا اس کی یہ پیدائش معجزہ ہے پھر وہ ایک دن پانی پیتا ہے اور تمام قبیلہ ثمود ایک دن۔ یہ بھی معجزہ ہے کہ ایک ناقہ ایک قبیلہ کے برابر پی جائے اس کے علاوہ اس کے پینے کے روز اس کا دودھ دوہا جاتا تھا اور وہ اتنا ہوتا تھا کہ تمام قبیلہ کو کافی ہو اور پانی کے قائم مقام ہو جائے یہ بھی معجزہ اور تمام وحوش و حیوانات اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے یہ بھی معجزہ۔ اتنے معجزات حضرت صالح علیہ السلام کے صِدقِ نبوت کی زبردست حجتیں ہیں۔ وف۱۴۰ نہ مارو نہ ہنکاؤ اگر ایسا کیا تو یہی نتیجہ ہوگا وف۱۴۱ اے قومِ ثمود! وف۱۴۲ موسم گرما میں آرام کرنے کے لئے وف۱۴۳ موسم سرما کے لئے وف۱۴۴ اور اس کا شکر بجالاؤ۔ وف۱۴۵ ان کے دین کو قبول کرتے ہیں اُن کی رسالت کو مانتے ہیں۔ وف۱۴۶ قوم ثمود نے۔

وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور بولے اے صالح ہم پر لے آؤ ف۱۴۷ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

تو اُنھیں زلزلہ نے آلیا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے رہ گئے تو صالح نے اُن سے منہ پھیرا ف۱۴۸

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا

اور کہا اے میری قوم بے شک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم

تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ

خیر خواہوں کے غرضی (پسند کرنے والے) ہی نہیں اور لوط کو بھیجا ف۱۴۹ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو

مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ

شہوت سے جاتے ہو ف۱۵۰ عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ف۱۵۱ اور اس کی

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ

قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ ان ف۱۵۲ کو اپنی بستی سے نکال دو یہ

ف۱۴۷ وہ عذاب ف۱۴۸ جبکہ اُنہوں نے سرکشی کی۔ منقول ہے کہ اُن لوگوں نے چہار شنبہ (بدھ) کو ناقہ کی کونچیں کاٹی تھیں تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس کے بعد تین روز زندہ رہو گے پہلے روز تمہارے سب کے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ تیسرے روز سیاہ چوتھے روز عذاب آئے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یکشنبہ (اتوار) کو دوپہر کے قریب آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اُن لوگوں کے دل پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے۔ ف۱۴۹ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھتیجے ہیں آپ اہلِ سدُوم کی طرف بھیجے گئے اور جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرزمینِ فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام اُرْدُن میں اُترے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہلِ سدُوم کی طرف مبعوث کیا آپ ان لوگوں کو دینِ حق کی دعوت دیتے تھے اور فعلِ بد سے روکتے تھے جیسا کہ آیت شریف میں ذکر آتا ہے۔ ف۱۵۰ یعنی اُن کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو۔ ف۱۵۱ کہ حلال کو چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوئے اور ایسے خبیث فعل کا ارتکاب کیا۔ انسان کو شہوت بقائے نسل اور دنیا کی آبادی کے لئے دی گئی ہے اور عورتیں محلِ شہوت و موضعِ نسل بنائی گئی ہیں کہ اُن سے بطریقۂ معروف حسبِ اجازتِ شرع اولاد حاصل کی جائے، جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصدِ صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل رہتا ہے نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے۔ علمائے سِیَر واَخبار کا بیان ہے کہ قومِ لوط کی بستیاں نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور وہاں غلّے اور پھل بکثرت پیدا ہوتے تھے زمین کا دوسرا خطّہ اس کا مثل نہ تھا اس لئے جابجا سے لوگ یہاں آتے تھے اور انہیں پریشان کرتے تھے ایسے وقت میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور اُن سے کہنے لگا کہ اگر تم مہمانوں کی اس کثرت سے نجات چاہتے ہو تو جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ بدفعلی کرو اس طرح یہ فعلِ بد انہوں نے شیطان سے سیکھا اور ان میں رائج ہوا۔ ف۱۵۲ یعنی حضرت لوط اور اُن کے متبعین۔

أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٨٢﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ

لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں ف۱۵۳ تو ہم نے اسے ف۱۵۴ اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانے

الْغَابِرِينَ ﴿٨٣﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

والوں میں ہوئی ف۱۵۵ اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا ف۱۵۶ تو دیکھو کیسا انجام ہوا

الْمُجْرِمِينَ ﴿٨٤﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا

مجرموں کا ف۱۵۷ اور مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا ف۱۵۸ کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت

اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا

کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی ف۱۵۹ تو

الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي

ناپ اور تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو ف۱۶۰ اور زمین میں

الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَ

انتظام کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ اور

لَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ

ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو ف۱۶۱ جو

آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ

اس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو (ٹیڑھا راستہ ڈھونڈو) اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اس نے تمہیں بڑھا دیا ف۱۶۲

وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ

اور دیکھو ف۱۶۳ فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم میں ایک گروہ

ف۱۵۳ اور پاکیزگی ہی اچھی ہوتی ہے وہی قابلِ مدح ہے لیکن اس قوم کا ذوق اتنا خراب ہو گیا تھا کہ انہوں نے اس صفتِ مدح کو عیب قرار دیا۔ ف۱۵۴ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو ف۱۵۵ وہ کافرہ تھی اور اُس قوم سے محبت رکھتی تھی۔ ف۱۵۶ عجیب طرح کا جس میں ایسے پتھر برسے کہ گندھک اور آگ سے مرکب تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ بستی میں رہنے والے جو وہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیئے گئے اور جو سفر میں تھے وہ اس بارش سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۵۷ مجاہد نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے اپنا بازو قومِ لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطّہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہنچ کر اس کو اوندھا کر کے گرا دیا اس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی۔ ف۱۵۸ حضرت شعیب علیہ السلام نے ف۱۵۹ جس سے میری نبوت و رسالت یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے، اس دلیل سے معجزہ مراد ہے۔ ف۱۶۰ اُن کے حق دیانت داری کے ساتھ پورے پورے ادا کرو۔ ف۱۶۱ اور دین کا اتباع کرنے میں لوگوں کے لئے سدِّ راہ (رکاوٹ) نہ بنو۔ ف۱۶۲ تمہاری تعداد

اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ طَآىٕفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى

اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا ف۱۶۴ تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ

یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۷﴾

اللہ ہم میں فیصلہ کرے ف۱۶۵ اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ف۱۶۶

زیادہ کردی تو اس کی نعمت کا شکر کرو اور ایمان لاؤ۔ ف۱۶۳ بہ نگاہِ عبرت پچھلی اُمتوں کے احوال اور گذرے ہوئے زمانوں میں سرکشی کرنے والوں کے انجام و مآل دیکھو اور سوچو ف۱۶۴ یعنی اگر تم میری رسالت میں اختلاف کر کے دو فرقے ہوگئے ایک فرقے نے مانا اور ایک منکر ہوا ف۱۶۵ کہ تصدیق کرنے والے ایمانداروں کو عزّت دے اور اُن کی مدد فرمائے اور جھٹلانے والے منکرین کو ہلاک کرے اور انہیں عذاب دے۔ ف۱۶۶ کیونکہ وہ حاکمِ حقیقی ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ

اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ والے

اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا

مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ کہا وف۱۶۷ کیا اگرچہ ہم

كٰرِهِيْنَ ۟ؕ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ

بیزار ہوں وف۱۶۸ ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر تمہارے دین میں آجائیں بعد اس کے کہ

نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے وف۱۶۹ اور ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ اللہ چاہے وف۱۷۰

رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ

جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط (گھیرے ہوئے) ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا وف۱۷۱ اے رب ہمارے ہم میں

بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۟ وَقَالَ الْمَلَاُ

اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر وف۱۷۲ اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر اور اس کی قوم کے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۟

کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور تم نقصان میں رہو گے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۟ۚۖ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

تو انھیں زلزلے نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے وف۱۷۳ شعیب کو جھٹلانے

وف۱۶۷ حضرت شعیب علیہ السلام نے وف۱۶۸ حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارا دین نہ قبول کریں گے اور اگر تم نے ہم پر جبر کیا جب بھی نہ مانیں گے کیونکہ وف۱۶۹ اور تمہارے دینِ باطل کے قُبح (عیب) وفساد کا علم دیا ہے۔ وف۱۷۰ اور اس کو ہلاک کرنا منظور ہو اور ایسا ہی مقدر ہو۔ وف۱۷۱ اپنے تمام امور میں وہی ہمیں ایمان پر ثابت رکھے گا وہی زیادتِ اِیقان (ایمان ویقین میں اضافے) کی توفیق دے گا۔ وف۱۷۲ زجّاج نے کہا کہ اس کے یہ معنیٰ ہوسکتے ہیں کہ اے رب ہمارے امر کو ظاہر فرما دے مراد اس سے یہ ہے کہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے ان کا باطل پر ہونا اور حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے متبعین کا حق پر ہونا ظاہر ہو۔ وف۱۷۳ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر جہنم کا دروازہ کھولا اور اُن پر دوزخ کی شدید گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہوگئے، اب نہ اُنہیں سایہ کام دیتا تھا نہ پانی، اس حالت میں وہ تہ خانہ میں داخل ہوئے تاکہ وہاں اُنہیں کچھ امن ملے لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی۔ وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر (بادل) بھیجا جس میں نہایت سرد اور خوشگوار ہوا تھی اس کے سایہ میں آئے اور ایک نے دُوسرے کو پُکار پُکار کر جمع کرلیا، مرد عورتیں بچے سب مجتمع ہوگئے تو وہ بحکمِ الٰہی آگ بن کر بھڑک اُٹھا اور وہ اس میں اس طرح جل گئے جیسے بھاڑ (بھٹی) میں کوئی چیز بھن جاتی ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحابِ ایکہ کی طرف بھی مبعوث فرمایا تھا اور اہلِ مدین کی طرف بھی اصحابِ ایکہ تو ابر سے ہلاک کئے گئے اور اہلِ مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہوگئے۔

شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ

والے گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے وہی

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ

تباہی میں پڑے تو شعیب نے ان سے منہ پھیرا ف۱۷۴ اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا

وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ

اور تمہارے بھلے کو نصیحت کی ف۱۷۵ تو کیونکر غم کروں کافروں کا اور نہ بھیجا ہم نے کسی بستی میں

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾

کوئی نبی ف۱۷۶ مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا ف۱۷۷ کہ وہ کسی طرح زاری (عاجزی) کریں ف۱۷۸

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا

پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ف۱۷۹ یہاں تک کہ وہ بہت ہوگئے ف۱۸۰ اور بولے بے شک ہمارے باپ دادا کو

الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ اَنَّ

رنج و راحت پہنچے تھے ف۱۸۱ تو ہم نے انھیں اچانک ان کی غفلت میں پکڑ لیا ف۱۸۲ اور اگر

اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے ف۱۸۳ تو ضرور ہم اُن پر آسمان اور زمین سے برکتیں

الْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ

کھول دیتے ف۱۸۴ مگر انھوں نے تو جھٹلایا ف۱۸۵ تو ہم نے انھیں ان کے کئے پر گرفتار کیا ف۱۸۶ کیا بستیوں والے ف۱۸۷

ف۱۷۴ جب اُن پر عذاب آیا۔ ف۱۷۵ مگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے۔ ف۱۷۶ جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو۔ ف۱۷۷ فقر وتنگدستی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا۔ ف۱۷۸ تکبر چھوڑیں توبہ کریں حلمِ الٰہی کے مطیع بنیں۔ ف۱۷۹ کہ سختی وتکلیف کے بعد راحت وآسائش پہنچنا اور بدنی و مالی نعمتیں ملنا اطاعت وشکر گزاری کا مستدعی (چاہنے والا) ہے۔ ف۱۸۰ اُن کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے۔ ف۱۸۱ یعنی زمانہ کا دستور ہی یہ ہے کبھی تکلیف ہوتی ہے کبھی راحت، ہمارے باپ دادا پر بھی ایسے احوال گزر چکے ہیں اس سے اُن کا مدعا یہ تھا کہ پچھلا زمانہ جو سختیوں میں گزرا ہے وہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عقوبت وسزا نہ تھا تو اپنا دین ترک کرنا نہ چاہئے نہ اُن لوگوں نے شدت وتکلیف سے کچھ نصیحت حاصل کی نہ راحت وآرام سے اُن میں کوئی جذبۂ شکر وطاعت پیدا ہوا وہ غفلت میں سرشار رہے۔ ف۱۸۲ جبکہ انہیں عذاب کا خیال بھی نہ تھا۔ ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور بندوں کو گناہ وسرکشی ترک کرکے اپنے مالک کا رضا جو (رضا مندی چاہنے والا) ہونا چاہئے۔ ف۱۸۳ اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرتے اور جس چیز کو اللّٰہ اور رسول نے منع فرمایا اس سے باز رہتے۔ ف۱۸۴ ہر طرف سے انہیں خیر پہنچتی وقت پر نافع اور مفید بارشیں ہوتیں زمین سے کھیتی پھل بکثرت پیدا ہوتے رزق کی فراخی ہوتی امن وسلامتی رہتی آفتوں سے محفوظ رہتے ف۱۸۵ اللّٰہ کے رسولوں کو ف۱۸۶ اور انواعِ عذاب میں مبتلا کیا ف۱۸۷ کفار خواہ وہ مکۂ مکرمہ کے رہنے والے ہوں یا گرد و پیش کے یا اور کہیں کے۔

الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىٕمُوْنَؕ(۹۷) اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى

نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں یا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ

اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ(۹۸) اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِۚ فَلَا یَاْمَنُ

ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں وف۱۸۸ کیا اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر ہیں وف۱۸۹ تو اللہ کی خفی تدبیر

مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۠(۹۹) اَوَ لَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ

ع ۱۲ ۲

سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے وف۱۹۰ اور کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْۚ وَ

وارث ہوئے انہیں اتنی ہدایت نہ ملی کہ ہم چاہیں تو انہیں ان کے گناہوں پر آفت پہنچائیں وف۱۹۱ اور

نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ(۱۰۰) تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ

ہم ان کے دلوں پر مُہر کرتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سنتے وف۱۹۲ یہ بستیاں ہیں وف۱۹۳ جن کے

عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآىٕهَاۚ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِۚ فَمَا

احوال ہم تمہیں سناتے ہیں وف۱۹۴ اور بے شک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں وف۱۹۵ لے کر آئے تو وہ وف۱۹۶

كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ

اس قابل نہ ہوئے کہ وہ اس پر ایمان لاتے جسے پہلے جھٹلاچکے تھے وف۱۹۷ اللہ یونہی چھاپ (مُہر) لگا دیتا ہے کافروں

الْكٰفِرِیْنَ(۱۰۱) وَ مَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍۚ وَ اِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ

کے دلوں پر وف۱۹۸ اور ان میں اکثر کو ہم نے قول (وعدے) کا سچا نہ پایا وف۱۹۹ اور ضرور ان میں اکثر کو

لَفٰسِقِیْنَ(۱۰۲) ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ

بے حکم ہی پایا پھر ان وف۲۰۰ کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں وف۲۰۱ کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں

وف۱۸۸ اور عذاب کے آنے سے غافل ہوں وف۱۸۹ اور اس کے ڈھیل دینے اور دُنیوی نعمت دینے پر مغرور ہو کر اس کے عذاب سے بے فکر ہو گئے ہیں وف۱۹۰ اور اس کے مخلص بندے اس کا خوف رکھتے ہیں ربیع بن خُثیم کی صاحبزادی نے ان سے کہا کیا سبب ہے میں دیکھتی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے ہیں فرمایا اے نورِ نظر تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے یعنی یہ کہ غافل ہو کر سو جانا کہیں سببِ عذاب نہ ہو۔ وف۱۹۱ جیسا کہ ہم نے ان کے مورثوں (ورثہ چھوڑنے والوں) کو ان کی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا۔ وف۱۹۲ اور کوئی پند و نصیحت نہیں مانتے۔ وف۱۹۳ قوم حضرت نوح اور عاد و ثمود اور قوم حضرت لُوط و قوم حضرت شعیب کی۔ وف۱۹۴ تاکہ معلوم ہو کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اپنے دُشمنوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں مدد کیا کرتے ہیں۔ وف۱۹۵ یعنی معجزات باہرات (زبردست معجزات)۔ وف۱۹۶ تا دمِ مرگ۔ وف۱۹۷ اپنے کُفر و تکذیب پر جمے ہی رہے۔ وف۱۹۸ جن کی نسبت اس کے علم میں ہے کہ کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ لائیں گے۔ وف۱۹۹ اُنہوں نے اللہ کے عہد پورے نہ کئے اُن پر جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یارب! تو اگر اس سے ہمیں نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں

مَلَا۠ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ قَالَ

کی طرف بھیجا تو انھوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی ف۲۰۲ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مفسدوں (فساد کرنے والوں) کا اور موسیٰ

مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ

نے کہا اے فرعون میں پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار (مناسب یہی) ہے کہ

اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ

اللہ پر نہ کہوں مگر سچی بات ف۲۰۳ میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں ف۲۰۴ تو بنی اسرائیل

مَعِيَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ

کو میرے ساتھ چھوڑ دے ف۲۰۵ بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو لاؤ اگر

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّ نَزَعَ يَدَهٗ

سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اژدھا ہوگیا ف۲۰۶ اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا

فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا

تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ف۲۰۷ قوم فرعون کے سردار بولے یہ تو ایک

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

علم والا جادوگر ہے ف۲۰۸ تمہیں تمہارے ملک ف۲۰۹ سے نکالا چاہتا ہے تو تمہارا کیا مشورہ ہے

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ اَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ

بولے انھیں اور ان کے بھائی ف۲۱۰ کو ٹھہرا اور شہروں میں لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے

گے پھر جب نجات پاتے عہد سے پھر جاتے۔ (مدارک) ف۲۰۰ انبیاء مذکورین۔ ف۲۰۱ یعنی معجزات واضحات مثل ید بیضا وعصا وغیرہ۔ ف۲۰۲ انہیں جھٹلایا اور کفر کیا۔ ف۲۰۳ کیونکہ رسول کی یہی شان ہے وہ کبھی غلط بات نہیں کہتے اور تبلیغ رسالت میں ان کا کذب ممکن نہیں۔ ف۲۰۴ جس سے میری رسالت ثابت ہے اور وہ نشانی معجزات ہیں۔ ف۲۰۵ اور اپنی قید سے آزاد کردے تاکہ وہ میرے ساتھ ارضِ مقدسہ میں چلے جائیں جو اُن کا وطن ہے۔ ف۲۰۶ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ منہ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دُم پر کھڑا ہوگیا اور ایک جبڑا اُس نے زمین پر رکھا اور ایک قصرِ شاہی کی دیوار پر پھر اُس نے فرعون کی طرف رُخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس کی ریح نکل گئی اور لوگوں کی طرف رُخ کیا تو ایسی بھاگ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا: اے موسیٰ! تمہیں اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اُٹھا لیا تو وہ مثلِ سابق عصا تھا۔ ف۲۰۷ اور اس کی روشنی اور چمک نورِ آفتاب پر غالب ہوگئی۔ ف۲۰۸ جس نے جادو سے نظر بندی کی اور لوگوں کو عصا اژدہا نظر آنے لگا اور گندمی رنگ کا ہاتھ آفتاب سے زیادہ روشن معلوم ہونے لگا۔ ف۲۰۹ مصر ف۲۱۰ حضرت ہارون۔

سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا

جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں وا۲۱ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر

نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى

ہم غالب آئیں بولا ہاں اور اس وقت تم مقرب ہوجاؤ گے بولے اے موسیٰ

اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ

یا تو وا۲۱۲ آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں وا۲۱۳ کہا تمہیں ڈالو وا۲۱۴ جب

اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ

انھوں نے ڈالا وا۲۱۵ لوگوں کی نگاہوں پر جادو کردیا اور انھیں ڈرا دیا اور بڑا جادو لائے اور

اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ

ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا وا۲۱۶

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

تو حق ثابت ہوا اور ان کا کام باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل

صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ۚ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ ۚۖ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ ۙ

ہو کر پلٹے اور جادوگر سجدے میں گرادیئے گئے وا۲۱۷ بولے ہم ایمان لائے جہان کے رب پر

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ

جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں

وا۲۱ جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و بلاد میں تلاش کر کے جادوگروں کو لے آئے۔ وا۲۱۲ پہلے اپنا عصا۔ وا۲۱۳ جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض (بدلہ) انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا۔ وا۲۱۴ یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس لئے تھا کہ آپ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ اُن کے معجزے کے سامنے سحر نا کام و مغلوب ہوگا۔ وا۲۱۵ اپنا سامان جس میں بڑے بڑے رسے اور شہتیر تھے تو وہ اژدہے نظر آنے لگے اور میدان اُن سے بھرا معلوم ہونے لگا۔ وا۲۱۶ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا۔ ابن زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دُم سمندر کے پار پہنچ گئی تھی وہ جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کر کے نگل گیا اور تمام رسے و لٹھے جو اُنہوں نے جمع کیے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کردیا جب موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہوگیا اور اس کا حجم اور وزن اپنے حال پر رہا، یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ سحر نہیں اور قدرتِ بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی، ضرور یہ امر سماوی ہے، یہ بات سمجھ کر وہ "اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" (ہم ایمان لائے جہان کے رب پر) کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔ وا۲۱۷ یعنی یہ معجزہ دیکھ کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے، معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگا دیں۔

اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَاۚ فَسَوْفَ

یہ تو بڑا جعل (مکر و فریب) ہے جو تم سب نے ف۲۱۸ شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو اس سے نکال دو ف۲۱۹ تو اب

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ

جان جاؤ گے ف۲۲۰ قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَۚ ﴿۱۲۵﴾ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ

سولی دوں گا ف۲۲۱ بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں ف۲۲۲ اور تجھے ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ

اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَاؕ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا

ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آئیں اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے ف۲۲۳ اور ہمیں

مُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ قَوْمَهٗ

مسلمان اٹھا ف۲۲۴ اور قوم فرعون کے سردار بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے

ع ۱۴ / ۱۸ / ۴

لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ یَذَرَكَ وَ اٰلِهَتَكَؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ

کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں ف۲۲۵ اور موسیٰ تجھے اور تیرے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے ف۲۲۶ بولا اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے

وَ نَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْۚ وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ

اور ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور ہم بے شک ان پر غالب ہیں ف۲۲۷ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا

ف۲۱۸ یعنی تم نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب نے متفق ہو کر۔ ف۲۱۹ اور خود اس پر مسلّط ہو جاؤ۔ ف۲۲۰ کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں۔ ف۲۲۱ نیل کے کنارے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے۔ فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے: ف۲۲۲ تو ہمیں موت کا کیا غم کیونکہ مر کر ہمیں اپنے رب کی لقاء (ملاقات و دیدار) اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ ف۲۲۳ یعنی ہم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پر انڈیل دیا جاتا ہے۔ ف۲۲۴ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ لوگ دن کے اوّل وقت میں جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت میں شہید۔ ف۲۲۵ یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ اُنہوں نے اس لئے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے۔ (مدارک) ف۲۲۶ کہ نہ تیری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کی۔ سدی کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کے لئے بُت بنوا دیئے تھے اور ان کی عبادت کرنے کا حکم دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بُتوں کا بھی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون دَہری تھا یعنی ”صانع عالم کے وجود کا منکر“ اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے مدبر کواکب ہیں اسی لئے اُس نے ستاروں کی صورتوں پر بُت بنوائے تھے، اُن کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور دُوسروں کو بھی اُن کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور اپنے آپ کو مُطاع و مخدوم (سردار و مالک) زمین کا کہتا تھا اسی لئے ”اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى“ (میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں) کہتا تھا۔ ف۲۲۷ قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں، اس سے ان کا مطلب فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا تھا، جب اُنہوں نے ایسا کیا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو نزولِ عذاب کا خوف دلایا اور فرعون اپنی قوم کی خواہش پر قدرت نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی قوت سے مرعوب ہو چکا تھا اسی لئے اُس نے اپنی قوم سے یہ کہا

اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۫ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

اللہ کی مدد چاہو ف۲۲۸ اور صبر کرو ف۲۲۹ بے شک زمین کا مالک اللہ ہے ف۲۳۰ اپنے بندوں میں جسے چاہے

عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَ

وارث بنائے ف۲۳۱ اور آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے ف۲۳۲ بولے ہم ستائے گئے آپ کے آنے سے پہلے ف۲۳۳ اور

مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ

آپ کے تشریف لانے کے بعد ف۲۳۴ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے اور اس کی جگہ

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ

ع ۱۵ ۵

زمین کا مالک تمہیں بنائے پھر دیکھے کیسے کام کرتے ہو ف۲۳۵ اور بے شک ہم نے فرعون والوں کو

بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ

برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا ف۲۳۶ کہ کہیں وہ نصیحت مانیں ف۲۳۷ تو جب انہیں بھلائی

الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ

ملتی ف۲۳۸ کہتے یہ ہمارے لئے ہے ف۲۳۹ اور جب برائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے

مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا

بدشگونی لیتے ف۲۴۰ سن لو ان کے نصیبہ (مقدر) کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے ف۲۴۱ لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور بولے

کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے لڑکیوں کو چھوڑ دیں گے اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعداد گھٹا کر اُن کی قوت کم کریں گے اور عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم بیشک اُن پر غالب ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے بنی اسرائیل میں کچھ پریشانی پیدا ہوگئی اور اُنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے اس کی شکایت کی، اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا (جو اس کے بعد آتا ہے) ف۲۲۸ وہ کافی ہے۔ ف۲۲۹ مصیبتوں اور بلاؤں پر اور گھبراؤ نہیں ف۲۳۰ اور زمین مصر بھی اس میں داخل ہے۔ ف۲۳۱ یہ فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توقع (اُمید) دلائی کہ فرعون اور اس کی قوم ہلاک ہوگی اور بنی اسرائیل اُن کی زمینوں اور شہروں کے مالک ہوں گے۔ ف۲۳۲ انہیں کے لئے فتح وظفر ہے اور انہیں کے لئے عاقبتِ محمودہ۔ ف۲۳۳ کہ فرعون اور فرعونیوں نے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا ف۲۳۴ کہ اب وہ پھر ہماری اولاد کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو ہماری مدد کب ہوگی اور یہ مصیبتیں کب دفع کی جائیں گی۔ ف۲۳۵ اور کس طرح شکرِ نعمت بجا لاتے ہو۔ ف۲۳۶ اور فقر و فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کیا۔ ف۲۳۷ اور کفر و معصیت سے باز آئیں۔ فرعون نے اپنی چار سو برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال تو اس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اس مدت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک میں مبتلا ہی نہیں ہوا اب قحط سالی کی سختی اُن پر اس لئے ڈالی گئی کہ وہ اس سختی ہی سے خدا کو یاد کریں اور اس کی طرف متوجہ ہوں لیکن وہ کفر میں اس قدر راسخ (پختہ) ہو چکے تھے کہ ان تکلیفوں سے بھی ان کی سرکشی ہی بڑھتی رہی۔ ف۲۳۸ اور ارزانی و فراخی (یعنی پھلوں کی کثرت) و امن و عافیت ہوتی ف۲۳۹ یعنی ہم اس کے مستحق ہی ہیں اور اس کو اللہ کا فضل نہ جانتے اور شکرِ الٰہی نہ بجالاتے۔ ف۲۴۰ اور کہتے کہ یہ بلائیں اُن کی وجہ سے پہنچیں اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ آتیں۔ ف۲۴۱ جو اس نے مقدر کیا ہے وہی پہنچتا ہے اور یہ اُن کے کفر کے سبب ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں: معنی یہ ہیں کہ بڑی شامت تو وہ ہے جو اُن کے لئے اللہ کے یہاں ہے یعنی عذابِ دوزخ۔

مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾

تم کیسی بھی نشانی لے کر ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادو کرو ہم کسی طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں ف۲۴۲

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ

تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان ف۲۴۳ اور ٹیڑی (ٹڈی) اور گھن (کلنی یا جوئیں) اور مینڈک اور خون

ف۲۴۲ جب اُن کی سرکشی یہاں تک پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کے حق میں بددُعا کی، آپ مستجاب الدعوات تھے، دُعا قبول ہوئی۔ ف۲۴۳ جب جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنے کفر وسرکشی پر جمے رہے تو اُن پر آیاتِ الٰہیہ پیاپے (لگاتار) وارد ہونے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے دُعا کی تھی کہ یارب فرعون زمین میں بہت سرکش ہوگیا اور اس کی قوم نے عہد شکنی کی، انہیں ایسے عذاب میں گرفتار کر جو ان کے لئے سزا ہو اور میری قوم اور بعد والوں کے لئے عبرت، تو اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا ابر آیا، اندھیرا ہوا، کثرت سے بارش ہونے لگی، قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا، یہاں تک کہ وہ اس میں کھڑے رہ گئے اور پانی اُن کی گردنوں کی ہنسلیوں تک آ گیا، اُن میں سے جو بیٹھا ڈوب گیا، نہ ہل سکتے تھے نہ کچھ کام کر سکتے تھے۔ سنیچر سے سنیچر (یعنی ایک ہفتے سے اگلے ہفتے) تک سات روز تک اسی مصیبت میں مبتلا رہے اور باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کے گھر ان کے گھروں سے متصل تھے اُن کے گھروں میں پانی نہ آیا جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا: ہمارے لئے دُعا فرمایئے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دُعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی، زمین میں وہ سرسبزی وشادابی آئی جو پہلے نہ دیکھی تھی کھیتیاں خوب ہوئیں درخت خوب پھلے تو فرعونی کہنے لگے یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے۔ ایک مہینہ تو عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی، وہ کھیتیاں اور پھل، درختوں کے پتے، مکانوں کے دروازے، چھتیں، تختے، سامان حتیٰ کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں اور بنی اسرائیل کے یہاں نہ گئیں اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دُعا کی درخواست کی، ایمان لانے کا وعدہ کیا، اس پر عہد و پیمان کیا، سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک ٹڈی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا سے نجات پائی کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انہیں دیکھ کر کہنے لگے یہ ہمیں کافی ہیں، ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے چنانچہ ایمان نہ لائے عہد وفا نہ کیا اور اپنے اعمالِ خبیثہ میں مبتلا ہوگئے۔ ایک مہینہ عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے قُمَّل بھیجے۔ اس میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قُمَّل گھن ہے، بعض کہتے ہیں جوں، بعض کہتے ہیں ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے، اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھا لئے کپڑوں میں گھس جاتا تھا اور جلد کو کاٹتا تھا، کھانے میں بھر جاتا تھا، اگر کوئی دس بوری گیہوں چکی پر لے جاتا تو تین سیر واپس لاتا، باقی سب کیڑے کھا جاتے۔ یہ کیڑے فرعونیوں کے بال، بھنویں، پلکیں چاٹ گئے۔ جسم پر چیچک کی طرح بھر جاتے، سونا دشوار کر دیا تھا، اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور اُنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہم توبہ کرتے ہیں، آپ اس بلا کے دفع ہونے کی دُعا فرمایئے چنانچہ سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی حضرت کی دُعا سے رفع ہوئی لیکن فرعونیوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل شروع کئے۔ ایک مہینہ امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اس کی مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے بات کرنے کے لئے منہ کھولتا تو مینڈک کود کر منہ میں پہنچتا۔ ہانڈیوں میں مینڈک، کھانوں میں مینڈک، چولہوں میں مینڈک بھر جاتے تھے آگ بجھ جاتی تھی، لیٹتے تھے تو مینڈک اُوپر سوار ہوتے تھے، اس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اب کی بار ہم پکی توبہ کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے عہد و پیمان لے کر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی دفع ہوئی اور ایک مہینہ عافیت سے گزرا لیکن پھر انہوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے بددعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی نہروں اور چشموں کا پانی دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کے لئے تازہ خون بن گیا۔ اُنہوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بندی کر دی، اُنہوں نے کہا: کیسی نظر بندی؟ ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام ونشان ہی نہیں۔ فرعون نے حکم دیا کہ قبطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں تو جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا قبطی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا یہاں تک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور اُن سے پانی مانگا تو وہ پانی اُن کے برتن میں آتے ہی خون ہو گیا۔ تو فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو پانی اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کلی کر دے، جب تک وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا جب فرعونی عورت کے منہ میں پہنچا خون ہو گیا۔ فرعون خود پیاس سے مُضطَر (بے چین) ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چوسی وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون ہوگئی۔ سات روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کی میسّر نہ آئی تو پھر حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ

اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَ لَمَّا وَقَعَ

جدا جدا نشانیاں ف۲۴۴ تو انھوں نے تکبر کیا ف۲۴۵ اور وہ مجرم قوم تھی اور جب

عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَىِٕنْ

ان پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے ف۲۴۶ بے شک اگر

كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ ۚ

تم ہم پر سے عذاب اٹھادو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کردیں گے

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

پھر جب ہم اُن سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدت کے لئے جس تک انھیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انھیں دریا میں ڈبو دیا ف۲۴۷ اس لئے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور ان سے

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ

بے خبر تھے ف۲۴۸ اور ہم نے اس قوم کو ف۲۴۹ جو دبالی (کمزور سمجھی) گئی تھی اِس زمین ف۲۵۰ کے پورب

الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى

پچھم (مشرق و مغرب) کا وارث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ف۲۵۱ اور تیرے رب کا اچھا وعدہ

عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ

بنی اسرائیل پر پورا ہوا بدلہ اُن کے صبر کا اور ہم نے برباد کردیا ف۲۵۲ جو کچھ فرعون اور

قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا

اس کی قوم بناتی اور جو چُنائیاں اٹھاتے (تعمیر کرتے) تھے اور ہم نے ف۲۵۳ بنی اسرائیل کو دریا پار اُتارا تو ان کا گزر

والسلام سے دُعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے دُعا فرمائی، یہ مصیبت بھی رفع ہوئی مگر ایمان پھر بھی نہ لائے۔

ف۲۴۴ ایک کے بعد دوسری اور ہر عذاب ایک ہفتہ قائم رہتا اور دوسرے عذاب سے ایک مہینہ کا فاصلہ ہوتا۔ ف۲۴۵ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔

ف۲۴۶ کہ وہ آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔ ف۲۴۷ یعنی دریائے نیل میں جب بار بار انہیں عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو وہ میعاد پوری ہونے کے بعد جو اُن کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی انہیں اللہ تعالیٰ نے غرق کرکے ہلاک کردیا۔ ف۲۴۸ اصلاً تدبّر و التفات (انجام پر غور وتوجہ) نہ کرتے تھے۔ ف۲۴۹ یعنی بنی اسرائیل کو ف۲۵۰ یعنی مصر و شام ف۲۵۱ نہروں، درختوں، پھلوں، کھیتیوں اور پیداوار کی کثرت سے ف۲۵۲ ان تمام عمارتوں اور ایوانوں اور باغوں کو۔ ف۲۵۳ فرعون اور اس کی قوم کو دسویں محرم کو غرق کرنے کے بعد۔

عَلٰى قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْۚ قَالُوْا یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا

ایک ایسی قوم پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے (عبادت کیلئے جم کر بیٹھے) تھے ف۲۵۴ بولے اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنادے جیسا

لَهُمْ اٰلِهَةٌؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ

ان کے لئے اتنے خدا ہیں بولا تم ضرور جاہل لوگ ہو ف۲۵۵ یہ حال تو بربادی کا ہے جس میں

فِیْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ

یہ ف۲۵۶ لوگ ہیں اور جو کچھ کررہے ہیں نرا (بالکل) باطل ہے کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے

فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ اِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ

تمہیں زمانے بھر پر فضیلت دی ف۲۵۷ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تمہیں

سُوْٓءَ الْعَذَابِۚ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ

بُری مار دیتے تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں باقی رکھتے اور اس میں

بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ۠ ﴿۱۴۱﴾ وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا

تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا ف۲۵۸ اور ہم نے موسیٰ سے ف۲۵۹ تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں ف۲۶۰ دس اور

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةًۚ وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ

بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا ف۲۶۱ اور موسیٰ نے ف۲۶۲ اپنے بھائی ہارون سے کہا

اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَمَّا جَآءَ

میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا (ان کے راستے پر نہ چلنا) اور جب موسیٰ ہمارے

ف۲۵۴ اوران کی عبادت کرتے تھے۔ ابن جُریج نے کہا کہ یہ بُت گائے کی شکل کے تھے، ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل ف۲۵۵ کہ اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی نہ سمجھے کہ اللہ واحِد ''لَاشَرِیْکَ لَہٗ'' ہے، اس کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں اور کسی کی عبادت جائز نہیں۔ ف۲۵۶ بت پرست ف۲۵۷ یعنی خدا وہ نہیں ہوتا جو تلاش کرکے بنالیا جائے بلکہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں فضیلت دی کیونکہ وہ فضل واحسان پر قادر ہے تو وہی عبادت کا مستحق ہے۔ ف۲۵۸ یعنی جب اس نے تم پر ایسی عظیم نعمتیں فرمائیں تو تمہیں کب شایان ہے کہ تم اس کے سوا اور کی عبادت کرو۔ ف۲۵۹ توریت عطا فرمانے کے لئے ماہ ذوالقعدہ کی ف۲۶۰ ذی الحجہ کی ف۲۶۱ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ اُن کے دشمن فرعون کو ہلاک فرمادے تو وہ اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال اور حرام کا بیان ہوگا، جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی۔ حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں، جب وہ روزے پُورے کرچکے تو آپ کو اپنے دہنِ مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی۔ آپ نے مسواک کی ملائکہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دہنِ مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کرکے اس کو ختم کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں اور فرمایا کہ اے موسیٰ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزے دار کے منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبوئے مشک سے زیادہ اطیب (پسند) ہے۔
ف۲۶۲ پہاڑ پر مناجات کے لئے جاتے وقت۔

مُوْسٰى لِمِیْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ

وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا ۲٦۳ عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ

تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ

دیکھ سکے گا ۲٦۴ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا ۲٦۵

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ

پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کردیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا

قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ یٰمُوْسٰۤى

بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ۲٦٦ فرمایا اے موسیٰ

اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ۖ٘ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ

میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور

مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ

شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں ۲٦۷ لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور

۲٦۳ آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے کلام فرمایا اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم اس کلام کی حقیقت سے بحث کرسکیں اخبار (روایتوں) میں وارد ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کلام سننے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طورِ سینا میں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ابر نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ کے ڈھک لیا۔ شیاطین اور زمین کے جانور حتیٰ کہ ساتھ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کردیے گئے اور آپ کے لئے آسمان کھول دیا گیا تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرشِ الٰہی کو صاف دیکھا یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا۔ آپ نے اس کی بارگاہ میں اپنے معروضات پیش کئے۔ اس نے اپنا کلام کریم سنا کر نوازا۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو کلامِ ربانی کی لذت نے اس کے دیدار کا آرزو مند بنایا۔ (خازن وغیرہ)

۲٦۴ ان آنکھوں سے سوال کرکے بلکہ دیدارِ الٰہی بغیر سوال کے محض اس کی عطا و فضل سے حاصل ہوگا وہ بھی اس فانی آنکھ سے نہیں بلکہ باقی آنکھ سے یعنی کوئی بشر مجھے دنیا میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ دیدارِ الٰہی ممکن ہے اگرچہ دنیا میں نہ ہو کیونکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ روزِ قیامت مومنین اپنے رب عزوجل کے دیدار سے فیضیاب کئے جائیں گے علاوہ بریں یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام عارف باللہ ہیں اگر دیدارِ الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز سوال نہ فرماتے۔ ۲٦۵ اور پہاڑ کا ثابت رہنا امرِ ممکن ہے کیونکہ اس کی نسبت فرمایا: ''جَعَلَهٗ دَكًّا'' اس کو پاش پاش کردیا تو جو چیز اللہ تعالیٰ کی مجعول (بنائی ہوئی) ہو اور جس کو وہ موجود فرمائے، ممکن ہے کہ وہ نہ موجود ہو اگر اس کو نہ موجود کرے کیونکہ وہ اپنے فعل میں مختار ہے، اس سے ثابت ہوا کہ پہاڑ کا استقرار امرِ ممکن ہے محال نہیں اور جو چیز امرِ ممکن پر معلق کی جائے وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال نہیں ہوتی لہٰذا دیدارِ الٰہی جس کو پہاڑ کے ثابت رہنے پر معلق فرمایا گیا وہ ممکن ہوا تو ان کا قول باطل ہے جو اللہ تعالیٰ کا دیدار محال بتاتے ہیں۔ ۲٦٦ بنی اسرائیل میں سے۔ ۲٦۷ توریت کی جو سات یا دس تھیں زبرجد کی یا زمرد کی۔

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ

ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں ف۲۶۸

سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ

عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر ف۲۶۹ اور میں اپنی آیتوں سے انھیں پھیردوں گا جو زمین میں

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا

ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں ف۲۷۰ اور اگر سب نشانیاں دیکھیں ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت

سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ

کی راہ دیکھیں اس میں چلنا پسند نہ کریں ف۲۷۱ اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو

سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ

موجود ہو جائیں یہ اس لئے کہ انھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے بے خبر بنے اور جنھوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

ہماری آیتیں اور آخرت کے دربار (آخرت کی حاضری) کو جھٹلایا ان کا سب کیا دھرا اکارت گیا انھیں کیا بدلہ ملے گا مگر وہی

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا

جو کرتے تھے اور موسیٰ کے ف۲۷۲ بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ف۲۷۳ ایک بچھڑا بنا بیٹھی

جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ

بے جان کا دھڑ ف۲۷۴ گائے کی طرح آواز کرتا کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور نہ انھیں کچھ راہ بتائے ف۲۷۵

ع ۱۷

وقف لازم

ف۲۶۸ اس کے احکام پر عامل ہوں۔ ف۲۶۹ جو آخرت میں ان کا ٹھکانا ہے۔ حسن وعطا نے کہا کہ بے حکموں کے گھر سے جہنم مراد ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں تمہیں شام میں داخل کروں گا اور گزری ہوئی اُمتوں کے منازل دکھاؤں گا جنہوں نے اللہ کی مخالفت کی تا کہ تمہیں اس سے عبرت حاصل ہو۔ عطیہ عوفی کا قول ہے کہ "دَارُ الْفَاسِقِين" سے فرعون اور اس کی قوم کے مکانات مراد ہیں جو مصر میں ہیں۔ سدی کا قول ہے کہ اس سے منازلِ کفار مراد ہیں۔ کلبی نے کہا کہ عاد وثمود اور ہلاک شدہ اُمتوں کے منازل مراد ہیں جن پر عرب کے لوگ اپنے سفروں میں ہو کر گزرا کرتے تھے۔ ف۲۷۰ ذوالنون قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حکمتِ قرآن سے اہلِ باطل کے قلوب کا اکرام نہیں فرماتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر تَجَبُّر (تکبر وزیادتی کی روش اختیار) کرتے ہیں اور میرے اولیاء سے لڑتے ہیں میں اُنہیں اپنی آیتوں کے قبول اور تصدیق سے پھیر دوں گا تا کہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں، یہ ان کے عناد (بغض ودشمنی) کی سزا ہے کہ انہیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔ ف۲۷۱ یہی تکبر کا ثمرہ متکبر کا انجام ہے۔ ف۲۷۲ طور کی طرف اپنے رب کی مناجات کے لئے جانے کے۔ ف۲۷۳ جو اُنہوں نے قومِ فرعون سے اپنی عید کے لئے عاریت لئے تھے ف۲۷۴ اور اس کے منہ میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی خاک ڈالی جس کے اثر سے وہ ف۲۷۵ ناقص ہے، عاجز ہے، جماد ہے یا حیوان، دونوں تقدیروں پر صلاحیت نہیں رکھتا کہ پوجا جائے۔

اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ

اسے لیا اور وہ ظالم تھے ۲۷۶ اور جب پچھتائے اور سمجھے کہ ہم

ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَىٕنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ یَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾

بہکے بولے اگر ہمارا رب ہم پر مہر (رحم وکرم) نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہم تباہ ہوئے

وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ

اور جب موسیٰ ۲۷۷ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا جھنجلایا ہوا ۲۷۸ کہا تم نے کیا بُری میری جانشینی کی

مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ

میرے بعد ۲۷۹ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی ۲۸۰ اور تختیاں ڈال دیں ۲۸۱ اور اپنے بھائی کے سر کے بال

اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا

پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ۲۸۲ کہا اے میرے ماں جائے ۲۸۳ قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ

یَقْتُلُوْنَنِیْ ﳲ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ

مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا ۲۸۴ اور مجھے ظالموں

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ﳲ وَ

میں نہ ملا ۲۸۵ عرض کی اے رب میرے مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے ۲۸۶ اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور

اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ

ع ۱۸ ۸

تو سب مہر (رحم کرنے) والوں سے بڑھ کر مہر والا بیشک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انھیں ان کے رب

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾

کا غضب اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں بہتان بازوں (بہتان باندھنے والوں) کو

۲۷۶ کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اعراض کیا اور ایسے عاجز و ناقص بچھڑے کو پوجا۔ ۲۷۷ اپنے رب کی مناجات سے مشرف ہوکر طور سے ۲۷۸ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دے دی تھی کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کر دیا۔ ۲۷۹ کہ لوگوں کو بچھڑا پوجنے سے نہ روکا۔ ۲۸۰ اور میرے توریت لے کر آنے کا انتظار نہ کیا۔ ۲۸۱ توریت کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ۲۸۲ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی قوم کا ایسی بدترین معصیت میں مبتلا ہونا نہایت شاق اور گراں ہوا تب حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے ۲۸۳ میں نے قوم کو روکنے اور ان کو وعظ و نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی لیکن ۲۸۴ اور میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جس سے وہ خوش ہوں۔ ۲۸۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے بھائی کا عذر قبول کرکے بارگاہِ الٰہی میں ۲۸۶ اگر ہم میں سے کسی سے کوئی اِفراط یا تفریط (کمی یا بیشی) ہوگئی۔ یہ دُعا آپ نے بھائی کو راضی کرنے اور اعداء کی شماتت رفع (دشمن کے خوش ہونے کو دور) کرنے کے لئے فرمائی۔

وَ الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْۤا٘ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ

اور جنھوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے بعد

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ

تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے ۲۸۷ اور جب موسیٰ کا غصہ تھما (دور ہوا) تختیاں

الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَ فِیْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اٹھالیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَ اخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ

اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدے کے لئے چنے ۲۸۸ پھر جب انھیں

الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَ اِیَّایَ ؕ اَتُهْلِكُنَا

زلزلہ نے لیا ۲۸۹ موسیٰ نے عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی انھیں اور مجھے ہلاک کردیتا ۲۹۰ کیا تو ہمیں اس کام

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ

پر ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا ۲۹۱ وہ نہیں مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے اور

تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ

راہ دکھائے جسے چاہے تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر مہر (رحم و کرم) کر اور تو سب سے بہتر

الْغٰفِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَ اكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ

بخشنے والا ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی لکھ ۲۹۲ اور آخرت میں بے شک ہم تیری طرف

اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ

رجوع لائے فرمایا ۲۹۳ میرا عذاب میں جسے چاہوں دوں ۲۹۴ اور میری رحمت ہر چیز کو

ف۲۸۷ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ اُن سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔ ف۲۸۸ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذرخواہی کریں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں لے کر حاضر ہوئے۔ ف۲۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زلزلہ میں مبتلا ہونے کا سبب یہ تھا کہ قوم نے جب بچھڑا قائم کیا تھا یہ اُن سے جدا نہ ہوئے تھے۔ (خازن) ف۲۹۰ یعنی میقات میں حاضر ہونے سے پہلے تاکہ بنی اسرائیل ان سب کی ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اور انہیں مجھ پر قتل کی تہمت لگانے کا موقع نہ ملتا۔ ف۲۹۱ یعنی ہمیں ہلاک نہ کر اور اپنا لطف وکرم فرما۔ ف۲۹۲ اور ہمیں توفیقِ طاعت مرحمت فرما۔ ف۲۹۳ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۲۹۴ مجھے اختیار ہے سب میرے مملوک اور بندے ہیں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔

شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ

گھیرے ہے ۲۹۵ تو عنقریب میں ۲۹۶ نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ

بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی ۲۹۷ جسے

یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ

لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں ۲۹۸ وہ انہیں بھلائی

۲۹۵ دنیا میں نیک اور بد سب کو پہنچتی ہے۔ ۲۹۶ آخرت کی ۲۹۷ یہاں رسول سے بہ اجماعِ مفسّرین سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں آپ کا ذکر وصفِ رسالت سے فرمایا گیا کیونکہ آپ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں، فرائضِ رسالت ادا فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی و شرائع و احکام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں، اس کے بعد آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا، اس کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے ''غیب کی خبریں دینے والے'' کیا ہے اور یہ نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ '' نَبَأ '' خبر کو کہتے ہیں جو مفیدِ علم ہو اور شائبۂ کذب سے خالی ہو۔ قرآن کریم میں یہ لفظ اس معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے ایک جگہ ارشاد ہوا: '' قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ '' (تم فرماؤ وہ بڑی خبر ہے)، ایک جگہ فرمایا: '' تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ '' (یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں)، ایک جگہ فرمایا: '' فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ '' (جب آدم نے انہیں سب کے نام بتادیئے) اور بکثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہوا ہے پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں پہلی صورت میں اس کے معنی غیب کی خبریں دینے والے اور دوسری صورت میں اس کے معنی ہوں گے غیب کی خبریں دیئے ہوئے اور دونوں معنی کو قرآن کریم سے تائید پہنچتی ہے پہلے معنی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: '' نَبِّئْ عِبَادِیْۤ ''، دوسری آیت میں فرمایا: ''قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ '' (تم فرماؤ! کیا میں تمہیں خبر دوں) اور اسی قبیل سے ہے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد جو قرآن میں وارد ہوا: '' اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ '' (اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو جمع کر رکھتے ہو) اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: '' نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ '' (فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا) اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں۔ تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کے وصف میں نبی فرمایا کیونکہ نبی ہونا اعلیٰ اور اشرف مراتب میں سے ہے اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اللہ کے نزدیک بہت بلند درجے رکھنے والے اور اس کی طرف سے خبر دینے والے ہیں ''اُمّی'' کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (بے پڑھے) فرمایا، یہ ترجمہ بالکل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد کے مطابق ہے اور یقیناً ''اُمّی'' ہونا آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھے نہیں اور کتاب وہ لائے جس میں اوّلین و آخرین اور غیبوں کے علوم ہیں۔ (خازن)

خاکی و بر اَوجِ عرش منزل اُمّی و کتاب خانہ در دل

بشر ایسے کہ عرش کی بلندیوں پر آپ کا مقام ہے امی ایسے کہ تمام علوم کا خزانہ آپ کے دل میں ہے

دیگر اُمّی و دقیقہ دانِ عالم بے سایہ و سائبانِ عالم

امی ہیں مگر دقیقہ دانِ جہاں ہیں بے سایہ ہیں لیکن سائبانِ جہاں ہیں (صلوۃ اللہ علیہ وسلامہٗ)

۲۹۸ یعنی توریت و انجیل میں آپ کی نعت و صفت و نبوت لکھی پائیں گے۔ حدیث: حضرت عطاء ابن یسار نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کئے جو توریت میں مذکور ہیں، انہوں نے فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہیں میں سے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں، اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا: اے نبی! ہم نے تمہیں بھیجا شاہد و مبشر اور نذیر اور اُمیوں کا نگہبان بنا کر، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو، میں نے تمہارا نام متوکل رکھا، نہ بد خُلق ہو نہ سخت مزاج، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ بُرائی سے بُرائی کو دفع کرو، لیکن خطا کاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھائے گا جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملت (سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے لوگوں) کو اس طرح راست (راہِ حق پر) نہ فرمادے کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں ''بینا'' اور بہرے کان ''شنوا'' (سننے والے) اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل ''کشادہ'' ہوجائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں اُنہیں ہر خوبی کے قابل کروں گا اور ہر خُلقِ کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینانِ قلب و وقار کو اُن کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ

کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ

اُن پر حرام کرے گا اور اُن پر سے وہ بوجھ ۲۹۹ اور گلے کے پھندے ف۳۰۰ جو ان پر تھے اُتارے گا

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ

تو وہ جو اس پر ف۳۰۱ ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے

لباس بناؤں گا اور طاعات و احسان کو ان کا شعار کروں گا اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق و وفا کو اُن کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہارِ حق کو اُن کی شریعت اور ہدایت کو اُن کا امام اور اسلام کو ان کی مِلّت بناؤں گا۔ احمد اُن کا نام ہے، خَلق کو اُن کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم و معرفت اور گمنامی کے بعد رفعت و منزلت عطا کروں گا اور انہیں کی برکت سے قلّت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرقے کے بعد محبت عنایت کروں گا، انہیں کی بدولت مختلف قبائل، غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں اُلفت پیدا کروں گا اور اُن کی اُمت کو تمام امتوں سے بہتر کروں گا۔ ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں: میرے بندے احمد مختار، ان کی جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے، اُن کی اُمت ہر حال میں اللہ کی کثیر حمد کرنے والی ہے۔ یہ چند نقول احادیث سے پیش کئے گئے۔ کتبِ الٰہیہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت سے بھری ہوئی تھیں، اہلِ کتاب ہر قرن (زمانے) میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مسلّط رہی کہ حضور کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں۔ توریت انجیل وغیرہ اُن کے ہاتھ میں تھیں اس لئے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائبل میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولہویں آیت میں ہے: ''اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔'' لفظ ''مددگار'' پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنی وکیل یا شفیع لکھے تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر انتیسویں تیسویں آیت میں ہے: ''اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔'' کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی اُمت کو حضور کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سید عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں حضور کی عظمت کا اظہار اور اس کے حضور اپنا کمال ادب و انکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے: ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔'' اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اس کا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ظہور جب ہی ہو گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں اس کی تیرہویں آیت ہے۔ ''لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔'' اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائے گی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کردیں گے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور یہ کلمے کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص ''وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى'' کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اس میں صاف بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا: ''يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ'' (اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا) اور ''وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۔'' (اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں) ف۲۹۹ یعنی سخت تکلیفیں جیسے کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں ان کو کاٹ ڈالنا۔
ف۳۰۰ یعنی احکام شاقہ (وہ احکام جن پر عمل کرنا دشوار ہو) جیسے کہ بدن اور کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیموں کو جلانا اور گناہوں کا مکانوں کے دروازوں پر ظاہر ہونا وغیرہ۔ ف۳۰۱ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠(۱۵۷) قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ساتھ اُترا ف۳۰۲ وہی بامراد ہوئے تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس

اِلَیْكُمْ جَمِیْعَاﰳ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اللہ کا رسول ہوں ف۳۰۳ کہ آسمان و زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں

یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ

جِلائے اور مارے (زندگی اور موت دے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اُس کی

بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ(۱۵۸) وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ

باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے

یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ(۱۵۹) وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا

کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے ف۳۰۴ انصاف کرتا اور ہم نے انھیں بانٹ دیا بارہ قبیلے

اُمَمًاؕ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

گروہ گروہ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے ف۳۰۵ پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا

الْحَجَرَۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًاؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ف۳۰۶ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ

مَّشْرَبَهُمْؕ وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَ

پہچان لیا اور ہم نے ان پر ابر سائبان کیا ف۳۰۷ اور ان پر من و سلویٰ

السَّلْوٰىؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا

اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انھوں نے ف۳۰۸ ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی

ف۳۰۲ اس نور سے قرآن شریف مراد ہے جس سے مومن کا دِل روشن ہوتا ہے اور شک و جہالت کی تاریکیاں دُور ہوتی ہیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے۔ ف۳۰۳ یہ آیت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمومِ رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی اُمت۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے، حضور فرماتے ہیں: پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں: (۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سُرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ (۲) میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے نہیں ہوئی تھیں۔ (۳) میرے لئے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابلِ تیمّم) اور مسجد کی گئی، جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے۔ (۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی۔ (۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی۔ مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کئے گئے۔ ف۳۰۴ یعنی حق سے ف۳۰۵ تیہ میں ف۳۰۶ ہر گروہ کے لئے ایک چشمہ۔ ف۳۰۷ تاکہ دھوپ سے امن میں رہیں۔ ف۳۰۸ ناشکری کرکے۔

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَ اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

جانوں کا برا کرتے تھے اور یاد کرو جب اُن ف۳۰۹ سے فرمایا گیا اس شہر میں بسو ف۳۱۰ اور اس میں

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ

جو چاہو کھاؤ اور کہو گناہ اُترے (اے اللہ ہمارے گناہ بخش دے) اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو ہم تمہارے گناہ

خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا

بخش دیں گے عنقریب نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے تو ان میں کے ظالموں نے بات بدل دی

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

اس کے خلاف جس کا انھیں حکم تھا ف۳۱۱ تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا بدلہ ان کے

يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ ع وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ

ظلم کا ف۳۱۲ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی ف۳۱۳ جب

يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا

وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے ف۳۱۴ جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں پانی پر تیرتی ان کے سامنے آتیں اور جو دن

ع ۵ ۱۰ وقف لازم

ف۳۰۹ بنی اسرائیل ف۳۱۰ یعنی بیت المقدس میں ف۳۱۱ یعنی حکم تو تھا کہ "حِطَّةٌ" کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں "حِطَّةٌ" توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ بجائے اس کے براہ تمسخر "حِنْطَةٌ فِيْ شعيرة" کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ ف۳۱۲ یعنی عذاب بھیجنے کا سبب ان کا ظلم اور حکمِ الٰہی کی مخالفت کرنا ہے۔ ف۳۱۳ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہود سے توبیخاً (ملامت کرتے ہوئے) اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں مقصود اس سوال سے یہ تھا کہ کفار پر ظاہر کر دیا جائے کہ کفر و معصیت ان کا قدیمی دستور ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے معجزات کا انکار کرنا یہ اُن کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے پہلے بھی کفر پر مصر رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کے اسلاف کا حال بیان فرمایا کہ وہ حکمِ الٰہی کی مخالفت کے سبب بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اس بستی میں اختلاف ہے کہ وہ کون سی تھی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ایک قریہ مصر و مدینہ کے درمیان ہے۔ ایک قول ہے کہ مَدْیَن وطور کے درمیان۔ زہری نے کہا کہ وہ قریہ طبریہ شام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مدین ہے۔ بعض نے کہا: ایلہ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَم ف۳۱۴ کہ باوجود ممانعت کے ہفتے کے روز شکار کرتے اس بستی کے لوگ تین گروہ میں مُنْقَسِم ہو گئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور ایک تہائی خاموش تھے دُوسروں کو منع نہ کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطا کار لوگ تھے جنہوں نے حکمِ الٰہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ بود و باش (رہنا سہنا اکھٹا) نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی۔ منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے خطا کاروں پر لعنت کی۔ ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطا کاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہو گئے ہوں گے، اُنہیں دیکھنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہو گئے تھے۔ اب یہ لوگ دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آ کر اُن کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے اُن لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم لوگوں نے تم کو منع نہیں کیا تھا! انہوں نے سر کے اشارے سے کہا: ہاں۔ اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے۔

معانقة ٢ النصف

يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَ اِذْ

ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں اس طرح ہم اُنھیں آزماتے تھے ان کی بے حکمی کے سبب اور جب

قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

ان میں سے ایک گروہ نے کہا کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا اُنھیں سخت عذاب

شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا

دینے والا بولے تمہارے رب کے حضور معذرت کو ف۳۱۵ اور شاید اُنھیں ڈر ہو ف۳۱۶ پھر جب وہ بھلا بیٹھے

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ

جو نصیحت اُنھیں ہوئی تھی ہم نے بچالیے وہ جو برائی سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَىِٕيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا

بُرے عذاب میں پکڑا بدلہ ان کی نافرمانی کا پھر جب اُنھوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی

عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ

ہم نے اُن سے فرمایا ہوجاؤ بندر دُتکارے (دُھتکارے) ہوئے ف۳۱۷ اور جب تمہارے رب نے حکم سنا دیا کہ ضرور

عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ

قیامت کے دن تک ان ف۳۱۸ پر ایسے کو بھیجتا رہوں گا جو اُنھیں بُری مار چکھائے ف۳۱۹ بے شک تمہارا رب ضرور جلد

الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ

عذاب والا ہے ف۳۲۰ اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۲۱ اور اُنھیں ہم نے زمین میں متفرق کردیا گروہ گروہ ان میں کچھ

الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ؗ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ

نیک ہیں ف۳۲۲ اور کچھ اور طرح کے ف۳۲۳ اور ہم نے اُنھیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا کہ کہیں

يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ

وہ رجوع لائیں ف۳۲۴ پھر اُن کی جگہ ان کے بعد وہ ف۳۲۵ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے ف۳۲۶ اس دنیا

ف۳۱۵ تاکہ ہم پر "نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر" ترک کرنے کا الزام نہ رہے۔ ف۳۱۶ اور وہ نصیحت سے نفع اٹھا سکیں۔ ف۳۱۷ وہ بندر ہوگئے اور تین روز اسی حال میں مبتلا رہ کر ہلاک ہوگئے۔ ف۳۱۸ یہود ف۳۱۹ چنانچہ اُن پر اللہ تعالٰی نے بخت نصر اور سنجاریب اور شاہانِ روم کو بھیجا جنہوں نے انہیں سخت ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور قیامت تک کے لئے ان پر جزیہ اور ذلت لازم ہوئی۔ ف۳۲۰ اُن کے لئے جو کفر پر قائم رہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان پر عذاب مستمر (ہمیشہ) رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ف۳۲۱ ان کو جو اللہ کی اطاعت کریں اور ایمان لائیں۔ ف۳۲۲ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور دین پر ثابت رہے۔ ف۳۲۳ جنہوں نے نافرمانی

عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ یَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَاۚ وَ اِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

کا مال لیتے ہیں ف۳۲۷ اور کہتے اب ہماری بخشش ہوگی ف۳۲۸ اور اگر ویسا ہی مال ان کے پاس اور آئے

یَاْخُذُوْهُؕ اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

تو لے لیں ف۳۲۹ کیا ان پر کتاب میں عہد نہ لیا گیا کہ اللّٰہ کی طرف نسبت نہ کریں

اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِیْهِؕ وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَؕ

مگر حق اور انھوں نے اُسے پڑھا ف۳۳۰ اور بے شک پچھلا گھر (آخرت) بہتر ہے پرہیزگاروں کو ف۳۳۱

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ الَّذِیْنَ یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَؕ اِنَّا

تو کیا تمہیں عقل نہیں اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں ف۳۳۲ اور انھوں نے نماز قائم رکھی ہم

لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ

نیکوں کا نیگ (ثواب) نہیں گنواتے (ضائع نہیں کرتے) اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور

ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ

سمجھے کہ وہ ان پر گر پڑے گا ف۳۳۳ لو جو ہم نے تمہیں دیا زور سے ف۳۳۴ اور یاد کرو جو اس میں ہے کہ کہیں

کی اور جنہوں نے کفر کیا اور دین کو بدلا اور متغیر کیا۔ ف۳۲۴ بھلائیوں سے نعمت و راحت اور بُرائیوں سے شدت و تکلیف مراد ہے۔ ف۳۲۵ جن کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں۔ ف۳۲۶ یعنی توریت کے جو اُنہوں نے اپنے اسلاف سے پائی اور اس کے اوامر و نواہی اور تحلیل و تحریم وغیرہ مضامین پر مطلع ہوئے۔ مدارک میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اُن کی حالت یہ ہے کہ ف۳۲۷ بطورِ رشوت کے احکام کی تبدیل اور کلام کی تغییر پر اور وہ جانتے بھی ہیں کہ یہ حرام ہے لیکن پھر بھی اس گناہِ عظیم پر مصر ہیں۔ ف۳۲۸ اور ان گناہوں پر ہم سے کچھ مؤاخذہ نہ ہوگا۔ ف۳۲۹ اور آئندہ بھی گناہ کرتے چلے جائیں۔ سدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ ہوتا تھا جو رشوت نہ لے، جب اس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا کہ یہ گناہ بخش دیا جائے گا۔ اس کے زمانہ میں دوسرے اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مرجاتا یا معزول کردیا جاتا اور وہی طعن کرنے والے اس کی جگہ حاکم و قاضی ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے۔ ف۳۳۰ لیکن باوجود اس کے انہوں نے اس کے خلاف کیا۔ توریت میں گناہ پر اصرار کرنے والے کے لئے مغفرت کا وعدہ نہ تھا تو ان کا گناہ کئے جانا توبہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مؤاخذہ نہ ہوگا یہ اللّٰہ پر افترا ہے۔ ف۳۳۱ جو اللّٰہ کے عذاب سے ڈریں اور رشوت و حرام سے بچیں اور اس کی فرمانبرداری کریں ف۳۳۲ اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اس کے تمام احکام کو مانتے ہیں اور اس میں تغییر و تبدیل روا (جائز) نہیں رکھتے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت اہل کتاب میں سے حضرت عبد اللّٰہ بن سلام وغیرہ ایسے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلی کتاب کا اتباع کیا اس کی تحریف نہ کی، اس کے مضامین کو نہ چھپایا اور اس کتاب کے اتباع کی بدولت انہیں قرآنِ پاک پر ایمان نصیب ہوا۔ (خازن و مدارک) ف۳۳۳ جب بنی اسرائیل نے تکالیفِ شاقہ کی وجہ سے احکامِ توریت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت جبریل نے بحکمِ الٰہی ایک پہاڑ جس کی مقدار ان کے لشکر کے برابر ایک فرسنگ طویل ایک فرسنگ عریض تھی اُٹھا کر سائبان کی طرح اُن کے سروں کے قریب کردیا اور اُن سے کہا گیا کہ احکامِ توریت قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرادیا جائے گا پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب کے سب سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ بایاں رخسارہ و ابرُو تو اُنہوں نے سجدے میں رکھ دی اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں گر نہ پڑے چنانچہ اب تک یہودیوں کے سجدے کی شان یہی ہے۔ ف۳۳۴ عزم و کوشش سے۔

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ

تم پرہیزگار ہو اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور

اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا

انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں ف۳۳۵ سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے ف۳۳۶ کہ کہیں

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ ۙ اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ

قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ف۳۳۷ یا کہو کہ شرک تو پہلے

اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے ف۳۳۸ تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اتْلُ

اہل باطل نے کیا ف۳۳۹ اور ہم اسی طرح آیتیں رنگ رنگ (تفصیل) سے بیان کرتے ہیں ف۳۴۰ اور اس لئے کہ کہیں وہ پھر آئیں ف۳۴۱ اور اے محبوب

عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ

انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں ف۳۴۲ تو وہ ان سے صاف نکل گیا ف۳۴۳ تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو

ع ۲۱ ۹ معانقة

ف۳۳۵ حدیث شریف میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت نکالی اور اُن سے عہد لیا۔ آیات وحدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت کا نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا جس طرح کہ دنیا میں ایک دُوسرے سے پیدا ہوں گے اور اُن کے لئے ربوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دے کر اُن سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی ف۳۳۶ اپنے اُوپر اور ہم نے تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا یہ شاہد کرنا اس لئے ہے ف۳۳۷ ہمیں کوئی تنبیہ نہیں کی گئی تھی۔ ف۳۳۸ جیسا انہیں دیکھا اُن کے اتباع واقتداء میں ویسا ہی کرتے رہے۔ ف۳۳۹ یہ عذر کرنے کا موقع نہ رہا جب کہ اُن سے عہد لے لیا گیا اور ان کے پاس رسول آئے اور انہوں نے اس عہد کو یاد دلایا اور توحید پر دلائل قائم ہوئے۔ ف۳۴۰ تاکہ بندے تدبر وتفکّر کر کے حق وایمان قبول کریں ف۳۴۱ شرک وکفر سے توحید وایمان کی طرف اور نبی صاحب معجزات کے بتانے سے اپنے عہدِ میثاق کو یاد کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ ف۳۴۲ یعنی بلعم باعور جس کا واقعہ مفسّرین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نزول فرمایا تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور اُن کے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں، ہمیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کریں گے اور بجائے ہمارے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کریں گے، تیرے پاس اسمِ اعظم ہے اور تیری دُعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللّٰہ تعالیٰ سے دُعا کر کہ اللّٰہ تعالیٰ انہیں یہاں سے ہٹا دے۔ بلعم باعور نے کہا: تمہارا بُرا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور اُن کے ساتھ فرشتے ہیں اور ایماندار لوگ ہیں میں کیسے اُن پر دُعا کروں، میں جانتا ہوں جو اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا مرتبہ ہے، اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا وآخرت برباد ہو جائے گی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت اِلحاح وزاری (رونے پیٹنے) کے ساتھ اُنہوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعور نے کہا کہ میں اپنے رب کی مرضی معلوم کر لوں اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دُعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کر لیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا، چنانچہ اس مرتبہ بھی اس کو یہی جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا اُس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی مگر میرے رب نے ان پر دُعا کرنے کی ممانعت فرما دی تب قوم نے اس کو ہدیے اور نذرانے دیئے جو اُس نے قبول کئے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعور نے رب تبارک وتعالیٰ سے اجازت چاہی اُس کا کچھ جواب نہ ملا اُس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا تو قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگر اللّٰہ کو منظور نہ ہوتا تو وہ پہلے کی

مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ

گمراہوں میں ہوگیا اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اُسے اٹھالیتے ف۳۴۴ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا ف۳۴۵ اور

اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ

اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو

یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

زبان نکالے ف۳۴۶ یہ حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَا ِۨالْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بُری کہاوت ہے اُن کی جنھوں نے ہماری آیتیں

بِاٰیٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ۚ وَ

جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا بُرا کرتے تھے جسے اللّٰہ راہ دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور

مَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ

جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے پیدا کیے بہت

الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ٘ وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ

جن اور آدمی ف۳۴۷ وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں ف۳۴۸ اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں ف۳۴۹

بِهَا ٘ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ

اور وہ کان جن سے سنتے نہیں ف۳۵۰ وہ چوپایوں کی طرح ہیں ف۳۵۱ بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ف۳۵۲

طرح دوبارہ بھی منع فرماتا اور قوم کا الحاح و اصرار اور بھی زیادہ ہوا حتّٰی کہ انہوں نے اس کو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا تھا اللّٰہ تعالٰی اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لئے جو دُعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اُس کی زبان پر آتا تھا۔ قوم نے کہا: اے بلعم! یہ کیا کررہا ہے؟ بنی اسرائیل کے لئے دُعا کرتا ہے ہمارے لئے بددعا۔ کہا: یہ میرے اختیار کی بات نہیں، میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور اُس کی زبان باہر نکل پڑی تو اُس نے اپنی قوم سے کہا: میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہوگئیں۔ اس آیت میں اس کا بیان ہے۔ ف۳۴۳ اور ان کا اتباع نہ کیا۔ ف۳۴۴ اور بلند درجہ عطا فرما کر اَبرار (فرمانبرداروں) کی منازل میں پہنچاتے۔ ف۳۴۵ اور دنیا کا مفتون ہوگیا۔ ف۳۴۶ یہ ایک ذلیل جانور کے ساتھ تشبیہ ہے کہ دنیا کی حرص رکھنے والا اگر اس کو نصیحت کرو تو مفید نہیں، مبتلائے حرص رہتا ہے، چھوڑ دو تو اسی حرص کا گرفتار۔ جس طرح زبان نکالنا کتے کی لازمی طبیعت ہے ایسی ہی حرص ان کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ ف۳۴۷ یعنی کفار جو آیاتِ الٰہیہ میں تدبر سے اعراض کرتے ہیں اور ان کا کافر ہونا اللّٰہ کے علمِ ازلی میں ہے۔ ف۳۴۸ یعنی حق سے اعراض کرکے آیاتِ الٰہیہ میں تدبر کرنے سے محروم ہوگئے اور یہی دل کا خاص کام تھا۔ ف۳۴۹ راہِ حق و ہدایت اور آیاتِ الٰہیہ اور دلائلِ توحید۔ ف۳۵۰ موعظت و نصیحت کو بگوش (وعظ نصیحت کو غور و توجہ سے سن کر) قبول اور باوجود قلب و حواس رکھنے کے وہ امورِ دین میں اُن سے نفع نہیں اٹھاتے لہٰذا ف۳۵۱ کہ اپنے قلب و حواس سے مدارکِ علمیہ و معارفِ ربانیہ کا ادراک نہیں کرتے ہیں۔ کھانے پینے کے دنیوی کاموں میں تمام حیوانات بھی اپنے حواس سے کام لیتے ہیں انسان بھی اتنا ہی کرتا رہا تو

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا

وہی غفلت میں پڑے ہیں اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام ف۳۵۳ تو اسے اُن سے پکارو اور انھیں چھوڑ دو

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ

جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں ف۳۵۴ وہ جلد اپنا کیا پائیں گے اور

مِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں ف۳۵۵ اور جنھوں نے ہماری آیتیں

ع ۲۲ ۱۰ ۱۲

بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ۚ وَ اُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ

جھٹلائیں جلد ہم انھیں آہستہ آہستہ ف۳۵۶ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی اور میں انھیں ڈھیل دوں گا ف۳۵۷ بیشک

كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ

میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف۳۵۸ کیا سوچتے نہیں کہ ان کے صاحب کو جنون سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں وہ تو صاف

اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَ لَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

ڈر سنانے والے ہیں ف۳۵۹ کیا انھوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو

اس کو بہائم پر کیا فضیلت۔ ف۳۵۲ کیونکہ چوپایہ بھی اپنے نفع کی طرف بڑھتا ہے اور ضرر سے بچتا اور اس سے پیچھے ہٹتا ہے اور کافر جہنم کی راہ چل کر اپنا ضرر اختیار کرتا ہے تو اس سے بدتر ہوا آدمی روحانی، شہوانی، سماوی، ارضی ہے۔ جب اس کی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غلبہ پا جاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔ ف۳۵۳ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالٰی کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کر لئے جنتی ہوا۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں، حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان جنتی ہو جاتا ہے۔ **شانِ نزول:** ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعوٰی تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور رحمٰن دو کو کیوں پکارتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جاہل بے خرد (بے عقل) کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اس کے بہت ہیں۔ ف۳۵۴ اس کے ناموں میں حق و استقامت سے نکلنا کئی طرح پر ہے۔ **مسائل:** ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسا کہ مشرکین نے "اِلٰہ" کا "لات" اور "عزیز" کا "عُزّٰی" اور "منّان" کا "مَنات" کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے۔ دُوسرے یہ کہ اللہ تعالٰی کے لئے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو، یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ خدا کو سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالٰی کے اسماء توقیفیہ (یعنی شریعت سے ہی معلوم ہو سکتے) ہیں۔ تیسرے حسنِ ادب کی رعایت کرنا تو فقط یاضارّ یامانع یاخالق القردة کہنا جائز نہیں بلکہ دُوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا یا ضارُّ یانافع یامعطی یاخالق الخلق۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالٰی کے لئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ "رام" اور "پرماتما" وغیرہ۔ پنجم ایسے اسماء کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلالِ الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں ف۳۵۵ یہ گروہ حق پژوہ (اہلِ حق) علماء اور ہادیانِ دین کا ہے۔ اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ہر زمانہ کے اہلِ حق کا اجماع حجت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی زمانہ حق پرستوں اور دین کے ہادیوں سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک گروہ میری اُمت کا تا قیامت دینِ حق پر قائم رہے گا، اس کو کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ ف۳۵۶ یعنی تدریجی ف۳۵۷ ان کی عمریں دراز کر کے ف۳۵۸ اور میری گرفت سخت۔ ف۳۵۹ **شانِ نزول:** جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر شب کے وقت قبیلہ قبیلہ کو پکارا اور فرمایا کہ میں تمہیں عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور آپ نے انہیں اللہ کا خوف دلایا اور پیش آنے والے حوادث کا ذکر کیا تو اُن میں سے کسی نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کی اس پر یہ آیت کریمہ۔

خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ

چیز اللہ نے بنائی ف۳۶۰ اور یہ کہ شاید اُن کا وعدہ نزدیک آگیا ہو ف۳۶۱

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَ

تو اس کے بعد اور کونسی بات پر یقین لائیں گے ف۳۶۲ جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور

یَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ

انہیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ف۳۶۳ کہ وہ کب کو ٹھہری ہے

مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ

(کب آئے گی) تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اُسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا ف۳۶۴ بھاری پڑرہی ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ

آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم نے اُسے خوب تحقیق

عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ

کر رکھا ہے تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں ف۳۶۵ تم فرماؤ

لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ

میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں ف۳۶۶ مگر جو اللہ چاہے ف۳۶۷ اور اگر میں غیب جان

وقف منزل
وقف لازم

نازل ہوئی اور فرمایا گیا کیا اُنہوں نے فکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی وؤور بینی بالکل بالائے طاق رکھ دی اور یہ دیکھ کر کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں اُن کے مخالف ہیں اور دنیا اور اس کی لذّتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے، آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں، ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کر دی، یہ اُن کی غلطی ہے۔ ف۳۶۰ ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمالِ حکمت و قدرت کی روشن دلیلیں ہیں۔ ف۳۶۱ اور وہ کفر پر مرجائیں اور ہمیشہ کے لئے جہنمی ہو جائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے۔ ف۳۶۲ یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ ف۳۶۳ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ کیونکہ ہمیں اس کا وقت معلوم ہے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۶۴ قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لوازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اے یہود! تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے۔ ف۳۶۵ اس کے اخفا کی حکمت تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلامِ الٰہی (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) وقتِ قیامت کا علم ہے اور یہ حصرِ آیت کے منافی نہیں۔ ف۳۶۶ **شانِ نزول:** غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی چوپائے بھاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں ہے عبداللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیسا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی تو خبر دے رہے ہیں اور اپنی ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں اُلجھ گئی ہے۔ چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر) ف۳۶۷ وہ مالکِ حقیقی ہے جو کچھ ہے اس

الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی ف۳۶۸ میں تو یہی ڈر ف۳۶۹

وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ

اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف۳۷۰ اور

جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا

اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا ف۳۷۱ کہ اس سے چین (آرام) پائے پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا ف۳۷۲ تو اسے لئے

فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ

پھرا کی (چلتی پھرتی رہی) پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب اللہ سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیے بچہ دے گا تو بے شک ہم

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ

شکر گزار ہوں گے پھر جب اس نے انہیں جیسا چاہیے بچہ عطا فرمایا انہوں نے اس کی عطا میں اس کے ساجھی (شریک) ٹھہرائے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ

تو اللہ کو برتری ہے ان کے شرک سے ف۳۷۳ کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے ف۳۷۴ اور وہ

کی عطا سے ہے۔ ف۳۶۸ یہ کلام براہِ ادب وتواضع ہے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اور اس کی عطا سے۔ (خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا بھلائی جمع کرنا اور بُرائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہوسکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو کیونکہ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کر لیتا اور بُرائی نہ پہنچنے دیتا بھلائی سے مُرادراحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ ہے اور بُرائیوں سے تنگی وتکلیف اور دشمنوں کا غالب آنا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بھلائی سے مُراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کر لینا ہو اور برائی سے بد بخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر میں نفع وضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اے منافقین وکافرین! تمہیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمہاری کفری حالت دیکھنے کی تکلیف مجھے نہ پہنچتی۔ ف۳۶۹ سنانے والا ہوں کافروں کو ف۳۷۰ عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں خطاب عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنی یہ ہیں کہ اللہ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک جان سے یعنی اس کے باپ سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کی بی بی کو بنایا پھر جب وہ دونوں جمع ہوئے اور حمل ظاہر ہوا اور ان دونوں نے تندرست بچہ کی دُعا کی اور ایسا بچہ ملنے پر ادائے شکر کا عہد کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ویسا ہی بچہ عنایت فرمایا۔ اُن کی حالت یہ ہوئی کہ کبھی تو وہ اس بچہ کو طبائع کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے دہریوں کا حال ہے کبھی ستاروں کی طرف جیسا کواکب پرستوں کا طریقہ ہے کبھی بتوں کی طرف جیسا بت پرستوں کا دستور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اُن کے اس شرک سے برتر ہے۔ (کبیر) ف۳۷۱ یعنی اس کے باپ کی جنس سے اس کی بی بی بنائی۔ ف۳۷۲ مرد کا چھانا کنایہ ہے جماع کرنے سے اور ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے۔ ف۳۷۳ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قُصَی کی اولاد ہیں اُن سے فرمایا گیا کہ تمہیں ایک شخص قُصَی سے پیدا کیا اور اس کی بی بی اسی کی جنس سے عربی قرشی کی تاکہ اس سے چین وآرام پائے پھر جب اُن کی درخواست کے مطابق انہیں تندرست بچہ عنایت کیا تو انہوں نے اللہ کی اس عطا میں دُوسروں کو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبد مناف، عبد العزیٰ، عبد قُصَی اور عبد الدار رکھا۔ ف۳۷۴ یعنی بتوں کو جنہوں نے کچھ نہیں بنایا۔

يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٢﴾ وَاِنْ

خود بنائے ہوئے ہیں اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہنچا سکیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کریں ف۳۷۵ اور اگر

تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ

تم انھیں ف۳۷۶ راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں ف۳۷۷ تم پر ایک سا ہے چاہے انھیں پکارو یا

صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ

چپ رہو ف۳۷۸ بےشک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں ف۳۷۹ تو انھیں پکارو

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۫

پھر وہ تمہیں جواب دیں اگر تم سچے ہو کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے چلیں

اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ

یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کے آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے

اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿١٩٥﴾

کان ہیں جن سے سنیں ف۳۸۰ تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور مجھے مہلت نہ دو ف۳۸۱

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِيْنَ

بےشک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری ف۳۸۲ اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے ف۳۸۳ اور جنھیں

ف۳۷۵ اس میں بتوں کی بےقدری اور بطلانِ شرک کا بیان اور مشرکین کے کمالِ جہل کا اظہار ہے اور بتایا گیا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہوسکتا ہے جو عابد کو نفع پہنچانے اور اس کا ضرر دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔ مشرکین جن بُتوں کو پوجتے ہیں ان کی بےقدرتی اس درجہ کی ہے کہ وہ کسی چیز کے بنانے والے نہیں کسی چیز کے بنانے والے تو کیا ہوتے خود اپنی ذات میں دُوسرے سے بے نیاز نہیں، آپ مخلوق ہیں، بنانے والے کے محتاج ہیں، اس سے بڑھ کر بےاختیاری یہ ہے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کرسکتے اور کسی کی کیا مدد کریں خود انہیں ضرر پہنچے تو دفع نہیں کرسکتے، کوئی انہیں توڑ دے، گرا دے، جو چاہے کرے، وہ اس سے اپنی حفاظت نہیں کرسکتے ایسے مجبور بےاختیار کو پوجنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ ف۳۷۶ یعنی بتوں کو ف۳۷۷ کیونکہ وہ نہ سُن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں ف۳۷۸ وہ بہر حال عاجز ہیں، ایسے کو پوجنا اور معبود بنانا بڑی بے خِرَدی (بےعقلی) ہے ف۳۷۹ اور اللہ کے مملوک ومخلوق کسی طرح پوجنے کے قابل نہیں، اس پر بھی اگر تم انہیں معبود کہتے ہو ف۳۸۰ یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے کمتر کو پُوج کر کیوں ذلیل ہوتے ہو۔ ف۳۸۱ **شانِ نزول:** سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بُت پرستی کی مذمت کی اور بُتوں کی عاجزی اور بےاختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ ہوجاتے ہیں، برباد ہوجاتے ہیں، یہ بُت انہیں ہلاک کردیتے ہیں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انہیں پکارو! اور میری نقصان رسانی میں اُن سے مدد لو اور تم بھی جو مکر وفریب کرسکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کر دو اور اس میں دیر نہ کرو، مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ ف۳۸۲ اور میری طرف وحی بھیجی اور میری عزّت کی۔ ف۳۸۳ اور ان کا حافظ وناصر ہے اس پر بھروسہ رکھنے والوں کو مشرکین وغیرہ کا کیا اندیشہ تم اور تمہارے معبود مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَ

اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کرسکتے اور نہ خود اپنی مدد کریں ۳۸۴ اور

اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَ هُمْ

اگر انہیں راہ کی طرف بلاؤ تو نہ سنیں اور تو انہیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں ۳۸۵ اور انہیں

لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾

کچھ بھی نہیں سوجھتا اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾

اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی برے کام پر اکسائے) ۳۸۶ تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ

بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجاتے ہیں اسی وقت ان کی

مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ۚ وَ اِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَ اِذَا

آنکھیں کھل جاتی ہیں ۳۸۷ اور وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں ۳۸۸ شیطان انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر کمی (کوتاہی) نہیں کرتے اور اے محبوب

لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا اجْتَبَیْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ مِنْ

جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو کہتے ہیں تم نے دل سے کیوں نہ بنائی تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب سے

رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآىٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ

وحی ہوتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں کے لئے اور

اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَ اذْكُرْ

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو ۳۸۹ اور اپنے رب

---

۳۸۴ تو میرا کیا بگاڑ سکیں گے۔ ۳۸۵ کیونکہ بتوں کی تصویریں اس شکل کی بنائی جاتی تھیں جیسے کوئی دیکھ رہا ہے۔ ۳۸۶ کوئی وسوسہ ڈالے۔ ۳۸۷ اور وہ اس وسوسے کو دور کردیتے ہیں اور اللہ تعالٰی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ۳۸۸ یعنی کفار۔ ۳۸۹ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے، جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لئے گوش برآواز ہونے (خطبہ بغور سننے) اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قراءت کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو۔ غرض اس آیت سے قراءت خَلْفُ الْاِمَام (نماز باجماعت میں امام کے پیچھے قراءت) کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کو اس کے مقابل حجت قرار دیا جاسکے۔ قراءت خَلْفُ الْاِمَام کی تائید میں سب سے

رَبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ

کو اپنے دل میں یاد کرو ف۳۸۹ زاری (عاجزی) اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے صبح

وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا

اور شام ف۳۹۱ اور غافلوں میں نہ ہونا بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں ف۳۹۲

یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدة

اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ف۳۹۳

ع ۲۴ ۱۸ ۱۴

اٰیاتھا ۷۵ ۸ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّةٌ ۸۸ رکوعاتھا ۱۰

سورہ انفال مدنیہ ہے، اس میں پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں ف۲ تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ و رسول ہیں ف۳ تو اللہ سے ڈرو ف۴ اور

زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے: "لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ" مگر اس حدیث سے قراءت خَلْفَ الْاِمَامِ کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جبکہ حدیث: "قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ" سے ثابت ہے کہ امام کا قراءت کرنا ہی مقتدی کا قراءت کرنا ہے تو جب امام نے قراءت کی اور مقتدی ساکت رہا تو اس کی قراءت حکمیہ ہوئی اس کی نماز بے قرأت کہاں رہی یہ قراءت حکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے اور قراءت کرنے سے آیت کا اتباع ترک ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔ ف۳۹۰ اوپر کی آیت کے بعد اس آیت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف سننے والے کو خاموش رہنا اور بے آواز نکالے دِل میں ذکر کرنا یعنی عظمت وجلالِ الٰہی کا استحضار (موجود ہونا) لازم ہے کَذَا فِیْ تَفْسِیْرِ ابْنِ جَرِیْر۔ اس سے امام کے پیچھے بلند یا پست آواز سے قرأت کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور دل میں عظمت و جلالِ حق کا استحضار ذکرِ قلبی ہے۔ مسئلہ: ذکر بالجہر اور ذکر بالاخفاء دونوں میں نصوص وارد ہیں جس شخص کو جس قسم کے ذکر میں ذوق وشوق تام واخلاص کامل میسر ہو اس کے لئے وہی افضل ہے، کذافی ردالمحتار وغیرہ۔ ف۳۹۱ شام عصر ومغرب کے درمیان کا وقت ہے، ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے کیونکہ نماز فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب تک نماز ممنوع ہے اس لئے ان وقتوں میں ذکر مستحب ہوا تا کہ بندے کے تمام اوقات قربت وطاعت میں مشغول رہیں۔ ف۳۹۲ یعنی ملائکہ مقربین ف۳۹۳ یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، ان کے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ لازم ہو جاتا ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: جب آدمی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کر کے جنتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنمی ہو گیا۔ ف۱ یہ سورت مدنی ہے بجز سات آیتوں کے جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور "اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ" سے شروع ہوتی ہیں، اس میں پچھتر آیتیں اور ایک ہزار پچھتر کلمے اور پانچ ہزار اسّی حروف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہلِ بدر کے حق میں نازل ہوئی جب غنیمت کے معاملہ میں ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور بدمزگی کی نوبت آ گئی تو اللہ تعالٰی نے معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکال کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا۔ آپ نے وہ مال برابر تقسیم کر دیا۔ ف۳ جیسے چاہیں تقسیم فرمائیں۔ ف۴ اور باہم اختلاف نہ کرو۔

أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١﴾

اپنے آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ

ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ف۵ ان کے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر

عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ

اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں ف۶ وہ جو نماز قائم

الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ

رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے

دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٤﴾ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ

درجے ہیں ان کے رب کے پاس ف۷ اور بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۸ جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے

مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ﴿٥﴾

تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا ف۹ اور بےشک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ف۱۰

ف۵ تو اس کے عظمت و جلال سے ف۶ اور اپنے تمام کاموں کو اس کے سپرد کریں۔ ف۷ بقدر اُن کے اعمال کے کیونکہ مؤمنین کے احوال ان اوصاف میں متفاوت ہیں اس لئے اُن کے مراتب بھی جُدا گانہ ہیں۔ ف۸ جو ہمیشہ اکرام و تعظیم کے ساتھ بے محنت و مشقت عطا کی جائے۔ ف۹ یعنی مدینہ طیبہ سے بدر کی طرف۔ ف۱۰ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اُن کی تعداد کم ہے، ہتھیار تھوڑے ہیں، دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے۔ مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابوسفیان کے ملک شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آنے کی خبر پا کر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ اُن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے مکہ مکرمہ سے ابوجہل قریش کا ایک لشکر گراں لے کر قافلہ کی امداد کے لئے روانہ ہوا۔ ابوسفیان تو رستہ سے کترا کر مع اپنے قافلہ کے ساحل بحر کی راہ چل پڑے اور ابوجہل سے اس کے رفیقوں نے کہا کہ قافلہ تو بچ گیا اب مکہ مکرمہ واپس چل، تو اس نے انکار کر دیا اور وہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے قصد سے بدر کی طرف چل پڑا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کے دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو فتح مند کرے گا خواہ قافلہ ہو یا قریش کا لشکر۔ صحابہ نے اس میں موافقت کی مگر بعض کو یہ عذر ہوا کہ ہم اس تیاری سے نہیں چلے تھے اور نہ ہماری تعداد اتنی ہے نہ ہمارے پاس کافی سامانِ اسلحہ ہے، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گذرا اور حضور نے فرمایا کہ قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابوجہل سامنے آ رہا ہے۔ اس پر ان لوگوں نے پھر عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیك وسلم قافلے ہی کا تعاقب کیجئے اور لشکرِ دشمن کو چھوڑ دیجئے۔ یہ بات ناگوارِ خاطرِ اقدس ہوئی تو حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کھڑے ہو کر اپنے اخلاص و فرمانبرداری اور رضا جوئی و جاں نثاری کا اظہار کیا اور بڑی قوت و استحکام کے ساتھ عرض کی کہ وہ کسی طرح مرضیٔ مبارک کے خلاف سستی کرنے والے نہیں ہیں پھر اور صحابہ نے بھی عرض کیا کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو امر فرمایا اس کے مطابق تشریف لے چلیں، ہم ساتھ ہیں، کبھی تخلف نہ کریں (پیچھے نہ رہیں) گے، ہم آپ پر ایمان لائے، ہم نے آپ کی تصدیق کی، ہم نے آپ کے اتباع کے عہد کئے، ہمیں آپ کی اتباع میں سمندر کے اندر کود جانے سے بھی عذر نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا: چلو اللہ کی برکت پر بھروسہ کرو، اُس نے مجھے وعدہ دیا ہے، میں تمہیں بشارت دیتا ہوں، مجھے دشمنوں کے گرنے کی جگہ نظر آ رہی ہے اور حضور نے کفار کے مرنے اور گرنے کی جگہ نام بنام بتا دیں اور ایک ایک کی جگہ پر نشانات لگا دیئے اور یہ معجزہ دیکھا گیا کہ ان میں سے جو مر کر گرا اسی نشان پر گرا، اس سے خطا نہ کی۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ

سچی بات میں تم سے جھگڑتے تھے ؁۱۱ بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی ؁۱۲ گویا وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف

يَنْظُرُوْنَ ۝۶ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

ہانکے جاتے ہیں ؁۱۳ اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں ؁۱۴ میں ایک تمہارے لئے ہے اور تم یہ چاہتے تھے

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ

کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا (کسی نقصان کا ڈر) نہیں ؁۱۵ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے ؁۱۶

وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۷ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ

اور کافروں کی جڑ کاٹ دے (ہلاک کر دے) ؁۱۷ کہ سچ کو سچ کرے اور جھوٹ کو جھوٹا ؁۱۸ پڑے بُرا

الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ

مانیں مجرم جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے ؁۱۹ تو اُس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝۹ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ

فرشتوں کی قطار سے ؁۲۰ اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لئے کہ تمہارے دل

قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ اِذْ

چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے ؁۲۱ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے جب

ع ۱۵

؁۱۱ اور کہتے تھے کہ ہمیں لشکرِ قریش کا حال ہی معلوم نہ تھا کہ ہم اُن کے مقابلہ کی تیاری کر کے چلتے۔ ؁۱۲ یہ بات کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کرتے ہیں حکمِ الٰہی سے کرتے ہیں اور آپ نے اعلان فرما دیا ہے کہ مسلمانوں کو غیبی مدد پہنچے گی۔ ؁۱۳ یعنی قریش سے مقابلہ انہیں ایسا مہیب (بڑا بھیانک) معلوم ہوتا ہے۔ ؁۱۴ یعنی ابوسفیان کے قافلے اور ابوجہل کے لشکر۔ ؁۱۵ یعنی ابوسفیان کا قافلہ ؁۱۶ دینِ حق کو غلبہ دے، اس کو بلند و بالا کرے۔ ؁۱۷ اور انہیں اس طرح ہلاک کرے کہ اُن میں سے کوئی باقی نہ بچے۔ ؁۱۸ یعنی اسلام کو ظہور و ثبات عطا فرمائے اور کُفر کو مٹائے۔ ؁۱۹ **شانِ نزول:** مسلم شریف کی حدیث ہے روزِ بدر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ ہزار ہیں اور آپ کے اصحاب تین سو دس سے کچھ زیادہ تو حضور قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے یہ دعا کرنے لگے یارب! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے پورا کر، یارب! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرما، یارب! اگر تو اہلِ اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی۔ اسی طرح حضور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ دوش (شانہ) مبارک سے چادر شریف اتر گئی تو حضرت ابوبکر حاضر ہوئے اور چادر مبارک دوشِ اقدس پر ڈالی اور عرض کیا: یا نبیَّ اللہ! آپ کی مناجات اپنے رب کے ساتھ کافی ہوگئی، وہ بہت جلد اپنا وعدہ پُورا فرمائے گا، اس پر یہ آیتِ شریفہ نازل ہوئی۔ ؁۲۰ چنانچہ اول ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان اس روز کافروں کا تعاقب کرتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا: (اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ) یعنی آگے بڑھ اے حیزوم! (حیزوم حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا اور اس کی ناک تلوار سے اڑا دی گئی اور چہرہ زخمی ہو گیا۔ صحابہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے یہ معائنے بیان کئے تو حضور نے فرمایا کہ یہ آسمانِ سوم کی مدد ہے۔ ابوجہل نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہاں سے ضرب آتی تھی؟ مارنے والا تو ہم کو نظر نہیں آتا تھا۔ آپ نے فرمایا: فرشتوں کی طرف سے، تو کہنے لگا: پھر وہی تو غالب ہوئے تم تو غالب نہیں ہوئے۔ ؁۲۱ تو بندے

يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً

اُس نے تمہیں اُونگھ سے گھیر دیا تو اُس کی طرف سے چین (تسکین) تھی ف۲۲ اور آسمان سے تم پر پانی اُتارا

لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوبِكُمْ وَ

کہ تمہیں اس سے ستھرا کردے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمادے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور

يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوحِي رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

اس سے تمہارے قدم جمادے ف۲۳ جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں

الَّذِينَ اٰمَنُوا ؕ سَاُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا

کو ثابت رکھو ف۲۴ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا

کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور (جوڑ) پر ضرب لگاؤ ف۲۵ یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ

اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب

کو چاہئے کہ اسی پر بھروسہ کرے اور اپنے زور وقوت اور اسباب و جماعت پر ناز نہ کرے۔ ف۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اللّٰہ کی طرف سے ہے اور نماز میں ہو تو شیطان کی طرف سے ہے جنگ میں غنودگی کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اُسے نیند اور اونگھ نہیں آتی وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے۔ خوفِ شدید کے وقت غنودگی آنا حصولِ امن اور زوالِ خوف کی دلیل ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور بہت زیادہ پیاس لگی تو ان پر غنودگی ڈال دی گئی جس سے انہیں راحت حاصل ہوئی اور تکان اور پیاس رفع ہوئی اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے۔ یہ اُونگھ اُن کے حق میں نعمت تھی اور یکبارگی سب کو آئی جماعتِ کثیر کا خوفِ شدید کی حالت میں اسی طرح یکبارگی اونگھ جانا خلاف عادت ہے اسی لئے بعض علماء نے فرمایا: یہ اونگھ معجزہ کے حکم میں ہے۔ (خازن) ف۲۳ روزِ بدر مسلمان ریگستان میں اُترے اُن کے اور اُن کے جانوروں کے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے تھے اور مشرکین ان سے پہلے لبِ آب قبضہ کر چکے تھے۔ صحابہ میں بعض حضرات کو وضو کی بعض کو غسل کی ضرورت تھی اور پیاس کی شدت تھی تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم حق پر ہو تم میں اللّٰہ کے نبی ہیں اور تم اللّٰہ والے ہو اور حال یہ ہے کہ مشرکین غالب ہو کر پانی پر پہنچ گئے تم بغیر وضو اور غسل کئے نمازیں پڑھتے ہو تو تمہیں دشمن پر فتح یاب ہونے کی کس طرح امید ہے تو اللّٰہ تعالیٰ نے مینہ بھیجا جس سے جنگل سیراب ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے پانی پیا اور غسل کئے اور وضو کئے اور اپنی سواریوں کو پلایا اور اپنے برتنوں کو بھرا اور غبار بیٹھ گیا اور زمین اس قابل ہوگئی کہ اس پر قدم جمنے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور یہ نعمت فتح و ظفر حاصل ہونے کی دلیل ہوئی۔ ف۲۴ ان کی اعانت کر کے اور انہیں بشارت دے کر ف۲۵ ابوداؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن مارنے کے لئے اس کے درپے ہوا، اس کا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا۔ سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ روزِ بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا۔ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے یک مشت سنگریزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھوں میں اس میں سے کچھ پڑا نہ ہو۔ بدر کا یہ واقعہ صبح جمعہ سترہ رمضان مبارک ۲ ہجری میں پیش آیا۔

الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ یٰۤاَیُّهَا

سخت ہے یہ تو چکھو ف۲۶ اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہے ف۲۷ اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ ج

ایمان والو جب کافروں کے لام(لشکر) سے تمہارا مقابلہ ہو تو انھیں پیٹھ نہ دو ف۲۸

وَ مَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ

اور جو اس دن انھیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو

فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ

تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی ف۲۹ تو تم

تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ

نے انھیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے ف۳۰ انھیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے

رَمٰى ۚ وَ لِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿١٧﴾

پھینکی اور اس لئے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بےشک اللہ سنتا جانتا ہے

ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿١٨﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ

یہ ف۳۱ تو لو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤں سست کرنے والا ہے اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ

الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِیَ

تم پر آچکا ف۳۲ اور اگر باز آؤ ف۳۳ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر تم پھر شرارت کرو تو ہم پھر سزا دیں گے اور تمہارا جتھا (گروہ)

ف۲۶ جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول اور مقید (قید) ہوئے یہ تو عذاب دنیا ہے۔ ف۲۷ آخرت میں ف۲۸ یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلہ سے نہ بھاگو۔ ف۲۹ یعنی مسلمانوں میں سے جو جنگ میں کفار کے مقابلہ سے بھاگا وہ غضبِ الٰہی میں گرفتار ہوا، اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، سوائے دو حالتوں کے: **ایک تو یہ کہ** لڑائی کا ہنر یا کرتب کرنے کے لئے پیچھے ہٹا ہو وہ پیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے۔ **دوسرے** جو اپنی جماعت میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹا وہ بھی بھاگنے والا نہیں ہے۔ ف۳۰ **شانِ نزول:** جب مسلمان جنگِ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا دوسرا کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس قتل کو تم اپنے زور و قوت کی طرف نسبت نہ کرو کہ یہ درحقیقت اللہ کی امداد اور اس کی تقویت اور تائید ہے۔ ف۳۱ فتح و نصرت ف۳۲ **شانِ نزول:** یہ خطاب مشرکین کو ہے جنہوں نے بدر میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور ان میں سے ابوجہل نے اپنی اور حضور کی نسبت یہ دعا کی کہ یارب! ہم میں جو تیرے نزدیک اچھا ہو اس کی مدد کر اور جو بُرا ہو اسے مبتلائے مصیبت کر اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکین نے مکہ مکرمہ سے بدر کو چلتے وقت کعبہ معظمہ کے پردوں سے لپٹ کر یہ دعا کی تھی کہ یارب! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق پر ہوں تو ان کی مدد فرما اور اگر ہم حق پر ہوں تو ہماری مدد کر اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو فیصلہ تم نے چاہا تھا وہ کر دیا گیا اور جو گروہ حق پر تھا اس کو فتح دی گئی یہ تمہارا مانگا ہوا فیصلہ ہے، اب آسمانی فیصلہ سے بھی جو ان کا طلب کیا ہوا تھا اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی۔ ابوجہل بھی اس جنگ میں ذلت اور رسوائی کے ساتھ مارا گیا اور اس کا سر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیا گیا۔ ف۳۳ سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

تمہیں کچھ کام نہ دے گا چاہے کتنا ہی بہت ہو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ۚۖ

ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو ف۳۴ اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ

اور ان جیسے نہ ہونا جنھوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے ف۳۵ بے شک سب جانوروں

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ

میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ف۳۶ اور اگر اللہ ان میں

اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

کچھ بھلائی ف۳۷ جانتا تو انھیں سنا دیتا اور اگر ف۳۸ سنا دیتا جب بھی انجام کار منہ پھیر کر پلٹ جاتے ف۳۹

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ

اے ایمان والو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو ف۴۰ جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی ف۴۱

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہوجاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے

کے ساتھ عداوت اور حضور کے ساتھ جنگ کرنے سے **ف۳۴** کیونکہ رسول کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت ایک ہی چیز ہے، جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ **ف۳۵** کیونکہ جو سُن کر نفع نہ اُٹھائے اور نصیحت پذیر نہ ہو اس کا سُننا سُننا ہی نہیں ہے، یہ منافقین و مشرکین کا حال ہے، مسلمانوں کو اس حال سے دُور رہنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ **ف۳۶** نہ وہ حق سنتے ہیں نہ حق بولتے ہیں نہ حق کو سمجھتے ہیں کان اور زبان و عقل سے فائدہ نہیں اٹھاتے، جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ یہ دیدہ و دانستہ بہرے گونگے بنتے ہیں اور عقل سے دشمنی کرتے ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت بنی عبدُ الدّار بن قُصی کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ جو کچھ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے، گونگے، اندھے ہیں۔ یہ سب لوگ جنگ اُحد میں مقتول ہوئے اور ان میں سے صرف دو شخص ایمان لائے: مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ۔ **ف۳۷** یعنی صدق و رغبت **ف۳۸** بحالت موجودہ یہ جانتے ہوئے کہ اُن میں صدق رغبت نہیں ہے۔ **ف۳۹** اپنے عناد (بغض) اور حق سے دشمنی کے باعث **ف۴۰** کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے۔ بخاری شریف میں سعید بن معلّٰی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا، مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالٰی نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو؟ ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے تھے، حضور نے انہیں پکارا، انہوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا، حضور نے فرمایا: تمہیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی؟ عرض کیا: حضور میں نماز میں تھا۔ حضور نے فرمایا: کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو؟ عرض کیا: بیشک آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ **ف۴۱** اس چیز سے یا ایمان مراد ہے کیونکہ کافر مُردہ ہوتا ہے، ایمان سے اس کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ قتادہ نے کہا کہ وہ چیز قرآن ہے کیونکہ اس سے دلوں کی زندگی ہے اور اس میں نجات ہے اور عصمتِ دارین ہے۔ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ وہ چیز جہاد ہے کیونکہ اس کی بدولت اللہ تعالٰی ذلّت کے بعد عزت عطا فرماتا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے اس لئے کہ شہداء

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا

اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا ف۴۲ اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

کہ اللہ کا عذاب سخت ہے اور یاد کرو ف۴۳ جب تم تھوڑے تھے ملک میں

فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ

دبے ہوئے ف۴۴ ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں ف۴۵ جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اور ستھری چیزیں تمہیں روزی دیں ف۴۶ کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو اللہ

تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ

و رسول سے دغا نہ کرو ف۴۷ اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت اور

اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔ ف۴۲ بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور (طاقت) تک برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہوگا، خطا کار اور غیر خطا کار سب کو پہنچے گا۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور منع کرنے پر قادر ہوں باوجود اس کے نہ روکیں نہ منع کریں، جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرم معاصی ہو اور وہ لوگ باوجود قدرت کے اس کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر ترک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اس ترکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔ ف۴۳ اے مؤمنین مہاجرین! ابتدائے اسلام میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں۔ ف۴۴ قریش تم پر غالب تھے اور تم ف۴۵ مدینہ طیبہ میں۔ ف۴۶ یعنی اموالِ غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت کے لئے حلال نہیں کئے گئے تھے۔ ف۴۷ فرائض کا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ سے خیانت کرنا ہے اور سنت کا ترک کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ابولبابہ ہارون بن عبد المنذر انصاری کے حق میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود بنی قریظہ کا دو ہفتے سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ فرمایا وہ اس محاصرہ سے تنگ آ گئے اور اُن کے دل خائف ہو گئے تو اُن سے اُن کے سردار کعب بن اسد نے یہ کہا کہ اب تین شکلیں (صورتیں) ہیں یا تو اس شخص یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو اور ان کی بیعت کرلو کیونکہ قسم بخدا وہ نبی مرسل ہیں، یہ ظاہر ہو چکا اور یہ وہی رسول ہیں جن کا ذکر تمہاری کتاب میں ہے، ان پر ایمان لے آنے تو جان، مال، اہل و اولاد سب محفوظ رہیں گے، مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل (صورت) پیش کی اور کہا کہ تم اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے بی بی بچوں کو قتل کر دیں پھر تلواریں کھینچ کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے مقابل آئیں کہ اگر ہم اس مقابلہ میں ہلاک بھی ہو جائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل و اولاد کا غم تو نہ رہے۔ اس پر قوم نے کہا کہ اہل و اولاد کے بعد جینا ہی کس کام کا؟ تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں ہے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو شاید اس میں کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انہوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا سوائے اس کے کہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلہ کو منظور کریں، اس پر اُنہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابولبابہ کو بھیج دیجئے کیونکہ ابولبابہ سے ان کے تعلقات تھے اور ابولبابہ کا مال اور ان کی اولاد اور اُن کے عیال سب بنی قریظہ کے پاس تھے۔ حضور نے ابولبابہ کو بھیج دیا بنی قریظہ نے اُن سے رائے دریافت کی کہ کیا ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور کرلیں کہ جو کچھ وہ ہمارے

اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ ع

ع ۳ / ۹ / ۱۷

جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے ف۴۸ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف۴۹

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ

اے ایمان والو اگر اللہ سے ڈرو گے ف۵۰ تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری

عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾ وَ اِذْ یَمْكُرُ

برائیاں اُتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور اے محبوب یاد کرو جب کافر

بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ وَ یَمْكُرُوْنَ

تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند (قید) کرلیں یا شہید کردیں یا نکال (جلاوطن کر) دیں ف۵۱ اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے

حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہوا ابولبابہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ تو گلے کٹوانے کی بات ہے، ابولبابہ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو نہ آئے سیدھے مسجد شریف پہنچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپ کو بندھوا لیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے یہاں تک کہ مرجائیں یا اللہ تعالٰی اُن کی توبہ قبول کرے۔ وقتاً فوقتاً ان کی بی بی آکر انہیں نمازوں کے لئے اور انسانی حاجتوں کے لیے کھول دیا کرتی تھیں اور پھر باندھ دیئے جاتے تھے۔ حضور کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا کہ ابولبابہ میرے پاس آتے تو میں اُن کے لئے مغفرت کی دعا کرتا لیکن جب انہوں نے یہ کیا ہے تو میں انہیں نہ کھولوں گا جب تک اللہ اُن کی توبہ قبول نہ کرے۔ وہ سات روز بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ بیہوش ہو کر گر گئے پھر اللہ تعالٰی نے اُن کی توبہ قبول کی۔ صحابہ نے انہیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انہوں نے کہا: میں خدا کی قسم! نہ کھلوں گا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خود نہ کھولیں۔ حضرت نے انہیں اپنے دستِ مبارک سے کھول دیا۔ ابولبابہ نے کہا میری توبہ اس وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں جس میں مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی اور میں اپنے کل مال کو اپنے ملک سے نکال دوں۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے۔ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۴۸** کہ آخرت کے کاموں میں سدِّ راہ (رکاوٹ) ہوتا ہے۔ **ف۴۹** تو عاقل کو چاہئے کہ اسی کا طلبگار رہے اور مال و اولاد کے سبب سے اس سے محروم نہ ہو۔ **ف۵۰** اس طرح کہ گناہ ترک کرو اور طاعت بجالاؤ۔ **ف۵۱** اس میں اس واقعہ کا بیان ہے جو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کفارِ قریش دار الندوہ (کمیٹی گھر) میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے اور ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا، مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا، میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا، انہوں نے اس کو شامل کر لیا اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی، ابوالبختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو دروازہ بند کردو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں، اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے، یہ خبر مشہور ہوگی اور اُن کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے۔ لوگوں نے کہا: شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے۔ پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اُس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اُن کو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو اونٹ پر سوار کر کے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضرر نہیں۔ ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا: جس شخص نے تمہارے ہوش اُڑا دیئے اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو! تم نے اس کی شیریں کلامی، سیف زبانی دلکشی نہیں دیکھی ہے! اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دُوسری قوم کے قلوب تسخیر کر کے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے، اہلِ مجمع نے کہا: شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے، اس پر ابوجہل کھڑا ہوا اور اُس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہو کر قتل کردیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے۔ غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائے گا۔ ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی

وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا

اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں

قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ

کے قصے ۵۲ اور جب بولے ۵۳ کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے

فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ

تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا اور اللہ کا کام

اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو ۵۴ اور اللہ انھیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ

اور اسی پر سب کا اتفاق ہوگیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی خواب گاہ میں شب کو نہ رہیں، اللہ تعالیٰ نے اذن دیا ہے مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں، حضور نے حضرت علی مرتضٰی کو شب میں اپنی خوابگاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دستِ مبارک میں لی اور آیت "اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا" پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی سب اندھے ہوگئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع ابوبکر صدّیق کے غارِ ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضٰی کو لوگوں کی امانتیں پہنچانے کے لئے مکہ مکرمہ میں چھوڑا مشرکین رات بھر سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی ہیں اُن سے حضور کو دریافت کیا کہ کہاں ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لئے نکلے جب غار پر پہنچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے حضور اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے۔ **۵۲ شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سن کر کہا تھا کہ ہم چاہتے تو ہم بھی ایسی ہی کتاب کہہ لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کا یہ مقولہ نقل کیا کہ اس میں ان کی کمال بے شرمی و بے حیائی ہے کہ قرآنِ پاک کی تحدِّی فرمانے (للکارنے) اور فصحائے عرب کو قرآنِ کریم کے مثل ایک سورۃ بنالانے کی دعوتیں دینے اور ان سب کے عاجز و درماندہ (مجبور) رہ جانے کے بعد یہ کلمہ کہنا اور ایسا اِدّعائے باطل (باطل دعویٰ) کرنا نہایت ذلیل حرکت ہے۔ **۵۳** کفار اور ان میں یہ کہنے والا یا نضر بن حارث تھا یا ابوجہل جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے۔ **۵۴** کیونکہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنتِ الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہوجائیں اور کوئی نہ بچے۔ ایک جماعت مفسّرین کا قول ہے کہ یہ آیت سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو "وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ" نازل ہوا، جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئے گا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیبہ کو روانہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے فتحِ مکہ کا اذن دیا اور یہ عذابِ موعود (جس کا وعدہ کیا گیا وہ) آگیا جس کی نسبت اس آیت میں فرمایا: "وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ"۔ محمد بن اسحاق نے کہا کہ "مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ" بھی کفار کا مقولہ ہے جو اُن سے حکایۃً نقل کیا گیا، اللہ عزوجل نے اُن کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں، آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یارب! اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر عذاب نازل کر، اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یامحمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہوگا۔ کیونکہ کوئی امت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی۔ کس قدر معارِض (ایک دوسرے کے مخالف) اقوال ہیں۔

يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ

بخشش مانگ رہے ہیں ف۵۵ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

سے روک رہے ہیں ف۵۶ اور وہ اس کے اہل نہیں ف۵۷ اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا

مگر ان میں اکثر کو علم نہیں اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر

مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

سیٹی اور تالی ف۵۸ تو اب عذاب چکھو ف۵۹ بدلہ اپنے کفر کا بے شک

كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا

کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں ف۶۰ تو اب انہیں خرچ کریں گے

ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ

پھر وہ ان پر پچھتاوا ہوں گے ف۶۱ پھر مغلوب کردیئے جائیں گے اور کافروں کا حشر

يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ ۙ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ

جہنم کی طرف ہوگا اس لئے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا فرمادے ف۶۲ اور نجاستوں کو

بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ

تلے اوپر رکھ کر سب ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے وہی نقصان

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ج

ع ۹ / ۱۸

پانے والے ہیں ف۶۳ تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا ف۶۴

ف۵۵ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ''استغفار'' عذاب سے اَمن میں رہنے کا ذریعہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے میری امت کے لئے دو اَمانیں اُتاریں، ایک میرا اُن میں تشریف فرما ہونا، ایک اُن کا اِستغفار کرنا ف۵۶ اور مومنین کو طواف کعبہ کیلئے نہیں آنے دیتے جیسا کہ واقعہ حُدیبیہ کے سال سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو روکا۔ ف۵۷ اور کعبہ کے اُمور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ مشرک ہیں۔ ف۵۸ یعنی نماز کی جگہ سیٹی اور تالی بجاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور یہ فعل اُن کا یا تو اس اعتقادِ باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت سے کہ ان کے اس شور سے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو۔ ف۵۹ قتل و قید کا بدر میں ف۶۰ یعنی لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے مانع ہوں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کفار میں سے ان بارہ قریشیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے لشکرِ کفار کا کھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور ہر ایک ان میں سے لشکر کو کھانا دیتا تھا ہر روز دس اونٹ۔ ف۶۱ کہ مال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا۔ ف۶۲ یعنی گروہِ کفار کو

وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا

اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے ۶۵ اور ان سے لڑو یہاں تک

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا

کہ کوئی فساد ۶۶ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہوجائے پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ

یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى

اُن کے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں ۶۷ تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۶۸ تو کیا ہی اچھا مولیٰ

وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿۴۰﴾

اور کیا ہی اچھا مددگار

گروہِ مؤمنین سے ممتاز کردے۔ ۶۳ کہ دنیا و آخرت کے ٹوٹے میں رہے اور اپنے مال خرچ کرکے عذابِ آخرت مول لیا۔ ۶۴ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کفر اور معاصی (تمام گناہ) معاف ہوجاتے ہیں۔ ۶۵ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے اور اپنے انبیاء اور اولیاء کی مدد فرماتا ہے۔ ۶۶ یعنی شرک ۶۷ ایمان لانے سے ۶۸ تم اس کی مدد پر بھروسہ رکھو۔

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی
اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو ف۶۹ تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول اور قرابت

الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے ف۷۰ اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر

وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِؕ وَاللّٰهُ عَلٰى
اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں ف۷۱ اور اللہ

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى
سب کچھ کرسکتا ہے جب تم نالے کے اُس کنارے تھے ف۷۲ اور کافر پرلے کنارے

وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِۙ وَ
اور قافلہ ف۷۳ تم سے ترائی میں ف۷۴ اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے ف۷۵

لٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ
لیکن یہ اس لئے کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف۷۶ کہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو ف۷۷

وَّیَحْیٰى مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ اِذْ یُرِیْكَهُمُ
اور جو جئے دلیل سے جئے ف۷۸ اور بے شک اللہ ضرور سنتا جانتا ہے جب کہ اے محبوب اللہ تمہیں

ف۶۹ خواہ قلیل یا کثیر۔ ''غنیمت'' وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق قہر وغلبہ حاصل ہو۔ مسئلہ: مالِ غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین (غازیوں) کے۔ ف۷۰ مسئلہ: غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہلِ قرابت کے لئے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے۔ مسئلہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہلِ قرابت کے حصے بھی یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا۔ ف۷۱ اس دن سے روزِ بدر مراد ہے اور دونوں فوجوں سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان کو پیش آیا۔ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہزیمت (شکست) دی ان میں سے ستر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے۔ ف۷۲ جو مدینہ طیبہ کی طرف ہے۔ ف۷۳ قریش کا جس میں ابوسفیان وغیرہ تھے۔ ف۷۴ تین میل کے فاصلہ پر ساحل کی طرف۔ ف۷۵ یعنی اگر تم اور وہ باہم جنگ کا کوئی وقت معین کرتے پھر تمہیں اپنی قلت و بے سامانی اور ان کی کثرت وسامان کا حال معلوم ہوتا تو ضرور تم ہیبت واندیشہ سے میعاد میں اختلاف کرتے۔ ف۷۶ یعنی اسلام اور مسلمین کی نصرت اور دین کا اعزاز اور دشمنانِ دین کی ہلاکت، اس لئے تمہیں اُس نے بے میعاد (وقت مقرر کئے بغیر) ہی جمع کر دیا۔ ف۷۷ یعنی حجت ظاہرہ قائم ہونے اور عبرت کا معائنہ کر لینے کے بعد۔ ف۷۸ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ ہلاک سے کفر، حیات سے ایمان مراد ہے۔ معنی یہ ہیں کہ جو کوئی کافر ہو اس کو چاہئے کہ پہلے حجت قائم کرے اور ایسے ہی جو ایمان لائے وہ یقین کے ساتھ ایمان لائے اور حجت و برہان سے جان لے کہ یہ دین حق ہے اور بدر کا واقعہ آیات واضحہ میں سے ہے، اس کے بعد جس نے کفر اختیار کیا وہ مکابر (بڑا مغرور) ہے، اپنے نفس کو مغالطہ (دھوکا) دیتا ہے۔

اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ

کافروں کو تمہاری خواب میں تھوڑا دکھاتا تھا ف۷۹ اور اے مسلمانو اگر وہ تمہیں بہت کرکے دکھاتا تو ضرور تم بُزدلی کرتے اور معاملہ میں

فِي الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَ اِذْ

جھگڑا ڈالتے ف۸۰ مگر اللہ نے بچا لیا ف۸۱ بےشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے اور

يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْۤ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّ يُقَلِّلُكُمْ فِيْۤ اَعْيُنِهِمْ

جب لڑتے وقت ف۸۲ تمہیں کافر تھوڑے کرکے دکھائے ف۸۳ اور تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کیا ف۸۴

لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف۸۵ اور اللہ کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ

ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو ف۸۶ کہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ ج وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ

مراد کو پہنچو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی

رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ ج وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

ہوا جاتی رہے گی ف۸۷ اور صبر کرو بےشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے ف۸۸ اور ان جیسے نہ ہونا جو

ف۷۹ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی اور آپ نے اپنا یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اس سے ان کی ہمتیں بڑھیں اور اپنے ضعف و کمزوری کا اندیشہ نہ رہا اور انہیں دشمن پر جرأت پیدا ہوئی اور قلب قوی ہوئے۔ انبیاء کا خواب حق ہوتا ہے آپ کو کفار دکھائے گئے تھے اور ایسے کفار جو دنیا سے بے ایمان جائیں اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہو وہ تھوڑے ہی تھے کیونکہ جو لشکر مقابل آیا تھا اس میں کثیر لوگ وہ تھے جنہیں اپنی زندگی میں ایمان نصیب ہوا اور خواب میں قلت کی تعبیر ضعف سے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب فرما کر کفار کا ضعف ظاہر کر دیا۔ ف۸۰ اور ثبات و فرار (ثابت قدم رہنے اور میدان سے بھاگنے) میں متردد رہتے۔ ف۸۱ تم کو بزدلی اور تردد اور باہمی اختلاف سے۔ ف۸۲ اے مسلمانو! ف۸۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ہماری نگاہوں میں اتنے کم جچے کہ میں نے اپنے برابر والے ایک شخص سے کہا کیا تمہارے گمان میں کافر ستّر ہوں گے اس نے کہا کہ میرے خیال میں سو ہیں اور تھے ہزار۔ ف۸۴ یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ انہیں رسیوں میں باندھ لو گویا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو اتنا قلیل دیکھ رہا تھا کہ مقابلہ کرنے اور جنگ آزما ہونے کے لائق بھی خیال نہیں کرتا تھا اور مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلہ پر جم جائیں بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں تھی، مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے۔ ف۸۵ یعنی اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی نصرت اور شرک کا اِبطال اور مشرکین کی ذلت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا اظہار کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا کہ جماعتِ قلیلہ لشکرِ گراں (بڑے لشکر) پر فتح یاب ہوئی۔ ف۸۶ اس سے مدد چاہو اور کفار پر غالب ہونے کی دعائیں کرو۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکرِ الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔ ف۸۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازع ضعف و کمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر خدا اور رسول کی فرمانبرداری اور دین کا اتباع ہے۔ ف۸۸ ان کا معین و مددگار۔

خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ

اپنے گھر سے نکلے اتراتے اور لوگوں کے دکھانے کو اور اللّٰہ کی راہ سے روکتے ف۸۹

وَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿۴۷﴾ وَ اِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ قَالَ

اور ان کے سب کام اللّٰہ کے قابو میں ہیں اور جب کہ شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے کام بھلے کر دکھائے ف۹۰ اور بولا

لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ

آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں اور تم میری پناہ میں ہو تو جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے

نَكَصَ عَلٰى عَقِبَیْهِ وَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْۤ

اُلٹے پاؤں بھاگا اور بولا میں تم سے الگ ہوں ف۹۱ میں وہ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا ف۹۲ میں

اَخَافُ اللّٰهَؕ وَ اللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۠ ﴿۴۸﴾ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ

اللّٰہ سے ڈرتا ہوں ف۹۳ اور اللّٰہ کا عذاب سخت ہے جب کہتے تھے منافق ف۹۴ اور وہ جن کے

ع ۲

ف۸۹ شانِ نزول: یہ آیت کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے آئے تھے، سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے دُعا کی: یارب! یہ قریش آگئے، تکبر و غرور میں سرشار اور جنگ کے لئے تیار، تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں، یارب! اب وہ مدد عنایت ہو جس کا تو نے وعدہ کیا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ جب ابوسفیان نے دیکھا کہ قافلہ کو کوئی خطرہ نہیں رہا تو انہوں نے قریش کے پاس پیام بھیجا کہ تم قافلہ کی مدد کے لئے آئے تھے، اب اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے لہٰذا واپس جاؤ اس پر ابوجہل نے کہا کہ خدا کی قسم ہم واپس نہ ہوں گے یہاں تک کہ ہم بدر میں اتریں، تین روز قیام کریں، اونٹ ذبح کریں، بہت سے کھانے پکائیں، شرابیں پئیں، کنیزوں کا گانا بجانا سنیں، عرب میں ہماری شہرت ہو اور ہماری ہیبت ہمیشہ باقی رہے لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا، جب وہ بدر میں پہنچے تو جامِ شراب کی جگہ انہیں ساغرِ موت پینا پڑا اور کنیزوں کی ساز و نوا کی جگہ رونے والیاں انہیں روئیں۔ اللّٰہ تعالیٰ مومنین کو حکم فرماتا ہے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر و ریاء اور غرور و تکبر کا انجام خراب ہے بندے کو اخلاص اور اطاعتِ خدا اور رسول چاہئے۔ **ف۹۰** اور رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی عداوت اور مسلمانوں کی مخالفت میں جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس پر ان کی تعریفیں کیں اور انہیں خبیث اعمال پر قائم رہنے کی رغبت دلائی اور جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کرلیا تو انہیں یاد آیا کہ ان کے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا قصد کرتے یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس لئے اس نے یہ فریب کیا کہ وہ سُراقہ بن مالک بن جُعْشُم بنی کنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں۔ جب مسلمانوں اور کافروں کے دونوں لشکر صف آراء ہوئے اور رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ایک مشت خاک مشرکین کے منہ پر ماری اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل ابلیس لعین کی طرف بڑھے جو سُراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا، وہ ہاتھ چھڑا کر مع اپنے گروہ کے بھاگا حارث پکارتا رہ گیا سُراقہ! سُراقہ! تم تو ہمارے ضامن ہوئے تھے کہاں جاتے ہو؟ کہنے لگا: مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا، اس آیت میں اس واقعہ کا بیان ہے۔ **ف۹۱** اور امن کی جو ذمہ داری لی تھی اس سے سبکدوش (بری الذمہ) ہوتا ہوں، اس پر حارث بن ہشام نے کہا کہ ہم تیرے بھروسہ پر آئے تھے تو اس حالت میں ہمیں رسوا کرے گا! کہنے لگا: **ف۹۲** یعنی لشکر ملائکہ۔ **ف۹۳** کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کر دے۔ جب کفار کو ہزیمت (ہار) ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کا باعث سُراقہ ہوا۔ سُراقہ کو یہ خبر پہنچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا: یہ لوگ کیا کہتے ہیں! نہ مجھے ان کے آنے کی خبر نہ جانے کی۔ ہزیمت ہوگئی جب میں نے سنا ہے۔ تو قریش نے کہا کہ تو فلاں فلاں روز ہمارے پاس آیا تھا۔ اس نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے، تب انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا۔ **ف۹۴** مدینہ کے۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

دلوں میں آزار (بیماری) ہے و۹۵ کہ یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں و۹۶ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے و۹۷ تو بے شک اللہ و۹۸

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ

غالب حکمت والا ہے اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں مار رہے ہیں

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

ان کے منہ پر اور ان کی پیٹھ پر و۹۹ اور چکھو آگ کا عذاب یہ و۱۰۰ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ

آگے بھیجا و۱۰۱ اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا و۱۰۲ جیسے فرعون والوں

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ

اور ان سے اگلوں کا دستور و۱۰۳ وہ اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے تو اللہ نے انھیں ان کے گناہوں پر پکڑا

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً

بے شک اللہ قوت والا سخت عذاب والا ہے یہ اس لئے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت انھیں

اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ۙ

دی تھی بدلتا نہیں جب تک وہ خود نہ بدل جائیں و۱۰۴ اور بے شک اللہ سنتا جانتا ہے

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

جیسے فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا دستور انھوں نے اپنے رب کی آیتیں جھٹلائیں

و۹۵ یہ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ تھے جنہوں نے کلمۂ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک وتردُّد باقی تھا۔ جب کفارِ قریش سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لئے نکلے یہ بھی ان کے ساتھ بدر میں پہنچے، وہاں جا کر مسلمانوں کو قلیل دیکھا تو شک اور بڑھا اور مرتد ہوگئے اور کہنے لگے: و۹۶ کہ باوجود اپنی ایسی قلیل تعداد کے ایسے لشکرِ گراں (بڑے لشکر) کے مقابل ہوگئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: و۹۷ اور اپنا کام اس کے سپرد کردے اور اس کے فضل واحسان پر مطمئن ہو۔ و۹۸ اس کا حافظ وناصر ہے۔ و۹۹ لوہے کے گرز جو آگ میں لال کئے ہوئے ہیں اور ان سے جو زخم لگتا ہے اس میں آگ پڑتی ہے اور سوزش ہوتی ہے ان سے مار کر فرشتے کافروں سے کہتے ہیں: و۱۰۰ مصیبتیں اور عذاب۔ و۱۰۱ یعنی جو تم نے کسب کیا کفر اور عصیان۔ و۱۰۲ کسی پر بے جرم عذاب نہیں کرتا اور کافر پر عذاب کرنا عدل ہے۔ و۱۰۳ یعنی ان کافروں کی عادت کفر وسرکشی میں فرعونی اور ان سے پہلوں کی مثل ہے تو جس طرح وہ ہلاک کئے گئے یہ بھی روزِ بدر قتل وقید میں مبتلا کئے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس طرح فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کو بیقین جان کر ان کی تکذیب کی یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جان پہچان کر تکذیب کرتے ہیں۔ و۱۰۴ اور زیادہ بدتر حال میں مبتلا نہ ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو روزی دے کر بھوک کی تکلیف رفع کی، امن دے کر خوف سے نجات دی اور ان کی طرف اپنے حبیب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا۔ انہوں نے ان نعمتوں پر شکر تو نہ کیا بجائے اس کے یہ سرکشی کی کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی تکذیب کی، ان کی خوں ریزی کے درپے ہوئے اور لوگوں کو

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون والوں کو ڈبو دیا وف۱۰۵ اور وہ سب ظالم تھے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۖۚ اَلَّذِيْنَ

بےشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے وہ جن سے

عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾

تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں وف۱۰۶ اور ڈرتے نہیں وف۱۰۷

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

تو اگر تم کہیں انہیں لڑائی میں پاؤ تو انھیں ایسا قتل کرو جس سے ان کے پس ماندوں کو بھگاؤ وف۱۰۸ اس امید پر کہ شاید انھیں عبرت ہو وف۱۰۹

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

اور اگر تم کسی قوم سے دغا (عہد شکنی) کا اندیشہ کرو وف۱۱۰ تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر وف۱۱۱ بےشک دغا والے

يُحِبُّ الْخَآىٕنِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ

اللہ کو پسند نہیں اور ہرگز کافر اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ وہ وف۱۱۲ ہاتھ سے نکل گئے بےشک وہ

لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ

عاجز نہیں کرتے وف۱۱۳ اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے وف۱۱۴ اور جتنے گھوڑے

راہِ حق سے روکا۔ سُدّی نے کہا کہ اللہ کی نعمت حضرت سیّدِ انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وف۱۰۵ ایسے ہی یہ کفّارِ قریش ہیں جنہیں بدر میں ہلاک کیا گیا۔ وف۱۰۶ شانِ نزول: "اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ" اور اس کے بعد کی آیتیں بنی قُریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئیں جن کا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا کہ وہ آپ سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے۔ اُنہوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو انہوں نے ہتھیاروں سے ان کی مدد کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا، پھر دوبارہ عہد کیا اور اس کو بھی توڑا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سب جانوروں سے بدتر بتایا کیونکہ کفّار سب جانوروں سے بدتر ہیں اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی خراب۔ وف۱۰۷ خدا سے، نہ عہد شکنی کے خراب نتیجہ سے اور نہ اس سے شرماتے ہیں باوجودیکہ عہد شکنی ہر عاقل کے نزدیک شرمناک جرم ہے اور عہد شکنی کرنے والا سب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاتا ہے، جب ان کی بے غیرتی اس درجہ پہنچ گئی تو یقیناً وہ جانوروں سے بدتر ہیں۔ وف۱۰۸ اور ان کی ہمتیں توڑ دو اور ان کی جماعتیں منتشر کر دو۔ وف۱۰۹ اور وہ پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والے) ہوں۔ وف۱۱۰ اور ایسے آثار و قرائن پائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ وہ غدر کریں گے اور عہد پر قائم نہ رہیں گے۔ وف۱۱۱ یعنی انہیں اس عہد کی مخالفت کرنے سے پہلے آگاہ کر دو کہ تمہاری بدعہدی کے قرائن پائے گئے لہٰذا وہ عہد قابلِ اعتبار نہ رہا، اس کی پابندی نہ کی جائے گی۔ وف۱۱۲ جنگِ بدر سے بھاگ کر قتل و قید سے بچ گئے اور مسلمانوں کے۔ وف۱۱۳ اپنے گرفتار کرنے والے کو۔ اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب ہوتا ہے۔ وف۱۱۴ خواہ وہ ہتھیار ہوں یا قلعے یا تیر اندازی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں قوت کے معنی رمی یعنی تیر اندازی بتائے۔

الۡخَيۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ وَاٰخَرِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ ۚ لَا

باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللّٰہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں وف۱۱۵ اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں

تَعۡلَمُوۡنَهُمۡ ۚ اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَيۡءٍ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

جنھیں تم نہیں جانتے وف۱۱۶ اللّٰہ انھیں جانتا ہے اور اللّٰہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے

يُوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ۝٦٠ وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا

تمہیں پورا دیا جائے گا وف۱۱۷ اور کسی طرح گھاٹے میں نہیں رہو گے اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو وف۱۱۸

وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝٦١ وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡۤا اَنۡ

اور اللّٰہ پر بھروسہ رکھو بے شک وہی ہے سنتا جانتا اور اگر وہ تمہیں

يَّخۡدَعُوۡكَ فَاِنَّ حَسۡبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيۡۤ اَيَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ وَ

فریب دیا چاہیں وف۱۱۹ تو بے شک اللّٰہ تمہیں کافی ہے وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور

بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝٦٢ۙ وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِي الۡاَرۡضِ

مسلمانوں کا اور ان کے دلوں میں میل کر دیا (اُلفت پیدا کر دی) وف۱۲۰ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے

جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ۙ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ عَزِيۡزٌ

سب خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا سکتے وف۱۲۱ لیکن اللّٰہ نے ان کے دل ملا دیئے بے شک وہی ہے غالب

حَكِيۡمٌ ۝٦٣ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسۡبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝٦٤ ع

حکمت والا اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللّٰہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے وف۱۲۲

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلَى الۡقِتَالِ ؕ اِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے

وف۱۱۵ یعنی کفار اہل مکہ ہوں یا دوسرے۔ وف۱۱۶ ابن زید کا قول ہے کہ یہاں اوروں سے منافقین مراد ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ کافر جن۔ وف۱۱۷ اس کی جزا وافر ملے گی۔ وف۱۱۸ ان سے صلح قبول کرلو۔ وف۱۱۹ اور صلح کا اظہار مکر (فریب دینے) کے لئے کریں۔ وف۱۲۰ جیسا کہ قبیلہ اوس وخزرج میں محبت واُلفت پیدا کر دی باوجودیکہ ان میں سو برس سے زیادہ کی عداوتیں تھیں اور بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں، یہ محض اللّٰہ کا کرم ہے۔ وف۱۲۱ یعنی ان کی باہمی عداوت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ انہیں ملا دینے کے لئے تمام سامان (حربے) بیکار ہو چکے تھے اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی، ذرا ذرا سی بات میں بگڑ جاتے اور صدیوں تک جنگ باقی رہتی، کسی طرح دو دل نہ مل سکتے۔ جب رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور عرب لوگ آپ پر ایمان لائے اور انہوں نے آپ کا اتباع کیا تو یہ حالت بدل گئی اور دلوں سے دیرینہ عداوتیں (پرانی دشمنیاں) اور کینے دور ہوئے اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں، یہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا روشن معجزہ ہے۔ وف۱۲۲ شانِ نزول: سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا

بیس صبر والے ہوں گے دوسو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے

اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ

ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ف۱۲۳ اب اللّٰہ نے تم پر سے تخفیف

عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا

فرمادی اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو صبر والے ہوں دو سو پر غالب

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللّٰہ کے حکم سے اور اللّٰہ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى

صبر والوں کے ساتھ ہے کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب

الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ

نہ بہائے ف۱۲۴ تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو ف۱۲۵ اور اللّٰہ آخرت چاہتا ہے ف۱۲۶ اور اللّٰہ

ہوئی۔ ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چھ عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ اسلام لائے۔ اس قول کی بنا پر یہ آیت مکی ہے، نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حکم سے مدنی سورت میں لکھی گئی۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوۂ بدر میں قبلِ قتال نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت مدنی ہے اور مومنین سے یہاں ایک قول میں انصار، ایک میں تمام مہاجرین و انصار مراد ہیں۔ ف۱۲۳ یہ اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو بمددِ الٰہی دس گنے کافروں پر غالب رہے گی کیونکہ کفار جاہل ہیں اور ان کی غرض جنگ سے نہ حصولِ ثواب ہے نہ خوفِ عذاب، جانوروں کی طرح لڑتے بھڑتے ہیں، تو وہ للّٰہیت (اخلاص) کے ساتھ لڑنے والے کے مقابل کیا ٹھہر سکیں گے۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ مسلمانوں کا ایک دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر آیت ”اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ“ نازل ہوئی تو یہ لازم کیا گیا کہ ایک سو دوسو کے مقابل قائم رہیں یعنی دس گنے سے مقابلہ کی فرضیت منسوخ ہوئی اور دوگنے کے مقابلہ سے بھاگنا ممنوع رکھا گیا۔ ف۱۲۴ اور قتلِ کفار میں مبالغہ کر کے کفر کی ذلت اور اسلام کی شوکت کا اظہار نہ کرے۔

شانِ نزول: مسلم شریف وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ جنگِ بدر میں ستر کافر قید کر کے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے حضور نے اُن کے متعلق صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم و قبیلے کے لوگ ہیں، میری رائے میں انہیں فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے اس سے مسلمانوں کو قوت بھی پہنچے گی اور کیا عجب ہے کہ اللّٰہ تعالٰی ان لوگوں کو اسلام نصیب کرے۔ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اُن لوگوں نے آپ کی تکذیب کی آپ کو مکہ مکرمہ میں نہ رہنے دیا یہ کفر کے سردار اور سرپرست ہیں ان کی گردنیں اڑایئے اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو فدیہ سے غنی کیا ہے، علی مرتضٰی کو عقیل پر اور حضرت حمزہ کو عباس پر اور مجھے میرے قرابتی پر مقرر کیجئے کہ ان کی گردنیں ماردیں۔ آخر کار فدیہ ہی لینے کی رائے قرار پائی اور جب فدیہ لیا گیا تو آیت نازل ہوئی۔ ف۱۲۵ یہ خطاب مومنین کو ہے اور مال سے فدیہ مراد ہے۔ ف۱۲۶ یعنی تمہارے لئے آخرت کا ثواب جو قتلِ کفار و اعزازِ اسلام پر مرتب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم بدر میں تھا جبکہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی اور وہ فضلِ الٰہی سے قوی ہوئے تو قیدیوں کے حق میں نازل ہوئی ”فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً“ اور اللّٰہ تعالٰی نے اپنے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور مومنین کو اختیار دیا کہ چاہے کافروں کو قتل کریں، چاہے انہیں غلام بنائیں، چاہے فدیہ لیں، چاہے آزاد کریں۔ بدر کے قیدیوں کا فدیہ چالیس اُوقیہ سونا فی کس تھا جس کے سولہ سو درہم ہوئے۔

عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۶۷﴾ لَوۡلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمۡ فِيۡمَاۤ اَخَذۡتُمۡ

غالب حکمت والا ہے اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا ف۱۲۷ تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں

عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوۡا مِمَّا غَنِمۡتُمۡ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تم پر بڑا عذاب آتا تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ ف۱۲۸ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ

غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۶۹﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلۡ لِّمَنۡ فِىۡۤ اَيۡدِيۡكُمۡ مِّنَ الۡاَسۡرٰٓى ۙ

بخشنے والا مہربان ہے اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ ف۱۲۹

اِنۡ يَّعۡلَمِ اللّٰهُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ خَيۡرًا يُّؤۡتِكُمۡ خَيۡرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنۡكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ

اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں بھلائی جانی ف۱۳۰ تو جو تم سے لیا گیا ف۱۳۱ اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا

وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡا خِيَانَتَكَ فَقَدۡ خَانُوا اللّٰهَ مِنۡ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۲ اور اے محبوب اگر وہ ف۱۳۳ تم سے دغا چاہیں گے ف۱۳۴ تو اس سے پہلے اللہ ہی کی خیانت کر چکے ہیں

ف۱۲۷ یہ کہ اجتہاد پر عمل کرنے والے سے مؤاخذہ (پوچھ گچھ) نہ فرمائے گا اور یہاں صحابہ نے اجتہاد ہی کیا تھا اور ان کی فکر میں یہی بات آئی تھی کہ کافروں کو زندہ چھوڑ دینے میں ان کے اسلام لانے کی امید ہے اور فدیہ لینے میں دین کو تقویت ہوتی ہے اور اس پر نظر نہیں کی گئی کہ قتل میں عزتِ اسلام اور تہدیدِ کفار (کافروں کے دلوں میں خوف اور دبدبہ بٹھانا) ہے۔ مسئلہ: سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دینی معاملہ میں صحابہ کی رائے دریافت فرمانا مشروعیتِ اجتہاد کی دلیل ہے یا "كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ" سے وہ مراد ہے جو اس نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اہلِ بدر پر عذاب نہ کیا جائے گا۔ ف۱۲۸ جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو اصحابِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فدیے لئے تھے ان سے ہاتھ روک لئے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور بیان فرمایا گیا کہ تمہاری غنیمتیں حلال کی گئیں انہیں کھاؤ۔ صحیحین کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے غنیمتیں حلال کیں ہم سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ کی گئی تھیں۔ ف۱۲۹ شانِ نزول: یہ آیت حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ کفارِ قریش کے ان دس سرداروں میں سے تھے جنہوں نے جنگِ بدر میں لشکرِ کفار کے کھانے کی ذمہ داری لی تھی اور یہ اس خرچ کے لئے بیس اوقیہ سونا ساتھ لے کر چلے تھے (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) لیکن ان کے ذمے جس دن کھلانا تجویز ہوا تھا خاص اسی روز جنگ کا واقعہ پیش آیا اور قتال میں کھانے کھلانے کی فرصت و مہلت نہ ملی تو یہ بیس اُوقیہ سونا ان کے پاس بچ رہا جب وہ گرفتار ہوئے اور یہ سونا ان سے لے لیا گیا تو انہوں نے درخواست کی کہ یہ سونا ان کے فدیہ میں محسوب (شمار) کرلیا جائے مگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا ارشاد کیا جو چیز ہماری مخالفت میں صرف کرنے کے لئے لائے تھے وہ نہ چھوڑی جائے گی اور حضرت عباس پر ان کے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کے فدیے کا بار بھی ڈالا گیا تو حضرت عباس نے عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مجھے اس حال میں چھوڑ دو گے کہ میں باقی عمر قریش سے مانگ مانگ کر بسر کیا کروں تو حضور نے فرمایا کہ پھر وہ سونا کہاں ہے جس کو تمہارے مکہ مکرمہ سے چلتے وقت تمہاری بی بی ام الفضل نے دفن کیا ہے اور تم ان سے کہہ کر آئے ہو کہ خبر نہیں ہے کہ مجھے کیا حادثہ پیش آئے اگر میں جنگ میں کام آجاؤں (مارا جاؤں) تو یہ تیرا ہے اور عبد اللہ اور عُبَیْدُ اللہ کا اور فضل اور قُثَم کا (یہ سب ان کے بیٹے تھے)۔ حضرت عباس نے عرض کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ حضور نے فرمایا: مجھے میرے رب نے خبردار کیا ہے۔ اس پر حضرت عباس نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں بیشک آپ سچے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اس کے بندے اور رسول ہیں، میرے اس راز پر اللہ کے سوا کوئی مطلع نہ تھا اور حضرت عباس نے اپنے بھتیجوں عقیل و نوفل کو حکم دیا وہ بھی اسلام لائے۔ ف۱۳۰ خلوصِ ایمان اور صحتِ نیت سے۔ ف۱۳۱ یعنی فدیہ۔ ف۱۳۲ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال آیا جس کی مقدار اسی ہزار تھی تو حضور نے نمازِ ظہر کے لئے وضو کیا اور نماز سے پہلے پہلے کل کا کل تقسیم کر دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس میں سے لے لو۔ تو جتنا ان سے اُٹھ سکا اتنا انہوں نے لے لیا۔ وہ فرماتے تھے کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ جو اللہ نے مجھ سے لیا اور میں اس کی مغفرت کی امید رکھتا ہوں اور ان کے تموّل (دولت مند ہونے) کا یہ حال ہوا کہ ان کے بیس غلام تھے سب کے سب تاجر اور ان میں سب سے کم سرمایہ جس کا تھا اس کا بیس ہزار کا تھا۔ ف۱۳۳ وہ قیدی۔ ف۱۳۴ تمہاری بیعت سے پھر کر اور کفر اختیار کر کے۔

قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

جس پر اس نے اتنے تمہارے قابو میں دے دیئے ف۱۳۵ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے بے شک جو ایمان لائے اور

هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا

اللہ کے لئے ف۱۳۶ گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے ف۱۳۷ اور وہ جنھوں نے جگہ دی

وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يُهَاجِرُوْا

اور مدد کی ف۱۳۸ وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۱۳۹ اور وہ جو ایمان لائے ف۱۴۰ اور ہجرت نہ کی

مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ

تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں

فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ

تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا واجب ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا

تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۱۴۱ ایسا

تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا ف۱۴۲ اور وہ جو ایمان لائے اور

هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ هُمُ

ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ

سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۱۴۳ اور جو بعد کو ایمان

ف۱۳۵ جیسا کہ وہ بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ قتل ہوئے، گرفتار ہوئے، آئندہ بھی اگر ان کے اطوار وہی رہے تو انہیں اسی کا امیدوار رہنا چاہئے۔ ف۱۳۶ اور اس کے رسول کی محبت میں انہوں نے اپنے ف۱۳۷ یہ مہاجرین اولین ہیں۔ ف۱۳۸ مسلمانوں کی اور انہیں اپنے مکانوں میں ٹھہرایا، یہ انصار ہیں۔ ان مہاجرین اور انصار دونوں کے لئے ارشاد ہوتا ہے: ف۱۳۹ مہاجر انصار کے اور انصار مہاجر کے۔ یہ وراثت آیت ''وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ'' سے منسوخ ہوگئی۔ ف۱۴۰ اور مکہ مکرمہ ہی میں مقیم رہے۔ ف۱۴۱ ان کے اور مومنین کے درمیان وراثت نہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کفار کی موالات و موارثت سے منع کیا گیا اور ان سے جدا رہنے کا حکم دیا گیا اور مسلمانوں پر باہم میل جول رکھنا لازم کیا گیا۔ ف۱۴۲ یعنی اگر مسلمانوں میں باہم تعاون و تناصر نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار قوی ہوں گے اور مسلمان ضعیف اور یہ بڑا فتنہ و فساد ہے۔ ف۱۴۳ پہلی آیت میں مہاجرین و انصار کے باہمی تعلقات اور ان میں سے ہر ایک کے دوسرے کے معین و ناصر ہونے کا بیان تھا۔ اس آیت میں ان دونوں کے ایمان کی تصدیق اور ان کے مورد رحمت الٰہی ہونے کا ذکر ہے۔

بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ مِنْكُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ

لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں ف۱۴۴ اور رشتہ والے

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۵﴾ ع

ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں ف۱۴۵ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

ع ۱۰

ایاتھا ۱۲۹　　۹ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۱۳　　رکوعاتھا ۱۶

سورۂ توبہ مدنیہ ہے اس میں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں ف۱

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ؕ ﴿۱﴾

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے ف۲

فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی

تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں

ف۱۴۴ اور تمہارے ہی حکم میں ہیں اے مہاجرین وانصار۔ مہاجرین کے کئی طبقے ہیں: ایک وہ ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ مدینہ طیبہ کو ہجرت کی انہیں مہاجرین اولین کہتے ہیں۔ کچھ وہ حضرات ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی، پھر مدینہ طیبہ کی طرف انہیں اصحاب الہجرتین کہتے ہیں۔ بعض حضرات وہ ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے قبل ہجرت کی یہ اصحاب ہجرتِ ثانیہ کہلاتے ہیں۔ پہلی آیت میں مہاجرین اولین کا ذکر ہے اور اس آیت میں اصحابِ ہجرتِ ثانیہ کا۔ ف۱۴۵ اس آیت سے توارث بالہجرت (ہجرت کی وجہ سے جو وراثت میں حصہ ملتا تھا) منسوخ کیا گیا اور ذوی الارحام (رشتہ والوں) کی وراثت ثابت ہوئی۔ ف۱ سورۂ توبہ مدنیہ ہے مگر اس کے اخیر کی آیتیں "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ" سے اخیر تک ان کو بعض علماء مکی کہتے ہیں۔ اس سورت میں سولہ ۱۶ رکوع ایک سو انتیس ۱۲۹ آیتیں چار ہزار اٹھتر ۴۰۷۸ کلمے دس ہزار چار سو اٹھاسی ۱۰۴۸۸ حرف ہیں۔ اس سورت کے دس نام ہیں ان میں سے توبہ اور برأت دو نام مشہور ہیں۔ اس سورت کے اول میں "بِسْمِ اللّٰہ" نہیں لکھی گئی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس سورت کے ساتھ "بِسْمِ اللّٰہ" لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "بِسْمِ اللّٰہ" لکھنے کا حکم نہیں فرمایا۔ حضرت علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ "بِسْمِ اللّٰہ" امان ہے اور یہ سورت تلوار کے ساتھ امن اٹھا دینے کیلئے نازل ہوئی۔ بخاری نے حضرت براء سے روایت کیا کہ قرآن کریم کی سورتوں میں سب سے آخر یہی سورت نازل ہوئی۔ ف۲ مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان عہد تھا، ان میں سے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی تو ان عہد شکنوں کا عہد ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا، اس عرصہ میں انہیں موقعہ ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کر لیں اور جان لیں کہ اس مدت کے بعد اسلام منظور کرنا ہوگا یا قتل۔ یہ سورت ۹ھ ہجری میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سنہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد علی مرتضیٰ کو مجمع حجاج میں یہ سورت سنانے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ حضرت علی مرتضیٰ نے دس ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ" میں تمہاری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فِرِسْتادہ (بھیجا ہوا) آیا ہوں۔ لوگوں نے کہا: آپ کیا پیام لائے ہیں؟ تو آپ نے تیس یا چالیس آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت فرمائیں پھر فرمایا میں چار حکم لایا ہوں: (۱) اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ معظمہ کے پاس نہ آئے۔ (۲) کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف نہ کرے۔ (۳) جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ (۴) جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا اور جس کی مدت معین نہیں ہے اس کی میعاد چار ماہ پر تمام ہو جائے گی۔ مشرکین نے یہ سن کر کہا کہ اے علی اپنے چچا کے فرزند (یعنی سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر دے دیجئے کہ ہم نے عہد پس پشت پھینک دیا ہمارے ان کے درمیان کوئی عہد نہیں ہے بجز نیزہ بازی اور تیغ زنی کے۔ اس واقعہ میں خلافت حضرت صدیق اکبر کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ حضور نے حضرت ابوبکر کو تو امیر حج بنایا اور حضرت علی مرتضیٰ کو ان کے پیچھے سورۂ براءت

اللّٰهِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ ۝۲ وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَی

سکتے ف۳ اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے ف۴ اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے

النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ۬ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ

سب لوگوں میں بڑے حج کے دن ف۵ کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول

فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی

تو اگر تم توبہ کرو ف۶ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو ف۷ تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا

اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۳ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ

سکو گے ف۸ اور کافروں کو خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی مگر وہ مشرک جن سے تمہارا

مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ شَیْـًٔا وَّ لَمْ یُظَاهِرُوْا عَلَیْكُمْ اَحَدًا

معاہدہ تھا پھر انھوں نے تمہارے عہد میں کچھ کمی نہ کی ف۹ اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی

فَاَتِمُّوْۤا اِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰی مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝۴

تو ان کا عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو ف۱۰ جہاں پاؤ ف۱۱

وَ خُذُوْهُمْ وَ احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَ

اور انھیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں ف۱۲ اور

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو ف۱۳ بے شک اللہ بخشنے والا

پڑھنے کیلئے بھیجا تو حضرت ابوبکر امام ہوئے اور حضرت علی مرتضٰی مقتدی۔ اس سے حضرت ابوبکر کی تقدیم حضرت علی مرتضٰی پر ثابت ہوئی۔ ف۳ اور باوجود اس مہلت کے اس کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ ف۴ دنیا میں قتل کے ساتھ اور آخرت میں عذاب کے ساتھ۔ ف۵ حج کو حجِ اکبر فرمایا اس لئے کہ اس زمانہ میں عمرہ کو حجِ اصغر کہا جاتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس حج کو حجِ اکبر اس لئے کہا گیا کہ اس سال رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے حج فرمایا تھا اور چونکہ یہ جمعہ کو واقع ہوا تھا اس لئے مسلمان اس حج کو جو روز جمعہ ہو حجِ وداع کا مُذَکِّر (یاد دلانے والا) جان کر حج اکبر کہتے ہیں۔ ف۶ کفر و غدر سے۔ ف۷ ایمان لانے اور توبہ کرنے سے۔ ف۸ یہ وعید عظیم ہے اور اس میں یہ اعلام (جتانا مقصود) ہے کہ اللہ تعالٰی عذاب نازل کرنے پر قادر ہے۔ ف۹ اور اس کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا۔ یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے۔ ف۱۰ جنہوں نے عہد شکنی کی۔ ف۱۱ حل میں خواہ حرم میں کسی وقت و مکان کی تخصیص نہیں۔ ف۱۲ شرک و کفر سے اور ایمان قبول کریں۔ ف۱۳ اور قید سے رہا کر دو اور ان سے تعرض (چھیڑ چھاڑ) نہ کرو۔

رَّحِيْمٌ ۝٥ وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ

مہربان ہے اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے ف۱۴ تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٦ ع كَيْفَ

کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو ف۱۵ یہ اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں ف۱۶ مشرکوں

ع

يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیونکر ہوگا ف۱۷ مگر وہ جن سے تمہارا معاہدہ

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مسجد حرام کے پاس ہوا ف۱۸ تو جب تک وہ تمہارے لئے عہد پر قائم رہیں تم ان کے لئے قائم رہو بے شک

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧ كَيْفَ وَ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّ

پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں بھلا کیونکر ف۱۹ ان کا حال تو یہ ہے کہ تم پر قابو پائیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں

لَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٨ ج

نہ عہد کا اپنے منہ سے تمہیں راضی کرتے ہیں ف۲۰ اور ان کے دلوں میں انکار ہے اور ان میں اکثر بے حکم ہیں ف۲۱

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا

اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑے دام مول لئے ف۲۲ تو اس کی راہ سے روکا ف۲۳ بے شک وہ بہت

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ

ہی برے کام کرتے ہیں کسی مسلمان میں نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا ف۲۴ اور وہی

الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ

سرکش ہیں پھر اگر وہ ف۲۵ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے

ف۱۴ مہلت کے مہینے گزرنے کے بعد تاکہ آپ سے توحید کے مسائل اور قرآن پاک سنیں جس کی آپ دعوت دیتے ہیں۔ ف۱۵ اگر ایمان نہ لائے۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ مستامن کو ایذا نہ دی جائے اور مدت گزرنے کے بعد اس کو دارالاسلام میں اقامت کا حق نہیں۔ ف۱۶ اسلام اور اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تو انہیں امن دینی عین حکمت ہے تاکہ کلام اللہ سنیں اور سمجھیں۔ ف۱۷ کہ وہ غدر و عہد شکنی کیا کرتے ہیں۔ ف۱۸ اور ان سے کوئی عہد شکنی ظہور میں نہ آئی مثل بنی کنانہ و بنی ضمرہ کے۔ ف۱۹ عہد پورا کریں گے اور کیسے قول پر قائم رہیں گے۔ ف۲۰ ایمان اور وفائے عہد کے وعدے کرکے۔ ف۲۱ عہد شکن کفر میں سرکش بے مروت جھوٹ سے نہ شرمانے والے انہوں نے۔ ف۲۲ اور دنیا کے تھوڑے سے نفع کے پیچھے ایمان و قرآن چھوڑ بیٹھے اور جو عہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا وہ ابوسفیان کے تھوڑے سے لالچ دینے سے توڑ دیا۔ ف۲۳ اور لوگوں کو دین الٰہی میں داخل ہونے سے مانع ہوئے۔ ف۲۴ جب موقع پائیں قتل کر ڈالیں۔ تو مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ جب مشرکین پر دسترس ہو (قابو) پائیں تو ان سے درگزر نہ کریں۔ ف۲۵ کفر و عہد شکنی سے باز آئیں اور ایمان قبول کرکے۔

فِی الدِّیْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اِنْ نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ

دینی بھائی ہیں ف۲۶ اور ہم آیتیں مفصل (کھول کھول کر) بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لئے ف۲۷ اور اگر عہد کر کے

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ

اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں (اعتراض وطعن کریں) تو کفر کے سرغنوں سے لڑو ف۲۸ بے شک ان کی

اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ

قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں ف۲۹ کیا اس قوم سے نہ لڑو گے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑیں ف۳۰

وَ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ

اور رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا ف۳۱ حالانکہ انھیں کی طرف سے پہل ہوئی ہے کیا ان سے ڈرتے ہو

فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ

تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو تو ان سے لڑو اللہ انھیں عذاب

اللّٰهُ بِاَیْدِیْكُمْ وَ یُخْزِهِمْ وَ یَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ وَ یَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ

دے گا تمہارے ہاتھوں اور انھیں رسوا کرے گا ف۳۲ اور تمہیں ان پر مدد دے گا ف۳۳ اور ایمان والوں کا جی

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴﴾ وَ یُذْهِبْ غَیْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ ؕ

ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دلوں کی گھٹن (جلن وغصہ) دور فرمائے گا ف۳۴ اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے ف۳۵

وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

اور اللہ علم و حکمت والا ہے کیا اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ لَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِیْنَ

تم میں سے جہاد کریں گے ف۳۶ اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز

ف۲۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ قبلہ کے خون حرام ہیں۔ ف۲۷ اس سے ثابت ہوا کہ تفصیلِ آیات پر جس کو نظر ہو وہ عالم ہے۔ ف۲۸ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو کافر ذمی دینِ اسلام پر ظاہر طعن کرے اس کا عہد باقی نہیں رہتا اور وہ ذمہ سے خارج ہو جاتا ہے اُس کو قتل کرنا جائز ہے۔ ف۲۹ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے مسلمانوں کی غرض انہیں کفر و بداعمالی سے روک دینا ہے۔ ف۳۰ اور صلحِ حدیبیہ کا عہد توڑا اور مسلمانوں کے حلیف خزاعہ کے مقابل بنی بکر کی مدد کی۔ ف۳۱ مکہ مکرمہ سے دارُالنَّدْوَہ میں مشورہ کر کے۔ ف۳۲ قتل و قید سے۔ ف۳۳ اور ان پر غلبہ عطا فرمائے گا ف۳۴ یہ تمام مواعید (وعدے) پورے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں صادق ہوئیں اور نبوت کا ثبوت واضح تر ہو گیا۔ ف۳۵ اس میں اشعار ہے کہ بعض اہلِ مکہ کفر سے باز آ کر تائب ہوں گے، یہ خبر بھی ایسی ہی واقع ہوگئی۔ چنانچہ ابوسفیان اور عکرمہ بن ابوجہل اور سہیل بن عمرو ایمان سے مشرف ہوئے۔
ف۳۶ اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں۔

وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١٦ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا

نہ بنائیں گے ف۳۷ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی

مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ

مسجدیں آباد کریں ف۳۸ خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ف۳۹ ان کا تو سب کیا دھرا اکارت (ضائع) ہے

وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝١٧ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ

اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ف۴۰ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى

قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۴۱ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ف۴۲ تو قریب ہے کہ

اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝١٨ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ

یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور

عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ

مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرا لی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ

ف۳۷ اس سے معلوم ہوا کہ مخلص اور غیر مخلص میں امتیاز کر دیا جائے گا اور مقصود اس سے مسلمانوں کو مشرکین کی مُوالات (آپس کی دوستی و تعلق) اور ان کے پاس مسلمانوں کے راز پہنچانے سے ممانعت کرنا ہے۔ ف۳۸ مسجدوں سے مسجد حرام کعبہ معظّمہ مراد ہے اس کو جمع کے صیغے سے اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے اس کا آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کا آباد کرنے والا اور جمع کا صیغہ لانے کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہر بُقعہ (ہر حصہ وٹکڑا) مسجد حرام کا مسجد ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسجدوں سے جنس مراد ہو اور کعبہ معظّمہ اس میں داخل ہو کیونکہ وہ اس جنس کا صدر ہے۔ **شانِ نزول:** کفّار قریش کے رؤسا کی ایک جماعت جو بدر میں گرفتار ہوئی اور ان میں حضور کے چچا حضرت عباس بھی تھے ان کو اصحاب کرام نے شرک پر عار دلائی اور حضرت علی مرتضٰی نے تو خاص حضرت عباس کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل آنے پر بہت سخت سست کہا۔ حضرت عباس کہنے لگے کہ تم ہماری برائیاں تو بیان کرتے ہو اور ہماری خوبیاں چھپاتے ہو! ان سے کہا گیا کہ کیا آپ کی کچھ خوبیاں بھی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، ہم تم سے افضل ہیں، ہم مسجد حرام کو آباد کرتے ہیں، کعبہ کی خدمت کرتے ہیں، حاجیوں کو سیراب کرتے ہیں، اسیروں کو رہا کراتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسجدوں کا آباد کرنا کافروں کو نہیں پہنچتا کیونکہ مسجد آباد کی جاتی ہے اللہ کی عبادت کے لئے تو جو خدا ہی کا منکر ہو اس کے ساتھ کفر کرے وہ کیا مسجد آباد کرے گا۔ اور آباد کرنے کے معنی میں بھی کئی قول ہیں: ایک تو یہ کہ آباد کرنے سے مسجد کا بنانا، بلند کرنا، مرمت کرنا مراد ہے کافر کو اس سے منع کیا جائے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مسجد آباد کرنے سے اس میں داخل ہونا، بیٹھنا مراد ہے۔ ف۳۹ اور بت پرستی کا اقرار کرکے یعنی یہ دونوں باتیں کس طرح جمع ہوسکتی ہیں کہ آدمی کافر بھی ہو اور خاص اسلامی اور توحید کے عبادت خانہ کو آباد بھی کرے ف۴۰ کیونکہ حالتِ کفر کے اَعمال مقبول نہیں، نہ مہمانداری، نہ حاجیوں کی خدمت، نہ قیدیوں کا رہا کرانا، اس لئے کہ کافر کا کوئی فعل اللہ کے لئے تو ہوتا نہیں لہٰذا اس کا عمل سب اکارت (ضائع) ہے اور اگر وہ اسی کفر پر مر جائے تو جہنم میں اُن کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہے۔ ف۴۱ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے مستحق مؤمنین ہیں۔ مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ اُمور بھی داخل ہیں: جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں۔ مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے۔ ف۴۲ یعنی کسی کی رضاء کو رضائے الٰہی پر کسی اندیشہ سے بھی مقدم نہیں کرتے۔ یہی معنی ہیں اللہ سے ڈرنے اور غیر سے نہ ڈرنے کے۔

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

نہیں دیتا ف۴۳ وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال جان سے

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ

اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے ف۴۴ اور وہی

الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ

مراد کو پہنچے ف۴۵ ان کا رب انھیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی ف۴۶ اور ان باغوں کی

فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾

جن میں انھیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر

الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں ف۴۷

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ

وَ اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ

اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان

ف۴۳ مراد یہ ہے کہ کفّار کو مومنین سے کچھ نسبت نہیں نہ اُن کے اَعمال کو اُن کے اعمال سے کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجد حرام کی خدمت کریں، اُن کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے۔ شانِ نزول: روزِ بدر جب حضرت عباس گرفتار ہو کر آئے تو انہوں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کو اسلام اور ہجرت و جہاد میں سبقت حاصل ہے تو ہم کو بھی مسجد حرام کی خدمت اور حاجیوں کے لئے سبیلیں لگانے کا شرف حاصل ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آگاہ کیا گیا کہ جو عمل ایمان کے ساتھ نہ ہوں وہ بیکار ہیں۔ ف۴۴ دوسروں سے۔ ف۴۵ اور انہیں کو دنیا و آخرت کی سعادت ملی۔ ف۴۶ اور یہ اعلیٰ ترین بشارت ہے کیونکہ مالک کی رحمت و رضا بندے کا سب سے بڑا مقصد اور پیاری مراد ہے۔ ف۴۷ جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترکِ موالات (تعلقات ختم کرنے) کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابتداروں سے ترکِ تعلق کرے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفّار سے موالات جائز نہیں چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ چنانچہ آگے ارشاد فرمایا۔

وقف لازم

أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى

یہ چیزیں اللّٰہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو(انتظار کرو) یہاں تک کہ

يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع لَقَدْ نَصَرَكُمُ

اللّٰہ اپنا حکم لائے ۴۸ اور اللّٰہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا بے شک اللّٰہ نے

اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ

بہت جگہ تمہاری مدد کی ۴۹ اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو

تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ

وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی ۵۰ اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہوگئی ۵۱ پھر تم پیٹھ دے کر

مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ج ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

پھر گئے پھر اللّٰہ نے اپنی تسکین اتاری اپنے رسول پر ۵۲ اور مسلمانوں پر ۵۳

وَأَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ

اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے ۵۴ اور کافروں کو عذاب دیا ۵۵ اور منکروں کی

۴۸ اورجلدی آنے والے عذاب میں مبتلا کرے یا دیر میں آنے والے میں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ دین کے محفوظ رکھنے کے لئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمان پر لازم ہے اور اللّٰہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مقابل دُنیوی تعلقات کچھ قابلِ التفات نہیں اور خدا اور رسول کی محبت ایمان کی دلیل ہے۔ ۴۹ یعنی رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے غزوات میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا جیسا کہ واقعہ بدر اور قُرَیْظَہ اور نَضِیر اور حدیبیہ اور خیبر اور فتح مکہ میں۔ ۵۰ حنین ایک وادی ہے طائف کے قریب مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلہ پر یہاں فتح مکہ سے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن وثقیف سے جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو مسلمانوں میں سے کسی شخص نے اپنی کثرت پر نظر کر کے یہ کہا کہ اب ہم ہرگز مغلوب نہ ہوں گے۔ یہ کلمہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو بہت گراں گزرا کیونکہ حضور ہر حال میں اللّٰہ تعالیٰ پر توکل فرماتے تھے اور تعداد کی قلت وکثرت پر نظر نہ رکھتے تھے۔ جنگ شروع ہوئی اور قتال شدید ہوا مشرکین بھاگے اور مسلمان مالِ غنیمت لینے میں مصروف ہو گئے تو بھاگے ہوئے لشکر نے اس کو غنیمت سمجھا اور تیروں کی بارش شروع کردی اور تیر اندازی میں وہ بہت مہارت رکھتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس ہنگامے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لشکر بھاگ پڑا اور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پاس سوائے حضور کے چچا حضرت عباس اور آپ کے ابن عم ابوسفیان بن حارث کے اور کوئی باقی نہ رہا حضور نے اس وقت اپنی سواری کو کفار کی طرف آگے بڑھایا اور حضرت عباس کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے اپنے اصحاب کو پکاریں ان کے پکارنے سے وہ لوگ لبیک لبیک کہتے ہوئے پلٹ آئے اور کفار سے جنگ شروع ہوگئی جب لڑائی خوب گرم ہوئی حضور نے اپنے دست مبارک میں سنگ ریزے لے کر کفار کے مونہوں پر مارے اور فرمایا: ربِ محمد کی قسم بھاگ نکلے، سنگریزوں کا مارنا تھا کہ کفار بھاگ پڑے اور رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ان کی غنیمتیں مسلمانوں کو تقسیم فرما دیں۔ ان آیتوں میں اس واقعہ کا بیان ہے۔ ۵۱ اور تم وہاں نہ ٹھہر سکے۔ ۵۲ کہ اطمینان کے ساتھ اپنی جگہ قائم رہے۔ ۵۳ کہ حضرت عباس رضی اللّٰہ عنہ کے پکارنے سے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے۔ ۵۴ یعنی فرشتے جنہیں کفار نے ابلق گھوڑوں پر سفید لباس پہنے عمامہ باندھے دیکھا۔ یہ فرشتے مسلمانوں کی شوکت بڑھانے کے لئے آئے تھے، اس جنگ میں انہوں نے قتال نہیں کیا قتال صرف بدر میں کیا تھا۔ ۵۵ کہ پکڑے گئے، مارے گئے، ان کے عیال واموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

یہی سزا ہے پھر اس کے بعد اللہ جسے چاہے گا توبہ دے گا ف۵۶ اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا

مہربان ہے اے ایمان والو مشرک نرے (بالکل) ناپاک ہیں ف۵۷ تو اس برس کے بعد وہ

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَ اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ

مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں ف۵۸ اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے ف۵۹ تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا

کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے ف۶۰ بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے لڑو ان سے جو

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ

ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر ف۶۱ اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور

رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا

اس کے رسول نے ف۶۲ اور سچے دین ف۶۳ کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک

ف۵۶ اور توفیقِ اسلام عطا فرمائے گا۔ چنانچہ ہوازن کے باقی لوگوں کو توفیق دی اور وہ مسلمان ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور نے اُن کے اسیروں کو رہا فرما دیا۔ ف۵۷ کہ ان کا باطن خبیث ہے اور وہ نہ طہارت کرتے ہیں نہ نجاستوں سے بچتے ہیں۔ ف۵۸ نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے اور اس سال سے مراد ۹ ہجری ہے اور مشرکین کے منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان ان کو روکیں۔ ف۵۹ کہ مشرکین کو حج سے روک دینے سے تجارتوں کو نقصان پہنچے گا اور اہلِ مکہ کو تنگی پیش آئے گی۔ ف۶۰ عکرمہ نے کہا: ایسا ہی ہوا، اللہ تعالیٰ نے انہیں غنی کر دیا، بارشیں خوب ہوئیں، پیداوار کثرت سے ہوئی۔ مقاتل نے کہا کہ خطہ ہائے یمن کے لوگ مسلمان ہوئے اور انہوں نے اہل مکہ پر اپنی کثیر دولتیں خرچ کیں "اگر چاہے" فرمانے میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہئے کہ طلبِ خیر اور دفعِ آفات کے لئے ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہے اور تمام اُمور کو اسی کی مشیت سے متعلق جانے۔ ف۶۱ اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کی ذات اور جملہ صفات و تنزیہات کو مانے اور جو اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت نہ کرے اور بعض مفسرین نے رسولوں پر ایمان لانا بھی اللہ پر ایمان لانے میں داخل قرار دیا ہے تو یہود و نصاریٰ اگرچہ اللہ پر ایمان لانے کے مدعی ہیں لیکن ان کا یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ یہود تجسیم و تشبیہ (خدا کے انسانوں کی طرح مجسم و مثل ہونے) کے اور نصاریٰ حلول (خدا کا عیسیٰ کے جسم میں اتر آنے) کے معتقد ہیں تو وہ کس طرح اللہ پر ایمان لانے والے ہو سکتے ہیں ایسے ہی یہود میں سے جو حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو ان میں سے کوئی بھی اللہ پر ایمان لانے والا نہ ہوا، اسی طرح جو ایک رسول کی تکذیب کرے وہ اللہ پر ایمان لانے والا نہیں۔ یہود و نصاریٰ بہت انبیاء کی تکذیب کرتے ہیں لہٰذا وہ اللہ پر ایمان لانے والوں میں نہیں۔ **شانِ نزول:** مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روم سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا اور اسی کے نازل ہونے کے بعد غزوۂ تبوک ہوا۔ کلبی کا قول ہے کہ یہ آیت یہود کے قبیلہ قُرَیظہ اور نُضَیر کے حق میں نازل ہوئی۔ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے صلح منظور فرمائی اور یہی پہلا جزیہ ہے جو اہل اسلام کو ملا اور پہلی ذلت ہے جو کفار کو مسلمانوں کے ہاتھ سے پہنچی۔ ف۶۲ قرآن و حدیث میں اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ توریت و انجیل کے مطابق عمل نہیں کرتے ان کی تحریف (ردوبدل) کرتے ہیں اور احکام اپنے دل سے گھڑتے ہیں۔ ف۶۳ اسلام دینِ الٰہی۔

الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ

اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر ف۶۴ اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے ف۶۵ اور

قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ

نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں ف۶۶ اگلے

قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْۤا

کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۶۷ انھوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ

اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا ف۶۸ اور مسیح ابن مریم کو ف۶۹

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا

اور انہیں حکم نہ تھا ف۷۰ مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ

ان کے شرک سے چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور ف۷۱ اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ نہ مانے گا

اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

مگر اپنے نور کا پورا کرنا ف۷۲ پڑے (اگرچہ) برا مانیں کافر وہی ہے جس نے اپنا رسول ف۷۳

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے ف۷۴ پڑے برا مانیں

ف۶۴ معاہد اہل کتاب سے جو خراج لیا جاتا ہے اس کا نام جزیہ ہے۔ **مسائل:** یہ جزیہ نقد لیا جاتا ہے اس میں ادھار نہیں۔ **مسئلہ:** جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہوکر دینا چاہئے۔ **مسئلہ:** پیادہ پا (پیدل بغیر سواری کے) لے کر حاضر ہو، کھڑے ہوکر پیش کرے۔ **مسئلہ:** قبول جزیہ میں تُرک و ہندو وغیرہ اہلِ کتاب کے ساتھ ملحق ہیں سوا مشرکینِ عرب کے کہ ان سے جزیہ قبول نہیں۔ **مسئلہ:** اسلام لانے سے جزیہ ساقط ہو جاتا ہے۔ **حکمت** جزیہ مقرر کرنے کی یہ ہے کہ کفار کو مہلت دی جائے تاکہ وہ اسلام کے محاسن اور دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور حضور کی نعت وصفت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقع پائیں۔ ف۶۵ اہل کتاب کی بے دینی کا جو اُوپر ذکر فرمایا گیا یہ اس کی تفصیل ہے کہ وہ اللہ کی جناب میں ایسے فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور مخلوق کو اللہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں۔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہود کی ایک جماعت آئی وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم آپ کا کس طرح اتباع کریں آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا اور آپ حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۶۶ جن پر نہ کوئی دلیل نہ برہان اور پھر اپنے جہل سے اس باطل صریح کے معتقد بھی ہیں۔ ف۶۷ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر حجتیں قائم ہونے اور دلیلیں واضح ہونے کے باوجود اس کفر میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ف۶۸ حکم الٰہی کو چھوڑ کر ان کے حکم کے پابند ہوئے۔ ف۶۹ کہ انہیں بھی خدا بنایا اور ان کی نسبت یہ اعتقاد باطل کیا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں یا خدا نے ان میں حلول کیا ہے۔ ف۷۰ ان کی کتابوں میں نہ ان کے انبیاء کی طرف سے۔ ف۷۱ یعنی دینِ اسلام یا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل۔ ف۷۲ اور اپنے دین کو غلبہ دینا۔ ف۷۳ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ف۷۴ اور اس کی

النصف

الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ

مشرک اے ایمان والو بے شک بہت پادری اور جوگی

لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ

لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں ف۷۵ اور اللہ کی راہ سے ف۷۶ روکتے ہیں اور

الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ

وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ف۷۷

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا

انھیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں ف۷۸ پھراس سے داغیں گے

جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا

ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں ف۷۹ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا

مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا

اس جوڑنے کا بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں ف۸۰

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ

اللہ کی کتاب میں ف۸۱ جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں ف۸۲

حجت قوی کرے اور دوسرے دینوں کو اس سے منسوخ کرے۔ چنانچہ الحمد للہ ایسا ہی ہوا۔ ضحاک کا قول ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ظاہر ہوگا جبکہ کوئی دین والا ایسا نہ ہوگا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے۔ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سوا ہر ملت ہلاک ہو جائے گی۔ ف۷۵ اس طرح کہ دین کے احکام بدل کر لوگوں سے رشوتیں لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں طمعِ زر (دنیوی مال کی لالچ) کے لئے تحریف و تبدیل کرتے ہیں اور کتبِ سابقہ کی جن آیات میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت مذکور ہے مال حاصل کرنے کیلئے ان میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے ہیں۔ ف۷۶ اسلام سے اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے ف۷۷ بخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق ادا نہیں کرتے زکوٰۃ نہیں دیتے۔ شانِ نزول: سدی کا قول ہے کہ یہ آیت مانعینِ زکوٰۃ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ نے احبار اور رہبان (یہودی وعیسائی علماء) کی حرصِ مال کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں کو مال جمع کرنے اور اس کے حقوق ادا نہ کرنے سے حذر (خوف) دلایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دی گئی وہ ''کنز'' نہیں خواہ دفینہ ہی ہو اور جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی وہ ''کنز'' ہے، جس کا ذکر قرآن میں ہوا کہ اس کے مالک کو اس سے داغ دیا جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے عرض کیا کہ سونے چاندی کا تو یہ حال معلوم ہوا تو پھر کون سا مال بہتر ہے جس کو جمع کیا جائے؟ فرمایا: ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور نیک بی بی جو ایماندار کی اس کے ایمان پر مدد کرے یعنی پرہیز گار ہو کہ اس کی صحبت سے طاعت و عبادت کا شوق بڑھے۔ (رواہ الترمذی) مسئلہ: مال کا جمع کرنا مباح ہے مذموم نہیں جبکہ اس کے حقوق ادا کئے جائیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ وغیرہ اصحاب مالدار تھے اور جو اصحاب کہ جمع مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے۔ ف۷۸ اور شدت حرارت سے سفید ہو جائے گا۔ ف۷۹ جسم کے تمام اطراف و جوانب اور کہا جائے گا: ف۸۰ یہاں یہ بیان فرمایا گیا کہ احکامِ شرع کی بنا قمری مہینوں پر ہے جن کا حساب چاند سے ہے۔ ف۸۱ یہاں اللہ کی کتاب سے یا لوحِ محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔ ف۸۲ تین متصل ذوالقعدہ و

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ

یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں ف۸۳ اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت

كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنَّمَا

لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۸۴ ان کا

النَّسِیْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ

مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور کفر میں بڑھنا ف۸۵ اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے ف۸۶ حلال ٹھہراتے ہیں اور

يُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ

دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی ف۸۷ اور اللہ کے حرام کئے ہوئے حلال کرلیں

زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ؑ يٰٓاَيُّهَا

ان کے برے کام ان کی آنکھوں میں بھلے لگتے ہیں اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ

ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ راہِ خدا میں کوچ کرو تو بوجھ کے مارے

اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ

زمین پر بیٹھ جاتے ہو ف۸۸ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی اور جیتی دنیا (دنیا کی زندگی)

ذوالحجہ، محرم اور ایک جدا رجب۔ عرب لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور ان میں قتال حرام جانتے تھے، اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔ ف۸۳ گناہ و نافرمانی سے۔ ف۸۴ ان کی نصرت و مدد فرمائے گا۔ ف۸۵ نَسِیْءٌ لغت میں وقت کے مؤخر کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں شہرِ حرام کی حرمت کا دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا مراد ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں عرب اَشْہُرِ حُرُم (یعنی ذوالقعدہ و ذی الحجہ، محرم، رجب) کی حرمت و عظمت کے معتقد تھے تو جب کبھی لڑائی کے زمانے میں یہ حرمت والے مہینے آجاتے تو ان کو بہت شاق گزرتے اس لئے انہوں نے یہ کیا کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے کی طرف ہٹانے لگے محرم کی حرمت صفر کی طرف ہٹا کر محرم میں جنگ جاری رکھتے اور بجائے اس کے صفر کو ماہ حرام بنا لیتے اور جب اس سے بھی تحریم ہٹانے کی حاجت سمجھتے تو اس میں بھی جنگ حلال کرلیتے اور ربیع الاول کو ماہ حرام قرار دیتے، اس طرح تحریم سال کے تمام مہینوں میں گھومتی اور ان کے اس طرزِ عمل سے ماہ ہائے حرام کی تخصیص ہی باقی نہ رہی اسی طرح حج کو مختلف مہینوں میں گھماتے پھرتے تھے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا کہ نَسِیْءٌ کے مہینے گئے گزرے ہوئے اب مہینوں کے اوقات کی وضعِ الٰہی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینہ اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے اور اس آیت میں نَسِیْءٌ کو ممنوع قرار دیا گیا اور کفر پر کفر کی زیادتی بتایا گیا کیونکہ اس میں ماہ ہائے حرام میں تحریمِ قتال کو حلال جاننا اور خدا کے حرام کئے ہوئے کو حلال کرلینا پایا جاتا ہے۔ ف۸۶ یعنی ماہ حرام کو یا اس ہٹانے کو۔ ف۸۷ یعنی ماہ حرام چار ہی رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں اور ان کی تخصیص توڑ کر حکمِ الٰہی کی مخالفت، جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کرلیا اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دیا۔ ف۸۸ اور سفر سے گھبراتے ہو۔ **شانِ نزول:** یہ آیت غزوۂ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ تبوک ایک مقام ہے اطرافِ شام میں مدینہ طیبہ سے چودہ منزل فاصلہ پر۔ رجب ۹ ہجری میں طائف سے واپسی کے بعد سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عرب کے نصرانیوں کی تحریک سے ہرقل شاہِ روم نے رومیوں اور شامیوں کی فوجِ گراں (کثیر فوج) جمع کی ہے اور وہ مسلمانوں پر حملے کا ارادہ رکھتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا۔ یہ زمانہ نہایت تنگی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا

کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا ف۸۹ اگر نہ کوچ کروگے توف۹۰ تمہیں سخت

اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

سزادے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گاف۹۱ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکوگے اور اللہ سب کچھ

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کر سکتا ہے اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا ف۹۲

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ

صرف دو جان سے جب وہ دونوں ف۹۳ غار میں تھے جب اپنے یار سے ف۹۴ فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ

مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ

ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ (اطمینان) اتارا ف۹۵ اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں ف۹۶ اور کافروں

قحط سالی اور شدت گرمی کا تھا یہاں تک کہ دو دو آدمی ایک ایک کھجور پر بسر کرتے تھے، سفر دور کا تھا دشمن کثیر اور قوی تھے اس لئے بعض قبیلے بیٹھ رہے اور انہیں اس وقت جہاد میں جانا گراں معلوم ہوا اور اس غزوہ میں بہت سے منافقین کا پردہ فاش اور حال ظاہر ہوگیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس غزوہ میں بڑی عالی ہمتی سے خرچ کیا دس ہزار مجاہدین کو سامان دیا اور دس ہزار دینار اس غزوہ پر خرچ کئے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے مع ساز و سامان کے اس کے علاوہ ہیں اور اصحاب نے بھی خوب خرچ کیا ان میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ہیں جنہوں نے اپنا کل مال حاضر کر دیا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال حاضر کیا اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ حضرت علی مرتضٰی کو مدینہ طیبہ میں چھوڑا عبداللہ بن ابی اور اس کے ہمراہی منافقین ثنیۃ الوداع تک چل کر رہ گئے جب لشکرِ اسلام تبوک میں اترا تو انہوں نے دیکھا کہ چشمے میں پانی بہت تھوڑا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانی سے اس میں کلی فرمائی جس کی برکت سے پانی جوش میں آیا اور چشمہ بھر گیا لشکر اور اس کے تمام جانور اچھی طرح سیراب ہوئے حضرت نے کافی عرصہ یہاں قیام فرمایا۔ ہرقل اپنے دل میں آپ کو سچا نبی جانتا تھا اس لئے اسے خوف ہوا اور اس نے آپ سے مقابلہ نہ کیا حضرت نے اطراف میں لشکر بھیجے چنانچہ حضرت خالد کو چار سو سے زائد سواروں کے ساتھ اُکَیدِر حاکم دُوْمَۃُ الْجَنْدَل کے مقابل بھیجا اور فرمایا کہ تم اس کو نیل گائے کے شکار میں پکڑ لو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ نیل گائے کے شکار کے لئے اپنے قلعہ سے اترا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کو گرفتار کر کے خدمت اقدس میں لائے حضور نے جزیہ مقرر فرما کر اس کو چھوڑ دیا اسی طرح حاکم اَیلہ پر اسلام پیش کیا اور جزیہ پر صلح فرمائی۔ واپسی کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب تشریف لائے تو جو لوگ جہاد میں ساتھ ہونے سے رہ گئے تھے وہ حاضر ہوئے حضور نے اصحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کسی سے کلام نہ کریں اور اپنے پاس نہ بٹھائیں جب تک ہم اجازت نہ دیں تو مسلمانوں نے ان سے اعراض کیا یہاں تک کہ باپ اور بھائی کی طرف بھی التفات نہ کیا اسی باب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ف۸۹ کہ دنیا اور اس کی تمام متاع فانی ہے اور آخرت اور اس کی تمام نعمتیں باقی ہیں۔ ف۹۰ اے مسلمانو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب حکم اللہ تعالٰی ف۹۱ جو تم سے بہتر اور فرمانبردار ہوں گے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور اُن کے دِین کو عزت دینے کا خود کفیل ہے تو اگر تم اطاعتِ فرمانِ رسول میں جلدی کروگے تو یہ سعادت تمہیں نصیب ہوگی اور اگر تم نے سستی کی تو اللہ تعالٰی دوسروں کو اپنے نبی کے شرف خدمت سے سرفراز فرمائے گا۔ ف۹۲ یعنی وقت ہجرت مکہ مکرمہ سے۔ جبکہ کفار نے دار الندوہ میں حضور کے لئے قتل و قید وغیرہ کے برے برے مشورے کئے تھے۔ ف۹۳ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ ف۹۴ یعنی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے۔ مسئلہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے۔ حسن بن فضل نے فرمایا: جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نصِ قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا۔ ف۹۵ اور قلب کو اطمینان عطا فرمایا۔ ف۹۶ ان سے مراد ملائکہ کی فوجیں ہیں جنہوں نے کفار کے رخ پھیر دیئے اور وہ آپ کو دیکھ نہ سکے اور بدر و احزاب و حنین میں بھی انہیں غیبی فوجوں سے مدد فرمائی۔

كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ

کی بات نیچے ڈالی ف۹۷ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب

حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ

حکمت والا ہے کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے ف۹۸ اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا

مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو ف۹۹ اگر کوئی قریب

قَرِيْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَ

مال یا متوسط سفر ہوتا ف۱۰۰ تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے ف۱۰۱ مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور پڑ گیا اور

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَ

اب اللہ کی قسم کھائیں گے ف۱۰۲ کہ ہم سے بن پڑتا تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے ف۱۰۳ اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں ف۱۰۴ اور

اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى

اللہ جانتا ہے کہ وہ بے شک ضرور جھوٹے ہیں اللہ تمہیں معاف کرے ف۱۰۵ تم نے انہیں کیوں اِذن (اجازت) دے دیا جب تک

ع ۵ / ۱۲

يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

نہ کھلے تھے تم پر سچے اور ظاہر نہ ہوئے تھے جھوٹے وہ جو اللہ اور قیامت

ف۹۷ دعوتِ کفر وشرک کو پست فرمایا۔ ف۹۸ یعنی خوشی سے یا گرانی سے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ قوت کے ساتھ یا ضعف کے ساتھ اور بے سامانی سے یا سرو سامان سے ف۹۹ کہ جہاد کا ثواب بیٹھ رہنے سے بہتر ہے تو مُستَعِد ی (پوری آمادگی) کے ساتھ تیار ہو اور کاہلی نہ کرو۔ ف۱۰۰ اور دنیوی نفع کی امید ہوتی اور شدید محنت و مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا۔ ف۱۰۱ شانِ نزول: یہ آیت ان منافقین کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوۂ تبوک میں جانے سے تَخَلُّف (پیچھے بیٹھ جانا اختیار) کیا تھا۔ ف۱۰۲ یہ منافقین۔ اور اس طرح معذرت کریں گے۔ ف۱۰۳ منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دے دینا غیبی خبر اور دلائل نبوت میں سے ہے۔ چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں۔ ف۱۰۴ جھوٹی قسم کھا کر۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا سبب ہلاکت ہے۔ ف۱۰۵ "عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ" سے ابتدائے کلام وافتتاحِ خطاب، مخاطب کی تعظیم وتوقیر میں مبالغہ کے لئے ہے اور زبانِ عرب میں یہ عرف شائع ہے کہ مخاطب کی تعظیم کے موقع پر ایسے کلمے استعمال کئے جاتے ہیں۔ قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے (اپنی کتاب) شفا میں فرمایا: جس کسی نے اس سوال کو عتاب قرار دیا اس نے غلطی کی کیونکہ غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہونے اور گھر رہ جانے کی اجازت مانگنے والوں کو اجازت دینا نہ دینا دونوں حضرت کے اختیار میں تھے اور آپ اس میں مختار تھے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: "فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ" آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دیجئے تو "لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ" فرمانا عتاب کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ اظہار ہے کہ اگر آپ انہیں اجازت نہ دیتے تو بھی وہ جہاد میں جانے والے نہ تھے اور "عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے گناہ سے تو تمہیں واسطہ ہی نہیں، اس میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تکریم وتوقیر اور تسکین وتسلی ہے کہ قلب مبارک پر "لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ" فرمانے سے کوئی بار نہ ہو۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ

پر ایمان رکھتے ہیں تم سے چھٹی نہ مانگیں گے اس سے کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں اور

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اللہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو تم سے یہ چھٹی وہی مانگتے ہیں جو اللہ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ

اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ف۱۰۶ اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں ف۱۰۷ انھیں

اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

نکلنا منظور ہوتا ف۱۰۸ تو اس کا سامان کرتے مگر خدا ہی کو ان کا اٹھنا ناپسند ہوا تو ان میں کاہلی بھردی

وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا

اور ف۱۰۹ فرمایا گیا کہ بیٹھ رہو بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ف۱۱۰ اگر وہ تم میں نکلتے تو ان سے سوا نقصان کے تمہیں کچھ نہ بڑھتا

وَّلَا۟اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

اور تم میں فتنہ ڈالنے کو تمہارے بیچ میں غرابیں دوڑاتے (فساد پھیلاتے) ف۱۱۱ اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں ف۱۱۲ اور اللہ

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ

خوب جانتا ہے ظالموں کو بے شک انھوں نے پہلے ہی فتنہ چاہا تھا ف۱۱۳ اور اے محبوب تمہارے لئے تدبیریں الٹی پلٹیں ف۱۱۴

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ

یہاں تک کہ حق آیا ف۱۱۵ اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا ف۱۱۶ اور انھیں ناگوار تھا اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے

ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ

کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے ف۱۱۷ سن لو وہ فتنہ ہی میں پڑے ف۱۱۸ اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے

ف۱۰۶ یعنی منافقین ف۱۰۷ نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے نہ کفّار کے ساتھ رہ سکے نہ مومنین کا ساتھ دے سکے۔ ف۱۰۸ اور جہاد کا ارادہ رکھتے۔ ف۱۰۹ ان کے اجازت چاہنے پر ف۱۱۰ بیٹھ رہنے والوں سے عورتیں بچے بیمار اور اپاہج لوگ مراد ہیں۔ ف۱۱۱ اور جھوٹی جھوٹی باتیں بنا کر فساد انگیزیاں کرتے۔ ف۱۱۲ جو تمہاری باتیں ان تک پہنچائیں۔ ف۱۱۳ اور وہ آپ کے اصحاب کو دین سے روکنے کی کوشش کرتے جیسا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے روز احد کیا کہ مسلمانوں کو اغوا کرنے کے لئے اپنی جماعت لے کر واپس ہوا۔ ف۱۱۴ اور انہوں نے تمہارا کام بگاڑنے اور دین میں فساد ڈالنے کے لئے بہت مکر و حیلے کیے ف۱۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت۔ ف۱۱۶ اور اس کا دین غالب ہوا۔ ف۱۱۷ شانِ نزول: یہ آیت جدّ بن قیس منافق کے حق میں نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لئے تیاری فرمائی تو جدّ بن قیس نے کہا یارسول اللہ! میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھوں گا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیجئے اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالئے میں آپ کی اپنے مال سے مدد

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ

کافروں کو اگر تمہیں بھلائی پہنچے و۱۱۹ تو انہیں برا لگے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے و۱۲۰

يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ يَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ

تو کہیں و۱۲۱ ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے پھر جائیں تم فرماؤ

لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَ

پر بھروسہ چاہیے تم فرماؤ تم ہم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا و۱۲۲ اور

نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ

ہم تم پر اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تم پر عذاب ڈالے اپنے پاس سے و۱۲۳ یا ہمارے ہاتھوں و۱۲۴

فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ

تو اب راہ دیکھو (انتظار کرو) ہم بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہے ہیں و۱۲۵ تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز

يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ

قبول نہ ہوگا و۱۲۶ بے شک تم بے حکم (نافرمان) لوگ ہو اور وہ جو خرچ کرتے ہیں

مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ

اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لئے کہ وہ اللہ و رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے

کروں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ اس کا حیلہ تھا اور اس میں سوائے نفاق کے اور کوئی علت نہ تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اسے اجازت دے دی، اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ و۱۱۸ کیونکہ جہاد سے رک رہنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنا بہت بڑا فتنہ ہے۔ و۱۱۹ اور تم دشمن پر فتحیاب ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آئے۔ و۱۲۰ اور کسی طرح کی شدت پیش آئے۔ و۱۲۱ منافقین کہ چالاکی سے جہاد میں نہ جا کر۔ و۱۲۲ یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت و مغفرت۔ کیونکہ مسلمان جب جہاد میں جاتا ہے تو وہ اگر غالب ہو جب تو فتح و غنیمت اور اجر عظیم پاتا ہے اور اگر راہ خدا میں مارا جائے تو اس کو شہادت حاصل ہوتی ہے جو اس کی اعلیٰ مراد ہے۔ و۱۲۳ اور تمہیں عاد و ثمود وغیرہ کی طرح ہلاک کرے۔ و۱۲۴ تم کو قتل و اسیری کے عذاب میں گرفتار کرے۔ و۱۲۵ کہ تمہارا کیا انجام ہوتا ہے۔ و۱۲۶ شانِ نزول: یہ آیت جد بن قیس منافق کے جواب میں نازل ہوئی جس نے جہاد میں نہ جانے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ یہ کہا تھا کہ میں اپنے مال سے مدد کروں گا۔ اس پر حضرت حق تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا (اے محبوب آپ فرما دیجئے) کہ تم خوشی سے دو یا ناخوشی سے تمہارا مال قبول نہ کیا جائے گا یعنی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ لیں گے کیونکہ یہ دینا اللہ کے لئے نہیں ہے۔

اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ

مگر جی ہارے (سستی کی حالت میں) اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے ف۱۲۷ تو تمہیں ان کے مال اور ان کی

وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان چیزوں سے ان پر وبال ڈالے اور

تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَ

کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے ف۱۲۸ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ف۱۲۹ کہ وہ تم میں سے ہیں ف۱۳۰ اور

مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ

تم میں سے ہیں نہیں ف۱۳۱ ہاں وہ لوگ ڈرتے ہیں ف۱۳۲ اگر پائیں کوئی پناہ یا غار

اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَ هُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي

یا سما جانے کی جگہ تو رسیاں تڑاتے (پوری کوشش کرتے) ادھر پھر جائیں گے ف۱۳۳ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے

الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ

میں تم پر طعن کرتا ہے ف۱۳۴ تو اگر ان ف۱۳۵ میں سے کچھ ملے تو راضی ہوجائیں اور نہ ملے تو جبھی

يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا

وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ

اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا

کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے ف۱۳۶ زکوٰۃ

ع ۷ ۱۳

ف۱۲۷ کیونکہ انہیں رضائے الٰہی مقصود نہیں۔ ف۱۲۸ تو وہ مال ان کے حق میں سبب راحت نہ ہوا بلکہ وبال ہوا۔ ف۱۲۹ منافقین اس پر ف۱۳۰ یعنی تمہارے دین وملت پر ہیں، مسلمان ہیں۔ ف۱۳۱ تمہیں دھوکا دیتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔ ف۱۳۲ کہ اگر ان کا نفاق ظاہر ہوجائے تو مسلمان ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو مشرکین کے ساتھ کرتے ہیں اس لئے وہ براہ تقیہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ ف۱۳۳ کیونکہ انہیں رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے انتہا درجے کا بغض ہے۔ ف۱۳۴ شانِ نزول: یہ آیت ذُوالْخُوَیْصِرَہ تَمِیْمِی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حُرقُوص بن زُہیر ہے اور یہی خوارج کی اصل و بنیاد ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرمارہے تو ذُوالْخُوَیْصِرَہ نے کہا: یارسول اللّٰہ! عدل کیجئے۔ حضور نے فرمایا: تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں۔ حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ ف۱۳۵ صدقات۔ ف۱۳۶ کہ ہم پر اپنا فضل وسیع کرے اور ہمیں خلق کے اموال سے غنی اور بے نیاز کردے۔

الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

تو انھیں لوگوں کے لئے ہے ف۱۳۷ محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل (وصول) کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے

وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ

اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ

اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے (نبی) کو ستاتے ہیں ف۱۳۸ اور کہتے ہیں

هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ

وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں ف۱۳۹ اور

رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ

جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ

دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں ف۱۴۰ کہ تمہیں راضی کرلیں ف۱۴۱ اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا

ف۱۳۷ جب منافقین نے تقسیم صدقات میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا تو اللہ عزوجل نے اس آیت میں بیان فرمادیا کہ صدقات کے مستحق صرف یہی آٹھ قسم کے لوگ ہیں انہیں پر صدقات صرف کئے جائیں گے ان کے سوا اور کوئی مستحق نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اموال صدقہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقات حرام ہیں تو طعن کرنے والوں کو اعتراض کا کیا موقع؟ **صدقہ** سے اس آیت میں زکوۃ مراد ہے۔ **مسئلہ:** زکوۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں ان میں سے **مؤلفۃ القلوب** باجماعِ صحابہ ساقط ہوگئے کیونکہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی یہ اجماع زمانۂ صدیق میں منعقد ہوا۔ **مسئلہ: فقیر** وہ ہے جس کے پاس ادنیٰ چیز ہو اور جب تک اس کے پاس ایک وقت کے لئے کچھ ہو اس کو سوال حلال نہیں۔ **مسکین** وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کرسکتا ہے۔ **عاملین** وہ لوگ ہیں جن کو امام نے صدقے تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو، انہیں امام اتنا دے جو ان کے اور ان کے متعلقین کے لئے کافی ہو۔ **مسئلہ:** اگر عامل غنی ہو تو بھی اس کو لینا جائز ہے۔ **مسئلہ:** عامل سیّد یا ہاشمی ہو تو وہ زکوۃ میں سے نہ لے۔ **گردنیں چھڑانے** سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے مکاتب کردیا ہو اور ایک مقدار مال کی مقرر کردی ہو کہ اس قدر وہ ادا کردیں تو آزاد ہیں وہ بھی مستحق ہیں ان کو آزاد کرانے کے لئے مالِ زکوۃ دیا جائے۔ **قرضدار** جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوئے ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا کریں انہیں ادائے قرض میں مال زکوۃ سے مدد دی جائے۔ **اللہ کی راہ** میں خرچ کرنے سے بے سامان مجاہدین اور نادار حاجیوں پر صرف کرنا مراد ہے۔ **ابن سبیل** سے وہ مسافر مراد ہے جس کے پاس مال نہ ہو۔ **مسئلہ:** زکوۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام اقسام کے لوگوں کو زکوۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کو دے۔ **مسئلہ:** زکوۃ انہیں لوگوں کے ساتھ خاص کی گئی تو ان کے علاوہ اور دوسرے مصرف میں خرچ نہ کی جائے گی نہ مسجد کی تعمیر میں نہ مُردے کے کفن میں نہ اس کے قرض کی ادا میں۔ **مسئلہ:** زکوۃ بنی ہاشم اور غنی اور ان کے غلاموں کو نہ دی جائے اور نہ آدمی اپنی بی بی اور اولاد اور غلاموں کو دے۔ (تفسیر احمدی، مدارک) **ف۱۳۸** یعنی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ **شانِ نزول:** منافقین اپنے جلسوں میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے، ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہوگئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ جُلاس بن سُوَید منافق نے کہا: ہم جو چاہیں کہیں، حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھالیں گے وہ تو کان ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ فرمایا کہ اگر وہ سننے والے بھی ہیں تو خیر اور صلاح کے سننے اور ماننے والے ہیں شر اور فساد کے نہیں۔ **ف۱۳۹** نہ منافقوں کی بات پر۔ **ف۱۴۰** منافقین اس لئے۔ **ف۱۴۱ شانِ نزول:** منافقین اپنی مجلسوں میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا کرتے

اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ

کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے کیا انھیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ

وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾

اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ

منافق ڈرتے ہیں کہ ان وف۱۴۲ پر کوئی سورۃ ایسی اترے جو ان وف۱۴۳ کے دلوں کی چھپی وف۱۴۴ جتادے

قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

تم فرماؤ ہنسے جاؤ اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ

تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے وف۱۴۵ تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول

كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ

سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے مسلمان ہو کر وف۱۴۶ اگر

نَّعْفُ عَنْ طَآىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ ع

ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں وف۱۴۷ تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے وف۱۴۸

تھے اور مسلمانوں کے پاس آ کر اس سے مکر جاتے تھے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی بریّت (بے گناہی) ثابت کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو راضی کرنے کے لئے قسمیں کھانے سے زیادہ اہم اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا تھا اگر ایمان رکھتے تھے تو ایسی حرکتیں کیوں کیں جو خدا اور رسول کی ناراضی کا سبب ہوں۔ وف۱۴۲ مسلمانوں۔ وف۱۴۳ منافقوں۔ وف۱۴۴ دلوں کی چھپی چیز ان کا نفاق ہے اور وہ بغض وعداوت جو وہ مسلمانوں کے ساتھ رکھتے تھے اور اس کو چھپایا کرتے تھے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھنے اور آپ کی غیبی خبریں سننے اور ان کو واقع کے مطابق پانے کے بعد منافقوں کو اندیشہ ہوگیا کہ کہیں اللہ تعالیٰ کوئی ایسی سورت نازل نہ فرمائے جس سے ان کے اسرار ظاہر کر دیئے جائیں اور ان کی رسوائی ہو۔ اس آیت میں اسی کا بیان ہے۔ وف۱۴۵ **شانِ نزول:** غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین نفروں میں سے دو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید خیال ہے اور ایک نفر بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سنکر ہنستا تھا۔ حضور نے اُن کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم راستہ کاٹنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کررہے تھے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کا یہ عذر وحیلہ قبول نہ کیا گیا اور ان کے لئے یہ فرمایا گیا جو آگے ارشاد ہوتا ہے: وف۱۴۶ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں۔ وف۱۴۷ اس کے تائب ہونے اور بہ اخلاص ایمان لانے سے۔ محمد بن اسحٰق کا قول ہے کہ اس سے وہی شخص مراد ہے جو ہنستا تھا مگر اس نے اپنی زبان سے کوئی کلمۂ گستاخی نہ کہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ تائب ہوا اور اخلاص کے ساتھ ایمان لایا اور اس نے دعا کی کہ یارب! مجھے اپنی راہ میں مقتول کرکے ایسی موت دے کہ کوئی یہ کہنے والا نہ ہو کہ میں نے غسل دیا میں نے کفن دیا میں نے دفن کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کا پتہ ہی نہ چلا۔ ان کا نام یحیٰی بن حمیر اشجعی تھا اور چونکہ انہوں نے حضور کی بدگوئی سے زبان روکی تھی اس لئے انہیں توبہ وایمان کی توفیق ملی۔ وف۱۴۸ اور اپنے جرم پر قائم رہے اور تائب نہ ہوئے۔

وقف لازم

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے (ایک جیسے) ہیں ف۱۴۹ برائی کا حکم دیں ف۱۵۰ اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ

بھلائی سے منع کریں ف۱۵۱ اور اپنی مٹھی بند رکھیں (خرچ نہ کریں) ف۱۵۲ وہ اللّٰہ کو چھوڑ بیٹھے ف۱۵۳ تو اللّٰہ نے انھیں چھوڑ دیا ف۱۵۴ بے شک

الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ

منافق وہی پکے بے حکم (نافرمان) ہیں اللّٰہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو

نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے وہ انھیں بس (کافی) ہے اور اللّٰہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا

مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾ ۙ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا

عذاب ہے جیسے وہ جو تم سے پہلے تھے تم سے زور میں بڑھ کر تھے اور ان کے مال اور اولاد

وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ

تم سے زیادہ تو وہ اپنا حصہ ف۱۵۵ برت (فائدہ اُٹھا) گئے تو تم نے اپنا حصہ برتا جیسے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

اگلے اپنا حصہ برت گئے اور تم بیہودگی میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے ف۱۵۶ ان کے عمل

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ

اکارت (ضائع) گئے دنیا اور آخرت میں اور وہی لوگ گھاٹے میں ہیں ف۱۵۷ کیا انھیں ف۱۵۸ اپنے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ

سے اگلوں کی خبر نہ آئی ف۱۵۹ نوح کی قوم ف۱۶۰ اور عاد ف۱۶۱ اور ثمود ف۱۶۲ اور ابراہیم کی قوم ف۱۶۳ اور مدین

ف۱۴۹ وہ سب نفاق اور اعمال خبیثہ میں یکساں ہیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ ف۱۵۰ یعنی کفر و معصیت اور رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تکذیب کا۔ (خازن) ف۱۵۱ یعنی ایمان و طاعت و تصدیق رسول سے ف۱۵۲ راہ خدا میں خرچ کرنے سے ف۱۵۳ اور انہوں نے اس کی اطاعت و رضا طلبی نہ کی۔ ف۱۵۴ اور ثواب و فضل سے محروم کر دیا۔ ف۱۵۵ لذات و شہوات دُنیویہ کا۔ ف۱۵۶ اور تم نے اتباع باطل اور تکذیب خدا و رسول اور مومنین کے ساتھ استہزاء (ٹھٹھا مذاق) کرنے میں ان کی راہ اختیار کی۔ ف۱۵۷ انہیں کفار کی طرح اے منافقین! تم ٹوٹے میں ہو اور تمہارے عمل باطل ہیں۔ ف۱۵۸ یعنی منافقوں کو۔ ف۱۵۹ گزری ہوئی امتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ہم نے انہیں اپنے حکم کی مخالفت اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کرنے پر کس طرح ہلاک کیا۔ ف۱۶۰ جو طوفان سے ہلاک کی گئی۔ ف۱۶۱ جو ہوا سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۶۲ جو زلزلہ سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۶۳ جو سلبِ نعمت سے ہلاک کی گئی اور نمرود مچھر سے ہلاک کیا گیا۔

مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

والے وف۱۶۴ اور وہ بستیاں کہ الٹ دی گئیں وف۱۶۵ ان کے رسول روشن دلیلیں ان کے پاس لائے تھے وف۱۶۶ تو اللہ کی شان نہ تھی

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ

کہ ان پر ظلم کرتا وف۱۶۷ بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے وف۱۶۸ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

ایک دوسرے کے رفیق ہیں وف۱۶۹ بھلائی کا حکم دیں وف۱۷۰ اور برائی سے منع کریں

وقف لازم

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں

اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ

جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اللہ نے مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ

اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ

طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

مکانوں کا وف۱۷۱ بسنے کے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی وف۱۷۲ یہی ہے بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ

ع ۱۵ ۹

مراد پانی اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر وف۱۷۳ اور ان پر سختی کرو اور

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا وف۱۷۴ اور بے شک

وف۱۶۴ یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم جو روز ابر (غیبی آگ) کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔ وف۱۶۵ اور زیر و زبر کر ڈالی گئیں وہ قوم لوط کی بستیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے ان چھ کا ذکر فرمایا اس لئے کہ بلاد شام و عراق و یمن جو سرزمین عرب کے بالکل قریب ہیں ان میں ان ہلاک شدہ قوموں کے نشان باقی ہیں اور عرب لوگ ان مقامات پر اکثر گزرتے رہتے ہیں۔ وف۱۶۶ ان لوگوں نے بجائے تصدیق کرنے کے اپنے رسولوں کی تکذیب کی جیسا کہ اے منافقین، کفّار! تم کر رہے ہو، ڈرو کہ انہیں کی طرح بتلائے عذاب نہ کئے جاؤ۔ وف۱۶۷ کیونکہ وہ حکیم ہے بغیر جرم کے سزا نہیں فرماتا۔ وف۱۶۸ کہ کفر اور تکذیب انبیاء کرکے عذاب کے مستحق بنے۔ وف۱۶۹ اور باہم دینی محبت و مُوالات (دوستانہ تعلقات) رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے معین و مددگار ہیں۔ وف۱۷۰ یعنی اللہ اور رسول پر ایمان لانے اور شریعت کا اتباع کرنے کا۔ وف۱۷۱ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت میں موتی اور یاقوت سرخ اور زبرجد کے محل مومنین کو عطا ہوں گے۔ وف۱۷۲ اور تمام نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقان الٰہی کی سب سے بڑی تمنا۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِجَاهِ حَبِيْبِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وف۱۷۳ کافروں پر تو تلوار اور حرب سے اور منافقوں پر اقامت حجت سے۔ وف۱۷۴ شان نزول: امام بغوی نے

قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ۚ وَمَا

ضرور انھوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہوگئے اور وہ چاہا تھا جو انھیں نہ ملا ف۱۷۵ اور انھیں

نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ

کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کردیا ف۱۷۶ تو اگر وہ توبہ کریں

خَیْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ

تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں ف۱۷۷ تو اللہ انھیں سخت عذاب کرے گا دنیا اور آخرت میں

وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ

اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا نہ مددگار ف۱۷۸ اور ان میں کوئی وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا

لَىِٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّآ

کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہوجائیں گے ف۱۷۹ تو جب

کلبی سے نقل کیا کہ یہ آیت جُلاس بن سُوَید کے حق میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک روز سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں خطبہ فرمایا اس میں منافقین کا ذکر کیا اور ان کی بدحالی و بدمآلی کا ذکر فرمایا۔ یہ سن کر جلاس نے کہا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدتر۔ جب حضور مدینہ واپس تشریف لائے تو عامر بن قیس نے حضور سے جُلاس کا مقولہ بیان کیا، جُلاس نے انکار کیا اور کہا کہ یارسول اللہ! عامر نے مجھ پر جھوٹ بولا۔ حضور نے دونوں کو حکم فرمایا کہ منبر کے پاس قسم کھائیں۔ جلاس نے بعد عصر منبر کے پاس کھڑے ہوکر اللہ کی قسم کھائی کہ یہ بات اس نے نہیں کہی اور عامر نے اس پر جھوٹ بولا۔ پھر عامر نے کھڑے ہوکر قسم کھائی کہ بیشک یہ مقولہ جلاس نے کہا اور میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا۔ پھر عامر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کے حضور میں دعا کی: یارب! اپنے نبی پر سچے کی تصدیق نازل فرما۔ ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی حضرت جبریل یہ آیت لے کر نازل ہوئے آیت میں "فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ" سن کر جلاس کھڑے ہوگئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! سنئے اللہ نے مجھے توبہ کا موقع دیا، عامر بن قیس نے جو کچھ کہا سچ کہا، میں نے وہ کلمہ کہا تھا اور اب میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ حضور نے اُن کی توبہ قبول فرمائی اور وہ توبہ پر ثابت رہے۔ ف۱۷۵ مجاہد نے کہا کہ جُلاس نے افشائے راز (بھید کھل جانے) کے اندیشہ سے عامر کے قتل کا ارادہ کیا تھا، اس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پورا نہ ہوا۔ ف۱۷۶ ایسی حالت میں ان پر شکر واجب تھا نہ کہ ناسپاسی (ناشکری)۔ ف۱۷۷ توبہ و ایمان سے۔ اور کفر و نفاق پر مصر رہیں۔ ف۱۷۸ کہ انہیں عذابِ الٰہی سے بچا سکے۔ ف۱۷۹ **شانِ نزول:** ثعلبہ بن حاطب نے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اس کے لئے مالدار ہونے کی دعا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا: اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کرسکے۔ دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا: اسی کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔ حضور نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہوگیا۔ حضور نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہوگیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی۔ حضور نے فرمایا کہ ثعلبہ پر افسوس! پھر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیل (حاصل) کرنے والے بھیجے لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب ثعلبہ سے جا کر انہوں نے صدقہ مانگا اس نے کہا کہ یہ تو ٹیکس ہوگیا، جاؤ میں سوچ لوں۔ جب یہ لوگ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو حضور نے ان کے کچھ عرض کرنے سے قبل دو مرتبہ فرمایا: ثعلبہ پر افسوس! تو یہ آیت نازل ہوئی۔ پھر ثعلبہ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرمادی وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا، پھر اس صدقہ کو خلافتِ صدیقی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا۔ پھر خلافتِ فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا، انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافتِ عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہوگیا۔ (مدارک) [اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق اس منافق کا درست نام "ثعلبہ ابن ابی حاطب" تھا۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۲۶ ص ۲۵۳۔ علمیہ]

اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

اللہ نے اُنھیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے تو اس کے پیچھے

نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا

اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انھوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس

كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ وَ

کا کہ جھوٹ بولتے تھے ف۱۸۰ کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور

اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ

یہ کہ اللہ سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے ف۱۸۱ وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو

الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ

کہ دل سے خیرات کرتے ہیں ف۱۸۲ اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے ف۱۸۳

فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ٘ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ

تو ان سے ہنستے ہیں ف۱۸۴ اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے تم ان کی معافی

لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ

چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہوگے تو اللہ ہرگز انھیں نہیں

ف۱۸۰ امام فخر الدین رازی نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔ حدیث شریف میں ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے خلاف کرے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔ ف۱۸۱ اس پر کچھ مخفی نہیں منافقین کے دلوں کی بات بھی جانتا ہے اور جو آپس میں وہ ایک دوسرے سے کہیں وہ بھی۔ ف۱۸۲ شانِ نزول: جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو لوگ صدقہ لائے ان میں کوئی بہت کثیر لائے انہیں تو منافقین نے ریا کار کہا اور کوئی ایک صاع (۴/۱ ۳سیر) (دوکلو سے اسی ۸۰ گرام کم۔ ''فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ باب المدینہ کراچی'') لائے تو انہیں کہا: اللہ کو اس کی کیا پرواہ، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا: یارسُولَ اللّٰہ! میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں۔ حضور نے فرمایا: جو تم نے دیا اللہ اس میں بھی برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے۔ حضور کی دُعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔ ف۱۸۳ ابوعقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں ایک صاع تو میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہِ خدا میں حاضر ہے۔ حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اس کی قدر کی۔ ف۱۸۴ منافقین۔ اور صدقہ کی قلت پر عار دلاتے ہیں۔

لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

بخشے گا وف۱۸۵ یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو راہ

الْفٰسِقِیْنَ ﴿۸۰﴾ ع فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْۤا

نہیں دیتا وف۱۸۶ پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے وف۱۸۷ اور انھیں گوارا نہ ہوا

اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی

کہ اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں لڑیں اور بولے اس گرمی

الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْیَضْحَكُوْا

میں نہ نکلو تم فرماؤ جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انھیں سمجھ ہوتی وف۱۸۸ تو انھیں چاہیے کہ تھوڑا

قَلِیْلًا وَّ لْیَبْكُوْا كَثِیْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ

ہنسیں اور بہت روئیں وف۱۸۹ بدلہ اس کا جو کماتے تھے وف۱۹۰ پھر اے محبوب وف۱۹۱ اگر اللہ تمہیں

اللّٰهُ اِلٰى طَآىٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا

ان وف۱۹۲ میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ وف۱۹۳ تم سے جہاد کو نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم فرمانا کہ تم کبھی

مَعِیَ اَبَدًا وَّ لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ

میرے ساتھ نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو تم نے پہلی دفعہ بیٹھ رہنا

مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا

پسند کیا تو بیٹھ رہو پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ وف۱۹۴ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا

وف۱۸۵ شانِ نزول: اوپر کی آیتیں جب نازل ہوئیں اور منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا تو منافقین سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معذرت کرکے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لئے استغفار کیجئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ فرمائے گا چاہے آپ استغفار میں مبالغہ کریں۔ وف۱۸۶ جو ایمان سے خارج ہوں جب تک کہ وہ کفر پر رہیں۔ (مدارک) وف۱۸۷ اور غزوۂ تبوک میں نہ گئے۔ وف۱۸۸ تو تھوڑی دیر کی گرمی برداشت کرتے اور ہمیشہ کی آگ میں جلنے سے اپنے آپ کو بچاتے۔ وف۱۸۹ یعنی دنیا میں خوش ہونا اور ہنسنا چاہے کتنی ہی دراز مدت کے لئے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مقابل تھوڑا ہے کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائم اور باقی ہے۔ وف۱۹۰ یعنی آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل کرنے کا بدلہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔ وف۱۹۱ غزوۂ تبوک کے بعد۔ وف۱۹۲ متخلفین (پیچھے رہ جانے والوں) وف۱۹۳ اگر وہ منافق جو تبوک میں جانے سے بیٹھ رہا تھا۔ وف۱۹۴ عورتوں، بچوں، بیماروں اور اپاہجوں کے۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے مکر و خدع (دھوکا اور فریب) ظاہر ہو اس سے انقطاع اور علیحدگی کرنا چاہئے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے مصاحبت و موافقت (ہم نشینی اور دوستی) جائز نہیں ہوتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منافقین کے جہاد میں جانے کو منع فرما دیا۔ آج کل جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو ملا لو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کرو یہ اس حکمِ قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔

وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ

اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک وہ اللہ و رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی

فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

میں مرگئے ۱۹۵ اور ان کے مال یا اولاد پر تعجب نہ کرنا اللہ یہی چاہتا ہے کہ

يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَاۤ

اسے دنیا میں ان پر وبال کرے اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے اور جب

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا

کوئی سورت اترے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور (طاقت رکھنے) والے

الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا

تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجئے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہولیں انھیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ

عورتوں کے ساتھ ہوجائیں اور ان کے دلوں پر مہر کردی گئی ۱۹۶ تو وہ کچھ نہیں سمجھتے ۱۹۷ لیکن رسول

۱۹۵ اس آیت میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے اور یہ جو فرمایا ''اور فسق ہی میں مرگئے'' یہاں فسق سے کفر مراد ہے قرآن کریم میں اور جگہ بھی فسق بمعنی کفر وارد ہوا ہے جیسے کہ آیت ''اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا'' میں۔ **مسئلہ:** فاسق کے جنازے کی نماز جائز ہے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے اور اس پر علمائے صالحین کا عمل اور یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور اس کا فرض کفایہ ہونا حدیث مشہور سے ثابت ہے۔ **مسئلہ:** جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے۔ **مسئلہ:** جب کوئی کافر مر جائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہئے کہ بطریق مسنون غسل نہ دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہادے اور نہ کفن مسنون دے بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے اور نہ سنت طریقہ پر دفن کرے نہ بطریق سنت قبر بنائے صرف گڑھا کھود کر دبادے۔ **شانِ نزول:** عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار تھا جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے عبداللہ نے جو مسلمان صالح مخلص صحابی اور کثیر العبادت تھے۔ انہوں نے یہ خواہش کی کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے باپ عبداللہ بن ابی بن سلول کو کفن کے لئے اپنا قمیص مبارک عنایت فرمادیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھادیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی لیکن چونکہ اس وقت تک ممانعت نہیں ہوئی تھی اور حضور کو معلوم تھا کہ حضور کا یہ عمل ایک ہزار آدمیوں کے ایمان لانے کا باعث ہوگا اس لئے حضور نے اپنی قمیص بھی عنایت فرمائی اور جنازہ کی شرکت بھی کی۔ قمیص دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس جو بدر میں اسیر ہو کر آئے تھے تو عبداللہ بن ابی نے اپنا کرتہ انہیں پہنایا تھا حضور کو اس کا بدلہ کر دینا بھی منظور تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اور اس کے بعد پھر کبھی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق کے جنازہ کی شرکت نہ فرمائی اور حضور کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی۔ چنانچہ جب کفّار نے دیکھا کہ ایسا شدید العداوت شخص جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کُرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے عقیدے میں بھی آپ اللہ کے حبیب اور اس کے سچے رسول ہیں یہ سوچ کر ہزار کافر مسلمان ہوگئے۔ ۱۹۶ ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث۔ ۱۹۷ کہ جہاد میں کیا فوز و سعادت (کامیابی و خوش بختی) اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت (ناکامی و بدبختی) ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ

اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انھوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا اور اُنہیں کے لئے

الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

بھلائیاں ہیں ۱۹۸ اور یہی مراد کو پہونچے اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ

کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی مراد ملنی ہے اور بہانے بنانے والے

مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

گنوار آئے ۱۹۹ کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنھوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا ۲۰۰

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ

جلد ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا ۲۰۱ ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں ۲۰۲

وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا

اور نہ بیماروں پر ۲۰۳ اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور (طاقت) نہ ہو ۲۰۴ جب

نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

کہ اللہ و رسول کے خیر خواہ رہیں ۲۰۵ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں ۲۰۶ اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ ۙ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ

مہربان ہے اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ ۲۰۷ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس

ف۱۹۸ دونوں جہان کی۔ ف۱۹۹ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد سے رہ جانے کا عذر کرنے۔ ضحاک کا قول ہے کہ یہ عامر بن طفیل کی جماعت تھی انہوں نے سیّدِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ یانبی اللہ اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد میں جائیں تو قبیلہ طے کے عرب ہماری بیبیوں، بچوں اور جانوروں کو لوٹ لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ نے تمہارے حال سے خبردار کیا ہے اور وہ مجھے تم سے بے نیاز کرے گا۔ عمرو بن علاء نے کہا کہ ان لوگوں نے عذرِ باطل بنا کر پیش کیا تھا۔ ف۲۰۰ یہ دوسرے گروہ کا حال ہے جو بغیر کسی عذر کے بیٹھ رہے، یہ منافقین تھے انہوں نے ایمان کا دعویٰ جھوٹا کیا تھا۔ ف۲۰۱ دنیا میں قتل ہونے کا اور آخرت میں جہنم کا۔ ف۲۰۲ باطل والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کے چند طبقے بیان فرمائے: پہلے ضعیف جیسے کہ بوڑھے، بچے، عورتیں اور وہ شخص بھی انہی میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف نحیف ناکارہ ہو۔ ف۲۰۳ یہ دوسرا طبقہ ہے جس میں اندھے، لنگڑے، اپاہج بھی داخل ہیں۔ ف۲۰۴ اور سامانِ جہاد نہ کر سکیں، یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ ف۲۰۵ ان کی اطاعت کریں اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبر گیری رکھیں۔ ف۲۰۶ مؤاخذہ کی۔ ف۲۰۷ **شانِ نزول:** اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چند حضرات جہاد میں جانے کے لئے حاضر ہوئے، انہوں نے حضور سے سواری کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں تو وہ روتے واپس ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا

پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو اُبلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا

مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

مقدور نہ پایا مواخذہ (پکڑ) تو ان سے ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ

اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

دولت مند ہیں ۲۰۸ انہیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

مہر کر دی تو وہ کچھ نہیں جانتے ۲۰۹

---

۲۰۸ جہاد میں جانے کی قدرت رکھتے ہیں باوجود اس کے ۲۰۹ کہ جہاد میں کیا نفع و ثواب ہے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ

تم سے بہانے بنائیں گے ف۲۱۰ جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز

نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَ سَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ

تمہارا یقین نہ کریں گے اللّٰہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللّٰہ و رسول تمہارے کام

وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

دیکھیں گے ف۲۱۱ پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے وہ تمہیں جتا دے گا جو کچھ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ

تم کرتے تھے اب تمہارے آگے اللّٰہ کی قسم کھائیں گے جب ف۲۱۲ تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے

لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ٘ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ

اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو ف۲۱۳ تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو ف۲۱۴ وہ تو نرے (بالکل) پلید ہیں ف۲۱۵ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ

بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۲۱۶ تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ

تم ان سے راضی ہو جاؤ ف۲۱۷ تو بے شک اللّٰہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا ف۲۱۸ گنوار ف۲۱۹

ف۲۱۰ اور باطل عذر پیش کریں گے یہ جہاد سے رہ جانے والے منافق تمہارے اس سفر سے واپس ہونے کے وقت ف۲۱۱ کہ تم نفاق سے توبہ کرتے ہو یا اس پر قائم رہتے ہو۔ بعض مفسرین نے کہا کہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ زمانۂ مستقبل میں وہ مومنین کی مدد کریں گے ہوسکتا ہے کہ اسی کی نسبت فرمایا گیا ہو کہ اللّٰہ و رسول تمہارے کام دیکھیں گے کہ تم اپنے اس عہد کو بھی وفا کرتے ہو یا نہیں۔ ف۲۱۲ اپنے اس سفر سے واپس ہو کر مدینہ طیبہ میں ف۲۱۳ اور ان پر ملامت وعتاب نہ کرو۔ ف۲۱۴ اور ان سے اجتناب کرو۔ بعض مفسرین نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا، ان سے بولنا ترک کردو چنانچہ جب نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضور نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ منافقین کے پاس نہ بیٹھیں، ان سے بات نہ کریں کیونکہ ان کے باطن خبیث اور اعمال قبیح (بُرے) ہیں اور ملامت وعتاب سے ان کی اصلاح نہ ہوگی اس لئے کہ ف۲۱۵ اور پلیدی کے پاک ہونے کا کوئی طریقہ نہیں۔ ف۲۱۶ دنیا میں خبیث عمل۔ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت جد بن قیس اور مُعَتِّب بن قُشَیر اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی، یہ اَسّی منافق تھے۔ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو، ان سے کلام نہ کرو۔ مقاتل نے کہا کہ یہ آیت عبداللّٰہ بن اُبَی کے حق میں نازل ہوئی، اس نے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اب کبھی وہ جہاد میں جانے سے سستی نہ کرے گا اور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ حضور اس سے راضی ہو جائیں اس پر یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی ف۲۱۷ اور ان کے عذر قبول کرلو تو اس سے انہیں کچھ نفع نہ ہوگا، کیونکہ تم اگر ان کی قسموں کا اعتبار بھی کرلو۔ ف۲۱۸ اس لئے کہ وہ ان کے دل کے کفر و نفاق کو جانتا ہے۔ ف۲۱۹ جنگل کے رہنے والے۔

أَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ

کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں ف۲۲۰ اور اسی قابل ہیں کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس

رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا

سے جاہل رہیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور کچھ گنوار وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کریں

يُنفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَ

تو اسے تاوان سمجھیں ف۲۲۱ اور تم پر گردشیں (مصائب) آنے کے انتظار میں رہیں ف۲۲۲ انہیں پر ہے بُری گردش ف۲۲۳ اور

اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

اللہ سنتا جانتا ہے اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان

الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ

رکھتے ہیں ف۲۲۴ اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ف۲۲۵

أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

ہاں ہاں وہ ان کے لئے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿٩٩﴾ ع وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَ

ع ۱۲

مہربان ہے اور سب میں اگلے پہلے مہاجر ف۲۲۶ اور انصار ف۲۲۷ اور

الَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ

جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے ف۲۲۸ اللہ ان سے راضی ف۲۲۹ اور وہ اللہ سے راضی ف۲۳۰ اور ان کے لئے

ف۲۲۰ کیونکہ وہ مجالسِ علم اور صحبتِ علماء سے دور رہتے ہیں۔ ف۲۲۱ کیونکہ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں رضائے الٰہی اور طلبِ ثواب کے لئے تو کرتے نہیں ریاکاری اور مسلمانوں کے خوف سے خرچ کرتے ہیں۔ ف۲۲۲ اور یہ راہ دیکھتے ہیں کہ کب مسلمانوں کا زور کم ہو اور کب وہ مغلوب ہوں، انہیں خبر نہیں کہ اللہ کو کیا منظور ہے وہ بتلا دیا جاتا ہے۔ ف۲۲۳ اور وہی رنج و بلا اور بدحالی میں گرفتار ہوں گے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت قبیلہ اسد و غطفان و تمیم کے اعرابیوں (دیہاتیوں) کے حق میں نازل ہوئی پھر اللہ تبارک وتعالٰی نے ان میں سے جن کو مستثنیٰ کیا ان کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔ (خازن) ف۲۲۴ مجاہد نے کہا کہ یہ لوگ قبیلہ مُزَیْنَہ میں سے بنی مُقَرّن ہیں۔ کَلْبِی نے کہا: وہ اسلم اور غِفار اور جُھَیْنَہ کے قبیلے ہیں۔ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور شجاع اور غفار موالی ہیں، اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی مولا نہیں۔ ف۲۲۵ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صدقہ لائیں تو حضور ان کے لئے خیر و برکت و مغفرت کی دعا فرمائیں، یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔ **مسئلہ:** یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے، لہٰذا فاتحہ کو بدعت و ناروا (ناجائز) بتانا قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ ف۲۲۶ وہ حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہلِ بدر یا اہلِ بیعتِ رضوان ف۲۲۷ اصحابِ بیعتِ عقبہ اُولیٰ جو چھ حضرات تھے اور اصحابِ بیعتِ عقبہ ثانیہ جو بارہ تھے اور اصحابِ بیعتِ عقبہ ثالثہ جو ستر اصحاب ہیں، یہ حضرات سابقینِ انصار کہلاتے ہیں۔ (خازن) ف۲۲۸ کہا گیا ہے کہ کہ ان سے باقی مہاجرین و انصار مراد ہیں تو اب تمام اصحاب اس میں آگئے اور

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی

الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَ مِنْ اَهْلِ

کامیابی ہے اور تمہارے آس پاس ف۲۳۱ کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ

الْمَدِیْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ

والے ان کی خو (عادت) ہوگئی ہے نفاق تم انھیں نہیں جانتے ہم انھیں جانتے ہیں ف۲۳۲

وقف منزل

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ۚ وَ اٰخَرُوْنَ

جلد ہم انھیں دو بار ف۲۳۳ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے ف۲۳۴ اور کچھ اور ہیں جو

اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَی اللّٰهُ اَنْ

اپنے گناہوں کے مُقِر (اقراری) ہوئے ف۲۳۵ اور ملایا ایک کام اچھا ف۲۳۶ اور دوسرا برا ف۲۳۷ قریب ہے کہ

یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ

اللہ ان کی توبہ قبول کرے بےشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب ان کے مال میں سے

ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان و طاعت و نیکی میں انصار و مہاجرین کی راہ چلیں۔ ف۲۲۹ اس کو ان کے نیک عمل قبول ف۲۳۰ اس کے ثواب و عطا سے خوش ف۲۳۱ یعنی مدینہ طیبہ کے قرب و جوار ف۲۳۲ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ ایسا جاننا جس کا اثر انہیں معلوم ہو وہ ہمارا جاننا ہے کہ ہم انہیں عذاب کریں گے یا حضور سے منافقین کے حال جاننے کی نفی باعتبارِ ماسبق ہے اور اس کا علم بعد کو عطا ہوا جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا: "وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ"۔ (جمل) کلبی وسُدّی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزِ جمعہ خطبہ کے لئے قیام کر کے نام بنام فرمایا: نکل اے فلاں! تو منافق ہے نکل اے فلاں! تو منافق ہے۔ تو مسجد سے چند لوگوں کو رسوا کر کے نکالا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس کے بعد منافقین کے حال کا علم عطا فرمایا گیا۔ ف۲۳۳ ایک بار تو دنیا میں رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں ف۲۳۴ یعنی عذابِ دوزخ کی طرف جس میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے۔ ف۲۳۵ اور انہوں نے دوسروں کی طرح جھوٹے عذر نہ کیے اور اپنے فعل پر نادم ہوئے۔ شانِ نزول: جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے، اس کے بعد نادم ہوئے اور توبہ کی اور کہا: افسوس ہم گمراہوں کے ساتھ یا عورتوں کے ساتھ رہ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جہاد میں ہیں، جب حضور اپنے سفر سے واپس ہوئے اور قریبِ مدینہ پہنچے تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ دیں گے اور ہرگز نہ کھولیں گے یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کھولیں، یہ قسمیں کھا کر وہ مسجد کے ستونوں سے بندھ گئے۔ جب حضور تشریف لائے اور انہیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جو جہاد میں حاضر ہونے سے رہ گئے تھے، انہوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ یہ اپنے آپ کو نہ کھولیں گے جب تک حضور ان سے راضی ہو کر انہیں خود نہ کھولیں۔ حضور نے فرمایا: اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں نہ کھولوں گا نہ ان کا عذر قبول کروں جب تک کہ مجھے اللہ کی طرف سے اُن کے کھولنے کا حکم دیا جائے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھولا تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ مال ہمارے رہ جانے کے باعث ہوئے، انہیں لیجئے اور صدقہ کیجئے اور ہمیں پاک کر دیجئے اور ہمارے لئے دعائے مغفرت فرمایئے۔ حضور نے فرمایا: مجھے تمہارے مال لینے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اگلی آیت نازل ہوئی "خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ"۔ ف۲۳۶ یہاں عملِ صالح سے یا اِعترافِ قصور اور توبہ مراد ہے یا اس تَخَلُّف (جہاد سے رہ جانے) سے پہلے غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا یا طاعت و تقویٰ کے تمام اعمال اس تقدیر پر آیت تمام مسلمانوں کے حق میں ہوگی۔ ف۲۳۷ اس سے تَخَلُّف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے۔

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ

زکوٰۃ تحصیل (وصول) کروجس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کروف۲۳۸ بے شک تمہاری دعا

سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ

ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقے خود اپنے دستِ قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَ

مہربان ہے ف۲۳۹ اور تم فرماؤ کام کرو اب تمہارے کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول اور

الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

مسلمان اور جلد اس کی طرف پلٹو گے جو چھپا اور کھلا سب جانتا ہے تو وہ تمہارے کام

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ ج وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ

تمہیں جتا دے گا اور کچھ ف۲۴۰ موقوف رکھے گئے ہیں اللہ کے حکم پر یا ان پر عذاب کرے

وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

یا ان کی توبہ قبول کرے ف۲۴۱ اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ جنہوں نے مسجد

مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا

بنائی ف۲۴۲ نقصان پہنچانے کو ف۲۴۳ اور کفر کے سبب ف۲۴۴ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو ف۲۴۵ اور اس کے انتظار میں

ف۲۳۸ آیت میں جو صدقہ وارد ہوا ہے اس کے معنی میں مفسرین کے کئی قول ہیں: ایک تو یہ کہ وہ صدقہ غیر واجبہ تھا جو بطور کفارہ کے ان صاحبوں نے دیا تھا جن کا ذکر اُوپر کی آیت میں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو ان کے ذمہ واجب تھی، وہ تائب ہوئے اور انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لینے کا حکم دیا۔ امام ابوبکر رازی جصاص نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے۔ (خازن واحکام القرآن) مدارک میں ہے کہ سنت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لئے دعا کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن اَبی اَوفٰی کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لاتا آپ اس کے حق میں دعا کرتے۔ میرے باپ نے صدقہ حاضر کیا تو حضور نے دعا فرمائی "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى" (یعنی اے اللہ عزوجل اَبی اوفی پر رحمت فرما)۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدقہ لینے والے صدقہ پا کر دعا کرتے ہیں یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ ف۲۳۹ اس میں توبہ کرنے والوں کو بشارت دی گئی کہ ان کی توبہ اور ان کے صدقات مقبول ہیں۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ جن لوگوں نے اب تک توبہ نہیں کی اس آیت میں انہیں توبہ اور صدقہ کی ترغیب دی گئی۔ ف۲۴۰ مُتَخَلِّفِیْن میں سے ف۲۴۱ مُتَخَلِّفِیْن یعنی غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے تین قسم کے تھے: ایک منافقین جو نفاق کے خوگر اور عادی تھے۔ دوسرے وہ لوگ جنہوں نے قصور کے اعتراف اور توبہ میں جلدی کی جن کا اُوپر ذکر ہو چکا۔ تیسرے وہ جنہوں نے توقف کیا اور جلدی توبہ نہ کی، یہی اس آیت سے مراد ہیں۔ ف۲۴۲ شانِ نزول: یہ آیت ایک جماعتِ منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجدِ قُبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی

لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَلَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا

جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے ف۲۴۶ اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو

الۡحُسۡنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ۝۱۰۷ لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا ؕ

بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا ف۲۴۷

لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ

بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے ف۲۴۸ وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو

فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ ۝۱۰۸

اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں ف۲۴۹ اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں

جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی، اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانۂ جاہلیت میں نصرانی راہب ہوگیا تھا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا: یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ میں ملتِ حَنِيۡفِيَّه دِينِ ابراہیم لایا ہوں۔ کہنے لگا: میں اسی دین پر ہوں۔ حضور نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نہیں، میں خالص صاف ملت لایا ہوں۔ ابو عامر نے کہا: ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کرکے ہلاک کرے۔ حضور نے آمین فرمایا۔ لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا۔ روزِ اُحد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگِ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروفِ جنگ رہا۔ جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر ملکِ شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامانِ جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ میں شاہِ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سیّد عالم) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا، یہ خبر پا کر ان لوگوں نے مسجدِ ضرار بنائی تھی اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لئے بنادی ہے کہ جو لوگ بوڑھے ضعیف کمزور ہیں وہ اس میں بہ فراغت نماز پڑھ لیا کریں آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفرِ تبوک کے لئے پابہ رکاب (چلنے کو تیار) ہوں واپسی پر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع (گاؤں) میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا، تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب ملکِ شام میں بحالتِ سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا۔ ف۲۴۳ مسجدِ قُبا والوں کے۔ ف۲۴۴ کہ وہاں خدا اور رسول کے ساتھ کفر کریں اور نفاق کو قوت دیں۔ ف۲۴۵ جو مسجدِ قُبا میں نماز کے لئے مجتمع ہوتے ہیں۔ ف۲۴۶ یعنی ابو عامر راہب۔ ف۲۴۷ اس میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجدِ ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی۔ مسئلہ: جو مسجد فخر و ریا اور نمود و نمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض کے لئے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجدِ ضرار کے ساتھ لاحق ہے۔ (مدارک) ف۲۴۸ اس سے مراد مسجدِ قُبا ہے جس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور جب تک حضور نے قبا میں قیام فرمایا اس میں نماز پڑھی۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجدِ قبا میں تشریف لاتے تھے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عُمرہ کے برابر ہے۔ مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجدِ مدینہ مراد ہے اور اس میں بھی حدیثیں وارد ہیں، ان دونوں باتوں میں کچھ تعارض نہیں کیونکہ آیت کا مسجدِ قبا کے حق میں نازل ہونا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ مسجدِ مدینہ میں یہ اوصاف نہ ہوں۔ ف۲۴۹ تمام نجاستوں سے یا گناہوں سے۔ شانِ نزول: یہ آیت اہلِ مسجدِ قبا کے حق میں نازل ہوئی۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے گروہِ انصار! اللہ عزوجل نے تمہاری ثنا فرمائی، تم وضو اور استنجے کے وقت کیا عمل کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بڑا استنجا تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں، اس کے بعد پھر پانی سے طہارت کرتے ہیں۔

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَّنْ

تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی رضا پر ف۲۵۰ وہ بھلا یا وہ جس

أَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ

نے اپنی نیو چُنی (بنیاد رکھی) ایک گراؤ گڑھے کے کنارے ف۲۵۱ تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا ف۲۵۲ اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ

ظالموں کو راہ نہیں دیتا وہ تعمیر جو چُنی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی

قُلُوْبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ إِنَّ اللّٰهَ

رہے گی ف۲۵۳ مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ف۲۵۴ اور اللہ علم و حکمت والا ہے بے شک اللہ نے

اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ

مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے ف۲۵۵

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي

اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں ف۲۵۶ اور مریں ف۲۵۷ اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ

التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا

توریت اور انجیل اور قرآن میں ف۲۵۸ اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ

مسئلہ: نجاست اگر جائے خروج سے متجاوز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے ورنہ مستحب۔ **مسئلہ:** ڈھیلوں سے استنجا سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مُواظبت (ہمیشگی) فرمائی اور کبھی ترک بھی کیا۔ **ف۲۵۰** جیسے کہ مسجد قبا اور مسجد مدینہ۔ **ف۲۵۱** جیسے کہ مسجد ضرار والے۔ **ف۲۵۲** مراد یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی بنا (بنیاد) تقوٰی اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنا باطل و نفاق کے گراؤ گڑھے پر رکھی۔ **ف۲۵۳** اور اس کے گرائے جانے کا صدمہ باقی رہے گا۔ **ف۲۵۴** خواہ قتل ہو کر یا مر کر یا قبر میں یا جہنم میں۔ معنی یہ ہیں کہ ان کے دلوں کا غم و غصہ تا مرگ باقی رہے گا: بمیر تا برہی اے حُسود کیں رنجیست کہ از مشقتِ اُوجز بمرگ نتواں رَست (اے حاسد! حسد کی بیماری سے چھٹکارا پانے کیلئے مرجا کیونکہ اس سے نجات پانے کیلئے تیرے پاس موت کے سوا کوئی راستہ نہیں) اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جب تک ان کے دل اپنے قصور کی ندامت اور افسوس سے پارہ پارہ نہ ہوں اور وہ اِخلاص سے تائب نہ ہوں اس وقت تک وہ اسی رنج و غم میں رہیں گے۔ (مدارک) **ف۲۵۵** راہِ خدا میں جان و مال خرچ کر کے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگارِ عالم نے انہیں جنت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی، جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی، مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا۔ **شانِ نزول:** جب انصار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شبِ عقبہ بیعت کی تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اپنے رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرما لیجئے جو آپ چاہیں۔ فرمایا: میں اپنے رب کے لئے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: جنت۔ **ف۲۵۶** خدا کے دشمنوں کو **ف۲۵۷** راہِ خدا میں **ف۲۵۸** اس سے ثابت ہوا کہ تمام شریعتوں اور ملتوں میں جہاد کا حکم تھا۔

بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآىِٕبُوْنَ

اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے توبہ والے ف۲۵۹

الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ

عبادت والے ف۲۶۰ سراہنے والے ف۲۶۱ روزے والے رکوع والے سجدہ والے ف۲۶۲ بھلائی کے

بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ

بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے ف۲۶۳ اور

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا

خوشی سناؤ مسلمانوں کو ف۲۶۴ نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ

بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ف۲۶۵ جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ

الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ

دوزخی ہیں ف۲۶۶ اور ابراہیم کا اپنے باپ ف۲۶۷ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب

وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

جو اس سے کرچکا تھا ف۲۶۸ پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا (لاتعلق ہوگیا) ف۲۶۹ بے شک ابراہیم ضرور

ف۲۵۹ تمام گناہوں سے ف۲۶۰ اللہ کے فرمانبردار بندے جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کو اپنے اوپر لازم جانتے ہیں ف۲۶۱ جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ ف۲۶۲ یعنی نمازوں کے پابند اور ان کو خوبی سے ادا کرنے والے ف۲۶۳ اور اس کے احکام بجالانے والے یہ لوگ جنتی ہیں ف۲۶۴ کہ وہ اللہ کا عہد وفا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ ف۲۶۵ شانِ نزول: اس آیت کے شانِ نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں: (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرمادی۔ (۲) سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی زیارتِ قبر کی اجازت چاہی اس نے مجھے اجازت دی پھر میں نے ان کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی "مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ" اَقُوْلُ (میں کہتا ہوں): یہ وجہ شانِ نزول کی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث حاکم نے روایت کی اور اس کو صحیح بتایا اور ذہبی نے حاکم پر اعتماد کرکے میزان میں اس کی تصحیح کی لیکن "مختصر المستدرک" میں ذہبی نے اس حدیث کی تضعیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابنِ معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کا والدہ کے لئے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابو طالب کے لئے استغفار کرنے کے باب میں یہ حدیث وارد ہوئی اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں ابن سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتایا اور سند المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ التعظیم والمنۃ میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتایا لہٰذا یہ وجہ شانِ نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت ہے اس پر بہت دلائل قائم ہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ مُوَحِّدَہ اور دینِ ابراہیمی پر تھیں۔ (۳) بعض اصحاب نے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آباء کے لئے استغفار کرنے کی درخواست کی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۶۶ شرک پر مرے ف۲۶۷ یعنی آزر ف۲۶۸ اس سے یا تو

لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ

بہت آہیں کرنے والا ف۲۷۰ مُتَحَمِّل ہے اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے ف۲۷۱

حَتّٰى یُبَیِّنَ لَهُمْ مَّا یَتَّقُوْنَؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ

جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا چاہیے ف۲۷۲ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے بے شک اللہ

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ

ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا

اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ

تمہارا کوئی والی اور نہ مددگار بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور ان مہاجرین

وَ الْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ یَزِیْغُ

اور انصار پر جنھوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا ف۲۷۳ بعد اس کے کہ قریب تھا کہ

قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾

ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں ف۲۷۴ پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا ف۲۷۵ بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے

وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر سے کیا تھا کہ میں اپنے رب سے تیری مغفرت کی دعا کروں گا یا وہ وعدہ مراد ہے جو آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسلام لانے کا کیا تھا۔ **شانِ نزول:** حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "سَاَسْتَغْفِرُ لَکَ رَبِّیْ" تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت کررہا ہے باوجود یکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا تو مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے آزر کے لئے دعا نہ کی تھی وہ بھی تو مشرک تھا، یہ واقعہ میں نے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا استغفار بہ امیدِ اسلام تھا جس کا آزر آپ سے وعدہ کرچکا تھا اور آپ آزر سے استغفار کا وعدہ کرچکے تھے جب وہ اُمید منقطع ہوگئی تو آپ نے اس سے اپنا علاقہ قطع (تعلق ختم) کردیا ف۲۶۹ اور استغفار کرنا ترک فرمادیا۔ ف۲۷۰ "کثیرُ الدُّعا مُتَضَرِّع" (بہت زیادہ دعا اور اظہارِ عجز و خشوع کرنے والا)۔ ف۲۷۱ یعنی ان پر گمراہی کا حکم کرے اور انہیں گمراہوں میں داخل فرمادے ف۲۷۲ معنی یہ ہیں کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک وتعالٰی اُس وقت تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ کی طرف سے نہ آجائے لہٰذا قبلِ ممانعت اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں۔ (مدارک وخازن) **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی جانب شرع سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے۔ **شانِ نزول:** جب مؤمنین کو مشرکین کیلئے استغفار کرنے سے منع فرمایا گیا تو انہیں اندیشہ ہوا کہ ہم پہلے جو استغفار کرچکے ہیں کہیں اس پر گرفت نہ ہو اس آیت سے انہیں تسکین دی گئی اور بتایا گیا کہ ممانعت کا بیان ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے مواخذہ ہوتا ہے۔ ف۲۷۳ یعنی غزوۂ تبوک میں جس کو غزوۂ عُسْرَت بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں عُسْرَت (مفلسی وتنگی) کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اُونٹ تھا، نَوبَت بہ نَوبَت (باری باری) اسی پر سوار ہولیتے تھے اور کھانے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی بسر کرتے تھے، اس طرح کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا، پانی کی بھی نہایت قلت تھی، گرمی شدت کی تھی، پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید، اس حال میں صحابہ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اِخلاص کے ساتھ حضور کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالٰی سے دعا فرمائیے۔ فرمایا: کیا تمہیں یہ خواہش ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ تو حضور نے دستِ مبارک اُٹھا کر دعا فرمائی اور ابھی دستِ مبارک اُٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالٰی نے اَبر بھیجا، بارش ہوئی، لشکر سیراب ہوا، لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لئے، اس کے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی، اَبر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی، وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ف۲۷۴ اور وہ اس شدت و سختی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا گوارا کریں۔ ف۲۷۵ اور وہ صابر

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ

اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے ۲۷۶؎ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر

بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ

تنگ ہو گئی ۲۷۷؎ اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے ۲۷۸؎ اور انھیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ

اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

نہیں مگر اسی کے پاس پھر ۲۷۹؎ ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ؏ ﴿۱۱۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

مہربان ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ۲۸۰؎ اور سچوں کے ساتھ ہو ۲۸۱؎

ع ۱۴ / ۴

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا

مدینے والوں ۲۸۲؎ اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

پیچھے بیٹھ رہیں ۲۸۳؎ اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں ۲۸۴؎ یہ اس لئے کہ انھیں

لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ

جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم

وثابت رہے اور ان کا اخلاص محفوظ رہا اور جو خطرہ دل میں گزرا تھا اس پر نادم ہوئے۔ ۲۷۶؎ توبہ سے، جن کا ذکر آیت "وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ" میں ہے اور یہ تین صاحب کعب بن مالک اور ہلال بن اُمیّہ اور مرارہ بن ربیع ہیں یہ سب انصاری تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے واپس ہو کر ان سے جہاد میں حاضر نہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی اور فرمایا: ٹھہرو! جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی فیصلہ فرمائے اور مسلمانوں کو ان لوگوں سے ملنے جلنے کلام کرنے سے ممانعت فرمادی حتیٰ کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان سے کلام ترک کر دیا یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو کوئی پہچانتا ہی نہیں اور ان کی کسی سے شناسائی (واقفیت) ہی نہیں، اس حال پر انہیں پچاس روز گزرے۔ ۲۷۷؎ اور انہیں کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی جہاں ایک لمحہ کے لئے انہیں قرار ہوتا، ہر وقت پریشانی اور رنج و غم بے چینی واضطراب میں مبتلا تھے۔ ۲۷۸؎ شدتِ رنج و غم سے، نہ کوئی انیس (دوست) ہے جس سے بات کریں نہ کوئی غمخوار جسے حالِ دل سنائیں، وحشت و تنہائی ہے اور شب و روز کی گریہ وزاری۔ ۲۷۹؎ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ۲۸۰؎ معاصی ترک کرو۔ ۲۸۱؎ جو صادق الایمان ہیں، مخلص ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ مہاجرین۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلب و اعمال مستقیم اور وہ اِخلاص کے ساتھ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوئے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا، اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے۔ ۲۸۲؎ یہاں اہلِ مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار۔ ۲۸۳؎ اور جہاد میں حاضر نہ ہوں۔ ۲۸۴؎ بلکہ انہیں حکم تھا کہ شدت و تکلیف میں حضور کا ساتھ نہ چھوڑیں اور سختی کے موقع پر اپنی جانیں آپ پر فدا کریں۔

مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ

رکھتے ہیں ف۲۸۵ جس سے کافروں کو غیظ (غصہ) آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں ف۲۸۶ اس سب کے بدلے ان کے لئے

عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ

نیک عمل لکھا جاتا ہے ف۲۸۷ بے شک اللہ نیکوں کا نیگ (اجر و انعام) ضائع نہیں کرتا اور جو کچھ خرچ کرتے

نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

ہیں چھوٹا ف۲۸۸ یا بڑا ف۲۸۹ اور جو نالا طے کرتے ہیں سب ان کے لئے لکھا جاتا ہے

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ

تاکہ اللہ ان کے سب سے بہتر کاموں کا انہیں صلہ دے ف۲۹۰ اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا

لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ

کہ سب کے سب نکلیں ف۲۹۱ تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ف۲۹۲ ایک جماعت نکلے

لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ

کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں ف۲۹۳ اس امید پر کہ

ف۲۸۵ اور کفار کی زمین کو اپنے گھوڑوں کے سُموں (پاؤں کے کھروں) سے روندتے ہیں۔ ف۲۸۶ قید کرکے یا قتل کرکے یا زخمی کرکے یا ہزیمت (شکست) دے کر۔ ف۲۸۷ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اطاعتِ الٰہی کا قصد کرے اس کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، حرکت کرنا، ساکن رہنا، سب نیکیاں ہیں، اللہ کے یہاں لکھی جاتی ہیں۔ ف۲۸۸ یعنی قلیل مثلاً ایک کھجور۔ ف۲۸۹ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جیشِ عُسرت میں خرچ کیا۔ ف۲۹۰ اس آیت سے جہاد کی فضیلت اور اس کا اَحسنُ الْاَعمال ہونا ثابت ہوا۔ ف۲۹۱ اور ایک دم اپنے وطن خالی کردیں۔ ف۲۹۲ ایک جماعت وطن میں رہے اور ف۲۹۳ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبائلِ عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے جماعتیں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتیں اور وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھتے اور تَفَقُّہ (دین میں سمجھ بوجھ) حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لئے حضور انہیں اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کا حکم دیتے اور نماز، زکوٰۃ، وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں ان کی قوم پر مامور فرماتے۔ جب وہ لوگ اپنی قوم میں پہنچتے تو اعلان کردیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرمادیتے۔ (خازن) یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزۂ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادی (راہنما) بنادیتے تھے۔ اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے: ۔ مسئلہ: علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے۔ جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرضِ عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ۔ حدیث شریف میں ہے: علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے۔ مسئلہ: طلبِ علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے: جو شخص طلبِ علم کے لئے راہ چلے اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرتا ہے۔ (ترمذی) مسئلہ: فقہ افضل ترین علوم ہے۔ حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالٰی جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے، میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالٰی دینے والا۔ (بخاری ومسلم) حدیث میں ہے: ایک "فقیہ" شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی) "فقہ" اَحکامِ دین کے علم کو کہتے ہیں۔ فقہِ مُصطَلَح اس کا صحیح مصداق ہے۔

يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ

وہ بچیں ف۲۹۴ اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب

الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

ہیں ف۲۹۵ اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۲۹۶

وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ

اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان میں کوئی کہنے لگتا ہے کہ اس نے تم میں کس کے ایمان کو ترقی

اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ

دی ف۲۹۷ تو وہ جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں اور

اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا

جن کے دلوں میں آزار (بیماری) ہے ف۲۹۸ انہیں اور پلیدی پر پلیدی بڑھائی ف۲۹۹ اور کفر ہی

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ

پر مر گئے کیا انہیں ف۳۰۰ نہیں سوجھتا کہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائے

مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ

جاتے ہیں ف۳۰۱ پھر نہ تو توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت مانتے ہیں اور جب کوئی سورت

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ

اترتی ہے ان میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگتا ہے ف۳۰۲ کہ کوئی تمہیں دیکھتا تو نہیں ف۳۰۳ پھر پلٹ جاتے ہیں ف۳۰۴

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ

اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ف۳۰۵ کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ف۳۰۶ بے شک تمہارے پاس تشریف

ف۲۹۴ عذابِ الٰہی سے اَحکامِ دین کا اِتباع کر کے۔ ف۲۹۵ قتال تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر جو ان سے متصل ہوں ایسے ہی درجہ بدرجہ۔ ف۲۹۶ انہیں غلبہ دیتا ہے اور ان کی نصرت فرماتا ہے۔ ف۲۹۷ یعنی منافقین آپس میں بطریقِ استہزاء ایسی باتیں کہتے ہیں، ان کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے: ف۲۹۸ شک و نفاق کا۔ ف۲۹۹ کہ پہلے جتنا نازل ہوا تھا اسی کے انکار کے وبال میں گرفتار تھے، اب جو اور نازل ہوا اس کے انکار کی خباثت میں بھی مبتلا ہوئے۔ ف۳۰۰ یعنی منافقین کو ف۳۰۱ امراض و شدائد اور قحط وغیرہ کے ساتھ۔ ف۳۰۲ اور آنکھوں سے نکل بھاگنے کے اشارے کرتا ہے اور کہتا ہے: ف۳۰۳ اگر دیکھتا ہوا تو بیٹھ گئے ورنہ نکل گئے۔ ف۳۰۴ کفر کی طرف ف۳۰۵ اس سبب سے ف۳۰۶ اپنے نفع و ضرر کو نہیں سوچتے۔

رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

لائے تم میں سے وہ رسول ف۳۰۷ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ

مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان ف۳۰۸ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۰۹ تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے ف۳۱۰

اٰيَاتُهَا ۱۰۹ ۱۰ سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ ۵۱ رُكُوْعَاتُهَا ۱۱

سورۂ یونس مکیہ ہے اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگوں کو اس کا اچنبھا (تعجب) ہوا کہ ہم نے ان میں سے

اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ

ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ ف۲ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کیلئے

قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾

ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے کافر بولے بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے ف۳

المنزل الثالث (3) — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف۳۰۷ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم عربی قرشی جن کے حسب و نسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے عالی نسب ہیں اور تم ان کے صدق و امانت، زہد و تقوٰی، طہارت و تقدس اور اخلاقِ حمیدہ کو بھی خوب جانتے ہو اور ایک قراءۃ میں "اَنْفَسِكُمْ" بفتح "فا" آیا ہے، اس کے معنی ہیں کہ تم میں سب سے نفیس تر اور اشرف و افضل۔ اس آیت کریمہ میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری یعنی آپ کے میلاد مبارک کا بیان ہے۔ ترمذی کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کا بیان قیام کرکے فرمایا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد مبارک کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ ف۳۰۸ اس آیت میں اللہ تبارک و تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دو ناموں سے مشرف فرمایا یہ کمالِ تکریم ہے اس سرورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ف۳۰۹ یعنی منافقین و کفار آپ پر ایمان لانے سے اعراض کریں۔ ف۳۱۰ حاکم نے مستدرک میں اُبَی ابن کعب سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ "لَقَدْ جَآءَكُمْ" سے آخر سورت تک دونوں آیتیں قرآن کریم میں سب کے بعد نازل ہوئیں۔ ف۱ سورۂ یونس مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے "فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ" سے۔ اس میں گیارہ رکوع اور ایک سو نو آیتیں اور ایک ہزار آٹھ سو بتیس کلمے اور نو ہزار ننانوے حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب اللہ تبارک و تعالٰی نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو عرب منکر ہوگئے اور ان میں سے بعضوں نے یہ کہا کہ اللہ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ ف۳ کفار نے پہلے تو بشر کا رسول ہونا قابلِ تعجب و انکار قرار دیا اور پھر جب حضور کے معجزات دیکھے اور

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

بےشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے کام کی تدبیر فرماتا ہے وٓ کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت

اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳ اِلَیْهِ

کے بعد وٓ یہ ہے اللہ تمہارا رب وٓ تو اس کی بندگی کرو تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اسی کی طرف

مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ

تم سب کو پھرنا ہے وٓ اللہ کا سچا وعدہ بےشک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائیگا

لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَ الَّذِیْنَ

کہ ان کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے انصاف کا صلہ دے وٓ اور کافروں

كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ۝۴ هُوَ

کے لئے پینے کو کھولتا پانی اور دردناک عذاب بدلہ ان کے کفر کا وہی

الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا

ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں وٓ کہ تم

عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ

برسوں کی گنتی اور وٓ حساب جانو اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق وٓ نشانیاں

یقین ہوا کہ یہ بشر کے مَقْدِرَت (انسان کی طاقت) سے بالاتر ہیں تو آپ کو ساحر (جادوگر) بتایا، ان کا یہ دعویٰ تو کذب و باطل ہے مگر اس میں بھی حضور کے کمال اور اپنے عجز کا اعتراف پایا جاتا ہے۔ وٓ یعنی تمام خَلق کے اُمور کا حسبِ اقتضاءِ حکمت سرانجام فرماتا ہے۔ وٓ اس میں بُت پرستوں کے اس قول کا رد ہے کہ بت ان کی شفاعت کریں گے، انہیں بتایا گیا کہ ''شفاعت'' ماذُونین (اجازت یافتہ) کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور ماذُون صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔ وٓ جو آسمان و زمین کا خالق اور تمام اُمور کا مُدَبِّر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں فقط وہی مستحقِ عبادت ہے۔ وٓ روزِ قیامت اور یہی ہے۔ وٓ اس آیت میں حشر و نشر و معاد کا بیان اور منکرین کا رد ہے اور اس پر نہایت لطیف پیرایہ میں دلیل قائم فرمائی گئی ہے کہ وہ پہلی بار بناتا ہے اور اعضاء مرکبہ کو پیدا کرتا ہے اور ترکیب دیتا ہے تو موت کے ساتھ متفرق و منتشر ہونے کے بعد ان کو دوبارہ پھر ترکیب دینا اور بنے ہوئے انسان کو فنا کے بعد پھر دوبارہ بنا دینا اور وہی جان جو اس بدن سے متعلق تھی اس کو اس بدن کی درستی کے بعد پھر اسی بدن سے متعلق کر دینا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے اور اس دوبارہ پیدا کرنے کا مقصود جزائے اعمال یعنی مطیع کو ثواب اور عاصی (نافرمان) کو عذاب دینا ہے۔ وٓ اٹھائیس منزلیں جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج کے لئے ۲⅓ منزلیں ہیں، چاند ہر شب ایک منزل میں رہتا ہے اور مہینہ تیس دن کا ہو تو دو شب، ورنہ ایک شب چھپتا ہے۔ وٓ مہینوں، دنوں، ساعتوں کا وٓ کہ اس سے اس کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے دلائل ظاہر ہوں۔

الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ

مفصّل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے و۱۲ بے شک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ

اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا

اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لئے بے شک وہ جو

یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِیْنَ هُمْ

ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے و۱۳ اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہو گئے و۱۴ اور وہ جو

عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اُولٰٓىٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸﴾

ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں و۱۵ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے بدلہ ان کی کمائی کا

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ج

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا و۱۶

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۹﴾ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا

ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ج وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ

اللہ تجھے پاکی ہے و۱۷ اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے و۱۸ اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا (خوبیوں والا)

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰﴾ ع وَ لَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

اللہ جو رب ہے سارے جہان کا و۱۹ اور اگر اللہ لوگوں پر برائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی

ع ۱

و۱۲ کہ ان میں غور کر کے نفع اٹھائیں۔ و۱۳ روزِ قیامت اور ثواب و عذاب کے قائل نہیں۔ و۱۴ اور اس فانی (دنیا) کو جاودانی (ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت) پر ترجیح دی اور عمر اس کی طلب میں گزاری۔ و۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک اور قرآن شریف مراد ہے اور غفلت کرنے سے مراد ان سے اعراض کرنا ہے۔ و۱۶ جنتوں کی طرف۔ قتادہ کا قول ہے کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل خوبصورت شکل میں اس کے سامنے آئے گا۔ یہ شخص کہے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں تیرا عمل ہوں اور اس کے لئے نور ہوگا اور جنت تک پہنچائے گا اور کافر کا معاملہ برعکس ہوگا کہ اس کا عمل بری شکل میں نمودار ہو کر اسے جہنم پہنچائے گا۔ و۱۷ یعنی اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انہیں فرحت و سرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی، سبحان اللہ۔ و۱۸ یعنی اہلِ جنت آپس میں ایک دوسرے کی تحیت و تکریم (تعظیم) سلام سے کریں گے یا ملائکہ انہیں بطورِ تحیت سلام عرض کریں گے یا ملائکہ رب عزوجل کی طرف سے ان کے پاس سلام لائیں گے۔ و۱۹ ان کے کلام کی ابتداء اللہ کی تَعْظِیْم و تَنْزِیْه (پاکی) سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا۔

بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا

جلدی کرتے ہیں تو ان کا وعدہ پورا ہو چکا ہوتا ؂۲۰ تو ہم چھوڑتے انہیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے

فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ

کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں ؂۲۱ اور جب آدمی کو ؂۲۲ تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور

قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى

بیٹھے اور کھڑے ؂۲۳ پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کردیتے ہیں چل دیتا ہے ؂۲۴ گویا کبھی کسی تکلیف کے

ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ

پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا یونہی بھلے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والوں کو ؂۲۵ ان کے کام ؂۲۶ اور بے شک

اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ہم نے تم سے پہلی سنگتیں ؂۲۷ ہلاک فرما دیں جب وہ حد سے بڑھے ؂۲۸ اور ان کے رسول ان کے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

روشن دلیلیں لے کر آئے ؂۲۹ اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے ہم یونہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں جانشین کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو ؂۳۰

؂۲۰ یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی بددعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وقت اپنے لئے اور اپنے اہل و اولاد و مال کے لئے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہوجائیں، خدا ہمیں غارت کرے، برباد کرے اور ایسے کلمے ہی اپنی اولاد و اقارب کے لئے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں کوسنا کہتے ہیں اگر وہ دعا ایسی جلدی قبول کرلی جاتی جیسی جلدی وہ دعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہوچکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہوگئے ہوتے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے، دعائے بد کے قبول میں نہیں، یہ اس کی رحمت ہے۔ **شانِ نزول:** نضر بن حارث نے کہا تھا: یارب! یہ دین اسلام اگر تیرے نزدیک حق ہے تو ہمارے اُوپر آسمان سے پتھر برسا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے عذاب میں جلدی فرماتا جیسا کہ ان کے لئے مال و اولاد وغیرہ دنیا کی بھلائی دینے میں جلدی فرمائی تو وہ سب ہلاک ہوچکے ہوتے۔ ؂۲۱ اور ہم انہیں مہلت دیتے ہیں اور ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتے۔ ؂۲۲ یہاں آدمی سے کافر مراد ہے۔ ؂۲۳ ہر حال میں اور جب تک اس کی تکلیف زائل نہ ہو دعا میں مشغول رہتا ہے۔ ؂۲۴ اپنے پہلے طریقہ پر اور وہی کفر کی راہ اختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے۔ ؂۲۵ یعنی کافروں کو۔ ؂۲۶ مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا، جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے، لیٹے، بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے، جب اللہ تکلیف دور کردے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالت سابقہ کی طرف لوٹ جاتا ہے، یہ حال غافل کا ہے، مومن عاقل کا حال اس کے خلاف ہے، وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے، راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے، تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور تضرُّع (گریہ) وزاری اور دعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مصیبت و بلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں، قضائے الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور جمیع احوال پر شکر کرتے ہیں۔ ؂۲۷ یعنی اُمّتیں ؂۲۸ اور کفر میں مبتلا ہوئے۔ ؂۲۹ جو ان کے صدق کی بہت واضح دلیلیں تھیں لیکن انہوں نے نہ مانا اور انبیاء کی تصدیق نہ کی۔ ؂۳۰ تاکہ تمہارے ساتھ

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا

اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں ف۳۱ پڑھی جاتی ہیں وہ کہنے لگتے ہیں جنھیں ہم سے ملنے کی امید نہیں ف۳۲ کہ

ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

اس کے سوا اور قرآن لے آئیے ف۳۳ یا اسی کو بدل دیجئے ف۳۴ تم فرماؤ مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف

تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ

سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے ف۳۵ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں ف۳۶

رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۳۷ تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا نہ وہ

اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ٘ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾

تم کو اس سے خبردار کرتا ف۳۸ تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں ف۳۹ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۴۰

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۴۱ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک

یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا

مجرموں کا بھلا نہ ہوگا اور اللہ کے سوا ایسی چیز ف۴۲ کو پوجتے ہیں جو ان کا نہ کچھ نقصان کرے اور نہ

تمہارے عمل کے لائق معاملہ فرمائیں ف۳۱ جن میں ہماری توحید اور بت پرستی کی برائی اور بت پرستوں کی سزا کا بیان ہے۔ ف۳۲ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ف۳۳ جس میں بتوں کی برائی نہ ہو۔ ف۳۴ شانِ نزول: کفار کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لائیے! جس میں لات وعُزّٰی ومَنات وغیرہ بتوں کی برائی اور ان کی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللّٰہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنالیجئے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق کردیجئے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ ان کا یہ کلام یا تو بطریق تمسخر واستہزاء تھا یا انہوں نے تجربہ وامتحان کے لئے ایسا کہا تھا کہ اگر یہ دوسرا قرآن بنالائیں یا اس کو بدل دیں تو ثابت ہوجائے گا کہ قرآن کلام ربانی نہیں ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس کا یہ جواب دیں جو آیت میں مذکور ہوتا ہے: ف۳۵ میں اس میں کوئی تغییر وتبدیل کمی بیشی نہیں کرسکتا یہ میرا کلام نہیں کلام الٰہی ہے۔ ف۳۶ یا اس کی کتاب کے اَحکام کو بدلوں۔ ف۳۷ اور دوسرا قرآن بنانا انسان کی مقدِرت (طاقت) ہی سے باہر ہے اور خلق کا اس سے عاجز ہونا خوب ظاہر ہوچکا۔ ف۳۸ یعنی اس کی تلاوت محض اللّٰہ کی مرضی سے ہے۔ ف۳۹ اور چالیس سال تم میں رہا ہوں، اس زمانہ میں میں تمہارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں نے تمہیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے اَحوال کا خوب مشاہدہ کیا ہے، میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا، کسی کتاب کا مطالعہ نہ کیا، اس کے بعد یہ کتابِ عظیم لایا جس کے حضور ہر ایک کلامِ فصیح پست اور بے حقیقت ہوگیا، اس کتاب میں نفیس علوم ہیں، اُصول وفروع کا بیان ہے، اَحکام وآداب ہیں، مکارمِ اَخلاق کی تعلیم ہے، غیبی خبریں ہیں، اس کی فصاحت وبلاغت نے ملک بھر کے فصحاء وبلغاء کو عاجز کردیا ہے، ہر صاحبِ عقلِ سلیم کے لئے یہ بات اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْس (سورج سے زیادہ روشن) ہوگئی ہے کہ یہ بغیر وحی الٰہی کے ممکن ہی نہیں۔ ف۴۰ کہ اتنا سمجھ سکو کہ یہ قرآن اللّٰہ کی طرف سے ہے مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اس کی مثل بنا سکے ف۴۱ اس کے لئے شریک بتائے ف۴۲ بت۔

يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ

کچھ بھلا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں ف۴۳ تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو

بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں ف۴۴ اسے پاکی اور برتری ہے ان کے

يُشْرِكُوْنَ ۝۱۸ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا

شرک سے اور لوگ ایک ہی امت تھے ف۴۵ پھر مختلف ہوئے اور اگر تیرے

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۹

رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہوچکی ہوتی ف۴۶ تو یہیں ان کے اختلافوں کا ان پر فیصلہ ہوگیا ہوتا ف۴۷

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ

اور کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۴۸ تم فرماؤ غیب تو اللہ کے لئے ہے

ف۴۳ یعنی دُنیوی اُمور میں کیونکہ آخرت اور مرنے کے بعد اُٹھنے کا تو وہ اعتقاد ہی نہیں رکھتے۔ ف۴۴ یعنی اس کا وجود ہی نہیں کیونکہ جو چیز موجود ہے وہ ضرور علمِ الٰہی میں ہے۔ ف۴۵ ایک دینِ اسلام پر جیسا کہ زمانہ حضرت آدم علیہ السلام میں قابیل کے ہابیل کو قتل کرنے کے وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت ایک ہی دین پر تھے اس کے بعد ان میں اختلاف ہوا، اور ایک قول یہ ہے کہ زمانہ نوح علیہ السلام تک ایک دین پر رہے پھر اختلاف ہوا تو نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے گئے۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اُترنے کے وقت سب لوگ ایک دینِ اسلام پر تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ عہدِ حضرت ابراہیم سے سب لوگ ایک دین پر تھے یہاں تک کہ عمرو بن لحی نے دین کو متغیر کیا۔ اس تقدیر پر "اَلنَّاسُ" سے مراد خاص عرب ہوں گے۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ ایک دین پر تھے یعنی کفر پر پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تو بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض علماء نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ اولِ خلقت میں فطرتِ سلیمہ پر تھے پھر ان میں اختلافات ہوئے۔ حدیث شریف میں ہے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اور حدیث میں فطرت سے فطرتِ اسلام مراد ہے۔ ف۴۶ اور ہر اُمت کے لئے ایک میعاد معین نہ کردی گئی ہوتی یا جزاءِ اعمال قیامت تک مؤخر نہ فرمائی گئی ہوتی۔ ف۴۷ نزولِ عذاب سے۔ ف۴۸ اہلِ باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف بُرہان قوی قائم ہوتی ہے اور وہ جواب سے عاجز ہوجاتے ہیں تو اس بُرہان کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یہ کہا کرتے ہیں کہ دلیل لاؤ تاکہ سننے والے اس مُغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابل اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی ہے، اس طرح کفار نے حضور کے معجزات اور بالخصوص قرآن کریم جو معجزہ عظیمہ ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کہ معجزات انہوں نے دیکھے ہی نہیں اور قرآن پاک کو وہ نشانی شمار ہی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرمادیجئے کہ غیب تو اللہ کے لئے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں۔ تقریرِ جواب یہ ہے کہ دلالتِ قاہرہ (زبردست دلیل) اس پر قائم ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا ظاہر ہونا بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے کیونکہ حضور ان میں پیدا ہوئے، ان کے درمیان حضور بڑھے، تمام زمانے حضور کے ان کی آنکھوں کے سامنے گزرے، وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا، نہ کسی استاد کی شاگردی کی، یکبارگی قرآن کریم آپ پر ظاہر ہوا اور ایسی بے مثال اعلیٰ ترین کتاب کا ایسی شان کے ساتھ نزول بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں، یہ قرآن کریم کے معجزۂ قاہرہ ہونے کی برہان ہے اور جب ایسی قوی برہان قائم ہے تو اثباتِ نبوت کے لئے کسی دوسری نشانی کا طلب کرنا قطعاً غیر ضروری ہے، ایسی حالت میں اس نشانی کا نازل کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے تو یہ امر غیب ہوا اور اس کے لئے انتظار لازم آیا کہ اللہ کیا کرتا ہے۔ لیکن وہ یہ غیر ضروری نشانی جو کفار نے طلب کی ہے نازل فرمائے یا نہ فرمائے نبوت ثابت ہوچکی اور رسالت کا ثبوتِ قاہرہ معجزات سے کمال کو پہنچ چکا۔

فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ
اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں اور جب ہم آدمیوں کو رحمت کا

رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ
مزہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی تھی جبھی وہ ہماری آیتوں کے ساتھ داؤں چلتے ہیں ف۴۹ تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر

اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِیْ
سب سے جلد ہوجاتی ہے ف۵۰ بے شک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں ف۵۱ وہی ہے کہ

یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ
تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے ف۵۲ یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو اور وہ ف۵۳ اچھی ہوا

بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ
سے انہیں لے کر چلیں اور اس پر خوش ہوئے ف۵۴ ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف لہروں

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ
نے انہیں آلیا اور سمجھ لئے کہ ہم گھر گئے اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں نرے (خالص) اس کے

الدِّیْنَ ۚ۬ لَىِٕنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ
بندے ہو کر کہ اگر تو اس سے ہمیں بچالے گا تو ہم ضرور شکرگزار ہوں گے ف۵۵ پھر اللہ جب

اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا
انہیں بچالیتا ہے جبھی وہ زمین میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں ف۵۶ اے لوگو

بَغْیُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ٘ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ
تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے دنیا کے جیتے جی برت لو (فائدہ اٹھا لو) پھر تمہیں ہماری طرف پھرنا ہے

ف۴۹ اہل مکہ پر اللہ تعالیٰ نے قحط مسلط کیا جس کی مصیبت میں وہ سات برس گرفتار رہے یہاں تک کہ قریب ہلاکت کے پہنچے پھر اس نے رحم فرمایا، بارش ہوئی، زمینیں سرسبز ہوئیں تو اگرچہ اس تکلیف وراحت دونوں میں قدرت کی نشانیاں تھیں اور تکلیف کے بعد راحت بڑی عظیم نعمت تھی، اس پر شکر لازم تھا مگر بجائے اس کے وہ پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والے) نہ ہوئے اور فساد و کفر کی طرف پلٹے ف۵۰ اور اس کا عذاب دیر نہیں کرتا ف۵۱ اور تمہاری خفیہ تدبیریں کاتب اعمال فرشتوں پر بھی مخفی نہیں ہیں تو اللہ علیم و خبیر سے کیسے چھپ سکتی ہیں۔ ف۵۲ اور تمہیں قطع مسافت (راستہ طے کرنے) کی قدرت دیتا ہے خشکی میں تم پیادہ اور سوار منزلیں طے کرتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے سفر کرتے ہو وہ تمہیں خشکی اور تری دونوں میں اسباب سیر عطا فرماتا ہے۔ ف۵۳ یعنی کشتیاں۔ ف۵۴ کہ ہوا موافق ہے اچانک ف۵۵ تیری نعمتوں کے، تجھ پر ایمان لا کر اور خاص تیری عبادت کر کے۔ ف۵۶ اور وعدہ کے خلاف کر کے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ

اس وقت ہم تمہیں جتا دیں گے جو تمہارے کوتک (کرتوت) تھے ف۵۷ دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ

کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اُگنے والی چیزیں گھنی (زیادہ) ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور

وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ

چوپائے کھاتے ہیں ف۵۸ یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا ف۵۹ اور خوب آراستہ ہوگئی اور اس کے

اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا

مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی ف۶۰ ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں ف۶۱ تو ہم نے اسے کر دیا

حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ف۶۲ ہم یونہی آیتیں مُفصّل بیان کرتے ہیں غور کرنے

يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ

والوں کے لئے ف۶۳ اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے ف۶۴ اور جسے چاہے

يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ

سیدھی راہ چلاتا ہے ف۶۵ بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد ف۶۶

ف۵۷ اور ان کی تمہیں جزا دیں گے۔ ف۵۸ غلے اور پھل اور سبزہ۔ ف۵۹ خوب پھولی پھلی سرسبز و شاداب ہوئی۔ ف۶۰ کہ کھیتیاں تیار ہوگئیں پھل رسیدہ (تیار) ہوگئے ایسے وقت ف۶۱ یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں یا اولے برسنے یا آندھی چلنے کی صورت میں۔ ف۶۲ یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ (عاشق) ہیں اور آخرت کی انہیں کچھ پروا نہیں۔ اس میں بہت دلپذیر طریقہ پر خاطر گزیں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہو اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذابِ الٰہی آتا ہے اور اس کا تمام سروسامان جس سے اس کی امیدیں وابستہ تھیں غارت ہو جاتا ہے۔ ف۶۳ تاکہ وہ نفع حاصل کریں اور ظلماتِ شکوک و اَوہام سے نجات پائیں اور دنیائے ناپائیدار کی بے ثباتی (ناپائیداری) سے باخبر ہوں۔ ف۶۴ دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد دار باقی (ہمیشہ رہنے والے گھر جنت) کی طرف دعوت دی۔ قتادہ نے کہا کہ دارالسلام جنت ہے، یہ اللہ کا کمال رحمت و کرم ہے کہ اپنے بندوں کو جنت کی دعوت دی۔ ف۶۵ سیدھی راہ دینِ اسلام ہے۔ بخاری کی حدیث میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتے حاضر ہوئے، آپ خواب میں تھے، ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ خواب میں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں خواب میں ہیں دل بیدار ہے۔ بعض کہنے لگے کہ ان کی کوئی مثال بیان کرو تو انہوں نے کہا: جس طرح کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں مہیا کیں اور ایک بلانے والے کو بھیجا کہ لوگوں کو بلائے جس نے اس بلانے والے کی اطاعت کی اس مکان میں داخل ہوا اور ان نعمتوں کو کھایا پیا اور جس نے بلانے والے کی اطاعت نہ کی وہ نہ مکان میں داخل ہو سکا نہ کچھ کھا سکا، پھر وہ کہنے لگے کہ اس مثال کی تطبیق کرو کہ سمجھ میں آئے۔ تطبیق یہ ہے کہ مکان جنت ہے داعی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ ف۶۶ بھلائی والوں

وَلَا يَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ

اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری ف۶۷ وہی جنت والے ہیں وہ

فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيۡنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثۡلِهَا ۙ وَ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جنھوں نے برائیاں کمائیں ف۶۸ تو برائی کا بدلہ اسی جیسا ف۶۹ اور

تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغۡشِيَتۡ وُجُوۡهُهُمۡ

ان پر ذلت چڑھے گی انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا گویا ان کے چہروں پر اندھیری

قِطَعًا مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷﴾

رات کے ٹکڑے چڑھا دیے ہیں ف۷۰ وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ

اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ف۷۱ پھر مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم

وَشُرَكَآؤُكُمۡ ۚ فَزَيَّلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا

اور تمہارے شریک ف۷۲ تو ہم انھیں مسلمانوں سے جدا کردیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے تم ہمیں

تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اِنۡ كُنَّا عَنۡ

کب پوجتے تھے ف۷۳ تو اللہ گواہ کافی ہے ہم میں اور تم میں کہ ہمیں

عِبَادَتِكُمۡ لَغٰفِلِيۡنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبۡلُوۡا كُلُّ نَفۡسٍ مَّاۤ اَسۡلَفَتۡ وَرُدُّوۡۤا

تمہارے پوجنے کی خبر بھی نہ تھی یہاں ہر جان جانچ لے گی جو آگے بھیجا ف۷۴ اور اللہ کی طرف

سے اللہ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے۔ اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور زیادت اس پر دیدارِ الٰہی ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ عنایت کروں وہ عرض کریں گے یارب! کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی۔ حضور نے فرمایا: پھر پردہ اٹھادیا جائے گا تو دیدارِ الٰہی انہیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہوگا۔ صحاح کی بہت حدیثیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ زیادت سے آیت میں دیدارِ الٰہی مراد ہے۔ ف۶۷ کہ یہ بات جہنم والوں کے لئے ہے۔ ف۶۸ یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے۔ ف۶۹ ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھادیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائے گا۔ ف۷۰ یہ حال ہوگا ان کی روسیاہی کا، خدا کی پناہ۔ ف۷۱ اور تمام خلق کو موقفِ حساب میں جمع کریں گے۔ ف۷۲ یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے۔ ف۷۳ روزِ قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بت اپنے پجاریوں کے پوجا کا انکار کردیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے، نہ دیکھتے تھے، نہ جانتے تھے، نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللہ کی قسم! ہم تمہیں کو پوجتے تھے تو بت کہیں گے: ف۷۴ یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہوجائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے مضر یا مفید۔

إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَنْ

پھیرے جائیں گے جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کی ساری بناوٹیں ف۷۵ ان سے گم ہو جائیں گی ف۷۶ تم فرماؤ تمہیں

يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَ

کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے ف۷۷ یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا ف۷۸ اور

مَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ

کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندے سے ف۷۹ اور کون تمام کاموں کی

الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ

تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ ف۸۰ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے ف۸۱ تو یہ اللہ ہے

رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾

تمہارا سچا رب ف۸۲ پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی ف۸۳ پھر کہاں پھرے جاتے ہو

كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾

یونہی ثابت ہو چکی ہے تیرے رب کی بات فاسقوں پر ف۸۴ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ

تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں ف۸۵ کوئی ایسا ہے کہ اوّل بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے ف۸۶ تم فرماؤ اللہ

يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

اوّل بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا تو کہاں اوندھے جاتے ہو ف۸۷ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں

ف۷۵ بتوں کو خدا کا شریک بتانا اور معبود ٹھہرانا۔ ف۷۶ اور باطل و بے حقیقت ثابت ہوں گی۔ ف۷۷ آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اگا کر۔ ف۷۸ اور یہ حواس تمہیں کس نے دیئے ہیں، کس نے یہ عجائب تمہیں عنایت کئے ہیں، کون انہیں مدتوں محفوظ رکھتا ہے۔ ف۷۹ انسان کو نطفہ سے اور نطفہ کو انسان سے، پرند کو انڈے سے اور انڈے کو پرندے سے، مؤمن کو کافر سے اور کافر کو مؤمن سے، عالم کو جاہل سے اور جاہل کو عالم سے۔ ف۸۰ اور اس کی قدرتِ کاملہ کا اعتراف کریں گے اور اس کے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا۔ ف۸۱ اس کے عذاب سے اور کیوں بتوں کو پوجتے اور ان کو معبود بناتے ہو باوجودیکہ وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے۔ ف۸۲ جس کی ایسی قدرتِ کاملہ ہے ف۸۳ یعنی جب ایسے براہینِ واضحہ اور دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ مستحقِ عبادت صرف اللہ ہے تو ماسوا اس کے سب باطل وضلال (گمراہی) ہے اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کرلیا تو ف۸۴ جو کفر میں راسخ ہوگئے اور رب کی بات سے مراد یا قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ الآیہ (بے شک ضرور جہنم بھر دوں گا......الخ) ف۸۵ جنہیں اے مشرکین! تم معبود ٹھہراتے ہو۔ ف۸۶ اس کا جواب ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کیونکہ مشرکین بھی یہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے لہٰذا اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم! ف۸۷ اور ایسی روشن دلیلیں قائم ہونے کے بعد راہ راست سے منحرف ہوتے ہو۔

مَّنۡ يَّهۡدِيۡۤ اِلَى الۡحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهۡدِىۡ لِلۡحَقِّ ؕ اَفَمَنۡ يَّهۡدِيۡۤ اِلَى

کوئی ایسا ہے کہ حق کی راہ دکھائے ف۸۸ تم فرماؤ کہ اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق راہ

الۡحَقِّ اَحَقُّ اَنۡ يُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا يَهِدِّيۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّهۡدٰى ۚ فَمَا لَكُمۡ ۫

دکھائے اس کے حکم پر چلنا چاہیے یا اس کے جو خود ہی راہ نہ پائے جب تک راہ نہ دکھایا جائے ف۸۹ تو تمہیں کیا ہوا

كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكۡثَرُهُمۡ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغۡنِيۡ

کیسا حکم لگاتے ہو اور ان ف۹۰ میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر ف۹۱ بے شک گمان حق

مِنَ الۡحَقِّ شَيۡئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا

کا کچھ کام نہیں دیتا بے شک اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اس قرآن کی

الۡقُرۡاٰنُ اَنۡ يُّفۡتَرٰى مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِيۡ بَيۡنَ

یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے بنالے بے اللہ کے اتارے ف۹۲ ہاں وہ اگلی کتابوں کی

يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ الۡكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۳۷﴾ ۫ اَمۡ

تصدیق ہے ف۹۳ اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا

يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ

یہ کہتے ہیں ف۹۴ کہ انھوں نے اسے بنالیا ہے تم فرماؤ ف۹۵ تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں

مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۸﴾ بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا

سب کو بلا لاؤ ف۹۶ اگر تم سچے ہو بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم پر قابو

ف۸۸ حجتیں اور دلائل قائم کر کے، رسول بھیج کر، کتابیں نازل فرما کر، مُکلَّفین کو عقل و نظر عطا فرما کر، اس کا واضح جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب! (صلی اللہ علیہ وسلم) ف۸۹ جیسے کہ تمہارے بت ہیں کہ کسی جگہ جا نہیں سکتے جب تک کہ کوئی اٹھا لے جانے والا انہیں اٹھا کر لے نہ جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہِ حق کو پہچانیں بغیر اس کے کہ اللہ تعالٰی انہیں زندگی، عقل اور ادراک دے تو جب ان کی مجبوری کا یہ عالم ہے تو وہ دوسروں کو کیا راہ بتا سکیں! ایسوں کو معبود بنانا، ان کا مطیع بننا کتنا باطل اور بیہودہ ہے۔ ف۹۰ مشرکین۔ ف۹۱ جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں، نہ اس کی صحت کا جزم و یقین، شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ بھی بت پرستی کرتے تھے انہوں نے کچھ تو سمجھا ہوگا۔ ف۹۲ کفارِ مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنالیا ہے، اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردُّد ہو سکے، اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہے تو یقیناً وہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب ہے۔ ف۹۳ توریت و انجیل وغیرہ کی ف۹۴ کفار سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ف۹۵ کہ اگر تمہارا یہ خیال ہے تو تم بھی عرب ہو، فصاحت و بلاغت کے دعوٰی دار ہو، دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کے کلام کے مقابل کلام بنانے کو تم ناممکن سمجھتے ہو، اگر تمہارے گمان میں یہ انسانی کلام ہے ف۹۶ اور ان سے مدد یں لو اور سب مل کر قرآن جیسی ایک سورت تو بناؤ۔

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ

نہ پایا ف٩٧ اور ابھی انھوں نے اس کا انجام نہیں دیکھا ہے ف٩٨ ایسے ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا ف٩٩ تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا

ظالموں کا انجام کیسا ہوا ف١٠٠ اور ان ف١٠١ میں کوئی اس ف١٠٢ پر ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی اس پر

يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ

ایمان نہیں لاتا ہے اور تمہارا رب مُفسِدوں (فساد کرنے والوں) کو خوب جانتا ہے ف١٠٣ اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں ف١٠٤ تو فرمادو کہ میرے

عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّاۤ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

لئے میری کرنی اور تمہارے لئے تمہاری کرنی ف١٠٥ تمہیں میرے کام سے علاقہ (تعلق) نہیں اور مجھے تمہارے کام

تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ

سے تعلق نہیں ف١٠٦ اور ان میں کوئی وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں ف١٠٧ تو کیا تم بہروں کو سنا دو گے اگرچہ

كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي

انھیں عقل نہ ہو ف١٠٨ اور ان میں کوئی تمہاری طرف تکتا ہے ف١٠٩ کیا تم اندھوں کو

الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّ

راہ دکھا دو گے اگرچہ وہ نہ سوجھیں (نہ دیکھ سکیں) بے شک اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ف١١٠

لٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا

ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ف١١١ اور جس دن انہیں اٹھائے گا ف١١٢ گویا دنیا میں نہ رہے تھے

ف٩٧ یعنی قرآن پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر انہوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ کمال جہل ہے کہ کسی شے کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے۔ قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا مدعیان علم وخرد (علم و عقل کے دعوے دار) احاطہ نہ کرسکیں اس کتاب کی عظمت وجلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا ف٩٨ یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں۔ ف٩٩ عناد سے اپنے رسولوں کو بغیر اس کے کہ ان کے معجزات اور آیات دیکھ کر نظر وتدبر سے کام لیتے۔ ف١٠٠ اور پہلی امتیں اپنے انبیاء کو جھٹلا کر کیسے کیسے عذابوں میں مبتلا ہوئیں تو اے سیدانبیاء! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے۔ ف١٠١ اہل مکہ ف١٠٢ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم ف١٠٣ جو عناد سے ایمان نہیں لاتے اور کفر پر مصر رہتے ہیں۔ ف١٠٤ اے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم! اور ان کی راہ پر آنے اور حق وہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہوجائے۔ ف١٠٥ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ ف١٠٦ کسی کے عمل پر دوسرا ماخوذ (گرفتار) نہ ہوگا جو پکڑا جائے گا خود اپنے عمل پر پکڑا جائے گا، یہ فرمانا بطور زجر (تنبیہ) کے ہے کہ تم نصیحت نہیں مانتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو اس کا وبال خود تم پر ہوگا کسی دوسرے کا اس سے ضرر نہیں۔ ف١٠٧ اور آپ سے قرآن پاک اور احکام دین سنتے ہیں اور بغض وعداوت کی وجہ سے دل میں جگہ نہیں دیتے اور قبول نہیں کرتے تو یہ سننا بیکار ہے اور وہ ہدایت سے نفع نہ پانے میں بہروں کی مثل ہیں۔ ف١٠٨ اور وہ نہ حواس سے کام لیں نہ عقل سے۔ ف١٠٩ اور دلائلِ صدق اور اعلامِ نبوت کو دیکھتا ہے لیکن تصدیق نہیں کرتا اور اس دیکھنے سے نتیجہ نہیں نکالتا، فائدہ نہیں اٹھاتا، دل کی بینائی سے محروم اور باطن کا اندھا ہے۔ ف١١٠ بلکہ انہیں ہدایت اور

إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

مگر اس دن کی ایک گھڑی ف۱۱۳ آپس میں پہچان کریں گے ف۱۱۴ پورے گھاٹے میں رہے وہ

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ

جنھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے ف۱۱۵ اور اگر ہم تمہیں دکھادیں کچھ ف۱۱۶ اس میں سے

الَّذِيْ نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا

جو انھیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۱۷ یا تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں ف۱۱۸ بہر حال انھیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے پھر اللہ گواہ ہے ف۱۱۹ ان

يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَإِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ

کے کاموں پر اور ہر امت میں ایک رسول ہوا ف۱۲۰ جب ان کا رسول ان کے پاس آتا ف۱۲۱ ان پر

بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا ف۱۲۲ اور ان پر ظلم نہ ہوتا اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَآءَ

سچے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا ذاتی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ

راہ پانے کے تمام سامان عطا فرماتا ہے اور روشن دلائل قائم فرماتا ہے۔ **ف۱۱۱** کہ ان دلائل میں غور نہیں کرتے اور حق واضح ہو جانے کے باوجود خود گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ **ف۱۱۲** قبروں سے مَوقِفِ حساب (حساب وکتاب کی جگہ) میں حاضر کرنے کے لئے تو اس روز کی ہیبت و وحشت سے یہ حال ہوگا کہ وہ دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت تھوڑا سمجھیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ **ف۱۱۳** اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کفار نے طلبِ دنیا میں عمریں ضائع کردیں اور اللہ کی طاعت جو آج کار آمد ہوتی بجانہ لائے تو ان کی زندگانی کا وقت ان کے کام نہ آیا اس لئے وہ اسے بہت ہی کم سمجھیں گے۔ **ف۱۱۴** قبروں سے نکلتے وقت تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر روزِ قیامت کے اہوال اور دہشت ناک مناظر دیکھ کر یہ معرفت باقی نہ رہے گی اور ایک قول یہ ہے کہ روزِ قیامت دم بدم حال بدلیں گے، کبھی ایسا حال ہوگا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے، کبھی ایسا کہ نہ پہچانیں گے اور جب پہچانیں گے تو کہیں گے: **ف۱۱۵** جو انہیں گھاٹے سے بچاتی۔ **ف۱۱۶** عذاب **ف۱۱۷** دنیا ہی میں آپ کے زمانۂ حیات میں تو وہ ملاحظہ کیجئے **ف۱۱۸** تو آخرت میں آپ کو ان کا عذاب دکھائیں گے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت ورسوائیاں آپ کی حیاتِ دنیا ہی میں آپ کو دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے بسببِ کفر وتکذیب کے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا۔ **ف۱۱۹** مطلع ہے، عذاب دینے والا ہے **ف۱۲۰** جو انہیں دینِ حق کی دعوت دیتا اور طاعت وایمان کا حکم کرتا۔ **ف۱۲۱** اور احکامِ الٰہی کی تبلیغ کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے تو **ف۱۲۲** کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا۔ آیت کی تفسیر میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور معنی یہ ہیں کہ روزِ قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہوگا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی جب وہ رسول مَوقِف (حساب وکتاب کی جگہ) میں آئے گا اور مؤمن وکافر پر شہادت دے گا تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا کہ مومنوں کو نجات ہوگی اور کافر گرفتارِ عذاب ہوں گے۔ **ف۱۲۳** **شانِ نزول:** جب آیت "اِمَّا نُرِيَنَّكَ" میں عذاب کی وعید دی گئی تو کافروں نے براہِ سرکشی یہ کہا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) جس عذاب کا آپ وعدہ دیتے ہیں وہ کب آئے گا؟ اس میں کیا تاخیر ہے؟ اس عذاب کو جلد لائیے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ

چاہے وف۱۲۴ ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے وف۱۲۵ جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۴۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا

نہ آگے بڑھیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب وف۱۲۶ تم پر رات کو آئے وف۱۲۷ یا دن کو وف۱۲۸

مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۵۰ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ

تو اس میں وہ کونسی چیز ہے کہ مجرموں کو جس کی جلدی ہے تو کیا جب وف۱۲۹ ہو پڑے گا اس وقت اس کا یقین کرو گے وف۱۳۰

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۵۱ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

کیا اب مانتے ہو پہلے تو وف۱۳۱ اس کی جلدی مچا رہے تھے پھر ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشہ

عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۵۲

کا عذاب چکھو تمہیں کچھ اور بدلہ نہ ملے گا مگر وہی جو کماتے تھے وف۱۳۲

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ

اور تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ وف۱۳۳ حق ہے تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے اور تم کچھ تھکا

بِمُعْجِزِيْنَ ۝۵۳ ع وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ

نہ سکو گے وف۱۳۴ اور اگر ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے وف۱۳۵ سب کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھڑانے میں

بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

دیتی وف۱۳۶ اور دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوئے جب عذاب دیکھا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کر دیا گیا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۵۴ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا سن لو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں وف۱۳۷ سن لو

وف۱۲۴ یعنی دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا اور انہیں غلبہ دینا یہ سب بہ مشیت الٰہی ہے اور مشیت الٰہی میں وف۱۲۵ اس کے ہلاک و عذاب کا ایک وقت معین ہے، لوح محفوظ میں مکتوب ہے۔ وف۱۲۶ جس کی تم جلدی کرتے ہو وف۱۲۷ جب تم غافل پڑے سوتے ہو۔ وف۱۲۸ جب تم معاش کے کاموں میں مشغول ہو۔ وف۱۲۹ وہ عذاب تم پر نازل وف۱۳۰ اس وقت کا یقین کچھ فائدہ نہ دے گا اور کہا جائے گا: وف۱۳۱ بطریق تکذیب و استہزاء وف۱۳۲ یعنی دنیا میں جو عمل کرتے تھے اور کفر و تکذیب انبیاء میں مصروف رہتے تھے اسی کا بدلہ۔ وف۱۳۳ بعث اور عذاب جس کے نازل ہونے کی آپ نے ہمیں خبر دی وف۱۳۴ یعنی وہ عذاب تمہیں ضرور پہنچے گا وف۱۳۵ مال و متاع خزانہ و دفینہ وف۱۳۶ اور روز قیامت اس کو اپنی رہائی کے لئے فدیہ کر ڈالتی مگر یہ فدیہ قبول نہیں اور تمام دنیا کی دولت خرچ کر کے بھی اب رہائی ممکن نہیں، جب قیامت میں یہ منظر پیش آیا اور کفار کی امیدیں ٹوٹیں۔ وف۱۳۷ تو کافر کسی چیز کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اللہ کا مملوک ہے، اس کا فدیہ دینا ممکن ہی نہیں۔

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ يُحْيٖ وَ

بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں وہ جِلاتا اور

يُمِيْتُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ

مارتا ہے اور اسی کی طرف پھروگے اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت

رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

آئی و۱۳۸ اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں و۱۳۹ وہ ان کے سب

يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ

دھن دولت سے بہتر ہے تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا اس میں تم نے

مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرالیا ف۱۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو و۱۴۱ اور

مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا بے شک اللہ

و۱۳۸ اس آیت میں قرآن کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفا و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائدِ عظیمہ کی جامع ہے۔ مَوعِظَت کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے۔ خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہو۔ شِفاء سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی اَمراض کو دور کرتا ہے۔ دل کے امراض، اَخلاقِ ذمیمہ، عقائد فاسدہ اور جہالتِ مُہلِکہ ہیں، قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے۔ قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ و۱۳۹ فَرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں۔ معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاءِ صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے۔ حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں۔ ف۱۴۰ جیسے کہ اہلِ جاہلیت نے بحیرہ سائبہ وغیرہ کو اپنی طرف سے حرام قرار دے لیا تھا۔ و۱۴۱ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افتراء ہے (اللہ کی پناہ) آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام، بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں، بعض تصویروں کو، بعض کھیل تماشوں کو، بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو، بعض بھوک ہڑتال کو جو خودکشی ہے مباح سمجھتے ہیں اور حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو، فاتحہ کو، گیارہویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصالِ ثواب کو، بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں، اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے۔

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَمَا تَكُوْنُ

لوگوں پر فضل کرتا ہے ۱۴۲ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور تم کسی

فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا

کام میں ہو ۱۴۳ اور اس کی طرف سے کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ ۱۴۴ کوئی کام کرو ہم

عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ ؕ وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ

تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے

مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ

ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس

اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ

سے بڑی کوئی چیز جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ۱۴۵ سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے

وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى

نہ کچھ غم ۱۴۶ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

دنیا کی زندگی میں ۱۴۷ اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں ۱۴۸ یہی

۱۴۲ کہ رسول بھیجتا ہے کتابیں نازل فرماتا ہے اور حلال و حرام سے باخبر فرماتا ہے۔ ۱۴۳ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم! ۱۴۴ اے مسلمانو! ۱۴۵ کتاب مبین سے لوحِ محفوظ مراد ہے۔ ۱۴۶ ولی کی اصل وِلاء سے ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے۔ ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قربِ الٰہی حاصل کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نورِ جلالِ الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو، جب دیکھے دلائلِ قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثناہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعۂ قربِ الٰہی ہو، اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفت اولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔ متکلمین کہتے ہیں: ولی وہ ہے جو اعتقادِ صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمالِ صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قربِ الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے۔ یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے۔ ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے "اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ" یعنی ایمان و تقویٰ دونوں کا جامع ہو۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لئے محبت کریں۔ اولیاء کی یہ صفت احادیثِ کثیرہ میں وارد ہوئی ہے۔ بعض اکابر نے فرمایا: ولی وہ ہیں جو طاعت سے قربِ الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حقِ بندگی ادا کرنے اور اس کی خلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہوگئے۔ یہ معانی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کردی گئی ہے جسے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں، ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل و شرف رکھتا ہے ۱۴۷ اس خوشخبری سے

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ

بڑی کامیابی ہے اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو وف۱۴۹ بے شک عزت ساری اللہ کے لئے ہے وف۱۵۰ وہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ

سنتا جانتا ہے سن لو بے شک اللہ ہی کی ملک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں وف۱۵۱

وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا

اور کاہے کے پیچھے جارہے ہیں وف۱۵۲ وہ جو اللہ کے سوا شریک پکار رہے ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے مگر

الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

گمان کے اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے (اندازے کرتے) وف۱۵۳ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

کہ اس میں چین پاؤ وف۱۵۴ اور دن بنایا تمہاری آنکھیں کھولتا وف۱۵۵ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے

يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي

والوں کے لئے وف۱۵۶ بولے اللہ نے اپنے لئے اولاد بنائی وف۱۵۷ پاکی اس کو وہی بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ

یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآن کریم میں جا بجا دی گئی ہے یا بہترین خواب مراد ہے جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکرِ الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقتِ خواب اس کے دل میں سوائے ذکر و معرفتِ الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے ولی جب خواب دیکھتا ہے تو اس کی خواب حق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے۔ بعض مفسرین نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی بھی مراد لی ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اس شخص کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ مومن کے لئے بشارتِ عاجلہ ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ بشارت عاجلہ رضائے الٰہی اور اللہ کے محبت فرمانے اور خلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کو زمین میں مقبول کر دیا جاتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ ملائکہ وقتِ موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتے ہیں۔ عطا کا قول ہے کہ دُنیا کی بشارت تو وہ ہے جو ملائکہ وقتِ موت سناتے ہیں اور آخرت کی بشارت وہ ہے جو مومن کو جان نکلنے کے بعد سنائی جاتی ہے کہ اس سے اللہ راضی ہے۔ وف۱۴۸ اس کے وعدے خلاف نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے اولیاء اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے۔ وف۱۴۹ اس میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین فرمائی گئی کہ کفارِ نابکار جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور آپ کے خلاف برے برے مشورے کرتے ہیں آپ اس کا کچھ غم نہ فرمائیں۔ وف۱۵۰ وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ اے سیدِ انبیاء! وہ آپ کا ناصر و مددگار ہے اس نے آپ کو اور آپ کے صدقہ میں آپ کے فرمانبرداروں کو عزت دی جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول کے لئے اور ایمانداروں کے لئے۔ وف۱۵۱ سب اس کے مملوک ہیں اس کے تحتِ قدرت و اختیار اور مملوک رب نہیں ہو سکتا اس لئے اللہ کے سوا ہر ایک کی پرستش باطل ہے یہ توحید کی ایک عمدہ برہان ہے۔ وف۱۵۲ یعنی کس دلیل کا اتباع کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ وف۱۵۳ اور بے دلیل محض گمانِ فاسد سے اپنے باطل معبودوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و نعمت کا اظہار فرماتا ہے۔ وف۱۵۴ اور آرام کر کے دن کی تکان دور کرو۔ وف۱۵۵ روشن تاکہ تم اپنے حوائج (حاجات) و اسبابِ معاش کا سرانجام کر سکو۔ وف۱۵۶ جو سنیں اور سمجھیں کہ جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے بعد مشرکین کا ایک مقولہ ذکر فرماتا ہے وف۱۵۷ کفار کا یہ کلمہ نہایت قبیح اور انتہا درجہ کے جہل کا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے۔

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وف۱۵۸ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں

اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾ قُلۡ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى

کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں تم فرماؤ وہ جو اللہ پر

اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾ؕ مَتَاعٌ فِی الدُّنۡيَا ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ

جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا دنیا میں کچھ برت لینا (فائدہ اٹھانا) ہے پھر انھیں ہماری طرف واپس آنا پھر

نُذِيۡقُهُمُ الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ ع وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ

ہم انھیں سخت عذاب چکھائیں گے بدلہ ان کے کفر کا اور انھیں نوح کی خبر

نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكُمۡ مَّقَامِىۡ

پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق (ناگوار) گزرا ہے میرا کھڑا ہونا وف۱۵۹

وَتَذۡكِيۡرِىۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَكُمۡ

اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا ف۱۶۰ تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا وف۱۶۱ تو مل کر کام کرو

وَشُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ لَا يَكُنۡ اَمۡرُكُمۡ عَلَيۡكُمۡ غُمَّةً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَىَّ وَلَا

اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کرلو پھر تمہارے کام میں تم پر کچھ گنجلک (الجھن و پوشیدگی) نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور

تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا

مجھے مہلت نہ دو وف۱۶۲ پھر اگر تم منہ پھیرو وف۱۶۳ تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا وف۱۶۴ میرا اجر تو نہیں مگر

وف۱۵۸ یہاں مشرکین کے اس مقولہ (اللہ نے اپنے لیے اولاد بنائی) کے تین رد فرمائے پہلا ردّ تو کلمہ "سُبۡحٰنَهٗ" میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات ولد سے منزّہ ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے۔ دوسرا ردّ "هُوَ الۡغَنِیُّ" فرمانے میں ہے کہ وہ تمام خلق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے ہوسکتی ہے؟ اولاد تو یا کمزور چاہتا ہے جو اس سے قوت حاصل کرے یا فقیر چاہتا ہے جو اس سے مدد لے یا ذلیل چاہتا ہے جو اس کے ذریعہ سے عزت حاصل کرے غرض جو چاہتا ہے وہ حاجت رکھتا ہے تو جو غنی ہو یا غیر محتاج ہو اس کے لئے ولد کس طرح ہوسکتا ہے نیز ولد والد کا ایک جزو ہوتا ہے تو والد ہونا مرکب ہونے کو مستلزم اور مرکب ہونا ممکن ہونے کو اور ہر ممکن غیر کا محتاج ہے تو حادث ہوا، لہٰذا محال ہوا کہ غنی قدیم کے ولد ہو۔ تیسرا ردّ "لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ" میں ہے کہ تمام خلق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہوسکتا۔ وف۱۵۹ اور مدت دراز تک تم میں ٹھہرنا ف۱۶۰ اور اس پر تم نے میرے قتل کرنے اور نکال دینے کا ارادہ کیا ہے۔ وف۱۶۱ اور اپنا معاملہ اس وَاحِد، لَاشَرِيۡكَ لَهٗ کے سپرد کیا۔ وف۱۶۲ مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے، حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام بطریق تعجیز (عاجز کردینے کیلئے) ہے مدعا یہ ہے کہ مجھے اپنے قوی و قادر پروردگار پر کامل بھروسہ ہے تم اور تمہارے بے اختیار معبود مجھے کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ وف۱۶۳ میری نصیحت سے۔ وف۱۶۴ جس کے فوت ہونے کا مجھے افسوس ہے۔

عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَ

اللّٰه پر وف۱۶۵ اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں تو انھوں نے اسے وف۱۶۶ جھٹلایا تو ہم نے اسے اور

مَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو نجات دی اور انھیں ہم نے نائب کیا وف۱۶۷ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو

بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

ہم نے ڈبو دیا تو دیکھو ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا پھر اس کے بعد اور

رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا

رسول وف۱۶۸ ہم نے ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اس پر

كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ

جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ہم یونہی مہر لگا دیتے ہیں سرکشوں کے دل پر پھر

بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا

ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ

تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے

عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ

حق آیا وف۱۶۹ بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت ایسا کہتے ہو

لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

جب وہ تمہارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے ف۱۷۰ اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے بولے وف۱۷۱ کیا تم ہمارے پاس

لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي

اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اس وف۱۷۲ سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں تمہیں دونوں

وف۱۶۵ وہی مجھے جزا دے گا مدعا یہ ہے کہ میرا وعظ و نصیحت خاص اللّٰہ کے لئے ہے کسی دنیوی غرض سے نہیں۔ وف۱۶۶ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو وف۱۶۷ اور ہلاک ہونے والوں کے بعد زمین میں ساکن کیا۔ وف۱۶۸ ہود، صالح، ابراہیم، لوط، شعیب وغیرہم علیہم السلام۔ وف۱۶۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے اور فرعونیوں نے پہچان لیا کہ یہ حق ہے اللّٰہ کی طرف سے ہے تو براہِ نفسانیت ف۱۷۰ ہرگز نہیں وف۱۷۱ فرعونی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ وف۱۷۲ دین و ملت اور بت

الْاَرْضِؕ وَ مَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ(۷۸) وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ

کی بڑائی رہے اور ہم تم پر ایمان لانے کے نہیں اور فرعون ف۱۷۳ بولا ہر جادوگر

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ(۷۹) فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ

علم والے کو میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آئے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ(۸۰) فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِۙ-السِّحْرُؕ

تمہیں ڈالنا ہے ف۱۷۴ پھر جب انھوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے ف۱۷۵

اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗؕ-اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ(۸۱) وَ یُحِقُّ

اب اللہ اسے باطل کر دے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا اور اللہ اپنی

اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۠(۸۲) فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّیَّةٌ

ع ۸ / ۱۴

باتوں سے ف۱۷۶ حق کو حق کردکھاتا ہے پڑے برا مانیں مجرم تو موسیٰ پر ایمان نہ لائے مگر اس کی قوم کی اولاد سے

مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهِمْ اَنْ یَّفْتِنَهُمْؕ-وَ اِنَّ

کچھ لوگ ف۱۷۷ فرعون اور اس کے درباریوں سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں انھیں ف۱۷۸ ہٹنے پر مجبور نہ کر دیں اور بیشک

فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِۚ-وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ(۸۳) وَ قَالَ

فرعون زمین میں سر اٹھانے والا تھا اور بیشک وہ حد سے گزر گیا ف۱۷۹ اور موسیٰ

پرستی وفرعون پرستی ف۱۷۳ سرکش ومتکبر نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزہ کا مقابلہ باطل سے کرے اور دنیا کو اس مُغالطہ میں ڈالے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزات (معاذاللہ) جادو کی قسم سے ہیں اس لئے وہ۔ ف۱۷۴ رسے شہتیر وغیرہ اور جو تمہیں جادو کرنا ہے کرو۔ یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ حق وباطل ظاہر ہوجائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔ ف۱۷۵ نہ کہ وہ آیاتِ الٰہیہ جن کو فرعون نے اپنی بے ایمانی سے جادو بتایا۔ ف۱۷۶ یعنی اپنے حکم اپنی قضاء وقدر اور اپنے اس وعدے سے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو جادوگروں پر غالب کرے گا۔ ف۱۷۷ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ اپنی امت کے ایمان لانے کا نہایت اہتمام فرماتے تھے اور ان کے اعراض کرنے سے مغموم ہوتے تھے آپ کی تسکین فرمائی گئی کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اتنا بڑا معجزہ دکھایا پھر بھی تھوڑے لوگوں نے ایمان قبول کیا ایسی حالتیں انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں آپ اپنی امت کے اعراض سے رنجیدہ نہ ہوں "مِنْ قَوْمِهٖ" میں جو ضمیر ہے وہ یا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف راجع ہے۔ اس صورت میں قوم کی ذریت سے بنی اسرائیل مراد ہوں گے جن کی اولاد مصر میں آپ کے ساتھ تھی اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو فرعون کے قتل سے بچ رہے تھے کیونکہ جب بنی اسرائیل کے لڑکے بحکم فرعون قتل کئے جاتے تھے تو بنی اسرائیل کی بعض عورتیں جو قومِ فرعون کی عورتوں کے ساتھ کچھ رسم وراہ رکھتی تھیں وہ جب بچہ جنتیں تو اس کی جان کے اندیشہ سے وہ بچہ فرعونی قوم کی عورتوں کو دے ڈالتیں ایسے بچے جو فرعونیوں کے گھروں میں پلے تھے اس روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لے آئے جس دن اللہ تعالٰی نے آپ کو جادوگروں پر غلبہ دیا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ضمیر فرعون کی طرف راجع ہے اور قوم فرعون کی ذُرِّیَّت (اولاد) مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ قوم فرعون کے تھوڑے لوگ تھے جو ایمان لائے۔ ف۱۷۸ دین سے۔ ف۱۷۹ کہ بندہ ہوکر خدائی کا مدعی ہوا۔

مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ

نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے تو اسی پر بھروسہ کرو ف۱۸۰ اگر اسلام

مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

رکھتے ہو بولے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا الٰہی ہم کو ظالم لوگوں کے لئے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ اَوْحَيْنَاۤ

آزمائش نہ بنا ف۱۸۱ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے ف۱۸۲ اور ہم نے

اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ

موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ

قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَاۤ

کرو ف۱۸۳ اور نماز قائم رکھو اور مسلمانوں کو خوشخبری سنا ف۱۸۴ اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے

اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا

تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش ف۱۸۵ اور مال دنیا کی زندگی میں دیئے اے رب ہمارے

لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اس لئے کہ تیری راہ سے بہکاویں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کردے ف۱۸۶ اور ان کے دل سخت کردے

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ

کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف۱۸۷ فرمایا تم دونوں کی دعا

دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

قبول ہوئی ف۱۸۸ تو ثابت قدم رہو ف۱۸۹ اور نادانوں کی راہ نہ چلو ف۱۹۰

ف۱۸۰ وہ اپنے فرمانبرداروں کی مدد کرتا اور دشمنوں کو ہلاک فرماتا ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمالِ ایمان کا مقتضا ہے ف۱۸۱ یعنی انہیں ہم پر غالب نہ کرتا کہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں۔ ف۱۸۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔ ف۱۸۳ کہ قبلہ رو ہو، حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا قبلہ کعبہ شریف تھا اور ابتداء میں بنی اسرائیل کو یہی حکم تھا کہ وہ گھروں میں چھپ کر نماز پڑھیں تاکہ فرعونیوں کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں۔ ف۱۸۴ مددِ الٰہی کی اور جنت کی ف۱۸۵ عمدہ لباس نفیس فرش قیمتی زیور طرح طرح کے سامان۔ ف۱۸۶ کہ وہ تیری نعمتوں پر بجائے شکر کے جری ہو کر معصیت کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور فرعونیوں کے درہم و دینار وغیرہ پتھر ہو کر رہ گئے حتیٰ کہ پھل اور کھانے کی چیزیں بھی اور یہ اُن نو نشانیوں میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں۔ ف۱۸۷ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تب آپ نے ان کے لئے یہ دعا کی اور ایسا ہی ہوا کہ وہ غرق ہونے کے وقت تک ایمان نہ لائے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لئے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے۔ (مدارک) ف۱۸۸ دعا کی

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّ

اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا سرکشی اور

عَدْوًا ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ

ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے آلیا و۱۹۱ بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے

اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ

جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں و۱۹۲ کیا اب و۱۹۳ اور

عَصَیْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ

پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادی تھا و۱۹۴ آج ہم تیری لاش کو اترا دیں (باقی رکھیں) گے

لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا

کہ تو اپنے پچھلوں کے لئے نشانی ہو و۱۹۵ اور بے شک لوگ ہماری آیتوں سے

لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰهُمْ

غافل ہیں اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی و۱۹۶ اور انہیں

ع ۹ / ۱۰ / ۱۴

مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ

ستھری روزی عطا کی تو اختلاف میں نہ پڑے و۱۹۷ مگر علم آنے کے بعد و۱۹۸ بے شک تمہارا رب قیامت

نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ **مسئلہ:** یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہٰذا اس کے لئے اخفاء (آہستہ کہنا) ہی مناسب ہے۔ (مدارک) حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دُعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا۔ **و۱۸۹** دعوت و تبلیغ پر **و۱۹۰** جو قبولِ دعا میں دیر ہونے کی حکمت نہیں جانتے۔ **و۱۹۱** تب فرعون **و۱۹۲** فرعون نے بہ تمنائے قبول ایمان کا مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا لیکن یہ ایمان قبول نہ ہوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب کے دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر حالت اختیار میں وہ ایک مرتبہ بھی یہ کلمہ کہتا تو اس کا ایمان قبول کرلیا جاتا لیکن اس نے وقت کھودیا اس لئے اس سے یہ کہا گیا جو آیت میں آگے مذکور ہے۔ **و۱۹۳** حالتِ اضطرار میں جب کہ غرق میں مبتلا ہو چکا ہے اور زندگانی کی امید باقی نہیں رہی اس وقت ایمان لاتا ہے۔ **و۱۹۴** خود گمراہ تھا، دوسروں کو گمراہ کرتا تھا۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہوگیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کردیا اور اس کو اس نے پہچان لیا۔ (سبحان اللّٰہ) **و۱۹۵** علماءِ تفسیر کہتے ہیں کہ جب اللّٰہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ان کے ہلاکت کی خبر دی تو بعض بنی اسرائیل کو شبہ رہا اور اس کی عظمت و ہیبت جو ان کے قلوب میں تھی اس کے باعث انہیں اس کی ہلاکت کا یقین نہ آیا بامرِ الٰہی دریا نے فرعون کی لاش ساحل پر پھینک دی بنی اسرائیل نے اس کو دیکھ کر پہچانا۔ **و۱۹۶** عزت کی جگہ سے یا تو ملکِ مصر اور فرعون و فرعونیوں کے املاک (جائیداد) مراد ہیں یا سرزمین شام و قُدس و اُردُن جو نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز بلاد (شہر) ہیں۔ **و۱۹۷** بنی اسرائیل جن

بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنۡ كُنۡتَ فِىۡ شَكٍّ

کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑتے تھے ۱۹۹ اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو

مِّمَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ فَسۡـَٔلِ الَّذِيۡنَ يَقۡرَءُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكَ‌ۚ لَقَدۡ

اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا ۲۰۰ تو ان سے پوچھ دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں ۲۰۱ بے شک

جَآءَكَ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ۙ‏ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوۡنَنَّ

تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ۲۰۲ تو تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور ہرگز ان

مِنَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ

میں نہ ہونا جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں کہ تو خسارے والوں میں ہو جائے گا بے شک وہ

حَقَّتۡ عَلَيۡهِمۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَۙ ﴿۹۶﴾ وَلَوۡ جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰيَةٍ

جن پر تیرے رب کی بات ٹھیک پڑ چکی ہے ۲۰۳ ایمان نہ لائیں گے اگرچہ سب نشانیاں ان کے پاس آئیں

حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَ لِيۡمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوۡلَا كَانَتۡ قَرۡيَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ

جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ۲۰۴ تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی ۲۰۵ کہ ایمان لاتی ۲۰۶ تو اس کا ایمان

اِيۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ يُوۡنُسَ ۚ لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡىِ فِى

کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب

الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِى

دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انھیں برتنے دیا ۲۰۷ اور اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں

کے ساتھ یہ واقعات ہو چکے ۱۹۸ علم سے مراد یہاں یا تو توریت ہے جس کے معنی میں یہود باہم اختلاف کرتے تھے یا سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو یہود سب آپ کے مُقِر (ماننے والے) اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کی صفات مذکور تھیں ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت سے کفر کیا۔ ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مراد ہے۔ ۱۹۹ اس طرح کہ اے سید انبیاء! آپ پر ایمان لانے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور آپ کا انکار کرنے والوں کو جہنم میں عذاب فرمائے گا۔ ۲۰۰ بواسطہ اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۰۱ یعنی علمائے اہلِ کتاب مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے تاکہ وہ تجھ کو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اطمینان دلائیں اور آپ کی نعت و صفت جو توریت میں مذکور ہے وہ سنا کر شک رَفع (دور) کریں۔ فائدہ: شک انسان کے نزدیک کسی امر میں دونوں طرفوں کا برابر ہونا ہے خواہ وہ اس طرح ہو کہ دونوں جانب برابر قرینے پائے جائیں خواہ اس طرح کہ کسی طرف بھی کوئی قرینہ نہ ہو۔ محققین کے نزدیک شک اقسامِ جہل سے ہے اور جہل و شک میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر ایک شک جہل ہے اور ہر جہل شک نہیں۔ ۲۰۲ جو براہینِ لائحہ و آیاتِ واضحہ سے اتنا روشن ہے کہ اس میں شک کی مجال نہیں۔ (خازن) ۲۰۳ یعنی وہ قول ان پر ثابت ہو چکا جو لوحِ محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے اور جس کی ملائکہ نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ کافر مریں گے وہ ۲۰۴ اور اس وقت کا ایمان نافع نہیں۔ ۲۰۵ ان بستیوں میں سے جن کو ہم نے ہلاک کیا۔ ۲۰۶ اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرتی عذاب نازل ہونے سے پہلے۔ (مدارک) ۲۰۷ قوم یونس

الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾

جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے ف۲۰۸ تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں ف۲۰۹

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى

اور کسی جان کی قدرت نہیں کہ ایمان لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ف۲۱۰ اور عذاب ان پر

الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

ڈالتا ہے جنھیں عقل نہیں تم فرماؤ دیکھو ف۲۱۱ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا ہے ف۲۱۲

وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ

اور آیتیں اور رسول انھیں کچھ نہیں دیتے جن کے نصیب میں ایمان نہیں تو انھیں کاہے کا انتظار ہے

اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّىْ مَعَكُمْ

مگر انھیں لوگوں کے سے دنوں کا جو ان سے پہلے ہو گزرے ف۲۱۳ تم فرماؤ تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّىْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا

انتظار میں ہوں ف۲۱۴ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے بات یہی ہے ہمارے

کا واقعہ یہ ہے کہ نینوی علاقہ موصل میں یہ لوگ رہتے تھے اور کفر و شرک میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالٰی نے حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی طرف بھیجا آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا۔ ان لوگوں نے انکار کیا، حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کی تکذیب کی، آپ نے انہیں بحکمِ الٰہی نزولِ عذاب کی خبر دی، ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انہوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہئے کہ عذاب آئے گا۔ شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے صبح کو آثارِ عذاب نمودار ہو گئے، آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابر آیا اور دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھ کر انہیں یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا اب انہیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ مع اپنی عورتوں بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے موٹے کپڑے پہنے اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا، شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہو گئے اور سب نے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری شروع کی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبۂ صادقہ (سچی توبہ) کی، جو مظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا، پرائے مال واپس کئے، حتی کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اُکھاڑ کر پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا اور اللہ تعالٰی سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں۔ پروردگارِ عالم نے ان پر رحم کیا، دعا قبول فرمائی عذاب اٹھا دیا گیا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب نزولِ عذاب کے بعد فرعون کا ایمان اور اس کی توبہ قبول نہ ہوئی تو قومِ یونس کی توبہ قبول فرمانے اور عذاب اُٹھا دینے میں کیا حکمت ہے؟ علماء نے اس کے کئی جواب دیئے ہیں: ایک تو یہ کرم خاص تھا قومِ حضرت یونس کے ساتھ۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لایا جب امیدِ زندگانی ہی باقی نہ رہی اور قومِ یونس علیہ السلام سے جب عذاب قریب ہوا تو وہ اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ایمان لے آئے اور اللہ قلوب کا جاننے والا ہے، اِخلاص مندوں کے صدق و اِخلاص کا اس کو علم ہے۔ ف۲۰۸ یعنی ایمان لانا سعادتِ اَزلی پر موقوف ہے، ایمان وہی لائیں گے جن کے لئے توفیقِ الٰہی مُساعِد (مددگار) ہو، اس میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں اور راہِ راست اختیار کریں پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم ہوتا ہے اس کا آپ کو غم نہ ہونا چاہئے کیونکہ اَزل سے جو شقی ہے وہ ایمان نہ لائے گا۔ ف۲۰۹ اور ایمان میں زبردستی نہیں ہو سکتی کیونکہ ایمان ہوتا ہے تصدیق و اقرار سے اور جبر و اِکراہ (زبردستی کرنے) سے تصدیقِ قلبی حاصل نہیں ہوتی۔ ف۲۱۰ اس کی مشیت سے ف۲۱۱ دل کی آنکھوں سے اور غور کرو کہ ف۲۱۲ جو اللہ تعالٰی کی توحید پر دلالت کرتا ہے۔ ف۲۱۳ مثل نوح و عاد و ثمود وغیرہ۔ ف۲۱۴ تمہاری ہلاکت اور عذاب کے۔ ربیع بن انس نے کہا کہ عذاب کا خوف دلانے

عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ

ذمۂ کرم پر حق ہے مسلمانوں کو نجات دینا تم فرماؤ اے لوگو اگر تم میرے دین کی طرف سے

دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ

کسی شبہ میں ہو تو میں تو اسے نہ پوجوں گا جسے تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وف۲۱۵ ہاں اس اللہ کو پوجتا ہوں

الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ لا وَاَنْ اَقِمْ

جو تمہاری جان نکالے گا وف۲۱۶ اور مجھے حکم ہے کہ ایمان والوں میں ہوں اور یہ کہ اپنا منہ

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ

دین کے لئے سیدھا رکھ سب سے الگ ہوکر وف۲۱۷ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا اور اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ

اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کرسکے نہ برا پھر اگر ایسا کرے تو اس وقت تو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ

ظالموں سے ہوگا اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا

يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں وف۲۱۸ اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

اور وہی بخشنے والا مہربان ہے تم فرماؤ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

سے حق آیا وف۲۱۹ تو جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا وف۲۲۰ اور جو بہکا وہ اپنے

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ ؕ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَ

برے کو بہکا وف۲۲۱ اور کچھ میں تم پر کڑوڑا (نگہبان) نہیں وف۲۲۲ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے اور

کے بعد اگلی آیت میں یہ بیان فرمایا کہ جب عذاب واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالٰی رسول کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرماتا ہے۔ وف۲۱۵ کیونکہ وہ مخلوق ہے عبادت کے لائق نہیں۔ وف۲۱۶ کیونکہ وہ قادر، مختار، اِلٰہ برحق مستحقِ عبادت ہے۔ وف۲۱۷ یعنی مخلص مومن رہو۔ وف۲۱۸ وہی نفع وضرر کا مالک ہے تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود و کرم والا ہے بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اسی پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد چاہئے اور نفع وضرر جو کچھ بھی ہے وہی۔ وف۲۱۹ حق سے یہاں قرآن مراد ہے یا اسلام یا سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ وف۲۲۰ کیونکہ اس کا نفع اسی کو پہنچے گا۔ وف۲۲۱ کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہے۔ وف۲۲۲ کہ تم پر جبر کروں

اِصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

صبر کرو ۲۲۳ یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے ۲۲۴ اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے ۲۲۵

آیاتها ١٢٣ — ١١ سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ ٥٢ — رکوعاتها ١٠

سورۂ ہود مکیہ ہے، اس میں ایک سو تئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ ﴿١﴾

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں ۲ پھر تفصیل کی گئیں ۳ حکمت والے خبردار کی طرف سے

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ ﴿٢﴾ وَّاَنِ

کہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بے شک میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں اور یہ کہ

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ

اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا (فائدہ) دے گا ۴ ایک ٹھہرائے

مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ

وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو ۵ اس کا فضل پہنچائے گا ۶ اور اگر منہ پھیرو تو میں تم پر

ف۲۲۳ کفار کی تکذیب اور ان کی ایذا پر ف۲۲۴ مشرکین سے قتال کرنے اور کتابیوں سے جزیہ لینے کا۔ ف۲۲۵ کہ اس کے حکم میں خطا وغلط کا احتمال نہیں اور وہ بندوں کے اسرار ومخفی حالات سب کا جاننے والا ہے اس کا فیصلہ دلیل وگواہ کا محتاج نہیں۔ ف۱ سورۂ ہود مکیہ ہے حسن وعکرمہ وغیرہم مفسرین نے فرمایا کہ آیت "وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ" کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے۔ مقاتل نے کہا کہ آیت "فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ" اور "اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ" اور "اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ" کے علاوہ تمام سورت مکی ہے اس میں دس رکوع اور ایک سو تئیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور نو ہزار پانچ سو سرسٹھ حرف ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیك وسلم حضور پر پیری کے آثار نمودار ہوگئے۔ فرمایا: مجھے سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ اور سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ نے بوڑھا کردیا۔ (ترمذی) غالبًا یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت وبعث وحساب وجنت ودوزخ کا ذکر ہے۔ ف۲ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا: "تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ"۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ "اُحْكِمَتْ" کے معنی یہ ہیں کہ ان کی نظم محکم واستوار کی گئی۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ اس میں نقص وخلل راہ نہیں پاسکتا وہ بنائے محکم ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی کتاب ان کی ناسخ نہیں جیسا کہ یہ دوسری کتابوں اور شریعتوں کی ناسخ ہیں۔ ف۳ اور سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد واحکام ومواعظ وقِصَص اور غیبی خبریں ان میں بہ تفصیل بیان فرمائی گئیں ف۴ عمر دراز اور عیش وسیع ورزقِ کثیر۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ واستغفار کرنا درازیٔ عمر وکشائش رزق کے لئے بہتر عمل ہے۔ ف۵ جس نے دنیا میں اعمالِ فاضلہ کئے ہوں اور اس کی طاعات وحسنات زیادہ ہوں ف۶ اس کو جنت میں بقدر اعمال درجات عطا فرمائے گا۔ بعض مفسرین نے فرمایا: آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ کے لئے عمل کیا، اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے اسے عمل نیک وطاعت کی توفیق دیتا ہے۔

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ③ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

بڑے دن ف۷ کے عذاب کا خوف کرتا ہوں تمہیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ف۸ اور وہ ہر شے پر

قَدِيْرٌ ④ اَلَاۤ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا

قادر ہے ف۹ سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے (منہ چھپاتے) ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں ف۱۰ سنو

حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ

جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤

بے شک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے

ف۷ یعنی روزِ قیامت ف۸ آخرت میں وہاں نیکیوں اور بدیوں کی جزا و سزا ملے گی۔ ف۹ دنیا میں روزی دینے پر بھی، موت دینے پر بھی، موت کے بعد زندہ کرنے اور ثواب و عذاب پر بھی۔ ف۱۰ شانِ نزول: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت اخنس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شیریں گفتار شخص تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے، ایک قول یہ ہے کہ بعض منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے اور سر نیچا کرتے چہرہ چھپا لیتے تاکہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بخاری نے افراد میں ایک حدیث روایت کی کہ مسلمان بول و براز و مجامعت کے وقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہٰذا چاہئے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عامل رہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا

اور زمین پر چلنے والا کوئی ف۱۱ ایسا نہیں جس کا رزق اللّٰہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو ف۱۲ اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا ف۱۳

وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اور کہاں سپرد ہوگا ف۱۴ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب ف۱۵ میں ہے اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ

زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا ف۱۶ کہ تمہیں آزمائے ف۱۷ تم میں

اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ

کس کا کام اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ بے شک تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے

لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا

تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ ف۱۸ تو نہیں مگر کھلا جادو ف۱۹ اور اگر ہم ان سے

عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ

عذاب ف۲۰ کچھ گنتی کی مدت تک ہٹادیں تو ضرور کہیں گے کس چیز نے اسے روکا ہے ف۲۱ سن لو جس دن

يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸﴾ ع

ان پر آئے گا ان سے پھیرا نہ جائے گا اور انہیں گھیر لے گا وہی عذاب جس کی ہنسی اڑاتے تھے

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ

اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں ف۲۲ پھر اسے اس سے چھین لیں ضرور وہ بڑا ناامید

كَفُوْرٌ ﴿۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ

ناشکرا ہے ف۲۳ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی تو ضرور کہے گا کہ برائیاں

ف۱۱ جاندار ہو ف۱۲ یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے۔ ف۱۳ یعنی اس کے جائے سکونت کو جانتا ہے۔ ف۱۴ سپرد ہونے کی جگہ سے یا مدفن مراد ہے یا مکان یا موت یا قبر۔ ف۱۵ یعنی لوحِ محفوظ ف۱۶ یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے۔ ف۱۷ یعنی آسمان و زمین اور ان کی درمیانی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح (بھلایاں) ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور ظاہر ہو کہ کون شکر گزار، متقی، فرمانبردار ہے اور ف۱۸ یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان ہے یہ ف۱۹ یعنی باطل اور دھوکا۔ ف۲۰ جس کا وعدہ کیا ہے ف۲۱ وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا! کیا دیر ہے! کفار کا یہ جلدی کرنا براہ تکذیب و استہزاء ہے۔ ف۲۲ صحت و امن کا یا وسعتِ رزق و دولت کا۔ ف۲۳ کہ دوبارہ اس نعمت کے پانے سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللّٰہ کے فضل سے اپنی امید قطع (ختم) کر لیتا ہے اور صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

السَّیِّاٰتُ عَنِّیْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۟ۙ﴿۱۰﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا

مجھ سے دور ہوئیں بے شک وہ خوش ہونے والا بڑائی مارنے والا ہے ف۲۴ مگر جنھوں نے صبر کیا اور

الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ

اچھے کام کیے ف۲۵ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے تو کیا جو وحی تمہاری طرف

مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ وَ ضَآىِٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ یَّقُوْلُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ

ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل تنگ ہوگے ف۲۶ اس بنا پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ

كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

کوئی خزانہ کیوں نہ اترا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ آتا تم تو ڈر سنانے والے ہو ف۲۷ اور اللہ ہر چیز پر

وَّكِیْلٌ ؕ﴿۱۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ

محافظ ہے کیا ف۲۸ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنالیا تم فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ ف۲۹

وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ

اور اللہ کے سوا جو مل سکیں ف۳۰ سب کو بلالو اگر سچے ہو ف۳۱ تو اے مسلمانو

یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ

تو کیا اب تم مانو گے ف۳۲ جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ف۳۳ ہم اس میں

ف۲۴ بجائے شکر گزار ہونے اور حقِ نعمت ادا کرنے کے۔ ف۲۵ مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر رہے ف۲۶ ترمذی نے کہا کہ استفہام "نہی" کے معنی میں ہے یعنی آپ کی طرف جو وحی ہوتی ہے وہ سب آپ انہیں پہنچائیں اور دل تنگ نہ ہوں۔ یہ تبلیغ رسالت کی تاکید ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ادائے رسالت میں کمی کرنے والے نہیں اور اس نے ان کو اس سے معصوم فرمایا ہے۔ اس تاکید میں نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی تسکینِ خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ ان کا استہزاء تبلیغ کے کام میں مخل نہیں ہوسکتا۔ **شانِ نزول:** عبد اللہ بن امیہ مخزومی نے رسول کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے کہا تھا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اتارا؟ یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا؟ جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۷ تمہیں کیا پرواہ اگر کفار نہ مانیں یا تمسخر کریں۔ ف۲۸ کفارِ مکہ قرآن کریم کی نسبت ف۲۹ کیونکہ انسان اگر ایسا کلام بنا سکتا ہے تو اس کے مثل بنانا تمہارے مقدور سے باہر نہ ہوگا! تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو۔ ف۳۰ اپنی مدد کے لیے ف۳۱ اس میں کہ یہ کلام انسان کا بنایا ہوا ہے۔ ف۳۲ اور یقین رکھو گے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، یعنی اعجازِ قرآن دیکھ لینے کے بعد ایمان و اسلام پر ثابت رہو۔ ف۳۳ اور اپنی دون ہمتی (غفلت) سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو۔

اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ

ان کا پورا پھل دے دیں گے ف۳۴ اور اس میں کمی نہ دیں گے یہ ہیں وہ جن کے لیے

لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ﳲ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا

آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود (برباد) ہوئے جو ان کے

یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ یَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ

عمل تھے ف۳۵ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۳۶ اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے ف۳۷ اور اس

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةًؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ

سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۳۸ پیشوا اور رحمت وہ اس پر ف۳۹ ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا منکر ہو

بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُۗ اِنَّهُ الْحَقُّ

سارے گروہوں میں ف۴۰ تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں شک نہ ہو بے شک وہ حق ہے

مِنْ رَّبِّكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

تیرے رب کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًاؕ اُولٰٓىٕكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ یَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ

جھوٹ باندھے ف۴۱ وہ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے ف۴۲ اور گواہ کہیں گے یہ ہیں

الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ۙ الَّذِیْنَ

جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ف۴۳ جو

ف۳۴ اور جو اعمال انہوں نے طلبِ دنیا کے لیے کئے ہیں اس کا اجر صحت و دولت، وسعتِ رزق، کثرت اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کر دیں گے۔ ف۳۵ شانِ نزول: ضحاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں ہے کہ وہ اگر صلہ رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی اور نیکی کریں تو اللہ تعالٰی وسعتِ رزق وغیرہ سے ان کے عمل کی جزاء دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور آخرت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثوابِ آخرت کے تو معتقِد نہ تھے اور جہادوں میں مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لیے شامل ہوتے تھے۔ ف۳۶ وہ اس کی مثل ہوسکتا ہے جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ایسا نہیں ان دونوں میں عظیم فرق ہے۔ روشن دلیل سے وہ دلیلِ عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور اس شخص سے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ یہود مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ حضرت عبداللّٰہ بن سلام۔ ف۳۷ اور اس کی صحت کی گواہی دے۔ یہ گواہ قرآن مجید ہے۔ ف۳۸ یعنی توریت۔ ف۳۹ یعنی قرآن پر ف۴۰ خواہ کوئی بھی ہوں۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اس امت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جس کو بھی میری خبر پہنچے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے، وہ ضرور جہنمی ہے۔ ف۴۱ اور اس کے لیے شریک و اولاد بتائے۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللّٰہ تعالٰی پر جھوٹ بولنا بدترین ظلم ہے۔ ف۴۲ روزِ قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کئے جائیں گے اور انبیاء و ملائکہ ان پر گواہی دیں گے۔ ف۴۳ بخاری و مسلم کی حدیث میں

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے

كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ

منکر ہیں وہ تھکانے والے نہیں زمین میں ۴۴ اور نہ اللہ سے جدا

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ان کے کوئی حمایتی ۴۵ انہیں عذاب پر عذاب ہوگا ۴۶ وہ نہ سن سکتے

السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ

تھے اور نہ دیکھتے ۴۷ وہی ہیں جنھوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ

ان سے کھوئی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے خواہ نخواہ (یقینا) وہی آخرت میں سب سے

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى

زیادہ نقصان میں ہیں ۴۸ بےشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اپنے رب کی طرف

رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ

رجوع لائے وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریق ۴۹ کا حال ایسا ہے

كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا

جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ۵۰ کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے ۵۱ تو کیا

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۫ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ

تم دھیان نہیں کرتے اور بےشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ۵۲ کہ میں تمہارے لیے صریح ڈر

ہے کہ روز قیامت کفار اور منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا، ظالموں پر خدا کی لعنت، اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کیے جائیں گے۔ ۴۴ اللہ کو۔ اگر وہ ان پر عذاب کرنا چاہے کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہیں، نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں نہ بچ سکتے ہیں۔ ۴۵ کہ ان کی مدد کریں اور انہیں اس کے عذاب سے بچائیں۔ ۴۶ کیونکہ انہوں نے لوگوں کو راہ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔ ۴۷ قتادہ نے کہا کہ وہ حق سننے سے بہرے ہوگئے تو کوئی خیر کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیات قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ۴۸ کہ انہوں نے بجائے جنت کے جہنم کو اختیار کیا۔ ۴۹ یعنی کافر اور مومن۔ ۵۰ کافر اس کی مثل ہے جو نہ دیکھے نہ سنے، یہ ناقص ہے اور مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے، وہ کامل ہے حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے۔ ۵۱ ہرگز نہیں ۵۲ انہوں نے قوم سے فرمایا۔

مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

سنانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بے شک میں تم پر ایک مصیبت والے دن کے عذاب سے

اَلِيْمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا

ڈرتا ہوں ف۵۳ تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے

مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَ

ہیں ف۵۴ اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے ف۵۵ سرسری نظر سے ف۵۶ اور

مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے ف۵۷ بلکہ ہم تمہیں ف۵۸ جھوٹا خیال کرتے ہیں بولا اے میری قوم

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ف۵۹ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۶۰

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ

تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اسے تمہارے گلے چیپٹ دیں اور تم بیزار ہو ف۶۱ اور اے قوم میں تم سے کچھ اس پر ف۶۲

عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ

مال نہیں مانگتا ف۶۳ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ف۶۴

اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ

بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں ف۶۵ لیکن میں تم کو نرے جاہل لوگ پاتا ہوں ف۶۶ اور اے قوم

ف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں۔ (خازن) ف۵۴ اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں، قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں۔ اس امت میں بھی بہت سے بدنصیب سید انبیاء صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں۔ اللہ تعالٰی انہیں گمراہی سے بچائے۔ ف۵۵ کمینوں سے مراد ان کی وہ لوگ تھے جو ان کی نظر میں خسیس (ادنٰی و معمولی) پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ قول جہلِ خالص تھا کیونکہ انسان کا مرتبہ دین کی اتباع اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے مال و منصب و پیشے کو اس میں دخل نہیں۔ دیندار نیک سیرت پیشہ ور کو نظرِ حقارت سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے۔ ف۵۶ یعنی بغیر غور و فکر کے۔ ف۵۷ مال اور ریاست میں، ان کا یہ قول بھی جہل تھا کیونکہ اللہ کے نزدیک بندے کے لیے ایمان و طاعت سببِ فضیلت ہے نہ کہ مال و ریاست۔ ف۵۸ نبوت کے دعوٰی میں اور تمہارے متبعین کو اس کی تصدیق میں ف۵۹ جو میرے دعوٰی کے صدق پر گواہ ہو ف۶۰ یعنی نبوت عطا کی ف۶۱ اور اس حجت کو ناپسند رکھتے ہو۔ ف۶۲ یعنی تبلیغِ رسالت پر ف۶۳ کہ تم پر اس کا ادا کرنا گراں ہو ف۶۴ یہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی اس بات کے جواب میں فرمایا تھا جو وہ لوگ کہتے تھے کہ اے نوح! رذیل (حقیر و کمین) لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہمیں آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے شرم نہ آئے۔ ف۶۵ اور اس کے قرب سے فائز ہوں گے تو میں انہیں کیسے نکال دوں ف۶۶ ایمانداروں کو رذیل

یَنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ

مجھے اللّٰہ سے کون بچالے گا اگر میں انہیں دور کروں گا تو کیا تمہیں دھیان نہیں اور میں تم سے نہیں کہتا کہ

عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ

میرے پاس اللّٰہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں و۶۷ اور میں انہیں نہیں کہتا

لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ

جن کو تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں کہ ہرگز انہیں اللّٰہ کوئی بھلائی نہ دے گا اللّٰہ خوب جانتا ہے جو

اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

ان کے دلوں میں ہے و۶۸ ایسا کروں و۶۹ تو ضرور میں ظالموں میں سے ہوں و۷۰ بولے اے نوح تم ہم سے جھگڑے

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ

اور بہت ہی جھگڑے تو لے آؤ جس و۷۱ کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو بولا

اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَا یَنْفَعُكُمْ

وہ تو اللّٰہ تم پر لائے گا اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے و۷۲ اور تمہیں میری نصیحت

نُصْحِیْۤ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ هُوَ

نفع نہ دے گی اگر میں تمہارا بھلا چاہوں جب کہ اللّٰہ تمہاری گمراہی چاہے وہ

کہتے ہو اور ان کی قدر نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ وہ تم سے بہتر ہیں۔ و۶۷ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی قوم نے آپ کی نبوت میں تین شبہے کئے تھے: ایک شبہ تو یہ کہ ”مَا نَرٰی لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ“ کہ ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے یعنی تم مال و دولت میں ہم سے زیادہ نہیں ہو۔ اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا: ”لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ“ یعنی میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللّٰہ کے خزانے ہیں، تو تمہارا یہ اعتراض بالکل بے محل ہے۔ میں نے کبھی مال کی فضیلت نہیں جتائی اور دنیوی دولت کا تم کو متوقع نہیں کیا اور اپنی دعوت کو مال کے ساتھ وابستہ نہیں کیا پھر تم یہ کہنے کے کیسے مستحق ہو کہ ہم تم میں کوئی مالی فضیلت نہیں پاتے اور تمہارا یہ اعتراض محض بیہودہ ہے۔ دوسرا شبہ قوم نوح نے یہ کیا تھا: ”مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ“ یعنی ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری کسی نے پیروی کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے۔ مطلب یہ تھا کہ وہ بھی صرف ظاہر میں مومن ہیں باطن میں نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں تو میرے احکام غیب پر مبنی ہیں تاکہ تمہیں یہ اعتراض کرنے کا موقع ہوتا۔ جب میں نے یہ کہا ہی نہیں، تو اعتراض بے محل ہے، اور شرع میں ظاہر ہی کا اعتبار ہے، لہٰذا تمہارا اعتراض بالکل بے جا ہے نیز ”لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ“ فرمانے میں قوم پر ایک لطیف تعریض بھی ہے کہ کسی کے باطن پر حکم کرنا اس کا کام ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو۔ میں نے تو اس کا دعویٰ نہیں کیا باوجودیکہ نبی ہوں! تم کس طرح کہتے ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لائے۔ تیسرا شبہ اس قوم کا یہ تھا کہ ”مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا“ یعنی ہم تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں۔ اس کے جواب میں فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میں نے اپنی دعوت کو اپنے فرشتہ ہونے پر موقوف نہیں کیا تھا کہ تمہیں یہ اعتراض کا موقع ملتا کہ جتاتے تو تھے وہ اپنے آپ کو فرشتہ اور تھے بشر لہٰذا تمہارا یہ اعتراض بھی باطل ہے۔ و۶۸ نیکی یا بدی، اخلاص یا نفاق۔ و۶۹ یعنی اگر میں ان کے ایمان ظاہر کو جھٹلا کر ان کے باطن پر الزام لگاؤں اور انہیں نکال دوں و۷۰ اور بِحَمْدِ اللّٰه میں ظالموں میں سے ہرگز نہیں ہوں تو ایسا کبھی نہ کروں گا۔ و۷۱ عذاب و۷۲ اس کو عذاب کرنے

رَبُّكُمْ قف وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ط قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرو گے ف۷۳ کیا یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے اپنے جی سے بنالیا ف۷۴ تم فرماؤ اگر میں نے بنالیا ہوگا

فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع وَ اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ

تو میرا گناہ مجھ پر ہے ف۷۵ اور میں تمہارے گناہ سے الگ ہوں اور نوح کو وحی ہوئی کہ تمہاری

يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ صلے

قوم سے مسلمان نہ ہوں گے مگر جتنے ایمان لاچکے تو غم نہ کھا اس پر جو وہ کرتے ہیں ف۷۶

وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ج اِنَّهُمْ

اور کشتی بنا ہمارے سامنے ف۷۷ اور ہمارے حکم سے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۷۸ وہ ضرور

مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ يَصْنَعُ الْفُلْكَ قف وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا

ڈوبائے جائیں گے ف۷۹ اور نوح کشتی بناتا ہے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے اس پر

مِنْهُ ط قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ط فَسَوْفَ

ہنستے ف۸۰ بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے ف۸۱ جیسا تم ہنستے ہو ف۸۲ تو اب

تَعْلَمُوْنَ لا مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾

جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے ف۸۳ اور اترتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہے ف۸۴

ع ۳

سے، یعنی نہ اس عذاب کو روک سکو گے نہ اس سے بچ سکو گے۔ ف۷۳ آخرت میں وہی تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ ف۷۴ اور اس طرح خدا کے کلام اور اس کے احکام ماننے سے گریز کرتے ہیں اور اس کے رسول پر بہتان اٹھاتے ہیں اور ان کی طرف افتراء کی نسبت کرتے ہیں جن کا صدق (سچا ہونا) براہینِ بیّنہ اور حججِ قویہ (انتہائی واضح اور مضبوط دلائل) سے ثابت ہو چکا ہے، لہٰذا اب ان سے ف۷۵ ضرور اس کا وبال آئے گا لیکن "بِحَمْدِ اللّٰه" میں صادق ہوں، تو تم سمجھ لو کہ تمہاری تکذیب کا وبال تم پر پڑے گا۔ ف۷۶ یعنی کفر اور آپ کی تکذیب اور آپ کی ایذا کیونکہ اب آپ کے اعداء سے انتقام لینے کا وقت آ گیا۔ ف۷۷ ہماری حفاظت میں، ہماری تعلیم سے ف۷۸ یعنی ان کی شفاعت اور دفعِ عذاب کی دعا نہ کرنا کیونکہ ان کا غرق مقدر ہو چکا ہے۔ ف۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکمِ الٰہی ساگ کے درخت بوئے، بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے۔ اس عرصہ میں مطلقاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا اس سے پہلے جو بچے پیدا ہو چکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انہوں نے بھی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے۔ ف۸۰ اور کہتے اے نوح! کیا کرتے ہو؟ آپ فرماتے: ایسا مکان بناتا ہوں جو پانی پر چلے۔ یہ سن کر ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ تَمَسْخُر (مذاق) سے یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہو گئے۔ ف۸۱ تمہیں ہلاک ہوتا دیکھ کر ف۸۲ کشتی دیکھ کر۔ مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی، اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز، اونچائی تیس گز تھی، اس میں اور بھی اقوال ہیں۔ اس کشتی میں تین درجے بنائے گئے تھے۔ طبقہ زیریں (نچلی منزل) میں وُحوش (جنگلی جانور) اور درندے (چیر پھاڑ کرنے والے جانور) اور ہوام (زمین پر رینگنے والے جانور) اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ، اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا۔ پرندے بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے۔ (خازن، مدارک) ف۸۳ دنیا میں اور وہ عذاب غرق ہے۔ ف۸۴ یعنی عذابِ آخرت۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا ۸۵ اور تنور ابلا ۸۶ ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کرلے ہر جنس میں سے ایک جوڑا

اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَؕ وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ

نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے ۸۷ ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے

اِلَّا قَلِیْلٌ(۴۰) وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَاؕ اِنَّ

مگر تھوڑے ۸۸ اور بولا اس میں سوار ہو ۸۹ اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ۹۰ بے شک

رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۴۱) وَ هِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ قف وَ نَادٰى

میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور وہ انہیں لیے جا رہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ ۹۱ اور نوح نے

نُوْحُ ﰳابْنَهٗ وَ كَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ(۴۲)

اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا ۹۲ اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ۹۳

قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰى جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ

بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا

اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَۚ وَ حَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ(۴۳)

نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا ۹۴

وَ قِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَ یٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَ غِیْضَ الْمَآءُ وَ قُضِیَ

اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کردیا گیا اور کام تمام

---

۸۵ عذاب و ہلاک کا۔ ۸۶ اور پانی نے اس میں سے جوش مارا۔ تنور سے یا روئے زمین مراد ہے یا یہی تنور جس میں روٹی پکائی جاتی ہے۔ اس میں بھی چند قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ وہ تنور پتھر کا تھا، حضرت حوا کا جو آپ کو ترکہ میں پہنچا تھا اور وہ یا شام میں تھا یا ہند میں اور تنور کا جوش مارنا عذاب آنے کی علامت تھی۔ ۸۷ یعنی ان کے ہلاک کا حکم ہوچکا ہے اور ان سے مراد آپ کی بی بی واعلہ جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ کا بیٹا کنعان ہے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے ان سب کو سوار کیا۔ جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے۔ ۸۸ مقاتل نے کہا کہ کل مرد و عورت بہتر ۷۲ تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں، صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے۔ ۸۹ یہ کہتے ہوئے کہ ۹۰ اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہئے جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو "بسم اللّٰہ" پڑھ کر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سبب فلاح ہو۔ ضحاک نے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو "بسم اللّٰہ" فرماتے تھے کشتی چلنے لگتی تھی اور جب چاہتے تھے کہ ٹھہر جائے "بسم اللّٰہ" فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی۔ ۹۱ چالیس شب و روز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین سے پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہوگئے۔ ۹۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا۔ ۹۳ کہ ہلاک ہوجائے گا۔ یہ لڑکا منافق تھا، اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا۔ (حسینی) ۹۴ جب طوفان اپنی نہایت (انتہا) پر پہنچا اور کفار غرق ہوچکے تو حکم الٰہی آیا۔

قرء حفص بفتح المیم ومابالۃ الراء ۱۲

الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ

ہوا اور کشتی ف۹۵ کوہِ جودی پر ٹھہری ف۹۶ اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ اور

نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ

نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے ف۹۷ اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے

وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ

اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا ف۹۸ فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ف۹۹ بے شک اس کے

عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ

کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں ف۱۰۰ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ

تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ

نادان نہ بن عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا

لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ

مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار (نقصان اُٹھانے والا) ہو جاؤں فرمایا گیا

يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ

اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ ف۱۰۱ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کے کچھ گروہوں پر ف۱۰۲ اور

اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ

کچھ گروہ وہ ہیں جنھیں ہم دنیا برتنے دیں گے ف۱۰۳ پھر انھیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ف۱۰۴ یہ غیب کی خبریں ہیں

ف۹۵ چھ مہینے تمام زمین کا طواف کر کے۔ ف۹۶ جو موصل یا شام کی حدود میں واقع ہے، حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا۔ ف۹۷ اور تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے۔ ف۹۸ تو اس میں کیا حکمت ہے؟ شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے نجات کی دعا نہ کرتے۔ (مدارک) ف۹۹ اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔ ف۱۰۰ کہ وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں۔ ف۱۰۱ ان برکتوں سے آپ کی ذُرِّیت (اولاد) اور آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ بکثرت انبیاء اور ائمۂ دین آپ کی نسلِ پاک سے ہوئے، ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکات۔ ف۱۰۲ محمد بن کعب قُرظی نے کہا کہ ان گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر ایک مومن داخل ہے۔ ف۱۰۳ اس سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی میعادوں تک فراخیٔ عیش (لمبی زندگی) اور وسعتِ رزق عطا فرمائے گا۔ ف۱۰۴ آخرت میں۔

نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ

کہ ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں وف۱۰۵ انہیں نہ تم جانتے تھے نہ تمہاری قوم اس وف۱۰۶ سے پہلے

فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ

تو صبر کرو وف۱۰۷ بے شک بھلا انجام پرہیزگاروں کا وف۱۰۸ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو وف۱۰۹ کہا

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

اے میری قوم اللہ کو پوجو وف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم تو نرے مفتری (بالکل جھوٹے الزام عائد کرنے والے) ہو وف۱۱۱

يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۗ اَفَلَا

اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری مزدوری تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا وف۱۱۲ تو کیا

تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ

تمہیں عقل نہیں وف۱۱۳ اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی چاہو وف۱۱۴ پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر

السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا

زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا وف۱۱۵ اور جرم کرتے ہوئے

رکوع ۴ ۔ الوقف علیٰ فاصبر احسن والبقی ۱۲ ۔ معانقة

وف۱۰۵ یہ خطاب سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرمایا۔ وف۱۰۶ خبر دینے۔ وف۱۰۷ اپنی قوم کی ایذاؤں پر جیسا کہ نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کی ایذاؤں پر صبر کیا۔ وف۱۰۸ کہ دنیا میں مظفر و منصور اور آخرت میں مُثاب و ماجور (اجر و ثواب کے مستحق)۔ وف۱۰۹ نبی بنا کر بھیجا حضرت ہود علیہ السلام کو "اَخ" (بھائی) باعتبار نسب فرمایا گیا اسی لیے حضرت مترجم قدس سرہ نے اس لفظ کا ترجمہ ہم قوم کیا "اَعْلَى اللّٰهُ مَقَامَهٗ" (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے)۔ وف۱۱۰ اس کی توحید کے معتقد رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ وف۱۱۱ جو بتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو۔ وف۱۱۲ جتنے رسول تشریف لائے سب نے اپنی قوموں سے یہی فرمایا اور نصیحتِ خالصہ وہی ہے جو کسی طمع سے نہ ہو۔ وف۱۱۳ اتنا سمجھ سکو کہ جو محض بے غرض نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً خیر خواہ اور سچا ہے۔ باطل کار جو کسی کو گمراہ کرتا ہے ضرور کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی مقصد سے کرتا ہے۔ اس سے حق و باطل میں بآسانی تمیز کی جاسکتی ہے۔ وف۱۱۴ ایمان لاکر۔ جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کر دی اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا، جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوۃ والسلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور قوت و اولاد دے گا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر مُعاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے (حضرت) امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ مجھے اولاد دے۔ آپ نے فرمایا: استغفار پڑھا کرو۔ اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا، اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے۔ یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا؟ دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا: امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انہوں نے فرمایا: "يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ" (تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا) اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد: "يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ" (مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا) فائدہ: کثرتِ رزق اور حصولِ اولاد کے لیے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔ وف۱۱۵ مال و اولاد کے ساتھ۔

مُجْرِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا

روگردانی نہ کرو ف۱۱۶ بولے اے ہود تم کوئی دلیل لے کر ہمارے پاس نہ آئے ف۱۱۷ اور ہم خالی تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے

عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ

کے نہیں نہ تمہاری بات پر یقین لائیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی

اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍؕ قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا

تمہیں بری جھپٹ (پکڑ) پہنچی ف۱۱۸ کہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم سب گواہ ہوجاؤ کہ میں بیزار ہوں ان سب سے جنہیں

تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ۙ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ

تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو تم سب مل کر میرا برا چاہو ف۱۱۹ پھر مجھے مہلت نہ دو ف۱۲۰ میں نے اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَاؕ اِنَّ رَبِّیْ

بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب کوئی چلنے والا نہیں ف۱۲۱ جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو ف۱۲۲ بے شک میرا رب

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ

سیدھے راستہ پر ملتا ہے پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں پہنچا چکا جو تمہاری طرف

اِلَیْكُمْؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــٴًـاؕ اِنَّ

لے کر بھیجا گیا ف۱۲۳ اور میرا رب تمہاری جگہ اوروں کو لے آئے گا ف۱۲۴ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ف۱۲۵ بے شک

رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ

میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے ف۱۲۶ اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود اور اس کے

ف۱۱۶ میری دعوت سے۔ ف۱۱۷ جو تمہارے دعوے کی صحت پر دلالت کرتی اور یہ بات انہوں نے بالکل غلط اور جھوٹ کہی تھی۔ حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں جو معجزات دکھائے تھے ان سب سے مکر گئے۔ ف۱۱۸ یعنی تم جو بتوں کو برا کہتے ہو، اس لیے انہوں نے تمہیں دیوانہ کر دیا، مراد یہ ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہو یہ دیوانگی کی باتیں ہیں۔ (معاذ اللہ) ف۱۱۹ یعنی تم اور وہ جنہیں تم معبود سمجھتے ہو سب مل کر مجھے ضرر پہنچانے کی کوشش کرو۔ ف۱۲۰ مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی اور تمہاری مکاریوں کی کچھ پرواہ نہیں اور مجھے تمہاری شوکت وقوت سے کچھ اندیشہ نہیں، جن کو تم معبود کہتے ہو وہ جماد وبے جان ہیں، نہ کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر، ان کی کیا حقیقت کہ وہ مجھے دیوانہ کر سکتے۔ یہ حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جبار صاحب قوت وشوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی، اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم باوجود انتہائی عداوت اور دشمنی کے آپ کو ضرر پہنچانے سے عاجز رہی۔ ف۱۲۱ اسی میں بنی آدم اور حیوان سب آ گئے۔ ف۱۲۲ یعنی وہ سب کا مالک ہے اور سب پر غالب اور قادر ومُتَصَرِّف ہے۔ ف۱۲۳ اور حجت ثابت ہوچکی۔ ف۱۲۴ یعنی اگر تم نے ایمان سے اعراض کیا اور جو احکام میں تمہاری طرف لایا ہوں انہیں قبول نہ کیا تو اللہ تمہیں ہلاک کرے گا اور بجائے تمہارے ایک دوسری قوم کو تمہارے دیار واموال کا والی بنائے گا جو اس کی توحید کے مُعتَقِد ہوں اور اس کی عبادت کریں۔ ف۱۲۵ کیونکہ وہ اس سے پاک ہے کہ اسے کوئی ضرر پہنچ سکے لہٰذا تمہارے اعراض کا جو ضرر ہے وہ تمہیں کو پہنچے گا۔ ف۱۲۶ اور کسی کا قول و فعل اس سے مخفی نہیں۔ جب قوم ہود نصیحت پذیر نہ ہوئی تو بارگاہِ قدیرِ برحق سے ان کے عذاب کا حکم نافذ ہوا۔

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ ۙ قف

ساتھ کے مسلمانوں کو وف۱۲۷ اپنی رحمت فرما کر بچا لیا وف۱۲۸ اور انہیں وف۱۲۹ سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد ہیں وف۱۳۰

جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ

کہ اپنے رب کی آیتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے

عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا

کہنے پر چلے اور ان کے پیچھے لگی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن سن لو بے شک عاد

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

اپنے رب سے منکر ہوئے ارے دور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم

ع ۵

صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

وقف لازم

صالح کو وف۱۳۱ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو وف۱۳۲ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں وف۱۳۳ اس نے تمہیں

مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ

زمین سے پیدا کیا وف۱۳۴ اور اس میں تمہیں بسایا وف۱۳۵ تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک

رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ

میرا رب قریب ہے دعا سننے والا بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے وف۱۳۶

اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ

کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بے شک جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے ایک بڑے دھوکہ ڈالنے والے

مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ

شک میں ہیں بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے

وف۱۲۷ جن کی تعداد چار ہزار تھی۔ وف۱۲۸ اور قومِ عاد کو ہوا کے عذاب سے ہلاک کر دیا۔ وف۱۲۹ یعنی جیسے مسلمانوں کو عذابِ دنیا سے بچایا ایسے ہی آخرت کے وف۱۳۰ یہ خطاب ہے سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت کو، اور تِلْكَ اشارہ ہے قومِ عاد کی قبور و آثار کی طرف۔ مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انہیں دیکھو اور عبرت حاصل کرو۔ وف۱۳۱ بھیجا تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے وف۱۳۲ اور اس کی وحدانیت مانو وف۱۳۳ صرف وہی مستحقِ عبادت ہے کیونکہ وف۱۳۴ تمہارے جد حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمہاری نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس سے بنا کر۔ وف۱۳۵ اور زمین کو تم سے آباد کیا۔ ضحاک نے "اِسْتَعْمَرَكُمْ" کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ تمہیں طویل عمریں دیں، حتی کہ ان کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوئیں۔ وف۱۳۶ اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے، فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے، جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہو گئیں اور کہنے لگے۔

مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ قف فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ

اپنے پاس سے رحمت بخشی و۱۳۷ تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں و۱۳۸ تو تم مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ

تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ

بڑھاؤ گے و۱۳۹ اور اے میری قوم یہ اللّٰہ کا ناقہ (اونٹنی) ہے تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللّٰہ کی زمین میں

اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ

کھائے اور اسے بری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک عذاب پہنچے گا و۱۴۰ تو انھوں نے و۱۴۱ اس کی کوچیں کاٹیں (پاؤں کاٹ دیئے) تو صالح نے کہا

تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ

اپنے گھروں میں تین دن اور برت لو (فائدہ اٹھالو) و۱۴۲ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا و۱۴۳ پھر جب

اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ

ہمارا حکم آیا ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر و۱۴۴ بچالیا اور اس دن کی

يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

رسوائی سے بے شک تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا و۱۴۵

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ

تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے سن لو بے شک ثمود

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ ع وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ

اپنے رب سے منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر اور بے شک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس و۱۴۶

بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾

مژدہ لے کر آئے بولے سلام کہا و۱۴۷ سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا لے آئے و۱۴۸

و۱۳۷ حکمت و نبوت عطا کی۔ و۱۳۸ رسالت کی تبلیغ اور بت پرستی سے روکنے میں۔ و۱۳۹ یعنی مجھے تمہارے خسارے کا تجربہ اور زیادہ ہوگا۔ و۱۴۰ ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا (جس کا بیان سورۂ اعراف میں ہو چکا ہے)۔ آپ نے اللّٰہ تعالٰی سے دعا کی تو پتھر سے بحکمِ الٰہی ناقہ پیدا ہوا یہ ناقہ ان کے لیے آیت (نشانی) و معجزہ تھا۔ اس آیت میں اس ناقہ (اونٹنی) کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی آزار (تکلیف) نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب ہوگے اور مہلت نہ پاؤ گے۔ و۱۴۱ حکمِ الٰہی کی مخالفت کی اور چہار شنبہ (بدھ) کو و۱۴۲ یعنی جمعہ تک جو کچھ دنیا کا عیش کرنا ہے کرلو شنبہ (ہفتہ) کو تم پر عذاب آئے گا۔ پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے، دوسرے روز سرخ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب نازل ہو جائے گا۔ و۱۴۳ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ و۱۴۴ ان بلاؤں سے و۱۴۵ یعنی ہولناک آواز نے جس کی ہیبت سے ان کے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے۔ و۱۴۶ سادہ رو نوجوانوں کی حسین شکلوں میں حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کی پیدائش کا و۱۴۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ و۱۴۸ مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت

فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةًؕ قَالُوْا

پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری (اجنبی) سمجھا اور جی ہی جی میں ان سے ڈرنے لگا بولے

لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍؕ(۷۰) وَ امْرَاَتُهٗ قَآىٕمَةٌ فَضَحِكَتْ

ڈریے نہیں ہم قوم لوط کی طرف وف۱۴۹ بھیجے گئے ہیں اور اس کی بی بی وف۱۵۰ کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَۙ-وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ(۷۱) قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤى ءَاَلِدُ

تو ہم نے اُسے وف۱۵۱ اسحٰق کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے پیچھے وف۱۵۲ یعقوب کی وف۱۵۳ بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا

وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًاؕ-اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ(۷۲) قَالُوْۤا

اور میں بوڑھی ہوں وف۱۵۴ اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے وف۱۵۵ بے شک یہ تو اچنبھے (تعجب) کی بات ہے فرشتے بولے

اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِؕ

کیا اللہ کے کام کا اچنبھا (تعجب) کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اے اس گھر والو وف۱۵۶

اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ(۷۳) فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى

بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا پھر جب ابراہیم کا خوف زائل (دور) ہوا اور اسے خوش خبری ملی

یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍؕ(۷۴) اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ(۷۵) یٰۤاِبْرٰهِیْمُ

ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا وف۱۵۷ بے شک ابراہیم تَحَمُّل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانے والا ہے وف۱۵۸ اے ابراہیم

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات بہت ہی مہمان نواز تھے، بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے۔ اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا، آپ اس غم میں تھے، ان مہمانوں کو دیکھتے ہی آپ نے ان کے لیے کھانا لانے میں جلدی فرمائی چونکہ آپ کے یہاں گائیں بکثرت تھیں اس لیے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دسترخوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ اس کو پسند فرماتے تھے، گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنتِ ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو مزید ثواب پائیں۔ وف۱۴۹ عذاب کرنے کے لیے۔ وف۱۵۰ حضرت سارہ پسِ پردہ وف۱۵۱ اس کے فرزند وف۱۵۲ حضرت اسحٰق کے فرزند وف۱۵۳ حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام موجود تھے اس بشارت کے ضمن میں ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرتِ سارہ کی عمر اتنی دراز ہوگی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گی۔ وف۱۵۴ میری عمر نوے سے مُتجاوِز ہوچکی ہے۔ وف۱۵۵ جن کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوگئی ہے۔ وف۱۵۶ فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے لیے کیا "جائے تعجب" (تعجب کی بات) ہے! تم اُس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارقِ عادات (کرامات) اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد (مقامِ نزول) بنا ہوا ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہلِ بیت میں داخل ہیں۔ وف۱۵۷ یعنی کلام و سوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مُجادَلہ (تکرار کرنا) یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قومِ لوط کی بستیوں میں اگر پچاس ایماندار ہوں تو بھی انہیں ہلاک کرو گے؟ فرشتوں نے کہا نہیں۔ فرمایا: اگر چالیس ہوں؟ انہوں نے کہا: جب بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تیس ہوں؟ انہوں نے کہا: جب بھی نہیں۔ آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: اگر ایک مرد مسلمان موجود ہو تب ہلاک کردو گے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اس میں لوط علیہ السلام ہیں۔ اس پر فرشتوں نے کہا: ہمیں معلوم ہے جو وہاں ہیں، ہم حضرت لوط علیہ السلام کو اور ان کے گھر والوں کو بچائیں گے سوائے ان کی عورت کے۔

اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ

اس خیال میں نہ پڑ بے شک تیرے رب کا حکم آچکا اور بے شک ان پر عذاب آنے والا ہے

غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ

کہ پھیرا نہ جائے گا اور جب لوط کے پاس ہمارے فرشتے آئے وف۱۵۹ اسے ان کا غم ہوا اور ان کے سبب دل

ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ ؕ

تنگ ہوا اور بولا یہ بڑی سختی کا دن ہے وف۱۶۰ اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی آئی

وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ قَالَ یٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ

اور انہیں آگے ہی سے بُرے کاموں کی عادت پڑی تھی وف۱۶۱ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ

اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

تمہارے لیے ستھری ہیں تو اللہ سے ڈرو وف۱۶۲ اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو کیا تم میں ایک آدمی بھی

رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ

نیک چلن نہیں بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں وف۱۶۳ اور تم ضرور جانتے ہو

مَا نُرِیْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا

جو ہماری خواہش ہے بولا اے کاش مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا وف۱۶۴ فرشتے بولے

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و معاصی سے باز آنے کے لیے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے: وف۱۵۸ ان صفات سے آپ کی رِقّتِ قلب اور آپ کی رأفت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مُباحثہ کا سبب ہوئی۔ فرشتوں نے کہا: وف۱۵۹ حسین صورتوں میں۔ اور حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی ہیئت اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خباثت و بدعملی کا خیال کر کے وف۱۶۰ مروی ہے کہ ملائکہ کو حکمِ الٰہی یہ تھا کہ وہ قومِ لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک کہ حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بدعملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہ تھا! فرشتوں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی، حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عورت جو کافرہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جا کر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں ایسے خوب رُو اور حسین مہمان آئے ہیں جن کی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ وف۱۶۱ اور کچھ شرم و حیا باقی نہ رہی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے وف۱۶۲ اور اپنی بیبیوں سے تَمَتُّع (فائدہ حاصل) کرو کہ یہ تمہارے لیے حلال ہے۔ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حُسنِ اَخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور حَمِیَّت (غیرت) سیکھیں۔ وف۱۶۳ یعنی ہمیں ان کی طرف رغبت نہیں۔ وف۱۶۴ یعنی مجھے اگر تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا ایسا قبیلہ رکھتا جو میری مدد کرتا تو تم سے مقابلہ و مُقاتلہ کرتا۔ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا تھا اور اندر سے یہ گفتگو فرما رہے تھے، قوم نے چاہا کہ دیوار توڑے، فرشتوں نے آپ کا رنج و اِضطِراب دیکھا تو۔

يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ

اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وف۱۶۵ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے وف۱۶۶ تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ

اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے وف۱۶۷ سوائے تمہاری عورت کے اسے بھی وہی پہنچنا ہے جو انہیں پہنچے گا وف۱۶۸ بے شک

مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

ان کا وعدہ صبح کے وقت ہے وف۱۶۹ کیا صبح قریب نہیں پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ۬ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ ۙ

اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کردیا وف۱۷۰ اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ ع وَ اِلٰى مَدْيَنَ

جونشان کئے ہوئے تیرے رب کے پاس ہیں وف۱۷۱ اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں وف۱۷۲ اور وف۱۷۳ مدین کی طرف

النصف ع ۱۵

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا

ان کے ہم قوم شعیب کو وف۱۷۴ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں وف۱۷۵ اور

تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

ناپ اور تول میں کمی نہ کرو بے شک میں تمہیں آسودہ حال (مالدار وخوشحال) دیکھتا ہوں وف۱۷۶ اور مجھے تم پر

وف۱۶۵ تمہارا پایہ مضبوط ہے، ہم ان لوگوں کو عذاب کرنے کے لیے آئے ہیں تم دروازہ کھول دو اور ہمیں اور انہیں چھوڑ دو۔ وف۱۶۶ اور تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ حضرت نے دروازہ کھول دیا، قوم کے لوگ مکان میں گھس آئے۔ حضرت جبریل نے بحکمِ الٰہی اپنا بازو ان کے منہ پر مارا سب اندھے ہوگئے اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان سے نکل کر بھاگے، انہیں راستہ نظر نہیں آتا تھا اور یہ کہتے جاتے تھے: ہائے ہائے لوط کے گھر میں بڑے جادوگر ہیں، انہوں نے ہمیں جادو کردیا۔ فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا: وف۱۶۷ اس طرح آپ کے گھر کے تمام لوگ چلے جائیں۔ وف۱۶۸ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا: یہ عذاب کب ہوگا؟ حضرت جبریل نے کہا: وف۱۶۹ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اس سے جلدی چاہتا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: وف۱۷۰ یعنی الٹ دیا اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے قومِ لوط کے شہر جس طبقۂ زمین پر تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے، اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا، پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کرکے پلٹا وف۱۷۱ ان پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے۔ قتادہ نے کہا کہ ان پر سرخ خطوط تھے۔ حسن وسدی کا قول ہے کہ ان پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی اس کا نام اس پتھر پر لکھا تھا۔ وف۱۷۲ یعنی اہلِ مکہ سے۔ وف۱۷۳ ہم نے بھیجا باشندگانِ شہر وف۱۷۴ آپ نے اپنی قوم سے وف۱۷۵ پہلے تو آپ نے توحید وعبادت کی ہدایت فرمائی کہ وہ تمام امور میں سب سے اہم ہے۔ اس کے بعد جن عاداتِ قبیحہ میں وہ مبتلا تھے اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا۔ وف۱۷۶ ایسے حال میں آدمی کو چاہئے کہ نعمت کی شکر گزاری کرے اور دوسروں کو اپنے مال سے فائدہ پہنچائے نہ کہ ان کے حقوق میں کمی کرے ایسی حالت میں اس خیانت کی عادت سے اندیشہ ہے کہ کہیں اس نعمت سے محروم نہ کردیئے جاؤ۔

عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ﴿۸۴﴾ وَ یٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ

گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے و۱۷۷ اور اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور

لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۸۵﴾

لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو

بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ۬ وَ مَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿۸۶﴾

اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں یقین ہو و۱۷۸ اور میں کچھ تم پر نگہبان نہیں و۱۷۹

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ

بولے اے شعیب کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں و۱۸۰ یا

نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ یٰقَوْمِ

اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں و۱۸۱ ہاں جی تمہیں بڑے عقل مند نیک چلن ہو کہا اے میری قوم

اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ رَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ

بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں و۱۸۲ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے اچھی روزی دی و۱۸۳

وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ

اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ اس کا خلاف کرنے لگوں و۱۸۴ میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی

مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾

چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں

و۱۷۷ کہ جس سے کسی کو رہائی میسّر نہ ہو اور سب کے سب ہلاک ہو جائیں، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس دن کے عذاب سے عذابِ آخرت مراد ہو۔ و۱۷۸ یعنی مالِ حرام ترک کرنے کے بعد حلال جس قدر بھی بچے وہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے۔ و۱۷۹ کہ تمہارے افعال پر دار و گیر (مؤاخذہ) کروں۔ علماء نے فرمایا کہ بعض انبیاء کو حرب (جہاد و قتال) کی اجازت تھی جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان علیہم السلام وغیرہم، بعض وہ تھے جنہیں حرب (قتال) کا حکم نہ تھا، حضرت شعیب علیہ السلام انہیں میں سے ہیں، تمام دن وعظ فرماتے اور شب تمام نماز میں گزارتے، قوم آپ سے کہتی کہ اس نماز سے آپ کو کیا فائدہ؟ آپ فرماتے: نماز خوبیوں کا حکم دیتی ہے برائیوں سے منع کرتی ہے، تو اس پر وہ تمسخر سے (مذاق اڑاتے ہوئے) یہ کہتے جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔ و۱۸۰ بت پرستی نہ کریں۔ و۱۸۱ مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال کے مختار ہیں، چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔ و۱۸۲ بصیرت و ہدایت پر و۱۸۳ یعنی نبوت و رسالت یا مالِ حلال اور ہدایت و معرفت، تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں تمہیں بت پرستی اور گناہوں سے منع نہ کروں کیونکہ انبیاء اسی لیے بھیجے جاتے ہیں۔ و۱۸۴ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے حلیم و رشید ہونے کا اعتراف کیا تھا اور ان کا یہ کلام استہزاء (مذاق) نہ تھا بلکہ مدعا یہ تھا کہ آپ باوجود حلم و کمال عقل کے ہم کو اپنے مال میں اپنے حسبِ مرضی تصرف کرنے سے کیوں منع فرماتے ہیں؟ اس کا جواب جو حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ جب تم میرے کمالِ عقل کے معترف ہو تو تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے اپنے

وَ يٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْۤ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ

اور اے میری قوم تمہیں میری ضد یہ نہ کموادے (برا کام کرادے) کہ تم پر پڑے جو پڑا تھا نوح کی قوم یا

قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَ اسْتَغْفِرُوْا

ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر اور لوط کی قوم تو کچھ تم سے دور نہیں ف۱۸۵ اور اپنے رب سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا

معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب

نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًاۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ

ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمہاری بہت سی باتیں اور بے شک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ف۱۸۶ اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا ف۱۸۷

لَرَجَمْنٰكَ٘ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ

تو ہم نے تمہیں پتھراؤ کردیا ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمہیں عزت نہیں کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ

مِّنَ اللّٰهِؕ وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّاؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اللہ سے زیادہ ہے ف۱۸۸ اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ف۱۸۹ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے

مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَۙ

بس میں ہے اور اے قوم تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا (جاننا) چاہتے ہو

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ مَنْ هُوَ كَاذِبٌؕ وَ ارْتَقِبُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ

کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے ف۱۹۰ اور انتظار کرو ف۱۹۱ میں بھی تمہارے ساتھ

رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

انتظار میں ہوں اور جب ف۱۹۲ ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر

لیے جو بات پسند کی ہے وہ وہی ہوگی جو سب سے بہتر ہو اور وہ خدا کی توحید اور ناپ تول میں ترکِ خیانت ہے، میں اس کا پابندی سے عامل ہوں تو تمہیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہی طریقہ بہتر ہے۔ ف۱۸۵ انہیں کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے نہ وہ کچھ دور کے رہنے والے تھے تو ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔ ف۱۸۶ کہ اگر ہم آپ کے ساتھ کچھ زیادتی کریں تو آپ میں مدافعت کی طاقت نہیں۔ ف۱۸۷ جو دین میں ہمارا موافق ہے اور جس کو ہم عزیز رکھتے ہیں۔ ف۱۸۸ کہ اللہ کے لیے تو تم میرے قتل سے باز نہ رہے اور میرے کنبہ کی وجہ سے باز رہے اور تم نے اللہ کے نبی کا تو احترام نہ کیا اور کنبے کا احترام کیا۔ ف۱۸۹ اور اس کے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی۔

ف۱۹۰ اپنے دعاوی (دعووں) میں یعنی تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم اور عذابِ الٰہی سے شقی کی شقاوت (بد بخت کی بدبختی) ظاہر ہو جائے گی۔

ف۱۹۱ عاقبتِ امر اور انجام کار کا۔ ف۱۹۲ ان کے عذاب اور ہلاک کے لیے۔

مِّنَّا ۚ وَ اَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۙ﴿۹۴﴾

بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا و۱۹۳ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے

كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۠﴿۹۵﴾ وَ لَقَدْ

گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دور ہوں مدین جیسے دور ہوئے ثمود و۱۹۴ اور بے شک

ع ۸/۱۲/۸

اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴿۹۶﴾ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىِٕهٖ

ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں و۱۹۵ اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا

فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ مَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ ﴿۹۷﴾ یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ

تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے و۱۹۶ اور فرعون کا کام راستی (درست و دیانتداری) کا نہ تھا و۱۹۷ اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے

الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ

دن تو انھیں دوزخ میں لا اتارے گا و۱۹۸ اور وہ کیا ہی برا گھاٹ اترنے کا اور ان کے پیچھے پڑی اس جہان میں

لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی

لعنت اور قیامت کے دن و۱۹۹ کیا ہی برا انعام جو انھیں ملا یہ بستیوں و۲۰۰ کی خبریں ہیں

نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآىِٕمٌ وَّ حَصِیْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ ظَلَمُوْۤا

کہ ہم تمہیں سناتے ہیں و۲۰۱ ان میں کوئی کھڑی ہے و۲۰۲ اور کوئی کٹ گئی و۲۰۳ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ خود انھوں نے و۲۰۴

اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

اپنا برا کیا تو ان کے معبود جنھیں و۲۰۵ اللہ کے سوا پوجتے تھے ان کے کچھ کام نہ

و۱۹۳ حضرت جبریل علیہ السلام نے ہیبت ناک آواز سے کہا: "مُوْتُوْا جَمِیْعًا" سب مرجاؤ! اس آواز کی دہشت سے ان کے دم نکل گئے اور سب مرگئے۔ و۱۹۴ اللہ کی رحمت سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ کبھی دو امتیں ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز حضرت شعیب وصالح علیہما السلام کی امتوں کے لیکن قوم صالح کو ان کے نیچے سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قوم شعیب کو اوپر سے۔ و۱۹۵ یعنی معجزات و۱۹۶ اور کفر میں مبتلا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔ و۱۹۷ وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونے کے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستم گاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے، وہ کہاں اور خدائی کہاں! اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ رُشد وحقانیت تھی، آپ کی سچائی کی دلیلیں، آیات ظاہرہ ومعجزات باہرہ (صاف صاف آیتیں اور زبردست معجزات) وہ لوگ مُعائنہ کرچکے تھے، پھر بھی انہوں نے آپ کی اتباع سے منہ پھیرا اور ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دنیا میں کفر وضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں ان کا امام ہوگا اور و۱۹۸ جیسا کہ انہیں دریائے نیل میں لا ڈالا تھا۔ و۱۹۹ یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون۔ و۲۰۰ یعنی گزری ہوئی امتوں و۲۰۱ کہ تم اپنی امت کو ان کی خبریں دو تاکہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں، ان بستیوں کی حالت کھیتیوں کی طرح ہے کہ و۲۰۲ اس کے مکانوں کی دیواریں موجود ہیں، کھنڈر پائے جاتے ہیں، نشان باقی ہیں جیسے کہ عاد وثمود کے دیار (بستیاں)۔ و۲۰۳ یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام ونشان ہوگئی اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا جیسے کہ قوم نوح علیہ السلام کے دیار۔ و۲۰۴ کفر ومعاصی کا ارتکاب کر کے و۲۰۵ جہل وگمراہی سے

شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَ مَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ

آئے ف۲۰۶ جب تمہارے رب کا حکم آیا اور ان ف۲۰۷ سے انہیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ ہے

رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ

تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بےشک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے ف۲۰۸ بےشک

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ

اس میں نشانی ف۲۰۹ ہے اس کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے وہ دن ہے جس میں سب لوگ ف۲۱۰

النَّاسُ وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿۱۰۴﴾

اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے ف۲۱۱ اور ہم اسے ف۲۱۲ پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لیے ف۲۱۳

یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا

جب وہ دن آئے گا کوئی بے حکم خدا بات نہ کرے گا ف۲۱۴ تو ان میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی خوش نصیب ف۲۱۵ تو

الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ ۙ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح رینکیں (چیخیں چلائیں) گے وہ اس میں رہیں گے

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ

جب تک آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۶ بےشک تمہارا رب

لِّمَا یُرِیْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ

جب جو چاہے کرے اور وہ جو خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک

السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۷ یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی

ف۲۰۶ اور ایک شمہ (تھوڑا سا بھی) عذاب دفع نہ کر سکے۔ ف۲۰۷ بتوں اور جھوٹے معبودوں ف۲۰۸ تو ہر ظالم کو چاہیے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے۔ ف۲۰۹ عبرت و نصیحت ف۲۱۰ اگلے پچھلے حساب کے لیے ف۲۱۱ جس میں آسمان والے اور زمین والے سب حاضر ہوں گے۔ ف۲۱۲ یعنی روزِ قیامت کو ف۲۱۳ یعنی جو مدت ہم نے بقائے دنیا کے لیے مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک۔ ف۲۱۴ تمام خلق ساکت ہوگی، قیامت کا دن بہت طویل ہوگا، اس میں اَحوال مختلف ہوں گے، بعض احوال میں تو شدتِ ہیبت سے کسی کو بے اذنِ الٰہی بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض احوال میں اذن دیا جائے گا کہ لوگ اذن (اجازت) سے کلام کریں گے اور بعض احوال میں ہول و دہشت کم ہوگی اس وقت لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔ ف۲۱۵ شقیق بلخی قدس سرہٗ نے فرمایا: سعادت کی پانچ علامتیں ہیں: (۱) دل کی نرمی (۲) کثرتِ گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) امیدوں کا کوتاہ ہونا (۵) حیا۔ اور بدبختی کی علامتیں بھی پانچ چیزیں ہیں: (۱) دل کی سختی (۲) آنکھ کی خشکی یعنی عدمِ گریہ (نہ رونا) (۳) دنیا کی رغبت (۴) دراز امیدیں (۵) بے حیائی۔ ف۲۱۶ اتنا اور

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

تو اے سننے والے دھوکے میں نہ پڑ اس سے جسے یہ کافر پوجتے ہیں ف۲۱۸ یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع وَ لَقَدْ

ان کے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۱۹ اور بے شک ہم ان کا حصہ انہیں پورا پھیر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بے شک

ع ۹ ۱۴ ۹

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ف۲۲۰ تو اس میں پھوٹ پڑ گئی ف۲۲۱ اگر تمہارے رب کی ایک بات ف۲۲۲ پہلے نہ ہوچکی ہوتی

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ

تو جبھی ان کا فیصلہ کر دیا جاتا ف۲۲۳ اور بے شک وہ اس کی طرف سے ف۲۲۴ دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں ف۲۲۵ اور بے شک جتنے ہیں ف۲۲۶ ایک ایک کو

رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَ

تمہارا رب اس کا عمل پورا بھر دے گا اسے ان کے کاموں کی خبر ہے ف۲۲۷ تو قائم رہو ف۲۲۸ جیسا تمہیں حکم ہے اور

مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا

جو تمہارے ساتھ رجوع لایا ہے ف۲۲۹ اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف

اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ

نہ جھکو ف۲۳۰ کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں ف۲۳۱

زیادہ رہیں گے اور اس زیادتی کی کوئی انتہا نہیں تو معنی یہ ہوئے کہ ہمیشہ رہیں گے، کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے۔ (جلالین) ف۲۱۷ اتنا اور زیادہ رہیں گے۔ اس زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے ہمیشگی مراد ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ف۲۱۸ بیشک یہ اس بت پرستی پر عذاب دیئے جائیں گے جیسے کہ پہلی امتیں مبتلائے عذاب ہوئیں۔ ف۲۱۹ اور تمہیں معلوم ہو چکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا۔ ف۲۲۰ یعنی توریت۔ ف۲۲۱ بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ ف۲۲۲ کہ ان کے حساب میں جلدی نہ فرمائے گا، مخلوق کے حساب وجزا کا دن روزِ قیامت ہے۔ ف۲۲۳ اور دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب کئے جاتے۔ ف۲۲۴ یعنی آپ کی امت کے کفار قرآن کریم کی طرف سے۔ ف۲۲۵ جس نے ان کی عقلوں کو حیران کر دیا ہے۔ ف۲۲۶ تمام خلق، تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے روز قیامت ف۲۲۷ اس پر کچھ مخفی نہیں۔ اس میں نیکوں اور تصدیق کرنے والوں کے لیے تو بشارت ہے کہ وہ نیکی کی جزا پائیں گے اور کافروں اور تکذیب کرنے والوں کے لیے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے۔ ف۲۲۸ اپنے رب کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر ف۲۲۹ اور اس نے تمہارا دین قبول کیا ہے، وہ دین وطاعت پر قائم رہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے۔ فرمایا: ''اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ'' کہہ اور قائم رہ۔ ف۲۳۰ ''کسی کی طرف جھکنا'' اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں، ابوالعالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو۔ سُدِّی نے کہا: ان کے ساتھ مُداہنت (باوجودِ قدرت ان کے سامنے دین میں بلپلا پن اختیار) نہ کرو۔ قتادہ نے کہا: مشرکین سے نہ ملو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مَوَدَّت (پیار) ومحبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔ ف۲۳۱ کہ تمہیں اس کے عذاب سے بچا سکے۔ یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے رسم وراہ میل ومحبت رکھیں اور اسی سے ان کا حال قیاس کرنا چاہئے جو خود ظالم ہیں۔

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ

پھر مدد نہ پاؤ گے اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں ف۲۳۲ اور کچھ رات کے حصوں میں ف۲۳۳ بے شک

الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ ۚ وَ اصْبِرْ فَاِنَّ

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ف۲۳۴ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو اور صبر کرو کہ

اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم میں سے اگلی سنگتوں (قوموں) میں ف۲۳۵ ایسے جن میں

اُولُوْا بَقِیَّةٍ یَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا

بھلائی کا کچھ حصہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے ف۲۳۶ ہاں ان میں تھوڑے تھے وہی جن کو ہم نے نجات

مِنْهُمْ ۚ وَ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِیْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَ

دی ف۲۳۷ اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا ف۲۳۸ اور وہ گنہگار تھے اور

مَا كَانَ رَبُّكَ لِیُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ لَوْ شَآءَ

تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک کردے اور ان کے لوگ اچھے ہوں اور اگر

رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۙ اِلَّا مَنْ

تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا ف۲۳۹ اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے ف۲۴۰ مگر جن

رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ

پر تمہارے رب نے رحم کیا ف۲۴۱ اور لوگ اسی لیے بنائے ہیں ف۲۴۲ اور تمہارے رب کی بات پوری ہوچکی کہ بے شک ضرور جہنم بھر دوں گا

ف۲۳۲ دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے۔ صبح کی نماز "فجر" اور شام کی نماز "ظہر و عصر" ہیں۔ ف۲۳۳ اور رات کے حصوں کی نمازیں "مغرب و عشاء" ہیں۔ ف۲۳۴ نیکیوں سے مراد یا یہی پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھنا۔ مسئلہ: آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استغفار یا اور کچھ۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو ان کے درمیان واقع ہوں جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے۔ شانِ نزول: ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لیے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: نہیں، سب کے لیے۔ ف۲۳۵ یعنی پہلی امتوں میں جو ہلاک کی گئیں۔ ف۲۳۶ معنی یہ ہیں کہ ان امتوں میں ایسے اہلِ خیر نہیں ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے اور گناہوں سے منع کرتے اسی لیے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ ف۲۳۷ وہ انبیاء پر ایمان لائے، ان کے احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد سے روکتے رہے۔ ف۲۳۸ اور تَنَعُّم و تَلَذُّذ (عیش و لذات) اور خواہشات و شہوات کے عادی ہو گئے اور کفر و معاصی میں ڈوبے رہے۔ ف۲۳۹ تو سب ایک دین پر ہوتے ف۲۴۰ کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر۔ ف۲۴۱ وہ دینِ حق پر

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ

جنوں اور آدمیوں کو ملا کر ۲۴۳ اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں

مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں ۲۴۴ اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا ۲۴۵ اور مسلمانوں کو

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا

پند و نصیحت ۲۴۶ اور کافروں سے فرماؤ تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ۲۴۷ ہم اپنا

عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ

کام کرتے ہیں ۲۴۸ اور راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ۲۴۹ اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور

الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ

زمین کے غیب ۲۵۰ اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی کرو اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

تمہارے کاموں سے غافل نہیں

آیاتها ۱۱۱ | ۱۲ سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ ۵۳ | رکوعاتها ۱۲

سورۂ یوسف مکیہ ہے، اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ ۫ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ۲ بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا

متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کریں گے۔ ۲۴۲ یعنی اختلاف والے اختلاف کے لیے اور رحمت والے اتفاق کے لیے۔ ۲۴۳ کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہوں گے۔ ۲۴۴ اور انبیاء کے حال اور ان کی امتوں کے سلوک دیکھ کر آپ کو اپنی قوم کی ایذاء کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو۔ ۲۴۵ اور انبیاء اور ان کی امتوں کے تذکرے واقع کے مطابق بیان ہوئے جو دوسری کتابوں اور دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں یعنی جو واقعات بیان فرمائے گئے وہ حق بھی ہیں۔ ۲۴۶ بھی کہ گزری ہوئی امتوں کے حالات اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ ۲۴۷ عنقریب اس کا نتیجہ پالو گے۔ ۲۴۸ جس کا ہمیں ہمارے رب نے حکم دیا۔ ۲۴۹ تمہارے انجام کار کی۔ ۲۵۰ اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا۔ ۱ سورۂ یوسف مکیہ ہے اس میں بارہ رکوع اور ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حرف ہیں۔ شانِ نزول: علماءِ یہود نے اشرافِ عرب سے کہا تھا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کرو کہ اولادِ حضرت یعقوب ملکِ شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور ان کے وہاں جا کر آباد ہونے کا کیا سبب ہوا اور حضرت یوسف علیہ

تَعْقِلُوْنَ ۝۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ

کہ تم سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں وٓ اس لیے کہ ہم نے تمہاری طرف

هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝۳ اِذْ قَالَ یُوْسُفُ

اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی یاد کرو جب یوسف نے

لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ

اپنے باپ وٓ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں

لِیْ سٰجِدِیْنَ ۝۴ قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا

اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا وٓ کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا وٓ کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال

لَكَ كَیْدًا ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝۵ وَ كَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ

چلیں گے وٓ بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے وٓ اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا وٓ

الصلوٰۃ والتسلیمات کا واقعہ کیا ہے؟ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔ وٓ جس کا اعجاز ظاہر اور مِنْ عِنْدِاللّٰہ (اللّٰہ کی طرف سے) ہونا واضح اور معانی اہلِ علم کے نزدیک غیر مُشتبہ ہیں اور اس میں حلال و حرام حدود و احکام صاف بیان فرمائے گئے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں متقدمین کے احوال روشن طور پر مذکور ہیں اور حق و باطل کو ممتاز کر دیا گیا ہے۔ وٓ جو بہت سے عجائب و غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دنیا کے بہت فوائد اور سلاطین و رعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائص اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے تجاوز کرنے کا نفیس بیان ہے، جس سے سننے والے میں نیک سیرتی اور پاکیزہ خصائل پیدا ہوتے ہیں۔ صاحبِ بحرُ الحقائق نے کہا کہ اس بیان کا احسن ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ قصہ انسان کے احوال کے ساتھ کمال مُشابہت رکھتا ہے، اگر یوسف سے دل کو اور یعقوب سے روح کو اور راحیل سے نفس کو، برادرانِ یوسف سے قوی حواس کو تعبیر کیا جائے اور تمام قصہ کو انسانوں کے حالات سے مُطابقت دی جائے چنانچہ انہوں نے وہ مطابقت بیان بھی کی ہے جو یہاں بنظرِ اختصار درج نہیں کی جاسکتی۔ وٓ حضرت یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام وٓ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں، ان سب نے آپ کو سجدہ کیا۔ یہ خواب شبِ جمعہ کو دیکھا، یہ رات شبِ قدر تھی۔ ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ، آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے۔ سُدِّی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لیے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقۃً سجدہ ہی مراد ہے کیونکہ اُس زمانہ میں سلام کی طرح سجدۂ تحیت (تعظیمی سجدہ) تھا۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ محبت تھی اس لیے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے اس لیے جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے وٓ کیونکہ وہ اس کی تعبیر کو سمجھ لیں گے۔ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت کے لیے برگزیدہ فرمائے گا اور دارَین کی نعمتیں اور شرف عنایت کرے گا اس لیے آپ کو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپ نے فرمایا: وٓ اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تدبیر سوچیں گے۔ وٓ ان کو کید و حسد پر ابھارے گا۔ اس میں ایما (اشارہ) ہے کہ برادرانِ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایذا و ضرر پر اقدام کریں گے تو اس کا سبب وسوسۂ شیطان ہوگا۔ (خازن) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: رسول کریم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: اچھا خواب اللّٰہ کی طرف سے ہے، چاہیے کہ اسکو محبّت سے بیان کیا جاوے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہیے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور یہ پڑھے: ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْیَا“ وٓ اجتبا یعنی اللّٰہ

وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ

اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا ف۱۰ اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے

يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

گھر والوں پر ف۱۱ جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی ف۱۲ بے شک تیرا رب

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦﴾ ع لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآىٕلِيْنَ ﴿٧﴾ اِذْ

ع۱

علم و حکمت والا ہے بے شک یوسف اور اس کے بھائیوں میں ف۱۳ پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ف۱۴ جب

قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا

بولے ف۱۵ کہ ضرور یوسف اور اس کا بھائی ف۱۶ ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ف۱۷ بے شک ہمارے باپ

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۚۖ ﴿٨﴾ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ

صراحۃً ان کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ف۱۸ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ ف۱۹ کہ تمہارے باپ کا منہ صرف تمہاری ہی

تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا یعنی چن لینا، اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیضِ ربانی کے ساتھ مخصوص کرے جس سے اس کو طرح طرح کے کرامات وکمالات بے سعی ومحنت حاصل ہوں۔ یہ مرتبہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے اور ان کی بدولت ان کے مقربین، صدیقین وشہداء وصالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کئے جاتے ہیں۔ **ف۱۰** علم وحکمت عطا کرے گا اور کتبِ سابقہ اور اَحادیث انبیاء کے غوامض کشف (بھید ظاہر) فرمائے گا اور مفسرین نے اس سے تعبیرِ خواب بھی مراد لی ہے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام تعبیرِ خواب کے بڑے ماہر تھے۔ **ف۱۱** نبوت عطا فرما کر، جو اعلیٰ مناصب میں سے ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر (کمتر) ہیں اور سلطنتیں دے کر دین ودنیا کی نعمتوں سے سرفراز کر کے۔ **ف۱۲** کہ انہیں نبوت عطا فرمائی۔ بعض مفسرین نے فرمایا: اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو نارِ نمرود سے خلاصی دی اور اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسحٰق علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یعقوب اور اَسباط عنایت کئے۔ **ف۱۳** حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کی پہلی بی بی لیا بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں، ان سے آپ کے چھ فرزند ہوئے: رُوبیل، شمعون، لاوی، یہوذا، زبولون، یشجر اور چار بیٹے حرم (باندیوں) سے ہوئے: دان، نفتالی، جاد، آشر، ان کی مائیں زُلفہ اور بلہہ۔ "لیا" کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی بہن راحیل سے نکاح فرمایا، ان سے دو فرزند ہوئے: یوسف، بنیامین۔ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے ہیں۔ انہیں کو "اسباط" کہتے ہیں۔ **ف۱۴** پوچھنے والوں سے یہود مراد ہیں جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا حال اور اولادِ حضرت یعقوب علیہ السلام کے خطۂ کنعان سے سرزمینِ مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا۔ جب سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے ان کو توریت کے مطابق پایا تو انہیں حیرت ہوئی کہ سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کتابیں پڑھنے اور علماء واَحبار کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اس قدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے! یہ دلیل ہے کہ آپ ضرور نبی ہیں اور قرآن پاک ضرور وحیٔ الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمِ قدس سے مشرف فرمایا، علاوہ بریں اس واقعہ میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں اور حکمتیں ہیں۔ **ف۱۵** برادرانِ حضرت یوسف **ف۱۶** حقیقی بنیامین **ف۱۷** قوی ہیں، زیادہ کام آسکتے ہیں، زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے ہیں کیا کام کر سکتے ہیں؟ **ف۱۸** اور یہ بات ان کے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ کا ان کی صغر سنی میں انتقال ہو گیا اس لیے وہ مزید شفقت ومحبت کے مورد (مستحق) ہوئے اور ان میں رُشد ونجابت (بزرگی) کی وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں۔ یہ سبب ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت ہے۔ یہ سب باتیں خیال میں نہ لا کر انہیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انہوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ اِلتفات ہو۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلسِ مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگو نے مشورہ اس طرح ہوئی **ف۱۹** آبادیوں سے دور۔

اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَآىٕلٌ مِّنْهُمْ لَا

طرف رہے ف۲۰ اور اس کے بعد پھر نیک ہوجانا ف۲۱ ان میں ایک کہنے والا ف۲۲ بولا

تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ

یوسف کو مارو نہیں ف۲۳ اور اسے اندھے (گہرے تاریک) کنویں میں ڈال دو کہ کوئی راہ چلتا اسے آکر لے جائے ف۲۴

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ

اگر تمہیں کرنا ہے ف۲۵ بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اس کے

لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

خیرخواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے ف۲۶ اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں ف۲۷

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ

بولا بے شک مجھے رنج دے گا کہ تم اسے لے جاؤ ف۲۸ اور ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھالے ف۲۹ اور تم

عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَىٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا

اس سے بے خبر رہو ف۳۰ بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی

لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ

مَصرف (کام) کے نہیں ف۳۱ پھر جب اسے لے گئے ف۳۲ اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے (تاریک گہرے) کنویں میں ڈال دیں ف۳۳

بس یہی صورتیں ہیں جن سے ف۲۰ اور انہیں فقط تمہاری ہی محبت ہو اور کی نہیں۔ ف۲۱ اور توبہ کرلینا۔ ف۲۲ یعنی یہوذا یا روبیل۔ ف۲۳ کیونکہ قتل گناہِ عظیم ہے۔ ف۲۴ یعنی کوئی مسافر وہاں گزرے اور کسی ملک کو انہیں لے جائے، اس سے بھی غرض حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظرِ عنایت اس طرح ان پر ہوگی۔ ف۲۵ اس میں اشارہ ہے کہ چاہئے تو یہ کہ کچھ بھی نہ کرو لیکن اگر تم نے ارادہ ہی کرلیا ہے تو بس اتنے ہی پر اکتفا کرو۔ چنانچہ سب اس پر متفق ہوگئے اور اپنے والد سے ف۲۶ یعنی تفریح کے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں مثل شکار اور تیر اندازی وغیرہ کے۔ ف۲۷ ان کی پوری نگہداشت رکھیں گے۔ ف۲۸ کیونکہ ان کی ایک ساعت کی جدائی گوارا نہیں ہے۔ ف۲۹ کیونکہ اس سرزمین میں بھیڑیے اور درندے بہت ہیں۔ ف۳۰ اور اپنی سیر و تفریح میں مشغول ہوجاؤ۔ ف۳۱ لہٰذا انہیں ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔ تقدیرِ الٰہی یونہی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور وقتِ روانگی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص جو حریرِ جنت (جنتی ریشم) کی تھی اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے اتار کر آگ میں ڈالا گیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ قمیص آپ کو پہنائی تھی، وہ قمیص مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو اور ان سے ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی، وہ قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی۔ ف۳۲ اس طرح کہ جب تک حضرت یعقوب علیہ السلام انہیں دیکھتے رہے وہاں تک تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر سوار کئے ہوئے عزت و آرام کے ساتھ لے گئے، جب دور نکل گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے غائب ہوگئے تو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے پٹکا اور دلوں میں جو عداوت تھی وہ ظاہر ہوئی، جس کی طرف جاتے تھے وہ مارتا تھا اور طعنے دیتا تھا اور خواب جو کسی طرح انہوں نے سن پایا تھا اس پر تشنیع کرتے تھے اور کہتے تھے اپنے خواب کو بلا وہ اب تجھے ہمارے ہاتھوں سے چھٹائے (چھڑائے)۔ جب سختیاں حد کو پہنچیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہوذا سے کہا: خدا سے ڈر! اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک! یہوذا نے اپنے بھائیوں

وَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَجَآءُوْۤ

اور ہم نے اسے وحی بھیجی ف۳۴ کہ ضرور تو انہیں ان کا یہ کام جتا دے گا ف۳۵ ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ف۳۶ اور رات ہوئے

اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ ؕ قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا

اپنے باپ کے پاس روتے آئے ف۳۷ بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے نکل گئے ف۳۸ اور یوسف کو

یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا

اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ

صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

ہم سچے ہوں ف۳۹ اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے ف۴۰ کہا بلکہ تمہارے دلوں نے

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے ف۴۱ تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو ف۴۲ اور

سے کہا کہ تم نے مجھ سے کیا عہد کیا تھا؟ یاد کرو، قتل کی نہیں ٹھہری تھی، تب وہ ان حرکتوں سے باز آئے۔ ف۳۳ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ یہ کنواں کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالیٔ بیت المقدس (بیت المقدس کے اردگرد) یا سرزمینِ اُردن میں واقع تھا۔ اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر، قمیص اتار کر، کنوئیں میں چھوڑا، جب وہ اس کی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسی چھوڑ دی تاکہ آپ پانی میں گر کر ہلاک ہو جائیں۔ حضرت جبریلِ امین بحکمِ الٰہی پہنچے اور انہوں نے آپ کو ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنوئیں میں تھا اور آپ کے ہاتھ کھول دیئے اور روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قمیص جو تعویذ بنا کر آپ کے گلے میں ڈال دیا تھا وہ کھول کر آپ کو پہنا دیا، اس سے اندھیرے کنوئیں میں روشنی ہوگئی۔ سبحان اللہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبارک اجسادِ شریفہ میں کیا برکت ہے کہ ایک قمیص جو اس بابرکت بدن سے مَس ہوا اس نے اندھیرے کنویں کو روشن کر دیا۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ ملبوسات اور آثارِ مقبولانِ حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سنت ہے۔ ف۳۴ بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام کے بطریقِ الہام کہ آپ غمگین نہ ہوں ہم آپ کو عمیق چاہ (گہرے کنویں) سے بلند جاہ (بلند مرتبے) پر پہنچائیں گے اور تمہارے بھائیوں کو حاجت مند بنا کر تمہارے پاس لائیں گے اور انہیں تمہارے زیرِ فرمان کریں گے اور ایسا ہوگا۔ ف۳۵ جو انہوں نے اس وقت تمہارے ساتھ کیا۔ ف۳۶ کہ تم یوسف ہو۔ کیونکہ اس وقت آپ کی شان ایسی رفیع ہوگی، آپ اس مسندِ سلطنت وحکومت پر ہوں گے کہ وہ آپ کو نہ پہچانیں گے۔ الحاصل برادرانِ یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال کر واپس ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص جو اتار لیا تھا اس کو ایک بکری کے بچے کے خون میں رنگ کر ساتھ لے لیا۔ ف۳۷ جب مکان کے قریب پہنچے ان کے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے میرے فرزندو! کیا تمہیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں؟ ف۳۸ یعنی ہم آپس میں ایک دوسرے سے دوڑ کرتے تھے کہ کون آگے نکلے اس دوڑ میں ہم دور نکل گئے ف۳۹ کیونکہ نہ ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ایسی دلیل وعلامت ہے جس سے ہماری راست گوئی (سچائی) ثابت ہو۔ ف۴۰ اور قمیص کو پھاڑنا بھول گئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام وہ قمیص اپنے چہرہ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا: عجب طرح کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو کھا تو گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک بھیڑیا پکڑ لائے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ بھیڑیا ہے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھایا ہے آپ نے اس بھیڑیے سے دریافت فرمایا: وہ بحکمِ الٰہی گویا ہو کر کہنے لگا: حضور نہ میں نے آپ کے فرزند کو کھایا اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی بھیڑیا ایسا کر سکتا ہے۔ حضرت نے اس بھیڑیے کو چھوڑ دیا اور بیٹوں سے ف۴۱ اور واقعہ اس کے خلاف ہے۔ ف۴۲ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تین روز کنویں میں رہے، اس کے بعد اللہ نے انہیں اس سے نجات عطا فرمائی۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا

اور ایک قافلہ آیا وا۴۳ انہوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا وا۴۴ تو اس نے اپنا ڈول ڈالا وا۴۵ بولا آہا کیسی خوشی کی بات ہے یہ تو

غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ

ایک لڑکا ہے اور اسے ایک پونجی بنا کر چھپالیا وا۴۶ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور بھائیوں نے اسے کھوٹے

بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَقَالَ

داموں گنتی کے روپوں پر بیچ ڈالا وا۴۷ اور انہیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی وا۴۸ اور مصر کے

الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ

جس شخص نے اسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا وا۴۹ انہیں عزت سے رکھ وا۵۰ شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے وا۵۱

اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ

یا ان کو ہم بیٹا بنالیں وا۵۲ اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ (رہنے کو ٹھکانا) دیا اور اس لیے کہ اسے

تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

باتوں کا انجام سکھائیں وا۵۳ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی

وا۴۳ جو مدین سے مصر کی طرف جارہا تھا وہ راستہ بہک کر اس جنگل میں آپڑا جہاں آبادی سے بہت دور یہ کنواں تھا اور اس کا پانی کھاری تھا مگر حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے میٹھا ہوگیا، جب وہ قافلہ والے اس کنویں کے قریب اترے تو وا۴۴ جس کا نام مالک بن ذُعر خزاعی تھا، یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا، جب وہ کنویں پر پہنچا وا۴۵ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے وہ ڈول پکڑلیا اور اس میں لٹک گئے، مالک نے ڈول کھینچا، آپ باہر تشریف لائے، اس نے آپ کا حُسنِ عالم افروز دیکھا تو نہایت خوشی میں آکر اپنے یاروں کو مژدہ دیا وا۴۶ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جو اس جنگل میں اپنی بکریاں چراتے تھے وہ دیکھ بھال رکھتے تھے آج جو انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں نہ دیکھا تو انہیں تلاش ہوئی اور قافلہ میں پہنچے وہاں انہوں نے مالک بن ذُعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہے، ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے، کسی کام کا نہیں ہے، نافرمان ہے، اگر خریدو تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے، پھر اسے کہیں اتنی دور لے جانا کہ اس کی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا۔ وا۴۷ جن کی تعداد بقول قتادہ بیس درہم تھی۔ وا۴۸ پھر مالک بن ذُعر اور اس کے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو مصر میں لائے، اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریّان بن ولید بن نزوان عملیقی تھا اور اس نے اپنی عنانِ سلطنت قطفیر مصری کے ہاتھ میں دے رکھی تھی، تمام خزائن اسی کے تحتِ تصرُّف تھے، اس کو عزیزِ مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیرِ اعظم تھا، جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کے لیے لائے گئے تو ہر شخص کے دل میں آپ کی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی تا آنکہ آپ کے وزن کے برابر سونا، اتنی ہی چاندی، اتنا ہی مشک، اتنا ہی حریر، قیمت مقرر ہوئی اور آپ کا وزن چار سو رطل تھا اور عمر شریف اس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی عزیزِ مصر نے اس قیمت پر آپ کو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا، دوسرے خریدار اس کے مقابلہ میں خاموش ہوگئے۔ وا۴۹ جس کا نام زلیخا تھا وا۵۰ قیام گاہ نفیس ہو، لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو۔ وا۵۱ اور وہ ہمارے کاموں میں اپنے تدبُّر و دانائی سے ہمارے لیے نافع اور بہتر مددگار ہوں اور امورِ سلطنت و ملک داری کے سرانجام میں ہمارے کام آئیں کیونکہ رُشد کے آثار ان کے چہرے سے نمودار ہیں۔ وا۵۲ یہ قطفیر نے اس لیے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ وا۵۳ یعنی خوابوں کی تعبیر۔

يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى

نہیں جانتے اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ف۵۴ ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۵۵ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ

نیکوں کو اور وہ جس عورت ف۵۶ کے گھر میں تھا اس نے اسے لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے ف۵۷ اور دروازے سب بند

الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ

کردیے ف۵۸ اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں ف۵۹ کہا اللہ کی پناہ ف۶۰ وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے

مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ

اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ف۶۱ بے شک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر

اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ

اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ف۶۲ ہم نے یوں ہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں ف۶۳ بے شک وہ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ

ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ف۶۴ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ف۶۵ اور عورت نے اس کا کرتا پیچھے سے چیر لیا

وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا

اور دونوں کو عورت کا میاں ف۶۶ دروازے کے پاس ملا ف۶۷ بولی کیا سزا ہے اس کی جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی ف۶۸

ف۵۴ شباب اپنی نہایت (عروج) پر آیا اور عمر شریف بقولِ ضحاک بیس سال کی اور بقولِ سُدّی تیس کی اور بقولِ کلبی اٹھارہ اور تیس کے درمیان ہوئی۔ ف۵۵ یعنی علم باعمل اور فقاہت فی الدِّین (دین کی کامل پہچان) عنایت کی۔ بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قولِ صواب اور علم سے تعبیرِ خواب مراد ہے۔ بعض نے فرمایا: علم حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے۔ ف۵۶ یعنی زلیخا ف۵۷ اور اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی ناجائز خواہش کو پورا کریں۔ زلیخا کے مکان میں یکے بعد دیگرے سات دروازے تھے۔ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو یہ خواہش پیش کی ف۵۸ مُقفّل کر ڈالے (تالے لگا دیئے) ف۵۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے ف۶۰ وہ مجھے اس قباحت سے بچائے جس کی تو طلبگار ہے مُدّعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے، میں اس کے پاس جانے والا نہیں۔ ف۶۱ اس کا بدلہ یہ نہیں کہ میں اس کے اہل میں خیانت کروں، جو ایسا کرے وہ ظالم ہے۔ ف۶۲ مگر حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب کی بُرہان دیکھی اور اس ارادۂ فاسدہ سے محفوظ رہے اور بُرہان عصمتِ نبوت ہے۔ اللہ تعالٰی نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے نفوسِ طاہرہ کو اَخلاقِ ذمیمہ (بُرے اخلاق) و افعالِ رذیلہ (گھٹیا کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اَخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدسہ پر ان کی خِلقت فرمائی ہے اس لیے وہ ہر ناکردنی (ناقابلِ عمل) فعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپ کے درپے ہوئی اس وقت آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ انگشت مبارک دندانِ اقدس کے نیچے دبا کر اِجتناب کا اشارہ فرماتے ہیں۔ ف۶۳ اور خیانت و زنا سے محفوظ رکھیں۔ ف۶۴ جنہیں ہم نے برگزیدہ کیا ہے اور جو ہماری طاعت میں اخلاص رکھتے ہیں۔ الحاصل جب زلیخا آپ کے درپے ہوئی تو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام بھاگے اور زلیخا ان کے پیچھے انہیں پکڑنے بھاگی حضرت جس جس دروازے پر پہنچتے جاتے تھے اس کا قُفل کھل کر گرتا چلا جاتا تھا۔ ف۶۵ آخر کار زلیخا حضرت تک پہنچی اور اس نے آپ کا کرتا پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں مگر آپ غالب آئے۔ ف۶۶ یعنی عزیزِ مصر ف۶۷ فوراً ہی زلیخا نے اپنی برأت ظاہر کرنے اور حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے مکر سے خائف کرنے کے لیے حیلہ تراشا اور شوہر سے ف۶۸ اتنا کہہ کر اسے

إِلَّآ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي وَ

مگر یہ کہ قید کیا جائے یا دکھ کی مار ف۶۹ کہا اس نے مجھ کو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں ف۷۰ اور

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا ۚ إِن كَانَ قَمِيصُهُۥ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ

عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے ف۷۱ گواہی دی اگر ان کا کرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے

وَهُوَ مِنَ الْكَـٰذِبِينَ ﴿٢٦﴾ وَإِن كَانَ قَمِيصُهُۥ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

اور انھوں نے غلط کہا ف۷۲ اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ

مِنَ الصَّـٰدِقِينَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَءَا قَمِيصَهُۥ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُۥ مِن كَيْدِكُنَّ ۖ

سچے ف۷۳ پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے چرا دیکھا ف۷۴ بولا بے شک یہ تم عورتوں کا چرتر (فریب) ہے

إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَـٰذَا ۜ وَاسْتَغْفِرِي

بے شک تمہارا چرتر (فریب) بڑا ہے ف۷۵ اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو ف۷۶ اور اے عورت تو اپنے گناہ کی

لِذَنۢبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِـِٔينَ ﴿٢٩﴾ ع وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ

ع ۳ ۱۲

معافی مانگ ف۷۷ بے شک تو خطاواروں میں ہے ف۷۸ اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں ف۷۹ کہ عزیز کی

اندیشہ ہوا کہ کہیں عزیز طیش میں آ کر حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے قتل کے درپے نہ ہو جائے اور یہ زلیخا کی شدّتِ محبت کب گوارا کرسکتی تھی اس لیے اس نے یہ کہا: ف۶۹ یعنی اس کو کوڑے لگائے جائیں۔ جب حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لیے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ نے اپنی برأت کا اظہار اور حقیقتِ حال کا بیان ضروری سمجھا اور ف۷۰ یعنی یہ مجھ سے فعلِ قبیح کی طلبگار ہوئی میں نے اس سے انکار کیا اور میں بھاگا۔ عزیز نے کہا: یہ بات کس طرح باور کی جائے؟ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ گھر میں ایک چار مہینے کا بچہ پالنے میں تھا جو زلیخا کے ماموں کا لڑکا ہے اس سے دریافت کرنا چاہئے۔ عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا بچہ کیا جانے اور کیسے بولے؟ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی کی شہادت ادا کرا دینے پر قادر ہے۔ عزیز نے اس بچہ سے دریافت کیا: قدرتِ الٰہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی تصدیق کی اور زلیخا کے قول کو باطل بتایا۔ چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۷۱ یعنی اس بچے نے ف۷۲ کیونکہ یہ صورت بتاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام آگے بڑھے اور زلیخا نے ان کو دفع کیا تو کرتا آگے سے پھٹا ف۷۳ اس لیے کہ یہ حال صاف بتاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اس سے بھاگتے تھے اور زلیخا پیچھے سے پکڑتی تھی اس لیے کرتا پیچھے سے پھٹا۔ ف۷۴ اور جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سچے ہیں اور زلیخا جھوٹی ہے۔ ف۷۵ پھر حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر عزیز نے اس طرح معذرت کی ف۷۶ اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو اور اس کلام سے یہ بھی مطلب تھا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرو تاکہ چرچا نہ ہو اور شُہرہ عام نہ ہو جائے۔ فائدہ: اس کے علاوہ بھی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی برأت کی بہت سی علامتیں موجود تھیں: ایک تو یہ کہ کوئی شریف طبیعت انسان اپنے مُحسن کے ساتھ اس طرح کی خیانت روا نہیں رکھتا، حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام بایں کرامتِ اخلاق کس طرح ایسا کر سکتے تھے۔ دوم یہ کہ دیکھنے والوں نے آپ کو بھاگتے آتے دیکھا اور طالب کی یہ شان نہیں ہوتی، وہ درپے ہوتا ہے، بھاگتا نہیں، بھاگتا وہی ہے جو کسی بات پر مجبور کیا جائے اور وہ اسے گوارا نہ کرے۔ سوم یہ کہ عورت نے انتہا درجہ کا سنگار کیا تھا اور وہ غیر معمولی زیب و زینت کی حالت میں تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رغبت و اہتمام محض اس کی طرف سے تھا۔ چہارم حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والتسلیمات کا تقویٰ و طہارت جو ایک دراز مدت تک دیکھا جا چکا تھا اس سے آپ کی طرف ایسے امرِ قبیح (بُرے فعل) کی نسبت کسی طرح قابلِ اعتبار نہیں ہوسکتی تھی، پھر عزیزِ مصر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: ف۷۷ کہ تو نے بے گناہ پر تہمت لگائی۔ ف۷۸ عزیزِ مصر نے اگرچہ اس قصہ کو بہت دبایا لیکن یہ خبر چھپ نہ سکی اور اس کا چرچا اور شُہرہ ہو ہی گیا۔ ف۷۹ یعنی شُرفاءِ مصر کی

الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ

بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے بے شک ان کی محبت اس کے دل میں پیر (سما) گئی ہے ہم تو اسے صریح

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ

خود رفتہ پاتے ہیں ف۸۰ تو جب زلیخا نے ان کا چرچا (چہ میگوئی طعن) سنا تو ان عورتوں کو بُلا بھیجا ف۸۱ اور ان کے لیے

لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ

مسندیں تیار کیں ف۸۲ اور ان میں ہر ایک کو ایک چھری دی ف۸۳ اور یوسف ف۸۴ سے کہا ان پر نکل

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ

آؤ ف۸۵ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں ف۸۶ اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے ف۸۷ اور بولیں اللہ کو

لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

پاکی ہے یہ تو جنسِ بشر سے نہیں ف۸۸ یہ تو نہیں مگر کوئی مُعزّز فرشتہ زلیخا نے کہا تو یہ ہیں وہ جن پر

لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ

تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ف۸۹ اور بے شک میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تو انھوں نے اپنے آپ کو بچایا ف۹۰ اور بے شک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے

مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور ذلت اٹھائیں گے ف۹۱ یوسف نے عرض کی اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند

عورتیں ف۸۰ کہ اس آشفتگی میں اس کو اپنے ننگ و ناموس (عزت و مرتبے) اور پردے وعِفت (پاکدامنی) کا لحاظ بھی نہ رہا۔ ف۸۱ یعنی جب اس نے سنا کہ اَشرافِ مصر کی عورتیں اس کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت پر ملامت کرتی ہیں تو اس نے چاہا کہ وہ اپنا عذر انہیں ظاہر کر دے، اس لیے اس نے ان کی دعوت کی اور اشرافِ مصر کی چالیس عورتوں کو مدعو کر دیا، ان میں وہ سب بھی تھیں جنہوں نے اس پر ملامت کی تھی، زلیخا نے ان عورتوں کو بہت عزت واحترام کے ساتھ مہمان بنایا۔ ف۸۲ نہایت پُرتکلف، جن پر وہ بہت عزت و آرام سے تکیے لگا کر بیٹھیں اور دسترخوان بچھائے گئے اور قسم قسم کے کھانے اور میوے چنے گئے۔ ف۸۳ تاکہ کھانے کے لیے اس سے گوشت کاٹیں اور میوے تراشیں۔ ف۸۴ کو عمدہ لباس پہنا کر ان ف۸۵ پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اصرار و تاکید زیادہ ہوئی تو اس کی مخالفت کے اندیشہ سے آپ کو آنا ہی پڑا۔ ف۸۶ کیونکہ انہوں نے اس جمالِ عالم افروز کے ساتھ نبوت و رسالت کے انوار اور تواضُع و انکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت واقتدار اور لذائذِ اطعمہ (لذیز کھانوں) اور صُوَرِ جمیلہ (حسین چہروں) کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تعجب میں آگئیں اور آپ کی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہوگئی ف۸۷ بجائے لیموں کے اور دل حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اصلاً احساس نہ ہوا ف۸۸ کہ ایسا حسن و جمال بشر میں دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصر کے عالی خاندان، جمیلہ مخدرات (خوبصورت پردہ نشین عورتیں) طرح طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ و پیراستہ سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعاً التفات نہیں کرتے۔ ف۸۹ اب تم نے دیکھ لیا اور تمہیں معلوم ہوگیا کہ میری شیفتگی (محبت) کچھ قابلِ تعجب اور جائے ملامت نہیں۔ ف۹۰ اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے۔ اس پر مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجئے! زلیخا بولی: ف۹۱ اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کے ساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلوار سے میرا خون بہایا تو یوسف علیہ السلام

إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ

ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا و۹۲ تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا

وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٣﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ

اور نادان بنوں گا تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر پھیر دیا

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ

بے شک وہی ہے سنتا جانتا و۹۳ پھر سب کچھ نشانیاں دیکھ دکھا کر پچھلی مت انہیں یہی آئی (یہی مناسب سمجھا) کہ ضرور

لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٣٥﴾ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا

ع ۱۴

ایک مدت تک اسے قید خانہ میں ڈالیں و۹۴ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے و۹۵ ان میں ایک و۹۶ بولا

إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ

میں نے خواب دیکھا کہ و۹۷ شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا و۹۸ میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر

رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ

کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بے شک ہم آپ کو نیکوکار

الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٦﴾ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ

دیکھتے ہیں و۹۹ یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے

کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا مُیسّر نہ ہوگا جیسا میں جدائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدموں میں پریشانی کے ساتھ وقت کاٹتی ہوں، یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں، میرے ساتھ حریر (نرم و ملائم ریشمی بستر) میں شاہانہ سریر (شاہی پلنگ) پر عیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چُبھنے والے بوریے پر ننگے جسم کو دکھانا گوارا کریں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام یہ سن کر مجلس سے اٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانہ سے باہر آئیں اور ایک ایک نے آپ سے اپنی تمناؤں اور مرادوں کا اظہار کیا آپ کو ان کی گفتگو بہت ناگوار ہوئی (خازن و مدارک و حسینی) تو بارگاہِ الٰہی میں و۹۲ اور اپنی عصمت کی پناہ میں نہ لے گا و۹۳ جب حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے امید پوری ہونے کی کوئی شکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تاکہ وہاں کی محنت و مشقت دیکھ کر انہیں نعمت و راحت کی قدر ہو اور وہ تیری درخواست قبول کریں، زلیخا نے اس رائے کو مانا اور عزیزِ مصر سے کہا کہ میں اس عبری غلام کی وجہ سے بدنام ہوگئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے، مناسب یہ ہے کہ ان کو قید کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ وہ خطاوار ہیں اور میں ملامت سے بری ہوں، یہ بات عزیز کے خیال میں آ گئی۔ و۹۴ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیج دیا۔ و۹۵ ان میں سے ایک تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید بن نزوان عملیقی کا مہتمم مطبخ (باورچی خانے کا ذمہ دار) تھا اور دوسرا اس کا ساقی (شراب پلانے والا) ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اس جرم میں دونوں قید کیے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں۔ و۹۶ جو بادشاہ کا ساقی تھا۔ و۹۷ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں، بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے، میں ان خوشوں سے و۹۸ یعنی مہتمم مطبخ۔ و۹۹ کہ آپ دن میں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نماز میں گزارتے ہیں جب کوئی جیل میں بیمار ہوتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں، اس کی خبر گیری رکھتے ہیں، جب کسی پر تنگی ہوتی ہے اس کے لیے کشائش کی راہ

قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا

پہلے تمہیں بتا دوں گا ف١٠٠ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بے شک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْۤ

اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا

اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ

ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ف١٠١ ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک

شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

ٹھہرائیں یہ ف١٠٢ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ

شکر نہیں کرتے ف١٠٣ اے میرے قیدخانہ کے دونوں ساتھیو کیا جدا جدا رب ف١٠٤ اچھے یا ایک

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ

اللہ جو سب پر غالب ف١٠٥ تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ

باپ دادا نے تراش لیے ہیں ف١٠٦ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا

نکالتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے تعبیر دینے سے پہلے اپنے معجزے کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کردی اور یہ ظاہر فرمادیا کہ علم میں آپ کا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علمِ تعبیر ظن پر مبنی ہے اس لیے آپ نے چاہا کہ انہیں ظاہر فرمادیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے۔ جس کو اللہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اس کے نزدیک خواب کی تعبیر کیا بڑی بات ہے۔ اس وقت معجزے کا اظہار آپ نے اس لیے فرمایا کہ آپ جانتے تھے کہ ان دونوں میں ایک عنقریب سولی دیا جائے گا تو آپ نے چاہا کہ اس کو کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچاویں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لیے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے۔ (مدارک و خازن) ف١٠٠ اس کی مقدار اور اس کا رنگ اور اس کے آنے کا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا یا کتنا کھایا، کب کھایا۔ ف١٠١ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے معجزہ کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ آپ خاندانِ نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء ہیں، جن کا مرتبۂ علیا (بلندترین مرتبہ) دنیا میں مشہور ہے۔ اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت کو مانیں۔ ف١٠٢ توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا ف١٠٣ اس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں۔ ف١٠٤ جیسے کہ بت پرستوں نے بنا رکھے ہیں۔ کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانبے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی چھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب نکمے، بیکار، نہ نفع دے سکیں، نہ ضرر پہنچا سکیں، ایسے جھوٹے معبود ف١٠٥ کہ نہ کوئی اس کا مقابل ہوسکتا ہے نہ اس کے حکم میں دخل دے سکتا ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ نظیر، سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک (بندے)۔ ف١٠٦ اور ان کا نام معبود رکھ لیا ہے باوجودیکہ وہ بے حقیقت پتھر ہیں۔

أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

اس نے فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو ف۱۰۷ یہ سیدھا دین ہے ف۱۰۸ لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ

نہیں جانتے ف۱۰۹ اے قیدخانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا ف۱۱۰

وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّأْسِهٖ ۚ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِيْ

رہا دوسرا ف۱۱۱ وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے ف۱۱۲ حکم ہوچکا اس بات کا

فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ أَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ

جس کا تم سوال کرتے تھے ف۱۱۳ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا ف۱۱۴ اس سے کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا

رَبِّكَ ۫ فَأَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ

ذکر کرنا ف۱۱۵ تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیل خانہ میں

سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّيْٓ أَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّأْكُلُهُنَّ

رہا ف۱۱۶ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فربہ (موٹی تازی) کہ انھیں سات دبلی گائیں کھا

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّأُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۚ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَأُ

رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی ف۱۱۷ اے درباریو

أَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا أَضْغَاثُ

میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو بولے پریشان

(ع ۵، ۱۵)

ف۱۰۷ کیونکہ صرف وہی مستحق عبادت ہے۔ ف۱۰۸ جس پر دلائل و براہین قائم ہیں۔ ف۱۰۹ توحید و عبادتِ الٰہی کی دعوت دینے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیرِ خواب کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد کیا۔ ف۱۱۰ یعنی بادشاہ کا ساقی تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائے گا اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائے گا اور تین خوشے جو خواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ تین دن ہیں اتنے ہی ایام قیدخانہ میں رہے گا پھر بادشاہ اس کو بلالے گا۔ ف۱۱۱ یعنی مہتمم مطبخ و طعام۔ ف۱۱۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کررہے تھے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ ف۱۱۳ جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہوگا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ حکم ٹل نہیں سکتا۔ ف۱۱۴ یعنی ساقی کو۔ ف۱۱۵ اور میرا حال بیان کرنا کہ قیدخانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ ف۱۱۶ اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے اور اس مدت کے گذرنے کے بعد جب اللہ تعالٰی کو حضرت یوسف کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا، جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے ساحروں اور کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کرکے ان سے اپنا خواب بیان کیا۔ ف۱۱۷ جو ہری پر لپٹیں اور انہوں نے ہری کو سکھا دیا۔

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ

خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جو

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

ان دونوں میں سے بچا تھا ف۱۱۸ اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا ف۱۱۹ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو ف۱۲۰

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

اے یوسف اے صدیق ہمیں تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنھیں سات دبلی کھاتی

عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى

ہیں اور سات ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی ف۱۲۱ شاید میں لوگوں کی طرف

النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا

لوٹ کر جاؤں شاید وہ آگاہ ہوں ف۱۲۲ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار ف۱۲۳ تو جو

حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ

کاٹو اسے اس کی بال میں رہنے دو ف۱۲۴ مگر تھوڑا جتنا کھالو ف۱۲۵ پھر اس کے

بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

بعد سات کرے (سخت تنگی والے) برس آئیں گے ف۱۲۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لیے پہلے جمع کر رکھا تھا ف۱۲۷ مگر تھوڑا جو

تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ

بچالو ف۱۲۸ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینھ دیا جائے گا اور اس میں

يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ

رس نچوڑیں گے ف۱۲۹ اور بادشاہ بولا کہ انھیں میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا ف۱۳۰ کہا

ف۱۱۸ یعنی ساقی۔ ف۱۱۹ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا۔ ساقی نے کہا کہ ف۱۳۰ قید خانہ میں وہاں تعبیرِ خواب کے ایک عالم ہیں بس بادشاہ نے اس کو بھیج دیا وہ قید خانہ میں پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا: ف۱۲۱ یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور ملک کے تمام علماء و حکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں۔ ف۱۲۲ خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبت و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کر کے اپنے پاس بلائیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعبیر دی اور ف۱۲۳ اس زمانہ میں خوب پیداوار ہوگی، سات موٹی گایوں اور سات سبز بالیوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ف۱۲۴ تاکہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے۔ ف۱۲۵ اس پر سے بھوسی اتار لو اور اسے صاف کر لو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کر لو۔ ف۱۲۶ جن کی طرف دبلی گایوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے۔ ف۱۲۷ اور ذخیرہ کر لیا تھا۔ ف۱۲۸ بیج کے لیے تاکہ اس سے کاشت کرو۔ ف۱۲۹ انگور کا اور تل، زیتون کے تیل نکالیں گے، یہ سال کثیر الخیر ہوگا، زمین سرسبز و شاداب ہوگی، درخت خوب پھلیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے یہ تعبیر سن کر

ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ
اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ ف۱۳۱ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے

اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ
بے شک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے ف۱۳۲ بادشاہ نے کہا اے عورتو تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا

عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ
جی (دل) لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں کوئی بدی نہ پائی عزیز کی عورت ف۱۳۳

الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ٘ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ
بولی اب اصلی بات کھل گئی میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تھا اور وہ بے شک

الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ
سچے ہیں ف۱۳۴ یوسف نے کہا یہ میں نے اس لیے کیا کہ عزیز کو معلوم ہوجائے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ

كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ﴿۵۲﴾
دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جا کر تعبیر بیان کی، بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے ضرور ویسا ہی ہوگا بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے سنے۔ ف۱۳۰ اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں بادشاہ کا پیام عرض کیا تو آپ نے ف۱۳۱ یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ پوچھے تفتیش کرے۔ ف۱۳۲ یہ آپ نے اس لیے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی برأت اور بے گناہی معلوم ہو جائے اور یہ اس کو معلوم ہو کہ یہ قیدِ طویل بے وجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو نیش زنی (برائی کرنے) کا موقع نہ ملے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دفعِ تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے۔ اب قاصد حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچا۔ بادشاہ نے سن کر عورتوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی۔ ف۱۳۳ زلیخا ف۱۳۴ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس پیام بھیجا کہ عورتوں نے آپ کی پاکی بیان کی اور عزیز کی عورت نے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا، اس پر حضرت۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا ف۱۳۵ بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے ف۱۳۶

اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ

بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۷ اور بادشاہ بولا انہیں میرے پاس لے آؤ کہ میں انہیں خاص اپنے

لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

لیے چن لوں ف۱۳۸ پھر جب اس سے بات کی کہا بے شک آج آپ ہمارے یہاں معزز معتمد ہیں ف۱۳۹ یوسف نے کہا

اجْعَلْنِیْ عَلٰى خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا

مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بے شک میں حفاظت والا علم والا ہوں ف۱۴۰ اور یونہی ہم نے

ف۱۳۵ زلیخا کے اقرار واعتراف کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ میں نے اپنی براءت کا اظہار اس لیے چاہا تھا تاکہ عزیز کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی غَیبَت (غیر موجودگی) میں اس کی خیانت نہیں کی ہے اور اس کے اہل کی حُرمت (عزت) خراب کرنے سے مُجتَنِب (دور) رہا ہوں اور جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں میں ان سے پاک ہوں، اس کے بعد آپ کا خیال مبارک اس طرف گیا کہ اس میں اپنی طرف پاکی کی نسبت اور اپنی نیکی کا بیان ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں شانِ خود بینی اور خود پسندی (اپنے فخر وکمال اور تعریف) کا شائبہ بھی آئے۔ اسی لیے اللّٰہ تعالیٰ کی جناب میں تَواضُع و اِنکِسار (عاجزی) سے عرض کیا کہ میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا، مجھے اپنی بے گناہی پر ناز نہیں ہے اور میں گناہ سے بچنے کو اپنے نفس کی خوبی قرار نہیں دیتا نفس کی جنس کا یہ حال ہے کہ ف۱۳۶ یعنی اپنے جس مخصوص بندے کو اپنے کرم سے معصوم کرے تو اس کا برائیوں سے بچنا اللّٰہ کے فضل ورحمت سے ہے اور معصوم کرنا اسی کا کرم ہے۔ ف۱۳۷ جب بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے علم اور آپ کی امانت کا حال معلوم ہوا، اور وہ آپ کے حُسنِ صبر، حُسنِ ادب، قید خانے والوں کے ساتھ احسان، محنتوں اور تکلیفوں پر ثَبات و اِستِقلال (ثابت قدمی) رکھنے پر مطّلع ہوا تو اس کے دل میں آپ کا بہت ہی عظیم اعتقاد پیدا ہوا ف۱۳۸ اور اپنا مخصوص بنالوں۔ چنانچہ اس نے مُعَزَّزِین کی ایک جماعت بہترین سواریاں اور شاہانہ ساز وسامان اور نفیس لباس لے کر قید خانہ بھیجی تاکہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو نہایت تعظیم وتکریم کے ساتھ ایوانِ شاہی میں لائیں ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر بادشاہ کا پیام عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور قید خانہ سے نکلتے وقت قیدیوں کے لیے دعا فرمائی، جب قید خانہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے دروازہ پر لکھا: یہ بلا کا گھر، زندوں کی قبر اور دشمنوں کی بدگوئی اور سچوں کے امتحان کی جگہ ہے پھر غسل فرمایا اور پوشاک پہن کر ایوانِ شاہی کی طرف روانہ ہوئے جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو فرمایا: میرا رب مجھے کافی ہے اس کی پناہ بڑی اور اس کی ثناء برتر اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر قلعہ میں داخل ہوتے بادشاہ کے سامنے پہنچے تو یہ دعا کی کہ یارب میرے! تیرے فضل سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کی اور دوسروں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپ نے عربی میں سلام فرمایا، بادشاہ نے دریافت کیا: یہ کیا زبان ہے؟ فرمایا: یہ میرے عَمّ (چچا) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان ہے، پھر آپ نے اس کو عِبرانی زبان میں دعا دی۔ اس نے دریافت کیا: یہ کون سی زبان ہے؟ فرمایا: یہ میرے ابا کی زبان ہے۔ بادشاہ یہ دونوں زبانیں نہ سمجھ سکا باوجودیکہ وہ ستر زبانیں جانتا تھا، پھر اس نے جس زبان میں حضرت سے گفتگو کی آپ نے اسی زبان میں اس کو جواب دیا، اس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی، اس عمر میں یہ وُسعتِ علوم دیکھ کر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور اس نے آپ کو اپنے برابر جگہ دی۔ ف۱۳۹ بادشاہ نے درخواست کی کہ حضرت اس کے خواب کی تعبیر اپنی زبان مبارک سے سنادیں حضرت نے اس خواب کی پوری تفصیل بھی سنادی جس جس شان سے کہ اس نے دیکھا تھا، باوجودیکہ آپ سے یہ خواب پہلے مُجمَلاً (مختصراً) بیان کیا گیا تھا۔ اس پر بادشاہ کو بہت تعجب ہوا! کہنے لگا کہ آپ نے میرا خواب ہو بہو بیان فرمادیا خواب تو عجیب تھا ہی مگر آپ کا اس طرح بیان فرمادینا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے، اب تعبیر ارشاد ہو جائے، آپ نے تعبیر بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب لازم یہ ہے کہ غلّے جمع کئے جائیں اور ان فراخی کے سالوں میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غلّے مع بالیوں کے محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی پیداوار میں سے خُمُس (پانچواں حصہ) لیا جائے اس سے جو جمع ہوگا وہ مصر وحوالیٔ مصر (مصر کے اِردگرد) کے باشندوں کے لیے کافی ہوگا اور پھر خلقِ خدا ہر ہر طرف سے تیرے پاس غلّہ خریدنے آئے گی اور تیرے یہاں اتنے خزائن واموال جمع ہوں گے جو تجھ سے پہلوں کے لیے جمع نہ ہوئے، بادشاہ نے کہا: یہ انتظام کون کرے گا؟ ف۱۴۰ یعنی اپنی قَلَمرَو (سلطنت) کے تمام خزانے میرے

لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا

یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے ف۱۴۲ ہم اپنی رحمت ف۱۴۳ جسے

مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ

چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے اور بے شک آخرت کا ثواب ان کے لیے بہتر جو

سپرد کردے، بادشاہ نے کہا: آپ سے زیادہ اس کا مُسْتَحِق اور کون ہوسکتا ہے اور اس نے اس کو منظور کیا۔ **مسائل:** احادیث میں طلب ِاِمارت (حکومت) کی ممانعت آئی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اِقامت ِاحکامِ الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اس کو احکامِ الٰہیہ کی اقامت کے لیے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اسی حال میں تھے، آپ رسول تھے، امت کے مَصَالِح (فائدوں) کے عالم تھے، یہ جانتے تھے کہ قحط شدید ہونے والا ہے جس میں خَلق کو راحت و آسائش پہنچانے کی یہی سَبِیْل (راہ) ہے کہ عِنانِ حکومت (نظامِ حکومت) کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لیے آپ نے امارت طلب فرمائی۔ **مسئلہ:** ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیت ِاقامت ِعدل جائز ہے۔ **مسئلہ:** اگر احکامِ دین کا اِجْرَاء (نفاذ) کافر یا فاسق بادشاہ کی تَمْکِیْن (طاقت) کے بغیر نہ ہوسکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے۔ **مسئلہ:** اپنی خوبیوں کا بیان تَفَاخُر و تکَبُّر کے لیے ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لیے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں اسی لیے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔ **ف۱۴۲** سب ان کے تحت ِتَصَرُّف (اختیار میں) ہے۔ امارت طلب کرنے کے ایک سال بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو بلا کر آپ کی تاج پوشی کی اور تلوار اور مہر آپ کے سامنے پیش کی اور آپ کو طلائی تخت پر تخت نشین کیا جو جواہرات سے مُرَصَّع تھا اور اپنا ملک آپ کو تَفْوِیْض (سپرد) کیا اور قِطْفِیْر (عزیزِ مصر) کو معزول کر کے آپ کو اس کی جگہ والی بنایا اور تمام خزائن آپ کو تفویض کئے اور سلطنت کے تمام اُمور آپ کے ہاتھ میں دے دیئے اور خود مثل تابع کے ہوگیا کہ آپ کی رائے میں دخل نہ دیتا اور آپ کے ہر حکم کو مانتا۔ اسی زمانہ میں عزیزِ مصر کا انتقال ہوگیا، بادشاہ نے اس کے انتقال کے بعد زلیخا کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کردیا، جب یوسف علیہ الصلوۃ والسلام زلیخا کے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے جو تو چاہتی تھی! زلیخا نے عرض کیا: اے صدیق! مجھے ملامت نہ کیجئے میں خوبرو تھی نوجوان تھی عیش میں تھی اور عزیزِ مصر عورتوں سے سروکار ہی نہ رکھتا تھا اور آپ کو اللّٰہ تعالیٰ نے یہ حسن و جمال عطا کیا ہے میرا دل اختیار سے باہر ہوگیا اور اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو معصوم کیا ہے آپ محفوظ رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو باکِرَہ (کنواری) پایا اور اس سے آپ کے دو فرزند ہوئے اِفرائیم اور میشا اور مصر میں آپ کی حکومت مضبوط ہوئی، آپ نے عدل کی بنیادیں قائم کیں ہر زن و مرد کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوئی اور آپ نے قحط سالی کے ایام کے لیے غلّوں کے ذخیرے جمع کرنے کی تدبیر فرمائی اس کے لیے بہت وسیع اور عالیشان انبار خانے (گودام) تعمیر فرمائے اور بہت کثیر ذخائر جمع کئے، جب فراخی کے سال گزر گئے اور قحط کا زمانہ آیا تو آپ نے بادشاہ اور اس کے خُدّام کے لیے روزانہ صرف ایک وقت کا کھانا مقرر فرمادیا، ایک روز دوپہر کے وقت بادشاہ نے حضرت (یوسف علیہ السلام) سے بھوک کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: یہ قحط کی ابتدا کا وقت ہے۔ پہلے سال میں لوگوں کے پاس جو ذخیرے تھے سب ختم ہوگئے، بازار خالی رہ گئے، اہلِ مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے جنس (غلہ) خریدنے لگے اور ان کے تمام درہم، دینار آپ کے پاس آگئے۔ دوسرے سال زیور اور جواہرات سے غلہ خریدا اور وہ تمام آپ کے پاس آگئے لوگوں کے پاس زیور و جواہر کی قسم سے کوئی چیز نہ رہی۔ تیسرے سال چوپائے اور جانور دے کر غلّے خریدے اور ملک میں کوئی کسی جانور کا مالک نہ رہا۔ چوتھے سال میں غلّے کے لیے تمام غلام اور باندیاں بیچ ڈالیں۔ پانچویں سال تمام اَراضی و عملہ و جاگیریں فروخت کر کے حضرت سے غلہ خریدا اور یہ تمام چیزیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں۔ چھٹے سال جب کچھ نہ رہا تو انہوں نے اپنی اولادیں بیچیں اس طرح غلّے خرید کر وقت گزارا۔ ساتویں سال وہ لوگ خود بک گئے اور غلام بن گئے اور مصر میں کوئی آزاد مرد و عورت باقی نہ رہا جو مرد تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام تھا جو عورت تھی وہ آپ کی کنیز تھی اور لوگوں کی زبان پر تھا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی سی عظمت و جلالت کبھی کسی بادشاہ کو میسر نہ آئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا کہ تو نے دیکھا اللّٰہ کا مجھ پر کیسا کرم ہے اس نے مجھ پر ایسا احسانِ عظیم فرمایا، اب ان کے حق میں تیری کیا رائے ہے؟ بادشاہ نے کہا: جو حضرت کی رائے اور ہم آپ کے تابع ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اللّٰہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہلِ مصر کو آزاد کیا اور ان کے تمام اَملاک (مال و مکانات) اور کل جاگیریں واپس کیں۔ اس زمانہ میں حضرت نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں ملاحظہ فرمایا، آپ سے عرض کیا گیا کہ اتنے عظیم خزانوں کے مالک ہو کر آپ بھوکے رہتے ہیں؟ فرمایا: اس اندیشہ سے کہ سیر ہو جاؤں تو کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں۔ سُبْحَانَ اللّٰہ! کیا پاکیزہ اخلاق ہیں۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ مصر کے تمام زن و مرد کو حضرت

ع ۸

اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ۠ ﴿۵۷﴾ وَ جَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ

ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ف۱۴۳ اور یوسف کے بھائی آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انہیں ف۱۴۴ پہچان لیا

وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ

اور وہ اس سے انجان رہے ف۱۴۵ اور جب ان کا سامان مہیا کردیا ف۱۴۶ کہا اپنا سوتیلا بھائی ف۱۴۷

لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَ اَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾

میرے پاس لے آؤ کیا نہیں دیکھتے کہ میں پورا ماپتا ہوں ف۱۴۸ اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا

پھر اگر اسے لے کر میرے پاس نہ آؤ تو تمہارے لیے میرے یہاں ماپ نہیں اور میرے پاس نہ پھٹکنا بولے

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ قَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ

ہم اس کی خواہش کریں گے اس کے باپ سے اور ہمیں یہ ضرور کرنا اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا ان کی پونجی ان کی

فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

خرجیوں (تھیلوں) میں رکھ دو ف۱۴۹ شاید وہ اسے پہچانیں جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر جائیں ف۱۵۰ شاید وہ

یوسف علیہ السلام کے خریدے ہوئے غلام اور کنیزیں بنانے میں اللّٰہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام غلام کی شان میں آئے تھے اور مصر کے ایک شخص کے خریدے ہوئے ہیں بلکہ سب مصری ان کے خریدے اور آزاد کئے ہوئے غلام ہوں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اس حالت میں صبر کیا اس کی یہ جزا دی گئی۔ ف۱۴۲ یعنی ملک و دولت یا نبوت ف۱۴۳ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آخرت کا اجر و ثواب اس سے بہت زیادہ افضل و اعلیٰ ہے جو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عطا فرمایا اور ابن عُیَینہ نے کہا کہ مومن اپنی نیکیوں کا ثمرہ دنیا و آخرت دونوں میں پاتا ہے اور کافر جو کچھ پاتا ہے دنیا ہی میں پاتا ہے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب قحط کی شدت ہوئی اور بلائے عظیم عام ہوگئی تمام بِلاد و اَمصار (شہر) قحط کی سخت تر مصیبت میں مبتلا ہوئے اور ہر جانب سے لوگ غلہ خریدنے کے لیے مصر پہنچنے لگے حضرت یوسف علیہ السلام کسی کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلہ نہیں دیتے تھے تاکہ مُساوات (برابری) رہے اور سب کی مصیبت رفع ہو۔ قحط کی جیسی مصیبت مصر اور تمام بلاد میں آئی، ایسی ہی کنعان میں بھی آئی، اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین (حضرت یوسف علیہ السلام کے چھوٹے بھائی) کے سوا اپنے دسوں بیٹوں کو غلہ خریدنے مصر بھیجا۔ ف۱۴۴ دیکھتے ہی ف۱۴۵ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے سے اب تک چالیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا تھا اور ان کا خیال یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہوگا اور یہاں آپ تختِ سلطنت پر شاہانہ لباس میں شوکت و شان کے ساتھ جلوہ فرما تھے اس لیے انہوں نے آپ کو نہ پہچانا اور آپ سے عِبرانی زبان میں گفتگو کی آپ نے بھی اسی زبان میں جواب دیا، آپ نے فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم شام کے رہنے والے ہیں جس مصیبت میں دنیا مبتلا ہے اسی میں ہم بھی ہیں، آپ سے غلہ خریدنے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کہیں تم جاسوس تو نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللّٰہ کی قسم کھاتے ہیں ہم جاسوس نہیں ہیں ہم سب بھائی ہیں ایک باپ کی اولاد ہیں ہمارے والد بہت بزرگ مُعَمَّر (بڑی عمر کے) صدیق ہیں اور ان کا نام نامی حضرت یعقوب ہے وہ اللّٰہ کے نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم کتنے بھائی ہو؟ کہنے لگے: تھے تو ہم بارہ مگر ایک بھائی ہمارا ہمارے ساتھ جنگل گیا تھا ہلاک ہوگیا اور وہ والد صاحب کو ہم سب سے زیادہ پیارا تھا۔ فرمایا: اب تم کتنے ہو؟ عرض کیا: دس۔ فرمایا: گیارھواں کہاں ہے؟ کہا: وہ والد صاحب کے پاس ہے کیونکہ جو ہلاک ہوگیا وہ اسی کا حقیقی بھائی تھا اب والد صاحب کی اسی سے کچھ تسلی ہوتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان بھائیوں کی بہت عزت کی اور بہت خاطِر و مُدارات (اچھی طرح) سے ان کی میزبانی فرمائی۔ ف۱۴۶ ہر ایک کا اونٹ بھر دیا اور زادِ سفر دے دیا۔ ف۱۴۷ یعنی بنیامین ف۱۴۸ اس کو لے آؤ گے تو ایک اونٹ غلہ اس کے حصہ کا اور زیادہ دوں گا۔ ف۱۴۹ جو انہوں نے قیمت میں

يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

واپس آئیں پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے ف۱۵۱ بولے اے ہمارے باپ ہم سے غلّہ روک دیا گیا ہے ف۱۵۲

فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ

تو ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ غلّہ لائیں اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے کہا کیا اس کے بارے میں تم پر

عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ هُوَ

ویسا ہی اعتبار کرلوں جیسا پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا ف۱۵۳ تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ

ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان اور جب اُنھوں نے اپنا اسباب کھولا اپنی پونجی پائی کہ ان کو پھیر

اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَ نَمِيْرُ

دی گئی ہے بولے اے ہمارے باپ اب ہم اور کیا چاہیں یہ ہے ہماری پونجی کہ ہمیں واپس کردی گئی اور ہم اپنے گھر کے

اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾

لیے غلّہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں یہ دینا بادشاہ کے سامنے کچھ نہیں ف۱۵۴

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ

کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا یہ عہد نہ دے دو ف۱۵۵ کہ ضرور اسے لے کر آؤ گے مگر

اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾

یہ کہ تم گھر جاؤ (مجبور ہو جاؤ) ف۱۵۶ پھر جب انھوں نے یعقوب کو عہد دے دیا کہا ف۱۵۷ اللہ کا ذمہ ہے ان باتوں پر جو ہم کہہ رہے ہیں

وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

اور کہا اے میرے بیٹو ف۱۵۸ ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا ف۱۵۹

دی تھی تاکہ جب وہ اپنا سامان کھولیں تو اپنی پونجی انہیں مل جائے اور قحط کے زمانہ میں کام آئے اور مَخفی (پوشیدہ) طور پر ان کے پاس پہنچے تاکہ انہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے اور یہ کرم و احسان دوبارہ آنے کے لیے ان کی رغبت کا باعث بھی ہو۔ ف۱۵۰ اور اس کا واپس کرنا ضروری سمجھیں۔ ف۱۵۱ اور بادشاہ کے حسنِ سلوک اور اس کے احسان کا ذکر کیا کہا کہ اس نے ہماری وہ عزت و تکریم کی کہ اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی ہوتا تو بھی ایسا نہ کرسکتا۔ فرمایا: اب اگر تم بادشاہِ مصر کے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ ہمارے والد تیرے حق میں تیرے اس سلوک کی وجہ سے دعا کرتے ہیں۔ ف۱۵۲ اگر آپ ہمارے بھائی بنیامین کو نہ بھیجیں گے تو غلہ نہ ملے گا۔ ف۱۵۳ اس وقت بھی تم نے حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ ف۱۵۴ کیونکہ اس نے اس سے زیادہ احسان کئے ہیں۔ ف۱۵۵ یعنی اللہ کی قسم نہ کھاؤ۔ ف۱۵۶ اور اس کو لے کر آنا تمہاری طاقت سے باہر ہوجائے۔ ف۱۵۷ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ف۱۵۸ مصر میں ف۱۵۹ تاکہ نظرِ بد سے محفوظ رہو۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے۔ پہلی مرتبہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اس لیے کہ اس وقت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد

وَ مَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍؕ-اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ-عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُۚ

اور میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا فــ١٦٠ حکم تو سب اللہ ہی کا ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا

وَ عَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ(۶۷) وَ لَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ

اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہیے اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ

اَبُوْهُمْؕ-مَا كَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ

نے حکم دیا تھا فــ١٦١ وہ کچھ انہیں اللہ سے بچا نہ سکتا ہاں یعقوب کے جی کی

یَعْقُوْبَ قَضٰىهَاؕ-وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کرلی اور بے شک وہ صاحبِ علم ہے ہمارے سکھائے سے مگر اکثر لوگ نہیں

یَعْلَمُوْنَ۠(۶۸) وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا

جانتے فــ١٦٢ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے فــ١٦٣ اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی فــ١٦٤ کہا یقین جان میں ہی

اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۶۹) فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ

تیرا بھائی فــ١٦٥ ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ کھا فــ١٦٦ پھر جب ان کا سامان مہیا کردیا فــ١٦٧

جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ

پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیا فــ١٦٨ پھر ایک منادی نے ندا کی اے قافلہ والو! بے شک

ع ٨ ١١/٢

ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لیے نظر ہو جانے (لگ جانے) کا احتمال تھا اس واسطے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہوکر داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدبیر اور مناسب احتیاطیں انبیاء کا طریقہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی آپ نے امر اللہ کو تفویض کردیا کہ باوجود احتیاطوں کے توکل و اعتماد اللہ پر ہے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہیں۔ فــ١٦٠ یعنی جو مقدر ہے وہ تدبیر سے ٹالا نہیں جاسکتا۔ فــ١٦١ یعنی شہر کے مختلف دروازوں سے تو ان کا متفرق ہوکر داخل ہونا۔ فــ١٦٢ جو اللہ تعالیٰ اپنے اصفیاء (خاص بندوں) کو علم دیتا ہے۔ فــ١٦٣ اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے بھائی بنیامین کو لے آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا، پھر انہیں عزت کے ساتھ مہمان بنایا اور جابجا دسترخوان لگائے گئے اور ہر دسترخوان پر دو دو صاحبوں کو بٹھایا گیا، بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ آج اگر میرے بھائی یوسف (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارا ایک بھائی اکیلا رہ گیا اور آپ نے بنیامین کو اپنے دسترخوان پر بٹھایا۔ فــ١٦٤ اور فرمایا کہ تمہارے ہلاک شدہ بھائی کی جگہ میں تمہارا بھائی ہو جاؤں تو کیا تم پسند کروگے؟ بنیامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی کس کو میسر آئے لیکن یعقوب (علیہ السلام) کا فرزند اور راحیل (مادرِ حضرت یوسف علیہ السلام) کا نورِ نظر ہونا تمہیں کیسے حاصل ہوسکتا ہے، حضرت یوسف علیہ السلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے سے لگایا اور فــ١٦٥ یوسف (علیہ السلام) فــ١٦٦ بے شک اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خیر کے ساتھ جمع فرمایا اور ابھی اس راز کی بھائیوں کو اطلاع نہ دینا یہ سن کر بنیامین فرطِ مسرت سے بے خود ہوگئے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے: اب میں آپ سے جدا نہ ہوں گا آپ نے فرمایا: والد صاحب کو میری جدائی کا بہت غم پہنچ چکا ہے اگر میں نے تمہیں بھی روک لیا تو انہیں اور زیادہ غم ہوگا علاوہ بریں روکنے کی بجز اس کے اور کوئی سبیل بھی نہیں ہے کہ تمہاری طرف کوئی غیر پسندیدہ بات منسوب ہو۔ بنیامین نے کہا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ فــ١٦٧ اور ہر ایک کو ایک بارِ شُتر (ایک اونٹ کا بوجھ) غلّہ دے دیا اور ایک بارِ شُتر بنیامین کے نام خاص کردیا۔ فــ١٦٨ جو بادشاہ کے پانی پینے کا سونے کا جواہرات سے مُرَصَّع کیا ہوا تھا اور

لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ

تم چور ہو بولے اور ان کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا نہیں پاتے بولے بادشاہ کا

صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا

پیمانہ نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ ہے اور میں اس کا ضامن ہوں بولے

تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

خدا کی قسم تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے اور نہ ہم چور

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ

ہو ف۱۶۹ بولے پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو ف۱۷۰ بولے اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے

رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ

اَسباب (سامان) میں ملے وہی اس کے بدلے میں غلام بنے ف۱۷۰ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے ف۱۷۱ تو اول ان کی خرجیوں (تھیلوں) سے تلاشی شروع

قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا

کی اپنے بھائی ف۱۷۲ کی خرجی سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا ف۱۷۳ ہم نے یوسف کو

لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

یہی تدبیر بتائی ف۱۷۴ بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے ف۱۷۵ مگر یہ کہ خدا چاہے ف۱۷۶

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ

ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ف۱۷۷ اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے ف۱۷۸ بھائی بولے اگر

اس وقت اس سے غلہ ناپنے کا کام لیا جاتا تھا یہ پیالہ بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا گیا اور قافلہ کنعان کے قصد سے روانہ ہوگیا، جب شہر کے باہر جاچکا تو انبار خانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ پیالہ نہیں ہے ان کے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلے والے لے گئے انہوں نے اس کی جستجو کے لیے آدمی بھیجے۔ ف۱۶۹ اس بات میں اور پیالہ تمہارے پاس نکلے۔ ف۱۷۰ اور شریعتِ حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ ف۱۷۱ پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور ان صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر کیا گیا ف۱۷۲ یعنی بنیامین ف۱۷۳ یعنی بنیامین کی خرجی سے پیالہ برآمد کیا۔ ف۱۷۴ اپنے بھائی کے لینے کی۔ اس معاملہ میں بھائیوں سے استفسار کریں تا کہ وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم بتائیں جس سے بھائی مل سکے۔ ف۱۷۵ کیونکہ بادشاہِ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دونا مال لے لینا مقرر تھی۔ ف۱۷۶ یعنی یہ بات خدا کی مشیئت (مرضی) سے ہوئی کہ ان کے دل میں ڈال دیا کہ سزا بھائیوں سے دریافت کریں اور ان کے دل میں ڈال دیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں۔ ف۱۷۷ علم میں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے۔ ف۱۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ سلسلہ اللہ تعالٰی تک پہنچتا ہے اس کا علم سب کے علم سے برتر ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے بھائی علماء تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام ان سے **اَعْلَم** (بڑے عالم) تھے۔ جب پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا تو بھائی شرمندہ ہوئے اور انہوں نے سر جھکائے اور۔

يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ

یہ چوری کرے ف۱۷۹ تو بے شک اس سے پہلے ایک بھائی چوری کر چکا ہے ف۱۸۰ تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں رکھی اور ان

يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا

پر ظاہر نہ کی جی میں کہا تم بدتر جگہ ہو ف۱۸۱ اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں بناتے ہو بولے

يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا

اے عزیز! اس کے ایک باپ ہیں بوڑھے بڑے ف۱۸۲ تو ہم میں اس کی جگہ کسی کو لے لو بے شک ہم

نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا

تمہارے احسان دیکھ رہے ہیں کہا ف۱۸۳ خدا کی پناہ کہ ہم لیں مگر اسی کو جس کے پاس

مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ

ہمارا مال ملا ف۱۸۴ جب تو ہم ظالم ہوں گے پھر جب اس سے ناامید ہوئے الگ جا کر سرگوشی کرنے لگے

قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ

ان کا بڑا بھائی بولا کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لے لیا تھا

وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ

اور اس سے پہلے یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ ف۱۸۵

اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا

مجھے اجازت دیں یا اللہ مجھے حکم فرمائے ف۱۸۶ اور اس کا حکم سب سے بہتر اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو

يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ

اے ہمارے باپ بے شک آپ کے بیٹے نے چوری کی ف۱۸۷ اور ہم تو اتنی ہی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے علم میں تھی ف۱۸۸ اور ہم غیب کے

ف۱۷۹ یعنی سامان میں پیالہ نکلنے سے سامان والے کا چوری کرنا تو یقینی نہیں لیکن اگر یہ فعل اس کا ہو ف۱۸۰ یعنی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جس کو انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف نسبت کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا جس کو وہ پوجتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے چپکے سے وہ بت لیا اور توڑ کر راستہ میں نجاست کے اندر ڈال دیا، یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بت پرستی کا مٹانا تھا بھائیوں کا اس ذکر سے یہ مُدّعا (مقصد) تھا کہ ہم لوگ بنیامین کے سوتیلے بھائی ہیں، یہ فعل ہو تو شاید بنیامین کا ہو، نہ ہماری اس میں شرکت نہ ہمیں اس کی اطلاع۔ ف۱۸۱ اس سے جس کی طرف چوری کی نسبت کرتے ہو۔ کیونکہ چوری کی نسبت حضرت یوسف کی طرف تو غلط ہے وہ فعل تو شرک کا ابطال (مٹانا) اور عبادت تھا اور تم نے جو یوسف کے ساتھ کیا وہ بڑی زیادتیاں ہیں۔ ف۱۸۲ ان سے محبت رکھتے ہیں اور انہیں سے ان کے دل کی تسلی ہے۔ ف۱۸۳ حضرت یوسف علیہ السلام نے ف۱۸۴ کیونکہ تمہارے فیصلہ سے ہم اسی کو لینے کے مستحق ہیں جس کے کجاوے میں ہمارا مال ملا اگر ہم بجائے اس کے دوسرے کو لیں ف۱۸۵ میرے واپس آنے کی ف۱۸۶ میرے بھائی کو خلاصی دے کر یا

حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ سْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَ الْعِيْرَ الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ

نگہبان نہ تھے ف۱۸۹ اور اس بستی سے پوچھ دیکھئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے

وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ

اور ہم بے شک سچے ہیں ف۱۹۰ کہا ف۱۹۱ تمہارے نفس نے تمہیں کچھ حیلہ بنا دیا تو اچھا صبر ہے

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَ

قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے ف۱۹۲ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے اور

تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ

ان سے منہ پھیرا ف۱۹۳ اور کہا ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں ف۱۹۴

فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا

تو وہ غصہ کھاتا رہا بولے ف۱۹۵ خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے (موت کے قریب) جالگیں

اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ

یا جان سے گزر جائیں کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں ف۱۹۶

وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ

اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۱۹۷ اے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی

وَ اَخِيْهِ وَ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا

کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر

اس کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلنے کا۔ ف۱۸۷ یعنی ان کی طرف چوری کی نسبت کی گئی ف۱۸۸ کہ پیالہ ان کے کجاوہ میں نکلا ف۱۸۹ اور ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ صورت پیش آئے گی حقیقت حال اللہ ہی جانے کہ کیا ہے اور پیالہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا۔ ف۱۹۰ پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتا دیا تھا وہ سب والد سے عرض کیا۔ ف۱۹۱ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی سزا غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو ف۱۹۲ یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو۔ ف۱۹۳ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا غم و اَندوہ (رنج والم) انتہا کو پہنچ گیا ف۱۹۴ روتے روتے آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی ضعیف ہوگئی۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ السلام اَسّی برس روتے رہے۔ اور اَحِبّاء (پیاروں) کے غم میں رونا جو تکلیف اور نمائش سے نہ ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی شکایت و بے صبری نہ پائی جائے رحمت ہے، ان غم کے ایام میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مبارک پر کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا نہ آیا۔ ف۱۹۵ برادرانِ یوسف اپنے والد سے ف۱۹۶ تم سے یا اور کسی سے نہیں ف۱۹۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع رکھتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ان کا خواب حق ہے ضرور واقع ہوگا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے حضرت مَلَکُ الْمَوت سے دریافت کیا کہ کیا تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح قبض کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! اس سے بھی

الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَ

کافر لوگ ف۱۹۸ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے بولے اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ف۱۹۹ اور

اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَ تَصَدَّقْ

ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں ف۲۰۰ تو آپ ہمیں پورا ماپ دیجئے ف۲۰۱ اور ہم پر

عَلَیْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

خیرات کیجئے ف۲۰۲ بے شک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے ف۲۰۳ بولے کچھ خبر ہے تم نے یوسف اور

بِیُوْسُفَ وَ اَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؕ

اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم نادان تھے ف۲۰۴ بولے کیا سچ مچ آپ ہی یوسف ہیں

قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَ هٰذَاۤ اَخِیْ٘ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَ

کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بے شک اللہ نے ہم پر احسان کیا ف۲۰۵ بے شک جو پرہیزگاری اور

یَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ

صبر کرے تو اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتا ف۲۰۶ بولے خدا کی قسم بے شک اللہ نے آپ کو

اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِـٕیْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ

ہم پر فضیلت دی اور بے شک ہم خطاوار تھے ف۲۰۷ کہا آج ف۲۰۸ تم پر کچھ ملامت نہیں

یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ

اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ف۲۰۹ میرا یہ کرتا لے جاؤ ف۲۱۰ اسے میرے باپ کے

آپ کو ان کی زندگانی کا اطمینان ہوا اور آپ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا۔ ف۱۹۸ یہ سن کر برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام پھر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ ف۱۹۹ یعنی تنگی اور بھوک کی سختی اور جسموں کا دبلا ہو جانا۔ ف۲۰۰ ردی کھوٹی جسے کوئی سوداگر مال کی قیمت میں قبول نہ کرے وہ چند کھوٹے درہم تھے اور اَثَاثُ الْبَیْت (گھریلو سامان) کی چند پرانی بوسیدہ چیزیں۔ ف۲۰۱ جیسا کھرے داموں سے دیتے تھے۔ ف۲۰۲ یہ ناقص پونجی قبول کرکے۔ ف۲۰۳ ان کا یہ حال سن کر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گریہ طاری ہوا اور چشمِ گوہر فشاں سے اشک رواں ہو گئے اور ف۲۰۴ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا، کنوئیں میں گرانا، بیچنا، والد سے جدا کرنا اور ان کے بعد ان کے بھائی کو تنگ رکھنا، پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تبسم آ گیا اور انہوں نے آپ کے گوہرِ دندان (موتی جیسے دانتوں) کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمالِ یوسُفی کی شان ہے۔ ف۲۰۵ ہمیں جدائی کے بعد سلامتی کے ساتھ ملایا اور دنیا و دین کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ ف۲۰۶ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام بہ طریقِ عُذر خواہی (معافی چاہتے ہوئے) ف۲۰۷ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت دی بادشاہ بنایا اور ہمیں مسکین بنا کر آپ کے سامنے لایا۔ ف۲۰۸ اگرچہ ملامت کرنے کا دن ہے مگر میری جانب سے ف۲۰۹ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے اپنے والد ماجد کا حال دریافت کیا انہوں نے کہا: آپ کی جدائی کے غم میں روتے روتے ان کی بینائی بحال نہیں رہی آپ نے فرمایا ف۲۱۰ جو میرے والد ماجد نے تعویذ بنا کر میرے گلے میں ڈال دیا تھا۔

عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ

منہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر (گھر والوں) کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے

الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

جدا ہوا ف۲۱۱ یہاں ان کے باپ نے ف۲۱۲ کہا بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ (بہک) گیا

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ

بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خودرفتگی (محبت) میں ہیں ف۲۱۳ پھر جب خوشی سنانے والا آیا ف۲۱۴

اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ اِنِّىْۤ اَعْلَمُ

اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہوگئیں) کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ

مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا

شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۲۱۵ بولے اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے بے شک ہم

خٰطِئِيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

خطاوار ہیں کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے ف۲۱۶

ف۲۱۱ اور کنعان کی طرف روانہ ہوا۔ ف۲۱۲ اپنے پوتوں اور پاس والوں سے ف۲۱۳ کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف (علیہ السلام) کہاں ان کی وفات بھی ہوچکی ہوگی۔ ف۲۱۴ لشکر کے آگے آگے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودا تھے انہوں نے کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا گیا میں نے ہی انہیں غمگین کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی لے کر جاؤں گا اور حضرت یوسف (علیہ السلام) کی زندگانی کی فرحت انگیز (خوشی پہنچانے والی) خبر بھی میں ہی سناؤں گا تو یہودا برہنہ سر، برہنہ پا، کرتا لے کر اسّی فرسنگ (دوسوچالیس میل) دوڑتے آئے، راستہ میں کھانے کے لیے سات روٹیاں ساتھ لائے تھے، فرطِ شوق کا یہ عالم تھا کہ ان کو بھی راستہ میں کھا کر تمام نہ کر سکے۔ ف۲۱۵ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت فرمایا: یوسف کیسے ہیں؟ یہودا نے عرض کیا: حضور وہ مصر کے بادشاہ ہیں۔ فرمایا: میں بادشاہی کو کیا کروں یہ بتاؤ کس دین پر ہیں؟ عرض کیا: دینِ اسلام پر۔ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! اللہ کی نعمت پوری ہوئی۔ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام ف۲۱۶ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام نے وقتِ سحر بعد نماز ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے صاحبزادوں کے لیے دعا کی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی گئی کہ صاحبزادوں کی خطا بخش دی گئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو مع ان کے اہل و اولاد کے بلانے کے لیے اپنے بھائیوں کے ساتھ دوسو سواریاں اور کثیر سامان بھیجا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر کا ارادہ فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا کل مرد و زن بہتّر یا تہتّر تن تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ برکت فرمائی کہ ان کی نسل اتنی بڑھی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو چھ لاکھ سے زیادہ تھے باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے۔ اَلْحَاصِلْ (قصہ مختصر یہ کہ) جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہِ اعظم کو اپنے والد ماجد کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور چار ہزار لشکری اور بہت سے مصری سواروں کو ہمراہ لے کر آپ اپنے والد صاحب کے استقبال کے لیے صدہا ریشمی پھریرے اڑاتے (جھنڈے لہراتے)، قطاریں باندھے روانہ ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لا رہے تھے، جب آپ کی نظر لشکر پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ صحرا زَرْق بَرْق (رنگ برنگے) سواروں سے پُر ہو رہا ہے۔ فرمایا: اے یہودا! کیا یہ فرعونِ مصر ہے جس کا لشکر اس شوکت و شکوہ سے آ رہا ہے؟ عرض کیا: نہیں! یہ حضور کے فرزند یوسف ہیں۔ ''حضرت جبریل علیہم السلام'' نے آپ کو متعجب دیکھ کر عرض کیا: ہوا کی طرف نظر فرمائیے آپ کے

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ

پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے اس نے اپنے ماں وا۲۱۷ باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں وا۲۱۸ داخل ہو

شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَ رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ

اللہ چاہے تو امان کے ساتھ وا۲۱۹ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب وا۲۲۰ اس کے لیے سجدے میں گرے وا۲۲۱ اور

قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ٘ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَ

یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے وا۲۲۲ بے شک اسے میرے رب نے سچا کیا اور

قَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ

بے شک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا وا۲۲۳ اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے

اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ

کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے

اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ

بے شک وہی علم و حکمت والا ہے وا۲۲۴ اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي

باتوں کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے

سرور میں شرکت کے لیے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں۔ ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے ہنہنانے نے اور طبل و بُوق کی آوازوں نے عجیب کیفیت پیدا کردی تھی، یہ محرم کی دسویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والِد و وَلَد، پدر و پسر (باپ اور بیٹا) قریب ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنے کا ارادہ ظاہر کیا، حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ توقُّف کیجئے اور والد صاحب کو ابتداء بسلام کا موقع دیجئے۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُذْھِبَ الْاَحْزَان (یعنی اے غم و اندوہ کے دور کرنے والے سلام ہو) اور دونوں صاحبوں نے اتر کر معانقہ کیا اور مل کر خوب روئے، پھر اس مُزَیَّن فِرُودگاہ (قیام گاہ) میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپ کے استقبال کے لیے نفیس خیمے وغیرہ نصب کرکے آراستہ کی گئی تھی۔ یہ دخول حدودِ مصر میں تھا اس کے بعد دوسرا دخول خاص شہر میں ہے جس کا بیان اگلی آیت میں ہے۔ وا۲۱۷ ماں سے یا خاص والدہ مراد ہیں اگر اس وقت تک زندہ ہوں یا خالہ۔ مفسرین کے اس باب میں کئی اقوال ہیں۔ وا۲۱۸ یعنی خاص شہر میں وا۲۱۹ جب مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا۔ وا۲۲۰ یعنی والدین اور سب بھائی وا۲۲۱ یہ سجدہ تحیت و تواضع (سلام و عاجزی) کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی مُعظَّم (بزرگ) کی تعظیم کے لیے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے۔ سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہوسکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدۂ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں۔ وا۲۲۲ جو میں نے صغر سنی یعنی بچپن کی حالت میں دیکھا تھا۔ وا۲۲۳ اس موقع پر آپ نے کنویں کا ذکر نہ کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو۔ وا۲۲۴ اصحابِ تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس ۲۴ سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے قریب وفات آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کا جنازہ ملک شام میں لے جا کر ارضِ مقدسہ میں آپ کے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور بعدِ وفات سال

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ

دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں ۲۲۵ؑ یہ کچھ

اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ

غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے ۲۲۶ؑ جب اُنھوں نے اپنا کام پکا کیا تھا

وَهُمْ یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا

اور وہ داؤں چل رہے تھے ۲۲۷ؑ اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے اور تم

تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ ع وَكَاَیِّنْ مِّنْ

اس پر ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتے یہ ۲۲۸ؑ تو نہیں مگر سارے جہان کو نصیحت اور کتنی نشانیاں

اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ

ہیں ۲۲۹ؑ آسمانوں اور زمین میں کہ لوگ ان پر گزرتے ہیں ۲۳۰ؑ اور ان سے بے خبر رہتے ہیں اور

مَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَهُمْ

ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے ۲۳۱ؑ کیا اس سے نڈر ہو بیٹھے کہ

غَاشِیَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

اللہ کا عذاب انھیں آکر گھیر لے یا قیامت ان پر اچانک آجائے اور اُنھیں خبر نہ ہو

(ایک خاص قسم کے درخت) کی لکڑی کے تابوت میں آپ کا جسدِ اطہر شام میں لایا گیا اسی وقت آپ کے بھائی عِیص کی وفات ہوئی اور آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ایک ہی قبر میں کئے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ایک سو پینتالیس سال کی تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد اور چچا کو دفن کر کے مصر کی طرف واپس ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔ ۲۲۵ؑ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہم السلام۔ انبیاء سب معصوم ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا تعلیمِ امت کے لیے ہے کہ وہ حُسنِ خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تیئس سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی، آپ کے مقامِ دفن میں اہلِ مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا، ہر محلّہ والے حصولِ برکت کے لیے اپنے ہی محلّہ میں دفن کرنے پر مُصِر (اِصرار کررہے) تھے، آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہلِ مصر فیض یاب ہوں۔ چنانچہ آپ کو سنگِ رُخام، یا سنگِ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا تابوت شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملکِ شام میں دفن کیا۔ ۲۲۶ؑ یعنی برادرانِ یوسف علیہ السلام کے ۲۲۷ؑ باوجود اس کے اے سیدِ انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آپ کا ان تمام واقعات کو اس تفصیل سے بیان فرمانا غیبی خبر اور معجزہ ہے۔ ۲۲۸ؑ قرآن شریف ۲۲۹ؑ خالق اور اس کی توحید و صفات پر دلالت کرنے والی، ان نشانیوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار مراد ہیں۔ (مدارک) ۲۳۰ؑ اور ان کا مُشاہَدہ کرتے ہیں لیکن تفکُّر (سوچ بچار) نہیں کرتے، عبرت نہیں حاصل کرتے۔ ۲۳۱ؑ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رَدّ میں نازل ہوئی جو اللہ تعالٰی کی خالِقیّت و رزّاقیّت کا اقرار کرنے کے ساتھ بت پرستی کر کے غیروں کو عبادت میں اس کا شریک کرتے تھے۔

وقف النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ﵀ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْؕ

تم فرماؤ ف۲۳۲ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں ف۲۳۳

وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (۱۰۸) وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

اور اللہ کو پاکی ہے ف۲۳۴ اور میں شریک کرنے والا نہیں اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے

اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰىؕ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ

سب مرد ہی تھے ف۲۳۵ جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے ف۲۳۶ تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے نہیں

فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ

تو دیکھتے ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا ف۲۳۷ اور بےشک آخرت کا گھر

لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْاؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۱۰۹) حَتّٰۤى اِذَا اسْتَایْــٴَـسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا

پرہیزگاروں کے لیے بہتر تو کیا تمہیں عقل نہیں یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی ف۲۳۸ اور لوگ سمجھے

اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَاۙ فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُؕ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُنَا

کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا ف۲۳۹ اس وقت ہماری مدد آئی تو جسے ہم نے چاہا بچالیا گیا ف۲۴۰ اور ہمارا عذاب

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ (۱۱۰) لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی

مجرم لوگوں سے پھیرا نہیں جاتا بےشک ان کی خبروں سے ف۲۴۱ عقلمندوں کی آنکھیں

الْاَلْبَابِؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰى وَ لٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ

کھلتی ہیں ف۲۴۲ یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں ف۲۴۳ لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی ف۲۴۴

ف۲۳۲ اے مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ توحیدِ الٰہی اور دینِ اسلام کی دعوت دینا ف۲۳۳ ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے اصحاب احسن طریق اور افضل ہدایت پر ہیں، یہ علم کے مَعْدِن (سرچشمے)، ایمان کے خزانے، رحمٰن کے لشکر ہیں۔ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: طریقہ اختیار کرنے والوں کو چاہئے کہ گزرے ہوؤں کا طریقہ اختیار کریں وہ سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اصحاب ہیں جن کے دل امت میں سب سے زیادہ پاک، علم میں سب سے عَمِیْق (کامل)، تکلُّف (نمود ونمائش) میں سب سے کم، ایسے حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالٰی نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اور ان کے دین کی اِشاعت کے لیے برگزیدہ کیا۔ ف۲۳۴ تمام عیوب ونقائص اور شرکاء واضداد وانداد (مخالف وہم پلّہ) سے۔ ف۲۳۵ نہ فرشتے نہ کسی عورت کو نبی بنایا گیا۔ یہ اہلِ مکہ کا جواب ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں کو کیوں نہ نبی بنا کر بھیجا انہیں بتایا گیا کہ یہ کیا تعجب کی بات ہے پہلے ہی سے کبھی فرشتے نبی ہو کر نہ آئے۔ ف۲۳۶ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اہلِ بادیہ (دیہاتیوں) اور جنات اور عورتوں میں سے کبھی کوئی نبی نہیں کیا گیا۔ ف۲۳۷ انبیاء کے جھٹلانے سے کس طرح ہلاک کیے گئے ف۲۳۸ یعنی لوگوں کو چاہئے کہ عذابِ الٰہی میں تاخیر ہونے اور عیش وآسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی امتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جا چکی ہیں یہاں تک کہ جب ان کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور بہ اسبابِ ظاہر رسولوں کو قوم پر دنیا میں ظاہر عذاب آنے کی امید نہ رہی۔ (ابوالسعود) ف۲۳۹ یعنی قوموں نے گمان کیا کہ رسولوں نے انہیں جو عذاب کے وعدے دیئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں۔ (مدارک وغیرہ) ف۲۴۰ اپنے بندوں میں سے یعنی اطاعت کرنے والے

يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

تصدیق ہے اور ہر چیز کا مُفَصّل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت۔

آیاتہا ۴۳ — ۱۳ سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ ۹۶ — رکوعاتہا ۶

سورۂ رعد مدنیہ ہے، اس میں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا[1]

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ

یہ کتاب کی آیتیں ہیں[2] اور وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا[3] حق ہے[4]

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ

مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے[5] اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا بے ستونوں کے کہ

تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ

تم دیکھو[6] پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند کو مسخر کیا[7] ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ

وعدہ تک چلتا ہے[8] اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مُفَصّل نشانیاں بتاتا ہے[9] کہیں تم اپنے رب کا ملنا

ایمانداروں کو بچالیا۔ [241] یعنی انبیاء کی اور ان کی قوموں کی [242] جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے واقعہ سے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت وکرامت ہے اور ایذا رسانی وبدخواہی کا انجام ندامت اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والا کامیاب ہوتا ہے اور بندے کو سختیوں کے پیش آنے سے مایوس نہ ہونا چاہئے رحمتِ الٰہی دستگیری کرے تو کسی کی بدخواہی کچھ نہیں کرسکتی۔ اس کے بعد قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ [243] جس کو کسی انسان نے اپنی طرف سے بنالیا ہو کیونکہ اس کا اِعجاز (عاجز کردینا) اس کے مِنَ اللہ (اللہ کی طرف سے) ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے۔ [244] توریت انجیل وغیرہ کتبِ الٰہیہ کی [1] سورۂ رعد مکیہ ہے اور ایک روایت حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے یہ ہے کہ دو آیتوں " لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ " اور " يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا " کے سوا باقی سب مکی ہیں، اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے، اس میں چھ رکوع تینتالیس یا پینتالیس آیتیں اور آٹھ سو پچپن کلمے اور تین ہزار پانچ سو چھ حرف ہیں۔ [2] یعنی قرآن شریف کی [3] یعنی قرآن شریف [4] کہ اس میں کچھ شبہ نہیں [5] یعنی مشرکینِ مکہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کا ہے انہوں نے خود بنایا، اس آیت میں ان کا رد فرمایا اور اس کے بعد اللہ تعالٰی نے اپنی ربوبیت کے دلائل اور اپنے عجائبِ قدرت بیان فرمائے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں [6] اس کے دو معنی ہوسکتے ہیں، ایک یہ کہ آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا، اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے اور قولِ اول صحیح تر ہے اسی پر جمہور ہیں۔ (خازن وجمل) [7] اپنے بندوں کے منافع اور اپنے بلاد کے مصالح کے لیے وہ حسبِ حکم گردش میں ہیں۔ [8] یعنی فنائے دنیا کے وقت تک۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اَجَلِ مُسَمّٰی سے ان کے درجات ومنازل مراد ہیں یعنی وہ اپنی منازل ودرجات میں ایک غایت (حد) تک گردش کرتے ہیں جس سے تجاوز نہیں کرسکتے، شمس وقمر میں سے ہر ایک کے لیے سیرِ خاص جہتِ خاص کی طرف سرعت وبطوء وحرکت کی مقدارِ خاص سے مقرر فرمائی ہے۔ [9] اپنی وحدانیت وکمالِ قدرت کی۔

تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًاؕ

یقین کرو ف۱۰ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر ف۱۱ اور نہریں بنائیں

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَؕ

اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے ف۱۲ رات سے دن کو چھپا لیتا ہے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ

بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کو ف۱۳ اور زمین کے مختلف قطعے (ٹکڑے) ہیں اور ہیں پاس پاس ف۱۴

وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ

اور باغ ہیں انگوروں کے اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے (گڑھے) سے اُگے اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی

وَّاحِدٍ ۫ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں

یَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ

عقل مندوں کے لیے ف۱۵ اور اگر تم تعجب کرو ف۱۶ تو اچنبا (تعجب) تو ان کے اس کہنے کا ہے کہ کیا ہم مٹی ہو کر پھر

جَدِیْدٍ۬ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْۚ وَاُولٰٓىٕكَ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ

نئے بنیں گے ف۱۷ وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے اور وہ ہیں جن کی گردنوں میں

اَعْنَاقِهِمْۚ وَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾ وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ

طوق ہوں گے ف۱۸ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اسی میں رہنا اور تم سے عذاب کی

ف۱۰ اور جانو کہ جو انسان کو نیست و نابود کرنے کے بعد ہستی (یعنی جب وہ تھا ہی نہیں تو اس کو پیدا) کرنے پر قادر ہے وہ اس کو موت کے بعد بھی زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۱ یعنی مضبوط پہاڑ ف۱۲ سیاہ و سفید، ترش و شیریں، صغیر و کبیر، بری و بستانی (صحرائی و باغاتی)، گرم و سرد، تر و خشک وغیرہ۔ ف۱۳ جو سمجھیں کہ یہ تمام آثار صانعِ حکیم (یعنی اللہ عزّوجلّ) کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔ ف۱۴ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ان میں سے کوئی قابلِ زراعت ہے کوئی ناقابلِ زراعت کوئی پتھریلا کوئی ریتلا۔ ف۱۵ حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اس میں بنی آدم کے قلوب کی ایک تمثیل (مثال) ہے کہ جس طرح زمین ایک تھی اس کے مختلف قطعات (ٹکڑے) ہوئے، ان پر آسمان سے ایک ہی پانی برسا، اس سے مختلف قسم کے پھل پھول بیل بوٹے اچھے برے پیدا ہوئے، اسی طرح آدمی حضرت آدم سے پیدا کئے گئے ان پر آسمان سے ہدایت اتری اس سے بعض دل نرم ہوئے ان میں خشوع خضوع پیدا ہوا بعض سخت ہوگئے وہ لہو و لغو میں مبتلا ہوئے تو جس طرح زمین کے قطعات اپنے پھول پھل میں مختلف ہیں اسی طرح انسانی قلوب اپنے آثار و انوار و اسرار میں مختلف ہیں۔ ف۱۶ اے محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کفار کی تکذیب کرنے سے باوجودیکہ آپ ان میں صادق و امین معروف تھے ف۱۷ اور انہوں نے کچھ نہ سمجھا کہ جس نے ابتداءً بغیر مثال کے پیدا کر دیا اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ ف۱۸ روزِ قیامت۔

بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ

جلدی کرتے ہیں رحمت سے پہلے ف۱۹ اور ان سے اگلوں کی سزائیں ہوچکیں ف۲۰ اور بے شک تمہارا رب

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ وَ

تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک طرح کی معافی دیتا ہے ف۲۱ اور بے شک تمہارے رب کا عذاب سخت ہے ف۲۲ اور

یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

کافر کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۲۳ تم تو

مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ ع اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِیْضُ

ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی ف۲۴ اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے ف۲۵ اور پیٹ جو

ف۱۹ مشرکینِ مکہ اور یہ جلدی کرنا بطریقِ تَمَسْخُر (بطورِ مذاق) تھا اور رحمت سے سلامت و عافیت مراد ہے۔ ف۲۰ وہ بھی رسولوں کی تکذیب اور عذاب کا تمسخر کیا کرتے تھے ان کا حال دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ ف۲۱ کہ ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتا اور انہیں مہلت دیتا ہے۔ ف۲۲ جب عذاب فرمائے۔ ف۲۳ کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہوچکی تھیں اور معجزات دکھائے جاچکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا، یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے جب حجت قائم ہوچکے اور ناقابلِ انکار براہین پیش کردیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مُدَّعا ثابت کردیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہلِ علم و ہنر عاجز و مُتَحَیِّر (حیران) رہیں اور انہیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہوجائے۔ ایسے آیاتِ بیّنہ اور براہین واضحہ (روشن دلائل) و معجزاتِ ظاہرہ دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری روزِ روشن میں دن کا انکار کردینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد (سرکشی) و فرار ہے، کسی مدعا پر جب برہانِ قوی (مضبوط دلیل) قائم ہوجائے پھر اس پر دوبارہ دلیل قائم کرنی ضروری نہیں رہتی اور ایسی حالت میں طلبِ دلیل عِنَاد و مُکَابَرَہ (سرکشی و جھگڑا کرنا) ہوتا ہے، جب تک کہ دلیل کو مَجْرُوْح (باطل) نہ کردیا جائے کوئی شخص دوسری دلیل کے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر یہ سلسلہ قائم کردیا جائے کہ ہر شخص کے لیے نئی برہان قائم کی جائے جس کو وہ طلب کرے اور وہی نشانی لائی جائے جو وہ مانگے تو نشانیوں کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا اس لیے حکمتِ الٰہیہ یہ ہے کہ انبیاء کو ایسے معجزات دیئے جاتے ہیں جن سے ہر شخص ان کے صدق و نبوت کا یقین کرسکے اور بیشتر وہ اس قَبِیْل (قسم) سے ہوتے ہیں جس میں ان کی امت اور ان کے عہد (زمانہ) کے لوگ زیادہ مشق و مہارت رکھتے ہیں جیسے کہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علمِ سِحْر (جادو کا علم) اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس زمانہ کے لوگ سِحْر کے بڑے ماہر کامل تھے تو حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ معجزہ عطا ہوا جس نے سِحْر کو باطل کردیا اور ساحروں (جادوگروں) کو یقین دلا دیا کہ جو کمال حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھایا وہ ربانی نشان ہے، سحر (جادو) سے اس کا مقابلہ ممکن نہیں۔ اسی طرح حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طِبّ انتہائے عروج پر تھی، حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو شفائے امراض و احیائے اموات (بیماریوں سے شفا اور مردوں کو زندہ کرنے) کا وہ معجزہ عطا فرمایا گیا جس سے طِبّ کے ماہر عاجز ہوگئے اور وہ اس یقین پر مجبور تھے کہ یہ کام طِبّ سے ناممکن ہے ضرور یہ قدرتِ الٰہی کا زبردست نشان ہے، اسی طرح سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ مبارک میں عرب کی فصاحت و بلاغت اوجِ کمال پر پہنچی ہوئی تھی اور وہ لوگ خوش بیانی میں عالَم پر فائق تھے سید عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو وہ معجزہ عطا فرمایا جس نے انہیں عاجز و حیران کردیا اور ان کے بڑے سے بڑے لوگ اور ان کے اہلِ کمال کی جماعتیں قرآن کریم کے مقابل ایک چھوٹی سی عبارت پیش کرنے سے بھی عاجز و قاصر رہیں اور قرآن کے اس کمال نے یہ ثابت کردیا کہ بیشک یہ ربانی عظیم نشان ہے اور اس کا مثل بنا لانا بشری قوت کے امکان میں نہیں، اس کے علاوہ اور صدہا معجزات سید عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے پیش فرمائے جنہوں نے ہر طبقہ کے انسانوں کو آپ کے صدقِ رسالت کا یقین دلا دیا ان معجزات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کس قدر عناد اور حق سے مکرنا ہے۔ ف۲۴ اپنی نبوت کے دلائل پیش کرنے اور اطمینان بخش معجزات دکھا کر اپنی رسالت ثابت کردینے کے بعد احکامِ الٰہیہ پہنچانے اور خدا کا خوف دلانے کے سوا آپ پر کچھ لازم نہیں اور ہر ہر شخص کے لیے اس کی طَلَبِیْدَہ (مانگی ہوئی) جدا جدا نشانیاں پیش کرنا آپ پر ضروری نہیں جیسا کہ آپ سے پہلے ہادیوں (انبیاء علیہم السلام) کا طریقہ رہا ہے۔ ف۲۵ نر، مادہ ایک یا زیادہ وَغَیْرَ ذَالِک۔

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُؕ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ

کچھ گھٹتے اور بڑھتے ہیں ف۲۶ اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ف۲۷ ہر چھپے اور

وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ

کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا بلندی والا ف۲۸ برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ کہے اور جو

جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّیْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ

آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ چلتا ہے ف۲۹ آدمی کے لیے بدلی والے

مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے ف۳۰ کہ بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں ف۳۱ بے شک اللہ

یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ

کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود ف۳۲ اپنی حالت نہ بدل دیں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی

سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ

چاہے ف۳۳ تو وہ پھر نہیں سکتی اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ف۳۴ وہی ہے کہ تمہیں بجلی

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ۚ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ

دکھاتا ہے ڈر کو اور امید کو ف۳۵ اور بھاری بدلیاں اٹھاتا ہے اور گرج اسے سراہتی (خدا کی تعریف کرتی) ہوئی

بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖۚ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ

اس کی پاکی بولتی ہے ف۳۶ اور فرشتے اس کے ڈر سے ف۳۷ اور کڑک بھیجتا ہے ف۳۸ تو اسے ڈالتا ہے جس پر

ف۲۶ یعنی مدت میں کس کا حمل جلد وضع (بچہ جلد پیدا) ہوگا کس کا دیر میں۔ حمل کی کم سے کم مدت جس میں بچہ پیدا ہو کر زندہ رہ سکے چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال یہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا اور اسی کے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قائل ہیں۔ بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ پیٹ کے گھٹنے بڑھنے سے بچہ کا قوی، تَامُّ الْخِلْقَت اور نَاقِصُ الْخِلْقَت ((اعضاء کا تمام اور ناتمام) ہونا مراد ہے۔ ف۲۷ کہ اس سے گھٹ بڑھ نہیں سکتی۔ ف۲۸ ہر نقص سے مُنَزَّہ (پاک)۔ ف۲۹ یعنی دل کی چھپی باتیں اور زبان سے بِاِعْلَان کہی ہوئی اور رات کو چھپ کر کیے ہوئے عمل اور دن کو ظاہر طور پر کیے ہوئے کام سب اللہ تعالٰی جانتا ہے کوئی اس کے علم سے باہر نہیں۔ ف۳۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تم میں فرشتے نَوْبَت بہ نَوْبَت (باری باری) آتے ہیں رات اور دن میں اور نمازِ فجر اور نمازِ عصر میں جمع ہوتے ہیں نئے فرشتے رہ جاتے ہیں اور جو فرشتے رہ چکے ہیں وہ چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالٰی ان سے دریافت فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں کہ نماز پڑھتے پایا اور نماز پڑھتے چھوڑا۔ ف۳۱ مجاہد نے کہا: ہر بندے کے ساتھ ایک فرشتہ حفاظت پر مامور ہے جو سوتے جاگتے جن و انس اور موذی (تکلیف پہنچانے والے) جانوروں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ستانے والی چیز کو اس سے روک دیتا ہے بجز اس کے جس کا پہنچنا مشیت میں ہو۔ ف۳۲ معاصی میں مبتلا ہو کر ف۳۳ اس کے عذاب و ہلاک کا ارادہ فرمائے ف۳۴ جو اس کے عذاب کو روک سکے۔ ف۳۵ کہ اس سے گر کر نقصان پہنچانے کا خوف ہوتا ہے اور بارش سے نفع اٹھانے کی امید یا بعضوں کو خوف ہوتا ہے جیسے مسافروں کو جو سفر میں ہوں اور بعضوں کو فائدہ کی امید جیسے کہ کاشتکار وغیرہ۔ ف۳۶ گرج یعنی

يَّشَآءُ وَهُمۡ يُجَادِلُوۡنَ فِى اللّٰهِ‌ ۚ وَهُوَ شَدِيۡدُ الۡمِحَالِ ؕ‏ ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعۡوَةُ الۡحَـقِّ‌ ؕ

چاہے اور وہ اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں ف۳۹ اور اس کی پکڑ سخت ہے اسی کا پکارنا سچا ہے ف۴۰

وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَسۡتَجِيۡبُوۡنَ لَهُمۡ بِشَىۡءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ

اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں ف۴۱ وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی

كَفَّيۡهِ اِلَى الۡمَآءِ لِيَبۡلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ‌ ؕ وَمَا دُعَآءُ الۡـكٰفِرِيۡنَ اِلَّا

کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے ف۴۲ اور وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا

فِىۡ ضَلٰلٍ‏ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسۡجُدُ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا وَّ

بھٹکتی پھرتی ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے ف۴۳ خواہ مجبوری سے ف۴۴ اور

بادل سے جو آواز ہوتی ہے۔ اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق، قادر، ہر نقص سے منزہ کے وجود کی دلیل ہے۔ **بعض مفسرین** نے فرمایا کہ تَسۡبِيۡحِ رَعۡد سے وہ مراد ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ **بعض مفسرین** کا قول ہے کہ رَعۡد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے اس کو چلاتا ہے۔ **ف۳۷** یعنی اس کی ہیبت وجلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ **ف۳۸** صَاعِقَه وہ شدید آواز ہے جو جَوّ (آسمان وزمین کے درمیان) سے اترتی ہے پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔ (خازن) **ف۳۹ شانِ نزول:** حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی انہوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا: محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا رب کون ہے جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا تانبے کا؟ مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انہوں نے واپس ہو کر سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ ایسا اَکۡفَر (سخت کافر) سیاہ دل، سرکش دیکھنے میں نہیں آیا۔ حضور نے فرمایا: اس کے پاس پھر جاؤ! اس نے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا کہ میں محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دعوت قبول کر کے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا ہے نہ پہچانا۔ یہ حضرات پھر واپس ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس کا خُبۡث (شر) تو اور ترقی پر ہے۔ فرمایا: پھر جاؤ! بہ تعمیل ارشاد (حکم بجالاتے ہوئے) پھر گئے جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی ہی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا ایک ابر آیا اس سے بجلی چمکی اور کڑک ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا۔ یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انہیں اصحابِ کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہیے وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا کہ آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا انہوں نے فرمایا: سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے پاس وحی آئی ہے "وَيُرۡسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيۡبُ بِهَا مَنۡ يَّشَآءُ وَهُمۡ يُجَادِلُوۡنَ فِى اللّٰهِ"۔ (خازن) **بعض مفسرین** نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طُفَیل نے اَرۡبَد بِن رَبِيۡعَه سے کہا کہ محمد مصطفٰے (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) کے پاس چلو میں انہیں باتوں میں لگاؤں گا تو پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا، یہ مشورہ کر کے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی، بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جَرّار لشکر آپ پر لائیں گے، یہ کہہ کر چلا آیا، باہر آ کر اَرۡبَد سے کہنے لگا کہ تو نے تلوار کیوں نہیں ماری؟ اس نے کہا: جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو تو درمیان میں آ جاتا تھا، سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے ان لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی: "اَللّٰهُمَّ اكۡفِنِيۡهِمَا بِمَا شِئۡتَ" جب یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اَرۡبَد جل گیا اور عامر بھی اسی راہ میں بہت بدتر حالت میں مرا۔ (حسینی) **ف۴۰** یعنی اس کی توحید کی شہادت دینا اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا یا یہ معنی ہیں کہ وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسی سے دعا کرنا سزاوار ہے۔ **ف۴۱** معبود جان کر یعنی کفار جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ **ف۴۲** تو ہتھیلیاں پھیلانے اور بلانے سے پانی کنویں سے نکل کر اس کے منہ میں نہ آئے گا کیونکہ پانی کو نہ علم ہے نہ شعور جو اس کی حاجت اور پیاس کو جانے اور اس کے بلانے کو سمجھے اور پہچانے نہ اس میں یہ قدرت ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اپنے مقتضائے طبیعت (یعنی طبیعت کی خواہش) کے خلاف اوپر چڑھ کر بلانے والے کے منہ میں پہنچ جائے یہی حال بتوں کا ہے کہ نہ انہیں بت پرستوں کے پکارنے کی خبر ہے نہ ان کی حاجت کا شعور نہ وہ ان کے نفع پر کچھ قدرت رکھتے ہیں۔ **ف۴۳** جیسے کہ مومن **ف۴۴** جیسے کہ منافق وکافر۔

ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۩ (۱۵) قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

ان کی پرچھائیاں ہر صبح و شام ف۴۵ تم فرماؤ کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا

قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

تم خود ہی فرماؤ اللہ ف۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے وہ حمایتی بنالیے ہیں جو اپنا

نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی

بھلا برا نہیں کرسکتے ہیں ف۴۷ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھا اور انکھیارا ف۴۸ یا کیا برابر ہو جائیں گی

الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

اندھیریاں اور اجالا ف۴۹ کیا اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنھوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو انھیں ان کا اور اس کا بنانا

عَلَیْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۱۶) اَنْزَلَ مِنَ

ایک سا معلوم ہوا ف۵۰ تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے ف۵۱ اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے ف۵۲ اس نے

السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا رَّابِیًا ؕ وَ

آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رَو (دھار) اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی اور

مِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ

جس پر آگ دہکاتے ہیں ف۵۳ گہنا (زیور) یا اور اسباب ف۵۴ بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں اللہ

یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ

بتاتا ہے کہ حق اور باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ تو پھک کر دور ہو جاتا ہے اور

ف۴۵ ان کی تَبعِیَّت میں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں۔ زَجّاج نے کہا کہ کافر "غَیرُ اللہ" کو سجدہ کرتا ہے اور اس کا سایہ اللہ کو۔ اِبنِ اَنباری نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالٰی پرچھائیوں (یعنی سائے) میں ایسی فہم (سمجھ) پیدا کرے کہ وہ اس کو سجدہ کریں۔ بعض کا قول ہے: سجدے سے سایہ کا ایک طرف سے دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے اِرتفاع و نزول (بلند ہونے وڈھلنے) کے ساتھ دراز و کوتاہ (لمبا اور چھوٹا) ہونا مراد ہے۔ (خازن) ف۴۶ کیونکہ اس سوال کا اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین باوجود غَیرُ اللہ کی عبادت کرنے کے اس کے مُقِر (اقرار کرنے والے) ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مُسَلَّم (مانا ہوا) ہے تو ف۴۷ یعنی بت۔ جب ان کی یہ بے قدرتی و بیچارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع و ضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق، رازق، قوی و قادر کو چھوڑنا انتہا درجے کی گمراہی ہے۔ ف۴۸ یعنی کافر و مومن ف۴۹ یعنی کفر و ایمان ف۵۰ اور اس وجہ سے حق ان پر مُشتَبَہ (مشکوک) ہوگیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے، ایسا تو نہیں ہے بلکہ جن بتوں کو وہ پوجتے ہیں اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو کُجا وہ بندوں کی مصنوعات (تیار کی ہوئی چیزوں) کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجزِ محض ہیں، ایسے پتھروں کا پوجنا عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے۔ ف۵۱ جو مخلوق ہونے کی صلاحیت رکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریکِ عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کرسکتا ہے۔ ف۵۲ سب اس کے تحت قدرت و اختیار ہیں۔ ف۵۳ جیسے کہ سونا، چاندی، تانبا وغیرہ۔ ف۵۴ برتن وغیرہ۔

اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے ف۵۵ اللہ یوں ہی مثالیں بیان

الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

فرماتا ہے جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انھیں کے لیے بھلائی ہے ف۵۶ اور جنھوں نے اس کا حکم نہ مانا ف۵۷

لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ

اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور ان کی ملک میں ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دے دیتے یہی ہیں

لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ ع اَفَمَنْ يَّعْلَمُ

جن کا برا حساب ہوگا ف۵۸ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا بچھونا تو کیا وہ جو جانتا ہے

اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا حق ہے ف۵۹ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے ف۶۰ نصیحت وہی مانتے ہیں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ ﴿۲۰﴾

جنھیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں ف۶۱ اور قول باندھ کر (وعدہ کرکے) پھرتے نہیں

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ

اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ف۶۲ اور اپنے رب سے ڈرتے اور

يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ

حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں ف۶۳ اور وہ جنھوں نے صبر کیا ف۶۴ اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور

ف۵۵ ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور بعض اوقات واحوال میں جھاگ کی طرح حد سے اونچا ہو جائے مگر انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل شے اور جوہر صاف کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے۔ ف۵۶ یعنی جنت ف۵۷ اور کفر کیا ف۵۸ کہ ہر امر پر مُواخَذَہ کیا جائے گا اور اس میں سے کچھ نہ بخشا جائے گا۔ (جلالین و خازن) ف۵۹ اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے ف۶۰ حق کو نہیں جانتا، قرآن پر ایمان نہیں لاتا، اس کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ یہ آیت حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب اور ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی۔ ف۶۱ اس کی ربوبیت کی شہادت دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں ف۶۲ یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق (جدائی) نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حقوقِ قرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے اسی میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابتیں اور ایمانی قرابتیں بھی داخل ہیں، ساداتِ کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مَوَدَّت (پیار و محبت) و احسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مُدافعت (دفاع) اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں خادموں ہمسایوں، سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اس میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں بکثرت احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں۔ ف۶۳ اور وقتِ حساب سے پہلے خود اپنے نفسوں سے محاسبہ کرتے ہیں ف۶۴ طاعتوں اور مصیبتوں پر اور معصیت سے باز رہے۔

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدۡرَءُوۡنَ

نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا ف۶۵ اور برائی کے بدلے

بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى الدَّارِ ۙ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا

بھلائی کرکے ٹالتے ہیں ف۶۶ انھیں کے لیے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے

وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّيّٰتِهِمۡ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُوۡنَ

اور جو لائق ہوں ف۶۷ ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں ف۶۸ اور فرشتے ف۶۹ ہر دروازے سے

عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ۚ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ؕ

ان پر ف۷۰ یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا

وَالَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَ يَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ

اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکے ہونے ف۷۱ کے بعد توڑتے اور جس کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا

بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَ يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ

اسے قطع کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۷۲ ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ برا

الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ وَ فَرِحُوۡا بِالۡحَيٰوةِ

گھر ف۷۳ اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور ف۷۴ تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر

الدُّنۡيَا ؕ وَ مَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ؑ وَ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ

اِترا گئے ف۷۵ اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا اور کافر کہتے

كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ

ان پر کوئی نشانی ان کے رب کی طرف سے کیوں نہ اتری تم فرماؤ بے شک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے ف۷۶

ف۶۵ نوافل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا افضل ہے۔ ف۶۶ بدکلامی کا جواب شیریں سُخنی (خوش کلامی) سے دیتے ہیں اور جو انہیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے معاف کرتے ہیں، جب ان سے پیوند (تعلق) قطع کیا جاتا ہے ملاتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں، جب ناجائز کام دیکھتے ہیں اسے بدلتے ہیں، جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرتے ہیں۔ ف۶۷ یعنی مؤمن ہوں ف۶۸ اگرچہ لوگوں نے ان کے سے عمل نہ کئے ہوں جب بھی اللہ تعالٰی ان کے اِکرام کے لیے ان کو ان کے درجہ میں داخل فرمائے گا ف۶۹ ہر ایک روز و شب میں ھَدایا (تحفے) اور رضا کی بشارتیں لے کر جنت کے ف۷۰ بہ طریقِ تحیت و تکریم (عزت و احترام) ف۷۱ اور اس کو قبول کرلینے ف۷۲ کفر و معاصی کا اِرتکاب کر کے ف۷۳ یعنی جہنم۔ ف۷۴ جس کے لیے چاہے ف۷۵ اور شکر گزار نہ ہوئے۔ مسئلہ: دولتِ دنیا پر اِترانا اور مغرور ہونا حرام ہے۔ ف۷۶ کہ وہ آیات و معجزات نازل ہونے کے بعد بھی یہ کہتا رہتا ہے کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری، کوئی معجزہ کیوں نہیں آیا، معجزاتِ کثیرہ کے باوجود گمراہ رہتا ہے۔

وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ

اور اپنی راہ اسے دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع لائے وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین

اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے ف۷۷ وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ

کام کیے ان کو خوشی ہے ف۷۸ اور اچھا انجام اسی طرح ہم نے تم کو اس امت میں بھیجا

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ

جس سے پہلے امتیں ہو گزریں ف۷۹ کہ تم انھیں پڑھ کر سناؤ ف۸۰ جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ

يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ

رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ف۸۱ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف

مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ

میری رجوع ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے ف۸۲ یا زمین پھٹ جاتی

اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

یا مردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر نہ مانتے ف۸۳ بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ف۸۴ تو کیا مسلمان اس سے ناامید نہ ہوئے ف۸۵

ف۷۷ اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کرکے بے قرار دلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کے عدل و عتاب (غضب) کی یاد دلوں کو خائف کر دیتی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا: "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ" حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ مسلمان جب اللہ کا نام لے کر قسم کھاتا ہے دوسرے مسلمان اس کا اعتبار کر لیتے ہیں اور ان کے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ ف۷۸ "طوبٰی" بشارت ہے راحت و نعمت اور خرمی و خوش حالی کی۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ طوبٰی زبانِ حبشی میں جنت کا نام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ اور دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ طوبٰی جنت کے ایک درخت کا نام ہے جس کا سایہ ہر جنت میں پہنچے گا، یہ درخت جنت عدن میں ہے اور اس کی اصل (جڑ) سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے اَیْوانِ معلّٰی میں اور اس کی شاخیں جنت کے ہر غُرْفَہ (کمرے) اور قصر (محل) میں، اس میں سوا سیاہی کے ہر قسم کے رنگ اور خوشنمائیاں ہیں ہر طرح کے پھل اور میوہ اس میں پھلے ہیں، اس کی بیخ (جڑ) سے کافور سلسبیل (ایک چشمہ) کی نہریں رواں ہیں۔ ف۷۹ تو تمہاری امت سب سے پچھلی امت ہے اور تم خَاتَمُ الْاَنْبِيَاء ہو تمہیں بڑے شان و شکوہ سے رسالت عطا کی ف۸۰ وہ کتاب عظیم ف۸۱ شانِ نزول: قتادہ و مقاتل وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سُہَیل بن عَمرو جب صلح کے لیے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: لکھو "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" (یعنی اے اللہ تیرے نام سے شروع) لکھوائیے۔ اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں۔ ف۸۲ اپنی جگہ سے ف۸۳ شانِ نزول: کفارِ قریش نے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کا اتباع کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہٹا دیجئے تاکہ ہمیں کھیتیاں کرنے (کاشتکاری) کے لیے وسیع میدان مل جائیں اور زمین پھاڑ کر چشمہ جاری کیجئے تاکہ ہم کھیتوں اور باغوں کو ان سے سیراب کریں اور

اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کہ اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کردیتا ف۸۶ اور کافروں کو ہمیشہ ان کے کیے

تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ

پر سخت دھمک (انتہائی سخت مصیبت) پہنچتی رہے گی ف۸۷ یا ان کے گھروں کے نزدیک اترے گی ف۸۸ یہاں تک کہ

وَعْدُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ع ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

اللہ کا وعدہ آئے ف۸۹ بےشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا ف۹۰ اور بےشک تم سے اگلے رسولوں

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ قف فَكَيْفَ كَانَ

پر بھی ہنسی کی گئی تو میں نے کافروں کو کچھ دنوں ڈھیل دی پھر انھیں پکڑا ف۹۱ تو میرا عذاب

عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ج وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

کیسا تھا تو کیا وہ جو ہر جان پر اس کے اعمال کی نگہداشت رکھتا ہے ف۹۲ اور وہ اللہ کے شریک

شُرَكَآءَ ط قُلْ سَمُّوْهُمْ ط اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ

ٹھہراتے ہیں تم فرماؤ ان کا نام تو لو ف۹۳ یا اسے وہ بتاتے ہو جو اس کے علم میں ساری زمین میں نہیں ف۹۴ یا یونہی اُوپری

قُصَیّ بن کِلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کردیجئے وہ ہم سے کہہ جائیں کہ آپ نبی ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ یہ حیلے حوالے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں۔ ف۸۴ تو ایمان وہی لائے گا جس کو اللہ چاہے اور توفیق دے اس کے سوا اور کوئی ایمان لانے والا نہیں اگرچہ انہیں وہی نشان دکھادیے جائیں جو وہ طلب کریں ف۸۵ یعنی کفار کے ایمان لانے سے خواہ انہیں کتنی ہی نشانیاں دکھلا دی جائیں اور کیا مسلمانوں کو اس کا یقینی علم نہیں ف۸۶ بغیر کسی نشانی کے لیکن وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہی حکمت ہے، یہ جواب ہے ان مسلمانوں کا جنھوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھادی جائے۔ اس میں انہیں بتادیا گیا کہ جب زبردست نشان آچکے اور شکوک واوہام کی تمام راہیں بند کردی گئیں، دین کی حقانیت روزِ روشن سے زیادہ واضح ہوچکی، ان جلی بُرہانوں (روشن دلیلوں) کے باوجود جو لوگ مکر گئے، حق کے مُعتَرِف نہ ہوئے۔ (حق کو نہ مانے) ظاہر ہوگیا کہ وہ مُعانِد (بُغض وکینہ رکھنے والے) ہیں اور معاند کسی دلیل سے بھی مانا نہیں کرتا تو مسلمانوں کو اب ان سے قبولِ حق کی کیا امید۔ کیا اب تک ان کا عناد دیکھ کر اور آیات وبیناتِ واضحہ (صاف اور روشن دلیلوں) سے اعراض مشاہدہ کرکے بھی ان سے قبولِ حق کی امید رکھی جاسکتی ہے؟ البتہ اب ان کے ایمان لانے اور مان جانے کی یہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مجبور کرے اور ان کا اختیار سَلب فرمالے۔ اس طرح کی ہدایت چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت فرمادیتا اور کوئی کافر نہ رہتا مگر دارُ الابتلا ودارُ الامتحان کی حکمت اس کی مُقتضی نہیں۔ ف۸۷ یعنی وہ اس تکذیب وعناد کی وجہ سے طرح طرح کے حوادث ومصائب اور آفتوں اور بلاؤں میں مبتلا رہیں گے کبھی قحط میں، کبھی لٹنے میں، کبھی مارے جانے میں، کبھی قید میں۔ ف۸۸ اور ان کے اِضطراب وپریشانی کا باعث ہوگی اور ان تک ان مصائب کے ضرر (نقصانات) پہنچیں گے ف۸۹ اللہ کی طرف سے فتح ونصرت آئے اور رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور ان کا دین غالب ہو اور مکہ مکرمہ فتح کیا جائے۔ بعض مفسرین نے کہا کہ اس وعدہ سے روزِ قیامت مراد ہے جس میں اعمال کی جزا دی جائے گی۔ ف۹۰ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر (تسلّی ودلجوئی) فرماتا ہے کہ اس قسم کے بیہودہ سوال اور ایسے تمسخر واستہزاء (ٹھٹھے اور مذاق) سے آپ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ ہادیوں کو ایسے واقعات پیش آیا ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ف۹۱ اور دنیا میں انہیں قحط وقتل وقید میں مبتلا کیا اور آخرت میں ان کے لیے عذاب جہنم ہے ف۹۲ نیک کی بھی بد کی بھی یعنی اللہ تعالیٰ کیا وہ ان بتوں کی مثل ہوسکتا ہے جو ایسے نہیں نہ انہیں علم ہے نہ قدرت، عاجز بے شعور ہیں ف۹۳ وہ ہیں کون ف۹۴ اور جو اس کے علم میں نہ ہو وہ باطلِ محض ہے، ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے لہٰذا اس کے لیے شریک ہونا باطل وغلط۔

مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ

(بے معنی) بات ف۹۵ بلکہ کافروں کی نگاہ میں ان کا فریب اچھا ٹھہرا ہے اور راہ سے روکے گئے ف۹۶

وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

اور جسے اللّٰہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں انھیں دنیا کے جیتے عذاب ہوگا ف۹۷ اور

لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ

بے شک آخرت کا عذاب سب سے سخت ہے اور انھیں اللّٰہ سے بچانے والا کوئی نہیں احوال اس جنت کا

الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ

کہ ڈر والوں کے لیے جس کا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ ف۹۸

تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

ڈر والوں کا تو یہ انجام ہے ف۹۹ اور کافروں کا انجام آگ اور جن کو ہم نے

الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ

کتاب دی ف۱۰۰ وہ اس پر خوش ہوتے جو تمہاری طرف اترا اور ان گروہوں میں ف۱۰۱ کچھ وہ ہیں کہ اس کے بعض سے منکر ہیں

قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ

تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللّٰہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف

مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ

مجھے پھرنا ف۱۰۲ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی فیصلہ اتارا ف۱۰۳ اور اے سننے والے اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا ف۱۰۴

بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ؑ وَ لَقَدْ

بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللّٰہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا نہ بچانے والا اور بے شک

ع ۱۱ ۵

ف۹۵ کے درپے ہوتے ہو جس کی کچھ اصل و حقیقت نہیں ف۹۶ یعنی رشد و ہدایت اور دین کی راہ سے ف۹۷ قتل و قید کا ف۹۸ یعنی اس کے میوے اور اس کا سایہ دائمی ہے ان میں سے کوئی منقطع اور زائل ہونے والا نہیں۔ جنت کا حال عجیب ہے اس میں نہ سورج ہے نہ چاند نہ تاریکی، باوجود اس کے غیر منقطع دائمی (نہ ختم ہونے والا ہمیشہ کا) سایہ ہے۔ ف۹۹ یعنی تقویٰ والوں کے لیے جنت ہے ف۱۰۰ یعنی وہ یہود و نصاریٰ جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ عبداللّٰہ بن سلام وغیرہ اور حبشہ و نجران کے نصرانی۔ ف۱۰۱ یہود و نصاریٰ و مشرکین کے جو آپ کی عداوت میں سرشار ہیں اور آپ پر انہوں نے چڑھائیاں کی ہیں۔ ف۱۰۲ اس میں کیا بات قابلِ انکار ہے کیوں نہیں مانتے ف۱۰۳ یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی زبانوں میں احکام دیے تھے اسی طرح ہم نے یہ قرآن اے سید انبیاء صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم! آپ کی زبان عربی میں نازل فرمایا۔ قرآن کریم کو حکم اس لیے فرمایا کہ اس میں اللّٰہ کی عبادت اور اس کی توحید اور اس کے دین کی طرف دعوت اور تمام تکالیف و احکام اور حلال و حرام کا بیان ہے۔ بعض علماء نے فرمایا: چونکہ اللّٰہ تعالٰی نے تمام خلق پر قرآن شریف کے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرمایا اس لیے اس کا نام حکم رکھا۔ ف۱۰۴ یعنی کافروں کی

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ

ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیبیاں ف۱۰۵ اور بچے کیے اور کسی

لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا

رسول کا کام نہیں کہ کوئی نشانی لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ہر وعدہ کی ایک لکھت (تحریر) ہے ف۱۰۶ اللہ جو

اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ

چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے ف۱۰۷ اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے ف۱۰۸ اور اگر ہمیں تمہیں دکھادیں

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا

کوئی وعدہ ف۱۰۹ جو انھیں دیا جاتا ہے یا پہلے ہی ف۱۱۰ اپنے پاس بلالیں تو بہر حال تم پر تو صرف پہنچانا ہے اور حساب لینا ف۱۱۱

الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ

ہمارا ذمہ ف۱۱۲ کیا انھیں نہیں سوجھتا کہ ہم ہر طرف سے ان کی آبادی گھٹاتے آرہے ہیں ف۱۱۳ اور اللہ

يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ

حکم فرماتا ہے اس کا حکم پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں ف۱۱۴ اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی اور ان سے اگلے ف۱۱۵ فریب

قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ

کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے ف۱۱۶ جانتا ہے جو کچھ کوئی جان کمائے ف۱۱۷ اور اب جاننا چاہتے ہیں کافر

جو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں **ف۱۰۵** **شانِ نزول:** کافروں نے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کر دیتے، بی بی بچے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ بی بی بچے ہونا نبوت کے منافی نہیں لہٰذا یہ اعتراض محض بے جا ہے اور پہلے جو رسول آچکے ہیں وہ بھی نکاح کرتے تھے ان کے بھی بیبیاں اور بچے تھے **ف۱۰۶** اس سے مُقدّم و مُؤخّر نہیں ہوسکتا خواہ وہ وعدہ عذاب کا ہو یا کوئی اور **ف۱۰۷** سعید بن جبیر اور قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ جن احکام کو چاہتا ہے منسوخ فرماتا ہے، جنہیں چاہتا ہے باقی رکھتا ہے۔ انہیں ابن جبیر کا ایک قول یہ ہے کہ بندوں کے گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہے مغفرت فرما کر مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔ عکرِمہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور اس کی جگہ نیکیاں قائم فرماتا ہے اور اس کی تفسیر میں اور بھی بہت اقوال ہیں **ف۱۰۸** جس کو اس نے ازل میں لکھا۔ یہ علم الٰہی ہے یا اُمُّ الْکِتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء مکتوب ہیں اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ **ف۱۰۹** عذاب کا **ف۱۱۰** ہم تمہیں **ف۱۱۱** اور اعمال کی جزا دینا **ف۱۱۲** تو آپ کافروں کے اِعراض کرنے سے رنجیدہ نہ ہوں اور عذاب کی جلدی نہ کریں۔ **ف۱۱۳** اور زمین شرک کی وُسعت دم بدم کم کر رہے ہیں اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے کفار کے گرد و پیش کی اراضی یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ صریح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی مدد فرماتا ہے اور ان کے لشکر کو فتح مند کرتا ہے اور ان کے دین کو غلبہ دیتا ہے۔ **ف۱۱۴** اس کا حکم نافذ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس میں چوں چرا یا تغییر و تبدیل کر سکے، جب وہ اسلام کو غلبہ دینا چاہے اور کفر کو پست کرنا تو کس کی تاب و مجال کہ اس کے حکم میں دخل دے سکے۔ **ف۱۱۵** یعنی گزری ہوئی امتوں کے کفار اپنے انبیاء کے ساتھ **ف۱۱۶** پھر بغیر اس کی مشیت کے کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ۔ **ف۱۱۷** ہر ایک کا کسب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس کے نزدیک ان کی جزا مقرر ہے۔

لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ

کسے ملتا ہے پچھلا گھر و۱۱۸ اور کافر کہتے ہیں تم رسول نہیں تم فرماؤ

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾ ع

اللہ گواہ کافی ہے مجھ میں اور تم میں و۱۱۹ اور وہ جسے کتاب کا علم ہے و۱۲۰

اٰيَاتُهَا ٥٢ ‏ ١٤ سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ ٧٢ ‏ رُكُوْعَاتُهَا ٧

سورۂ ابراہیم مکیہ ہے، اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ

ایک کتاب ہے ف۲ کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو ف۳ اندھیریوں سے ف۴ اجالے میں لاؤ ف۵

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ ف۶ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ

اور جو کچھ زمین میں ف۷ اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت عذاب سے جنھیں

يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے اور اللہ کی راہ سے روکتے ف۸

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

اور اس میں کجی (ٹیڑھاپن) چاہتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں ہیں ف۹ اور ہم نے ہر رسول

و۱۱۸ یعنی کافر عنقریب جان لیں گے کہ راحتِ آخرت مؤمنین کے لیے ہے اور وہاں کی ذلت وخواری کفار کے لیے ہے۔ و۱۱۹ جس نے میرے ہاتھوں میں معجزاتِ باہرہ وآیاتِ قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مرسَل ہونے کی شہادت دی۔ ف۱۲۰ خواہ وہ علمائے یہود میں سے توریت کا جاننے والا ہو یا نصاریٰ میں سے انجیل کا عالم، وہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھ کر جانتا ہے، ان علماء میں سے اکثر آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں۔ ف۱ سورۂ ابراہیم مکیہ ہے سوائے آیت " اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا " اور اس کے بعد والی آیت کے۔ اس سورت میں سات رکوع باون آیتیں آٹھ سو اکسٹھ کلمے، تین ہزار چار سو چونتیس حرف ہیں ف۲ یہ قرآن شریف ف۳ کفر وضلالت وجہل وغوایت (جہالت وگمراہیت) کی ف۴ ایمان کے ف۵ ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں ایماء (اشارہ) ہے کہ دینِ حق کی راہ ایک ہے اور کفر وضلالت کے طریقے کثیر۔ ف۶ یعنی دینِ اسلام ف۷ وہ سب کا خالق ومالک ہے، سب اس کے بندے اور مملوک (قبضے میں ہیں) تو اس کی عبادت سب پر لازم اور اس کے سوا کسی کی عبادت روا نہیں۔ ف۸ اور لوگوں کو دینِ الٰہی

رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ

اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا ف۱۰ کہ وہ انہیں صاف بتائے ف۱۱ پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور وہی عزت حکمت والا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں ف۱۲

بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ

دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے ف۱۳ اجالے میں لا اور انہیں اللہ کے دن

اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

یاد دلا ف۱۴ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکرگزار کو اور جب موسیٰ نے اپنی قوم

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

سے کہا ف۱۵ یاد کرو اپنے اوپر اللہ کا احسان جب اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ

جو تم کو بری مار دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں زندہ رکھتے

قبول کرنے سے مانع ہوتے ہیں ف۹ کہ حق سے بہت دور ہوگئے ہیں۔ ف۱۰ جس میں وہ رسول مبعوث ہوا خواہ اس کی دعوت عام ہو اور دوسری قوموں اور دوسرے ملکوں پر بھی اس کا اتباع لازم ہو جیسا کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی رسالت تمام آدمیوں اور جنوں بلکہ ساری خلق کی طرف ہے اور آپ سب کے نبی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا "لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا"۔ ف۱۱ اور جب اس کی قوم اچھی طرح سمجھ لے تو دوسری قوموں کو ترجموں کے ذریعہ سے وہ احکام پہنچا دیے جائیں اور ان کے معنی سمجھا دیے جائیں۔ بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ "قَوْمِهٖ" کی ضمیر سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی زبان یعنی عربی میں وحی فرمائی اور یہ معنی ایک روایت میں بھی آئے ہیں کہ وحی ہمیشہ عربی زبان ہی میں نازل ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کے لیے ان کی زبانوں میں ترجمہ فرما دیا۔ (اتقان، حسینی) مسئلہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے۔ ف۱۲ مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزاتِ باہرہ کے ف۱۳ کفر کی نکال کر ایمان کے ف۱۴ قاموس میں ہے کہ "اَيّٰمِ اللّٰه" سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس و اُبی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی اَيّٰمِ اللّٰه کی تفسیر (اللہ کی نعمتیں) فرمائیں۔ مُقاتل کا قول ہے کہ اَيّٰمِ اللّٰه سے وہ بڑے بڑے وقائع (حادثات و واقعات) مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اَيّٰمِ اللّٰه سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لیے مَنّ و سَلْوٰی اتارنے کا دن، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ (خازن و مدارک و مفردات راغب) ان اَيّٰمِ اللّٰه میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعاتِ عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہائلہ (ہولناک واقعہ) ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر باَیّٰمِ اللّٰه میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف، معراج شریف اور ذکر شہادت کے ایام کی تخصیص (تاریخ مخصوص کرنے) میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہئے۔ ف۱۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکیر باَیّٰمِ اللّٰه کی تعمیل ہے۔

وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۶ع وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ

اور اس میں وا۱۶ تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے

لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۷ وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنْ

تو میں تمہیں اور دوں گا وا۱۷ اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے کہا اگر

تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۸ اَلَمْ

تم اور زمین میں جتنے ہیں سب کافر ہو جاؤ وا۱۸ تو بے شک اللہ بے پرواہ سب خوبیوں والا ہے کیا

يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۛؕ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ

تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے

بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا

بعد ہوئے انہیں اللہ ہی جانے وا۱۹ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے وا۲۰ تو وہ اپنے

اَيْدِيَهُمْ فِيْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِيْ

ہاتھ وا۲۱ اپنے منہ کی طرف لے گئے وا۲۲ اور بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ وا۲۳ کی

شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۹ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ

طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے وا۲۴ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرَكُمْ

اور زمین کا بنانے والا تمہیں بلاتا ہے وا۲۵ کہ تمہارے کچھ گناہ بخشے وا۲۶ اور موت کے مقرر وقت

وا۱۶ یعنی نجات دینے میں وا۱۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقتِ شکر یہ ہے کہ مُنْعِم (نعمت دینے والے) کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے، یہاں ایک باریکی (اہم بات) ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے، یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ مُنْعِم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات (رغبت) باقی نہ رہے، یہ مقام صدیقوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ وا۱۸ تو تم ہی ضرر پاؤ گے اور تم ہی نعمتوں سے محروم رہو گے۔ وا۱۹ کتنے تھے وا۲۰ اور انہوں نے معجزات دکھائے وا۲۱ شدتِ غیظ (سخت غصے) سے وا۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ غصہ میں آکر اپنے ہاتھ کاٹنے لگے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے کتابُ اللہ سن کر تعجب سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے۔ غرض یہ کوئی نہ کوئی انکار کی ادا تھی۔ وا۲۳ یعنی توحید و ایمان وا۲۴ کیا اس کی توحید میں تَرَدُّد ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کی دلیلیں تو نہایت ظاہر ہیں۔ وا۲۵ اپنی طاعت و ایمان کی طرف وا۲۶ جب تم ایمان لے آؤ۔ اس لیے کہ اسلام لانے کے بعد پہلے کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں سوائے حقوق عباد کے اور اسی لیے کچھ گناہ فرمایا۔

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا

تک تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے بولے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو ف۲۷ تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو

عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ

جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۸ اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ ف۲۹ ان کے رسولوں نے ان سے کہا ف۳۰

اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ف۳۱

وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اور ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس کچھ سند لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ

بھروسہ چاہیے ف۳۲ اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں ف۳۳ اس نے تو ہماری راہیں ہمیں دکھادیں ف۳۴ اور

لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۱۲ ع وَ

تم جو ہمیں ستا رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ

کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین ف۳۵ سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین

مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۳ لا وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

پر ہو جاؤ تو انہیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو ان کے

الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝۱۴ وَ

بعد زمین میں بسائیں گے ف۳۶ یہ اس کے لیے ہے جو ف۳۷ میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے اور

ف۲۷ ظاہر میں ہمیں اپنی مثل معلوم ہوتے ہو پھر کیسے مانا جائے کہ ہم تو نبی نہ ہوئے اور تمہیں یہ فضیلت مل گئی۔ ف۲۸ یعنی بت پرستی سے ف۲۹ جس سے تمہارے دعوے کی صحت ثابت ہو۔ یہ کلام ان کا عناد و سرکشی سے تھا اور باوجودیکہ انبیاء آیات لا چکے تھے معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی سند مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کالعدم (ناقابل قبول) قرار دیا۔ ف۳۰ اچھا یہی مانو کہ ف۳۱ اور نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصب عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے۔ ف۳۲ وہی اعداء کا شر دفع کرتا اور اس سے محفوظ رکھتا ہے ف۳۳ ہم سے ایسا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ قضائے الٰہی میں ہے وہی ہوگا ہمیں اس پر پورا بھروسہ اور کامل اعتماد ہے۔ ابوتراب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے کہ توکل بدن کو عبودیت میں ڈالنا، قلب کو ربوبیت کے ساتھ متعلق رکھنا، عطا پر شکر، بلا پر صبر کا نام ہے۔ ف۳۴ اور رشد و نجات کے طریقے ہم پر واضح فرما دیے اور ہم جانتے ہیں کہ تمام امور اس کے قدرت و اختیار میں ہیں۔ ف۳۵ یعنی اپنے دیار۔ ف۳۶ حدیث شریف میں ہے جو اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی ہمسائے کو مالک بناتا ہے۔ ف۳۷ قیامت کے دن۔

اسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآىٕهٖ جَهَنَّمُ وَ يُسْقٰى مِنْ

انھوں نے ف۳۸ فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ہٹ دھرم نامراد ہوا ف۳۹ جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی

مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ

پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی ف۴۰ اور اسے ہر طرف سے

كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَ مِنْ وَّرَآىٕهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ

موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب ف۴۱ اپنے رب

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ

سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں ف۴۲ جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی

عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ

کے دن میں ف۴۳ ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا یہی ہے دور کی

الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ

گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللّٰہ نے آسمان و زمین حق کے ساتھ بنائے ف۴۴ اگر

يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَ

چاہے تو تمہیں لے جائے ف۴۵ اور ایک نئی مخلوق لے آئے ف۴۶ اور یہ ف۴۷ اللّٰہ پر کچھ دشوار نہیں اور

بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

سب اللّٰہ کے حضور ف۴۸ علانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے وہ ف۴۹ بڑائی والوں سے کہیں گے ف۵۰ ہم تمہارے تابع تھے

ف۳۸ یعنی انبیاء نے اللّٰہ تعالیٰ سے مدد طلب کی یا امتوں نے اپنے اور رسولوں کے درمیان اللّٰہ تعالیٰ سے ف۳۹ معنی یہ ہیں کہ انبیاء کی نصرت فرمائی گئی اور انہیں فتح دی گئی اور حق کے معاند، سرکش، کافر نامراد ہوئے اور ان کے خلاص (چھٹکارے) کی کوئی سبیل نہ رہی۔ ف۴۰ حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پئے گا تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی۔ (اللّٰہ کی پناہ) ف۴۱ یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ) ف۴۲ جن کو وہ نیک عمل سمجھتے تھے جیسے کہ محتاجوں کی امداد، مسافروں کی اعانت اور بیماروں کی خبر گیری وغیرہ۔ چونکہ ایمان پر مبنی نہیں اس لیے وہ سب بیکار ہیں اور ان کی ایسی مثال ہے ف۴۳ اور وہ سب اڑ گئی اور اس کے اجزاء منتشر ہوگئے اور اس میں سے کچھ باقی نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ ان کے شرک و کفر کی وجہ سے سب برباد اور باطل ہوگئے۔ ف۴۴ ان میں بڑی حکمتیں ہیں اور ان کی پیدائش عبث (بیکار) نہیں ہے۔ ف۴۵ معدوم کردے ف۴۶ بجائے تمہارے جو فرمانبردار ہو اس کی قدرت سے یہ کیا بعید ہے جو آسمان و زمین پیدا کرنے پر قادر ہے ف۴۷ معدوم کرنا اور موجود فرمانا ف۴۸ روز قیامت ف۴۹ اور دولت مندوں اور با اثر لوگوں کی اِتباع میں انہوں نے کفر اختیار کیا تھا ف۵۰ کہ دین و اعتقاد میں۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا

کیا تم سے ہوسکتا ہے کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو [۵۱] کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت

اللّٰهُ لَهَدَیْنٰكُمْؕ سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۲۱﴾ ع

کرتا تو ہم تمہیں کرتے [۵۲] ہم پر ایک سا ہے چاہے بےقراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں

وَقَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ

اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا [۵۳] بے شک اللہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا [۵۴] اور

وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْؕ وَمَا كَانَ لِیَ عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ

میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا [۵۵] وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو نہ تھا [۵۶] مگر یہی کہ میں نے تم کو [۵۷] بلایا

فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ

تم نے میری مان لی [۵۸] تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو [۵۹] خود اپنے اوپر الزام رکھو نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ

اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّؕ اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ

تم میری فریاد کو پہنچ سکو وہ جو پہلے تم نے مجھے شریک ٹھہرایا تھا [۶۰] میں اس سے سخت بیزار ہوں بے شک ظالموں

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

کے لیے دردناک عذاب ہے اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ باغوں میں داخل کیے جائیں گے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اپنے رب کے حکم سے اس میں ان کے ملتے وقت کا

[۵۱] یہ کلام ان کا توبیخ وعناد کے طور پر ہوگا کہ دنیا میں تم نے گمراہ کیا تھا اور راہِ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے اب وہ دعوے کیا ہوئے اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹالو! کافروں کے سردار اس کے جواب میں [۵۲] جب خود ہی گمراہ ہو رہے تھے تو تمہیں کیا راہ دکھاتے اب خلاصی کی کوئی راہ نہیں نہ کافروں کے لیے شفاعت۔ آؤ روئیں اور فریاد کریں پانچ سو برس فریاد وزاری کریں گے اور کچھ کام نہ آئے گی تو کہیں گے کہ اب صبر کر کے دیکھو شاید اس سے کچھ کام نکلے، پانچ سو برس صبر کریں گے وہ بھی کام نہ آئے گا تو کہیں گے کہ [۵۳] اور حساب سے فراغت ہو جائے گی۔ جنتی جنت کا اور دوزخی دوزخ کا حکم پا کر جنت و دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی شیطان پر ملامت کریں گے اور اس کو برا کہیں گے کہ بدنصیب تو نے ہمیں گمراہ کر کے اس مصیبت میں گرفتار کیا تو وہ جواب دے گا کہ [۵۴] کہ مرنے کے بعد پھر اٹھنا ہے اور آخرت میں نیکیوں اور بدیوں کا بدلہ ملے گا اللہ کا وعدہ سچا تھا سچا ہوا [۵۵] کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا، نہ جزا، نہ جنت، نہ دوزخ [۵۶] نہ میں نے تمہیں اپنی اتباع پر مجبور کیا تھا یا یہ کہ میں نے اپنے وعدہ پر تمہارے سامنے کوئی حجت و برہان پیش نہیں کی تھی۔ [۵۷] وسوسے ڈال کر گمراہی کی طرف [۵۸] اور بغیر حجت و برہان کے تم میرے بہکائے میں آ گئے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے فرما دیا تھا کہ شیطان کے بہکائے میں نہ آنا اور اس کے رسول اس کی طرف سے دلائل لے کر تمہارے پاس آئے اور انہوں نے حجتیں پیش کیں اور برہانیں قائم کیں تو تم پر خود لازم تھا کہ تم ان کا اتباع کرتے اور ان کے روشن دلائل اور ظاہر معجزات سے منہ نہ پھیرتے اور میری بات نہ مانتے اور میری طرف التفات نہ کرتے مگر تم نے ایسا نہ کیا [۵۹] کیونکہ میں دشمن ہوں اور میری دشمنی

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

اکرام سلام ہے ف۶۱ کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی ف۶۲ جیسے پاکیزہ درخت

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ

جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے

رَبِّهَاؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ مَثَلُ

حکم سے ف۶۳ اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں ف۶۴ اور گندی

كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ اِجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا

بات ف۶۵ کی مثال جیسے ایک گندہ پیڑ ف۶۶ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے

مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ

کوئی قیام نہیں ف۶۷ اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات ف۶۸ پر دنیا کی زندگی

الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِۚ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙۛ وَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع

ع ۴ ۱۲

میں ف۶۹ اور آخرت میں ف۷۰ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے ف۷۱ اور اللہ جو چاہے کرے

ظاہر ہے اور دشمن سے خیر خواہی کی امید رکھنا ہی حماقت ہے تو ف۶۰ اللہ کا اس کی عبادت میں (خازن) ف۶۱ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے۔ ف۶۲ یعنی کلمۂ توحید کی ف۶۳ ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اس کی جڑ قلبِ مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اصحابِ کرام سے فرمایا: وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اس کے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل اکارت نہیں ہوتے اور اس کی برکتیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں) صحابہ نے فکریں کیں کہ ایسا کون سا درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس کا پھل ہر وقت موجود رہتا ہے۔ چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لیے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا، فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور نے دریافت فرمایا تھا تو میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابہ تشریف فرما تھے میں چھوٹا تھا اس لیے میں ادباً خاموش رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی۔ ف۶۴ اور ایمان لائیں کیونکہ مثالوں سے معنی اچھی طرح خاطر گزین (ذہن نشین) ہو جاتے ہیں ف۶۵ یعنی کفری کلام ف۶۶ مثل اندرائن (ایک پھل) کے جس کا مزہ کڑوا، بو ناگوار یا مثلِ لہسن کے بدبودار ف۶۷ کیونکہ جڑ اس کی زمین میں ثابت و مستحکم نہیں شاخیں اس کی بلند نہیں ہوتیں یہی حال ہے کفری کلام کا کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور کوئی حجت و برہان نہیں رکھتا جس سے استحکام (مضبوطی) ہو، نہ اس میں کوئی خیر و برکت کہ وہ بلندیٔ قبول پر پہنچ سکے۔ ف۶۸ یعنی کلمۂ ایمان ف۶۹ کہ وہ ابتلاء (آزمائش) اور مصیبت کے وقتوں میں بھی صابر و قائم رہتے ہیں اور راہِ حق و دینِ قویم سے نہیں ہٹتے حتیٰ کہ ان کی حیات کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ ف۷۰ یعنی قبر میں کہ اوّل منازلِ آخرت ہے جب منکر نکیر آکر ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے، تمہارا دین کیا ہے اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف اشارہ کرکے دریافت کرتے ہیں کہ ان کی نسبت تو کیا کہتا ہے؟ تو مومن اس منزل میں بفضلِ الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی ہیں محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم، اللہ کے بندے اور اس کے رسول پھر اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ ف۷۱ وہ قبر میں منکر و نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ

کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی ف۷۲ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر

الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

لا اتارا وہ جو دوزخ ہے اس کے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرائے ف۷۳

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ

کہ اس کی راہ سے بہکاویں تم فرماؤ ف۷۴ کچھ برت لو کہ تمہارا انجام آگ ہے ف۷۵ میرے ان

لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ

بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور

عَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی ف۷۶ نہ یارانہ ف۷۷ اللہ ہے جس

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ

تمہارے کھانے کو پیدا کیے اور تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے ف۷۸

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَ

اور تمہارے لیے ندیاں مسخر کیں ف۷۹ اور تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں ف۸۰ اور

سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا فرش بچھاؤ، دوزخ کا لباس پہناؤ، دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو۔ اس کو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آ جاتی ہیں عذاب کرنے والے فرشتے اس پر مقرر کئے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں۔ (اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَثَبَّتَنَا عَلَى الْاِيْمَانِ) ف۷۲ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفار مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی شکر گزاری انہوں نے نہ کی وہ اللہ کے حبیب ہیں سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم۔ کہ اللہ تعالٰی نے ان کے وجود سے اس امت کو نوازا اور ان کی زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا، لازم تھا کہ اس نعمتِ جلیلہ کا شکر بجالاتے اور ان کا اتباع کرکے مزید کرم کے مورد (قابل) ہوتے۔ بجائے اس کے انہوں نے ناشکری کی اور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا انکار کیا اور اپنی قوم کو جو دین میں ان کے موافق تھے دار الہلاک (یعنی دوزخ) میں پہنچایا۔ ف۷۳ یعنی بتوں کو اس کا شریک کیا۔ ف۷۴ اے مصطفٰے! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ان کفار سے کہ تھوڑے دن دنیا کی خواہشات کو ف۷۵ آخرت میں۔ ف۷۶ کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے اور فدیے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جا سکے۔ ف۷۷ کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔ اس آیت میں نفسانی و طبعی دوستی کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبتِ الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی جیسا کہ سورۂ زخرف میں فرمایا: "اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ۔" ف۷۸ اور اس سے تم فائدے اٹھاؤ ف۷۹ کہ ان سے کام لو۔ ف۸۰ نہ تھکیں نہ رکیں تم ان سے

سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ

اور تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے ف۸۱ اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر

تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَ اِذْ

اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے بے شک آدمی بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے ف۸۲ اور یاد کرو

قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِيْ وَ بَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ

جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اس شہر ف۸۳ کو امان والا کر دے ف۸۴ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے

الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ

پوجنے سے بچا ف۸۵ اے میرے رب بے شک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیے ف۸۶ تو جس نے میرا ساتھ دیا ف۸۷

فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَاۤ اِنِّيْۤ اَسْكَنْتُ

وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے ف۸۸ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا

ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس ف۸۹ اے ہمارے رب اس لیے کہ وہ ف۹۰

ع ۱۷

نفع اٹھاتے ہو ف۸۱ آرام اور کام کے لیے ف۸۲ کہ کفر و معصیت کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور اپنے رب کی نعمت اور اس کے احسان کا حق نہیں مانتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انسان سے یہاں ابوجہل مراد ہے۔ زجاج کا قول ہے کہ انسان اسمِ جنس ہے (یعنی مسلمان ہو یا کافر) اور یہاں اس سے کافر مراد ہے۔ ف۸۳ مکہ مکرمہ ف۸۴ کہ قربِ قیامت دنیا کے ویران ہونے کے وقت تک یہ ویرانی سے محفوظ رہے یا اس شہر والے امن میں ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ دعا مُستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ویران ہونے سے امن دیا اور کوئی بھی اس کے ویران کرنے پر قادر نہ ہوسکا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا کہ اس میں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کسی پر ظلم کیا جائے نہ وہاں شکار مارا جائے نہ سبزہ کاٹا جائے۔ ف۸۵ انبیاء علیہم السلام بُت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ دعا کرنا بارگاہِ الٰہی میں تواضع و اظہارِ احتیاج کے لیے ہے کہ باوجودیکہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دستِ احتیاج دراز رکھتے ہیں۔ ف۸۶ یعنی ان کی گمراہی کا سبب ہوئے کہ وہ انہیں پوجنے لگے ف۸۷ اور میرے عقیدے و دین پر رہا ف۸۸ چاہے تو اسے ہدایت کرے اور توفیقِ توبہ عطا فرمائے۔ ف۸۹ یعنی اس وادی میں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے۔ اور ذرّیت سے مراد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں، آپ سرزمینِ شام میں حضرت ہاجرہ کے بطنِ پاک سے پیدا ہوئے، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیمات کی بیوی حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انہیں رشک پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجئے حکمتِ الٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا۔ چنانچہ وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ و اسمٰعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں (جہاں اب مکہ مکرمہ ہے) آپ ان دونوں کو اپنے ساتھ براق پر سوار کر کے شام سے سرزمینِ حرم میں لائے اور کعبہ مقدسہ کے نزدیک اتارا، یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی، نہ کوئی چشمہ، نہ پانی، ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا حضرت ہاجرہ والدۂ اسمٰعیل نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے انیس و رفیق (بے یار و مددگار) چھوڑے جاتے ہیں؟ لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور ان کی طرف التفات (دھیان) نہ فرمایا۔ حضرت ہاجرہ نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس وقت انہیں اطمینان ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے اور انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی جو آیت میں مذکور ہے۔ حضرت ہاجرہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی

الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے ف۹۱ اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے ف۹۲

لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ۝۳۷ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ وَ مَا یَخْفٰى

شاید وہ احسان مانیں اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے اور اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ۝۳۸ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں ف۹۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝۳۹

مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل و اسحٰق دیے بےشک میرا رب دعا سننے والا ہے

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖۗ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝۴۰

اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو ف۹۴ اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝۴۱ ع وَ لَا

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۹۵ اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا اور ہرگز

ع ۱۸

ختم ہوگیا اور پیاس کی شدت ہوئی اور صاحبزادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہوگیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں، ایسا سات مرتبہ ہوا۔ یہاں تک کہ فرشتے کے پر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا۔ آیت میں حرمت والے گھر سے بیت اللہ مراد ہے جو طوفانِ نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھالیا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ آپ کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا آگ کے واقعہ میں آپ نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور تضرع کیا (یعنی گریہ و زاری کی)۔ اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کرکے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقامِ دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیمات کا اس آخر واقعہ میں دعا فرمانا اس لیے ہے کہ آپ مدارجِ کمال (کمال کے درجات) میں دم بدم ترقی پر ہیں۔ ف۹۰ یعنی حضرت اسمٰعیل اور ان کی اولاد اس وادی بے زراعت میں تیرے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور تیرے بیتِ حرام کے پاس ف۹۱ اطراف و بلاد سے یہاں آئیں اور ان کے قلوب اس مکانِ طاہر کی شوقِ زیارت میں کھنچیں۔ اس میں ایمانداروں کے لیے یہ دعا ہے کہ انہیں بیت اللہ کا حج میسر آئے اور اپنی یہاں رہنے والی ذُرِّیّت (نسل) کے لیے یہ کہ وہ زیارت کے لیے آنے والوں سے منتفع ہوتے رہیں، غرض یہ دعا دینی دنیوی برکات پر مشتمل ہے۔ حضرت کی دعا قبول ہوئی اور قبیلہ جُرْہُم نے اس طرف سے گزرتے ہوئے ایک پرند دیکھا تو انہیں تعجب ہوا کہ بیابان میں پرند کیسا شاید کہیں چشمہ نمودار ہوا جستجو کی تو دیکھا کہ زمزم شریف میں پانی ہے یہ دیکھ کر ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی انہوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ پانی میں تمہارا حق نہ ہوگا وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوۃ والسلام جوان ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کے صلاح و تقویٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں آپ کی شادی کردی اور حضرت ہاجرہ کا وصال ہوگیا۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ دعا پوری ہوئی اور آپ نے دعا میں یہ بھی فرمایا ف۹۲ اسی کا ثمرہ (نتیجہ) ہے کہ فصولِ مختلفہ (مختلف موسموں) ربیع و خریف و صیف و شتاء (بہار و خزاں، گرمی و سردی) کے میوے وہاں بیک وقت موجود ملتے ہیں۔ ف۹۳ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ نے اس کا شکر ادا کیا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا ف۹۴ کیونکہ بعض کی نسبت تو آپ کو بَاِعْلَامِ اِلٰہی (رب تعالیٰ کے آگاہ فرما دینے سے) معلوم تھا کہ کافر ہوں گے اس لیے بعض ذریت کے واسطے نمازوں کی پابندی و محافظت کی دعا کی۔ ف۹۵ بشرطِ ایمان یا ماں باپ سے حضرت آدم و حوا مراد ہیں۔

تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ

اللّٰہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے ف۹۶ انھیں ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لیے

تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۟ۙ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ

جس میں ف۹۷ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے ف۹۸ اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک

اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۟ؕ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ

ان کی طرف لوٹتی نہیں ف۹۹ اور ان کے دلوں میں کچھ سکت (طاقت) نہ ہوگی ف۱۰۰ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ ف۱۰۱ جب ان پر

الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ

عذاب آئے گا تو ظالم ف۱۰۲ کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں ف۱۰۳ مہلت دے کہ ہم تیرا

دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ

بلانا مانیں ف۱۰۴ اور رسولوں کی غلامی کریں ف۱۰۵ تو کیا تم پہلے ف۱۰۶ قسم نہ کھاچکے تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں

زَوَالٍ ۟ۙ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ

ہٹ کر جانا نہیں ف۱۰۷ اور تم ان کے گھروں میں بسے جنھوں نے اپنا برا کیا تھا ف۱۰۸ اور تم پر خوب کھل گیا

كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۟ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ

ہم نے ان کے ساتھ کیسا کیا ف۱۰۹ اور ہم نے تمھیں مثالیں دے دے کر بتادیا ف۱۱۰ اور بے شک وہ ف۱۱۱ اپنا سا داؤں (فریب) چلے ف۱۱۲

وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۟ فَلَا

اور ان کا داؤں اللّٰہ کے قابو میں ہے اور ان کا داؤں کچھ ایسا نہ تھا کہ جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں ف۱۱۳ تو ہرگز

ف۹۶ اس میں مظلوم کو تسلی دی گئی کہ اللّٰہ تعالیٰ ظالم سے اس کا انتقام لے گا ف۹۷ ہول و دہشت سے ف۹۸ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی طرف جو انہیں عرصۂ محشر کی طرف بلائیں گے۔ ف۹۹ کہ اپنے آپ کو دیکھ سکیں ف۱۰۰ شدتِ حیرت و دہشت سے۔ قتادہ نے کہا کہ دل سینوں سے نکل کر گلوں میں آ پھنسیں گے نہ باہر نکل سکیں گے نہ اپنی جگہ واپس جاسکیں گے۔ معنی یہ ہیں کہ اس دن کی شدتِ ہول و دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ سر اوپر اٹھے ہوں گے، آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی دل اپنی جگہ پر قرار نہ پاسکیں گے۔ ف۱۰۱ یعنی کفار کو قیامت کے دن کا خوف دلاؤ ف۱۰۲ یعنی کافر ف۱۰۳ دنیا میں واپس بھیج دے اور ف۱۰۴ اور تیری توحید پر ایمان لائیں ف۱۰۵ اور ہم سے جو قصور ہوچکے اس کی تلافی کریں اس پر انہیں زجر و توبیخ کی جائے گی اور فرمایا جائے گا ف۱۰۶ دنیا میں ف۱۰۷ اور کیا تم نے بعث و آخرت کا انکار نہ کیا تھا ف۱۰۸ کفر و معاصی کا ارتکاب کرکے جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ۔ ف۱۰۹ اور تم نے اپنی آنکھوں سے ان کی منازل میں عذاب کے آثار اور نشان دیکھے اور تمہیں ان کی ہلاکت و بربادی کی خبریں ملیں یہ سب کچھ دیکھ کر اور جان کر تم نے عبرت نہ حاصل کی اور تم کفر سے باز نہ آئے۔ ف۱۱۰ تاکہ تم تدبیر کرو اور سمجھو اور عذاب و ہلاک سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ ف۱۱۱ اسلام کے مٹانے اور کفر کی تائید کرنے کے لیے نبی صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ساتھ ف۱۱۲ کہ انہوں نے سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے قتل کرنے یا قید کرنے یا نکال دینے کا ارادہ کیا۔ ف۱۱۳ یعنی آیاتِ الٰہی اور احکامِ شرعِ مصطفائی جو اپنے قوت و ثبات میں بمنزلہ مضبوط پہاڑوں کے ہیں۔ محال ہے کہ کافروں کے مکر اور ان کی حیلہ انگیزیوں سے اپنی جگہ سے ٹل سکیں۔

تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ﴿۴۷﴾

خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا ف۱۱۴ بےشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ

جس دن ف۱۱۵ بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان ف۱۱۶ اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ف۱۱۷ ایک اللہ کے سامنے

الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ تَرَى الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىٕذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ۚ﴿۴۹﴾

جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں ف۱۱۸ کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوں گے ف۱۱۹

سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۙ﴿۵۰﴾ لِیَجْزِیَ اللّٰهُ كُلَّ

ان کے کرتے رال کے ہوں گے ف۱۲۰ اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی اس لیے کہ اللہ ہر جان کو

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ

اس کی کمائی کا بدلہ دے بےشک اللہ کو حساب کرتے کچھ دیر نہیں لگتی یہ ف۱۲۱ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور

لِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَ لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۠﴿۵۲﴾

اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے ف۱۲۲ اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں

ع ۱۱ / ۱۹

آیاتہا ۹۹ | ۱۵ سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّیَّةٌ ۵۴ | رکوعاتہا ۶

سورۂ حجر مکیہ ہے، اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱﴾

یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی

ف۱۱۴ یہ تو ممکن ہی نہیں وہ ضرور وعدہ پورا کرے گا اور اپنے رسول کی نصرت فرمائے گا، ان کے دین کو غالب کرے گا، ان کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔ ف۱۱۵ اس دن سے روزِ قیامت مراد ہے۔ ف۱۱۶ زمین و آسمان کی تبدیلی میں مفسرین کے دو قول ہیں: ایک یہ کہ ان کے اوصاف بدل دیے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائے گی نہ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غار نہ درخت نہ عمارت نہ کسی بستی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ رہے گا اور آفتاب، ماہتاب کی روشنیاں معدوم ہوں گی یہ تبدیلی اوصاف کی ہے ذات کی نہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی جائے گی اس زمین کی جگہ ایک دوسری چاندی کی زمین ہوگی سفید و صاف جس پر نہ کبھی خون بہایا گیا ہو نہ گناہ کیا گیا ہو اور آسمان سونے کا ہوگا۔ یہ دو قول اگرچہ بظاہر باہم مخالف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک صحیح ہے اور وجہ جمع یہ ہے کہ اول تبدیلِ صفات ہوگی اور دوسری مرتبہ بعد حساب تبدیلِ ثانی ہوگی اس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی۔ ف۱۱۷ اپنی قبروں سے ف۱۱۸ یعنی کافروں۔ ف۱۱۹ اپنے شیاطین کے ساتھ بندھے ہوئے ف۱۲۰ سیاہ رنگ بدبودار جن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۲﴾ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا

بہت آرزوئیں کریں گے کافر ف۲ کاش مسلمان ہوتے انھیں چھوڑو ف۳ کہ کھائیں اور برتیں ف۴

وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ وَمَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا

اور امید ف۵ انھیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں ف۶ اور جو بستی ہم نے ہلاک کی اس کا ایک

كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۵﴾ وَ

جانا ہوا نوشتہ (لکھا ہوا فیصلہ) تھا ف۷ کوئی گروہ اپنے وعدہ سے نہ آگے بڑھے نہ پیچھے ہٹے اور

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۶﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا

بولے ف۸ کہ اے وہ جن پر قرآن اترا بے شک تم مجنون ہو ف۹ ہمارے پاس فرشتے کیوں

بِالْمَلٰٓىٕكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ

نہیں لاتے ف۱۰ اگر تم سچے ہو ف۱۱ ہم فرشتے بیکار نہیں اتارتے

وَمَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ

اور وہ اتریں تو انھیں مہلت نہ ملے ف۱۲ بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود

لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَمَا

اس کے نگہبان ہیں ف۱۳ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے اور

(مدارک وخازن) تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ان کے بدنوں پر رال (ایک خاص گوند) لیپ دی جائے گی وہ مثل کُرتے کے ہوجائے گی اس کی سوزش اور اس کے رنگ کی وحشت و بدبو سے تکلیف پائیں گے۔ ف۱۲۱ قرآن شریف ف۱۲۲ یعنی ان آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں۔ ف۱ سورۂ حجر مکّیہ ہے، اس میں چھ رکوع ننانوے آیتیں، چھ سو چون کلمے، دو ہزار سات سو ساٹھ حرف ہیں۔ ف۲ یہ آرزوئیں یا وقتِ نزع عذاب دیکھ کر ہوں گی جب کافر کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ گمراہی میں تھا یا آخرت میں روزِ قیامت کے شدائد اور اہوال اور اپنا انجام و مآل دیکھ کر۔ زجاج کا قول ہے کہ کافر جب کبھی اپنے احوال، عذاب اور مسلمانوں پر اللہ کی رحمت دیکھیں گے ہر مرتبہ آرزوئیں کریں گے کہ ف۳ اے مصطفٰے! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) ف۴ دنیا کی لذتیں ف۵ تَنَعُّم وتَلَذُّذ (عیش ولذّت) وطولِ حیات کی جس کے سبب وہ ایمان سے محروم ہیں۔ ف۶ اپنا انجام کار، اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہوجانا ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لمبی امیدیں آخرت کو بھلاتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روکتا ہے۔ ف۷ لوحِ محفوظ میں اسی معیّن وقت پر وہ ہلاک ہوئی۔ ف۸ کفارِ مکہ حضرت نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے۔ ف۹ ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء (یعنی مذاق) کے طور پر تھا جیسا کہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا تھا: "اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ۔" ف۱۰ جو تمہارے رسول ہونے اور قرآن شریف کے کتابِ الٰہی ہونے کی گواہی دیں۔ ف۱۱ اللہ تعالٰی اس کے جواب میں فرماتا ہے ف۱۲ فی الحال عذاب میں گرفتار کر دیے جائیں۔ ف۱۳ کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں، تمام جن و انس اور ساری خَلق کے مقدور (بس) میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغییر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالٰی نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لیے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں۔ یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے، ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلہ سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو، ایک یہ کہ

يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿١١﴾ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي

ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر اس سے ہنسی کرتے ہیں ف۱۴ ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان

قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾

مجرموں ف۱۵ کے دلوں میں راہ دیتے ہیں وہ اس پر ف۱۶ ایمان نہیں لاتے اور اگلوں کی راہ پڑ چکی ہے ف۱۷

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿١٤﴾ لَقَالُوا

اور اگر ہم ان کے لئے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس میں چڑھتے جب بھی یہی

إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿١٥﴾ ع وَلَقَدْ جَعَلْنَا

کہتے کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو ہوا ف۱۸ اور بے شک ہم نے

ع ۱۵

فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ

آسمان میں بُرج بنائے ف۱۹ اور اسے دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا ف۲۰ اور اسے ہم نے ہر شیطان

رَّجِيمٍ ﴿١٧﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ وَ

مردود سے محفوظ رکھا ف۲۱ مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے پڑتا ہے روشن شعلہ ف۲۲ اور

الْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ

ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے ف۲۳ اور اس میں ہر چیز اندازے

ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمالِ عداوت کے اس کتابِ مقدّس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔ ف۱۴ اس آیت میں بتایا گیا کہ جس طرح کفارِ مکہ نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جاہلانہ باتیں کیں اور بے ادبی سے آپ کو مجنون کہا، قدیم زمانہ سے کفار کی انبیاء کے ساتھ یہی عادت رہی ہے اور وہ رسولوں کے ساتھ تمسخر کرتے رہے۔ اس میں نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر (تسلی و دلجوئی) ہے۔ ف۱۵ یعنی مشرکینِ مکہ۔ ف۱۶ یعنی سید انبیاء صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم یا قرآن پر ف۱۷ کہ وہ انبیاء کی تکذیب کرکے عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوتے رہے ہیں، یہی حال ان کا ہے تو انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ ف۱۸ یعنی ان کفار کا عناد اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان کے لیے آسمان میں دروازہ کھول دیا جائے اور انہیں اس میں چڑھنا میسر ہو اور دن میں اس سے گزریں اور آنکھوں سے دیکھیں جب بھی نہ مانیں اور یہ کہہ دیں کہ ہماری نظر بندی کی گئی اور ہم پر جادو ہوا، تو جب خود اپنے معائنہ سے انہیں یقین حاصل نہ ہوا تو ملائکہ کے آنے اور گواہی دینے سے جس کو یہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا فائدہ ہوگا۔ ف۱۹ جو کواکب سیارہ کے منازل ہیں، وہ بارہ ہیں: حمل[1]، ثور[2]، جوزا[3]، سرطان[4]، اسد[5]، سنبلہ[6]، میزان[7]، عقرب[8]، قوس[9]، جدی[10]، دلو[11]، حوت[12]۔ ف۲۰ ستاروں سے ف۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے جب حضرت عیسٰی علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دیئے گئے۔ جب سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دیئے گئے۔ ف۲۲ شہاب اس ستارے کو کہتے ہیں جو شعلہ کے مثل روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں۔ ف۲۳ پہاڑوں کے تاکہ ثابت و قائم رہے اور جنبش نہ کرے۔

مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ

سے اگائی اور تمہارے لئے اس میں روزیاں کر دیں وف۲۴ اور وہ کر دیئے جنھیں تم رزق نہیں دیتے وف۲۵ اور

اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآىِٕنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾

کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں وف۲۶ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ

اور ہم نے ہوائیں بھیجیں بادلوں کو بارور کرنے والیاں وف۲۷ تو ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر وہ تمہیں پینے کو دیا

وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ

اور تم کچھ اس کے خزانچی نہیں وف۲۸ اور بیشک ہم ہی جلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم

الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

ہی وارث ہیں وف۲۹ اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بے شک ہمیں معلوم ہیں

الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع

ع ۲ / ۱۰ / ۲

جو تم میں پیچھے رہے وف۳۰ اور بے شک تمہارا رب ہی انھیں قیامت میں اٹھائے گا وف۳۱ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ ۚ وَالْجَآنَّ

اور بے شک ہم نے آدمی کو وف۳۲ بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی وف۳۳ اور جن کو

وف۲۴ غلّے پھل وغیرہ۔ وف۲۵ باندی غلام چوپائے اور خدام وغیرہ۔ وف۲۶ خزانے ہونا عبارت ہے اقتدار و اختیار سے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہیں جتنی چاہیں اور جو اندازہ مقتضائے حکمت ہو۔ وف۲۷ جو آبادیوں کو پانی سے بھرتی اور سیراب کرتی ہیں۔ وف۲۸ کہ پانی تمہارے اختیار میں ہو باوجودیکہ تمہیں اس کی حاجت ہے۔ اس میں اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت اور بندوں کے عجز پر دلالتِ عظیمہ ہے۔ وف۲۹ یعنی تمام خلق فنا ہونے والی ہے اور ہم ہی باقی رہنے والے ہیں اور مدعیِ مُلک کی مِلک ضائع ہو جائے گی اور سب مالکوں کا مالک باقی رہے گا۔ وف۳۰ یعنی پہلی امتیں اور امتِ محمد یہ جو سب امتوں میں پچھلی ہے یا وہ جو طاعت و خیر میں سبقت کرنے والے ہیں اور جو سستی سے پیچھے رہ جانے والے ہیں یا وہ جو فضیلت حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو عذر سے پیچھے رہ جانے والے ہیں۔ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جماعت نماز کی صفِ اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صفِ اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا اژدحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہوگئے تاکہ صفِ اول میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسلی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللّٰہ تعالیٰ اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں۔ وف۳۱ جس حال پر وہ مرے ہوں گے۔ وف۳۲ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سوکھی وف۳۳ اللّٰہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہوگیا اور اس میں بو پیدا ہوئی تو اس میں صورتِ انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہوگیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت (گرمی) سے وہ پختہ ہوگیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہوگیا۔

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ

اس سے پہلے بنایا بے دھوئیں کی آگ سے ف۳۴ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں

خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ

آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں

فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓىٕكَةُ كُلُّهُمْ

اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک لوں ف۳۵ تو اس ف۳۶ کے لئے سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب

اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ اَبٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

سجدے میں گرے سوا ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا ف۳۷ فرمایا

یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ

اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو

لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی فرمایا تو جنت سے نکل جا

فَاِنَّكَ رَجِیْمٌۙ ﴿۳۴﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ

کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے ف۳۸ بولا اے میرے رب

فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَۙ ﴿۳۷﴾ اِلٰى

تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں ف۳۹ فرمایا تو ان میں ہے جن کو اس معلوم

یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی

وقت کے دن تک مہلت ہے ف۴۰ بولا اے رب میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں انہیں زمین

ف۳۴ جو اپنی حرارت ولطافت سے مساموں میں نفوذ (سرایت) کر جاتی ہے۔ ف۳۵ اور اس کو حیات عطا فرمادوں ف۳۶ کی تحیت وتعظیم ف۳۷ اور حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ف۳۸ کہ آسمان وزمین والے تجھ پر لعنت کریں گے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو اس لعنت کے ساتھ ہمیشگی کے عذاب میں گرفتار کیا جائے گا جس سے کبھی رہائی نہ ہوگی، یہ سن کر شیطان ف۳۹ یعنی قیامت کے دن تک۔ اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی لیکن اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ ف۴۰ جس میں تمام خلق مرجائے گی اور وہ نفخۂ اولیٰ (پہلی مرتبہ پھونکا جانے والا صور) ہے تو شیطان کے مُردہ رہنے کی مدت نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ (دوسرے صور پھونکنے) تک چالیس برس ہے اور اس کو اس قدر مہلت دینا اس کے اکرام کے لیے نہیں بلکہ اس کی بلا وشقاوت اور عذاب کی زیادتی کے لیے ہے یہ سن کر شیطان۔

الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾

میں بھلاوے دوں گا ف۴۱ اور ضرور میں ان سب کو ف۴۲ بے راہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ف۴۳

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے بے شک میرے ف۴۴ بندوں پر تیرا کچھ

سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ

قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں ف۴۵ اور بے شک جہنم ان سب کا

اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ ع

وعدہ ہے ف۴۶ اس کے سات دروازے ہیں ف۴۷ ہر دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے ف۴۸

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

بے شک ڈر والے باغوں اور چشموں میں ہیں ف۴۹ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں ف۵۰ اور

نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَا

ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ ف۵۱ کینے تھے سب کھینچ لئے ف۵۲ آپس میں بھائی ہیں ف۵۳ تختوں پر رو برو بیٹھے نہ

يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا

انہیں اس میں کچھ تکلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں خبر دو ف۵۴ میرے بندوں کو کہ بے شک

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ

میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب درد ناک عذاب ہے اور انھیں احوال سناؤ

ف۴۱ یعنی دنیا میں گناہوں کی رغبت دلاؤں گا۔ ف۴۲ دلوں میں وسوسہ ڈال کر ف۴۳ جنہیں تو نے اپنی توحید و عبادت کے لیے برگزیدہ فرمالیا ان پر شیطان کا وسوسہ اور اس کا کید (دھوکا) نہ چلے گا۔ ف۴۴ ایماندار ف۴۵ یعنی جو کافر کہ تیرے مُطیع و فرمانبردار ہو جائیں اور تیرے اتباع کا قصد کرلیں۔ ف۴۶ ابلیس کا بھی اور اس کے اتباع کرنے والوں کا بھی۔ ف۴۷ یعنی سات طبقے۔ ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات (طبقات) ہیں: اوّل جہنم، لَظٰی، حُطَمَۃ، سَعِیْر، سَقَر، جَحِیْم، ھاوِیَہ۔ ف۴۸ یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں مُنْقَسِم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لیے جہنم کا ایک درکہ (طبقہ) مُعَیَّن ہے۔ ف۴۹ ان سے کہا جائے گا کہ ف۵۰ یعنی جنت میں داخل ہو امن و سلامتی کے ساتھ نہ یہاں سے نکالے جاؤ نہ موت آئے نہ کوئی آفت رونما ہو نہ کوئی خوف نہ پریشانی۔ ف۵۱ دنیا میں ف۵۲ اور ان کے نفوس کو حقد و حسد و عناد و عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کردیا وہ ف۵۳ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان ہی میں سے ہیں یعنی ہمارے سینوں سے عناد و عداوت اور بغض و حسد نکال دیا گیا ہے، ہم آپس میں خالص محبت رکھنے والے ہیں۔ اس میں روافض کا رَدّ ہے۔ ف۵۴ اے محمد مصطفٰے! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم۔

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ

ابراہیم کے مہمانوں کا ف۵۵ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے سلام ف۵۶ کہا ہمیں تم سے

وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ

ڈر معلوم ہوتا ہے ف۵۷ انھوں نے کہا ڈریے نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ف۵۸ کہا

اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ

کیا اس پر مجھے بشارت دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا اب کاہے پر بشارت دیتے ہو ف۵۹ کہا ہم نے آپ کو سچی

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ

بشارت دی ہے ف۶۰ آپ ناامید نہ ہوں کہا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو

اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ

مگر وہی جو گمراہ ہوئے ف۶۱ کہا پھر تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو ف۶۲ بولے ہم

اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ

ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ف۶۳ مگر لوط کے گھر والے ان سب کو ہم

اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع فَلَمَّا جَآءَ

بچالیں گے ف۶۴ مگر اس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہے ف۶۵ تو جب

اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ

لوط کے گھر فرشتے آئے ف۶۶ کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو ف۶۷ کہا بلکہ

وقف لازم

ع ۱۶ ۴

ف۵۵ جنہیں اللہ تعالٰی نے اس لیے بھیجا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں۔ یہ مہمان حضرت جبریل علیہ السلام تھے مع کئی فرشتوں کے۔ ف۵۶ یعنی فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ کی تحیت و تکریم بجالائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے ف۵۷ اس لیے کہ بے اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا۔ ف۵۸ یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی، اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۵۹ یعنی ایسی پیرانہ سالی (بڑھاپے) میں اولاد ہونا عجیب و غریب ہے کس طرح اولاد ہوگی، کیا ہمیں پھر جوان کیا جائے گا یا اسی حالت میں بیٹا عطا فرمایا جائے گا؟ فرشتوں نے ف۶۰ قضائے الٰہی اس پر جاری ہوچکی کہ آپ کے بیٹا ہو اور اس کی ذُرِّیَّت بہت پھیلے۔ ف۶۱ یعنی میں اس کی رحمت سے ناامید نہیں کیونکہ رحمت سے ناامید کافر ہوتے ہیں، ہاں اس کی سنّت جو عالَم میں جاری ہے اس سے یہ بات عجیب معلوم ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے ف۶۲ یعنی اس بشارت کے سوا اور کیا کام ہے جس کے لیے تم بھیجے گئے ہو۔ ف۶۳ یعنی قومِ لوط کی طرف کہ ہم انہیں ہلاک کریں۔ ف۶۴ کیونکہ وہ ایماندار ہیں۔ ف۶۵ اپنے کفر کے سبب۔ ف۶۶ خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں اور حضرت لوط علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ قوم ان کے درپے ہوگی تو آپ نے فرشتوں سے ف۶۷ نہ تو یہاں کے باشندے ہو نہ کوئی مسافرت کی علامت تم میں پائی جاتی ہے کیوں آئے ہو؟ فرشتوں نے۔

جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا

ہم تو آپ کے پاس وہ ف۶۸ لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے ف۶۹ اور ہم آپ کے پاس سچا حکم لائے ہیں اور ہم

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا

بے شک سچے ہیں تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے کر باہر جایئے اور آپ ان کے پیچھے چلئے اور

يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَاۤ اِلَيْهِ ذٰلِكَ

تم میں کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے ف۷۰ اور جہاں کو حکم ہے سیدھے چلے جایئے ف۷۱ اور ہم نے اسے اس

الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَاۤءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح ہوتے ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی ف۷۲ اور شہر والے ف۷۳

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خوشیاں مناتے آئے لوط نے کہا یہ میرے مہمان ہیں ف۷۴ مجھے فضیحت نہ کرو ف۷۵ اور اللہ سے ڈرو

وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰۤؤُلَاۤءِ

اور مجھے رسوا نہ کرو ف۷۶ بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو کہا یہ قوم کی عورتیں

بَنٰتِيْۤ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾

میری بیٹیاں ہیں اگر تمہیں کرنا ہے ف۷۷ اے محبوب تمہاری جان کی قسم ف۷۸ بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

تو دن نکلتے انہیں چنگھاڑ نے آلیا ف۷۹ تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کر دیا ف۸۰

ف۶۸ عذاب جس کے نازل ہونے کا آپ اپنی قوم کو خوف دلایا کرتے تھے ف۶۹ اور آپ کو جھٹلاتے تھے۔ ف۷۰ کہ قوم پر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ کس عذاب میں مبتلا کئے گئے۔ ف۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حکم ملکِ شام کو جانے کا تھا۔ ف۷۲ اور تمام قوم عذاب سے ہلاک کر دی جائے گی۔ ف۷۳ یعنی شہر سدوم کے رہنے والے۔ حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام کے یہاں خوبصورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سن کر بہ ارادۂ فاسدہ بہ نیت ناپاک ف۷۴ اور مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے تم ان کی بے حرمتی کا قصد کر کے ف۷۵ کہ مہمان کی رسوائی میزبان کے لیے خجالت و شرمندگی کا سبب ہوتی ہے۔ ف۷۶ ان کے ساتھ برا ارادہ کر کے، اس پر قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ السلام سے ف۷۷ تو ان سے نکاح کرو اور حرام سے باز رہو۔ اب اللہ تعالٰی اپنے حبیب اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے خطاب فرماتا ہے ف۷۸ اور مخلوقِ الٰہی میں سے کوئی جان بارگاہِ الٰہی میں آپ کی جان پاک کی طرح عزت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالٰی نے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی عمر کے سوا کسی کی عمر و حیات کی قسم نہیں فرمائی، یہ مرتبہ صرف حضور ہی کا ہے۔ اب اس قسم کے بعد ارشاد فرماتا ہے ف۷۹ یعنی ہولناک آواز نے۔ ف۸۰ اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس خطہ کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کر کے زمین پر ڈال دیا۔

عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍؕ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ﴿٧٥﴾

اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لیے

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ﴿٧٦﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَؕ ﴿٧٧﴾ وَاِنۡ كَانَ

اور بے شک وہ بستی اس راہ پر ہے جو اب تک چلتی ہے وا۸ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو اور بے شک

اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ لَظٰلِمِيۡنَۙ ﴿٧٨﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ‌ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ

جھاڑی والے ضرور ظالم تھے و۸۲ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا و۸۳ اور بے شک یہ دونوں بستیاں و۸۴

مُّبِيۡنٍؕ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدۡ كَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِيۡنَۙ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ

کھلے راستہ پر پڑتی ہیں و۸۵ اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا و۸۶ اور ہم نے ان کو

اٰيٰتِنَا فَكَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَۙ ﴿٨١﴾ وَكَانُوۡا يَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا

اپنی نشانیاں دیں و۸۷ تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے و۸۸ اور وہ پہاڑوں میں گھر تراشتے تھے

اٰمِنِيۡنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُصۡبِحِيۡنَۙ ﴿٨٣﴾ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا

بے خوف و۸۹ تو انہیں صبح ہوتے چنگھاڑ نے آ لیا و۹۰ تو ان کی کمائی کچھ

كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَؕ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا

ان کے کام نہ آئی و۹۱ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بِالۡحَقِّ‌ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ‌ فَاصۡفَحِ الصَّفۡحَ الۡجَمِيۡلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ

عَبث (بیکار) نہ بنایا اور بے شک قیامت آنے والی ہے و۹۲ تو تم اچھی طرح در گزر کرو و۹۳ بے شک تمہارا رب

وقف لازم · ع ۵ / ۱۹ / ۵

و۸۱ اور قافلے اس پر گزرتے ہیں اور غضبِ الٰہی کے آثار ان کے دیکھنے میں آتے ہیں۔ و۸۲ یعنی کافر تھے۔ "اَیۡکَة" جھاڑی کو کہتے ہیں ان لوگوں کا شہر سرسبز جنگلوں اور مَرغزاروں (سبزہ زاروں) کے درمیان تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان پر رسول بنا کر بھیجا ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا۔ و۸۳ یعنی عذاب بھیج کر ہلاک کیا۔ و۸۴ یعنی قومِ لوط کے شہر اور اصحاب اَیۡکَة کے و۸۵ جہاں آدمی گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اے اہلِ مکہ تم ان کو دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے۔ و۸۶ "حِجۡر" ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان جس میں قوم ثمود رہتے تھے، انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے کیونکہ ہر رسول تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔ و۸۷ کہ پتھر سے ناقہ (اونٹنی کو) پیدا کیا جو بہت سے عجائب پر مشتمل تھا مثلاً اس کا عظیم الجُثّہ (قد و قامت کا بڑا) ہونا اور پیدا ہوتے ہی بچہ جننا اور کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم ثمود کو کافی ہو وغیرہ، یہ سب حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور قوم ثمود کے لیے ہماری نشانیاں تھیں۔ و۸۸ اور ایمان نہ لائے۔ و۸۹ کہ انہیں اس کے گرنے اور اس میں نقب لگانے جانے کا اندیشہ نہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ گھر تباہ نہیں ہو سکتے ان پر کوئی آفت نہیں آسکتی۔ و۹۰ اور وہ عذاب میں گرفتار ہوئے۔ و۹۱ اور ان کے مال و متاع اور ان کے مضبوط مکان انہیں عذاب سے نہ بچا سکے۔ و۹۲ اور ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ملے گی۔ و۹۳ اے مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم اور اپنی قوم کی ایذاؤں پر تحمل کرو۔ یہ حکم آیتِ قتال سے منسوخ ہو گیا۔

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ

ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ف۹۴ اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں ف۹۵ اور عظمت

الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَ لَا

والا قرآن اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے کو دی ف۹۶ اور

تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَ قُلْ اِنِّیْۤ اَنَا

ان کا کچھ غم نہ کھاؤ ف۹۷ اور مسلمانوں کو اپنے رحمت کے پروں میں لے لو ف۹۸ اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں

النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِیْنَ جَعَلُوا

صاف ڈر سنانے والا (اس عذاب سے) جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا جنھوں نے کلامِ الٰہی کو

الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَ رَبِّكَ لَنَسْــٴَـلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا

تکے بوٹی کر لیا ف۹۹ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ف۱۰۰ جو کچھ وہ

یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا

کرتے تھے ف۱۰۱ تو علانیہ کہہ دو جس بات کا تمہیں حکم ہے ف۱۰۲ اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ف۱۰۳ بے شک

ف۹۴ اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حال جانتا ہے۔ ف۹۵ نماز کی رکعتوں میں یعنی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور ان سات آیتوں سے سورت فاتحہ مراد ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں وارد ہوا۔ ف۹۶ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن کے سامنے دنیوی نعمتیں حقیر ہیں تو آپ متاعِ دنیا سے مستغنی رہیں جو یہود و نصارٰی وغیرہ مختلف قسم کے کافروں کو دی گئیں۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی بدولت ہر چیز سے مستغنی نہ ہوگیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جس کے سامنے دُنیوی نعمتیں ہیچ ہیں۔ ف۹۷ کہ وہ ایمان نہ لائے۔ ف۹۸ اور انہیں اپنے کرم سے نوازو۔ ف۹۹ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ بانٹنے والوں سے یہود و نصارٰی مراد ہیں چونکہ وہ قرآن کریم کے کچھ حصہ پر ایمان لائے جو ان کے خیال میں ان کی کتابوں کے موافق تھا اور کچھ کے منکر ہوگئے۔ قتادہ و ابن سائب کا قول ہے کہ بانٹنے والوں سے کفارِ قریش مراد ہیں جن میں بعض قرآن کو سحر بعض کہانت بعض افسانہ کہتے تھے۔ اس طرح انہوں نے قرآن کریم کے حق میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بانٹنے والوں سے وہ بارہ اشخاص مراد ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ کے راستوں پر مقرر کیا تھا، حج کے زمانہ میں ہر ہر راستہ پر ان میں کا ایک ایک شخص بیٹھ جاتا تھا اور وہ آنے والوں کو بہکانے اور سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے منحرف کرنے کے لیے ایک ایک بات مقرر کر لیتا تھا کہ کوئی آنے والوں سے یہ کہتا تھا کہ ان کی باتوں میں نہ آنا کہ وہ جادوگر ہیں، کوئی کہتا وہ کذاب ہیں، کوئی کہتا وہ مجنون ہیں، کوئی کہتا وہ کاہن ہیں، کوئی کہتا وہ شاعر ہیں، یہ سن کر لوگ جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے وہاں ولید بن مغیرہ بیٹھا رہتا، اس سے نبی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا حال دریافت کرتے اور کہتے کہ ہم نے مکہ مکرمہ آتے ہوئے شہر کے کنارے ان کی نسبت ایسا سنا وہ کہہ دیتا کہ ٹھیک سنا اس طرح خلق کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ان لوگوں کو اللّٰہ تعالٰی نے ہلاک کیا۔ ف۱۰۰ روزِ قیامت ف۱۰۱ اور جو کچھ وہ سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم اور قرآن کی نسبت کہتے تھے۔ ف۱۰۲ اس آیت میں سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا عبد اللّٰہ بن عبیدہ کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک دعوتِ اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی۔ ف۱۰۳ یعنی اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف مُلتَفِت (متوجہ) نہ ہو اور ان کے تمسخر و استہزاء کا غم نہ کرو۔

كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۙ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ

ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں ف۱۰۴ جو اللّٰہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو اب

يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۙ﴿۹۷﴾

جان جائیں گے ف۱۰۵ اور بے شک ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے تم دل تنگ ہوتے ہو ف۱۰۶

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى

تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو ف۱۰۷ اور مرتے دم تک اپنے رب کی

يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع

عبادت میں رہو۔

ع ٢٠ ٦ ٦

اٰیاتھا ١٢٨ | ١٦ سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ ٧٠ | رکوعاتھا ١٦

سورۂ نحل مکیہ ہے اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

ف۱۰۴ کفارِ قریش کے پانچ سردار عاصِ بن وائل سَہمی اور اَسوَد بن مُطّلب اوراَسوَد بن عبد یَغُوث اورحارِث بن قَیس اور ان سب کا افسر وَلِید ابن مُغِیرَہ مَخزُومی ، یہ لوگ نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر واستہزاء کرتے تھے۔اسود بن مطلب کے لیے سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے دعا کی تھی کہ یارب! اس کو اندھا کردے۔ایک روز سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے یہ پانچوں آئے اور انہوں نے حسبِ دستور طعن وتمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہوگئے۔اسی حال میں حضرت جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کفِ پا (پاؤں کے تلووں) کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں ان کا شر دفع کروں گا۔چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہوگئے ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہہ بند میں ایک پیکان چبھا (یعنی نیزے کی نوک چبھی) مگر اس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لیے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مرگیا عاص ابن وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کر گیا اور یہ شخص بھی مرگیا اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مرگیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمد نے قتل کیا (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) اور اسود بن عبد یغوث کو استسقاء ہوا (یعنی پیاس لگنے کی بیماری ہوگئی) اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہوگیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مرگیا کہ مجھ کو محمد (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا اسی میں ہلاک ہوگیا، انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔(خازن) ف۱۰۵ اپنا انجام کار ف۱۰۶ اور ان کے طعن اور استہزاء اور شرک وکفر کی باتوں سے آپ کو ملال ہوتا ہے۔ف۱۰۷ کہ خدا پرستوں کے لیے تسبیح وعبادت میں مشغول ہونا غم کا بہترین علاج ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ جب سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہوجاتے۔ف۱ سورۂ نحل مکیہ ہے مگر آیت "فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ" سے آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں اور اس میں اور اقوال بھی ہیں اس سورت میں سولہ رکوع اور ایک سو اٹھائیس آیتیں اور دو ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور سات ہزار سات سو سات حرف ہیں۔

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو ف۲ پاکی اور برتری ہے اسے ان کے شریکوں سے ف۳

یُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ

ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے اتارتا ہے ف۴ کہ

اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

ڈر سناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو ف۵ اس نے آسمان اور زمین

بِالْحَقِّؕ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ

بجا بنائے ف۶ وہ ان کے شرک سے برتر ہے (اس نے) آدمی کو ایک نِتھری بوند سے بنایا ف۷ تو جبھی

خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴﴾ وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَاۚ لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا

کھلا جھگڑالو ہے اور چوپائے پیدا کیے ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں ف۸ اور ان میں سے

تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَ لَكُمْ فِیْهَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَ حِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾

کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمل ہے جب انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو

وَ تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِؕ اِنَّ

اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اس تک نہ پہنچتے مگر ادھ مرے ہو کر بے شک

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷﴾ وَّ الْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِیْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ

تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۹ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور

ف۲ **شانِ نزول:** جب کفار نے عذابِ موعود (مقررہ عذاب) کے نزول اور قیامت کے قائم ہونے کی بطریقِ تکذیب واستہزاء جلدی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ جس کی تم جلدی کرتے ہو وہ کچھ دور نہیں بہت ہی قریب ہے اور اپنے وقت پر بالیقین واقع ہوگا اور جب واقع ہوگا تو تمہیں اس سے خلاص کی کوئی راہ نہ ملے گی اور وہ بت جنہیں تم پوجتے ہو تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔ ف۳ وہ واحد "لَاشَرِیْکَ لَهٗ" ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۴ اور انہیں نبوت ورسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے۔ ف۵ اور میری ہی عبادت کرو اور میرے سوا کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں وہ ہوں کہ ف۶ جن میں اس کی توحید کے بے شمار دلائل ہیں۔ ف۷ یعنی مَنی سے، جس میں نہ حس ہے نہ حرکت پھر اس کو اپنی قدرتِ کاملہ سے انسان بنایا، قوت وطاقت عطا کی۔ **شانِ نزول:** یہ آیت اُبَی بن خَلَف کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کسی مُردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھا لایا اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے کہنے لگا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضوی شکل رکھتی بھی ہے اللہ تعالیٰ تو مَنی کے ایک چھوٹے سے بے حس وحرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے یہ دیکھ کر بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا۔ ف۸ کہ ان کی نسل سے دولت بڑھاتے ہو، ان کے دودھ پیتے ہو اور ان پر سواری کرتے ہو۔ ف۹ کہ اس نے تمہارے نفع اور آرام کے لیے یہ چیزیں پیدا کیں۔

زِيۡنَةً ؕ وَيَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصۡدُ السَّبِيۡلِ وَمِنۡهَا

زینت کے لئے اور وہ پیدا کرے گا ف۱۰ جس کی تمہیں خبر نہیں ف۱۱ اور بیچ کی راہ ف۱۲ ٹھیک اللہ تک ہے اور کوئی راہ

جَآئِرٌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

ٹیڑھی ہے ف۱۳ اور چاہتا تو تم سب کو راہ پر لاتا ف۱۴ وہی ہے جس نے آسمان سے

مَآءً لَّـكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ﴿١٠﴾ يُنۡۢبِتُ لَـكُمۡ بِهِ

پانی اتارا اس سے تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو ف۱۵ اس پانی سے تمہارے لئے

الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ

کھیتی اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل ف۱۶ بے شک

فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَـكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ۙ

اس میں نشانی ہے ف۱۷ دھیان کرنے والوں کو اور اس نے تمہارے لئے مُسَخَّر (تابع) کیے رات اور دن

وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَاَ لَـكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ؕ اِنَّ

عقل مندوں کو ف۱۸ اور وہ جو تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ ف۱۹ بے شک

فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّذَّكَّرُوۡنَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡكُلُوۡا

اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا ف۲۰ کہ اس میں سے

ف۱۰ ایسی عجیب وغریب چیزیں ف۱۱ اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے نفع وراحت و آرام و آسائش کے کام آتی ہیں اور اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ دُخانی (بھاپ سے چلنے والے) جہاز، ریلیں، موٹر، ہوائی جہاز، برقی (بجلی کی) قوتوں سے کام کرنے والے آلات، دُخانی (دھوئیں والی) اور برقی (بجلی والی) مشینیں، خبر رسانی ونشرِ صوت (آواز پھیلانے) کے سامان اور خدا جانے اس کے علاوہ اس کو کیا کیا پیدا کرنا منظور ہے۔ ف۱۲ یعنی صراطِ مستقیم اور دینِ اسلام کیونکہ دو مقاموں کے درمیان جتنی راہیں نکالی جائیں ان میں سے جو بیچ کی راہ ہوگی وہی سیدھی ہوگی۔ ف۱۳ جس پر چلنے والا منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا، کفر کی تمام راہیں ایسی ہی ہیں۔ ف۱۴ راہ راست پر ف۱۵ اپنے جانوروں کو اور اللہ تعالیٰ ف۱۶ مختلف صورت و رنگ، مزے، بو، خاصیت والے کہ سب ایک ہی پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کے اوصاف دوسرے سے جدا ہیں یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔ ف۱۷ اس کی قدرت وحکمت اور وحدانیت کی۔ ف۱۸ جو ان چیزوں میں غور کر کے سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ فاعلِ مختار ہے اور عُلوِیات (بُلندیاں) وسفلیات (پستیاں) سب اس کے تحتِ قدرت واختیار ف۱۹ خواہ حیوانوں کی قسم سے ہو یا درختوں کی یا پھلوں کی۔ ف۲۰ کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہو کر سفر کرو یا غوطے لگا کر اس کی تہ تک پہنچو یا اس سے شکار کرو۔

مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ

تازہ گوشت کھاتے ہو ف۲۱ اور اس میں سے گہنا (زیور) نکالتے ہو جسے پہنتے ہو ف۲۲ اور تو اس میں کشتیاں دیکھے

مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِي

کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو اور اس نے

الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ لا

زمین میں لنگر ڈالے ف۲۳ کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور رستے کہ تم راہ پاؤ ف۲۴

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ

اور علامتیں ف۲۵ اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں ف۲۶ تو کیا جو بنائے ف۲۷ وہ ایسا ہو جائے گا جو نہ بنائے ف۲۸

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انھیں شمار نہ کر سکو گے ف۲۹ بے شک اللہ

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ

بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰ اور اللہ جانتا ہے ف۳۱ جو چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ؕ اَمْوَاتٌ

اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں ف۳۲ وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور ف۳۳ وہ خود بنائے ہوئے ہیں ف۳۴ مُردے ہیں ف۳۵

غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

زندہ نہیں اور انھیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے ف۳۶ تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۳۷

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل منکر ہیں ف۳۸ اور وہ مغرور ف۳۹

ف۲۱ یعنی مچھلی۔ ف۲۲ یعنی گوہر و مرجان۔ ف۲۳ بھاری پہاڑوں کے ف۲۴ اپنے مقاصد کی طرف ف۲۵ بنائیں جن سے تمہیں رستے کا پتہ چلے۔ ف۲۶ خشکی اور تری میں اور اس سے انہیں رستے اور قبلہ کی پہچان ہوتی ہے۔ ف۲۷ ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت و حکمت سے یعنی اللہ تعالٰی۔ ف۲۸ کسی چیز کو اور عاجز و بے قدرت ہو جیسے کہ بت تو عاقل کو کب سزاوار (لائق) ہے کہ ایسے خالق و مالک کی عبادت چھوڑ کر عاجز و بے اختیار بتوں کی پرستش کرے یا انہیں عبادت میں اس کا شریک ٹھہرائے۔ ف۲۹ چہ جائیکہ ان کے شکر سے عہدہ برآ ہو سکو۔ ف۳۰ کہ تمہارے ادائے شکر سے قاصر ہونے کے باوجود اپنی نعمتوں سے تمہیں محروم نہیں فرماتا۔ ف۳۱ تمہارے تمام اقوال و افعال ف۳۲ یعنی بتوں کو ف۳۳ بنائیں کیا کہ ف۳۴ اور اپنے وجود میں بنانے والے کے محتاج اور وہ ف۳۵ بے جان ف۳۶ تو ایسے مجبور اور بے جان بے علم معبود کیسے ہو سکتے ہیں ان دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ ف۳۷ اللہ عزوجل جو اپنی ذات و صفات میں نظیر و شریک سے پاک ہے۔ ف۳۸ وحدانیت کے۔ ف۳۹ کہ حق ظاہر ہو جانے کے باوجود اس کا اتباع نہیں کرتے۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

فی الحقیقت اللہ جانتا ہے جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ مغروروں

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا اَسَاطِيْرُ

کو پسند نہیں فرماتا اور جب ان سے کہا جائے ف۴۰ تمہارے رب نے کیا اتارا ف۴۱ کہیں اگلوں کی

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ ۙ لِيَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ

کہانیاں ہیں ف۴۲ کہ قیامت کے دن اپنے ف۴۳ بوجھ پورے اٹھائیں اور کچھ بوجھ

الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ

ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں سن لو کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں بے شک ان سے اگلوں نے ف۴۴

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ

فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی چنائی کو نیو (بنیاد) سے لیا تو اوپر سے ان پر چھت گر

فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پڑی اور عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں کی انہیں خبر نہ تھی ف۴۵ پھر قیامت کے دن

يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ

انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک ف۴۶ جن میں تم جھگڑتے تھے ف۴۷

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ ۙ

علم والے ف۴۸ کہیں گے آج ساری رسوائی اور برائی ف۴۹ کافروں پر ہے

ع ۲/۹

ف۴۰ یعنی لوگ ان سے دریافت کریں کہ ف۴۱ محمد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم پر تو ف۴۲ یعنی جھوٹے افسانے کوئی ماننے کی بات نہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت نضر بن حارث کی شان میں نازل ہوئی اس نے بہت سی کہانیاں یاد کر لی تھیں اس سے جب کوئی قرآن کریم کی نسبت دریافت کرتا تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ قرآن شریف کتاب مُعجِز (عاجز کرنے والی) اور حق و ہدایت سے مملو (بھری ہوئی) ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ کہہ دیتا کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں مجھے بھی بہت یاد ہیں۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام یہ ہے ف۴۳ گناہوں اور گمراہی و گمراہ گری کے ف۴۴ یعنی پہلی امتوں نے اپنے انبیاء کے ساتھ ف۴۵ یہ ایک تمثیل (مثال) ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کے لیے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالٰی نے انہیں خود انہیں کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گئے، اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے۔ مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے والوں سے نمرود بن کنعان مراد ہے جو زمانۂ ابراہیم علیہ السلام میں روئے زمین کا سب سے بڑا بادشاہ تھا۔ اس نے بابل میں بہت اونچی ایک عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمانوں والوں سے لڑنے کے لیے بنائی تھی اللہ تعالٰی نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔ ف۴۶ جو تم نے گھڑ لیے تھے اور ف۴۷ مسلمانوں سے ف۴۸ یعنی ان امتوں کے انبیاء و علماء جو انہیں دنیا میں ایمان کی دعوت دیتے اور نصیحت کرتے تھے اور یہ لوگ ان کی بات نہ مانتے تھے ف۴۹ یعنی عذاب۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ

وہ کہ فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں اس حال پر کہ وہ اپنا برا کر رہے تھے ف۵۰ اب صُلح ڈالیں گے ف۵۱ کہ ہم تو کچھ

مِنْ سُوْٓءٍؕ بَلٰۤى اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ

بُرائی نہ کرتے تھے ف۵۲ ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک (کرتوت) تھے ف۵۳ اب جہنم کے دروازوں

جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ

میں جاؤ کہ ہمیشہ اس میں رہو تو کیا ہی بُرا ٹھکانا مغروروں کا اور ڈر والوں ف۵۴ سے

اتَّقَوْا مَا ذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْؕ قَالُوْا خَیْرًاؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ

کہا گیا تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوبی ف۵۵ جنھوں نے اس دنیا میں بھلائی کی ف۵۶ ان کے

الدُّنْیَا حَسَنَةٌؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ

لئے بھلائی ہے ف۵۷ اور بے شک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور ف۵۸ کیا ہی اچھا گھر پرہیزگاروں کا بسنے کے

عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَؕ

باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں انھیں وہاں ملے گا جو چاہیں ف۵۹

كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ طَیِّبِیْنَۙ

اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں ف۶۰

ف۵۰ یعنی کفر میں مبتلا تھے۔ ف۵۱ اور وقتِ موت اپنے کفر سے مکر جائیں گے اور کہیں گے ف۵۲ اس پر فرشتے کہیں گے ف۵۳ لہٰذا یہ انکار تمہیں مفید نہیں۔ ف۵۴ یعنی ایمانداروں ف۵۵ یعنی ''قرآن شریف'' جو تمام خوبیوں کا جامع اور حسنات و برکات کا منبع اور دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی کمالات کا سرچشمہ ہے۔ **شانِ نزول:** قبائلِ عرب ایامِ حج میں حضرت نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے تحقیقِ حال کے لیے مکّہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے، یہ قاصد جب مکّہ مکرمہ پہنچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے (جیسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا ہے) ان سے یہ قاصد نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا حال دریافت کرتے تو وہ بہکانے پر مامور ہی ہوتے تھے۔ ان میں سے کوئی حضرت کو ساحر کہتا، کوئی کاہن، کوئی شاعر، کوئی کذّاب، کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اس پر قاصد کہتے کہ اگر ہم مکّہ مکرمہ پہنچ کر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف واپس ہوں تو ہم بُرے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی فرائض کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی ہمیں تحقیق کے لیے بھیجا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے اپنے اور بیگانوں سب سے ان کے حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم و کاست (بغیر کمی بیشی کے) قوم کو مُطّلع کریں، اس خیال سے وہ لوگ مکّہ مکرمہ میں داخل ہو کر اصحابِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بھی ملتے تھے اور ان سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے، اصحابِ کرام انہیں تمام حال بتاتے تھے اور نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے حالات و کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مُطّلع کرتے تھے۔ ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا۔ ف۵۶ یعنی ایمان لائے اور نیک عمل کیے ف۵۷ یعنی حیاتِ طیبہ ہے اور فتح و ظفر و رزقِ وسیع وغیرہ نعمتیں۔ ف۵۸ دارِ آخرت ف۵۹ اور یہ بات جنت کے سوا کسی کو کہیں بھی حاصل نہیں۔ ف۶۰ کہ وہ شرک و کفر سے پاک ہوتے ہیں اور ان کے اقوال و افعال اور اخلاق و خصال پاکیزہ ہوتے ہیں، طاعتیں ساتھ ہوتی ہیں، محرمات و ممنوعات کے داغوں سے ان کا دامنِ عمل میلا نہیں ہوتا، قبضِ روح کے وقت ان کو جنت و رضوان و رحمت و کرامت کی بشارتیں دی جاتی ہیں، اس حالت میں موت انہیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت و سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے

يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ

یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر ف۶۱ جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا کاہے کے

يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ

انتظار میں ہیں ف۶۲ مگر اس کے کہ فرشتے ان پر آئیں ف۶۳ یا تمہارے رب کا عذاب آئے ف۶۴ ان سے اگلوں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

نے بھی ایسا ہی کیا ف۶۵ اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ف۶۶ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع

تو ان کی بُری کمائیاں ان پر پڑیں ف۶۷ اور انہیں گھیر لیا اس ف۶۸ نے جس پر ہنستے تھے

ع ۴ ۱۰

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ

اور مشرک بولے اللہ چاہتا تو اس کے سوا کچھ نہ پوجتے

نَّحْنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ

نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس سے جدا ہوکر ہم کوئی چیز حرام ٹھہراتے ف۶۹ ایسا ہی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ

ان سے اگلوں نے کیا ف۷۰ تو رسولوں پر کیا ہے مگر صاف پہونچا دینا ف۷۱ اور بے شک

بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ

ہر امت میں سے ہم نے ایک رسول بھیجا ف۷۲ کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي

تو ان ف۷۳ میں کسی کو اللہ نے راہ دکھائی ف۷۴ اور کسی پر گمراہی ٹھیک اتری ف۷۵ تو زمین میں چل

ساتھ اس کو قبض کرتے ہیں۔ (خازن) ف۶۱ مروی ہے کہ قریب موت بندۂ مومن کے پاس فرشتہ آکر کہتا ہے: اے اللّٰہ کے دوست! تجھ پر سلام اور اللّٰہ تعالٰی تجھے سلام فرماتا ہے اور آخرت میں ان سے کہا جائے گا۔ ف۶۲ کفار کیوں ایمان نہیں لاتے کس چیز کے انتظار میں ہیں۔ ف۶۳ ان کی ارواح قبض کرنے۔ ف۶۴ دنیا میں یا روزِ قیامت۔ ف۶۵ یعنی پہلی امتوں کے کفار نے بھی کہ کفر وتکذیب پر قائم رہے۔ ف۶۶ کفر اختیار کر کے ف۶۷ اور انہوں نے اپنے اعمال خبیثہ کی سزا پائی۔ ف۶۸ عذاب ف۶۹ مثل بحیرہ وسائبہ وغیرہ کے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا شرک کرنا اور ان چیزوں کو حرام قرار دے لینا اللّٰہ کی مشیت ومرضی سے ہے، اس پر اللّٰہ تعالٰی نے فرمایا: ف۷۰ کہ رسولوں کی تکذیب کی اور حلال کو حرام کیا اور ایسے ہی تمسخر کی باتیں کہیں۔ ف۷۱ حق کا ظاہر کر دینا اور شرک کے باطل وقبیح ہونے پر مطلع کر دینا۔ ف۷۲ اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے فرمائیں ف۷۳ امتوں ف۷۴ وہ ایمان سے مشرف ہوئے۔ ف۷۵ وہ اپنی ازلی شقاوت سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے۔

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى

پھر کر دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ف۷۶ اگر تم ان کی

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

ہدایت کی حرص کرو ف۷۷ تو بےشک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے اور ان کا کوئی مددگار نہیں

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا

اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مُردے نہ اٹھائے گا ف۷۸ ہاں کیوں نہیں ف۷۹

عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ ۙ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ

سچا وعدہ اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۸۰ اس لئے کہ انہیں صاف بتا دے جس

يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا

بات میں جھگڑتے تھے ف۸۱ اور اس لئے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ف۸۲ جو چیز

قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا

ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ف۸۳ اور جنہوں نے اللہ کی

ع ۵ / ۱۱

فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ

راہ میں ف۸۴ اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے ف۸۵ اور بے شک

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ ۙ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

وقف لازم

آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے کسی طرح لوگ جانتے ف۸۶ وہ جنہوں نے صبر کیا ف۸۷ اور اپنے رب ہی پر

ف۷۶ جنہیں اللہ تعالٰی نے ہلاک کیا اور ان کے شہر ویران کئے اجڑی ہوئی بستیاں ان کے ہلاک کی خبر دیتی ہیں اس کو دیکھ کر سمجھو کہ اگر تم بھی ان کی طرح کفر و تکذیب پر مصر رہے تو تمہارا بھی ایسا ہی انجام ہونا ہے۔ ف۷۷ اے محمد مصطفٰے! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم بحالیکہ یہ لوگ ان میں سے ہیں جن کی گمراہی ثابت ہو چکی اور ان کی شقاوت ازلی ہے۔ ف۷۸ شانِ نزول: ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا، دورانِ گفتگو میں اس نے اس طرح اللہ کی قسم کھائی کہ "اس کی قسم جس سے میں مرنے کے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں" اس پر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنے کے بعد اٹھے گا اور مشرک نے قسم کھا کر کہا کہ اللہ مُردے نہ اٹھائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا ف۷۹ یعنی ضرور اٹھائے گا۔ ف۸۰ اس اٹھانے کی حکمت اور اس کی قدرت بے شک وہ مُردوں کو اٹھائے گا۔ ف۸۱ یعنی مُردوں کو اٹھانے میں کہ وہ حق ہے۔ ف۸۲ اور مُردوں کے زندہ کئے جانے کا انکار غلط۔ ف۸۳ تو ہمیں مردوں کو زندہ کر دینا کیا دشوار۔ ف۸۴ اس کے دین کی خاطر ہجرت کی۔ شانِ نزول: قتادہ نے کہا کہ یہ آیت اصحابِ رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہلِ مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا، بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے انہوں نے ف۸۵ وہ مدینہ طیبہ ہے جس کو اللہ تعالٰی نے ان کے لیے دار الہجرت (ہجرت گاہ) بنایا۔ ف۸۶ یعنی کفار یا وہ لوگ جو ہجرت کرنے سے رہ گئے کہ اس کا اجر کتنا عظیم ہے۔ ف۸۷ وطن کی مفارقت اور کفار کی ایذا اور جان و مال کے خرچ کرنے پر۔

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

بھروسہ کرتے ہیں ف۸۸ اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد ف۸۹ جن کی طرف ہم وحی کرتے

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں ف۹۰ روشن دلیلیں اور کتابیں لے کر ف۹۱

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ

اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری ف۹۲ کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو ف۹۳ ان کی طرف اترا اور کہیں وہ

يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ

دھیان کریں تو کیا جو لوگ بُرے مکر کرتے ہیں ف۹۴ اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انھیں زمین میں

الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ

دھنسا دے ف۹۵ یا انھیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انھیں خبر نہ ہو ف۹۶ یا انھیں چلتے پھرتے ف۹۷

فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ

پکڑ لے کہ وہ تھکا نہیں سکتے ف۹۸ یا انھیں نقصان دیتے دیتے گرفتار کر لے کہ بےشک

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ

تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۹۹ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ جو ف۱۰۰ چیز اللہ نے بنائی ہے

يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں ف۱۰۱ اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے حضور ذلیل ہیں ف۱۰۲

النصف

ف۸۸ اور اس کے دین کی وجہ سے جو پیش آئے اس پر راضی ہیں اور خلق سے اِنقطاع (علیحدگی اختیار) کرکے بالکل حق کی طرف متوجہ ہیں اور سالک کے لیے یہ انتہائے سلوک کا مقام ہے۔ ف۸۹ شانِ نزول: یہ آیت مشرکینِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالٰی کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ انھیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے، ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا۔ ف۹۰ حدیث شریف میں ہے: بیماریٔ جہل کی شِفاء علماء سے دریافت کرنا ہے، لہٰذا علماء سے دریافت کرو وہ تمہیں بتادیں گے کہ سنتِ الٰہیہ یونہی جاری رہی کہ اس نے مردوں کو رسول بنا کر بھیجا۔ ف۹۱ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ روشن دلیلوں اور کتابوں کے جاننے والوں سے پوچھو اگر تم کو دلیل و کتاب کا علم نہ ہو۔ مسئلہ: اس آیت سے تقلیدِ ائمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ ف۹۲ یعنی قرآن شریف۔ ف۹۳ حکم ف۹۴ رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ اور ان کی ایذا کے درپے رہتے ہیں اور چھپ چھپ کر فساد انگیزی کی تدبیریں کیا کرتے ہیں جیسے کہ کفارِ مکہ۔ ف۹۵ جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا۔ ف۹۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدر میں ہلاک کئے گئے باوجودیکہ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے۔ ف۹۷ سفر و حضر میں ہر ایک حال میں ف۹۸ خدا کو عذاب کرنے سے۔ ف۹۹ کہ حلم کرتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ ف۱۰۰ سایہ دار ف۱۰۱ صبح اور شام ف۱۰۲ خوار و عاجز و مطیع و مسخر۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَ

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے ف۱۰۳ اور فرشتے اور

هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا

وہ غرور نہیں کرتے اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو

يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدة وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ

انہیں حکم ہو ف۱۰۴ اور اللہ نے فرمایا دو خدا نہ ٹھہراؤ ف۱۰۵ وہ تو ایک ہی

وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ

معبود ہے تو مجھی سے ڈرو ف۱۰۶ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی

الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ

فرمانبرداری لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے سے ڈرو گے ف۱۰۷ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے

ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا

پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے ف۱۰۸ تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو ف۱۰۹ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو

فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ ۙ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫

تم میں ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے ف۱۱۰ کہ ہماری دی نعمتوں کی ناشکری کریں تو کچھ برت لو ف۱۱۱

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ

کہ عنقریب جان جاؤ گے ف۱۱۲ اور انجانی چیزوں کے لئے ف۱۱۳ ہماری دی ہوئی روزی میں سے ف۱۱۴ حصہ مقرر کرتے ہیں

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ

خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے ف۱۱۵ اور اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں ف۱۱۶

ف۱۰۳ سجدہ دو طرح پر ہے: ایک سجدۂ طاعت وعبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لیے، دوسرا سجدۂ انقیاد (فرمانبرداری) وخضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسبِ حیثیت ہے، مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدۂ طاعت وعبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ سجدۂ انقیاد وخضوع۔ ف۱۰۴ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے مکلّف ہیں اور جب ثابت کر دیا گیا کہ تمام آسمان وزمین کی کائنات اللہ کے حضور خاضع ومتواضع اور عابد ومطیع ہے اور سب اس کے مملوک اور اسی کے تحت قدرت وتصرف ہیں تو شرک سے ممانعت فرمائی۔ ف۱۰۵ کیونکہ دو تو خدا ہو ہی نہیں سکتے۔ ف۱۰۶ میں ہی وہ معبود برحق ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ف۱۰۷ باوجود یکہ معبود برحق صرف وہی ہے۔ ف۱۰۸ خواہ فقر کی یا مرض کی یا اور کوئی ف۱۰۹ اسی سے دعا مانگتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو۔ ف۱۱۰ اور ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے ف۱۱۱ اور چند روز اس حالت میں زندگی گزار لو ف۱۱۲ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ ف۱۱۳ یعنی بتوں کے لیے جن کا الٰہ اور مستحق اور نافع وضار (فائدہ مند ونقصان دہ) ہونا انہیں معلوم نہیں۔ ف۱۱۴ یعنی کھیتیوں اور چوپایوں وغیرہ میں سے ف۱۱۵ بتوں کو معبود اور اہلِ تقرب اور بت پرستی کو خدا کا حکم بتا کر۔ ف۱۱۶ جیسے کہ خزاعہ و

سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ

پاکی ہے اس کو ف۱۱۷ اور اپنے لئے جو اپنا جی چاہتا ہے ف۱۱۸ اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر

وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ

اس کا منہ ف۱۱۹ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے ف۱۲۰ چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی بُرائی کے سبب کیا

بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا

اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا ف۱۲۱ ارے بہت ہی بُرا

يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ

حکم لگاتے ہیں ف۱۲۲ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے انھیں کا بُرا حال ہے اور اللہ

الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ ع وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

کی شان سب سے بلند ف۱۲۳ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر گرفت کرتا ف۱۲۴

بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

تو زمین پر کوئی چلنے والا نہیں چھوڑتا ف۱۲۵ لیکن انھیں ایک ٹھہرائے وعدے تک مہلت دیتا ہے ف۱۲۶

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

پھر جب ان کا وعدہ آئے گا نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ

اور اللہ کے لئے وہ ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے ناگوار ہے ف۱۲۷ اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ ان کے لئے

کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔(معاذ اللہ) ف۱۱۷ وہ برتر ہے اولاد سے اور اس کی شان میں ایسا کہنا نہایت بے ادبی و کفر ہے۔ ف۱۱۸ یعنی کفر کے ساتھ یہ کمال بدتمیزی بھی ہے کہ اپنے لیے بیٹے پسند کرتے ہیں بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے جو مطلقاً اولاد سے منزہ اور پاک ہے اور اس کے لیے اولاد ہی کا ثابت کرنا عیب لگانا ہے، اس کے لیے اولاد میں بھی وہ ثابت کرتے ہیں جس کو اپنے لیے حقیر اور سببِ عار جانتے ہیں۔ ف۱۱۹ غم سے ف۱۲۰ شرم کے مارے ف۱۲۱ جیسا کہ کفار مُضر و خُزاعہ وتَمیم (قبیلے) لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔ ف۱۲۲ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں ثابت کرتے ہیں جو اپنے لیے انہیں اس قدر ناگوار ہیں۔ ف۱۲۳ کہ وہ والد و ولد (اولاد) سب سے پاک اور منزہ کوئی اس کا شریک نہیں، تمام صفات جلال و کمال سے مُتّصِف ف۱۲۴ یعنی معاصی پر پکڑتا اور عذاب میں جلدی فرماتا ف۱۲۵ سب کو ہلاک کر دیتا۔ زمین پر چلنے والے سے یا کافر مراد ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے: "اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" یا یہ معنی ہیں کہ روئے زمین پر کسی چلنے والے کو باقی نہیں چھوڑتا جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو کوئی زمین پر تھا ان سب کو ہلاک کر دیا صرف وہی باقی رہے جو زمین پر نہ تھے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کشتی میں تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کر دیتا اور ان کی نسلیں منقطع ہو جاتیں پھر زمین میں کوئی باقی نہیں رہتا۔ ف۱۲۶ اپنے فضل و کرم اور حلم سے، ٹھہرائے وعدے سے یا اختتامِ عمر مراد ہے یا قیامت۔ ف۱۲۷ یعنی بیٹیاں اور شریک۔

الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ

بھلائی ہے ف۱۲۸ تو آپ ہی ہوا کہ ان کے لئے آگ ہے اور وہ حد سے گزارے ہوئے ہیں ف۱۲۹ خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلے

اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ

کتنی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے ان کے کوتک (برے اعمال) ان کی آنکھوں میں بھلے کر دکھائے ف۱۳۰ تو آج وہی ان کا رفیق ہے ف۱۳۱

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ

اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہے ف۱۳۲ اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری ف۱۳۳ مگر اس لئے کہ تم لوگوں پر روشن کردو

الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَاللّٰهُ

جس بات میں اختلاف کریں ف۱۳۴ اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے اور اللہ

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

نے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین کو ف۱۳۵ زندہ کر دیا اس کے مرے پیچھے ف۱۳۶ بے شک اس میں

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ ع وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا

نشانی ہے ان کو جو کان رکھتے ہیں ف۱۳۷ اور بے شک تمہارے لئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے ف۱۳۸ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے

فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾

جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لئے ف۱۳۹

ف۱۲۸ یعنی جنت۔ کفار باوجود اپنے کفر و بہتان کے اور خدا کے لیے بیٹیاں بتانے کے بھی اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) سچے ہوں اور خلقت مرنے کے بعد پھر اٹھائی جائے تو جنت ہمیں کو ملے گی کیونکہ ہم حق پر ہیں ان کے حق میں اللّٰہ تعالٰی فرماتا ہے: ف۱۲۹ جہنم ہی میں چھوڑ دیئے جائیں گے۔ ف۱۳۰ اور انہوں نے اپنی بدیوں کو نیکیاں سمجھا۔ ف۱۳۱ دنیا میں اسی کے کہے پر چلتے ہیں اور جو شیطان کو اپنا رفیق اور مختار کار بنائے وہ ضرور ذلیل و خوار ہو یا یہ معنی ہیں کہ روزِ آخرت شیطان کے سوا انہیں کوئی رفیق نہ ملے گا اور شیطان خود ہی گرفتارِ عذاب ہوگا ان کی کیا مدد کر سکے گا۔ ف۱۳۲ آخرت میں۔ ف۱۳۳ یعنی قرآن شریف ف۱۳۴ امورِ دین سے ف۱۳۵ رُوئیدگی (نباتات) سے سرسبزی و شادابی بخش کر ف۱۳۶ یعنی خشک اور بے سبزہ و بے گیاہ ہونے کے بعد۔ ف۱۳۷ اور سن کر سمجھتے اور غور کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں جو قادر برحق زمین کو اس کی موت یعنی قوتِ نامیہ (بڑھنے کی قوت) فنا ہو جانے کے بعد پھر زندگی دیتا ہے وہ انسان کو اس کے مرنے کے بعد بے شک زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۳۸ اگر تم اس میں غور کرو تو بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہو اور حکمتِ الٰہیہ کے عجائب پر تمہیں آگاہی حاصل ہو سکتی ہے۔ ف۱۳۹ جس میں کوئی شائبہ کسی چیز کی آمیزش کا نہیں باوجودیکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارا، گھاس، بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ، خون، گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا۔ دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا، نہایت صاف لطیف برآمد ہوتا ہے۔ اس سے حکمتِ الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے۔ اوپر مسئلہ بعث کا بیان ہو چکا ہے یعنی مُردوں کو زندہ کئے جانے کا، کفار اس کے منکر تھے اور انہیں اس میں دو شبہے درپیش تھے: ایک تو یہ کہ جو چیز فاسد ہو گئی اور اس کی حیات جاتی رہی اس میں دوبارہ پھر زندگی کس طرح لوٹے گی، اس شبہ کا ازالہ تو اس سے پہلی آیت میں فرما دیا گیا کہ تم دیکھتے رہتے ہو کہ ہم مُردہ زمین کو خشک ہونے کے بعد آسمان سے پانی برسا کر حیات عطا فرما دیا کرتے ہیں تو قدرت کا یہ فیض دیکھنے کے بعد کسی مخلوق کا مرنے کے بعد زندہ ہونا ایسے قادرِ مطلق کی قدرت سے بعید نہیں۔ دوسرا شبہ کفار کا یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اجزا منتشر ہو گئے اور خاک

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا

اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے ف۱۴۰ کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا

حَسَنًاؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ اَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ

رزق ف۱۴۱ بے شک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا

اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ۙ ثُمَّ

کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں پھر

كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًاؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا

ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور ف۱۴۲ اپنے رب کی راہیں چل کہ تیرے لئے نرم و آسان ہیں ف۱۴۳ اس کے پیٹ سے ایک

شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ

پینے کی چیز ف۱۴۴ رنگ برنگ نکلتی ہے ف۱۴۵ جس میں لوگوں کی تندرستی ہے ف۱۴۶ بے شک اس میں نشانی ہے ف۱۴۷

یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمْ ﳴ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ

دھیان کرنے والوں کو ف۱۴۸ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا ف۱۴۹ پھر تمہاری جان قبض کرے گا ف۱۵۰ اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف

میں مل گئے وہ اجزاء کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے ان کو کس طرح ممتاز کیا جائے گا؟ اس آیت کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے سے وہ شبہ بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے کہ قدرتِ الٰہی کی یہ شان تو روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب و جوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا، اس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونے کے بعد پھر مجتمع فرما دے۔ شقیق بلخی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نعمت کا اِتمام یہی ہے کہ دودھ صاف خالص آئے اور اس میں خون اور گوبر کے رنگ و بو کا نام و نشان نہ ہو ورنہ نعمت تام نہ ہوگی اور طبعِ سلیم اس کو قبول نہ کرے گی، جیسی صاف نعمت پروردگار کی طرف سے پہنچتی ہے بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پروردگار کے ساتھ اخلاص سے معاملہ کرے اور اس کے عمل ریا اور ہوائے نفس کی آمیزشوں سے پاک و صاف ہوں تاکہ شرفِ قبول سے مشرف ہوں۔ ف۱۴۰ ہم تمہیں رس پلاتے ہیں ف۱۴۱ یعنی سرکہ اور رُب (پکا ہوا رس جو جما لیا گیا ہو) اور خُرمہ (کھجور) اور مَویز (بڑے سوکھے ہوئے انگور)۔ مسئلہ: مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر پکا لیا جائے کہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہو جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں یہ حدِ سُکر تک نہ پہنچے اور نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے اور یہی آیت اور بہت سی احادیث ان کی دلیل ہے۔ ف۱۴۲ پھلوں کی تلاش میں ف۱۴۳ فضلِ الٰہی سے جن کا تجھے الہام کیا گیا ہے حتّٰی کہ تجھے چلنا پھرنا دشوار نہیں اور تو کتنی ہی دور نکل جائے راہ نہیں بہکتی اور اپنے مقام پر واپس آجاتی ہے۔ ف۱۴۴ یعنی شہد ف۱۴۵ سفید اور زرد اور سُرخ۔ ف۱۴۶ اور نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بکثرت معاجین میں شامل کیا جاتا ہے۔ ف۱۴۷ اللہ تعالٰی کی قدرت و حکمت پر ف۱۴۸ کہ اس نے ایک کمزور ناتواں مکھی کو ایسی زیرکی و دانائی (عقل مندی) عطا فرمائی اور ایسی دقیق صنعتیں مرحمت کیں، پاک ہے وہ اور اپنی ذات و صفات میں شریک سے منزّہ، اس سے فکر کرنے والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک اَدنیٰ ضعیف سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو، طاہر و پاکیزہ ہو، فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادرِ حکیم ایک مکھی کو اس مادے کے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو جمع کر دے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے کہ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو محال (ناممکن) سمجھنے والے کس قدر احمق ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنے بندوں پر اپنی قدرت کے وہ آثار ظاہر فرماتا ہے جو خود ان میں اور ان کے احوال میں نمایاں ہیں۔ ف۱۴۹ عدم سے اور نیستی (جب تمہارا وجود ہی نہ تھا اس) کے بعد ہستی عطا فرمائی، کیسی عجیب قدرت ہے۔ ف۱۵۰ اور تمہیں زندگی کے بعد موت دے گا جب تمہاری اجل پوری ہو جو اس نے مقرر فرمائی ہے خواہ بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے میں۔

الْعُمُرِ لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۷۰﴾ ع وَ اللّٰهُ

پھیرا جاتا ہے ۱۵۱ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ۱۵۲ بے شک اللّٰہ سب کچھ جانتا سب کچھ کرسکتا ہے اور اللّٰہ نے

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ

تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی ۱۵۳ تو جنھیں بڑائی دی ہے

رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ

وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں ۱۵۴ تو کیا اللّٰہ کی نعمت سے

یَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

مکرتے ہیں ۱۵۵ اور اللّٰہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لئے

اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ

تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی ۱۵۶ تو کیا جھوٹی بات ۱۵۷ پر

یُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ لا وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

یقین لاتے ہیں اور اللّٰہ کے فضل ۱۵۸ سے منکر ہوتے ہیں اور اللّٰہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ۱۵۹ جو

لَا یَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ ج

انھیں آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ کر سکتے ہیں

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ

تو اللّٰہ کے لئے مانند نہ ٹھہراؤ ۱۶۰ بے شک اللّٰہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اللّٰہ نے ایک

۱۵۱ جس کا زمانہ عمرِ انسانی کے مراتب میں ساٹھ سال کے بعد آتا ہے کہ قُوٰی (طاقتیں) اور حواس سب ناکارہ ہوجاتے ہیں اور انسان کی یہ حالت ہوجاتی ہے ۱۵۲ اور ناوانی میں بچوں سے زیادہ بدتر ہوجائے۔ ان تغیرات میں قدرتِ الٰہی کے کیسے عجائب مشاہدے میں آتے ہیں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مسلمان بفضلِ الٰہی اس سے محفوظ ہیں، طولِ عمر و بقاء سے انہیں اللّٰہ کے حضور میں کرامت اور عقل و معرفت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ تَوَجُّہ اِلَی اللّٰہ کا ایسا غلبہ ہو کہ اس عالم سے انقطاع ہوجائے اور بندہ مقبول دنیا کی طرف التفات سے مُجْتَنِب ہو۔ عِکْرِمہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن پاک پڑھا وہ اس اَرذَل (ناقص) عمر کی حالت کو نہ پہنچے گا کہ علم کے بعد محض بے علم ہوجائے۔ ۱۵۳ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو مالدار کسی کو نادار کسی کو مالک کسی کو مملوک۔ ۱۵۴ اور باندی غلام آقاؤں کے شریک ہوجائیں جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللّٰہ کے بندوں اور اس کے مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو سبحان اللّٰہ! یہ بت پرستی کا کیسا نفیس دل نشین اور خاطر گزین رد ہے۔ ۱۵۵ کہ اس کو چھوڑ کر مخلوق کو پوجتے ہیں۔ ۱۵۶ قسم قسم کے غلّوں، پھلوں، میووں، کھانے پینے کی چیزوں سے۔ ۱۵۷ یعنی شرک و بت پرستی ۱۵۸ اللّٰہ کے فضل و نعمت سے سیدِ عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی ذاتِ گرامی یا اسلام مراد ہے۔ (مدارک)
۱۵۹ یعنی بتوں کو ۱۶۰ اس کا کسی کو شریک نہ کرو۔

اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا

کہاوت بیان فرمائی ف۱۶۱ ایک بندہ ہے دوسرے کی مِلک آپ کچھ مقدور(طاقت) نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی

حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ

عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر ف۱۶۲ کیا وہ برابر ہو جائیں گے ف۱۶۳ سب خوبیاں اللّٰه کو ہیں بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ

ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۱۶۴ اور اللّٰه نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا

لَا یَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ ؕ

جو کچھ کام نہیں کر سکتا ف۱۶۵ اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے ف۱۶۶

هَلْ یَسْتَوِیْ هُوَ ۙ وَ مَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۷۶﴾ ع وَ

کیا برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی راہ پر ہے ف۱۶۷ اور

ع ۱۰ / ۱۶

لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ

اللّٰه ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۱۶۸ اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا

اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾ وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ

بلکہ اس سے بھی قریب ف۱۶۹ بے شک اللّٰه سب کچھ کر سکتا ہے اور اللّٰه نے تمہیں تمہاری

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْــٴًـا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ

ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے ف۱۷۰ اور تمہیں کان اور آنکھ اور

ف۱۶۱ یہ کہ ف۱۶۲ جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، تو وہ عاجز مملوک غلام اور یہ آزاد مالک صاحبِ مال جو بفضلِ الٰہی قدرت واختیار رکھتا ہے۔ ف۱۶۳ ہرگز نہیں تو جب غلام وآزاد برابر نہیں ہو سکتے باوجودیکہ دونوں اللّٰه کے بندے ہیں تو اللّٰه خالق، مالک، قادر کے ساتھ بے قدرت واختیار بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور ان کو اس کے مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم وجہل ہے۔ ف۱۶۴ کہ ایسے براہینِ بیّنہ اور حجتِ واضحہ (روشن اور واضح دلائل) کے ہوتے ہوئے شرک کرنا کتنے بڑے وبال وعذاب کا سبب ہے۔ ف۱۶۵ نہ اپنی کسی سے کہہ سکے نہ دوسرے کی سمجھ سکے۔ ف۱۶۶ اور کسی کام نہ آئے یہ مثال کافر کی ہے۔ ف۱۶۷ یہ مثال مؤمن کی ہے۔ معنی یہ ہیں کہ کافر ناکارہ گونگے غلام کی طرح ہے وہ کسی طرح مسلمان کی مثل نہیں ہو سکتا جو عدل کا حکم کرتا ہے اور صراطِ مستقیم پر قائم ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ گونگے ناکارہ غلام سے بتوں کو تمثیل دی گئی اور انصاف کا حکم دینا شانِ الٰہی کا بیان ہوا، اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ اللّٰه تعالیٰ کے ساتھ بتوں کو شریک کرنا باطل ہے کیونکہ انصاف قائم کرنے والے بادشاہ کے ساتھ گونگے اور ناکارہ غلام کو کیا نسبت۔ ف۱۶۸ اس میں اللّٰه تعالیٰ کے کمالِ علم کا بیان ہے کہ وہ جمیع غیوب کا جاننے والا ہے، اس پر کوئی چھپنے والی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد علمِ قیامت ہے۔ ف۱۶۹ کیونکہ پلک مارنا بھی زمانہ چاہتا ہے جس میں پلک کی حرکت حاصل ہو اور اللّٰه تعالیٰ جس چیز کا ہونا چاہے وہ ''کُن'' فرماتے ہی ہو جاتی ہے۔ ف۱۷۰ اور اپنی پیدائش کی ابتداء اور اولِ فطرت میں علم ومعرفت سے خالی تھے۔

الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ

دل دیئے ف۱۷۱ کہ تم احسان مانو ف۱۷۲ کیا انھوں نے پرندے نہ دیکھے حکم کے باندھے آسمان کی

السَّمَآءِ ؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾

فضا میں انھیں کوئی نہیں روکتا ف۱۷۳ سوا خدا کے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو ف۱۷۴

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ

اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو ف۱۷۵ اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ

بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ یَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَ مِنْ اَصْوَافِهَا

گھر بنائے ف۱۷۶ جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون

وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ﴿۸۰﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ

اور ببری (اونٹ کے بال) اور بالوں سے کچھ گرہستی (گھریلو ضروریات) کا سامان ف۱۷۷ اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی

مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِیْلَ

چیزوں ف۱۷۸ سے سائے دیئے ف۱۷۹ اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی ف۱۸۰ اور تمہارے لئے کچھ پہناوے بنائے

تَقِیْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِیْلَ تَقِیْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ

کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے ف۱۸۱ کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں ف۱۸۲ یونہی اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے ف۱۸۳

لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۸۲﴾

کہ تم فرمان مانو ف۱۸۴ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۸۵ تو اے محبوب تم پر نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۸۶

ف۱۷۱ کہ ان سے اپنا پیدائشی جہل دور کرو۔ ف۱۷۲ اور علم و عمل سے فیض یاب ہو کر مُنعِم (نعمت دینے والے) کا شکر بجالاؤ اور اس کی عبادت میں مشغول ہو اور اس کے حقوقِ نعمت ادا کرو۔ ف۱۷۳ گرنے سے باوجودیکہ جسمِ ثقیل (بھاری جسم) بِالطَّبع گرنا چاہتا ہے۔ ف۱۷۴ کہ اس نے انہیں ایسا پیدا کیا کہ وہ ہوا میں پرواز کرسکتے ہیں اور اپنے جسمِ ثقیل کی طبیعت کے خلاف ہوا میں ٹھہرے رہتے ہیں گرتے نہیں اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ اس میں ان کی پرواز ممکن ہے، ایماندار اس میں غور کرکے قدرتِ الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں۔ ف۱۷۵ جن میں تم آرام کرتے ہو۔ ف۱۷۶ مثلِ خیمہ وغیرہ کے ف۱۷۷ بچھانے اوڑھنے کی چیزیں۔ مسئلہ: یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارۃً اُون اور پشمینے (اُونی کپڑے) اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی حِلّت ثابت ہوتی ہے۔ ف۱۷۸ مکانوں، دیواروں، چھتوں، درختوں اور اَبْر (بادلوں) وغیرہ ف۱۷۹ جس میں تم آرام کرتے ہو۔ ف۱۸۰ غار وغیرہ کہ امیر و غریب سب آرام کرسکیں۔ ف۱۸۱ زِرہ و جوشن وغیرہ ف۱۸۲ کہ تیر، تلوار، نیزے وغیرہ سے بچاؤ کا سامان ہو۔ ف۱۸۳ دنیا میں تمہارے حوائج و ضروریات کا سامان پیدا فرما کر ف۱۸۴ اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کرکے اسلام لاؤ اور دینِ برحق قبول کرو۔ ف۱۸۵ اور اے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم وہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر جمے رہیں۔ ف۱۸۶ اور جب آپ نے پیامِ الٰہی پہنچادیا تو آپ کا کام پورا ہوچکا اور نہ ماننے کا وبال ان کی گردن پر رہا۔

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع وَ يَوْمَ

اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں ف۱۸۷ پھر اس سے منکر ہوتے ہیں ف۱۸۸ اور ان میں اکثر کافر ہیں ف۱۸۹ اور جس دن ف۱۹۰

نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ لَا هُمْ

ہم اٹھائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ ف۱۹۱ پھر کافروں کو نہ اجازت ہو ف۱۹۲ نہ وہ

يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ

منائے جائیں ف۱۹۳ اور ظلم کرنے والے ف۱۹۴ جب عذاب دیکھیں گے اسی وقت سے نہ وہ ان پر سے ہلکا ہو

لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا

نہ انھیں مہلت ملے اور شرک کرنے والے جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے ف۱۹۵ کہیں گے اے ہمارے رب

هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ج فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ

یہ ہیں ہمارے شریک کہ ہم تیرے سوا پوجتے تھے تو وہ ان پر بات پھینکیں

الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ ج وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَىٕذِ السَّلَمَ وَ ضَلَّ

گے کہ تم بے شک جھوٹے ہو ف۱۹۶ اور اس دن ف۱۹۷ اللہ کی طرف عاجزی سے گریں گے ف۱۹۸ اور ان سے

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

گم ہو جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۹ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا

زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَ يَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ

ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا ف۲۰۰ بدلہ ان کے فساد کا اور جس دن ہم

كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَ جِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ط

ہر گروہ میں ایک گواہ انھیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے ف۲۰۱ اور اے محبوب تمھیں ان سب پر ف۲۰۲ شاہد بنا کر لائیں گے

ف۱۸۷ یعنی جو نعمتیں کہ ذکر کی گئیں ان سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔ سُدّی کا قول ہے کہ اللہ کی نعمت سے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مراد ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ وہ حضور کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالٰی کی بڑی نعمت ہے اور باوجود اس کے ف۱۸۸ اور دینِ اسلام قبول نہیں کرتے ف۱۸۹ معانِد (حاسدین) کہ حسد و عناد سے کفر پر قائم رہتے ہیں۔ ف۱۹۰ یعنی روز قیامت۔ ف۱۹۱ جو ان کی تصدیق و تکذیب اور ایمان و کفر کی گواہی دے اور یہ گواہ انبیاء ہیں علیہم السلام۔ ف۱۹۲ معذرت کی یا کسی کلام کی یا دنیا کی طرف لوٹنے کی ف۱۹۳ یعنی نہ ان سے عتاب و ملامت دور کی جائے۔ ف۱۹۴ یعنی کفار ف۱۹۵ بتوں وغیرہ کو جنھیں پوجتے تھے۔ ف۱۹۶ جو نہیں معبود بتاتے ہو ہم نے تمھیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی۔ ف۱۹۷ مشرکین ف۱۹۸ اور اس کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے۔ ف۱۹۹ دنیا میں بتوں کو خدا کا شریک بتا کر ف۲۰۰ ان کے کفر کا عذاب اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے اور گمراہ کرنے کا عذاب ف۲۰۱ یہ گواہ انبیاء ہوں گے جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے۔ ف۲۰۲ امتوں اور ان کے شاہدوں پر جو انبیاء ہوں گے جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا:

وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے ف۲۰۳ اور ہدایت اور رحمت اور بشارت

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى

ع ١٢ / ١٨

مسلمانوں کو بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی ف۲۰۴ اور رشتہ داروں کے دینے کا ف۲۰۵

وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾

اور منع فرماتا ہے بے حیائی ف۲۰۶ اور بری بات ف۲۰۷ اور سرکشی سے ف۲۰۸ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا

اور اللہ کا عہد پورا کرو ف۲۰۹ جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو

"فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔"(ابوالسعود وغیرہ) ف۲۰۳ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: "مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ" اور ترمذی کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی صحابہ نے ان سے خلاص (چھٹکارے) کا طریقہ دریافت کیا۔ فرمایا: کتابُ اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمہارے مابین کا علم بھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو علم چاہے وہ قرآن کو لازم کرلے، اس میں اوّلین وآخرین کی خبریں ہیں۔ امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآن پاک سے مفہوم ہوا۔ ابوبکر بن مجاہد سے منقول ہے: انہوں نے ایک روز فرمایا کہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اس پر کسی نے ان سے کہا: سراؤں (مسافر خانے) کا ذکر کہاں ہے؟ فرمایا: اس آیت میں "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ۔۔۔اِلَخْ"۔(اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں۔) ابن ابوالفضل مُرسی نے کہا کہ اوّلین وآخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے۔ ف۲۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ انصاف تو یہ ہے کہ آدمی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دے اور نیکی اور فرائض کا ادا کرنا اور آپ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ انصاف شرک کا ترک کرنا اور نیکی اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور دوسروں کے لیے وہی پسند کرنا جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، اگر وہ مومن ہو تو اس کے برکات ایمان کی ترقی تمہیں پسند ہو اور اگر کافر ہو تو تمہیں یہ پسند آئے کہ وہ تمہارا اسلامی بھائی ہوجائے۔ انہیں سے ایک اور روایت ہے: اس میں ہے کہ انصاف توحید ہے اور نیکی اخلاص اور ان تمام روایتوں کا طرزِ بیان اگرچہ جدا جدا ہے لیکن مآل ومدعا ایک ہی ہے۔ ف۲۰۵ اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور نیک سلوک کرنے کا ف۲۰۶ یعنی ہر شرمناک مذموم قول وفعل ف۲۰۷ یعنی شرک وکفرو معاصی تمام ممنوعاتِ شرعیّہ ف۲۰۸ یعنی ظلم وتکبر سے۔ ابن عُیَیْنَہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل ظاہر وباطن دونوں میں برابر حق وطاعت بجالانے کو کہتے ہیں اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو اور "فَحْشَاء وَمُنْكَر وَبَغْي" یہ ہے کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن ایسا نہ ہو۔ بعض مفسرین نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالٰی نے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین سے منع فرمایا: عدل کا حکم دیا اور وہ انصاف ومساوات ہے اقوال وافعال میں اس کے مقابل فَحْشَاء یعنی بے حیائی ہے وہ قبیح اقوال وافعال ہیں اور احسان کا حکم فرمایا، وہ یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا اس کو معاف کرو اور جس نے برائی کی اس کے ساتھ بھلائی کرو اس کے مقابل مُنْكَر ہے یعنی محسن کے احسان کا انکار کرنا اور تیسرا حکم اس آیت میں رشتہ داروں کو دینے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور شفقت ومحبت کا فرمایا، اس کے مقابل بَغْي ہے اور وہ اپنے آپ کو اونچا کھینچنا اور اپنے علاقہ داروں کے حقوق تلف کرنا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت تمام خیر وشر کے بیان کو جامع ہے۔ یہی آیت حضرت عثمان بن مظعون کے اسلام کا سبب ہوئی جو فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول سے ایمان میرے دل میں جگہ پکڑ گیا۔ اس آیت کا اثر اتنا زبردست ہوا کہ ولید بن مغیرہ اور ابوجہل جیسے سخت دل کفار کی زبانوں پر بھی اس کی تعریف آہی گئی اس لیے یہ آیت ہر خطبہ کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔ ف۲۰۹ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے اسلام پر بیعت کی تھی انہیں اپنے عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ حکم انسان کے ہر عہد نیک اور وعدہ کو شامل ہے۔

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا

اور تم اللّٰه کو ف۲۱۰ اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بے شک اللّٰه تمہارے کام جانتا ہے اور ف۲۱۱

تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ

اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا ف۲۱۲ اپنی قسمیں آپس میں

دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ

ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو ف۲۱۳ اللّٰه تو اس سے تمہیں آزماتا

بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ

ہے ف۲۱۴ اور ضرور تم پر صاف ظاہر کردے گا قیامت کے دن ف۲۱۵ جس بات میں جھگڑتے تھے ف۲۱۶ اور اللّٰه چاہتا

اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ

تو تم کو ایک ہی امت کرتا ف۲۱۷ لیکن اللّٰه گمراہ کرتا ہے ف۲۱۸ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے ف۲۱۹ جسے

يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ

چاہے اور ضرور تم سے ف۲۲۰ تمہارے کام پوچھے جائیں گے ف۲۲۱ اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل

دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ

بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں ف۲۲۲ جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو ف۲۲۳ بدلہ اس کا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا

کہ اللّٰه کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ف۲۲۴ اور اللّٰه کے عہد پر تھوڑے دام

قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ

مول نہ لو ف۲۲۵ بے شک وہ ف۲۲۶ جو اللّٰه کے پاس ہے تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو جو تمہارے پاس ہے ف۲۲۷

ف۲۱۰ اس کے نام کی قسم کھا کر ف۲۱۱ تم عہد اور قسمیں توڑ کر ف۲۱۲ مکہ مکرمہ میں رَیطہ بنت عمرو ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور، وہ دوپہر تک محنت کر کے سُوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑواتی یہی اس کا معمول تھا۔ معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بیوقوف نہ بنو۔ ف۲۱۳ مجاہد کا قول ہے کہ لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ ایک قوم سے حلف کرتے اور جب دوسری قوم اس سے زیادہ تعداد یا مال یا قوت میں پاتے تو پہلوں سے جو حلف کئے تھے توڑ دیتے اور اب دوسرے سے حلف کرتے اللّٰه تعالٰی نے اس کو منع فرمایا اور عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا۔ ف۲۱۴ کہ مطیع اور عاصی ظاہر ہو جائے ف۲۱۵ اعمال کی جزا دے کر ف۲۱۶ دنیا کے اندر ف۲۱۷ کہ تم سب ایک دین پر ہوتے ف۲۱۸ اپنے عدل سے ف۲۱۹ اپنے فضل سے ف۲۲۰ روزِ قیامت ف۲۲۱ جو تم نے دنیا میں کئے ف۲۲۲ راہِ حق و طریقۂ اسلام سے ف۲۲۳ یعنی عذاب ف۲۲۴ آخرت میں ف۲۲۵ اس طرح کہ دنیائے ناپائیدار کے قلیل نفع پر اس کو توڑ دو۔ ف۲۲۶ جزاء و ثواب ف۲۲۷ سامان دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم۔

يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

ہو چکے گا اور جو اللہ کے پاس ہے ۲۲۸ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا وہ صلہ دیں گے

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو ۲۲۹ جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ۲۳۰

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے ۲۳۱ اور ضرور انھیں ان کا نیگ (اجر) دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

لائق ہو تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان

الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

مردود سے ۲۳۲ بے شک اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب ہی پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ

بھروسہ رکھتے ہیں ۲۳۳ اس کا قابو تو انھیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اسے

مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا

شریک ٹھہراتے ہیں اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں ۲۳۴ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے ۲۳۵ کافر کہیں

اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ

تم تو دل سے بنا لاتے ہو ۲۳۶ بلکہ ان میں اکثر کو علم نہیں ۲۳۷ تم فرماؤ اسے پاکیزگی

ع ۱۲ ۱۱ ۱۹

۲۲۸ اس کا خزانہ رحمت وثوابِ آخرت ۲۲۹ یعنی ان کی ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی پر بھی وہ اجر وثواب دیا جائے گا جو وہ اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے۔ (ابوالسعود) ۲۳۰ یہ ضرور شرط ہے کیونکہ کفار کے اعمال بیکار ہیں، عملِ صالح کے موجبِ ثواب ہونے کے لیے ایمان شرط ہے۔ ۲۳۱ دنیا میں رزقِ حلال اور قناعت عطا فرما کر اور آخرت میں جنت کی نعمتیں دے کر۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اچھی زندگی سے لذتِ عبادت مراد ہے۔ **حکمت:** مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اس کی زندگانی دولتمند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ کی طرف سے ہے جو اس نے مقدّر کیا اس پر راضی ہوتا ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے اور کافر جو اللہ پر نظر نہیں رکھتا وہ حریص رہتا ہے اور ہمیشہ رنج وتعب (دُکھ) اور تحصیلِ مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے۔ ۲۳۲ یعنی قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھو، یہ مستحب ہے۔ اَعُوْذُ ... اِلَخ کے مسائل سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں مذکور ہو چکے۔ ۲۳۳ وہ شیطانی وسوسے قبول نہیں کرتے۔ ۲۳۴ اور اپنی حکمت سے ایک حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم دیں۔ **شانِ نزول:** مشرکینِ مکہ اپنی جہالت سے نسخ پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس کو تمسخر بناتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد (مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) ایک روز ایک حکم دیتے ہیں دوسرے روز اور دوسرا ہی حکم دیتے ہیں وہ اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲۳۵ کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لیے اس میں کیا مصلحت ہے۔ ۲۳۶ اللہ تعالیٰ نے اس پر کفار کی تجہیل فرمائی اور ارشاد کیا ۲۳۷ اور وہ نسخ وتبدیل کی حکمت وفوائد سے خبردار نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآنِ کریم کی طرف

الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى

کی روح وِ۲۳۸ نے اتارا تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک ٹھیک کہ اس سے ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور ہدایت اور بشارت

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ

مسلمانوں کو اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے جس کی

الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ

طرف ڈھالتے (اشارہ کرتے) ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان وِ۲۳۹ بے شک

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

وہ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ف۲۴۰ اللہ انہیں راہ نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے وِ۲۴۱

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے وِ۲۴۲ اور وہی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ

جھوٹے ہیں جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہو وِ۲۴۳ سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل

مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ

ایمان پر جما ہوا ہو وِ۲۴۴ ہاں وہ جو دل کھول کر وِ۲۴۵ کافر ہو ان پر اللہ کا

افتراء کی نسبت ہوتی نہیں سکتی کیونکہ جس کلام کے مثل بنانا قدرتِ بشری سے باہر ہے وہ کسی انسان کا بنایا ہوا کیسے ہوسکتا ہے! لہٰذا سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو خطاب ہوا۔ وِ۲۳۸ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام وِ۲۳۹ قرآنِ کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تسخیر (دلوں کو اپنی طرف مائل) کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوتی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انہوں نے طرح طرح کے افتراء اٹھانے (بہتان لگانے) شروع کئے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے یہ خود بنالیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتابِ مقدّس کی طرف سے بدگمان ہوں انہیں مکاریوں میں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ انہوں نے ایک عجمی غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو سکھاتا ہے۔ اس کے رَدّ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کرسکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تمہارے فصحاء و بلغاء جن کی زبان دانی پر اہلِ عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انہیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے، خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار یہ نسبت کرتے تھے اس کو بھی اس کلام کے اعجاز نے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لایا۔ ف۲۴۰ اور اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ وِ۲۴۱ بسببِ انکارِ قرآن و تکذیب رسول علیہ السلام کے۔ وِ۲۴۲ یعنی جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدتر ین گناہ ہے۔ وِ۲۴۳ اس پر اللہ کا غضب، وِ۲۴۴ وہ مغضوب نہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انہیں اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سُمَیَّہ اور صُہَیب اور بلال اور خبّاب اور سالم رضی اللہ تعالٰی عنھم کو پکڑ کر کفار نے سخت سخت ایذائیں دیں تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن یہ حضرات نہ پھرے تو کفار نے حضرت عمار کے والدین کو بہت بے رحمیوں سے قتل کیا اور عمار

مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے یہ اس لئے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے

عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

پیاری جانی ف۲۴۶ اور اس لئے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں وہ جن کے

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے ف۲۴۷ اور وہی غفلت میں پڑے ہیں ف۲۴۸

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ

آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں ف۲۴۹ پھر بےشک تمہارا رب ان کے لئے جنھوں نے

هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

اپنے گھر چھوڑے ف۲۵۰ بعد اس کے کہ ستائے گئے ف۲۵۱ پھر انھوں نے ف۲۵۲ جہاد کیا اور صابر رہے بےشک تمہارا رب اس ف۲۵۳ کے بعد

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۴ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ

ضرور بخشنے والا ہے مہربان جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی ف۲۵۴ اور ہر جان کو

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً

اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۲۵۵ اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی ف۲۵۶ ایک بستی ف۲۵۷

ضعیف تھے بھاگ نہیں سکتے تھے انہوں نے مجبور ہو کر جب دیکھا کہ جان پر بن گئی تو بادلِ نخواستہ کلمۂ کفر کا تلفّظ کر دیا۔ رسولِ کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو خبر دی گئی کہ عمار کافر ہو گئے۔ فرمایا: ہرگز نہیں! عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پُر ہیں اور اس کے گوشت اور خون میں ذوقِ ایمانی سرایت کر گیا ہے پھر حضرت عمار روتے ہوئے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا: کیا ہوا؟ عمار نے عرض کیا: اے خدا کے رسول! بہت ہی بُرا ہوا اور بہت ہی بُرے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا؟ عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا۔ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے شفقت و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن) **مسئلہ:** آیت سے معلوم ہوا کہ حالاتِ اِکراہ (کفر پر مجبور کئے جانے کی حالت) میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا اِجرا (زبان پر جاری کرنا) جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تَلَف (ضائع) ہونے کا خوف ہو۔ **مسئلہ:** اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ ماجور (ثواب پائے گا) اور شہید ہوگا جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے صبر کیا اور وہ سولی پر چڑھا کر شہید کر ڈالے گئے۔ سیدِ عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے انہیں سید الشہداء فرمایا۔ **مسئلہ:** جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا۔ **مسئلہ:** اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخراً یا جہل سے کلمۂ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائے گا۔ (تفسیر احمدی) ف۲۴۵ رضامندی اور اعتقاد کے ساتھ۔ ف۲۴۶ اور یہ دنیا اِرتداد (مرتد ہونے) پر اقدام کرنے کا سبب ہے۔ ف۲۴۷ نہ وہ تدبُّر (انجام پر غور) کرتے ہیں نہ مواعظ و نصائح پر کان رکھتے ہیں نہ طریقِ رُشد و صواب کو دیکھتے ہیں۔ ف۲۴۸ کہ اپنی عاقبت و انجامِ کار کو نہیں سوچتے۔ ف۲۴۹ کہ ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ ف۲۵۰ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی۔ ف۲۵۱ کفار نے ان پر سختیاں کیں اور انہیں کفر پر مجبور کیا۔ ف۲۵۲ ہجرت کے بعد ف۲۵۳ ہجرت و جہاد و صبر ف۲۵۴ وہ روزِ قیامت ہے جب ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ ف۲۵۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ روزِ قیامت لوگوں میں خُصُومت (دشمنی)

كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ

کہ امان و اطمینان سے تھی ف۲۵۸ ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی ف۲۵۹

بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (۱۱۲)

تو اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی کہ اسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا ف۲۶۰ بدلہ ان کے کیے کا

وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ

اور بے شک ان کے پاس انھیں میں سے ایک رسول تشریف لایا ف۲۶۱ تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو انھیں عذاب نے پکڑا ف۲۶۲ اور وہ

ظٰلِمُوْنَ (۱۱۳) فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا۪ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

بے انصاف تھے تو اللہ کی دی ہوئی روزی ف۲۶۳ حلال پاکیزہ کھاؤ ف۲۶۴ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو

اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (۱۱۴) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ

اگر تم اسے پوجتے ہو تم پر تو یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سؤر کا

الْخِنْزِيْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ

گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا ف۲۶۵ پھر جو لاچار ہو ف۲۶۶ نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا ف۲۶۷ تو بے شک

یہاں تک بڑھے گی کہ روح وجسم میں جھگڑا ہوگا۔ روح کہے گی: یارب! نہ میرے ہاتھ تھا کہ میں کسی کو پکڑتی نہ پاؤں تھا کہ چلتی نہ آنکھ تھی کہ دیکھتی۔ جسم کہے گا: یارب! میں تو لکڑی کی طرح تھا نہ میرا ہاتھ پکڑ سکتا تھا نہ پاؤں چل سکتا تھا نہ آنکھ دیکھ سکتی تھی، جب یہ روح نوری شعاع کی طرح آئی تو اس سے میری زبان بولنے لگی، آنکھ بینا ہوگئی، پاؤں چلنے لگے، جو کچھ کیا اس نے کیا۔ اللہ تعالٰی ایک مثال بیان فرمائے گا کہ ایک اندھا اور ایک لولا دونوں ایک باغ میں گئے، اندھے کو تو پھل نظر نہیں آتے تھے اور لولے کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا تھا تو اندھے نے لولے کو اپنے اوپر سوار کرلیا اس طرح انہوں نے پھل توڑے تو سزا کے وہ دونوں مستحق ہوئے اس لیے روح اور جسم دونوں ملزم ہیں۔ ف۲۵۶ ایسے لوگوں کے لیے جن پر اللہ تعالٰی نے انعام کیا اور وہ اس نعمت پر مغرور ہوکر ناشکری کرنے لگے کافر ہوگئے۔ یہ سبب اللہ تعالٰی کی ناراضی کا ہوا، ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے کہ ف۲۵۷ مثل مکہ کے ف۲۵۸ نہ اس پر غنیم چڑھتا (دشمن حملہ کرتا) نہ وہاں کے لوگ قتل وقید کی مصیبت میں گرفتار کیے جاتے۔ ف۲۵۹ اور اس نے اللہ کے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی تکذیب کی۔ ف۲۶۰ کہ سات برس نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی بددعا سے قحط اور خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ مُردار کھاتے تھے پھر امن واطمینان کے بجائے خوف وہراس ان پر مسلط ہوا اور ہر وقت مسلمانوں کے حملے اور لشکر کشی کا اندیشہ رہنے لگا۔ ف۲۶۱ یعنی سید انبیا محمد مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم۔ ف۲۶۲ بھوک اور خوف کے ف۲۶۳ جو اس نے سید عالم محمد مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے دستِ مبارک سے عطا فرمائی۔ ف۲۶۴ بجائے ان حرام اور خبیث اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ، غصب اور خبیث مکاسب (پیشے) سے حاصل کئے ہوئے۔ جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکین مکہ ہیں۔ کلبی نے کہا کہ جب اہلِ مکہ قحط کے سبب بھوک سے پریشان ہوئے اور تکلیف کی برداشت نہ رہی تو ان کے سرداروں نے سید عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہنچ رہی ہے اس کا خیال فرمائیے۔ اس پر رسول کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اجازت دی کہ ان کے لیے طعام لے جایا جائے اس آیت میں اس کا بیان ہوا۔ ان دونوں قولوں میں اول صحیح تر ہے۔ (خازن) ف۲۶۵ یعنی اس کو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ ف۲۶۶ اور ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھانے پر مجبور ہو۔ ف۲۶۷ یعنی قدر ضرورت پر صبر کرکے۔

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ

حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو ف۲۶۸ بے شک جو

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾ ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّ لَهُمْ

اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا تھوڑا برتنا ہے ف۲۶۹ اور ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَ عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ

درد ناک عذاب ف۲۷۰ اور خاص یہودیوں پر ہم نے حرام فرمائیں وہ چیزیں جو پہلے تمہیں

قَبْلُ ۚ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ

سنائیں ف۲۷۱ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۲۷۲ پھر بے شک تمہارا رب

لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْۤا

ان کے لئے جو نادانی سے ف۲۷۳ برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٩﴾ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا

ع ۱۵ / ۹ / ۲۱

بے شک تمہارا رب اس کے بعد ف۲۷۴ ضرور بخشنے والا مہربان ہے بے شک ابراہیم ایک امام تھا ف۲۷۵ اللہ کا فرمانبردار

لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَ لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾ ۙ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ

اور سب سے جدا ف۲۷۶ اور مشرک نہ تھا ف۲۷۷ اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اسے چن لیا ف۲۷۸

وَ هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾ وَ اٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ اِنَّهٗ

اور اسے سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی ف۲۷۹ اور بے شک وہ

ف۲۶۸ زمانۂ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کرلیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کردیا کرتے تھے اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ پر افتراء فرمایا گیا۔ آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتادیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصال ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے۔ ف۲۶۹ اور دنیا کی چندروزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں۔ ف۲۷۰ یہ آخرت میں ف۲۷۱ سورۂ انعام میں آیت "وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الآية"۔ میں ف۲۷۲ بغاوت و معصیت کا ارتکاب کرکے جس کی سزا میں وہ چیزیں ان پر حرام ہوئیں جیسا کہ آیت "فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ" میں ارشاد فرمایا گیا۔ ف۲۷۳ بغیر انجام سوچے۔ ف۲۷۴ یعنی توبہ کے ف۲۷۵ نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع ف۲۷۶ دین اسلام پر قائم ف۲۷۷ اس میں کفار قریش کی تکذیب ہے جو اپنے آپ کو دین ابراہیمی پر خیال کرتے تھے۔ ف۲۷۸ اپنی نبوت و خلت کے لیے ف۲۷۹ رسالت و

فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

آخرت میں شایانِ قرب ہے پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دینِ ابراہیم کی پیروی

اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَی

کرو جو ہر باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا ف۲۸۰ ہفتہ تو انہیں پر رکھا گیا تھا

الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَحْكُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا

جو اس میں مختلف ہو گئے ف۲۸۱ اور بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں

كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ

اختلاف کرتے تھے ف۲۸۲ اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ ف۲۸۳ پکی تدبیر اور اچھی

الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

نصیحت سے ف۲۸۴ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو ف۲۸۵ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی

عَنْ سَبِیْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ

راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو

مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖؕ وَ لَىٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اصْبِرْ

جیسی تکلیف تمہیں پہنچائی تھی ف۲۸۶ اور اگر تم صبر کرو ف۲۸۷ تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب تم صبر کرو

اموال واولاد وثناء حسن وقبول عام کہ تمام ادیان والے مسلمان اور یہود اور نصاریٰ اور عرب کے مشرکین سب ان کی عظمت کرتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں۔ ف۲۸۰ اتباع سے مراد یہاں عقائد واصولِ دین میں موافقت کرنا ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس اتباع کا حکم کیا گیا، اس میں آپ کی عظمت ومنزلت اور رفعتِ درجت (بلند درجات) کا اظہار ہے کہ آپ کا دینِ ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے ان کے تمام فضائل وکمالات میں سب سے اعلیٰ فضل وشرف ہے کیونکہ آپ اکرمُ الاولین والآخرین ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا اور تمام انبیاء اور کل خلق سے آپ کا مرتبہ افضل واعلیٰ ہے: تو اصلی وباقی طفیلِ تواند: تو شاہی ومجموع خیل تواند (سب سے پہلے آپ ہیں اور باقی سب آپ کے طفیل، آپ بادشاہ ہیں باقی سب آپ کی رعایا ہے) ف۲۸۱ یعنی شنبہ کی تعظیم اور اس روز شکار ترک کرنا اور وقت کو عبادت کے لیے فارغ کرنا یہود پر فرض کیا گیا تھا اور اس کا واقعہ اس طرح ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں روزِ جمعہ کی تعظیم کا حکم فرمایا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے خاص کر و اس دن میں کچھ کام نہ کرو اس میں انہوں نے اختلاف کیا اور کہا وہ دن جمعہ نہیں بلکہ سنیچر ہونا چاہیے بجز ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں جمعہ پر ہی راضی ہوگئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کو سنیچر کی اجازت دے دی اور شکار حرام فرما کر ابتلا (امتحان) میں ڈال دیا تو جو لوگ جمعہ پر راضی ہوگئے تھے وہ تو مطیع رہے اور انہوں نے اس حکم کی فرمانبرداری کی۔ باقی لوگ صبر نہ کر سکے انہوں نے شکار کئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسخ کئے گئے۔ یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ سورۂ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔ ف۲۸۲ اس طرح کہ مطیع کو ثواب دے گا اور عاصی کو عِقاب (عذاب) فرمائے گا۔ اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۸۳ یعنی خلق کو دینِ اسلام کی دعوت دو۔ ف۲۸۴ پکی تدبیر سے وہ دلیل محکم مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کردے اور اچھی نصیحت سے ترغیبات وترہیبات مراد ہیں۔ ف۲۸۵ بہتر طریق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دعوتِ حق اور اظہارِ حقانیتِ دین کے لیے مناظرہ جائز ہے۔

وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا

اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ ف۲۸۸ اور ان کے فریبوں سے دل

يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

تنگ نہ ہو ف۲۸۹ بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔

ع ۱۶ / ۹ / ۲۲

ف۲۸۶ یعنی سزا بقدرِ جنایت (جُرم کے برابر) ہو اس سے زائد نہ ہو۔ شانِ نزول: جنگ احد میں کفار نے مسلمانوں کے شہداء کے چہروں کو زخمی کرکے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور ان کے پیٹ چاک کئے تھے ان کے اعضاء کاٹے تھے ان شہداء میں حضرت حمزہ بھی تھے۔ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جب انہیں دیکھا تو حضور کو بہت صدمہ ہوا اور حضور نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلہ ستر کافروں سے لیا جائے گا اور ستر کا یہی حال کیا جائے گا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور نے وہ ارادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا۔ مسئلہ: مُثْلَہ یعنی ناک، کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے۔ (مدارک)

ف۲۸۷ اور انتقام نہ لو۔ ف۲۸۸ اگر وہ ایمان نہ لائیں ف۲۸۹ کیونکہ ہم تمہارے معین و ناصر ہیں۔

اٰیاتها ۱۱۱ | ۱۷ سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّةٌ ۵۰ | رکوعاتها ۱۲

سورۂ بنی اسرائیل مکیہ ہے، اس میں ۱۱۱ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا وا

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ

پاکی ہے اسے وا جو راتوں رات اپنے بندے وا کو لے گیا وا مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد

الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ

اقصا (بیت المقدس) تک وا جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی وا کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا

وا سورۂ بنی اسرائیل اس کا نام سورۂ اسراء اور سورۂ سبحان بھی ہے، یہ سورت مکیہ ہے مگر آٹھ آیتیں "وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ" سے "نَصِیْرًا" تک، یہ قول قتادہ کا ہے۔ بیضاوی نے جزم کیا ہے کہ یہ سورت تمام کی تمام مکیہ ہے۔ اس سورت میں بارہ رکوع اور ایک سو دس آیتیں بصری ہیں اور کوفی ایک سو گیارہ اور پانچ سو تینتیس کلمے اور تین ہزار چار سو ساٹھ حرف ہیں۔ وا منزہ (پاک) ہے اس کی ذات ہر عیب و نقص سے۔ وا محبوبِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وا شبِ معراج وا جس کا فاصلہ چالیس منزل یعنی سوا مہینہ سے زیادہ کی راہ ہے۔ شانِ نزول: جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شبِ معراج درجاتِ عالیہ و مراتبِ رفیعہ (بلندترین مرتبوں) پر فائز ہوئے تو رب عزوجل نے خطاب فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ فضیلت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا؟ حضور نے عرض کیا: اس لیے کہ تو نے مجھے عبدیّت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ (خازن) وا دینی بھی دُنیوی بھی کہ وہ سرزمینِ پاک، وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام وقبلۂ عبادت ہے اور کثرتِ اَنہار و اَشجار (دریاؤں اور درختوں کی کثرت) سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے۔ معراج شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور کا وہ کمالِ قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوقِ الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں، نبوت کے بارھویں سال سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے، مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر (زیادہ مشہور) یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے حضور پرنور کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نصِ قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور مَنازلِ قرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حدِ تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے۔ معراج شریف بحالتِ بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی، یہی جمہور اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور کے اَجِلّہ اَصحاب (جلیل القدر صحابہ کرام) اسی کے مُعتقِد ہیں، نصوصِ آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے۔ تیرہ دماغانِ فلسفہ (بیوقوف فلسفیوں) کے اوہامِ فاسدہ (فاسد خیالات و گمان) محض باطل ہیں قدرتِ الٰہی کے معتقد (پختہ یقین رکھنے والے) کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں۔ حضرت جبریل کا براق لے کر حاضر ہونا، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غایت (انتہائی) اکرام واحترام کے ساتھ سوار کرکے لے جانا، بیت المقدس میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انبیاء کی امامت فرمانا، پھر وہاں سے سیرِ سمٰوٰت (آسمانوں کی سیر) کی طرف متوجہ ہونا، جبریلِ امین کا ہر ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا، ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحبِ مقام انبیاء علیہم السلام کا شرفِ زیارت سے مشرف ہونا اور حضور کی تکریم کرنا، احترام بجا لانا، تشریف آوری کی مبارکبادیں دینا، حضور کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا، وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کی نہایتِ منازل (منازل کی انتہا) "سدرة المنتهی" کو پہنچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی مَلَکِ مقرب کو بھی مجال نہیں ہے، جبریلِ امین کا وہاں معذرت کرکے رہ جانا، پھر مقامِ قربِ خاص میں حضور کا ترقیاں فرمانا اور اس قربِ اعلیٰ میں پہنچنا کہ جس کے تصور تک خَلق کے اوہام و افکار (فکر وخیال) بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں موردِ رحمت وکرم ہونا اور انعاماتِ الٰہیہ اور خصائصِ نِعَم (خصوصی نعمتوں) سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوتِ سمٰوٰت وارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کے لیے نمازیں فرض ہونا، حضور کا شفاعت فرمانا، جنت و دوزخ کی سیریں اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا اور اس واقعہ کی خبریں دینا، کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملکِ شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰة والسلام سے دریافت کرنا، حضور کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور نے بتائے قافلوں

الْبَصِیْرُ ﴿۱﴾ وَ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

دیکھتا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب وے عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ﴿۲﴾ؕ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍؕ اِنَّهٗ

کہ میرے سوا کسی کو کارساز (کام بنانے والا) نہ ٹھہراؤ اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ وٰ سوار کیا بے شک وہ

كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ﴿۳﴾ وَ قَضَیْنَاۤ اِلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ

بڑا شکر گزار بندہ تھا وٰ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب ونا میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں

فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا

دوبار فساد مچاؤ گے واا اور ضرور بڑا غرور کرو گے و۱۲ پھر جب ان میں پہلی بار و۱۳ کا وعدہ آیا و۱۴

بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِؕ

ہم نے تم پر اپنے کچھ بندے بھیجے سخت لڑائی والے و۱۵ تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے و۱۶

وَ كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ﴿۵﴾ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ

اور یہ ایک وعدہ تھا و۱۷ جسے پورا ہونا پھر ہم نے ان پر الٹ کر تمہارا حملہ کردیا و۱۸ اور تم کو

بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا ﴿۶﴾ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ

مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور تمہارا جتھا بڑھا دیا اگر تم بھلائی کرو گے

لِاَنْفُسِكُمْ۫ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَاؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا

اپنا بھلا کرو گے و۱۹ اور برا کرو گے تو اپنا پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا و۲۰ کہ دشمن

کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا، یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور بکثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے مَملُو (بھرے ہوئی) ہیں۔ وے یعنی توریت۔ و۸ کشتی میں و۹ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کثیرُ الشکر (بہت زیادہ شکر کرنے والے) تھے جب کچھ کھاتے پیتے پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے اور ان کی ذُرِّیّت (اولاد) پر لازم ہے کہ وہ اپنے جدِ محترم کے طریقہ پر قائم رہے۔ ونا توریت واا اس سے زمینِ شام وبیت المقدس مراد ہے اور دو مرتبہ کے فساد کا بیان اگلی آیت میں آتا ہے۔ و۱۲ اور ظلم و بغاوت میں مبتلا ہوگے۔ و۱۳ کے فساد کے عذاب و۱۴ اور انہوں نے احکامِ توریت کی مخالفت کی اور محارم و معاصی (حرام و گناہ) کا ارتکاب کیا اور حضرت شَعْیا پیغمبر علیہ السلام (و بقولے) (اور دوسرے قول کے مطابق) حضرت ارمیا کو قتل کیا۔ (بیضاوی وغیرہ) و۱۵ بہت زور و قوت والے، ان کو تم پر مسلط کیا اور وہ سنجاریب اور اس کی افواج ہیں یا بُخْتِ نصر یا جالوت جنہوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا، توریت کو جلایا، مسجد کو خراب کیا اور ستر ہزار کو ان میں سے گرفتار کیا۔ و۱۶ کہ تمہیں لوٹیں اور قتل و قید کریں۔ و۱۷ عذاب کا کہ لازم تھا۔ و۱۸ جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے تو ہم نے تم کو دولت دی اور ان پر غلبہ عنایت فرمایا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے۔ و۱۹ تمہیں اس بھلائی کی جزا ملے گی۔ و۲۰ اور تم نے پھر فساد برپا کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے انہیں بچایا اور اپنی طرف اٹھا لیا اور تم نے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہلِ فارس اور روم کو مسلط کیا کہ تمہارے وہ دشمن تمہیں قتل کریں، قید کریں اور تمہیں اتنا پریشان کریں

وُجُوْهَكُمْ وَ لِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِیُتَبِّرُوْا

تمہارا منہ بگاڑ دیں ف۲۱ اور مسجد میں داخل ہوں ف۲۲ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے ف۲۳ اور جس چیز پر قابو

مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا ۝۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یَّرْحَمَكُمْ ۚ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ

پائیں ف۲۴ تباہ کر کے برباد کر دیں قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے ف۲۵ اور اگر تم پھر شرارت کرو ف۲۶ تو ہم پھر عذاب کریں گے ف۲۷

وقف لازم

وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ

اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قیدخانہ بنایا ہے بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو

اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا

سب سے سیدھی ہے ف۲۸ اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لئے بڑا

كَبِیْرًا ۝۹ وَّ اَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا

ثواب ہے اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار

اَلِیْمًا ۝۱۰ ع وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ

ع ۱

کر رکھا ہے اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے ف۲۹ جیسے بھلائی مانگتا ہے ف۳۰ اور آدمی بڑا

عَجُوْلًا ۝۱۱ وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ وَ جَعَلْنَاۤ

جلدباز ہے ف۳۱ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ف۳۲ تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی ف۳۳ اور دن کی

اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ

نشانی دکھانے والی کی ف۳۴ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو ف۳۵ اور ف۳۶ برسوں کی گنتی اور

ف۲۱ کہ رنج و پریشانی کے آثار تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں ف۲۲ یعنی بیت المقدس میں اور اس کو ویران کریں ف۲۳ اور اس کو ویران کیا تھا تمہارے پہلے فساد کے وقت ف۲۴ بلادِ بنی اسرائیل سے اس کو۔ ف۲۵ دوسری مرتبہ کے بعد بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو اور معاصی سے باز آؤ۔ ف۲۶ تیسری مرتبہ۔ ف۲۷ چنانچہ ایسا ہوا اور انہوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف عود کیا (پلٹے) اور زمانۂ پاکِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حضور اقدس علیہ الصلوۃ والتسلیمات کی تکذیب کی تو قیامت تک کے لیے ان پر ذلت لازم کردی گئی اور مسلمان ان پر مسلط فرما دیے گئے جیسا کہ قرآن کریم میں یہود کی نسبت وارد ہوا: ''ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ'' الآیہ۔ ف۲۸ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا ہے۔ ف۲۹ اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے اور اپنے مال کے لیے اور اپنی اولاد کے لیے اور غصہ میں آکر ان سب کو کوستا ہے اور ان کے لیے بددعائیں کرتا ہے۔ ف۳۰ اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بددعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا۔ ف۳۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے کافر مراد ہے اور برائی کی دعا سے اس کا عذاب کی جلدی کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نضر بن حارث کافر نے کہا: یارب! اگر یہ دینِ اسلام تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا دردناک عذاب بھیج اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول کرلی اور اس کی گردن ماری گئی۔ ف۳۲ اپنی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی ف۳۳ یعنی شب کو تاریک کیا تاکہ اس میں آرام کیا جائے۔ ف۳۴ روشن کہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں۔ ف۳۵ اور کسب و معاش کے کام بآسانی انجام دے سکو۔ ف۳۶ رات دن کے دورے سے

وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ

حساب جانو ف۳۷ اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر فرما دی ف۳۸ اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے

فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ

گلے سے لگا دی ہے ف۳۹ اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ (تحریر) نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا ف۴۰ فرمایا جائے گا کہ اپنا

كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾ ؕ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا

نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے جو راہ پر آیا وہ

یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا ف۴۱ اور جو بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا ف۴۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذَاۤ

دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۴۳ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ف۴۴ اور جب

اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا

ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوشحالوں (امیروں) ف۴۵ پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر

الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ

بات پوری ہوجاتی ہے تو ہم اسے تباہ کرکے برباد کردیتے ہیں اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں (قومیں) ف۴۶ نوح کے بعد ہلاک

نُوْحٍ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ

کردیں ف۴۷ اور تمہارا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار دیکھنے والا ف۴۸ جو یہ جلدی والی

الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ

چاہے ف۴۹ ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں ف۵۰ پھر اس کے لئے جہنم کردیں

ف۳۷ دینی و دُنیوی کاموں کے اوقات کا۔ ف۳۸ خواہ اس کی حاجت دین میں ہو یا دنیا میں۔ مدعا یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی تفصیل فرما دی جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا "مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ" ہم نے کتاب میں کچھ چھوڑ نہ دیا اور ایک اور آیت میں ارشاد کیا "وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ" غرض ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآنِ کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے۔ "سبحان اللّٰہ" کیا کتاب ہے! کیسی اس کی جامعیت! (جمل، خازن، مدارک وغیرہ) ف۳۹ یعنی جو کچھ اس کے لیے مقدر کیا گیا ہے خیر یا شر، سعادت یا شقاوت وہ اس کو اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار جہاں جائے ساتھ رہے کبھی جدا نہ ہو۔ مجاہد نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نوشتہ (لکھا ہوا) ڈال دیا جاتا ہے۔ ف۴۰ وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا۔ ف۴۱ اس کا ثواب وہی پائے گا۔ ف۴۲ اس کے بہکنے کا گناہ اور وبال اس پر ف۴۳ ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا۔ ف۴۴ جو امت کو اس کے فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہِ حق ان پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے۔

یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا

کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکّے کھاتا اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے و۵۱

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ

اور ہو ایمان والا تو انھیں کی کوشش ٹھکانے لگی و۵۲ ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی و۵۳ اور

هٰۤؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ

ان کو بھی و۵۴ تمہارے رب کی عطا سے و۵۵ اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں و۵۶ دیکھو

كَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ

ہم نے ان میں ایک کو ایک پر کیسی بڑائی دی و۵۷ اور بے شک آخرت درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب

تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع

ع ۲ ۱۲ ۲

سے اعلیٰ اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو بیٹھ رہے گا مذمت کیا جاتا بےکس و۵۸

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ

ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں و۵۹ تو ان سے ہوں (اُف تک) نہ کہنا ف۶۰ اور انھیں نہ جھڑکنا اور

و۴۵ اور سرداروں و۴۶ یعنی تکذیب کرنے والی اُمّتیں و۴۷ مثل عاد و ثمود وغیرہ کے۔ و۴۸ ظاہر و باطن کا عالم اس سے کچھ چھپایا نہیں جاسکتا۔ و۴۹ یعنی دنیا کا طلبگار ہو۔ ف۵۰ یہ ضروری نہیں کہ طالبِ دنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کردیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں، کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں، ان حالتوں میں کافر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے (نقصان) میں رہا اور اگر دنیا میں اس کو اس کی پوری مراد دے دی گئی تو آخرت کی بدنصیبی و شقاوت جب بھی ہے بخلاف مومن کے جو آخرت کا طلبگار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کرگیا تو آخرت کی دائمی نعمت اس کے لیے ہے اور اگر دنیا میں بھی فضلِ الٰہی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب، غرض مومن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافر اگر دنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا؟ کیونکہ و۵۱ اور عملِ صالح بجالائے۔ و۵۲ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لیے تین چیزیں درکار ہیں: ایک تو طالب آخرت ہونا یعنی نیت نیک۔ دوسرے سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ تیسری ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ و۵۳ جو دنیا چاہتے ہیں و۵۴ جو طالب آخرت ہیں و۵۵ دنیا میں سب کو روزی دیتے ہیں اور انجام ہر ایک کا اس کے حسبِ حال۔ و۵۶ دنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد۔ و۵۷ مال و کمال و جاہ و ثروت میں۔ و۵۸ بے یار و مددگار۔ و۵۹ ضعف کا غلبہ ہوا اعضا میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس ناتواں رہ جائیں۔ ف۶۰ یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی (بوجھ) ہے۔

قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ

ان سے تعظیم کی بات کہنا [وا۶۱] اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا [وا۶۲] نرم دلی سے اور

قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ

عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عمر) میں پالا [وا۶۳] تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے

نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَ

دلوں میں ہے [وا۶۴] اگر تم لائق ہوئے [وا۶۵] تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور

اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ

رشتہ داروں کو ان کا حق دے [وا۶۶] اور مسکین اور مسافر کو [وا۶۷] اور فضول نہ اڑا [وا۶۸] بے شک

الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

اڑانے والے (فضول خرچی کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں [وا۶۹] اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے [وا۷۰]

وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا

اور اگر تو ان سے [وا۷۱] منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان

وا۶۱ اور حسنِ ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا۔ **مسئلہ:** ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلافِ ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے۔ **مسئلہ:** ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے۔ **وا۶۲** یعنی بہ نرمی و تواضع (عاجزی وانکساری سے) پیش آ اور ان کے ساتھ تھکے وقت (بڑھاپے) میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت (بچپن میں) تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر۔ **وا۶۳** مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا، اس لیے بندے کو چاہیے کہ بارگاہِ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یارب! میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہوسکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہنچانے والی ہے۔ مُردوں کے ایصالِ ثواب میں بھی ان کے لیے دعائے رحمت ہوتی ہے لہٰذا اس کے لیے یہ آیت اصل ہے۔ **مسئلہ:** والدین کافر ہوں تو ان کے لیے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالٰی کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالٰی کی ناراضی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: والدین کا فرمانبردار جہنمی نہ ہوگا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتارِ عذاب ہوگا۔ ایک اور حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کی نافرمانی سے بچو اس لیے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا، نہ قاطعِ رحم، نہ بوڑھا زناکار، نہ تکبر سے اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔ **وا۶۴** والدین کی اطاعت کا ارادہ اور ان کی خدمت کا ذوق۔ **وا۶۵** اور تم سے والدین کی خدمت میں تقصیر واقع ہوئی تو تم نے توبہ کی۔ **وا۶۶** ان کے ساتھ صلۂ رحمی کر اور محبت اور میل جول اور خبر گیری اور موقع پر مدد اور حسنِ معاشرت۔ **مسئلہ:** اور اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحبِ استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے۔ بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ قرابت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دینا اور ان کی تعظیم و توقیر بجا لانا ہے۔ **وا۶۷** ان کا حق دو یعنی زکوٰۃ۔ **وا۶۸** یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ "تبذیر" مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے۔ **وا۶۹** کہ ان کی راہ چلتے ہیں۔ **وا۷۰** تو اس کی راہ اختیار کرنا نہ چاہئے۔ **وا۷۱** یعنی رشتہ داروں اور مسکینوں اور مسافروں سے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مِہجَع و بلال و صُہَیب و سالم و خبّاب اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی

مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَ لَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ

بات کہہ ف اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا

الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا ف بے شک تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ

یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۳۰﴾ ع وَ لَا تَقْتُلُوْۤا

دیتا اور ف کستا ہے (تنگی دیتا ہے) بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ف دیکھتا ہے اور اپنی اولاد

اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ

کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ف ہم تمہیں بھی اور انہیں بھی روزی دیں گے بے شک ان کا قتل

خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ

بڑی خطا ہے اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری

سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ مَنْ قُتِلَ

راہ اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق

مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

مارا جائے تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے ف تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ف ضرور اس کی

شان میں نازل ہوئی جو وقتاً فوقتاً سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اپنے حوائج (حاجات) و ضروریات کے لیے سوال کرتے رہتے تھے اگر کسی وقت حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ ''حیاءً'' ان سے اعراض کرتے اور خاموش ہو جاتے بایں انتظار کہ اللہ تعالٰی کچھ بھیجے تو انہیں عطا فرمائیں۔ ف یعنی ان کی خوشدلی کے لیے ان سے وعدہ کیجئے یا ان کے حق میں دعا فرمائیے۔ ف یہ تمثیل ہے جس سے اِنفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے دینے کے لیے ہل ہی نہیں سکتا، ایسا کرنا تو سبب ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لیے بھی کچھ باقی نہ رہے۔ شانِ نزول: ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دیدی اور کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی سخاوت تو اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنی ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دریغ نہ فرماتے یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب صاحبِ فضل و کمال ہیں، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے جود و نوال میں کچھ شبہ نہیں، لیکن سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جود و کرم کی آزمائش کرادی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی خدمت میں بھیجا کہ حضور سے قمیص مانگ لائے اس وقت حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیبِ تن تھی وہی اتار کر عطا فرما دی اور اپنے آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا اذان ہوئی صحابہ نے انتظار کیا حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لیے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیص نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف جسے چاہے اس کے لیے تنگی کرتا اور اس کو ف اور ان کے احوال و مصالح کو۔ ف زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے

مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ

مدد ہونی ہے ف۷۹ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے ف۸۰ یہاں تک کہ وہ اپنی

اَشُدَّهٗ ۪ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ

جوانی کو پہنچے ف۸۱ اور عہد پورا کرو ف۸۲ بےشک عہد سے سوال ہونا ہے اور ماپو تو

اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾

پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ف۸۳ بےشک کان اور آنکھ اور دل ان سب

اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ

سے سوال ہونا ہے ف۸۴ اور زمین میں اتراتا نہ چل ف۸۵ بےشک تو ہرگز

تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ

زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا ف۸۶ یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بُری بات

عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ

تیرے رب کو ناپسند ہے یہ ان وحیوں میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی حکمت کی باتیں ف۸۷

وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾

اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا

تھے اور اس کے کئی سبب تھے ناداری و مفلسی کا خوف، لوٹ کا خوف، اللہ تعالٰی نے اس کی ممانعت فرمائی۔ **ف۷۷** قصاص لینے کا۔ مسئلہ: آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیب عَصَبات ہیں۔ مسئلہ: اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔ **ف۷۸** اور زمانہ جاہلیت کی طرح ایک مقتول کے عوض میں کئی کئی کو یا بجائے قاتل کے اس کی قوم و جماعت کے اور کسی شخص کو قتل نہ کرے۔ **ف۷۹** یعنی ولی کی یا مقتول مظلوم کی یا اس شخص کی جس کو ولی ناحق قتل کرے۔ **ف۸۰** وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ۔ **ف۸۱** اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کے نزدیک یہی مختار ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے علامات ظاہر نہ ہونے کی حالت میں انتہائے مُدّتِ بلوغ اسی سے تمسّک کر کے اٹھارہ سال قرار دی۔ (احمدی) (علاماتِ بلوغ ظاہر نہ ہونے کی صورت میں لڑکا لڑکی کیلئے انتہائی مدت بلوغ ۱۵ سال اور اقل مدت لڑکے کیلئے ۱۲ اور لڑکی کیلئے ۹ سال ہے، اور اسی قول پر فتوی ہے۔ ''فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۵۶۰ ''ملخصاً) **ف۸۲** اللہ کا بھی بندوں کا بھی۔ **ف۸۳** یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اسے یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت نہ کہو کہ میں نے سنا۔ ابنِ حنیفہ سے منقول ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دو۔ ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔ **ف۸۴** کہ تم نے ان سے کیا کام لیا؟ **ف۸۵** تکبر و خودنمائی سے۔ **ف۸۶** معنی یہ ہیں کہ تکبر و خودنمائی سے کچھ فائدہ نہیں۔ **ف۸۷** جن کی صحت پر عقل گواہی دے اور ان سے نفس کی اصلاح ہو ان کی رعایت لازم ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور طاعتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے۔ حضرت ابن عباس

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ

کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹے چن دیئے اور اپنے لئے فرشتوں سے بیٹیاں بنائیں ۸۸ بے شک تم

لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ۠۝۴۰ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَ

بڑا بول بولتے ہو ۸۹ اور بے شک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا ۹۰ کہ وہ سمجھیں ۹۱ اور

مَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝۴۱ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا

اس سے انہیں نہیں بڑھتی مگر نفرت ۹۲ تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ بکتے ہیں جب تو وہ

لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ۝۴۲ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ

عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ۹۳ اسے پاکی اور برتری ان کی باتوں سے

عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴۳ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ ؕ

بڑی برتری اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں ۹۴

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ

اور کوئی چیز نہیں ۹۵ جو اسے سراہتی (تعریف کرتی) ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ۹۶ ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے ۹۷ بے شک وہ

كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝۴۴ وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ

حلم والا بخشنے والا ہے ۹۸ اور اے محبوب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ

رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: یہ اٹھارہ آیتیں "لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ" سے "مَدْحُوْرًا" تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے الواح میں تھیں، ان کی ابتداء توحید کے حکم سے ہوئی اور انتہا شرک کی ممانعت پر، اس سے معلوم ہوا کہ ہر حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابلِ پذیرائی نہیں۔ ف۸۸ یہ خلافِ حکمت بات کس طرح کہتے ہو۔ ف۸۹ کہ اللہ تعالٰی کے لیے اولاد ثابت کرتے ہو جو خواصِ اجسام سے ہے اور اللہ تعالٰی اس سے پاک، پھر اس میں بھی اپنی بڑائی رکھتے ہو کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہو کتنی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ ف۹۰ دلیلوں سے بھی، مثالوں سے بھی، حکمتوں سے بھی، عبرتوں سے بھی اور جا بجا اس مضمون کو قسم قسم کے پیرایوں میں بیان فرمایا۔ ف۹۱ اور پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والے) ہوں۔ ف۹۲ اور حق سے دوری۔ ف۹۳ اور اس سے برسرِ مقابلہ ہوتے جیسا بادشاہوں کا طریقہ ہے۔ ف۹۴ زبانِ حال سے اس طرح کہ ان کے وجود صانع کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں یا زبانِ قال سے اور یہی صحیح ہے، احادیثِ کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں اور سلف سے یہی منقول ہے۔ ف۹۵ جماد و نبات و حیوان سے زندہ۔ ف۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: ہر زندہ چیز اللہ تعالٰی کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی زندگی اس کے حسبِ حیثیت ہے۔ مفسرین نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا۔ (بخاری شریف) حدیث شریف میں ہے: سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ (مسلم شریف) ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رویا، حضور علیہ الصلوۃ والتسلیمات نے اس پر دستِ کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی۔ (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جماد کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا۔

الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کردیا ۹۹ اور ہم نے ان کے دلوں پر

اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ

غلاف ڈال دیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ۱۰۰ اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی

وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ

یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے ہم خوب جانتے ہیں جس لئے وہ سنتے ہیں ۱۰۱

اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ

جب تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور جب آپس میں مشورہ کرتے ہیں جبکہ ظالم کہتے ہیں تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد

اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا

کے جس پر جادو ہوا ۱۰۲ دیکھو انھوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ

یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

راہ نہیں پاسکتے اور بولے کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے کیا سچ مچ

خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا

نئے بن کر اٹھیں گے ۱۰۳ تم فرماؤ کہ پتھر یا لوہا ہوجاؤ یا اور کوئی مخلوق جو

یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ

تمہارے خیال میں بڑی ہو ۱۰۴ تو اب کہیں گے ہمیں کون پھر پیدا کرے گا تم فرماؤ وہی جس نے تمہیں

۹۷ اختلافِ لُغات کے باعث یا دُشواریِ ادراک کے سبب ۹۸ کہ بندوں کی غفلت پر عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ ۹۹ کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکیں۔ شانِ نزول: جب آیت ''تَبَّتْ یَدَا'' نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت پتھر لے کر آئی حضور مع حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے تشریف رکھتے تھے اس نے حضور کو نہ دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہنے لگی تمہارے آقا کہاں ہیں؟ مجھے معلوم ہوا ہے انہوں نے میری ہجو کی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: وہ شعر گوئی نہیں کرتے ہیں۔ تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کے لیے یہ پتھر لائی تھی۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس نے حضور کو دیکھا نہیں۔ فرمایا: میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا، اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۰۰ گرانی جس کے باعث وہ قرآن شریف نہیں سنتے۔ ۱۰۱ یعنی سنتے بھی ہیں تو تمسخر اور تکذیب (مذاق اور جھٹلانے) کے لیے۔ ۱۰۲ تو بعض ان میں سے آپ کو مجنون کہتے ہیں، بعض ساحر، بعض کاہن، بعض شاعر۔ ۱۰۳ یہ بات انہوں نے بہت تعجب سے کہی اور مرنے اور خاک میں مل جانے کے بعد زندہ کیے جانے کو انہوں نے بہت بعید سمجھا، اللہ تعالٰی نے ان کا رد کیا اور اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کو ارشاد فرمایا: ۱۰۴ اور حیات سے دور ہو جان اس سے کبھی متعلق نہ ہوئی ہو تو بھی اللہ تبارک و تعالٰی تمہیں زندہ کرے گا اور پہلی حالت کی طرف واپس فرمائے گا چہ جائیکہ ہڈیاں اور اس جسم کے ذرے انہیں زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ان سے تو جان پہلے متعلق رہ چکی ہے۔

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ

پہلی بار پیدا کیا تھا تو اب تمہاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہے ف۱۰۵ تم فرماؤ

عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ

شاید نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا ف۱۰۶ تو تم اس کی حمد کرتے چلے آؤ گے اور ف۱۰۷

تَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ ع وَ قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ

سمجھو گے کہ نہ رہے تھے ف۱۰۸ مگر تھوڑا اور میرے ف۱۰۹ بندوں سے فرماؤ ف۱۱۰ وہ بات کہیں جو سب سے

اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا

اچھی ہو ف۱۱۱ بے شک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن

مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ

ہے تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے ف۱۱۲ یا چاہے تو تمہیں عذاب کرے

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

اور ہم نے تم کو ان پر کروڑا (ذمہ دار) بنا کر نہ بھیجا ف۱۱۳ اور تمہارا رب خوب جانتا ہے جو کوئی آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ

زمین میں ہیں ف۱۱۴ اور بے شک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی ف۱۱۵ اور داؤد کو زبور

زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ

عطا فرمائی ف۱۱۶ تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے

ف۱۰۵ یعنی قیامت کب قائم ہوگی اور مردے کب اٹھائے جائیں گے۔ ف۱۰۶ قبروں سے مَوقِفِ قیامت (قیامت قائم ہونے کی جگہ) کی طرف ف۱۰۷ اپنے سروں سے خاک جھاڑتے اور "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ" کہتے اور یہ اقرار کرتے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اٹھانے والا ہے۔ ف۱۰۸ دنیا میں یا قبروں میں ف۱۰۹ ایماندار ف۱۱۰ کہ وہ کافروں سے ف۱۱۱ نرم ہو یا پاکیزہ ہو ادب اور تہذیب کی ہو، ارشاد و ہدایت کی ہو، کفار اگر بیہودگی کریں تو ان کا جواب انہیں کے انداز میں نہ دیا جائے۔ شانِ نزول: مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انہیں ایذائیں دیتے تھے انہوں نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ کفار کی جاہلانہ باتوں کا ویسا ہی جواب نہ دیں، صبر کریں اور "یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ" کہہ دیں۔ یہ حکم قتال و جہاد کے حکم سے پہلے تھا بعد کو منسوخ ہوگیا اور ارشاد فرمایا گیا "یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ" اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی، ایک کافر نے ان کی شان میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا، اللہ تعالٰی نے انہیں صبر کرنے اور معاف فرمانے کا حکم دیا۔ ف۱۱۲ اور تمہیں توبہ اور ایمان کی توفیق عطا فرمائے۔ ف۱۱۳ کہ تم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہوتے۔ ف۱۱۴ سب کے احوال کو اور اس کو کہ کون کس لائق ہے۔ ف۱۱۵ مخصوص فضائل کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حبیب۔ ف۱۱۶ زبور کتابِ الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالٰی کی ثنا اور اس کی تحمید و تمجید ہے، نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ فرائض

الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا(۵۶) اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ

تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا وا۱۱۷ وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وا۱۱۸ وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف

الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ عَذَابَهٗؕ اِنَّ

وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے وا۱۱۹ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں وا۱۲۰ بے شک

عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا(۵۷) وَ اِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا

تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت

قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًاؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ

سے پہلے نیست (ہلاک) کردیں گے یا اسے سخت عذاب دیں گے وا۱۲۱ یہ کتاب میں وا۱۲۲

مَسْطُوْرًا(۵۸) وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا

لکھا ہوا ہے اور ہم ایسی نشانیاں بھیجنے سے یوں ہی باز رہے کہ انہیں اگلوں نے

الْاَوَّلُوْنَؕ وَ اٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَاؕ وَ مَا نُرْسِلُ

جھٹلایا وا۱۲۳ اور ہم نے ثمود کو وا۱۲۴ ناقہ دیا (اونٹنی دی) آنکھیں کھولنے کو وا۱۲۵ تو انہوں نے اس پر ظلم کیا وا۱۲۶ اور ہم ایسی نشانیاں

نہ حدود وا احکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا۔ **مفسرین** نے اس کے چند وجوہ بیان کئے ہیں: **ایک یہ** کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کی باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا، اس میں تنبیہ ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلتِ علم ہے نہ کہ فضیلتِ ملک و مال۔ **دوسری وجہ** یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی امت خیر الامم، اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔ **تیسری وجہ** یہ ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمانے کا ذکر کرکے یہود کی تکذیب کردی گئی اور ان کے دعوے کا بطلان ظاہر فرمادیا گیا غرض کہ یہ آیت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتِ کبریٰ پر دلالت کرتی ہے۔

قطعہ: اے وصفِ تو در کتابِ موسیٰ وے نعتِ تو در زبورِ داود   مقصود توئی ز آفرینش باقی بہ طفیلِ تست موجود

(ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم! آپ ہی کے اوصافِ باکمال تو موسیٰ علیہ السلام کی کتاب توراۃ میں ہیں اور واہ! اسی طرح آپ کی نعت داود علیہ السلام کی کتاب زبور میں موجود ہے پس آپ ہی تو اس کائنات کا مقصود ہیں باقی تو سب کچھ فقط آپ کے طفیل سے ہے)۔ **وا۱۱۷ شانِ نزول:** کفار جب قحطِ شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتے اور مُردار کھاگئے اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائے اور آپ سے دعا کی التجا کی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب بتوں کو خدا مانتے ہو تو اس وقت انہیں پکارو اور وہ تمہاری مدد کریں اور جب تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری مدد نہیں کرسکتے تو کیوں انہیں معبود بناتے ہو۔ **وا۱۱۸** جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ۔ **شانِ نزول:** ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آیت ایک جماعتِ عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنّات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے، وہ جنّات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں عار دلائی۔ **وا۱۱۹** تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ **وا۱۲۰** کافر انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔ **وا۱۲۱** قتل وغیرہ کے ساتھ جب وہ کفر کریں اور معاصی میں مبتلا ہوں۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب کسی بستی میں زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک کا حکم دیتا ہے۔ **وا۱۲۲** لوحِ محفوظ میں۔ **وا۱۲۳** ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہلِ مکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کردیں اور پہاڑوں کو سرزمینِ مکہ سے ہٹادیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَ مَا

نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کو ف۱۲۷ اور جب ہم نے تم سے فرمایا کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں ف۱۲۸ اور ہم

جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی

نے نہ کیا وہ دکھاوا ف۱۲۹ جو تمہیں دکھایا تھا ف۱۳۰ مگر لوگوں کی آزمائش کو ف۱۳۱ اور وہ پیڑ جس پر قرآن

الْقُرْاٰنِ ؕ وَ نُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾ ع وَ اِذْ قُلْنَا

میں لعنت ہے ف۱۳۲ اور ہم انہیں ڈراتے ہیں ف۱۳۳ تو انہیں نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی اور یاد کرو جب ہم نے

لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ

فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۳۴ تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ کروں

لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا ﴿۶۱﴾ ج قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ ٘ لَىٕنْ

جسے تو نے مٹی سے بنایا بولا ف۱۳۵ دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا ف۱۳۶ اگر

اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ

تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں (برباد کر ڈالوں) گا ف۱۳۷ مگر تھوڑا ف۱۳۸ فرمایا

اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾

دور ہو ف۱۳۹ تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بے شک تم سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا

ع ۸ / ۷

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا اس لیے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کر کے ایمان نہیں لاتی تو ہم اسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے، ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے، اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۲۴ ان کے حسب طلب ف۱۲۵ یعنی حجتِ واضحہ (واضح و زبردست دلائل) ف۱۲۶ اور کفر کیا کہ اس کے مِنَ اللہ ہونے سے منکر ہوگئے۔ ف۱۲۷ جلد آنے والے عذاب سے۔ ف۱۲۸ اس کے قبضۂ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمایئے اور کسی کا خوف نہ کیجئے اللہ آپ کا نگہبان ہے۔ ف۱۲۹ یعنی معائنۂ عجائب آیاتِ الٰہیہ کا۔ ف۱۳۰ شبِ معراج بحالتِ بیداری ف۱۳۱ یعنی اہلِ مکہ کی۔ چنانچہ جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں واقعۂ معراج کی خبر دی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی اور بعض مرتد ہوگئے اور تمسخر سے عمارت بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے۔ حضور نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو ساحر کہنے لگے۔ ف۱۳۲ یعنی درختِ زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سبب آزمائش بنا دیا یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تم کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اُگیں گے، آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے؟ یہ اعتراض انہوں نے کیا اور قدرتِ الٰہی سے غافل رہے نہ سمجھے کہ اس قادرِ مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں، سَمَنْدَل ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے۔ بلادِ ترک میں اس کے اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کر لی جاتیں اور جلتی نہ تھیں۔ شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے۔ ف۱۳۳ دینی اور دُنیوی خوفناک امور سے ف۱۳۴ تحیت کا ف۱۳۵ شیطان ف۱۳۶ اور اس کو مجھ پر فضیلت دی اور اس کو سجدہ کرایا تو میں قسم کھاتا ہوں کہ ف۱۳۷ گمراہ کر کے ف۱۳۸ جنہیں اللہ بچائے اور محفوظ رکھے وہ اس کے مخلص بندے ہیں شیطان کے اس کلام پر اللہ تبارک و تعالٰی نے اس سے ف۱۳۹ تجھے نفخۂ اُولٰی (پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے) تک مہلت دی گئی۔

وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ وَ

اور ڈگا دے (بہکا دے) ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے ف۱۴۰ اور ان پر لام باندھ لا (فوجی لشکر چڑھا لا) اپنے سواروں اور

رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْؕ وَ مَا یَعِدُهُمُ

اپنے پیادوں کا ف۱۴۱ اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں ف۱۴۲ اور انہیں وعدہ دے ف۱۴۳ اور شیطان انہیں وعدہ

الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا(۶۴) اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌؕ وَ

نہیں دیتا مگر فریب سے بے شک جو میرے بندے ہیں ف۱۴۴ ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور

كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا(۶۵) رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ

تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو ف۱۴۵ تمہارا رب وہ ہے کہ تمہارے لئے دریا میں کشتی رواں کرتا ہے

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا(۶۶) وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

کہ ف۱۴۶ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر مہربان ہے اور جب تمہیں دریا

فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ

میں مصیبت پہنچتی ہے ف۱۴۷ تو اس کے سوا جنہیں پوجتے ہو سب گم ہوجاتے ہیں ف۱۴۸ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے

اَعْرَضْتُمْؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا(۶۷) اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ

تو منہ پھیر لیتے ہو ف۱۴۹ اور آدمی بڑا ناشکرا ہے کیا تم ف۱۵۰ اس سے نڈر ہوئے کہ وہ خشکی ہی کا

جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًاۙ(۶۸) اَمْ

کوئی کنارہ تمہارے ساتھ دھنسا دے ف۱۵۱ یا تم پر پتھراؤ بھیجے ف۱۵۲ پھر اپنا کوئی حمایتی نہ پاؤ ف۱۵۳ یا

ف۱۴۰ وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر۔ بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے، لہو ولعب کی آوازیں ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے۔ ف۱۴۱ یعنی اپنے سب مکر تمام (فریب مکمل) کرلے اور اپنے تمام لشکروں سے مدد لے۔ ف۱۴۲ زجاج نے کہا کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو ابلیس اس میں شریک ہے جیسے کہ سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور فسق وممنوعات میں خرچ کرنا اور زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں جن میں شیطان کی شرکت ہے اور زنا و ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔ ف۱۴۳ اپنی طاعت پر ف۱۴۴ نیک مخلص انبیاء اور اصحاب فضل وصلاح۔ ف۱۴۵ انہیں تجھ سے محفوظ رکھے گا اور شیطانی مکائد اور وساوس (شیطانی مکروفریب اور وسوسوں) کو دفع فرمائے گا۔ ف۱۴۶ ان میں تجارتوں کے لیے سفر کرکے۔ ف۱۴۷ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ف۱۴۸ اور ان جھوٹے معبودوں میں سے کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے ہیں۔ ف۱۴۹ اس کی توحید سے اور پھر انہیں ناکارہ بتوں کی پرستش شروع کردیتے ہو۔ ف۱۵۰ دریا سے نجات پاکر ف۱۵۱ جیسا کہ قارون کو دھنسا دیا تھا۔ مقصد یہ ہے کہ خشکی وتری سب اس کے تحت قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے۔ خشکی ہو یا تری ہر کہیں بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے۔ وہ زمین میں دھنسانے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ ف۱۵۲ جیسا قوم لوط پر بھیجا تھا۔ ف۱۵۳ جو تمہیں بچاسکے۔

اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ

اس سے نڈر (بے خوف) ہوئے کہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے پھر تم پر جہاز توڑنے والی

الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَ

آندھی بھیجے تو تم کو تمہارے کفر کے سبب ڈبو دے پھر اپنے لئے کوئی ایسا نہ پاؤ کہ اس پر ہمارا پیچھا کرے ف۱۵۴ اور

لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی ف۱۵۵ اور ان کو خشکی اور تری میں ف۱۵۶ سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں

الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ۠﴿۷۰﴾ یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ

روزی دیں ف۱۵۷ اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا ف۱۵۸ جس دن ہم ہر جماعت کو

اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ

اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ف۱۵۹ تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے ف۱۶۰

وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿۷۱﴾ وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا ف۱۶۱ اور جو اس زندگی میں ف۱۶۲ اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے ف۱۶۳

ع۸

ف۱۵۴ اور ہم سے دریافت کرسکے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ ہم قادر مختار ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہمارے کام میں کوئی دخل دینے والا اور دم مارنے والا نہیں۔ ف۱۵۵ عقل و علم و گویائی، پاکیزہ صورت، معتدل قامت اور معاش و معاد کی تدابیر اور تمام چیزوں پر استیلا و تسخیر (غلبہ و قابو) عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دے کر ف۱۵۶ جانوروں اور دوسری سواریوں اور کشتیوں اور جہازوں وغیرہ میں ف۱۵۷ لطیف خوش ذائقہ حیوانی اور نباتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی کیونکہ انسان کے سوا حیوانات میں پکی ہوئی غذا اور کسی کی خوراک نہیں۔ ف۱۵۸ حسن کا قول ہے کہ اکثر سے کل مراد ہے اور اکثر کا لفظ کل کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا: "وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ" اور "مَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا" میں "اکثر" بمعنی "کل" ہے، لہٰذا ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں اور خواص بشر یعنی انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ سے افضل ہیں اور صلحائے بشر (نیک و متقی انسان) عوام ملائکہ (عام فرشتوں) سے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مومن اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ کرامت رکھتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ فرشتے طاعت پر مجبور ہیں یہی ان کی سرشت (فطرت) ہے ان میں عقل ہے شہوت نہیں اور بہائم (جانوروں) میں شہوت ہے عقل نہیں اور آدمی شہوت و عقل دونوں کا جامع ہے تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ ملائکہ سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ بہائم سے بدتر ہے۔ ف۱۵۹ جس کا وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: اس سے وہ امامِ زماں مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت کی ہو یا باطل کی۔ حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین۔ ف۱۶۰ نیک لوگ جو دنیا میں صاحبِ بصیرت تھے اور راہِ راست پر رہے ان کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور جو بدبخت ہیں کفار ہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ انہیں دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور دہشت سے پوری طرح پڑھنے پر قادر نہ ہوں گے۔ ف۱۶۱ یعنی ثوابِ اعمال میں ان سے ادنٰی بھی کمی نہ کی جائے گی۔ ف۱۶۲ دنیا کی حق کے دیکھنے سے ف۱۶۳ نجات کی راہ سے معنی یہ ہیں کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہوگا کیونکہ دنیا میں توبہ مقبول ہے اور آخرت میں توبہ مقبول نہیں۔

وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ

اور اور بھی زیادہ گمراہ اور وہ تو قریب تھا کہ تمہیں کچھ لغزش دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو بھیجی

لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ اَنْ

کہ تم ہماری طرف کچھ اور نسبت کردو اور ایسا ہوتا تو وہ تم کو اپنا گہرا دوست بنالیتے و۱۶۴ اور اگر ہم تمہیں و۱۶۵

ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْــٴًـا قَلِیْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ

ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی

الْحَیٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنْ

عمر اور دو چند موت و۱۶۶ کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے اور بے شک

كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ

قریب تھا کہ وہ تمہیں اس زمین سے و۱۶۷ ڈگا دیں (ہٹا دیں) کہ تمہیں اس سے باہر کردیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے

خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا

پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا و۱۶۸ دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے و۱۶۹ اور

تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ

ع ۸ / ۸

تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک ف۱۷۰

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ

اور صبح کا قرآن و۱۷۱ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں و۱۷۲ اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد

و۱۶۴ شانِ نزول: (قبیلہ) ثقیف کا ایک وفد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کرلیں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں: ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں یعنی رکوع سجدہ نہ کریں گے۔ دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے۔ تیسرے یہ کہ لات کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھالیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اس کو وصول کرلیں۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو اور بتوں کو توڑنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات وعزّٰی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا۔ وہ کہنے لگے: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم چاہتے یہ ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہوتا کہ ہم فخر کرسکیں، اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ اللّٰہ کا حکم ہی ایسا تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **و۱۶۵** معصوم کرکے **و۱۶۶** کے عذاب **و۱۶۷** یعنی عرب سے۔ شانِ نزول: مشرکین نے اتفاق کرکے چاہا کہ سب مل کر سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سرزمینِ عرب سے باہر کردیں لیکن اللّٰہ تعالٰی نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی، اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن) **و۱۶۸** اور جلد ہلاک کردیے جاتے۔ **و۱۶۹** یعنی جس قوم نے اپنے درمیان سے اپنے رسول کو نکالا ان کے لیے سنّتِ الٰہی یہی رہی کہ انہیں ہلاک کردیا۔ **ف۱۷۰** اس میں ظہر سے عشا تک کی چار نمازیں آگئیں۔ **و۱۷۱** اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لیے فرمایا گیا کہ قراءت ایک رکن ہے اور جز سے کُل تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں نماز کو رکوع وسجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ مسئلہ: اس سے معلوم

بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَ قُلْ رَّبِّ

کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے ف۱۷۳ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں ف۱۷۴ اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب

اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ

مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا ف۱۷۵ اور مجھے

لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾ وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ

اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے ف۱۷۶ اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا ف۱۷۷ بے شک

الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ

باطل کو مٹنا ہی تھا ف۱۷۸ اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز ف۱۷۹ جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت

لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى

ہے ف۱۸۰ اور اس سے ظالموں کو ف۱۸۱ نقصان ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر

ہوا کہ قراءت نماز کا رکن ہے۔ ف۱۷۲ یعنی نمازِ فجر میں رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی آجاتے ہیں۔ ف۱۷۳ تہجد: نماز کے لیے نیند کو چھوڑنے یا بعد عشا سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں۔ نمازِ تہجد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں، نمازِ تہجد سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے حضور کی امت کے لیے یہ نماز سنت ہے۔ مسئلہ: تہجد کی کم سے کم دو ۲ رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں۔ مسئلہ: اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کر لے درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصفِ اَخیر افضل ہے۔ مسئلہ: جو شخص نمازِ تہجد کا عادی ہو اس کے لیے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے۔ (ردالمحتار) ف۱۷۴ اور مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور کی حمد کریں گے، اسی پر جمہور ہیں۔ ف۱۷۵ جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا منصب ہو یا کام۔ بعض مفسرین نے کہا: مراد یہ ہے کہ مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور وقتِ بعثت عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا۔ بعض نے کہا: معنی یہ ہیں کہ مجھے اپنی طاعت میں صدق کے ساتھ داخل کر اور اپنے مناہی (ممنوع کاموں) سے صدق کے ساتھ خارج فرما اور اس کے معنی میں ایک قول یہ بھی ہے کہ منصبِ نبوت میں مجھے صدق کے ساتھ داخل کر اور صدق کے ساتھ دنیا سے رخصت کے وقت نبوت کے حقوقِ واجبہ سے عہدہ برآ فرما۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مجھے مدینہ طیبہ میں پسندیدہ داخلہ عنایت کر اور مکہ مکرمہ سے میرا خروج صدق کے ساتھ کر کہ اس سے میرا دل غمگین نہ ہو، مگر یہ توجیہ اس صورت میں صحیح ہو سکتی ہے جبکہ یہ آیت مدنی نہ ہو جیسا کہ علامہ سُیُوطی نے "قِیْلَ" فرما کر اس آیت کے مدنی ہونے کا قول ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا۔ ف۱۷۶ وہ قوت عطا فرما جس سے میں تیرے دشمنوں پر غالب ہوں اور وہ حجت جس سے میں ہر مخالف پر فتح پاؤں اور وہ غلبۂ ظاہرہ جس سے میں تیرے دین کو تقویت دوں، یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب سے ان کے دین کو غالب کرنے اور انہیں دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ ف۱۷۷ یعنی اسلام آیا اور کفر مٹ گیا یا قرآن آیا اور شیطان ہلاک ہوا۔ ف۱۷۸ کیونکہ اگرچہ باطل کو کسی وقت میں دولت وصولت (رُعب و دبدبہ) حاصل ہو مگر اس کو پائیداری نہیں، اس کا انجام بربادی و خواری ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزِ فتحِ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبۂ مقدسہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب کئے ہوئے تھے جن کو لوہے اور رانگ (قلعی دھات) سے جوڑ کر مضبوط کیا گیا تھا، سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی تھی حضور یہ آیت پڑھ کر اس لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ فرماتے جاتے تھے وہ گرتا جاتا تھا۔ ف۱۷۹ سورتیں اور آیتیں ف۱۸۰ کہ اس سے امراضِ ظاہرہ اور باطنہ، ضلالت و جہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے، اعتقاداتِ باطلہ و اخلاقِ رذیلہ (غلط عقیدے اور بُرے اخلاق) دفع ہوتے ہیں اور عقائدِ حقہ و معارفِ الٰہیہ و صفاتِ حمیدہ و اخلاقِ فاضلہ (صحیح عقیدے، اللہ تعالٰی کی معرفت و پہچان، بہترین صفات اور

الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ یَـٴُوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ

احسان کرتے ہیں ف۱۸۲ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے ف۱۸۳ اور جب اسے برائی پہنچے ف۱۸۴ تو نا امید ہوجاتا ہے ف۱۸۵ تم فرماؤ

كُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِیْلًا ﴿۸۴﴾ ع وَ

سب اپنے کَینڈے (انداز) پر کام کرتے ہیں ف۱۸۶ تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے اور

یَسْـٴَـلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا

اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَىٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

مگر تھوڑا ف۱۸۷ اور اگر ہم چاہتے تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اسے لے جاتے ف۱۸۸ پھر تم کوئی نہ پاتے کہ

لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾ لا اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ

تمہارے لئے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا مگر تمہارے رب کی رحمت ف۱۸۹ بے شک تم پر اس کا

عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّىٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا

بڑا فضل ہے ف۱۹۰ تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہوجائیں کہ ف۱۹۱ اس قرآن

زبردست اخلاق) حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتاب مجید ایسے علوم و دلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی و شیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست و نابود کردیتے ہیں اور اس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں۔ ف۱۸۱ یعنی کافروں کو جو اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ ف۱۸۲ یعنی کافر پر کہ اس کو صحت اور وسعت عطا فرماتے ہیں تو وہ ہمارے ذکر و دعا اور طاعت و ادائے شکر سے۔ ف۱۸۳ یعنی تکبر کرتا ہے۔ ف۱۸۴ کوئی شدت و ضرر (تکلیف و نقصان) اور کوئی فقر و حادثہ (مفلسی و صدمہ) تو تضرّع و زاری سے (گڑگڑاتے اور روتے ہوئے) دعائیں کرتا ہے اور ان دعاؤں کے قبول کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ ف۱۸۵ مومن کو ایسا نہ چاہئے اگر اجابتِ دعا میں تاخیر ہو تو وہ مایوس نہ ہو اللہ تعالٰی کی رحمت کا امیدوار رہے۔ ف۱۸۶ ہم اپنے طریقہ پر تم اپنے طریقہ پر جس کا جوہر ذات شریف و طاہر ہے، اس سے افعالِ جمیلہ و اخلاقِ پاکیزہ صادر ہوتے ہیں اور جس کا نفس خبیث ہے اس سے افعالِ خبیثہ رذیلہ سرزد ہوتے ہیں۔ ف۱۸۷ قریش مشورہ کے لیے جمع ہوئے اور ان میں باہم گفتگو یہ ہوئی کہ محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم میں رہے اور کبھی ہم نے ان کو صدق و امانت میں کمزور نہ پایا کبھی ان پر تہمت لگانے کا موقع ہاتھ نہ آیا، اب انہوں نے نبوت کا دعوٰی کر دیا تو ان کی سیرت اور ان کے چال چلن پر کوئی عیب لگانا تو ممکن نہیں ہے، یہود سے پوچھنا چاہئے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے؟ اس مطلب کے لیے ایک جماعت یہود کے پاس بھیجی گئی یہود نے کہا کہ ان سے تین سوال کرو اگر تینوں کے جواب نہ دیں تو وہ نبی نہیں اور اگر تینوں کا جواب دے دیں جب بھی نبی نہیں اور اگر دو کا جواب دے دیں ایک کا جواب نہ دیں تو وہ سچے نبی ہیں، وہ تین سوال یہ ہیں: اصحابِ کہف کا واقعہ، ذوالقرنین کا واقعہ اور روح کا حال؟ چنانچہ قریش نے حضور سے یہ سوال کئے۔ آپ نے اصحابِ کہف اور ذوالقرنین کے واقعات تو مفصل بیان فرما دیے اور روح کا معاملہ ابہام میں رکھا (یعنی پوشیدہ رکھا) جیسا کہ توریت میں مُبْہَم رکھا گیا تھا۔ قریش یہ سوال کر کے نادم ہوئے۔ اس میں اختلاف ہے کہ سوال حقیقتِ روح سے تھا یا اس کی مخلوقیت سے۔ جواب دونوں کا ہوگیا اور آیت میں یہ بھی بتا دیا گیا کہ مخلوق کا علم علمِ الٰہی کے سامنے قلیل ہے اگرچہ "مَاۤ اُوْتِیْتُمْ" کا خطاب یہود کے ساتھ خاص ہو۔ ف۱۸۸ یعنی قرآن کریم کو سینوں اور صحیفوں سے محو کر دیتے (مٹا دیتے) اور اس کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑتے۔ ف۱۸۹ کہ قیامت تک اس کو باقی رکھا اور ہر تغیّر و تبدُّل سے محفوظ فرمایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ قرآن پاک خوب پڑھو! اس سے پہلے کہ قرآن پاک اٹھا لیا جائے کیونکہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قرآن پاک نہ اٹھایا جائے۔ ف۱۹۰ کہ اس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کو باقی و محفوظ رکھا اور آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النّبیّین کیا اور مقامِ محمود عطا فرمایا۔ ف۱۹۱ بلاغت اور حسنِ نظم و ترتیب اور علومِ غیبیہ و معارفِ الٰہیہ میں سے کسی کمال میں۔

بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا

ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ٘ فَاَبٰۤى

مددگار ہو ۱۹۲؎ اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مَثَل (مثالیں) طرح طرح بیان فرمائی تو اکثر

اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ

آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکر کرنا ۱۹۳؎ اور بولے کہ ہم ہرگز تم پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لئے

الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ

زمین سے کوئی چشمہ بہا دو ۱۹۴؎ یا تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم اس کے اندر

۱۹۲؎ شانِ نزول: مشرکین نے کہا تھا کہ ہم چاہیں تو اس قرآن کی مثل بنالیں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی تکذیب کی کہ خالق کے کلام کے مثل مخلوق کا کلام ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ سب باہم مل کر کوشش کریں جب بھی ممکن نہیں کہ اس کلام کے مثل لاسکیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا تمام کفار عاجز ہوئے اور انہیں رسوائی اٹھانا پڑی اور وہ ایک سطر بھی قرآن کریم کے مقابل بنا کر پیش نہ کرسکے۔ ۱۹۳؎ اور حق سے منکر ہونا اختیار کیا۔ ۱۹۴؎ شانِ نزول: جب قرآن کریم کا اعجاز (معجزہ) خوب ظاہر ہو چکا اور معجزاتِ واضحات نے حجت قائم کردی اور کفار کے لیے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لیے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے۔ مروی ہے کہ کفارِ قریش کے سردار کعبہ معظمہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلوایا۔ حضور تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آج گفتگو کر کے آپ سے معاملہ طے کرلیں تاکہ ہم پھر آپ کے حق میں معذور سمجھے جائیں، عرب میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کئے ہوں جو آپ نے کئے ہیں، آپ نے ہمارے باپ دادا کو برا کہا، ہمارے دین کو عیب لگائے، ہمارے دانش مندوں کو کم عقل ٹھہرایا، معبودوں کی توہین کی، جماعت متفرق کردی، کوئی برائی اٹھانہ رکھی، اس سے تمہاری غرض کیا ہے؟ اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لیے اتنا مال جمع کردیں کہ ہماری قوم میں تم سب سے زیادہ مالدار ہوجاؤ، اگر اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنالیں، اگر ملک وسلطنت چاہتے ہو تو ہم تمہیں بادشاہ تسلیم کرلیں، یہ سب باتیں کرنے کیلئے ہم تیار ہیں اور اگر تمہیں کوئی دماغی بیماری ہوگئی ہے یا کوئی خلش (چبھن ودرد) ہوگیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہوا اٹھائیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال وسلطنت وسرداری کسی چیز کا طلبگار نہیں، واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمہیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمتِ آخرت کی بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذابِ الٰہی کا خوف دلاؤں، میں نے تمہیں اپنے رب کا پیام پہنچایا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لیے دنیا وآخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کروں گا اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا۔ اس پر ان لوگوں نے کہا: اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات (پیشکش) کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجئے اور میدان صاف نکال دیجئے اور نہریں جاری کردیجئے اور ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کردیجئے ہم ان سے پوچھ دیکھیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے؟ اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم مان لیں گے۔ حضور نے فرمایا: میں ان باتوں کے لیے نہیں بھیجا گیا جو پہنچانے کے لیے میں بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دیا اگر تم مانو تمہارا نصیب نہ مانو تو میں خدائی فیصلہ کا انتظار کروں گا۔ کفار نے کہا: پھر آپ اپنے رب سے عرض کر کے ایک فرشتہ بلوا لیجئے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لیے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجئے۔ فرمایا کہ میں اس لیے نہیں بھیجا گیا، میں بشیر ونذیر (خوشخبری دینے اور ڈرسنانے والا) بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس پر کہنے لگے: تو ہم پر آسمان گروا دیجئے اور بعضے ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیں۔ اس پر سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبد اللہ بن اُمَیَّہ آپ کے ساتھ اٹھا اور آپ سے کہنے لگا: خدا کی قسم! میں کبھی آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک تم سیڑھی لگا کر آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لے کر نہ آؤ اور خدا کی قسم! اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر بھی نہ مانوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اس قدر ضد اور عناد میں ہیں اور ان کی حق دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپ کو ان کی حالت پر رنج ہوا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٩١﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا

بہتی نہریں رواں کرو یا تم ہم پر آسمان گرا دو جیسا تم نے کہا ہے

كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿٩٢﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ

ٹکڑے ٹکڑے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ ف۱۹۵ یا تمہارے لئے طلائی (سونے کا) گھر ہو

اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا

یا تم آسمان میں چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو

نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ ع وَمَا مَنَعَ

جو ہم پڑھیں تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا ف۱۹۶ اور کس بات نے

النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا

لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول

رَّسُوْلًا ﴿٩٤﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا

بنا کر بھیجا ف۱۹۷ تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے ف۱۹۸ چین (اطمینان) سے چلتے تو ان پر

عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ

ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے ف۱۹۹ تم فرماؤ اللہ بس ہے گواہ میرے

بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿٩٦﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

تمہارے درمیان ف۲۰۰ بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی

الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ

راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے ف۲۰۱ تو ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے ف۲۰۲ اور ہم انہیں

ف۱۹۵ جو ہمارے سامنے تمہارے صدق (سچا ہونے) کی گواہی دیں۔ ف۱۹۶ میرا کام اللہ کا پیام پہنچا دینا ہے، وہ میں نے پہنچا دیا، اب جس قدر معجزات و آیات یقین واطمینان کے لیے درکار ہیں ان سے بہت زیادہ میرا پروردگار ظاہر فرما چکا، حجت ختم ہوگئی، اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیاتِ الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ ف۱۹۷ رسولوں کو بشر ہی جانتے رہے اور ان کے منصبِ نبوت اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مُقِرّ اور مُعتَرِف (اقرار و اعتراف کرنے والے) نہ ہوئے یہی ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لیے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے حبیب! ان سے ف۱۹۸ وہی اس میں بستے ف۱۹۹ کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔ ف۲۰۰ میرے صدق و ادائے فرضِ رسالت اور تمہارے کذب و عداوت پر ف۲۰۱ اور توفیق نہ دے ف۲۰۲ جو انہیں ہدایت کریں۔

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا

قیامت کے دن ان کے منہ کے بل ف۲۰۳ اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے ف۲۰۴ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی

خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ قَالُوْۤا

بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انھوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور بولے

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَ لَمْ

کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا سچ مچ ہم نئے بن کر اٹھائے جائیں گے اور کیا

یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ

وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲۰۵ ان لوگوں کی مثل بنا

مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾

سکتا ہے ف۲۰۶ اور اس نے ان کے لئے ف۲۰۷ ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کے ف۲۰۸

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ

تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے ف۲۰۹ تو انھیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ

الْاِنْفَاقِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰیٰتٍۭ

نہ ہوجائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو نو روشن

بَیِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ

نشانیاں دیں ف۲۱۰ تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب وہ ف۲۱۱ ان کے پاس آیا تو اس سے فرعون نے کہا اے موسیٰ میرے خیال

یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ

میں تو تم پر جادو ہوا ف۲۱۲ کہا یقیناً تو خوب جانتا ہے ف۲۱۳ کہ انھیں نہ اتارا مگر

النصف

ع ۱۱

ف۲۰۳ گھسیٹتے ف۲۰۴ جیسے وہ دنیا میں حق کے دیکھنے بولنے اور سننے سے اندھے، گونگے، بہرے بنے رہے، ایسے ہی اٹھائے جائیں گے۔ ف۲۰۵ ایسے عظیم و وسیع وہ ف۲۰۶ یہ اس کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ف۲۰۷ عذاب کی یا موت و بعث کی ف۲۰۸ باوجود دلیلِ واضح اور حجت قائم ہونے کے ف۲۰۹ جن کی کچھ انتہا نہیں ف۲۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ نو نشانیاں یہ ہیں: عصا، ید بیضا، وہ عقدہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک میں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو حل فرمایا اور دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا، طوفان، ٹیڑی (ٹڈی دل)، گھن، مینڈک، خون۔ ان میں سے چھ آخر کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا۔ ف۲۱۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ ف۲۱۲ یعنی معاذ اللہ جادو کے اثر سے تمہاری عقل بجا (دُرست) نہ رہی یا ''مسحور'' ساحر کے معنی میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ عجائب جو آپ دکھلاتے ہیں یہ جادو کے کرشمہ ہیں، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۲۱۳ اے فرعون مُعانِد! (دشمنی رکھنے والے)۔

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىِٕرَۚ-وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا(۱۰۲)

آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں ف۲۱۴ اور میرے گمان میں تو اے فرعون تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ف۲۱۵

فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا(۱۰۳)ۙ وَّ

تو اس نے چاہا کہ ان کو ف۲۱۶ زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں سب کو ڈبو دیا ف۲۱۷ اور

قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں بسو ف۲۱۸ پھر جب آخرت کا وعدہ آئے

الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا(۱۰۴)ؕ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَؕ-وَ مَآ

گا ف۲۱۹ ہم تم سب کو گھال میل لے آئیں گے ف۲۲۰ اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے ساتھ اترا ف۲۲۱ اور

اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا(۱۰۵)ۘ وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ

وقف لازم

ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے ف۲۲۲ اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۲۲۳

عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا(۱۰۶) قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْاؕ-اِنَّ الَّذِیْنَ

اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا ف۲۲۴ تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ف۲۲۵ بے شک وہ جنہیں

اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا(۱۰۷)ۙ

اس کے اترنے سے پہلے علم ملا ف۲۲۶ جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں

ف۲۱۴ کہ ان آیات سے میرا صدق اور میرا غیرِ مسحور (جادو کیا ہوا نہ) ہونا اور ان آیات کا خدا کی طرف سے ہونا ظاہر ہے۔ ف۲۱۵ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کے اس قول کا جواب ہے کہ اس نے آپ کو مسحور کہا تھا مگر اس کا قول کذب و باطل تھا جسے وہ خود بھی جانتا تھا مگر اس کے عناد نے اس سے کہلایا اور آپ کا ارشاد حق و صحیح۔ چنانچہ ویسا ہی واقع ہوا۔ ف۲۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو مصر کی ف۲۱۷ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو ہم نے سلامتی عطا فرمائی۔ ف۲۱۸ یعنی زمینِ مصر و شام میں۔ (خازن و قرطبی) ف۲۱۹ یعنی قیامت۔ ف۲۲۰ موقف (میدانِ) قیامت میں پھر سُعَدَاء (سعادت مندوں) اور اَشْقِیَاء (بدبختوں) کو ایک دوسرے سے ممتاز کردیں گے۔ ف۲۲۱ شیاطین کے خلط (ملنے) سے محفوظ رہا اور کسی تغیُّر نے اس میں راہ نہ پائی۔ تبیان میں ہے کہ حق سے مراد سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ **فائدہ:** آیت شریفہ کا یہ جملہ ہر ایک بیماری کے لیے عمل مجرب ہے، موضع مرض (مرض کی جگہ) پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کردیا جائے تو باذن اللہ بیماری دور ہوجاتی ہے۔ محمد بن سماک بیمار ہوئے تو ان کے متوسلین (عقیدت مند) قارُورہ (پیشاب کی شیشی) لے کر ایک نصرانی طبیب کے پاس بغرضِ علاج گئے، راہ میں ایک صاحب ملے، نہایت خوش رو و خوش لباس (یعنی ہشاش بشاش چہرے اور صاف ستھرے لباس والے)، ان کے جسم مبارک سے نہایت پاکیزہ خوشبو آرہی تھی، انہوں نے فرمایا: کہاں جاتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا: ابنِ سَمّاک کا قارُورہ دکھانے کے لیے فلاں طبیب کے پاس جاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! اللہ کے ولی کے لیے خدا کے دشمن سے مدد چاہتے ہو! قارورہ پھینکو، واپس جاؤ! اور ان سے کہو کہ مقامِ درد پر ہاتھ رکھ کر پڑھو "بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ" یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہوگئے۔ ان صاحبوں نے واپس ہوکر ابنِ سماک سے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے مقامِ درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کلمے پڑھے، فوراً آرام ہوگیا اور ابنِ سماک نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے علی نبینا وعلیہ السلام۔ ف۲۲۲ تیئیس سال کے عرصہ میں ف۲۲۳ تاکہ اس کے مضامین بآسانی سننے والوں کے ذہن نشین ہوتے رہیں۔ ف۲۲۴ حسبِ اقتضائے مصالح و حوادث (یعنی مختلف مصلحتوں اور واقعات کی ضرورت کے پیشِ نظر) ف۲۲۵ اور اپنے لیے نعمتِ آخرت اختیار کرو یا عذابِ جہنم۔

وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَ يَخِرُّوْنَ

اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا ف۲۲۷ اور ٹھوڑی

لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا

کے بل گرتے ہیں ف۲۲۸ روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے ف۲۲۹ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا

الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں ف۲۳۰ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو

وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو ف۲۳۱ اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ

نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا ف۲۳۲ اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ف۲۳۳ اور کمزوری سے کوئی

وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

اس کا حمایتی نہیں ف۲۳۴ اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو ف۲۳۵

السجدۃ ۳ — ع ۱۲ ۱۱ ۱۲

رکوعاتها ۱۲	۱۸ سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ ۶۹	اٰیاتها ۱۱۰

سورۂ کہف مکیہ ہے، اس میں ۱۱۰ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

ف۲۲۶ یعنی مؤمنین اہلِ کتاب جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے انتظار و جستجو میں تھے، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے بعد شرفِ اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ تعالٰی عنہم۔ ف۲۲۷ جو اس نے اپنی پہلی کتابوں میں فرمایا تھا کہ نبی آخر الزماں محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مبعوث فرمائیں گے۔ ف۲۲۸ اپنے رب کے حضور عجز و نیاز سے نرم دلی سے۔ ف۲۲۹ مسئلہ: قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے۔ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو خوفِ الٰہی سے روئے۔ ف۲۳۰ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ایک شب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں "یا اللّٰہ یا رحمٰن" فرماتے رہے۔ ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ (حضرت) محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں اللّٰہ کو اور رحمٰن کو (مَعَاذَ اللّٰہ) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا اللّٰہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبودِ برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔ ف۲۳۱ یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی بہ آسانی سن لیں۔ شانِ نزول: رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قراءت بلند آواز سے فرماتے۔ مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اس کے نازل فرمانے والے کو اور جن پر نازل ہوا اُن سب کو گالیاں دیتے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۳۲ جیسا کہ یہود و نصارٰی کا گمان ہے۔ ف۲۳۳ جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں۔ ف۲۳۴ یعنی وہ کمزور نہیں کہ اس کو کسی حمایتی اور مددگار کی حاجت ہو۔ ف۲۳۵ حدیث شریف میں ہے: روزِ قیامت جنت کی طرف سب سے پہلے وہی لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ بہترین دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" ہے اور بہترین ذکر "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہ"۔ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے: اللہ تعالٰی کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَر، سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ فائدہ: اس آیت کا نام آیۃُ العِزّ ہے۔ بنی عبد المطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت "قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ" سکھائی جاتی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؕ سکتۃ ﴿۱﴾

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے ف۲ پر کتاب اتاری ف۳ اور اس میں اصلاً کجی نہ رکھی (ذرا بھی ٹیڑھا پن نہ رکھا) ف۴

قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ

عدل والی کتاب کہ ف۵ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو

یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾ مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾

نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے

وَّ یُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا

اور ان ف۶ کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا اس بارے میں نہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ

لِاٰبَآىٕهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا

ان کے باپ دادا ف۷ کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا (بالکل) جھوٹ کہہ

كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا

رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس بات پر ف۸ ایمان نہ لائیں

الْحَدِیْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ

غم سے ف۹ بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے ف۱۰ کہ انہیں آزمائیں

اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ؕ﴿۸﴾ اَمْ

ان میں کس کے کام بہتر ہیں ف۱۱ اور بے شک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم اسے پٹ پر (چٹیل، بے کار) میدان کر چھوڑیں گے ف۱۲ کیا

ف۱ اس سورت کا نام سورۂ کہف ہے، یہ سورت مکیہ ہے، اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچ سو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں۔ ف۲ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۳ یعنی قرآنِ پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لیے نجات و فلاح کا سبب ہے۔ ف۴ نہ لفظی نہ معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض۔ ف۵ کفار کو ف۶ کفار ف۷ خالص جہالت سے یہ بہتان اٹھاتے اور ایسی باطل بات بکتے ہیں۔ ف۸ یعنی قرآن شریف پر۔ ف۹ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلی قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجئے اور اپنی جان پاک کو اس غم سے ہلاکت میں نہ ڈالیے۔ ف۱۰ وہ خواہ حیوان ہو یا نبات یا معادن (پہاڑ کی کانیں) یا انہار (نہریں)۔ ف۱۱ اور کون زہد اختیار کرتا اور محرمات و ممنوعات (حرام کردہ اور منع کی ہوئی چیزوں) سے بچتا ہے۔ ف۱۲ اور آباد ہونے کے بعد ویران کر دیں گے اور نبات و اشجار وغیرہ جو چیزیں زینت کی تھیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا تو دنیا کی ناپائیدار زینت پر شیفتہ نہ ہو۔

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۹ اِذْ

تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ف۱۳ ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب

اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ

ان جوانوں نے ف۱۴ غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے ف۱۵ اور ہمارے

ف۱۳ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ رَقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف ہیں۔ آیت میں ان اصحاب کی نسبت فرمایا کہ وہ ف۱۴ اپنی کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کے لیے ف۱۵ اور ہدایت ونصرت اور رزق و مغفرت اور دشمن سے امن عطا فرما۔ ''اصحابِ کہف'' قوی ترین قول یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں: مکسلمینا، یملیخا، مرطونس، بینونس، سارینونس، ذونوانس، کشفیط طنونس اور ان کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ **خواص:** یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے، سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا، کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا، بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے، بچے کے رونے، باری کے بخار، درد سر، اُم الصبیان، خشکی وتری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت، عقل کی تیزی، قیدیوں کی آزادی کے لیے یہ اسماء لکھ کر بطریقِ تعویذ بازو میں باندھے جائیں۔ (جمل) **واقعہ:** حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد اہلِ انجیل کی حالت ابتر ہوگئی، وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے، ان میں دقیانوس بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا، اصحابِ کہف شہر اُفسوس کے شرفاء ومعززین میں سے ایماندار لوگ تھے۔ دقیانوس کے جبر وظلم سے اپنا ایمان بچانے کے لیے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوئے، وہاں سو گئے، تین سو برس سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے۔ بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہو جائے، یہی ان کی سزا ہے۔ عُمّالِ حکومت (حکومتی عہدے داران) میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا، اس نے ان اصحاب کے نام تعداد پورا واقعہ رانگ (ایک نرم دھات) کی تختی پر کندہ کرا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانے میں بھی محفوظ کرا دی گئی۔ کچھ عرصہ بعد دقیانوس ہلاک ہوا، زمانے گزرے، سلطنتیں بدلیں، تا آنکہ (یہاں تک کہ) ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا، اس کا نام بیدروس تھا جس نے اڑسٹھ سال حکومت کی، پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے منکر ہوگئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہوگیا اور اس نے گریہ وزاری سے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی یا رب! کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خَلْق کو مُردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو، اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لیے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرا دی دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے۔ اصحابِ کہف بحکمِ الٰہی فرحاں و شاداں (مسرور وخوشحال) اٹھے چہرے شگفتہ، طبیعتیں خوش، زندگی کی تر وتازگی موجود، ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کے لیے کھڑے ہوگئے فارغ ہو کر یملیخا سے کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ خبر بھی لائیے کہ دقیانوس کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے؟ وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے سنا تعجب ہوا یہ کیا معاملہ ہے؟ کل تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر نہیں کرسکتا تھا، حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا، آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں، لوگ بے خوف وخطر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے ہیں پھر آپ نان پُز (نان بائی) کی دوکان پر گئے، کھانا خریدنے کے لیے اس کو دقیانوسی سکہ کا روپیہ دیا، جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہوگیا تھا اور اس کا دیکھنے والا کوئی بھی باقی نہ رہا تھا۔ بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آگیا ہے، انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا، اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے۔ حاکم نے کہا: یہ بات کسی طرح قابلِ یقین نہیں، اس میں جو سَنہ (سن) موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں، ہم لوگ بوڑھے ہیں، ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ (معاملہ) حل ہوجائے گا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال وخیال میں ہے؟ حاکم نے کہا کہ آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں، سیکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا: کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں، میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہیں، چلو! میں تمہیں ان سے ملا دوں حاکم اور شہر کے عمائد (معززین) اور ایک خَلْقِ کثیر ان کے ہمراہ سرِ غار پہنچے، اصحابِ کہف یملیخا کے انتظار میں تھے، کثیر لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے سن کر سمجھے کہ یملیخا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آرہی ہے اللہ کی حمد اور شکر بجالانے لگے، اتنے میں یہ لوگ پہنچے،

لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ
کام میں ہمارے لئے راہ یابی (راہ پانے) کے سامان کر تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس

عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع
تھپکا وا۱۶ پھر ہم نے انہیں جگایا کہ دیکھیں وا۱۷ دو گروہوں میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ
ہم ان کا ٹھیک ٹھیک حال تمہیں سنائیں وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور

زِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ ۖۗ وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ
ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی اور ہم نے ان کے دلوں کی ڈھارس بندھائی جب وا۱۸ کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۠ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا
آسمان اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی

شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ
بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے اس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے

عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ ؕ وَ اِذِ
ان پر کوئی روشن سند تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے وا۱۹ اور جب

یملیخا نے تمام قصہ سنایا ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکم الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لیے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لیے بعد موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں حاکم سرِ غار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی، اس تختی میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا، یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لیے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی۔ دقیانوس نے خبر پا کر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا۔ ہم یہ حال اس لیے لکھتے ہیں کہ جب کبھی غار کھلے تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں، یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجا لائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکم نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لے کر حاضر ہوا اور سجدۂ شکر الٰہی بجا لایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحابِ کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن وانس کے شر سے بچائے بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنی خوابگاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروفِ خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی۔ بادشاہ نے سال (نامی ایک درخت) کے صندوق میں ان کے اجساد (جسموں) کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رُعب (جلال وشان وشوکت) سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ بادشاہ نے سرِ غار (غار کے سرے پر) مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سُرور (خوشی) کا دن معین کیا، ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں۔ (خازن وغیرہ) **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم (پہلے) سے ہے۔ **وا۱۶** یعنی انہیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کر سکے۔ **وا۱۷** کہ اصحابِ کہف کے **وا۱۸** دقیانوس بادشاہ کے سامنے **وا۱۹** اور اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہرائے پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا۔

اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ

تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہوجاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے لئے

مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا

اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ

نکلتا ہے تو ان کے غار سے دہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو انھیں بائیں طرف

الشِّمَالِ وَ هُمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

کترا جاتا ہے ف۲۰ حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں ف۲۱ یہ اللہ کی نشانیوں سے ہے جسے اللہ راہ دے تو وہی

الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع وَ تَحْسَبُهُمْ

راہ پر اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے اور تم انھیں

اَیْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ كَلْبُهُمْ

جاگتا سمجھو ف۲۲ اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ف۲۳ اور ان کا کتا

بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا

اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر ف۲۴ اے سننے والے اگر تو انھیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے

وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ ؕ قَالَ

اور ان سے ہیبت میں بھر جائے ف۲۵ اور یونہی ہم نے ان کو جگایا ف۲۶ کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ف۲۷ ان میں

قَآىٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ

ایک کہنے والا بولا ف۲۸ تم یہاں کتنی دیر رہے کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم ف۲۹ دوسرے بولے تمہارا رب

ف۲۰ یعنی ان پر تمام دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی ف۲۱ اور تازہ ہوائیں ان کو پہنچتی ہیں۔ ف۲۲ کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔ ف۲۳ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو ف۲۴ جب وہ کروٹ لیتے ہیں وہ بھی کروٹ بدلتا ہے۔ فائدہ: تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات "وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ" کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کتے کے ضرر سے امن میں رہے۔ ف۲۵ اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا۔ حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) جنگِ روم کے وقت کہف کی طرف گزرے تو انہوں نے اصحاب کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے انہیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے۔ ف۲۶ ایک مدّتِ دراز کے بعد ف۲۷ اور اللہ تعالیٰ کی قدرتِ عظیمہ دیکھ کر ان کا یقین زیادہ ہو اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ ف۲۸ یعنی مکسلمینا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں۔ ف۲۹ کیونکہ وہ غار میں طلوعِ آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب قریب غروب تھا اس سے

اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ

خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے ف۳۰ تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر ف۳۱ شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ

اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَ لْیَتَلَطَّفْ وَ لَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ

وہاں کون سا کھانا زیادہ ستھرا ہے ف۳۲ کہ تمہارے لیے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع

اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ

نہ دے بے شک اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھراؤ کریں گے ف۳۳ یا اپنے دین ف۳۴ میں پھیر لیں گے

وَ لَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّ

اور ایسا ہوا تو تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی ف۳۵ کہ لوگ جان لیں ف۳۶ کہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا ۚۛ اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ

اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم

اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ

جھگڑنے لگے ف۳۷ تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو

غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ

اس کام میں غالب رہے تھے ف۳۸ قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے ف۳۹ اب کہیں گے ف۴۰ کہ وہ تین ہیں

رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ وَ

چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا بے دیکھے الاؤتکا (بے تکی) بات ف۴۱ اور

انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظنِ غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔ ف۳۰ انہیں یا تو الہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انہیں کچھ ایسے دلائل وقرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا۔ جس سے انہوں نے یہ خیال کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا۔ ف۳۱ یعنی دقیانوسی سکہ کے روپے جو گھر سے لے کر آئے تھے اور سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لیے تھے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقۂ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہئے کہ بھروسہ اللہ پر رکھے۔ ف۳۲ اور اس میں کوئی شبہ حرمت نہیں۔ ف۳۳ اور بری طرح قتل کریں گے۔ ف۳۴ یعنی جبر وستم سے کفری ملت ف۳۵ لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد۔ ف۳۶ اور بیدروس کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے۔ ف۳۷ یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں۔ ف۳۸ یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی۔ ف۳۹ جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں۔ (مدارک) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہلِ ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لیے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لیے جایا کرتے ہیں اور اسی لیے قبروں کی زیارت سنت اور موجبِ ثواب ہے۔ ف۴۰ نصرانی جیسا کہ ان میں سے سید اور عاقب نے کہا ف۴۱ جو بے جانے کہہ دی کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتی۔

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف یا ؒ التاء بعد الیاء من المصحف الاولی و اللام الثانیۃ من المصحف الاخیر ۱۲

يَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ

کچھ کہیں گے سات ہیں ف۴۲ اور آٹھواں ان کا کتا تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے ف۴۳ انہیں نہیں جانتے

اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ

مگر تھوڑے ف۴۴ تو ان کے بارے میں ف۴۵ بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی ف۴۶ اور ان کے ف۴۷ بارے میں کسی کتابی سے

اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ

کچھ نہ پوچھو اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کردوں گا مگر یہ کہ اللہ

اللّٰهُ ۫ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَ قُلْ عَسٰۤی اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ

چاہے ف۴۸ اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے ف۴۹ اور یوں کہو کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس ف۵۰ سے نزدیک تر

مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَ ازْدَادُوْا

راستی (ہدایت) کی راہ دکھائے ف۵۱ اور وہ اپنے غار میں تین سو برس ٹھہرے

تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ

نو اوپر ف۵۲ تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے ف۵۳ اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے سب غیب وہ کیا ہی

ع ۵ / ۱۵

ف۴۲ اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے علم حاصل کر کے کہا۔ ف۴۳ کیونکہ جہانوں کی تفاصیل اور کائناتِ ماضیہ و مستقبلہ کا علم اللہ ہی کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے۔ ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ میں انہیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں استثناء فرمایا۔ ف۴۵ اہلِ کتاب سے ف۴۶ اور قرآن میں نازل فرمادی گئی آپ اتنے ہی پر اکتفا کریں اس معاملہ میں یہود کے جہل کا اظہار کرنے کے درپے نہ ہوں۔ ف۴۷ یعنی اصحابِ کہف کے ف۴۸ یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ ان شآء اللہ ایسا کروں گا، بغیر ان شآء اللہ کے نہ کہے۔ شانِ نزول: اہلِ مکہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے جب اصحابِ کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور نے فرمایا: کل بتاؤں گا اور ان شآء اللہ نہیں فرمایا تھا کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۹ یعنی ان شآء اللہ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جب تک اس مجلس میں رہے۔ اس آیت کی تفسیروں میں کئی قول ہیں؛ بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے۔ (بخاری و مسلم) بعض عارفین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے۔ کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر (ذکر کرنے والا) مذکور (ذکر کئے جانے والے) میں فنا ہو جائے:

ذکر و ذاکر محو گردد بالتمام جملگی مذکور ماند والسلام

(ترجمہ: ذکر اور ذاکر دونوں مذکور کی ذات میں اس طرح فنا ہو جائیں کہ صرف مذکور ہی باقی رہ جائے)

ف۵۰ واقعہ اصحابِ کہف کے بیان اور اس کی خبر دینے۔ ف۵۱ یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر دلالت کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیوب کا علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث و وقائع کا بیان اور شق القمر اور حیوانات سے اپنی شہادتیں دلوانا وغیرہا۔ (خازن و جمل) ف۵۲ اور اگر وہ اس مدت میں جھگڑا کریں تو ف۵۳ اسی کا فرمانا حق ہے۔ شانِ نزول: نجران کے نصرانیوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیک ہیں اور نو کی زیادتی کیسی ہے اس کا ہمیں علم نہیں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

بِهٖ وَ اَسْمِعْؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ٘ وَّ لَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے ف۵۴ اُس کے سوا ان کا ف۵۵ کوئی والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا

وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ﱦ وَ لَنْ

اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب ف۵۶ تمہیں وحی ہوئی اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ف۵۷ اور ہرگز

تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤگے اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو

بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْۚ تُرِیْدُ

پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ف۵۸ اور تمہاری آنکھیں انھیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم

زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ

دنیا کی زندگی کا سنگار (زینت) چاہوگے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ

هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ﱦ فَمَنْ شَآءَ

اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا اور فرمادو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے ف۵۹ تو جو چاہے

فَلْیُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًاۙ اَحَاطَ بِهِمْ

ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے ف۶۰ بے شک ہم نے ظالموں ف۶۱ کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انھیں گھیر

سُرَادِقُهَاؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَؕ

لیں گی اور اگر ف۶۲ پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (پگھلے) ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون (جلا) دے گا

بِئْسَ الشَّرَابُؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کیا ہی برا پینا ف۶۳ اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام

ف۵۴ کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں۔ ف۵۵ آسمان اور زمین والوں کا ف۵۶ یعنی قرآن شریف۔ ف۵۷ اور کسی کو اس کے تبدیل و تغییر کی قدرت نہیں ف۵۸ یعنی اخلاص کے ساتھ ہر وقت اللہ کی طاعت میں مشغول رہتے ہیں۔ **شانِ نزول:** سردارانِ کفار کی ایک جماعت نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کردیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لے آنے سے خلقِ کثیر اسلام لے آئے گی۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۵۹ یعنی اس کی توفیق سے اور حق و باطل ظاہر ہوچکا، میں تو مسلمانوں کو ان کی غربت کے باعث تمہاری دلجوئی کے لیے اپنی مجلس مبارک سے جدا نہیں کروں گا۔ ف۶۰ اپنے انجام و مآل کو سوچ لے اور سمجھ لے کہ ف۶۱ یعنی کافروں ف۶۲ پیاس کی شدت سے ف۶۳ اللہ کی پناہ۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: وہ غلیظ پانی ہے روغنِ زیتون کی تلچھٹ کی طرح۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پگھلایا ہوا رانگ (سیسہ) اور پیتل ہے۔

الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ

کیے ہم ان کے نیگ(اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ف۶۴ ان کے لئے بسنے کے

عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے ف۶۵

وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى

اور سبز کپڑے کریب (ریشم کے باریک) اور قنادیز(موٹے) کے پہنیں گے وہاں تختوں پر

الْاَرَآىٕكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا

تکیہ لگائے ف۶۶ کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ اور ان کے سامنے

رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ

دو مردوں کا حال بیان کرو ف۶۷ کہ ان میں ایک کو ف۶۸ ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور

جَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ

ان کے بیچ بیچ میں کھیتی رکھی ف۶۹ دونوں باغ اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی

شَیْـٴًـا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ ۙ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ

نہ دی ف۷۰ اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ ف۷۱ پھل رکھتا تھا ف۷۲ تو اپنے ساتھی ف۷۳ سے بولا اور وہ

یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ

اس سے ردوبدل (تبادلۂ خیال) کرتا تھا ف۷۴ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں ف۷۵ اپنے باغ میں گیا ف۷۶ اور اپنی جان پر ظلم

لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ ۙ وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ

کرتا ہوا ف۷۷ بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت

ف۶۴ بلکہ انہیں ان کی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں۔ ف۶۵ ہر جنتی کو تین تین کنگن پہنائے جائیں گے سونے اور چاندی اور موتیوں کے۔ حدیثِ صحیح میں ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہنچتا ہے وہ تمام اعضاء بہشتی زیوروں سے آراستہ کیے جائیں گے۔ ف۶۶ شاہانہ شان وشکوہ کے ساتھ ہوں گے۔ ف۶۷ کہ کافر ومؤمن اس میں غور کر کے اپنا اپنا انجام ومآل سمجھیں اور ان دو مردوں کا حال یہ ہے۔ ف۶۸ یعنی کافر کو ف۶۹ یعنی انہیں نہایت بہترین ترتیب کے ساتھ مرتب کیا۔ ف۷۰ بہار خوب آئی ف۷۱ باغ والا اس کے علاوہ اور بھی ف۷۲ یعنی اموالِ کثیرہ، سونا، چاندی وغیرہ ہر قسم کی چیزیں ف۷۳ ایماندار ف۷۴ اور اترا کر اور اپنے مال پر فخر کر کے کہنے لگا کہ ف۷۵ میرا کنبہ قبیلہ بڑا ہے ملازم خدمتگار نوکر چاکر بہت ہیں۔ ف۷۶ اور مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے گیا وہاں اس کو افتخاراً ہر طرف لیے پھرا اور ہر ہر چیز دکھائی۔ ف۷۷ کفر کے ساتھ اور باغ کی زینت وزیبائش اور رونق وبہار دیکھ کر مغرور ہوگیا اور۔

قَآىِٕمَةً ۙ وَّ لَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ

قائم ہو اور اگر میں ف۷۸ اپنے رب کی طرف پھر کر بھی گیا تو ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا ف۷۹ اس کے ساتھی ف۸۰

لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

نے اس سے الٹ پھیر (بحث ومباحثہ) کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نتھرے (صاف شفاف) پانی کی

نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ ط لٰكِنَّاۡ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ

بوند سے پھر تجھے ٹھیک مرد کیا ف۸۱ لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں

اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا

کرتا ہوں اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر

بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾ ۚ فَعَسٰى رَبِّیْۤ اَنْ

اللہ کی مدد کا ف۸۲ اگر تو مجھے اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا ف۸۳ تو قریب ہے کہ میرا رب

یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ یُرْسِلَ عَلَیْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ

مجھے تیرے باغ سے اچھا دے ف۸۴ اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں اتارے تو وہ پٹ پر

صَعِیْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ ۙ اَوْ یُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ

میدان (چٹیل بے کار) ہوکر رہ جائے ف۸۵ یا اس کا پانی زمین میں دھنس جائے ف۸۶ پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کر سکے ف۸۷ اور

اُحِیْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ كَفَّیْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِیْهَا وَ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى

اس کے پھل گھیر لیے گئے ف۸۸ تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا ف۸۹ اس لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹٹیوں (چھپروں) پر

عُرُوْشِهَا وَ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ

گرا ہوا تھا ف۹۰ اور کہہ رہا ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور اس کے پاس کوئی جماعت

ف۷۸ جیسا کہ تیرا گمان ہے بالفرض ف۷۹ کیونکہ دنیا میں بھی میں نے بہترین جگہ پائی ہے۔ ف۸۰ مسلمان ف۸۱ عقل و بلوغ قوت و طاقت عطا کی اور تو سب کچھ پا کر کافر ہوگیا۔ ف۸۲ اگر تو باغ دیکھ کر ماشآء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام محاصل (پیداوار) و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے، چاہے اس کو آباد رکھے چاہے ویران کرے، ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا تو نے ایسا کیوں نہیں کہا۔ ف۸۳ اس وجہ سے تکبر میں مبتلا تھا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا۔ ف۸۴ دنیا میں یا عقبیٰ میں ف۸۵ کہ اس میں سبزہ کا نام ونشان باقی نہ رہے۔ ف۸۶ نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جاسکے۔ ف۸۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا۔ ف۸۸ اور باغ بالکل ویران ہوگیا۔ ف۸۹ پشیمانی اور حسرت سے ف۹۰ اس حال کو پہنچ کر اس کو مومن کی نصیحت یاد آتی ہے اور اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے۔

فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ

نہ تھی کہ اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلہ لینے(کے) قابل تھا ف۹۱ یہاں کھلتا ہے ف۹۲ کہ اختیار

لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ

سچے اللہ کا ہے اس کا ثواب سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا اور ان کے سامنے ف۹۳ زندگانی دنیا کی کہاوت

الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ

بیان کرو ف۹۴ جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہوکر نکلا ف۹۵ کہ سوکھی گھاس

هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ

ہوگیا جسے ہوائیں اڑائیں ف۹۶ اور اللہ ہر چیز پر قابو والا ہے ف۹۷ مال

وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ

اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار (زینت) ہے ف۹۸ اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ف۹۹ ان کا ثواب

رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ

تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے بھلی اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے ف۱۰۰ اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی

بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ۚ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ

دیکھو گے ف۱۰۱ اور ہم انہیں اٹھائیں گے ف۱۰۲ تو ان میں سے کسی کو چھوڑ نہ دیں گے اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے (صفیں بنائے) پیش

صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ

ہوں گے ف۱۰۳ بے شک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا ف۱۰۴ بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدہ کا

ع ۵ ۱۴/۱۷

ف۹۱ کہ ضائع شدہ چیز کو واپس کرسکتا۔ ف۹۲ اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے۔ ف۹۳ اے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! ف۹۴ کہ اس کی حالت ایسی ہے ف۹۵ زمین ترو تازہ ہوئی پھر قریب ہی ایسا ہوا ف۹۶ اور پراگندہ کردیں۔ ف۹۷ پیدا کرنے پر بھی اور فنا کرنے پر بھی، اس آیت میں دنیا کی ترو تازگی اور بہجت و شادمانی (خوشی و مسرت) اور اس کے فنا و ہلاک ہونے کی سبزہ سے تمثیل فرمائی گئی کہ جس طرح سبزہ شاداب ہوکر فنا ہوجاتا ہے اور اس کا نام و نشان باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی حیاتِ بے اعتبار کی ہے، اس پر مغرور و شیدا ہونا عقل کا کام نہیں۔ ف۹۸ راہِ قبر و آخرت کے لیے توشہ نہیں۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مال و اولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمالِ صالحہ آخرت کی اور اللہ تعالٰی اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے۔ ف۹۹ باقیات صالحات سے اعمالِ خیر مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لیے باقی رہتے ہیں جیسے کہ پنجگانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید۔ حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھنا۔ ف۱۰۰ کہ اپنی جگہ سے اُکھڑ کر ابر (بادلوں) کی طرح روانہ ہوں گے ف۱۰۱ نہ اس پر کوئی پہاڑ ہوگا نہ عمارت نہ درخت ف۱۰۲ قبروں سے اور موقف حساب (حشر کے میدان) میں حاضر کریں گے۔ ف۱۰۳ ہر ہر امت کی جماعت کی قطاریں علیحدہ علیحدہ اللہ تعالٰی ان سے فرمائے گا ف۱۰۴ زندہ برہنہ تن (ننگے بدن) و برہنہ پا (ننگے پاؤں) بے زر و مال۔

لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

وقت نہ رکھیں گے ف۱۰۵ اور نامہ اعمال رکھا جائے گا ف۱۰۶ تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے

فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا

ہوں گے اور ف۱۰۷ کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ (تحریر) کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ

كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انھوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ

نہیں کرتا ف۱۰۸ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۰۹ تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس

ع ۶ ۵ ۱۸

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ

کہ قوم جن سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا ف۱۱۰ بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست

مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ

بناتے ہو ف۱۱۱ اور وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی برا بدل (بدلہ) ملا ف۱۱۲ نہ میں نے

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت انھیں سامنے بٹھا لیا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کہ

الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

گمراہ کرنے والوں کو بازو بناؤں ف۱۱۳ اور جس دن فرمائے گا ف۱۱۴ کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ

تو انھیں پکاریں گے وہ انھیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے ف۱۱۵ درمیان ایک ہلاکت کا میدان کر دیں گے ف۱۱۶ اور مجرم دوزخ کو

ف۱۰۵ جو وعدہ کہ ہم نے زبانِ انبیاء پر فرمایا تھا یہ ان سے فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے۔ ف۱۰۶ ہر شخص کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں، مومن کا داہنے میں کافر کا بائیں میں۔ ف۱۰۷ اس میں اپنی بدیاں لکھی دیکھ کر ف۱۰۸ نہ کسی پر بے جرم عذاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے۔ ف۱۰۹ تحیت کا ف۱۱۰ اور باوجود مامور ہونے کے اس نے سجدہ نہ کیا تو اے بنی آدم! ف۱۱۱ اور ان کی اطاعت اختیار کرتے ہو۔ ف۱۱۲ کہ بجائے طاعتِ الٰہی بجالانے کے طاعتِ شیطان میں مبتلا ہوئے۔ ف۱۱۳ معنی یہ ہیں کہ اشیاء کے پیدا کرنے میں متفرد اور یگانہ ہوں نہ میرا کوئی شریکِ عمل نہ کوئی مشیر کار پھر میرے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہوسکتی ہے۔ ف۱۱۴ اللہ تعالیٰ کفار سے ف۱۱۵ یعنی بتوں اور بت پرستوں کے یا اہلِ ہدیٰ اور اہلِ ضلال (گمراہوں) کے ف۱۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا کہ "موبق" جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا۠ ﴿۵۳﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا

دیکھیں گے تو یقین کریں گے کہ انہیں اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور بے شک ہم نے

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ

لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل (مثالیں) طرح طرح بیان فرمائی ف۱۱۷ اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر

جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ یَسْتَغْفِرُوْا

جھگڑالو ہے ف۱۱۸ اور آدمیوں کو کس چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جب ہدایت ف۱۱۹ ان کے پاس آئی اور اپنے رب سے معافی

رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَ

مانگتے ف۱۲۰ مگر یہ کہ ان پر اگلوں کا دستور آئے ف۱۲۱ یا ان پر قسم قسم کا عذاب آئے اور

مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ

ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر ف۱۲۲ خوشی اور ف۱۲۳ ڈر سنانے والے اور جو کافر ہیں

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا

وہ باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں ف۱۲۴ کہ اس سے حق کو ہٹاویں اور انھوں نے میری آیتوں کی اور جو ڈر انھیں سنائے گئے تھے ف۱۲۵ ان کی

هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِیَ مَا

ہنسی بنالی اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر لے ف۱۲۶ اور اس کے ہاتھ جو آگے بھیج چکے ف۱۲۷

قَدَّمَتْ یَدٰهُؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ

اسے بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کردیئے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں

وَقْرًاؕ وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ رَبُّكَ

گرانی (نقص) ف۱۲۸ اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے ف۱۲۹ اور تمہارا رب

ف۱۱۷ تاکہ سمجھیں اور پند پذیر ہوں۔ ف۱۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہاں آدمی سے مراد نضر ابن حارث ہے اور جھگڑے سے اس کا قرآن پاک میں جھگڑا کرنا۔ بعض نے کہا: ابی بن خلف مراد ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ تمام کفار مراد ہیں۔ بعض کے نزدیک آیت عموم پر ہے اور یہی اصح (زیادہ صحیح قول) ہے۔ ف۱۱۹ یعنی "قرآنِ کریم" یا "رسولِ مکرم" صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک ف۱۲۰ معنی یہ ہیں کہ ان کے لیے جائے عذر نہیں ہے کیونکہ انہیں ایمان و استغفار سے کوئی مانع نہیں۔ ف۱۲۱ یعنی وہ ہلاکت جو مقدر ہے اس کے بعد ف۱۲۲ ایمانداروں اطاعت شعاروں کے لیے ثواب کی۔ ف۱۲۳ بے ایمانوں نافرمانوں کے لیے عذاب کا۔ ف۱۲۴ اور رسولوں کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔ ف۱۲۵ عذاب کے ف۱۲۶ اور پند پذیر نہ ہو اور ان پر ایمان نہ لائے ف۱۲۷ یعنی معصیت اور گناہ اور نافرمانی جو کچھ اس نے کیا۔ ف۱۲۸ کہ حق بات نہیں سنتے ف۱۲۹ یہ ان کے حق میں ہے جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں۔

الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ

بخشنے والا مہر (رحمت) والا ہے اگر وہ انہیں ف۱۳۰ ان کے کئے پر پکڑتا تو جلد ان پر عذاب بھیجتا ف۱۳۱

بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ

بلکہ ان کے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۳۲ جس کے سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کردیں ف۱۳۳

لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ

ع ۸ ۲۰

جب انھوں نے ظلم کیا ف۱۳۴ اور ہم نے ان کی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا اور یاد کرو جب موسیٰ ف۱۳۵ نے اپنے خادم سے کہا ف۱۳۶ میں

اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ

باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں ف۱۳۷ یا قرنوں چلا (مدتوں چلتا) جاؤں ف۱۳۸ پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے

بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا

ملنے کی جگہ پہنچے ف۱۳۹ اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی پھر جب وہاں سے گزر گئے ف۱۴۰

قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ٝ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ

موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بے شک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ف۱۴۱ بولا

اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ٝ وَ مَاۤ اَنْسٰىنِيْهُ

بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بے شک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا

اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَ اتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ

کہ میں اس کا مذکور (ذکر) کروں اور اس نے ف۱۴۲ تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا (عجیب بات) ہے موسیٰ نے کہا

ف۱۳۰ دنیا ہی میں ف۱۳۱ لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے مہلت دی اور عذاب میں جلدی نہ فرمائی۔ ف۱۳۲ یعنی روزِ قیامت بعث و حساب کا دن ف۱۳۳ وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کردیا اور وہ بستیاں ویران ہوگئیں ان بستیوں سے قوم لوط و عاد و ثمود وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں۔ ف۱۳۴ حق کو نہ مانا اور کفر اختیار کیا۔ ف۱۳۵ ابن عمران نبی محترم صاحب توریت و معجزات ظاہرہ ف۱۳۶ جن کا نام یوشع ابن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت و صحبت میں رہتے تھے اور آپ سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں۔ ف۱۳۷ بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اس لیے آپ نے وہاں پہنچنے کا عزم مصمم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی سعی جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں پہنچوں۔ ف۱۳۸ اگر وہ جگہ دور ہو، پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے ف۱۳۹ جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے استراحت کی اور مصروف خواب ہوگئے، بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہوگئی اور تڑپ کر دریا میں گری اور اس پر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور ایک محراب سی بن گئی۔ حضرت یوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۱۴۰ اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت ف۱۴۱ تھکان بھی ہے بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی، منزلِ مقصود سے آگے بڑھ کر تکان اور بھوک معلوم ہوئی، اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزلِ مقصود کی طرف واپس ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے

ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا

یہی تو ہم چاہتے تھے ف۱۴۳ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے بندوں

مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ

میں سے ایک بندہ پایا ف۱۴۴ جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی ف۱۴۵ اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا ف۱۴۶ اس سے

لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ

موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی ف۱۴۷ کہا آپ

لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَ كَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾

میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۴۸ اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں ف۱۴۹

قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَاۤ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ

کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا کہا تو اگر آپ میرے

اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْــٴَـلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع

ع ۹ ۱۱ ۲۱

ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں ف۱۵۰

معذرت کی اور ف۱۴۲ یعنی مچھلی نے ف۱۴۳ مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصولِ مقصد کی علامت ہے اور جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہوگی۔ ف۱۴۴ جو چادر اوڑھے آرام فرما رہا تھا، یہ حضرت خضر تھے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام، لفظ خضر لغت میں تین طرح آیا ہے بکسر خاو سکونِ ضاد اور بفتح خاو سکونِ ضاد اور بفتح خاد کسرِ ضاد یہ لقب ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں اگر گھاس خشک ہو تو سرسبز ہو جاتی ہے، نام آپ کا بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں، ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں، آپ نے دنیا ترک کرکے زہد اختیار فرمایا۔ ف۱۴۵ اس رحمت سے یا نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا طولِ حیات، آپ ولی تو بالیقین ہیں آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔ ف۱۴۶ یعنی غیوب کا علم۔ مفسرین نے فرمایا: علم لدنی وہ ہے جو بندہ کو بطریقِ الہام حاصل ہو۔ حدیث شریف میں ہے: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام کو دیکھا کہ سفید چادر میں لپٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں؟ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں پھر ف۱۴۷ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ بتواضع وادب پیش آئے۔ (مدارک) خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں ف۱۴۸ حضرت خضر نے یہ اس لیے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام امورِ منکرہ وممنوعہ دیکھیں گے اور انبیاء علیہم السلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ منکرات دیکھ کر صبر کرسکیں پھر حضرت خضر علیہ السلام نے اس ترکِ صبر کا عذر بھی خود ہی بیان فرما دیا اور فرمایا ف۱۴۹ اور ظاہر میں وہ منکر ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا۔ مفسرین ومحدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے لیے خاص فرمایا وہ علمِ باطن ومکاشفہ ہے اور اہلِ کمال کے لیے یہ باعثِ فضل ہے۔ چنانچہ وارد ہوا ہے کہ صدیق کو نماز وغیرہ اعمال کی بنا پر صحابہ پر فضیلت نہیں بلکہ ان کی فضیلت اس چیز سے ہے جو ان کے سینہ میں ہے یعنی علمِ باطن وعلمِ اسرار کیونکہ جو افعال صادر ہوں گے وہ حکمت سے ہوں گے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں۔

ف۱۵۰ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مسترشد (مرید) کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ واستاد کے افعال پر زبانِ اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرماویں۔ (مدارک وابو السعود)

فَانْطَلَقَا ٙ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ

اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے ف۱۵۱ اس بندہ نے اسے چیر ڈالا ف۱۵۲ موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو

اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ

ڈبا دو بے شک یہ تم نے بری بات کی ف۱۵۳ کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ

مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ

ٹھہر سکیں گے ف۱۵۴ کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو ف۱۵۵ اور مجھ پر میرے کام میں مشکل

عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٙ حَتّٰۤى اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا

نہ ڈالو پھر دونوں چلے ف۱۵۶ یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا ف۱۵۷ اس بندہ نے اسے قتل کر دیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری

زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

جان ف۱۵۸ بے کسی جان کے بدلے قتل کردی بے شک تم نے بہت بری بات کی

ف۱۵۱ اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کرلیا۔ ف۱۵۲ اور بسولے (لکڑی چھیلنے کے اوزار) یا کلہاڑی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن باوجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا۔ ف۱۵۳ حضرت خضر نے ف۱۵۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۵۵ کیونکہ بھول پر شریعت میں گرفت نہیں۔ ف۱۵۶ یعنی کشتی سے اتر کر ایک مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ ف۱۵۷ جوان میں خوبصورت تھا اور حدِ بلوغ کو نہ پہنچا تھا۔ بعض مفسرین نے کہا جوان تھا اور رہزنی کیا کرتا تھا۔ ف۱۵۸ جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ

کہا ف۱۵۹ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۶۰ کہا اس کے بعد

عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾

میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بےشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہوچکا

فَانْطَلَقَا ٙ وقفة حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ﹰاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ

پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ف۱۶۱ ان دہقانوں (کسانوں) سے کھانا مانگا تو انھوں نے انھیں دعوت

یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ

دینی قبول نہ کی ف۱۶۲ پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی ہے اس بندہ نے ف۱۶۳ اسے سیدھا کردیا موسیٰ نے کہا

شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ ۚ

تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ف۱۶۴ کہا یہ ف۱۶۵ میری اور آپ کی جدائی ہے

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِیْنَةُ

اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر (بھید) بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا ف۱۶۶ وہ جو کشتی تھی

فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَ كَانَ

وہ کچھ محتاجوں کی تھی ف۱۶۷ کہ دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں اور ان کے

وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ

پیچھے ایک بادشاہ تھا ف۱۶۸ کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا ف۱۶۹ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ

مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَاۤ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ﴿۸۰﴾ ۚ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ

مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھاوے ف۱۷۰ تو ہم نے چاہا کہ

ف۱۵۹ حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ! ف۱۶۰ اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطاکیہ ہے۔ وہاں ان حضرات نے ف۱۶۲ اور میزبانی پر آمادہ نہ ہوئے۔ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بدتر ہے جہاں مہمانوں کی میزبانی نہ کی جائے۔ ف۱۶۳ یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دستِ مبارک لگا کر اپنی کرامت سے ف۱۶۴ کیونکہ یہ ہماری تو حاجت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مُدارات (خاطر تواضع) نہیں کی ایسی حالت میں ان کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا! اس پر حضرت خضر نے ف۱۶۵ وقت یا اس مرتبہ کا انکار۔ ف۱۶۶ اور ان کے اندر جو راز تھے ان کا اظہار کردوں گا۔ ف۱۶۷ جو دس بھائی تھے ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کرسکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو ف۱۶۸ کہ انہیں واپسی میں اس کی طرف گذرنا ہوتا، اس بادشاہ کا نام جُلَنْدی تھا، کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا ف۱۶۹ اور اگر عیب دار ہوتی چھوڑ دیتا، اس لیے میں نے اس کشتی کو عیب دار کردیا کہ وہ ان غریبوں کے لیے بچ رہے۔ ف۱۷۰ اور وہ اس کی محبت میں دین سے پھر جائیں اور گمراہ ہوجائیں اور حضرت خضر کا یہ اندیشہ اس سبب

يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً وَّاَقۡرَبَ رُحۡمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الۡجِدَارُ

ان دونوں کا رب اس سے بہتر ف۱۷۱ ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے ف۱۷۲ رہی وہ دیوار

فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَكَانَ تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوۡهُمَا

وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی ف۱۷۳ اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ تھا ف۱۷۴ اور ان کا باپ

صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ۖ

نیک آدمی تھا ف۱۷۵ تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں ف۱۷۶ اور اپنا خزانہ نکالیں

رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ ؕ ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ

آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا ف۱۷۷ یہ پھیر (بھید) ہے ان باتوں کا

تَسۡطِعۡ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿٨٢﴾ ؕ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنۡ ذِى الۡقَرۡنَيۡنِ ؕ قُلۡ سَاَتۡلُوۡا

جس پر آپ سے صبر نہ ہوسکا ف۱۷۸ اور تم سے ف۱۷۹ ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں ف۱۸۰ تم فرماؤ میں تمہیں اس کا

سے تھا کہ وہ باِعلامِ الٰہی (اللہ تعالیٰ کے خبر دینے کی وجہ سے) اس کے حالِ باطن کو جانتے تھے۔ حدیث مسلم میں ہے کہ یہ لڑکا کافر ہی پیدا ہوا تھا۔ امام سبکی نے فرمایا کہ حالِ باطن جان کر بچے کو قتل کر دینا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے، انہیں اس کی اجازت تھی، اگر کوئی ولی کسی بچے کے ایسے حال پر مطلع ہو تو اس کو قتل جائز نہیں ہے۔ کتاب عرائس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے فرمایا کہ تم نے ستھری جان کو قتل کر دیا تو یہ انہیں گراں گذرا، اور انہوں نے اس لڑکے کا کندھا توڑ کر اس کا گوشت چیرا تو اس کے اندر لکھا ہوا تھا: کافر ہے، کبھی اللہ پر ایمان نہ لائے گا۔ (جمل) ف۱۷۱ بچہ گناہوں اور نجاستوں سے پاک اور ف۱۷۲ جو والدین کے ساتھ طریق ادب و حسنِ سلوک اور مَوَدّت (پیار) ومحبت رکھتا ہو۔ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹی عطا کی جو ایک نبی کے نکاح میں آئی اور اس سے نبی پیدا ہوئے جن کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے ایک اُمت کو ہدایت دی۔ بندے کو چاہئے کہ اللہ کی قضا پر راضی رہے اسی میں بہتری ہوتی ہے۔ ف۱۷۳ جن کے نام اَصرَم اور صَرِیم تھے۔ ف۱۷۴ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا، چاندی مدفون تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی، اس پر ایک طرف لکھا تھا: اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے! اس کا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اس کو غصہ کیسے آتا ہے! اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب (مشقت) میں پڑتا ہے! اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے! اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے! اور اس کے ساتھ لکھا تھا: لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ اور دوسری جانب اس لوح (تختی) پر لکھا تھا: میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں، میں نے خیر و شر پیدا کی۔ اُس کے لیے خوشی جسے میں نے خیر کے لیے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی۔ اُس کے لیے تباہی جس کو شر کے لیے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کی۔ ف۱۷۵ اس کا نام کاشح تھا اور یہ شخص پرہیز گار تھا۔ حضرت محمد ابن مُنکَدِر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی سے اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو اور اس کے کنبہ والوں کو اور اس کے محلّہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔ (سبحان اللہ) ف۱۷۶ اور ان کی عقل کامل ہو جائے اور وہ قوی و توانا ہو جائیں۔ ف۱۷۷ بلکہ بامرِ الٰہی و الہام خداوندی کیا۔ ف۱۷۸ بعض لوگ ولی کو نبی پر فضیلت دے کر گمراہ ہو گئے اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت موسیٰ کو حضرت خضر سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا باوجودیکہ حضرت خضر ولی ہیں اور درحقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفرِ جلی ہے اور حضرت خضر نبی ہیں اور اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ بعض کا گمان ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ابتلاء ہے۔ علاوہ بریں یہ کہ اہلِ کتاب اس کے قائل ہیں کہ یہ حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کا واقعہ ہی نہیں بلکہ موسیٰ بن ماثان کا واقعہ ہے اور ولی تو نبی پر ایمان لانے سے مرتبۂ ولایت پر پہنچتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ نبی سے بڑھ جائے۔ (مدارک) اکثر علماء اس پر ہیں اور مشائخ صوفیہ واصحابِ عرفان کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں۔ شیخ ابو عمرو بن صلاح نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا کہ حضرت خضر جمہور علماء وصالحین کے نزدیک زندہ ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت خضر و الیاس دونوں زندہ ہیں اور ہر سال زمانہ حج میں ملتے ہیں۔

عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ

مذکور پڑھ کر سناتا ہوں بے شک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا

شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

ایک سامان عطا فرمایا ۱۸۱ تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا ۱۸۲ یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا اُسے ایک سیاہ

تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ

کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا پایا ۱۸۳ اور وہاں ۱۸۴ ایک قوم ملی ۱۸۵ ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین

اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

یا تو تو انھیں سزا دے ۱۸۶ یا اُن کے ساتھ بھلائی اختیار کرے ۱۸۷ عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیا ۱۸۸

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا

اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے ۱۸۹ پھر اپنے رب کی طرف پھیرا جائے گا ۱۹۰ وہ اسے بُری مار دے گا اور

مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا

جو ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اُس کا بدلہ بھلائی ہے ۱۹۱ اور عنقریب ہم اسے آسان کام

یہ بھی منقول ہے کہ حضرت خضر نے چشمۂ حیات میں غسل فرمایا اور اس کا پانی پیا۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم (خازن) ۱۷۹ ابوجہل وغیرہ کفارِ مکہ یا یہود بہ طریقِ امتحان۔ ۱۸۰ ذوالقرنین کا نام اِسکندر ہے، یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں، انہوں نے اِسکندریہ بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا، حضرت خضر علیہ السلام ان کے وزیر اور صاحب لواء (پرچم اٹھانے والے) تھے۔ دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمران تھے:۔ دو مؤمن: حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہما السلام، اور دو کافر: نمرود اور بخت نصر، اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس امت سے ہونے والے ہیں جن کا اسمِ مبارک حضرت امام مہدی ہے، ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی، ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہ نبی تھے نہ فرشتے، اللّٰہ سے محبت کرنے والے بندے تھے اللّٰہ نے انہیں محبوب بنایا۔ ۱۸۱ جس چیز کی خلق کو حاجت ہوتی ہے اور جو کچھ بادشاہوں کو دیار و اَمصار (بستیوں اور شہروں کے) فتح کرنے اور دشمنوں کے مُحاربہ (لڑائی ومعرکہ) میں درکار رہتا ہے وہ سب عنایت کیا۔ ۱۸۲ ''سبب'' وہ چیز ہے جو مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہو خواہ وہ علم ہو یا قدرت، تو ذوالقرنین نے جس مقصد کا ارادہ کیا اسی کا سبب اختیار کیا۔ ۱۸۳ ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ اولادِ سام میں سے ایک شخص چشمۂ حیات سے پانی پیئے گا اور اس کو موت نہ آئے گی یہ دیکھ کر وہ چشمۂ حیات کی طلب میں مغرب و مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت خضر بھی تھے، وہ تو چشمۂ حیات تک پہنچ گئے اور انہوں نے پی بھی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا انہوں نے نہ پایا، اس سفر میں جانب مغرب روانہ ہوئے تو جہاں تک آبادی ہے وہ سب منازل قطع کر ڈالے اور سمتِ مغرب میں وہاں پہنچے جہاں آبادی کا نام و نشان باقی نہ رہا، وہاں انہیں آفتاب وقتِ غروب ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنے والے کو پانی میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے۔ ۱۸۴ اس چشمہ کے پاس ۱۸۵ جو شکار کئے ہوئے جانوروں کے چمڑے پہنے تھے، اس کے سوا ان کے بدن پر اور کوئی لباس نہ تھا اور دریائی مردہ جانور ان کی غذا تھے، یہ لوگ کافر تھے۔ ۱۸۶ اور ان میں سے جو اسلام میں داخل نہ ہو اس کو قتل کر دے ۱۸۷ اور انہیں احکامِ شرع کی تعلیم دے اگر وہ ایمان لائیں ۱۸۸ یعنی کفر و شرک اختیار کیا، ایمان نہ لایا ۱۸۹ قتل کریں گے۔ یہ تو اس کی دنیوی سزا ہے ۱۹۰ قیامت میں ۱۹۱ یعنی جنت۔

يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ؕ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

کہیں گے ف۱۹۲ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۳ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا اُسے ایسی

تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ ۙ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا

قوم پر نکلتا پایا جن کے لیے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی ف۱۹۴ بات یہی ہے اور جو کچھ اس کے

بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ

پاس تھا ف۱۹۵ سب کو ہمارا علم محیط ہے ف۱۹۶ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۷ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا

وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا

اُن سے اِدھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۹۸ انھوں نے کہا

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ

اے ذوالقرنین بے شک یاجوج و ماجوج ف۱۹۹ زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ

ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کردیں اس پر کہ آپ ہم میں اور اُن میں ایک دیوار بنادیں ف۲۰۰ کہا وہ جس پر مجھے میرے

فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ ۙ

رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے ف۲۰۱ تو میری مدد طاقت سے کرو ف۲۰۲ میں تم میں اور اُن میں ایک مضبوط آڑ بنادوں ف۲۰۳

اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ

میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ ف۲۰۴ یہاں تک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی کہا دھونکو

ف۱۹۲ اور اس کو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو اس پر سہل ہوں، دشوار نہ ہوں۔ اب ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ ف۱۹۳ جانبِ مشرق میں ف۱۹۴ اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی نہ وہاں کوئی عمارت قائم ہوسکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوعِ آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے۔ ف۱۹۵ فوج، لشکر، آلاتِ حرب، سامانِ سلطنت اور بعض مفسرین نے فرمایا: سلطنت و ملک داری کی قابلیت اور امورِ مملکت کے سرانجام کی لیاقت ف۱۹۶ مفسرین نے ''کَذٰلِکَ'' کے معنی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کے ساتھ سلوک کیا تھا ایسا ہی اہلِ مشرق کے ساتھ بھی کیا کیونکہ یہ لوگ بھی ان کی طرح کافر تھے تو جو ان میں سے ایمان لائے ان کے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مُصِر (اَڑے) رہے ان کو تعذیب کی۔ ف۱۹۷ جانبِ شمال میں۔ (خازن) ف۱۹۸ کیونکہ ان کی زبان عجیب و غریب تھی، ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے بہ مشقت بات کی جاسکتی تھی۔ ف۱۹۹ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، زمین میں فساد کرتے تھے، ربیع کے زمانے میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے، کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے، آدمیوں کو کھا لیتے تھے، درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے، حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی کہ وہ ف۲۰۰ تاکہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں اور ہم ان کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں ف۲۰۱ یعنی اللّٰہ کے فضل سے میرے پاس مالِ کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں ف۲۰۲ اور جو کام میں بتاؤں وہ انجام دو ف۲۰۳ ان لوگوں نے

حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ؕ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا

یہاں تک کہ جب اُسے آگ کر دیا کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبہ اونڈیل دوں تو یاجوج و ماجوج

اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ

اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا وف۲۰۵ یہ میرے رب کی رحمت ہے

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ؕ﴿۹۸﴾ وَ تَرَكْنَا

پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا وف۲۰۶ اُسے پاش پاش کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے وف۲۰۷ اور اس دن ہم انھیں

بَعْضَهُمْ یَوْمَىٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ﴿۹۹﴾ وَّ

چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا دے گا اور صور پھونکا جائے گا وف۲۰۸ تو ہم ان سب کو وف۲۰۹ اکٹھا کر لائیں گے اور

عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَىٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ۙ﴿۱۰۰﴾ الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ

ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے وف۲۱۰ وہ جن کی آنکھوں پر میری

غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ۠﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ

یاد سے پردہ پڑا تھا وف۲۱۱ اور حق بات سن نہ سکتے تھے وف۲۱۲ تو کیا کافر

ع ۱۹

كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ

یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو وف۲۱۳ میرے سوا حمایتی بنالیں گے وف۲۱۴ بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی

عرض کیا پھر ہمارے متعلق کیا خدمت ہے فرمایا: وف۲۰۴ اور بنیاد کھدوائی جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروا دیا اور آگ دے دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی، اوپر سے پگھلایا ہوا تانبا دیوار میں پلا دیا گیا یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا وف۲۰۵ ذوالقرنین نے کہ وف۲۰۶ اور یاجوج ماجوج کے خُروج کا وقت آ پہنچے گا قریبِ قیامت وف۲۰۷ حدیث شریف ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے: اب چلو باقی کل توڑ لیں گے۔ دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ بحکمِ الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے، جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا کہ اب چلو باقی دیوار کل توڑ لیں گے ان شآء اللّٰہ۔ ''ان شآء اللّٰہ'' کہنے کا یہ ثمرہ ہوگا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہ جائے گی اور اگلے دن انہیں دیوار اتنی ٹوٹی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے۔ اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے، قتل و غارت کریں گے اور چشموں کا پانی پی جائیں گے، جانوروں درختوں کو اور جو آدمی ہاتھ آئیں گے ان کو کھا جائیں گے، مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ اللّٰہ تعالیٰ بدُعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں ہلاک کرے گا اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے۔ وف۲۰۸ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج کا نکلنا قربِ قیامت کی علامات میں سے ہے۔ وف۲۰۹ یعنی تمام خَلق کو عذاب و ثواب کے لیے روزِ قیامت وف۲۱۰ کہ اس کو صاف دیکھیں۔ وف۲۱۱ اور وہ آیاتِ الٰہیّہ اور قرآن و ہدایت و بیان اور دلائلِ قدرت و ایمان سے اندھے بنے رہے اور ان میں سے کسی چیز کو وہ نہ دیکھ سکے۔ وف۲۱۲ اپنی بدبختی سے رسول کریم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ساتھ عداوت رکھنے کے باعث وف۲۱۳ مثل حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر و ملائکہ کے وف۲۱۴ اور اس سے کچھ نفع پائیں گے یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ بندے ان سے بیزار ہیں اور بیشک ہم ان کے اس شرک پر عذاب کریں گے۔

لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًاؕ ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِیْنَ

کو جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ف۲۱۵ ان کے جن

ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ

کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی ف۲۱۶ اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام

صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىٕهٖ فَحَبِطَتْ

کررہے ہیں یہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا ف۲۱۷ تو ان کا کیا دھرا سب

اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ

اکارت (ضائع) ہے تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے ف۲۱۸ یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس

بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ رُسُلِیْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

پر کہ اُنھوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی بے شک جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًاۙ ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

اچھے کام کیے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے ف۲۱۹ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے

لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ

ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے ف۲۲۰ تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سمندر

الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ

ختم ہوجائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں ف۲۲۱ تم فرماؤ ظاہر

ف۲۱۵ یعنی وہ کون لوگ ہیں جو عمل کرکے تھکے اور مشقتیں اٹھائیں اور یہ امید کرتے رہے کہ ان اعمال پر فضل ونوال سے نوازے جائیں گے مگر بجائے اس کے ہلاکت و بربادی میں پڑے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: وہ یہود ونصاریٰ ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ راہب لوگ ہیں جو صوامع (گرجوں) میں عزلت گزین (تنہا) رہتے تھے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اہلِ حروراء یعنی خوارج ہیں۔ ف۲۱۶ اور عمل باطل ہوگئے ف۲۱۷ رسول وقرآن پر ایمان نہ لائے اور بعث (قیامت میں دوبارہ اُٹھائے جانے) وحساب وثواب وعذاب کے منکر رہے ف۲۱۸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ روزِ قیامت بعضے لوگ ایسے اعمال لائیں گے جو اُن کے خیالوں میں مکۂ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو ان میں وزن کچھ نہ ہوگا۔ ف۲۱۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: سیدعالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو! کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر عرشِ رحمٰن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ حضرت کعب نے فرمایا کہ فردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ ہے، اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے عیش کریں گے۔ ف۲۲۰ جس طرح دنیا میں انسان کیسی ہی بہتر جگہ ہو اس سے اور اعلیٰ و ارفع کی طلب رکھتا ہے یہ بات وہاں نہ ہوگی کیونکہ وہ جانتے ہوں گے کہ فضلِ الٰہی سے انہیں بہت اعلیٰ و ارفع مکان و مکانت (رہائش) حاصل ہے۔ ف۲۲۱ یعنی اگر اللہ تعالٰی کے علم وحکمت کے کلمات لکھے جائیں اور ان کے لیے تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنادیا جائے اور تمام خلق

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا

صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں وا۲۲۲ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے وا۲۲۳ تو جسے اپنے رب سے

لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

ملنے کی امید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے وا۲۲۴

ع ١٢ / ٣

اٰیاتہا ۹۸ | ١٩ سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ ۴۴ | رکوعاتہا ٦

سورۂ مریم مکیہ ہے، اس میں اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا وا

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ۚ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ۖۚ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اُس نے اپنے رب کو

لکھے تو وہ کلمات ختم نہ ہوں اور یہ تمام پانی ختم ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی ختم ہو جائے۔ مُدّعا یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت کی نہایت (انتہا) نہیں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہود نے کہا: اے محمد! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) آپ کا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی اور آپ کی کتاب میں ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر دی گئی، پھر آپ کیسے فرماتے ہیں کہ تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ جب آیہ ''وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا'' نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ ہمیں توریت کا علم دیا گیا اور اس میں ہر شے کا علم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ مُدّعا یہ ہے کہ کُل شے کا علم بھی علمِ الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو۔ **وا۲۲۲** کہ مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورتِ خاصہ میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء اوصافِ بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شفاءِ قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اَجسام و ظواہر تو حدِّ بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے اَرواح و بواطن بشریت سے بالا اور مَلاءِ اعلیٰ سے متعلق ہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ وَالضُّحٰى کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غَلَبۂ انوارِ حق آپ پر عَلَى الدَّوَام حاصل ہو۔ بہرحال آپ کی ذات و کمالات میں آپ کا کوئی بھی مثل نہیں۔ اس آیتِ کریمہ میں آپ کو اپنی ظاہری صورتِ بشریہ کے بیان کا اظہارِ تواضع کے لیے حکم فرمایا گیا، یہی فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے۔ (خازن) **مسئلہ:** کسی کو جائز نہیں کہ حضور کو اپنے مثل بشر کہے کیونکہ جو کلمات اصحابِ عزت و عظمت بہ طریقِ تواضع فرماتے ہیں ان کا کہنا دوسروں کے لیے روا (جائز) نہیں ہوتا۔ دوئم یہ کہ جس کو اللہ تعالٰی نے فضائلِ جلیلہ و مراتبِ رفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصفِ عام سے ذکر کرنا جو ہر کہ ومہ (چھوٹے، بڑے، ادنیٰ و اعلیٰ) میں پایا جائے ان کمالات کے نہ ماننے کا مُشعِر (اشارہ دیتا) ہے۔ سوئم یہ کہ قرآن کریم میں جا بجا کفار کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل بشر کہتے تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے۔ پھر اس کے بعد آیت ''يُوْحٰۤى اِلَىَّ'' میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مَخْصُوص بِالْعِلْم اور مُکَرَّم عِنْدَ اللہ (یعنی علوم کے ساتھ خاص ہونے اور اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا) ہونے کا بیان ہے۔ **وا۲۲۳** اس کا کوئی شریک نہیں **وا۲۲۴** شرکِ اکبر سے بھی بچے اور ریاء سے بھی جس کو شرکِ اصغر کہتے ہیں۔ مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالٰی اس کو فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا، یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ **وا** سورۂ مریم مکیہ ہے، اس میں چھ رکوع، اٹھانوے آیتیں، سات سو اسی کلمے ہیں۔

نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا

آہستہ پکارا ف۲ عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی ف۳ اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا (سفیدی ظاہر ہوئی) ف۴

وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿۴﴾ وَ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ

اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا ف۵ اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے ف۶

وَ كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ﴿۵﴾ یَّرِثُنِیْ وَ یَرِثُ

اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھالے ف۷ وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ

مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖۗ وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿۶﴾ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اُسے پسندیدہ کر ف۸ اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں

بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ﴿۷﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى

ایک لڑکے کی جن کا نام یحیٰی ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا عرض کی اے میرے رب میرے

یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿۸﴾

لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا ف۹

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ

فرمایا ایسا ہی ہے ف۱۰ تیرے رب نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا

تَكُ شَیْــٴًـا ﴿۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

جب تو کچھ بھی نہ تھا ف۱۱ عرض کی اے میرے رب مجھے کوئی نشانی دے دے ف۱۲ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں

ف۲ کیونکہ اِخفاء (آہستہ پکارنا) ریا سے دور اور اخلاص سے مَعْمور رہتا ہے، نیز یہ بھی فائدہ تھا کہ پیرانہ سالی (بڑھاپے) کی عمر میں جبکہ سن شریف پچھتر یا اَسّی برس کا تھا اولاد کا طلب کرنا اِحتمال رکھتا تھا کہ عوام اس پر ملامت کریں اس لیے بھی اس دعا کا اخفاء (آہستہ کرنا) مناسب تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ضُعفِ پیری (بڑھاپے کی کمزوری) کے باعث حضرت کی آواز بھی ضعیف ہوگئی تھی۔ (مدارک خازن) ف۳ یعنی پیرانہ سالی کا ضعف غایت (انتہا) کو پہنچ گیا کہ ہڈی جو نہایت مضبوط عُضْو ہے اس میں کمزوری آگئی تو باقی اَعضا وقُویٰ (طاقت) کا حال محتاجِ بیان ہی نہیں۔ ف۴ کہ تمام سر سفید ہوگیا ف۵ ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی اور مجھے مُستجاب الدعوات کیا۔ ف۶ چچازاد وغیرہ کا، کہ وہ شریر لوگ ہیں کہیں میرے بعد دین میں رخنہ اندازی نہ کریں جیسا کہ بنی اسرائیل سے مشاہدہ میں آچکا ہے۔ ف۷ اور میرے علم کا حامل (سنبھالنے والا) ہو۔ ف۸ کہ تو اپنے فضل سے اس کو نبوت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا: ف۹ یہ سوال اِستبعاد (محال جان کر) نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقہ پر ہوگا کیا دوبارہ جوانی مَرحمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا؟ ف۱۰ تمہیں دونوں سے لڑکا پیدا فرمانا منظور ہے ف۱۱ تو جو معدُوم کے موجود کرنے پر قادر ہے اس سے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمانا کیا عجب ہے۔ ف۱۲ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حاملہ ہونے کی مَعرفت ہو۔

ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿۱۰﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ

سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر وٗ۱۳ تو اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا وٗ۱۴ تو انہیں اشارہ سے کہا

اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿۱۱﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ

کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو وٗ۱۵ اے یحیٰی کتاب وٗ۱۶ مضبوط تھام اور ہم نے اسے بچپن ہی میں

صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ۙ وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ وَ كَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾ۙ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَ

نبوت دی وٗ۱۷ اور اپنی طرف سے مہربانی وٗ۱۸ اور ستھرائی وٗ۱۹ اور کمال ڈر والا تھا وٗ۲۰ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا اور

لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ

زبردست و نافرمان نہ تھا وٗ۲۱ اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن

يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ؑ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا

زندہ اٹھایا جائے گا وٗ۲۲ اور کتاب میں مریم کو یاد کرو وٗ۲۳ جب اپنے گھر والوں سے پورب (مشرق)

مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا

کی طرف ایک جگہ الگ گئی وٗ۲۴ تو ان سے ادھر وٗ۲۵ ایک پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا

ع ۱۵ وقف لازم

وٗ۱۳ صحیح سالم ہو کر بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گونگا ہونے کے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایّام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے جب اللّٰہ کا ذکر کرنا چاہتے زبان کھل جاتی۔ وٗ۱۴ جو اس کی نماز کی جگہ تھی اور لوگ پسِ محراب انتظار میں تھے کہ آپ ان کے لیے دروازہ کھولیں تو وہ داخل ہوں اور نماز پڑھیں جب حضرت زکریا علیہ السلام باہر آئے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا، گفتگو نہیں فرما سکتے تھے، یہ حال دیکھ کر لوگوں نے دریافت کیا کیا حال ہے؟ وٗ۱۵ اور حسبِ عادت فجر و عصر کی نمازیں ادا کرتے رہو۔ اب حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے کلام نہ کر سکنے سے جان لیا کہ آپ کی بیوی صاحبہ حاملہ ہو گئیں اور حضرت یحیٰی علیہ السلام کی ولادت سے دو سال بعد اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: وٗ۱۶ یعنی توریت کو وٗ۱۷ جبکہ آپ کی عمر شریف تین سال کی تھی اس وقت میں اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو عقلِ کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی کی، حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کا یہی قول ہے اور اتنی سی عمر میں فہم و فراست اور کمالِ عقل و دانش خوارقِ عادات (کرامات) میں سے ہے اور جب بِکَرَمِہٖ تعالٰی (اللّٰہ تعالٰی کے کرم سے) یہ حاصل ہو تو اس حال میں نبوت ملنا کچھ بھی بعید نہیں، لہٰذا اس آیت میں حکم سے نبوت مراد ہے، یہی قول صحیح ہے۔ بعض مفسّرین نے اس سے حکمت یعنی فہمِ توریت (توریت کا جاننا) اور فقہ فی الدّین (دین میں سمجھ بوجھ) بھی مراد لی ہے۔ (خازن و مدارک کبیر) منقول ہے کہ اس کم سنی کے زمانہ میں بچوں نے آپ کو کھیل کے لیے بلایا تو آپ نے فرمایا: ''مَالِلَّعِبِ خُلِقْنَا'' ہم کھیل کے لیے پیدا نہیں کیے گئے۔ وٗ۱۸ عطا کی اور ان کے دل میں رِقّت و رحمت رکھی کہ لوگوں پر مہربانی کریں۔ وٗ۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ''زکوٰۃ'' سے یہاں طاعت و اخلاص مراد ہے۔ وٗ۲۰ اور آپ خوفِ الٰہی سے بہت گریہ وزاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسارِ مبارک پر آنسوؤں سے نشان بن گئے تھے۔ وٗ۲۱ یعنی آپ نہایت متواضع اور خلیق (تواضع کرنے والے اور خوب خوش اخلاق) تھے اور اللّٰہ تعالٰی کے حکم کے مطیع۔ وٗ۲۲ کہ یہ تینوں دن بہت اندیشہ ناک ہیں کیونکہ ان میں آدمی وہ دیکھتا ہے جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھا اس لیے ان تینوں موقعوں پر نہایت وحشت ہوتی ہے۔ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کا اکرام فرمایا کہ انہیں ان تینوں موقعوں پر امن و سلامتی عطا کی۔ وٗ۲۳ یعنی اے سیدِ انبیاء صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قرآن کریم میں حضرت مریم کا واقعہ پڑھ کر ان لوگوں کو سنائیے تاکہ انہیں ان کا حال معلوم ہو۔ وٗ۲۴ اور اپنے مکان میں یا بیت المقدس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لیے خلوت (تنہائی) میں بیٹھیں۔ وٗ۲۵ یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان۔

رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ

روحانی بھیجاف۲۶ وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا بولی میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں

اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖۗ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا

اگر تجھے خدا کا ڈر ہے بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا

زَكِیًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا ﴿۲۰﴾

بیٹا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا نہ میں بدکار ہوں

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ

کہا یونہی ہے ف۲۷ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ ف۲۸ مجھے آسان ہے اور اس لیے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی ف۲۹ کریں اور

رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا

اپنی طرف سے ایک رحمت ف۳۰ اور یہ کام ٹھہر چکا ہے ف۳۱ اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لیے ہوئے ایک دور جگہ

قَصِیًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ

چلی گئی ف۳۲ پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا ف۳۳ بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے

ف۲۶ جبریل علیہ السلام ف۲۷ یہی منظور الٰہی ہے کہ تمہیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لڑکا عنایت فرمائے۔ ف۲۸ یعنی بغیر باپ کے بیٹا دینا ف۲۹ اور اپنی قدرت کی برہان (دلیل) ف۳۰ ان کے لیے جو اس کے دین کا اتباع کریں اس پر ایمان لائیں ف۳۱ علمِ الٰہی میں، اب نہ رد ہوسکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ جب حضرت مریم کو اطمینان ہوگیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریل نے ان کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور وہ بقدرتِ الٰہی فی الحال حاملہ ہوگئیں، اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ سال یا دس کی تھی۔ ف۳۲ اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیتُ اللَّحم تھی۔ وہب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچازاد بھائی یوسف نجار ہے جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا، اس کو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی۔ جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی عبادت وتقویٰ، ہر وقت کا حاضر رہنا، کسی وقت غائب نہ ہونا، یاد کرکے خاموش ہوجاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو ان کو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا! بالآخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے، ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے، آپ اجازت دیجئے کہ میں کہہ گذروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع (دور) ہو۔ حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو! تو اس نے کہا کہ اے مریم! مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہوسکتا ہے؟! حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں، تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم ہی کے پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اگائے، کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ یوسف نے کہا: میں یہ تو نہیں کہتا بے شک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے، جسے ''کُن'' فرمائے وہ ہوجاتی ہے۔ حضرت مریم نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا! حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہوگیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہوگئیں تھیں اس لیے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا، اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں، اس لیے وہ بیتُ اللَّحم میں چلی گئیں۔ ف۳۳ جس کا درخت جنگل میں خشک ہوگیا تھا، وقت تیز سردی کا تھا، آپ اس درخت کی جڑ میں آئیں تاکہ اس سے ٹیک لگائیں اور فضیحت (رسوائی وبدنامی) کے اندیشہ سے۔

قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ

مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوجاتی تو اسے ف۳۴ اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا ف۳۵ بے شک

جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا ﴿۲۴﴾ وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ

تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے ف۳۶ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی

عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا٘ ﴿۲۵﴾ فَكُلِیْ وَ اشْرَبِیْ وَ قَرِّیْ عَیْنًاۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ

پکی کھجوریں گریں گی ف۳۷ تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ف۳۸ پھر اگر تو کسی

الْبَشَرِ اَحَدًاۙ فَقُوْلِیْۤ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ

آدمی کو دیکھے ف۳۹ تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ

اِنْسِیًّاۚ ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗؕ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْــٴًـا

کروں گی ف۴۰ تو اسے گود میں لیے اپنی قوم کے پاس آئی ف۴۱ بولے اے مریم بے شک تو نے بہت

فَرِیًّا ﴿۲۷﴾ یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ

بڑی بات کی اے ہارون کی بہن ف۴۲ تیرا باپ ف۴۳ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں ف۴۴

بَغِیًّاۖۚ ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ اِلَیْهِؕ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ﴿۲۹﴾

بدکار اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا ف۴۵ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے ف۴۶

ف۳۴ جبریل نے وادی کے نشیب سے ف۳۵ اپنی تنہائی کا اور کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہ ہونے کا اور لوگوں کی بدگوئی کرنے کا ف۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے یا حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آب شیریں کا ایک چشمہ جاری ہوگیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہوگیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ (پک کر تیار) ہوگئے اور حضرت مریم سے کہا گیا: ف۳۷ جو زچہ کے لیے بہترین غذا ہیں۔ ف۳۸ اپنے فرزند عیسٰی سے۔ ف۳۹ کہ تجھ سے بچے کو دریافت کرتا ہے۔ ف۴۰ پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے، ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہوگیا۔ حضرت مریم کو سکوت (خاموشی اختیار کرنے) کی نذر ماننے کا اس لیے حکم دیا گیا تاکہ کلام حضرت عیسٰی فرمائیں اور ان کا کلام حجتِ قویّہ (مضبوط دلیل ثابت) ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: **مسئلہ:** سَفِیْہ (جاہل و بے وقوف) کے جواب میں سکوت و اعراض چاہئے، جواب جاہلاں باشد خموشی (جاہلوں کی بات کا جواب خاموشی ہے)۔ **مسئلہ:** کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا (پھیرنا) اولٰی ہے۔ حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ ف۴۱ جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ ان کی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے اور ف۴۲ اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں اور نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقوٰی اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لیے ان لوگوں نے حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا یا حضرت ہارون برادرِ حضرت موسٰی علیہ السلام ہی کی طرف نسبت کی باوجودیکہ ان کا زمانہ بہت بعید تھا اور ہزار برس کا عرصہ ہوچکا تھا مگر چونکہ یہ ان کی نسل سے تھیں اس لیے ہارون کی بہن کہہ دیا جیسا کہ عربوں کا محاورہ ہے کہ وہ تمیمی کو "یا اَخا تَمِیم" کہتے ہیں۔ ف۴۳ یعنی عمران ف۴۴ حنہ ف۴۵ کہ جو کچھ کہنا ہے خود ان سے کہو! اس پر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور ف۴۶ یہ گفتگو سن کر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور داہنے دستِ مبارک سے اشارہ کرکے کلام شروع کیا۔

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا

بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ وے۴۷ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا وے۴۸ اور اس نے مجھے مبارک کیا وے۴۹

اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا

میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے

بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ

اچھا سلوک کرنے والا وف۵۰ اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی مجھ پر وف۵۱ جس دن میں پیدا ہوا اور

یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ

جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا وف۵۲ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا سچی بات

الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

جس میں شک کرتے ہیں وف۵۳ اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے اس کو وف۵۴

اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ

جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اُس سے فرماتا ہے ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور عیسیٰ نے کہا بے شک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا وف۵۵

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ

تو اس کی بندگی کرو یہ ہے راہ سیدھی پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہوگئیں وف۵۶

وف۴۷ پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تا کہ کوئی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک وتعالیٰ پر لگتی تھی، اس لیے منصبِ رسالت کا اقتضا یہی تھا کہ والدہ کی برأت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرمادیں جو اللہ تعالیٰ کی جنابِ پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہوگئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مرتبۂ عظیمہ کے ساتھ جس بندے کو نوازتا ہے بالیقین اس کی ولادت اور اس کی سرشت (فطرت) نہایت پاک وطاہر ہے۔ وف۴۸ کتاب سے انجیل مراد ہے۔ حسن کا قول ہے کہ آپ بطنِ والدہ ہی میں تھے کہ آپ کو توریت کا الہام فرمادیا گیا تھا اور پالنے میں تھے جب آپ کو نبوت عطا کردی گئی اور اس حالت میں آپ کا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے۔ بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی۔ وف۴۹ یعنی لوگوں کے لیے نفع پہنچانے والا اور خیر کی تعلیم دینے والا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی دعوت دینے والا۔ وف۵۰ بنایا وف۵۱ جو حضرت یحییٰ پر ہوئی وف۵۲ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی براءت وطہارت کا یقین ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا فرما کر خاموش ہوگئے اور اس کے بعد کلام نہ کیا جب تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں۔ (خازن) وف۵۳ کہ یہود تو انہیں ساحر، کذّاب کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور نصاریٰ انہیں خدا اور خدا کا بیٹا اور تین میں کا تیسرا کہتے ہیں۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا (اللہ بہت ہی بلند و بالا، پاک و منزّہ ہے ان کی باتوں سے)۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی تنزیہ (پاکی) بیان فرماتا ہے: وف۵۴ اس سے وف۵۵ اور اس کے سوا کوئی رب نہیں وف۵۶ اور حضرت عیسیٰ کے باب میں نصاریٰ کے کئی فرقے ہوگئے: ایک یعقوبیہ، ایک نسطوریہ، ایک ملکانیہ۔ یعقوبیہ کہتا تھا کہ وہ اللہ ہے زمین پر اتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا۔ نسطوریہ کا قول ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جب تک چاہا اسے زمین پر رکھا پھر اٹھا لیا اور تیسرا فرقہ یہ کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں مخلوق ہیں نبی ہیں یہ مؤمن تھا۔ (مدارک)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ ۙ

تو خرابی ہے کافروں کے لیے ایک بڑے دن کی حاضری سے ف۵۷ کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے

يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ

جس دن ہمارے پاس حاضر ہوں گے ف۵۸ مگر آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ف۵۹ اور انہیں ڈر سناؤ

يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾

پچھتاوے کے دن کا ف۶۰ جب کام ہو چکے گا ف۶۱ اور وہ غفلت میں ہیں ف۶۲ اور وہ نہیں مانتے

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع وَ اذْكُرْ فِي

بے شک زمین اور جو کچھ اس پر ہے سب کے وارث ہم ہوں گے ف۶۳ اور وہ ہماری ہی طرف پھریں گے ف۶۴ اور کتاب میں ف۶۵

الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ

ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ صدیق ف۶۶ تھا غیب کی خبریں بتاتا جب اپنے باپ سے بولا ف۶۷ اے میرے باپ

لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ

کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے ف۶۸ اے میرے باپ بیشک

جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾

میرے پاس ف۶۹ وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ ف۷۰ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں ف۷۱

يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَبَتِ

اے میرے باپ شیطان کا بندہ نہ بن ف۷۲ بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے اے میرے باپ

وقف لازم

ع ۵ ۲۵ ۲

ف۵۷ بڑے دن سے روزِ قیامت مراد ہے۔ ف۵۸ اور اس دن کا دیکھنا اور سننا کچھ نفع نہ دے گا جب انہوں نے دنیا میں دلائلِ حق کو نہیں دیکھا اور اللہ کے مواعید کو نہیں سنا۔ بعض مفسرین نے کہا کہ یہ کلام بطریقِ تہدید (بطورِ تنبیہ اور ڈرانے کے) ہے کہ اس روز ایسی ہولناک باتیں سنیں اور دیکھیں گے جن سے دل پھٹ جائیں۔ ف۵۹ نہ حق دیکھیں نہ حق سنیں بہرے، اندھے بنے ہوئے ہیں، حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اِلٰہ اور معبود ٹھہراتے ہیں باوجودیکہ انہوں نے بصراحت اپنے بندہ ہونے کا اعلان فرمایا۔ ف۶۰ حدیث شریف میں ہے کہ جب کافر منازلِ جنت دیکھیں گے جن سے وہ محروم کئے گئے تو انہیں ندامت و حسرت ہوگی کہ کاش وہ دنیا میں ایمان لے آئے ہوتے۔ ف۶۱ اور جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں پہنچیں گے، ایسا سخت دن درپیش ہے۔ ف۶۲ اور اس دن کے لیے کچھ فکر نہیں کرتے ف۶۳ یعنی سب فنا ہو جائیں گے ہم ہی باقی رہ جائیں گے۔ ف۶۴ ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے۔ ف۶۵ یعنی قرآن میں۔ ف۶۶ یعنی کثیر الصدق (ہمیشہ سچ بولنے والے)۔ بعض مفسرین نے کہا کہ صدیق کے معنی ہیں کثیر التصدیق جو اللّٰہ تعالٰی اور اس کی وحدانیت اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کی اور مرنے کے بعد اٹھنے کی تصدیق کرے اور احکامِ الٰہیہ بجالائے۔ ف۶۷ یعنی آزر بت پرست سے۔ ف۶۸ یعنی عبادت معبود کی غایت (انتہا درجے کی) تعظیم ہے، اس کا وہی مستحق ہو سکتا ہے جو صاحبِ اوصافِ کمال اور ولیِ نعم ہو نہ کہ بت جیسی ناکارہ مخلوق، مُدّعا یہ ہے کہ اللّٰہ واحد، لا شریک لہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔ ف۶۹ میرے رب کی طرف سے معرفتِ الٰہی کا ف۷۰ میرا دین قبول کر او ف۷۱ جس سے تو قربِ الٰہی کی منزلِ مقصود تک پہنچ سکے۔ ف۷۲ اور اس کی فرمانبرداری

اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ﴿۴۵﴾

میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہنچے تو تو شیطان کا رفیق ہوجائے ف۷۳

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ

بولا کیا تو میرے خداؤں سے منھ پھیرتا ہے اے ابراہیم بے شک اگر تو ف۷۴ باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کروں گا

وَ اهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہوجا ف۷۵ کہا بس تجھے سلام ہے ف۷۶ قریب ہے کہ میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا ف۷۷ بے شک وہ

بِیْ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾ وَ اَعْتَزِلُكُمْ وَ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ ۖ٘

مجھ پر مہربان ہے اور میں ایک کنارے ہوجاؤں گا ف۷۸ تم سے اور ان سب سے جن کو اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو اور اپنے رب کو پوجوں گا ف۷۹

عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ

قریب ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی سے بدبخت نہ ہوں ف۸۰ پھر جب ان سے اور اللّٰہ کے سوا ان کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ﴿۴۹﴾ وَ

معبودوں سے کنارہ کر گیا ف۸۱ ہم نے اسے اسحٰق ف۸۲ اور یعقوب ف۸۳ عطا کیے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا کیا اور

وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ﴿۵۰﴾ ع وَ اذْكُرْ

ہم نے انھیں اپنی رحمت عطا کی ف۸۴ اور ان کے لیے سچی بلند ناموری رکھی ف۸۵ اور کتاب میں

فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ٘ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۱﴾ وَ نَادَیْنٰهُ

موسیٰ کو یاد کرو بے شک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے

مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ﴿۵۲﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ

طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی ف۸۶ اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا ف۸۷ اور اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون

کر کے کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو۔ ف۷۳ اور لعنت و عذاب میں اس کا ساتھی ہو۔ اس نصیحتِ لطف آمیز اور ہدایتِ دلپذیر سے آزر نے نفع نہ اٹھایا اور اس کے جواب میں ف۷۴ بتوں کی مخالفت اور ان کو برا کہنے اور ان کے عیوب بیان کرنے سے ف۷۵ تاکہ میرے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۷۶ یہ سلام متارکت تھا۔ ف۷۷ کہ وہ تجھے توفیقِ توبہ و ایمان دے کر تیری مغفرت کرے۔ ف۷۸ شہرِ بابل سے شام کی طرف ہجرت کر کے۔ ف۷۹ جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھ پر احسان فرمائے۔ ف۸۰ اس میں تعریض ہے کہ جیسے تم بتوں کی پوجا کر کے بدنصیب ہوئے خدا کے پرستار کے لیے یہ بات نہیں، اس کی بندگی کرنے والا شقی و محروم نہیں ہوتا۔ ف۸۱ ارضِ مقدسہ کی طرف ہجرت کر کے ف۸۲ فرزند ف۸۳ فرزند کے فرزند یعنی پوتے۔ فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر شریف اتنی دراز ہوئی کہ آپ نے اپنے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ اللّٰہ کے لیے ہجرت کرنے اور اپنے گھر بار کو چھوڑنے کی یہ جزا ملی کہ اللّٰہ تعالٰی نے بیٹے اور پوتے عطا فرمائے۔ ف۸۴ کہ اموال و اولاد بکثرت عنایت کئے۔ ف۸۵ کہ ہر دین

اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِیًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ٘ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ

عطا کیا غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) ف۸۸ اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو ف۸۹ بے شک وہ وعدے

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ۪

کا سچا تھا ف۹۰ اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو ف۹۱ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا

وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ٘ اِنَّهٗ كَانَ

اور اپنے رب کو پسند تھا ف۹۲ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو ف۹۳ بے شک وہ

صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا ف۹۴ یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان

والے مسلمان ہوں خواہ یہودی خواہ نصرانی سب ان کی ثناء کرتے ہیں اور نمازوں میں ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے۔ ف۸۶ ''طور'' ایک پہاڑ کا نام ہے جو مصر ومدیَن کے درمیان ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدین سے آتے ہوئے طور کی اس جانب سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے داہنی طرف تھی ایک درخت سے ندادی گئی: '' یٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ '' اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا پالنے والا۔ ف۸۷ مرتبہ قُرب عطا فرمایا حجاب مُرتفع کئے یہاں تک کہ آپ نے صریرِ اقلام (قلموں کے لکھنے کی آواز) سنی اور آپ کی قدر ومنزلت بلند کی گئی اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ ف۸۸ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یارب! میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کی دعا سے نبی کیا اور حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے۔ ف۸۹ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اور سیدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے جدّ ہیں۔ ف۹۰ انبیاء سب ہی سچے ہوتے ہیں لیکن آپ اس وصف میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ کسی مقام پر آپ سے کوئی شخص کہہ گیا تھا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہئے جب تک میں واپس آؤں۔ آپ اس جگہ اس کے انتظار میں تین روز ٹھہرے رہے۔ آپ نے صبر کا وعدہ کیا تھا، ذبح کے موقع پر اس شان سے اس کو وفا فرمایا کہ سبحان اللہ۔ ف۹۱ اور اپنی قوم جُرہم کو جن کی طرف آپ مَبعوث تھے ف۹۲ بسبب اپنے طاعت واِعمال و صبر واستقلال واَحوال وخِصال کے۔ ف۹۳ آپ کا نام اَخنُوخ ہے، آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں، آپ کے والد حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ہیں۔ سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں، کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہوئی، آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علمِ نجوم وحساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں، یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کئے اور کُتبِ الٰہیہ کی کثرتِ درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا۔ ف۹۴ دنیا میں انہیں عُلوِّ مرتبت عطا کیا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان پر اٹھالیا اور یہی صحیح تر ہے۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ سیدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے شبِ معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمانِ چہارم پر دیکھا۔ حضرت کعب اَحبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام نے مَلَکُ الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے، تم میری روح قبض کرکے دکھاؤ! انہوں نے اس حُکم کی تعمیل کی اور روح قبض کرکے اسی وقت آپ کی طرف لوٹادی آپ زندہ ہوگئے۔ فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوفِ الٰہی زیادہ ہو۔ چنانچہ یہ بھی کیا گیا، جہنم دیکھ کر آپ نے مالک داروغۂ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے، پھر آپ نے مَلَکُ الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ! وہ آپ کو جنت میں لے گئے، آپ دروازے کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے، تھوڑی دیر انتظار کرکے مَلَکُ الموت نے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلئے! فرمایا: اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: '' كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ '' وہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور یہ فرمایا ہے: '' وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا '' کہ ہر شخص کو جہنم پر گذرنا ہے تو میں گزر چکا، اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: '' وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ '' کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے۔ اب مجھے جنت سے چلنے کے لیے کیوں کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے مَلَکُ الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اِذن سے کیا اور وہ میرے اِذن سے جنت میں داخل ہوئے، انہیں چھوڑ دو! وہ جنت ہی میں رہیں گے، چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں۔

عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّ مِنْ

کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے وف۹۵ اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا وف۹۶ اور

ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ ۫ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَ اجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى

ابراہیم وف۹۷ اور یعقوب کی اولاد سے وف۹۸ اور ان میں سے جنھیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا وف۹۹ جب ان پر

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے وف۱۰۰ تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ لا

آئے وف۱۰۱ جنھوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے وف۱۰۲ تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے وف۱۰۳

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا

مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انھیں

يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿۶۰﴾ لا جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

کچھ نقصان نہ دیا جائے گا وف۱۰۴ بسنے کے باغ جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے وف۱۰۵ بندوں سے غیب میں کیا وف۱۰۶

اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمْ

بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہے وہ اس میں کوئی بے کار بات نہ سنیں گے مگر سلام وف۱۰۷ اور انھیں

رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا

اس میں ان کا رزق ہے صبح و شام وف۱۰۸ یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے

وف۹۵ یعنی حضرت ادریس و حضرت نوح۔ وف۹۶ یعنی ابراہیم علیہ السلام جو حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے اور آپ کے فرزند سام کے فرزند ہیں۔ وف۹۷ کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب وف۹۸ حضرت موسٰی اور حضرت ہارون اور حضرت زکریا اور حضرت یحیٰی اور حضرت عیسٰی صلوۃ اللّٰہ علیہم وسلامہٗ۔ وف۹۹ شرحِ شریعت و کشفِ حقیقت کے لیے۔ وف۱۰۰ اللّٰہ تعالیٰ نے ان آیات میں خبر دی کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اللّٰہ تعالیٰ کی آیتوں کو سن کر خضوع و خشوع اور خوف سے روتے اور سجدے کرتے تھے۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخشوعِ قلب سننا اور رونا مستحب ہے۔ وف۱۰۱ مثلِ یہود و نصاریٰ وغیرہ کے وف۱۰۲ اور بجائے طاعتِ الٰہی کے معاصی کو اختیار کیا۔ وف۱۰۳ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "غَیّ" جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کی وادیاں بھی پناہ مانگتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مُصِر (ڈٹے ہوئے) ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار سود کے خوگر (عادی) ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں۔ وف۱۰۴ اور ان کے اعمال کی جزا میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔ وف۱۰۵ ایماندار صالح و تائب وف۱۰۶ یعنی اس حال میں کہ جنت ان سے غائب ہے ان کی نظر کے سامنے نہیں یا اس حال میں کہ وہ جنت سے غائب ہیں اس کا مُشاہدہ نہیں کرتے۔ وف۱۰۷ ملائکہ کا یا آپس میں ایک دوسرے کا۔ وف۱۰۸ یعنی عَلَی الدَّوَام کیونکہ جنت میں رات اور دن نہیں ہیں، اہل جنت ہمیشہ نور ہی میں رہیں گے یا مراد یہ ہے کہ دنیا کے دن کی مقدار میں دو مرتبہ بہشتی نعمتیں ان کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَ

جو پرہیزگار ہے (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ف۱۰۹ ہم فرشتے نہیں اُترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور

مَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے ف۱۱۰ اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں ف۱۱۱ آسمانوں اور زمین اور

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ

جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اس کے نام کا دوسرا

سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ ع وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا

جانتے ہو ف۱۱۲ اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مرجاؤں گا تو ضرور عنقریب جلا کر نکالا جاؤں گا ف۱۱۳ اور کیا

ع ۷ ۱۵

يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿۶۷﴾ فَوَرَبِّكَ

آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا ف۱۱۴ تو تمہارے رب کی قسم ہم

لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ۚ ثُمَّ

انھیں ف۱۱۵ اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے ف۱۱۶ اور انھیں دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر

لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿۶۹﴾ ۚ ثُمَّ لَنَحْنُ

ہم ف۱۱۷ ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا ف۱۱۸ پھر ہم خوب

اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ

جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو ف۱۱۹ تمہارے

ف۱۰۹ شانِ نزول: بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ سیّد عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے جبریل سے فرمایا: اے جبریل! تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۱۱۰** یعنی تمام اماکن کا وہی مالک ہے، ہم ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل وحرکت کرنے میں اس کے حکم ومشیّت کے تابع ہیں، وہ ہر حرکت وسکون کا جاننے والا اور غفلت ونسیان سے پاک ہے۔ **ف۱۱۱** جب چاہے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجے۔ **ف۱۱۲** یعنی کسی کو اس کے ساتھ اسم کی شرکت بھی نہیں اور اس کی وحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبودِ باطل کا نام "اللّٰہ" نہیں رکھا۔ **ف۱۱۳** انسان سے یہاں مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے جیسے کہ اُبَی بن خَلَف اور ولید بن مُغیرہ، انہیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور یہی اس کا شانِ نزول ہے۔ **ف۱۱۴** تو جس نے معدوم (غیر موجود) کو موجود فرمایا اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کر دینا کیا تعجب۔ **ف۱۱۵** یعنی منکرینِ بعث کو **ف۱۱۶** یعنی کفار کو ان کے گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ۔ اس طرح کہ ہر کافر شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا ہوگا **ف۱۱۷** کفار کے **ف۱۱۸** یعنی دخولِ نار میں جو سب سے زیادہ سرکش اور کفر میں اَشد (زیادہ سخت) ہوگا وہ مقدم کیا جائے گا۔ بعض روایات میں ہے کہ کفار سب کے سب جہنم کے گرد زنجیروں میں جکڑے طوق ڈالے ہوئے حاضر کئے جائیں گے پھر جو کفر وسرکشی میں اشد ہوں گے وہ پہلے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ **ف۱۱۹** نیک ہو یا بد، مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب ان کا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اُٹھے گی کہ اے مومن! گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کر دی۔ حسن وقتادہ سے

عَلٰی رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِیًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیۡنَ

رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے ف۱۲۰ پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے ف۱۲۱ اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے

فِیۡهَا جِثِیًّا ﴿۷۲﴾ وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا

گھٹنوں کے بل گرے اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں کافر ف۱۲۲ مسلمانوں

لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ اَیُّ الۡفَرِیۡقَیۡنِ خَیۡرٌ مَّقَامًا وَّ اَحۡسَنُ نَدِیًّا ﴿۷۳﴾ وَ كَمۡ

سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے ف۱۲۳ اور ہم

اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءۡیًا ﴿۷۴﴾ قُلۡ مَنۡ كَانَ

نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپادیں ف۱۲۴ کہ وہ ان سے بھی سامان اور نمود (دیکھنے) میں بہتر تھے تم فرماؤ جو گمراہی

فِی الضَّلٰلَةِ فَلۡیَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ۬ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا

میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے ف۱۲۵ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ چیز جس کا انھیں وعدہ دیا جاتا ہے یا

الۡعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضۡعَفُ

تو عذاب ف۱۲۶ یا قیامت ف۱۲۷ تو اب جان لیں گے کہ کس کا برا درجہ ہے اور کس کی فوج

جُنۡدًا ﴿۷۵﴾ وَ یَزِیۡدُ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًی ؕ وَ الۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ

کمزور ف۱۲۸ اور جنھوں نے ہدایت پائی ف۱۲۹ اللہ انھیں اور ہدایت بڑھائے گا ف۱۳۰ اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا ف۱۳۱

خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیۡرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَ

تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بھلا انجام ف۱۳۲ تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور

قَالَ لَاُوۡتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۷۷﴾ ؕ اَطَّلَعَ الۡغَیۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ

کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے ف۱۳۳ کیا غیب کو جھانک آیا ہے ف۱۳۴ یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار

مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔ ف۱۲۰ یعنی وُرُوْدِ جہنم (دوزخ پر سے گزرنا) قضائے لازم ہے جو اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے۔ ف۱۲۱ یعنی ایمانداروں کو ف۱۲۲ مثل نُضر بن حارث وغیرہ کفار قریش بناؤ سنگھار کرکے بالوں میں تیل ڈال کر کنگھیاں کرکے عمدہ لباس پہن کر فخر و تکبر کے ساتھ غریب فقیر ف۱۲۳ مُدّعا یہ ہے کہ جب آیات نازل کی جاتی ہیں اور دلائل و براہین پیش کئے جاتے ہیں تو کفار ان میں تو فکر نہیں کرتے اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور بجائے اس کے دولت و مال اور لباس و مکان پر فخر و تکبر کرتے ہیں۔ ف۱۲۴ امتیں ہلاک کردیں ف۱۲۵ دنیا میں اس کی عمر دراز کرکے اور اس کو اس کی گمراہی وطغیان میں چھوڑ کر ف۱۲۶ دنیا کا قتل و گرفتاری ف۱۲۷ جو طرح طرح کی رسوائی اور عذاب پر مشتمل ہے۔ ف۱۲۸ کفار کی شیطانی فوج یا مسلمانوں کا ملکی لشکر۔ اس میں مشرکین کے اس قول کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا کہ کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے۔ ف۱۲۹ اور ایمان سے مُشرّف ہوئے ف۱۳۰ اس پر استقامت عطا فرما کر اور مزید بصیرت و توفیق دے کر۔ ف۱۳۱ طاعتیں اور آخرت کے تمام اعمال اور پنجگانہ نمازیں اور اللہ تعالٰی کی تسبیح و تحمید اور اس کا ذکر اور تمام

عَهْدًا ۙ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَ نَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۙ﴿۷۹﴾

(عہد) رکھا ہے ہرگز نہیں ف۱۳۵ اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے

وَّ نَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَ يَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً

اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ف۱۳۶ ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا ف۱۳۷ اور اللہ کے سوا اور خدا بنا لئے ف۱۳۸

لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۙ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ

کہ وہ انہیں زور دیں ف۱۳۹ ہرگز نہیں ف۱۴۰ کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ف۱۴۱ ان کی بندگی سے منکر ہوں گے اور ان کے مخالف

ضِدًّا ﴿۸۲﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۙ﴿۸۳﴾

ہو جائیں گے ف۱۴۲ کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے ف۱۴۳ کہ وہ انہیں خوب اچھالتے ہیں ف۱۴۴

ع ۵/۱۷ ۸

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۚ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى

تو تم ان پر جلدی نہ کرو ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں ف۱۴۵ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں

وقف لازم

الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ﴿۸۵﴾ وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ

گے مہمان بنا کر ف۱۴۶ اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے ف۱۴۷ لوگ شفاعت

وقف لازم

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ

کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے ف۱۴۸ اور کافر بولے ف۱۴۹

اعمالِ صالحہ یہ سب باقیات صالحات ہیں کہ مومن کے لیے باقی رہتے ہیں اور کام آتے ہیں۔ ف۱۳۲ بخلافِ اعمالِ کفار کے کہ وہ سب نکمے اور باطل ہیں۔ ف۱۳۳ **شانِ نزول:** بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت خباب بن اَرت کا زمانۂ جاہلیت میں عاص بن وائل سَہمی پر قرض تھا، وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کروں گا جب تک کہ تم سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی تعالٰی علیہ وسلّم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو۔ حضرت خباب نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تو مرے اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے۔ وہ کہنے لگا کہ کیا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا؟ حضرت خباب نے کہا: ہاں۔ عاص نے کہا تو پھر مجھے چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ میں مر جاؤں اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے مال و اولاد ملے جب ہی آپ کا قرض ادا کروں گا، اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ ف۱۳۴ اور اس نے لوحِ محفوظ میں دیکھ لیا ہے کہ آخرت میں اس کو مال و اولاد ملے گی ف۱۳۵ ایسا نہیں ہے۔ تو ف۱۳۶ یعنی مال و اولاد ان سب سے اس کی مِلک اور اس کا تصرّف اس کے ہلاک ہونے سے اٹھ جائے گا اور ف۱۳۷ کہ نہ اس کے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اس کا یہ دعویٰ کرنا جھوٹا ہو جائے گا۔ ف۱۳۸ یعنی مشرکوں نے بتوں کو معبود بنایا اور ان کی عبادت کرنے لگے اس امید پر ف۱۳۹ اور ان کی مدد کریں اور انہیں عذاب سے بچائیں ف۱۴۰ ایسا ہو ہی نہیں سکتا ف۱۴۱ بت جنہیں یہ پوجتے تھے ف۱۴۲ انہیں جھٹلائیں گے اور ان پر لعنت کریں گے اللہ تعالٰی انہیں زبان دے گا اور وہ کہیں گے: یارب! انہیں عذاب کر۔ ف۱۴۳ یعنی شیاطین کو ان پر چھوڑ دیا اور مُسلّط کر دیا۔ ف۱۴۴ اور مَعاصی (نافرمانی) پر ابھارتے ہیں۔ ف۱۴۵ اَعمال کی جزا کے لیے یا سانسوں کی فنا کے لیے یا دنوں مہینوں اور برسوں کی اس میعاد کے لیے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے۔ ف۱۴۶ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ مؤمنینِ متقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار کر کے اٹھائے جائیں گے اور ان کی سواریوں پر طلائی مُرَصَّع زینیں اور پالان ہوں گے۔ ف۱۴۷ ذلت و اِہانت کے ساتھ بسبب ان کے کفر کے۔ ف۱۴۸ یعنی جنہیں شفاعت کا اِذن مل چکا ہے وہی شفاعت کریں گے یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مؤمنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے: جو ایمان لایا جس

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ

رحمٰن نے اولاد اختیار کی بے شک تم حد کی بھاری بات لائے ف۱۵۰ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ

مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ

پڑیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ گرجائیں ڈھ (مسمار ہو) کر ف۱۵۱ اس پر کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے

وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي

اولاد بتائی اور رحمٰن کے لئے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے ف۱۵۲ آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَ عَدَّهُمْ

میں جتنے ہیں سب اُس کے حضور بندے ہوکر حاضر ہوں گے ف۱۵۳ بے شک وہ ان کا شمار جانتا ہے اور ان کو ایک ایک کرکے

عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

گن رکھا ہے ف۱۵۴ اور ان میں ہر ایک روز قیامت اس کے حضور اکیلا حاضر ہوگا ف۱۵۵ بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ

کام کئے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کردے گا ف۱۵۶ تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یونہی آسان فرمایا کہ تم اس

بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈر سناؤ اور ہم نے ان سے پہلی کتنی سنگتیں کھپائیں ف۱۵۷

نے ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہا۔ کہا: اس کے لیے اللہ کے نزدیک عہد ہے۔ ف۱۴۹ یعنی یہودی و نصرانی و مشرکین جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے کہ ف۱۵۰ اور انتہا درجہ کا باطل و نہایت سخت و شنیع کلمہ تم نے منہ سے نکالا ف۱۵۱ یعنی یہ کلمہ ایسی بے ادبی و گستاخی کا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے تو اس پر تمام جہان کا نظام درہم برہم کردے۔ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ کفار نے جب یہ گستاخی کی اور ایسا بے باکانہ کلمہ منہ سے نکالا تو جن و انس کے سوا آسمان، زمین، پہاڑ وغیرہ تمام خَلق پریشانی سے بے چین ہوگئی اور قریب ہلاکت کے پہنچ گئی، ملائکہ کو غضب ہوا اور جہنم کو جوش آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تنزیہ (پاکی) بیان فرمائی۔ ف۱۵۲ وہ اس سے پاک ہے اور اس کے لیے اولاد ہونا محال ہے ممکن نہیں۔ ف۱۵۳ بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور بندہ ہونا اور اولاد ہونا جمع ہو ہی نہیں سکتا اور اولاد مملوک (غلام) نہیں ہوتی تو جو مملوک ہے ہرگز اولاد نہیں۔ ف۱۵۴ سب اس کے علم میں محصور و مُحاط (گھرے ہوئے) ہیں اور ہر ایک کے اَنفاس، اَیام، آثار اور تمام اَحوال اور جملہ اُمور اس کے شمار میں ہیں، اس پر کچھ مخفی نہیں، سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت میں ہیں۔ ف۱۵۵ بغیر مال و اولاد اور مُعین و ناصر کے۔ ف۱۵۶ یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فُلانا میرا محبوب ہے، جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے، سب اس کو محبوب رکھیں، تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں، پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیتِ عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالی عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں۔ ف۱۵۷ تکذیبِ انبیاء کی وجہ سے کتنی بہت سی اُمتیں ہلاک کیں۔

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی بھنک سنتے ہو ف۱۵۸

اٰیاتہا ١٣٥ | ٢٠ سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ ٤٥ | رکوعاتہا ٨

سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے، اس میں ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰهٰ ﴿١﴾ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑو ف۲ ہاں اس کو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو ف۳ اس کا اُتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے وہ بڑی مہر (رحمت) والا اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ ان کے بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے ف۴ اور اگر تو بات پکار کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اُسے جو اس سے بھی زیادہ چھپا ہے ف۵ اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام ف۶ اور کچھ تمہیں

ف۱۵۸ وہ سب نیست ونابود (ہلاک وبرباد) کردیے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔ ف۱ سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے۔ اس میں آٹھ رکوع، ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حروف ہیں۔ ف۲ اور تمام شب کے قیام کی تکلیف اٹھاؤ۔ **شانِ نزول:** سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم عبادت میں بہت جُہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک ورم کر آتے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر بحکمِ الٰہی عرض کیا کہ اپنے نفسِ پاک کو کچھ راحت دیجئے اس کا بھی حق ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم لوگوں کے کفر اور ان کے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ مُتأسِّف ومُتَحَسِّر (افسردہ) رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج وملال رہا کرتا تھا، اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج وملال کی کوفت نہ اٹھائیں، قرآن پاک آپ کی مشقت کے لیے نازل نہیں کیا گیا ہے۔ ف۳ وہ اس سے نفع اٹھائے گا اور ہدایت پائے گا۔ ف۴ جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے۔ مراد یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے عرش وسماوات، زمین وتحت الثریٰ کچھ ہو، کہیں ہو سب کا مالک اللہ ہے۔ ف۵ "سِر" یعنی بھید وہ ہے جس کو آدمی رکھتا اور چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ پوشیدہ وہ ہے جس کو انسان کرنے والا ہے مگر ابھی جانتا بھی نہیں نہ اس سے اس کا ارادہ متعلق ہوا نہ اس تک خیال پہنچا۔ ایک قول یہ ہے کہ بھید سے مراد وہ ہے جس کو انسانوں سے چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی چیز وسوسہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ بھید بندہ کا وہ ہے جسے بندہ خود جانتا ہے اور اللہ تعالٰی جانتا ہے، اس سے زیادہ پوشیدہ ربّانی اسرار ہیں جن کو اللہ جانتا ہے بندہ نہیں جانتا۔

حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا

موسیٰ کی خبر آئی ف۷ جب اُس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے

لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝١٠ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا

شاید میں تمہارے لیے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں پھر جب آگ کے پاس آیا ف۸

نُوْدِیَ یٰمُوْسٰىؕ ۝١١ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ

ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ بے شک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال ف۹ بے شک تو پاک

الْمُقَدَّسِ طُوًىؕ ۝١٢ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ۝١٣ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ

جنگل طویٰ میں ہے ف۱۰ اور میں نے تجھے پسند کیا ف۱۱ اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے بیشک میں ہی ہوں اللہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝١٤ اِنَّ السَّاعَةَ

کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ ف۱۲ بے شک قیامت آنے

اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ۝١٥ فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا

والی ہے قریب تھا کہ میں اُسے سب سے چھپاؤں ف۱۳ کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے ف۱۴ تو ہرگز تجھے ف۱۵ اس کے ماننے سے وہ

آیت میں تنبیہ ہے کہ آدمی کو قبائح اَفعال سے پرہیز کرنا چاہئے وہ ظاہرہ ہوں یا باطنہ کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ سے کچھ چھپا نہیں اور اس میں نیک اعمال پر ترغیب بھی ہے کہ طاعت ظاہر ہو یا باطن اللّٰہ سے چھپی نہیں وہ جزا عطا فرمائے گا۔ تفسیرِ بَیضاوی میں ''قول'' سے ذکرِ الٰہی اور دعا مراد لی ہے اور فرمایا ہے کہ اس آیت میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ ذکر و دعا میں جَہر (بلند آواز کرنا) اللّٰہ تعالیٰ کو سنانے کے لیے نہیں ہے بلکہ ذکر کو نفس میں راسخ کرنے اور نفس کو غیر کے ساتھ مشغولی سے روکنے اور باز رکھنے کے لیے ہے۔ ف۶ وہ واحد بالذات ہے اور اسماء و صفات عبارات ہیں اور ظاہر ہے کہ تعدُّدِ عبارات تعددِ معنی کو مقتضی نہیں۔ ف۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اَحوال کا بیان فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام جو درجۂ عُلیا پاتے ہیں وہ ادائے فرائضِ نبوت و رسالت میں کس قدر مشقتیں برداشت کرتے اور کیسے کیسے شدائد پر صبر فرماتے ہیں۔ یہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر کا واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جس میں آپ مدین سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لیے روانہ ہوئے تھے آپ کے اہلِ بیت ہمراہ تھے اور آپ نے بادشاہانِ شام کے اندیشہ سے سڑک چھوڑ کر جنگل میں قطعِ مسافت اختیار فرمائی، بی بی صاحبہ حاملہ تھیں چلتے چلتے طور کے غَربی جانب پہنچے یہاں رات کے وقت بی بی صاحبہ کو دردِ زِہ شروع ہوا یہ رات اندھیری تھی، برف پڑ رہی تھی، سردی شدت کی تھی، آپ کو دور سے آگ معلوم ہوئی ف۸ وہاں ایک درخت سرسبز و شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اس کے قریب جاتے ہیں دور ہوتا ہے جب ٹھہر جاتے ہیں قریب ہوتا ہے اس وقت آپ کو ف۹ کہ اس میں تواضُع اور بُقعۂ مُعظَّمہ کا احترام اور وادیٔ مُقدس کی خاک سے حصولِ برکت کا موقع ہے۔ ف۱۰ ''طویٰ'' وادیٔ مُقدس کا نام ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ ف۱۱ تیری قوم میں سے نبوت و رسالت و شرفِ کلام کے ساتھ مشرف فرمایا، یہ ندا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہر جزوِ بدن سے سنی اور قوتِ سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسمِ اَقدس کان بن گیا۔ سبحان اللّٰہ۔ ف۱۲ تاکہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص اور میری رضا مقصود ہو کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے۔ ف۱۳ اور بندوں کو اس کے آنے کی خبر نہ دوں اور اس کے آنے کی خبر نہ دی جاتی اگر اس خبر دینے میں یہ حکمت نہ ہوتی۔ ف۱۴ اور اس کے خوف سے معاصی ترک کرے نیکیاں زیادہ کرے اور ہر وقت توبہ کرتا رہے۔ ف۱۵ اے امتِ موسیٰ! خطاب بہ ظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد اس سے آپ کی امت ہے۔ (مدارک)

مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ

باز نہ رکھے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا ف۱۶ پھر تو ہلاک ہوجائے اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے

يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیْ وَ

اے موسیٰ ف۱۷ عرض کی یہ میرا عصا ہے ف۱۸ میں اس پر تکیہ (ٹیک وسہارا) لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور

لِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ

میرے اس میں اور کام ہیں ف۱۹ فرمایا اسے ڈال دے اے موسیٰ تو موسیٰ نے اسے ڈال دیا تو جبھی وہ دوڑتا ہوا

تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ٚ سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَ

سانپ ہوگیا ف۲۰ فرمایا اسے اٹھالے اور ڈر نہیں اب ہم اسے پھر پہلی طرح کردیں گے ف۲۱ اور

اضْمُمْ یَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ ۙ

اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا ف۲۲ خوب سپید نکلے گا بے کسی مرض کے ف۲۳ ایک اور نشانی ف۲۴

لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ ۚ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ ع قَالَ

ع ۲۴ / ۱۰

کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں فرعون کے پاس جا ف۲۵ اس نے سر اٹھایا ف۲۶ عرض کی

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ ۙ وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ ۙ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ

اے میرے رب میرے لیے میرا سینہ کھول دے ف۲۷ اور میرے لیے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی

ف۱۶ اگر تو اس کا کہنا مانے اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو ف۱۷ اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہوجائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کے خاطرِ مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تاکہ ہیبتِ مکالمت (اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کرتے ہوئے رعب و وحشت) کا اثر کم ہو (مدارک وغیرہ) ف۱۸ اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام نبعہ تھا۔ ف۱۹ مثل توشہ اور پانی اٹھانے اور موذی جانوروں کو دفع کرنے اور اعداء سے مُحارَبہ میں کام لینے وغیرہ کے، ان فوائد کا ذکر کرنا بطریق شکرِ نِعَمِ الٰہیہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۲۰ اور قدرتِ الٰہی دکھائی گئی کہ جو عصا ہاتھ میں رہتا تھا اور اتنے کاموں میں آتا تھا اب اچانک وہ ایسا ہیبت ناک اژدہا بن گیا۔ یہ حال دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو خوف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ف۲۱ یہ فرماتے ہی خوف جاتا رہا حتیٰ کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس کے منہ میں ڈال دیا اور وہ آپ کے ہاتھ لگاتے ہی مثلِ سابق عصا بن گیا، اب اس کے بعد ایک اور معجزہ عطا فرمایا جس کی نسبت ارشاد فرمایا: ف۲۲ یعنی کفِ دستِ راست (سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی) بائیں بازو سے بغل کے نیچے ملا کر نکالئے تو آفتاب کی طرح چمکتا نگاہوں کو خیرہ کرتا (چندھیاتا ہوا) اور ف۲۳ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے دستِ مبارک سے رات و دن میں آفتاب کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا اور یہ معجزہ آپ کے اعظم معجزات میں سے ہے، جب آپ دوبارہ اپنا دستِ مبارک بغل کے نیچے رکھ کر بازو سے ملاتے تو وہ دستِ اقدس حالتِ سابقہ پر آجاتا۔ ف۲۴ آپ کے صدقِ نبوت کی عصا کے بعد اس نشانی کو بھی لیجئے۔ ف۲۵ رسول ہوکر ف۲۶ اور کفر میں حد سے گزر گیا اور اُلُوہیت کا دعویٰ کرنے لگا۔ ف۲۷ اور اسے تحمل رسالت کے لیے وسیع فرمادے۔

لِّسَانِیْ ﴿٢٧﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿٢٨﴾ وَ اجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ

گرہ کھول دے ٢٨ کہ وہ میری بات سمجھیں اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے ٢٩ وہ کون میرا

اَخِی ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿٣١﴾ وَ اَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿٣٢﴾ كَیْ نُسَبِّحَكَ

بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر اور اُسے میرے کام میں شریک کر ٣٠ کہ ہم بکثرت تیری

كَثِیْرًا ﴿٣٣﴾ وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ

پاکی بولیں اور بکثرت تیری یاد کریں ٣١ بے شک تو ہمیں دیکھ رہا ہے ٣٢ فرمایا اے موسیٰ تیری مانگ

سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَیْنَاۤ

تجھے عطا ہوئی اور بے شک ہم نے ٣٣ تجھ پر ایک بار اور احسان فرمایا جب ہم نے تیری

اِلٰۤى اُمِّكَ مَا یُوْحٰۤى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ

ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا ٣٤ کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ٣٥ ڈال دے

فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ

تو دریا اسے کنارے پر ڈالے کہ اسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اُس کا دشمن ٣٦ اور میں نے تجھ پر اپنی

مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ۬ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَیْنِیْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِیْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ

وقف لازم

طرف کی محبت ڈالی ٣٧ اور اس لیے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو ٣٨ تیری بہن چلی ٣٩ پھر کہا کیا

٢٨ جو خورد سالی (بچپن) میں آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لینے سے پڑ گئی ہے اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا اس پر اسے غصہ آیا اور اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا۔ آسیہ نے کہا کہ اے بادشاہ یہ نادان بچہ ہے کیا سمجھے؟ تو چاہے تو تجربہ کرلے! اس تجربہ کے لیے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یاقوتِ سرخ آپ کے سامنے پیش کیے گئے، آپ نے یاقوت لینا چاہا مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انگارہ پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہوگئی اس کے لیے آپ نے یہ دعا کی۔ ٢٩ جو میرا معاون و معتمد ہو۔ ٣٠ یعنی امر نبوت و تبلیغِ رسالت میں۔ ٣١ نمازوں میں بھی اور خارجِ نماز بھی۔ ٣٢ ہمارے احوال کا عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے ٣٣ اس سے قبل ٣٤ دل میں ڈال کر یا خواب کے ذریعہ سے جبکہ انہیں آپ کی ولادت کے وقت فرعون کی طرف سے آپ کو قتل کر ڈالنے کا اندیشہ ہوا۔ ٣٥ یعنی نیل میں ٣٦ یعنی فرعون۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور اس میں روئی بچھائی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں رکھ کر صندوق بند کردیا اور اس کی درزیں (جھریاں) روغنِ قیر (تارکول) سے بند کردیں آپ اس صندوق کے اندر پانی میں پہنچے پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہا دیا، اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل میں گزرتی تھی، فرعون مع اپنی بی بی آسیہ کے نہر کے کنارہ بیٹھا تھا، نہر میں صندوق آتا دیکھ کر اس نے غلاموں اور کنیزوں کو اس کے نکالنے کا حکم دیا۔ وہ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل فرزند جس کی پیشانی سے وجاہت و اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا، دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہوگیا اور عقل و حواس بجا نہ رہے، اپنے اختیار سے باہر ہوگیا، اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ٣٧ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب بنایا اور خلق کا محبوب کردیا اور جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی محبوبیت سے نوازتا ہے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہوجاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا، یہی حال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ

میں تمہیں وہ لوگ بتادوں جواس بچہ کی پرورش کریں ف٤٠ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیرلائے کہ اُس کی آنکھ ف٤١ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے ف٤٢

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫ قف فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ

اور تو نے ایک جان کو قتل کیا ف٤٣ تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے خوب جانچ لیا ف٤٤ تو تو کئی برس

فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ ۙ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ یّٰمُوْسٰى ۝٤٠ وَاصْطَنَعْتُكَ

مدین والوں میں رہا ف٤٥ پھر تو ایک ٹھہرائے وعدہ پر حاضر ہوا اے موسیٰ ف٤٦ اور میں نے تجھے خاص

لِنَفْسِیْ ۝٤١ ج اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ ۝٤٢ ج اِذْهَبَاۤ

اپنے لیے بنایا ف٤٧ تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں ف٤٨ لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا دونوں

اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝٤٣ صلے فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ

فرعون کے پاس جاؤ بیشک اس نے سر اٹھایا تو اُس سے نرم بات کہنا ف٤٩ اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا

یَخْشٰى ۝٤٤ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَاۤ اَوْ اَنْ یَّطْغٰى ۝٤٥

کچھ ڈرے ف٥٠ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے

کا تھا جو آپ کو دیکھتا تھا اسی کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی۔قتادہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی آنکھوں میں ایسی مَلاحت تھی جسے دیکھ کر ہر دیکھنے والے کے دل میں محبت جوش مارنے لگتی تھی۔ ف٣٨ یعنی میری حفاظت ونگہبانی میں پرورش پائے۔ ف٣٩ جس کا نام مریم تھا تا کہ وہ آپ کے حال کا تجسّس کرے اور معلوم کرے کہ صندوق کہاں پہنچا؟ آپ کس کے ہاتھ آئے؟ جب اس نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کے لیے دائیاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو منہ نہ لگایا تو آپ کی بہن نے ف٤٠ ان لوگوں نے اس کو منظور کیا، وہ اپنی والدہ کو لے گئیں آپ نے ان کا دودھ قبول فرمایا۔ ف٤١ آپ کے دیدار سے ف٤٢ یعنی غم فراق دور ہو۔اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک اور واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف٤٣ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کافر کو مارا تھا وہ مر گیا، کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی، اس واقعہ پر آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا۔ ف٤٤ محنتوں میں ڈال کر اور ان سے خلاصی عطا فرما کر۔ ف٤٥ مدین ایک شہر ہے مصر سے آٹھ منزل فاصلہ پر یہاں حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام رہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام مصر سے مدین آئے اور کئی برس تک حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس اقامت فرمائی اور ان کی صاحبزادی صفوراء کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔ ف٤٦ یعنی اپنی عمر کے چالیسویں سال، اور یہ وہ سن ہے کہ انبیاء کی طرف اس سن میں وحی کی جاتی ہے۔ ف٤٧ اپنی وحی اور رسالت کے لیے تا کہ تو میرے ارادہ اور میری محبت پر تصرُّف کرے اور میری حُجت پر قائم رہے اور میرے اور میری خَلق کے درمیان خطاب پہنچانے والا ہو۔ ف٤٨ یعنی معجزات ف٤٩ یعنی اس کو بہ نرمی نصیحت فرمانا اور نرمی کا حکم اس لیے تھا کہ اس نے بچپن میں آپ کی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئے گا اور مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی اور کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تادم مرگ باقی رہیں گی اور بعد موت دُخولِ جنت مُیَسَّر آئے گا۔جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اس کو یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر بغیر مشورۂ ہامان کے قطعی فیصلہ نہیں کرتا تھا، ہامان موجود نہ تھا جب وہ آیا تو فرعون نے اس کو یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت پر ایمان قبول کرلوں۔ہامان کہنے لگا: میں تو تجھ کو عاقل ودانا سمجھتا تھا! تو رب ہے، بندہ بنا چاہتا ہے! تو معبود ہے، عابد بننے کی خواہش کرتا ہے! فرعون نے کہا: تو نے ٹھیک کہا اور حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے، اللّٰہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ وہ حضرت ہارون کے پاس آئیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملیں۔چنانچہ وہ ایک منزل چل کر آپ سے ملے اور جو وحی انہیں ہوئی تھی اس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی۔ ف٥٠ یعنی آپ کی تعلیم ونصیحت اس امید کے ساتھ ہونی چاہیے تا کہ آپ

قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا

فرمایا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ۵۱ سنتا اور دیکھتا ۵۲ تو اُس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے رب

رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ وَ لَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ

کے بھیجے ہوئے ہیں تو اولادِ یعقوب کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے ۵۳ اور انہیں تکلیف نہ دے ۵۴ بے شک ہم تیرے پاس

بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ

تیرے رب کی طرف سے نشانی لائے ہیں ۵۵ اور سلامتی اُسے جو ہدایت کی پیروی کرے ۵۶ بے شک ہماری طرف وحی ہوئی ہے

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾

کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے ۵۷ اور منہ پھیرے ۵۸ بولا تو تم دونوں کا خدا کون ہے اے موسیٰ

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰى كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ

کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق صورت دی ۵۹ پھر راہ دکھائی ۶۰ بولا ۶۱ اگلی سنگتوں

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ

کا کیا حال ہے ۶۲ کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے ۶۳ میرا رب نہ بہکے

وَ لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا

نہ بھولے وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں چلتی راہیں رکھیں

وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾

اور آسمان سے پانی اُتارا ۶۴ تو ہم نے اُس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے ۶۵

کے لیے اجر اور اس پر الزامِ حجت اور قطعِ عذر ہو جائے اور حقیقت میں ہونا تو وہی ہے جو تقدیرِ الٰہی ہے۔ ۵۱ اپنی مدد سے ۵۲ اس کے قول و فعل کو ۵۳ اور انہیں بندگی و اسیری سے رہا کر دے۔ ۵۴ محنت و مشقت کے تحت کام لے کر۔ ۵۵ یعنی معجزے جو ہمارے صدقِ نبوت کی دلیل ہیں۔ فرعون نے کہا: وہ کیا ہیں؟ تو آپ نے معجزۂ ید بیضاء (سورج کی طرح ہاتھ چمکنے کا معجزہ) دکھایا۔ ۵۶ یعنی دونوں جہان میں اس کے لیے سلامتی ہے وہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔ ۵۷ ہماری نبوت کو اور ان احکام کو جو ہم لائے۔ ۵۸ ہماری ہدایت سے۔ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون کو یہ پیغام پہنچا دیا تو وہ ۵۹ ہاتھ کو اس کے لائق ایسی کہ کسی چیز کو پکڑ سکے، پاؤں کو اس کے قابل کہ چل سکے، زبان کو اس کے مناسب کہ بول سکے، آنکھ کو اس کے موافق کہ دیکھ سکے، کان کو ایسی کہ سن سکے۔ ۶۰ اور اس کی معرفت دی کہ دنیا کی زندگانی اور آخرت کی سعادت کے لیے اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو کس طرح کام میں لایا جائے۔ ۶۱ فرعون ۶۲ یعنی جو امتیں گزر چکی ہیں مثل قومِ نوح و عاد و ثمود کے جو بتوں کو پوجتے تھے اور بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ کرکے اٹھائے جانے کے منکر تھے، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ۶۳ یعنی لوحِ محفوظ میں ان کے تمام احوال مکتوب ہیں، روزِ قیامت انہیں ان اعمال پر جزا دی جائے گی۔ ۶۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام تو یہاں تمام ہو گیا اب اللہ تعالیٰ اہلِ مکہ کو خطاب کرکے اس کی تتمیم فرماتا ہے ۶۵ یعنی قسم قسم کے سبزے مختلف رنگوں خوشبوؤں شکلوں کے بعض آدمیوں کے لیے بعض جانوروں کے لیے۔

كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى۠ (۵۴) مِنْهَا

تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ ف٦٦ بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ہم نے زمین

خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (۵۵) وَ لَقَدْ

ہی سے تمہیں بنایا ف٦٧ اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے ف٦٨ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ف٦٩ اور بیشک ہم

اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى (۵۶) قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا

نے اسے ف٧٠ اپنی سب نشانیاں ف٧١ دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ف٧٢ بولا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے سبب ہماری

بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰى (۵۷) فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ

زمین سے نکال دو اے موسیٰ ف٧٣ تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے ف٧٤ تو ہم میں اور اپنے میں ایک

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى (۵۸) قَالَ مَوْعِدُكُمْ

وعدہ ٹھہرا دو جس سے نہ ہم بدلہ لیں (آگے پیچھے ہوں) نہ تم ہموار جگہ ہو موسیٰ نے کہا تمہارا وعدہ

یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَ اَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى (۵۹) فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَیْدَهٗ

میلے کا دن ہے ف٧٥ اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کیے جائیں ف٧٦ تو فرعون پھرا اور اپنے داؤں (مکروفریب) اکٹھے کئے ف٧٧

ثُمَّ اَتٰى (۶۰) قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَیْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَیُسْحِتَكُمْ

پھر آیا ف٧٨ ان سے موسیٰ نے کہا تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ف٧٩ کہ وہ تمہیں عذاب

بِعَذَابٍۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى (۶۱) فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا

سے ہلاک کردے اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا ف٨٠ تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہوگئے ف٨١ اور چھپ کر

ف٦٦ یہ امر اباحت اور تذکیر نعمت کے لیے ہے یعنی ہم نے یہ سبزے نکالے تمہارے لیے ان کا کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا مباح کر کے۔ ف٦٧ تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے۔ ف٦٨ تمہاری موت ودفن کے وقت ف٦٩ روز قیامت۔ ف٧٠ یعنی فرعون کو ف٧١ یعنی کل آیاتِ تسع (نونشانیاں) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں۔ ف٧٢ اور ان آیات کو سحر بتایا اور قبول حق سے انکار کیا اور۔ ف٧٣ یعنی ہمیں مصر سے نکال کر خود اس پر قبضہ کرو اور بادشاہ بن جاؤ۔ ف٧٤ اور جادو میں ہمارا اور تمہارا مقابلہ ہوگا ف٧٥ اس میلہ سے فرعونیوں کا میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کر کر کے جمع ہوتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ دن عاشوراء یعنی دسویں محرم کا تھا اور اس سال یہ تاریخ سنیچر کو واقع ہوئی تھی۔ اس روز کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس لیے مُعیّن فرمایا کہ یہ روز ان کی غایت شوکت کا دن تھا اس کو مقرر کرنا اپنے کمال قوت کا اظہار ہے نیز اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ حق کا ظہور اور باطل کی رسوائی کے لیے ایسا ہی وقت مناسب ہے جبکہ اَطراف وجوانب کے تمام لوگ مجتمع ہوں۔ ف٧٦ تاکہ خوب روشنی پھیل جائے اور دیکھنے والے باطمینان دیکھ سکیں اور ہر چیز صاف صاف نظر آئے۔ ف٧٧ کثیرُ التعداد جادوگروں کو جمع کیا ف٧٨ وعدہ کے دن ان سب کو لے کر ف٧٩ کسی کو اس کا شریک کر کے ف٨٠ اللہ تعالیٰ پر۔ ف٨١ یعنی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام سن کر آپس میں مختلف ہوگئے۔ بعض کہنے لگے کہ یہ بھی ہماری مثل جادوگر ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ باتیں ہی جادوگروں کی نہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو منع کرتے ہیں۔

النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ یُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ

مشورت کی بولے بیشک یہ دونوں ف۸۲ ضرور جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری

اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ یَذْهَبَا بِطَرِیْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَیْدَكُمْ ثُمَّ

زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا اچھا دین لے جائیں تو اپنا داؤں (فریب) پکا کر لو پھر

ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ

پرا باندھ (صف بنا) کر آؤ اور آج مراد کو پہنچا جو غالب رہا بولے ف۸۳ اے موسیٰ یا تو

تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا

تم ڈالو ف۸۴ یا ہم پہلے ڈالیں ف۸۵ موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو ف۸۶ جبھی

حِبَالُهُمْ وَ عِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِیْ

ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں ف۸۷ تو اپنے

نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَ اَلْقِ مَا

جی میں موسیٰ نے خوف پایا ہم نے فرمایا ڈر نہیں بیشک تو ہی غالب ہے اور ڈال تو دے جو

فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا یُفْلِحُ

تیرے دہنے ہاتھ میں ہے ف۸۸ وہ ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر

السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ

کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے ف۸۹ تو سب جادوگر سجدے میں گرا لیے گئے بولے ہم اُس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ

وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ

کا رب ہے ف۹۰ فرعون بولا کیا تم اُس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے

ف۸۲ یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون ف۸۳ جادوگر ف۸۴ پہلے اپنا عصا ف۸۵ اپنے سامان۔ ابتداء کرنا جادوگروں نے ادباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں دولتِ ایمان سے مشرف فرمایا۔ ف۸۶ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لیے فرمایا کہ جو کچھ جادو کے مکر ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر چکیں اس کے بعد آپ معجزہ دکھائیں اور حق باطل کو مٹائے اور معجزہ سحر کو باطل کرے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ چنانچہ جادوگروں نے رسیاں لاٹھیاں وغیرہ جو سامان لائے تھے سب ڈال دیا اور لوگوں کی نظر بندی کر دی۔ ف۸۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس باطل نظر بندی سے مسحور ہو گئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس کے گرویدہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھیں۔ ف۸۸ یعنی اپنا عصا ف۸۹ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا عصا ڈالا وہ جادوگروں کے تمام اژدہوں اور سانپوں کو نگل گیا اور آدمی اس کے خوف سے گھبرا گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنے دستِ مبارک میں لیا تو مثلِ سابق عصا

عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ

تم سب کو جادو سکھایا ف۹۱ تو مجھے قسم ہے ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا ف۹۲ اور

لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ٘ وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰی ﴿۷۱﴾

تمہیں کھجور کے ڈنڈ (سوکھے تنے) پر سولی چڑھاؤں گا اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور دیرپا ہے ف۹۳

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰی مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ

بولے ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے ان روشن دلیلوں پر جو ہمارے پاس آئیں ف۹۴ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم تو تو کر چک

مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۷۲﴾ؕ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا

جو تجھے کرنا ہے ف۹۵ تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا ف۹۶ بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے

لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّ

کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں مجبور کیا جادو پر ف۹۷ اور اللّٰہ بہتر ہے ف۹۸ اور

اَبْقٰی ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا

سب سے زیادہ باقی رہنے والا ف۹۹ بیشک جو اپنے رب کے حضور مجرم ف۱۰۰ ہو کر آئے تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ مرے ف۱۰۱

وَ لَا یَحْیٰی ﴿۷۴﴾ وَ مَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ

نہ جئے ف۱۰۲ اور جو اس کے حضور ایمان کے ساتھ آئے کہ اچھے کام کئے ہوں ف۱۰۳ تو انہیں کے

ہوگیا یہ دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہوا کہ یہ معجزہ ہے جس سے سحر مقابلہ نہیں کرسکتا اور جادو کی فریب کاری اس کے سامنے قائم نہیں رہ سکتی۔ ف۹۰ سبحان اللّٰہ کیا عجیب حال تھا جن لوگوں نے ابھی کفر وجحود کے لیے رسیاں اور عصا ڈالے تھے ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکر وسجود کے لیے سر جھکا دیئے اور گردنیں ڈال دیں منقول ہے کہ اس سجدے میں انہیں جنت اور دوزخ دکھائی گئی اور انہوں نے جنت میں اپنے منازل دیکھ لیے۔ ف۹۱ یعنی جادو میں وہ استادِ کامل اور تم سب سے فائق ہے۔ (معاذ اللّٰہ) ف۹۲ یعنی دہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں ف۹۳ اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے، یا ربُّ العالمین کا۔ فرعون کا یہ متکبرانہ کلمہ سن کر وہ جادوگر ف۹۴ یدِ بیضا اور عصائے موسیٰ۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو بھی سحر کہتا ہے تو بتا وہ رسے اور لاٹھیاں کہاں گئیں؟ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ بیّنات سے مراد جنت اور اس میں اپنے منازل کا دیکھنا ہے۔ ف۹۵ ہمیں اس کی کچھ پروا نہیں ف۹۶ آگے تو تیری کچھ مجال نہیں اور دنیا زائل اور یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو مہربان بھی ہو تو بقائے دوام نہیں دے سکتا پھر زندگانی دنیا اور اس کی راحتوں کے زوال کا کیا غم بالخصوص اس کو جو جانتا ہے کہ آخرت میں اعمالِ دنیا کی جزا ملے گی۔ ف۹۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے بلایا تھا تو جادوگروں نے فرعون سے کہا تھا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ اس کی کوشش کی گئی اور انہیں ایسا موقع بہم پہنچا دیا گیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت خواب میں ہیں اور عصائے شریف پہرہ دے رہا ہے یہ دیکھ کر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہیں کیونکہ جادوگر جب سوتا ہے تو اس وقت اس کا جادو کام نہیں کرتا مگر فرعون نے انہیں جادو کرنے پر مجبور کیا، اس کی مغفرت کے وہ اللّٰہ تعالیٰ سے طالب اور امیدوار ہیں۔ ف۹۸ فرمانبرداروں کو ثواب دینے میں ف۹۹ بلحاظ عذاب کرنے کے نافرمانوں پر۔ ف۱۰۰ یعنی کافر مثل فرعون کے ف۱۰۱ کہ مر کر ہی اس سے چھوٹ سکے۔ ف۱۰۲ ایسا جینا جس سے کچھ نفع اٹھا سکے۔ ف۱۰۳ یعنی جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو اور انہوں نے اپنی زندگی میں نیک عمل کئے ہوں فرائض اور نوافل بجا لائے ہوں۔

الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

درجے اونچے بسنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ اُن میں

فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷٦﴾ وَ لَقَدْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى ۙ اَنْ اَسْرِ

ع ۳ ۲۲ ۱۲

رہیں اور یہ صلہ ہے اس کا جو پاک ہوا وف۱۰۴ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو وحی کی وف۱۰۵ کہ راتوں رات میرے

بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا

بندوں کو لے چل وف۱۰۶ اور ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے وف۱۰۷ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے اور نہ

تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْ ﴿۷۸﴾

خطرہ وف۱۰۸ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر وف۱۰۹ تو انھیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا وف۱۱۰

وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰكُمْ

اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی وف۱۱۱ اے بنی اسرائیل بے شک ہم نے تم کو تمہارے

مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ

دشمن وف۱۱۲ سے نجات دی اور تمہیں طور کی دہنی طرف کا وعدہ دیا وف۱۱۳ اور تم پر مَن اور

وَ السَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِیْهِ فَیَحِلَّ

سلویٰ اُتارا وف۱۱۴ کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو وف۱۱۵ کہ تم پر

عَلَیْكُمْ غَضَبِیْ ۚ وَ مَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ غَضَبِیْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ

میرا غضب اُترے اور جس پر میرا غضب اُترا بے شک وہ گرا وف۱۱٦ اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں

لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَ مَاۤ اَعْجَلَكَ عَنْ

اُسے جس نے توبہ کی وف۱۱۷ اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا وف۱۱۸ اور تو نے اپنی قوم سے

وف۱۰۴ کفر کی نجاست اور معاصی کی گندگی سے۔ وف۱۰۵ جبکہ فرعون معجزات دیکھ کر راہ پر نہ آیا اور پند پذیر نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور زیادہ کرنے لگا۔ وف۱۰٦ مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچیں اور فرعونی لشکر پیچھے سے آئے تو اندیشہ نہ کر وف۱۰۷ اپنا عصا مار کر وف۱۰۸ دریا میں غرق ہونے کا۔ موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی پا کر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر مصر سے روانہ ہوگئے۔ وف۱۰۹ جن میں چھ لاکھ قبطی تھے۔ وف۱۱۰ وہ غرق ہوگئے اور پانی ان کے سروں سے اونچا ہوگیا۔ وف۱۱۱ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اور احسان کا ذکر کیا اور فرمایا: وف۱۱۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم وف۱۱۳ کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو وہاں توریت عطا فرمائیں گے جس پر عمل کیا جائے وف۱۱۴ تیہ میں اور فرمایا: وف۱۱۵ ناشکری اور کفرانِ نعمت کر کے اور ان نعمتوں کو معاصی اور گناہوں میں خرچ کر کے یا ایک دوسرے پر ظلم کر کے وف۱۱٦ جہنم میں اور ہلاک ہوا۔ وف۱۱۷ شرک سے وف۱۱۸ تادمِ آخر۔

قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِیْ وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ

کیوں جلدی کی اے موسیٰ ف١١٩ عرض کی کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا

لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ

کہ تو راضی ہو ف١٢٠ فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو ف١٢١ بلا میں ڈالا اور انہیں سامری

السَّامِرِیُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ۬ قَالَ یٰقَوْمِ

نے گمراہ کر دیا ف١٢٢ تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا ف١٢٣ غصہ میں بھرا افسوس کرتا ف١٢٤ کہا اے میری قوم

اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ؕ اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ

کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا ف١٢٥ کیا تم پر مدت لمبی گذری یا تم نے چاہا

اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَاۤ

کہ تم پر تمہارے رب کا غضب اُترے تو تم نے میرا وعدہ خلاف کیا ف١٢٦ بولے ہم نے

اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ لٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ

آپ کا وعدہ اپنے اختیار سے خلاف نہ کیا لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم کے گہنے کے ف١٢٧

فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِیُّ ﴿٨٧﴾ۙ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا

تو ہم نے انہیں ف١٢٨ ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے ڈالا ف١٢٩ تو اُس نے اُن کے لیے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ

لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِیَ ﴿٨٨﴾ؕ اَفَلَا یَرَوْنَ

گائے کی طرح بولتا ف١٣٠ تو بولے ف١٣١ یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا معبود موسیٰ تو بھول گئے ف١٣٢ تو کیا نہیں دیکھتے

ف١١٩ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کر کے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلام پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انہیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرما دیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ، اس پر اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: وَمَآ اَعْجَلَكَ (اور تو نے اپنی قوم سے کیوں جلدی کی اے موسیٰ!) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف١٢٠ یعنی تیری رضا اور زیادہ ہو۔ **مسئلہ:** اس آیت سے اِجتہاد کا جواز ثابت ہوا۔ (مدارک) ف١٢١ جنہیں آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ چھوڑا ہے۔ ف١٢٢ گوسالہ پرستی کی دعوت دے کر۔ **مسئلہ:** اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب و باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اولیاء نے حاجت روائی فرمائی، بزرگوں نے بلا دفع کی۔ مفسرین نے فرمایا ہے کہ اُمور ظاہر میں منشاء و سبب کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا مُوجِد اللّٰہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں۔ (خازن) ف١٢٣ چالیس دن پورے کر کے توریت لے کر ف١٢٤ ان کے حال پر ف١٢٥ کہ وہ تمہیں توریت عطا فرمائے گا جس میں ہدایت ہے، نور ہے، ہزار سورتیں ہیں، ہر سورت میں ہزار آیتیں ہیں۔ ف١٢٦ اور ایسا ناقص کام کیا کہ گوسالہ کو پوجنے لگے تمہارا وعدہ تو مجھ سے یہ تھا کہ میرے حکم کی اطاعت کرو گے اور میرے دین پر قائم رہو گے ف١٢٧ یعنی قوم فرعون کے زیوروں کے جو بنی اسرائیل نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر مانگ لیے تھے۔ ف١٢٨ سامری کے حکم سے آگ میں ف١٢٩ ان زیوروں کو جو اس کے پاس تھے اور اس خاک کو جو حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اس نے حاصل کی تھی۔ ف١٣٠ یہ بچھڑا سامری نے بنایا اور اس میں کچھ سوراخ اس طرح رکھے کہ جب

اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ۙ۬ وَّ لَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ وَ لَقَدْ

کہ وہ ف۱۳۳ اُنھیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور اُن کے کسی بُرے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا ف۱۳۴ اور بے شک

قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ

ان سے ہارون نے اس سے پہلے کہا تھا کہ اے میری قوم یونہی ہے کہ تم اس کے سبب فتنے میں پڑے ف۱۳۵ اور بے شک تمہارا رب رحمٰن ہے

فَاتَّبِعُوْنِیْ وَ اَطِیْعُوْۤا اَمْرِیْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰی

تو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو بولے ہم تو اس پر آسن مارے جمے (پوجا کیلئے جم کر بیٹھے) رہیں گے ف۱۳۶ جب تک

یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی ﴿۹۱﴾ قَالَ یٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْۤا ۙ﴿۹۲﴾

ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کے آئیں ف۱۳۷ موسیٰ نے کہا اے ہارون تمہیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے اُنھیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا

اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ﴿۹۳﴾ قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَ

کہ میرے پیچھے آتے ف۱۳۸ تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا کہا اے میرے ماں جائے نہ میری داڑھی پکڑو اور

لَا بِرَاْسِیْ ۚ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ لَمْ

نہ میرے سر کے بال مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہو گے تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے

تَرْقُبْ قَوْلِیْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ

میری بات کا انتظار نہ کیا ف۱۳۹ موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے اے سامری ف۱۴۰ بولا میں نے وہ دیکھا جو

یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ

لوگوں نے نہ دیکھا ف۱۴۱ تو ایک مٹھی بھرلی فرشتے کے نشان سے پھر اُسے ڈال دیا ف۱۴۲ اور

ان میں ہوا داخل ہوتو اس سے بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہو۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسپ جبریل کی خاکِ زیرِ قدم ڈالنے سے زندہ ہوکر بچھڑے کی طرح بولتا تھا۔ ف۱۳۱ سامری اور اس کے متبعین۔ ف۱۳۲ یعنی موسیٰ معبود کو بھول گئے اور اس کو یہاں چھوڑ کر اس کی جستجو میں طور پر چلے گئے۔ (معاذ اللّٰہ) بعض مفسرین نے کہا کہ نَسِیَ کا فاعل سامری ہے اور معنی یہ ہیں کہ سامری نے جو بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کو بھول گیا یا وہ حدوثِ اجسام سے استدلال کرنا بھول گیا۔ ف۱۳۳ بچھڑا ف۱۳۴ خطاب سے بھی عاجز اور نفع وضرر سے بھی وہ کس طرح معبود ہوسکتا ہے۔ ف۱۳۵ تو اسے نہ پوجو ف۱۳۶ گوسالہ پرستی پر قائم رہیں گے اور تمہاری بات نہ مانیں گے۔ ف۱۳۷ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام ان سے علیحدہ ہوگئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے، تب آپ نے اپنے ستر ہمراہیوں سے فرمایا یہ فتنہ کی آواز ہے، جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت (فطرت) تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھ میں اور داڑھی بائیں میں پکڑی اور۔ ف۱۳۸ اور مجھے خبر دے دیتے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آملے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔ ف۱۳۹ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ ف۱۴۰ تو نے ایسا کیوں کیا اس کی وجہ بتا ف۱۴۱ یعنی میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا وہ اسپ حیات (جنتی گھوڑے براق) پر سوار تھے، میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے گھوڑے کے نشانِ قدم کی خاک لے لوں۔ ف۱۴۲ اس بچھڑے میں جس کو بنایا تھا۔

سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا

میرے جی کو یہی بھلا لگا ف۱۴۳ کہا تو چلتا بن ف۱۴۴ کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ ف۱۴۵ تو کہے

مِسَاسَ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗۚ وَ انْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ

چھو نہ جا ف۱۴۶ اور بے شک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۴۷ جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو دن بھر آسن

عَلَیْهِ عَاكِفًاؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ

مارے (پوجا کے لیے بیٹھا) رہا ف۱۴۸ قسم ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہائیں گے ف۱۴۹ تمہارا معبود تو وہی

اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے ہم ایسا ہی

عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَۚ وَ قَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ۖۚ مَنْ

تمہارے سامنے اگلی خبریں بیان فرماتے ہیں اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا ف۱۵۰ جو

اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهِؕ وَ سَآءَ

اُس سے منہ پھیرے ف۱۵۱ تو بے شک وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا ف۱۵۲ وہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے ف۱۵۳ اور وہ قیامت

لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ۙ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ

کے دن اُن کے حق میں کیا ہی برا بوجھ ہوگا جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۵۴ اور ہم اس دن مجرموں کو ف۱۵۵ اٹھائیں گے

یَوْمَىٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ۚۖ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ

نیلی آنکھیں ف۱۵۶ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ تم دنیا میں نہ رہے مگر دس رات ف۱۵۷ ہم

ف۱۴۳ اور یہ فعل میں نے اپنے ہی ہوائے نفس سے کیا کوئی دوسرا اس کا باعث و محرک نہ تھا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۴۴ دور ہو جا ف۱۴۵ جب تجھ سے کوئی ملنا چاہے جو تیرے حال سے واقف نہ ہو تو اس سے ف۱۴۶ یعنی سب سے علیحدہ رہنا نہ تجھ سے کوئی چھوئے نہ تو کسی سے چھوئے۔ لوگوں سے ملنا اس کے لیے کلی طور پر ممنوع قرار دیا گیا اور ملاقات مکالمت خرید و فروخت ہر ایک کے ساتھ حرام کر دی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے، وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت میں گزارتا تھا۔ ف۱۴۷ یعنی عذاب کے وعدے کا آخرت میں بعد اس عذاب دنیا کے تیرے شرک و فساد انگیزی پر ف۱۴۸ اور اس کی عبادت پر قائم رہا ف۱۴۹ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوة والسلام نے ایسا کیا اور جب آپ سامری کے اس فساد کو مٹا چکے تو بنی اسرائیل سے مخاطبہ فرما کر دینِ حق کا بیان فرمایا اور ارشاد کیا ف۱۵۰ یعنی قرآن پاک کہ وہ ذکرِ عظیم ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اس کے لیے اس کتاب کریم میں نجات اور برکتیں ہیں اور اس کتاب مقدس میں اُمم ماضیہ (گذشتہ امتوں) کے ایسے حالات کا ذکر و بیان ہے جو فکر کرنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہیں۔ ف۱۵۱ یعنی قرآن سے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھائے۔ ف۱۵۲ گناہوں کا بارگراں ف۱۵۳ یعنی اس گناہ کے عذاب میں ف۱۵۴ لوگوں کو محشر میں حاضر کرنے کے لیے مراد اس سے نفخۂ ثانیہ (دوسری مرتبہ صور کا پھونکا جانا) ہے۔ ف۱۵۵ یعنی کافروں کو اس حال میں ف۱۵۶ اور کالے منہ ف۱۵۷ آخرت کے اہوال اور وہاں کے خوفناک منازل دیکھ کر انہیں زندگانی دنیا کی مدت بہت قلیل معلوم ہوگی۔

ع ۱۵ ۵ ۱۴

أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع

خوب جانتے ہیں جو وہ وا۱۵۸ کہیں گے جب کہ ان میں سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے وا۱۵۹

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا

اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں ف۱۶۰ تم فرماؤ انھیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اُڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر

صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ

ہموار کر چھوڑے گا کہ تو اُس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے اُس دن پکارنے والے

الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا

کے پیچھے دوڑیں گے وا۱۶۱ اُس میں کجی نہ ہوگی وا۱۶۲ اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور وا۱۶۳ پست ہوکررہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت

هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ

آہستہ آواز وا۱۶۴ اُس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے وا۱۶۵ اذن دے دیا ہے اور اُس کی

لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ

بات پسند فرمائی وہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے وا۱۶۶ اور اُن کا علم اسے نہیں

عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾

گھیر سکتا وا۱۶۷ اور سب منہ جھک جائیں گے اس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور وا۱۶۸ اور بے شک نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ لیا وا۱۶۹

وا۱۵۸ آپس میں ایک دوسرے سے وا۱۵۹ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اس دن کے شدائد دیکھ کر اپنے دنیا میں رہنے کی مقدار بھول جائیں گے۔ ف۱۶۰ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وا۱۶۱ جو انہیں روزِ قیامت موقِف (میدان محشر) کی طرف بلائے گا اور ندا کرے گا کہ چلو رحمٰن کے حضور پیش ہونے کو اور یہ پکارنے والے حضرت اسرافیل ہوں گے۔ وا۱۶۲ اور اس دعوت سے کوئی انحراف نہ کرسکے گا۔ وا۱۶۳ ہیبت وجلال سے۔ وا۱۶۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا ایسی کہ اس میں صرف لبوں کی جنبش ہوگی۔ وا۱۶۵ شفاعت کرنے کا وا۱۶۶ یعنی تمام ماضیات ومستقبلات اور جملہ اُمورِ دنیا وآخرت یعنی اللہ تعالٰی کا علم بندوں کی ذات وصفات اور جملہ حالات کو مُحِیط ہے۔ وا۱۶۷ یعنی تمام کائنات کا علم ذاتِ الٰہی کا احاطہ نہیں کرسکتا اس کی ذات کا اِدراک علومِ کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے اَسماء وصفات اور آثارِ قدرت وشُیُونِ حکمت سے پہچانا جاتا ہے:

کجا دریابد او را عقل چالاک — کہ او بالا تر است از حد ادراک

نظر کن اندر اسماء و صفاتش — کہ واقف نیست کس از کنہ ذاتش

(یعنی تیز عقل بھی اس کی ذات کا ادراک کیسے کرسکتی ہے؟ جبکہ وہ تو فہم وادراک سے برتر ہے، لہٰذا اس کی صفات واسماء میں غور وفکر کرو کہ اس کی ذات وحقیقت سے کوئی آشنا نہیں) بعض مفسرین نے اس آیت کے معنٰی یہ بیان کئے ہیں کہ علومِ خَلْق معلوماتِ اِلٰہیہ کا احاطہ نہیں کرسکتے، بظاہر یہ عبارتیں دو ہیں مگر مآل پر نظر رکھنے والے بآسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے۔ وا۱۶۸ اور ہر ایک شانِ عجز ونیاز کے ساتھ حاضر ہوگا، کسی میں سرکشی نہ رہے گی، اللہ تعالٰی کے قہر وحکومت کا ظہور تام ہوگا۔ وا۱۶۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے اس کی تفسیر میں فرمایا: جس نے شرک کیا ٹوٹے (نقصان) میں رہا اور بیشک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیر بار ہوکر (بوجھ اُٹھا کر) موقفِ قیامت میں آئے اس سے بڑھ کر نامراد کون؟

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾

اور جو کچھ نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان کا ف۱۷۰

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا وَّصَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ لَعَلَّهُمْ

اور یونہی ہم نے اُسے عربی قرآن اتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیئے ف۱۷۱ کہ کہیں

یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا

انھیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے ف۱۷۲ تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ ف۱۷۳ اور

تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰۤى اِلَیْكَ وَحْیُهٗ٘ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ

قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہولے ف۱۷۴ اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے

عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع

علم زیادہ دے اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا ف۱۷۵ تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾

اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدے میں گرے مگر ابلیس اُس نے نہ مانا

فَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ

تو ہم نے فرمایا اے آدم بے شک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے ف۱۷۶ تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے

فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ ۙ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا

پھر تو مشقت میں پڑے ف۱۷۷ بیشک تیرے لیے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو نہ ننگا ہو اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے

وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى

نہ دھوپ ف۱۷۸ تو شیطان نے اسے وسوسہ دیا بولا اے آدم کیا میں تمہیں بتادوں

ف۱۷۰ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کارآمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو سب عمل بیکار۔ ف۱۷۱ فرائض کے چھوڑنے اور ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر۔ ف۱۷۲ جس سے انہیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ پند و نصیحت حاصل کریں۔ ف۱۷۳ جو اصل مالک ہے اور تمام بادشاہ اس کے محتاج۔ ف۱۷۴ **شانِ نزول:** جب حضرت جبریل قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو حضور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، فرمایا گیا کہ آپ مشقت نہ اٹھائیں اور سورۂ قیامہ میں اللہ تعالٰی نے خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی۔ ف۱۷۵ کہ شجرِ ممنوعہ کے پاس نہ جائیں۔ ف۱۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ صاحبِ فضل و شرف کی فضیلت کو تسلیم نہ کرنا اور اس کی تعظیم و احترام بجالانے سے اعراض کرنا دلیلِ حسد و عداوت ہے۔ اس آیت میں شیطان کا حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنا آپ کے ساتھ اس کی دشمنی کی دلیل قرار دیا گیا۔ ف۱۷۷ اور اپنی غذا اور خوراک کے لیے زمین جوتنے، کھیتی کرنے، دانہ نکالنے، پیسنے، پکانے کی محنت میں مبتلا ہو اور چونکہ عورت کا

شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ

ہمیشہ جینے کا پیڑ ف۱۷۹ اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے ف۱۸۰ تو ان دونوں نے اس میں سے کھالیا اب ان پر ان کی شرم کی چیزیں ظاہر ہوئیں ف۱۸۱ اور

طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ۖ

جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے ف۱۸۲ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اسکی راہ نہ پائی ف۱۸۳

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا

پھر اسے اس کے رب نے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے قرب خاص کی راہ دکھائی فرمایا کہ تم دونوں مل کر جنت سے اترو

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ

تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے ف۱۸۴ تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا

فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً

وہ نہ بہکے ف۱۸۵ نہ بدبخت ہو ف۱۸۶ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا ف۱۸۷ تو بے شک اس کے لیے تنگ

ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى

زندگانی ہے ف۱۸۸ اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا

وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ

میں تو انکھیارا (دیکھنے والا) تھا ف۱۸۹ فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں ف۱۹۰ تو نے انھیں بھلادیا اور ایسے ہی

نفقہ مرد کے ذمہ ہے اس لیے اس تمام محنت کی نسبت صرف حضرت آدم علیہ السلام کی طرف فرمائی گئی۔ **ف۱۷۸** ہر طرح کا عیش و راحت جنت میں موجود ہے سب و محنت سے بالکل امن ہے۔ **ف۱۷۹** جس کو کھا کر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔ **ف۱۸۰** اور اس میں زوال نہ آئے۔ **ف۱۸۱** یعنی بہشتی لباس ان کے جسم سے اتر گئے۔ **ف۱۸۲** ستر چھپانے اور جسم ڈھکنے کے لیے۔ **ف۱۸۳** اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی پھر حضرت آدم علیہ السلام توبہ و استغفار میں مشغول ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کی۔ **ف۱۸۴** یعنی کتاب اور رسول۔ **ف۱۸۵** یعنی دنیا میں۔ **ف۱۸۶** آخرت میں کیونکہ آخرت کی بدبختی دنیا میں طریق حق سے بہکنے کا نتیجہ ہے تو جو کوئی کتاب الٰہی اور رسول برحق کا اتباع کرے اور ان کے حکم کے مطابق چلے وہ دنیا میں بہکنے سے اور آخرت میں اس کے عذاب و وبال سے نجات پائے گا۔ **ف۱۸۷** اور میری ہدایت سے روگردانی کی۔ **ف۱۸۸** دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عملِ بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہو کر گرفتارِ حرص ہو جائے اور کثرتِ مال و اسباب سے بھی اس کو فراغ خاطر (بے فکری) اور سکونِ قلب میسر نہ ہو، دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں، حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مومن متوکل کی طرح اس کو سکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حیات طیبہ کہتے ہیں قَالَ تَعَالٰی: فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے) اور قبر کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر پر ننانوے اژدہے اس کی قبر میں مسلط کیے جاتے ہیں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: یہ آیت اسود بن عبد العزیٰ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں اور آخرت میں تنگ زندگانی جہنم کے عذاب ہیں جہاں زقوم (تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پیپ کھانے پینے کو دی جائے گی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسب حرام میں مبتلا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوف خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے۔ (تفسیر کبیر و خازن و مدارک وغیرہ) **ف۱۸۹** دنیا میں۔ **ف۱۹۰** تو ان پر

الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ

آج تیری کوئی خبر نہ لے گا ف۱۹۱ اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیرپا ہے تو کیا انہیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع

سنگتیں (قومیں) ہلاک کردیں ف۱۹۲ کہ یہ ان کے بسنے کی جگہ چلتے پھرتے ہیں ف۱۹۳ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ف۱۹۴

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ ؕ فَاصْبِرْ

اور اگر تمہارے رب کی ایک بات نہ گزر چکی ہوتی ف۱۹۵ تو ضرور عذاب انہیں ف۱۹۶ لپٹ جاتا اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہرایا ہوا ف۱۹۷ تو ان کی

عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے (تعریف کرتے) ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے ف۱۹۸ اور اس کے

غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾

ڈوبنے سے پہلے ف۱۹۹ اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو ف۲۰۰ اور دن کے کناروں پر ف۲۰۱ اس امید پر کہ تم راضی ہو ف۲۰۲

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ

اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لیے دی ہے جیتی دنیا کی

الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ

تازگی ف۲۰۳ کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں ف۲۰۴ اور تیرے رب کا رزق ف۲۰۵ سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے اور اپنے گھر والوں

ایمان نہ لایا اور ف۱۹۱ جہنم کی آگ میں جلا کرے گا۔ ف۱۹۲ جو رسولوں کو نہیں مانتی تھیں۔ ف۱۹۳ یعنی قریش اپنے سفروں میں ان کے دیار (مکانات وبستیوں) پر گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے نشان دیکھتے ہیں۔ ف۱۹۴ جو عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ انبیاء کی تکذیب اور ان کی مخالفت کا انجام برا ہے۔ ف۱۹۵ یعنی یہ کہ امت محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی۔ ف۱۹۶ دنیا ہی میں ف۱۹۷ یعنی روزِ قیامت۔ ف۱۹۸ اس سے نمازِ فجر مراد ہے۔ ف۱۹۹ اس سے ظہر وعصر کی نمازیں مراد ہیں جو دن کے نصف آخر میں آفتاب کے زوال وغروب کے درمیان واقع ہیں۔ ف۲۰۰ یعنی مغرب وعشا کی نمازیں پڑھو۔ ف۲۰۱ فجر و مغرب کی نمازیں ان کی تاکیداً تکرار فرمائی گئی اور بعض مفسرین قبلِ غروب سے نمازِ عصر اور اطرافِ نہار سے ظہر مراد لیتے ہیں، ان کی توجیہ یہ ہے کہ نمازِ ظہر زوال کے بعد ہے اور اس وقت دن کے نصفِ اول اور نصفِ آخر کے اطراف ملتے ہیں۔ نصف اول کی انتہا ہے اور نصف آخر کی ابتدا۔ (مدارک وخازن) ف۲۰۲ اللّٰہ کے فضل وعطا اور اس کے انعام واکرام سے کہ تمہیں امت کے حق میں شفیع بنا کر تمہاری شفاعت قبول فرمائے اور تمہیں راضی کرے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے: وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے)۔ ف۲۰۳ یعنی اصناف واقسام کفار یہود ونصارٰی وغیرہ کو جو دنیوی ساز وسامان دیا ہے مؤمن کو چاہیئے کہ اس کو اِستحسان واعجاب (تعجب واچھائی) کی نظر سے نہ دیکھے۔ حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نافرمانوں کے طُمْطُراق (شان وشوکت، ٹھاٹ باٹ) نہ دیکھو لیکن یہ دیکھو کہ گناہ اور معصیت کی ذلت کس طرح ان کی گردنوں سے نمودار ہے۔ ف۲۰۴ اس طرح کہ جتنی ان

بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ

کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ف۲۰۶ ہم تجھے روزی دیں گے ف۲۰۷ اور انجام کا بھلا

لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۗ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا

پرہیز گاری کے لیے اور کافر بولے یہ ف۲۰۸ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ف۲۰۹ اور کیا انھیں اس کا بیان نہ آیا جو

فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا

اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۱۰ اور اگر ہم انھیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ف۲۱۱ ضرور کہتے

رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ

اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل

وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ

و رسوا ہوتے تم فرماؤ سب راہ دیکھ رہے ہیں ف۲۱۲ تو تم بھی راہ دیکھو تو اب جان جاؤ گے ف۲۱۳ کہ کون ہیں

الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع

سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی

ع ٨ ۔ ١٧

پر نعمت زیادہ ہوا تنی ہی ان کی سرکشی اور ان کا طُغیان بڑھے اور وہ سزائے آخرت کے سزاوار ہوں۔ ف۲۰۵ یعنی جنت اور اس کی نعمتیں ف۲۰۶ اور اس کا مکلّف نہیں کرتے کہ ہماری خلق کو روزی دے یا اپنے نفس اور اپنے اہل کی روزی کا ذمہ دار ہو بلکہ ف۲۰۷ اور انہیں بھی، تو روزی کے غم میں نہ پڑ، اپنے دل کو امرِ آخرت کے لیے فارغ رکھ کہ جو اللّٰہ کے کام میں ہوتا ہے اللّٰہ اس کی کارسازی کرتا ہے۔ ف۲۰۸ یعنی سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ف۲۰۹ جو ان کی صحتِ نبوت پر دلالت کرے، باوجودیکہ آیاتِ کثیرہ آچکی تھیں اور معجزات کا متواتر ظہور ہو رہا تھا پھر کفار ان سب سے اندھے بنے اور انہوں نے حضور کی نسبت یہ کہہ دیا کہ آپ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ اس کے جواب میں اللّٰہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے: ف۲۱۰ یعنی قرآن اور سید عالم کی بشارت اور آپ کی نبوت و بعثت کا ذکر یہ کیسی اعظم آیات ہیں! ان کے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کی طلب کرنے کا کیا موقع ہے! ف۲۱۱ روزِ قیامت ف۲۱۲ ہم بھی اور تم بھی۔ **شانِ نزول:** مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانہ کے حوادث اور انقلاب کا انتظار کرتے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمہارے عقوبت (انجام) وعذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ ف۲۱۳ جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہوگی۔

اٰیاتھا ۱۱۲ | ۲۱ سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ ۷۳ | رکوعاتھا ۷

سورۂ انبیاء مکیہ ہے اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ① مَا يَاْتِيْهِمْ

لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں ف۲ جب اُن کے

مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ② لَاهِيَةً

رب کے پاس سے اُنھیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اُسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے ف۳ اُن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ

کھیل میں پڑے ہیں ف۴ اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی ف۵ کہ یہ کون ہیں ایک تم ہی

مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ③ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ

جیسے آدمی تو ہیں ف۶ کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر نبی نے فرمایا میرا رب جانتا ہے آسمانوں

فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۫ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ④ بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ

اور زمین میں ہر بات کو اور وہی ہے سُنتا جانتا ف۷ بلکہ بولے پریشان

ف۱ سورت انبیاء مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ایک سو بارہ ۱۱۲ آیتیں اور ایک ہزار ایک سو چھیاسی ۱۱۸۶ کلمے اور چار ہزار آٹھ سو نوے ۴۸۹۰ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی حسابِ اعمال کا وقت روزِ قیامت قریب آگیا اور لوگ ابھی تک غفلت میں ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت منکرین بعث کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو نہیں مانتے تھے اور روز قیامت کو گزرے ہوئے زمانہ کے اعتبار سے قریب فرمایا گیا کیونکہ جتنے دن گزرتے جاتے ہیں آنے والا دن قریب ہوتا جاتا ہے۔ ف۳ نہ اس سے پند پذیر ہوں نہ عبرت حاصل کریں نہ آنے والے وقت کے لئے کچھ تیاری کریں۔ ف۴ اللہ کی یاد سے غافل ہیں۔ ف۵ اور اس کے اخفاء (چھپانے) میں بہت مبالغہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا راز فاش کر دیا اور بیان فرما دیا کہ وہ رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نسبت یہ کہتے ہیں ف۶ یہ کفر کا ایک اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کر دی جائے گی کہ وہ تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہ لائے گا حضور کے زمانہ کے کفار نے یہ بات کہی اور اس کو چھپایا لیکن آج کل کے بعض بے باک یہ کلمہ اعلان کے ساتھ کہتے ہیں اور نہیں شرماتے کفار یہ مقولہ کہتے وقت جانتے تھے کہ ان کی بات کسی کے دل میں جمے گی نہیں کیونکہ لوگ رات دن معجزات دیکھتے ہیں وہ کس طرح باور کر سکیں گے کہ حضور ہماری طرح بشر ہیں اس لئے انہوں نے معجزات کو جادو بتا دیا اور کہا ف۷ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی خواہ کتنے ہی پردہ اور راز میں رکھی گئی ہو ان کا راز بھی اس میں ظاہر فرما دیا اس کے بعد قرآن کریم سے انہیں سخت پریشانی و حیرانی لاحق تھی کہ اس کا کس طرح انکار کریں وہ ایسا بین معجزہ ہے جس نے تمام ملک کے مایہ ناز ماہروں کو عاجز و متحیر کر دیا ہے اور وہ اس کی دو چار آیتوں کی مثل کلام بنا کر نہیں لا سکے اس پریشانی میں انہوں نے قرآن کریم کی نسبت مختلف قسم کی باتیں کہیں جن کا بیان اگلی آیت میں ہے۔

اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ

خوابیں ہیں ف۸ بلکہ ان کی گڑھت (گھڑی ہوئی چیز) ہے ف۹ بلکہ یہ شاعر ہیں ف۱۰ تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے

الْاَوَّلُوْنَ ۝۵ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶

اگلے بھیجے گئے تھے ف۱۱ ان سے پہلے کوئی بستی ایمان نہ لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ ایمان لائیں گے ف۱۲

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے ف۱۳ تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو

اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ

اگر تمہیں علم نہ ہو ف۱۴ اور ہم نے انہیں ف۱۵ خالی بدن نہ بنایا کہ کھانا نہ کھائیں ف۱۶ اور

مَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝۸ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَ

نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں پھر ہم نے اپنا وعدہ انہیں سچا کر دکھایا ف۱۷ تو انہیں نجات دی اور جن کو چاہی ف۱۸ اور

اَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا

حد سے بڑھنے والوں کو ف۱۹ ہلاک کر دیا بیشک ہم نے تمہاری طرف ف۲۰ ایک کتاب اُتاری جس میں تمہاری ناموری ہے ف۲۱ تو کیا

تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰ ع وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا

تمہیں عقل نہیں ف۲۲ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کردیں کہ وہ ستم گار تھیں ف۲۳ اور ان کے بعد

ف۸ ان کو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم وحی الٰہی سمجھ گئے ہیں کفار نے یہ کہہ کر سوچا کہ یہ بات چسپاں نہیں ہو سکے گی تو اب اس کو چھوڑ کر کہنے لگے ف۹ یہ کہہ کر خیال ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ کلام حضرت کا بنایا ہوا ہے اور تم انہیں اپنے مثل بشر بھی کہتے ہو تو تم ایسا کلام کیوں نہیں بنا سکتے یہ خیال کر کے اس بات کو بھی چھوڑا اور کہنے لگے ف۱۰ اور یہ کلام شعر ہے اسی طرح کی باتیں بناتے رہے کسی ایک بات پر قائم نہ رہ سکے اور اہلِ باطل کذابوں کا یہی حال ہوتا ہے اب انہوں نے سمجھا کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی چلنے والی نہیں ہے تو کہنے لگے ف۱۱ اس کے ردّ و جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ف۱۲ معنی یہ ہیں کہ ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو نشانیاں آئیں تو وہ ان پر ایمان نہ لائے اور ان کی تکذیب کرنے لگے اور اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے تو کیا یہ لوگ نشانی دیکھ کر ایمان لے آئیں گے باوجودیکہ ان کی سرکشی ان سے بڑھی ہوئی ہے۔ ف۱۳ یہ ان کے کلام سابق کا ردّ ہے کہ انبیاء کا صورت بشری میں ظہور فرمانا نبوت کے منافی نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ ف۱۴ کیونکہ ناواقف کو اس سے چارہ ہی نہیں کہ واقف سے دریافت کرے اور مرض جہل کا علاج یہی ہے کہ عالم سے سوال کرے اور اس کے حکم پر عامل ہو۔ **مسئلہ:** اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کرو کہ اللہ کے رسول صورت بشری میں ظہور فرما ہوئے تھے یا نہیں اس سے تمہارے تردد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ف۱۵ یعنی انبیاء کو ف۱۶ تو ان پر کھانے پینے کا اعتراض کرنا اور یہ کہنا کہ مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ محض بے جا ہے تمام انبیاء کا یہی حال تھا وہ سب کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے۔ ف۱۷ ان کے دشمنوں کو ہلاک کرنے اور انہیں نجات دینے کا۔ ف۱۸ یعنی ایمانداروں کو جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی۔ ف۱۹ جو انبیاء کی تکذیب کرتے تھے۔ ف۲۰ اے گروہ قریش ف۲۱ اگر تم اس پر عمل کرو یا یہ معنی ہیں کہ وہ کتاب تمہاری زبان میں ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے لئے نصیحت ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے دینی اور دنیوی امور اور حوائج کا بیان ہے ف۲۲ کہ ایمان لا کر اس عزت و کرامت اور سعادت کو حاصل کرو۔ ف۲۳ یعنی کافر تھیں۔

قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسُّوْا بَاْسَنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَا

اور قوم پیدا کی تو جب انہوں نے ف۲۴ ہمارا عذاب پایا جبھی وہ اس سے بھاگنے لگے ف۲۵ نہ

تَرْكُضُوْا وَ ارْجِعُوْۤا اِلٰى مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِیْهِ وَ مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾

بھاگو اور لوٹ کے جاؤ ان آسائشوں کی طرف جو تم کو دی گئیں تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف شاید تم سے پوچھنا ہو ف۲۶

قَالُوْا یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى

بولے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم ظالم تھے ف۲۷ تو وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک

جَعَلْنٰهُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ ﴿۱۵﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا

کہ ہم نے انہیں کردیا کاٹے ہوئے ف۲۸ بجھے ہوئے اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ

بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّاۤ ﳓ

ان کے درمیان ہے عبث نہ بنائے ف۲۹ اگر ہم کوئی بہلاوا اختیار کرنا چاہتے ف۳۰ تو اپنے پاس سے اختیار کرتے

اِنْ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُهٗ فَاِذَا

اگر ہمیں کرنا ہوتا ف۳۱ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے تو جبھی

هُوَ زَاهِقٌؕ وَ لَكُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ

وہ مٹ کر رہ جاتا ہے ف۳۲ اور تمہاری خرابی ہے ف۳۳ ان باتوں سے جو بناتے ہو ف۳۴ اور اسی کے ہیں جتنے آسمانوں اور

الْاَرْضِؕ وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا یَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ج

زمین میں ہیں ف۳۵ اور اُس کے پاس والے ف۳۶ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں

ف۲۴ یعنی ان ظالموں نے ف۲۵ **شانِ نزول:** مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ سرزمین یمن میں ایک بستی ہے جس کا نام "حصور" ہے وہاں کے رہنے والے عرب تھے انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور ان کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر کو مسلط کیا اس نے انہیں قتل کیا اور گرفتار کیا اور اس کا یہ عمل جاری رہا تو یہ لوگ بستی چھوڑ کر بھاگے تو ملائکہ نے ان سے بطریق طنز کہا (جو اگلی آیت میں ہے) ف۲۶ کہ تم پر کیا گزری اور تمہارے اموال کیا ہوئے تو تم دریافت کرنے والے کو اپنے علم ومشاہدے سے جواب دے سکو۔ ف۲۷ عذاب دیکھنے کے بعد انہوں نے گناہ کا اقرار کیا اور نادم ہوئے اس لئے یہ اعتراف انہیں کام نہ آیا ف۲۸ کھیت کی طرح کہ تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے اور بجھی ہوئی آگ کی طرح ہوگئے۔ ف۲۹ کہ ان سے کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ اس میں ہماری حکمتیں ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ ہمارے بندے ان سے ہماری قدرت وحکمت پر استدلال کریں اور انہیں ہمارے اوصاف وکمال کی معرفت ہو ف۳۰ مثل زن وفرزند کے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں اور ہمارے لئے بی بی اور بیٹیاں بتاتے ہیں اگر یہ ہمارے حق میں ممکن ہوتا۔ ف۳۱ کیونکہ زن وفرزند والے زن وفرزند اپنے پاس رکھتے ہیں مگر ہم اس سے پاک ہیں ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں ف۳۲ معنی یہ ہیں کہ ہم اہل باطل کے کذب کو بیان حق سے مٹادیتے ہیں ف۳۳ اے کفار نابکار ف۳۴ شانِ الٰہی میں کہ اس کے لئے بیوی و بچہ ٹھہراتے ہو۔ ف۳۵ وہ سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک تو کوئی اس کی اولاد کیسے ہوسکتا ہے مملوک ہونے اور اولاد ہونے میں منافات ہے۔ ف۳۶ اس کے مقربین جنہیں اس کے کرم سے اس کے حضور قرب ومنزلت حاصل ہے۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْۤا اٰلِهَةً مِّنَ

رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سُستی نہیں کرتے ف۳۷ کیا انہوں نے زمین میں سے کچھ ایسے خدا

الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ

بنالئے ہیں ف۳۸ کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں ف۳۹ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ ف۴۰ تباہ ہوجاتے ف۴۱

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ

تو پاکی ہے اللہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۴۲ اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے ف۴۳

وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ

اور اُن سب سے سوال ہوگا ف۴۴ کیا اللہ کے سوا اور خدا بنا رکھے ہیں تم فرماؤ ف۴۵ اپنی دلیل لاؤ ف۴۶

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ

یہ قرآن میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے ف۴۷ اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ ف۴۸ بلکہ اُن میں اکثر حق کو نہیں جانتے

فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْۤ

تو وہ روگرداں ہیں ف۴۹ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف

ف۳۷ ہر وقت اس کی تسبیح میں رہتے ہیں۔ حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ملائکہ کے لئے تسبیح ایسی ہے جیسی کہ بنی آدم کے لئے سانس لینا۔ ف۳۸ جواہر ارضیہ سے مثل سونے چاندی پتھر وغیرہ کے ف۳۹ ایسا تو نہیں ہے اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ جو خود بے جان ہو وہ کسی کو جان دے سکے تو پھر اس کو معبود ٹھہرانا اور الٰہ قرار دینا کتنا کھلا باطل ہے الٰہ وہی ہے جو ہر ممکن پر قادر ہو جو قادر نہیں وہ الٰہ کیسا۔ ف۴۰ آسمان و زمین ف۴۱ کیونکہ اگر خدا سے وہ خدا مراد لئے جائیں جن کی خدائی کے بت پرست معتقد ہیں تو فسادِ عالم کا لزوم ظاہر ہے کیونکہ وہ جمادات ہیں تدبیرِ عالم پر اصلاً قدرت نہیں رکھتے اور اگر تعمیم کی جائے تو بھی لُزومِ فساد یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ دونوں متفق ہوں گے یا مختلف، اگر شے واحد پر متفق ہوئے تو لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی مقدور ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو یہ محال ہے اور اگر مختلف ہوئے تو ایک شے کے متعلق دونوں کے ارادے یا معاً واقع ہونگے اور ایک ہی وقت میں وہ موجود و معدوم دونوں ہوجائے گی یا دونوں کے ارادے واقع نہ ہوں اور شے نہ موجود ہو نہ معدوم یا ایک کا ارادہ واقع ہو دوسرے کا واقع نہ ہو یہ تمام صورتیں محال ہیں تو ثابت ہوا کہ فساد ہر تقدیر پر لازم ہے توحید کی یہ نہایت قوی برہان ہے اور اس کی تقریریں بہت بسط کے ساتھ ائمۂ کلام کی کتابوں میں مذکور ہیں یہاں اختصاراً اسی قدر پر اکتفا کیا گیا۔ (تفسیر کبیر وغیرہ)
ف۴۲ کہ اس کے لئے اولاد و شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۴۳ کیونکہ وہ مالکِ حقیقی ہے جو چاہے کرے جسے چاہے عزّت دے جسے چاہے ذلت دے جسے چاہے سعادت دے جسے چاہے شقی کرے وہ سب کا حاکم ہے کوئی اس کا حاکم نہیں جو اس سے پوچھ سکے ف۴۴ کیونکہ سب اس کے بندے ہیں مملوک ہیں سب پر اس کی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے اس سے توحید کی ایک اور دلیل مستفاد ہوتی ہے جب سب مملوک ہیں تو ان میں سے کوئی خدا کیسے ہوسکتا ہے اس کے بعد بطریق استفہام توبیخاً فرمایا ف۴۵ اے حبیب! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) ان مشرکین سے کہ تم اپنے اس باطل دعوٰی پر ف۴۶ اور حجت قائم کرو خواہ عقلی ہو یا نقلی مگر نہ کوئی دلیل عقلی لاسکتے ہو جیسا کہ براہین مذکورہ سے ظاہر ہوچکا اور نہ کوئی دلیل نقلی پیش کرسکتے ہو کیونکہ تمام کتب سماویہ میں اللہ تعالٰی کی توحید کا بیان ہے اور سب میں شرک کا ابطال کیا گیا ہے۔ ف۴۷ ساتھ والوں سے مراد آپ کی امت ہے قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے کہ اس کو طاعت پر کیا ثواب ملے گا اور معصیت پر کیا عذاب کیا جائے گا۔
ف۴۸ یعنی پہلے انبیاء کی امتوں کا اور اس کا کہ دنیا میں ان کے ساتھ کیا کیا گیا اور آخرت میں کیا کیا جائے گا۔ ف۴۹ اور غور و تامل نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ توحید پر ایمان لانا ان کے لئے ضروری ہے۔

اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا

وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو اور بولے رحمٰن نے بیٹا اختیار کیا ف۵۰

سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ

پاک ہے وہ ف۵۱ بلکہ بندے ہیں عزت والے ف۵۲ بات میں اُس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا

کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے جو اُن کے آگے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے ف۵۳ اور شفاعت نہیں کرتے مگر

لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ

اُس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے ف۵۴ اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں اور ان میں جو کوئی کہے کہ میں

اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع

اللّٰہ کے سوا معبود ہوں ف۵۵ تو اسے ہم جہنم کی جزا دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو

ع ۲ ۱۹ ۲

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا

کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے

فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ

تو ہم نے انہیں کھولا ف۵۶ اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی ف۵۷ تو کیا وہ ایمان نہ لائیں گے اور

جَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا

زمین میں ہم نے لنگر ڈالے ف۵۸ کہ انہیں لے کر نہ کانپے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں رکھیں

لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا

کہ کہیں وہ راہ پائیں ف۵۹ اور ہم نے آسمان کو چھت بنایا نگاہ رکھی گئی ف۶۰ اور وہ ف۶۱ اس کی نشانیوں

ف۵۰ **شانِ نزول:** یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا تھا۔ ف۵۱ اس کی ذات اس سے منزہ ہے کہ اس کے اولاد ہو۔ ف۵۲ یعنی فرشتے اس کے برگزیدہ اور مکرم بندے ہیں۔ ف۵۳ یعنی جو کچھ انہوں نے کیا اور جو کچھ وہ آئندہ کریں گے۔ ف۵۴ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا یعنی جو توحید کا قائل ہو۔ ف۵۵ یہ کہنے والا ابلیس ہے جو اپنی عبادت کی دعوت دیتا ہے فرشتوں میں اور کوئی ایسا نہیں جو یہ کلمہ کہے۔ ف۵۶ بند ہونا یا تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا ان میں فصل پیدا کر کے انہیں کھولا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان بند تھا بایں معنی کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی زمین بند تھی بایں معنی کہ اس سے روئیدگی پیدا نہیں ہوتی تھی تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا۔ ف۵۷ یعنی پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب کیا، بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا اس سے نطفہ مراد ہے۔ ف۵۸ مضبوط پہاڑوں کے ف۵۹ اپنے سفروں میں اور جن مقامات کا قصد کریں وہاں تک پہنچ سکیں۔ ف۶۰ گرنے سے۔ ف۶۱ یعنی کفار۔

مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ

سے روگرداں ہیں ۶۲ؔ اور وہی ہے جس نے بنائے رات ۶۳ؔ اور دن ۶۴ؔ اور سورج اور چاند

كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ

ہر ایک ایک گھیرے میں پَیر (تیر) رہا ہے ۶۵ؔ اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے دنیا میں ہمیشگی نہ بنائی ۶۶ؔ

اَفَاۡىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ

تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے ۶۷ؔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں

بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ

بُرائی اور بھلائی سے ۶۸ؔ جانچنے کو ۶۹ؔ اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے ۷۰ؔ اور جب کافر تمہیں

كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ

دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا (مذاق) ۷۱ؔ کیا یہ ہیں وہ جو تمہارے خداؤں کو

اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ

بُرا کہتے ہیں اور وہ ۷۲ؔ رحمٰن ہی کی یاد سے منکر ہیں ۷۳ؔ آدمی جلد باز

عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

بنایا گیا اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا مجھ سے جلدی نہ کرو ۷۴ؔ اور کہتے ہیں کب ہوگا

۶۲ؔ یعنی آسمانی کائنات سورج، چاند، ستارے اور اپنے اپنے افلاک میں ان کی حرکتوں کی کیفیت اور اپنے اپنے مطالع سے ان کے طلوع اور غروب اور ان کے عجائب احوال جو صانع عالم (یعنی اللہ تعالیٰ) کے وجود اور اس کی وحدت اور اس کے کمال قدرت وحکمت پر دلالت کرتے ہیں کفار ان سب سے اعراض کرتے ہیں اور ان دلائل سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ۶۳ؔ تاریک کہ اس میں آرام کریں۔ ۶۴ؔ روشن کہ اس میں معاش (روزی کمانے) وغیرہ کے کام انجام دیں۔ ۶۵ؔ جس طرح کہ تیراک پانی میں۔ ۶۶ؔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے دشمن اپنے ضلال وعناد (گمراہی ودشمنی) سے کہتے تھے کہ ہم حوادث زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ حضرت سید عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی وفات ہو جائے گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ دشمنانِ رسول کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہم نے دنیا میں کسی آدمی کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی ۶۷ؔ اور انہیں موت کے پنجے سے رہائی مل جائے گی جب ایسا نہیں ہے تو پھر خوش کس بات پر ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ۶۸ؔ یعنی راحت وتکلیف تندرستی وبیماری دولت مندی وناداری نفع اور نقصان سے ۶۹ؔ تاکہ ظاہر ہو جائے کہ صبر وشکر میں تمہارا کیا درجہ ہے۔ ۷۰ؔ ہم تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں گے۔ ۷۱ؔ **شانِ نزول:** یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی حضور تشریف لئے جاتے تھے وہ آپ کو دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ بنی عبد مناف کے نبی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے ۷۲ؔ کفار ۷۳ؔ کہتے ہیں کہ ہم رحمٰن کو جانتے ہی نہیں اس جہل وضلال میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ ہنسی کے قابل خود ان کا اپنا حال ہے۔ ۷۴ؔ **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو کہتا تھا کہ جلد عذاب نازل کرائیے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا یعنی جو وعدے عذاب کے دیئے گئے ہیں ان کا وقت قریب آ گیا ہے چنانچہ روز بدر وہ منظر ان کی نظر کے سامنے آ گیا۔

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ

یہ وعدہ ف۷۵ اگر تم سچے ہو کسی طرح جانتے کافر اس وقت کو جب نہ روک سکیں گے

عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ

اپنے مونہوں سے آگ ف۷۶ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد ہو ف۷۷ بلکہ

تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ

وہ ان پر اچانک آپڑے گی ف۷۸ تو انہیں بے حواس کردے گی پھر نہ وہ اسے پھیر سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ف۷۹ اور

لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا

بےشک تم سے اگلے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا ف۸۰ تو مسخرگی (ٹھٹھا) کرنے والوں

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ

کا ٹھٹھا انہی کو لے بیٹھا ف۸۱ تم فرماؤ شبانہ روز تمہاری کون نگہبانی کرتا ہے

الرَّحْمٰنِ ط بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ

رحمٰن سے ف۸۲ بلکہ وہ اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ہیں ف۸۳ کیا اُن کے کچھ خدا ہیں ف۸۴

تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ط لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾

جو اُن کو ہم سے بچاتے ہیں ف۸۵ وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچا سکتے ف۸۶ اور نہ ہماری طرف سے ان کی یاری ہو

بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ط اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا

بلکہ ہم نے ان کو ف۸۷ اور ان کے باپ دادا کو برتاوا دیا ف۸۸ یہاں تک کہ زندگی ان پر دراز ہوئی ف۸۹ تو کیا نہیں دیکھتے کہ ہم ف۹۰

نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ط اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ

زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں ف۹۱ تو کیا یہ غالب ہوں گے ف۹۲ تم فرماؤ کہ میں

ف۷۵ عذاب کا یا قیامت کا، یہ ان کے اِستعجال (جلدی عذاب مانگنے) کا بیان ہے۔ ف۷۶ دوزخ کی ف۷۷ اگر وہ یہ جانتے ہوتے تو کفر پر قائم نہ رہتے اور عذاب میں جلدی نہ کرتے ف۷۸ قیامت ف۷۹ توبہ ومعذرت کی ف۸۰ اے سیدعالم! صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم ف۸۱ اور وہ اپنے استہزاء اور مسخرگی کے وبال وعذاب میں گرفتار ہوئے۔ اس میں سیدعالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی تسلی فرمائی گئی کہ آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے۔ ف۸۲ یعنی اس کے عذاب سے ف۸۳ جب ایسا ہے تو انہیں عذابِ الٰہی کا کیا خوف ہو اور وہ اپنی حفاظت کرنے والے کو کیا پہچانیں۔ ف۸۴ ہمارے سوا ان کے خیال میں ف۸۵ اور ہمارے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں ایسا تو نہیں ہے اور اگر وہ اپنے بتوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں تو ان کا حال یہ ہے کہ ف۸۶ اپنے پوجنے والوں کو کیا بچا سکیں گے۔ ف۸۷ یعنی کفار کو ف۸۸ اور دنیا میں انہیں نعمت ومہلت دی۔ ف۸۹ اور وہ اس سے اور مغرور ہوئے اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔ ف۹۰ کفرستان کی ف۹۱ روز بروز مسلمانوں کو اس پر تسلط دے رہے ہیں اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آرہا ہے حدودِ اسلام بڑھ رہی ہیں اور سرزمینِ کفر

أُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ إِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

تم کو صرف وحی سے ڈراتا ہوں ف۹۳ اور بہرے پکارنا نہیں سنتے جب ڈرائے جائیں ف۹۴ اور

لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا

اگر انھیں تمہارے رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے تو ضرور کہیں گے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم

ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ

ظالم تھے ف۹۵ اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم

شَيْئًا ۖ وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۖ وَكَفٰى بِنَا

نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز ف۹۶ رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں

حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا

حساب کو اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا ف۹۷ اور اوجالا ف۹۸ اور پرہیزگاروں

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ

کو نصیحت ف۹۹ وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اُنھیں قیامت کا اندیشہ

مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ أَنْزَلْنٰهُ ۖ أَفَأَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

لگا ہوا ہے اور یہ ہے برکت والا ذکر کہ ہم نے اُتارا ف۱۰۰ تو کیا تم اس کے منکر ہو

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ إِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ إِذْ قَالَ

اور بے شک ہم نے ابراہیم کو ف۱۰۱ پہلے ہی سے اس کی نیک راہ عطا کردی اور ہم اُس سے خبردار تھے ف۱۰۲ جب اس نے اپنے

لِأَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ أَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا

باپ اور قوم سے کہا یہ مورتیں کیا ہیں ف۱۰۳ جن کے آگے تم آسن مارے (جم کر بیٹھے) ہو ف۱۰۴ بولے

گھٹتی چلی آتی ہے اور حوالیٔ مکہ مکرمہ (مکہ مکرمہ کے گرد و نواح) پر مسلمانوں کا تسلط ہوتا جاتا ہے کیا مشرکین جو عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس کو نہیں دیکھتے اور عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ف۹۲ جن کے قبضہ سے زمین دم بدم نکلتی جارہی ہے یا رسول کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اور ان کے اصحاب جو بفضلِ الٰہی فتح پر فتح پارہے ہیں اور ان کے مقبوضات دم بدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ف۹۳ اور عذابِ الٰہی کا اسی کی طرف سے خوف دلاتا ہوں۔ ف۹۴ یعنی کافر ہدایت کرنے والے اور خوف دلانے والے کے کلام سے نفع نہ اٹھانے میں بہرے کی طرح ہیں۔ ف۹۵ نبی کی بات پر کان نہ رکھا اور ان پر ایمان نہ لائے۔ ف۹۶ اعمال میں سے ف۹۷ یعنی توریت عطا کی جو حق و باطل میں تفرقہ (امتیاز) کرنے والی ہے۔ ف۹۸ یعنی روشنی ہے کہ اس سے نجات کی راہ معلوم ہوتی ہے۔ ف۹۹ جس سے وہ پند پذیر (فائدہ اُٹھاتے) ہوتے ہیں اور دینی امور کا علم حاصل کرتے ہیں ف۱۰۰ اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر یعنی قرآن پاک۔ یہ کَثِیْرُ الْخَیْر (خیر ہی خیر) ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں بڑی برکتیں ہیں۔ ف۱۰۱ ان کی ابتدائی عمر میں بالغ ہونے کے ف۱۰۲ کہ وہ ہدایت و نبوت کے اہل ہیں۔ ف۱۰۳ یعنی بت،

وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِیْ

ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایا ف۱۰۵ کہا بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ

کھلی گمراہی میں ہو بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا یونہی کھیلتے ہو ف۱۰۶ کہا

بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ﳲ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا جس نے انھیں پیدا کیا اور میں اس پر گواہوں

مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا

میں سے ہوں اور مجھے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا بُرا چاہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ

مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

پیٹھ دے کر ف۱۰۷ تو ان سب کو ف۱۰۸ چورا کردیا مگر ایک کو جو ان سب کا بڑا تھا ف۱۰۹ کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں ف۱۱۰

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا

بولے کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا بے شک وہ ظالم ہے ان میں کے کچھ بولے ہم

فَتًى یَّذْكُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِیْمُ ﳳ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤى اَعْیُنِ النَّاسِ

نے ایک جوان کو انھیں بُرا کہتے سُنا جسے ابراہیم کہتے ہیں ف۱۱۱ بولے تو اُسے لوگوں کے سامنے لاؤ

جو درندوں پرندوں اور انسانوں کی صورتوں کے بنے ہوئے ہیں ف۱۰۴ اور ان کی عبادت میں مشغول ہو۔ ف۱۰۵ تو ہم بھی ان کی اقتداء میں ویسا ہی کرنے لگے۔
ف۱۰۶ چونکہ انہیں اپنے طریقہ کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا اور اس کا انکار کرنا وہ بہت بڑی بات جانتے تھے اس لئے انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات واقعی طور پر ہمیں بتا رہے ہیں یا بطریق کھیل کے فرماتے ہیں اس کے جواب میں آپ نے حضرت ملک علام (یعنی اللہ تعالیٰ) کی ربوبیت کا اثبات فرما کر ظاہر فرما دیا کہ آپ کھیل کے طریقے پر کلام فرمانے والے نہیں ہیں بلکہ حق کا اظہار فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے ف۱۰۷ اپنے میلے کو۔ واقعہ یہ ہے کہ اس قوم کا سالانہ ایک میلہ لگتا تھا جنگل میں جاتے تھے اور شام تک وہاں لہو ولعب میں مشغول رہتے تھے واپسی کے وقت بت خانہ میں آتے تھے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے اس کے بعد اپنے مکانوں کو واپس جاتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ایک جماعت سے بتوں کے متعلق مناظرہ کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے آپ وہاں چلیں دیکھیں کہ ہمارے دین اور طریقے میں کیا بہار ہے اور کیسے لطف آتے ہیں جب وہ میلے کا دن آیا اور آپ سے میلے میں چلنے کو کہا گیا تو آپ عذر کر کے رہ گئے وہ لوگ روانہ ہو گئے جب ان کے باقی ماندہ اور کمزور لوگ جو آہستہ آہستہ جا رہے تھے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا، اس کو بعض لوگوں نے سنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ کی طرف لوٹے۔ ف۱۰۸ یعنی بتوں کو توڑ کر ف۱۰۹ چھوڑ دیا اور بسولا اس کے کاندھے پر رکھ دیا ف۱۱۰ یعنی بڑے بت سے کہ ان چھوٹے بتوں کا کیا حال ہے یہ کیوں ٹوٹے اور بسولا تیری گردن پر کیسا رکھا ہے اور انہیں اس کا عجز ظاہر ہو اور انہیں ہوش آئے کہ ایسے عاجز خدا نہیں ہو سکتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کریں اور آپ کو حجت قائم کرنے کا موقع ملے چنانچہ جب قوم کے لوگ شام کو واپس ہوئے اور بت خانے میں پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ بت ٹوٹے پڑے ہیں تو ف۱۱۱ یہ خبر نمرود جبار اور اس کے امراء کو پہنچی تو۔

لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾

شاید وہ گواہی دیں ف۱۱۲ بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اے ابراہیم ف۱۱۳

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

فرمایا بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا ف۱۱۴ تو ان سے پوچھو اگر بولتے ہوں ف۱۱۵

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى

تو اپنے جی کی طرف پلٹے ف۱۱۶ اور بولے بے شک تمہیں ستم گار ہو ف۱۱۷ پھر اپنے سروں کے بل

رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

اوندھائے گئے ف۱۱۸ کہ تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ف۱۱۹ کہا تو کیا اللّٰہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا

ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں نفع دے ف۱۲۰ اور نہ نقصان پہنچائے ف۱۲۱ تُف ہے تم پر اور ان

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا

بتوں پر جن کو اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ بولے ان کو جلادو اور اپنے خداؤں

اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى

کی مدد کرو اگر تمہیں کرنا ہے ف۱۲۳ ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی

ف۱۱۲ کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فعل ہے یا ان سے بتوں کی نسبت ایسا کلام سنا گیا ہے، مدعا یہ تھا کہ شہادت قائم ہو تو وہ آپ کے درپے ہوں چنانچہ حضرت بلائے گئے اور وہ لوگ ف۱۱۳ آپ نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا اور شانِ مناظرانہ سے تعریض کے طور پر ایک عجیب و غریب حجت قائم کی۔ ف۱۱۴ اس غصہ سے کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو پوجتے ہو اس کے کندھے پر بسولا ہونے سے ایسا ہی قیاس کیا جاسکتا ہے مجھ سے کیا پوچھنا، پوچھنا ہو ف۱۱۵ وہ خود بتائیں کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا، مدعا یہ تھا کہ قوم غور کرے کہ جو بول نہیں سکتا جو کچھ کر نہیں سکتا وہ خدا نہیں ہوسکتا اس کی خدائی کا اعتقاد باطل ہے چنانچہ جب آپ نے یہ فرمایا ف۱۱۶ اور سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حق پر ہیں ف۱۱۷ جو ایسے مجبوروں اور بے اختیاروں کو پوجتے ہو جو اپنے کاندھے سے بسولا نہ ہٹا سکے وہ اپنے پجاری کو مصیبت سے کیا بچا سکے اور اس کے کیا کام آسکے۔ ف۱۱۸ اور کلمۂ حق کہنے کے بعد پھر ان کی بدبختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل مجادلہ و مکابرہ (بے جا بحث و مباحثہ) شروع کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے ف۱۱۹ تو ہم ان سے کیسے پوچھیں اور اے ابراہیم تم ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے حکم دیتے ہو۔ ف۱۲۰ اگر اسے پوجو۔ ف۱۲۱ اگر اس کا پوجنا موقوف کردو۔ ف۱۲۲ کہ اتنا بھی سمجھ سکو کہ یہ بت پوجنے کے قابل نہیں جب حجت تمام ہوگئی اور وہ لوگ جواب سے عاجز آئے تو ف۱۲۳ نمرود اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا ڈالنے پر متفق ہوگئی اور انہوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کردیا اور قریہ کوثٰی میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (پتھر پھینکنے کی توپ) کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اس وقت آپ کی زبانِ مبارک پر تھا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ جبرئیل امین نے آپ سے عرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے آپ نے فرمایا: تم سے نہیں، جبرئیل نے عرض کیا تو اپنے رب سے سوال کیجئے، فرمایا: سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے۔

اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾ وَ نَجَّيْنٰهُ وَ

ابراہیم پر ف۱۲۴ اور انھوں نے اس کا بُرا چاہا تو ہم نے انھیں سب سے بڑھ کر زیاں کار کر دیا ف۱۲۵ اور ہم نے اُسے اور

لُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ

لوط کو ف۱۲۶ نجات بخشی ف۱۲۷ اس زمین کی طرف ف۱۲۸ جس میں ہم نے جہان والوں کے لئے برکت رکھی ف۱۲۹ اور ہم نے اسے اسحٰق عطا فرمایا ف۱۳۰

وَ يَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ

اور یعقوب پوتا اور ہم نے ان سب کو اپنے قرب خاص کا سزاوار (اہل) کیا اور ہم نے انھیں امام کیا کہ ف۱۳۱ ہمارے حکم

بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ

سے بلاتے ہیں اور ہم نے اُنھیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے اور نماز برپا (قائم) رکھنے اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَ لُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ نَجَّيْنٰهُ

دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے اور لوط کو ہم نے حکومت اور علم دیا اور اسے اس

مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓىِٕثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ

بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی ف۱۳۲ بےشک وہ برے لوگ

فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَ نُوْحًا

ع ۲۵ ۵ ۵

بےحکم (نافرمان) تھے اور ہم نے اسے ف۱۳۳ اپنی رحمت میں داخل کیا بےشک وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے اور نوح کو

اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے

الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

نجات دی ف۱۳۴ اور ہم نے ان لوگوں پر اس کو مدد دی جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بےشک وہ

ف۱۲۴ تو آگ نے سوا آپ کی بندش کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہوگئی اور روشنی باقی رہی۔ ف۱۲۵ کہ ان کی مراد پوری نہ ہوئی اور سعی ناکام رہی اور اللّٰہ تعالیٰ نے اس قوم پر مچھر بھیجے جو ان کے گوشت کھا گئے اور خون پی گئے اور ایک مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا اور اس کی ہلاکت کا سبب ہوا۔ ف۱۲۶ جو اُن کے بھتیجے ان کے بھائی ہاران کے فرزند تھے نمرود اور اس کی قوم سے ف۱۲۷ اور عراق سے۔ ف۱۲۸ روانہ کیا ف۱۲۹ اس زمین سے زمین شام مراد ہے اس کی برکت یہ ہے کہ یہاں کثرت سے انبیاء ہوئے اور تمام جہان میں ان کے دینی برکات پہنچے اور سرسبزی و شادابی کے اعتبار سے بھی یہ خطہ دوسرے خطوں پر فائق ہے یہاں کثرت سے نہریں ہیں پانی پاکیزہ اور خوشگوار ہے اشجار و ثمار (درختوں اور پھلوں) کی کثرت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام نے مؤتفکہ میں۔ ف۱۳۰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللّٰہ تعالیٰ سے بیٹے کی دعا کی تھی۔ ف۱۳۱ لوگوں کو ہمارے دین کی طرف ف۱۳۲ اس بستی کا نام سدوم تھا ف۱۳۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو ف۱۳۴ یعنی طوفان سے اور تکذیب اہل طغیان (باغی و سرکش کی تکذیب) سے۔

قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي

برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا اور داود اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے

الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾

(فیصلہ کرتے) تھے جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں ف۱۳۵ اور ہم اُن کے حکم کے وقت حاضر تھے

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا ف۱۳۶ اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا ف۱۳۷ اور داود کے ساتھ پہاڑ مسخر فرمادیئے

يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ

کہ تسبیح کرتے اور پرندے ف۱۳۸ اور یہ ہمارے کام تھے اور ہم نے اُسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا

لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ

کہ تمہیں تمہاری آنچ سے (زخمی ہونے سے) بچائے ف۱۳۹ تو کیا تم شکر کرو گے اور سلیمان کے لئے تیز ہوا

عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ

مسخر کردی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی ف۱۴۰ اور ہم کو ہر

شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا

چیز معلوم ہے اور شیطانوں میں سے وہ جو اُس کے لئے غوطہ لگاتے ف۱۴۱ اور اس کے سوا

ف۱۳۵ ان کے ساتھ کوئی چرانے والا نہ تھا وہ کھیتی کھا گئیں یہ مقدمہ حضرت داود علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا آپ نے تجویز کی کہ بکریاں کھیتی والے کو دے دی جائیں بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر تھی۔ ف۱۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ فریقین کے لئے اس سے زیادہ آسانی کی شکل بھی ہوسکتی ہے اس وقت حضرت کی عمر شریف گیارہ سال کی تھی حضرت داود علیہ السلام نے آپ پر لازم کیا کہ وہ صورت بیان فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور جب تک کھیتی اس حالت کو پہنچے جس حالت میں بکریوں نے کھائی ہے اس وقت تک کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور کھیتی اس حالت پر پہنچ جانے کے بعد کھیتی والے کو کھیتی دے دی جائے بکری والے کو اس کی بکریاں واپس کردی جاویں یہ تجویز حضرت داود علیہ السلام نے پسند فرمائی اس معاملہ میں یہ دونوں حکم اجتہادی تھے اور اس شریعت کے مطابق تھے۔ ہماری شریعت میں حکم یہ ہے کہ اگر چرانے والا ساتھ نہ ہو تو جانور جو نقصانات کرے اس کا ضمان لازم نہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اس مسئلہ کا حکم تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو تجویز فرمائی یہ صورت صلح تھی۔ ف۱۳۷ وجوہِ اجتہاد و طریقِ احکام وغیرہ کا۔ **مسئلہ:** جن علماء کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو انہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب و سنت کا حکم نہ پاویں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہوجاوے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مُصیب ہو تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہوجائے تو ایک اجر۔ ف۱۳۸ پتھر اور پرندے آپ کے ساتھ آپ کی موافقت میں تسبیح کرتے تھے۔ ف۱۳۹ یعنی جنگ میں دشمن کے مقابل کام آئے اور وہ زرہ ہے سب سے پہلے زرہ بنانے والے حضرت داود علیہ السلام ہیں۔ ف۱۴۰ اس زمین سے مراد شام ہے جو آپ کا مسکن تھا۔ ف۱۴۱ دریا کی گہرائی میں داخل ہوکر سمندر کی تہہ سے آپ کے لئے جواہر نکال کرلاتے۔

دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۙ﴿۸۲﴾ وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ

اور کام کرتے ف۱۴۲ اور ہم انہیں روکے ہوئے تھے ف۱۴۳ اور ایوب کو (یاد کرو) جب اُس نے اپنے رب کو پکارا ف۱۴۴ کہ مجھے

مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۚۖ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ

تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے تو ہم نے اس کی دعا سُن لی تو ہم نے دور کر دی جو

مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى

تکلیف اُسے تھی ف۱۴۵ اور ہم نے اُسے اس کے گھر والے اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کئے ف۱۴۶ اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۚۖ﴿۸۵﴾

والوں کے لئے نصیحت ف۱۴۷ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب صبر والے تھے ف۱۴۸

وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ

اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بے شک وہ ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ہیں اور ذوالنون کو (یاد کرو) ف۱۴۹ جب

ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ

چلا غصہ میں بھرا ف۱۵۰ تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے ف۱۵۱ تو اندھیریوں میں پکارا ف۱۵۲ کوئی

ف۱۴۲ عجیب عجیب صنعتیں، عمارتیں، محل، برتن، شیشے کی چیزیں، صابون وغیرہ بنانا۔ ف۱۴۳ کہ آپ کے حکم سے باہر نہ ہوں۔ ف۱۴۴ یعنی اپنے رب سے دعا کی حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں حسن صورت بھی کثرت اولاد بھی کثرت اموال بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابتلا میں ڈالا اور آپ کے فرزند و اولاد مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے، تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ ہزار ہا بکریاں تھیں سب مر گئے، تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہوگئے، کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں سے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمد الٰہی بجا لاتے تھے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیا جب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا میں اس کی مرضی پر راضی ہوں، پھر آپ بیمار ہوئے، تمام جسم شریف میں آبلے پڑے، بدن مبارک سب کا سب زخموں سے بھر گیا، سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی: ف۱۴۵ اس طرح کہ حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے۔ انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہوگئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے بحکم الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہوگئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی۔ ف۱۴۶ حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرما دیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور ان کے کثیر اولادیں ہوئیں۔ ف۱۴۷ کہ وہ اس واقعہ سے بلاؤں پر صبر کرنے اور اس کے ثواب عظیم سے باخبر ہوں اور صبر کریں اور ثواب پائیں۔ ف۱۴۸ کہ انہوں نے محنتوں اور بلاؤں اور عبادتوں کی مشقتوں پر صبر کیا۔ ف۱۴۹ یعنی حضرت یونس ابن متّٰی کو ف۱۵۰ اپنی قوم سے جس نے ان کی دعوت نہ قبول کی تھی اور نصیحت نہ مانی تھی اور کفر پر قائم رہی تھی آپ نے گمان کیا کہ یہ ہجرت آپ کے لئے جائز ہے کیونکہ اس کا سبب صرف کفر اور اہل کفر کے ساتھ بغض اور اللہ کے لئے غضب کرنا ہے لیکن آپ نے اس ہجرت میں حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا ف۱۵۱ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈالا۔ ف۱۵۲ کئی قسم کی اندھیریاں تھیں دریا کی اندھیری رات کی اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اندھیری ان اندھیریوں میں حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس طرح دعا کی کہ

اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ

معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا وف۱۵۳ تو ہم نے اس کی پکار سُن لی

وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَ زَكَرِیَّاۤ اِذْ نَادٰی

اور اُسے غم سے نجات بخشی وف۱۵۴ اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو وف۱۵۵ اور زکریا کو جب اس نے اپنے

رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫

رب کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ وف۱۵۶ اور تو سب سے بہتر وارث وف۱۵۷ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی

وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی

اور اُسے وف۱۵۸ یحیٰی عطا فرمایا اور اس کے لئے اُس کی بی بی سنواری وف۱۵۹ بے شک وہ وف۱۶۰ بھلے کاموں میں جلدی

الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾ وَ الَّتِیْۤ

کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں اور اس عورت

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَاۤ اٰیَةً

کو جس نے اپنی پارسائی (پر) نگاہ رکھی وف۱۶۱ تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی وف۱۶۲ اور اُسے اور اس کے بیٹے کو سارے جہان

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖؗ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ

کے لئے نشانی بنایا وف۱۶۳ بے شک تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے وف۱۶۴ اور میں تمہارا رب ہوں وف۱۶۵

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَ تَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع فَمَنْ

ع ۶ / ۱۸

تو میری عبادت کرو اور اوروں نے اپنے کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لئے وف۱۶۶ سب کو ہماری طرف پھرنا ہے وف۱۶۷ تو جو

یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ ۚ وَ اِنَّا لَهٗ

کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اُسے

وف۱۵۳ کہ میں اپنی قوم سے قبل تیرا اذن پانے کے جدا ہوا، حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت زدہ بارگاہِ الٰہی میں ان کلمات سے دعا کرے تو اللّٰہ تعالٰی اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ وف۱۵۴ اور مچھلی کو حکم دیا تو اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے پر پہنچا دیا۔ وف۱۵۵ مصیبتوں اور تکلیفوں سے جب وہ ہم سے فریاد کریں اور دعا کریں۔ وف۱۵۶ یعنی بے اولاد بلکہ وارث عطا فرما وف۱۵۷ خلق کی فنا کے بعد باقی رہنے والا مدعا یہ ہے کہ اگر تو مجھے وارث نہ دے تو بھی کچھ غم نہیں کیونکہ تو بہتر وارث ہے۔ وف۱۵۸ فرزند سعید وف۱۵۹ جو بانجھ تھی اس کو قابل ولادت کیا۔ وف۱۶۰ یعنی انبیاء مذکورین۔ وف۱۶۱ پورے طور پر کہ کسی طرح کوئی بشر اس کی پارسائی کو چھو نہ سکا مراد اس سے حضرت مریم ہیں۔ وف۱۶۲ اور اس کے پیٹ میں حضرت عیسٰی کو پیدا کیا۔ وف۱۶۳ اپنے کمال قدرت کی کہ حضرت عیسٰی کو اس کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ وف۱۶۴ دین اسلام یہی تمام انبیاء کا دین ہے اس کے سوا جتنے ادیان ہیں سب باطل، سب کو اسی دین پر قائم رہنا لازم ہے۔ وف۱۶۵ نہ میرے سوا کوئی دوسرا رب نہ میرے دین کے سوا اور کوئی دین وف۱۶۶ یعنی دین میں اختلاف کیا اور فرقے فرقے ہوگئے۔ وف۱۶۷ ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے۔

كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰۤى

لکھ رہے ہیں اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کردیا کہ پھر لوٹ کر آئیں ف۱۶۸ یہاں تک

اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ

کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج ف۱۶۹ اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے اور

اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

قریب آیا سچا وعدہ ف۱۷۰ تو جبھی آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی کافروں کی ف۱۷۱ کہ

يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا

ہائے ہماری خرابی بے شک ہم ف۱۷۲ اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ظالم تھے ف۱۷۳ بے شک تم ف۱۷۴ اور جو

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ

کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۷۵ سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا اگر یہ ف۱۷۶

هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ

خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ف۱۷۷ وہ اس میں رینکیں (چیخیں چلائیں) گے ف۱۷۸ اور

هُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ

وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ف۱۷۹ بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا

اُولٰٓىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ ۙ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا

وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں ف۱۸۰ وہ اس کی بھنک (ہلکی سی آواز بھی) نہ سنیں گے ف۱۸۱ اور وہ اپنی من مانتی

ف۱۶۸ دنیا کی طرف تلافیٔ اعمال و تدارکِ احوال کے لئے یعنی اس لئے کہ ان کا واپس آنا ناممکن ہے مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ جس بستی والوں کو ہم نے ہلاک کیا ان کا شرک و کفر سے واپس آنا محال ہے یہ معنی اس تقدیر پر ہیں جبکہ " لَا " کو زائدہ قرار دیا جائے اور اگر " لَا " زائدہ نہ ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ دار آخرت میں ان کا حیات کی طرف نہ لوٹنا ناممکن ہے اس میں منکرین بعث کا ابطال ہے اور اوپر جو كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ اور لَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ فرمایا گیا اس کی تاکید ہے۔ (تفسیر کبیر وغیرہ) ف۱۶۹ قریب قیامت اور یاجوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں۔ ف۱۷۰ یعنی قیامت ف۱۷۱ اس دن کے ہول اور دہشت سے اور کہیں گے ف۱۷۲ دنیا کے اندر ف۱۷۳ کہ رسولوں کی بات نہ مانتے تھے اور انہیں جھٹلاتے تھے۔ ف۱۷۴ اے مشرکو! ف۱۷۵ یعنی تمہارے بت ف۱۷۶ بت جیسا کہ تمہارا گمان ہے ف۱۷۷ بتوں کو بھی اور ان کے پوجنے والوں کو بھی۔ ف۱۷۸ اور عذاب کی شدت سے چیخیں گے اور دھاڑیں گے۔ ف۱۷۹ جہنم کے شدتِ جوش کی وجہ سے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جب جہنم میں وہ لوگ رہ جائیں گے جنہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے تو وہ آگ کے تابوتوں میں بند کئے جائیں گے وہ تابوت اور تابوتوں میں پھر وہ تابوت اور تابوتوں میں اور ان تابوتوں پر آگ کی میخیں جڑ دی جائیں گی تو وہ کچھ نہ سنیں گے اور نہ کوئی ان میں کسی کو دیکھے گا۔ ف۱۸۰ اس میں ایمان والوں کے لئے بشارت ہے۔ حضرت علی مرتضٰی کرّم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ میں انہیں میں سے ہوں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف۔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ایک روز کعبہ معظّمہ میں داخل ہوئے اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود

اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ

خواہشوں میں ف۱۸۲ ہمیشہ رہیں گے انھیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ ف۱۸۳ اور فرشتے ان کی پیشوائی

الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ

کو آئیں گے ف۱۸۴ کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے

كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَیْنَا ؕ

جیسے سجل فرشتہ ف۱۸۵ نامہ اعمال کو لپیٹتا ہے ہم نے جیسے پہلے اُسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے ف۱۸۶ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ

اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ

ہم کو اس کا ضرور کرنا اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ

الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ

اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے ف۱۸۷ بے شک یہ قرآن کافی ہے

عٰبِدِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰۤی

عبادت والوں کو ف۱۸۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے ف۱۸۹ تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی

تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے نضر بن حارث سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا حضور نے اس کو جواب دے کر ساکت کردیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ تم اور جو کچھ اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں یہ فرما کر حضور تشریف لے آئے پھر عبداللّٰہ بن زبعری سہمی آیا اور اس کو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا اس پر لوگوں نے رسول کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو بلایا ابن زبعری یہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللّٰہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں کہنے لگا یہود تو حضرت عزیر کو پوجتے ہیں اور نصارٰی حضرت مسیح کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں اس پر اللّٰہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور بیان فرمادیا کہ حضرت عزیر اور مسیح اور فرشتے وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہوچکا اور وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اور حضور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ درحقیقت یہود و نصارٰی وغیرہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں ان جوابوں کے بعد اس کو مجال دم زدن نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا اور درحقیقت اس کا اعتراض کمال عناد (سخت دشمنی کی وجہ) سے تھا کیونکہ جس آیت پر اس نے اعتراض کیا اس میں "مَا تَعْبُدُوْنَ" ہے اور "مَا" زبان عربی میں غیر ذوی العقول کے لئے بولا جاتا ہے یہ جانتے ہوئے اس نے اندھا بن کر اعتراض کیا یہ اعتراض تو اہل زبان کی نگاہوں میں کھلا ہوا باطل تھا مگر مزید بیان کے لئے اس آیت میں توضیح فرمادی گئی۔ ف۱۸۱ اور اس کے جوش کی آواز بھی ان تک نہ پہنچے گی وہ منازل جنت میں آرام فرما ہوں گے۔ ف۱۸۲ خداوندی نعمتوں اور کرامتوں میں ف۱۸۳ یعنی نفخۂ اخیرہ ف۱۸۴ قبروں سے نکلتے وقت مبارکبادیں دیتے تہنیت پیش کرتے اور یہ کہتے ف۱۸۵ جو کاتب اعمال ہے آدمی کی موت کے وقت اس کے ف۱۸۶ یعنی ہم نے جیسے پہلے عدم سے بنایا تھا ویسے ہی پھر معدوم کرنے کے بعد پیدا کردیں گے یا یہ معنی ہیں کہ جیسا ماں کے پیٹ سے برہنہ غیر مختون پیدا کیا تھا ایسا ہی مرنے کے بعد اٹھائیں گے۔ ف۱۸۷ اس زمین سے مراد زمین جنت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ کفار کی زمینیں مراد ہیں جن کو مسلمان فتح کریں گے اور ایک قول یہ ہے زمین شام مراد ہے۔ ف۱۸۸ کہ جو اس کا اتباع کرے اور اس کے مطابق عمل کرے جنت پائے اور مراد کو پہنچے اور عبادت والوں سے مؤمنین مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ امت محمد یہ مراد ہے جو پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں رمضان کے روزے رکھتے ہیں حج کرتے ہیں۔ ف۱۸۹ کوئی ہو، جن ہو یا انس، مؤمن ہو یا کافر۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضور کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا، مؤمن کے لئے

إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ

ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک اللہ تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۹۰ تو فرمادو

اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَإِنْ أَدْرِيْٓ أَقَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾

میں نے تمہیں لڑائی کا اعلان کردیا برابری پر اور میں کیا جانوں ف۱۹۱ کہ پاس ہے یا دور ہے وہ جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۹۲

إِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَإِنْ أَدْرِيْ

بےشک اللہ جانتا ہے آواز کی بات ف۱۹۳ اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ف۱۹۴ اور میں کیا جانوں

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَ

شاید وہ ف۱۹۵ تمہاری جانچ ہو ف۱۹۶ اور ایک وقت تک برتوانا ف۱۹۷ نبی نے عرض کی کہ اے میرے رب حق فیصلہ فرمادے ف۱۹۸ اور

رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع

ع ۱۹ النصف

ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد درکار ہے ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو ف۱۹۹

آیاتها ۷۸ — ۲۲ سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۳ — رکوعاتها ۱۰

سورۂ حج مدنیہ ہے اس میں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تو آپ دنیا وآخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف ومسخ اور استیصال کے عذاب اٹھادیئے گئے۔ تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مُطلَقہ، تامہ، کاملہ، عامہ، شاملہ، جامعہ، محیطہ بہ جمیع مقیدات، رحمت غیبیہ وشہادت علمیہ وعینیہ ووجودیہ وشہودیہ وسابقہ ولاحقہ وغیر ذالک تمام جہانوں کے لئے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوالعقول اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔ **ف۱۹۰** اور اسلام نہ لائیں **ف۱۹۱** بے خدا کے بتائے یعنی یہ بات عقل وقیاس سے جاننے کی نہیں ہے یہاں درایت کی نفی فرمائی گئی ''درایت'' کہتے ہیں اندازے اور قیاس سے جاننے کو جیسا کہ مفردات راغب اور ردالمختار میں ہے اسی لئے اللہ تعالٰی کے واسطے لفظ ''درایت'' استعمال نہیں کیا جاتا اور قرآن کریم کے اطلاقات اس پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْإِيْمَانُ لہٰذا یہاں بے تعلیم الٰہی محض اپنے عقل وقیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ کہ مطلق علم کی اور مطلق علم کی نفی کیسے ہو سکتی ہے جب کہ اسی رکوع کے اول میں آچکا ہے وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ یعنی قریب آیا سچا وعدہ، تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وعدے کا قرب وبُعد کسی طرح معلوم نہیں خلاصہ یہ ہے کہ اپنے عقل وقیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ کہ تعلیم الٰہی سے جاننے کی۔ **ف۱۹۲** عذاب کا یا قیامت کا۔ **ف۱۹۳** جو اے کفار تم اعلان کے ساتھ اسلام پر بطریق طعن کہتے ہو **ف۱۹۴** اپنے دلوں میں یعنی نبی کی عداوت اور مسلمانوں سے حسد جو تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اللہ اس کو بھی جانتا ہے سب کا بدلہ دے گا۔ **ف۱۹۵** یعنی دنیا میں عذاب کو مؤخر کرنا **ف۱۹۶** جس سے تمہارا حال ظاہر ہو جائے۔ **ف۱۹۷** یعنی وقت موت تک۔ **ف۱۹۸** میرے اور ان کے درمیان جو مجھے جھٹلاتے ہیں اس طرح کہ میری مدد کر اور ان پر عذاب نازل فرما یہ دعا مستجاب ہوئی اور کفار بدر واحزاب وحنین وغیرہ میں مبتلائے عذاب ہوئے۔ **ف۱۹۹** شرک وکفر اور بے ایمانی کی۔ **ف۱** سورۂ حج بقول ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما ومجاہد مکیہ ہے سوائے چھ آیتوں کے جو هٰذٰنِ خَصْمٰنِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دس رکوع اور اٹھتر آیتیں اور ایک ہزار

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾ يَوْمَ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو ف۲ بے شک قیامت کا زلزلہ ف۳ بڑی سخت چیز ہے جس دن

تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ

تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی ف۴ اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھنی ف۵ اپنا گابھ ڈال

حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ

دے گی ف۶ اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے ف۷ مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار

شَدِيْدٌ ﴿۲﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ

کڑی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بے جانے بوجھے اور ہر سرکش شیطان

شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ يَهْدِيْهِ

کے پیچھے ہولیتے ہیں ف۸ جس پر لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اُسے گمراہ کردے گا اور اُسے

اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ

عذابِ دوزخ کی راہ بتائے گا ف۹ اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے ف۱۰ پھر پانی کی بوند سے ف۱۱ پھر خون کی پھٹک سے ف۱۲ پھر گوشت کی بوٹی سے

مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ

نقشہ بنی اور بے بنی ف۱۳ تاکہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں ف۱۴ اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں

دوسوا کانوے کلمات اور پانچ ہزار پچھتر حرف ہیں۔ ف۲ اس کے عذاب کا خوف کرو اور اس کی طاعت میں مشغول ہو۔ ف۳ جو علاماتِ قیامت میں سے ہے اور قریبِ قیامت آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے نزدیک واقع ہوگا ف۴ اس کی ہیبت سے ف۵ یعنی حمل والی اس دن کے ہول سے ف۶ حمل ساقط ہو جائیں گے۔ ف۷ بلکہ عذابِ الٰہی کے خوف سے لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔ ف۸ **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو بڑا ہی جھگڑالو تھا اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور قرآن کو پہلوں کے قصے بتاتا تھا اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا منکر تھا۔ ف۹ شیطان کے اتباع سے زجر فرمانے کے بعد منکرینِ بعث پر حجت قائم فرمائی جاتی ہے۔ ف۱۰ تمہاری نسل کی اصل یعنی تمہارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے۔ ف۱۱ یعنی قطرۂ منی سے ان کی تمام ذریت کو۔ ف۱۲ کہ نطفہ خونِ غلیظ ہو جاتا ہے۔ ف۱۳ یعنی مصوّر اور غیر مصوّر، بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا تم لوگوں کا مادۂ پیدائش ماں کے شکم میں چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت خونِ بستہ (جما ہوا خون) ہو جاتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کی بوٹی کی طرح رہتا ہے پھر اللہ تعالٰی فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا شقی یا سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس میں روح پھونکتا ہے (الحدیث) اللہ تعالٰی انسان کی پیدائش اس طرح فرماتا ہے اور اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے یہ اس لئے بیان فرمایا گیا ف۱۴ اور تم اللہ تعالٰی کے کمال

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ

ایک مقرر میعاد تک وفا۱۵ پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر وفا۱۶ اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو وفا۱۷ اور تم میں

مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ

کوئی پہلے ہی مرجاتا ہے اور کوئی سب میں نکمّی عمر تک ڈالا جاتا ہے وفا۱۸ کہ جاننے کے بعد

عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ

کچھ نہ جانے وفا۱۹ اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی وفا۲۰ پھر جب ہم نے اس پر پانی اُتارا تر وتازہ ہوئی

وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝۵ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ

اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا وفا۲۱ اُگا لائی وفا۲۲ یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے وفا۲۳ اور

اَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶ۙ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا

یہ کہ وہ مُردے جلائے (زندہ کرے) گا اور یہ کہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اس لئے کہ قیامت آنے والی اس میں

رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝۷ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ

کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اُٹھائے گا اُنھیں جو قبروں میں ہیں اور کوئی آدمی وہ ہے کہ

يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۸ۙ ثَانِيَ عِطْفِهٖ

اللہ کے بارے میں یوں جھگڑتا ہے کہ نہ تو علم نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ (تحریر) وفا۲۴ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ نُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دے وفا۲۵ اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے وفا۲۶ اور قیامت کے دن ہم اُسے آگ کا

قدرت وحکمت کو جانو اور اپنی ابتدائے پیدائش کے حالات پر نظر کر کے سمجھ لو کہ جو قادرِ برحق بے جان مٹی میں اتنے انقلاب کر کے جاندار آدمی بنا دیتا ہے وہ مرے ہوئے انسان کو زندہ کرے تو اس کی قدرت سے کیا بعید۔ وفا۱۵ یعنی وقتِ ولادت تک۔ وفا۱۶ تمہیں عمر دیتے ہیں وفا۱۷ اور تمہاری عقل وقوت کامل ہو۔ وفا۱۸ اور اس کو اتنا بڑھاپا آجاتا ہے کہ عقل وحواس بجا نہیں رہتے اور ایسا ہو جاتا ہے وفا۱۹ اور جو جانتا ہو وہ بھول جائے۔ عکرمہ نے کہا: جو قرآن کی مداومت رکھے گا اس حالت کو نہ پہنچے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ بعث یعنی مرنے کے بعد اٹھنے پر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ وفا۲۰ خشک بے گیاہ۔ وفا۲۱ یعنی ہر قسم کا خوشنما سبزہ وفا۲۲ یہ دلیلیں بیان فرمانے کے بعد نتیجہ مرتب فرمایا جاتا ہے۔ وفا۲۳ اور یہ جو کچھ ذکر کیا گیا آدمی کی پیدائش اور خشک بے گیاہ زمین کو سرسبز و شاداب کر دینا اس کے وجود وحکمت کی دلیلیں ہیں ان سے اس کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے۔ وفا۲۴ **شانِ نزول:** یہ آیت ابوجہل وغیرہ ایک جماعتِ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں جھگڑا کرتے تھے اور اس کی طرف ایسے اوصاف کی نسبت کرتے تھے جو اسکی شان کے لائق نہیں اس آیت میں بتایا گیا کہ آدمی کو کوئی بات بغیر علم اور بے سند ودلیل کے کہنی نہ چاہئے خاص کر شانِ الٰہی میں اور جو بات علم والے کے خلاف بے علمی سے کہی جائے گی وہ باطل ہوگی پھر اس پر یہ انداز کہ اصرار کرے اور براہِ تکبر وفا۲۵ اور اس کے دین سے منحرف کر دے۔ وفا۲۶ چنانچہ بدر میں وہ ذلت وخواری کے ساتھ قتل ہوا۔

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ⑨ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

عذاب چکھائیں گے ف٢٧ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف٢٨ اور اللہ بندوں پر ظلم

لِّلْعَبِيْدِ ⑩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ

ع ١٠/٨

نہیں کرتا ف٢٩ اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں ف٣٠ پھر اگر انھیں کوئی بھلائی بن گئی

خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا

جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ آکر پڑی ف٣١ منہ کے بل پلٹ گئے ف٣٢ دنیا اور آخرت

وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

دونوں کا گھاٹا ف٣٣ یہی ہے صریح نقصان ف٣٤ اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو

لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ⑫ يَدْعُوْا لَمَنْ

ان کا برا بھلا کچھ نہ کرے ف٣٥ یہی ہے دور کی گمراہی ایسے کو پوجتے ہیں جس

ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ⑬ اِنَّ اللّٰهَ

کے نفع سے ف٣٦ نقصان کی توقع زیادہ ہے ف٣٧ بے شک ف٣٨ کیا ہی برا مولیٰ اور بے شک کیا ہی برا رفیق بے شک اللہ

يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

داخل کرے گا انھیں جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ⑭ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ

نہریں رواں بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہے ف٣٩ جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ اپنے نبی ف٤٠ کی مدد نہ

ف٢٧ اور اس سے کہا جائے گا ف٢٨ یعنی جو تو نے دنیا میں کیا کفر و تکذیب۔ ف٢٩ اور کسی کو بے جرم نہیں پکڑتا۔ ف٣٠ اس میں اطمینان سے داخل نہیں ہوتے اور انہیں ثبات و قرار حاصل نہیں ہوتا شک و تردد میں رہتے ہیں جس طرح پہاڑ کے کنارے کھڑا ہوا شخص تزلزل کی حالت میں ہوتا ہے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اطراف سے آکر مدینہ میں داخل ہوتے اور اسلام لاتے تھے ان کی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب تندرست رہے اور ان کی دولت بڑھی اور ان کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے اسلام اچھا دین ہے اس میں آکر ہمیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی امید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہوگئے یا لڑکی ہوگئی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور دین سے پھر جاتے تھے یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انہیں ابھی دین میں ثبات ہی حاصل نہیں ہوا ان کا حال یہ ہے ف٣١ کسی قسم کی سختی پیش آئی ف٣٢ مرتد ہوگئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے۔ ف٣٣ دنیا کا گھاٹا تو یہ کہ جو اُن کی امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور ارتداد کی وجہ سے ان کا خون مباح ہوا اور آخرت کا گھاٹا ہمیشہ کا عذاب۔ ف٣٤ وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد بت پرستی کرتے ہیں اور ف٣٥ کیونکہ وہ بے جان ہے۔ ف٣٦ یعنی جس کی پرستش کے خیالی نفع سے اس کو پوجنے کے ف٣٧ یعنی عذاب دنیا و آخرت کی۔ ف٣٨ وہ بت ف٣٩ فرمانبرداروں پر انعام اور نافرمانوں پر عذاب۔ ف٤٠ حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ

فرمائے گا دنیا ف۴۱ اور آخرت میں ف۴۲ تو اُسے چاہئے کہ اوپر کو ایک رسّی تانے پھر اپنے آپ کو پھانسی دے لے پھر دیکھے

هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ

کہ اس کا یہ داؤں (داؤں) کچھ لے گیا اس بات کو جس کی اُسے جلن ہے ف۴۳ اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن اُتارا روشن آیتیں اور یہ کہ

اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ

اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہے بےشک مسلمان اور یہودی اور ستارہ پرست

وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

اور نصرانی اور آتش پرست اور مشرک بےشک اللہ ان سب میں قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ

فیصلہ کردے گا ف۴۴ بےشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے کیا تم نے نہ دیکھا ف۴۵ کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَ

وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور

الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ

پہاڑ اور درخت اور چوپائے ف۴۶ اور بہت آدمی ف۴۷ اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب

الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا

مقرر ہوچکا ف۴۸ اور جسے اللہ ذلیل کرے ف۴۹ اُسے کوئی عزت دینے والا نہیں بےشک اللہ جو چاہے

يَشَآءُ ؕ ﴿۱۸﴾ السجدة هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کرے یہ دو فریق ہیں ف۵۰ کہ اپنے رب میں جھگڑے ف۵۱ تو جو کافر ہوئے

قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ ج

اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں ف۵۲ اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا ف۵۳

السجدة ۶

ف۴۱ میں ان کے دین کو غلبہ عطا فرما کر ف۴۲ ان کے درجے بلند کر کے۔ ف۴۳ یعنی اللہ تعالٰی اپنے نبی کی مدد ضرور فرمائے گا جسے اس سے جلن ہو وہ اپنی انتہائی سعی ختم کردے اور جلن میں مر بھی جائے تو بھی کچھ نہیں کرسکتا۔ ف۴۴ مؤمنین کو جنت عطا فرمائے گا اور کفار کو کسی قسم کے بھی ہوں جہنم میں داخل کرے گا۔ ف۴۵ اے حبیب اکرم! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ف۴۶ سجدۂ خضوع جیسا اللہ چاہے۔ ف۴۷ یعنی مؤمنین مزید برآں سجدۂ طاعت وعبادت بھی۔ ف۴۸ یعنی کفار۔ ف۴۹ اس کی شقاوت کے سبب ف۵۰ یعنی مؤمنین اور پانچوں قسم کے کفار جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ ف۵۱ یعنی اس کے دین کے بارے میں اور اس کی صفات میں ف۵۲ یعنی

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾

جس سے گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور ان کی کھالیں ف۵۴ اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں ف۵۵

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا

جب گھٹن کے سبب اس میں سے نکلنا چاہیں گے ف۵۶ پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ع ۲ ۱۲ ۹

آگ کا عذاب بےشک اللہ داخل کرے گا انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن

وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ

اور موتی ف۵۷ اور وہاں اُن کی پوشاک ریشم ہے ف۵۸ اور انھیں پاکیزہ بات کی ہدایت کی گئی ف۵۹

وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ

اور سب خوبیوں سراہے کی راہ بتائی گئی ف۶۰ بےشک وہ جنھوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ

اللہ کی راہ ف۶۱ اور اس ادب والی مسجد سے ف۶۲ جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے

آگ انہیں ہر طرف سے گھیر لے گی ف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا ایسا تیز گرم کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا کے پہاڑوں پر ڈال دیا جائے تو ان کو گلا ڈالے۔ ف۵۴ حدیث شریف میں ہے: پھر انہیں ویسا ہی کر دیا جائے گا۔ (ترمذی) ف۵۵ جن سے ان کو مارا جائے گا۔ ف۵۶ یعنی دوزخ میں سے تو گرزوں سے مار کر ف۵۷ ایسے جن کی چمک مشرق سے مغرب تک روشن کر ڈالے۔ (ترمذی) ف۵۸ جس کا پہننا دنیا میں مردوں کو حرام ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا آخرت میں نہ پہنے گا۔ ف۵۹ یعنی دنیا میں اور پاکیزہ بات سے کلمۂ توحید مراد ہے بعض مفسرین نے کہا قرآن مراد ہے۔ ف۶۰ یعنی اللہ کا دینِ اسلام۔ ف۶۱ یعنی اس کے دین اور اس کی اطاعت سے ف۶۲ یعنی اس میں داخل ہونے سے۔

شانِ نزول: یہ آیت سفیان بن حرب وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تھا مسجد حرام سے یا خاص کعبہ معظّمہ مراد ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ وہ تمام لوگوں کا قبلہ ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی سب برابر ہیں سب کے لئے اس کی تعظیم و حرمت اور اس میں ادائے مناسک حج یکساں ہے اور طواف و نماز کی فضیلت میں شہری اور پردیسی کے درمیان کوئی فرق نہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک یہاں مسجد حرام سے مکہ مکرمہ یعنی جمیع حرم مراد ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ حرم شریف شہری اور پردیسی سب کے لئے یکساں ہے اس میں رہنے اور ٹھہرنے کا سب کسی کو حق ہے بجز اس کے کہ کوئی کسی کو نکالے نہیں اسی لئے امام صاحب مکہ مکرمہ کی اراضی کی بیع اور اس کے کرایہ کو منع فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: مکہ مکرمہ حرام ہے اس کی اراضی فروخت نہ کی جائیں۔ (تفسیر احمدی)

فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ ع

اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے ف٦٣

وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتادیا ف٦٤ اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر

بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْقَآئِمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ

ستھرا رکھ ف٦٥ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے ف٦٦ اور لوگوں میں حج کی عام

بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾ لا

ندا کردے ف٦٧ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دُبلی اونٹنی پر کہ ہر دُور کی راہ سے آتی ہیں ف٦٨

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا

تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں ف٦٩ اور اللہ کا نام لیں ف٧٠ جانے ہوئے دنوں میں ف٧١ اس پر کہ

رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ

اُنھیں روزی دی بے زبان چوپائے ف٧٢ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج

ف٦٣ اِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ ناحق زیادتی سے یا شرک و بت پرستی مراد ہے بعض مفسرین نے کہا کہ ہر ممنوع قول و فعل مراد ہے حتیٰ کہ خادم کو گالی دینا بھی بعض نے کہا اس سے مراد ہے حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا یا ممنوعات حرم کا ارتکاب کرنا مثل شکار مارنے اور درخت کاٹنے کے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو تجھے نہ قتل کرے تو اسے قتل کرے یا جو تجھ پر ظلم نہ کرے تو اس پر ظلم کرے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے عبداللہ بن اُنیس کو دو آدمیوں کے ساتھ بھیجا تھا جن میں ایک مہاجر تھا دوسرا انصاری ان لوگوں نے اپنے اپنے مفاخر نسب بیان کئے تو عبداللہ بن انیس کو غصہ آیا اور اس نے انصاری کو قتل کردیا اور خود مرتد ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف٦٤ تعمیر کعبہ شریف کے وقت پہلے عمارت کعبہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے بنائی تھی اور طوفانِ نوح کے وقت وہ آسمان پر اٹھالی گئی اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا مقرر کی جس نے اس کی جگہ کو صاف کردیا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جو خاص اس بقعہ (زمین کے ٹکڑے) کے مقابل تھا جہاں کعبہ معظمہ کی عمارت تھی اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ شریف کی جگہ بتائی گئی اور آپ نے اس کی قدیم بنیاد پر عمارت کعبہ تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی۔ ف٦٥ شرک سے اور بتوں سے اور ہر قسم کی نجاستوں سے ف٦٦ یعنی نمازیوں کیلئے۔ ف٦٧ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابوقُبیس پہاڑ پر چڑھ کر جہان کے لوگوں کو ندا کردی کہ بیت اللہ کا حج کرو جن کے مقدور میں حج ہے انہوں نے باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے پیٹوں سے جواب دیا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ اس آیت میں اَذِّنْ کا خطاب سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ہے چنانچہ حجۃ الوداع میں اعلان فرمادیا اور ارشاد کیا کہ اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا تو حج کرو۔ ف٦٨ اور کثرت سیر و سفر سے دبلی ہوجاتی ہیں۔ ف٦٩ دینی بھی دنیوی بھی جو اس عبادت کے ساتھ خاص ہیں دوسری عبادت میں نہیں پائے جاتے۔ ف٧٠ وقت ذبح۔ ف٧١ جانے ہوئے دنوں سے ذی الحجہ کا عشرہ مراد ہے (یعنی پہلے دس دن) جیسا کہ حضرت علی اور ابن عباس و حسن و قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور صاحبین کے نزدیک جانے ہوئے دنوں سے ایام نحر (دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ) مراد ہیں یہ قول ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اور ہر تقدیر پر یہاں ان دنوں سے خاص روز عید مراد ہے۔ (تفسیری احمدی) ف٧٢ اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ۔

الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ

کو کھلاؤ ف۷۳ پھر اپنا میل کچیل اُتاریں ف۷۴ اور اپنی منتیں پوری کریں ف۷۵ اور اس آزاد گھر کا

الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَ

طواف کریں ف۷۶ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے ف۷۷ تو وہ اس کے لئے اُس کے رب کے یہاں بھلا ہے اور

اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ

تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے ف۷۸ سوا اُن کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے ف۷۹ تو دور ہو بتوں کی

الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَ

گندگی سے ف۸۰ اور بچو جھوٹی بات سے ایک اللہ کے ہو کر کہ اس کا ساجھی (شریک) کسی کو نہ کرو اور

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ

جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اُسے اُچک لے جاتے ہیں ف۸۱ یا ہوا

بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا

اُسے کسی دور جگہ پھینکتی ہے ف۸۲ بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ

مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ

دلوں کی پرہیزگاری سے ہے ف۸۳ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ف۸۴ ایک مقرر میعاد تک ف۸۵ پھر اُن کا پہنچنا ہے

اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

ع ۸ / ۱۱

اس آزاد گھر تک ف۸۶ اور ہر امت کے لئے ف۸۷ ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں

ف۷۳ تطوع اور متعہ و قران و ہر ایک ہدی سے جن کا اس آیت میں بیان ہے کھانا جائز ہے باقی ہدایا سے جائز نہیں۔ (تفسیر احمدی و مدارک) ف۷۴ مونچھیں کتروائیں ناخن تراشیں بغلوں اور زیرناف کے بال دور کریں۔ ف۷۵ جو انہوں نے مانی ہوں۔ ف۷۶ اس سے طواف زیارت مراد ہے۔ مسائل حج بالتفصیل سورۂ بقر پارہ دو میں ذکر ہو چکے۔ ف۷۷ یعنی اس کے احکام کی خواہ وہ مناسک حج ہوں یا ان کے سوا اور احکام بعض مفسرین نے اس سے مناسک حج مراد لئے ہیں اور بعض نے بیت حرام و مشعر حرام و شہر حرام و بلد حرام و مسجد حرام مراد لئے ہیں۔ ف۷۸ کہ انہیں ذبح کر کے کھاؤ۔ ف۷۹ قرآن پاک میں جیسے کہ سورۂ مائدہ کی آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ میں بیان فرمائی گئی۔ ف۸۰ جن کی پرستش کرنا بدترین گندگی سے آلودہ ہونا ہے۔ ف۸۱ اور بوٹی بوٹی کر کے کھا جاتے ہیں۔ ف۸۲ مراد یہ ہے کہ شرک کرنے والا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے ایمان کو بلندی میں آسمان سے تشبیہ دی گئی اور ایمان ترک کرنے والے کو آسمان سے گرنے والے کے ساتھ اور اس کی خواہشات نفسانیہ کو جو اس کی فکروں کو منتشر کرتی ہیں بوٹی بوٹی لے جانے والے پرندے کے ساتھ اور شیاطین کو جو اس کو وادیٔ ضلالت میں پھینکتے ہیں ہوا کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس نفیس تشبیہ سے شرک کا انجام بد سمجھایا گیا۔ ف۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شعائر اللہ سے مراد بدنے اور ہدایا ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ خوبصورت قیمتی لئے جائیں۔ ف۸۴ وقت ضرورت ان پر سوار ہونے اور وقت حاجت ان کے دودھ پینے کے۔ ف۸۵ یعنی ان کے ذبح کے وقت تک۔ ف۸۶ یعنی حرم شریف تک جہاں وہ ذبح کئے جائیں۔ ف۸۷ پچھلی ایماندار امتوں میں سے۔

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ

اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر ف۸۸ تو تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۸۹ تو اسی کے حضور گردن رکھو ف۹۰

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ

اور اے محبوب خوشی سنادو ان تواضع والوں کو کہ جب اللّٰہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں ف۹۱ اور

الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

جو افتاد پڑے اس کے سہنے والے اور نماز برپا (قائم) رکھنے والے اور ہمارے دیئے سے خرچ

يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖۗ

کرتے ہیں ف۹۲ اور قربانی کے ڈیل دار (بھاری جسامت والے) جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللّٰہ کی نشانیوں سے کئے ف۹۳ تمہارے لئے ان میں

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ

بھلائی ہے ف۹۴ تو اُن پر اللّٰہ کا نام لو ف۹۵ ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے ف۹۶ پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں ف۹۷ تو اُن میں سے خود کھاؤ ف۹۸ اور

اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾

صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی اُن کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

اللّٰہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ اُن کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے ف۹۹

كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ

یونہی ان کو تمہارے بس میں کردیا کہ تم اللّٰہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوش خبری سناؤ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

نیکی والوں کو ف۱۰۰ بے شک اللّٰہ بلائیں ٹالتا ہے مسلمانوں کی ف۱۰۱ بے شک اللّٰہ دوست

ف۸۸ ان کے ذبح کے وقت۔ ف۸۹ تو ذبح کے وقت صرف اسی کا نام لو، اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ نام خدا کا ذکر کرنا ذبح کے لئے شرط ہے اللّٰہ تعالٰی نے ہر ایک امت کے لئے مقرر فرما دیا تھا کہ اس کے لئے بہ طریق تقرب قربانی کریں اور تمام قربانیوں پر اسی کا نام لیا جائے۔ ف۹۰ اور اخلاص کے ساتھ اس کی اطاعت کرو۔ ف۹۱ اس کے ہیبت و جلال سے۔ ف۹۲ یعنی صدقہ دیتے ہیں۔ ف۹۳ یعنی اس کے اعلام دین سے۔ ف۹۴ دنیا میں نفع اور آخرت میں اجر و ثواب۔ ف۹۵ ان کے ذبح کے وقت جس حال میں کہ وہ ہوں۔ ف۹۶ اونٹ کے ذبح کا یہی مسنون طریقہ ہے۔ ف۹۷ یعنی بعد ذبح ان کے پہلو زمین پر گریں اور ان کی حرکت ساکن ہو جائے۔ ف۹۸ اگر تم چاہو۔ ف۹۹ یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور شروط تقویٰ کی رعایت سے اللّٰہ تعالٰی کو راضی کر سکتے ہیں۔ **شانِ نزول:** زمانۂ جاہلیت کے کفار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبہ معظمہ کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور اس کو سبب تقرب جانتے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۰۰ ثواب کی۔ ف۱۰۱ اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ

نہیں رکھتا ہر بڑے دغاباز ناشکرے کو وف۱۰۲ پروانگی (اجازت) عطا ہوئی انھیں جن سے کافر لڑتے ہیں وف۱۰۳ اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا وف۱۰۴ اور

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۙ﴿۳۹﴾ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ

بے شک اللہ اُن کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے ناحق

حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

نکالے گئے وف۱۰۵ صرف اتنی بات پر کہ اُنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے وف۱۰۶ اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے

بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ

دفع نہ فرماتا وف۱۰۷ تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں وف۱۰۸ اور گرجا وف۱۰۹ اور کلیسا وف۱۱۰ اور مسجدیں وف۱۱۱ جن میں اللہ کا بکثرت

اللّٰهِ كَثِیْرًا ؕ وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۴۰﴾

نام لیا جاتا ہے اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بے شک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ

وہ لوگ کہ اگر ہم اُنھیں زمین میں قابو دیں وف۱۱۲ تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور

اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَ

بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں وف۱۱۳ اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام اور

اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ ثَمُوْدُ ۙ﴿۴۲﴾ وَ قَوْمُ

اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں وف۱۱۴ تو بے شک ان سے پہلے جھٹلا چکی ہے نوح کی قوم اور عاد وف۱۱۵ اور ثمود وف۱۱۶ اور ابراہیم

وف۱۰۲ یعنی کفار کو جو اللہ اور اس کے رسول کی خیانت اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ وف۱۰۳ جہاد کی۔ وف۱۰۴ **شانِ نزول:** کفارِ مکہ اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو روزمرہ ہاتھ اور زبان سے شدید ایذائیں دیتے اور آزار پہنچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور کے پاس اس حال میں پہنچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پاؤں بندھا ہوا ہے روزمرہ اس قسم کی شکایتیں بارگاہ اقدس میں پہنچتی تھیں اور اصحابِ کرام کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور یہ فرمادیا کرتے کہ صبر کرو مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ وف۱۰۵ اور بے وطن کئے گئے۔ وف۱۰۶ اور یہ کلام حق ہے اور حق پر گھروں سے نکالنا اور بے وطن کرنا قطعاً ناحق۔ وف۱۰۷ جہاد کی اجازت دے کر اور حدود قائم فرما کر تو نتیجہ یہ ہوتا کہ مشرکین کا اِستیلا (قبضہ) ہوجاتا اور کوئی دین وملت والا ان کے دست تعدی (ظلم) سے نہ بچتا۔ وف۱۰۸ راہبوں کی وف۱۰۹ نصرانیوں کے وف۱۱۰ یہودیوں کے وف۱۱۱ مسلمانوں کی وف۱۱۲ اور ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرمائیں۔ وف۱۱۳ اس میں خبر دی گئی ہے کہ آئندہ مہاجرین کو زمین میں تصرف عطا فرمانے کے بعد ان کی سیرتیں ایسی پاکیزہ رہیں گی اور وہ دین کے کاموں میں اخلاص کے ساتھ مشغول رہیں گے اس میں خلفائے راشدین مہدیین کے عدل اور ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کی دلیل ہے جنہیں اللہ تعالٰی نے تمکین وحکومت عطا فرمائی اور سیرت عادلہ عطا کی۔ وف۱۱۴ اے حبیب اکرم! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم۔ وف۱۱۵ حضرت ہود کی قوم وف۱۱۶ حضرت صالح کی قوم۔

اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ﴿۴۳﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ

کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین والے ف۱۱۷ اور موسیٰ کی تکذیب ہوئی ف۱۱۸ تو میں نے کافروں

لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

کو ڈھیل دی ف۱۱۹ پھر انہیں پکڑا ف۱۲۰ تو کیسا ہوا میرا عذاب ف۱۲۱ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے

اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ

کھپادیں ف۱۲۲ کہ وہ ستم گار تھیں ف۱۲۳ تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھئی (گری) پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے ف۱۲۴ اور کتنے محل

مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ

گچ کیے ہوئے ف۱۲۵ تو کیا زمین میں نہ چلے ف۱۲۶ کہ ان کے دل ہوں جن سے سمجھیں ف۱۲۷

بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى

یا کان ہوں جن سے سنیں ف۱۲۸ تو یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ف۱۲۹ بلکہ وہ دل

الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ

اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں ف۱۳۰ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱ اور اللہ

يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا

ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا ف۱۳۲ اور بے شک تمہارے رب کے یہاں ف۱۳۳ ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی

تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ

گنتی میں ہزار برس ف۱۳۴ اور کتنی بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ ستم گار تھیں پھر میں نے انہیں پکڑا ف۱۳۵

ف۱۱۷ یعنی حضرت شعیب کی قوم۔ ف۱۱۸ یہاں موسیٰ کی قوم نہ فرمایا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم بنی اسرائیل نے آپ کی تکذیب نہ کی تھی بلکہ فرعون کی قوم قبطیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان قوموں کا تذکرہ اور ہر ایک کے اپنے رسول کی تکذیب کرنے کا بیان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تسکین خاطر (دل تسلی) کے لئے ہے کہ کفار کا یہ قدیمی طریقہ ہے پچھلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے۔ ف۱۱۹ اور ان کے عذاب میں تاخیر کی اور انہیں مہلت دی۔ ف۱۲۰ اور ان کے کفر و سرکشی کی سزا دی۔ ف۱۲۱ آپ کی تکذیب کرنے والوں کو چاہئے کہ اپنے انجام کو سوچیں اور عبرت حاصل کریں۔ ف۱۲۲ اور وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ ف۱۲۳ یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے۔ ف۱۲۴ کہ ان سے کوئی پانی بھرنے والا نہیں۔ ف۱۲۵ ویران پڑے ہیں۔ ف۱۲۶ کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں۔ ف۱۲۷ کہ انبیاء کی تکذیب کا کیا انجام ہوا اور عبرت حاصل کریں۔ ف۱۲۸ پچھلی امتوں کے حالات اور ان کا ہلاک ہونا اور ان کی بستیوں کی ویرانی کہ اس سے عبرت حاصل ہو۔ ف۱۲۹ یعنی کفار کی ظاہری حس باطل نہیں ہوئی ہے وہ ان آنکھوں سے دیکھنے کی چیزیں دیکھتے ہیں۔ ف۱۳۰ اور دلوں ہی کا اندھا ہونا غضب ہے اسی لئے آدمی دین کی راہ پانے سے محروم رہتا ہے۔ ف۱۳۱ یعنی کفار مکہ مثل نضر بن حارث وغیرہ کے اور یہ جلدی کرنا ان کا استہزاء کے طریقہ پر تھا۔ ف۱۳۲ اور ضرور حسب وعدہ عذاب نازل فرمائے گا۔ چنانچہ یہ وعدہ بدر میں پورا ہوا۔ ف۱۳۳ آخرت میں عذاب کا ف۱۳۴ تو یہ کفار کیا سمجھ کر عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ ف۱۳۵ اور دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا۔

وَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۹﴾

اور میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ف۱۳۶ تم فرمادو کہ اے لوگو! میں تو یہی تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۵۰﴾ وَ

تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۱۳۷ اور

الَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۵۱﴾ وَ مَاۤ

وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہار جیت کے ارادہ سے ف۱۳۸ وہ جہنمی ہیں اور

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِیٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ

ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے ف۱۳۹ سب پر یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب اُنھوں نے پڑھا تو شیطان نے اُن کے پڑھنے میں لوگوں

فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَ

پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے ف۱۴۰ اور

اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ

اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کر دے ف۱۴۱ اُن کے لئے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ

جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۴۲ اور جن کے دل سخت ہیں ف۱۴۳ اور بے شک ستمگار ف۱۴۴ دُھر کے (انتہائی سخت)

بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا

جھگڑالو ہیں اور اس لئے کہ جان لیں وہ جن کو علم ملا ہے ف۱۴۵ کہ وہ ف۱۴۶ تمہارے رب کے پاس سے حق ہے تو اُس پر ایمان لائیں

بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ

تو جھک جائیں اس کے لئے اُن کے دل اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ

ف۱۳۶ آخرت میں۔ ف۱۳۷ جو کبھی منقطع نہ ہو وہ جنت ہے۔ ف۱۳۸ کہ کبھی ان آیات کو سحر کہتے ہیں کبھی شعر کبھی پچھلوں کے قصے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام کے ساتھ ان کا یہ مکر چل جائے گا۔ ف۱۳۹ نبی اور رسول میں فرق ہے نبی عام ہے اور رسول خاص بعض مفسرین نے فرمایا کہ رسول شرع کے واضع ہوتے ہیں اور نبی اس کے حافظ اور نگہبان۔ **شانِ نزول:** جب سورۂ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کرسکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھ کر حسب دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا اللہ تعالٰی نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۱۴۰ جو پیغمبر پڑھتے ہیں اور انہیں شیطانی کلمات کے خلط سے محفوظ فرماتا ہے۔ ف۱۴۱ اور ابتلاء و آزمائش بنا دے۔ ف۱۴۲ شک اور نفاق کی۔ ف۱۴۳ حق کو قبول نہیں کرتے اور یہ مشرکین ہیں۔ ف۱۴۴ یعنی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ

چلانے والا ہے اور کافر اُس سے ف۱۴۷ ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ اُن پر

السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ

قیامت آجائے اچانک ف۱۴۸ یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس کا پھل ان کے لئے کچھ اچھا نہ ہو ف۱۴۹ بادشاہی اُس دن ف۱۵۰

لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ

اللہ ہی کی ہے وہ ان میں فیصلہ کردے گا تو جو ایمان لائے اور ف۱۵۱ اچھے کام کئے وہ چین کے

النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

باغوں میں ہیں اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں اُن کے لئے ذلت کا

مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا

عذاب ہے اور وہ جنھوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھربار چھوڑے ف۱۵۲ پھر مارے گئے یا مرگئے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٨﴾

تو اللہ ضرور انھیں اچھی روزی دے گا ف۱۵۳ اور بے شک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٥٩﴾ ذٰلِكَ ۚ وَ

ضرور انھیں ایسی جگہ لے جائے گا جسے وہ پسند کریں گے ف۱۵۴ اور بے شک اللہ علم اور حلم والا ہے بات یہ ہے اور

مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جو بدلہ لے ف۱۵۵ جیسی تکلیف پہنچائی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی جائے ف۱۵۶ تو بے شک اللہ اُس کی مدد فرمائے گا ف۱۵۷ بے شک اللہ

ع ۹ / ۱۴

مشرکین ومنافقین۔ ف۱۴۵ اللہ کے دین کا اور اس کی آیات کا۔ ف۱۴۶ یعنی قرآن شریف ف۱۴۷ یعنی قرآن سے یا دین اسلام سے ف۱۴۸ یا موت کہ وہ بھی قیامت صغریٰ ہے۔ ف۱۴۹ اس سے بدر کا دن مراد ہے جس میں کافروں کے لئے کچھ کشائش وراحت نہ تھی اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے روز قیامت مراد ہے۔ ف۱۵۰ یعنی قیامت کے دن ف۱۵۱ انہوں نے ف۱۵۲ اور اس کی رضا کے لئے عزیز واقارب کو چھوڑ کر وطن سے نکلے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی ف۱۵۳ یعنی رزق جنت جو کبھی منقطع نہ ہو۔ ف۱۵۴ وہاں ان کی ہر مراد پوری ہوگی اور کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی۔ **شانِ نزول:** نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم ہمارے جو اصحاب شہید ہوگئے ہم جانتے ہیں کہ بارگاہِ الٰہی میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں حضور کے ساتھ رہیں گے لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور بے شہادت کے موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں ''وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ''۔ ف۱۵۵ کوئی مؤمن ظلم کا مشرک سے۔ ف۱۵۶ ظالم کی طرف سے اس کو بے وطن کر کے۔ ف۱۵۷ **شانِ نزول:** یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جو ماہ محرم کی اخیر تاریخوں میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں نے ماہ مبارک کی حرمت کے خیال سے لڑنا نہ چاہا مگر مشرک نہ مانے اور انہوں نے قتال شروع کردیا مسلمان ان کے مقابل ثابت رہے اللہ تعالٰی نے ان کی مدد فرمائی۔

لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ

معاف کرنے والا بخشنے والا ہے یہ وف۱۵۸ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ رات کو ڈالتا ہے دن کے حصہ میں اور دن کو لاتا ہے

فِي الَّيْلِ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا

رات کے حصہ میں وف۱۵۹ اور اس لئے کہ اللہ سُنتا دیکھتا ہے یہ اس لئے وف۱۶۰ کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ

سوا جسے پوجتے ہیں وف۱۶۱ وہی باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ ہی بلندی بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ

کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا تو صبح کو زمین وف۱۶۲ ہریالی (ہری بھری) ہوگئی بے شک

اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ

اللہ پاک خبردار ہے اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بے شک اللہ

لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

ہی بے نیاز سب خوبیوں سراہا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کردیا جو کچھ زمین میں ہے وف۱۶۳

وَ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى

اور کشتی کہ دریا میں اُس کے حکم سے چلتی ہے وف۱۶۴ اور وہ روکے ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر

الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَ هُوَ الَّذِيْۤ

نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بے شک اللہ آدمیوں پر بڑی مہر (رحمت) والا مہربان ہے وف۱۶۵ اور وہی ہے جس نے

اَحْيَاكُمْ ۫ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ

تمہیں زندہ کیا وف۱۶۶ پھر تمہیں مارے گا وف۱۶۷ پھر تمہیں جلائے گا وف۱۶۸ بے شک آدمی بڑا ناشکرا ہے وف۱۶۹ ہر

وف۱۵۸ یعنی مظلوم کی مدد فرمانا اس لئے ہے کہ اللہ جو چاہے اس پر قادر ہے اور اس کی قدرت کی نشانیاں ظاہر ہیں۔ وف۱۵۹ یعنی کبھی دن کو بڑھاتا رات کو گھٹاتا ہے اور کبھی رات کو بڑھاتا دن کو گھٹاتا ہے اس کے سوا کوئی اس پر قدرت نہیں رکھتا جو ایسا قدرت والا ہے وہ جس کی چاہے مدد فرمائے اور جسے چاہے غالب کرے۔ وف۱۶۰ یعنی اور یہ مدد اس لئے بھی ہے وف۱۶۱ یعنی بت وف۱۶۲ سبزے سے وف۱۶۳ جانور وغیرہ جن پر تم سوار ہوتے ہو اور جن سے تم کام لیتے ہو۔ وف۱۶۴ تمہارے لئے اس کے چلانے کے واسطے ہوا اور پانی کو مسخر کیا۔ وف۱۶۵ کہ اس نے ان کے لئے منفعتوں کے دروازے کھولے اور طرح طرح کی مضرتوں سے ان کو محفوظ کیا۔ وف۱۶۶ بے جان نطفہ سے پیدا فرما کر وف۱۶۷ تمہاری عمریں پوری ہونے پر وف۱۶۸ روز بعث ثواب و عذاب کے لئے۔ وف۱۶۹ کہ باوجود اتنی نعمتوں کے اس کی عبادت سے منہ پھیرتا ہے اور بے جان مخلوق کی پرستش کرتا ہے۔

أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَىٰ

امت کے لئے ف۱۷۰ ہم نے عبادت کے قاعدے بنا دیئے کہ وہ ان پر چلے ف۱۷۱ تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں ف۱۷۲ اور اپنے رب

رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ

کی طرف بلاؤ ف۱۷۳ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو اور اگر وہ ف۱۷۴ تم سے جھگڑیں تو فرمادو کہ اللہ خوب جانتا ہے

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ

تمہارے کوتک (کرتوت) اللہ تم میں فیصلہ کردے گا قیامت کے دن جس بات میں

تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ

اختلاف کررہے ہو ف۱۷۵ کیا تو نے نہ جانا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک

ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ

یہ سب ایک کتاب میں ہے ف۱۷۶ بے شک یہ ف۱۷۷ اللہ پر آسان ہے ف۱۷۸ اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے

اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ

ہیں ف۱۷۹ جن کی کوئی سند اس نے نہ اُتاری اور ایسوں کو جن کا خود انہیں کچھ علم نہیں ف۱۸۰ اور ستم گاروں کا ف۱۸۱

مِنْ نَصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ

کوئی مددگار نہیں ف۱۸۲ اور جب اُن پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں ف۱۸۳ تو تم ان کے چہروں پر بگڑنے کے آثار دیکھو گے

كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ

جنھوں نے کفر کیا قریب ہے کہ لپٹ پڑیں ان کو جو ہماری آیتیں ان پر پڑھتے ہیں

قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ ۖ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ

تم فرمادو کیا میں تمہیں بتادوں جو تمہارے اس حال سے بھی ف۱۸۴ بدتر ہے وہ آگ ہے اللہ نے اس کا وعدہ دیا ہے کافروں کو

ف۱۷۰ اہل دین وملل میں سے۔ ف۱۷۱ اور عامل ہو۔ ف۱۷۲ یعنی امر دین میں یا ذبیحہ کے امر میں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت بدیل ابن ورقاء اور بشر بن سفیان اور یزید ابن خنیس کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے کہا تھا کیا سبب ہے جس جانور کو تم خود قتل کرتے ہوا سے تو کھاتے ہو اور جس کو اللہ مارتا ہے اس کو نہیں کھاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۷۳ اور لوگوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کا دین قبول کرنے اور اس کی عبادت میں مشغول ہونے کی دعوت دو۔ ف۱۷۴ باوجود تمہارے طرح دینے کے بھی ف۱۷۵ اور تم پر حقیقتِ حال ظاہر ہو جائے گی۔ ف۱۷۶ یعنی لوحِ محفوظ میں۔ ف۱۷۷ یعنی ان سب کا علم یا تمام حوادث کا لوح محفوظ میں ثبت فرمانا ف۱۷۸ اس کے بعد کفار کی جہالتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو عبادت کے مستحق نہیں۔ ف۱۷۹ یعنی بتوں کو ف۱۸۰ یعنی ان کے پاس اپنے اس فعل کی نہ کوئی دلیل عقلی ہے نہ نقلی، محض جہل ونادانی سے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور جو کسی طرح پوجے جانے کے مستحق نہیں ان کو پوجتے ہیں یہ شدید ظلم ہے۔ ف۱۸۱ یعنی مشرکین کا ف۱۸۲ جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے۔ ف۱۸۳ اور قرآن کریم انہیں سنایا جائے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ

اور کیا ہی بری پلٹنے کی جگہ اے لوگو! ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو ف۱۸۵ وہ

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ

جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۸۶ ایک مکھی نہ بناسکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہوجائیں ف۱۸۷

وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ

اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کرلے جائے ف۱۸۸ تو اس سے چھڑا نہ سکیں ف۱۸۹ کتنا کمزور چاہنے والا

وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾

اور وہ جس کو چاہا ف۱۹۰ اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ف۱۹۱ بےشک اللہ قوت والا غالب ہے

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ

اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول ف۱۹۲ اور آدمیوں میں سے ف۱۹۳ بےشک اللہ سنتا دیکھتا ہے

بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے ف۱۹۴ اور سب کاموں کی رجوع اللہ

الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

کی طرف ہے اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو ف۱۹۵ اور اپنے رب کی بندگی کرو ف۱۹۶

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ السجدۃ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ

اور بھلے کام کرو ف۱۹۷ اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا ف۱۹۸

السجدۃ عند الامام الشافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

جس میں بیانِ احکام اور تفصیلِ حلال وحرام ہے۔ ف۱۸۴ یعنی تمہارے اس غیظ وناگواری سے بھی جو قرآن پاک سن کر تم میں پیدا ہوتی ہے ف۱۸۵ اور اس میں خوب غور کرو وہ کہاوت یہ ہے کہ تمہارے بت ف۱۸۶ ان کی عاجزی اور بے قدرتی کا یہ حال ہے کہ وہ نہایت چھوٹی سی چیز ف۱۸۷ تو عاقل کو کب شایان ہے کہ ایسے کو معبود ٹھہرائے ایسے کو پوجنا اور الٰہ قرار دینا کتنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ ف۱۸۸ وہ شہد وزعفران وغیرہ جو مشرکین بتوں کے منہ اور سروں پر ملتے ہیں جس پر مکھیاں بھنکتی ہیں۔ ف۱۸۹ ایسے کو خدا بنانا اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے۔ ف۱۹۰ چاہنے والے سے بت پرست اور چاہے ہوئے سے بت مراد ہے یا چاہنے والے سے مکھی مراد ہے جو بت پر سے شہد وزعفران کی طالب ہے اور مطلوب سے بت اور بعض نے کہا کہ طالب سے بت مراد ہے اور مطلوب سے مکھی۔ ف۱۹۱ اور اس کی عظمت نہ پہچانی جنہوں نے ایسوں کو خدا کا شریک کیا جو مکھی سے بھی کمزور ہیں معبود وہی ہے جو قدرت کاملہ رکھے۔ ف۱۹۲ مثل جبریل ومیکائیل وغیرہ کے ف۱۹۳ مثل حضرت ابراہیم وحضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ وحضرت سید عالم صلوۃ اللہ تعالٰی علیہم وسلامہ کے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہوسکتا ہے اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جنہیں چاہے۔ ف۱۹۴ یعنی امور دنیا کو بھی اور امور آخرت کو بھی یا ان کے گزرے ہوئے اعمال کو بھی اور آئندہ کے احوال کو بھی۔ ف۱۹۵ اپنی نمازوں میں اسلام کے اول عہد میں نماز بغیر رکوع وسجود کے تھی پھر نماز میں رکوع وسجود کا حکم فرمایا گیا۔ ف۱۹۶ یعنی رکوع وسجود

هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ

اُس نے تمہیں پسند کیا و۱۹۹ اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی و۲۰۰ تمہارے باپ

اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ

ابراہیم کا دین و۲۰۱ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تاکہ رسول

الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا

تمہارا نگہبان و گواہ ہو و۲۰۲ اور تم اور لوگوں پر گواہی دو و۲۰۳ تو نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى

برپا رکھو و۲۰۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو و۲۰۵ وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾ ع

اور کیا ہی اچھا مددگار

ع ۱۰ ۶ ۱۷

خاص اللہ کے لئے ہوں اور عبادت میں اخلاص اختیار کرو۔ و۱۹۷ صلہ رحمی و مکارمِ اخلاق وغیرہ نیکیاں۔ و۱۹۸ یعنی نیتِ صادقہ خالصہ کے ساتھ اعلاءِ دین کے لئے۔ و۱۹۹ اپنے دین و عبادت کے لئے۔ و۲۰۰ بلکہ ضرورت کے موقعوں پر تمہارے لئے سہولت کردی جیسے کہ سفر میں نماز کا قصر اور روزے کے افطار کی اجازت اور پانی نہ پانے یا پانی کے ضرر کرنے کی حالت میں غسل اور وضو کی جگہ تیمّم تو تم دین کی پیروی کرو۔ و۲۰۱ جو دینِ محمدی میں داخل ہے۔ و۲۰۲ روزِ قیامت کہ تمہارے پاس خدا کا پیام پہنچا دیا۔ و۲۰۳ کہ انہیں ان رسولوں نے احکامِ خداوندی پہنچا دیئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ عزت و کرامت عطا فرمائی۔ و۲۰۴ اس پر مداومت کرو۔ و۲۰۵ اور اس کے دین پر قائم رہو۔

آیاتها ١١٨ | ٢٣ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ ٧٤ | رکوعاتها ٦

سورۂ مؤمنون مکیہ ہے، اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ

بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں وا۲ اور

الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے وا۳ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں وا۴

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ

اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر

اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ

جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں وا۵ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی

هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ

حد سے بڑھنے والے ہیں وا۶ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں وا۷ اور وہ جو

هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ

اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں وا۸ یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس

وا سورۂ مؤمنون مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں اور ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں۔ وا۲ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضاء ساکن ہوتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث (فضول) کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کے حرکات سے باز رہے۔ بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔ وا۳ ہر لہو و باطل سے مجتنب رہتے ہیں۔ وا۴ یعنی اس کے پابند ہیں اور مُداوَمت (ہمیشہ ادا) کرتے ہیں۔ وا۵ اپنی بیبیوں اور باندیوں کے ساتھ جائز طریقے پر قُربت کرنے میں۔ وا۶ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے۔ سعید بن جُبَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتے تھے۔ وا۷ خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں یا خَلق کی اور اسی طرح عہد خدا کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ سب کی وفا لازم ہے۔ وا۸ اور انہیں ان کے وقتوں میں ان کے شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فرائض و واجبات اور سُنَن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔

يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور بے شک ہم نے آدمی کو

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ

چُنی ہوئی مٹی سے بنایا ف۹ پھر اُسے ف۱۰ پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں ف۱۱ پھر

خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا

ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں

فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

پھر اُن ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اُٹھان دی ف۱۲ تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر

الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ؕ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ؕ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بنانے والا ہے پھر اُس کے بعد تم ضرور ف۱۳ مرنے والے ہو پھر تم سب قیامت کے دن ف۱۴

تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖۗ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ

اُٹھائے جاؤ گے اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں ف۱۵ اور ہم خلق سے

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖۗ

بے خبر نہیں ف۱۶ اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ف۱۷ ایک اندازہ پر ف۱۸ پھر اُسے زمین میں ٹھہرایا

وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ ۚ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

اور بے شک ہم اس کے لے جانے پر قادر ہیں ف۱۹ تو اُس سے ہم نے تمہارے لئے باغ پیدا کئے کھجوروں

وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ ۙ وَ شَجَرَةً

اور انگوروں کے تمہارے لیے اُن میں بہت سے میوے ہیں ف۲۰ اور اُن میں سے کھاتے ہو ف۲۱ اور وہ پیڑ

وقف لازم

ف۹ مفسرین نے فرمایا کہ انسان سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں۔ ف۱۰ یعنی اس کی نسل کو ف۱۱ یعنی رحم میں ف۱۲ یعنی اس میں روح ڈالی اس بے جان کو جان دار کیا نُطق اور سَمع اور بصر (بولنے، سننے، دیکھنے کی صلاحیت) عنایت کی۔ ف۱۳ اپنی عمریں پوری ہونے پر ف۱۴ حساب و جزا کے لیے ف۱۵ ان سے مراد سات آسمان ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اترنے کے رستے ہیں۔ ف۱۶ سب کے اعمال، اقوال، ضمائر کو جانتے ہیں کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں۔ ف۱۷ یعنی مینہ برسایا ف۱۸ جتنا ہمارے علم و حکمت میں خَلق کی حاجتوں کے لیے چاہئے۔ ف۱۹ جیسا اپنی قدرت سے نازل فرمایا ایسا ہی اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو زائل کردیں، تو بندوں کو چاہئے کہ اس نعمت کی شکر گزاری سے حفاظت کریں۔ ف۲۰ طرح طرح کے۔ ف۲۱ جاڑے اور گرمی وغیرہ موسموں میں اور عیش کرتے ہو۔

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنَّ

پیدا کیا کہ طور سینا سے نکلتا ہے ف۲۲ لے کر اُگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن ف۲۳ اور بے شک

لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةًؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ

تمہارے لیے چوپاؤں میں سمجھنے کا مقام ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو اُن کے پیٹ میں ہے ف۲۴ اور تمہارے لیے اُن میں بہت

كَثِیْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَۙ ﴿۲۱﴾ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ۠ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ

فائدے ہیں ف۲۵ اور ان سے تمہاری خوراک ہے ف۲۶ اور ان پر ف۲۷ اور کشتی پر ف۲۸ سوار کیے جاتے ہو اور بے شک

اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اُس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی

غَیْرُهٗؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا

خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۲۹ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے ف۳۰

هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ

یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے ف۳۱ اور اللہ چاہتا ف۳۲

لَاَنْزَلَ مَلٰٓىٕكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا

تو فرشتے اُتارتا ہم نے تو یہ اپنے اگلے باپ داداؤں میں نہ سنا ف۳۳ وہ تو نہیں مگر

رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا

ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کیے رہو ف۳۴ نوح نے عرض کی اے میرے رب میری مدد فرما ف۳۵ اس پر کہ

كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا فَاِذَا

انھوں نے مجھے جھٹلایا تو ہم نے اُسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے ف۳۶ اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب

ف۲۲ اس درخت سے مراد زیتون ہے۔ ف۲۳ یہ اس میں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کیے جاتے ہیں، جلایا بھی جاتا ہے، دوا کے طریقہ پر بھی کام میں لایا جاتا ہے اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے۔ ف۲۴ یعنی دودھ خوشگوار مُوافقِ طبع جو لطیف غذا ہوتا ہے۔ ف۲۵ کہ ان کے بال کھال اون وغیرہ سے کام لیتے ہو۔ ف۲۶ کہ انہیں ذبح کر کے کھالیتے ہو۔ ف۲۷ خشکی میں ف۲۸ دریاؤں میں ف۲۹ اس کے عذاب کا جو اس کے سوا اوروں کو پوجتے ہو۔ ف۳۰ اپنی قوم کے لوگوں سے کہ ف۳۱ اور تمہیں اپنا تابع بنائے۔ ف۳۲ کہ رسول کو بھیجے اور مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائے ف۳۳ کہ بشر بھی رسول ہوتا ہے۔ یہ ان کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا پتھروں کو خدا مان لیا اور انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت یہ بھی کہا ف۳۴ تا آنکہ (یہاں تک کہ) اس کا جنون دور ہوا ایسا ہوا تو خیر ورنہ اس کو قتل کر ڈالنا۔ جب حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے اور ان کے ہدایت پانے کی امید نہ رہی تو حضرت ف۳۵ اور اس قوم کو ہلاک کر ف۳۶ یعنی ہماری حمایت و حفاظت میں۔

جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

ہمارا حکم آئے ف۳۷ اور تنور اُبلے ف۳۸ تو اس میں بٹھالے ف۳۹ ہر جوڑے میں سے دو ف۴۰

وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ

اور اپنے گھر والے ف۴۱ مگر ان میں سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی ف۴۲ اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے

ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى

بات نہ کرنا ف۴۳ یہ ضرور ڈبوئے جائیں گے پھر جب ٹھیک بیٹھے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ

الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ

والے تو کہہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی اور عرض کر ف۴۴

رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کہ اے میرے رب مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے بے شک اس میں ف۴۵

لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚ

ضرور نشانیاں ہیں ف۴۶ اور بے شک ضرور ہم جانچنے والے تھے ف۴۷ پھر ان کے ف۴۸ بعد ہم نے اور سنگت (قوم) پیدا کی ف۴۹

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

تو اُن میں ایک رسول انہیں میں سے بھیجا ف۵۰ کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۵۱ اور بولے اس قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی حاضری ف۵۲

ع ۲

ف۳۷ ان کی ہلاکت کا اور آثارِ عذاب نمودار ہوں۔ ف۳۸ اور اس میں سے پانی برآمد ہو تو یہ علامت ہے عذاب کے شروع ہونے کی ف۳۹ یعنی کشتی میں حیوانات کے ف۴۰ نر اور مادہ۔ ف۴۱ یعنی اپنی مؤمنہ بی بی اور ایماندار اولاد یا تمام مؤمنین۔ ف۴۲ اور کلام ازلی میں ان کا عذاب اور ہلاک معیّن ہو چکا وہ آپ کا ایک بیٹا تھا کنعان نام اور ایک عورت کہ یہ دونوں کافر تھے آپ نے اپنے تین فرزندوں سام، حام، یافث اور ان کی بیبیوں کو اور دوسرے مؤمنین کو سوار کیا کل لوگ جو کشتی میں تھے ان کی تعداد اَسّی تھی۔ نصف مرد اور نصف عورتیں۔ ف۴۳ اور ان کے لیے نجات نہ طلب کرنا، دعا نہ فرمانا۔ ف۴۴ کشتی سے اترتے وقت یا اس میں سوار ہوتے وقت ف۴۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے واقعہ میں اور اس میں جو دشمنانِ حق کے ساتھ کیا گیا ف۴۶ اور عبرتیں اور نصیحتیں اور قدرتِ الٰہی کے دلائل ہیں۔ ف۴۷ اس قوم کے حضرت نوح علیہ السلام کو اس میں بھیج کر اور ان کو وعظ و نصیحت پر مامور فرما کر تا کہ ظاہر ہو جائے کہ نزولِ عذاب سے پہلے کون نصیحت قبول کرتا اور تصدیق و اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان تکذیب و مخالفت پر مصر رہتا ہے۔ ف۴۸ یعنی قومِ نوح کے عذاب و ہلاک کے ف۴۹ یعنی عاد و قومِ ہود۔ ف۵۰ یعنی ہود علیہ السلام اور ان کی معرفت اس قوم کو حکم دیا ف۵۱ اس کے عذاب کا کہ شرک چھوڑ و اور ایمان لاؤ۔ ف۵۲ اور وہاں کے ثواب و عذاب وغیرہ۔

بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

کو جھٹلایا اور ہم نے اُنھیں دنیا کی زندگی میں چین دیا ف۵۳ کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی جو تم

یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ یَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَىٕنْ اَطَعْتُمْ

کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اُسی میں سے پیتا ہے ف۵۴ اور اگر تم کسی اپنے جیسے

بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ

آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مرجاؤ گے اور

تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس کے بعد پھر ف۵۵ نکالے جاؤ گے کتنی دُور ہے کتنی دُور ہے جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۵۶

اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۳۷﴾

وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی ف۵۷ کہ ہم مرتے جیتے ہیں ف۵۸ اور ہمیں اٹھنا نہیں ف۵۹

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ مَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۸﴾

وہ تو نہیں مگر ایک مرد جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۶۰ اور ہم اُسے ماننے کے نہیں ف۶۱

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ

عرض کی کہ اے میرے رب میری مدد فرما اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا اللہ نے فرمایا کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ صبح کریں گے

نٰدِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا

پچھتاتے ہوئے ف۶۲ تو اُنھیں آلیا سچی چنگھاڑ نے ف۶۳ تو ہم نے اُنھیں گھاس کوڑا کر دیا ف۶۴ تو دُور ہوں ف۶۵

ف۵۳ یعنی بعض کفار جنہیں اللہ تعالٰی نے فراخی عیش اور نعمتِ دنیا عطا فرمائی تھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے: ف۵۴ یعنی یہ اگر نبی ہوتے تو ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے پاک ہوتے ان باطن کے اندھوں نے کمالاتِ نبوت کو نہ دیکھا اور کھانے پینے کے اوصاف دیکھ کر نبی کو اپنی طرح بشر کہنے لگے یہ بنیاد ان کی گمراہی کی ہوئی چنانچہ اسی سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپس میں کہنے لگے: ف۵۵ قبروں سے زندہ ف۵۶ یعنی انہوں نے مرنے کے بعد زندہ ہونے کو بہت بعید جانا اور سمجھا کہ ایسا کبھی ہونے والا ہی نہیں اور اسی خیالِ باطل کی بنا پر کہنے لگے۔ ف۵۷ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے۔ ف۵۸ کہ ہم میں کوئی مرتا ہے کوئی پیدا ہوتا ہے۔ ف۵۹ مرنے کے بعد، اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انہوں نے یہ کہا ف۶۰ کہ اپنے آپ کو اس کا نبی بتایا اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی۔ ف۶۱ پیغمبر علیہ السلام جب ان کے ایمان سے مایوس ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ قوم انتہائی سرکشی پر ہے تو ان کے حق میں بددعا کی اور بارگاہِ الٰہی میں ف۶۲ اپنے کفر و تکذیب پر جب کہ عذابِ الٰہی دیکھیں گے۔ ف۶۳ یعنی وہ عذاب و ہلاک میں گرفتار کئے گئے۔ ف۶۴ یعنی وہ ہلاک ہو کر گھاس کوڑے کی طرح ہو گئے۔ ف۶۵ یعنی خدا کی رحمت سے دور ہوں انبیاء کی تکذیب کرنے والے۔

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۴۲﴾ؕ مَا

ظالم لوگ پھر ان کے بعد ہم نے اور سنگتیں (قومیں) پیدا کیں ف۶۶ کوئی

تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ؕ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا

اُمت اپنی میعاد سے نہ پہلے جائے نہ پیچھے رہے ف۶۷ پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے

تَتْرَاؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ

ایک پیچھے دوسرا جب کسی اُمت کے پاس اس کا رسول آیا انھوں نے اسے جھٹلایا ف۶۸ تو ہم نے اگلوں سے پچھلے ملا دیئے ف۶۹ اور

جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

انھیں کہانیاں کر ڈالا ف۷۰ تو دور ہوں وہ لوگ کہ ایمان نہیں لاتے پھر ہم نے موسیٰ

وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ﳔ بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۵﴾ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ

اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور روشن سند ف۷۱ کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِیْنَ ﴿۴۶﴾ۚ فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا

تو انھوں نے غرور کیا ف۷۲ اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے ف۷۳ تو بولے کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر ف۷۴

وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ۚ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِیْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لَقَدْ

اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے ف۷۵ تو انھوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کیے ہوؤں میں ہو گئے ف۷۶ اور بے شک

اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗۤ

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۷۷ کہ ان کو ف۷۸ ہدایت ہو اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو ف۷۹

اٰیَةً وَّ اٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ ﴿۵۰﴾ؑ یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ

ع ۱۸ ۳ ۳

نشانی کیا اور انھیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین ف۸۰ جہاں بسنے کا مقام ف۸۱ اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی اے پیغمبرو

ف۶۶ مثل قومِ صالح اور قومِ لوط اور قومِ شعیب وغیرہ کے۔ ف۶۷ جس کے لیے ہلاک کا جو وقت مقرر ہے وہ ٹھیک اسی وقت ہلاک ہوگی اس میں کچھ بھی تقدیم وتاخیر نہیں ہوسکتی۔ ف۶۸ اور اس کی ہدایت کو نہ مانا اور اس پر ایمان نہ لائے۔ ف۶۹ اور بعد والوں کو پہلوں کی طرح ہلاک کر دیا۔ ف۷۰ کہ بعد والے افسانہ کی طرح ان کا حال بیان کیا کریں اور ان کے عذاب و ہلاک کا بیان سببِ عبرت ہو۔ ف۷۱ مثل عصا و یدِ بیضا وغیرہ معجزات ف۷۲ اور اپنے تکبر کے باعث ایمان نہ لائے۔ ف۷۳ بنی اسرائیل پر اپنے ظلم وستم سے جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے انہیں ایمان کی دعوت دی ف۷۴ یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر۔ ف۷۵ یعنی بنی اسرائیل ہمارے زیرِ فرمان ہیں تو یہ کیسے گوارا ہو کہ اسی قوم کے دو آدمیوں پر ایمان لا کر ان کے مطیع بن جائیں۔ ف۷۶ اور غرق کر ڈالے گئے۔ ف۷۷ یعنی توریت شریف، فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد۔ ف۷۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو ف۷۹ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی ف۸۰ اس سے مراد یا بیتُ المَقدِس ہے یا دِمشق یا فلسطین، کئی قول ہیں۔ ف۸۱ یعنی زمین ہموار فراخ پھلوں والی جس میں

كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ اِنَّ

پاکیزہ چیزیں کھاؤ ف۸۲ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں ف۸۳ اور بے شک

هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ

یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے ف۸۴ اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو تو اُن کی امتوں نے اپنا کام

بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ

آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا ف۸۵ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے ف۸۶ تو تم اُن کو چھوڑ دو ان کے نشہ میں ف۸۷

حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۵۴﴾ اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۵۵﴾ۙ

ایک وقت تک ف۸۸ کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کر رہے ہیں مال اور بیٹوں سے ف۸۹

نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ

یہ جلد جلد ان کو بھلائیاں دیتے ہیں ف۹۰ بلکہ انہیں خبر نہیں ف۹۱ بے شک وہ جو اپنے رب

خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ۙ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ۙ وَ

کے ڈر سے سہمے ہوئے ہیں ف۹۲ اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف۹۳ اور

الَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ۙ وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ

وہ جو اپنے رب کا کوئی شریک نہیں کرتے اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں ف۹۴ اور اُن کے دل

وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ۙ اُولٰٓىِٕكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ

ڈر رہے ہیں یوں کہ اُن کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف۹۵ یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں

رہنے والے بآسائش بسر کرتے ہیں۔ ف۸۲ یہاں پیغمبروں سے مراد یا تمام رسول ہیں اور ہر ایک رسول کو ان کے زمانہ میں یہ ندا فرمائی گئی یا رسولوں سے مراد خاص سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں یا حضرت عیسٰی علیہ السلام کئی قول ہیں۔ ف۸۳ ان کی جزا عطا فرماؤں گا۔ ف۸۴ یعنی اسلام۔ ف۸۵ اور فرقے فرقے ہوگئے یہودی، نصرانی، مجوسی وغیرہ۔ ف۸۶ اور اپنے ہی آپ کو حق پر جانتا ہے اور دوسروں کو باطل پر سمجھتا ہے اس طرح ان کے درمیان دینی اختلافات ہیں اب سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے۔ ف۸۷ یعنی ان کے کفر و ضلال اور ان کی جہالت و غفلت میں۔ ف۸۸ یعنی ان کی موت کے وقت تک۔ ف۸۹ دنیا میں۔ ف۹۰ اور ہماری یہ نعمتیں ان کے اعمال کی جزاء ہیں یا ہمارے راضی ہونے کی دلیل ہیں ایسا خیال کرنا غلط ہے واقعہ یہ نہیں ہے۔ ف۹۱ کہ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں۔ ف۹۲ انہیں اس کے عذاب کا خوف ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مومن نیکی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے اور کافر بدی کرتا ہے اور نڈر رہتا ہے۔ ف۹۳ اور اس کی کتابوں کو مانتے ہیں۔ ف۹۴ زکوٰۃ و صدقات یا یہ معنی ہیں کہ اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں۔ ف۹۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو شرابیں پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ فرمایا: اے صدیق کی نور دیدہ! ایسا نہیں، یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو روزے رکھتے ہیں، صدقے دیتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ اعمال نامقبول نہ ہوجائیں۔

وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَ لَدَیْنَا كِتٰبٌ

اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے و۹۶ اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے

یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِیْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا

کہ حق بولتی ہے و۹۷ اور ان پر ظلم نہ ہوگا و۹۸ بلکہ اُن کے دل اس سے و۹۹ غفلت میں ہیں

وَ لَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا

اور اُن کے کام اُن کاموں سے جدا ہیں و۱۰۰ جنھیں وہ کر رہے ہیں یہاں تک کہ جب ہم نے

مُتْرَفِیْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ یَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ؕ لَا تَجْـَٔرُوا الْیَوْمَ ۫ اِنَّكُمْ

ان کے امیروں کو عذاب میں پکڑا و۱۰۱ تو جبھی وہ فریاد کرنے لگے و۱۰۲ آج فریاد نہ کرو ہماری طرف

مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ

سے تمہاری مدد نہ ہوگی بے شک میری آیتیں و۱۰۳ تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل

تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ۙ مُسْتَكْبِرِیْنَ ۖۗ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ

اُلٹے پلٹتے تھے و۱۰۴ خدمتِ حرم پر بڑائی مارتے ہو و۱۰۵ رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے و۱۰۶ حق کو چھوڑے ہوئے و۱۰۷ کیا انھوں نے بات کو سوچا نہیں و۱۰۸

اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ یَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۶۸﴾٘ اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا

یا اُن کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا و۱۰۹ یا اُنھوں نے اپنے

و۹۶ یعنی نیکیوں کو، معنی یہ ہیں کہ وہ نیکیوں میں اور امتوں پر سبقت کرتے ہیں۔ و۹۷ اس میں ہر شخص کا عمل مکتوب (لکھا ہوا) ہے اور وہ لوحِ محفوظ ہے۔ و۹۸ نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائے گی، نہ بدی بڑھائی جائے گی۔ اس کے بعد کفار کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ و۹۹ یعنی قرآن شریف سے و۱۰۰ جو ایمانداروں کے ذکر کئے گئے۔ و۱۰۱ اور وہ روز بروزِ بدر تیغ (قتل) کئے گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عذاب سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی تھی اور اس قحط سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مُردار تک کھا گئے تھے۔ و۱۰۲ اب ان کا جواب یہ ہے کہ و۱۰۳ یعنی آیاتِ قرآنِ مجید و۱۰۴ اور ان آیات کو نہ مانتے تھے اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔ و۱۰۵ اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہلِ حرم ہیں اور بیتُ اللّٰہ کے ہمسایہ ہیں ہم پر کوئی غالب نہ ہوگا ہمیں کسی کا خوف نہیں۔ و۱۰۶ کعبہ معظمہ کے گرد جمع ہو کر اور ان کہانیوں میں اکثر قرآن پاک پر طعن اور اس کو سحر اور شعر کہنا اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے جا باتیں کہنا ہوتا تھا۔ و۱۰۷ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ پر ایمان لانے کو اور قرآن کریم کو۔ و۱۰۸ یعنی قرآن پاک میں غور نہیں کیا اور اس کے اعجاز پر نظر نہیں ڈالی جس سے انہیں معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہے اس کی تصدیق لازم ہے اور جو کچھ اس میں ارشاد فرمایا گیا وہ سب حق اور واجبُ التسلیم ہے اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق و حقانیت پر اس میں دلالاتِ واضحہ موجود ہیں۔ و۱۰۹ یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے عہد میں ہوئی ہی نہ ہو اور وہ یہ کہہ سکیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ خدا کی طرف سے رسول آیا بھی کرتے ہیں کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانتے۔ یہ عذر کرنے کا موقع بھی نہیں ہے کیونکہ پہلی امتوں میں رسول آچکے ہیں اور خدا کی کتابیں نازل ہو چکی ہیں۔

رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ

رسول کو نہ پہچانا ف۱۱۰ تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں ف۱۱۱ یا کہتے ہیں اُسے سودا (دیوانہ پن) ہے ف۱۱۲ بلکہ وہ تو اُن کے پاس

بِالْحَقِّ وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ لَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ

حق لائے ف۱۱۳ اور اُن میں اکثر کو حق بُرا لگتا ہے ف۱۱۴ اور اگر حق ف۱۱۵ اُن کی خواہشوں کی پیروی کرتا ف۱۱۶

لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ

تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے ف۱۱۷ بلکہ ہم تو اُن کے پاس وہ چیز لائے ف۱۱۸ جس میں ان کی ناموری تھی

فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ ؕ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ

تو وہ اپنی عزت سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں کیا تم اُن سے کچھ اجرت مانگتے ہو ف۱۱۹ تو تمہارے رب کا اجر سب

خَیْرٌ ۖۗ وَّ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

سے بھلا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ف۱۲۰ اور بے شک تم انہیں سیدھی راہ کی طرف

مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ

بلاتے ہو ف۱۲۱ اور بے شک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ضرور سیدھی راہ سے ف۱۲۲

لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ لَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِیْ طُغْیَانِهِمْ

کترائے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ف۱۲۳ ان پر پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا (احسان فراموشی) کریں گے اپنی سرکشی

ف۱۱۰ اور حضور کی عمر شریف کے جملہ احوال کو نہ دیکھا اور آپ کے نَسَبِ عالی اور صِدق و امانت اور وُفورِ عقل (کثرتِ دانائی) وحُسنِ اخلاق اور کمالِ حلم اور وفا و کرم و مروت وغیرہ پاکیزہ اخلاق ومحاسن صفات اور بغیر کسی سے سیکھے آپ کے علم میں کامل اور تمام جہان سے اعلم (زیادہ علم والے) اور فائق ہونے کو نہ جانا کیا ایسا ہے ف۱۱۱ حقیقت میں یہ بات تو نہیں بلکہ وہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ کے اوصاف وکمالات کو خوب جانتے ہیں اور آپ کے برگزیدہ صفات شہرۂ آفاق ہیں۔ ف۱۱۲ یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ جیسا دانا اور کامل العقل شخص ان کے دیکھنے میں نہیں آیا۔ ف۱۱۳ یعنی قرآن کریم جو توحیدِ الٰہی واحکامِ دین پر مشتمل ہے۔ ف۱۱۴ کیونکہ اس میں ان کے خواہشاتِ نفسانیہ کی مخالفت ہے اس لیے وہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے صفات وکمالات کو جاننے کے باوجود حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ "اکثر" کی قید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حال ان میں بیشتر لوگوں کا ہے چنانچہ بعض ان میں ایسے بھی تھے جو آپ کو حق پر جانتے تھے اور حق انہیں برا بھی نہیں لگتا تھا لیکن وہ اپنی قوم کی مُوافقت یا ان کے طعن وتشنیع کے خوف سے ایمان نہ لائے جیسے کہ ابوطالب۔ ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف ف۱۱۶ اس طرح کہ اس میں وہ مضامین مذکور ہوتے جن کی کفار خواہش کرتے ہیں جیسے کہ چند خدا ہونا اور خدا کے بیٹا اور بیٹیاں ہونا وغیرہ کفریات۔ ف۱۱۷ اور تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ ف۱۱۸ یعنی قرآن پاک ف۱۱۹ انہیں ہدایت کرنے اور راہِ حق بتانے پر۔ ایسا تو نہیں اور وہ کیا ہیں اور آپ کو کیا دے سکتے ہیں تم اگر اجر چاہو ف۱۲۰ اور اس کا فضل آپ پر عظیم اور جو نعمتیں اس نے آپ کو عطا فرمائیں وہ بہت کثیر اور اعلیٰ، تو آپ کو ان کی کیا پرواہ پھر جب وہ آپ کے اوصاف وکمالات سے واقف بھی ہیں قرآن پاک کا اعجاز بھی ان کی نگاہوں کے سامنے ہے اور آپ ان سے ہدایت وارشاد کا کوئی اجر وعوض بھی طلب نہیں فرماتے تو اب انہیں ایمان لانے میں کیا عذر رہا۔ ف۱۲۱ تو ان پر لازم ہے کہ آپ کی دعوت قبول کریں اور اسلام میں داخل ہوں۔ ف۱۲۲ یعنی دینِ حق سے ف۱۲۳ ہفت سالہ (سات سالہ) قحط سالی کی۔

يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا

میں بھٹکتے ہوئے ۱۲۴ اور بے شک ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا ۱۲۵ تو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ

يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا

گڑگڑاتے ہیں ۱۲۶ یہاں تک کہ جب ہم نے اُن پر کھولا کسی سخت عذاب کا دروازہ ۱۲۷ تو

هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

وہ اب اس میں نااُمید پڑے ہیں اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور

الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

دل ۱۲۸ تم بہت ہی کم حق مانتے ہو ۱۲۹ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ

اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے ۱۳۰ اور وہی جلائے اور مارے اور اسی کے لیے ہیں رات اور دن

وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾

کی تبدیلیاں ۱۳۱ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ۱۳۲ بلکہ انہوں نے وہی کہی جو اگلے ۱۳۳ کہتے تھے

قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ

بولے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں کیا پھر نکالے جائیں گے بے شک

ف۱۲۴ یعنی اپنے کفر و عِناد اور سرکشی کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ تَمَلُّق (خوشامد) و چاپلوسی جاتی رہے گی اور رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اور مومنین کی عداوت اور تکبر جو ان کا پہلا طریقہ تھا وہی اختیار کریں گے۔ **شانِ نزول:** جب قریش سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہوگئی تو ابوسفیان ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے خیال میں "رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" بنا کر نہیں بھیجے گئے؟ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک۔ ابوسفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ (قتل) کر دیا اولاد جو رہی وہ آپ کی بددعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبتِ قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آ گئی لوگ بھوک کی بے تابی سے ہڈیاں چاب گئے، مردار تک کھا گئے، میں آپ کو اللّٰہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی۔ آپ اللّٰہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے۔ حضور نے دعا کی اور انہوں نے اس بلا سے رہائی پائی، اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ف۱۲۵ قحط سالی کے یا قتل کے ف۱۲۶ بلکہ اپنے تَمَرُّد (بغاوت) و سرکشی پر ہیں۔ ف۱۲۷ اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایتِ مذکورہ شانِ نزول کا مُقتضِی ہے یا روزِ بدر کا قتل۔ یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ واقعۂ قحط واقعۂ بدر سے پہلے ہو۔ اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے۔ بعض نے کہا کہ قیامت۔ ف۱۲۸ تاکہ سنو اور دیکھو اور سمجھو اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو۔ ف۱۲۹ کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کانوں آنکھوں اور دلوں سے آیاتِ الٰہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنے اور مُنعمِ حقیقی کا حق پہچان کر شکر گزار بننے کا نفع نہ اٹھایا۔ ف۱۳۰ روزِ قیامت۔ ف۱۳۱ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد آنا اور تاریکی و روشنی اور زیادتی و کمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ سب اس کی قدرت کے نشان ہیں۔ ف۱۳۲ کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر کے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ۔ ف۱۳۳ یعنی ان سے پہلے کافر۔

وُعِدْنَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

بے شک یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا گیا یہ تو نہیں مگر وہی اگلی

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾

داستانیں ف۱۳۴ تم فرماؤ کس کا مال ہے زمین اور جو کچھ اس میں ہے اگر تم جانتے ہو ف۱۳۵

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

اب کہیں گے کہ اللہ کا ف۱۳۶ تم فرماؤ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۱۳۷ تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا

وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ

اور مالک بڑے عرش کا اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کیوں نہیں ڈرتے ف۱۳۸ تم فرماؤ

مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ يُجِيْرُ وَ لَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ

کس کے ہاتھ ہے ہر چیز کا قابو ف۱۳۹ اور وہ پناہ دیتا ہے اوراس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ

علم ہو ف۱۴۰ اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کس جادو کے فریب میں پڑے ہو ف۱۴۱ بلکہ ہم اُن کے پاس

بِالْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ مَعَهٗ

حق لائے ف۱۴۲ اور وہ بیشک جھوٹے ہیں ف۱۴۳ اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا ف۱۴۴ اور نہ اس کے ساتھ

مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

کوئی دوسرا خدا ف۱۴۵ یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا ف۱۴۶ اور ضرور ایک دوسرے پر اپنی تعلّی (بڑائی) چاہتا ف۱۴۷

ف۱۳۴ جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ کفار کے اس مقولہ کا رَدّ فرمانے اور ان پر حجت قائم فرمانے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ف۱۳۵ اس کے خالق و مالک کو تو بتاؤ۔ ف۱۳۶ کیونکہ بجز اس کے کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین اللہ تعالیٰ کی خالقیّت کے مُقِر بھی ہیں، جب وہ یہ جواب دیں۔ ف۱۳۷ کہ جس نے زمین کو اور اس کی کائنات کو ابتداءً پیدا کیا وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۳۸ اس کے غیر کو پوجنے اور شرک کرنے سے اور اس کے مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے کا انکار کرنے سے۔ ف۱۳۹ اور ہر چیز پر حقیقی قدرت واختیار کس کا ہے۔ ف۱۴۰ تو جواب دو۔ ف۱۴۱ یعنی کس شیطانی دھوکے میں ہو کہ توحید وطاعتِ الٰہی کو چھوڑ کر حق کو باطل سمجھ رہے ہو جب تم اقرار کرتے ہو کہ قدرتِ حقیقی اسی کی ہے اور اس کے خلاف کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا تو دوسرے کی عبادت قطعاً باطل ہے۔ ف۱۴۲ کہ اللہ کے نہ اولاد ہو سکتی ہے نہ اس کا شریک یہ دونوں باتیں مُحال ہیں۔ ف۱۴۳ جو اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۴۴ وہ اس سے منزہ ہے کیونکہ نوع اور جنس سے پاک ہے اور اولاد وہی ہو سکتی ہے جو ہم جنس ہو۔ ف۱۴۵ جو اُلوہیّت میں شریک ہو۔ ف۱۴۶ اور اس کو دوسرے کے تحتِ تصرُّف نہ چھوڑتا۔ ف۱۴۷ اور دوسرے پر اپنی برتری اور اپنا غلبہ پسند کرتا کیونکہ مُتقابل حکومتیں اسی کی مُقتضی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے تحتِ تصرُّف ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

پاکی ہے اللہ کو اُن باتوں سے جو یہ بناتے ہیں و۱۴۸ جاننے والا ہر نہاں وعیاں (پوشیدہ وظاہر) کا تو اُسے بلندی ہے اُن کے

یُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ

شرک سے تم عرض کرو کہ اے میرے رب اگر تو مجھے دکھائے و۱۴۹ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے تو اے میرے رب مجھے

فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَ اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِیَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا و۱۵۰ اور بے شک ہم قادر ہیں کہ تمہیں دکھا دیں جو اُنھیں وعدہ دے رہے ہیں و۱۵۱

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ قُلْ

سب سے اچھی بھلائی سے بُرائی کو دفع کرو و۱۵۲ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بناتے ہیں و۱۵۳ اور تم عرض کرو

رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ

کہ اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے و۱۵۴ اور اے میرے رب تیری پناہ کہ

یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾

وہ میرے پاس آئیں یہاں تک کہ جب اُن میں کسی کو موت آئے و۱۵۵ تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے و۱۵۶

لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآىِٕلُهَا ؕ وَ مِنْ

شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں و۱۵۷ ہشت (ہرگز نہیں) یہ تو ایک بات ہے جو وہ اپنے منہ سے کہتا ہے و۱۵۸ اور

وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ

اُن کے آگے ایک آڑ ہے و۱۵۹ اُس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے تو جب صور پھونکا جائے گا و۱۶۰ تو نہ

و۱۴۸ کہ اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ و۱۴۹ وہ عذاب و۱۵۰ اور ان کا قرین اور ساتھی نہ بنانا۔ یہ دعا بہ طریق تواضع واظہار عبدیت ہے باوجودیکہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا قرین وساتھی نہ کرے گا۔ اسی طرح انبیاء معصومین استغفار کیا کرتے ہیں باوجودیکہ انہیں اپنی مغفرت اور اکرام خداوندی کا علم یقینی ہوتا ہے یہ سب بہ طریق تواضع واظہار بندگی ہے۔ و۱۵۱ یہ جواب ہے ان کفار کا جو عذاب موعود کا انکار کرتے اور اس کی ہنسی اڑاتے تھے انہیں بتایا گیا کہ اگر تم غور کرو تو سمجھ لو گے کہ اللہ تعالیٰ اس وعدہ کے پورا کرنے پر قادر ہے پھر وجہ انکار اور سبب استہزاء کیا اور عذاب میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس میں اللہ کی حکمتیں ہیں کہ ان میں سے جو ایمان لانے والے ہیں وہ ایمان لے آئیں اور جن کی نسلیں ایمان لانے والی ہیں ان سے وہ نسلیں پیدا ہوئیں۔ و۱۵۲ اس جملہ جمیلہ کے معنی بہت وسیع ہیں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ توحید جو اعلیٰ بہتری ہے اس سے شرک کی برائی کو دفع فرمائیے اور یہ بھی کہ طاعت وتقویٰ کو رواج دے کر معصیت اور گناہ کی برائی دفع کیجئے اور یہ بھی کہ اپنے مکارمِ اخلاق سے خطا کاروں پر اس طرح عفو ورحمت فرمائیے جس سے دین میں کوئی سستی نہ ہو۔ و۱۵۳ اللہ اور اس کے رسول کی شان میں تو ہم اس کا بدلہ دیں گے۔ و۱۵۴ جن سے وہ لوگوں کو فریب دے کر معاصی اور گناہوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ و۱۵۵ یعنی کافر وقتِ موت تک تو اپنے کفر و سرکشی اور خدا اور رسول کی تکذیب اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے انکار پر مُصر رہتا ہے اور جب موت کا وقت آتا ہے اور اس کو جہنم میں اس کا جو مقام ہے دکھایا جاتا ہے اور جنت کا وہ مقام بھی دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ ایمان لاتا تو یہ مقام اسے دیا جاتا و۱۵۶ دنیا کی طرف و۱۵۷ اور اعمالِ نیک بجا لا کر اپنی تقصیرات کا

اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ

ان میں رشتے رہیں گے ف۱۶۱ اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے ف۱۶۲ تو جن کی تولیں ف۱۶۳ بھاری ہوئیں

فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ

وہی مراد کو پہونچے اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں ف۱۶۴ وہی ہیں جنھوں نے

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ

اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اُن کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ

فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اس میں منہ چڑائے ہوں گے ف۱۶۵ کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں ف۱۶۶ تو تم انھیں جھٹلاتے تھے

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَاۤ

کہیں گے اے رب ہمارے ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب

اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَ لَا

ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں ف۱۶۷ رب فرمائے گا دُھتکارے (ذلیل ہوکر) پڑے رہو اس میں اور

تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

مجھ سے بات نہ کرو ف۱۶۸ بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے

تدارُک کروں۔ اس پر اس کو فرمایا جائے گا ف۱۵۸ حسرت وندامت سے۔ یہ ہونے والی نہیں اور اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ ف۱۵۹ جو انہیں دنیا کی طرف واپس ہونے سے مانع ہے اور وہ موت ہے۔ (خازن) بعض مفسرین نے کہا کہ برزخ وقتِ موت سے وقتِ بعث تک کی مدت کو کہتے ہیں۔ ف۱۶۰ پہلی مرتبہ جس کو نفخۂ اُولیٰ کہتے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے۔ ف۱۶۱ جن پر دنیا میں فخر کیا کرتے تھے اور آپس کے نسبی تعلقات مُنقطع ہو جائیں گے اور قرابت کی محبتیں باقی نہ رہیں گی اور یہ حال ہوگا کہ آدمی اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بی بی اور بیٹوں سے بھاگے گا۔ ف۱۶۲ جیسے کہ دنیا میں پوچھتے تھے کیونکہ ہر ایک اپنے ہی حال میں مبتلا ہوگا۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا اور بعدِ حساب لوگ ایک دوسرے کا حال دریافت کریں گے۔ ف۱۶۳ اعمال صالحہ اور نیکیوں سے ف۱۶۴ نیکیاں نہ ہونے کے باعث اور وہ کفار ہیں۔ ف۱۶۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ آگ ان کو بھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر نصف سر تک پہنچے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک جائے گا دانت کھلے رہ جائیں گے (خدا کی پناہ) اور ان سے فرمایا جائے گا ف۱۶۶ دنیا میں ف۱۶۷ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ مالک کو چالیس برس تک پکارتے رہیں گے اس کے بعد وہ کہے گا کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہو گے۔ پھر وہ پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں دوزخ سے نکال اور یہ پکار ان کی دنیا سے دونی عمر کی مدت تک جاری رہے گی اس کے بعد انہیں یہ جواب دیا جائے گا جو اگلی آیت میں ہے۔ (خازن) اور دنیا کی عمر کتنی ہے؟ اس میں کئی قول ہیں: بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے۔ بعض نے کہا: بارہ ہزار برس۔ بعض نے کہا: تین لاکھ ساٹھ برس۔ واللّٰہُ تعالٰی اَعْلَم۔ (تذکرہ قرطبی) ف۱۶۸ اب ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ اہلِ جہنم کا آخر کلام ہوگا پھر اس کے بعد انہیں کلام کرنا نصیب نہ ہوگا روتے چیختے ڈکراتے (چلاتے) بھونکتے رہیں گے۔

وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ۚۖ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى

اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم نے انھیں ٹھٹھا بنا لیا ف۱۶۹ یہاں تک

اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا

کہ اُنھیں بنانے کے شغل میں ف۱۷۰ میری یاد بھول گئے اور تم اُن سے ہنسا کرتے بے شک آج میں نے اُن کے صبر کا

صَبَرُوْۤا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ

انھیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں فرمایا ف۱۷۱ تم زمین میں کتنا ٹھہرے ف۱۷۲ برسوں کی

سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ

گنتی سے بولے ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ ف۱۷۳ تو گننے والوں سے دریافت فرما ف۱۷۴ فرمایا

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا

تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا ف۱۷۵ اگر تمھیں علم ہوتا تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ

خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ

ہم نے تمھیں بیکار بنایا اور تمھیں ہماری طرف پھرنا نہیں ف۱۷۶ تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ

کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے

لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں ف۱۷۷ تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کو چھٹکارا نہیں

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

اور تم عرض کرو اے میرے رب بخش دے ف۱۷۸ اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا

ع ٦ / ٢٦ / ٢

ف۱۶۹ **شانِ نزول:** یہ آیتیں کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئیں جو حضرت بلال و حضرت عمار و حضرت صہیب و حضرت خبّاب وغیرہ رضی اللہ عنہم فقراءِ اصحاب رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے تمسخر کرتے تھے۔ ف۱۷۰ یعنی ان کے ساتھ تمسخر کرنے میں اتنے مشغول ہوئے کہ ف۱۷۱ اللہ تعالٰی نے کفار سے ف۱۷۲ یعنی دنیا میں اور قبر میں ف۱۷۳ یہ جواب اس وجہ سے دیں گے کہ اس دن کی دہشت اور عذاب کی ہیبت سے انھیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انھیں شک ہو جائے گا اسی لیے کہیں گے۔ ف۱۷۴ یعنی ان ملائکہ سے جن کو تو نے بندوں کی عمریں اور ان کے اعمال لکھنے پر مامور کیا۔ اس پر اللہ تعالٰی نے ف۱۷۵ بہ نسبت آخرت کے۔ ف۱۷۶ اور آخرت میں جزا کے لیے اٹھنا نہیں بلکہ تمھیں عبادت کے لیے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمھیں تمہارے اعمال کی جزا دیں۔ ف۱۷۷ یعنی غیر اللہ کی پرستش محض باطل بے سند ہے۔ ف۱۷۸ ایمان والوں کو۔

آیاتھا ٦٤ ۔ ٢٤ سُوْرَۃُ النُّوْرِ مَدَنِیَّۃٌ ١٠٢ ۔ رکوعاتھا ٩

سورۂ نور مدنیہ ہے ، اس میں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِیْهَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اُتاری اور ہم نے اُس کے احکام فرض کیے ف۲ اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِیَةُ وَ الزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

تم دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے

جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

لگاؤ ف۳ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں ف۴ اگر تم ایمان لاتے ہو

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾

اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو ف۵

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ

بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد

ف۱ سورۂ نور مدنیہ ہے، اس میں نو رکوع چونسٹھ آیتیں ہیں۔ ف۲ اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا۔ ف۳ یہ خطاب حُکّام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی "حد" یہ ہے کہ اس کے سو ١٠٠ کوڑے لگاؤ یہ "حد" حرِ غیر محصن (آزاد کنوارے) کی ہے کیونکہ حرِ محصن (آزاد شادی شدہ) کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلّف ہو اور نکاحِ صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ، ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حُر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے۔ **مسائل:** مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوا تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر چہرے اور شرمگاہ کے، کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ اَلم (درد) گوشت تک نہ پہنچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین (چمڑے کا جبہ) یا روئیں دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اتار دیئے جائیں یہ حکم حرّ اور حرّہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا۔ ثبوتِ زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے؟ کہاں کیا، کس سے کیا، کب کیا، اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہوگا بغیر اس کے ثبوت نہ ہوگا۔ لواطت زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنھم کے چند قول مروی ہیں: آگ میں جلا دینا، غرق کر دینا، بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا، فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۴ یعنی حدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور مُتَصَلِّب (سختی سے کاربند) رہو۔ ف۵ تاکہ عبرت حاصل ہو۔

اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

یا مشرک ف۶ اور یہ کام ف۷ ایمان والوں پر حرام ہے ف۸ اور جو پارسا عورتوں کو

الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً

عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انھیں اسّی کوڑے لگاؤ

وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو ف۹ اور وہی فاسق ہیں مگر جو

تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَ الَّذِيْنَ

اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں ف۱۰ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو

يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ

اپنی عورتوں کو عیب لگائیں ف۱۱ اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی

ف۶ کیونکہ خبیث کا میلان خبیث ہی کی طرف ہوتا ہے نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ **شانِ نزول:** مہاجرین میں بعضے بالکل نادار تھے نہ ان کے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولتمند اور مالدار تھیں یہ دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کرلیا جائے تو ان کی دولت کام میں آئے گی۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے انہوں نے اس کی اجازت چاہی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس سے روک دیا گیا۔ ف۷ یعنی بدکاروں سے نکاح کرنا ف۸ ابتدائے اسلام میں زانیہ سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں آیت "وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ" سے منسوخ ہوگیا۔ ف۹ اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے۔ **مسئلہ ۱:** جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے اسّی کوڑے۔ آیت میں "محصنات" کا لفظ خصوصِ واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لیے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔ **مسئلہ ۲:** اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی۔ پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلّف، آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ **مسئلہ ۳:** زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔ **مسئلہ ۴:** حدّ قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔ **مسئلہ ۵:** مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔ **مسئلہ ۶:** غلام اپنے مولا پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ **مسئلہ ۷:** قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذف ہو جائے گا اور اس پر تہمت کی حد آئے گی۔ **مسئلہ ۸:** اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حد قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسب تجویزِ حاکم شرع کوڑے لگانا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے مُخَنَّث، اے بددیانت، اے لوطی، اے زندیق، اے دَیُّوث، اے شرابی، اے سودخوار، اے بدکار عورت کے بچے، اے حرام زادے، اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی۔ **مسئلہ ۹:** امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے۔ **مسئلہ ۱۰:** اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کو چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔ **مسئلہ ۱۱:** تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کرلیا جائے گا کیونکہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لیے اس میں لفظِ شہادت اور نصابِ شہادت بھی شرط نہیں۔ ف۱۰ اپنے احوال و افعال کو درست کرلیں۔ ف۱۱ زنا کا۔

اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَ الْخَامِسَةُ

گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے ف۱۲ اور پانچویں

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَ يَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ

یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی

اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾ ۙ وَ الْخَامِسَةَ

کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ف۱۳ اور پانچویں

اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ

یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو ف۱۴ اور اگر اللہ کا فضل

عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ

ع ۲/۷

اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے تو تمہارا پردہ کھول دیتا بےشک وہ کہ یہ بڑا

بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے ف۱۵ اسے اپنے لیے بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ف۱۶

ف۱۲ عورت پر زنا کا الزام لگانے میں۔ ف۱۳ اس پر زنا کی تہمت لگانے میں۔ ف۱۴ اس کو "لِعان" کہتے ہیں۔ **مسئلہ:** جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد وعورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مُقِر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حدِ قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں۔ اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حدِ قذف ساقط ہو جائے گی اور عورت پر لعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فُرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہلِ شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حدِ قذف لگائی جائے گی اور اگر مرد اہلِ شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہے اور نہ بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حدِ قذف کا اندیشہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا۔ ف۱۵ بڑے بہتان سے مراد حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ھ ہجری غزوۂ بنی المُصطَلِق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ضرورت کے لیے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اس کی تلاش میں مصروف ہوگئیں ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل (کجاوہ) شریف اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ امُّ المؤمنین اس میں ہیں قافلہ چل دیا آپ آ کر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا۔ قافلہ کے

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ

ان میں ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا وکا اور اُن میں وہ جس نے سب سے بڑا حصّہ لیا وکا

لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ

اس کے لیے بڑا عذاب ہے وڈا کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سُنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے

بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَیْهِ

اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا وٹ اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے وا اس پر چار گواہ

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ

کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللّٰہ کے نزدیک

پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لیے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" پکارا آپ نے کپڑے سے پردہ کرلیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں۔ منافقین سیاہ باطن نے اَوْہامِ فاسدہ پھیلائے اور آپ کی شان میں بدگوئی شروع کی۔ بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آگئے اور ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بے جا سرزد ہوا۔ ام المؤمنین بیمار ہوگئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانہ میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں ایک روز اُمِّ مسطح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحہ کے لیے نیند آتی تھی اس حال میں سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المؤمنین کی طہارت میں یہ آیتیں اتریں اور آپ کا شرف و مرتبہ اللّٰہ تعالٰی نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت و فضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے برسرِ منبر بقسم فرما دیا تھا: مجھے اپنے اہل کی پاکی و خوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کرسکتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں ام المؤمنین بالیقین پاک ہیں اللّٰہ تعالٰی نے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے، کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے! حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے بھی اس طرح آپ کی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگار عالم نے آپ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپ کی نعل شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے۔ اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سی صحابیات نے قسمیں کھائیں، آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المؤمنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے ان کا عزّ و شرف اور زیادہ کردیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللّٰہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لیے سخت ترین مصیبت ہے۔ **وٹلا** کہ اللّٰہ تبارک و تعالٰی تمہیں اس پر جزا دے گا اور حضرت ام المؤمنین کی شان اور ان کی براءت ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ اس براءت میں اس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں۔ **وکا** یعنی بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا کسی نے بہتان اٹھانے والے کی زبانی موافقت کی کوئی ہنس دیا کسی نے خاموشی کے ساتھ سن ہی لیا جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائے گا۔ **وڈا** کہ اپنے دل سے یہ طوفان گھڑا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبد اللّٰہ بن ابی بن سلول منافق ہے۔ **و۱۹** آخرت میں مروی ہے کہ ان بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم حد قائم کی گئی اور اسّی اسّی کوڑے لگائے گئے۔ **وٹ** کیونکہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے۔ بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو معاذ اللّٰہ اس معاملہ میں بدگمانی ہوگئی تھی وہ مُفتَرِی کذّاب ہیں اور شان رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مؤمنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے اللّٰہ تعالٰی مؤمنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا، تو کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم بدگمانی کرتے اور حضور کی نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے خاص کر ایسی حالت میں جبکہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی ۲۲

لَمَسَّكُمْ فِيْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ

تو جس چرچے میں تم پڑے اُس پر تمہیں بڑا عذاب پہونچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے

وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ

اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے ۲۳ اور وہ

عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ

اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے ۲۴ اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سُنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات

بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا

کہیں ۲۵ الٰہی پاکی ہے تجھے ۲۶ یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی

لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ

ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ

علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا

اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

پھیلے ان کے لیے درد ناک عذاب ہے دنیا ۲۷ اور آخرت میں ۲۸ اور اللہ جانتا ہے ۲۹ اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ

نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان

کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں۔ ۲۱ بالکل جھوٹ ہے بے حقیقت ہے۔ ۲۲ اور تم پر فضل و کرم منظور نہ ہوتا، جس میں سے توبہ کے لیے مہلت دینا بھی ہے اور آخرت میں عفو و مغفرت فرمانا بھی۔ ۲۳ اور خیال کرتے تھے کہ اس میں بڑا گناہ نہیں۔ ۲۴ جرمِ عظیم ہے۔ ۲۵ یہ ہمارے لیے روا نہیں کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ ۲۶ اس سے کہ تیرے نبی کی حرم کو فجور کی آلودگی پہنچے۔ مسئلہ: یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے اگرچہ اس کا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابلِ نفرت ہے۔ (کبیر وغیرہ) ۲۷ یعنی اس جہان میں، اور وہ حد قائم کرنا ہے چنانچہ ابن اُبَی اور حسان اور مسطح کے حد لگائی گئی۔ (مدارک) ۲۸ دوزخ۔ اگر بے توبہ مر جائیں۔ ۲۹ دلوں کے راز اور باطن کے احوال۔

رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ

مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے ف۳۰ اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو

يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ

شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بری ہی بات بتائے گا ف۳۱ اور اگر اللہ کا

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ

فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ف۳۲ ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَ لَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ

جسے چاہے ف۳۳ اور اللہ سنتا جانتا ہے اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ف۳۴ اور

السَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ

گنجائش والے ہیں ف۳۵ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو

اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ

بخشنے والا مہربان ہے ف۳۶ بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں پارسا ف۳۷ انجان ایمان والیوں کو ف۳۸

لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ ۙ يَّوْمَ تَشْهَدُ

ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے ف۳۹ جس دن ف۴۰ ان پر

ف۳۰ اور عذابِ الٰہی تمہیں مہلت نہ دیتا۔ ف۳۱ اس کے وسوسوں میں نہ پڑو اور بہتان اٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ۔ ف۳۲ اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ و حسنِ عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفو و مغفرت نہ فرماتا۔ ف۳۳ توبہ قبول فرما کر۔ ف۳۴ اور منزلت والے ہیں دین میں۔ ف۳۵ ثروت و مال میں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ نے قسم کھائی تھی کہ مِسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے اور وہ آپ کی خالہ کے بیٹے تھے، نادار تھے مہاجر تھے بدری تھے۔ آپ ہی ان کا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المؤمنین پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انہوں نے مُوافقت کی تھی اس لیے آپ نے یہ قسم کھائی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۶ جب یہ آیت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: بیشک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مِسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو کبھی موقوف نہ کروں گا۔ چنانچہ آپ نے اس کو جاری فرما دیا۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ حدیث صحیح میں یہی وارد ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی عُلوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُولوا الفضل فرمایا اور ف۳۷ عورتوں کو جو بدکاری اور فجور کو جانتی بھی نہیں اور برا خیال ان کے دل میں بھی نہیں گزرتا اور ف۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مُطہّرات کے اوصاف ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار پارسا عورتیں مراد ہیں، ان کے عیب لگانے

عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ

گواہی دیں گی اُن کی زبانیں ف۴۱ اور اُن کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے اس دن

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾

اللّٰہ انھیں ان کی سچی سزا پوری دے گا ف۴۲ اور جان لیں گے کہ اللّٰہ ہی صریح حق ہے ف۴۳

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ

گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے ف۴۴ اور ستھریاں ستھروں کے لیے اور

الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

ستھرے ستھریوں کے لیے وہ ف۴۵ پاک ہیں اُن باتوں سے جو یہ ف۴۶ کہہ رہے ہیں اُن کے لیے بخشش

وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

اور عزت کی روزی ہے ف۴۷ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

جب تک اجازت نہ لے لو ف۴۸ اور اُن کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو ف۴۹ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم

ع ٢ ٩

والوں پر اللّٰہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔ ف۳۹ یہ عبد اللّٰہ بن اُبَی بن سَلول منافق کے حق میں ہے۔ (خازن) ف۴۰ یعنی روزِ قیامت ف۴۱ زبانوں کا گواہی دینا تو ان کے مونھوں پر مہریں لگائے جانے سے قبل ہوگا اور اس کے بعد مونھوں پر مہریں لگادی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہوجائیں گی اور اعضاء بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کئے تھے ان کی خبر دیں گے جیسے کہ آگے ارشاد ہے۔ ف۴۲ جس کے وہ مستحق ہیں۔ ف۴۳ یعنی موجود ظاہر ہے اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللّٰہ تعالیٰ کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللّٰہ تعالیٰ آخرت میں انہیں ان کے اعمال کی جزا دے کر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرمادے گا۔ **فائدہ:** قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تغلیظ و تشدید اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعتِ منزلت ظاہر ہوتی ہے۔ ف۴۴ یعنی خبیث کے لیے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لیے اور خبیث مرد خبیثہ عورت کے لیے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتے ہیں اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وطیرہ ہوتی ہیں۔ ف۴۵ یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا اور صفوان ہیں۔ ف۴۶ تہمت لگانے والے خبیث ف۴۷ یعنی ستھروں اور ستھریوں کے لیے جنت میں۔ اس آیت سے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کا کمالِ فضل و شرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں ان کی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انہیں مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کو اللّٰہ نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپ کے لیے قابلِ فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریل امین سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حریر (ریشمی کپڑے) پر آپ کی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات آپ کی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرہ شریفہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرام گاہ اور آپ کا روضۂ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات ایسی حالت میں حضور پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت صدیقہ آپ کے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتیں اور یہ کہ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دختر ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ سے مغفرت و رزقِ کریم کا وعدہ فرمایا گیا۔ ف۴۸ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے "سبحان اللّٰہ" یا "الحمد للّٰہ" یا "اللّٰہ اکبر"

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

دھیان کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ ف۵۰ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ

لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

جاؤ ف۵۱ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ف۵۲ یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

کاموں کو جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

کے نہیں ف۵۳ اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۴ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ف۵۵ یہ اُن کے لیے بہت

لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ

ستھرا ہے بے شک اللہ کو اُن کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ

کہے یا کھنکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے۔ غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔ **ف۴۹ مسئلہ:** غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحبِ مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہ کہے: "السلام علیکم" کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو۔ حضرت عبداللہ کی قرأت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ ان کی قرأت یوں ہے: "حَتّٰى تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا وَتَسْتَاْذِنُوْا" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے۔ (مدارک، کشاف، احمدی) **مسئلہ:** اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے۔ **مسئلہ:** حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے۔ (مؤطا امام مالک) **ف۵۰** یعنی مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو۔ **ف۵۱** کیونکہ مِلکِ غیر میں تصرّف کرنے کے لیے اس کی رضا ضروری ہے۔ **ف۵۲** اور اجازت طلب کرنے میں اصرار و اِلحاح (تکرار) نہ کرو۔ **مسئلہ:** کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹ کھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلافِ ادب ہے۔ **ف۵۳** مثل سرائے اور مسافر خانے وغیرہ کے کہ اس میں جانے کے لیے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیت اِستیذان یعنی اوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لیے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔ **ف۵۴** اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں۔ **مسائل:** مرد کا بدن زیرِ ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت (چھپانے کی جگہ) ہے اس کا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرہ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے "اِنْ لَّمْ يَاْمَنْ مِنَ الشَّهْوَةِ، وَاِنْ اَمِنَ مِنْهَا فَالْمَمْنُوْعُ النَّظْرُ اِلٰى مَاسِوَى الْوَجْهِ وَالْكَفِّ وَالْقَدَمِ، وَمَنْ يَّاْمَنْ فَاِنَّ الزَّمَانَ زَمَانُ الْفَسَادِ فَلَا يَحِلُّ النَّظْرُ اِلَى الْحُرَّةِ الْاَجْنَبِيَّةِ مُطْلَقًا مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ" مگر بحالتِ ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضعِ مرض کا بقدرِ ضرورت دیکھنا جائز ہے۔ **مسئلہ:** امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔ (مدارک و احمدی) **ف۵۵** اور زنا و حرام سے بچیں یا یہ معنی ہیں کہ اپنی شرم گاہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدنِ عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں۔

اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ

نیچی رکھیں ف۵۶ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں ف۵۷ مگر جتنا خود ہی ظاہر

مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا

ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر

لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ

اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ ف۵۸ یا شوہروں کے باپ ف۵۹ یا اپنے بیٹے ف۶۰ یا شوہروں

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ

کے بیٹے ف۶۱ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے ف۶۲ یا اپنے دین کی عورتیں

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ

یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں ف۶۳ یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں ف۶۴

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا یَضْرِبْنَ

یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں ف۶۵ اور زمین پر

بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا

پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار ف۶۶ اور اللہ کی طرف توبہ کرو

ف۵۶ اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ازواجِ مُطہّرات میں سے بعض اُمّہات المومنین سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابنِ اُمِّ مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا: تم تو نابینا نہیں ہو۔ (ترمذی وابوداود) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی نامحرم کا دیکھنا اور اس کے سامنے ہونا جائز نہیں۔ ف۵۷ اَظہر (زیادہ ظاہر بات) یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لیے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدرِ ضرورت جائز ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۵۸ اور انہیں کے حکم میں دادا پردادا وغیرہ تمام اُصول۔ ف۵۹ کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں۔ ف۶۰ اور انہیں کے حکم میں ہے ان کی اولاد۔ ف۶۱ کہ وہ بھی محرم ہوگئے۔ ف۶۲ اور انہیں کے حکم میں ہیں چچا ماموں وغیرہ تمام محارِم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابوعبیدہ بن جراح کو لکھا تھا کہ کفارِ اہلِ کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں۔ **مسئلہ:** عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے۔ (مدارک وغیرہ) ف۶۳ ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں اور غلام ان کے حکم میں نہیں اس کو اپنی مالکہ کے مواضع زینت کو دیکھنا جائز نہیں۔ ف۶۴ مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح۔ **مسئلہ:** ائمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنّین حرمت نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں۔ **مسئلہ:** اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے۔ ف۶۵ وہ ابھی نادان نابالغ ہیں۔ ف۶۶ یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے۔ **مسئلہ:** اسی لیے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالٰی اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قبولِ دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی مُوجبِ غضبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے

اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ

اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ اور نکاح کردو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں ف۶۷ اور

الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىِٕكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ

اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ اُنہیں غنی کر دے گا

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾ وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

اپنے فضل کے سبب ف۶۸ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اور چاہیے کہ بچے رہیں ف۶۹ وہ جو نکاح کا مقدور

نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا

نہیں رکھتے ف۷۰ یہاں تک کہ اللہ انہیں مقدور والا کر دے اپنے فضل سے ف۷۱ اور تمہارے ہاتھ کی مِلک باندی غلاموں میں سے

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ

جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انھیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو ف۷۲ اگر ان میں کچھ بھلائی جانو ف۷۳ اور اس پر ان کی مدد کرو

مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ

اللہ کے مال سے جو تم کو دیا ف۷۴ اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ

تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ

بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو ف۷۵ اور جو اُنھیں مجبور کرے گا تو بے شک اللہ

(اللہ کی پناہ)۔(تفسیر احمدی وغیرہ) ف۶۷ خواہ مرد یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے۔ ف۶۸ اس غناء سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع (قناعت کرنے والے) کو تردّد سے بے نیاز کر دیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج و زوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ برکت نکاح جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔ ف۶۹ حرام کاری سے ف۷۰ جنھیں مہر و نفقہ میسر نہیں۔ ف۷۱ اور مہر و نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔ حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جو نکاح کی قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی و پاک بازی کا مُعِین (مددگار) ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کے توڑنے والے ہیں۔ ف۷۲ کہ وہ اس قدر مال ادا کر کے آزاد ہو جائیں اور اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں اس کا امر اِستحباب کے لیے ہے اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے۔ **شانِ نزول:** حُوَیطِب بن عبد العُزّٰی کے غلام صُبَیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اس کو سو دینار پر مکاتَب کر دیا اور ان میں سے بیس اس کو بخش دیئے باقی اس نے ادا کر دیئے۔ ف۷۳ بھلائی سے مراد امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھنا ہے کہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کر کے آزاد ہو سکے اور مولیٰ کو مال دے کر آزادی حاصل کرنے کے لیے بھیک نہ مانگتا پھرے۔ اسی لیے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب کرنے سے انکار فرما دیا جو سوائے بھیک کے کوئی ذریعہ کسب کا نہ رکھتا تھا۔ ف۷۴ مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ وہ مکاتب غلاموں کو زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کریں جس سے وہ بدلِ کتابت دے کر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہو سکیں۔ ف۷۵ یعنی طمع مال میں اندھے ہو کر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کریں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عبد اللہ بن اُبَی بن سَلُول منافق کے حق میں نازل ہوئی جو مال حاصل کرنے کے لیے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا ان کنیزوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۳ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ

بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے ف۷۶ اور بے شک ہم نے اُتاریں تمہاری طرف روشن آیتیں ف۷۷

وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۳۴ ع اَللّٰهُ

اور کچھ ان لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ڈر والوں کے لیے نصیحت اللہ

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ

نور ہے ف۷۸ آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی ف۷۹ مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ

وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ

برکت والے پیڑ زیتون سے ف۸۰ جو نہ پورب (مشرق) کا نہ پچھم (مغرب) کا ف۸۱ قریب ہے کہ اس کا تیل ف۸۲ بھڑک اُٹھے

وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

اگرچہ اُسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے ف۸۳ اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے

ف۷۶ اور وبالِ گناہ مجبور کرنے والے پر۔ ف۷۷ جنہوں نے حلال وحرام حُدود واَحکام سب کو واضح کر دیا۔ ف۷۸ ''نور'' اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اللہ آسمان وزمین کا ہادی ہے تو اہلِ سمٰوات وارض اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان وزمین کا منور فرمانے والا ہے اس نے آسمانوں کو ملائکہ سے اور زمین کو انبیاء سے منور کیا۔ ف۷۹ اللہ کے نور سے یا تو قلبِ مؤمن کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے اس نور کی مثال جو اس نے مؤمن کو عطا فرمایا۔بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سید کائنات افضل موجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ف۸۰ یہ درخت نہایت کثیر البرکت ہے کیونکہ اس کا روغن جس کو ''زیت'' کہتے ہیں نہایت صاف و پاکیزہ روشنی دیتا ہے سر میں بھی لگایا جاتا ہے سالن اور نانخورش (گوشت، مچھلی وغیرہ) کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے۔ دنیا کے اور کسی تیل میں یہ وصف نہیں اور درخت زیتون کے پتے نہیں گرتے۔ (خازن) ف۸۱ بلکہ وسط کا ہے کہ نہ اسے گرمی سے ضرر پہنچے نہ سردی سے اور وہ نہایت اجود واعلیٰ ہے اور اس کے پھل غایت اِعتدال میں۔ ف۸۲ اپنی صَفا ولطافت کے باعث خود ف۸۳ اس تمثیل کے معنی میں اہلِ علم کے کئی قول ہیں ایک یہ کہ نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت غایت ظہور میں ہے کہ عالمِ محسوسات میں اس کی تشبیہ ایسے روشندان سے ہوسکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور مُصفّٰی زیتون سے روشن ہو کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تمثیل نورِ سیّد انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعب اَحبار سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان (طاق) تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلب مبارک اور چراغ نبوت کہ شجرِ نبوت سے روشن ہے اور اس نورِ محمدی کی روشنی و اِضائت اس مرتبۂ کمالِ ظہور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خَلق پر ظاہر ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشندان تو سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور فانوس قلب اَطہر اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا کہ شَرقی ہے نہ غَربی نہ یہودی نہ نصرانی، ایک شجرۂ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں

وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾ فِیْ بُیُوْتٍ

اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ان گھروں میں

اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ

جنھیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے وف۸۴ اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح

وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

اور شام وف۸۵ وہ مرد جنھیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد وف۸۶

وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ

اور نماز برپا رکھنے وف۸۷ اور زکوٰۃ دینے سے وف۸۸ ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے

الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ یَزِیْدَهُمْ

دل اور آنکھیں وف۸۹ تاکہ اللہ انھیں بدلہ دے اُن کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انھیں

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِیْنَ

انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی اور جو

كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤی اِذَا

کافر ہوئے اُن کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک جب

نورقلبِ ابراہیم پرنورِ محمدی نور پر نور ہے اور محمد بن کعب قُرظی نے کہا کہ روشندان و فانوس تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور شجرۂ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی و غربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصارٰی مشرق کی طرف۔ قریب ہے کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے محاسن و کمالات نزولِ وحی سے قبل ہی خَلق پر ظاہر ہو جائیں نور پر نور یہ کہ نبی ہیں نسلِ نبی سے نورِ محمدی ہے نورِ ابراہیمی پر۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت اقوال ہیں۔ (خازن) وف۸۴ اور ان کی تعظیم و تطہیر لازم کی۔ مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: مسجدیں بیتُ اللہ ہیں زمین میں۔ وف۸۵ تسبیح سے مراد نمازیں ہیں صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء مراد ہیں۔ وف۸۶ اور اس کے ذکرِ قلبی و لسانی اور اوقاتِ نماز پر مسجدوں کی حاضری سے۔ وف۸۷ اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کے لیے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہوگئے۔ تو فرمایا کہ آیت "رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ" ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔ وف۸۸ اس کے وقت پر۔ وف۸۹ دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدتِ خوف و اضطراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے نہ باہر نکلیں نہ نیچے اتریں اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی یا یہ معنی ہیں کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں گے یہ تو اس دن کا بیان ہے آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ وہ فرمانبردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مُستعِد رہتے ہیں اور عبادت کی ادا میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسنِ عمل کے اس روز سے خائف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا۔

جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْــٴًـا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗؕ وَ اللّٰهُ

اُس کے پاس آیا تو اُسے کچھ نہ پایا ف۹۰ اور اللّٰہ کو اپنے قریب پایا تو اُس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللّٰہ

سَرِیْعُ الْحِسَابِۙ(۳۹) اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

جلد حساب کر لیتا ہے یا ف۹۱ جیسے اندھیریاں کسی کُنڈے کے دریا میں ف۹۲ اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور

مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ

موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک ف۹۳ جب اپنا ہاتھ نکالے

یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَاؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۠(۴۰)

تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو ف۹۴ اور جسے اللّٰہ نور نہ دے اُس کے لیے کہیں نور نہیں ف۹۵

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍؕ

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللّٰہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے ف۹۶ پر پھیلائے

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِیْحَهٗؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ(۴۱) وَ لِلّٰهِ

سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللّٰہ اُن کے کاموں کو جانتا ہے اور اللّٰہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ(۴۲) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللّٰہ ہی کی طرف پھر جانا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللّٰہ

یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ

نرم نرم چلاتا ہے بادل کو ف۹۷ پھر اُنھیں آپس میں ملاتا ہے ف۹۸ پھر اُنھیں تہ پر تہ کر دیتا ہے تو تو دیکھے کہ اس کے

ف۹۰ یعنی پانی سمجھ کر اس کی تلاش میں چلا جب وہاں پہنچا تو پانی کا نام و نشان نہ تھا ایسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللّٰہ تعالٰی سے اس کا ثواب پائے گا جب عَرصاتِ قیامت (قیامت کے میدان) میں پہنچے گا تو ثواب نہ پائے گا بلکہ عذاب عظیم میں گرفتار ہوگا اور اس وقت اس کی حسرت اور اس کا اندوہ و غم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہوگا۔ ف۹۱ اعمالِ کفار کی مثال ایسی ہے ف۹۲ سمندروں کی گہرائی میں ف۹۳ ایک اندھیرا دریا کی گہرائی کا اس پر ایک اور اندھیرا موجوں کے تَراکُم (اکٹھا ہونے کا) کا اس پر اور اندھیرا بادلوں کی گھری ہوئی گھٹا کا ان اندھیریوں کی شدت کا یہ عالم کہ جو اس میں ہو وہ ف۹۴ باوجود یکہ اپنا ہاتھ نہایت ہی قریب اور اپنے جسم کا جزو ہے جب وہ بھی نظر نہ آئے تو اور دوسری چیز کیا نظر آئے گی ایسا ہی حال ہے کافر کا کہ وہ اعتقادِ باطل اور قول ناحق اور عملِ قبیح کی تاریکیوں میں گرفتار ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ دریا کے گُنڈے اور اس کی گہرائی سے کافر کے دل کو اور موجوں سے جَہل و شک و حیرت کو جو کافر کے دل پر چھائے ہوئے ہیں اور بادلوں سے مُہر کو جو ان کے دلوں پر ہے تشبیہ دی گئی۔ ف۹۵ راہ یاب وہی ہوتا ہے جس کو وہ راہ دے۔ ف۹۶ جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں۔ ف۹۷ جس سرزمین اور جن بلاد کی طرف چاہے۔ ف۹۸ اور ان کے متفرق ٹکڑوں کو یکجا کر دیتا ہے۔

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ

بیچ میں سے مینھ نکلتا ہے اور اُتارتا ہے آسمان سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے ف۹۹

فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ

پھر ڈالتا ہے اُنھیں جس پر چاہے ف۱۰۰ اور پھیر دیتا ہے اُنھیں جس سے چاہے ف۱۰۱ قریب ہے کہ اس کی بجلی

يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ؕ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کی چمک آنکھ لے جائے ف۱۰۲ اللہ بدلی کرتا ہے رات اور دن کی ف۱۰۳ بے شک اس میں

لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ

سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو اور اللہ نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ف۱۰۴ تو اُن میں

مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ف۱۰۵ اور اُن میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۶ اور اُن میں کوئی

يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

چار پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۷ اللہ بناتا ہے جو چاہے بے شک اللہ سب کچھ

قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

کر سکتا ہے بے شک ہم نے اُتاریں صاف بیان کرنے والی آیتیں ف۱۰۸ اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ

سیدھی راہ دکھائے ف۱۰۹ اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر

ف۹۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جس طرح زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان میں برف کے پہاڑ اللہ تعالٰی نے پیدا کئے ہیں اور یہ اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ان پہاڑوں سے اولے برساتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ آسمان سے اولوں کے پہاڑ کے پہاڑ برساتا ہے یعنی بکثرت اولے برساتا ہے۔ (مدارک وغیرہ) ف۱۰۰ اور جس کے جان و مال کو چاہتا ہے ان سے ہلاک و تباہ کرتا ہے۔ ف۱۰۱ اس کے جان و مال کو محفوظ رکھتا ہے۔ ف۱۰۲ اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں کو بیکار کر دے۔ ف۱۰۳ کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات۔ ف۱۰۴ یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود متّحدُ الاصل ہونے کے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں یہ خالقِ عالَم کے علم و حکمت اور اس کے کمالِ قدرت کی دلیل روشن ہے۔ ف۱۰۵ جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے۔ ف۱۰۶ جیسے کہ آدمی اور پرند۔ ف۱۰۷ مثل بہائم اور درندوں کے۔ ف۱۰۸ یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت و احکام اور حلال و حرام کا واضح بیان ہے۔ ف۱۰۹ اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضائے الٰہی و نعمتِ آخرت میسر ہو دینِ اسلام ہے آیات کا ذکر فرمانے کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان تین فرقوں میں منقسم ہوگئے ایک وہ جنھوں نے ظاہر میں تصدیقِ حق کی اور باطن میں تکذیب کرتے رہے۔ وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی مُعتقِد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تکذیب کی اور باطن میں بھی وہ کفار ہیں ان کا ذکر بالترتیب فرمایا جاتا ہے۔

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا

کچھ اُن میں کے اس کے بعد پھر جاتے ہیں ف۱۱۰ اور وہ مسلمان نہیں ف۱۱۱ اور جب

دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾

بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ؕ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اور اگر ان کی ڈگری ہو (ان کے حق میں فیصلہ ہو) تو اس کی طرف آئیں مانتے ہوئے ف۱۱۲ کیا اُن کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۱۳

اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ

یا شک رکھتے ہیں ف۱۱۴ یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول اُن پر ظلم کریں گے ف۱۱۵ بلکہ

اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

وہ خود ہی ظالم ہیں مسلمانوں کی بات تو یہی ہے ف۱۱۶ جب اللہ اور رسول کی طرف

وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

بلائے جائیں کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سُنا اور حکم مانا اور یہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ

مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی

هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ

لوگ کامیاب ہیں اور انھوں نے ف۱۱۷ اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم اُنھیں حکم دو گے

ف۱۱۰ اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے۔ ف۱۱۱ منافق ہیں کیونکہ ان کے دل ان کی زبانوں کے مُوافق نہیں۔ ف۱۱۲ کفار و منافقین بار ہا تجربہ کرچکے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فیصلہ سراسر حق و عدل ہوتا ہے اس لیے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اس کا فیصلہ فرمائیں اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پاسکتا اس لیے وہ حضور کے فیصلہ سے ڈرتا اور گھبراتا تھا۔ **شانِ نزول:** بشر نامی ایک منافق تھا ایک زمین کے معاملہ میں اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا، یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں وہ سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لیے اس نے خواہش کی کہ یہ مقدمہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے فیصل (حل) کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عدل و انصاف میں کسی کی رورعایت نہیں فرماتے اس لیے وہ حضور کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۱۳ کفر یا نفاق کی۔ ف۱۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت میں۔ ف۱۱۵ ایسا تو ہے نہیں کیونکہ یہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فیصلہ حق سے متجاوز ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بددیانت آپ کی عدالت سے پرایا حق مارنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا اسی وجہ سے وہ آپ کے فیصلہ سے اعراض کرتے ہیں۔ ف۱۱۶ اور ان کو یہ طریق ادب لازم ہے کہ ف۱۱۷ یعنی منافقین نے۔ (مدارک)

لَیَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا

تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے تم فرمادو قسمیں نہ کھاؤ ف۱۱۸ مُوافِق شرع حکم برداری چاہیے اللہ جانتا ہے جو

تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

تم کرتے ہو ف۱۱۹ تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ف۱۲۰ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۲۱ تو رسول کے ذمہ وہی ہے

عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا

جو اُس پر لازم کیا گیا ف۱۲۲ اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ف۱۲۳ اور اگر رسول کی فرمانبرداری کروگے راہ پاؤ گے اور

عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۲۴ اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ

اچھے کام کیے ف۱۲۵ کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا ف۱۲۶ جیسی اُن سے پہلوں

قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

کو دی ف۱۲۷ اور ضرور اُن کے لیے جمادے گا اُن کا وہ دین جو اُن کے لیے پسند فرمایا ہے ف۱۲۸ اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو

خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْــٴًـا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

امن سے بدل دے گا ف۱۲۹ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا

تو وہی لوگ بے حکم ہیں اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی

ف۱۱۸ کہ جھوٹی قسم گناہ ہے۔ ف۱۱۹ زبانی اطاعت اور عملی مخالفت اس سے کچھ چھپا نہیں۔ ف۱۲۰ سچے دل اور سچی نیت سے۔ ف۱۲۱ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمانبرداری سے، تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں۔ ف۱۲۲ یعنی دین کی تبلیغ اور احکامِ الٰہی کا پہنچادینا اس کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھی طرح ادا کردیا اور وہ اپنے فرض سے عُہدہ برآ ہوچکے۔ ف۱۲۳ یعنی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت وفرمانبرداری۔ ف۱۲۴ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر پہنچادیا۔ ف۱۲۵ **شانِ نزول:** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وحی نازل ہونے سے دس سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکمِ الٰہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے منازل (گھروں) کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روز مرہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں، اصحابِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا: کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بارے ہم سبکدوش ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۲۶ اور بجائے کفار کے تمہاری فرمانروائی ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزرے ہیں ان سب پر دینِ اسلام داخل ہوگا۔ ف۱۲۷ حضرت داؤد وسلیمان وغیرہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور جیسی کہ جبابرۂ مصر وشام کو ہلاک کرکے بنی اسرائیل کو خلافت دی اور ان ممالک پر ان کو مسلط کیا۔ ف۱۲۸ یعنی دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمائے گا۔ ف۱۲۹ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمینِ عرب سے

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ

فرمانبرداری کرو اس اُمید پر کہ تم پر رحم ہو ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں ہمارے قابو سے نکل جائیں

فِی الْاَرْضِ ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۵۷﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

ع ۷ / ۱۲

زمین میں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ضرور کیا ہی بُرا انجام اے ایمان

اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ

والو چاہیے کہ تم سے اِذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام ف۱۳۰ اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے ف۱۳۱

مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ

تین وقت ف۱۳۲ نماز صبح سے پہلے ف۱۳۳ اور جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو

مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَیْسَ

دوپہر کو ف۱۳۴ اور نماز عشاء کے بعد ف۱۳۵ یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ف۱۳۶ ان

عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى

تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ اُن پر ف۱۳۷ آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے

کفار مٹا دیئے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے فتح فرمائے اکاسرہ کے ممالک و خزائن ان کے قبضہ میں آئے دنیا پر ان کا رعب چھا گیا۔ **فائدہ:** اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے بعد ہونے والے خُلَفاءِ راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں فُتوحاتِ عظیمہ ہوئیں اور کسریٰ وغیرہ مُلوک کے خزائن (بادشاہوں کے خزانے) مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن و تمکین اور دین کو غلبہ حاصل ہوا۔ ترمذی و ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر ملک ہوگا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو برس تین ماہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چھ ماہ ہوئی۔ (خازن)

ف۱۳۰ اور باندیاں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مُدلج بن عَمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلانے کے لیے بھیجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۱۳۱** بلکہ ابھی قریب بُلوغ ہیں۔ سِنِّ بُلوغ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لڑکے کے لیے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لیے سترہ سال اور عامہ علماء کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کے لیے پندرہ سال ہے۔ (تفسیرِ احمدی) **ف۱۳۲** یعنی ان تینوں وقتوں میں اجازت حاصل کریں جن کا بیان اسی آیت میں فرمایا جاتا ہے۔ **ف۱۳۳** کہ وہ وقت ہے خواب گاہوں سے اٹھنے اور شب خوابی کا لباس اتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا۔ **ف۱۳۴** قیلولہ کرنے کے لیے اور تہ بند باندھ لیتے ہو۔ **ف۱۳۵** کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس اتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا۔ **ف۱۳۶** کہ ان اوقات میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہٰذا ان اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں۔ (خازن وغیرہ) **ف۱۳۷ مسئلہ:** یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ

بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا

کے پاس و۱۳۸ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب

بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ

تم میں لڑکے و۱۳۹ جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اِذن مانگیں ف۱۴۰ جیسے ان کے اگلوں و۱۴۱ نے اِذن

قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَ

مانگا اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور

الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ

بوڑھی خانہ نشین عورتیں و۱۴۲ جنھیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں

اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

کہ اپنے بالائی کپڑے اُتار رکھیں جب کہ سنگار نہ چمکائیں ف۱۴۳ اور اس سے بچنا ف۱۴۴ ان کے لیے اور

لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى

بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی و۱۴۵ اور نہ

الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا

لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی

مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ

اولاد کے گھر و۱۴۶ یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں

و۱۳۸ کام و خدمت کے لیے تو ان پر ہر وقت اِستیذان (اجازت لینے) کا لازم ہونا سبب حرج ہوگا اور شرع میں حرج مدفوع (دور کیا گیا) ہے۔ (مدارک) و۱۳۹ یعنی آزاد۔ ف۱۴۰ تمام اوقات میں و۱۴۱ ان سے بڑے مردوں۔ و۱۴۲ جن کا سن زیادہ ہو چکا اور اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی (بڑھاپے) کے باعث ف۱۴۳ اور بال سینہ پنڈلی وغیرہ نہ کھولیں۔ ف۱۴۴ بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا۔ و۱۴۵ **شانِ نزول:** سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جوان اَعذار کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے بایں خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انہیں اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب اندھے نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کے لیے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کے لیے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ و۱۴۶ کہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ اسی طرح شوہر کے لیے بیوی کا اور بیوی کے لیے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے۔

اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں

اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ

کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں و۱۴۷ یا اپنے دوست کے یہاں و۱۴۸

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا

تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ و۱۴۹ پھر جب کسی گھر میں جاؤ

فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ

تو اپنوں کو سلام کرو و۱۵۰ ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾ ع اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ

بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى

اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں و۱۵۱ تو نہ جائیں جب تک

يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اُن سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول

وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ

پر ایمان لاتے ہیں و۱۵۲ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لیے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت

و۱۴۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کارپرداز ہے۔ و۱۴۸ معنی یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سَلَف (پہلے کے لوگوں) کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت (غیر موجودگی) میں پہنچتا تو اس کی باندی سے اس کا کیسہ (رقم رکھنے کا تھیلا) طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا۔ مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں لہٰذا بے اجازت کھانا نہ چاہئے۔ (مدارک وجلالین) و۱۴۹ **شانِ نزول:** قبیلۂ بنی لیث بن عَمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لیے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ و۱۵۰ **مسئلہ:** جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خَلَل نہ ہو۔ (خازن) **مسئلہ:** اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے: "اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ بَرَكَاتُهٗ"۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں۔ نَخَعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے: "اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (شفاء شریف) ملا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ اسلام کے گھروں میں روحِ اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔ و۱۵۱ جیسے کہ جہاد اور تدبیرِ جنگ اور جمعہ و عیدین اور مشورہ

مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا

دے دو اور اُن کے لیے اللہ سے معافی مانگو ف۱۵۳ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے رسول کے

دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ف۱۵۴ بے شک اللہ جانتا ہے جو

یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ

تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر ف۱۵۵ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ

تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

اُنھیں کوئی فتنہ پہنچے ف۱۵۶ یا اُن پر درد ناک عذاب پڑے ف۱۵۷ سن لو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ

اور زمین میں ہے بے شک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو ف۱۵۸ اور اس دن کو جس میں اس کی طرف پھیرے جائیں گے ف۱۵۹

فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

تو وہ اُنھیں بتا دے گا جو کچھ اُنھوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۱۶۰

ع ۹ ۱۵

آیاتها ۷۷ — ۲۵ سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ ۴۲ — رکوعاتها ۶

سورۂ فرقان مکیہ ہے، اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اور ہر اجتماع جو اللہ کے لیے ہو۔ ف۱۵۲ ان کا اجازت چاہنا نشانِ فرمانبرداری اور دلیلِ صحتِ ایمان ہے۔ ف۱۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں۔ مسئلہ: اماموں اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہئے۔ (مدارک) ف۱۵۴ کیونکہ جس کو رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پکاریں اس پر اِجابت و تعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو اور ایک معنٰی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ، آپ کے معظّم القاب سے، نرم آواز کے ساتھ، متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں "یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ" کہہ کر۔ ف۱۵۵ شانِ نزول: منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۵۶ دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا سخت ہو کر معرفتِ الٰہی سے محروم رہنا۔ ف۱۵۷ آخرت میں۔ ف۱۵۸ ایمان پر یا نفاق پر۔ ف۱۵۹ جزا کے لیے اور وہ دن روزِ قیامت ہے۔ ف۱۶۰ اس سے کچھ چھپا نہیں۔ ف۱ سورۂ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستتر آیتیں اور آٹھ سو بانوے کلمے اور تین ہزار سات سو تین حرف ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ (۱)

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر ف۲ جو سارے جہان کو ڈر سُنانے والا ہو ف۳

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ

وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اُس نے نہ اختیار فرمایا بچہ ف۴ اور اس کی

لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا (۲)

سلطنت میں کوئی ساجھی (شریک) نہیں ف۵ اُس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ وَ لَا

اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے ف۶ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں اور

یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَیٰوةً

خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا

وَّ لَا نُشُوْرًا (۳) وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ﰳافْتَرٰىهُ

نہ اُٹھنے کا اور کافر بولے ف۷ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انھوں نے بنا لیا ہے ف۸

وَ اَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّ زُوْرًا (۴) وَ قَالُوْۤا

معانقۃ ۱

اور اس پر اور لوگوں نے ف۹ انھیں مدد دی ہے بے شک وہ ف۱۰ ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے ف۱۱

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰی عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا (۵) قُلْ

اگلوں کی کہانیاں ہیں جو اُنھوں نے ف۱۲ لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں تم فرماؤ

ف۲ یعنی سیدِ انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔ ف۳ اس میں حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عمومِ رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے اُمّتی ہیں کیونکہ "عالم" ماسوی اللّٰہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ محلی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شُعب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا بے دلیل ہے اور دعویٰ اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سُبکی و بازِری و ابن حزم و سیوطی نے اس کا تعاقُب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللّٰہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خَلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے: "اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً" یعنی میں تمام خَلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا: یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات۔ اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مَواہب لدنیہ میں ہے۔ ف۴ اس میں یہود و نصاریٰ کا رَدّ ہے جو حضرت عزیر و مسیح علیہما الصلوۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ معاذ اللّٰہ ف۵ اس میں بت پرستوں کا رَدّ ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۶ یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں ف۷ یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ ف۸ یعنی سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ ف۹ اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عداس و یسار وغیرہ اہلِ کتاب۔ ف۱۰ نضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ بیہودہ بات کہنے والے تھے۔ ف۱۱ وہی مشرکین قرآن کریم

اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا

اُسے تو اُس نے اُتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات جانتا ہے ف۱۳ بے شک وہ بخشنے والا

رَّحِیْمًا ﴿۶﴾ وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ یَمْشِیْ فِی

مہربان ہے ف۱۴ اور بولے ف۱۵ اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں

الْاَسْوَاقِؕ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًاۙ ﴿۷﴾ اَوْ یُلْقٰۤی

چلتا ہے ف۱۶ کیوں نہ اُتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ اُن کے ساتھ ڈر سناتا ف۱۷ یا غیب سے

اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَاؕ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ

انھیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے ف۱۸ اور ظالم بولے ف۱۹ تم

تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ

تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ف۲۰ اے محبوب دیکھو کیسی کہاوتیں تمہارے لیے بنا رہے ہیں

فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا۠ ﴿۹﴾ع تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ

تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لیے

خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ وَ یَجْعَلْ لَّكَ

بہت بہتر اس سے کر دے ف۲۱ جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں اور کردے تمہارے لیے اونچے اونچے

قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ قف وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے اُس کے لیے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی

سَعِیْرًا ﴿۱۱﴾ج اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّ زَفِیْرًا ﴿۱۲﴾

آگ جب وہ انھیں دُور جگہ سے دیکھے گی ف۲۲ تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا

کی نسبت کہ یہ رُستم و اسفند یار وغیرہ کے قصوں کی طرح ف۱۲ یعنی سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ ف۱۳ یعنی قرآن کریم علوم غیبی پر مشتمل ہے۔ یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علام الغیوب کی طرف سے ہے۔ ف۱۴ اسی لیے کفار کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ ف۱۵ کفارِ قریش ف۱۶ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ نبی ہوتے تو نہ کھاتے نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا تو۔ ف۱۷ اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی شہادت دیتا۔ ف۱۸ مالداروں کی طرح۔ ف۱۹ مسلمانوں سے ف۲۰ اور معاذ اللّٰہ اس کی عقل بجا نہ رہی۔ ایسی طرح طرح کی بیہودہ باتیں انہوں نے بکیں۔ ف۲۱ یعنی جلد آپ کو اس خزانے اور باغ سے بہتر عطا فرماوے جو یہ کافر کہتے ہیں۔ ف۲۲ ایک برس کی راہ سے یا سو برس کی راہ سے، دونوں قول ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللّٰہ تعالٰی چاہے تو اس کو حیات و عقل اور رویت عطا فرمائے اور بعض مفسرین نے کہا کہ مراد ملائکۂ جہنم کا دیکھنا ہے۔

وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًاؕ(۱۳)

اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے ف۲۳ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ف۲۴

لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا(۱۴) قُلْ اَذٰلِكَ

تو وہاں موت مانگیں گے ف۲۵ فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو ف۲۶ تم فرماؤ کیا یہ ف۲۷

خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً

بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے وہ ان کا صلہ

وَّ مَصِیْرًا(۱۵) لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ خٰلِدِیْنَؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا

اور انجام ہے ان کے لیے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے

مَّسْـٴُـوْلًا(۱۶) وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ

مانگا ہوا ف۲۸ اور جس دن اکٹھا کرے گا اُنھیں ف۲۹ اور جن کو اللّٰہ کے سوا پوجتے ہیں ف۳۰ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا

ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَؕ(۱۷) قَالُوْا

کیا تم نے گمراہ کر دیئے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے ف۳۱ وہ عرض کریں گے

سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَ

پاکی ہے تجھ کو ف۳۲ ہمیں سزاوار (حق) نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں ف۳۳

لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا(۱۸)

لیکن تو نے اُنھیں اور اُن کے باپ داداؤں کو برتنے دیا ف۳۴ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے ف۳۵

ف۲۳ جو نہایت کرب و بے چینی پیدا کرنے والی ہو۔ ف۲۴ اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دیئے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر ہر کافر اپنے اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔ ف۲۵ اور "واثُبوراہ واثُبوراہ" کا شور مچائیں گے بایں معنی کہ ہائے اے موت آجا۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذُرِّیّت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت پکارتے ہوں گے ان سے ف۲۶ کیونکہ تم طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ ف۲۷ عذاب اور اَہوالِ جہنم جس کا ذکر کیا گیا۔ ف۲۸ یعنی مانگنے کے لائق یا وہ جو مؤمنین نے دنیا میں یہ عرض کر کے مانگا: "رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً" یا یہ عرض کر کے "رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ"۔ ف۲۹ یعنی مشرکین کو ف۳۰ یعنی ان کے باطل معبودوں کو خواہ ذَوِی الْعُقُول ہوں یا غیر ذَوِی الْعُقُول۔ کلبی نے کہا کہ ان معبودوں سے بت مراد ہیں انہیں اللّٰہ تعالیٰ گویائی دے گا۔ ف۳۱ اللّٰہ تعالیٰ حقیقتِ حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لیے ہے کہ ان کے معبود انہیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو۔ ف۳۲ اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو۔ ف۳۳ تو ہم دوسرے کو کیا تیرے غیر کے معبود بنانے کا حکم دے سکتے تھے ہم تیرے بندے ہیں۔ ف۳۴ اور انہیں اموال و اولاد و طولِ عمر و صحت و سلامت عنایت کی۔ ف۳۵ شقی بعد ازیں کفار سے فرمایا جائے گا۔

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَ مَنْ

تو اب معبودوں نے تمہاری بات جھٹلا دی تو اب تم نہ عذاب پھیر سکو نہ اپنی مدد کر سکو اور تم میں

يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

جو ظالم ہے ہم اُسے بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ؕ وَ

رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے ف۳٦ اور

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع

ہم نے تم میں ایک کو دوسرے کی جانچ کیا ہے ف۳۷ اور اے لوگو کیا تم صبر کرو گے ف۳۸ اور اے محبوب تمہارا رب دیکھتا ہے ف۳۹

ع ۲ ۱۱ ۱۷

ف۳٦ یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا کھاتے ہیں، یہاں بتایا گیا کہ یہ امور منافیٔ نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادت مُستمرّہ تھی لہٰذا یہ طعن محض جہل وعناد ہے۔ ف۳۷ **شانِ نزول:** شرفاء جب اسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غرباء کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی بایں خیال وہ اسلام سے باز رہتے اور شرفاء کے لیے غرباء آزمائش بن جاتے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل و ولید بن عُقبہ اور عاص بن وائل سہمی اور نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابوذر و ابن مسعود و عمار ابن یاسر و بلال و صُہیب و عامر بن فُہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انہیں جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقراء مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفارِ قریش اِستہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور اَرذل (ذلیل وحقیر) ہیں۔ اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل کی اور ان مومنین سے فرمایا۔ (خازن) ف۳۸ اس فقر وشدت پر اور کفار کی اس بدگوئی پر۔ ف۳۹ اس کو جو صبر کرے اور اس کو جو بے صبری کرے۔

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ أَوْ نَرَىٰ

اور بولے وہ لوگ جو ف۴۰ ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہم پر فرشتے کیوں نہ اُتارے ف۴۱ یا ہم اپنے رب کو

رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ

دیکھتے ف۴۲ بے شک اپنے جی میں بہت ہی اُونچی کھینچی اور بڑی سرکشی پر آئے ف۴۳ جس دن فرشتوں کو دیکھیں

الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٢٢﴾

گے ف۴۴ وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا ف۴۵ اور کہیں گے الٰہی ہم میں ان میں کوئی آڑ کردے رُکی ہوئی ف۴۶

وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ﴿٢٣﴾ أَصْحَابُ

اور جو کچھ انھوں نے کام کئے تھے ف۴۷ ہم نے قصد فرما کر انھیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرّے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ف۴۸

الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ

جنت والوں کا اُس دن اچھا ٹھکانا ف۴۹ اور حساب کے دوپہر کے بعد اچھی آرام کی جگہ اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان

بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلًا ﴿٢٥﴾ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ

بادلوں سے اور فرشتے اُتارے جائیں گے پوری طرح ف۵۰ اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے

وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ

اور وہ دن کافروں پر سخت ہے ف۵۱ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا ف۵۲

ف۴۰ کافر ہیں حشر و بعث کے معتقد نہیں اسی لیے ف۴۱ ہمارے لیے رسول بنا کر یا سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے گواہ بنا کر ف۴۲ وہ خود ہمیں خبر دے دیتا کہ سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ ف۴۳ اور ان کا تکبر انتہا کو پہنچ گیا اور سرکشی حد سے گزر گئی کہ معجزات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ملائکہ کے اپنے اوپر اترنے اور اللہ تعالٰی کو دیکھنے کا سوال کیا۔ ف۴۴ یعنی موت کے دن یا قیامت کے دن ف۴۵ روزِ قیامت فرشتے مؤمنین کو بشارت سنائیں گے اور کفّار سے کہیں گے تمہارے لیے کوئی خوشخبری نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ مومن کے سوا کسی کے لیے جنت میں داخل ہونا حلال نہیں اس لیے وہ دن کفّار کے واسطے نہایت حسرت و اندوہ اور رنج و غم کا دن ہوگا۔ ف۴۶ اس کلمے سے وہ ملائکہ سے پناہ چاہیں گے ف۴۷ حالتِ کفر میں مثل صلہ رحمی و مہمانداری و یتیم نوازی وغیرہ کے ف۴۸ نہ ہاتھ سے چھوئے جائیں نہ ان کا سایہ ہو مراد یہ ہے کہ وہ اعمال باطل کر دیئے گئے ان کا کچھ ثمرہ اور کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اعمال کی مقبولیت کے لیے ایمان شرط ہے اور وہ انہیں میسر نہ تھا اس کے بعد اہلِ جنت کی فضیلت ارشاد ہوتی ہے۔ ف۴۹ اور ان کی قرارگاہ ان مغرور متکبر مشرکوں سے بلند و بالا بہتر و اعلیٰ ف۵۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: آسمانِ دُنیا پھٹے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اُتریں گے اور وہ تمام اہل زمین سے زیادہ ہیں جن و انس سب سے۔ پھر دوسرا آسمان پھٹے گا وہاں کے رہنے والے اتریں گے وہ آسمان دنیا کے رہنے والوں سے اور جن و انس سب سے زیادہ ہیں۔ اسی طرح آسمان پھٹتے جائیں گے اور ہر آسمان والوں کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے یہاں تک کہ ساتواں آسمان پھٹے گا پھر کرّوبی اتریں گے پھر حاملینِ عرش اور یہ روز قیامت ہوگا۔ ف۵۱ اور اللہ کے فضل سے مسلمانوں پر سہل۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان کے لیے ایک فرض نماز سے ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھی تھی۔ ف۵۲ حسرت و ندامت سے۔ یہ حال اگرچہ کفّار کے لیے عام ہے مگر عُقْبَہ بن ابی مُعَیط سے اس کا خاص تعلق ہے۔ شانِ نزول: عقبہ بن ابی معیط ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ

کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی ف۵۳ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے

اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَ

فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے ف۵۴ اور

كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي

شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے ف۵۵ اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے

اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ

اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرا لیا ف۵۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن بنا دیئے تھے

الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مجرم لوگ ف۵۷ اور تمہارا رب کافی ہے ہدایت کرنے اور مدد دینے کو اور کافر بولے

لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ

معٓ

قرآن اُن پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ف۵۸ ہم نے یونہی بتدریج اُسے اُتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل

فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ

مضبوط کریں ف۵۹ اور ہم نے اُسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ف۶۰ اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے ف۶۱ مگر ہم حق اور

کے فرمانے سے اس نے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی شہادت دی اور اس کے بعد اُبی بن خلف کے زور ڈالنے سے پھر مرتد ہوگیا اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کو مقتول ہونے کی خبر دی۔ چنانچہ بدر میں مارا گیا یہ آیت اس کے حق میں نازل ہوئی کہ روز قیامت اس کو انتہا درجہ کی حسرت و ندامت ہوگی اس حسرت میں وہ اپنے ہاتھ چاب چاب لے گا۔ ف۵۳ جنت و نجات کی اور ان کا اتباع کیا ہوتا اور ان کی ہدایت قبول کی ہوتی ف۵۴ یعنی قرآن و ایمان سے ف۵۵ اور بلا و عذاب نازل ہونے کے وقت اس سے علیحدگی کرتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ابوداود و ترمذی میں ایک حدیث مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تو دیکھنا چاہئے کس کو دوست بناتا ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نشینی نہ کرو مگر ایماندار کے ساتھ اور کھانا نہ کھلاؤ مگر پرہیزگار کو۔ **مسئلہ:** بے دین اور بدمذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط اور اُلفت و احترام ممنوع ہے۔ ف۵۶ کسی نے اس کو سحر کہا، کسی نے شعر اور وہ لوگ ایمان لانے سے محروم رہے، اس پر اللہ تعالٰی نے حضور کو تسلی دی اور آپ سے مدد کا وعدہ فرمایا جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے۔ ف۵۷ یعنی انبیاء کے ساتھ بدنصیبوں کا یہی معمول رہا ہے۔ ف۵۸ جیسے کہ توریت و انجیل و زبور میں سے ہر ایک کتاب ایک ساتھ اُتری تھی۔ کفار کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل ہے کیونکہ قرآن کریم کا معجزہ و محتج بہ ہونا ہر حال میں یکساں ہے، چاہے یکبارگی نازل ہو یا بتدریج بلکہ بتدریج نازل فرمانے میں اس کے اعجاز کا اور بھی کامل اظہار ہے کہ جب ایک آیت نازل ہوئی اور تحدی کی گئی اور خلق کا اس کے مثل بنانے سے عاجز ہونا ظاہر ہوا پھر دوسری اتری اسی طرح اس کا اعجاز ظاہر ہوا اس طرح برابر آیت آیت ہو کر قرآن پاک نازل ہوتا رہا اور ہر ہر دم اس کی بے مثالی اور خلق کی عاجزی ظاہر ہوتی رہی۔ غرض کفار کا اعتراض محض لغو و بے معنی ہے، آیت میں اللہ تعالٰی بتدریج نازل فرمانے کی حکمت ظاہر فرماتا ہے۔ ف۵۹ اور پیام کا سلسلہ جاری رہنے سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہوتی رہے اور کفار کو ہر ہر موقع پر جواب ملتے رہیں۔ علاوہ بریں یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کا حفظ سہل اور آسان ہو۔ ف۶۰ بزبان جبریل تھوڑا

أَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿٣٣﴾ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ

اس سے بہتر بیان لے آئیں گے وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل

أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَ

ع ۳ ۱۴

ان کا ٹھکانا سب سے برا ف۶۲ اور وہ سب سے گمراہ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور

جَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ

اس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا

ہماری آیتیں جھٹلائیں ف۶۳ پھر ہم نے انھیں تباہ کرکے ہلاک کردیا اور نوح کی قوم کو ف۶۴ جب انھوں نے رسولوں کو

الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا

جھٹلایا ف۶۵ ہم نے ان کو ڈبو دیا اور انھیں لوگوں کے لیے نشانی کردیا ف۶۶ اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار

أَلِيمًا ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿٣٨﴾

کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود ف۶۷ اور کنوئیں والوں کو ف۶۸ اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں ف۶۹

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى

اور ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں ف۷۰ اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا اور ضرور یہ ف۷۱ ہو آئے ہیں اس

تھوڑا بیس یا تئیس برس کی مدت میں، یا یہ معنی ہیں کہ ہم نے آیت کے بعد آیت بتدریج نازل فرمائی اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرأت میں ترتیل کرنے یعنی ٹھہر ٹھہر کر بہ اطمینان پڑھنے اور قرآن شریف کو اچھی طرح ادا کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا"۔ ف۶۱ یعنی مشرکین آپ کے دین کے خلاف یا آپ کی نبوت میں قدح (عیب جوئی) کرنے والا کوئی سوال پیش نہ کرسکیں گے۔ ف۶۲ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی روزِ قیامت تین طریقے پر اٹھائے جائیں گے: ایک گروہ سواریوں پر، ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ فرمایا: جس نے پاؤں پر چلایا ہے وہی منہ کے بل چلائے گا۔ ف۶۳ یعنی قوم فرعون کی طرف۔ چنانچہ وہ دونوں حضرات ان کی طرف گئے اور انہیں خدا کا خوف دلایا اور اپنی رسالت کی تبلیغ کی لیکن ان بدبختوں نے ان حضرات کو جھٹلایا۔ ف۶۴ بھی ہلاک کردیا۔ ف۶۵ یعنی حضرت نوح اور حضرت ادریس کو اور حضرت شیث کو یا یہ بات ہے کہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب ہے تو جب اُنھوں نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو سب رسولوں کو جھٹلایا۔ ف۶۶ کہ بعد والوں کے لیے عبرت ہوں۔ ف۶۷ اور عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ان دونوں قوموں کو بھی ہلاک کیا۔ ف۶۸ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی جو بت پرستی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اُنھوں نے سرکشی کی، حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو ایذا دی۔ ان لوگوں کے مکان کنوئیں کے گرد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا اور یہ تمام قوم مع اپنے مکانوں کے اس کنوئیں کے ساتھ زمین میں دھنس گئی۔ اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔ ف۶۹ یعنی قوم عاد و ثمود اور کنوئیں والوں کے درمیان میں بہت سی امتیں ہیں جن کو انبیاء کی تکذیب کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ ف۷۰ اور حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو بغیر انذار ہلاک نہ کیا۔ ف۷۱ یعنی کفارِ مکہ اپنی تجارتوں میں شام کے سفر کرتے ہوئے بار بار۔

الْقَرْيَةِ الَّتِيٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا

بستی پر جس پر برا برساؤ برسا تھا ف۷۲ تو کیا یہ اُسے دیکھتے نہ تھے ف۷۳ بلکہ انہیں جی

لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا

اٹھنے کی اُمید تھی ہی نہیں ف۷۴ اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا (مذاق) ف۷۵ کیا یہ ہیں

الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا

جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ

عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

کرتے ف۷۶ اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن عذاب دیکھیں گے ف۷۷ کہ کون گمراہ تھا ف۷۸

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ

کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا ف۷۹ تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے ف۸۰ یا

تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ

یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سُنتے یا سمجھتے ہیں ف۸۱ وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے

بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاۗءَ

ع ۴ / ۲

بلکہ اُن سے بھی بدتر گمراہ ف۸۲ اے محبوب کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھا ف۸۳ کہ کیسا پھیلایا سایہ ف۸۴ اور اگر چاہتا

ف۷۲ اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قوم لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی، ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیث بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے۔ اسی لیے اُنہوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیاں اپنی بدعملی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کردی گئیں۔ ف۷۳ کہ عبرت پکڑتے اور ایمان لاتے۔ ف۷۴ یعنی مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کے قائل نہ تھے کہ انہیں آخرت کے ثواب وعذاب کی پرواہ ہوتی۔ ف۷۵ اور کہتے ہیں۔ ف۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کے اظہارِ معجزات نے کفار پر اتنا اثر کیا تھا اور دینِ حق کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ خود کفار کو اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر جمے نہ رہتے تو قریب تھا کہ بت پرستی چھوڑ دیں اور دینِ اسلام اختیار کریں یعنی دینِ اسلام کی حقانیت ان پر خوب واضح ہو چکی تھی اور شکوک و شبہات مٹا ڈالے گئے تھے لیکن وہ اپنی ہٹ اور ضد کی وجہ سے محروم رہے۔ ف۷۷ آخرت میں ف۷۸ یہ اس کا جواب ہے کہ کفار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں یہاں بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو اور آخرت میں یہ تم کو خود معلوم ہو جائے گا اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بے جا ہے۔ ف۷۹ اور اپنی خواہشِ نفس کو پوجنے لگا، اسی کا مطیع ہو گیا، وہ ہدایت کس طرح قبول کرے گا۔ مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب کہیں انہیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے۔ ف۸۰ کہ خواہش پرستی سے روک دو ف۸۱ یعنی وہ اپنے شدّتِ عناد سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور ناسمجھ بنے ہوئے ہیں۔ ف۸۲ کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں، نافع کی طلب کرتے ہیں مضر سے بچتے ہیں چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں یہ کفار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں نہ ثواب جیسی عَظِیْمُ الْمَنْفَعَت چیز کے طالب ہیں نہ عذاب جیسے سخت مضر مہلکہ سے بچتے ہیں۔ ف۸۳ کہ اس کی صنعت وقدرت کیسی عجیب ہے۔ ف۸۴ صبح صادق

لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ۙ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا

تو اُسے ٹھہرایا ہوا کردیتا ف۸۵ پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل کیا پھر ہم نے آہستہ آہستہ اُسے اپنی

قَبْضًا یَّسِیْرًا ﴿۴۶﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ

طرف سمیٹا ف۸۶ اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور

جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ

دن بنایا اُٹھنے کے لیے ف۸۷ اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے

رَحْمَتِهٖ ۚ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ﴿۴۸﴾ لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّ

مژدہ سناتی ہوئی ف۸۸ اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پاک کرنے والا تاکہ ہم اس سے زندہ کریں کسی مُردہ شہر کو ف۸۹ اور

نُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَاۤ اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ﴿۴۹﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ

اُسے پلائیں اپنے بنائے ہوئے بہت سے چوپائے اور آدمیوں کو اور بے شک ہم نے اُن میں پانی کے پھیرے

لِیَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَ لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ

رکھے ف۹۰ کہ وہ دھیان کریں ف۹۱ تو بہت لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں

قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ۖ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ﴿۵۲﴾

ایک ڈر سنانے والا بھیجتے ف۹۲ تو کافروں کا کہا نہ مان اور اس قرآن سے اُن پر جہاد کر بڑا جہاد

وَ هُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَ

اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کئے دو سمندر یہ میٹھا ہے نہایت شیریں اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور

جَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ

ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ ف۹۳ اور وہی ہے جس نے پانی سے ف۹۴ بنایا

کے طلوع کے بعد سے آفتاب کے طلوع تک کہ اس وقت تمام زمین میں سایہ ہی سایہ ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا ہے۔ ف۸۵ کہ آفتاب کے طلوع سے بھی زائل نہ ہوتا۔ ف۸۶ کہ طلوع کے بعد آفتاب جتنا اونچا ہوتا گیا سایہ سمٹتا گیا۔ ف۸۷ کہ اس میں روزی تلاش کرو اور کاموں میں مشغول ہو۔ حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا: جیسے سوتے ہو پھر اُٹھتے ہو ایسے ہی مرو گے اور موت کے بعد پھر اُٹھو گے۔ ف۸۸ یہاں رحمت سے مراد بارش ہے ف۸۹ جہاں کی زمین خشکی سے بے جان ہوگئی ف۹۰ کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں، کبھی کہیں زیادہ ہو کبھی کہیں۔ مختلف طور پر حسب اقتضائے حکمت۔ ایک حدیث میں ہے کہ آسمان سے روز و شب کی تمام ساعتوں میں بارش ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اُسے جس خطہ کی جانب چاہتا ہے پھیرتا ہے اور جس زمین کو چاہتا ہے سیراب کرتا ہے۔ ف۹۱ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و نعمت میں غور کریں ف۹۲ اور آپ پر سے اِنذار (ڈرانے) کا بار کم کردیتے لیکن ہم نے تمام بستیوں کے انذار کا بار آپ ہی پر رکھا تاکہ آپ تمام جہان کے رسول ہو کر کل رسولوں کی فضیلتوں کے جامع ہوں اور نبوت آپ پر ختم ہو کہ آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہو ف۹۳ کہ نہ میٹھا کھاری ہو، نہ کھاری میٹھا، نہ کوئی کسی کے

بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ

آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی ف۹۵ اور تمہارا رب قدرت والا ہے ف۹۶ اور اللہ کے سوا ایسوں

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَ لَا یَضُرُّهُمْ ؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ﴿۵۵﴾

کو پوجتے ہیں ف۹۷ جو ان کا بھلا برا کچھ نہ کریں اور کافر اپنے رب کے مقابل شیطان کو مدد دیتا ہے ف۹۸

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر ف۹۹ خوشی اور ف۱۰۰ ڈر سناتا تم فرماؤ میں اس ف۱۰۱ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۵۷﴾ وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ

مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے ف۱۰۲ اور بھروسہ کرو اس زندہ پر جو

لَا یَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا ۚۛ ﴿۵۸﴾ مع ۸

کبھی نہ مرے گا ف۱۰۳ اور اُسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو ف۱۰۴ اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں پر خبردار ف۱۰۵

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے ف۱۰۶ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِیْرًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۱۰۷ وہ بڑی مہر (رحمت) والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ ف۱۰۸ اور جب اُن سے کہا جائے ف۱۰۹

اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ

رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کرلیں جسے تم کہو ف۱۱۰ اور اس حکم نے انھیں اور بدکنا

ذائقہ کو بدل سکے جیسے کہ دجلہ دریائے شور میں میلوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے ذائقے میں کوئی تغیر نہیں آتا، عجب شانِ الٰہی ہے۔ ف۹۴ یعنی نطفہ سے ف۹۵ کہ نسل چلے ف۹۶ کہ اس نے ایک نطفہ سے دو قسم کے انسان پیدا کئے مذکر اور مؤنث پھر بھی کافروں کا یہ حال ہے کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ ف۹۷ یعنی بتوں کو ف۹۸ کیونکہ بت پرستی کرنا شیطان کو مدد دینا ہے ف۹۹ ایمان وطاعت پر جنت کی ف۱۰۰ کفر ومعصیت پر عذاب جہنم کا ف۱۰۱ تبلیغ وارشاد۔ ف۱۰۲ اور اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرے، مراد یہ ہے کہ ایمانداروں کا ایمان لانا اور ان کا طاعتِ الٰہی میں مشغول ہونا ہی میرا اجر ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اس پر جزا عطا فرمائے گا اس لیے کہ صلحاءِ امت کے ایمان اور ان کی نیکیوں کے ثواب انہیں بھی ملتے ہیں اور ان کے انبیاء کو جن کی ہدایت سے وہ اس رتبہ پر پہنچے۔ ف۱۰۳ اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے کیونکہ مرنے والے پر بھروسہ کرنا عاقل کی شان نہیں۔ ف۱۰۴ اس کی تسبیح وتحمید کرو اس کی طاعت اور شکر بجالاؤ۔ ف۱۰۵ نہ اس سے کسی کا گناہ چھپے نہ کوئی اس کی گرفت سے اپنے کو بچا سکے۔ ف۱۰۶ یعنی اتنی مقدار میں کیونکہ لیل ونہار اور آفتاب تو تھے ہی نہیں اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم کے لیے ہے ورنہ وہ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کردینے پر قادر ہے۔ ف۱۰۷ سلف کا مذہب یہ ہے کہ استواء اور اس کے امثال جو وارد ہوئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت کے درپے نہیں ہوتے اس کو اللہ جانے۔ بعض مفسرین استواء کو بلندی اور برتری کے معنی میں لیتے ہیں اور بعض استیلاء (غلبہ) کے معنی میں لیکن قولِ اول ہی اسلم واقویٰ ہے۔ ف۱۰۸ اس میں انسان کو خطاب ہے کہ حضرت رحمٰن کی صفات مردِ عارف سے دریافت کرے۔ ف۱۰۹ یعنی جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نُفُوْرًا ۩ ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ

بڑھایا ف۱۱۱ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں بُرج بنائے ف۱۱۲ اور ان میں چراغ رکھا ف۱۱۳ اور

قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ

چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی ف۱۱۴ اس کے لیے

اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى

جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر

الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ

آہستہ چلتے ہیں ف۱۱۵ اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں ف۱۱۶ تو کہتے ہیں بس سلام ف۱۱۷ اور وہ جو

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ

رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام میں ف۱۱۸ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا

پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (پھندا) ہے ف۱۱۹ بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی

ع ۵ السجدة

مشرکین سے فرمائیں کہ ف۱۱۰ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ رحمٰن کو جانتے نہیں اور یہ باطل ہے جو انہوں نے براہ عناد کہا کیونکہ لغت عرب جاننے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کے معنی نہایت رحم والا ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے۔ ف۱۱۱ یعنی سجدہ کا حکم ان کے لیے اور زیادہ ایمان سے دوری کا باعث ہوا۔ ف۱۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں، جن کی تعداد بارہ۱۲ ہے: حمل۱، ثور۲، جوزا۳، سرطان۴، اسد۵، سنبلہ۶، میزان۷، عقرب۸، قوس۹، جدی۱۰، دلو۱۱، حوت۱۲۔ ف۱۱۳ چراغ سے یہاں آفتاب مراد ہے۔ ف۱۱۴ کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے کہ جس کا عمل رات یا دن میں سے کسی ایک میں قضاء ہو جائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت کی دلیل ہے۔ ف۱۱۵ اطمینان و وقار کے ساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جوتے کھٹکھٹاتے پاؤں زور سے مارتے اتراتے کہ یہ متکبرین کی شان ہے اور شرع نے اس کو منع فرمایا۔ ف۱۱۶ اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا خلاف ادب وتہذیب بات کہتے ہیں۔ ف۱۱۷ یہ سلام متارکت ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم رہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور ان کی رات کا بیان آگے آتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ ان کی مجلسی زندگی اور خلق کے ساتھ معاملہ ایسا پاکیزہ ہے اور ان کی خلوت کی زندگانی اور حق کے ساتھ رابطہ یہ ہے جو آگے بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۱۸ یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس کسی نے بعد عشاء دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے۔ مسلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بھی باجماعت ادا کی وہ تمام شب کے عبادت کرنے والے کی مثل ہے۔ ف۱۱۹ یعنی لازم جدا نہ ہونے والا اس آیت میں ان بندوں کی شب بیداری اور عبادت کا ذکر فرمانے کے بعد ان کی اس دعا کا بیان کیا اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ وہ باوجود کثرت عبادت کے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے حضور تضرع کرتے ہیں۔

وَّ مُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ یُسۡرِفُوۡا وَلَمۡ یَقۡتُرُوۡا وَکَانَ بَیۡنَ

جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں ف۱۲۰ اور ان دونوں کے بیچ

ذٰلِکَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ وَلَا یَقۡتُلُوۡنَ

اعتدال پر رہیں ف۱۲۱ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے ف۱۲۲ اور اس جان کو

النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلَا یَزۡنُوۡنَ ۚ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ

جس کی اللہ نے حرمت رکھی ف۱۲۳ ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے ف۱۲۴ اور جو یہ کام کرے

یَلۡقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ یُّضٰعَفۡ لَہُ الۡعَذَابُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَیَخۡلُدۡ فِیۡہٖ

وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن ف۱۲۵ اور ہمیشہ اس میں ذلت سے

مُہَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ

رہے گا مگر جو توبہ کرے ف۱۲۶ اور ایمان لائے ف۱۲۷ اور اچھا کام کرے ف۱۲۸ تو ایسوں کی برائیوں کو

اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنۡ تَابَ وَ

اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا ف۱۲۹ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور

عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہٗ یَتُوۡبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ

اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں

ف۱۲۰ اسراف معصیت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔ ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں۔ دوسرے بزرگ نے کہا: نیکی میں اسراف ہی نہیں اور تنگی کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے مقرر کیے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے، یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے: سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی حق کو منع کیا اس نے اِقتار کیا یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا۔ یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ اسراف و اقتار کے دونوں مذموم طریقوں سے بچتے ہیں۔ ف۱۲۱ عبدالملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے۔ اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نیکی ہے اور وہ اسراف و اقتار کے درمیان ہے جو دونوں بدیاں ہیں اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اصحابِ کبار ہیں جو نہ لذت و تنعم کے لیے کھاتے نہ خوبصورتی اور زینت کے لیے پہنتے بھوک روکنا ستر چھپانا سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا اتنا ان کا مقصد تھا۔ ف۱۲۲ شرک سے بری اور بیزار ہیں۔ ف۱۲۳ اور اس کا خون مباح نہ کیا جیسے کہ مومن و معاہد اس کو ف۱۲۴ صالحین سے ان کبائر کی نفی فرمانے میں کفّار پر تعریض ہے جو ان بدیوں میں گرفتار تھے۔ ف۱۲۵ یعنی وہ شرک کے عذاب میں بھی گرفتار ہوگا اور ان معاصی کا عذاب اس عذاب پر اور زیادہ کیا جائے گا۔ ف۱۲۶ شرک و کبائر سے ف۱۲۷ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ف۱۲۸ یعنی بعد توبہ نیکی اختیار کرے ف۱۲۹ یعنی بدی کرنے کے بعد نیکی کی توفیق دے کر یا یہ معنی کہ بدیوں کو توبہ سے مٹا دے گا اور ان کی جگہ ایمان و طاعت وغیرہ نیکیاں ثبت فرمائے گا۔ (مدارک) مسلم کی حدیث میں ہے کہ روزِ قیامت ایک شخص حاضر کیا جائے گا ملائکہ بحکمِ الٰہی اس کے صغیرہ گناہ ایک ایک کرکے اس کو یاد دلاتے جائیں گے وہ اقرار کرتا جائے گا اور اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے ڈرتا ہوگا۔ اس کے بعد کہا جائے گا کہ ہر ایک بدی کے عوض تجھ کو نیکی دی گئی۔ یہ بیان

الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ

دیتے و۱۳۰ اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں و۱۳۱ اور وہ کہ جب کہ انھیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی

رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

جائیں تو ان پر و۱۳۲ بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے و۱۳۳ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب

هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ

ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک و۱۳۴ اور ہمیں پرہیزگاروں کا

اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً

پیشوا بنا و۱۳۵ ان کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے (دعاوآداب) اور سلام کے ساتھ اُن کی پیشوائی

وَّ سَلٰمًا ۙ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ

ہوگی و۱۳۶ ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ تم فرماؤ و۱۳۷ تمہاری کچھ قدر نہیں

رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع

میرے رب کے یہاں اگر تم اُسے نہ پوجو تو تم نے تو جھٹلایا و۱۳۸ تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا و۱۳۹

اٰيَاتُهَا ۲۲۷ | ۲۶ سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ ۴۷ | رُكُوْعَاتُهَا ۱۱

سورۂ شعراء مکیہ ہے، اس میں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

فرماتے ہوئے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللہ تعالٰی کی بندہ نوازی اور اس کی شانِ کرم پر خوشی ہوئی اور چہرۂ اقدس پر سرور سے تبسم کے آثار نمایاں ہوئے۔ و۱۳۰ اور جھوٹوں کی مجلس سے علیحدہ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ مخالطت نہیں کرتے۔ و۱۳۱ اور اپنے آپ کو لہو و باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے، ایسی مجالس سے اعراض کرتے ہیں۔ و۱۳۲ بہ طریقِ تغافل (غفلت کرتے ہوئے) و۱۳۳ کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ بگوشِ ہوش سنتے ہیں اور بچشمِ بصیرت دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے (نصیحت قبول کرتے) ہیں، نفع اٹھاتے ہیں اور ان آیتوں پر فرمانبردارانہ گرتے ہیں۔ و۱۳۴ یعنی فرحت و سرور مراد یہ ہے کہ ہمیں بیبیاں اور اولاد، نیک صالح متقی عطا فرما کہ ان کے حسنِ عمل اور ان کی اطاعتِ خدا و رسول دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں۔ و۱۳۵ یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار اور ایسا عابد و خدا پرست بنا کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور وہ دینی اُمور میں ہماری اقتدا کریں۔ مسئلہ: بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت و طلب چاہیے۔ ان آیات میں اللہ تعالٰی نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد ان کی جزاء ذکر فرمائی جاتی ہے۔ و۱۳۶ ملائکہ تحیت و تسلیم کے ساتھ ان کی تکریم کریں گے، یا اللہ عزوجل ان کی طرف سلام بھیجے گا۔ و۱۳۷ اے سیّدِ انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! اہلِ مکہ سے کہ و۱۳۸ میرے رسول اور میری کتاب کو و۱۳۹ یعنی عذابِ دائم و ہلاک لازم۔ و۱ سورۂ شعراء مکیہ ہے سوائے آخر کی چار آیتوں کے جو "وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمْ" سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں گیارہ ۱۱ رکوع اور دو سو ستائیس ۲۲۷ آیتیں اور ایک ہزار دو سو اناسی ۱۲۷۹ کلمے اور پانچ ہزار پانچ سو چالیس ۵۵۴۰ حرف ہیں۔

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اُن کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں

مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا

لائے ف۳ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اُتاریں کہ اُن کے اونچے اونچے اس کے حضور جھکے رہ

خٰضِعِیْنَ ﴿۴﴾ وَ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا

جائیں ف۴ اور نہیں آتی اُن کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت مگر اس سے منہ

عَنْهُ مُعْرِضِیْنَ ﴿۵﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَیَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ

پھیر لیتے ہیں ف۵ تو بے شک انھوں نے جھٹلایا تو اب ان پر آیا چاہتی ہیں خبریں ان کے

یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

ٹھٹھے (مذاق) کی ف۶ کیا اُنھوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے عزت والے جوڑے

كَرِیْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸﴾ وَ اِنَّ

اُگائے ف۷ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے ف۸ اور اُن کے اکثر ایمان لانے والے نہیں اور بے شک

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۹﴾ ع وَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ

ع ۹ ۵

تمہارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے ف۹ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے موسیٰ کو ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ

پاس جا جو فرعون کی قوم ہے ف۱۰ کیا وہ نہ ڈریں گے ف۱۱ عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ

ف۲ یعنی قرآن پاک کی، جس کا اعجاز ظاہر ہے اور جو حق کو باطل سے ممتاز کرنے والا ہے۔ اس کے بعد سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے براہِ رحمت و کرم خطاب ہوتا ہے۔ ف۳ جب اہل مکہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو حضور پر ان کی محرومی بہت شاق ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ آپ اس قدر غم نہ کریں۔ ف۴ اور کوئی معصیت و نافرمانی کے ساتھ گردن نہ اٹھا سکے۔ ف۵ یعنی دم بدم ان کا کفر بڑھتا جاتا ہے کہ جو موعظت و تذکیر (وعظ و نصیحت) اور جو وحی نازل ہوتی ہے وہ اس کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔ ف۶ یہ وعید ہے اور اس میں انذار ہے کہ روز بدر یا روز قیامت جب انہیں عذاب پہنچے گا تب انہیں خبر ہوگی کہ قرآن اور رسول کی تکذیب کا یہ انجام ہے۔ ف۷ یعنی قسم قسم کے بہترین اور نافع نباتات پیدا کئے اور شعبی نے کہا کہ آدمی زمین کی پیداوار ہیں جو جنتی ہے وہ عزت والا اور کریم اور جو جہنمی ہے وہ بدبخت لئیم ہے۔ ف۸ اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر ف۹ کافروں سے انتقام لیتا اور مؤمنین پر رحمت فرماتا ہے۔ ف۱۰ جنہوں نے کفر و معاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور انہیں طرح طرح کی ایذائیں پہنچا کر ان پر ظلم کیا اس قوم کا نام قِبط ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ انہیں ان کی بدکرداری پر زجر فرمائیں۔ ف۱۱ اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور اس کی فرمانبرداری کر کے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں۔

اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ؕ﴿۱۲﴾ وَ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى

وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے و۱۲ اور میری زبان نہیں چلتی و۱۳ تو تو ہارون کو بھی

هٰرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۚ﴿۱۴﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا

رسول کر و۱۴ اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے و۱۵ تو میں ڈرتا ہوں کہیں مجھے و۱۶ قتل کر دیں فرمایا یوں نہیں و۱۷ تم دونوں میری آیتیں

بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ

لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سنتے ہیں و۱۸ تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں اس کے رسول ہیں

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱۶﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ؕ﴿۱۷﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ

جو رب ہے سارے جہاں کا کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو چھوڑ دے و۱۹ بولا کیا ہم نے تمہیں

فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ لَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۙ﴿۱۸﴾ وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ

اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی برس گزارے و۲۰ اور تم نے کیا اپنا وہ کام

الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ

جو تم نے کیا و۲۱ اور تم ناشکر تھے و۲۲ موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جب کہ مجھے راہ کی

الضَّآلِّيْنَ ؕ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ

خبر نہ تھی و۲۳ تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جب کہ تم سے ڈرا و۲۴ تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا و۲۵ اور

و۱۲ ان کے جھٹلانے سے و۱۳ یعنی گفتگو کرنے میں کسی قدر تکلف ہوتا ہے اس عُقدہ (گرہ) کی وجہ سے جو زبان میں بایام صِغرِ سنی منہ میں آگ کا انگارہ رکھ لینے سے ہو گیا ہے۔ و۱۴ تاکہ وہ تبلیغ رسالت میں میری مدد کریں۔ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شام میں نبوت عطا کی گئی اس وقت حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے۔ و۱۵ کہ میں نے قبطی کو مارا تھا۔ و۱۶ اس کے بدلے میں و۱۷ تمہیں قتل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی درخواست منظور فرما کر حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبی کر دیا اور دونوں کو حکم دیا۔ و۱۸ جو تم کہو اور جو تمہیں جواب دیا جائے۔ و۱۹ تاکہ ہم انہیں سرزمین شام میں لے جائیں فرعون نے چار سو برس تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا اور اس وقت بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار ۶۳۰۰۰۰ تھی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ پشمینہ (اون) کا جبہ پہنے ہوئے تھے، دست مبارک میں عصا تھا عصا کے سرے میں زنبیل لٹکی تھی جس میں سفر کا توشہ تھا اس شان سے آپ مصر میں پہنچ کر اپنے مکان میں داخل ہوئے۔ حضرت ہارون علیہ السلام وہیں تھے آپ نے انہیں خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو بھی رسول بنایا ہے کہ فرعون کو خدا کی طرف دعوت دو۔ یہ سن کر آپ کی والدہ صاحبہ گھبرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگیں کہ فرعون تمہیں قتل کرنے کے لیے تمہاری تلاش میں ہے جب تم اس کے پاس جاؤ گے تو تمہیں قتل کرے گا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے یہ فرمانے سے نہ رکے اور حضرت ہارون کو ساتھ لے کر شب کے وقت فرعون کے دروازے پر پہنچے، دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا: آپ کون ہیں؟ حضرت نے فرمایا: میں ہوں موسیٰ رب العالمین کا رسول۔ فرعون کو خبر دی گئی اور صبح کے وقت آپ بلائے گئے آپ نے پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی رسالت ادا کی اور فرعون کے پاس جو حکم پہنچانے پر آپ مامور کئے گئے تھے وہ پہنچایا فرعون نے آپ کو پہچانا۔ و۲۰ مفسرین نے کہا: تیس برس اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام فرعون کے لباس پہنتے تھے اور اس کی سواریوں میں سوار ہوتے تھے اور اس کے فرزند مشہور تھے۔ و۲۱ قبطی کو قتل کیا و۲۲ کہ تم نے ہماری نعمت کی سپاس گزاری نہ کی اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ و۲۳ میں نہ جانتا تھا

جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ

مجھے پیغمبروں سے کیا اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے غلام بنا کر رکھے بنی

اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ؕ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

اسرائیل وٚ۲۶ فرعون بولا اور سارے جہان کا رب کیا ہے وٚ۲۷ موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو وٚ۲۸ اپنے آس پاس والوں سے بولا کیا تم

تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنَّ

غور سے سنتے نہیں وٚ۲۹ موسیٰ نے فرمایا رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا وٚ۳۰ بولا

رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ

تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ضرور عقل نہیں رکھتے وٚ۳۱ موسیٰ نے فرمایا رب پورب (مشرق) اور

الْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا

پچھم (مغرب) کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وٚ۳۲ اگر تمہیں عقل ہو وٚ۳۳ بولا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو خدا

کہ گھونسہ مارنے سے وہ شخص مرجائے گا میرا مارنا تادیب کے لیے تھا نہ قتل کے لیے وٚ۲۴ کہ تم مجھے قتل کرو گے اور شہر مدین کو چلا گیا۔ وٚ۲۵ مدین سے واپسی کے وقت۔ ''حکم'' سے یہاں یا نبوت مراد ہے یا علم۔ وٚ۲۶ یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا، کھلایا، پہنایا کیونکہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ان کی اولادوں کو قتل کیا یہ تیرا ظلم عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا اس لیے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اس کا احسان جتایا جائے؟ فرعون، موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی۔ وٚ۲۷ جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو۔ وٚ۲۸ یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی پیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے۔ ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو اسی لیے اللہ تعالیٰ کی شان میں مُوقِن نہیں کہا جاتا۔ وٚ۲۹ اس وقت اس کے گرد اس کی قوم کے اشراف میں سے پانچ سو شخص زیوروں سے آراستہ زریں کرسیوں پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کیا تم غور سے نہیں سنتے بایں معنی تھا کہ وہ آسمان اور زمین کو قدیم سمجھتے تھے اور ان کے حدوث کے منکر تھے مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کے لیے رب کی کیا حاجت؟ اب حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا جن کا حدوث اور جن کی فنا مشاہدہ میں آ چکی ہے۔ وٚ۳۰ یعنی اگر تم دوسری چیزوں سے استدلال نہیں کر سکتے تو خود تمہارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپ کو جانتے ہو، پیدا ہوئے ہو، اپنے باپ دادا کو جانتے ہو کہ وہ فنا ہو گئے تو اپنی پیدائش سے اور ان کی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کر دینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔ وٚ۳۱ فرعون نے یہ اس لیے کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اس کو خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقتاً اس طرح کی گفتگو عجز کے وقت آدمی کی زبان پر آتی ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرض ہدایت وارشاد کو علیٰ وَجْهِ الْكَمَال ادا کیا اور اس کی تمام لایعنی (فضول) گفتگو کے باوجود پھر مزید بیان کی طرف متوجہ ہوئے۔ وٚ۳۲ کیونکہ پورب سے آفتاب کا طلوع کرنا اور پچھم میں غروب ہو جانا اور سال کی فصلوں میں ایک حساب معیّن پر چلنا اور ہواؤں اور بارشوں وغیرہ کے نظام یہ سب اس کے وجود وقدرت پر دلالت کرتے ہیں۔ وٚ۳۳ اب فرعون متحیّر ہو گیا اور آثارِ قدرتِ الٰہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے بن نہ آیا۔

غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَیْءٍ

ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں قید کردوں گا ف۳۴ فرمایا کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی روشن چیز

مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا

لاؤں ف۳۵ کہا تو لاؤ اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جبھی

هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ

ع ۲ ۲۴ ۶

وہ صریح اژدہا ہوگیا ف۳۶ اور اپنا ہاتھ نکالا ف۳۷ تو جبھی وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا ف۳۸ بولا

لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾ یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

اپنے گرد کے سرداروں سے کہ بےشک یہ دانا جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے

بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِی الْمَدَآىٕنِ

جادو کے زور سے تب تمہارا کیا مشورہ ہے ف۳۹ وہ بولے انہیں اور ان کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں میں

حٰشِرِیْنَ ﴿۳۶﴾ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیْقَاتِ

جمع کرنے والے بھیجو کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو ف۴۰ تو جمع کیے گئے جادوگر ایک مقرر

یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ

دن کے وعدہ پر ف۴۱ اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہوگئے ف۴۲ شاید ہم ان

السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ

جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب آئیں ف۴۳ پھر جب جادوگر آئے فرعون سے بولے

ف۳۴ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اس کا جیل خانہ تنگ و تاریک عمیق گڑھا تھا اس میں اکیلا ڈال دیتا تھا نہ وہاں کوئی آواز سنائی آتی تھی نہ کچھ نظر آتا تھا۔ ف۳۵ جو میری رسالت کی برہان ہو۔ مراد اس سے معجزہ ہے اس پر فرعون نے ف۳۶ عصا اژدہا بن کر آسمان کی طرف بقدر ایک میل کے اڑا پھر اتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اے موسیٰ مجھے جو چاہئے حکم دیجئے۔ فرعون نے گھبرا کر کہا: اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑو۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہوگیا۔ فرعون کہنے لگا: اس کے سوا اور بھی کوئی معجزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور اس کو ید بیضا دکھایا۔ ف۳۷ گریبان میں ڈال کر ف۳۸ اس سے آفتاب کی سی شعاع ظاہر ہوئی۔ ف۳۹ کیونکہ اس زمانہ میں جادو کا بہت رواج تھا اس لیے فرعون نے خیال کیا کہ یہ بات چل جائے گی اور اس کی قوم کے لوگ اس دھوکے میں آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہوجائیں گے اور ان کی بات قبول نہ کریں گے۔ ف۴۰ جو علم سحر میں بقول ان کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہو اور وہ لوگ اپنے جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حجت باقی نہ رہے اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ کام جادو سے ہوجاتے ہیں لہٰذا نبوت کی دلیل نہیں۔ ف۴۱ وہ دن فرعونیوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کے لیے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا۔ ف۴۲ تاکہ دیکھو کہ دونوں فریق کیا کرتے ہیں اور ان میں کون غالب آتا ہے۔ ف۴۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، اس سے مقصود ان کا جادوگروں کا اتباع کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے روکیں۔

أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ

کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں اور اس وقت تم میرے مقرب

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰىٓ أَلْقُوْا مَآ أَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَأَلْقَوْا

ہو جاؤ گے ف۴۴ موسیٰ نے ان سے فرمایا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے ف۴۵ تو انھوں نے

حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَأَلْقٰى

اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بے شک ہماری ہی جیت ہے ف۴۶ تو

مُوْسٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ

موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف۴۷ اب سجدہ میں

سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾

گرے جادوگر بولے ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہان کا رب ہے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ أَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ إِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ

فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بے شک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو

السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

سکھایا ف۴۸ تو اب جانا چاہتے ہو ف۴۹ مجھے قسم ہے بے شک میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا

وَّلَأُوصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾

اور تم سب کو سولی دوں گا ف۵۰ وہ بولے کچھ نقصان نہیں ف۵۱ ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ف۵۲

ف۴۴ تمہیں درباری بنایا جائے گا تمہیں خاص اعزاز دیئے جائیں گے۔ سب سے پہلے داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی سب سے بعد تک دربار میں رہو گے اس کے بعد جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حضرت پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں۔ ف۴۵ تاکہ تم اس کا انجام دیکھ لو۔ ف۴۶ انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ سحر کے اعمال میں جو انتہا کے عمل تھے یہ اُن کو کام میں لائے تھے اور یقین کامل رکھتے تھے کہ اب کوئی سحر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ف۴۷ جو اُنہوں نے جادو کے ذریعہ سے بنائیں تھیں یعنی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو سے اژدہے بن کر دوڑتے نظر آرہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بن کر ان سب کو نگل گیا پھر اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک میں لیا تو وہ مثلِ سابق عصا تھا۔ جب جادوگروں نے یہ دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے۔ ف۴۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے استاد ہیں اسی لیے وہ تم سے بڑھ گئے۔ ف۴۹ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے۔ ف۵۰ اس سے مقصود یہ تھا کہ عام خلق ڈر جائے اور جادوگروں کو دیکھ کر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئیں۔ ف۵۱ خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے کیونکہ ف۵۲ ایمان کے ساتھ اور ہمیں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید ہے۔

ع ۳/۱۸

إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ أَنْ كُنَّآ أَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ وَ

ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے اس پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے و۵۳ اور

أَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰٓى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِيْٓ إِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَأَرْسَلَ

ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو و۵۴ لے نکل بے شک تمہارا پیچھا ہونا ہے و۵۵ اب فرعون نے

فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ

شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے و۵۶ کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں اور

إِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَإِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَأَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ

بے شک وہ ہم سب کا دل جلاتے ہیں و۵۷ اور بے شک ہم سب چوکنے ہیں و۵۸ تو ہم نے انھیں و۵۹ باہر نکالا

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَأَوْرَثْنٰهَا

باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ہم نے ایسا ہی کیا اور ان کا وارث کردیا

بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ فَأَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ

بنی اسرائیل کو و۶۰ تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا دن نکلے پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا و۶۱ موسیٰ

أَصْحٰبُ مُوْسٰٓى إِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾

والوں نے کہا ہم کو انھوں نے آلیا و۶۲ موسیٰ نے فرمایا یوں نہیں و۶۳ بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے

فَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰٓى أَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ

تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار و۶۴ تو جبھی دریا پھٹ گیا و۶۵ تو ہر حصہ ہوگیا

كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَأَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ

جیسے بڑا پہاڑ و۶۶ اور وہاں قریب لائے ہم دوسروں کو و۶۷ اور ہم نے بچا لیا موسیٰ اور اس

و۵۳ رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال وہاں اقامت فرمائی اور ان لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے لیکن ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔ و۵۴ یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے و۵۵ فرعون اور اس کے لشکر پیچھا کریں گے اور تمہارے پیچھے پیچھے دریا میں داخل ہوں گے ہم تمہیں نجات دیں گے اور انہیں غرق کریں گے۔ و۵۶ لشکروں کو جمع کرنے کے لیے جب لشکر جمع ہوگئے تو ان کی کثرت کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی معلوم ہونے لگی۔ چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کی نسبت کہا: و۵۷ ہماری مخالفت کر کے اور بے ہماری اجازت کے ہماری سرزمین سے نکل کر و۵۸ مستعد ہیں ہتھیار بند ہیں۔ و۵۹ یعنی فرعونیوں کو و۶۰ فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد۔ و۶۱ اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا۔ و۶۲ اب وہ ہم پر قابو پالیں گے نہ ہم ان کے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے۔ و۶۳ وعدۂ الٰہی پر کامل بھروسہ ہے۔ و۶۴ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا و۶۵ اور اس کے بارہ حصے نمودار ہوئے و۶۶ اور ان کے درمیان خشک راہیں۔ و۶۷ یعنی فرعون اور فرعونیوں کو تاآنکہ وہ بنی اسرائیل کے

مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا

کے سب ساتھ والوں کو ف۶۸ پھر دوسروں کو ڈبو دیا ف۶۹ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے ف۷۰ اور ان

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ ع

میں اکثر مسلمان نہ تھے ف۷۱ اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا ف۷۲ مہربان ہے ف۷۳

ع ۱۷ / ۸

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾

وقف لازم

اور اُن پر پڑھو خبر ابراہیم کی ف۷۴ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ف۷۵

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ

بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں پھر ان کے سامنے آسن مارے (پوجا کے لئے جم کر بیٹھے) رہتے ہیں فرمایا کیا وہ تمہاری سُنتے ہیں جب

تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ ۙ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا

تم پکارو یا تمہارا کچھ بھلا برا کرتے ہیں ف۷۶ بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو

كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ ۙ اَنْتُمْ وَ

ایسا ہی کرتے پایا فرمایا تو کیا دیکھتے ہو جنھیں پوج رہے ہو تم اور

اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ ۫ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ ۙ الَّذِيْ

تمہارے اگلے باپ دادا ف۷۷ بے شک وہ سب میرے دشمن ہیں ف۷۸ مگر پروردگار عالم ف۷۹ وہ جس

خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ ۙ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ ۙ وَاِذَا

نے مجھے پیدا کیا ف۸۰ تو وہ مجھے راہ دے گا ف۸۱ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ف۸۲ اور جب

راستوں میں چل پڑے جوان کے لیے دریا میں بقدرتِ الٰہی پیدا ہوئے تھے۔ ف۶۸ دریا سے سلامت نکال کر ف۶۹ یعنی فرعون اور اس کی قوم کو اس طرح کہ جب بنی اسرائیل کل کے کل دریا سے باہر ہوگئے اور تمام فرعونی دریا کے اندر آگئے تو دریا بحکم الٰہی مل گیا اور مثل سابق ہوگیا اور فرعون مع اپنی قوم کے ڈوب گیا۔ ف۷۰ اللہ تعالٰی کی قدرت پر اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا معجزہ ہے۔ ف۷۱ یعنی اہل مصر میں صرف آسیہ فرعون کی بی بی اور حزقیل جن کو مومن آلِ فرعون کہتے ہیں وہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچازاد تھے اور مریم جس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر کا نشان بتایا تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے تابوت کو دریا سے نکالا ف۷۲ کہ اُس نے کافروں کو غرق کر کے ان سے انتقام لیا۔ ف۷۳ مومنین پر جنہیں غرق سے نجات دی ف۷۴ یعنی مشرکین پر ف۷۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ وہ لوگ بت پرست ہیں باوجود اس کے آپ کا سوال فرمانا اس لیے تھا تاکہ انہیں دکھادیں کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح اس کے مستحق نہیں۔ ف۷۶ جب یہ کچھ نہیں تو انہیں تم نے معبود کس طرح قرار دیا ف۷۷ کہ نہ یہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت نہ کچھ سنتے ہیں نہ کوئی نفع یا ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ ف۷۸ میں ان کا پوجا جانا گوارا نہیں کرسکتا۔ ف۷۹ میرا رب ہے میرا کارساز ہے میں اس کی عبادت کرتا ہوں وہ مستحق عبادت ہے اس کے اوصاف یہ ہیں ف۸۰ نیست سے ہست (عدم سے وجود عطا) فرمایا اور اپنی طاعت کے لیے بنایا ف۸۱ آداب خلت کی جیسی کہ سابق میں ہدایت فرما چکا ہے مصالح دنیا و دین کی ف۸۲ اور میرا روزی دینے والا ہے۔

مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْٓ

میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے وف۸۳ اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا وف۸۴ اور وہ جس

اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ

کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا وف۸۵ اے میرے رب مجھے حکم عطا کر وف۸۶ اور

اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾

مجھے اُن سے ملا دے جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں وف۸۷ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں وف۸۸

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں وف۸۹ اور میرے باپ کو بخش دے وف۹۰ بے شک وہ

الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا

گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اُٹھائے جائیں گے وف۹۱ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ

بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾

بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر وف۹۲ اور قریب لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے لیے وف۹۳

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ

اور ظاہر کی جائے گی دوزخ گمراہوں کے لیے اور اُن سے کہا جائے گا وف۹۴ کہاں ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے اللہ

دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾

کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے وف۹۵ یا بدلہ لیں گے تو اوندھا دیئے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ وف۹۶

وف۸۳ میرے امراض دور کرتا ہے۔ ابن عطا نے کہا: معنی یہ ہیں کہ جب میں خلق کی دید سے بیمار ہوتا ہوں تو مشاہدۂ حق سے مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔ وف۸۴ موت اور حیات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وف۸۵ انبیاء معصوم ہیں گناہ ان سے صادر نہیں ہوتے ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کے لیے طلب مغفرت کی تعلیم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان صفاتِ الٰہیہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اقامت حجت ہے کہ معبود وہی ہوسکتا ہے جس کی یہ صفات ہوں۔ وف۸۶ "حکم" سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت۔ وف۸۷ یعنی انبیاء علیہم السلام اور آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی۔ چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ" وف۸۸ یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں۔ چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی ثنا کرتے ہیں۔ وف۸۹ جنہیں تو جنت عطا فرمائے گا وف۹۰ توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دعا آپ نے اس لیے فرمائی کہ وقتِ مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ اس سے بیزار ہوگئے جیسا کہ سورۂ براءت میں ہے: "وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ"۔ وف۹۱ یعنی روزِ قیامت وف۹۲ جو شرک کفر و نفاق سے پاک ہو اس کو اس کا مال بھی نفع دے گا جو راہِ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح ہو۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اس کے عمل منقطع ہوجاتے ہیں سوا تین کے، ایک صدقہ جاریہ۔ دوسرا وہ مال جس سے وہ لوگ نفع اٹھائیں۔ تیسری نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔ وف۹۳ کہ اس کو دیکھیں گے وف۹۴ بطریق زجر و توبیخ کے ان کے شرک و کفر پر وف۹۵ عذابِ الٰہی

وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِیْهَا یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ

اور ابلیس کے لشکر سارے ف97 کہیں گے اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوں گے خدا کی قسم

اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ

بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے جب کہ تمہیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے اور ہمیں نہ بہکایا

اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ

مگر مجرموں نے ف98 تو اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں ف99 اور نہ کوئی غم خوار دوست ف100 تو

اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ

کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا ف101 کہ ہم مسلمان ہوتے بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ كَذَّبَتْ

بہت ایمان والے نہ تھے اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے نوح کی

قَوْمُ نُوْحِ ﹰالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا ف102 جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ف103

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ وَمَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ

بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں ف104 تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ف105 اور میں اس پر

عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اُسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے تو اللہ سے ڈرو اور

سے بچا کر ف96 یعنی بُت اور ان کے پجاری سب اوندھے کر کے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ ف97 یعنی اس کے اتباع کرنے والے جن ہوں یا انسان۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ابلیس کے لشکروں سے اس کی ذریت مراد ہے۔ ف98 جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ جن کا ہم نے اتباع کیا یا ابلیس اور اس کی ذریت نے ف99 جیسے کہ مؤمنین کے لیے انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور مؤمنین شفاعت کرنے والے ہیں۔ ف100 جو کام آئے یہ بات کفّار اس وقت کہیں گے جب دیکھیں گے کہ انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور صالحین ایمانداروں کی شفاعت کر رہے ہیں اور ان کی دوستیاں کام آ رہی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتی کہے گا: میرے فلاں دوست کا کیا حال ہے اور وہ دوست گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے دوست کو نکالو اور جنت میں داخل کرو تو جو لوگ جہنم میں باقی رہ جائیں گے وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی غم خوار دوست۔ حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت کریں گے۔ ف101 دنیا میں ف102 یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔ ف103 اللہ تعالیٰ سے کفر و معاصی ترک کرو۔ ف104 اس کی وحی و رسالت کی تبلیغ پر اور آپ کی امانت آپ کی قوم کو مسلّم تھی جیسے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امانت پر عرب کو اتفاق تھا۔ ف105 جو میں توحید و ایمان و طاعت الٰہی کے متعلق دیتا ہوں۔

اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لَکَ وَ اتَّبَعَکَ الۡاَرۡذَلُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ قَالَ وَ مَا

میرا حکم مانو بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں ف۱۰۶ فرمایا مجھے

عِلۡمِیۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنۡ حِسَابُہُمۡ اِلَّا عَلٰی رَبِّیۡ لَوۡ تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾

کیا خبر اُن کے کام کیا ہیں ف۱۰۷ اُن کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے ف۱۰۸ اگر تمہیں حس (شعور) ہو ف۱۰۹

وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوۡا لَئِنۡ

اور میں مسلمانوں کو دُور کرنے والا نہیں ف۱۱۰ میں تو نہیں مگر صاف ڈر سُنانے والا ف۱۱۱ بولے اے نوح

لَّمۡ تَنۡتَہِ یٰنُوۡحُ لَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمَرۡجُوۡمِیۡنَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوۡمِیۡ

اگر تم باز نہ آئے ف۱۱۲ تو ضرور سنگسار کیے جاؤ گے ف۱۱۳ عرض کی اے میرے رب میری قوم

کَذَّبُوۡنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافۡتَحۡ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَہُمۡ فَتۡحًا وَّ نَجِّنِیۡ وَ مَنۡ مَّعِیَ مِنَ

نے مجھے جھٹلایا ف۱۱۴ تو مجھ میں اور اُن میں پورا فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۸﴾ فَاَنۡجَیۡنٰہُ وَ مَنۡ مَّعَہٗ فِی الۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا

نجات دے ف۱۱۵ تو ہم نے بچا لیا اُسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں ف۱۱۶ پھر اس کے بعد ف۱۱۷

بَعۡدُ الۡبٰقِیۡنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۲۱﴾

ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور اُن میں اکثر مسلمان نہ تھے

وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۲﴾ کَذَّبَتۡ عَادُۨ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذۡ

اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۱۸ جب کہ

ف۱۰۶ یہ بات انہوں نے غرور سے کہی، غرباء کے پاس بیٹھنا انہیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسرِ شان (بے عزتی) سمجھتے تھے اس لیے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے۔ کمینے سے مراد اُن کی غرباء اور پیشہ ور لوگ تھے اور ان کو رذیل اور کمین کہنا یہ کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا۔ غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقویٰ کا نسب۔ مسئلہ: مومن کو رذیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو۔ (مدارک) ف۱۰۷ وہ کیا پیشے کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں انہیں اللّٰہ کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ ف۱۰۸ وہی انہیں جزا دے گا۔ ف۱۰۹ تو نہ تم انہیں عیب لگاؤ نہ پیشوں کے باعث ان سے عار کرو۔ پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا۔ ف۱۱۰ یہ میری شان نہیں کہ میں تمہاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمہارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں۔ ف۱۱۱ برہان صحیح کے ساتھ جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے تو جو ایمان لائے وہی میرا مقرب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی دور۔ ف۱۱۲ دعوت و انذار سے۔ ف۱۱۳ حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں ف۱۱۴ تیری وحی و رسالت میں، مراد آپ کی یہ تھی کہ میں جو ان کے حق میں بددعا کرتا ہوں اس کا سبب یہ نہیں کہ انہوں نے مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دی نہ یہ کہ انہوں نے میرے متبعین کو رذیل کہا بلکہ میری دعا کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے تیرے کلام کو جھٹلایا اور تیری رسالت کو قبول کرنے سے انکار کیا ف۱۱۵ ان لوگوں کی شامتِ اعمال سے ف۱۱۶ جو آدمیوں، پرندوں اور حیوانوں سے بھری ہوئی تھی۔ ف۱۱۷ یعنی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دینے کے بعد ف۱۱۸ عاد ایک قبیلہ ہے

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۵﴾

اُن سے اُن کے ہم قوم ہود نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ

تو اللہ سے ڈرو ۱۱۹ اور میرا حکم مانو اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو

اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَتَّخِذُوْنَ

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں سے ہنسنے کو ۱۲۰ اور مضبوط محل

مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا

چنتے ہو اس اُمید پر کہ تم ہمیشہ رہوگے ۱۲۱ اور جب کسی پر گرفت کرتے ہو تو بڑی بیدردی سے گرفت کرتے ہو ۱۲۲ تو اللہ سے

اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ

ڈرو اور میرا حکم مانو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے کہ تمہیں معلوم ہیں ۱۲۳ تمہاری مدد کی

بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ

چوپایوں اور بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے بے شک مجھے تم پر ڈر ہے

یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَوَ عَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ﴿۱۳۶﴾

ایک بڑے دن کے عذاب کا ۱۲۴ بولے ہمیں برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو یا ناصحوں میں نہ ہو ۱۲۵

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ

یہ تو نہیں مگر وہی اگلوں کی ریت (رسم ورواج) ۱۲۶ اور ہمیں عذاب ہونا نہیں ۱۲۷ تو انھوں نے اسے جھٹلایا ۱۲۸

فَاَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَ

تو ہم نے انھیں ہلاک کیا ۱۲۹ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور

اور دراصل یہ ایک شخص کا نام ہے جس کی اولاد سے یہ قبیلہ ہے۔ ۱۱۹ اور میری تکذیب نہ کرو۔ ۱۲۰ کہ اس پر چڑھ کر گزرنے والوں سے تمسخر کرو اور یہ اس قوم کا معمول تھا انھوں نے سرِ راہ بلند بنائیں بنالی تھیں وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور کھیل کرتے۔ ۱۲۱ اور کبھی نہ مروگے ۱۲۲ تلوار سے قتل کرکے کوڑے مار کر نہایت بے رحمی سے ۱۲۳ یعنی وہ نعمتیں جنہیں تم جانتے ہو، آگے ان کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ ۱۲۴ اگر تم میری نافرمانی کرو اس کا جواب ان کی طرف سے یہ ہوا کہ ۱۲۵ ہم کسی طرح تمہاری بات نہ مانیں گے اور تمہاری دعوت قبول نہ کریں گے۔ ۱۲۶ یعنی جن چیزوں کا آپ نے خوف دلایا یہ پہلوں کا دستور ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کہا کرتے تھے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم ان باتوں کا اعتبار نہیں کرتے انہیں جھوٹ جانتے ہیں یا آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت وحیات اور عمارتیں بنانا پہلوں کا طریقہ ہے۔ ۱۲۷ دنیا میں نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ آخرت میں حساب ۱۲۸ یعنی ہود علیہ السلام کو ۱۲۹ ہوا کے عذاب سے۔

ع ١٨

إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ إِذْ

بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب کہ

قَالَ لَهُمْ أَخُوْهُمْ صٰلِحٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ إِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾

اُن سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾ وَمَآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ أَجْرِيَ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں تم سے کچھ اس پر اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو

إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ أَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾ فِيْ

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا تم یہاں کی ف۱۳۰ نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیئے جاؤ گے ف۱۳۱

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ

باغوں اور چشموں اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم نازک اور پہاڑوں

الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا أَمْرَ

میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے ف۱۳۲ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْٓا

نہ چلو ف۱۳۳ وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۱۳۴ اور بناؤ نہیں کرتے ف۱۳۵ بولے

إِنَّمَآ أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَآ أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ فَأْتِ بِاٰيَةٍ إِنْ

تم پر تو جادو ہوا ہے ف۱۳۶ تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ ف۱۳۷ اگر

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ

سچے ہو ف۱۳۸ فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اُس کے پینے کی باری ف۱۳۹ اور ایک معیّن دن

ف۱۳۰ یعنی دنیا کی ف۱۳۱ کہ یہ نعمتیں کبھی زائل نہ ہوں اور کبھی عذاب نہ آئے، کبھی موت نہ آئے، آگے ان کی نعمتوں کا بیان ہے۔ ف۱۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فٰرِہ بمعنی فخر وغرور ہے۔ معنی یہ ہوئے کہ اپنی صنعت پر غرور کرتے اتراتے۔ ف۱۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ''مسرفین'' سے مراد مشرکین ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ''مسرفین'' سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے ناقہ کو قتل کیا تھا۔ ف۱۳۴ کفر وظلم اور معاصی کے ساتھ ف۱۳۵ ایمان لا کر اور عدل قائم کر کے اور اللہ کے مطیع ہو کر معنی یہ ہیں کہ ان کا فساد ٹھوس ہے جس میں کسی طرح نیکی کا شائبہ بھی نہیں اور بعض مفسدین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ فساد بھی کرتے ہیں کچھ نیکی بھی ان میں ہوتی ہے مگر یہ ایسے نہیں۔ ف۱۳۶ یعنی بار بار بکثرت جادو ہوا ہے جس کی وجہ سے عقل بجا نہیں رہی (معاذ اللہ) ف۱۳۷ اپنی سچائی کی ف۱۳۸ رسالت کے دعویٰ میں۔ ف۱۳۹ اس میں اس سے مزاحمت نہ کرو، یہ ایک اونٹنی تھی جو ان کے معجزہ طلب کرنے پر ان کے حسب خواہش بدعائے حضرت صالح علیہ السلام پتھر سے نکلی تھی اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن

مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾

تمہاری باری اور اسے برائی کے ساتھ نہ چھوؤ ف۱۴۰ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آلے گاف۱۴۱

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ

اس پر انھوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں ف۱۴۲ پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ف۱۴۳ تو انہیں عذاب نے آلیاف۱۴۴ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے

وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾

اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے

ع ۸ / ۱۹ / ۱۲

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا

لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب کہ اُن سے ان کے ہم قوم لوط نے فرمایا کیا

تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَ

تم ڈرتے نہیں بےشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور

مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾

میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ

کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہوف۱۴۵ اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے رب نے

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ

جورُوئیں (بیویاں) بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہوف۱۴۶ بولے اے لوط اگر تم باز نہ آئےف۱۴۷

لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ

تو ضرور نکال دیئے جاؤ گےف۱۴۸ فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوںف۱۴۹ اے میرے رب

ہوتا تو اس دن نہ پہنچتی۔ (مدارک) ف۱۴۰ نہ اس کو مارو نہ اس کی کونچیں کاٹو۔ ف۱۴۱ نزولِ عذاب کی وجہ سے اس دن کو بڑا فرمایا گیا تا کہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اس قدر عظیم اور سخت تھا کہ جس دن میں وہ واقع ہوا اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا۔ ف۱۴۲ کونچیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ اس کے اس فعل سے راضی تھے اس لیے کونچیں کاٹنے کی نسبت ان سب کی طرف کی گئی۔ ف۱۴۳ کونچیں کاٹنے پر نزولِ عذاب کے خوف سے نہ کہ معصیت پر تائبانہ نادم ہوئے ہوں یا یہ بات کہ آثارِ عذاب دیکھ کر نادم ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں۔ ف۱۴۴ جس کی انہیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہو گئے۔ ف۱۴۵ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لیے تمہیں رہ گئے ہو جہان کے اور لوگ بھی تو ہیں انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہئے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بکثرت عورتیں ہوتے ہوئے اس فعلِ قبیح کا مرتکب ہونا انتہا درجہ کی خباثت ہے۔ ف۱۴۶ کہ حلال طیب کو چھوڑ کر حرام خبیث میں مبتلا ہوتے ہو۔ ف۱۴۷ نصیحت کرنے اور اس فعل کو برا کہنے سے ف۱۴۸ شہر سے اور تمہیں یہاں نہ رہنے دیا جائے گا۔ ف۱۴۹ اور مجھے اس سے نہایت دشمنی ہے پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی۔

نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا

مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا ف۱۵۰ تو ہم نے اُسے اور اُس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ف۱۵۱ مگر ایک بڑھیا

فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ

کہ پیچھے رہ گئی ف۱۵۲ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کردیا اور ہم نے اُن پر ایک برساؤ برسایا ف۱۵۳ تو کیا ہی بُرا

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

برساؤ تھا ڈرائے گیوں کا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ ع كَذَّبَ اَصْحٰبُ

ع ٩ ١٦ ١٢

نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے بَن (جنگل)

لْــئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۵۴ جب اُن سے شعیب نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر کچھ تم سے اُجرت

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا

نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ف۱۵۵ ناپ پورا کرو اور گھٹانے

مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

والوں میں نہ ہو ف۱۵۶ اور سیدھی ترازو سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے

اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ف۱۵۷ اور اُس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا

ف۱۵۰ اس کی شامت اعمال سے محفوظ رکھ۔ ف۱۵۱ یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے۔ ف۱۵۲ جو آپ کی بی بی تھی اور وہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت پر راضی ہو وہ عاصی کے حکم میں ہوتا ہے اسی لیے وہ بڑھیا گرفتار عذاب ہوئی اور اس نے نجات نہ پائی۔ ف۱۵۳ پتھروں کا یا گندھک اور آگ کا۔ ف۱۵۴ یہ بَن (جنگل) مدین کے قریب تھا اس میں بہت سے درخت اور جھاڑیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی طرف مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ اہل مدین کی طرف مبعوث کیا تھا اور یہ لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے نہ تھے۔ ف۱۵۵ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا یہی عنوان رہا کیونکہ وہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور اخلاص فی العبادۃ کا حکم دیتے اور تبلیغ رسالت پر کوئی اجر نہیں لیتے تھے۔ لہٰذا سب نے یہی فرمایا۔ ف۱۵۶ لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ اور تول میں ف۱۵۷ رہزنی اور لوٹ مار کرکے اور کھیتیاں تباہ کرکے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں ان سے منع فرمایا۔

وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ

اور اگلی مخلوق کو بولے تم پر جادو ہوا ہے تم تو نہیں

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا كِسَفًا

مگر ہم جیسے آدمی ف۱۵۸ اور بے شک ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا

مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

گرا دو اگر تم سچے ہو ف۱۵۹ فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک (کرتوت) ہیں ف۱۶۰

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۸۹﴾

تو انھوں نے اُسے جھٹلایا تو انھیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ف۱۶۱

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

بےشک اس میں ضرور نشانی ہے اور اُن میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی

الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ

ع ۱۰ ۱۶/۱۴

عزت والا مہربان ہے اور بےشک یہ قرآن ربُ العالمین کا اُتارا ہوا ہے اُسے روح الامین لے

الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ

کر اُترا ف۱۶۲ تمہارے دل پر ف۱۶۳ کہ تم ڈر سناؤ روشن عربی

مُّبِیْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَ اِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ

زبان میں اور بےشک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے ف۱۶۴ اور کیا یہ اُن کے لیے نشانی نہ تھی ف۱۶۵ کہ اس

ف۱۵۸ نبوت کا انکار کرنے والے انبیاء کی نسبت بالعموم یہی کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ آج کل کے بعضے فاسد العقیدہ کہتے ہیں۔ ف۱۵۹ نبوت کے دعوے میں۔ ف۱۶۰ اور جس عذاب کے تم مستحق ہو وہ جو عذاب چاہے گا تم پر نازل فرمائے گا۔ ف۱۶۱ جو کہ اس طرح ہوا کہ انہیں شدید گرمی پہنچی، ہوا بند ہوئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے، تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے اس کے بعد ایک اَبر آیا سب اس کے نیچے آ کے جمع ہوگئے اس سے آگ برسی اور سب جل گئے۔ (اس واقعہ کا بیان سورۂ اعراف اور سورۂ ہود میں گزر چکا ہے)۔ ف۱۶۲ روح الامین سے حضرت جبریل مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں۔ ف۱۶۳ تاکہ آپ اسے محفوظ رکھیں اور سمجھیں اور نہ بھولیں دل کی تخصیص اس لیے ہے کہ درحقیقت وہی مخاطب ہے اور تمیز و عقل و اختیار کا مقام بھی وہی ہے تمام اعضاء اس کے مسخر و مطیع ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ دل کے درست ہونے سے تمام بدن درست ہوجاتا ہے اور اس کے خراب ہونے سے سب جسم خراب اور فرح و سرور و رنج و غم کا مقام دل ہی ہے جب دل کو خوشی ہوتی ہے تمام اعضاء پر اس کا اثر پڑتا ہے تو وہ مثل رئیس کے ہے وہی موضع ہے عقل کا تو امیر مطلق ہوا اور تکلیف جو عقل و فہم کے ساتھ مشروط ہے اسی کی طرف راجع ہوئی۔ ف۱۶۴ ''اِنَّهٗ'' کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ضمیر راجع ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ اگلی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت مذکور ہے۔ ف۱۶۵ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدق نبوت و رسالت پر۔

یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ﴿۱۹۸﴾

نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم ف۱۶۶ اور اگر ہم اُسے کسی غیر عربی شخص پر اتارتے

فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ

کہ وہ انھیں پڑھ سناتا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے ف۱۶۷ ہم نے یونہی جھٹلانا پیرادیا(پیوست کردیا) ہے مجرموں کے

الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَیَاْتِیَهُمْ

دلوں میں ف۱۶۸ وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب تو وہ اچانک ان پر

بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا

آجائے گا اور انھیں خبر نہ ہوگی تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی ف۱۶۹ تو کیا ہمارے عذاب کی

یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا

جلدی کرتے ہیں بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انھیں برتنے دیں ف۱۷۰ پھر آئے اُن پر وہ جس کا وہ وعدہ

یُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ

دیئے جاتے ہیں ف۱۷۱ تو کیا کام آئے گا اُن کے وہ جو برتتے تھے ف۱۷۲ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک

قَرْیَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرٰى قف وَ مَا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَ مَا

نہ کی جسے ڈر سنانے والے نہ ہوں نصیحت کے لیے اور ہم ظلم نہیں کرتے ف۱۷۳ اور اس

مع

ف۱۶۶ اپنی کتابوں سے اور لوگوں کو خبریں دیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اہلِ مکہ نے یہودِ مدینہ کے پاس اپنے معتمدین کو یہ دریافت کرنے بھیجا کہ کیا نبی آخر الزمان سیدِ کائنات محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت ان کی کتابوں میں کوئی خبر ہے اس کا جواب علمائے یہود نے یہ دیا کہ یہی ان کا زمانہ ہے اور ان کی نعت وصفت توریت میں موجود ہے علماء یہود میں سے حضرت عبد اللّٰہ ابن سلام اور ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اُسید یہ حضرات جنھوں نے توریت میں حضور کے اوصاف پڑھے تھے حضور پر ایمان لائے۔ ف۱۶۷ معنی یہ ہیں کہ ہم نے یہ قرآن کریم ایک فصیح بلیغ عربی نبی پر اتارا جس کی فصاحت اہلِ عرب کو مسلّم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم معجز ہے اور اس کی مثل ایک سورت بنانے سے بھی تمام دنیا عاجز ہے علاوہ بریں علماءِ اہلِ کتاب کا اتفاق ہے کہ اس کے نزول سے قبل اس کے نازل ہونے کی بشارت اور اس نبی کی صفت ان کی کتابوں میں انہیں مل چکی ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ "نبی" اللّٰہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ کتاب اس کی نازل فرمائی ہوئی ہے اور کفار جو طرح طرح کی بے ہودہ باتیں اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں سب باطل ہیں اور خود کفار بھی متحیر (حیران) ہیں کہ اس کے خلاف کیا بات کہیں اس لیے کبھی اس کو پہلوں کی داستانیں کہتے ہیں، کبھی شعر کبھی سحر اور کبھی یہ کہ معاذ اللّٰہ اس کو خود سیدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے بنالیا ہے اور اللّٰہ تعالٰی کی طرف اس کی غلط نسبت کردی ہے اس طرح کے بے ہودہ اعتراض معاند (حاسد) ہر حال میں کرسکتا ہے حتّٰی کہ اگر بالفرض یہ قرآن کسی غیر عربی شخص پر نازل کیا جاتا جو عربی کی مہارت نہ رکھتا اور باوجود اس کے وہ ایسا معجز قرآن پڑھ کر سناتا جب بھی یہ لوگ اسی طرح کفر کرتے جس طرح انہوں نے اب کفر و انکار کیا کیونکہ ان کے کفر و انکار کا باعث عناد ہے۔ ف۱۶۸ یعنی ان کافروں کے جن کا کفر اختیار کرنا اور اس پر مصر رہنا ہمارے علم میں ہے تو ان کے لیے ہدایت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے کسی حال میں وہ کفر سے پلٹنے والے نہیں۔ ف۱۶۹ تاکہ ہم ایمان لائیں اور تصدیق کریں لیکن اس وقت مہلت نہ ملے گی۔ جب سیدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے کفار کو اس عذاب کی خبر دی تو براہ تمسخر و استہزاء کہنے لگے کہ یہ عذاب کب آئے گا؟ اس پر اللّٰہ تبارک وتعالٰی ارشاد فرماتا ہے: ف۱۷۰ اور فوراً ہلاک نہ کردیں ف۱۷۱ یعنی عذابِ الٰہی ف۱۷۲ یعنی دنیا کی زندگانی اور اس کا عیش خواہ طویل بھی ہو لیکن نہ وہ عذاب کو دفع کرسکے گا نہ اس کی شدت کم کرسکے گا۔ ف۱۷۳ پہلے

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ

قرآن کو لے کر شیطان نہ اُترے ف۱۷۴ اور وہ اس قابل نہیں ف۱۷۵ اور نہ وہ ایسا کرسکتے ہیں ف۱۷۶ وہ تو

السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ

سننے کی جگہ سے دُور کردیئے گئے ہیں ف۱۷۷ تو تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر

الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

عذاب ہوگا اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ ف۱۷۸ اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ ف۱۷۹

لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

اپنے پیرو (تابع) مسلمانوں کے لیے ف۱۸۰ تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو میں تمہارے کاموں سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ

بے علاقہ (لاتعلق) ہوں اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہر والا ہے ف۱۸۱ جو تمہیں دیکھتا ہے جب

تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ

تم کھڑے ہوتے ہو ف۱۸۲ اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو ف۱۸۳ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے ف۱۸۴ کیا

اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾

میں تمہیں بتادوں کہ کس پر اُترتے ہیں شیطان اُترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گنہگار پر ف۱۸۵

حجت قائم کردیتے ہیں ڈرسنانے والوں کو بھیج دیتے ہیں اس کے بعد بھی جو لوگ راہ پر نہیں آتے اور حق کو قبول نہیں کرتے ان پر عذاب کرتے ہیں۔ ف۱۷۴ اس میں کفار کا ردّ ہے جو کہتے تھے کہ جس طرح شیاطین کاہنوں کے پاس آسمانی خبریں لاتے ہیں اسی طرح معاذاللہ حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس قرآن لاتے ہیں۔ اس آیت میں ان کے اس خیال کو باطل کردیا کہ یہ غلط ہے۔ ف۱۷۵ کہ قرآن لائیں ف۱۷۶ کیونکہ یہ ان کے مقدور (بس) سے باہر ہے۔ ف۱۷۷ یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی طرف جو وحی ہوتی ہے اس کو اللہ تعالٰی نے محفوظ کردیا جب تک کہ فرشتہ اس کو بارگاہِ رسالت میں پہنچائے اس سے پہلے شیاطین اس کو نہیں سن سکتے اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنے بندوں سے فرماتا ہے: ف۱۷۸ حضور کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں اعلان کے ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔ ف۱۷۹ یعنی لطف و کرم فرماؤ۔ ف۱۸۰ جو صدق و اخلاص سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے قرابت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔ ف۱۸۱ یعنی اللہ تعالٰی، تم اپنے تمام کام اس کو تفویض کرو (یعنی اللہ تعالٰی کو سونپ دو)۔ ف۱۸۲ نماز کے لیے یا دعا کے لیے یا ہر اس مقام پر جہاں تم ہو۔ ف۱۸۳ جب تم اپنے تہجد پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرمانے کے لیے شب کو دورہ کرتے ہو۔ بعض مفسرین نے کہا: معنی یہ ہیں کہ جب تم امام ہو کر نماز پڑھاتے ہو اور قیام رکوع و سجود و قعود میں گزرتے ہو۔ بعض مفسرین نے کہا: معنی یہ ہیں کہ وہ آپ کی گردشِ چشم کو دیکھتا ہے نمازوں میں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پس و پیش (آگے، پیچھے) یکساں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے بخدا مجھ پر تمہارا خشوع و رکوع مخفی نہیں میں تمہیں اپنے پسِ پشت دیکھتا ہوں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مؤمنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانۂ حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون تک مؤمنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباء و اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں۔ (مدارک و جمل وغیرہ) ف۱۸۴ تمہارے قول و عمل اور تمہاری نیت

يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ؕ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ؕ

شیطان اپنی سنی ہوئی ف۱۸۶ اُن پر ڈالتے ہیں اور اُن میں اکثر جھوٹے ہیں ف۱۸۷ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں ف۱۸۸

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ۙ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ۙ

کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں ف۱۸۹ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ف۱۹۰

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ

مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ف۱۹۱ اور بکثرت اللہ کی یاد کی ف۱۹۲ اور بدلہ لیا ف۱۹۳ بعد

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾ع

اس کے کہ اُن پر ظلم ہوا ف۱۹۴ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم ف۱۹۵ کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ف۱۹۶

ایاتها ٩٣ — ٢٧ سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ٤٨ — رکوعاتها ٧

سورۂ نمل مکیہ ہے، اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

کواس کے بعد اللہ تعالٰی ان مشرکوں کے جواب میں جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر شیطان اترتے ہیں، یہ ارشاد فرماتا ہے۔ **ف۱۸۵** مثل مسیلمہ وغیرہ کاہنوں کے۔ **ف۱۸۶** جو اُنہوں نے ملائکہ سے سنی ہوتی ہے۔ **ف۱۸۷** کیونکہ وہ فرشتوں سے سنی ہوئی باتوں میں اپنی طرف سے بہت جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک بات سنتے ہیں تو سو جھوٹ اس کے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ بھی اس وقت تک تھا جب تک کہ وہ آسمان پر پہنچنے سے روکے نہ گئے تھے۔ **ف۱۸۸** ان کے اشعار میں کہ ان کو پڑھتے ہیں رواج دیتے ہیں باوجودیکہ وہ اشعار کذب و باطل ہوتے ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت شعراء کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے، ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی۔ **ف۱۸۹** اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو و باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں جھوٹی مدح کرتے ہیں جھوٹی ہجو کرتے ہیں۔ **ف۱۹۰** بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پُر ہو۔ مسلمان شعراء جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنیٰ کیے گئے۔ **ف۱۹۱** اس میں شعراء اسلام کا استثناء فرمایا گیا وہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں، اللہ تعالٰی کی حمد لکھتے ہیں، اسلام کی مدح لکھتے ہیں، پند و نصائح لکھتے ہیں، اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ مسجد نبوی میں حضرت حسان کے لیے منبر بچھایا جاتا تھا وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مفاخر پڑھتے (فضائل بیان فرماتے) تھے اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے تھے۔ بخاری کی حدیث میں ہے: حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض برا اچھے کو لو برے کو چھوڑ دو۔ شعبی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق شعر کہتے تھے۔ حضرت علی ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے۔ رضی اللہ تعالٰی عنہم۔ **ف۱۹۲** اور شعر ان کے لیے ذکرِ الٰہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلحاءِ امت کی مدح اور حکمت و موعظت اور زہد و ادب میں۔ **ف۱۹۳** کفار سے ان کی ہجو کا **ف۱۹۴** کفار کی طرف سے کہ انہوں نے مسلمانوں کی اور ان کے پیشواؤں کی ہجو کی ان حضرات نے اس کو دفع کیا اور اس کے جواب دیے یہ مذموم نہیں ہیں بلکہ مستحق اجر و ثواب ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی، یہ اُن حضرات کا جہاد ہے۔ **ف۱۹۵** یعنی مشرکین جنہوں نے سید الطاہرین افضل الخلق رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ہجو کی۔ **ف۱۹۶** موت کے بعد۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ برا ہی ٹھکانا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ ﴿١﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ف۲ ہدایت اور خوشخبری

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

ایمان والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں ف۳ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۴ اور وہ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا

آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے

لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۗ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَ

کوتک (برے اعمال) اُن کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے ہیں ف۵ تو وہ بھٹک رہے ہیں یہ وہ ہیں جن کے لیے بُرا عذاب ہے ف۶ اور

هُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

یہی آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان میں ف۷ اور بے شک تم قرآن سکھائے جاتے ہو حکمت

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿٦﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۗ سَاٰتِيْكُمْ

والے علم والے کی طرف سے ف۸ جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا ف۹ مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے عنقریب میں تمہارے پاس

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٧﴾ فَلَمَّا جَآءَهَا

اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا اس میں سے کوئی چمکتی چنگاری لاؤں گا کہ تم تاپو ف۱۰ پھر جب آگ کے پاس آیا

نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ

ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسیٰ اور جو اس کے آس پاس ہیں یعنی فرشتے ف۱۱ اور پاکی ہے اللہ کو

ف۱ سورۂ نمل مکیہ ہے اس میں سات ۷ رکوع اور ترانوے ۹۳ آیتیں اور ایک ہزار تین سو سترہ ۱۳۱۷ کلمے اور چار ہزار سات سو ننانوے ۴۷۹۹ حرف ہیں۔ ف۲ جو حق و باطل میں امتیاز کرتی ہے اور جس میں علوم و حکم ودیعت رکھے گئے ہیں۔ ف۳ اور اس پر مداومت کرتے ہیں اور اس کے شرائط و آداب و جملہ حقوق کی حفاظت کرتے ہیں ف۴ خوش دلی سے ف۵ کہ وہ اپنی برائیوں کو شہوات کے سبب سے بھلائی جانتے ہیں۔ ف۶ دنیا میں قتل اور گرفتاری ف۷ کہ ان کا انجام دائمی عذاب ہے۔ اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے۔ ف۸ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جو دقائق علم و لطائف حکمت پر مشتمل ہے۔ ف۹ مدین سے مصر کو سفر کرتے ہوئے تاریک رات میں جبکہ برف باری سے نہایت سردی ہو رہی تھی اور راستہ گم ہو گیا تھا اور بی بی صاحبہ کو درد زہ شروع ہو گیا تھا۔ ف۱۰ اور سردی کی تکلیف سے امن پاؤ۔ ف۱۱ یہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی تحیت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کے ساتھ۔

الْعٰلَمِیْنَ ۸ یٰمُوْسٰۤی اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۹ لا وَ اَلْقِ عَصَاكَ ط

جو رب ہے سارے جہان کا اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللّٰہ عزت والا حکمت والا اور اپنا عصا ڈال دے و۱۲

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ط یٰمُوْسٰى

پھر موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا ہم نے فرمایا اے موسیٰ

لَا تَخَفْ قف اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۱۰ صلے اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ

ڈر نہیں بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا و۱۳ ہاں جو کوئی زیادتی کرے و۱۴ پھر برائی کے

حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۱۱ وَ اَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ

بعد بھلائی سے بدلے تو بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں و۱۵ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال

تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ قف فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ط

نکلے گا سفید چمکتا بے عیب و۱۶ نو نشانیوں میں و۱۷ فرعون اور اس کی قوم کی طرف

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۱۲ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا

بے شک وہ بے حکم لوگ ہیں پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی اُن کے پاس آئیں و۱۸ بولے یہ تو

سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۱۳ ج وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَیْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ط

صریح جادو ہے اور اُن کے منکر ہوئے اور اُن کے دلوں میں ان کا یقین تھا و۱۹ ظلم اور تکبر سے

فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۱۴ ع وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًا ج

ع ۱ ۱۴/۱۶

تو دیکھو کیسا انجام ہوا فسادیوں کا و۲۰ اور بے شک ہم نے داود اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا و۲۱

وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۱۵ وَ

اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللّٰہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی و۲۲ اور

و۱۲ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکمِ الٰہی عصا ڈال دیا اور وہ سانپ ہوگیا۔ و۱۳ نہ سانپ کا نہ کسی اور چیز کا یعنی جب میں انہیں امن دوں تو پھر کیا اندیشہ۔ و۱۴ اس کو ڈر ہوگا اور وہ بھی جب توبہ کرے۔ و۱۵ توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والتسلیمات کو دوسری نشانی دکھائی گئی اور فرمایا گیا و۱۶ یہ نشانی ہے ان و۱۷ جن کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے ہو۔ و۱۸ یعنی انہیں معجزے دکھائے گئے۔ و۱۹ اور وہ جانتے تھے کہ بیشک یہ نشانیاں اللّٰہ کی طرف سے ہیں لیکن باوجود اس کے اپنی زبانوں سے انکار کرتے رہے۔ و۲۰ کہ غرق کرکے ہلاک کئے گئے و۲۱ یعنی علم قضا و سیاست اور حضرت داود کو پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم دیا اور حضرت سلیمان کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا۔ (خازن) و۲۲ نبوت و ملک عطا فرما کر اور جن و انس اور شیاطین کو مسخر کرکے۔

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا

سلیمان داود کا جانشین ہوا ف۲۳ اور کہا اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور ہر چیز میں

مِنْ كُلِّ شَيْءٍؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ

سے ہم کو عطا ہوا ف۲۴ بے شک یہی ظاہر فضل ہے ف۲۵ اور جمع کیے گئے سلیمان کے لیے

جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا

اس کے لشکر جنوں اور آدمیوں اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے ف۲۶ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں

عَلٰى وَادِ النَّمْلِۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْۚ لَا

کے نالے پر آئے ف۲۷ ایک چیونٹی بولی ف۲۸ اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں

يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ

کچل نہ ڈالیں سلیمان اور اُن کے لشکر بے خبری میں ف۲۹ تو اس کی بات سے مسکرا کر

قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ

ہنسا ف۳۰ اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے ف۳۱ مجھ پر اور

عَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

میرے ماں باپ پر کیے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قربِ خاص کے

ف۲۳ نبوت وعلم وملک میں ف۲۴ یعنی بکثرت نعمتیں دنیا وآخرت کی ہم کو عطا فرمائی گئیں۔ ف۲۵ مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو اللہ تعالیٰ نے مشارق ومغارب ارض کا مُلک عطا فرمایا، چالیس سال آپ اس کے مالک رہے پھر تمام دنیا کی مملکت عطا فرمائی جن، انسان، شیطان، پرند، چوپائے، درندے سب پر آپ کی حکومت تھی اور ہر ایک شے کی زبان آپ کو عطا فرمائی اور عجیب وغریب صنعتیں آپ کے زمانہ میں بروئے کار آئیں۔ ف۲۶ آگے بڑھنے سے تاکہ سب مجتمع ہوجائیں پھر چلائے جاتے تھے۔ ف۲۷ یعنی طائف یا شام میں اس وادی پر گزرے جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں۔ ف۲۸ جو چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی۔ لطیفہ: جب حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے لوگوں سے کہا: جو چاہو دریافت کرو۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نوجوان تھے، آپ نے دریافت فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نر؟ حضرت قتادہ ساکت ہوگئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا؟ آپ نے فرمایا: قرآن کریم میں ارشاد ہوا: "قَالَتْ نَمْلَةٌ"۔ اگر نر ہوتی تو قرآن شریف میں "قَالَ نَمْلَةٌ" وارد ہوتا۔ (سبحان اللہ اس سے حضرت امام کی شانِ علم معلوم ہوتی ہے) غرض جب اس چیونٹیوں کی ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگی: ف۲۹ یہ اس نے اس لیے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں، صاحبِ عدل ہیں، جبر اور زیادتی آپ کی شان نہیں ہے۔ اس لیے اگر آپ کے لشکر سے چیونٹیاں کچل جائیں گی تو بے خبری ہی میں کچل جائیں گی کہ وہ گزرتے ہوں اور اس طرف التفات نہ کریں۔ چیونٹی کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے سن لی اور ہوا ہر شخص کا کلام آپ کے سمع مبارک تک پہنچاتی تھی۔ جب آپ چیونٹیوں کی وادی پر پہنچے تو آپ نے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہوگئیں سیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر تھی مگر بعید نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو۔ ف۳۰ انبیاء کا ہنسنا تبسم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے۔ ف۳۱ نبوت وملک وعلم عطا فرما کر۔

الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَ تَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ٘ اَمْ كَانَ

سزاوار ہیں ف۳۲ اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا یا وہ

مِنَ الْغَآىِٕبِیْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ

واقعی حاضر نہیں ضرور میں اُسے سخت عذاب کروں گا ف۳۳ یا ذبح کردوں گا یا کوئی روشن سند

بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ

میرے پاس لائے ف۳۴ تو ہُدہُد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر ف۳۵ عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ آیا ہوں جو حضور نے نہ دیکھی اور

جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِیَتْ

میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی ف۳۶ کہ ان پر بادشاہی کررہی ہے اور اُسے

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ

ہر چیز میں سے ملا ہے ف۳۷ اور اس کا بڑا تخت ہے ف۳۸ میں نے اُسے اور اُس کی قوم کو پایا کہ اللہ کو چھوڑ کر

لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

سورج کو سجدہ کرتے ہیں ف۳۹ اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر ان کو سیدھی راہ سے

السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ

روک دیا ف۴۰ تو وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۴۱ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو ف۴۲ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی

اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۶﴾ السجدۃ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ

سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو

السجدۃ

ف۳۲ حضرات انبیاء و اولیاء ف۳۳ اس کے پر اکھاڑ کر یا اس کو اس کے پیاروں سے جدا کرکے یا اس کو اس کے اقران کا خادم بنا کر یا اس کو غیر جانوروں کے ساتھ قید کرکے اور ہُدہُد کو حسبِ مصلحت عذاب کرنا آپ کے لیے حلال تھا اور جب پرند آپ کے لیے مسخر (تابع) کیے گئے تھے تو تادیب و سیاست مقتضائے تسخیر ہے۔ ف۳۴ جس سے اس کی معذوری ظاہر ہو۔ ف۳۵ نہایت عجز و انکسار اور ادب و تواضع کے ساتھ معافی چاہ کر ف۳۶ جس کا نام بلقیس ہے ف۳۷ جو بادشاہوں کے لیے شایان ہوتا ہے ف۳۸ جس کا طول اسّی گز، عرض چالیس گز، سونے چاندی کا جواہرات کے ساتھ مُرَصَّع (جڑا ہوا) ف۳۹ کیونکہ وہ لوگ آفتاب پرست مجوسی تھے۔ ف۴۰ سیدھی راہ سے مراد طریق حق و دین اسلام ہے۔ ف۴۱ آسمان کی چھپی چیزوں سے مینہ اور زمین کی چھپی چیزوں سے نباتات مراد ہیں۔ ف۴۲ اس میں آفتاب پرستوں بلکہ تمام باطل پرستوں کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی پوجیں مقصود یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات ارضی و سماوی پر قدرت رکھتا ہو اور جمیع معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ کسی طرح مستحق عبادت نہیں۔

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ

جھوٹوں میں ہے ف۴۳ میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر ڈال پھر اُن سے الگ ہٹ کر دیکھ

مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۹﴾

کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ف۴۴ وہ عورت بولی اے سردارو بے شک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا ف۴۵

اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ

بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو ف۴۶

وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ اَمْرِیْ مَا كُنْتُ

اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو ف۴۷ بولی اے سردارو میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو میں کسی معاملہ میں

قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ

کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو وہ بولے ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی

شَدِیْدٍ ۙ۬ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ

والے ہیں ف۴۸ اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے ف۴۹ بولی بے شک جب بادشاہ

اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ

کسی بستی میں ف۵۰ داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کردیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ف۵۱ ذلیل اور ایسا ہی

یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ

کرتے ہیں ف۵۲ اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب

ع ۲ ‏ ۱۷

ف۴۳ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ از جانب بندۂ خدا سلیمان بن داود بسوئے بلقیس ملکۂ شہر سبا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس پر سلام جو ہدایت قبول کرے اس کے بعد مدعا یہ کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو۔ اس پر آپ نے اپنی مہر لگائی اور ہُدہُد سے فرمایا ف۴۴ چنانچہ ہُدہُد وہ مکتوبِ گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہنچا اس وقت بلقیس کے گرد اس کے اعیان و وزراء کا مجمع تھا۔ ہُدہُد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا اور وہ اس کو دیکھ کر خوف سے لرز گئی اور پھر اس پر مہر دیکھ کر ف۴۵ اس نے اس خط کو عزت والا یا اس لیے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی اس سے اس نے جانا کہ کتاب کا بھیجنے والا جلیلُ الْمَنْزِلَت بادشاہ ہے یا اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی پھر اس نے بتایا کہ وہ مکتوب کس کی طرف سے آیا ہے۔ چنانچہ کہا: ف۴۶ یعنی میری تعمیلِ ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں۔ ف۴۷ فرمانبردارانہ شان سے مکتوب کا یہ مضمون سنا کر بلقیس اپنے اعیانِ دولت کی طرف متوجہ ہوئی۔ ف۴۸ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لیے تیار ہیں بہادر اور شجاع ہیں، صاحب قوت و توانائی ہیں، کثیر فوجیں رکھتے ہیں، جنگ آزما ہیں۔ ف۴۹ اے ملکہ! ہم تیری اطاعت کریں گے تیرے حکم کے منتظر ہیں۔ اس جواب میں انہوں نے یہ اشارہ کیا کہ ان کی رائے جنگ کی ہے یا ان کا مدعا یہ ہو کہ ہم جنگی لوگ ہیں رائے اور مشورہ ہمارا کام نہیں تو خود صاحب عقل و تدبیر ہے ہم بہر حال تیرا اتباع کریں گے جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انہیں ان کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کئے۔ ف۵۰ اپنے زور و قوت سے ف۵۱ قتل اور قید اور

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ

لے کر پلٹے ۵۳ پھر جب وہ ۵۴ سلیمان کے پاس آیا سلیمان نے فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللّٰہ نے دیا ۵۵

خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ

وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا ۵۶ بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ۵۷ پلٹ جا ان کی طرف

فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ

تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انھیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم اُن کو اس شہر سے ذلیل کرکے نکال دیں گے یوں کہ وہ

صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ

پست ہوں گے ۵۸ سلیمان نے فرمایا اے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اُس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ

يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں ۵۹ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ

تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ

حضور اجلاس برخاست کریں ۶۰ اور میں بے شک اس پر قوت والا امانت دار ہوں ۶۱ اس نے عرض کی جس کے پاس

اہانت کے ساتھ ۵۲ یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے بادشاہوں کی عادت کا جو اس کو علم تھا اس کی بنا پر اس نے یہ کہا اور مراد اس کی یہ تھی کہ جنگ مناسب نہیں ہے اس میں ملک اور اہل ملک کی تباہی و بربادی کا خطرہ ہے اس کے بعد اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا ۵۳ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہ کریں گے اور سوا اس کے کہ ہم ان کے دین کا اتباع کریں وہ اور کسی بات سے راضی نہ ہوں گے تو اس نے پانچ سو غلام اور پانچ سو باندیاں بہترین لباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کرکے زرنگار زینوں پر سوار کرکے بھیجے اور پانچ سو اینٹیں سونے کی اور جواہر سے مرصع تاج اور مشک و عنبر وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے ہُدہُد یہ دیکھ کر چل دیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سب خبر پہنچائی، آپ نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نو فرسنگ کے میدان میں بچھا دی جائیں اور اس کے گرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنا دی جائے اور بر و بحر کے خوبصورت جانور اور جنّات کے بچے میدان کے داہنے بائیں حاضر کئے جائیں۔ ۵۴ یعنی بلقیس کا پیامی مع اپنی جماعت کے ہدیہ لے کر ۵۵ یعنی دین اور نبوت اور حکمت و ملک ۵۶ مال و اسباب دنیا ۵۷ یعنی تم اہل مفاخرت (مغرور) ہو زخارف دنیا (دنیا کی زینتوں) پر فخر کرتے ہو اور ایک دوسرے کے ہدیہ پر خوش ہوتے ہو مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اس کے دین اور نبوت سے مجھ کو مشرف کیا۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے وفد کے امیر مُنذِر بن عمرو سے فرمایا کہ یہ ہدیے لے کر ۵۸ یعنی اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو یہ انجام ہوگا۔ جب قاصد ہدیے لے کر بلقیس کے پاس واپس گئے اور تمام واقعات سنائے تو اس نے کہا بیشک وہ نبی ہیں اور ہمیں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں اور اس نے اپنا تخت اپنے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کرکے تمام دروازے مقفل کردیئے اور ان پر پہرہ دار مقرر کردیئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا انتظام کیا تاکہ دیکھے کہ آپ اس کو کیا حکم فرماتے ہیں اور وہ ایک لشکر گراں لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی جس میں بارہ ہزار نواب تھے اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری جب اتنے قریب پہنچ گئی کہ حضرت سے صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا۔ ۵۹ اس سے آپ کا مدعا یہ تھا کہ اس کا تخت حاضر کرکے اس کو اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھا دیں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ آپ نے چاہا کہ اس کے آنے سے قبل اس کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ ۶۰ اور آپ کا اجلاس صبح سے دوپہر تک ہوتا تھا۔ ۶۱ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں اس سے جلد چاہتا ہوں۔

عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا

کتاب کا علم تھا وف۶۲ کہ میں اُسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے وف۶۳ پھر جب

رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۚ قف لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ

سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں

اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ

یا ناشکری اور جو شکر کرے تو وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے وف۶۴ اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے

كَرِیْمٌ ۝۴۰ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ

سب خوبیوں والا سلیمان نے حکم دیا عورت کا تخت اس کے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کردو کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا اُن میں

الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ۝۴۱ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ

ہوتی ہے جو ناواقف رہے پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی

كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ كُنَّا مُسْلِمِیْنَ ۝۴۲ وَ صَدَّهَا مَا

گویا یہ وہی ہے وف۶۵ اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی وف۶۶ اور ہم فرمانبردار ہوئے وف۶۷ اور اُسے روکا وف۶۸ اُس

كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ۝۴۳ قِیْلَ

چیز نے جسے وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی بے شک وہ کافر لوگوں میں سے تھی اُس سے کہا

لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ؕ

گیا صحن میں آ وف۶۹ پھر جب اُس نے اسے دیکھا اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں (پنڈلیاں) کھولیں وف۷۰

قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ۬ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ

سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا وف۷۱ عورت نے عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا وف۷۲ اور

وف۶۲ یعنی آپ کے وزیر آصف بن برخیا جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے۔ وف۶۳ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: لاؤ حاضر کرو۔ آصف نے عرض کیا: آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رتبہ بارگاہِ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہوگا۔ آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اسی وقت تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہوا۔ وف۶۴ کہ اس شکر کا نفع خود اس شکر گزار کی طرف عائد ہوتا ہے۔ وف۶۵ اس جواب سے اس کا کمالِ عقل معلوم ہوا اب اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے دروازہ بند کرنے قفل لگانے پہرہ دار مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہوا اس پر اس نے کہا وف۶۶ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی صحت نبوت کی ہُدہُد کے واقعہ سے اور امیر وفد سے وف۶۷ ہم نے آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری اختیار کی وف۶۸ اللہ کی عبادت و توحید سے یا اسلام کی طرف تقدم سے۔ وف۶۹ وہ صحن شفاف آبگینہ کا تھا اس کے نیچے آب جاری تھا اس میں مچھلیاں تھیں اور اس کے وسط میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر آپ جلوہ افروز تھے۔ وف۷۰ تاکہ پانی میں چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو۔ وف۷۱ یہ پانی نہیں ہے یہ

ع ۳ ۱۳ ۱۸

اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ

اب سلیمان کے ساتھ اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں جو رب سارے جہان کا ف۷۳ اور بے شک ہم نے ثمود کی طرف

اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ

ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو پوجو ف۷۴ تو جبھی وہ دو گروہ ہوگئے ف۷۵ جھگڑا کرتے ف۷۶ صالح نے فرمایا

يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ

اے میری قوم کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو ف۷۷ بھلائی سے پہلے ف۷۸ اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے ف۷۹

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ

شاید تم پر رحم ہو ف۸۰ بولے ہم نے برا شگون لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے ف۸۱ فرمایا تمہاری بدشگونی

عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ

اللہ کے پاس ہے ف۸۲ بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو ف۸۳ اور شہر میں نو شخص تھے ف۸۴

يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ

کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر بولے ہم ضرور

لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا

رات کو چھاپا ماریں گے صالح اور اس کے گھر والوں پر ف۸۵ پھر اس کے وارث سے ف۸۶ کہیں گے اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بے شک ہم

سن کر بلقیس نے اپنی ساقیں (پنڈلیاں) چھپالیں اور اس سے اس کو بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک وحکومت اللہ کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے اس نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ کی نبوت پر استدلال کیا اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اسلام کی دعوت دی۔ ف۷۲ کہ تیرے غیر کو پوجا آفتاب کی پرستش کی ف۷۳ چنانچہ اس نے اخلاص کے ساتھ توحید و اسلام کو قبول کیا اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کی۔ ف۷۴ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو ف۷۵ ایک مومن اور ایک کافر ف۷۶ ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے۔ کافر گروہ نے کہا: اے صالح! جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اس کو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو۔ ف۷۷ یعنی بلا و عذاب کی ف۷۸ بھلائی سے مراد عافیت و رحمت ہے۔ ف۷۹ عذاب نازل ہونے سے پہلے کفر سے توبہ کر کے ایمان لا کر ف۸۰ اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے۔ ف۸۱ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مبعوث ہوئے اور قوم نے تکذیب کی اس کے باعث بارش رک گئی، قحط ہوگیا، لوگ بھوکے مرنے لگے اس کو انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا۔ ف۸۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بدشگونی جو تمہارے پاس آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی۔ ف۸۳ آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو۔ ف۸۴ یعنی ثمود کے شہر میں جس کا نام حجر ہے ان کے شریف زادوں میں سے نو شخص تھے جن کا سردار قُدار بن سالف تھا یہی لوگ ہیں جنہوں نے ناقہ (اُونٹنی) کی کونچیں کاٹنے میں سعی کی تھی۔ ف۸۵ یعنی رات کے وقت ان کو اور ان کی اولاد کو اور ان کے متبعین کو جو ان پر ایمان لائے ہیں قتل کردیں گے۔ ف۸۶ جس کو ان کے خون کا بدلہ طلب کرنے کا حق ہوگا۔

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا وَّ مَكَرْنَا مَكْرًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ

سچے ہیں اور انھوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی ف۸۷ اور وہ غافل رہے تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَ قَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ

کیسا انجام ہوا اُن کے مکر کا ہم نے ہلاک کردیا اُنھیں ف۸۸ اور ان کی ساری قوم کو ف۸۹ تو یہ ہیں

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ

ان کے گھر ڈھئے پڑے بدلہ اُن کے ظلم کا بے شک اس میں نشانی ہے جاننے والوں کے لیے اور

اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ

ہم نے اُن کو بچا لیا جو ایمان لائے ف۹۰ اور ڈرتے تھے ف۹۱ اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

کیا بے حیائی پر آتے ہو ف۹۲ اور تم سوجھ رہے ہو ف۹۳ کیا تم مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو

مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ

عورتیں چھوڑ کر ف۹۴ بلکہ تم جاہل لوگ ہو ف۹۵ تو اُس کی قوم کا کچھ جواب

قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ٘ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

ستھرا پن چاہتے ہیں ف۹۶ تو ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے ف۹۷

ف۸۷ یعنی ان کے مکر کی جزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی۔ ف۸۸ یعنی ان نو شخصوں کو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب حضرت صالح علیہ السلام کے مکان کی حفاظت کے لیے فرشتے بھیجے تو وہ نو شخص ہتھیار باندھ کر تلواریں کھینچ کر حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر آئے فرشتوں نے ان کو پتھر مارے وہ پتھر لگتے تھے اور مارنے والے نظر نہ آتے تھے اس طرح ان نو کو ہلاک کیا۔ ف۸۹ ہولناک آواز سے۔ ف۹۰ حضرت صالح علیہ السلام پر ف۹۱ ان کی نافرمانی سے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ ف۹۲ اس بے حیائی سے مراد ان کی بدکاری ہے۔ ف۹۳ یعنی اس فعل کی قباحت جانتے ہو یا یہ معنی ہیں کہ ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ بالاعلان بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو یا یہ کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بد اعمالی میں مبتلا ہو۔ ف۹۴ باوجودیکہ مردوں کے لیے عورتیں بنائی گئی ہیں، مردوں کے لیے مرد اور عورتوں کے لیے عورتیں نہیں بنائی گئیں لہٰذا یہ فعل حکمتِ الٰہی کی مخالفت ہے۔ ف۹۵ جو ایسا فعل کرتے ہو ف۹۶ اور اس گندے کام کو منع کرتے ہیں۔ ف۹۷ عذاب میں۔

ع ۴ ۱۴ ۱۹

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا ف۹۸ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا تم کہو سب خوبیاں اللہ کو ف۹۹

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ ؕ

اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر ف۱۰۰ کیا اللہ بہتر ف۱۰۱ یا ان کے ساختہ (من گھڑت) شریک ف۱۰۲

ف۹۸ پتھروں کا۔ ف۹۹ یہ خطاب ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کہ پچھلی امتوں کے ہلاک پر اللہ تعالٰی کی حمد بجا لائیں۔ ف۱۰۰ یعنی انبیاء و مرسلین پر۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ چنے ہوئے بندوں سے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں۔ ف۱۰۱ خدا پرستوں کے لیے جو خاص اس کی عبادت کریں اور اس پر ایمان لائیں اور وہ انہیں عذاب و ہلاک سے بچائے۔ ف۱۰۲ یعنی بت جو اپنے پرستاروں کے کچھ کام نہ آسکیں تو جب ان میں کوئی بھلائی نہیں وہ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے تو ان کو پوجنا اور معبود ماننا نہایت بے جا ہے۔ اس کے بعد چند انواع ذکر فرمائے جاتے ہیں جو اللہ تعالٰی کی وحدانیت اور اس کے کمالِ قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ

یا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۱۰۳ اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اُتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآىٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا

تو ہم نے اُس سے باغ اُگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ اُن کے پیڑ

شَجَرَهَاؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَؕ (۶۰) اَمَّنْ جَعَلَ

اُگاتے ف۱۰۴ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ف۱۰۵ بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں ف۱۰۶ یا وہ جس نے

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَجَعَلَ

زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اُس کے لیے لنگر بنائے ف۱۰۷ اور دونوں

بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًاؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَؕ (۶۱)

سمندروں میں آڑ رکھی ف۱۰۸ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں ف۱۰۹

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ

یا وہ جو لاچار کی سُنتا ہے ف۱۱۰ جب اُسے پکارے اور دُور کردیتا ہے بُرائی اور تمہیں زمین کے

الْاَرْضِؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَؕ (۶۲) اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ

وارث کرتا ہے ف۱۱۱ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو یا وہ جو تمہیں راہ

فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖؕ

دکھاتا ہے ف۱۱۲ خشکی اور تری کی اندھیریوں میں ف۱۱۳ اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی ف۱۱۴

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَؕ (۶۳) اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ ان کے شرک سے یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اُسے

ف۱۰۳ عظیم ترین اشیاء جو مشاہدے میں آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ پر دلالت کرتی ہیں ان کا ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ کیا بت بہتر ہیں یا وہ جس نے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور عجیب مخلوق بنائی۔ ف۱۰۴ یہ تمہاری قدرت میں نہ تھا۔ ف۱۰۵ کیا یہ دلائل قدرت دیکھ کر ایسا کہا جاسکتا ہے ہرگز نہیں وہ واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف۱۰۶ جو اس کے لیے شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۰۷ وزنی پہاڑ جو اسے جنبش سے روکتے ہیں۔ ف۱۰۸ کہ کھاری میٹھے ملنے نہ پائیں۔ ف۱۰۹ جو اپنے رب کی توحید اور اس کے قدرت و اختیار کو نہیں جانتے اور اس پر ایمان نہیں لاتے۔ ف۱۱۰ اور حاجت روائی فرماتا ہے۔ ف۱۱۱ کہ تم اس میں سکونت کرو اور قرناً بعد قرنٍ اس میں متصرف رہو۔ ف۱۱۲ تمہارے منازل و مقاصد کی ف۱۱۳ ستاروں سے اور علامتوں سے۔ ف۱۱۴ رحمت سے مراد یہاں بارش ہے۔

يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ

دوبارہ بنائے گا وف۱۱۵ اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے وف۱۱۶ کیا اللّٰہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو وف۱۱۷ تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور

الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ

زمین میں ہیں مگر اللّٰہ وف۱۱۸ اور انھیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے کیا

ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا

اُن کے علم کا سلسلہ آخرت کے جاننے تک پہونچ گیا وف۱۱۹ کوئی نہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں وف۱۲۰ بلکہ وہ اس سے

عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا

ع ۸ / ۱

اندھے ہیں اور کافر بولے کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہوجائیں گے کیا ہم پھر

لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ

نکالے جائیں گے وف۱۲۱ بے شک اس کا وعدہ دیا گیا ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو یہ تو

اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں وف۱۲۲ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا

ہوا انجام مجرموں کا وف۱۲۳ اور تم ان پر غم نہ کھاؤ وف۱۲۴ اور ان کے مکر سے دل تنگ

وف۱۱۵ اس کی موت کے بعد اگرچہ موت کے بعد زندہ کئے جانے کے کفار مُقر و مُعترف نہ تھے لیکن جب کہ اس پر براہین قائم ہیں تو ان کا اقرار نہ کرنا کچھ قابلِ لحاظ نہیں بلکہ جب وہ ابتدائی پیدائش کے قائل ہیں تو انہیں اعادے کا قائل ہونا پڑے گا کیونکہ ابتداء اعادے پر دلالت قویہ کرتی ہے، تو اب ان کے لیے کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہی۔ **وف۱۱۶** آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات۔ **وف۱۱۷** اپنے اس دعویٰ میں کہ اللّٰہ کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو جو صفات و کمالات اوپر ذکر کئے گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللّٰہ کے سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے کو کس طرح معبود ٹھہراتے ہو یہاں "هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ" فرما کر ان کے عجز و بطلان کا اظہار منظور ہے۔ **وف۱۱۸** وہی جاننے والا ہے غیب کا اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے جیسا کہ سورۂ آلِ عمران میں ہے۔ "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ" یعنی اللّٰہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللّٰہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے اور بکثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے۔ "وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ" یعنی جتنے غیب ہیں آسمان و زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا۔ **وف۱۱۹** اور انہیں قیامت قائم ہونے کا علم و یقین حاصل ہوگیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں۔ **وف۱۲۰** انہیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے **وف۱۲۱** اپنی قبروں سے زندہ۔ **وف۱۲۲** یعنی (معاذاللّٰہ) جھوٹی باتیں۔

يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۷۱﴾ قُلۡ

نہ ہو ف۱۲۵ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۱۲۶ اگر تم سچے ہو تم فرماؤ

عَسٰۤى اَنۡ يَّكُوۡنَ رَدِفَ لَكُمۡ بَعۡضُ الَّذِىۡ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ف۱۲۷ اور بے شک تیرا رب

لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

فضل والا ہے آدمیوں پر ف۱۲۸ لیکن اکثر آدمی حق نہیں مانتے ف۱۲۹ اور بے شک تمہارا رب

لَيَعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۴﴾ وَمَا مِنۡ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ

جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپی ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ف۱۳۰ اور جتنے غیب ہیں آسمان

وَالۡاَرۡضِ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىۡۤ

اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ف۱۳۱ بے شک یہ قرآن ذکر فرماتا ہے بنی

اِسۡرَآءِيۡلَ اَكۡثَرَ الَّذِىۡ هُمۡ فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۷۶﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّ

اسرائیل سے اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ف۱۳۲ اور بے شک وہ ہدایت اور

رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ بِحُكۡمِهٖ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ

رحمت ہے مسلمانوں کے لیے بے شک تمہارا رب اُن کے آپس میں فیصلہ فرماتا ہے اپنے حکم سے اور وہی ہے عزت والا

الۡعَلِيۡمُ ۚ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الۡحَـقِّ الۡمُبِيۡنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا

علم والا تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بے شک تم روشن حق پر ہو بے شک تمہارے

تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۸۰﴾ وَمَاۤ

سنائے نہیں سنتے مُردے ف۱۳۳ اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر ف۱۳۴ اور

ف۱۲۳ کہ وہ انکار کے سبب عذاب سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۲۴ ان کے اعراض وتکذیب کرنے اور اسلام سے محروم رہنے کے سبب۔ ف۱۲۵ کیونکہ اللہ آپ کا حافظ وناصر ہے۔ ف۱۲۶ یعنی یہ وعدۂ عذاب کب پورا ہوگا۔ ف۱۲۷ یعنی عذابِ الٰہی۔ چنانچہ وہ عذاب روزِ بدر ان پر آ ہی گیا اور باقی کو وہ بعدِ موت پائیں گے۔ ف۱۲۸ اسی لیے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے۔ ف۱۲۹ اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جہالت سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ ف۱۳۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنا اور آپ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالٰی کو معلوم ہے وہ اس کی سزا دے گا۔ ف۱۳۱ یعنی لوحِ محفوظ میں ثبت ہیں اور جنہیں ان کا دیکھنا بفضلِ الٰہی میسر ہے ان کے لئے ظاہر ہیں۔ ف۱۳۲ دینی اُمور میں اہلِ کتاب نے آپس میں اختلاف کیا ان کے بہت فرقے ہوگئے اور آپس میں لعن طعن کرنے لگے تو قرآن کریم نے اس کا بیان فرمایا ایسا بیان کیا کہ اگر وہ انصاف کریں اور اس کو قبول کریں اور اسلام لائیں تو ان میں یہ باہمی اختلاف باقی نہ رہے۔ ف۱۳۳ مُردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جن کے دل مُردہ ہیں۔ چنانچہ اسی آیت میں ان کے مقابل اہلِ ایمان کا ذکر فرمایا۔ "اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا" جو لوگ

اَنۡتَ بِهٰدِی الۡعُمۡیِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا

اندھوں کو ف۱۳۵ ان کی گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سُنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف۱۳۶

فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ اِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَیۡهِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً مِّنَ

اور وہ مسلمان ہیں اور جب بات اُن پر آپڑے گی ف۱۳۷ ہم زمین سے ان کے لیے ایک چوپایہ نکالیں گے ف۱۳۸

الۡاَرۡضِ تُكَلِّمُهُمۡ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۸۲﴾ ع وَ یَوۡمَ

جو لوگوں سے کلام کرے گا ف۱۳۹ اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے ف۱۴۰ اور جس دن

نَحۡشُرُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ فَوۡجًا مِّمَّنۡ یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمۡ یُوۡزَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾

اٹھائیں گے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے ف۱۴۱ تو اُن کے اگلے روکے جائیں گے کہ پچھلے ان سے آملیں

حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡ قَالَ اَكَذَّبۡتُمۡ بِاٰیٰتِیۡ وَ لَمۡ تُحِیۡطُوۡا بِهَا عِلۡمًا اَمَّا ذَا

یہاں تک کہ جب سب حاضر ہولیں گے ف۱۴۲ فرمائے گا کیا تم نے میری آیتیں جھٹلائیں حالانکہ تمہارا علم اُن تک نہ پہنچتا تھا ف۱۴۳ یا کیا

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَ وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَیۡهِمۡ بِمَا ظَلَمُوۡا فَهُمۡ لَا یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۸۵﴾

کام کرتے تھے ف۱۴۴ اور بات پڑچکی ان پر ف۱۴۵ اُن کے ظلم کے سبب تو وہ اب کچھ نہیں بولتے ف۱۴۶

اَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا الَّیۡلَ لِیَسۡكُنُوۡا فِیۡهِ وَ النَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِیۡ

کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی کہ اس میں آرام کریں اور دن کو بنایا سوجھانے (دکھانے) والا بے شک

اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے ہیں ان کا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مُردہ کفار کو فرمایا گیا اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ پند و موعظت اور کلام ہدایت کے بسمع قبول سننے کی نفی ہے (یعنی سن کر قبول نہیں کرتے) اور مراد یہ ہے کہ کافر مُردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ بتانا کہ مُردے نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مُردوں کا سننا ثابت ہے۔ ف۱۳۴ معنی یہ ہیں کہ کفار غایت اعراض و روگردانی سے مُردے اور بہرے کے مثل ہوگئے ہیں کہ انہیں پکارنا اور حق کی دعوت دینا کسی طرح نافع نہیں ہوتا۔ ف۱۳۵ جن کی بصیرت جاتی رہی اور دل اندھے ہوگئے۔ ف۱۳۶ جن کے پاس سمجھنے والے دل ہیں اور جو علم الٰہی میں سعادتِ ایمان سے بہرہ اندوز ہونے والے ہیں۔ (بیضاوی وکبیر و ابوالسعود و مدارک)۔ ف۱۳۷ یعنی ان پر غضب الٰہی ہوگا اور عذاب واجب ہوجائے گا اور حجت پوری ہوچکے گی اس طرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کردیں گے اور ان کی درستی کی کوئی امید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہوجائے گی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اس وقت توبہ نفع نہ دے گی۔ ف۱۳۸ اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہوکر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا۔ ف۱۳۹ بزبان فصیح اور کہے گا "هٰذَا مُؤۡمِنٌ وَّ هٰذَا كَافِرٌ" یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ ف۱۴۰ یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے جس میں بعث و حساب و عذاب و خروجِ دابۃ الارض کا بیان ہے اس کے بعد کی آیت میں قیامت کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۴۱ جو کہ ہم نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں فوج سے مراد جماعت کثیرہ ہے۔ ف۱۴۲ روز قیامت موقف حساب میں۔ ف۱۴۳ اور تم نے ان کی معرفت حاصل نہ کی تھی بغیر سوچے سمجھے ہی ان آیتوں کا انکار کردیا۔ ف۱۴۴ جب تم نے اُن آیتوں کو بھی نہیں سوچا تم بیکار تو نہیں پیدا کیے گئے تھے۔ ف۱۴۵ عذاب ثابت ہوچکا ف۱۴۶ کہ ان کے لیے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ عذاب ان پر اس طرح چھا جائے گا

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ

اس میں ضرور نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے کہ ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۷ اور جس دن پھونکا جائے گا صور ف۱۴۸ تو گھبرائے جائیں گے

فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ

جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں ف۱۴۹ مگر جسے خدا چاہے ف۱۵۰ اور سب اس کے حضور حاضر ہوئے

دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ

عاجزی کرتے ف۱۵۱ اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال ف۱۵۲

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ

یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز بے شک اُسے خبر ہے تمہارے کاموں کی جو

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ هُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَىِٕذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَ

نیکی لائے ف۱۵۳ اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے ف۱۵۴ اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے امان ہے ف۱۵۵ اور

مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

جو بدی لائے ف۱۵۶ تو اُن کے منہ اوندھائے گئے آگ میں ف۱۵۷ تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اسی کا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ

جو کرتے تھے ف۱۵۸ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو ف۱۵۹ جس نے اسے

کہ وہ بول نہ سکیں گے۔ ف۱۴۷ اور آیت میں بعث بعد الموت پر دلیل ہے اس لیے کہ جو دن کی روشنی کو شب کی تاریکی سے اور شب کی تاریکی کو دن کی روشنی سے بدلنے پر قادر ہے وہ مُردے کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ نیز انقلاب لیل و نہار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ان کی دنیوی زندگی کا انتظام ہے تو یہ عبث نہیں کیا گیا بلکہ اس زندگانی کے اعمال پر عذاب و ثواب کا ترتب مقتضائے حکمت ہے اور جب دنیا دار العمل ہے تو ضروری ہے کہ ایک دار آخرت بھی ہو وہاں کی زندگانی میں یہاں کے اعمال کی جزا ملے۔ ف۱۴۸ اور اس کے پھونکنے والے حضرت اسرافیل علیہ السلام ہوں گے۔ ف۱۴۹ ایسا گھبرانا جو سبب موت ہوگا۔ ف۱۵۰ اور جس کے قلب کو اللہ تعالیٰ سکون عطا فرمائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ شہداء ہیں جو اپنی تلواریں گلوں میں حمائل کئے عرش کے گرد حاضر ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ شہداء ہیں اس لیے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں فَزَع (ایسا خوف جو موت کا سبب ہو) ان کو نہ پہنچے گا۔ ایک قول یہ ہے کہ نفخہ کے بعد حضرت جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہی باقی رہیں گے۔ ف۱۵۱ یعنی روزِ قیامت سب لوگ بعد موت زندہ کئے جائیں گے اور موقف میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہوں گے۔ صیغہ ماضی سے تعبیر فرمانا تحقق و وقوع کے لیے ہے۔ ف۱۵۲ معنی یہ ہیں کہ نفخہ کے وقت پہاڑ دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت و قائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ مثل بادلوں کے نہایت تیز چلتے ہوں گے جیسے کہ بادل وغیرہ بڑے جسم چلتے ہیں متحرک معلوم نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے۔ پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ ف۱۵۳ نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اخلاص عمل اور بعض نے کہا کہ ہر طاعت جو اللہ کے لیے کی ہو۔ ف۱۵۴ جنت اور ثواب ف۱۵۵ جو خوفِ عذاب سے ہوگی پہلی گھبراہٹ جس کا اوپر کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ ف۱۵۶ یعنی شرک ف۱۵۷ یعنی وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن ان سے کہیں گے ف۱۵۸ یعنی شرک اور معاصی اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرمائے گا کہ آپ فرما دیجئے کہ ف۱۵۹ یعنی مکہ مکرمہ کے اور اپنی عبادت اس رب کے ساتھ خاص کروں مکہ

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ٘ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَۙ(۹۱) وَ اَنْ

حرمت والا کیا ہے ف۱۶۰ اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں اور یہ کہ

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖۚ وَ مَنْ ضَلَّ

قرآن کی تلاوت کروں ف۱۶۱ تو جس نے راہ پائی اس نے اپنے بھلے کو راہ پائی ف۱۶۲ اور جو بہکے ف۱۶۳

فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ(۹۲) وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ

تو فرمادو کہ میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں ف۱۶۴ اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا

فَتَعْرِفُوْنَهَاؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۠(۹۳)

تو اُنھیں پہچان لوگے ف۱۶۵ اور اے محبوب تمہارا رب غافل نہیں اے لوگو تمہارے اعمال سے

ع ۱۱ ۲

رکوعاتها ۹	۲۸ سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّیَّةٌ ۴۹	اٰیاتها ۸۸

سورۂ قصص مکیہ ہے، اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓمّٓ(۱) تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ(۲) نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ ہم تم پر پڑھیں موسیٰ

وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ(۳) اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَ

اور فرعون کی سچی خبر اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں بےشک فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا ف۳ اور

جَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآىٕفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

اس (زمین) کے لوگوں کو اپنا تابع بنالیا ان میں ایک گروہ کو ف۴ کمزور دیکھتا اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور

مکرمہ کا ذکر اس لیے ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا وطن اور وحی کا جائے نزول ہے۔ ف۱۶۰ کہ وہاں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کوئی شکار مارا جائے نہ وہاں کی گھانس کاٹی جائے۔ ف۱۶۱ مخلوقِ خدا کو ایمان کی دعوت دینے کے لیے۔ ف۱۶۲ اس کا نفع وثواب وہ پائے گا ف۱۶۳ اور رسول خدا کی اطاعت نہ کرے اور ایمان نہ لائے ف۱۶۴ میرے ذمہ پہنچادینا تھا وہ میں نے انجام دیا (هٰذِهٖ اٰیَةٌ نَسَخَتْهَا اٰیَةُ الْقِتَالِ) ف۱۶۵ ان نشانیوں سے مراد شق قمر وغیرہ معجزات ہیں اور وہ عقوبتیں جو دنیا میں آئیں جیسے کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا قید ہونا ملائکہ کا انہیں مارنا۔ ف۱ سورۂ قصص مکیہ ہے سوائے چار آیتوں کے جو "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ" سے شروع ہوکر "لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ" پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت "اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ" ایسی ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں نو ۹ رکوع اٹھاسی ۸۸ آیتیں اور چار سو اکتالیس ۴۴۱ کلمے اور پانچ ہزار آٹھ سو ۵۸۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ جو حق کو باطل سے ممتاز کرتی ہے۔ ف۳ یعنی سرزمین مصر میں اس کا تسلط تھا اور وہ ظلم وتکبر میں انتہا کو پہنچ گیا تھا حتی کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا۔ ف۴ یعنی بنی اسرائیل کو۔

یَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ(۴) وَ نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى

ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا ف۵ بے شک وہ فسادی تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں

الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَىٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ

پر احسان فرمائیں اور ان کو پیشوا بنائیں ف۶ اور ان کے ملک و مال کا انھیں

الْوٰرِثِیْنَۙ(۵) وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ نُرِیَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ

کو وارث بنائیں ف۷ اور انھیں ف۸ زمین میں قبضہ دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں

جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ(۶) وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى اَنْ

کو وہی دکھا دیں جس کا انھیں ان کی طرف سے خطرہ ہے ف۹ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا ف۱۰ کہ

اَرْضِعِیْهِۚ-فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَ لَا تَخَافِیْ وَ لَا تَحْزَنِیْۚ-

اُسے دودھ پلا ف۱۱ پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو ف۱۲ تو اُسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر ف۱۳ اور نہ غم کر ف۱۴

اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ(۷) فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ

بے شک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے ف۱۵ تو اُسے اٹھا لیا فرعون کے

فِرْعَوْنَ لِیَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًاؕ-اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا

گھر والوں نے ف۱۶ کہ وہ ان کا دشمن اور اُن پر غم ہو ف۱۷ بے شک فرعون اور ہامان ف۱۸ اور ان کے لشکر

ف۵ یعنی لڑکیوں کو خدمت گاری کے لیے زندہ چھوڑ دیتا اور بیٹوں کو ذبح کرنے کا سبب یہ تھا کہ کاہنوں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اس لیے وہ ایسا کرتا تھا اور یہ اس کی نہایت حماقت تھی کیونکہ وہ اگر اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی لڑکوں کے قتل کر دینے سے کیا نتیجہ تھا اور اگر سچا نہیں جانتا تھا تو ایسی لغو بات کا کیا لحاظ تھا اور قتل کرنا کیا معنیٰ رکھتا تھا۔ ف۶ کہ وہ لوگوں کو نیکی کی راہ بتائیں اور لوگ نیکی میں ان کی اقتدا کریں ف۷ یعنی فرعون اور اس کی قوم کے املاک و اموال ان ضعیف بنی اسرائیل کو دے دیں ف۸ مصر اور شام کی ف۹ کہ بنی اسرائیل کے ایک فرزند کے ہاتھ سے ان کے ملک کا زوال اور ان کا ہلاک ہو۔ ف۱۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانذ ہے آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو خواب کے یا فرشتے کے ذریعہ یا ان کے دل میں ڈال کر الہام فرمایا ف۱۱ چنانچہ، وہ چند روز آپ کو دودھ پلاتی رہیں اس عرصے میں نہ آپ روتے تھے نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے نہ آپ کی ہمشیرہ کے سوا اور کسی کو آپ کی ولادت کی اطلاع تھی۔ ف۱۲ کہ ہمسایہ واقف ہوگئے ہیں وہ غمازی اور چغل خوری کریں گے اور فرعون اس فرزند ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا۔ ف۱۳ یعنی نیلِ مصر میں بے خوف و خطر ڈال دے اور اس کے غرق و ہلاک کا اندیشہ نہ کر۔ ف۱۴ اس کی جدائی کا ف۱۵ تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین ماہ دودھ پلایا اور جب آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو ایک صندوق میں رکھ کر (جو خاص طور پر اس مقصد کے لیے بنایا گیا تھا) شب کے وقت دریائے نیل میں بہا دیا ف۱۶ اس شب کی صبح کو اور اس صندوق کو فرعون کے سامنے رکھا اور وہ کھولا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام برآمد ہوئے جو اپنے انگوٹھے سے دودھ چوستے تھے۔ ف۱۷ آخر کار ف۱۸ جو اس کا وزیر تھا۔

كَانُوْا خٰطِـِٕیْنَ ۝۸ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَ ؕ لَا

خطا کار تھے ف۱۹ اور فرعون کی بی بی نے کہا ف۲۰ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے

تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝۹ وَ

قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنائیں ف۲۱ اور وہ بے خبر تھے ف۲۲ اور

اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا

صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل بے صبر ہوگیا ف۲۳ ضرور قریب تھا کہ وہ اس کا حال کھول دیتی ف۲۴ اگر ہم نہ ڈھارس

عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۱۰ وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ٘ فَبَصُرَتْ

بندھاتے اس کے دل پر کہ اُسے ہمارے وعدہ پر یقین رہے ف۲۵ اور (اس کی ماں نے) اس کی بہن سے کہا ف۲۶ اُس کے پیچھے چلی جا تو وہ اسے

بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝۱۱ ۙ وَ حَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ

دُور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی ف۲۷ اور ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں ف۲۸

فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝۱۲

تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس بچہ کو پال دیں اور وہ اس کے خیرخواہ ہیں ف۲۹

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

تو ہم نے اُسے اس کی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ

ف۱۹ یعنی نافرمان، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ سزا دی کہ ان کے ہلاک کرنے والے دشمن کی انہیں سے پرورش کرائی۔ ف۲۰ جب کہ فرعون نے اپنی قوم کے لوگوں کے ورغلانے سے موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا۔ ف۲۱ کیونکہ یہ اسی قابل ہے فرعون کی بی بی آسیہ بہت نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم وکرم کرتی تھیں انہوں نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ بریں معلوم نہیں یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے آسیہ کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی ف۲۲ اس سے جو انجام ہونے والا تھا۔ ف۲۳ جب انہوں نے سنا کہ ان کے فرزند فرعون کے ہاتھ میں پہنچ گئے۔ ف۲۴ اور جوش محبت مادری میں "وَاابْنَاهُ وَاابْنَاهُ" (ہائے بیٹے ہائے بیٹے) پکار اٹھتیں۔ ف۲۵ جو وعدہ ہم کرچکے ہیں کہ تیرے اس فرزند کو تیری طرف پھیر لائیں گے۔ ف۲۶ جن کا نام مریم تھا کہ حال معلوم کرنے کے لیے ف۲۷ کہ یہ اس بچہ کی بہن ہے اور اس کی نگرانی کرتی ہے۔ ف۲۸ چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں سے کسی کی چھاتی آپ نے منہ میں نہ لی اس سے ان لوگوں کو بہت فکر ہوئی کہ کہیں کوئی ایسی دائی میسر آئے جس کا دودھ آپ پی لیں دائیوں کے ساتھ آپ کی ہمشیرہ بھی یہ حال دیکھنے چلی گئی تھیں اب انہوں نے موقع پایا ف۲۹ چنانچہ وہ ان کی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لیے روتے تھے فرعون آپ کو شفقت کے ساتھ بہلاتا تھا جب آپ کی والدہ آئیں اور آپ نے ان کی خوشبو پائی تو آپ کو قرار آیا اور آپ نے ان کا دودھ منہ میں لیا فرعون نے کہا تو اس بچے کی کون ہے کہ اس نے تیرے سوا کسی کے دودھ کو منہ بھی نہ لگایا انہوں نے کہا میں ایک عورت ہوں پاک صاف رہتی ہوں، میرا دودھ خوشگوار ہے جسم خوشبودار ہے اس لیے جن بچوں کے مزاج میں نفاست ہوتی ہے۔ وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں لیتے ہیں میرا دودھ پی لیتے ہیں فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے پر انہیں مقرر کرکے فرزند کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی چنانچہ آپ اپنے مکان پر لے آئیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اس وقت انہیں اطمینان کامل ہوگیا کہ یہ فرزند ارجمند ضرور نبی ہوں گے۔

حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ (۱۳) وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى

سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۳۰ اور جب اپنی جوانی کو پہنچا اور پورے زور پر آیا ف۳۱

اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًاؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (۱۴) وَ دَخَلَ

ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۳۲ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور اس شہر میں

الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ

داخل ہوا ف۳۳ جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ف۳۴ تو اس میں دو مرد

یَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ

لڑتے پائے ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا ف۳۵ اور دوسرا اس کے دشمنوں سے ف۳۶ تو وہ جو اس کے گروہ سے تھا ف۳۷ اس نے موسیٰ سے مدد

مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَیْهِ قَالَ

مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا ف۳۸ تو اس کا کام تمام کردیا ف۳۹ کہا

هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ (۱۵) قَالَ رَبِّ اِنِّیْ

یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ف۴۰ بے شک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا عرض کی اے میرے رب میں نے

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (۱۶) قَالَ

اپنی جان پر زیادتی کی ف۴۱ تو مجھے بخش دے تو رب نے اسے بخش دیا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے عرض کی

اللہ تعالیٰ اس وعدہ کا ذکر فرماتا ہے۔ ف۳۰ اور شک میں رہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پاس دودھ پینے کے زمانہ تک رہے اور اس زمانہ میں فرعون انہیں ایک اشرفی روز دیتا رہا دودھ چھوٹنے کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پرورش پاتے رہے۔ ف۳۱ عمر شریف تیس سال سے زیادہ ہوگئی۔ ف۳۲ یعنی مصالح دین و دنیا کا علم۔ ف۳۳ وہ شہر یا تو "منف" تھا جو حدود مصر میں ہے اصل اس کی مافہ ہے زبان قبطی میں اس لفظ کے معنی ہیں "تیس" یہ پہلا شہر ہے جو طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آباد ہوا اس سرزمین میں مصر بن حام نے اقامت کی یہ اقامت کرنے والے کل "تیس" تھے اس لیے اس کا نام مافہ ہوا پھر اس کی عربی منف ہوئی یا وہ شہر "حابین" تھا جو مصر سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شہر "عین شمس" تھا۔ (جمل وخازن)
ف۳۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو آپ نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد شروع کیا بنی اسرائیل کے لوگ آپ کی بات سنتے اور آپ کا اتباع کرتے آپ فرعونیوں کے دین کی مخالفت فرماتے شدہ شدہ (رفتہ رفتہ) اس کا چرچا ہوا اور فرعونی جستجو میں ہوئے اس لیے آپ جس بستی میں داخل ہوتے ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دن عید کا تھا لوگ اپنے لہو و لعب میں مشغول تھے۔ (مدارک وخازن)۔ ف۳۵ بنی اسرائیل میں سے ف۳۶ یعنی قبطی قوم فرعون سے یہ اسرائیلی پر جبر کر رہا تھا تاکہ اس پر لکڑیوں کا انبار لاد کر فرعون کے مطبخ میں لے جائے ف۳۷ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ف۳۸ پہلے آپ نے قبطی سے کہا کہ اسرائیلی پر ظلم نہ کر اس کو چھوڑ دے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرنے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس ظلم سے روکنے کے لیے گھونسہ مارا ف۳۹ یعنی وہ مر گیا اور آپ نے اس کو ریت میں دفن کر دیا آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا۔ ف۴۰ یعنی اس قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا۔ (خازن) ف۴۱ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بطریق تواضع ہے کیونکہ آپ سے کوئی معصیت سرزد نہیں ہوئی اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ نہیں ہوتے قبطی کا مارنا آپ کا دفع ظلم اور امداد مظلوم تھی

رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِی

اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ف۴۲ ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا تو صبح کی

الْمَدِیْنَةِ خَآىٕفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗؕ

اس شہر میں ڈرتے ہوئے اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے ف۴۳ جبھی دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی فریاد کررہا ہے ف۴۴

قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ

موسیٰ نے اس سے فرمایا بےشک تو کھلا گمراہ ہے ف۴۵ تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اس پر گرفت کرے

بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَاۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤى اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ

جو ان دونوں کا دشمن ہے ف۴۶ وہ بولا اے موسیٰ کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل

نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ﳓ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَا

ایک شخص کو قتل کردیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سخت گیر بنو اور

تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ

اصلاح کرنا نہیں چاہتے ف۴۷ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص ف۴۸

یَسْعٰى٘ قَالَ یٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ

دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ! بےشک ف۴۹ دربار والے آپ کے قتل کا مشورہ کررہے ہیں تو نکل جائیے ف۵۰ میں

یہ کسی ملت میں بھی گناہ نہیں پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور استغفار چاہنا یہ مقربین (اللہ والوں) کا دستور ہی ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں تاخیر اولیٰ تھی اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترک اولیٰ کو زیادتی فرمایا اور اس پر حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔ ف۴۲ یہ کرم بھی کر کہ مجھے فرعون کی صحبت اور اس کے یہاں رہنے سے بھی بچا کہ اس زمرہ میں شمار کیا جانا یہ بھی ایک طرح کا مددگار رہونا ہے۔ ف۴۳ کہ خدا جانے اس قبطی کے مارے جانے کا کیا نتیجہ نکلے اور اس کی قوم کے لوگ کیا کریں۔ ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کرو فرعونی گشت کرتے پھرتے تھے اور انہیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا دوسرے روز جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے ان سے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعونی سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ان سے فریاد کرنے لگا تب حضرت ف۴۵ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اس کو فرعونی کے پنجۂ ظلم سے رہائی دلائیں۔ ف۴۶ یعنی فرعونی پر تو اسرائیلی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے پکڑنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر۔ ف۴۷ فرعونی نے یہ بات سنی اور جا کر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعونی مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈھنے نکلے ف۴۸ جس کو مومن آلِ فرعون کہتے ہیں یہ خبر سن کر قریب کی راہ سے ف۴۹ فرعون کے۔ ف۵۰ شہر سے۔

لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ؗ قَالَ رَبِّ

آپ کا خیرخواہ ہوں ف۵۱ تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب

نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ ع وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ

مجھے ستم گاروں سے بچالے ف۵۲ اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا ف۵۳ کہا

عَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾ وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ

قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے ف۵۴ اور جب مدین کے پانی پر آیا ف۵۵

وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ

وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے اس طرف ف۵۶ دو عورتیں دیکھیں

تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَ

کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں ف۵۷ موسیٰ نے فرمایا تم دونوں کا کیا حال ہے ف۵۸ وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتے جب تک سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں ف۵۹ اور

اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ

ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ف۶۰ تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا ف۶۱ عرض کی اے میرے رب میں

لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى

اس کھانے کا جو تو میرے لیے اتارے محتاج ہوں ف۶۲ تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم

ف۵۱ یہ بات خیرخواہی اور مصلحت اندیشی سے کہتا ہوں۔ ف۵۲ یعنی قوم فرعون سے۔ ف۵۳ مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اس کو مدین ابن ابراہیم کہتے ہیں مصر سے یہاں تک آٹھ روز کی مسافت ہے یہ شہر فرعون کے حدودِ قَلَمرَو (سلطنت کی حدود) سے باہر تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کا رستہ بھی نہ دیکھا تھا نہ کوئی سواری ساتھ تھی نہ توشہ نہ کوئی ہمراہی راہ میں درختوں کے پتوں اور زمین کے سبزے کے سوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملتی تھی۔ ف۵۴ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ کو مدین تک لے گیا۔ ف۵۵ یعنی کنوئیں پر جس سے وہاں کے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو سیراب کرتے تھے یہ کنواں شہر کے کنارے تھا۔ ف۵۶ یعنی مردوں سے علیحدہ ف۵۷ اس انتظار میں کہ لوگ فارغ ہوں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنوئیں کو قوی اور زور آور لوگوں نے گھیر رکھا تھا ان کے ہجوم میں عورتوں سے ممکن نہ تھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا سکتیں۔ ف۵۸ یعنی اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں۔ ف۵۹ کیونکہ نہ ہم مردوں کے انبوہ (ہجوم) میں جا سکتے ہیں نہ پانی کھینچ سکتے ہیں جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس ہو جاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیتے ہیں۔ ف۶۰ ضعیف ہیں خود یہ کام نہیں کر سکتے اس لیے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی جب موسیٰ علیہ السلام نے ان کی باتیں سنیں تو آپ کو رقت آئی اور رحم آیا اور وہیں دوسرا کنواں جو اس کے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر اس پر ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے آپ نے تنہا اس کو ہٹا دیا۔ ف۶۱ دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا بھوک کا غلبہ تھا اس لیے آرام حاصل کرنے کی غرض سے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور بارگاہ الٰہی میں ف۶۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھانا ملاحظہ فرمائے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اس درمیان میں ایک لقمہ تک نہ کھایا تھا شکم مبارک پشت اقدس سے مل گیا تھا اس حالت میں اپنے رب سے غذا طلب کی اور باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں نہایت قرب و منزلت رکھتے ہیں اس عجز و انکساری کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کیا اور جب وہ دونوں صاحبزادیاں اس روز بہت جلد اپنے مکان واپس ہو گئیں تو ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ آج اس قدر جلد واپس

اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ

سے چلتی ہوئی ف۶۳ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے ف۶۴

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٙ نَجَوْتَ مِنَ

جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں ف۶۵ اس نے کہا ڈریئے نہیں آپ بچ گئے

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَیْرَ

ظالموں سے ف۶۶ ان میں کی ایک بولی ف۶۷ اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو ف۶۸ بے شک بہتر

مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

نوکر وہ جو طاقتور امانت دار ہو ف۶۹ کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں

اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

سے ایک تمہیں بیاہ دوں ف۷۰ اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو ف۷۱ پھر اگر پورے دس

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ

برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے ف۷۲ اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا ف۷۳ قریب ہے ان

آجانے کا کیا سبب ہوا عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا اس پر ان کے والد صاحب نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس مرد صالح کو میرے پاس بلا لاؤ ف۶۳ چہرہ آستین سے ڈھکے جسم چھپائے یہ بڑی صاحبزادی تھیں ان کا نام صفوراء ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ ف۶۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام اجرت لینے پر راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت اور ان کی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحبزادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتاتی جایئے یہ آپ نے پردہ کے اہتمام کے لیے فرمایا اور اس طرح تشریف لائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھیے کھانا کھایئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور نہ کیا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ فرمایا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے؟ فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض لینا قبول نہیں کرتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: اے جوان! ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپ کے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آباء و اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان خوانی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ ف۶۵ اور تمام واقعات و احوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کے درپے جان ہونے تک کے سب حضرت شعیب علیہ السلام سے بیان کر دیئے ف۶۶ یعنی فرعون اور فرعونیوں سے کیونکہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں۔ **مسائل:** اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے۔ خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع و احتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے۔ (مدارک)۔ ف۶۷ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے واسطے بھیجی گئی تھی بڑی یا چھوٹی۔ ف۶۸ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے۔ ف۶۹ حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحبزادی سے دریافت کیا کہ تمہیں ان کی قوت و امانت کا کیا علم انہوں نے عرض کیا کہ قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اٹھا لیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۷۰ یہ وعدہ نکاح کا تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ **مسئلہ:** عقد کے لیے صیغہ ماضی ضروری ہے۔ **مسئلہ:** اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے۔ ف۷۱ **مسئلہ:** آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے۔

شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا

شَاءَ اللّٰه تعالیٰ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے وے۷ موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہوچکا میں

الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ ع

ان دونوں میں جو میعاد پوری کردوں وے۷ تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللّٰه کا ذمہ ہے وے۷

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ

پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کردی وے۷ اور اپنی بی بی کو لے کر چلا وے۷ طور کی طرف سے ایک آگ

نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ

دیکھی وے۷ اپنی گھر والی سے کہا تم ٹھہرو مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں ف۸۰

اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ

یا تمہارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں کہ تم تاپو پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى

میدان کے دہنے کنارے سے ف۸۱ برکت والے مقام میں پیڑ سے ف۸۲ کہ اے موسیٰ

اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ ۙ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ

بے شک میں ہی ہوں اللّٰه رب سارے جہان کا ف۸۳ اور یہ کہ ڈال دے اپنا عصا ف۸۴ پھر جب موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا

مسئلہ: اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہوسکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا۔ (ہدایہ و احمدی)۔ وے۷ یعنی یہ تمہاری مہربانی ہوگی اور تم پر واجب نہ ہوگا وے۷ کہ تم پر پورے دس سال لازم کردوں۔ وے۷ تو میری طرف سے حسنِ معاملت اور وفائے عہد ہی ہوگی اور اِنْ شَاءَ اللّٰه تعالیٰ آپ نے اللّٰه تعالیٰ کی توفیق و مدد پر بھروسہ کرنے کے لیے فرمایا۔ وے۷ خواہ دس سال کی یا آٹھ سال کی وے۷ پھر جب آپ کا عقد ہو چکا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عصا دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور درندوں کو دفع کریں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس انبیاء علیہم السلام کے کئی عصا تھے صاحبزادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کے عصا پر پڑا جو آپ جنت سے لائے تھے اور انبیاء اس کے وارث ہوتے چلے آئے تھے اور وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہنچا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا۔ وے۷ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت شعیب علیہ السلام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی۔ وے۷ ان کے والد کی اجازت سے مصر کی طرف۔ وے۷ جبکہ آپ جنگل میں تھے اندھیری رات تھی سردی شدت کی پڑ رہی تھی راستہ گم ہوگیا تھا اس وقت آپ نے آگ دیکھ کر۔ ف۸۰ راہ کی کہ کس طرف ہے۔ ف۸۱ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف تھا۔ ف۸۲ وہ درخت عناب کا تھا یا عوسج کا (عوسج ایک خاردار درخت ہے جو جنگلوں میں ہوتا ہے)۔ ف۸۳ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللّٰه تعالیٰ کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بیشک اس کلام کا اللّٰه تعالیٰ ہی متکلم ہے یہ بھی منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف گوشِ مبارک ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسمِ اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا۔ ف۸۴ چنانچہ آپ نے عصا ڈال دیا وہ سانپ بن گیا۔

كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ- اِنَّكَ

گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا وف۸۵ اے موسیٰ سامنے آ اور ڈر نہیں بے شک تجھے

مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ

امان ہے وف۸۶ اپنا ہاتھ وف۸۷ گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے

سُوْٓءٍ٘ وَّ اضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ

عیب وف۸۸ اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لے خوف دور کرنے کو وف۸۹ تو یہ دو حجتیں ہیں تیرے رب کی وف۹۰

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بے شک وہ بے حکم (نافرمان) لوگ ہیں عرض کی اے میرے رب میں

قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَ اَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ

نے اُن میں ایک جان مار ڈالی ہے وف۹۱ تو ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کردیں اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان

مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ٘ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾

مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسے میری مدد کے لیے رسول بنا کہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ وف۹۲ مجھے جھٹلائیں گے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ

فرمایا قریب ہے کہ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوت دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ تم دونوں کا کچھ نقصان

اِلَیْكُمَا ۚۛ بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

نہ کرسکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آؤ گے وف۹۳ پھر جب موسیٰ ان کے

مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا

پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ کا جادو وف۹۴ اور ہم نے اپنے اگلے

معانقۃ ۱۱

وف۸۵ تب ندا کی گئی وف۸۶ کوئی خطرہ نہیں وف۸۷ اپنی قمیص کے وف۸۸ شعاع آفتاب کی طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دست مبارک گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس میں ایسی تیز چمک تھی جس سے نگاہیں جھپکیں۔ وف۸۹ تاکہ ہاتھ اپنی اصلی حالت پر آئے اور خوف رفع ہوجائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا تاکہ جو خوف سانپ دیکھنے کے وقت پیدا ہوگیا تھا رفع ہوجائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو خوفزدہ اپنا ہاتھ سینہ پر رکھے گا اس کا خوف دفع ہوجائے گا۔ وف۹۰ یعنی عصا اور ید بیضا تمہاری رسالت کی برہانیں ہیں وف۹۱ یعنی قبطی میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے وف۹۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم وف۹۳ فرعون اور اس کی قوم پر۔ وف۹۴ ان بدنصیبوں نے معجزات کا انکار کردیا اور ان کو جادو بتادیا مطلب یہ تھا کہ جس طرح تمام انواع سحر باطل ہوتے ہیں اسی طرح معاذاللہ یہ بھی ہے۔

بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ

باپ داداؤں میں ایسا نہ سنا و٩٥ اور موسیٰ نے فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے

بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ

پاس سے ہدایت لایا و٩٦ اور جس کے لیے آخرت کا گھر ہوگا و٩٧ بے شک ظالم مراد

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

کو نہیں پہنچتے و٩٨ اور فرعون بولا اے درباریو! میں تمہارے لیے اپنے سوا

غَیْرِیْۚ فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَطَّلِعُ

کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان میرے لیے گارا پکا کر و٩٩ ایک محل بنا ف١٠٠ کہ شاید میں موسیٰ

اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰىۙ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ

کے خدا کو جھانک آؤں و١٠١ اور بے شک میرے گمان میں تو وہ ف١٠٢ جھوٹا ہے و١٠٣ اور اس نے اور اُس کے

جُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾

لشکریوں نے زمین میں بے جا بڑائی چاہی ف١٠٤ اور سمجھے کہ انھیں ہماری طرف پھرنا نہیں

فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

تو ہم نے اُسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا و١٠٥ تو دیکھو کیسا انجام ہوا

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا

ستم گاروں کا اور انھیں ہم نے و١٠٦ دوزخیوں کا پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں ف١٠٧ اور قیامت کے دن

یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةًۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ

اُن کی مدد نہ ہوگی اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگائی و١٠٨ اور قیامت کے دن ان

و٩٥ یعنی آپ سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا یا یہ معنی ہیں کہ جو دعوت آپ ہمیں دیتے ہیں وہ ایسی نئی ہے کہ ہمارے آباء واجداد میں بھی ایسی نہیں سنی گئی تھی و٩٦ یعنی جو حق پر ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا۔ ف٩٧ اور وہ وہاں کی نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ نوازا جائے گا۔ و٩٨ یعنی کافروں کو آخرت کی فلاح میسر نہیں۔ و٩٩ اینٹ تیار کر۔ کہتے ہیں کہ یہی دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا ہے یہ صنعت اس سے پہلے نہ تھی۔ ف١٠٠ نہایت بلند و١٠١ چنانچہ ہامان نے ہزارہا کاریگر اور مزدور جمع کیے اینٹیں بنوائیں اور عمارتی سامان جمع کر کے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ دنیا میں اس کے برابر کوئی عمارت بلند نہ تھی، فرعون نے یہ گمان کیا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لیے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لیے ممکن ہوگا۔ ف١٠٢ یعنی موسیٰ علیہ السلام و١٠٣ اپنے اس دعویٰ میں کہ اس کا ایک معبود ہے جس نے اس کو اپنا رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا۔ ف١٠٤ اور حق کو نہ مانا اور باطل پر رہے و١٠٥ اور سب غرق ہوگئے۔ و١٠٦ دنیا میں ف١٠٧ یعنی کفر و معاصی کی دعوت دیتے ہیں جس سے عذابِ جہنم کے مستحق ہوں اور جو ان کی اطاعت کرے وہ بھی جہنمی ہو جائے۔ و١٠٨ یعنی رسوائی اور رحمت سے دوری۔

ع ۴/۱۴

مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا

کا برا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی و۱۰۹ بعد اس کے کہ اگلی سنگتیں (قومیں) ف۱۱۰

الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

ہلاک فرمادیں جس میں لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تا کہ وہ نصیحت مانیں

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ

اور تم و۱۱۱ طور کی جانب مغرب میں نہ تھے و۱۱۲ جب کہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا و۱۱۳ اور اُس وقت تم

مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۴۴﴾ لا وَ لٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ج وَ

حاضر نہ تھے مگر ہوا یہ کہ ہم نے سنگتیں پیدا کیں و۱۱۴ کہ ان پر زمانہ دراز گزرا و۱۱۵ اور

مَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا لا وَ لٰكِنَّا كُنَّا

نہ تم اہل مدین میں مقیم تھے ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم

مُرْسِلِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً

رسول بنانے والے ہوئے و۱۱۶ اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی و۱۱۷ ہاں تمہارے رب کی

مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

مہر ہے (کہ تمہیں غیب کے علم دیئے) و۱۱۸ کہ تم ایسی قوم کو ڈر سناؤ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا و۱۱۹ یہ اُمید کرتے ہوئے کہ

یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ

ان کو نصیحت ہو اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہنچتی انھیں کوئی مصیبت ف۱۲۰ اس کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا و۱۲۱

فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ وَ نَكُوْنَ

تو کہتے اے ہمارے رب تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور

و۱۰۹ یعنی توریت۔ ف۱۱۰ مثل قوم نوح وعاد وثمود وغیرہ کے و۱۱۱ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و۱۱۲ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا میقات تھا۔ و۱۱۳ اور ان سے کلام فرمایا اور انہیں مقرب کیا۔ و۱۱۴ یعنی بہت سی امتیں بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے و۱۱۵ تو وہ اللہ کا عہد بھول گئے اور انہوں نے اس کی فرمانبرداری ترک کی اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم سے سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حق میں اور آپ پر ایمان لانے کے متعلق عہد لیے تھے جب دراز زمانہ گزرا اور امتوں کے بعد امتیں گزرتی چلی گئیں تو وہ لوگ ان عہدوں کو بھول گئے اور اس کی وفا ترک کردی۔ و۱۱۶ تو ہم نے آپ کو علم دیا اور پہلوں کے حالات پر مطلع کیا۔ و۱۱۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا فرمانے کے وقت۔ و۱۱۸ جن سے تم ان کے احوال بیان فرماتے ہو آپ کا ان امور کی خبر دینا آپ کی نبوت کی ظاہر دلیل ہے۔ و۱۱۹ اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں جو زمانہ فترت (دو پیغمبروں کے درمیان کے زمانے) میں تھے جو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو پچاس برس کی مدت کا ہے۔ ف۱۲۰ عذاب وسزا و۱۲۱ یعنی جو کفرو

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَاۤ اُوْتِیَ

ایمان لاتے ف۱۲۲ پھر جب ان کے پاس حق آیا ف۱۲۳ ہماری طرف سے بولے ف۱۲۴ انہیں کیوں نہ دیا گیا

مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؕ اَوَلَمْ یَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

جو موسیٰ کو دیا گیا ف۱۲۵ کیا اس کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا ف۱۲۶ بولے

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَ قَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ

دو جادو ہیں ایک دوسرے کی پشتی (امداد) پر اور بولے ہم ان دونوں کے منکر ہیں ف۱۲۷ تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی

عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰی مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ

کتاب لے آؤ جو اِن دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی ہو ف۱۲۸ میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو ف۱۲۹ پھر اگر

یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ

وہ یہ تمہارا فرمانا قبول نہ کریں ف۱۳۰ تو جان لو کہ ف۱۳۱ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی

هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًی مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾ ع

پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو

ع ۵ ۸ ۸

وَ لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ

اور بے شک ہم نے اُن کے لیے بات مسلسل اُتاری ف۱۳۲ کہ وہ دھیان کریں جن کو ہم نے اس سے پہلے ف۱۳۳

عصیان انہوں نے کیا ف۱۲۲ معنی آیت کے یہ ہیں کہ رسولوں کا بھیجنا ہی الزامِ حجت کے لیے ہے کہ انہیں یہ عذر کرنے کی گنجائش نہ ملے کہ ہمارے پاس رسول نہیں بھیجے گئے اس لیے گمراہ ہوگئے اگر رسول آتے تو ہم ضرور مطیع ہوتے اور ایمان لاتے۔ ف۱۲۳ یعنی سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۱۲۴ مکہ کے کفار ف۱۲۵ یعنی انہیں قرآن کریم یک بارگی کیوں نہیں دیا گیا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری توریت ایک ہی بار میں عطا کی گئی تھی یا یہ معنی ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عصا اور ید بیضا جیسے معجزات کیوں نہ دیئے گئے اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے: ف۱۲۶ یہود نے قریش کو پیغام بھیجا کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سے معجزات طلب کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جن یہود نے یہ سوال کیا ہے کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو انہیں اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے اس کے منکر نہ ہوئے۔ ف۱۲۷ یعنی توریت کے بھی اور قرآن کے بھی ان دونوں کو انہوں نے جادو کہا اور ایک قراٰت میں "سَاحِرَانِ" ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ دونوں جادوگر ہیں یعنی سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ **شانِ نزول:** مشرکین مکہ نے یہودِ مدینہ کے سرداروں کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کتبِ سابقہ میں کوئی خبر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں حضور کی نعت وصفت ان کی کتاب توریت میں موجود ہے جب یہ خبر قریش کو پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وسیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کہنے لگے کہ وہ دونوں جادوگر ہیں ان میں ایک دوسرے کا مُعِین ومددگار ہے اس پر اللہ تعالٰی نے فرمایا: ف۱۲۸ یعنی توریت وقرآن سے۔ ف۱۲۹ اپنے اس قول میں کہ یہ دونوں جادو یا جادوگر ہیں اس میں تنبیہ ہے کہ وہ اس کے مثل کتاب لانے سے عاجزِ محض ہیں چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۳۰ اور ایسی کتاب نہ لاسکیں ف۱۳۱ ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے۔ ف۱۳۲ یعنی قرآن کریم ان کے پاس پیاپے (متواتر) اور مسلسل آیا وعدہ اور وعید اور قصص اور عبرتیں اور موعظتیں تاکہ سمجھیں اور ایمان لائیں۔ ف۱۳۳ یعنی قرآن شریف سے یا سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مؤمنین اہلِ کتاب حضرت عبداللہ بن سلام

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ

کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓىِٕكَ يُؤْتَوْنَ

بے شک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ف۱۳۴ ان کو ان کا اجر

اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا

دوبالا دیا جائے گا ف۱۳۵ بدلہ اُن کے صبر کا ف۱۳۶ اور وہ بھلائی سے برائی کو ٹالتے ہیں ف۱۳۷ اور ہمارے دیئے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ

سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۱۳۸ اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے تغافل کرتے ہیں ف۱۳۹ اور کہتے ہیں ہمارے لیے

اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ٘ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ٘ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ

ہمارے عمل اور تمہارے لیے تمہارے عمل بس تم پر سلام ف۱۴۰ ہم جاہلوں کے غرضی (چاہنے والے) نہیں ف۱۴۱ بے شک

لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ

یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ

ہدایت والوں کو ف۱۴۲ اور کہتے ہیں اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اُچک

اوران کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انہوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگی معاش دیکھی تو بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال ہیں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جاکر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کریں حضور نے اجازت دی اور وہ جاکر اپنے مال لے آئے اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کی ان کے حق میں یہ آیات "مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ" تک نازل ہوئیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ یہ آیتیں اسّی[۸۰] اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں چالیس[۴۰] نجران کے اور بتّیس حبشہ کے اور آٹھ شام کے تھے۔ ف۱۳۴ یعنی نزولِ قرآن سے قبل ہی ہم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ نبی برحق ہیں کیونکہ توریت وانجیل میں ان کا ذکر ہے۔ ف۱۳۵ کیونکہ وہ پہلی کتاب پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی۔ ف۱۳۶ کہ انہوں نے اپنے دین پر بھی صبر کیا اور مشرکین کی ایذا پر بھی۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں دو اجر ملیں گے ایک اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی۔ دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور مولا کا بھی۔ تیسرا وہ جس کے پاس باندی تھی جس سے قربت کرتا تھا پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھایا اچھی تعلیم دی اور آزاد کرکے اس سے نکاح کرلیا اس کے لیے بھی دو اجر ہیں۔ ف۱۳۷ طاعت سے معصیت کو اور حلم سے ایذاء کو، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ توحید کی شہادت یعنی "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" سے شرک کو۔ ف۱۳۸ طاعت میں، یعنی صدقہ کرتے ہیں۔ ف۱۳۹ مشرکین مکہ مکرمہ کے ایمان داروں کو ان کا دین ترک کرنے اور اسلام قبول کرنے پر گالیاں دیتے اور برا کہتے یہ حضرات ان کی بے ہودہ باتیں سن کر اعراض فرماتے ف۱۴۰ یعنی ہم تمہاری بے ہودہ باتوں اور گالیوں کے جواب میں گالیاں نہ دیں گے۔ ف۱۴۱ ان کے ساتھ میل جول نشست وبرخاست نہیں چاہتے ہمیں جاہلانہ حرکات گوارا نہیں۔ (نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْقِتَالِ)۔ ف۱۴۲ جن کے

اَرْضِنَاؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰۤى اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ

لے جائیں گے وف۱۴۳ کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں وف۱۴۴ جس کی طرف ہر چیز کے پھل

رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ

لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں وف۱۴۵ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک

قَرْیَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَاۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا

کر دیئے جو اپنے عیش پر اترا گئے تھے وف۱۴۶ تو یہ ہیں اُن کے مکان وف۱۴۷ کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر

قَلِیْلًاؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى

کم وف۱۴۸ اور ہمیں وارث ہیں وف۱۴۹ اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک

یَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَاۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِی الْقُرٰۤى

ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے وف۱۵۰ جو اُن پر ہماری آیتیں پڑھے وف۱۵۱ اور ہم شہروں کو ہلاک نہیں کرتے

اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

مگر جب کہ ان کے ساکن ستم گار ہوں وف۱۵۲ اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاوا

لیے اس نے ہدایت مقدر فرمائی جو دلائل سے پند پذیر ہونے اور حق بات ماننے والے ہیں۔ **شانِ نزول:** مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے ان کی موت کے وقت فرمایا: اے چچا! کہہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" میں تمہارے لیے روزِ قیامت شاہد ہوں گا انہوں نے کہا کہ اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے "وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِیْنَ مُحَمَّدٍ مِنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّةِ دِیْنًا لَوْ لَا الْمَلَامَةُ اَوْحِذَارُ مُسَبَّةٍ لَوَجَدْتَنِیْ سَمْحًا بِذَاکَ مُبِیْنًا" یعنی میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابوطالب کا انتقال ہو گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ **وف۱۴۳** یعنی سرزمین عرب سے ایک دم نکال دیں گے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو ہم یقین سے جانتے ہیں کہ جو آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے لیکن اگر ہم آپ کے دین کا اتباع کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں شہر بدر کر دیں گے اور ہمارے وطن میں نہ رہنے دیں گے۔ اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا۔ **وف۱۴۴** جہاں کے رہنے والے قتل و غارت سے امن میں ہیں اور جہاں جانوروں اور سبزوں تک کو امن ہے۔ **وف۱۴۵** اور وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ یہ روزی اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے اگر یہ سمجھ ہوتی تو جانتے کہ خوف و امن بھی اسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہر بدر کئے جانے کا خوف نہ کرتے۔ **وف۱۴۶** اور انہوں نے طغیان اختیار کیا تھا کہ اللہ تعالٰی کی دی ہوئی روزی کھاتے اور پوجتے بتوں کو، اہلِ مکہ کو ایسی قوم کے خراب انجام سے خوف دلایا جاتا ہے جن کا حال ان کی طرح تھا کہ اللہ تعالٰی کی نعمتیں پاتے اور شکر نہ کرتے ان نعمتوں پر اِتراتے وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ **وف۱۴۷** جن کے آثار باقی ہیں اور عرب کے لوگ اپنے سفروں میں انہیں دیکھتے ہیں۔ **وف۱۴۸** کہ کوئی مسافر یا رہرو (راہ چلتا) ان میں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاتا ہے پھر خالی پڑے رہتے ہیں۔ **وف۱۴۹** ان مکانوں کے یعنی وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ ان کے بعد ان کا کوئی جانشین باقی نہ رہا اب اللہ کے سوا ان مکانوں کا کوئی وارث نہیں خَلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے۔ **وف۱۵۰** یعنی مرکزی مقام میں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ام القریٰ سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور رسول سے مراد خاتم انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ **وف۱۵۱** اور انہیں تبلیغ کرے اور خبر دے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب کیا جائے گا تاکہ ان پر حجت لازم ہو اور ان کے لیے عذر کی گنجائش باقی نہ رہے۔ **وف۱۵۲** رسول کی تکذیب کرتے ہوں اپنے

وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ

اور اس کا سنگار ہے ف۱۵۳ اور جو اللّٰہ کے پاس ہے ف۱۵۴ وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ف۱۵۵ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۵۶ تو کیا وہ جسے ہم نے

وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ

اچھا وعدہ دیا ف۱۵۷ تو وہ اس سے ملے گا اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت

الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

کے دن گرفتار کر کے حاضر لایا جائے گا ف۱۵۸ اور جس دن انہیں ندا کرے گا ف۱۵۹ تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا

وہ شریک جنہیں تم ف۱۶۰ گمان کرتے تھے کہیں گے وہ جن پر بات ثابت ہوچکی ف۱۶۱ اے ہمارے رب

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا

یہ ہیں وہ جنہیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے انہیں گمراہ کیا جیسے خود گمراہ ہوئے تھے ف۱۶۲ ہم اُن سے بیزار ہو کر تیری طرف رجوع لاتے ہیں وہ

اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

ہم کو نہ پوجتے تھے ف۱۶۳ اور ان سے فرمایا جائے گا اپنے شریکوں کو پکارو ف۱۶۴ تو وہ پکاریں گے تو وہ ان کی نہ

لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

سنیں گے اور دیکھیں گے عذاب کیا اچھا ہوتا اگر وہ راہ پاتے ف۱۶۵ اور جس دن انہیں ندا کرے گا

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ

تو فرمائے گا ف۱۶۶ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ف۱۶۷ تو اُس دن ان پر خبریں اندھی

يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

ہوجائیں گی ف۱۶۸ تو وہ کچھ پوچھ گچھ نہ کریں گے ف۱۶۹ تو وہ جس نے توبہ کی ف۱۷۰ اور ایمان لایا ف۱۷۱ اور اچھا کام کیا

کفر پر مُصر (ڈٹے ہوئے) ہوں اور اس سبب سے عذاب کے مستحق ہوں۔ ف۱۵۳ جس کی بقا بہت تھوڑی اور جس کا انجام فنا۔ ف۱۵۴ یعنی آخرت کے منافع ف۱۵۵ تمام کدورتوں سے خالی اور دائم، غیر منقطع۔ ف۱۵۶ کہ اتنا سمجھ سکو کہ باقی فانی سے بہتر ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہ دے وہ نادان ہے۔ ف۱۵۷ ثوابِ جنت کا۔ ف۱۵۸ یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ان میں پہلا جسے اچھا وعدہ دیا گیا مومن ہے اور دوسرا کافر۔ ف۱۵۹ اللّٰہ تعالیٰ بطریق توبیخ ف۱۶۰ دنیا میں میرا شریک ف۱۶۱ یعنی عذاب واجب ہوچکا اور وہ لوگ اہلِ ضلالت (گمراہوں) کے سردار اور ائمۂ کفر ہیں۔ ف۱۶۲ یعنی وہ لوگ ہمارے بہکانے سے باختیار خود گمراہ ہوئے ہماری ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں ہم نے انہیں مجبور نہ کیا تھا۔ ف۱۶۳ بلکہ وہ اپنی خواہشوں کے پرستار اور اپنی شہوات کے مطیع تھے۔ ف۱۶۴ یعنی کفار سے فرمایا جائے گا کہ اپنے بتوں کو پکارو وہ تمہیں عذاب سے بچائیں ف۱۶۵ دنیا میں تاکہ آخرت میں عذاب نہ دیکھتے۔ ف۱۶۶ یعنی کفار سے دریافت فرمائے گا۔ ف۱۶۷ جو تمہاری طرف بھیجے گئے تھے اور حق کی دعوت دیتے تھے۔ ف۱۶۸ اور کوئی عذر اور حجت انہیں نظر نہ آئے گی۔ ف۱۶۹ اور غایت دہشت سے ساکت رہ جائیں گے

فَعَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ

قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور

يَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾

پسند فرماتا ہے و۱۷۲ ان کا و۱۷۳ کچھ اختیار نہیں پاکی اور برتری ہے اللہ کو اُن کے شرک سے

وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ هُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

اور تمہارا رب جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپا ہے و۱۷۴ اور جو ظاہر کرتے ہیں و۱۷۵ اور وہی ہے اللہ کہ

اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ ٘ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ

کوئی خدا نہیں اُس کے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا و۱۷۶ اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے و۱۷۷ اور اُسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى

پھر جاؤ گے تم فرماؤ و۱۷۸ بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ تم پر

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ

قیامت تک رات رکھے و۱۷۹ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لادے و۱۸۰ تو کیا تم سنتے نہیں و۱۸۱ تم فرماؤ

اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

بھلا دیکھو تو اگر اللہ قیامت تک ہمیشہ دن رکھے و۱۸۲

مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لادے جس میں آرام کرو و۱۸۳ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں و۱۸۴ اور

یا کوئی کسی سے اس لیے نہ پوچھے گا کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں تابع ہوں یا متبوع کافر ہوں یا کافر گر۔ ف۱۷۰ شرک سے۔ و۱۷۱ اپنے رب پر اور اس تمام پر جو رب کی طرف سے آیا و۱۷۲ **شانِ نزول:** یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نبوت کے لیے کیوں برگزیدہ کیا۔ یہ قرآن مکہ وطائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا اس کلام کا قائل ولید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ رسولوں کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اس کی مرضی میں دخل کی کیا مجال۔ و۱۷۳ یعنی مشرکین کا و۱۷۴ یعنی کفر اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت جس کو یہ لوگ چھپاتے ہیں و۱۷۵ اپنی زبانوں سے خلاف واقع جیسے کہ نبوت میں طعن کرنا اور قرآن پاک کی تکذیب۔ و۱۷۶ کہ اس کے اولیاء دنیا میں بھی اس کی حمد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی حمد سے لذت اٹھاتے ہیں۔ و۱۷۷ اسی کی قضاء ہر چیز میں نافذ وجاری ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اپنے فرمانبرداروں کے لیے مغفرت کا اور نافرمانوں کے لیے شفاعت کا حکم فرماتا ہے۔ و۱۷۸ اے حبیب! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اہل مکہ سے و۱۷۹ اور دن نکالے ہی نہیں و۱۸۰ جس میں تم اپنی معاش کے کام کرسکو۔ و۱۸۱ گوش ہوش سے کہ شرک سے باز آؤ۔ و۱۸۲ رات ہونے ہی نہ دے۔ و۱۸۳ اور دن میں جو کام اور محنت کی تھی اس کی تکان دور کرو۔ و۱۸۴ کہ تم کتنی بڑی غلطی میں ہو جو اس کے ساتھ اور کو شریک کرتے ہو۔

مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

اس نے اپنی مہر (رحمت) سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل

فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

ڈھونڈو ف۱۸۵ اور اس لیے کہ تم حق مانو ف۱۸۶ اور جس دن انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا

وہ شریک جو تم بکتے تھے اور ہر گروہ میں سے ہم ایک گواہ نکال کر ف۱۸۷ فرمائیں گے اپنی

بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ع اِنَّ

دلیل لاؤ ف۱۸۸ تو جان لیں گے کہ ف۱۸۹ حق اللہ کا ہے اور ان سے کھوئی جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۰ بے شک

قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ص وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ

قارون موسیٰ کی قوم سے تھا ف۱۹۱ پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے

اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ق اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ

جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اس سے اس کی قوم ف۱۹۲ نے کہا اترا نہیں ف۱۹۳

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَ ابْتَغِ فِيْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ

بے شک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر ف۱۹۴

وَ لَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَ لَا

اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول ف۱۹۵ اور احسان کر ف۱۹۶ جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور ف۱۹۷

ف۱۸۵ کسب معاش کرو ف۱۸۶ اور اس کی نعمتوں کا شکر بجا لاؤ۔ ف۱۸۷ یہاں گواہ سے رسول مراد ہیں جو اپنی اپنی امتوں پر شہادت دیں گے کہ انہوں نے انہیں رب کے پیام پہنچائے اور نصیحتیں کیں۔ ف۱۸۸ یعنی شرک اور رسولوں کی مخالفت جو تمہارا شیوہ تھا اس پر کیا دلیل ہے پیش کرو۔ ف۱۸۹ الٰہیت و معبودیت خاص ف۱۹۰ دنیا میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔ ف۱۹۱ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا ''یصہر'' کا بیٹا تھا نہایت خوبصورت شکیل آدمی تھا اسی لیے اس کو منور کہتے تھے اور بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا، ناداری کے زمانہ میں نہایت متواضع و بااخلاق تھا دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی طرح منافق ہو گیا۔ کہا گیا ہے کہ فرعون نے اس کو بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا۔ ف۱۹۲ یعنی مومنین بنی اسرائیل ف۱۹۳ کثرت مال پر ف۱۹۴ اللہ کی نعمتوں کا شکر کرکے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرکے۔ ف۱۹۵ یعنی دنیا میں آخرت کے لیے عمل کر کہ عذاب سے نجات پائے اس لیے کہ دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کے لیے عمل کرے صدقہ دے کر صلۂ رحمی کرکے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اس کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اپنی صحت و قوت و جوانی و دولت کو نہ بھول اس سے کہ ان کے ساتھ آخرت طلب کرے۔ حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، ثروت کو ناداری سے پہلے، فراغت کو شغل سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے۔ ف۱۹۶ اللہ کے بندوں کے ساتھ۔ ف۱۹۷ معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کرکے اور ظلم و بغاوت کرکے۔

تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ

زمین میں فساد نہ چاہ بے شک اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا بولا یہ ۱۹۸

اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ

تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے پاس ہے ۱۹۹ اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ

مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ

سنگتیں (قومیں) ہلاک فرمادیں جن کی قوتیں اس سے سخت تھیں اور جمع اس سے زیادہ ۲۰۰ اور مجرموں سے

ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

ان کے گناہوں کی پوچھ نہیں ۲۰۱ تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں ۲۰۲ بولے وہ جو

يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ

دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا جیسا قارون کو ملا بے شک اس کا

حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ

بڑا نصیب ہے اور بولے وہ جنہیں علم دیا گیا ۲۰۳ خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ

ایمان لائے اور اچھے کام کرے ۲۰۴ اور یہ انہیں کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں ۲۰۵ تو ہم نے اسے ۲۰۶ اور اس کے گھر کو

الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ

زمین میں دھنسادیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی ۲۰۷ اور نہ وہ

ف۱۹۸ یعنی قارون نے کہا کہ یہ مال ف۱۹۹ اس علم سے مراد یا علمِ توریت ہے یا علمِ کیمیا جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اور اس کے ذریعہ سے رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنالیتا تھا یا علمِ تجارت یا علمِ زراعت یا اور پیشوں کا علم۔ سہل نے فرمایا: جس نے خود بینی کی، فلاح نہ پائی۔ ف۲۰۰ یعنی قوت و مال میں اس سے زیادہ تھے اور بڑی جماعتیں رکھتے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ پھر یہ کیوں قوت و مال کی کثرت پر غرور کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاک ہے۔ ف۲۰۱ ان سے دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا حال جاننے والا ہے لہٰذا استعلام کے لیے سوال نہ ہوگا توبیخ و زجر (ڈانٹ ڈپٹ) کے لیے ہوگا۔ ف۲۰۲ بہت سے سوار جلو میں (ہمراہ) لیے ہوئے زیوروں سے آراستہ، حریری (ریشمی) لباس پہنے آراستہ گھوڑوں پر سوار۔ ف۲۰۳ یعنی بنی اسرائیل کے علماء۔ ف۲۰۴ اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی۔ ف۲۰۵ یعنی عمل صالح صابرین ہی کا حصہ ہیں اور اس کا ثواب وہی پاتے ہیں۔ ف۲۰۶ یعنی قارون کو ف۲۰۷ قارون اور اس کے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علمائے سیر و اخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد مذبح کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مذبح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھا لیتی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی ہوئی اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی میں کچھ بھی نہ رہا باوجودیکہ میں توریت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کرسکتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب

مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ اَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ

بدلہ لے سکا ۲۰۸ اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح ۲۰۹ کہنے لگے

وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ

عجب بات ہے اللہ رزق وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ۲۱۰ اگر

مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ

اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا اے عجب کافروں کا بھلا نہیں یہ آخرت

ع ۸ / ۱۱

حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھا نہ دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رؤساء بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا: اپنی لاٹھیاں لے آؤ۔ انہیں سب کو اپنے قبہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل ان لاٹھیوں کا پہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سرسبز و شاداب ہو گیا اس میں پتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو سے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی مدارات کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی سرکشی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کیے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درہم و دینار و مویشی وغیرہ میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ دے گا لیکن گھر جا کر حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا کہ فلانی بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ مقرر کرو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور بہت سے مواعید کر کے یہ تہمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بہتان لگائے گا اس کے اسّی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کرے گا اس کے اگر بی بی نہیں ہے تو سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر بی بی ہے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ مر جائے۔ قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ آپ ہی ہوں؟ فرمایا: خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکار عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا پھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور توریت نازل کی سچ کہہ دے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر بہتان لگا کر انہیں ایذا دینے کی جرأت اسے نہ ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے توبہ کرنا بہتر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون کہلانا چاہتا ہے اللہ عزوجل کی قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لیے بہت مال کثیر مقرر کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے حضور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے یارب اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا: اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا جو قارون کا ساتھی ہو اس کے ساتھ اس کی جگہ ٹھہرا رہے جو میرا ساتھی ہو جدا ہو جائے سب لوگ قارون سے جدا ہو گئے سوائے دو شخصوں کے کوئی اس کے ساتھ نہ رہا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انہیں پکڑ لے تو وہ گھٹنوں تک دھنس گئے پھر آپ نے یہی فرمایا تو کمر تک دھنس گئے آپ یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے اب وہ بہت منت، لجاجت کرتے تھے اور قارون آپ کو اللہ کی قسمیں اور رشتہ و قرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی۔ قتادہ نے کہا کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن و اموال کی وجہ سے اس کے لیے بددعا کی یہ سن کر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کا مکان اور اس کے خزانے و اموال سب زمین میں دھنس گئے۔ **۲۰۸** حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ **۲۰۹** اپنی اس آرزو پر نادم ہو کر **۲۱۰** جس کے لیے چاہے۔

الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ

یہ آخرت کا گھر وا۲۱ ہم اُن کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ

عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے و۲۱۲ جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر ہے و۲۱۳ اور جو

بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزَى الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

بدی لائے تو بد کام والوں کو بدلہ نہ ملے گا مگر جتنا کیا تھا

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ

بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا و۲۱۴ وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو و۲۱۵ تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے

مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾ وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ

اُسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی میں ہے و۲۱۶ اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ

یُّلْقٰۤى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا

کتاب تم پر بھیجی جائے گی و۲۱۷ ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی تو تم ہرگز کافروں کی

لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ

پشتی (مدد) نہ کرنا و۲۱۸ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں بعد اس کے کہ وہ تمہاری طرف اُتاری گئیں و۲۱۹ اور اپنے رب

اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۷﴾ ۚ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ

وقف لازم

کی طرف بلاؤ و۲۲۰ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا و۲۲۱ اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے

و۲۱۱ یعنی جنت و۲۱۲ محمود۔ و۲۱۳ دس گنا ثواب۔ و۲۱۴ یعنی اس کی تلاوت و تبلیغ اور اس کے احکام پر عمل لازم کیا و۲۱۵ یعنی مکہ مکرمہ میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں بڑے شان و شکوہ اور عزت و وقار اور غلبہ و اقتدار کے ساتھ داخل کرے گا وہاں کے رہنے والے سب آپ کے زیر فرمان ہوں گے، شرک اور اس کے حامی ذلیل و رسوا ہوں گے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کریمہ **جحفہ** میں نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے وہاں پہنچے اور آپ کو اپنی اور اپنے آباء کی جائے ولادت مکہ مکرمہ کا شوق ہوا تو جبریل امین آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ کیا حضور کو اپنے شہر مکہ مکرمہ کا شوق ہے، فرمایا: ہاں انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی معاد کی تفسیر موت و قیامت و جنت سے بھی کی گئی ہے۔ و۲۱۶ یعنی میرا رب جانتا ہے کہ میں ہدایت لایا اور میرے لیے اس کا اجر و ثواب ہے اور مشرکین گمراہی میں ہیں اور سخت عذاب کے مستحق۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کفارِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہا تھا " اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ " یعنی آپ ضرور کھلی گمراہی میں ہیں۔ (معاذ اللہ)۔ و۲۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ خطاب ظاہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اور مراد اس سے مؤمنین ہیں۔ و۲۱۸ ان کے مُعین و مددگار نہ ہونا۔ و۲۱۹ یعنی کفار کی گمراہ کُن باتوں کی طرف التفات نہ کرنا اور انہیں ٹھکرا دینا۔ و۲۲۰ خَلق کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کی دعوت دو۔ و۲۲۱ ان کی اعانت و موافقت نہ کرنا۔

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۸۸ ع

سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اُس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے ف۲۲۲

ایاتها ٦٩ | ٢٩ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ ٨٥ | رکوعاتها ٧

سورۂ عنکبوت مکیہ ہے، اس میں انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ۝۱ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝۲

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی ف۲

وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ

اور بےشک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا ف۳ تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور

لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ۝۳ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ

ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا ف۴ یا یہ سمجھے ہوئے ہیں وہ جو برے کام کرتے ہیں ف۵ کہ

یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝۴ مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ

ہم سے کہیں نکل جائیں گے ف۶ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو ف۷ تو بےشک اللہ کی

ف۲۲۲ آخرت میں اور وہی اعمال کی جزا دے گا۔ ف۱ سورۂ عنکبوت مکیہ ہے اس میں سات رکوع انہتر آیتیں نو سو اسی کلمے چار ہزار ایک سو پینسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ شدائد، تکالیف اور انواع، مصائب اور ذوقِ طاعات وترک شہوات و بذل جان و مال سے ان کی حقیقت ایمان خوب ظاہر ہو جائے اور مومن مخلص اور منافق میں امتیاز ظاہر ہو جائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان حضرات کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے اسلام کا اقرار کیا تو اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ محض اقرار کافی نہیں جب تک کہ ہجرت نہ کرو۔ ان صاحبوں نے ہجرت کی اور بقصد مدینہ روانہ ہوئے مشرکین ان کے درپے ہوئے اور ان سے قتال کیا۔ بعض حضرات ان میں سے شہید ہو گئے بعض بچ آئے ان کے حق میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد ان لوگوں سے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور عمار بن یاسر وغیرہ ہیں جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمار کے حق میں نازل ہوئی جو خدا پرستی کی وجہ سے ستائے جاتے تھے اور کفار انہیں سخت ایذائیں پہنچاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت مہجع بن عبد اللہ کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا کہ مہجع سید الشہداء ہیں اور اس امت میں باب جنت کی طرف پہلے وہ پکارے جائیں گے ان کے والدین اور ان کی بی بی کو ان کا بہت صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی پھر ان کی تسلی فرمائی۔ ف۳ طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا بعض ان میں سے وہ ہیں جو آرے سے چیر ڈالے گئے۔ بعض لوہے کی کنگھیوں سے پرزے پرزے کیے گئے اور مقام صدق و وفا میں ثابت و قائم رہے۔ ف۴ ہر ایک کا حال ظاہر فرما دے گا۔ ف۵ شرک و معاصی میں مبتلا ہیں ف۶ اور ہم ان سے انتقام نہ لیں گے۔ ف۷ بعث و حساب سے ڈرے یا ثواب کی امید رکھے۔

اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۵ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ

میعاد ضرور آنے والی ہے وٰ۸ اور وہی سُنتا جانتا ہے وٰ۹ اور جو اللّٰہ کی راہ میں کوشش کرے وٰ۱۰ تو اپنے ہی

لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بھلے کو کوشش کرتا ہے وٰ۱۱ بے شک اللّٰہ بے پرواہ ہے سارے جہان سے وٰ۱۲ اور جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا

کام کیے ہم ضرور اُن کی برائیاں اُتار دیں گے وٰ۱۳ اور ضرور انھیں اس کام پر بدلہ دیں گے جو ان کے سب

یَعْمَلُوْنَ ۝۷ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ

کاموں میں اچھا تھا وٰ۱۴ اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی وٰ۱۵ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں

لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ

کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان وٰ۱۶ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ

جو تم کرتے تھے وٰ۱۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ضرور ہم اُنھیں نیکوں

فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝۹ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِیَ فِی

میں شامل کریں گے وٰ۱۸ اور بعض آدمی کہتے ہیں ہم اللّٰہ پر ایمان لائے پھر جب اللّٰہ کی راہ میں اُنھیں کوئی تکلیف دی

وٰ۸ اس نے ثواب وعذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے ضرور پورا ہونے والا ہے چاہئے کہ اس کے لیے تیار رہے اور عمل صالح میں جلدی کرے۔ **وٰ۹** بندوں کے اقوال وافعال کو۔ **وٰ۱۰** خواہ اعداءِ دین سے محاربہ (جنگ) کرکے یا نفس وشیطان کی مخالفت کرکے اور طاعت الٰہی پر صابر وقائم رہ کر **وٰ۱۱** اس کا نفع وثواب پائے گا۔ **وٰ۱۲** انس وجن وملائکہ اور ان کے اعمال وعبادات سے اس کا امرونہی فرمانا بندوں پر رحمت وکرم کے لیے ہے۔ **وٰ۱۳** نیکیوں کے سبب۔ **وٰ۱۴** یعنی عمل نیک پر۔ **وٰ۱۵** احسان اور نیک سلوک کی۔ **شانِ نزول:** یہ آیت اور سورۂ لقمان اور سورۂ احقاف کی آیتیں سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے حق میں و بقول ابن اسحٰق سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئیں ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد سابقین اولین میں سے تھے اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں نہ پیوں یہاں تک کہ مرجاؤں اور تیری ہمیشہ کے لیے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز نہ کھایا نہ پیا نہ سایہ میں بیٹھی اس سے ضعیف ہوگئی پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی تب حضرت سعد اس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ماں! اگر تیری سو ۱۰۰ جانیں ہوں اور ایک ایک کرکے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا چاہے مت کھا جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہوگئی کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی اس پر اللّٰہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر وشرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے۔ **وٰ۱۶** کیونکہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کو کسی کے کہے سے مان لینا تقلید ہے معنٰی یہ ہوئے کہ واقع میں میرا کوئی شریک نہیں تو علم وتحقیق سے تو کوئی بھی کسی کو میرا شریک مان ہی نہیں سکتا محال ہے رہا تقلیداً بغیر علم کے میرے لیے شریک مان لینا یہ نہایت قبیح ہے اس میں والدین کی ہرگز اطاعت نہ کر۔ **مسئلہ:** ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو۔ **وٰ۱۷** تمہارے کردار کی جزا دے کر **وٰ۱۸** کہ ان کے ساتھ حشر فرمائیں گے اور صالحین سے مراد انبیاء واولیاء ہیں۔

اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَىٕنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

جاتی ہے ف۱۹ تو لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں ف۲۰ اور اگر تمہارے رب کے پاس سے مدد آئے ف۲۱

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ

تو ضرور کہیں گے ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے ف۲۲ کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ جہاں بھر کے

الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱

دلوں میں ہے ف۲۳ اور ضرور اللہ ظاہر کردے گا ایمان والوں کو ف۲۴ اور ضرور ظاہر کردے گا منافقوں کو ف۲۵

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ

اور کافر مسلمانوں سے بولے ہماری راہ پر چلو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے ف۲۶

وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲ وَ

حالانکہ وہ اُن کے گناہوں میں سے کچھ نہ اٹھائیں گے بےشک وہ جھوٹے ہیں اور

لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ٘ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا

بیشک ضرور اپنے ف۲۷ بوجھ اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اَور بوجھ ف۲۸ اور ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ

ع ۱۲ / ۱۲

کچھ بہتان اٹھاتے تھے ف۲۹ اور بےشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۱۴

پچاس سال کم ہزار برس رہا ف۳۰ تو اُنھیں طوفان نے آلیا اور وہ ظالم تھے ف۳۱

ف۱۹ یعنی دین کے سبب سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے جیسے کہ کفار کا ایذا پہنچانا ف۲۰ اور جیسا اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے تھا ایسا خلق کی ایذا سے ڈرتے ہیں حتیٰ کہ ایمان ترک کردیتے ہیں اور کفر اختیار کرلیتے ہیں یہ حال منافقین کا ہے۔ ف۲۱ مثلاً مسلمانوں کی فتح ہو یا انہیں دولت ملے۔ ف۲۲ ایمان و اسلام میں اور تمہاری طرح دین پر ثابت تھے تو ہمیں اس میں شریک کرو۔ ف۲۳ کفر یا ایمان۔ ف۲۴ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور بلا و مصیبت میں اپنے ایمان و اسلام پر ثابت و قائم رہے۔ ف۲۵ اور دونوں فریقوں کو جزا دے گا۔ ف۲۶ کفار مکہ نے مؤمنین قریش سے کہا تھا کہ تم ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دین اختیار کرو تمہیں اللہ کی طرف سے جو مصیبت پہنچے گی اس کے ہم کفیل ہیں اور تمہارے گناہ ہماری گردن پر یعنی اگر ہمارے طریقہ پر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو پکڑا اور عذاب کیا تو تمہارا عذاب ہم اپنے اوپر لے لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب فرمائی۔ ف۲۷ کفر و معاصی کے ف۲۸ ان کے گناہوں کے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا اور راہ حق سے روکا۔ حدیث شریف میں ہے: جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا اس پر اس طریقہ نکالنے کا گناہ بھی ہے اور قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کریں ان کے گناہ بھی بغیر اس کے کہ ان پر سے ان کے بارِ گناہ میں کچھ بھی کمی ہو۔ (مسلم شریف) ف۲۹ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و افتراء (بہتان) سب کا جاننے والا ہے لیکن یہ سوال توبیخ کے لیے ہے۔ ف۳۰ اس تمام مدت میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور ان کی ایذاؤں پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی۔ ف۳۱ طوفان میں غرق ہوگئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ان کی قوموں نے بہت سختیاں کی

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾ وَ اِبْرٰهِیْمَ

تو ہم نے اُسے وٚ۳۲ اور کشتی والوں کو وٚ۳۳ بچالیا اور اس کشتی کو سارے جہاں کے لیے نشانی کیا وٚ۳۴ اور ابراہیم کو وٚ۳۵

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو اس میں تمہارا بھلا ہے اگر تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ

جانتے تم تو اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو وٚ۳۶

اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا

بے شک وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے کچھ مالک نہیں تو اللہ

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ

کے پاس رزق ڈھونڈو وٚ۳۷ اور اس کی بندگی کرو اور اس کا احسان مانو تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے وٚ۳۸ اور اگر

تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

تم جھٹلاؤ وٚ۳۹ تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں وٚ۴۰ اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف

الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ؕ اِنَّ

پہونچا دینا اور کیا انہوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق کی ابتدا فرماتا ہے وٚ۴۱ پھر اُسے دوبارہ بنائے گا وٚ۴۲ بے شک

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ

یہ اللہ کو آسان ہے وٚ۴۳ تم فرماؤ زمین میں سفر کرکے دیکھو وٚ۴۴ اللہ کیونکر پہلے

الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

بناتا ہے وٚ۴۵ پھر اللہ دوسری اُٹھان اُٹھاتا ہے وٚ۴۶ بے شک اللہ سب کچھ

ہیں حضرت نوح علیہ السلام پچاس کم ہزار (۹۵۰) برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کیونکہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلقِ کثیر مشرف بہ ایمان ہوچکی ہے۔ وٚ۳۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو وٚ۳۳ جو آپ کے ساتھ تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی نصف مرد نصف عورتیں ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاں بھی شامل ہیں وٚ۳۴ کہا گیا ہے کہ وہ کشتی ''جودی'' پہاڑ پر مدت دراز تک باقی رہی۔ وٚ۳۵ یاد کرو! وٚ۳۶ کہ بتوں کو خدا کا شریک کہتے ہو۔ وٚ۳۷ وہی رازق ہے۔ وٚ۳۸ آخرت میں۔ وٚ۳۹ اور مجھے نہ مانو تو اس سے میرا کوئی ضرر نہیں میں نے راہ دکھادی معجزات پیش کردیے میرا فرض ادا ہوگیا اس پر بھی اگر تم نہ مانو وٚ۴۰ اپنے انبیاء کو جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ ان کے جھٹلانے کا انجام یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا۔ وٚ۴۱ کہ پہلے انہیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے۔ پھر گوشت پارہ بناتا ہے اس طرح تدریجاً ان کی خلقت کو مکمل کرتا ہے۔ وٚ۴۲ آخرت میں بعث کے وقت۔ وٚ۴۳ یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا۔ وٚ۴۴ گزشتہ قوموں کے دیار و آثار کو کہ وٚ۴۵ مخلوق کو

قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ اِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

کر سکتا ہے عذاب دیتا ہے جسے چاہے ف۴۷ اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے ف۴۸ اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے

وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ٘ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ

اور نہ تم زمین میں ف۴۹ قابو سے نکل سکو اور نہ آسمان میں ف۵۰ اور تمہارے لیے اللہ کے سوا

اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآىٕهٖۤ

نہ کوئی کام بنانے والا اور نہ مددگار اور وہ جنھوں نے میری آیتوں اور میرے ملنے کو نہ مانا ف۵۱

اُولٰٓىٕكَ یَىٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ

وہ ہیں جنھیں میری رحمت کی آس نہیں اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے ف۵۲ تو اس کی

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ

قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے انھیں قتل کردو یا جلادو ف۵۳ تو اللہ نے اُسے ف۵۴ آگ سے بچالیا ف۵۵

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ

بےشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے ف۵۶ اور ابراہیم نے ف۵۷ فرمایا تم نے تو اللہ کے سوا

اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ

یہ بُت بنالیے ہیں جن سے تمہاری دوستی یہی دنیا کی زندگی تک ہے ف۵۸ پھر قیامت کے دن تم میں

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ یَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا٘ وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ

ایک دوسرے کے ساتھ کفر کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا ف۵۹ اور تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے ف۶۰ اور تمہارا

پھر اسے موت دیتا ہے ف۴۶ یعنی جب یہ یقین سے جان لیا کہ پہلی مرتبہ اللہ ہی نے پیدا کیا تو معلوم ہوگیا کہ اس خالق کا مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ بھی متعذر (مشکل) نہیں۔ ف۴۷ اپنے عدل سے ف۴۸ اپنے فضل سے ف۴۹ اپنے رب کے ف۵۰ اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں مجال نہیں یا یہ معنی ہیں کہ نہ زمین والے اس کے حکم وقضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں نہ آسمان والے۔ ف۵۱ یعنی قرآن شریف اور بعث پر ایمان نہ لائے۔ ف۵۲ اس پند وموعظت کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ جب آپ نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور دلائل قائم کئے اور نصیحتیں فرمائیں۔ ف۵۳ یہ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا سرداروں نے اپنے متبعین سے بہرحال کچھ کہنے والے تھے کچھ اس پر راضی ہونے والے تھے سب متفق، اس لیے وہ سب قائلین کے حکم میں ہیں۔ ف۵۴ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب کہ ان کی قوم نے آگ میں ڈالا۔ ف۵۵ اس آگ کو ٹھنڈا کر کے اور حضرت ابراہیم کے لیے سلامتی بنا کر۔ ف۵۶ عجیب عجیب نشانیاں آگ کا اس کثرت کے باوجود اثر نہ کرنا اور سرد ہوجانا اور اس کی جگہ گلشن پیدا ہوجانا اور یہ سب پل بھر سے بھی کم میں ہونا۔ ف۵۷ اپنی قوم سے ف۵۸ پھر منقطع ہوجائے گی اور آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی۔ ف۵۹ بت اپنے پجاریوں سے بیزار ہوں گے اور سردار اپنے ماننے والوں سے اور ماننے والے سرداروں پر لعنت کریں گے۔ ف۶۰ بتوں کا بھی اور پجاریوں کا بھی ان میں کے سرداروں کا بھی اور ان کے فرمانبرداروں کا بھی۔

وقف لازم

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ

کوئی مددگار نہیں ف۶۱ تو لوط اس پر ایمان لایا ف۶۲ اور ابراہیم نے کہا میں ف۶۳ اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں ف۶۴ بے شک

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ

وہی عزت و حکمت والا ہے اور ہم نے اُسے ف۶۵ اسحٰق اور یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی

ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

اولاد میں نبوت ف۶۶ اور کتاب رکھی ف۶۷ اور ہم نے دنیا میں اس کا ثواب اُسے عطا فرمایا ف۶۸ اور بے شک آخرت میں وہ

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫

ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے ف۶۹ اور لوط کو نجات دی جب اُس نے اپنی قوم سے فرمایا تم بے شک بے حیائی کا کام کرتے ہو

مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ

کہ تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ف۷۰ کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور

تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ

راہ مارتے ہو ف۷۱ اور اپنی مجلس میں بری بات کرتے ہو ف۷۲ تو اس کی قوم کا کچھ

قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

جواب نہ ہوا مگر یہ کہ بولے ہم پر اللہ کا عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو ف۷۳

ف۶۱ جو تمہیں عذاب سے بچائے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات آگ سے سلامت نکلے اور اس نے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچایا ف۶۲ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیق رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لیے کہ انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفران سے کسی حال میں متصور نہیں۔ ف۶۳ اپنی قوم کو چھوڑ کر ف۶۴ جہاں اس کا حکم ہو۔ چنانچہ، آپ نے سوادِ عراق سے سرزمین شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے۔ ف۶۵ بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے۔ ف۶۶ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے۔ ف۶۷ کتاب سے توریت، انجیل، زبور، قرآن شریف مراد ہیں۔ ف۶۸ کہ پاک ذریت عطا فرمائی پیغمبری ان کی نسل میں رکھی، کتابیں ان پیغمبروں کو عطا کیں جو ان کی اولاد میں ہیں اور ان کو خلق میں محبوب و مقبول کیا کہ تمام اہل ملل و ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی طرف نسبت فخر جانتے ہیں اور ان کے لیے اختتام دنیا تک درود مقرر کر دیا یہ تو وہ ہے جو دنیا میں عطا فرمایا ف۶۹ جن کے لیے بڑے بلند درجے ہیں۔ ف۷۰ اس بے حیائی کی تفسیر اس سے اگلی آیت میں بیان ہوتی ہے۔ ف۷۱ راہ گیروں کو قتل کر کے ان کے مال لوٹ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مسافروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا۔ ف۷۲ جو عقلاً و عرفاً قبیح و ممنوع ہے جیسے گالی دینا، فحش بکنا، تالی اور سیٹی بجانا ایک دوسرے کے کنکریاں مارنا، رستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا، شراب پینا، تمسخر اور گندی باتیں کرنا ایک دوسرے پر تھوکنا وغیرہ ذلیل افعال و حرکات جن کی قوم لوط عادی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے اس پر انہیں ملامت کی ف۷۳ اس بات میں کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ایسا کرنے والے پر عذاب نازل ہوگا۔ یہ انہوں نے براہِ استہزاء (بطورِ مذاق) کہا جب حضرت لوط علیہ السلام کو اس قوم کے راہ راست پر آنے کی کچھ امید نہ رہی تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں۔

ع ۳ ۸ ۱۵

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ
عرض کی اے میرے رب میری مدد کر وےکے ان فسادی لوگوں پر وےکے اور جب ہمارے فرشتے

اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰىۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِۚ اِنَّ اَهْلَهَا
ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے وےکے بولے ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے وےکے بے شک اس کے بسنے والے

كَانُوْا ظٰلِمِیْنَۚۖ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًاؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا
ستم گار ہیں کہا وےکے اس میں تو لوط ہے وےکے فرشتے بولے ہمیں خوب معلوم ہے جو کچھ اس میں ہے

لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ٘ۗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَمَّاۤ اَنْ
ضرور ہم اُسے فٰ۸ اور اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر اس کی عورت کو وہ رہ جانے والوں میں ہے و۸۱ اور جب ہمارے

جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ
فرشتے لوط کے پاس و۸۲ آئے ان کا آنا اُسے ناگوار ہوا اور اُن کے سبب دل تنگ ہوا و۸۳ اور انھوں نے کہا نہ ڈریئے و۸۴

وَ لَا تَحْزَنْ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾
اور نہ غم کیجئے و۸۵ بے شک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر آپ کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہے

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا
بے شک ہم اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اُتارنے والے ہیں بدلہ ان کی

یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِلٰى
نافرمانیوں کا اور بے شک ہم نے اس سے روشن نشانی باقی رکھی عقل والوں کے لیے و۸۶ مدین

مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًاۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْیَوْمَ
کی طرف اُن کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اور پچھلے دن کی

و۷۷ نزولِ عذاب کے بارے میں میری بات پوری کر کے و۷۸ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ و۷۹ ان کے بیٹے اور پوتے حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کا۔ و۷۷ اس شہر کا نام سدوم تھا۔ و۷۸ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے و۷۹ اور لوط علیہ السلام تو اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔ فٰ۸ یعنی لوط علیہ السلام کو و۸۱ عذاب میں۔ و۸۲ خوبصورت مہمانوں کی شکل میں و۸۳ قوم کے افعال و حرکات اور ان کی نالائقی کا خیال کر کے اس وقت فرشتوں نے ظاہر کیا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ و۸۴ قوم سے و۸۵ ہمارا کہ قوم کے لوگ ہمارے ساتھ کوئی بے ادبی یا گستاخی کریں ہم فرشتے ہیں ہم لوگوں کو ہلاک کریں گے اور و۸۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ روشن نشانی قوم لوط کے ویران مکان ہیں۔

الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ

اُمید رکھو ف۸۷ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو تو انھوں نے اُسے جھٹلایا تو اُنھیں زلزلے

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ قَدْ تَّبَیَّنَ

نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ف۸۸ اور عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ف۸۹

لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

ان کی بستیاں معلوم ہوچکی ہیں ف۹۰ اور شیطان نے اُن کے کوتک (کرتوت) ف۹۱ ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے اور اُنھیں راہ

السَّبِیْلِ وَ كَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ ۫ وَ

سے روکا اور اُنھیں سوجھتا تھا ف۹۲ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ف۹۳ اور

لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ مَا كَانُوْا

بےشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر آیا تو اُنھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے

سٰبِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۚ

نکل جانے والے نہ تھے ف۹۴ تو ان میں ہر ایک کو ہم نے اُس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا ف۹۵

وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ

اور اُن میں کسی کو چنگھاڑ نے آ لیا ف۹۶ اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا ف۹۷ اور

مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

ان میں کسی کو ڈبو دیا ف۹۸ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ اُن پر ظلم کرے ف۹۹ ہاں وہ خود ہی ف۱۰۰ اپنی جانوں پر

یَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ

ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنالئے ہیں ف۱۰۱

ف۸۷ یعنی روز قیامت کی ایسے افعال بجالا کر جو ثواب آخرت کا باعث ہوں۔ ف۸۸ مُردے بے جان۔ ف۸۹ اے اہل مکہ! ف۹۰ حجر اور یمن میں جب تم اپنے سفروں میں وہاں گزرتے ہو۔ ف۹۱ کفر ومعاصی ف۹۲ صاحب عقل تھے حق و باطل میں تمیز کر سکتے تھے لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا۔ ف۹۳ اللّٰہ تعالٰی نے ہلاک فرمایا۔ ف۹۴ کہ ہمارے عذاب سے بچ سکتے۔ ف۹۵ اور وہ قوم لوط تھی جن کو چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے ہلاک کیا گیا جو تیز ہوا سے ان پر لگتے تھے۔ ف۹۶ یعنی قوم ثمود کہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔ ف۹۷ یعنی قارون اور اس کے ساتھیوں کو ف۹۸ جیسے قوم نوح کو اور فرعون کو اور اس کی قوم کو۔ ف۹۹ وہ کسی کو بغیر گناہ کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔ ف۱۰۰ نافرمانیاں کر کے اور کفر وطغیان (سرکشی) اختیار کر کے ف۱۰۱ یعنی بتوں کو معبود ٹھہرایا ہے ان کے ساتھ امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور واقع میں ان کے عجز و بے اختیاری کی مثال یہ ہے جو آگے ذکر فرمائی جاتی ہے۔

الْعَنْكَبُوْتِ ۚۖ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ

مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا ف۱۰۲ اور بے شک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

کا گھر ف۱۰۳ کیا اچھا ہوتا اگر جانتے ف۱۰۴ اللہ جانتا ہے جس چیز کی اُس کے سوا پوجا

مِنْ شَیْءٍ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۴۲﴾ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ

کرتے ہیں ف۱۰۵ اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۱۰۶ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں

وَ مَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ

اور انھیں نہیں سمجھتے مگر علم والے ف۱۰۷ اللہ نے آسمان اور زمین حق بنائے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ ع

بے شک اس میں نشانی ہے ف۱۰۸ مسلمانوں کے لیے

ف۱۰۲ اپنے رہنے کے لیے نہ اس سے گرمی دور ہو نہ سردی نہ گرد و غبار و بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہنچا سکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر پہنچا سکیں۔ ف۱۰۳ ایسے ہی سب دینوں میں کمزور اور نکما دین بت پرستوں کا دین ہے۔ فائدہ: حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو یہ ناداری کا باعث ہوتے ہیں۔ ف۱۰۴ کہ ان کا دین اس قدر نکما ہے۔ ف۱۰۵ کہ وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ ف۱۰۶ تو عاقل کو کب شایان ہے کہ عزت و حکمت والے قادر مختار کی عبادت چھوڑ کر بے علم بے اختیار پتھروں کی پوجا کرے۔ ف۱۰۷ یعنی ان کے حسن و خوبی اور ان کے نفع اور فائدے اور ان کی حکمت کو علم والے سمجھتے ہیں جیسا کہ اس مثال نے مشرک اور موحد کا حال خوب اچھی طرح ظاہر کر دیا اور فرق واضح فرما دیا قریش کے کفار نے طنز کے طور پر کہا تھا کہ اللہ تعالٰی مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اس پر انہوں نے ہنسی بنائی تھی اس آیت میں ان کا رد کر دیا گیا کہ وہ جاہل ہیں تمثیل کی حکمت کو نہیں جانتے مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اس کی شان ظاہر کرنے کے لیے ویسی ہی مثال مقتضائے حکمت ہے تو باطل اور کمزور دین کے ضعف و بطلان کے اظہار کے لیے یہ مثال نہایت ہی نافع ہے جنہیں اللہ تعالٰی نے عقل و علم عطا فرمایا وہ سمجھتے ہیں۔ ف۱۰۸ اس کی قدرت و حکمت اور اس کی توحید و یکتائی پر دلالت کرنے والی۔

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى

اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی وف۱۰۹ اور نماز قائم فرماؤ بےشک نماز منع کرتی ہے

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا

بےحیائی اور بُری بات سے ف۱۱۰ اور بےشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ف۱۱۱ اور اللہ جانتا ہے جو

تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُۖۗ اِلَّا

تم کرتے ہو اور اے مسلمانو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر وف۱۱۲ مگر

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ

وہ جنھوں نے اُن میں سے ظلم کیا وف۱۱۳ اور کہو وف۱۱۴ ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو تمہاری

اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ

طرف اُترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں وف۱۱۵ اور اے محبوب یونہی تمہاری

وف۱۰۹ یعنی قرآن شریف کہ اس کی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں لوگوں کے لیے پند و نصیحت بھی اور احکام و آداب و مکارمِ اخلاق کی تعلیم بھی۔ ف۱۱۰ یعنی ممنوعاتِ شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کردیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ہے ایک انصاری جوان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا، حضور سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا: اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہوگیا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بےحیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔ وف۱۱۱ کہ وہ افضل طاعات ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ تر نہایت بلند رتبہ اور تمہارے لیے سونے چاندی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر ہے، صحابہ نے عرض کیا: بیشک یارسول اللہ! فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ترمذی ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے؟ فرمایا: بکثرت ذکر کرنے والوں کا۔ صحابہ نے عرض کیا: اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا؟ فرمایا: اگر وہ اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اس کی تفسیر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا ہے بےحیائی اور بری باتوں سے روکنے اور منع کرنے میں۔ وف۱۱۲ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات سے دعوت دے کر اور حجتوں پر آگاہ کرکے۔ وف۱۱۳ زیادتی میں حد سے گزر گئے عناد اختیار کیا نصیحت نہ مانی نرمی سے نفع نہ اٹھایا ان کے ساتھ غلظت (شدت) اور سختی اختیار کرو اور ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی یا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹا اور شریک بتایا ان کے ساتھ سختی کرو یا یہ معنی ہیں کہ ذمی جزیہ ادا کرنے والوں کے ساتھ احسن طریقہ پر مجادلہ کرو مگر جنہوں نے ظلم کیا اور ذمہ سے نکل گئے اور جزیہ کو منع کیا ان سے مجادلہ تلوار کے ساتھ ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی اُمور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی۔ وف۱۱۴ اہل کتاب سے جب وہ تم سے اپنی کتابوں کا کوئی مضمون بیان کریں۔ وف۱۱۵ حدیث شریف میں ہے: جب اہل کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انہوں نے غلط بیان کیا ہے تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہوگے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہوگے۔

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ

طرف کتاب اُتاری ف۱۱۶ تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۱۱۷ اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان میں سے ہیں ف۱۱۸

مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا

جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے منکر نہیں ہوتے مگر کافر ف۱۱۹ اور اس ف۱۲۰ سے پہلے

مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا ف۱۲۱ تو باطل والے ضرور شک لاتے ف۱۲۲

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا يَجْحَدُ

بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ف۱۲۳ اور ہماری آیتوں کا

بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ

انکار نہیں کرتے مگر ظالم ف۱۲۴ اور بولے ف۱۲۵ کیوں نہ اُتریں کچھ نشانیاں اُن پر ان کے رب کی طرف سے ف۱۲۶ تم فرماؤ

اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ

نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ف۱۲۷ اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۱۲۸ اور کیا یہ اُنھیں بس نہیں

اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى

کہ ہم نے تم پر کتاب اُتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے ف۱۲۹ بے شک اس میں رحمت اور نصیحت ہے

ف۱۱۶ قرآن پاک جیسے ان کی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں۔ ف۱۱۷ یعنی جنہیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے اصحاب۔ فائدہ: یہ سورت مکیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللہ تعالٰی نے اس سے پہلے ان کی خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے۔ (جمل) ف۱۱۸ یعنی اہلِ مکہ میں سے ف۱۱۹ جو کفر میں نہایت سخت ہیں۔ ''جحود'' اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ تعالٰی کے سچے نبی ہیں اور قرآن حق ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے انہوں نے عناداً انکار کیا۔ ف۱۲۰ قرآن کے نازل ہونے ف۱۲۱ یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے ف۱۲۲ یعنی اہلِ کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ اُمّی ہوں گے نہ لکھیں گے، نہ پڑھیں گے مگر انہیں اس شک کا موقع ہی نہ ملا۔ ف۱۲۳ ضمیر هُوَ کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ روشن آیت ہونے کے یہ معنی کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اور یہ دونوں باتیں قرآن پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی ایسی کتاب نہیں جو معجزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانے میں سینوں میں محفوظ رہی ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے هُوَ کی ضمیر کا مرجع سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دے کر آیت کے یہ معنی بیان فرمائے کہ سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صاحب ہیں ان آیات بینات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپ کی نعت وصفت پاتے ہیں۔ (خازن) ف۱۲۴ یعنی یہود عنود کہ بعد ظہور معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں۔ ف۱۲۵ کفار مکہ ف۱۲۶ مثل ناقۂ حضرت صالح وعصائے حضرت موسٰی اور مائدۂ حضرت عیسٰی کے علیہم الصلوۃ والسلام ف۱۲۷ حسب حکمت جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے ف۱۲۸ نافرمانی کرنے والوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلّف ہوں اس کے بعد اللہ تعالٰی کفارِ مکہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے۔ ف۱۲۹ معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم معجزہ ہے انبیاء متقدمین کے معجزات سے اتم و اکمل اور تمام نشانیوں سے طالب حق کو بے نیاز کرنے والا کیونکہ جب تک زمانہ ہے قرآن کریم باقی وثابت رہے گا اور دوسرے

لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ شَهِیْدًا ۚ یَعْلَمُ مَا

ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اللہ بس (کافی) ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ ف۱۳۰ جانتا ہے جو

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ

کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جو باطل پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ لَوْ لَاۤ اَجَلٌ

وہی گھاٹے میں ہیں اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱ اور اگر ایک ٹھہرائی

مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَ لَیَاْتِیَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾

مدت نہ ہوتی ف۱۳۲ تو ضرور ان پر عذاب آجاتا ف۱۳۳ اور ضرور ان پر اچانک آئے گا جب وہ بے خبر ہوں گے

یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ ۙ یَوْمَ

تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بےشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو ف۱۳۴ جس دن

یَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَ یَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا

انھیں ڈھانپے گا عذاب اُن کے اوپر اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ

اپنے کیے کا مزہ ف۱۳۵ اے میرے بندو جو ایمان لائے بےشک میری زمین وسیع ہے تو

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ

میری ہی بندگی کرو ف۱۳۶ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے ف۱۳۷ پھر ہماری ہی طرف پھرو گے ف۱۳۸ اور

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ

بےشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ضرور ہم انھیں جنت کے بالا خانوں پر جگہ دیں گے جن کے

معجزات کی طرح ختم نہ ہوگا۔ ف۱۳۰ میرے صدقِ رسالت اور تمہاری تکذیب کا معجزات سے میری تائید فرما کر۔ ف۱۳۱ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرائیے۔ ف۱۳۲ جو اللہ تعالٰی نے معیّن کی ہے اور اس مدت تک عذاب کا مؤخر فرمانا مقتضائے حکمت ہے ف۱۳۳ اور تاخیر نہ ہوتی ف۱۳۴ اس سے ان میں کا کوئی بھی نہ بچے گا۔ ف۱۳۵ یعنی اپنے اعمال کی جزا۔ ف۱۳۶ جس زمین میں بسہولت عبادت کرسکو معنی یہ ہیں کہ جب مؤمن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو چاہیے کہ وہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آسانی سے عبادت کرسکے اور دین کی پابندی میں دشواریاں درپیش نہ ہوں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ضعفاء مسلمین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنھیں وہاں رہ کر اسلام کے اظہار میں خطرے اور تکلیفیں تھیں اور نہایت ضیق (تنگی) میں تھے انھیں حکم دیا گیا کہ میری بندگی تو ضرور ہے یہاں رہ کر نہ کرسکو تو مدینہ شریف کو ہجرت کر جاؤ وہ وسیع ہے وہاں امن ہے۔ ف۱۳۷ اور اس دارِ فانی کو چھوڑنا ہی ہے۔ ف۱۳۸ ثواب و عذاب اور جزائے اعمال کے لیے تو لازم ہے کہ ہمارے دین پر قائم رہو اور

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۵۸﴾ ۖ الَّذِیْنَ

نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ اُن میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا ف۱۳۹ وہ جنھوں نے

صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖۗ

صبر کیا ف۱۴۰ اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ف۱۴۱ اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے ف۱۴۲

اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَ اِیَّاكُمْ ۖ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اللہ روزی دیتا ہے اُنھیں اور تمہیں ف۱۴۳ اور وہی سُنتا جانتا ہے ف۱۴۴ اور اگر تم اُن سے پوچھو ف۱۴۵ کس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ

بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند تو ضرور کہیں گے اللہ نے

فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ

تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۴۶ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس

لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ

کے لیے چاہے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے اور جو تم اُن سے پوچھو کس نے اُتارا آسمان سے

مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ

پانی تو اس کے سبب زمین زندہ کردی مَرے پیچھے ضرور کہیں گے اللہ نے ف۱۴۷ تم فرماؤ سب خوبیاں

لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع وَ مَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّ

ع ۱۲ ۲

اللہ کو بلکہ اُن میں اکثر بے عقل ہیں ف۱۴۸ اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل

اپنے دین کی حفاظت کے لیے ہجرت کرو۔ ف۱۳۹ جو اللہ تعالٰی کی اطاعت بجالائے۔ ف۱۴۰ سختیوں پر اور کسی شدت میں اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی ایذا سہی ہجرت اختیار کرکے دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا۔ ف۱۴۱ تمام اُمور میں۔ ف۱۴۲ شانِ نزول: مکہ مکرمہ میں مؤمنین کو مشرکین شب و روز طرح طرح کی ایذائیں دیتے رہتے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کو فرمایا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کو کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر نہ مال کون ہمیں کھلائے گا کون پلائے گا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اور فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اس کی انہیں قوت نہیں اور نہ وہ اگلے دن کے لیے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسے کہ بہائم (چوپائے) ہیں طیور (پرندے) ہیں۔ ف۱۴۳ تو جہاں ہوگے وہی روزی دے گا تو یہ کیا پوچھنا کہ ہمیں کون کھلائے گا کون پلائے گا ساری خلق کا اللہ رزّاق ہے، ضعیف اور قوی، مقیم اور مسافر سب کو وہی روزی دیتا ہے۔ ف۱۴۴ تمہارے اقوال اور تمہارے دل کی باتوں کو حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالٰی پر توکل کرو جیسا چاہئے تو وہ تمہیں ایسی روزی دے جیسی پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح بھوکے خالی پیٹ اٹھتے ہیں شام کو سیر (پیٹ بھرے) واپس ہوتے ہیں۔ (ترمذی) ف۱۴۵ یعنی کفارِ مکہ سے ف۱۴۶ اور باوجود اس اقرار کے کس طرح اللہ تعالٰی کی توحید سے منحرف ہوتے ہیں۔ ف۱۴۷ اس کے مُقِر ہیں۔ ف۱۴۸ کہ باوجود اس اقرار کے توحید کے منکر ہیں۔

وقف لازم

لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا

کود ف۱۴۹ اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے ف۱۵۰ کیا اچھا تھا اگر جانتے ف۱۵۱ پھر جب

رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى

کشتی میں سوار ہوتے ہیں ف۱۵۲ اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لاکر ف۱۵۳ پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف

الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ ۙ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ۚۙ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا ٝ وقفة فَسَوْفَ

بچالاتا ہے ف۱۵۴ جبھی شرک کرنے لگتے ہیں ف۱۵۵ کہ ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمت کی ف۱۵۶ اور برتیں ف۱۵۷ تو اب

یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ

جانا چاہتے ہیں ف۱۵۸ اور کیا انہوں نے ف۱۵۹ یہ نہ دیکھا کہ ہم نے ف۱۶۰ حرمت والی زمین پناہ بنائی ف۱۶۱ اور ان کے آس پاس والے لوگ اُچک لیے

حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ

جاتے ہیں ف۱۶۲ تو کیا باطل پر یقین لاتے ہیں ف۱۶۳ اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ف۱۶۴ ناشکری کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۶۵ یا حق کو جھٹلائے ف۱۶۶ جب وہ اس کے پاس آئے کیا جہنم میں

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ

کافروں کا ٹھکانا نہیں ف۱۶۷ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے

سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۶۹﴾ ع

دکھا دیں گے ف۱۶۸ اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ف۱۶۹

ف۱۴۹ کہ جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں کھیل میں دل لگاتے ہیں پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں یہی حال دنیا کا ہے نہایت سریع الزوال (جلدی مٹنے والی) ہے اور موت یہاں سے ایسا ہی جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں۔ ف۱۵۰ کہ وہ زندگی پائدار ہے دائمی ہے اس میں موت نہیں زندگانی کہلانے کے لائق وہی ہے۔ ف۱۵۱ دنیا اور آخرت کی حقیقت تو دنیائے فانی کو آخرت کی جاودانی زندگی پر ترجیح نہ دیتے۔ ف۱۵۲ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو باوجود اپنے شرک و عناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ ف۱۵۳ کہ اس مصیبت سے نجات وہی دے گا۔ ف۱۵۴ اور ڈوبنے کا اندیشہ اور پریشانی جاتی رہتی ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے ف۱۵۵ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بحری سفر کرتے وقت بتوں کو ساتھ لے جاتے تھے جب ہوا مخالف چلتی اور کشتی خطرہ میں آتی تو بتوں کو دریا میں پھینک دیتے اور یارب یارب پکارنے لگتے اور امن پانے کے بعد پھر اسی شرک کی طرف لوٹ جاتے ف۱۵۶ یعنی اس مصیبت سے نجات کی۔ ف۱۵۷ اور اس سے فائدہ اٹھائیں بخلاف مؤمنین مخلصین کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اخلاص کے ساتھ شکر گزار رہتے ہیں اور جب ایسی صورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے رہائی دیتا ہے تو اس کی طاعت میں اور زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں مگر کافروں کا حال اس کے بالکل برخلاف ہے۔ ف۱۵۸ نتیجہ اپنے کردار کا۔ ف۱۵۹ یعنی اہلِ مکہ نے ف۱۶۰ ان کے شہر مکہ مکرمہ کی ف۱۶۱ ان کے لیے جو اس میں ہوں ف۱۶۲ قتل کئے جاتے ہیں، گرفتار کئے جاتے ہیں۔ ف۱۶۳ یعنی بتوں پر ف۱۶۴ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اسلام سے کفر کر کے ف۱۶۵ اس کے لیے شریک ٹھہرائے۔ ف۱۶۶ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کو نہ مانے۔ ف۱۶۷ بیشک تمام

اٰیاتُها ۶۰ | ۳۰ سُوْرَۃُ الرُّوْمِ مَکِّیَّۃٌ ۸۴ | رکوعاتُها ۶

سورۂ روم مکیہ ہے، اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ لا فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ

ف۲ رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں ف۳ اور اپنی مغلوبی کے بعد

سَیَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ لا فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ

عنقریب غالب ہوں گے ف۴ چند برس میں ف۵ حکم اللہ ہی کا ہے آگے اور پیچھے ف۶ اور

یَوْمَىٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ لا بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ

اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے ف۷ وہ مدد کرتا ہے جس کی چاہے اور وہی ہے

کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے **ف۱۶۸** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انہیں ثواب کی راہ دیں گے۔ حضرت جنید نے فرمایا: جو توبہ میں کوشش کریں گے انہیں اخلاص کی راہ دیں گے۔ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا: جو طلبِ علم میں کوشش کریں گے انہیں عمل کی راہ دیں گے۔ حضرت سعد بن عبداللہ نے فرمایا: جو اقامتِ سنت میں کوشش کریں گے، ہم انہیں جنت کی راہ دکھا دیں گے۔ **ف۱۶۹** ان کی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔

ف۱ سورۂ روم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ساٹھ آیتیں آٹھ سو انیس کلمے تین ہزار پانچ سو چونتیس حرف ہیں۔ **ف۲ شانِ نزول:** فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہلِ فارس مجوسی تھے اس لیے مشرکین عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے رومی اہل کتاب تھے اس لیے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصر روم نے بھی لشکر بھیجا یہ لشکر سرزمین شام کے قریب مقابل ہوئے اہل فارس غالب ہوئے مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفار مکہ اس سے خوش ہو کر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہلِ کتاب اور نصارٰی بھی اہلِ کتاب اور ہم بھی اُمّی اور اہلِ فارس بھی اُمّی ہمارے بھائی اہلِ فارس تمہارے بھائیوں رومیوں پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہوں گے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان میں خبر دی گئی کہ چند سال میں پھر رومی اہلِ فارس پر غالب آجائیں گے یہ آیتیں سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کفارِ مکہ میں جا کر اعلان کر دیا کہ خدا کی قسم رومی ضرور اہل فارس پر غلبہ پائیں گے اے اہل مکہ! تم اس وقت کے نتیجۂ جنگ سے خوش مت ہو ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی ہے اُبَیّ بن خلف کافر آپ کے مقابل کھڑا ہو گیا اور آپ کے اس کے درمیان سو سو اونٹ کی شرط ہو گئی اگر نو سال میں اہل فارس غالب آجائیں تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اُبَیّ کو سو اونٹ دیں گے اور اگر رومی غالب آجائیں تو اُبَیّ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سو اونٹ دے گا اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی۔ **مسئلہ:** اور حضرت امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ ربوا وغیرہ جائز ہیں اور یہی واقعہ ان کی دلیل ہے القصہ سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگ حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنا رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شرط کے اونٹ اُبَیّ کی اولاد سے وصول کر لیے کیونکہ وہ اس درمیان میں مر چکا تھا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم دیا کہ شرط کے مال کو صدقہ کر دیں یہ غیبی خبر حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحتِ نبوت اور قرآن کریم کے کلامِ الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے۔ (خازن ومدارک) **ف۳** یعنی شام کی اس سرزمین میں جو فارس کے قریب تر ہے۔ **ف۴** اہلِ فارس پر **ف۵** جن کی حد نو برس ہے۔ **ف۶** یعنی رومیوں کے غلبہ سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔ مراد یہ ہے کہ پہلے اہلِ فارس کا غالب ہونا اور دوبارہ اہلِ روم کا یہ سب اللہ کے امر و ارادے اور اس کے قضا و قدر سے ہے۔ **ف۷** کہ اس نے کتابیوں کو غیر کتابیوں پر غلبہ دیا اور اسی روز بدر میں مسلمانوں کو مشرکوں پر اور مسلمانوں کا صدق اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور قرآن کریم کی خبر کی تصدیق ظاہر فرمائی۔

الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۙ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

عزت والا مہربان اللہ کا وعدہ و۸ اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا لیکن بہت

النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚۖ وَهُمْ

لوگ نہیں جانتے و۹ جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی و۱۰ اور وہ

عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ

آخرت سے پورے بےخبر ہیں کیا انھوں نے اپنے جی میں نہ سوچا کہ اللہ نے

اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ

پیدا نہ کئے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق و۱۱ اور ایک مقرر میعاد سے و۱۲ اور

اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی

بےشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کا انکار رکھتے ہیں و۱۳ اور کیا اُنھوں نے زمین میں

الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ

سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ اُن سے اگلوں کا انجام کیسا ہوا و۱۴ وہ ان سے

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ

زیادہ زور آور تھے اور زمین جوتی اور آباد کی ان و۱۵ کی آبادی سے زیادہ اور

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا

ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے و۱۶ تو اللہ کی شان نہ تھی کہ اُن پر ظلم کرتا و۱۷ ہاں وہ

اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ؕ﴿۹﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْۤاٰى

خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے و۱۸ پھر جنھوں نے حد بھر کی برائی کی ان کا انجام یہ ہوا

و۸ جو اس نے فرمایا تھا کہ رومی چند برس میں پھر غالب ہوں گے۔ و۹ یعنی بے علم ہیں۔ و۱۰ تجارت زراعت تعمیر وغیرہ دنیوی دھندے۔ اس میں اشارہ ہے کہ دنیا کی بھی حقیقت نہیں جانتے اس کا بھی ظاہر ہی جانتے ہیں۔ و۱۱ یعنی آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو عبث اور باطل نہیں بنایا ان کی پیدائش میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ و۱۲ یعنی ہمیشہ کے لیے نہیں بنایا بلکہ ایک مدت معیّن کردی ہے جب وہ مدت پوری ہوجاوے گی تو یہ فنا ہوجائیں گے اور وہ مدت قیامت قائم ہونے کا وقت ہے۔ و۱۳ یعنی بعث بعد الموت پر ایمان نہیں لاتے۔ و۱۴ کہ رسولوں کی تکذیب کے باعث ہلاک کیے گئے ان کے اجڑے ہوئے دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لیے موجب عبرت ہیں۔ و۱۵ اہلِ مکہ و۱۶ تو وہ ان پر ایمان نہ لائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا۔ و۱۷ ان کے حقوق کم کرکے اور انہیں بغیر جرم کے ہلاک کرکے۔ و۱۸ رسولوں کی تکذیب کرکے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا کر۔

ع

اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ۠ ﴿۱۰﴾ اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ

کہ اللہ کی آیتیں جھٹلانے لگے اور ان کے ساتھ تمسخر کرتے ‏ اللہ پہلے بناتا ہے

ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ

پھر دوبارہ بنائے گا ف۱۹ پھر اس کی طرف پھرو گے ف۲۰ اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرموں کی

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآىٕهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَ كَانُوْا بِشُرَكَآىٕهِمْ

آس ٹوٹ جائے گی ف۲۱ اور اُن کے شریک ف۲۲ اُن کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے

كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَىٕذٍ یَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا

منکر ہوجائیں گے ‏ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن الگ ہوجائیں گے ف۲۳ تو وہ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّا

جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے باغ کی کیاری میں اُن کی خاطر داری ہوگی ف۲۴ اور وہ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓىٕكَ فِی الْعَذَابِ

جو کافر ہوئے اور ہماری آیتیں اور آخرت کا ملنا جھٹلایا ف۲۵ وہ عذاب میں لا دھرے (ڈالے)

مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَهُ

جائیں گے ف۲۶ تو اللہ کی پاکی بولو ف۲۷ جب شام کرو ف۲۸ اور جب صبح ہو ف۲۹ اور اُسی کی

الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ یُخْرِجُ

تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں ف۳۰ اور کچھ دن رہے ف۳۱ اور جب تمہیں دوپہر ہو ف۳۲ وہ زندہ کو

ف۱۹ یعنی بعدِ موت زندہ کرکے۔ ف۲۰ تو اعمال کی جزا دے گا۔ ف۲۱ اور کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی۔ بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ ان کا کلام منقطع ہوجائے گا وہ ساکت رہ جائیں گے کیونکہ ان کے پاس پیش کرنے کے قابل کوئی حجت نہ ہوگی۔ بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ وہ رسوا ہوں گے ف۲۲ یعنی بت جنہیں وہ پوجتے تھے ف۲۳ مومن اور کافر پھر کبھی جمع نہ ہوں گے۔ ف۲۴ یعنی بُستانِ جنت میں ان کا اکرام کیا جائے گا جس سے وہ خوش ہوں گے یہ خاطر داری جنتی نعمتوں کے ساتھ ہوگی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد سماع ہے کہ انہیں نغماتِ طرب انگیز سنائے جائیں گے جو اللّٰہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح پر مشتمل ہوں گے۔ ف۲۵ بعث وحشر کے منکر ہوئے۔ ف۲۶ نہ اس عذاب میں تخفیف ہو نہ اس سے کبھی نکلیں۔ ف۲۷ پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے نماز مراد ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے؟ فرمایا: ہاں اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔ ف۲۸ اس میں مغرب وعشاء کی نمازیں آگئیں۔ ف۲۹ یہ نماز فجر ہوئی۔ ف۳۰ یعنی آسمان اور زمین والوں پر اس کی حمد لازم ہے۔ ف۳۱ یعنی تسبیح کرو کچھ دن رہے یہ نماز عصر ہوئی۔ ف۳۲ یہ نماز ظہر ہوئی۔ حکمت: نماز کے لیے یہ پنجگانہ اوقات مقرر فرمائے گئے اس لیے کہ افضل اعمال وہ ہے جو مدام ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوقات نماز میں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کے حوائج وضروریات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بندہ پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور دن کے اول واوسط وآخر میں اور

الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ

نکالتا ہے مُردے سے ۳۳ اور مُردے کو نکالتا ہے زندہ سے ۳۴ اور زمین کو جِلاتا (سرسبزو شاداب کرتا) ہے اس کے

مَوْتِهَاؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۠ ﴿۱۹﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

مرے پیچھے ۳۵ اور یوں ہی تم نکالے جاؤ گے ۳۶ اور اس کی نشانیوں سے ہے یہ کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے ۳۷

ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

پھر جبھی تم انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے

اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةًؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

جوڑے بنائے کہ اُن سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی ۳۸ بے شک اس میں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش

وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَ

اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف ۳۹ بے شک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لیے اور

مِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّ فِیْ

اس کی نشانیوں میں سے ہے رات اور دن میں تمہارا سونا ۴۰ اور اس کا فضل تلاش کرنا ۴۱ بے شک اس

ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے ۴۲ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈراتی ۴۳ اور

طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاؕ اِنَّ

امید دلاتی ۴۴ اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے بے شک

رات کے اول و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغولِ نماز رہنا دائمی عبادت کے حکم میں ہو۔ (مدارک وخازن) ۳۳ جیسے کہ پرند کو انڈے سے اور انسان کو نطفہ سے اور مومن کو کافر سے۔ ۳۴ جیسے کہ انڈے کو پرند سے نطفہ کو انسان سے کافر کو مومن سے ۳۵ یعنی خشک ہوجانے کے بعد مینہ برسا کر سبزہ اُگا کر۔ ۳۶ قبروں سے بعث وحساب کے لیے۔ ۳۷ تمہارا جدِّ اعلیٰ اور تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے۔ ۳۸ کہ بغیر کسی پہلی معرفت اور بغیر کسی قرابت کے ایک کو دوسرے کے ساتھ محبت وہمدردی ہے۔ ۳۹ زبانوں کا اختلاف تو یہ ہے کہ کوئی عربی بولتا ہے کوئی عجمی کوئی اور کچھ اور رنگتوں کا اختلاف یہ ہے کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی گندمی اور یہ اختلاف نہایت عجیب ہے کیونکہ سب ایک اصل سے ہیں اور سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ ۴۰ جس سے تکان دور ہوتی ہے اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ ۴۱ فضل تلاش کرنے سے کسبِ معاش مراد ہے۔ ۴۲ جو گوشِ ہوش سے سنیں۔ ۴۳ گرنے اور نقصان پہنچانے سے ۴۴ بارش کی۔

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ

اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے وف۴۵ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان

الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَاۤ اَنْتُمْ

اور زمین قائم ہیں وف۴۶ پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا وف۴۷ جبھی تم

تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ

نکل پڑو گے وف۴۸ اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیر حکم ہیں اور

هُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ

وہی ہے کہ اوّل بناتا ہے پھر اُسے دوبارہ بنائے گا وف۴۹ اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیے وف۵۰ اور اُسی کے لیے ہے

الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ع ضَرَبَ

سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں وف۵۱ اور وہی عزت و حکمت والا ہے تمہارے لیے وف۵۲ ایک

لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ

کہاوت بیان فرماتا ہے خود تمہارے اپنے حال سے وف۵۳ کیا تمہارے لیے تمہارے ہاتھ کے مال غلاموں میں سے کچھ شریک ہیں وف۵۴

فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ

اس میں جو ہم نے تمہیں روزی دی وف۵۵ تو تم سب اس میں برابر ہو وف۵۶ تم اُن سے ڈرو وف۵۷ جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو وف۵۸

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا

ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لیے بلکہ ظالم وف۵۹ اپنی خواہشوں

وف۴۵ جو سوچیں اور قدرتِ الٰہی پر غور کریں۔ وف۴۶ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنھم نے فرمایا کہ وہ دونوں بغیر کسی سہارے کے قائم ہیں۔ وف۴۷ یعنی تمہیں قبروں سے بلائے گا اس طرح کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام قبر والوں کے اٹھانے کے لیے صور پھونکیں گے تو اولین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو نہ اٹھے۔ چنانچہ اس کے بعد ہی ارشاد فرماتا ہے: وف۴۸ یعنی قبروں سے زندہ ہو کر۔ وف۴۹ ہلاک ہونے کے بعد۔ وف۵۰ کیونکہ انسانوں کا تجربہ اور ان کی رائے یہی بتاتی ہے کہ شے کا اعادہ (دوبارہ بنانا) اس کی ابتداء سے سہل (آسان) ہوتا ہے اور اللہ تعالٰی کے لیے کچھ بھی دشوار نہیں۔ وف۵۱ کہ اس جیسا کوئی نہیں وہ معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وف۵۲ اے مشرکو! وف۵۳ وہ مثل (کہاوت) یہ ہے وف۵۴ یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے ساجھی ہیں۔ وف۵۵ مال و متاع وغیرہ وف۵۶ یعنی آقا اور غلام کو اس مال و متاع میں یکساں استحقاق ہو ایسا کہ وف۵۷ اپنے مال و متاع میں بغیر ان غلاموں کی اجازت کے تصرف کرنے سے وف۵۸ مدعا یہ ہے کہ تم کسی طرح اپنے مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کر سکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالٰی کے مملوکوں کو اس کا شریک قرار دو۔ اے مشرکین تم اللہ تعالٰی کے سوا جنہیں اپنا معبود قرار دیتے ہو وہ اس کے بندے اور مملوک ہیں۔ وف۵۹ جنہوں نے شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم عظیم کیا ہے۔

اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

کے پیچھے ہو لیے بے جانے ف۶۰ تو اُسے کون ہدایت کرے جسے خدا نے گمراہ کیا ف۶۱ اور اُن کا کوئی

نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ

مددگار نہیں ف۶۲ تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت کے لیے ایک اکیلے اسی کے ہو کر ف۶۳ اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر

النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙۗ وَلٰكِنَّ

لوگوں کو پیدا کیا ف۶۴ اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا ف۶۵ یہی سیدھا دین ہے مگر

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ۙۗ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

بہت لوگ نہیں جانتے ف۶۶ اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے ف۶۷ اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۙ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا

اور مشرکوں سے نہ ہو ان میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ف۶۸ اور ہو گئے

شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ

گروہ گروہ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے ف۶۹ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے ف۷۰

دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ

تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے پھر جب وہ انھیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ دیتا ہے ف۷۱ جبھی ان میں سے

مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ وقفة فَسَوْفَ

ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ ہمارے دیئے کی ناشکری کریں تو برت لو ف۷۲ اب قریب

تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ

جاننا چاہتے ہو ف۷۳ یا ہم نے ان پر کوئی سند اُتاری ف۷۴ کہ وہ اُنھیں ہمارے شریک

ف۶۰ جہالت سے ف۶۱ یعنی کوئی اس کا ہدایت کرنے والا نہیں۔ ف۶۲ جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے ف۶۳ یعنی خلوص کے ساتھ دین الٰہی پر باستقامت و استقلال قائم رہو۔ ف۶۴ ''فطرت'' سے مراد دین اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالٰی نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسی عہد پر جو ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ'' فرما کر لیا گیا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے: پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ اس آیت میں حکم دیا گیا کہ دین الٰہی پر قائم رہو جس پر اللہ تعالٰی نے خلق کو پیدا کیا ہے۔ ف۶۵ یعنی دین الٰہی پر قائم رہنا۔ ف۶۶ اس کی حقیقت کو تو اس دین پر قائم رہو۔ ف۶۷ یعنی اللہ تعالٰی کی طرف توبہ اور طاعت کے ساتھ۔ ف۶۸ معبود کے باب میں اختلاف کر کے ف۶۹ اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔ ف۷۰ مرض کی یا قحط کی یا اس کے سوا اور کوئی ف۷۱ اس تکلیف سے خلاصی عنایت کرتا ہے اور راحت عطا فرماتا ہے ف۷۲ دنیوی نعمتوں کو چند روز۔ ف۷۳ کہ آخرت میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور اس دنیا طلبی کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ ف۷۴ کوئی حجت یا کوئی کتاب۔

یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ

بتا رہی ہے ف۷۵ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۷۶ اس پر خوش ہو جاتے ہیں ف۷۷ اور اگر انھیں کوئی

سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

برائی پہنچے ف۷۸ بدلہ اس کا جو اُن کے ہاتھوں نے بھیجا ف۷۹ جبھی وہ نا اُمید ہو جاتے ہیں ف۸۰ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ اللہ

یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں

یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ؕ ذٰلِكَ

ایمان والوں کے لیے تو رشتہ دار کو اس کا حق دو ف۸۱ اور مسکین اور مسافر کو ف۸۲ یہ

خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ مَاۤ

بہتر ہے اُن کے لیے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں ف۸۳ اور اُنھیں کا کام بنا اور

اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا۠ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ

تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی ف۸۴ اور جو

اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ

تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ف۸۵ تو انھیں کے دونے ہیں ف۸۶ اللہ ہے

الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ

جس نے تمھیں پیدا کیا پھر تمھیں روزی دی پھر تمھیں مارے گا پھر تمھیں جلائے (زندہ کرے) گا ف۸۷ کیا

شُرَكَآىٕكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا

تمہارے شریکوں میں ف۸۸ بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرے ف۸۹ پاکی اور برتری ہے اُسے

ف۷۵ اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے ایسا نہیں ہے نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند۔ ف۷۶ یعنی تندرستی اور وسعتِ رزق کا ف۷۷ اور اِتراتے ہیں۔ ف۷۸ قحط یا خوف یا اور کوئی بلا ف۷۹ یعنی ان کی معصیتوں اور ان کے گناہوں کا ف۸۰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے کیونکہ مومن کا حال یہ ہے کہ جب اسے نعمت ملتی ہے تو شکر گزاری کرتا ہے اور جب سختی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ ف۸۱ اس کے ساتھ سلوک اور احسان کرو ف۸۲ ان کے حق دو صدقہ دے کر اور مہمان نوازی کر کے۔ مسئلہ: اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ (مدارک) ف۸۳ اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب ہیں۔ ف۸۴ لوگوں کا دستور تھا کہ وہ دوست احباب اور آشناؤں کو یا اور کسی شخص کو اس نیت سے ہدیہ دیتے تھے کہ وہ انہیں اس سے زیادہ دے گا یہ جائز تو ہے لیکن اس پر ثواب نہ ملے گا اس میں برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصاً لِلّٰہ تعالیٰ نہیں ہوا۔ ف۸۵ نہ اس سے بدلہ لینا مقصود ہو نہ نام و نمود ف۸۶ ان کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا ایک نیکی کا دس گنا زیادہ دیا جائے گا۔ ف۸۷ پیدا کرنا، روزی دینا، مارنا، جلانا یہ سب کام اللہ ہی کے ہیں۔ ف۸۸ یعنی بتوں میں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں ف۸۹ اس کے

یُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ

اُن کے شرک سے چمکی خرابی خشکی اور تری میں ف۹۰ اُن برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں

لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی

تاکہ اُنھیں ان کے بعض کوتکوں (برے کاموں) کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں ف۹۱ تم فرماؤ زمین

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ

میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا اگلوں کا ان میں بہت

مُّشْرِكِیْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا

مشرک تھے ف۹۲ تو اپنا منہ سیدھا کر عبادت کے لیے ف۹۳ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جسے اللہ

مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَىٕذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَ مَنْ

کی طرف سے ٹلنا نہیں ف۹۴ اس دن الگ پھٹ جائیں گے ف۹۵ جو کفر کرے اس کے کفر کا وبال اُسی پر اور جو

عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ یَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لا لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

اچھا کام کریں وہ اپنے ہی لیے تیاری کررہے ہیں ف۹۶ تاکہ صلہ دے ف۹۷ اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ

کام کئے اپنے فضل سے بے شک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ

یُّرْسِلَ الرِّیٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ لِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ

ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ سناتی ف۹۸ اور اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور اس لیے کہ کشتی ف۹۹ اس

بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

کے حکم سے چلے اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو ف۱۰۰ اور اس لیے کہ تم حق مانو ف۱۰۱ اور بے شک ہم نے تم

جواب سے مشرکین عاجز ہوئے اور انہیں دم مارنے کی مجال نہ ہوئی تو فرماتا ہے۔ ف۹۰ شرک و معاصی کے سبب سے قحط اور امساکِ باراں (بارش کا رُک جانا) اور قلتِ پیداوار اور کھیتیوں کی خرابی اور تجارتوں کے نقصان اور آدمیوں اور جانوروں میں موت اور کثرت آتش زدگی اور غرق اور ہر شے میں بے برکتی ف۹۱ کفر و معاصی سے اور تائب ہوں۔ ف۹۲ اپنے شرک کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے منازل اور مساکن ویران پڑے ہیں انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ ف۹۳ یعنی دینِ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔ ف۹۴ یعنی روز قیامت۔ ف۹۵ یعنی حساب کے بعد متفرق ہو جائیں گے جنتی جنت کی طرف جائیں گے اور دوزخی دوزخ کی طرف۔ ف۹۶ کہ منازل جنت میں راحت و آرام پائیں ف۹۷ اور ثواب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ف۹۸ بارش اور کثرت پیداوار کا ف۹۹ دریا میں ان ہواؤں سے ف۱۰۰ یعنی دریائی تجارتوں سے کسب معاش کرو ف۱۰۱ ان نعمتوں کا اور اللہ کی توحید قبول کرو۔

مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ

اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے ف۱۰۲ پھر ہم نے

الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَ كَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ

مجرموں سے بدلہ لیا ف۱۰۳ اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا ف۱۰۴ اللّٰہ ہے کہ

یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ

بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں جیسا چاہے ف۱۰۵ اور

یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ

اسے پارہ پارہ کرتا ہے ف۱۰۶ تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکل رہا ہے پھر جب اسے پہنچاتا ہے ف۱۰۷

یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ

اپنے بندوں میں جس کی طرف چاہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں اگرچہ اس کے اتارنے

یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ

سے پہلے آس توڑے ہوئے تھے تو اللّٰہ کی رحمت کے اثر دیکھو ف۱۰۸ کیونکر

یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

زمین کو جلاتا (سرسبز کرتا) ہے اس کے مرے پیچھے ف۱۰۹ بے شک وہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ سب کچھ

قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَىٕنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ

کرسکتا ہے اور اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں ف۱۱۰ جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں ف۱۱۱ تو ضرور اس کے بعد

یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

ناشکری کرنے لگیں ف۱۱۲ اس لیے کہ تم مُردوں کو نہیں سناتے ف۱۱۳ اور نہ بہروں کو پکارنا سناؤ جب وہ پیٹھ

ف۱۰۲ جو ان رسولوں کے صدقِ رسالت پر دلیل واضح تھیں تو اس قوم میں سے بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ ف۱۰۳ کہ دنیا میں انہیں عذاب کرکے ہلاک کر دیا۔ ف۱۰۴ یعنی انہیں نجات دینا اور کافروں کو ہلاک کرنا اس میں نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو آخرت کی کامیابی اور اعداء پر فتح و نصرت کی بشارت دی گئی ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے: جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو بچائے گا اللّٰہ تعالٰی اسے روزِ قیامت جہنم کی آگ سے بچائے گا یہ فرما کر سیدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”كَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ“ ف۱۰۵ قلیل یا کثیر ف۱۰۶ یعنی کبھی تو اللّٰہ تعالٰی ابرِ محیط بھیج دیتا ہے جس سے آسمان گھرا معلوم ہوتا ہے اور کبھی متفرق ٹکڑے علیحدہ علیحدہ۔ ف۱۰۷ یعنی مینہ کو ف۱۰۸ یعنی بارش کے اثر جو اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے اس سے سبزہ نکلتا ہے سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے اجسام کے قوام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللّٰہ تعالٰی یہ سبزے اور پھل پیدا کرکے ف۱۰۹ اور خشک میدان کو سبزہ زار بنا دیتا ہے جس کی یہ قدرت ہے۔ ف۱۱۰ ایسی جو کھیتی اور سبزے کے لیے مضر ہو ف۱۱۱ بعد اس کے کہ وہ سرسبز و شاداب تھی۔ ف۱۱۲ یعنی کھیتی زرد

مُّدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ

دے کر پھریں ف۱۱۴ اور نہ تم اندھوں کو ف۱۱۵ اُن کی گمراہی سے راہ پر لاؤ تم تو اُسی کو سناتے ہو جو

یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ

ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ گردن رکھے ہوئے ہیں اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا ف۱۱۶ پھر

جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً ؕ

تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی ف۱۱۷ پھر قوت کے بعد ف۱۱۸ کمزوری اور بڑھاپا دیا

یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

بناتا ہے جو چاہے ف۱۱۹ اور وہی علم و قدرت والا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی

یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

مجرم قسم کھائیں گے کہ نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی ف۱۲۰ وہ ایسے ہی اوندھے جاتے تھے ف۱۲۱

وَ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ الْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی

اور بولے وہ جن کو علم اور ایمان ملا ف۱۲۲ بے شک تم رہے اللہ کے لکھے ہوئے میں ف۱۲۳

ع ۸ ۱۵ — لحفص يقرأ ضعف بالفتح والضم معًا والضم أولى

ہونے کے بعد ناشکری کرنے لگیں اور پہلی نعمت سے بھی مکر جائیں معنی یہ ہیں کہ ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب انہیں رحمت پہنچتی ہے رزق ملتا ہے خوش ہوجاتے ہیں اور جب کوئی سختی آتی ہے کھیتی خراب ہوتی ہے تو پہلی نعمتوں سے بھی مکر جاتے ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور جب نعمت پہنچتی شکر بجالاتے اور جب بلا آتی صبر کرتے اور دعاء و استغفار میں مشغول ہوتے اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلّی فرماتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی محرومی اور ان کے ایمان نہ لانے پر رنجیدہ نہ ہوں ف۱۱۳ یعنی جن کے دل مرچکے اور ان سے کسی طرح قبول حق کی توقع نہیں رہی۔ ف۱۱۴ یعنی حق کے سننے سے بہرے ہوں اور بہرے بھی ایسے کہ پیٹھ دے کر پھر گئے ان سے کسی طرح سمجھنے کی امید نہیں۔ ف۱۱۵ یہاں اندھوں سے بھی دل کے اندھے مراد ہیں اس آیت سے بعض لوگوں نے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کیا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہاں مُردوں سے مراد کفار ہیں جو دنیوی زندگی تو رکھتے ہیں مگر پند و موعظت سے منتفع نہیں ہوتے اس لیے انہیں اموات سے تشبیہ دی گئی جو دارالعمل سے گزر گئے اور وہ پند و نصیحت سے منتفع نہیں ہوسکتے لہٰذا آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر سند لانا درست نہیں اور بکثرت احادیث سے مُردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کے لیے آنے والوں کو پہچاننا ثابت ہے۔ ف۱۱۶ اس میں انسان کے احوال کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ ماں کے پیٹ میں جنین تھا پھر بچہ ہو کر پیدا ہوا شیر خوار رہا یہ احوال نہایت ضعف کے ہیں۔ ف۱۱۷ یعنی بچپن کے ضعف کے بعد جوانی کی قوت عطا فرمائی ف۱۱۸ یعنی جوانی کی قوّت کے بعد ف۱۱۹ ضعف اور قوّت اور جوانی اور بڑھاپا یہ سب اللہ کے پیدا کئے سے ہیں ف۱۲۰ یعنی آخرت کو دیکھ کر اس کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی اس لیے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے۔ ف۱۲۱ یعنی ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے اور حق سے پھرتے تھے اور بعث کا انکار کرتے تھے جیسے کہ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں ان کی اس قسم سے اللہ تعالیٰ انہیں تمام اہل محشر کے سامنے رسوا کرے گا اور سب دیکھیں گے کہ ایسے مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صریح جھوٹ بول رہے ہیں۔ ف۱۲۲ یعنی انبیاء اور ملائکہ اور مومنین ان کا ردّ کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو ف۱۲۳ یعنی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سابق علم میں لوح محفوظ میں لکھا اسی کے مطابق تم قبروں میں رہے۔

يَوْمِ الْبَعْثِ٘ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

اُٹھنے کے دن تک تو یہ ہے وہ دن اُٹھنے کا ۱۲۴ لیکن تم نہ جانتے تھے ۱۲۵

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾

تو اُس دن ظالموں کو نفع نہ دے گی اُن کی معذرت اور نہ ان سے کوئی راضی کرنا مانگے ۱۲۶

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ

اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی ۱۲۷ اور اگر تم ان کے پاس کوئی

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ

نشانی لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو نہیں مگر باطل پر یوں ہی

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

مُہر کردیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر ۱۲۸ تو صبر کرو ۱۲۹ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ۱۳۰

وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

اور تمہیں سبک نہ کردیں وہ جو یقین نہیں رکھتے ۱۳۱

آیاتها ۳۴ | ۳۱ سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ ۵۷ | رکوعاتها ۴

سورۂ لقمٰن مکیہ ہے، اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کے لیے

۱۲۴ جس کے تم دنیا میں منکر تھے ۱۲۵ دنیا میں کہ وہ حق ہے ضرور واقع ہوگا اب تم نے جانا کہ وہ دن آگیا اور اس کا آنا حق تھا تو اس وقت کا جاننا تمہیں نفع نہ دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ۱۲۶ یعنی نہ ان سے یہ کہا جائے کہ توبہ کرکے اپنے رب کو راضی کرو جیسا کہ دنیا میں ان سے توبہ طلب کی جاتی تھی۔ ۱۲۷ تاکہ انہیں تنبیہ ہو اور انذار اپنے کمال کو پہنچے لیکن انہوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلا دیا اور اس کا انکار کیا۔ ۱۲۸ جنہیں جانتا ہے کہ وہ گمراہی اختیار کریں گے اور حق والوں کو باطل پر بتائیں گے۔ ۱۲۹ ان کی ایذا و عداوت پر ۱۳۰ آپ کی مدد فرمانے کا اور دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے کا۔ ۱۳۱ یعنی یہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین نہیں ہے اور بعث و حساب کے منکر ہیں ان کی شدتیں اور ان کے انکار اور ان کی نالائق حرکات آپ کے لیے طیش اور قلق (رنجش) کا باعث نہ ہوں اور ایسا نہ ہو کہ آپ ان کے حق میں عذاب کی دعا کرنے میں جلدی فرمائیں۔ ۱ سورۂ لقمان مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو "وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ" سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں چار رکوع، چونتیس آیتیں، پانچ سو اڑتالیس کلمے، دو ہزار ایک سو دس حرف ہیں۔

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر

یُوْقِنُوْنَ ؕ(۴) اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۵)

یقین لائیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انھیں کا کام بنا

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں ف۲ کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں

بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ(۶) وَ اِذَا

بے سمجھے ف۳ اور اُسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ

اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے ف۴ جیسے انھیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے ف۵

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ(۷) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

تو اُسے دردناک عذاب کا مژدہ دو بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لیے

جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۙ(۸) خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ

چین کے باغ ہیں ہمیشہ اُن میں رہیں گے اللہ کا وعدہ ہے سچا اور وہی عزت و

الْحَكِیْمُ(۹) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ

حکمت والا ہے اُس نے آسمان بنائے بے ایسے ستونوں کے جو تمھیں نظر آئیں ف۶ اور زمین میں ڈالے

رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ

لنگر ف۷ کہ تمھیں لے کر نہ کانپے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان

ف۲ لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے کہانیاں، افسانے اسی میں داخل ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا کہ سید کائنات (محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) تمھیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہانِ فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳ یعنی براہِ جہالت لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے اور قرآنِ کریم سننے سے روکیں اور آیاتِ الٰہیہ کے ساتھ تمسخر کریں۔ ف۴ اور ان کی طرف التفات نہ کرے ف۵ اور وہ بہرا ہے ف۶ یعنی کوئی ستون نہیں ہے، تمہاری نظر خود اس کی شاہد ہے۔ ف۷ بلند پہاڑوں کے۔

السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۰﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ

سے پانی اُتاراف۸ تو زمین میں ہر نفیس جوڑا اُگایاف۹ یہ تو اللّٰہ کا بنایا ہوا ہےف۱۰

فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ

مجھے وہ دکھاؤف۱۱ جو اس کے سوا اوروں نے بنایا ف۱۲ بلکہ ظالم کھلی گمراہی

مُّبِیْنٍ۠ ﴿۱۱﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِؕ وَ مَنْ یَّشْكُرْ

میں ہیں اور بےشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی ف۱۳ کہ اللّٰہ کا شکر کر ف۱۴ اور جو شکر کرے

فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَ

وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے ف۱۵ اور جو ناشکری کرے تو بےشک اللّٰہ بےپرواہ ہے سب خوبیوں سراہا اور یاد کرو جب

لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِؕؐ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا ف۱۶ اے میرے بیٹے اللّٰہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بےشک شرک بڑا

عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ

ظلم ہے ف۱۷ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی ف۱۸ اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی ف۱۹

وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَ اِنْ

اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا ف۲۰ آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر

ع ۱۱ / ۱۰ — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — النصف

ف۸ اپنے فضل سے بارش کی ف۹ عمدہ اقسام کے نباتات پیدا کیے۔ ف۱۰ جو تم دیکھ رہے ہو۔ ف۱۱ اے مشرکو! ف۱۲ یعنی بتوں نے جنہیں تم مستحق عبادت قرار دیتے ہو۔ ف۱۳ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ لقمان کا نسب یہ ہے لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ۔ وہب کا قول ہے کہ حضرت لقمان، حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے۔ مقاتل نے کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خالہ کے فرزند تھے۔ واقدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں قاضی تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ہزار سال زندہ رہے اور حضرت داود علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے علم اخذ کیا اور ان کے زمانہ میں فتوٰی دینا ترک کر دیا اگرچہ پہلے سے فتوٰی دیتے تھے آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے۔ حکمت عقل و فہم کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حکمت وہ علم ہے جس کے مطابق عمل کیا جائے۔ بعض نے کہا کہ "حکمت" معرفت اور اصابت فی الامور کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت ایسی شے ہے کہ اللّٰہ تعالٰی اس کو جس کے دل میں رکھتا ہے اس کے دل کو روشن کر دیتی ہے۔ ف۱۴ اس نعمت پر کہ اللّٰہ تعالٰی نے حکمت عطا کی۔ ف۱۵ کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔ ف۱۶ حضرت لقمان علٰی نبینا وعلیہ السلام کے ان صاحبزادے کا نام انعم یا اشکم تھا اور انسان کا اعلٰی مرتبہ یہ ہے کہ وہ خود کامل ہو اور دوسرے کی تکمیل کرے تو حضرت لقمان علٰی نبینا وعلیہ السلام کا کامل ہونا تو " اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ " میں بیان فرما دیا اور دوسرے کی تکمیل کرنا " وَ هُوَ یَعِظُهٗ " سے ظاہر فرمایا اور نصیحت بیٹے کو کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں گھر والوں اور قریب تر لوگوں کو مقدم کرنا چاہئے اور نصیحت کی ابتداء منع شرک سے فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم ہے۔ ف۱۷ کیونکہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق عبادت کے برابر قرار دینا ہے اور عبادت کو اس کے محل کے خلاف رکھنا یہ دونوں باتیں ظلم عظیم ہیں۔ ف۱۸ کہ ان کا فرمانبردار رہے اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرے (جیسا کہ اسی آیت میں آگے ارشاد ہے) ف۱۹ یعنی اس کا ضعف دم بدم ترقی پر ہوتا ہے جتنا حمل بڑھتا جاتا ہے بار زیادہ ہوتا ہے اور ضعف ترقی کرتا ہے عورت کو حاملہ ہونے کے بعد ضعف اور تعب اور مشقتیں پہنچتی رہتی ہیں حمل خود ضعیف کرنے والا ہے درد زہ ضعف پر ضعف ہے اور وضع (بچہ جننا) اس پر اور

جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنۡ تُشۡرِكَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ۙ فَلَا تُطِعۡهُمَا وَ

وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں ف۲۱ تو اُن کا کہنا نہ مان ف۲۲ اور

صَاحِبۡهُمَا فِی الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفًا ۫ وَّ اتَّبِعۡ سَبِیۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ

دنیا میں اچھی طرح اُن کا ساتھ دے ف۲۳ اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا ف۲۴ پھر میری ہی

مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنۡ تَكُ مِثۡقَالَ

طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ اے میرے بیٹے برائی اگر رائی

حَبَّةٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ فَتَكُنۡ فِیۡ صَخۡرَةٍ اَوۡ فِی السَّمٰوٰتِ اَوۡ فِی الۡاَرۡضِ

کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو ف۲۶

یَاۡتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ ﴿۱۶﴾ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاۡمُرۡ

اللہ اُسے لے آئے گا ف۲۷ بے شک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے ف۲۸ اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی

بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَانۡهَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَاصۡبِرۡ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ

بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کر اور جو افتاد (مصیبت) تجھ پر پڑے ف۲۹ اس پر صبر کر بے شک یہ

عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۱۷﴾ ۚ وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ

ہمت کے کام ہیں ف۳۰ اور کسی سے بات کرنے میں ف۳۱ اپنا رخسارہ کج نہ کر ف۳۲ اور زمین میں اِتراتا

مزید شدت ہے دودھ پلانا ان سب پر مزید برآں ہے۔ ف۲۰ یہ وہ تاکید ہے جس کا ذکر اوپر فرمایا تھا۔ سفیان بن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس نے پنجگانہ نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا اور جس نے پنجگانہ نمازوں کے بعد والدین کے لیے دعائیں کیں اس نے والدین کی شکرگزاری کی۔ ف۲۱ یعنی علم سے تو کسی کو میرا شریک ٹھہراہی نہیں سکتے کیونکہ میرا شریک محال ہے ہو ہی نہیں سکتا اب جو کوئی بھی کہے گا تو بے علمی ہی سے کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں ف۲۲ نخعی نے کہا کہ والدین کی طاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو ان کی اطاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی طاعت روا نہیں۔ ف۲۳ حسنِ اخلاق اور حسنِ سلوک اور احسان و تحمّل کے ساتھ۔ ف۲۴ یعنی نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ اسی کو مذہب سنت و جماعت کہتے ہیں۔ ف۲۵ تمہارے اعمال کی جزاء دے کر "وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ" سے یہاں تک جو مضمون ہے یہ حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا نہیں ہے بلکہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کو اللہ تعالیٰ کے شکرِ نعمت کا حکم دیا تھا اور شرک کی ممانعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے والدین کی طاعت اور اس کا محل ارشاد فرما دیا اس کے بعد پھر حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا مقولہ ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے فرزند سے فرمایا: ف۲۶ کیسی ہی پوشیدہ جگہ ہو اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی ف۲۷ روزِ قیامت اور اس کا حساب فرمائے گا ف۲۸ یعنی ہر صغیر و کبیر اس کے احاطۂ علمی میں ہے۔ ف۲۹ امر بالمعروف و نھی عن المنکر کرنے سے ف۳۰ ان کا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر بر ایذا (تکلیف پر صبر کرنا) یہ ایسی طاعتیں ہیں جن کا تمام امتوں میں حکم تھا۔ ف۳۱ براہِ تکبر ف۳۲ یعنی جب آدمی بات کریں تو انہیں حقیر جان کر ان کی طرف سے رخ پھیرنا جیسا کہ متکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا، غنی و فقیر سب کے ساتھ بتواضع پیش آنا۔

مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ﴿۱۸﴾ وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ

اور نہ چل بےشک اللّٰہ کو نہیں بھاتا کوئی اِتراتا فخر کرتا اور میانہ چال چل ۳۳؎ اور

اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۠﴿۱۹﴾ اَلَمْ

اپنی آواز کچھ پست کر ۳۴؎ بےشک سب آوازوں میں بری آواز، گدھے کی آواز ۳۵؎ کیا

ع ۸ / ۱۱

تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ

تم نے نہ دیکھا کہ اللّٰہ نے تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں ۳۶؎ اور تمہیں

عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ

بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی ۳۷؎ اور بعضے آدمی اللّٰہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ

بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ

نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب ۳۸؎ اور جب اُن سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو

اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ

اللّٰہ نے اُتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ۳۹؎ کیا اگرچہ

الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۱﴾ وَ مَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى

شیطان ان کو عذابِ دوزخ کی طرف بلاتا ہو ۴۰؎ اور جو اپنا منہ اللّٰہ کی طرف

۳۳؎ نہ بہت تیز نہ بہت سست کہ یہ دونوں باتیں مذموم ہیں ایک میں شانِ تکبر ہے اور ایک میں چھچھورا پن۔ حدیث شریف میں ہے کہ بہت تیز چلنا مومن کا وقار کھوتا ہے۔ ۳۴؎ یعنی شور وشغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر۔ ۳۵؎ مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند رکھتے تھے۔ ۳۶؎ آسمانوں میں مثلِ سورج چاند تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے ہو اور زمینوں میں دریا، نہریں، کانیں، پہاڑ، درخت، پھل، چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو۔ ۳۷؎ ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء و حواس خمسہ ظاہرہ اور حسن و شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علمِ معرفت و ملکات فاضلہ وغیرہ۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نعمتِ ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمتِ باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دیئے تمہارا افشاءِ حال نہ کیا سزا میں جلدی نہ فرمائی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمتِ ظاہرہ درستی اعضاء اور حسنِ صورت ہے اور نعمتِ باطنہ اعتقادِ قلبی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمتِ ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسنِ خلق۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمتِ ظاہرہ احکامِ شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمتِ باطنہ شفاعت۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمتِ ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتح یاب ہونا ہے اور نعمتِ باطنہ ملائکہ کا امداد کے لیے آنا۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمتِ ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمتِ باطنہ ان کی محبت "رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى اِتِّبَاعَهٗ وَ مَحَبَّتَهٗ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم"۔ ۳۸؎ تو جو کہیں گے جہل و نادانی ہوگا اور شانِ الٰہی میں اس طرح کی جرأت و لب کشائی نہایت بیجا اور گمراہی ہے **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث و ابی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بےعلم و جاہل ہونے کے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللّٰہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔ ۳۹؎ یعنی اپنے باپ دادا کے طریقے ہی پر رہیں گے اس پر اللّٰہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ۴۰؎ جب بھی وہ اپنے باپ دادا ہی کی پیروی کئے جائیں گے۔

اللّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ

جھکادے ف۴۱ اور ہو نیکوکار تو بے شک اُس نے مضبوط گرہ تھامی اور اللہ ہی کی طرف ہے سب

الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ

کاموں کی انتہا اور جو کفر کرے تو تم ف۴۲ اس کے کفر سے غم نہ کھاؤ اُنھیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ہم اُنھیں بتادیں گے

بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِیْلًا ثُمَّ

جو کرتے تھے ف۴۳ بے شک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ہم اُنھیں کچھ برتنے دیں گے ف۴۴ پھر

نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۲۴﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اُنھیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے ف۴۵ اور اگر تم اُن سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور

الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو ف۴۶ بلکہ اُن میں اکثر جانتے نہیں

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۴۷ بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا اور اگر

مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ

زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہوجائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات

اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا

سمندر اور ف۴۸ تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی ف۴۹ بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور

ف۴۱ دین خالص اس کے لیے قبول کرے اس کی عبادت میں مشغول ہو اپنے کام اس پر تفویض کرے اسی پر بھروسہ رکھے ف۴۲ اے سید انبیاء! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۴۳ یعنی ہم انھیں ان کے اعمال کی سزا دیں گے۔ ف۴۴ یعنی تھوڑی مہلت دیں گے کہ وہ دنیا کے مزے اٹھائیں ف۴۵ آخرت میں اور وہ دوزخ کا عذاب ہے جس سے وہ رہائی نہ پائیں گے۔ ف۴۶ یہ ان کے اقرار پر انہیں الزام دینا ہے کہ جس نے آسمان و زمین پیدا کئے وہ اللّٰہ واحد لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہے تو واجب ہوا کہ اس کی حمد کی جائے۔ اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔ ف۴۷ سب اس کے مملوک مخلوق اور بندے ہیں تو اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ ف۴۸ اور ساری خلق اللہ تعالٰی کے کلمات کو لکھے اور وہ تمام قلم اور ان تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے۔ ف۴۹ کیونکہ معلوماتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں۔ **شانِ نزول:** جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں ''وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا'' یعنی تمہیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف اپنی قوم؟ فرمایا: سب مراد ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا آپ کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں توریت دی گئی ہے، اس میں ہر شے کا علم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور تمہیں تو اللہ تعالٰی نے اتنا علم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو تو نفع پاؤ۔ انہوں نے کہا: آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں آپ کا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی تو علم قلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہو، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے

بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا ف۵۰ بےشک اللہ سنتا دیکھتا ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن کرتا ہے رات کے حصے میں و۵۱ اور اس نے سورج اور چاند

الْقَمَرَ ؗ كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾

کام میں لگائے و۵۲ ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے و۵۳ اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ

یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے و۵۴ اور اس کے سوا جن کو پوجتے ہیں سب باطل ہیں و۵۵ اور اس لیے کہ

اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ

اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے و۵۶

ع ۳ ۱۱ ۱۲

اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا

تاکہ تمہیں وہ اپنی و۵۷ کچھ نشانیاں دکھائے بےشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے شکر گزار کو و۵۸ اور جب

غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ

اُن پر و۵۹ آپڑتی ہے کوئی موج پہاڑوں کی طرح تو اللہ کو پکارتے ہیں نرے اسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے و۶۰ پھر جب اُنھیں خشکی

اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾

کی طرف بچا لاتا ہے تو اُن میں کوئی اعتدال پر رہتا ہے و۶۱ اور ہماری آیتوں کا انکار نہ کرے گا مگر ہر بڑا بے وفا ناشکرا

کہا تھا کہ مکہ میں جا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں۔ ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتے ہیں یہ عنقریب تمام ہو جائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۵۰ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کُن سے سب کو پیدا کر دے۔ و۵۱ یعنی ایک کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھا کر اور جو وقت ایک میں سے گھٹاتا ہے دوسرے میں بڑھا دیتا ہے۔ و۵۲ بندوں کے نفع کے لیے۔ و۵۳ یعنی روزِ قیامت تک یا اپنے اپنے اوقاتِ معینہ تک سورج آخر سال تک اور چاند آخر ماہ تک۔ و۵۴ وہی ان اشیاءِ مذکورہ پر قادر ہے تو وہی مستحق عبادت ہے۔ و۵۵ فنا ہونے والے ان میں سے کوئی مستحق عبادت نہیں ہو سکتا۔ و۵۶ اس کی رحمت اور اس کے احسان سے و۵۷ عجائبِ قدرت کی و۵۸ جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہو صبر و شکر یہ دونوں صفتیں مؤمن کی ہیں۔ و۵۹ یعنی کفار پر ف۶۰ اور اس کے حضور تضرع اور زاری کرتے ہیں اور اسی سے دعاء و التجا، اس وقت ماسوا کو بھول جاتے ہیں ف۶۱ اپنے ایمان و اخلاص پر قائم رہتا ہے کفر کی طرف نہیں لوٹتا۔ **شانِ نزول:** کہا گیا ہے کہ یہ آیت عکرمہ بن ابی جہل کے حق میں نازل ہوئی جس سال مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی تو وہ سمندر کی طرف بھاگ گئے؛ وہاں بادِ مخالف نے گھیرا اور خطرے میں پڑ گئے تو عکرمہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس خطرے سے نجات دے تو میں ضرور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا یعنی اطاعت کروں گا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا، ہوا ٹھہر گئی اور عکرمہ مکہ مکرمہ کی طرف آ گئے اور اسلام لائے اور بڑا مخلصانہ اسلام لائے اور بعض ان میں ایسے تھے جنھوں نے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ

اے لوگو وف۶۲ اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے گا

وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا

اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے وف۶۳ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے وف۶۴ تو ہرگز

تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۳۳ اِنَّ اللّٰهَ

تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی وف۶۵ اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی وف۶۶ بے شک اللہ

عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَ

کے پاس ہے قیامت کا علم وف۶۷ اور اُتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور

مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ

کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں

تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۳۴ ع

مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے وف۶۸

ع ۱۳ ۴

عہد وفا نہ کیا ان کی نسبت اگلے جملہ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وف۶۲ یعنی اے اہل مکہ! وف۶۳ روز قیامت ہر انسان نفسی نفسی کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا نہ کافروں کی مسلمان اولاد انہیں فائدہ پہنچا سکے گی نہ مسلمان ماں باپ کافر اولاد کو۔ وف۶۴ ایسا دن ضرور آنا اور بعث وحساب وجزا کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے وف۶۵ جس کی تمام نعمتیں اور لذتیں فانی کہ ان کے شیفتہ ہو کر نعمتِ ایمان سے محروم رہ جاؤ وف۶۶ یعنی شیطان دور و دراز کی امیدوں میں ڈال کر معصیتوں میں مبتلا نہ کر دے۔ وف۶۷ **شانِ نزول:** یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے خبر دیجئے مینہ کب آئے گا اور میری عورت حاملہ ہے مجھے بتائیے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی؟ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا یہ مجھے بتائیے کہ آئندہ کل کو کیا کروں گا؟ یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا مجھے یہ بتائیے کہ کہاں مروں گا؟ اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وف۶۸ جس کو چاہے اپنے اولیاء اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبردار کرے اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللّٰہ تبارک وتعالٰی کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جن میں ارشاد ہوا "عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ" غرض یہ کہ بغیر اللّٰہ تعالٰی کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللّٰہ تعالٰی اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جن میں دی ہے۔ خلاصہ یہ کہ علم غیب اللّٰہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللّٰہ تعالٰی کی تعلیم سے بطریق معجزہ وکرامت عطا ہوتا ہے یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا۔ ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء وانبیاء نے دی ہیں اور قرآن وحدیث سے ثابت ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحیٰی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآنِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللّٰہ تعالٰی کے بتائے کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی لینا کہ اللّٰہ تعالٰی کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات واحادیث کے خلاف ہے۔ (خازن، بیضاوی، احمدی، روح البیان وغیرہ)

ایاتها ۳۰ | ۳۲ سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ۷۵ | رکوعاتها ۳

سورۂ سجدہ مکیہ ہے، اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ۟ۚ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ﴿۲﴾ اَمْ

کتاب کا اُتارنا ف۲ بےشک پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا

یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ

کہتے ہیں ف۳ اُن کی بنائی ہوئی ہے ف۴ بلکہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈراؤ ایسے لوگوں کو جن کے پاس

مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ف۵ اس امید پر کہ وہ راہ پائیں اللہ ہے جس نے آسمان

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا

اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا ف۶ اس سے

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ یُدَبِّرُ

چھوٹ کر (لاتعلق ہوکر) تمہارا کوئی حمایتی نہ سفارشی ف۷ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے کام کی تدبیر

الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ

فرماتا ہے آسمان سے زمین تک ف۸ پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا ف۹ اس دن کہ جس کی مقدار

اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ

ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں ف۱۰ یہ ف۱۱ ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت و

ف۱ سورۂ سجدہ مکیہ ہے سوا تین آیتوں کے جو "اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا" سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں تیس آیتیں اور تین سو اسی کلمے اور ایک ہزار پانچ سو اٹھارہ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن کریم کا معجزہ کرکے اس طرح کہ اس کے مثل ایک سورت یا چھوٹی سی عبارت بنانے سے تمام فصحاء و بلغاء عاجز رہ گئے۔ ف۳ مشرکین کہ یہ کتاب مقدس ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ف۵ ایسے لوگوں سے مراد زمانہ فترت کے لوگ ہیں وہ زمانہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد سے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالٰی کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا۔ ف۶ جیسا استوا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ ف۷ یعنی اے گروہِ کفار جب تم اللہ تعالٰی کی راہِ رضا اختیار نہ کرو اور ایمان نہ لاؤ تو نہ تمہیں کوئی مددگار ملے گا جو تمہاری مدد کر سکے نہ کوئی شفیع جو تمہاری شفاعت کرے۔ ف۸ یعنی دنیا کے قیامت تک ہونے والے کاموں کی اپنے حکم و امر اور اپنے قضا و قدر سے۔ ف۹ امر و تدبیر فنائے دنیا کے بعد۔ ف۱۰ یعنی ایام دنیا کے حساب سے اور وہ دن روز قیامت ہے روز قیامت کی درازی بعض کافروں کے لیے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لیے پچاس ہزار

الرَّحِیۡمُ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ

رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی ف۱۲ اور پیدائش انسان کی ابتدا

طِیۡنٍ ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَہٗ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ۚ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىہُ وَ

مٹی سے فرمائی ف۱۳ پھر اُس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے ف۱۴ پھر اسے ٹھیک کیا اور

نَفَخَ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِہٖ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ

اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ف۱۵ اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے ف۱۶

قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۹﴾ وَ قَالُوۡۤا ءَ اِذَا ضَلَلۡنَا فِی الۡاَرۡضِ ءَ اِنَّا لَفِیۡ

کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو اور بولے ف۱۷ کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے ف۱۸ کیا پھر

خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ۬ؕ بَلۡ ہُمۡ بِلِقَآیِٔ رَبِّہِمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۱۰﴾ قُلۡ یَتَوَفّٰىکُمۡ مَّلَکُ

نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ف۱۹ تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا

الۡمَوۡتِ الَّذِیۡ وُکِّلَ بِکُمۡ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذِ

ع ۱۱/۱۴

فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ف۲۰ پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے ف۲۱ اور کہیں تم دیکھو جب

الۡمُجۡرِمُوۡنَ نَاکِسُوۡا رُءُوۡسِہِمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ رَبَّنَاۤ اَبۡصَرۡنَا وَ سَمِعۡنَا

مجرم ف۲۲ اپنے رب کے پاس سر نیچے ڈالے ہوں گے ف۲۳ اے ہمارے رب اب ہم نے دیکھا ف۲۴ اور سنا ف۲۵

فَارۡجِعۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا اِنَّا مُوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَوۡ شِئۡنَا لَاٰتَیۡنَا کُلَّ نَفۡسٍ

ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا ف۲۶ اور اگر ہم چاہتے ہر جان کو اُس کی ہدایت

برس کے برابر جیسے کہ سورۂ معارج میں ہے "تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗ خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃٍ" اور مومن پر یہ دن ایک نماز فرض کے وقت سے بھی ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ ف۱۱ خالق مدبر جلّ جلالہٗ ف۱۲ حسب اقتضائے حکمت بنائی ہر جاندار کو وہ صورت دی جو اس کے لیے بہتر ہے اور اس کو ایسے اعضاء عطا فرمائے جو اس کے معاش کے لیے مناسب ہیں۔ ف۱۳ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے بنا کر۔ ف۱۴ یعنی نطفہ سے ف۱۵ اور اس کو بے حس بے جان ہونے کے بعد حساس اور جاندار کیا ف۱۶ تا کہ تم سنو اور دیکھو اور سمجھو۔ ف۱۷ منکرین بعث ف۱۸ اور مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے اجزاء مٹی سے ممتاز نہ رہیں گے ف۱۹ یعنی موت کے بعد اٹھنے اور زندہ کئے جانے کا انکار کر کے وہ اس انتہا تک پہنچے ہیں کہ عاقبت (آخرت) کے تمام امور کے منکر ہیں حتیٰ کہ رب کے حضور حاضر ہونے کے بھی۔ ف۲۰ اس فرشتہ کا نام عزرائیل علیہ السلام ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے جس کا وقت آ جاتا ہے بے درنگ اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔ مروی ہے کہ ملک الموت کے لیے دنیا مثل کفِ دست (ہتھیلی کی مانند) کر دی گئی ہے تو وہ مشارق و مغارب کی مخلوق کی روحیں بے مشقت اٹھا لیتے ہیں اور رحمت و عذاب کے بہت فرشتے ان کے ماتحت ہیں۔ ف۲۱ اور حساب و جزا کے لیے زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔ ف۲۲ یعنی کفار و مشرکین ف۲۳ اپنے افعال و کردار سے شرمندہ و نادم ہو کر اور عرض کرتے ہوں گے ف۲۴ مرنے کے بعد اٹھنے کو اور تیرے وعدہ وعید کے صدق کو جن کے ہم دنیا میں منکر تھے۔ ف۲۵ تجھ سے تیرے رسولوں کی سچائی کو تو اب دنیا میں ف۲۶ اور اب ہم

هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ

عطا فرماتے ف۲۷ مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھردوں گا ان جنوں اور آدمیوں

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَ

سب سے ف۲۸ اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے ف۲۹ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا ف۳۰

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا

اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کیے کا بدلہ ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں

الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا

کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گرجاتے ہیں ف۳۱ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور

یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ۩ السجدۃ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

السجدۃ ۹

تکبر نہیں کرتے ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے ف۳۲ اور اپنے رب کو پکارتے ہیں

خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ

ڈرتے اور امید کرتے ف۳۳ اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک

لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا

ان کے لیے چھپا رکھی ہے ف۳۴ صلہ ان کے کاموں کا ف۳۵ تو کیا جو ایمان والا ہے

كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ربع
وقف غفران

وہ اس جیسا ہوجائے گا جو بے حکم ہے ف۳۶ یہ برابر نہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

ایمان لے آئے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کچھ کام نہ دے گا۔ ف۲۷ اور اس پر ایسا لطف کرتے کہ اگر وہ اس کو اختیار کرتا تو راہ یاب ہوتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ ہم کافروں کو جانتے تھے کہ وہ کفر ہی اختیار کریں گے۔ ف۲۸ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو جہنم کے خازن ان سے کہیں گے ف۲۹ اور دنیا میں ایمان نہ لائے تھے۔ ف۳۰ عذاب میں اب تمہاری طرف التفات نہ ہوگا۔ ف۳۱ تواضع اور خشوع سے اور نعمتِ اسلام پر شکر گزاری کے لیے۔ ف۳۲ یعنی خواب استراحت کے بستروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے راحت و آرام کو چھوڑتے ہیں ف۳۳ یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہیں یہ تہجد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عشاء نہ پڑھ لیتے۔ ف۳۴ جس سے وہ راحتیں پائیں گے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی ف۳۵ یعنی ان طاعتوں کا جو انہوں نے دنیا میں ادا کیں ف۳۶ یعنی کافر ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے ولید بن عقبہ بن ابی مُعیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا۔ دوران گفتگو کہنے لگا خاموش ہوجاؤ تم لڑکے ہو میں بوڑھا ہوں میں بہت زبان دراز ہوں میری نوک سنان تم سے زیادہ تیز ہے میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا جتھے دار ہوں حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے فرمایا: چپ تو فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لیے ان میں سے کوئی قابلِ مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقوٰی میں ہے جسے یہ دولت نصیب نہیں وہ انتہا

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۱۹) وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا

ان کے لیے بسنے کے باغ ہیں ان کے کاموں کے صلہ میں مہمان داری ف۳۷ رہے وہ جو بے حکم ہیں ف۳۸

فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ

ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اُسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور اُن سے فرمایا

لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ(۲۰) وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ

جائے گا چکھو اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے اور ضرور ہم اُنھیں چکھائیں گے

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ(۲۱) وَ

کچھ نزدیک کا عذاب ف۳۹ اس بڑے عذاب سے پہلے ف۴۰ جسے دیکھنے والا امید کرے کہ ابھی باز آئیں گے اور

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَاؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ

اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے اُن سے منہ پھیر لیا ف۴۱ بے شک ہم مجرموں سے

مُنْتَقِمُوْنَ(۲۲) وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىٕهٖ

بدلہ لینے والے ہیں اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۴۲ عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو ف۴۳

ع ۱۱ ۱۵ ۲

وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَۚ(۲۳) وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىٕمَّةً یَّهْدُوْنَ

اور ہم نے اُسے ف۴۴ بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کیا اور ہم نے اُن میں سے ف۴۵ کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم

بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ﳳ وَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ(۲۴) اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

سے بتاتے ف۴۶ جب کہ اُنہوں نے صبر کیا ف۴۷ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لاتے تھے بے شک تمہارا رب

کا رذیل ہے کافر مومن کے برابر نہیں ہوسکتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۳۷ یعنی مومنین صالحین کی جنت ماویٰ میں عزت واکرام کے ساتھ مہمانداری کی جائے گی۔ ف۳۸ نافرمان کافر ہیں ف۳۹ دنیا ہی میں قتل اور گرفتاری اور قحط وامراض وغیرہ میں مبتلا کر کے۔ چنانچہ ایسا ہی پیش آیا کہ حضور کی ہجرت سے قبل قریش امراض ومصائب میں گرفتار ہوئے اور بعد ہجرت بدر میں مقتول ہوئے گرفتار ہوئے اور سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں اور مردار اور کتے تک کھا گئے۔ ف۴۰ یعنی عذاب آخرت سے ف۴۱ اور آیات میں غور نہ کیا اور ان کے وضوح وارشاد سے فائدہ نہ اٹھایا اور ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہوا۔ ف۴۲ یعنی توریت ف۴۳ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کے ملنے میں یا یہ معنی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے اور ان سے ملاقات ہونے میں شک نہ کرو۔ چنانچہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔ ف۴۴ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یا توریت کو ف۴۵ یعنی بنی اسرائیل میں سے ف۴۶ لوگوں کو خدا کی طاعت اور اس کی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع توریت کے احکام کی تعمیل اور یہ امام انبیاء بنی اسرائیل تھے یا انبیاء کے متبعین۔ ف۴۷ اپنے دین پر اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والی مصیبتوں پر۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ صبر کا ثمرہ امامت اور پیشوائی ہے۔

يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَوَلَمْ

ان میں فیصلہ کردے گا وف۴۸ قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے تھے وف۴۹ اور کیا

يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ

اُنھیں وف۵۰ اس پر ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں وف۵۱ ہلاک کردیں کہ آج یہ اُن کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں وف۵۲

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ

بےشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں وف۵۳ اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں

اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ

خشک زمین کی طرف وف۵۴ پھر اس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے اُن کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں وف۵۵

اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾

تو کیا اُنھیں سوجھتا نہیں وف۵۶ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو وف۵۷

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾

تم فرماؤ فیصلہ کے دن وف۵۸ کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ اُنھیں مہلت ملے وف۵۹

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

تو اُن سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو وف۶۰ بےشک اُنھیں بھی انتظار کرنا ہے وف۶۱

وف۴۸ یعنی انبیاء میں اور ان کی امتوں میں یا مومنین و مشرکین میں وف۴۹ امور دین میں سے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کردے گا۔ وف۵۰ یعنی اہل مکہ کو وف۵۱ کتنی امتیں مثل عاد، ثمود و قوم لوط کے وف۵۲ یعنی اہل مکہ جب بسلسلۂ تجارت شام کے سفر کرتے ہیں تو ان لوگوں کے منازل و بلاد میں گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے آثار دیکھتے ہیں۔ وف۵۳ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں۔ وف۵۴ جس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں وف۵۵ چوپائے بھوسہ اور وہ خود غلہ وف۵۶ کہ وہ یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر استدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادر برحق خشک زمین سے کھیتی نکالنے پر قادر ہے مُردوں کا زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید۔ وف۵۷ مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبردار اور نافرمان کو ان کے حسب عمل جزا دے گا اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کرے گا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا اس پر کافر بطور تمسخر و استہزاء کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اس کا وقت کب آئے گا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے: وف۵۸ جب عذاب الٰہی نازل ہوگا وف۵۹ توبہ و معذرت کی۔ فیصلہ کے دن سے یا روزِ قیامت مراد ہے یا روزِ فتح مکہ یا روزِ بدر، بر تقدیر اول اگر روزِ قیامت مراد ہو تو ایمان کا نافع نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایمان وہی مقبول ہے جو دنیا میں ہو اور دنیا سے نکلنے کے بعد نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ایمان لانے کے لیے دنیا میں واپس آنا میسر آئے گا اور اگر فیصلہ کے دن سے روزِ بدر یا روزِ فتح مکہ مراد ہو تو معنی یہ ہیں کہ جبکہ عذاب آ جائے اور وہ لوگ قتل ہونے لگیں تو حالت قتل میں ان کا ایمان لانا قبول نہ کیا جائے گا اور نہ عذاب مؤخر کر کے انہیں مہلت دی جائے۔ چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو قوم بنی کنانہ بھاگی حضرت خالد بن ولید نے جب انہیں گھیرا اور انہوں نے دیکھا کہ اب قتل سر پر آ گیا کوئی امید جاں بری کی نہیں تو انہوں نے اسلام کا اظہار کیا حضرت خالد نے قبول نہ فرمایا اور انہیں قتل کر دیا۔ (جمل وغیرہ) وف۶۰ ان پر عذاب نازل ہونے کا۔ وف۶۱ بخاری و مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جمعہ نماز فجر میں یہ سورت یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر پڑھتے تھے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب تک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورت اور سورہ

آیاتھا ۷۳ | ۳۳ سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ ۹۰ | رکوعاتھا ۹

سورۂ احزاب مدنیہ ہے، اس میں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) ف۲ اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا ف۳ بے شک اللہ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ۝۱ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

علم و حکمت والا ہے اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہے اے لوگو اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ۝۲ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۳ مَا

تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس (کافی) ہے کام بنانے والا

جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِ

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے ف۴ اور تمہاری ان عورتوں کو جنھیں تم ماں کے برابر

" تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ " پڑھ نہ لیتے خواب (نیند) نہ فرماتے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ سجدہ عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے۔ (خازن ومدارک) ف۱ سورۂ احزاب مدنیہ ہے۔ اس میں نو رکوع تہتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اسی کلمے اور پانچ ہزار سات سو نوے حرف ہیں۔ ف۲ یعنی ہماری طرف سے خبریں دینے والے ہمارے اسرار کے امین ہمارا خطاب ہمارے پیارے بندوں کو پہنچانے والے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ کے ساتھ خطاب فرمایا جس کے یہ معنی ہیں جو ذکر کیے گئے۔ نام پاک کے ساتھ یامحمد! ذکر فرما کر خطاب نہ کیا جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو خطاب فرمایا ہے اس سے مقصود آپ کی تکریم اور آپ کا احترام اور آپ کی فضیلت کا ظاہر کرنا ہے۔ (مدارک) ف۳ **شانِ نزول:** ابوسفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابوالاعور سلمی جنگ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کے لیے امان حاصل کر کے انہوں نے یہ کہا کہ آپ لات، عزیٰ، منات وغیرہ بتوں کو جنہیں مشرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ فرمائیے اور یہ فرما دیجئے کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لیے ہے اور ہم لوگ آپ کو اور آپ کے رب کو کچھ نہ کہیں گے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی یہ گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انہیں امان دے چکا ہوں اس لیے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں خطاب تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور مقصود ہے آپ کی امت سے فرمانا کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امان دی تو تم اس کے پابند رہو اور نقض عہد (عہد توڑنے) کا ارادہ نہ کرو اور کفار و منافقین کی خلافِ شرع بات نہ مانو۔ ف۴ کہ ایک میں اللہ کا خوف ہو دوسرے میں کسی اور کا، جب ایک ہی دل ہے تو اللہ ہی سے ڈرے۔ **شانِ نزول:** ابو معمر حمید فہری کی یادداشت اچھی تھی جو سنتا تھا یاد کر لیتا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دو دل ہیں جبھی تو اس کا حافظہ اتنا قوی ہے وہ خود بھی کہتا تھا کہ اس کے دو دل ہیں اور ہر ایک میں حضرت سید عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے۔ جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابو معمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی ہاتھ میں، ایک پاؤں میں۔ ابوسفیان سے ملاقات ہوئی تو ابوسفیان نے پوچھا: کیا حال ہے؟ کہا: لوگ بھاگ گئے تو ابوسفیان نے پوچھا: ایک جوتی ہاتھ میں ایک پاؤں میں کیوں ہے؟ کہا: اس کی مجھے خبر نہیں میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دونوں جوتیاں پاؤں میں ہیں۔ اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ دو دل ہوتے تو جوتی جو ہاتھ میں لیے

تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ

کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا ف۵ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا ف۶ یہ

قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ ﴿۴﴾

تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے ف۷ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے ف۸

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ

اُنھیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو ف۹ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں اُن کے باپ معلوم نہ ہوں ف۱۰

فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ مَوَالِیْكُمْ ؕ وَ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ

تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد ف۱۱ اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر

بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۵﴾

ہوا ف۱۲ ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو ف۱۳ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے ف۱۴ اور اس کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں ف۱۵ اور رشتہ

ہوئے تھا بھول نہ جاتا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ منافقین سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے دو دل بتاتے اور کہتے تھے کہ ان کا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ نیز زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظہار کرتا تھا تو لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو اس کی ماں قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہہ دیتا تو اس کو حقیقی بیٹا قرار دے کر شریک میراث ٹھہراتے اور اس کی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کے لیے صلبی بیٹے کی بی بی کی طرح حرام جانتے ان سب کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵ یعنی ظہار سے عورت ماں کے مثل حرام نہیں ہو جاتی۔ ظہار: منکوحہ کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لیے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جس کو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں ہے۔ مثلاً کسی نے اپنی بی بی سے یہ کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو وہ مُظاہر ہو گیا۔ مسئلہ: ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے۔ مسئلہ: ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ مسئلہ: کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ) ف۶ خواہ اُنہیں لوگ تمہارا بیٹا کہتے ہوں۔ ف۷ یعنی بی بی کو ماں کے مثل کہنا اور لے پالک کو بیٹا کہنا بے حقیقت بات ہے نہ بی بی ماں ہو سکتی ہے نہ دوسرے کا "فرزند" اپنا بیٹا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین نے زبان طعن کھولی اور کہا کہ (حضرت) محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے زید کی بی بی سے شادی کر لی کیونکہ پہلے حضرت زینب زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے زرخرید تھے۔ انہوں نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں انہیں ہبہ کر دیا، حضور نے انہیں آزاد کر دیا تب بھی وہ اپنے باپ کے پاس نہ گئے حضور ہی کی خدمت میں رہے حضور ان پر شفقت و کرم فرماتے تھے اس لیے لوگ انہیں حضور کا فرزند کہنے لگے اس سے وہ حقیقۃً حضور کے بیٹے نہ ہو گئے اور یہود و منافقین کا طعنہ محض غلط اور بیجا ہوا اللہ تعالٰی نے یہاں ان طاعنین (طعنہ دینے والوں) کی تکذیب فرمائی اور انہیں جھوٹا قرار دیا۔ ف۸ حق کی۔ لہٰذا لے پالکوں کو ان کے پالنے والوں کا بیٹا نہ ٹھہراؤ بلکہ ف۹ جن سے وہ پیدا ہوئے۔ ف۱۰ اور اس وجہ سے تم انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت نہ کر سکو ف۱۱ تو تم انہیں بھائی کہو اور جس کے لے پالک ہیں اس کا بیٹا نہ کہو۔ ف۱۲ ممانعت سے پہلے یا یہ معنٰی ہیں کہ اگر تم نے لے پالکوں کو خطاءً بے ارادہ ان کے پرورش کرنے والوں کا بیٹا کہہ دیا یا کسی غیر کی اولاد کو محض زبان کی سبقت سے بیٹا کہا تو ان صورتوں میں گناہ نہیں۔ ف۱۳ ممانعت کے بعد۔ ف۱۴ دنیا و دین کے تمام امور میں اور نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی طاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک یا

الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ

والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں ف۱۶ بہ نسبت اور مسلمانوں اور

الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓىٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی

مہاجروں کے ف۱۷ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی احسان کرو ف۱۸ یہ کتاب

الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ

میں لکھا ہے ف۱۹ اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا ف۲۰ اور تم سے ف۲۱ اور

مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ

نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے

مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۷﴾ لِّیَسْــٴَـلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ

گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ف۲۲ ان کے سچ کا سوال کرے ف۲۳ اور اس نے کافروں کے لیے دردناک

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۸﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ

عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو ف۲۴ جب

ع ۱ ۸ ۱۷

جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ

تم پر کچھ لشکر آئے ف۲۵ تو ہم نے اُن پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے ف۲۶ اور

یہ معنی ہیں کہ نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ رافت ورحمت اور لطف وکرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں۔ بخاری ومسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مومن کے لیے دنیا وآخرت میں میں سب سے زیادہ اَولیٰ ہوں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو "اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ" حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قراءت میں "مِنْ اَنْفُسِهِمْ" کے بعد "وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ" بھی ہے۔ مجاہد نے کہا کہ تمام انبیاء اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اور اسی رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں۔ ف۱۵ تعظیم حرمت میں اور نکاح کے ہمیشہ کے لیے حرام ہونے میں اور اس کے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں خالہ نہ کہا جائے گا۔ ف۱۶ توارث میں ف۱۷ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ "اُولِی الْاَرْحَام" ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں، کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا ف۱۸ اس طرح کہ جس کے لیے چاہو کچھ وصیت کرو تو وصیت ثلث مال کے قدر میں توارث پر مقدم کی جائے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اول مال ذوی الفروض کو دیا جائے گا پھر عصبات کو پھر نسبی ذوی الفروض پر رد کیا جائے گا پھر ذوی الارحام کو دیا جاوے گا پھر مولی الموالات کو (تفسیر احمدی) ف۱۹ یعنی لوحِ محفوظ میں۔ ف۲۰ رسالت کی تبلیغ اور دین حق کی دعوت دینے کا ف۲۱ خصوصیت کے ساتھ۔ مسئلہ: سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی افضلیت کے اظہار کے لیے ہے۔ ف۲۲ یعنی انبیاء سے یا ان کی تصدیق کرنے والوں سے ف۲۳ یعنی جو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور انہیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے یا مومنین سے ان کی تصدیق کا سوال کرے یا یہ معنی ہیں کہ انبیاء کو جو ان کی امتوں نے جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کی تذلیل وتبکیت ہے۔ ف۲۴ جو اس نے جنگ احزاب کے دن فرمایا جس کو غزوۂ خندق کہتے ہیں جو جنگ احد سے ایک سال بعد تھا جب کہ مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں محاصرہ کرلیا گیا تھا۔ ف۲۵ قریش اور غطفان اور یہود قریظہ ونضیر کے ف۲۶ یعنی ملائکہ کے لشکر۔

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ

اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ؏۲۷ جب کافر تم پر آئے تمہارے اُوپر سے اور تمہارے نیچے

مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ

سے ؏۲۸ اور جب کہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں ؏۲۹ اور دل گلوں کے پاس آگئے ؏۳۰ اور تم اللہ پر طرح طرح کے

الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَ

گمان کرنے لگے ؏۳۱ وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں کی جانچ ہوئی ؏۳۲ اور خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے اور

غزوۂ احزاب کا مختصر بیان: یہ غزوہ شوال ۴ یا ۵ سنہ ہجری میں پیش آیا جب یہود بنی نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے اکابر مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے یہاں تک کہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں، ابوسفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ تو ہم حق پر ہیں یا محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہود نے کہا تمہیں حق پر ہو اس پر قریش خوش ہوئے اسی پر آیت "اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ" نازل ہوئی پھر یہودی قبائل غطفان وقیس وغیلان وغیرہ میں گئے وہاں بھی یہی تحریک کی وہ سب ان کے موافق ہو گئے اس طرح انہوں نے جابجا دورے کئے اور عرب کے قبیلہ قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف تیار کر لیا جب سب لوگ تیار ہو گئے تو قبیلہ خزاعہ کے چند لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کی ان زبردست تیاریوں کی اطلاع دی یہ اطلاع پاتے ہی حضور نے بمشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کھدوانی شروع کر دی اس خندق میں مسلمانوں کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود بھی کام کیا مسلمان خندق تیار کر کے فارغ ہوئے ہی تھے کہ مشرکین بارہ ہزار کا لشکر گراں لے کر ان پر ٹوٹ پڑے اور مدینہ طیبہ کا محاصرہ کر لیا خندق مسلمانوں کے اور ان کے درمیان حائل تھی اس کو دیکھ کر متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ ایسی تدبیر ہے جس سے عرب لوگ اب تک واقف نہ تھے اب انہوں نے مسلمانوں پر تیر اندازی شروع کی اور اس محاصرہ کو پندرہ روز یا چوبیس روز گزرے مسلمانوں پر خوف غالب ہوا اور وہ بہت گھبرائے اور پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور ان پر تیز ہوا بھیجی نہایت سرد اور اندھیری رات میں اس ہوا نے ان کے خیمے گرا دیئے، طنابیں توڑ دیں، کھونٹے اکھاڑ دیئے، ہانڈیاں الٹ دیں، آدمی زمین پر گرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیج دیئے جنہوں نے کفار کو لرزا دیا ان کے دلوں میں وحشت ڈال دی مگر اس جنگ میں ملائکہ نے قتال نہیں کیا، پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو خبر لینے کے لیے بھیجا وقت نہایت سرد تھا یہ ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روانہ ہوتے وقت ان کے چہرے اور بدن پر دست مبارک پھیرا جس سے ان پر سردی اثر نہ کر سکی اور یہ دشمن کے لشکر میں پہنچ گئے وہاں تیز ہوا چل رہی تھی اور سنگریزے اُڑ اُڑ کر لوگوں کے لگ رہے تھے، آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی، عجب پریشانی کا عالم تھا، لشکر کفار کے سردار ابوسفیان ہوا کا یہ عالم دیکھ کر اٹھے اور انہوں نے قریش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہوشیار رہنا ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے یہ اعلان ہونے کے بعد ہر ایک شخص نے اپنے برابر والے کو ٹٹولنا شروع کیا، حضرت حذیفہ نے دانائی سے اپنے داہنے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں۔ اس کے بعد ابوسفیان نے کہا: اے گروہ قریش تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چکے بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں ان کی طرف سے اندیشہ ناک خبریں پہنچی ہیں ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو بس اب یہاں سے کوچ کر دو میں کوچ کرتا ہوں ابوسفیان یہ کہہ کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے اور لشکر میں الرحیل الرحیل یعنی کوچ کوچ کا شور مچ گیا ہوا ہر چیز کو الٹے ڈالتی تھی مگر یہ ہوا اس لشکر سے باہر نہ تھی اب یہ لشکر بھاگ نکلا اور سامان کا بار کر کے لے جانا اس کو شاق (مشکل) ہو گیا اس لیے کثیر سامان چھوڑ گیا۔ (جمل) ؏۲۷ یعنی تمہارا خندق کھودنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنا۔ ؏۲۸ یعنی وادی کی بالائی جانب مشرق سے قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ مالک بن عوف نصری و عیینہ بن حصن فزاری کی سرکردگی میں ایک ہزار کی جمعیت لے کر اور ان کے ساتھ طلیحہ بن خویلد اسدی بنی اسد کی جمعیت لے کر اور حیی بن اخطب یہودی بنی قریظہ کی جمعیت لے کر اور وادی کی زیریں جانب مغرب سے قریش اور کنانہ بسر کردگی ابوسفیان بن حرب۔ ؏۲۹ اور شدت رعب و ہیبت سے حیرت میں آگئیں ؏۳۰ خوف و اضطراب انتہا کو پہنچ گیا ؏۳۱ منافق تو یہ گمان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا نام و نشان باقی نہ رہے گا کفار کی اتنی بڑی جمعیت سب کو فنا کر ڈالے گی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آنے اور اپنے فتحیاب ہونے کی امید تھی۔ ؏۳۲ اور ان کا صبر و اخلاص محک (کسوٹی) امتحان پر لایا گیا۔

اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ

جب کہنے لگے منافق اور جن کے دلوں میں روگ تھا ف۳۳ ہمیں اللہ و رسول

رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۞۱۲ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا

نے وعدہ نہ دیا تھا مگر فریب کا ف۳۴ اور جب اُن میں سے ایک گروہ نے کہا ف۳۵ اے مدینہ والو ف۳۶ یہاں تمہارے

مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ یَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ

ٹھہرنے کی جگہ نہیں ف۳۷ تم گھروں کو واپس چلو اور ان میں سے ایک گروہ ف۳۸ نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ

بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ؕۛ وَ مَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۞۱۳ وَ لَوْ

مع

ہمارے گھر بے حفاظت ہیں اور وہ بے حفاظت نہ تھے وہ تو نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا اور اگر

دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا

ان پر فوجیں مدینہ کے اطراف سے آتیں پھر اُن سے کفر چاہتیں تو ضرور اُن کا مانگا دے بیٹھتے ف۳۹ اور اس میں دیر نہ

بِهَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا ۞۱۴ وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ

کرتے مگر تھوڑی اور بے شک اس سے پہلے وہ اللہ سے عہد کرچکے تھے کہ پیٹھ نہ

الْاَدْبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۞۱۵ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ

پھیریں گے اور اللہ کا عہد پوچھا جائے گا ف۴۰ تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر

فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ۞۱۶ قُلْ مَنْ

موت یا قتل سے بھاگو ف۴۱ اور جب بھی دنیا نہ برتنے دیے جاؤ گے مگر تھوڑی ف۴۲ تم فرماؤ وہ

ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ

کون ہے جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے اگر وہ تمہارا بُرا چاہے ف۴۳ یا تم پر مہر (رحم) فرمانا چاہے ف۴۴

ف۳۳ یعنی ضعف اعتقاد ف۳۴ یہ بات معتب بن قشیر نے کفار کے لشکر دیکھ کر کہی تھی کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو ہمیں فارس و روم کی فتح کا وعدہ دیتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی یہ مجال بھی نہیں کہ اپنے ڈیرے سے باہر نکل سکے تو یہ وعدہ نرا دھوکا ہے۔ ف۳۵ یعنی منافقین کے ایک گروہ نے ف۳۶ یہ مقولہ منافقین کا ہے انہوں نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہا۔ مسئلہ: مسلمانوں کو یثرب نہ کہنا چاہئے۔ حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ناگوار تھا کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔ ف۳۷ یعنی رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لشکر میں ف۳۸ یعنی بنی حارثہ و بنی سلمہ۔ ف۳۹ یعنی اسلام سے منحرف ہو جاتے ف۴۰ یعنی آخرت میں اللہ تعالٰی اس کو دریافت فرمائے گا کہ کیوں وفا نہیں کیا گیا۔ ف۴۱ کیونکہ جو مقدر ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ ف۴۲ یعنی اگر وقت نہیں آیا ہے تو بھی بھاگ کر تھوڑے ہی دن جتنی عمر باقی ہے اتنے ہی دنیا کو برتو گے اور یہ ایک قلیل مدت ہے۔ ف۴۳ یعنی اس کو تمہارا قتل و ہلاک منظور ہو تو اس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ ف۴۴ امن و عافیت عطا فرما کر۔

وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ

اور وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے نہ مددگار بےشک اللہ جانتا ہے

الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ

تمہارے ان کو جو اوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ ف۴۵ اور لڑائی میں

الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ لا اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ

نہیں آتے مگر تھوڑے ف۴۶ تمہاری مدد میں گئی (کوتاہی) کرتے ہیں پھر جب ڈر کا وقت آئے تم انہیں

يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا

دیکھو گے تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہو پھر جب

ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ

ڈر کا وقت نکل جائے ف۴۷ تمہیں طعنے دینے لگیں تیز زبانوں سے مال غنیمت کے لالچ میں ف۴۸ یہ لوگ

لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾

ایمان لائے ہی نہیں ف۴۹ تو اللہ نے ان کے عمل اکارت کر دیئے ف۵۰ اور یہ اللہ کو آسان ہے

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا

وہ سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی نہ گئے ف۵۱ اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو ان کی ف۵۲ خواہش ہوگی

لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ

کہ کسی طرح گاؤں میں نکل کر ف۵۳ تمہاری خبریں پوچھتے ف۵۴ اور اگر وہ تم میں رہتے

ف۴۵ اور سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو چھوڑ دو ان کے ساتھ جہاد میں نہ رہو اس میں جان کا خطرہ ہے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس یہود نے پیام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی جانیں ابوسفیان کے ہاتھوں سے ہلاک کرانا چاہتے ہو اس کے لشکری اس مرتبہ اگر تمہیں پا گئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے ہمیں تمہارا اندیشہ ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسائے ہو ہمارے پاس آ جاؤ، یہ خبر پا کر عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی مومنین کو ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور اس میں انہوں نے بہت کوشش کی لیکن جس قدر انہوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات استقلال اور بڑھتا گیا۔ ف۴۶ ریاکاری اور دکھاوٹ کے لیے۔ ف۴۷ اور امن و غنیمت حاصل ہو ف۴۸ اور یہ کہیں ہمیں زیادہ حصہ دو ہماری ہی وجہ سے تم غالب ہوئے ہو۔ ف۴۹ حقیقت میں۔ اگرچہ انہوں نے زبانوں سے ایمان کا اظہار کیا ف۵۰ یعنی چونکہ حقیقت میں وہ مومن نہ تھے اس لیے ان کے تمام ظاہری عمل جہاد وغیرہ سب باطل کر دیئے۔ ف۵۱ یعنی منافقین اپنی بزدلی و نامردی سے ابھی تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار قریش و غطفان و یہود وغیرہ ابھی تک میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں ہیں اگرچہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ بھاگ چکے۔ ف۵۲ یعنی منافقین کی اپنی نامردی کے باعث یہی آرزو اور ف۵۳ مدینہ طیبہ کے آنے جانے والوں سے ف۵۴ کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا کفار کے مقابلہ میں ان کی کیا حالت رہی۔

مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲۰﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

جب بھی نہ لڑتے مگر تھوڑے و۵۵ بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے و۵۶

لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا رَاَ

اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے و۵۷ اور جب مسلمانوں

الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ

نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول نے و۵۸ اور سچ فرمایا

اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ٘ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اللہ اور اس کے رسول نے و۵۹ اور اس سے انہیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا مسلمانوں میں کچھ

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ

وہ مرد ہیں جنھوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا و۶۰ تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کرچکا و۶۱ اور کوئی

مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ٘ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾ لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ

راہ دیکھ رہا ہے و۶۲ اور وہ ذرا نہ بدلے و۶۳ تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے

وَ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

اور منافقوں کو عذاب کرے اگر چاہے یا انہیں توبہ دے بے شک اللہ بخشنے والا

و۵۵ ریا کاری اور عذر رکھنے کے لیے تاکہ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔ و۵۶ ان کی اچھی طرح اتباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔ و۵۷ ہر موقع پر اس کا ذکر کرے، خوشی میں بھی رنج میں بھی، تنگی میں بھی فراخی میں بھی۔ و۵۸ کہ تمہیں شدت و بلا پہنچے گی اور تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے اور پہلوں کی طرح تم پر سختیاں آئیں گی اور لشکر جمع ہو ہو کر تم پر ٹوٹیں گے اور انجام کار تم غالب ہو گے اور تمہاری مدد فرمائی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے "اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ" الایۃ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پچھلی نو یا دس راتوں میں لشکر تمہاری طرف آنے والے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ اس میعاد پر لشکر آ گئے تو کہا یہ ہے وہ جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا۔ و۵۹ یعنی جو اس کے وعدے ہیں سب سچے ہیں سب یقیناً واقع ہوں گے ہماری مدد بھی ہوگی ہمیں غلبہ بھی دیا جائے گا اور مکہ مکرمہ اور روم و فارس بھی فتح ہوں گے۔ و۶۰ حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور حضرت سعید بن زید اور حضرت حمزہ اور حضرت مصعب وغیرہم رضی اللہ تعالٰی عنہم نے نذر کی تھی کہ وہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا۔ و۶۱ جہاد پر ثابت رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا جیسے کہ حضرت حمزہ و مصعب رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ و۶۲ اور شہادت کا انتظار کر رہا ہے جیسے کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ و۶۳ اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم رہے شہید ہو جانے والے بھی اور شہادت کا انتظار کرنے والے بھی ان منافقین اور مریض القلب لوگوں پر تعریض ہے جو اپنے عہد پر قائم نہ رہے۔

رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى

مہربان ہے اور اللہ نے کافروں کو ف۶۴ ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹایا کہ کچھ بھلا نہ پایا ف۶۵ اور اللہ نے

اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ

مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت دی ف۶۶ اور اللہ زبردست عزت والا ہے اور جن اہل کتاب

ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

نے ان کی مدد کی تھی ف۶۷ اُنھیں ان کے قلعوں سے اُتارا ف۶۸ اور ان کے دلوں میں

الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ

رعب ڈالا ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو ف۶۹ اور ایک گروہ کو قید ف۷۰ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور

دِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ان کے مکان اور ان کے مال ف۷۱ اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے ف۷۲ اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ

ع ۳ / ۱۹

قادر ہے اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور

ف۶۴ یعنی قریش و غطفان وغیرہ کے لشکروں کو جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ف۶۵ ناکام و نامراد واپس ہوئے۔ ف۶۶ کہ دشمن فرشتوں کی تکبیروں اور ہوا کی سختیوں سے بھاگ نکلے۔ ف۶۷ یعنی بنی قریظہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل قریش و غطفان وغیرہ احزاب کی مدد کی تھی ف۶۸ اس میں غزوۂ بنی قریظہ کا بیان ہے یہ آخر ذی قعدہ ۴ ھ یا ۵ ھ میں ہوا جب غزوۂ خندق میں شب کو مخالفین کے لشکر بھاگ گئے جس کا اوپر کی آیات میں ذکر ہو چکا ہے اس شب کی صبح کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور ہتھیار اتار دیئے اس روز ظہر کے وقت جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک دھویا جا رہا تھا جبریل امین حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور نے ہتھیار رکھ دیئے فرشتوں نے چالیس روز سے ہتھیار نہیں رکھے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے حضور نے حکم فرمایا کہ ندا کر دی جائے کہ جو فرمانبردار ہو وہ عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر حضور یہ فرما کر روانہ ہو گئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہنچتے رہے یہاں تک کہ بعض حضرات نماز عشاء کے بعد پہنچے لیکن انہوں نے اس وقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے بنی قریظہ میں پہنچ کر عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لیے اس روز انہوں نے عصر بعد عشا پڑھی اور اس پر نہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت فرمائی نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ لشکر اسلام نے پچیس روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم میرے حکم پر قلعوں سے اترو گے؟ انہوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے حکم پر اترو گے؟ اس پر وہ راضی ہوئے اور سعد بن معاذ کو ان کے بارے میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کر دیئے جائیں۔ عورتیں اور بچے قید کیے جائیں، پھر بازارِ مدینہ میں خندق کھودی گئی اور وہاں لا کر ان سب کی گردنیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلہ بنی نضیر کا سردار حیی بن اَخطب اور بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ چھ سو یا سات سو جوان تھے جو گردنیں کاٹ کر خندق میں ڈال دیئے گئے۔ (مدارک و جمل) ف۶۹ یعنی مقاتلین کو۔ ف۷۰ عورتوں اور بچوں کو۔ ف۷۱ نقد اور سامان اور مویشی سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔ ف۷۲ اس زمین سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے۔

الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۸﴾ وَ اِنْ

اس کی آرائش چاہتی ہو ف۷۳ تو آؤ میں تمہیں مال دوں ف۷۴ اور اچھی طرح چھوڑ دوں ف۷۵ اور اگر

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں

مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ

کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے اے نبی کی بیبیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی

مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾

جرأت کرے ف۷۶ اس پر اَوروں سے دونا (دگنا) عذاب ہوگا ف۷۷ اور یہ اللہ کو آسان ہے

ف۷۳ یعنی اگر تمہیں مالِ کثیر اور اسبابِ عیش درکار ہے۔ **شانِ نزول:** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے آپ سے دنیاوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمالِ زہد تھا سامانِ دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لیے یہ خاطرِ اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواجِ مطہرات کو تخییر دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں۔ **پانچ قریشیہ:** (۱) حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ، (۲) حفصہ بنت فاروق، (۳) ام حبیبہ بنت ابی سفیان، (۴) ام سلمٰی بنت ابی امیہ، (۵) سودہ بنت زمعہ اور **چار غیر قریشیہ:** (۱) زینب بنت جحش اسدیہ، (۲) میمونہ بنت حارث ہلالیہ، (۳) صفیہ بنت حُیَی بن اَخطب خیبریہ، (۴) جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالٰی عنہن۔ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کرکے جو رائے ہو اس پر عمل کرو۔ انہوں نے عرض کیا: حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دارِ آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا۔ **مسئلہ:** جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔ **ف۷۴** جس عورت کے ساتھ بعدِ نکاح دخول یا خلوتِ صحیحہ ہوئی ہو اس کو طلاق دی جائے تو کچھ سامان دینا مستحب ہے اور وہ سامان تین کپڑوں کا جوڑا ہوتا ہے یہاں مال سے وہی مراد ہے۔ **مسئلہ:** جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اس کو قبلِ دخول طلاق دی تو یہ جوڑا دینا واجب ہے۔ **ف۷۵** بغیر کسی ضرر کے۔ **ف۷۶** جیسے کہ شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ کج خلقی سے پیش آنا کیونکہ بدکاری سے تو اللہ تعالٰی انبیاء کی بیبیوں کو پاک رکھتا ہے۔ **ف۷۷** کیونکہ جس شخص کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے اس سے اگر قصور واقع ہو تو وہ قصور بھی دوسروں کے قصور سے زیادہ سخت قرار دیا جاتا ہے۔ **مسئلہ:** اسی لیے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہوتا ہے اور اسی لیے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لیے ان کی ادنیٰ بات سخت گرفت کے قابل ہے۔ **فائدہ:** لفظ فاحشہ جب معرفہ ہو کر وارد ہو تو اس سے زنا اور لواطت مراد ہوتی ہے اور اگر نکرہ غیر موصوفہ ہو کر لایا جائے تو اس سے تمام گناہ مراد ہوتے ہیں اور جب موصوف ہو کر وارد ہو تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور فسادِ معشرت مراد ہوتا ہے، اس آیت میں نکرہ موصوفہ ہے اسی لیے اس سے شوہر کی اطاعت میں کوتاہی اور کج خلقی مراد ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے منقول ہے۔ (جمل وغیرہ)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا

اور ف۷۸ جو تم میں فرماں بردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں سے دونا (دُگنا)

مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ

ثواب دیں گے ف۷۹ اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ف۸۰ اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں

مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ

کی طرح نہیں ہو ف۸۱ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ

قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ

لالچ کرے ف۸۲ ہاں اچھی بات کہو ف۸۳ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو

تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ

جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی ف۸۴ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ

اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور

الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ

فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے ف۸۵ اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں

ف۷۸ اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیو! ف۷۹ یعنی اگر اوروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب دیں گے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں میں تمہیں شرف و فضیلت ہے اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے اطاعت دوسرے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رضا جوئی اور قناعت وحُسنِ معاشرت کے ساتھ حضور کو خوشنود کرنا۔ ف۸۰ جنت میں۔ ف۸۱ تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھ کر، جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں۔ ف۸۲ اس میں تعلیمِ آداب ہے کہ اگر بضرورت غیر مرد سے پسِ پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کرو کہ لہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں لوچ نہ ہو بات نہایت سادگی سے کی جائے عفت مآب (پاکدامن) خواتین کے لیے یہی شایاں ہے۔ ف۸۳ دین و اسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور پند و نصیحت کی اگر ضرورت پیش آئے مگر بے لوچ لہجہ سے۔ ف۸۴ اگلی جاہلیت سے مراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت ومحاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے اخیر زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے۔ ف۸۵ یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو۔ اس آیت سے اہلِ بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہلِ بیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواجِ مطہرات اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہراء اور علی مرتضٰی اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہم سب داخل ہیں۔ آیات واحادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے ان آیات میں اہلِ بیتِ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقوٰی و پرہیزگاری کے پابند رہیں گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیزگاری کو پاکی سے استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے، اس طرزِ کلام سے مقصود یہ ہے کہ اربابِ عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے اور تقوٰی و پرہیزگاری کی ترغیب دی جائے۔

اٰیٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۠(۳۴) اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ

اللہ کی آیتیں اور حکمت ف۸۶ بے شک اللہ ہر باریکی جانتا خبردار ہے بے شک مسلمان مرد اور

الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ

مسلمان عورتیں ف۸۷ اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے

وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ

اور سچیاں ف۸۸ اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور

الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ

خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ

فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ

رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ

لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا (۳۵) وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى

نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و

اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ

رسول کچھ حکم فرما دیں تو انھیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے ف۸۹ اور جو

ف۸۶ یعنی سنت۔ ف۸۷ **شانِ نزول:** اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواجِ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے انہوں نے فرمایا نہیں تو اسماء نے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کیا کہ ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان کے دس مراتب مردوں کے ساتھ ذکر کیے گئے اور ان کے ساتھ ان کی مدح فرمائی گئی اور مراتب میں سے پہلا مرتبہ ''اسلام'' ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے۔ دوسرا ''ایمان'' کہ وہ اعتقادِ صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے۔ تیسرا مرتبہ ''قنوت'' یعنی طاعت ہے۔ ف۸۸ اس میں چوتھے مرتبہ کا بیان ہے کہ وہ ''صدقِ نیات وصدقِ اقوال وافعال'' ہے۔ اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے احتراز رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو، رضائے الٰہی کے لیے اختیار کیا جائے۔ اس کے بعد پھر چھٹے مرتبہ ''خشوع'' کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و جوارح کے ساتھ متواضع ہونا ہے۔ اس کے بعد ساتویں مرتبہ ''صدقہ'' کا بیان ہے جو اللہ تعالٰی کے عطا کیے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں بطریقِ فرض ونفل دینا ہے۔ پھر آٹھویں مرتبہ ''صوم'' کا بیان ہے یہ بھی فرض ونفل دونوں کو شامل ہے۔ منقول ہے کہ جس نے ہر ہفتہ ایک درہم صدقہ کیا وہ متصدقین میں اور جس نے ہر مہینہ ایامِ بیض (چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵) کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نویں مرتبہ ''عفت'' کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے۔ سب سے آخر میں دسویں مرتبہ ''کثرتِ ذکر'' کا بیان ہے، ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، قراءتِ قرآن، علمِ دین کا پڑھنا پڑھانا، نماز، وعظ، نصیحت، میلاد شریف، نعت شریف پڑھنا سب داخل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں تب شمار ہوتا ہے جب کہ وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے۔ ف۸۹ **شانِ نزول:** یہ آیت زینب بنتِ جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی والدہ اُمیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ

حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

جسے اللہ نے نعمت دی ف۹۰ اور تم نے اُسے نعمت دی ف۹۱ کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے ف۹۲ اور اللہ سے ڈر ف۹۳

وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ

اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا ف۹۴ اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا ف۹۵ اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ

تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى

اس کا خوف رکھو ف۹۶ پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ف۹۷ تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی ف۹۸ کہ مسلمانوں پر کچھ

الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَ

حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بیبیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہوجائے ف۹۹ اور

اُمیمہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور ہی کی خدمت میں رہتے تھے حضور نے زینب کے لیے ان کا پیام دیا اس کو زینب نے اور ان کے بھائی نے منظور نہیں کیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور حضرت زینب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہوگئے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح ان کے ساتھ کردیا اور حضور نے ان کا مہر دس دینار ساٹھ درہم ایک جوڑا کپڑا پچاس مد (ایک پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع کھجوریں دیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔ **مسئلہ:** اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ **فائدہ:** بعض تفاسیر میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خالی از تسامح نہیں کیونکہ وہ حر (آزاد) تھے گرفتاری سے بالخصوص قبل بعثت شرعاً کوئی شخص مرقوق یعنی مملوک نہیں ہو جاتا اور وہ زمانہ فترت کا تھا اور اہلِ فترت کو حربی نہیں کہا جاتا۔ (کذا فی الجمل) **ف۹۰** اسلام کی جو بڑی جلیل نعمت ہے۔ **ف۹۱** آزاد فرما کر، مراد اس سے حضرت زید بن حارثہ ہیں کہ حضور نے انہیں آزاد کیا اور ان کی پرورش فرمائی۔ **ف۹۲** **شانِ نزول:** جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہو چکا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالٰی کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آپ کی ازواجِ طاہرات میں داخل ہوں گی اللہ تعالٰی کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری تیز زبانی عدمِ اطاعت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۹۳** زینب پر کبر و ایذائے شوہر کے الزام لگانے میں۔ **ف۹۴** یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور واقع ہوگی اور اللہ تعالٰی انہیں ازواجِ مطہرات میں داخل کرے گا اور اللہ تعالٰی کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ **ف۹۵** یعنی جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی تو آپ کو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالٰی کا حکم تو ہے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کرنے کا اور ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دیں گے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرلیا جو ان کے منہ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی۔ مقصود یہ ہے کہ امرِ مباح میں بے جا طعن کرنے والوں کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہئے۔ **ف۹۶** اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقوٰی والے ہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ **ف۹۷** اور حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی۔ **ف۹۸** حضرت زینب کی عدت گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پیام لے کر گئے اور انہوں نے سر جھکا کر کمال شرم و ادب سے انہیں یہ پیام پہنچایا انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں، میں اپنی رائے کو کچھ بھی دخل نہیں دیتی جو میرے رب کو منظور ہو اس پر راضی ہوں یہ کہہ کر وہ بارگاہِ الٰہی میں متوجہ ہوئیں اور انہوں نے نماز شروع کردی اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت زینب کو اس نکاح سے بہت خوشی اور فخر ہوا سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت وسعت کے ساتھ کیا۔ **ف۹۹** یعنی تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ لے پالک کی بی بی سے نکاح

كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ

اللہ کا حکم ہو کر رہنا نبی پر کوئی حرج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لیے

اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا

مقرر فرمائی ف۱۰۰ اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے ف۱۰۱ اور اللہ کا کام مقرر

مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ ۨالَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ

تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا

اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ

کسی کا خوف نہ کرتے اور اللہ بس (کافی) ہے حساب لینے والا ف۱۰۲ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے

مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

باپ نہیں ف۱۰۳ ہاں اللہ کے رسول ہیں ف۱۰۴ اور سب نبیوں میں پچھلے ف۱۰۵ اور اللہ سب

شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ ۙ وَّ

کچھ جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ

صبح و شام اس کی پاکی بولو ف۱۰۶ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے ف۱۰۷

جائز ہے۔ ف۱۰۰ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو ان کے لیے مباح کیا اور باب نکاح میں جو وسعت انہیں عطا فرمائی اس پر اقدام کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ ف۱۰۱ یعنی انبیاء علیہم السلام کو باب نکاح میں وسعتیں دی گئیں کہ دوسروں سے زیادہ عورتیں ان کے لیے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داود علیہ السلام کی سو بیبیاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیبیاں تھیں یہ ان کے خاص احکام ہیں ان کے سوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی اس پر معترض ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لیے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اعتراض کی کیا مجال، اس میں یہود کا رد ہے جنہوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا اس میں انہیں بتایا گیا کہ یہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لیے تعداد ازواج میں خاص احکام تھے۔ ف۱۰۲ تو اسی سے ڈرنا چاہیے۔ ف۱۰۳ تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ ان کی منکوحہ آپ کے لیے حلال نہ ہوتی قاسم و طیب و طاہر و ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے انہوں نے بچپن میں وفات پائی۔ ف۱۰۴ اور سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر و لازم الطاعۃ ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ ان کے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اس کے لیے ثابت نہیں ہوتے۔ ف۱۰۵ یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبۂ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔ ف۱۰۶ کیونکہ صبح اور شام کے اوقات ملائکۂ روز و شب کے جمع ہونے کے وقت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطرافِ لیل و نہار کا ذکر کرنے سے ذکر کی مداومت

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

کہ تمہیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف نکالے ف۱۰۸ اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا

ان کے لیے ملتے وقت کی دعا سلام ہے ف۱۰۹ اور ان کے لیے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے اے غیب کی خبریں

النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ

بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر ف۱۱۰ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ف۱۱۱ اور اللہ کی طرف

بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا

اس کے حکم سے بلاتا ف۱۱۲ اور چمکا دینے والا آفتاب ف۱۱۳ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ اُن کے لیے اللہ کا بڑا

كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى

فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور ان کی ایذا پر درگزر فرماؤ ف۱۱۴ اور اللہ پر

اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ

بھروسہ کرو اور اللہ بس (کافی) ہے کار ساز اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو

کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ **ف۱۰۷** شانِ نزول: حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جب آیت "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ" نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم جب آپ کو اللہ تعالٰی کوئی فضل وشرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **ف۱۰۸** یعنی کفر ومعصیت اور ناخدا شناسی کی اندھیریوں سے حق وہدایت اور معرفت وخدا شناسی کی روشنی کی طرف ہدایت فرمائے۔ **ف۱۰۹** ملتے وقت سے مراد یا موت کا وقت ہے یا قبروں سے نکلنے کا یا جنت میں داخل ہونے کا۔ مروی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام کسی مؤمن کی روح اس کو سلام کئے بغیر قبض نہیں فرماتے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ مومنین جب قبروں سے نکلیں گے تو ملائکہ سلامتی کی بشارت کے طور پر انہیں سلام کریں گے۔ (جمل وخازن) **ف۱۱۰** شاہد کا ترجمہ حاضر وناظر بہت بہترین ترجمہ ہے مفردات راغب میں ہے: "اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ" "اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِيْرَةِ" یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لیے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام عالَم کی طرف مبعوث ہیں آپ کی رسالت عامہ ہے جیسا کہ سورۂ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا تو حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قیامت تک ہونے والی ساری خَلق کے شاہد ہیں اور ان کے اعمال وافعال واحوال، تصدیق، تکذیب، ہدایت، ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ (ابو السعود وجمل) **ف۱۱۱** یعنی ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذابِ جہنم کا ڈر سناتا۔ **ف۱۱۲** یعنی خَلق کو طاعتِ الٰہی کی دعوت دیتا۔ **ف۱۱۳** سراج کا ترجمہ آفتاب قرآنِ کریم کے بالکل مطابق ہے کہ اس میں آفتاب کو سراج فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ نوح میں "وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا" اور آخر پارہ کی پہلی سورت میں ہے "وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا" اور درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نورِ نبوت نے پہنچائی اور کفر وشرک کے ظلماتِ شدیدہ کو اپنے نورِ حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خَلق کے لیے معرفت وتوحیدِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کی وادیٔ تاریک میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے انوارِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نورِ نبوت سے ضمائر وبصائر اور قلوب وارواح کو منور کیا حقیقت میں آپ کا وجودِ مبارک ایسا آفتابِ عالم تاب ہے جس نے ہزار ہا آفتاب بنا دیئے اسی لیے اس کی صفت میں "منیر" ارشاد فرمایا گیا۔ **ف۱۱۴** جب تک کہ اس بارے میں اللہ تعالٰی کی طرف سے کوئی حکم دیا جائے۔

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

پھر اُنھیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیے کچھ عدت نہیں

تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ

جسے گنو ف۱۱۵ تو اُنھیں کچھ فائدہ دو ف۱۱۶ اور اچھی طرح سے چھوڑ دو ف۱۱۷ اے غیب بتانے والے (نبی)

اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

ہم نے تمہارے لیے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو ف۱۱۸ اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں

مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَ

جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں ف۱۱۹ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور

بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ

خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ف۱۲۰ اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان

نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ

نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے ف۱۲۱ یہ خاص تمہارے لیے ہے امت

الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ

کے لیے نہیں ف۱۲۲ ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کے

ف۱۱۵ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں۔ مسئلہ: خلوتِ صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ مباشرت (ہم بستری) نہ ہوئی ہو۔ مسئلہ: یہ حکم مؤمنہ اور کتابیہ دونوں کو عام ہے لیکن آیت میں مؤمنات کا ذکر فرمانا اس طرف مشیر (اشارہ کرتا) ہے کہ نکاح کرنا مومنہ سے اولیٰ ہے۔ ف۱۱۶ مسئلہ: یعنی اگر ان کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔ ف۱۱۷ اچھی طرح سے چھوڑنا یہ ہے کہ ان کے حقوق ادا کردیے جائیں اور ان کو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انھیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے۔ ف۱۱۸ مہر کی تعجیل اور عقد میں تعیین افضل ہے شرطِ حلت نہیں کیونکہ مہر کو معجّل طریقہ پر دینا یا اس کو مقرر کرنا اولیٰ اور بہتر ہے واجب نہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۱۱۹ مثل حضرت صفیہ و حضرت جویریہ کے جن کو سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور ان سے نکاح کیا۔ مسئلہ: غنیمت میں ملنے کا ذکر بھی فضیلت کے لیے ہے کیونکہ مملوکات بملک یمین خواہ خرید سے ملک میں آئی ہوں یا ہبہ سے یا وراثت سے یا وصیت سے وہ سب حلال ہیں۔ ف۱۲۰ ساتھ ہجرت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ساتھ ہجرت کرنے کے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خاص حضور کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس قید کے ساتھ مقید ہو جیسا کہ ام ہانی بنت ابی طالب کی روایت اس طرف مشیر ہے۔ ف۱۲۱ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کے لیے اس مؤمنہ عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اور بغیر شروطِ نکاح اپنی جان آپ کو ہبہ کرے بشرطیکہ آپ اسے نکاح میں لانے کا ارادہ فرمائیں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے کیونکہ وقتِ نزولِ آیت حضور کی ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعہ سے مشرف بزوجیت ہوئی ہوں اور جن مؤمنہ بیبیوں نے اپنی جانیں حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نذر کردیں وہ میمونہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور ام شریک اور زینب بنت خزیمہ ہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۱۲۲ یعنی نکاح بے مہر خاص آپ کے لیے جائز ہے امت کے لیے نہیں امت پر بہرحال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر

اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۵۰﴾

مال کنیزوں میں ف۱۲۳ یہ خصوصیت تمہاری ف۱۲۴ اس لیے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو ف۱۲۵ اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَ لَا

اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں ف۱۲۶ یہ امر اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور

یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ

غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں ف۱۲۷ اور اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور

كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾ لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَ لَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ

اللہ علم و حلم والا ہے ان کے بعد ف۱۲۸ اور عورتیں تمہیں حلال نہیں ف۱۲۹ اور نہ یہ کہ ان کے عوض

بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ؕ وَ

اور بیبیاں بدلو ف۱۳۰ اگرچہ تمہیں ان کا حسن بھائے مگر کنیز تمہارے ہاتھ کا مال ف۱۳۱ اور

معیّن نہ کریں یا قصداً مہر کی نفی کریں۔ مسئلہ: نکاح بلفظ ہبہ جائز ہے۔ ف۱۲۳ یعنی بیبیوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے مہر اور گواہ اور باری کا واجب ہونا اور چار حرہ عورتوں تک کو نکاح میں لانا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالٰی کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ف۱۲۴ جو اوپر ذکر ہوئی کہ عورتیں آپ کے لیے محض ہبہ سے بغیر مہر کے حلال کی گئیں۔ ف۱۲۵ یعنی آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے بجز حضرت سودہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہِ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لیے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کی ازواج میں ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنی جانیں حضور کو نذر کیں اور حضور کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جس کو چاہیں قبول کریں اس کے ساتھ تزوج فرمائیں اور جس کو چاہیں انکار فرمادیں۔ ف۱۲۶ یعنی ازواج میں سے آپ نے جس کو معزول یا ساقط القسمۃ کر دیا ہو (باری ترک کر دی ہو) آپ جب چاہیں اس کی طرف التفات فرمائیں اور اس کو نوازیں، اس کا آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ ف۱۲۷ کیونکہ جب وہ یہ جانیں گی کہ یہ تفویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالٰی کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہو جائیں گے۔ ف۱۲۸ یعنی ان نو بیبیوں کے بعد جو آپ کے نکاح میں ہیں جنہیں آپ نے اختیار دیا تو انہوں نے اللہ تعالٰی اور رسول کو اختیار کیا۔ ف۱۲۹ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے ازواج کا نصاب نو ہے جیسے کہ امت کے لیے چار۔ ف۱۳۰ یعنی انہیں طلاق دے کر ان کی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کرلو ایسا بھی نہ کرو یہ احترام ان ازواج کا اس لیے ہے کہ جب حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں اختیار دیا تھا تو انہوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور آسائشِ دنیا کو ٹھکرادیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں پر اکتفا فرمایا اور اخیر تک یہی بیبیاں حضور کی خدمت میں رہیں۔ حضرت عائشہ و ام سلمٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ آخر میں حضور کے لیے حلال کر دیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر آیت منسوخ ہے اور اس کا ناسخ آیہ "اِنَّـآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ" الآیہ ہے۔ ف۱۳۱ کہ وہ تمہارے لیے حلال ہے اور اس کے بعد حضرت ماریہ قبطیہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مِلک میں آئیں اور ان سے حضور کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جنہوں نے چھوٹی عمر میں وفات پائی۔

كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا

اللّٰہ ہر چیز پر نگہبان ہے اے ایمان والو نبی کے گھروں میں و۱۳۲

بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ

نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ و۱۳۳ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو و۱۳۴

لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ

ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں

لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ٘ وَ اللّٰهُ لَا

دل بہلاؤ و۱۳۵ بےشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے و۱۳۶ اور اللّٰہ

یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ

حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے و۱۳۷ برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے

حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا

باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی و۱۳۸ اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ

و۱۳۲ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اور اسی لیے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے۔ شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے اسی وجہ سے "وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ" میں گھروں کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور کی ازواجِ مطہرات کی سکونت تھی اور حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک انہیں میں رہیں وہ حضور کی مِلک تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواجِ طاہرات کو ہبہ نہ فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی اسی لیے ازواجِ مطہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ مسجد شریف میں داخل کر دیئے گئے جو وقف ہے اور جس کا نفع تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔ و۱۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں آیت اگرچہ خاص ازواجِ رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے حق میں وارد ہے لیکن حکم اس کا تمام مسلمان عورتوں کے لیے عام ہے۔ شانِ نزول: جب سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتوں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انہوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ ان کی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اٹھے اور ازواجِ مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور پھر واپس ہوگئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضورِ اقدس صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اس سے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی کمال حیا اور شانِ کرم وحسنِ اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جائیے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسنِ ادب کا اعلیٰ ترین معلم ہے۔ و۱۳۴ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے نہ جائے۔ و۱۳۵ کہ یہ اہلِ خانہ کی تکلیف اور ان کے حرج کا باعث ہے۔ و۱۳۶ اور ان سے چلے جانے کے لیے نہیں فرماتے تھے۔ و۱۳۷ یعنی ازواجِ مطہرات سے و۱۳۸ کہ وساوس اور خطرات سے امن رہتا ہے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ

رسول اللہ کو ایذا دو ف۱۳۹ اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو ف۱۴۰ بےشک یہ

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَیْــٴًـا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ف۱۴۱ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بےشک اللہ سب

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْۤ اٰبَآىٕهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآىٕهِنَّ وَ

کچھ جانتا ہے اُن پر مضائقہ نہیں ف۱۴۲ اُن کے باپ اور بیٹوں اور

لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآىٕهِنَّ

بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں ف۱۴۳ اور اپنے دین کی عورتوں ف۱۴۴

وَلَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِیْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

اور اپنی کنیزوں میں ف۱۴۵ اور اللہ سے ڈرتی رہو بےشک ہر چیز اللہ کے

شَهِیْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

سامنے ہے بےشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ

ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ف۱۴۶ بےشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور

ف۱۳۹ اور کوئی کام ایسا نہ کرو جو خاطرِ اقدس پر گراں ہو۔ ف۱۴۰ کیونکہ جس عورت سے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور کے سوا ہر شخص پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی اسی طرح وہ کنیزیں جو باریاب خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لیے حرام ہیں۔ ف۱۴۱ اس میں اعلام ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بہت بڑی عظمت عطا فرمائی اور آپ کی حرمت ہر حال میں واجب کی۔ ف۱۴۲ یعنی ان بیبیوں پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں جن کا آیت میں آگے ذکر فرمایا جاتا ہے۔ **شانِ نزول:** جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۴۳ یعنی ان اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ف۱۴۴ یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافرہ عورتوں سے پردہ کرنا اور اپنے جسم چھپانا لازم ہے سوائے جسم کے ان حصوں کے جو گھر کے کام کاج کے لیے کھولنے ضروری ہوتے ہیں۔ (جمل) ف۱۴۵ یہاں چچا اور ماموں کا صراحۃً ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔ ف۱۴۶ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدۂ اخیرہ میں بعدِ تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کرکے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مؤمنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نامِ اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ:** درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللہ تعالٰی کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکریم ہے علماء نے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ" کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یارب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی

رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا (۵۷) وَ

اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں ف۱۴۷ اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ف۱۴۸ اور

الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ

جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انھوں

احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا (۵۸) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ

نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا ف۱۴۹ اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں

بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّؕ ذٰلِكَ

اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں ف۱۵۰ یہ اس سے

اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (۵۹) لَىٕنْ

نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو ف۱۵۱ تو ستائی نہ جائیں ف۱۵۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اگر

لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی

باز نہ آئے منافق ف۱۵۳ اور جن کے دلوں میں روگ ہے ف۱۵۴ اور مدینہ میں جھوٹ

الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا (۶۰)

اڑانے والے ف۱۵۵ تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ (حوصلہ) دیں گے ف۱۵۶ پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ف۱۵۷

دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر کے۔ **مسئلہ:** درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالٰی اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔

ف۱۴۷ وہ ایذا دینے والے کفار ہیں جو شانِ الٰہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ منزہ اور پاک ہے اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ان پر دارین میں لعنت۔ ف۱۴۸ آخرت میں۔ ف۱۴۹ **شانِ نزول:** یہ آیت ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایذا دیتے تھے اور ان کے حق میں بدگوئی کرتے تھے۔ حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مؤمنین و مؤمنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے۔ ف۱۵۰ اور سر اور چہرے کو چھپائیں جب کسی حاجت کے لیے ان کو نکلنا ہو۔ ف۱۵۱ کہ یہ حُرّہ (آزاد) ہیں۔ ف۱۵۲ اور منافقین ان کے درپے نہ ہوں منافقین کی عادت تھی کہ وہ باندیوں کو چھیڑا کرتے تھے اس لیے حُرّہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ چادر سے جسم ڈھانک کر سر اور منہ چھپا کر باندیوں سے اپنی وضع ممتاز کر دیں۔ ف۱۵۳ اپنے نفاق سے ف۱۵۴ اور جو بُرے خیال رکھتے ہیں یعنی فاجر بدکار ہیں وہ اگر اپنی بدکاری سے باز نہ آئے ف۱۵۵ جو اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے اور یہ مشہور کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو ہزیمت ہوگئی وہ قتل کر ڈالے گئے دشمن چڑھا چلا آرہا ہے اور اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی دل شکنی اور ان کو پریشانی میں ڈالنا ہوتا تھا۔ ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے ف۱۵۶ اور تمہیں ان پر مسلّط کریں گے۔ ف۱۵۷ پھر مدینۂ طیبہ ان سے خالی کرا لیا جائے گا اور وہاں سے نکال دیئے جائیں گے۔

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي

پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کیے جائیں اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان

الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْـَٔلُكَ

لوگوں میں جو پہلے گزر گئے ف۱۵۸ اور تم اللہ کا دستور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے لوگ تم سے

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ

قیامت کو پوچھتے ہیں ف۱۵۹ تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم کیا جانو

السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ لا

شاید قیامت پاس ہی ہو ف۱۶۰ بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ ج يَوْمَ تُقَلَّبُ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار ف۱۶۱ جس دن اُن کے منہ اُلٹ اُلٹ

وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَ

کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ف۱۶۲ اور

قَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ

کہیں گے اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے ف۱۶۳ تو اُنھوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب

اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

انھیں آگ کا دونا (دُگنا) عذاب دے ف۱۶۴ اور اُن پر بڑی لعنت کر اے ایمان

اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَ كَانَ

والو ف۱۶۵ اُن جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ کو ستایا ف۱۶۶ تو اللہ نے اُسے بری فرمادیا اس بات سے جو اُنھوں نے کہی ف۱۶۷ اور موسیٰ

معانقة ۱۲ — الربع — ع ۸ / ۵

ف۱۵۸ یعنی پہلی امتوں کے منافقین جو ایسی حرکات کرتے تھے ان کے لیے بھی سنتِ الٰہیہ یہی رہی کہ جہاں پائے جائیں مار ڈالے جائیں۔ ف۱۵۹ کہ کب قائم ہوگی۔ **شانِ نزول:** مشرکین تو تمسخر واستہزاء کے طور پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا کرتے تھے گویا کہ ان کو بہت جلدی ہے اور یہود اس کو امتحاناً پوچھتے تھے کیونکہ توریت میں اس کا علم مخفی رکھا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا۔ ف۱۶۰ اس میں جلد کرنے والوں کو تہدید اور امتحاناً سوال کرنے والوں کا اِسکات (چُپ کرانا) اور ان کی دہن دوزی (منہ بند کرنا) ہے۔ ف۱۶۱ جو انہیں عذاب سے بچا سکے۔ ف۱۶۲ دنیا میں تو ہم آج اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتے۔ ف۱۶۳ یعنی قوم کے سرداروں اور بڑی عمر کے لوگوں اور اپنی جماعت کے عالموں کے انہوں نے ہمیں کفر کی تلقین کی۔ ف۱۶۴ کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ ف۱۶۵ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب واحترام بجالاؤ اور کوئی کام ایسا نہ کرنا جو ان کے رنج وملال کا باعث ہو اور ف۱۶۶ یعنی ان بنی اسرائیل کی طرح نہ ہونا جو ننگے نہاتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر طعن کرتے تھے کہ حضرت ہمارے ساتھ کیوں نہیں نہاتے انہیں

عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا

اللہ کے یہاں آبرو والا ہے ف۱۶۸ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات

سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ

کہو ف۱۶۹ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا ف۱۷۰ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی ف۱۷۱

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا

آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے ف۱۷۲

وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور آدمی نے اُٹھالی بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو ف۱۷۳ اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں

برص وغیرہ کی کوئی بیماری ہے۔ ف۱۶۷ اس طرح کہ جب ایک روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل کے لیے ایک تنہائی کی جگہ میں پتھر پر کپڑے اتار کر رکھے اور غسل شروع کیا تو پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگا آپ کپڑے لینے کے لیے اس کی طرف بڑھے تو بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ جسم مبارک پر کوئی داغ اور کوئی عیب نہیں ہے۔ ف۱۶۸ صاحبِ جاہ اور صاحبِ منزلت اور مُستجاب الدعوات۔ ف۱۶۹ یعنی سچی اور درست حق و انصاف کی اور اپنی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو۔ یہ بھلائیوں کی اصل ہے ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر کرم فرمائے گا اور ف۱۷۰ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمہاری طاعتیں قبول فرمائے گا۔ ف۱۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا انہیں کو آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانہ کعبہ کا حج، سچ بولنا، ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان ہاتھ پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مؤمن پر فرض ہے کہ نہ کسی مؤمن کی خیانت کرے نہ کافر معاہد کی نہ قلیل میں نہ کثیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ امانت اعیانِ سمٰوات و ارض و جبال پر (آسمان و زمین اور پہاڑوں پر امانت) پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا: کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھاؤ گے؟ انہوں نے عرض کیا: ذمہ داری کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اگر تم انہیں اچھی طرح ادا کرو تو تمہیں جزا دی جائے گی اور اگر نافرمانی کرو تو تمہیں عذاب کیا جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا: نہیں، اے رب! ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں، نہ ثواب چاہیں نہ عذاب اور ان کا یہ عرض کرنا براہِ خوف و خشیت تھا اور امانت بطورِ تخییر پیش کی گئی تھی یعنی انہیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوت و ہمت پائیں تو اٹھائیں ورنہ معذرت کر دیں، اس کا اٹھانا لازم نہیں کیا گیا تھا اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے۔ ف۱۷۲ کہ اگر ادا نہ کر سکے تو عذاب کئے جائیں گے تو اللہ عزوجل نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اٹھا سکے، کیا تو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھا سکے گا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اقرار کیا۔ ف۱۷۳ کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے امانت پیش کی تاکہ منافقین کا نفاق اور مشرکین کا شرک ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب فرمائے اور مؤمنین

وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟ ع

اور مسلمان عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اٰیاتها ٥٤ | ٣٤ سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ ٥٨ | رکوعاتها ٦

سورۂ سبا مکیہ ہے، اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی

سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲ اور آخرت میں اسی کی

الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۟ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا

تعریف ہے ف۳ اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے ف۴ اور جو

یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِیْمُ

زمین سے نکلتا ہے ف۵ اور جو آسمان سے اُترتا ہے ف۶ اور جو اس میں چڑھتا ہے ف۷ اور وہی ہے مہربان

الْغَفُوْرُ ۟ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ

بخشش والا اور کافر بولے ہم پر قیامت نہ آئے گی ف۸ تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم

لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ

بے شک ضرور تم پر آئے گی غیب جاننے والا ف۹ اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں

جو امانت کے ادا کرنے والے ہیں ان کے ایمان کا اظہار ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے اور ان پر رحمت و مغفرت کرے اگرچہ ان سے بعض طاعات میں کچھ تقصیر بھی ہوئی ہو۔ (خازن) ف۱ سورۂ سبا مکی ہے سوائے آیت "وَیَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ" اس میں چھ رکوع، چون آیتیں اور آٹھ سو تینتیس کلمے، ایک ہزار پانچ سو بارہ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے تو وہی حمد وثنا کا مستحق اور سزاوار ہے ف۳ یعنی جیسا دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسا ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں دنیا میں تو بندوں پر اس کی حمد وثنا واجب ہے کیونکہ یہ دار التکلیف ہے اور آخرت میں اہلِ جنت نعمتوں کے سرور اور راحتوں کی خوشی میں اس کی حمد کریں گے۔ ف۴ یعنی زمین کے اندر داخل ہوتا ہے جیسے کہ بارش کا پانی اور مُردے اور دفینے ف۵ جیسے کہ سبزہ اور درخت اور چشمے اور کانیں اور بوقتِ حشر مُردے ف۶ جیسے کہ بارش، برف، اولے اور طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے ف۷ جیسے کہ فرشتے اور دعائیں اور بندوں کے عمل ف۸ یعنی انہوں نے قیامت کے آنے کا انکار کیا۔ ف۹ یعنی میرا رب غیب کا جاننے والا ہے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں تو قیامت کا آنا اور اس کے قائم ہونے کا وقت بھی اس کے علم میں ہے۔

وَ لَاۤ فِی الْاَرْضِ وَ لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ

اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی نہ بڑی مگر ایک صاف بتانے والی

مُّبِیْنٍ ﴿۳﴾ لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ

کتاب میں ہے ف۱۰ تاکہ صلہ دے اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے یہ ہیں جن کے لیے

مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۴﴾ وَ الَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ

بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۱۱ اور جنھوں نے ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کی ف۱۲ ان

لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿۵﴾ وَ یَرَى الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْۤ

کے لیے سخت عذاب دردناک میں سے عذاب ہے اور جنھیں علم ملا ف۱۳ وہ جانتے ہیں کہ جو

اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَ یَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ

کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا ف۱۴ وہی حق ہے اور عزت والے سب خوبیوں سراہے کی

الْحَمِیْدِ ﴿۶﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ یُّنَبِّئُكُمْ اِذَا

راہ بتاتا ہے اور کافر بولے ف۱۵ کیا ہم تمھیں ایسا مرد بتادیں ف۱۶ جو تمھیں خبر دے کہ جب

مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۷﴾ ج اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

تم پرزے ہوکر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ تو پھر تمھیں نیا بننا ہے کیا اللّٰہ پر اُس نے جھوٹ

كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِی الْعَذَابِ

باندھا یا اُسے سودا (جنون) ہے ف۱۷ بلکہ وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۸ عذاب

وَ الضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰى مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ مِّنَ

اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا اُنھوں نے نہ دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہے

السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْهِمْ

آسمان اور زمین ف۱۹ ہم چاہیں تو اُنھیں ف۲۰ زمین میں دھنسادیں یا اُن پر آسمان

ف۱۰ یعنی لوحِ محفوظ میں۔ ف۱۱ جنت میں۔ ف۱۲ اور ان میں طعن کر کے اور ان کو شعر و سحر وغیرہ بتا کر لوگوں کو ان سے روکنا چاہا (اس کا مزید بیان اسی سورت کے آخری رکوع پانچ میں آئے گا۔) ف۱۳ یعنی اصحابِ رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یا مؤمنین اہلِ کتاب مثل عبداللّٰہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے ف۱۴ یعنی قرآن مجید ف۱۵ یعنی کافروں نے آپس میں متعجب ہوکر کہا: ف۱۶ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۱۷ جو وہ ایسی عجیب وغریب باتیں کہتے ہیں اللّٰہ تعالٰی نے کفار کے اس مقولہ کا رد فرمایا کہ یہ دونوں باتیں نہیں حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ان دونوں سے مبرّا ہیں۔ ف۱۸ یعنی کافر بعث و حساب کا

ع ٩ / ٧

كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ﴿۹﴾ ع وَلَقَدْ

کا ٹکڑا گرا دیں بے شک اس وا۲ میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے و۲۲ اور بے شک

اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ﴿۱۰﴾ لا

ہم نے داود کو اپنا بڑا فضل دیا و۲۳ اے پہاڑو اس کے ساتھ اللّٰہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو و۲۴ اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کیا و۲۵

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ و۲۶ اور تم سب نیکی کرو بے شک میں تمہارے کام

بَصِیْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا

دیکھ رہا ہوں اور سلیمان کے بس میں ہوا کردی اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ و۲۷ اور ہم نے اس

لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ

کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا و۲۸ اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے اس کے رب کے حکم سے و۲۹ اور

انکار کرنے والے۔ و۱۹ یعنی کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان وزمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہوتا کہ وہ ہر طرف سے احاطہ میں ہیں اور زمین وآسمان کے اقطار سے باہر نہیں جاسکتے اور ملکِ خدا سے نہیں نکل سکتے اور انہیں بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں انہوں نے آیات اور رسول کی تکذیب وانکار کے دہشت انگیز جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے خوف نہ کھایا اور اپنی اس حالت کا خیال کرکے نہ ڈرے۔ و۲۰ ان کی تکذیب وانکار کی سزا میں قارون کی طرح۔ و۲۱ نظر وفکر و۲۲ جو دلالت کرتی ہے کہ اللّٰہ تعالٰی بعث پر اور اس کے منکر کے عذاب پر اور ہر شے پر قادر ہے۔ و۲۳ یعنی نبوت اور کتاب اور کہا گیا ہے ملک اور ایک قول یہ ہے کہ حسنِ صوت وغیرہ تمام چیزیں جو آپ کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی گئیں اور اللّٰہ تعالٰی نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا۔ و۲۴ جب وہ تسبیح کریں ان کے ساتھ تسبیح کرو۔ چنانچہ، جب حضرت داود علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑوں سے بھی تسبیح سنی جاتی اور پرند جھک آتے یہ آپ کا معجزہ تھا۔ و۲۵ کہ آپ کے دستِ مبارک میں آکر مثل موم یا گوندھے ہوئے آٹے کے نرم ہوجاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھوکے پیٹے بنالیتے اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لیے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داود کیسا شخص ہے سب لوگ تعریف کرتے اللّٰہ تعالٰی نے ایک فرشتہ بصورتِ انسان بھیجا حضرت داود علیہ السلام نے اس سے بھی حسبِ عادت یہی سوال کیا تو فرشتہ نے کہا کہ داود ہیں تو بہت ہی اچھے آدمی کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی۔ اس پر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بندۂ خدا کون سی خصلت؟ اس نے کہا کہ وہ اپنا اور اپنے اہل وعیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا کہ اگر آپ بیت المال سے وظیفہ نہ لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا اس لیے آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ ان کے لیے کوئی ایسا سبب کردے جس سے آپ اپنے اہل و عیال کا گزارہ کریں اور بیت المال سے آپ کو بے نیازی ہوجائے آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی اور اللّٰہ تعالٰی نے آپ کے لیے لوہے کو نرم کیا اور آپ کو صنعتِ زرہ سازی کا علم دیا سب سے پہلے زرہ بنانے والے آپ ہی ہیں آپ روزانہ ایک زرہ بناتے تھے وہ چار ہزار کو بکتی تھی اس میں سے اپنے اور اپنے اہل وعیال پر بھی خرچ فرماتے اور فقراء ومساکین پر بھی صدقہ کرتے اس کا بیان آیت میں ہے اللّٰہ تعالٰی فرماتا ہے کہ ہم نے داود علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کرکے ان سے فرمایا و۲۶ کہ اس کے حلقے یکساں اور متوسط ہوں نہ بہت تنگ نہ فراخ۔ و۲۷ چنانچہ آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوتے تو دوپہر کو قیلولہ اُصطُخر میں فرماتے جو ملک فارس میں ہے اور دمشق سے ایک مہینہ کی راہ پر ہے اور شام کو اُصطُخر سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے یہ بھی تیز سوار کے لیے ایک مہینہ کا راستہ ہے۔ و۲۸ جو تین روز سرزمین یمن میں پانی کی طرح جاری رہا اور ایک قول یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین روز جاری رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے تانبے کو پگھلا دیا جیسا کہ حضرت داود علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کیا تھا۔ و۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی نے

مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ

جو ان میں ہمارے حکم سے پھرے ف۳۰ ہم اُسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے اس کے لیے بناتے

لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ

جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل ف۳۱ اور تصویریں ف۳۲ اور بڑے حوضوں کے برابر لگن ف۳۳ اور لنگر دار

رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

دیگیں ف۳۴ اے داود والو شکر کرو ف۳۵ اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ

پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا ف۳۶ جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے

تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ

کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آیا جنوں کی حقیقت کھل گئی ف۳۷ اگر غیب جانتے ہوتے ف۳۸

مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ

تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے ف۳۹ بے شک سبا ف۴۰ کے لیے ان کی آبادی میں ف۴۱ نشانی تھی ف۴۲

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جنات کو مطیع کیا۔ ف۳۰ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمانبرداری نہ کرے۔ ف۳۱ اور عالی شان عمارتیں اور مسجدیں اور انہیں میں سے بیت المقدس بھی ہے ف۳۲ درندوں اور پرندوں وغیرہ کی تانبے اور بلور اور پتھر وغیرہ سے اور اس شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا۔ ف۳۳ اتنے بڑے کہ ایک لگن میں ہزار آدمی کھاتے۔ ف۳۴ جو اپنے پایوں پر قائم تھیں اور بہت بڑی تھیں حتیٰ کہ اپنی جگہ سے ہٹائی نہیں جاسکتی تھیں سیڑھیاں لگا کر ان پر چڑھتے تھے یہ یمن میں تھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرمایا کہ ف۳۵ اللہ تعالیٰ کا ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اس کی اطاعت بجالا کر۔ ف۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہوتا کہ انسانوں کو معلوم ہوجائے کہ جن غیب نہیں جانتے پھر آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسبِ عادت نماز کے لیے اپنے عصا پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوگئے جنات حسبِ دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زندہ ہیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا عرصۂ دراز تک اسی حالت پر رہنا ان کے لیے کچھ حیرت کا باعث نہیں ہوا کیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ آپ ایک ماہ دو دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے حتیٰ کہ آپ کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات آپ کی وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ بحکمِ الٰہی دیمک نے آپ کا عصا کھالیا اور آپ کا جسم مبارک جو لاٹھی کے سہارے سے قائم تھا زمین پر آیا اس وقت جنات کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔ ف۳۷ کہ وہ غیب نہیں جانتے ف۳۸ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات سے مطلع ہوتے ف۳۹ اور ایک سال تک عمارت کے کاموں میں تکلیفِ شاقہ اٹھاتے نہ رہتے۔ مروی ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنا (بنیاد) اس مقام پر رکھی تھی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیمہ نصب کیا گیا تھا اس عمارت کے پورا ہونے سے قبل حضرت داود علیہ السلام کی وفات کا وقت آگیا تو آپ نے اپنے فرزندِ ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی تکمیل کی وصیت فرمائی۔ چنانچہ آپ نے شیاطین کو اس کی تکمیل کا حکم دیا جب آپ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو آپ نے دعا کی کہ آپ کی وفات شیاطین پر ظاہر نہ ہوتا کہ وہ عمارت کی تکمیل تک مصروفِ عمل رہیں اور انہیں جو علمِ غیب کا دعویٰ ہے وہ باطل ہوجائے حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف ترپن سال کی ہوئی تیرہ سال کی عمر شریف میں آپ سریر آرائے سلطنت ہوئے چالیس سال حکمرانی فرمائی۔ ف۴۰ سبا عرب کا ایک قبیلہ ہے جو اپنے جد کے نام سے مشہور ہے اور وہ جد سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے۔ ف۴۱ جو حدود یمن میں واقع تھی ف۴۲ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی اور وہ نشانی کیا تھی

جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ

دو باغ دہنے اور بائیں ف۴۳ اپنے رب کا رزق کھاؤ ف۴۴ اور اس کا شکر ادا کرو ف۴۵

بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ

پاکیزہ شہر ف۴۶ بخشنے والا رب ف۴۷ تو انھوں نے منہ پھیرا ف۴۸ تو ہم نے ان پر زور کا اہلا (سیلاب)

الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ

بھیجا ف۴۹ اور اُن کے باغوں کے عوض دو باغ انھیں بدل دیے جن میں بکٹا میوہ ف۵۰ اور جھاؤ (جھاڑی) اور کچھ

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا

تھوڑی سی بیریاں ف۵۱ ہم نے انھیں یہ بدلہ دیا ان کی ناشکری ف۵۲ کی سزا اور ہم کسے سزا دیتے ہیں

الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى

اُسی کو جو ناشکرا ہے اور ہم نے کیے تھے ان میں ف۵۳ اور ان شہروں میں جن میں ہم نے برکت رکھی ف۵۴ سر راہ

ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَ اَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

کتنے شہر ف۵۵ اور انھیں منزل کے اندازے پر رکھا ف۵۶ اُن میں چلو راتوں اور دنوں امن وامان سے ف۵۷

اس کا آگے بیان ہوتا ہے۔ ف۴۳ یعنی ان کی وادی کے داہنے اور بائیں دور تک چلے گئے اور ان سے کہا گیا تھا ف۴۴ باغ ایسے کثیر الثمر (بہت پھل دار) تھے کہ جب کوئی شخص سر پر ٹوکرہ لیے گزرتا تو بغیر ہاتھ لگائے قسم قسم کے میووں سے اس کا ٹوکرہ بھر جاتا۔ ف۴۵ یعنی اس نعمت پر اس کی طاعت بجالاؤ۔ ف۴۶ لطیف آب وہوا صاف ستھری سرزمین نہ اس میں مچھر نہ مکھی نہ کھٹمل نہ سانپ نہ بچھو، ہوا کی پاکیزگی کا یہ عالم کہ اگر کہیں اور کا کوئی شخص اس شہر میں گزر جائے اور اس کے کپڑوں میں جوئیں ہوں تو سب مر جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ شہر سبا صنعا سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر تھا۔ ف۴۷ یعنی اگر تم رب کی روزی پر شکر کرو اور اطاعت بجالاؤ تو وہ بخشش فرمانے والا ہے۔ ف۴۸ اس کی شکرگزاری سے اور انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی۔ وہب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف تیرہ نبی بھیجے جنہوں نے ان کو حق کی دعوتیں دیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اس کے عذاب سے ڈرایا مگر وہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے انبیاء کو جھٹلا دیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم پر خدا کی کوئی بھی نعمت ہو تم اپنے رب سے کہہ دو کہ اس سے ہو سکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے۔ ف۴۹ عظیم سیلاب جس سے ان کے باغ اموال سب ڈوب گئے اور ان کے مکانات ریت میں دفن ہو گئے اور اس طرح تباہ ہوئے کہ ان کی تباہی عرب کے لیے مثل بن گئی۔ ف۵۰ نہایت بدمزہ ف۵۱ جیسی ویرانوں میں جم آتی ہیں اس طرح کی جھاڑیوں اور وحشت ناک جنگل کو جو ان کے خوشنما باغوں کی جگہ پیدا ہو گیا تھا بطریق مشاکلت باغ فرمایا۔ ف۵۲ اور ان کے کفر ف۵۳ یعنی شہر سبا میں ف۵۴ کہ وہاں کے رہنے والوں کو وسیع نعمتیں اور پانی اور درخت اور چشمے عنایت کیے مراد ان سے شام کے شہر ہیں۔ ف۵۵ قریب قریب سبا سے شام تک سفر کرنے والوں کو اس راہ میں توشہ اور پانی ساتھ لے جانے کی ضرورت نہ ہوتی۔ ف۵۶ کہ چلنے والا ایک مقام سے صبح چلے تو دوپہر کو ایک آبادی میں پہنچ جائے جہاں ضروریات کے تمام سامان ہوں اور جب دوپہر کو چلے تو شام کو ایک شہر میں پہنچ جائے یمن سے شام تک کا تمام سفر اسی آسائش کے ساتھ طے ہو سکے اور ہم نے ان سے کہا کہ ف۵۷ نہ راتوں میں کوئی کھٹکا نہ دنوں میں کوئی تکلیف نہ دشمن کا اندیشہ نہ بھوک پیاس کا غم مالداروں میں حسد پیدا ہوا کہ ہمارے اور غریبوں کے درمیان کوئی فرق ہی نہیں رہا قریب قریب کی منزلیں ہیں لوگ خراماں خراماں ہوا خوری کرتے چلے جاتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد دوسری آبادی آجاتی ہے وہاں آرام کرتے ہیں نہ سفر میں تکان (تھکن) ہے نہ کوفت اگر منزلیں دور ہوتیں سفر کی مدت دراز ہوتی راہ میں پانی نہ ملتا جنگلوں اور بیابانوں میں گزر ہوتا تو ہم توشہ ساتھ لیتے پانی کے انتظام کرتے سواریاں اور خدام ساتھ رکھتے سفر کا لطف آتا اور امیر وغریب کا فرق ظاہر ہوتا یہ خیال کر کے انہوں نے کہا۔

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ

تو بولے اے ہمارے رب ہمیں سفر میں دُوری ڈال و۵۸ اور انھوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انھیں کہانیاں کردیا و۵۹

وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَ

اور انھیں پوری پریشانی سے پراگندہ کردیا و۶۰ بےشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے ہر بڑے شکر والے کے لیے و۶۱ اور

لَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾

بےشک ابلیس نے انھیں اپنا گمان سچ کر دکھایا و۶۲ تو وہ اس کے پیچھے ہولیے مگر ایک گروہ کہ مسلمان تھا و۶۳

وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ

اور شیطان کا ان پر و۶۴ کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھادیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون

هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾ ع قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ

ع ۲ ۱۲ ۸

اس سے شک میں ہے اور تمہارا رب ہر چیز پر نگہبان ہے تم فرماؤ و۶۵ پکارو انھیں جنھیں

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی

اللہ کے سوا و۶۶ سمجھے بیٹھے ہو و۶۷ اور وہ ذرہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں میں اور نہ

الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَ لَا

زمین میں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ اور نہ اللہ کا ان میں سے کوئی مددگار اور

تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ

اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن فرمائے یہاں تک کہ جب اِذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دُور فرمادی جاتی ہے

قَالُوْا مَا ذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ

ایک دوسرے سے و۶۸ کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا و۶۹ اور وہی ہے بلند بڑائی والا تم فرماؤ کون

و۵۸ یعنی ہمارے اور شام کے درمیان جنگل اور بیابان کردے کہ بغیر توشہ اور سواری کے سفر نہ ہوسکے۔ و۵۹ بعد والوں کے لیے کہ ان کے احوال سے عبرت حاصل کریں۔ و۶۰ قبیلہ قبیلہ منتشر ہوگیا وہ بستیاں غرق ہوگئیں اور لوگ بے خانماں (بے سروسامان) ہوکر جدا جدا بلاد میں پہنچے غسان شام میں اور ازد عمان میں اور خزاعہ تہامہ میں اور آل خزیمہ عراق میں اور اوس وخزرج کا جد عمرو بن عامر مدینہ میں۔ و۶۱ اور صبر وشکر مومن کی صفت ہے کہ جب وہ بلا میں مبتلا ہوتا ہے صبر کرتا ہے اور جب نعمت پاتا ہے شکر بجالاتا ہے۔ و۶۲ یعنی ابلیس جوگمان رکھتا تھا کہ بنی آدم کو وہ شہوت وحرص اور غضب کے ذریعہ گمراہ کردے گا، یہ گمان اس نے اہلِ سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے متبع ہوگئے اور اس کی اطاعت کرنے لگے۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ شیطان نے نہ کسی پر تلوار کھینچی نہ کسی پر کوڑے مارے جھوٹے وعدوں اور باطل امیدوں سے اہلِ باطل کو گمراہ کردیا۔ و۶۳ انہوں نے اس کا اتباع نہ کیا۔ و۶۴ جن کے حق میں اس کا گمان پورا ہوا۔ و۶۵ اے محمد مصطفےٰ! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کافروں سے و۶۶ اپنا معبود و۶۷ کہ وہ تمہاری مصیبتیں دور کریں لیکن ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ کسی نفع وضرر میں و۶۸ بطریق استبشار۔

يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰی

جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے ف۷۰ تم خود ہی فرماؤ اللہ ف۷۱ اور بے شک ہم یا تم ف۷۲ یا تو ضرور

هُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْـَٔلُ

ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ف۷۳ تم فرماؤ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں نہ تمہارے کوتکوں

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ

(کرتوتوں) کا ہم سے سوال ف۷۴ تم فرماؤ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا ف۷۵ پھر ہم میں سچا فیصلہ فرما دے گا ف۷۶ اور وہی ہے

الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ

بڑا نیاؤ چکانے والا (درست فیصلہ کرنے والا) سب کچھ جانتا تم فرماؤ مجھے دکھاؤ تو وہ شریک جو تم نے اس سے ملائے ہیں ف۷۷ ہشت (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ

هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا

وہی ہے اللہ عزت والا حکمت والا اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے ف۷۸ خوشخبری دیتا ف۷۹

وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ

اور ڈر سناتا ف۸۰ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف۸۱ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا ف۸۲

ف۶۹ یعنی شفاعت کرنے والوں کو ایمانداروں کی شفاعت کا اذن دیا۔ ف۷۰ یعنی آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اُگا کر۔ ف۷۱ کیونکہ اس سوال کا بجز اس کے اور کوئی جواب ہی نہیں۔ ف۷۲ یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کے لیے ان دونوں حالوں میں سے ایک حال ضروری ہے۔ ف۷۳ اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا، پانی برسانے والا، سبزہ اگانے والا جانتے ہوئے بھی بتوں کو پوجے جو کسی ایک ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں (جیسا کہ اوپر آیات میں بیان ہو چکا) وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔ ف۷۴ بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ ف۷۵ روزِ قیامت ف۷۶ تو اہلِ حق کو جنت میں اور اہلِ باطل کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ ف۷۷ یعنی جن بتوں کو تم نے عبادت میں شریک کیا ہے مجھے دکھاؤ تو کس قابل ہیں کیا وہ کچھ پیدا کرتے ہیں روزی دیتے ہیں اور جب یہ کچھ نہیں تو ان کو خدا کا شریک بنانا اور ان کی عبادت کرنا کیسی عظیم خطا ہے اس سے باز آؤ۔ ف۷۸ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے، سب کے لیے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے امتی۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں: (۱) ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی، (۲) تمام زمین میرے لیے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے اور (۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھیں اور (۴) مجھے مرتبۂ شفاعت عطا کیا گیا اور (۵) انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ حدیث میں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائلِ مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالت عامہ ہے جو تمام جن و انس کو شامل ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے۔ سورۂ فرقان کی ابتداء میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے (خازن) ف۷۹ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی ف۸۰ کافروں کو اس کے عدل کا۔ ف۸۱ اور اپنے جہل کی وجہ سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں ف۸۲ یعنی قیامت کا وعدہ۔

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ

اگر تم سچے ہو تم فرماؤ تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے

سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا

ہٹ سکو نہ آگے بڑھ سکو و۸۳ اور کافر بولے ہم ہرگز نہ ایمان لائیں گے اس

الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ

قرآن پر نہ ان کتابوں پر جو اس سے آگے تھیں و۸۴ اور کسی طرح تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے پاس

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

کھڑے کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر بات ڈالے گا وہ جو دبے تھے و۸۵

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ

اُن سے کہیں گے جو اونچے کھنچتے تھے و۸۶ اگر تم نہ ہوتے و۸۷ تو ہم ضرور ایمان لے آتے وہ جو اونچے

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى

کھنچتے تھے ان سے کہیں گے جو دبے ہوئے تھے کیا ہم نے تمہیں روک دیا ہدایت سے

بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

بعد اس کے کہ تمہارے پاس آئی بلکہ تم خود مجرم تھے اور کہیں گے وہ جو دبے ہوئے تھے

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ

اُن سے جو اُونچے کھنچتے تھے بلکہ رات دن کا داؤں (فریب) تھا و۸۸ جب کہ تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ اللہ کا

بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَ

انکار کریں اور اس کے برابر والے ٹھہرائیں اور دل ہی دل میں پچھتانے لگے و۸۹ جب عذاب دیکھا و۹۰ اور

جَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

ہم نے طوق ڈالے ان کی گردنوں میں جو منکر تھے و۹۱ وہ کیا بدلہ پائیں گے مگر وہی

و۸۳ یعنی اگر تم مہلت چاہو تو تاخیر ممکن نہیں اور اگر جلدی چاہو تو تقدم ممکن نہیں بہر تقدیر اس وعدہ کا اپنے وقت پر پورا ہونا۔ و۸۴ توریت اور انجیل وغیرہ۔ و۸۵ یعنی تابع اور پیرو تھے و۸۶ یعنی اپنے سرداروں سے و۸۷ اور ہمیں ایمان لانے سے نہ روکتے و۸۸ یعنی تم شب و روز ہمارے لیے مکر کرتے تھے اور ہمیں ہر وقت شرک پر ابھارتے تھے و۸۹ دونوں فریق تابع بھی اور متبوع بھی، پیرو بھی اور ان کے بہکانے والے بھی، ایمان نہ لانے پر و۹۰ جہنم کا۔ و۹۱ خواہ بہکانے والے

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ

جو کچھ کرتے تھے و۹۲ اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں

مُتْرَفُوْهَاۤ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا

(امیروں) نے یہی کہا کہ تم جو لےکر بھیجے گئے ہم اس کے منکر ہیں و۹۳ اور بولے ہم مال اور

وَّ اَوْلَادًا ۙ وَّ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

اولاد میں بڑھ کر ہیں اور ہم پر عذاب ہونا نہیں و۹۴ تم فرماؤ بےشک میرا رب رزق وسیع کرتا ہے جس کے

یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع وَ مَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ

لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے و۹۵ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور تمہارے مال اور

ع ۴ ۱۰

لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ

تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمہیں ہمارے قرب تک پہنچائیں مگر وہ جو ایمان لائے اور نیکی

صَالِحًا ٘ فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ

کی و۹۶ ان کے لیے دونا دون (کئی گنا) صلہ و۹۷ ان کے عمل کا بدلہ اور وہ بالا خانوں میں

ہوں یا ان کے کہنے میں آنے والے، تمام کفار کی یہی سزا ہے۔ و۹۲ دنیا میں کفر اور معصیت۔ و۹۳ اس میں سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب وانکار سے رنجیدہ نہ ہوں کفار کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال اور اولاد کے غرور میں انبیاء کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ **شانِ نزول:** دو شخص شریکِ تجارت تھے ان میں سے ایک ملک شام کو گیا اور ایک مکہ مکرمہ میں رہا جب نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس نے ملک شام میں حضور کی خبر سنی تو اپنے شریک کو خط لکھا اور اس سے حضور کا مفصل حال دریافت کیا اس شریک نے جواب میں لکھا کہ محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان تو کیا ہے لیکن سوائے چھوٹے درجے کے حقیر وغریب لوگوں کے اور کسی نے ان کا اتباع نہیں کیا جب یہ خط اس کے پاس پہنچا تو وہ اپنے تجارتی کام چھوڑ کر مکہ مکرمہ آیا اور آتے ہی اپنے شریک سے کہا کہ مجھے سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا پتہ بتاؤ اور معلوم کر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ دنیا کو کیا دعوت دیتے ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: بت پرستی چھوڑ کر ایک اللّٰہ تعالٰی کی عبادت کرنا اور آپ نے احکامِ اسلام بتائے یہ باتیں اس کے دل میں اثر کر گئیں اور وہ شخص پچھلی کتابوں کا عالم تھا کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللّٰہ تعالٰی کے رسول ہیں۔ حضور نے فرمایا: تم نے یہ کیسے جانا اس نے کہا کہ جب کبھی کوئی نبی بھیجا گیا پہلے چھوٹے درجے کے غریب لوگ ہی اس کے تابع ہوئے یہ سنّتِ الٰہیہ ہمیشہ ہی جاری رہی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی و۹۴ یعنی جب دنیا میں ہم خوشحال ہیں تو ہمارے اعمال وافعال اللّٰہ تعالٰی کو پسند ہوں گے اور ایسا ہوا تو آخرت میں عذاب نہیں ہوگا اللّٰہ تعالٰی نے ان کے اس خیالِ باطل کا ابطال فرما دیا کہ ثواب آخرت کو معیشتِ دنیا پر قیاس کرنا غلط ہے۔ و۹۵ بطریق ابتلاء وامتحان تو دنیا میں روزی کی کشائش رضاءِ الٰہی کی دلیل نہیں اور ایسے ہی اس کی تنگی اللّٰہ تعالٰی کی ناراضی کی دلیل نہیں کبھی گنہگار پر وسعت کرتا ہے کبھی فرمانبردار پر تنگی یہ اس کی حکمت ہے ثوابِ آخرت کو اس پر قیاس کرنا غلط دبے جا ہے۔ و۹۶ یعنی مال کسی کے لیے سببِ قرب نہیں سوائے مومنِ صالح کے جو اس کو راہِ خدا میں خرچ کرے اور اولاد کسی کے لیے سببِ قرب نہیں سوائے اس مومن کے جو انہیں نیک علم سکھائے دین کی تعلیم دے اور صالح ومتقی بنائے۔ و۹۷ ایک نیکی کے بدلے دس سے لے کر سات سو گنا تک اور اس سے بھی زیادہ جتنا خدا چاہے۔

اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ فِی الْعَذَابِ

امن وامان سے ہیں و۹۸ اور وہ جو ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کرتے ہیں و۹۹ وہ عذاب میں

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ

لا دھرے جائیں گے ف۱۰۰ تم فرماؤ بے شک میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور

یَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے ف۱۰۱ اور جو چیز تم اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا ف۱۰۲ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ف۱۰۳

وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا

اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا ف۱۰۴ پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں

یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا

پوجتے تھے و۱۰۵ وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ و۱۰۶ بلکہ وہ

یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ

جنّوں کو پوجتے تھے و۱۰۷ اُن میں اکثر انھیں پر یقین لائے تھے و۱۰۸ تو آج تم میں ایک دوسرے

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

کے بھلے بُرے کا کچھ اختیار نہ رکھے گا و۱۰۹ اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے اس آگ

عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا

کا عذاب چکھو جسے جھٹلاتے تھے ف۱۱۰ اور جب اُن پر ہماری روشن آیتیں و۱۱۱

و۹۸ یعنی جنّت کے منازلِ بالا میں۔ و۹۹ یعنی قرآن کریم پر زبان طعن کھولتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اپنی ان باطل کاریوں سے وہ لوگوں کو ایمان لانے سے روک دیں گے اور ان کا یہ مکر اسلام کے حق میں چل جائے گا اور وہ ہمارے عذاب سے بچ رہیں گے کیونکہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہی نہیں ہے تو عذاب ثواب کیسا۔ ف۱۰۰ اور ان کی مکاریاں انہیں کچھ کام نہ آئیں گی۔ ف۱۰۱ اپنے حسبِ حکمت۔ و۱۰۲ دنیا میں یا آخرت میں۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔ دوسری حدیث میں ہے: صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے، تواضع سے مرتبے بلند ہوتے ہیں۔ و۱۰۳ کیونکہ اس کے سوا جو کوئی کسی کو دیتا ہے خواہ بادشاہ لشکر کو یا آقا غلام کو یا صاحبِ خانہ اپنے عیال کو وہ اللّٰہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اور اس کی عطا فرمائی ہوئی روزی میں سے دیتا ہے رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب کا خالق سوائے اللّٰہ تعالیٰ کے کوئی نہیں وہی رزاقِ حقیقی ہے۔ ف۱۰۴ یعنی ان مشرکین کو و۱۰۵ دنیا میں و۱۰۶ یعنی ہماری ان سے کوئی دوستی نہیں تو ہم کس طرح ان کے پوجنے سے راضی ہوسکتے تھے ہم اس سے بَری ہیں۔ و۱۰۷ یعنی شیاطین کو کہ ان کی اطاعت کے لیے غیر خدا کو پوجتے تھے۔ و۱۰۸ یعنی شیاطین پر۔ و۱۰۹ اور وہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کو کچھ نفع نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ ف۱۱۰ دنیا میں۔ و۱۱۱ یعنی آیات قرآن زبانِ سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے۔

بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ف۱۱۲ یہ تو نہیں مگر ایک مرد کہ تمہیں روکنا چاہتے ہیں تمہارے باپ دادا

اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کے معبودوں سے ف۱۱۳ اور کہتے ہیں ف۱۱۴ یہ تو نہیں مگر بہتان جوڑا ہوا اور کافروں نے حق کو

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ

کہا ف۱۱۵ جب ان کے پاس آیا یہ تو نہیں مگر کھلا جادو اور ہم نے انہیں کچھ کتابیں

كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ ؕ وَكَذَّبَ

نہ دیں جنہیں پڑھتے ہوں نہ تم سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا ف۱۱۶ اور ان سے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ قف

اگلوں نے ف۱۱۷ جھٹلایا اور یہ اس کے دسویں کو بھی نہ پہنچے جو ہم نے انہیں دیا تھا ف۱۱۸ پھر انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ

ع ۵ ۹ ۱۱

تو کیسا ہوا میرا انکار کرنا ف۱۱۹ تم فرماؤ میں تمہیں ایک ہی نصیحت کرتا ہوں ف۱۲۰ کہ اللہ کے لیے کھڑے رہو ف۱۲۱

مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ قف مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا

دو دو ف۱۲۲ اور اکیلے اکیلے ف۱۲۳ پھر سوچو ف۱۲۴ کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں وہ تو نہیں مگر تمہیں

ف۱۱۲ حضرت سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت ف۱۱۳ یعنی بتوں سے۔ ف۱۱۴ قرآن شریف کی نسبت ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف کو ف۱۱۶ یعنی آپ سے پہلے مشرکینِ عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی نہ رسول جس کی طرف اپنے دین کی نسبت کرسکیں تو یہ جس خیال پر ہیں ان کے پاس اس کی کوئی سند نہیں وہ ان کے نفس کا فریب ہے۔ ف۱۱۷ یعنی پہلی امتوں نے مثل قریش کے رسولوں کی تکذیب کی اور ان کو ف۱۱۸ یعنی جو قوّت و کثرتِ مال و اولاد و طولِ عمر پہلوں کو دی گئی تھی مشرکین قریش کے پاس تو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ان کے پہلے تو ان سے طاقت وقوت، مال و دولت میں دس گنا سے زیادہ تھے۔ ف۱۱۹ یعنی ان کو ناپسند رکھنا اور عذاب دینا اور ہلاک فرمانا یعنی پہلے مکذبین نے جب میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انہیں ہلاک کیا اور ان کی طاقت وقوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی کام نہ آئی، ان لوگوں کی کیا حقیقت ہے انہیں ڈرنا چاہئے۔ ف۱۲۰ اگر تم نے اس پر عمل کیا تو تم پر حق واضح ہوجائے گا اور تم وساوس و شبہات اور گمراہی کی مصیبت سے نجات پاؤ گے وہ نصیحت یہ ہے ف۱۲۱ محض طلبِ حق کی نیت سے اپنے آپ کو طرفداری اور تعصب سے خالی کرکے ف۱۲۲ تاکہ باہم مشورہ کرسکو اور ہر ایک دوسرے سے اپنی فکر کا نتیجہ بیان کرسکے اور دونوں انصاف کے ساتھ غور کرسکیں ف۱۲۳ تاکہ مجمع اور اژدہام سے طبیعت متوحش نہ ہو اور تعصب اور طرفداری و مقابلہ ولحاظ وغیرہ سے طبیعتیں پاک رہیں اور اپنے دل میں انصاف کرنے کا موقع ملے۔ ف۱۲۴ اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت غور کرو کہ کیا جیسا کہ کفار آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے ہیں اس میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے تمہارے اپنے تجربہ میں، قریش میں یا نوعِ انسان میں کوئی شخص بھی اس مرتبہ کا عاقل نظر آیا ہے؟ کیا ایسا ذہین ایسا صائبُ الرائے دیکھا ہے ایسا سچا ایسا پاک نفس کوئی اور بھی پایا ہے جب تمہارا نفس حکم (فیصلہ) کردے اور تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو۔

نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ

ڈر سنانے والے وف۱۲۵ ایک سخت عذاب کے آگے وف۱۲۶ تم فرماؤ میں نے تم سے اس پر کچھ اجر مانگا ہو

فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ

تو وہ تمہیں کو وف۱۲۷ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے تم فرماؤ

اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا

بے شک میرا رب حق کا القا فرماتا ہے وف۱۲۸ بہت جاننے والا سب غیبوں کا تم فرماؤ حق آیا وف۱۲۹ اور

يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ

باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر (لوٹ) کر آئے وف۱۳۰ تم فرماؤ اگر میں بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا وف۱۳۱

وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰٓى

اور اگر میں نے راہ پائی تو اس کے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے وف۱۳۲ بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے وف۱۳۳ اور کسی طرح تو دیکھے وف۱۳۴

اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ

جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے وف۱۳۵ اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے وف۱۳۶ اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے وف۱۳۷ اور

اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ

اب وہ اسے کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے وف۱۳۸ کہ پہلے وف۱۳۹ تو اس سے کفر کر چکے تھے اور

وف۱۲۵ اللہ تعالٰی کے نبی وف۱۲۶ اور وہ عذاب آخرت ہے۔ وف۱۲۷ یعنی میں نصیحت و ہدایت اور تبلیغ و رسالت پر تم سے کوئی اجر نہیں طلب کرتا وف۱۲۸ اپنے انبیاء کی طرف۔ وف۱۲۹ یعنی قرآن و اسلام وف۱۳۰ یعنی شرک و کفر مٹ گیا نہ اس کی ابتدا رہی نہ اس کا اعادہ مراد یہ ہے کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ وف۱۳۱ کفارِ مکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ گمراہ ہوگئے۔ (مَعَاذَاللہ تَعَالٰی) اللہ تعالٰی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ان سے فرمادیں کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ میں بہکا تو اس کا وبال میرے نفس پر ہے۔ وف۱۳۲ حکمت و بیان کی کیونکہ راہ یاب ہونا اسی کی توفیق و ہدایت پر ہے۔ انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں گناہ ان سے نہیں ہوسکتا اور حضور تو سید الانبیاء ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خلق کو نیکیوں کی راہیں آپ کے اتباع سے ملتی ہیں باوجود جلالتِ منزلت اور رفعتِ مرتبت کے آپ کو حکم دیا گیا کہ ضلالت کی نسبت علی سبیل الفرض اپنے نفس کی طرف فرمائیں تاکہ خلق کو معلوم ہو کہ ضلالت کا منشاء انسان کا نفس ہے جب اس کو اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے اس سے ضلالت پیدا ہوتی ہے اور ہدایت حضرتِ حق عزّ وعلا کی رحمت و موہبت سے حاصل ہوتی ہے نفس اس کا منشاء نہیں۔ وف۱۳۳ ہر راہ یاب اور گمراہ کو جانتا ہے اور ان کے عمل و کردار سے باخبر ہے کوئی کتنا ہی چھپائے کسی کا حال اس سے چھپ نہیں سکتا، عرب کے ایک مایۂ ناز شاعر اسلام لائے تو کفار نے ان سے کہا کہ کیا تم اپنے دین سے پھر گئے اور اتنے بڑے شاعر اور زبان کے ماہر ہو کر محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لائے انہوں نے کہا ہاں وہ مجھ پر غالب آگئے قرآن کریم کی تین آیتیں میں نے سنیں اور چاہا کہ ان کے قافیہ پر تین شعر کہوں ہر چند کوشش کی محنت اٹھائی اپنی تمام قوت صرف کردی مگر یہ ممکن نہ ہوسکا تب مجھے یقین ہوگیا کہ یہ بشر کا کلام نہیں وہ آیتیں "قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ" سے "سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ" تک ہیں۔ (روح البیان) وف۱۳۴ کفار کو مرنے یا قبر سے اٹھنے کے وقت یا بدر کے دن وف۱۳۵ اور کوئی جگہ بھاگنے اور پناہ لینے کی نہ پاسکیں گے۔ وف۱۳۶ جہاں بھی ہوں گے کیونکہ کہیں بھی ہوں اللہ تعالٰی کی پکڑ سے دور نہیں ہوسکتے اس وقت حق کی معرفت کے لیے مضطر ہوں گے۔ وف۱۳۷ یعنی سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔ وف۱۳۸ یعنی اب مکلّف ہونے کے محل سے دور ہو کر توبہ و ایمان کیسے پاسکیں گے وف۱۳۹ یعنی عذاب دیکھنے سے

يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا

بے دیکھے پھینک مارتے ہیں ف۱۴۰ دُور مکان سے ف۱۴۱ اور روک کردی گئی ان میں اور اس میں

يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾ ع

جسے چاہتے ہیں ف۱۴۲ جیسے ان کے پہلے گروہوں سے کیا گیا تھا ف۱۴۳ بے شک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ف۱۴۴

ایاتہا ۴۵ ۔ ۳۵ سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ ۴۳ ۔ رکوعاتہا ۵

سورۂ فاطر مکیہ ہے، اس میں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ

سب خوبیاں اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا فرشتوں کو رسول کرنے والا ف۲ جن کے

اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

دو دو تین تین چار چار پر ہیں بڑھاتا ہے آفرینش (پیدائش) میں جو چاہے ف۳ بے شک اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ

ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھولے ف۴ اس کا کوئی روکنے والا نہیں

وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ يٰٓاَيُّهَا

اور جو کچھ روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی عزت و حکمت والا ہے اے

النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ

لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو ف۵ کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق کہ آسمان اور

ف۱۴۰ یعنی بے جانے کہہ گزرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں، ساحر ہیں، کاہن ہیں حالانکہ انہوں نے کبھی حضور سے شعر و سحر و کہانت کا صدور نہ دیکھا تھا۔ ف۱۴۱ یعنی صدق و واقعیت سے دور کہ ان کے ان مطاعن (طعنوں) کو صدق سے قرب و نزدیکی بھی نہیں۔ ف۱۴۲ یعنی توبہ و ایمان میں۔ ف۱۴۳ کہ ان کی توبہ و ایمان وقتِ یاس قبول نہ فرمائی گئی۔ ف۱۴۴ ایمانیات کے متعلق۔ ف۱ سورۂ فاطر مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع، پینتالیس آیتیں، نو سو ستر کلمے، تین ہزار ایک سو تیس حروف ہیں۔ ف۲ اپنے انبیاء کی طرف۔ ف۳ فرشتوں میں اور ان کے سوا اور مخلوق میں۔ ف۴ مثل بارش و رزق و صحت وغیرہ کے۔ ف۵ کہ اس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا آسمان کو بغیر کسی ستون کے قائم کیا اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لیے رسولوں کو بھیجا رزق کے دروازے کھولے۔

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝٣ وَاِنْ

زمین سے ف٦ تمہیں روزی دے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو ف٧ اور اگر

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

یہ تمہیں جھٹلائیں ف٨ تو بےشک تم سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے ف٩ اور سب کام اللہ ہی کی طرف

الْاُمُوْرُ ۝٤ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ

پھرتے ہیں ف١٠ اے لوگو! بےشک اللہ کا وعدہ سچ ہے ف١١ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا

الدُّنْيَا ٙ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝٥ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ

کی زندگی ف١٢ اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی ف١٣ بےشک شیطان تمہارا دشمن ہے

فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ۝٦

تو تم بھی اسے دشمن سمجھو ف١٤ وہ تو اپنے گروہ کو ف١٥ اسی لیے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں ف١٦

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کافروں کے لیے ف١٧ سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝٧ ع اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ

ع ١ ٧ ١٣

کام کئے ف١٨ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے تو کیا وہ جس کی نگاہ میں اس کا بُرا کام آراستہ کیا گیا

فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا

کہ اس نے اُسے بھلا سمجھا ہدایت والے کی طرح ہوجائے گا ف١٩ اس لیے اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ دیتا ہے جسے چاہے تو

ف٦ مینہ برسا کر اور طرح طرح کے نباتات پیدا کر کے۔ ف٧ اور یہ جانتے ہوئے کہ وہی خالق و رازق ہے ایمان و توحید سے کیوں پھرتے ہو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلّی کے لیے فرمایا جاتا ہے ف٨ اے مصطفےٰ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمہاری نبوت و رسالت کو نہ مانیں اور توحید و بعث و حساب اور عذاب کا انکار کریں۔ ف٩ انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیے کفار کا انبیاء کے ساتھ قدیم سے یہ دستور چلا آتا ہے۔ ف١٠ وہ جھٹلانے والوں کو سزا دے گا اور رسولوں کی مدد فرمائے گا۔ ف١١ قیامت ضرور آنی ہے مرنے کے بعد ضرور اٹھنا ہے اعمال کا حساب یقیناً ہوگا ہر ایک کو اس کے کئے کی جزاء بے شک ملے گی۔ ف١٢ کہ اس کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ۔ ف١٣ یعنی شیطان تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال کر کہ گناہوں سے مزہ اٹھالو اللہ تعالیٰ حلم فرمانے والا ہے وہ درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ بیشک حلم والا ہے لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس طرح توبہ و عمل صالح سے روکتا ہے اور گناہ و معصیت پر جری کرتا ہے اس کے فریب سے ہوشیار رہو۔ ف١٤ اور اس کی اطاعت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طاعت میں مشغول رہو۔ ف١٥ یعنی اپنے متبعین کو کفر کی طرف۔ ف١٦ اب شیطان کے متبعین اور اس کے مخالفین کا حال تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جاتا ہے ف١٧ جو شیطان کے گروہ میں سے ہیں ف١٨ اور شیطان کے فریب میں نہ آئے اور اس کی راہ پر نہ چلے۔ ف١٩ ہرگز نہیں۔ برے کام کو اچھا سمجھنے والا راہ یاب کی طرح کیا ہوسکتا ہے! وہ اس بدکار سے بدرجہا بدتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا جانتا

تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ⑧ وَ

تمہاری جان ان پر حسرتوں میں نہ جائے ف۲۰ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور

اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ

اللہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں کہ بادل اُبھارتی ہیں پھر ہم اُسے کسی مُردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں ف۲۱

فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ⑨ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

تو اُس کے سبب ہم زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مرے پیچھے ف۲۲ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ف۲۳ جسے عزت کی

الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ

چاہ ہو تو عزت تو سب اللہ کے ہاتھ ہے ف۲۴ اُسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام ف۲۵ اور جو نیک کام ہے

يَرْفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ مَكْرُ

وہ اُسے بلند کرتا ہے ف۲۶ اور وہ جو بڑے داؤں (فریب) کرتے ہیں اُن کے لیے سخت عذاب ہے ف۲۷ اور انھیں

اُولٰٓىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ⑩ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ

کا مکر برباد ہوگا ف۲۸ اور اللہ نے تمہیں بنایا ف۲۹ مٹی سے پھر ف۳۰ پانی کی بوند سے پھر تمہیں کیا

ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہو۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ابوجہل وغیرہ مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے شرک وکفر جیسے قبیح افعال کو شیطان کے بہکانے اور بھلا سمجھانے سے اچھا سمجھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت اصحابِ بدعت وہوا کے حق میں نازل ہوئی جن میں روافض وخوارج وغیرہ داخل ہیں جو اپنی بدمذہبیوں کو اچھا جانتے ہیں اور انہیں کے زمرہ میں داخل ہیں تمام بدمذہب، خواہ وہابی ہوں یا غیر مقلد یا مرزائی یا چکڑالی اور کبیرہ گناہ والے جو اپنے گناہوں کو برا جانتے ہیں اور حلال نہیں سمجھتے اس میں داخل نہیں۔ **ف۲۰** کہ افسوس وہ ایمان نہ لائے اور حق کو قبول کرنے سے محروم رہے مراد یہ ہے کہ آپ ان کے کفر وہلاکت کا غم نہ فرمائیں۔ **ف۲۱** جس میں سبزہ اور کھیتی نہیں اور خشک سالی سے وہاں کی زمین بے جان ہوگئی ہے۔ **ف۲۲** اور اس کو سرسبز وشاداب کردیتے ہیں اس سے ہماری قدرت ظاہر ہے۔ **ف۲۳** سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ اللہ تعالٰی مُردے کس طرح زندہ فرمائے گا؟ خلق میں اس کی کوئی نشانی ہو تو ارشاد فرمایئے۔ فرمایا کہ کیا تیرا کسی ایسے جنگل میں گزر ہوا ہے جو خشک سالی سے بے جان ہوگیا ہو اور وہاں سبزہ کا نام ونشان نہ رہا ہو پھر کبھی اسی جنگل میں گزر ہوا ہو اور اس کو ہرا بھرا لہلہاتا پایا ہو۔ ان صحابی نے عرض کیا: بیشک ایسا دیکھا ہے۔ حضور نے فرمایا: ایسے ہی اللہ مردوں کو زندہ کرے گا اور خلق میں یہ اس کی نشانی ہے۔ **ف۲۴** دنیا وآخرت میں وہی عزت کا مالک ہے جسے چاہے عزت دے تو جو عزت کا طلبگار ہو وہ اللہ تعالٰی سے عزت طلب کرے کیونکہ ہر چیز اس کے مالک ہی سے طلب کی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رب تبارک وتعالٰی ہر روز فرماتا ہے جسے عزت دارین کی خواہش ہو چاہئے کہ وہ حضرت عزیز جَلَّتْ عِزَّتُہٗ (یعنی اللہ تعالٰی) کی اطاعت کرے اور ذریعہ طلبِ عزت کا ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں۔ **ف۲۵** یعنی اس کے محلِ قبول ورضا تک پہنچتا ہے اور پاکیزہ کلام سے مراد کلمۂ توحید وتسبیح وتحمید وتکبیر وغیرہ ہیں جیسا کہ حاکم وبیہقی نے روایت کیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کلمۂ طیب کی تفسیر "ذکر" سے فرمائی اور بعض مفسرین نے قرآن اور دعا بھی مراد لی ہے۔ **ف۲۶** نیک کام سے مراد وہ عمل وعبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور معنی یہ ہیں کہ کلمۂ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ عمل بے توحید وایمان مقبول نہیں یا یہ معنی ہیں کہ عملِ صالح کو اللہ تعالٰی رفعتِ قبول عطا فرماتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ عمل نیک عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اس کو لازم ہے کہ نیک عمل کرے۔ **ف۲۷** مراد ان مکر کرنے والوں سے وہ قریش ہیں جنہوں نے "دار الندوہ" میں جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت قید کرنے اور قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کے مشورے کیے تھے جس کا تفصیلی بیان سورۂ انفال میں ہو چکا ہے۔ **ف۲۸** اور وہ اپنے داؤں وفریب میں کامیاب نہ ہوں گے۔ چنانچہ

أَزْوَاجًا ط وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثٰى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهٖ ط وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ

جوڑے جوڑے ف۳۱ اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور جس بڑی عمر والے کو

مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ إِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ط إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے ف۳۲ بے شک یہ اللہ کو

يَسِيْرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ق هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ

آسان ہے ف۳۳ اور دونوں سمندر ایک سے نہیں ف۳۴ یہ میٹھا ہے خوب میٹھا پانی خوش گوار اور

هٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ط وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ

یہ کھاری ہے تلخ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت ف۳۵ اور نکالتے ہو

حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ج وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

پہننے کا ایک گہنا ف۳۶ اور تو کشتیوں کو اس میں دیکھے کہ پانی چیرتی ہیں ف۳۷ تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو ف۳۸ اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ لا

کسی طرح حق مانو ف۳۹ رات لاتا ہے دن کے حصہ میں ف۴۰ اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں ف۴۱

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ صلے كُلٌّ يَّجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

اور اُس نے کام میں لگائے سورج اور چاند ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۴۲ یہ ہے اللہ تمہارا رب

لَهُ الْمُلْكُ ط وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿١٣﴾ ط

اُسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں تم پوجتے ہو ف۴۳ دانہ خرما کے چھلکے تک کے مالک نہیں

إِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ج وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ط

تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سُنیں ف۴۴ اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روا نہ کرسکیں ف۴۵

ایسا ہی ہوا حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے شر سے محفوظ رہے اور انہوں نے اپنی مکاریوں کی سزائیں پائیں کہ بدر میں قید بھی ہوئے قتل بھی کئے گئے اور مکہ مکرمہ سے نکالے بھی گئے۔ ف۲۹ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو ف۳۰ ان کی نسل کو ف۳۱ مرد و عورت ف۳۲ یعنی لوح محفوظ میں۔ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ معمّر وہ ہے جس کی عمر ساٹھ سال کو پہنچے اور کم عمر والا وہ جو اس سے قبل مرجائے۔ ف۳۳ یعنی عمل و اجل کا مکتوب فرمانا۔ ف۳۴ بلکہ دونوں میں فرق ہے۔ ف۳۵ یعنی مچھلی ف۳۶ گوہر و مرجان۔ ف۳۷ دریا میں چلتے ہوئے اور ایک ہی ہوا میں آتی بھی ہیں جاتی بھی ہیں ف۳۸ تجارتوں میں نفع حاصل کر کے۔ ف۳۹ اور اللہ تعالٰی کی نعمتوں کی شکر گزاری کرو۔ ف۴۰ تو دن بڑھ جاتا ہے ف۴۱ تو رات بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ بڑھنے والے دن یا رات کی مقدار پندرہ گھنٹہ تک پہنچتی ہے اور گھٹنے والا نو گھنٹے کا رہ جاتا ہے۔ ف۴۲ یعنی روز قیامت تک کہ جب قیامت آجائے گی تو ان کا چلنا موقوف ہوجائے گا اور یہ نظام باقی نہ رہے گا۔ ف۴۳ یعنی بت ف۴۴ کیونکہ جماد بے جان ہیں۔ ف۴۵ کیونکہ اصلاً قدرت و اختیار نہیں رکھتے۔

ع ۲ / ۱۴

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا

اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے منکر ہوں گے ۴۶ اور تجھے کوئی نہ بتائے گا اس بتانے والے کی طرح ۴۷ اے

النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ

لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ۴۸ اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا وہ چاہے

يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا

تو تمہیں لے جائے ۴۹ اور نئی مخلوق لے آئے ۵۰ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور کوئی

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ

بوجھ اُٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہ اُٹھائے گی ۵۱ اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ

مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

میں سے کوئی کچھ نہ اُٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو ۵۲ اے محبوب تمہارا ڈر سنانا تو انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے

بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى

رب سے ڈرتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا ۵۳ تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا ۵۴ اور اللہ ہی

اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ ۙ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا

کی طرف پھرنا ہے اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا ۵۵ اور نہ اندھیریاں ۵۶ اور

النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ ۙ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا

اُجالا ۵۷ اور نہ سایہ ۵۸ اور نہ تیز دھوپ ۵۹ اور برابر نہیں زندے اور

ف۴۶ اور بیزاری کا اظہار کریں گے اور کہیں گے تم ہمیں نہ پوجتے تھے۔ ف۴۷ یعنی دارین کے احوال اور بت پرستی کے مآل کی جیسی خبر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔ ف۴۸ یعنی اس کے فضل و احسان کے حاجتمند ہو اور تمام خلق اس کی محتاج ہے۔ حضرت ذوالنون نے فرمایا کہ خلق ہر دم اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور کیوں نہ ہوگی ان کی ہستی اور ان کی بقا سب اس کے کرم سے ہے۔ ف۴۹ یعنی تمہیں معدوم کر دے کیونکہ وہ بے نیاز اور غنی بالذات ہے۔ ف۵۰ بجائے تمہارے جو مطیع اور فرمانبردار ہو ف۵۱ معنی یہ ہیں کہ روزِ قیامت ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بار ہوگا جو اس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ جو گمراہ کرنے والے ہیں ان کے گمراہ کرنے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بار ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور ان گمراہ کرنے والوں پر بھی جیسا کہ کلام کریم میں ارشاد ہوا "وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ" اور درحقیقت یہ ان کی اپنی کمائی ہے دوسرے کی نہیں۔ ف۵۲ باپ یا ماں، بیٹا یا بھائی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ماں باپ بیٹے کو لپٹیں گے اور کہیں گے اے ہمارے بیٹے ہمارے کچھ گناہ اٹھا لے۔ وہ کہے گا: میرے امکان میں نہیں میرا اپنا بار کیا کم ہے۔ ف۵۳ یعنی بدیوں سے بچا اور نیک عمل کئے ف۵۴ اس نیکی کا نفع وہی پائے گا۔ ف۵۵ یعنی جاہل اور عالم یا کافر اور مومن ف۵۶ یعنی کفر ف۵۷ یعنی ایمان ف۵۸ یعنی حق یا جنت ف۵۹ یعنی باطل یا دوزخ۔

الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی

مُردے ف٦٠ بے شک اللّٰہ سناتا ہے جسے چاہے ف٦١ اور تم نہیں سنانے والے اُنھیں جو قبروں

الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ

میں پڑے ہیں ف٦٢ تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو ف٦٣ اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا ف٦٤ اور

نَذِيْرًا ؕ وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾ وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ

ڈر سناتا ف٦٥ اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا ف٦٦ اور اگر یہ ف٦٧ تمہیں جھٹلائیں تو

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ

اُن سے اگلے بھی جھٹلا چکے ہیں ف٦٨ ان کے پاس ان کے رسول آئے روشن دلیلیں ف٦٩ اور صحیفے اور

بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ ع

چمکتی کتاب ف٧٠ لے کر پھر میں نے کافروں کو پکڑا ف٧١ تو کیسا ہوا میرا انکار ف٧٢

ع ٣ ١٢ ١٥

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللّٰہ نے آسمان سے پانی اُتارا ف٧٣ تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ

اَلْوَانُهَا ؕ وَ مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِيْبُ

برنگ ف٧٤ اور پہاڑوں میں راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ رنگ کے اور کچھ کالے

سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ

بھوچنگ (سیاہ کالے) اور آدمیوں اور جانوروں اور چارپایوں کے رنگ یونہی طرح طرح کے ہیں ف٧٥

ف٦٠ یعنی مومنین اور کفار یا علماء اور جہال۔ ف٦١ یعنی جس کی ہدایت منظور ہو اس کو توفیقِ قبول عطا فرماتا ہے۔ ف٦٢ یعنی کفار کو۔ اس آیت میں کفار کو مردوں سے تشبیہ دی گئی کہ جس طرح مُردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھا سکتے اور پند پذیر نہیں ہوتے بدانجام کفار کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہدایت و نصیحت سے مُنتفع نہیں ہوتے اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت میں قبر والوں سے مراد کفار ہیں نہ کہ مُردے اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر راہ یابی کا نفع مرتب ہو۔ رہا مُردوں کا سننا وہ احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے اس مسئلہ کا بیان بیسویں پارے کے دوسرے رکوع میں گزرا۔ ف٦٣ تو اگر سننے والا آپ کے انذار (ڈرانے) پر کان رکھے اور بگوشِ قبول سنے تو نفع پائے اور اگر مُصِرّین منکرین میں سے ہو اور آپ کی نصیحت سے پند پذیر نہ ہو (سبق نہ سیکھے) تو آپ کا کچھ حرج نہیں وہی محروم ہے۔ ف٦٤ ایمانداروں کو جنت کی ف٦٥ کافروں کو عذاب کا۔ ف٦٦ خواہ وہ نبی ہو یا عالمِ دین جو نبی کی طرف سے خلقِ خدا کو اللّٰہ تعالیٰ کا خوف دلائے۔ ف٦٧ کفارِ مکہ ف٦٨ اپنے رسولوں کو۔ کفار کا قدیم (زمانے) سے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے۔ ف٦٩ یعنی نبوت پر دلالت کرنے والے معجزات ف٧٠ توریت و انجیل و زبور ف٧١ طرح طرح کے عذابوں سے بسبب ان کی تکذیبوں کے ف٧٢ میرا عذاب دینا۔ ف٧٣ بارش نازل کی ف٧٤ سبز، سرخ، زرد، وغیرہ طرح طرح کے انار، سیب، انجیر، انگور، کھجور وغیرہ بے شمار۔ ف٧٥ جیسے پھلوں اور پہاڑوں میں، یہاں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی آیتیں اور اپنے نشانہائے قدرت اور آثارِ صنعت جن سے اس کی ذات و صفات پر استدلال کیا جائے ذکر کیں اس کے بعد فرمایا۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ إِنَّ

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں ف۷۵ بے شک اللہ عزت والا بخشنے والا بے شک

الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا

وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ

وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَ

اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں ف۷۶ جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تاکہ ان کے ثواب انھیں بھرپور دے اور

يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ إِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ

اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بے شک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری

مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ

طرف وحی بھیجی ف۷۸ وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبردار

بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ

دیکھنے والا ہے ف۷۹ پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو ف۸۰ تو ان میں کوئی

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ

اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ ؕ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ

لے گیا ف۸۱ یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ ف۸۲ ان میں

ف۷۵ اوراس کی صفات جانتے اوراس کی عظمت کو پہچانتے ہیں، جتنا علم زیادہ اتنا خوف زیادہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو ہے جو اللہ تعالیٰ کے جبروت اوراس کی عزت وشان سے باخبر ہے۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اللہ عزوجل کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔ ف۷۷ یعنی ثواب کے ف۷۸ یعنی قرآن مجید ف۷۹ اوران کے ظاہر وباطن کا جاننے والا۔ ف۸۰ یعنی سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو یہ کتاب عطا فرمائی جنہیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور سیدِ رُسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی ونیازمندی کی کرامت وشرافت سے مشرف فرمایا اس امت کے لوگ مختلف مدارج ومراتب رکھتے ہیں۔ ف۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والا مومن مخلص ہے اور ''مُقْتَصِد'' یعنی میانہ روی کرنے والا وہ جس کے عمل ریا سے ہوں اور ظالم سے مراد یہاں وہ ہے جو نعمتِ الٰہی کا منکر تو نہ ہو لیکن شکر بجانہ لائے۔ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا ''سابق'' تو سابق ہی ہے اور ''مقتصد'' ناجی اور ''ظالم'' مغفور۔ ایک اور حدیث میں ہے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکیوں میں سبقت لے جانے والا جنت میں بے حساب داخل ہوگا اور مقتصد سے حساب میں آسانی کی جائے گی اور ظالم مقامِ حساب میں روکا جائے گا اس کو پریشانی پیش آئے گی پھر جنت میں داخل ہوگا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سابق عہدِ رسالت کے وہ مخلصین ہیں جن کے لیے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی

فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے اور کہیں گے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾

سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا و۸۳ بےشک ہمارارب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے و۸۴

الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا

وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اُتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی

فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ

تکان لاحق ہو اور جنھوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے

فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾

کہ مرجائیں و۸۵ اور نہ ان پر اس کا و۸۶ عذاب کچھ ہلکا کیا جائے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہر بڑے ناشکرے کو

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا

اور وہ اس میں چلاتے ہوں گے و۸۷ اے ہمارے رب ہمیں نکال و۸۸ کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے

نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ

کرتے تھے و۸۹ اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا و۹۰ تمہارے پاس تشریف لایا تھا و۹۱

فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَ

تو اب چکھو و۹۲ کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں بےشک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی

الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ

ہر چھپی بات کا بےشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں اگلوں کا

ع ۱۶

اور مقتصد وہ اصحاب ہیں جو آپ کے طریقہ پر عامل رہے اور ظالم لنفسہٖ ہم تم جیسے لوگ ہیں یہ کمال انکسار تھا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اپنے آپ کو اس تیسرے طبقہ میں شمار فرمایا باوجود اس جلالت منزلت ورفعتِ درجات کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی اور بھی اس کی تفسیر میں بہت اقوال ہیں جو تفاسیر میں مفصلاً مذکور ہیں۔ و۸۲ تینوں گروہ و۸۳ اس غم سے مراد یا دوزخ کا غم ہے یا موت کا یا گناہوں کا یا طاعتوں کے غیر مقبول ہونے کا یا اہوالِ قیامت کا، غرض انہیں کوئی غم نہ ہوگا اور وہ اس پر اللہ کی حمد کریں گے۔ و۸۴ کہ گناہوں کو بخشتا ہے اور طاعتیں قبول فرماتا ہے۔ و۸۵ اور مر کر عذاب سے چھوٹ سکیں و۸۶ یعنی جہنم کا و۸۷ یعنی جہنم میں چیختے اور فریاد کرتے ہوں گے کہ و۸۸ یعنی دوزخ سے نکال اور دنیا میں بھیج و۸۹ یعنی ہم بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت و نافرمانی کے تیری اطاعت اور فرمانبرداری کریں اس پر انہیں جواب دیا جائے گا و۹۰ یعنی رسول اکرم سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و۹۱ تم نے اس رسول محترم کی دعوت قبول نہ کی اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری بجا نہ لائے۔ و۹۲ عذاب کا مزہ۔

فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ

جانشین کیا ف۹۳ تو جو کفر کرے ف۹۴ اس کا کفر اسی پر پڑے ف۹۵ اور کافروں کو ان کا کفر ان کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾

رب کے یہاں نہیں بڑھائے گا مگر بیزاری ف۹۶ اور کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر نقصان ف۹۷

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا

تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اپنے وہ شریک ف۹۸ جنھیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ

انھوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا یا آسمانوں میں کچھ ان کا ساجھا ہے ف۹۹ یا ہم نے انھیں کوئی کتاب دی ہے

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

کہ وہ اس کی روشن دلیلوں پر ہیں ف۱۰۰ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا ف۱۰۱

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ

بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں ف۱۰۲ اور اگر وہ ہٹ جائیں تو

اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا

انھیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے اور انھوں نے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ

اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں حد کی کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا تو وہ ضرور کسی نہ کسی

اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۙ ﴿۴۲﴾

گروہ سے زیادہ راہ پر ہوں گے ف۱۰۳ پھر جب ان کے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۱۰۴ تو اُس نے انھیں نہ بڑھایا مگر نفرت کرنا ف۱۰۵

ف۹۳ اور ان کے املاک ومقبوضات کا مالک ومتصرف بنایا اور ان کے منافع تمہارے لیے مباح کیے تاکہ تم ایمان وطاعت اختیار کر کے شکر گزاری کرو۔ ف۹۴ اور ان نعمتوں پر شکر الٰہی نہ بجالائے ف۹۵ یعنی اپنے کفر کا وبال اسی کو برداشت کرنا پڑے گا ف۹۶ یعنی غضب الٰہی ف۹۷ آخرت میں۔ ف۹۸ یعنی بت ف۹۹ کہ آسمانوں کے بنانے میں انہیں کچھ دخل ہو کس سبب سے انہیں مستحق عبادت قرار دیتے ہو۔ ف۱۰۰ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں۔ ف۱۰۱ کہ ان میں جو بہکانے والے ہیں وہ اپنے مُتبعین کو دھوکا دیتے ہیں اور بتوں کی طرف سے انہیں باطل امیدیں دلاتے ہیں۔ ف۱۰۲ ورنہ آسمان وزمین کے درمیان شرک جیسی معصیت ہو تو آسمان وزمین کیسے قائم رہیں۔ ف۱۰۳ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہود ونصارٰی کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کی نسبت کہا تھا کہ اللہ تعالٰی ان پر لعنت کرے اور ان کے پاس اللہ تعالٰی کی طرف سے رسول آئے اور انہوں نے انہیں جھٹلایا اور نہ مانا خدا کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔ ف۱۰۴ یعنی سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی

اسۡتِكۡبَارًا فِي الۡاَرۡضِ وَمَكۡرَ السَّيِّیٴِ ؕ وَلَا يَحِيۡقُ الۡمَكۡرُ السَّيِّئُ اِلَّا

اپنی جان کو زمین میں اونچا کھینچنا اور بُرا داؤں ولا۱۰ اور بُرا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی

بِاَهۡلِهٖ ؕ فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ

پر پڑتا ہے ولا۱۰ تو کاہے کے انتظار میں ہیں مگر اسی کے جو اگلوں کا دستور ہوا ولا۱۰ تو تم ہرگز اللّٰہ کے دستور کو

اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِي

بدلتا نہ پاؤ گے اور ہرگز اللّٰہ کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے اور کیا انھوں نے زمین میں

الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَكَانُوۡۤا اَشَدَّ

سفر نہ کیا کہ دیکھتے اُن سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا ولا۱۰ اور وہ اُن سے

مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعۡجِزَهٗ مِنۡ شَیۡءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

زور میں سخت تھے ولا۱۱ اور اللّٰہ وہ نہیں جس کے قابو سے نکل سکے کوئی شے آسمانوں اور

الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيۡمًا قَدِيۡرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا

زمین میں بےشک وہ علم و قدرت والا ہے اور اگر اللّٰہ لوگوں کو اُن کے کئے

كَسَبُوۡا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهۡرِهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰۤى اَجَلٍ

پر پکڑتا ولا۱۱ تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مقرر میعاد ولا۱۱ تک انھیں ڈھیل

مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيۡرًا ﴿۴۵﴾

دیتا ہے پھر جب ان کا وعدہ آئے گا تو بےشک اللّٰہ کے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں ولا۱۱

ع ۵ ۸ ۱۲

ایاتھا ۸۳ | ۳۶ سُوۡرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ ۴۱ | رکوعاتھا ۵

سورۂ یٰسٓ مکیہ ہے، اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی رونق افروزی وجلوہ آرائی ہوئی۔ و۱۰۵ حق وہدایت سے اور و۱۰۶ برے داؤں سے مراد یا تو شرک وکفر ہے یا رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ مکروفریب کرنا۔ و۱۰۷ یعنی مکار پر۔ چنانچہ فریب کاری کرنے والے بدر میں مارے گئے۔ و۱۰۸ کہ انہوں نے تکذیب کی اوران پر عذاب نازل ہوئے۔ و۱۰۹ یعنی کیا انہوں نے شام اور عراق اور یمن کے سفروں میں انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والوں کی ہلاکت و بربادی اور ان کے عذاب اور تباہی کے نشانات نہیں دیکھے کہ ان سے عبرت حاصل کرتے۔ و۱۱۰ یعنی وہ تباہ شدہ قومیں ان اہل مکہ سے زور وقوت میں زیادہ تھیں باوجود اس کے اتنا بھی تو نہ ہوسکا کہ وہ عذاب سے بھاگ کر کہیں پناہ لے سکتیں۔ و۱۱۱ یعنی ان کے معاصی پر و۱۱۲ یعنی روزِ قیامت و۱۱۳ انہیں ان کے اعمال کی جزا دے گا، جو عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب فرمائے گا اور جو لائقِ کرم ہیں ان پر رحم وکرم کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وف۱

يٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ

حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم وف۲ سیدھی راہ پر

مُّسْتَقِيْمٍ ؕ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ

بھیجے گئے ہو وف۳ عزت والے مہربان کا اُتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ

اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا

جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے وف۴ تو وہ بے خبر ہیں بے شک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے وف۵ تو وہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ

ایمان نہ لائیں گے وف۶ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کردیئے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اب اوپر کو

مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

منہ اُٹھائے رہ گئے وف۷ اور ہم نے اُن کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے ایک دیوار

وف۱ سورہ ''یٰسٓ'' مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع، تراسی آیتیں، سات سو انتیس کلمے، تین ہزار حروف ہیں۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لیے قلب ہے اور قرآن کا قلب ''یٰسٓ'' ہے اور جس نے ''یٰسٓ'' پڑھی اللہ تعالٰی اس کے لیے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اموات پر ''یٰسٓ'' پڑھو۔ اسی لیے قریب موت حالتِ نزع میں مرنے والوں کے پاس ''یٰسٓ'' پڑھی جاتی ہے۔ وف۲ اے سید انبیاء محمد مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وف۳ جو منزلِ مقصود کو پہنچانے والی ہے یہ راہ توحید و ہدایت کی راہ ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اسی راہ پر رہے ہیں۔ اس آیت میں کفار کا رد ہے جو حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہتے تھے ''لَسْتَ مُرْسَلًا'' تم رسول نہیں ہو اس کے بعد قرآن کریم کی نسبت ارشاد فرمایا وف۴ یعنی ان کے پاس کوئی نبی نہ پہنچے اور قوم قریش کا یہی حال ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی رسول نہیں آیا وف۵ یعنی حکمِ الٰہی و قضائے اَزلی ان کے عذاب پر جاری ہو چکی ہے اور اللہ تعالٰی کا ارشاد ''لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ'' ان کے حق میں ثابت ہو چکا ہے اور عذاب کا ان کے لیے مقرر ہو جانا اس سبب سے ہے کہ وہ کفر و انکار پر اپنے اختیار سے مُصر رہنے والے ہیں۔ وف۶ اس کے بعد ان کے کفر میں پختہ ہونے کی ایک تمثیل ارشاد فرمائی۔ وف۷ یہ تمثیل ہے ان کے کفر میں ایسے راسخ ہونے کی کہ آیات و نذر، پند و ہدایت کسی سے وہ منتفع نہیں ہو سکتے جیسے کہ وہ شخص جن کی گردنوں میں غل کی قسم کا طوق پڑا ہو جو ٹھوڑی تک پہنچتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ سر نہیں جھکا سکتے یہی حال ان کا ہے کہ کسی طرح ان کو حق کی طرف التفات نہیں ہوتا اور اس کے حضور سر نہیں جھکاتے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی حقیقتِ حال ہے جہنم میں انہیں اسی طرح کا عذاب کیا جائے گا جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا ''اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ'' شانِ نزول: یہ آیت ابوجہل اور اس کے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابوجہل نے قسم کھائی کہ اگر وہ سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کچل ڈالے گا جب اس نے حضور کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے ایک بھاری پتھر لے کر آیا جب اس پتھر کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ گردن میں چپکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا یہ حال دیکھ کر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو اس کے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ کام میں کروں گا اور میں ان کا سر کچل کر ہی آؤں گا۔ چنانچہ وہ پتھر لے کر آیا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب یہ قریب پہنچا تو اللہ تعالٰی نے اس کی بینائی سلب کر لی حضور کی آواز سنتا تھا

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

اور اُنھیں اوپر سے ڈھانک دیا تو اُنھیں کچھ نہیں سوجھتا وٹ اور اُنھیں ایک سا ہے تم اُنھیں ڈراؤ یا نہ

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں تم تو اُسی کو ڈر سناتے ہو ف۹ جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ

بے دیکھے ڈرے تو اُسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو ف۱۰ بے شک ہم مُردوں کو جلائیں (زندہ کریں)

الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ

گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا ف۱۱ اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے ف۱۲ اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے

وقف غفران

آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہوکر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظر نہ آئے انہوں نے ہی اسے پکارا اور اس سے کہا: تو نے کیا کیا؟ کہنے لگا کہ میں نے ان کی آواز تو سنی مگر وہ مجھے نظر ہی نہیں آئے۔ اب ابوجہل کے تیسرے دوست نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کام کو انجام دے گا اور بڑے دعوے کے ساتھ وہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف چلا تھا کہ الٹے پاؤں ایسا بدحواس ہوکر بھاگا کہ اوندھے منہ گر گیا۔ اس کے دوستوں نے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے درمیان حائل ہوگیا لات وعزّیٰ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو وہ مجھے کھا ہی جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن وجمل) ف۸ یہ بھی تمثیل ہے کہ جیسے کسی شخص کے لیے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے سامنے ان کے غرورِ دنیا (دنیا کے دھوکے) کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے تکذیبِ آخرت کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں نظر کرنا انہیں میسر نہیں۔ ف۹ یعنی آپ کے ڈر سنانے اور خوف دلانے سے وہی نفع اٹھاتا ہے ف۱۰ یعنی جنت کی۔ ف۱۱ یعنی دنیا کی زندگانی میں جو نیکی یا بدی کی تاکہ اس پر جزا دی جائے۔ ف۱۲ یعنی اور ہم ان کی وہ نشانیاں وہ طریقے بھی لکھتے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا بد۔ جو نیک طریقے امتی نکالتے ہیں ان کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اور اس طریقے کے نکالنے والوں اور عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بدعتِ سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اسلام میں نیک (اچھا) طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے بھی گناہ بغیر اس کے کہ ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدہا اُمورِ خیر مثل فاتحہ، گیارہویں و تیجہ و چالیسواں و عرس و توشہ و ختم و محافل ذکر میلاد و شہادت جن کو بدمذہب لوگ بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں اور لوگوں کو ان نیکیوں سے روکتے ہیں یہ سب درست اور باعثِ اجر و ثواب ہیں اور ان کو بدعتِ سیئہ بتانا غلط و باطل ہے یہ طاعات اور اعمالِ صالحہ جو ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات پر مشتمل ہیں بدعتِ سیئہ نہیں، بدعتِ سیئہ وہ برے طریقے ہیں جن سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ جو قوم بدعت نکالتی ہے اس سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے تو بدعتِ سیئہ وہی ہے جس سے سنت اٹھتی ہو جیسے کہ رفض، خروج، وہابیت یہ سب انتہا درجہ کی خراب سیئہ بدعتیں ہیں رفض و خروج جو اصحاب و اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت پر مبنی ہیں ان سے اصحاب و اہل بیت کے ساتھ محبت و نیاز مندی رکھنے کی سنت اٹھ جاتی ہے جس کے شریعت میں تاکیدی حکم ہیں وہابیت کی اصل مقبولانِ حق حضرات انبیاء و اولیاء کی جناب میں بے ادبی و گستاخی اور تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے اس سے بزرگانِ دین کی حرمت و عزت اور ادب و تکریم اور مسلمانوں کے ساتھ اخوت و محبت کی سنتیں اٹھ جاتی ہیں جن کی بہت شدید تاکیدیں ہیں اور جو دین میں بہت ضروری چیزیں ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آثار سے مراد وہ قدم ہیں جو نمازی مسجد کی طرف چلنے میں رکھتا ہے اور اس معنی پر آیت کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے انہوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب آبسیں اس پر یہ

مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

والی کتاب میں ف۱۳ اور ان سے مثال بیان کرو اس شہر والوں کی ف۱۴ جب اُن کے پاس فرستادے آئے ف۱۵

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ

جب ہم نے اُن کی طرف دو بھیجے ف۱۶ پھر انھوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا ف۱۷ اب ان سب نے کہا ف۱۸ کہ

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ

بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمن

الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ

نے کچھ نہیں اُتارا تم نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ضرور

آیت نازل ہوئی اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر و ثواب زیادہ ہوگا۔ ف۱۳ یعنی لوحِ محفوظ میں۔ ف۱۴ اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک بڑا شہر ہے اس میں چشمے ہیں کئی پہاڑ ہیں ایک سنگین شہر پناہ ہے بارہ میل کے دور میں بستا ہے۔ ف۱۵ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے واقعہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دینِ حق کی دعوت دیں، جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس کا نام حبیب نجار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمہیں دینِ حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب نجار نے نشانی دریافت کی انہوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں برص والے کا مرض دور کر دیتے ہیں۔ حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انہوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہوگیا حبیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہوگئی تا آنکہ ایک خَلْقِ کثیر نے ان کے ہاتھوں اپنے اَمراض سے شفا پائی، یہ خبر پہنچنے پر بادشاہ نے انہیں بلا کر کہا: کیا ہمارے معبودوں کے سوا اور کوئی معبود بھی ہے؟ ان دونوں نے کہا: ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا پھر لوگ ان کے درپے ہوئے اور انہیں مارا اور یہ دونوں قید کر لیے گئے۔ پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مُصاحبین و مُقرَّبین سے رسم و راہ پیدا کر کے بادشاہ تک پہنچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہوگیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصہ آگیا شمعون نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ شمعون نے کہا کہ اس کی مختصر صفت بیان کرو انہوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ شمعون نے کہا: تمہاری نشانی کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا، انہوں نے دعا کی وہ فوراً بینا ہوگیا۔ شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں تاکہ تیری اور ان کی عزت ظاہر ہو۔ بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے، ہمارا معبود نہ دیکھے نہ سنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے معبود کو مُردے کے زندہ کر دینے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لے آئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا معبود ہر شے پر قادر ہے۔ بادشاہ نے ایک دہقان (دیہاتی) کے لڑکے کو منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہوگئے تھے اور جسم خراب ہو چکا تھا، بدبو پھیل رہی تھی، ان کی دعا سے اللہ تعالٰی نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک مرا تھا، مجھ کو جہنم کی سات وادیوں میں داخل کیا گیا، میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان دہ ہے، ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان کے دروازے کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے۔ بادشاہ نے کہا: کون تین؟ اس نے کہا: ایک شمعون اور دو یہ۔ بادشاہ کو تعجب ہوا، جب شمعون نے دیکھا کہ اس کی بات بادشاہ میں اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی، وہ ایمان لایا اور اس کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذابِ الٰہی سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۶ یعنی دو حواری۔ وہب نے کہا کہ ان کے نام یوحنا اور بولس تھے اور کعب کا قول ہے کہ صادق و صدوق۔ ف۱۷ یعنی شمعون سے تقویت اور تائید پہنچائی۔ ف۱۸ یعنی تینوں فرستادوں (قاصدوں) نے۔

اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَ مَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْۤا اِنَّا

ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۹ بولے ہم

تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ

تمہیں منحوس سمجھتے ہیں ف۲۰ بےشک تم اگر باز نہ آئے ف۲۱ تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے بےشک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی

اَلِیْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآىٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

مار پڑے گی اُنھوں نے فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے ف۲۲ کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے ف۲۳ بلکہ تم حد سے

مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى قَالَ یٰقَوْمِ

بڑھنے والے لوگ ہو ف۲۴ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا ف۲۵ بولا اے میری قوم

اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٢٠﴾ ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ (اجر) نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں ف۲۶

ف۱۹ اَدِلّہ واضحہ کے ساتھ اور وہ اندھوں اور بیماروں کو اچھا کرنا اور مُردوں کو زندہ کرنا ہے۔ ف۲۰ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی۔ ف۲۱ اپنے دین کی تبلیغ سے ف۲۲ یعنی تمہارا کفر ف۲۳ اور تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی ف۲۴ ضلال وطُغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے۔ ف۲۵ یعنی حبیب نجّار جو پہاڑ کے غار میں مصروفِ عبادتِ الٰہی تھا جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں (قاصدوں) کی تکذیب کی۔ ف۲۶ حبیب نجار کی یہ گفتگو سن کر قوم نے کہا کہ کیا تو ان کے دین پر ہے اور تو ان کے معبود پر ایمان لے آیا؟ اس کے جواب میں حبیب نجار نے کہا۔

وَ مَا لِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ
اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے ف۲۷ کیا اللہ کے سوا

دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــٴًـا وَّ
اور خدا ٹھہراؤں ف۲۸ کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور

لَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ج اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ
نہ وہ مجھے بچا سکیں بےشک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ف۲۹ مقرر (یقیناً) میں تمہارے رب پر ایمان لایا

فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ؕ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ۙ بِمَا
تو میری سنو ف۳۰ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو ف۳۱ کہا کسی طرح میری قوم جانتی جیسی

غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ
میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ف۳۲ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر

بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً
آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا ف۳۳ اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا وہ تو بس ایک

وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ
ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ف۳۴ اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر ف۳۵ جب ان کے پاس کوئی

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ
رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں کیا انھوں نے نہ دیکھا ف۳۶ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں

الجزء الثالث والعشرون 23

وقف غفران

ف۲۷ یعنی ابتدائے ہستی سے جس کی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رجوع کرنا ہے اس مالکِ حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنیٰ! اور اس کی نسبت اعتراض کیسا! ہر شخص اپنے وجود پر نظر کر کے اس کے حقِ نعمت و احسان کو پہچان سکتا ہے۔ ف۲۸ یعنی کیا بتوں کو معبود بناؤں ف۲۹ جب حبیب نجار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا، قبر ان کی انطاکیہ میں ہے۔ جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کر کے یہ کہا: ف۳۰ یعنی میرے ایمان کے شاہد رہو! جب وہ قتل ہو چکے تو بطریقِ اکرام ف۳۱ جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں ف۳۲ حبیب نجار نے یہ تمنا کی کہ ان کی قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب کی مغفرت کی اور اکرام فرمایا تاکہ قوم کو مرسلین کے دین کی طرف رغبت ہو۔ جب حبیب قتل کر دیئے گئے تو اللہ رب العزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور ان کی عقوبت و سزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی، حضرت جبریل کو حکم ہوا اور ان کی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مر گئے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے: ف۳۳ اس قوم کی ہلاکت کے لیے ف۳۴ فنا ہو گئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے۔ ف۳۵ ان پر اور ان کی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تکذیب کر کے ہلاک ہوئے ف۳۶ یعنی اہلِ مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ۔

الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا

ہلاک فرمائیں کہ وہ اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ف۳۷ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ع وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚۖ اَحْیَیْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا

لائے جائیں گے ف۳۸ اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ف۳۹ ہم نے اسے زندہ کیا ف۴۰ اور پھر اس سے اناج

حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا

نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں ف۴۱ باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے

فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾ۙ لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا

اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

تو کیا حق نہ مانیں گے ف۴۲ پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے ف۴۳ ان چیزوں سے جنھیں زمین اگاتی ہے ف۴۴

وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ

اور خود ان سے ف۴۵ اور ان چیزوں سے جن کی انھیں خبر نہیں ف۴۶ اور ان کے لیے ایک نشانی ف۴۷ رات ہے ہم اس پر سے دن

النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ۙ وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ

کھینچ لیتے ہیں ف۴۸ جبھی وہ اندھیرے میں ہیں اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے ف۴۹ یہ

تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ؕ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ

حکم ہے زبردست علم والے کا ف۵۰ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں ف۵۱ یہاں تک کہ پھر ہوگیا جیسے کھجور کی پرانی

ف۳۷ یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے۔ نہیں کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ف۳۸ یعنی تمام امتیں روزِ قیامت ہمارے حضور حساب کے لیے مَوقِف میں حاضر کی جائیں گی۔ ف۳۹ جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مُردہ کو زندہ فرمائے گا۔ ف۴۰ پانی برسا کر ف۴۱ یعنی زمین میں ف۴۲ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجانہ لائیں گے۔ ف۴۳ یعنی اَصناف و اَقسام۔ ف۴۴ غلے پھل وغیرہ ف۴۵ اولادِ ذکور و اُناث (مذکر اور مونث اولاد) ف۴۶ بحروبَر کی عجیب وغریب مخلوقات میں سے جس کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے۔ ف۴۷ ہماری قدرتِ عظیمہ پر دلالت کرنے والی۔ ف۴۸ تو بالکل تاریک رہ جاتی ہے جس طرح کالے بھجنگے (انتہائی کالے) حبشی کا سفید لباس اتار لیا جائے تو پھر وہ سیاہ ہی سیاہ رہ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اس کے لیے ایک سفید لباس کی طرح ہے، جب آفتاب غروب ہوجاتا ہے تو یہ لباس اتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصل حالت میں تاریک رہ جاتی ہے۔ ف۴۹ یعنی جہاں تک اس کی سیر کی نہایت (حد) مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روزِ قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا یا یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دُور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اس کا مُستقر ہے۔ ف۵۰ اور یہ نشانی ہے جو اس کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ پر دلالت کرتی ہے۔ ف۵۱ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس ہو تو ایک شب چھپتا ہے اور جب اپنے آخر منازل میں پہنچتا ہے تو باریک

الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ

ڈال (ٹہنی) ف۵۲ سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے ف۵۳ اور نہ رات دن پر

النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي

سبقت لے جائے ف۵۴ اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے اور ان کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ انھیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ ۙ وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ

نے بھری کشتی میں سوار کیا ف۵۵ اور ان کے لیے ویسی ہی کشتیاں بنادیں جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو

نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ ۙ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا

انھیں ڈبو دیں ف۵۶ تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت

اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

تک برتنے دینا ف۵۷ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم اس سے جو تمہارے سامنے ہے ف۵۸ اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے ف۵۹ اس امید پر

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو منہ

مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ

ہی پھیر لیتے ہیں ف۶۰ اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖۗ اِنْ اَنْتُمْ

مسلمانوں کے لیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا ف۶۱ تم تو نہیں

اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہو جاتا ہے۔ ف۵۲ جو سوکھ کر پتلی اور خمیدہ اور زرد ہوگئی ہو۔ ف۵۳ یعنی شب میں جو اس کے ظہورِ شوکت کا وقت ہے اس کے ساتھ جمع ہوکر اس کے نور کو مغلوب کرے کیونکہ سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہورِ شوکت کے لیے ایک وقت مقرر ہے سورج کے لیے دن اور چاند کے لیے رات۔ ف۵۴ کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے آجائے۔ ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں مُعیّن حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی ان میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا اور نیرین یعنی آفتاب و مہتاب میں سے کوئی دوسرے کے حدود شوکت میں داخل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکے نہ ماہتاب دن میں۔ ف۵۵ جو سامان اَسباب وغیرہ سے بھری ہوئی تھی۔ مراد اس سے کشتیٔ نوح ہے جس میں ان کے پہلے اَجداد سوار کیے گئے تھے اور یہ ان کی ذُرِّیّتیں ان کی پشت میں تھیں۔ ف۵۶ باوجود کشتیوں کے ف۵۷ جو ان کی زندگانی کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ ف۵۸ یعنی عذاب دنیا ف۵۹ یعنی عذاب آخرت ف۶۰ یعنی ان کا دستور اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ وہ ہر آیت و موعظت سے اِعراض و رُوگردانی کیا کرتے ہیں۔ ف۶۱ شانِ نزول: یہ آیت کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے مالوں کا وہ حصہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعمِ خود اللہ تعالٰی کے لیے نکالا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اللہ تعالٰی کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا، مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا۔ یہ بات انہوں نے بخیلی اور کنجوسی سے بطور تمسخر کے کہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا ''دارُ الامتحان'' (امتحان کی جگہ) ہے۔ فقیری اور امیری دونوں آزمائشیں ہیں: فقیر کی آزمائش صبر سے اور غنی کی

إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾

مگر کھلی گمراہی میں اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۶۲ اگر تم سچے ہو ف۶۳

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا

راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۶۴ کہ انہیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے ف۶۵ تو نہ

يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ ع وَنُفِخَ فِي الصُّورِ

وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں ف۶۶ اور پھونکا جائے گا صور ف۶۷

فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن

جبھی وہ قبروں سے ف۶۸ اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے

بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾

ہمیں سوتے سے جگا دیا ف۶۹ یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا ف۷۰

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ ف۷۱ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہوجائیں گے ف۷۲

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾

تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کئے کا

''انفاق فی سبیل اللّٰہ'' (راہِ خدا میں خرچ کرنے) سے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کو اللّٰہ تعالٰی محتاج کرے ہم کھلائیں۔ ف۶۲ بعث و قیامت کا ف۶۳ اپنے دعوے میں۔ ان کا یہ خطاب نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے تھا۔ اللّٰہ تعالٰی ان کے حق میں فرماتا ہے: ف۶۴ یعنی صور کے پہلے نفخہ کی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔ ف۶۵ خرید و فروخت میں اور کھانے پینے میں اور بازاروں اور مجلسوں میں، دنیا کے کاموں میں کہ اچانک قیامت قائم ہوجائے گی۔ حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدار اور بائع کے درمیان کپڑا پھیلا ہوگا نہ سودا تمام ہونے پائے گا نہ کپڑا لپٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے اور وہ کام ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ انہیں خود پورا کرسکیں گے نہ کسی دوسرے سے پورا کرنے کو کہہ سکیں گے اور جو گھر سے باہر گئے ہیں وہ واپس نہ آسکیں گے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ف۶۶ وہیں مرجائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دے گی۔ ف۶۷ دوسری مرتبہ۔ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مُردوں کے اٹھانے کے لیے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ ف۶۸ زندہ ہوکر۔ ف۶۹ یہ مقولہ کفار کا ہوگا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لیے کہیں گے کہ اللّٰہ تعالٰی دونوں نفخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھادے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اٹھائے جائیں گے اور اہوالِ قیامت دیکھیں گے تو اس طرح چیخ اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلہ میں عذابِ قبر انہیں سہل معلوم ہوگا اس لیے وہ ویل (ہائے ہماری خرابی) وافسوس پکار اٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے: ف۷۰ اور اس وقت کا اقرار انہیں کچھ نافع نہ ہوگا۔ ف۷۱ یعنی ''نفخۂ اخیرہ'' ایک ہولناک آواز ہوگی۔ ف۷۲ حساب کے لیے۔ پھر ان سے کہا جائے گا۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ج هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ

بے شک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں ف۷۳ وہ اور ان کی بیبیاں

ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾صلے

سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے ان کے لیے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں جو مانگیں

سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَ امْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا ف۷۴ اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو ف۷۵

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا ف۷۶ کہ شیطان کو نہ پوجنا ف۷۷ بے شک وہ تمہارا کھلا

مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ لا وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ اَضَلَّ

دشمن ہے اور میری بندگی کرنا ف۷۸ یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک اس نے تم میں

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ

سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی ف۷۹ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے

تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى

وعدہ تھا آج اس میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا آج ہم ان کے مونھوں پر مُہر

اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

کردیں گے ف۸۰ اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے ف۸۱

وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَ

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے ف۸۲ پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا ف۸۳ اور

وقف غفران

ف۷۳ طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے ضیافت، جنّتی نہروں کے کنارے بہشتی اشجار کی دلنواز فضائیں، طرب انگیز نغمات، حسینانِ جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے اِلْتِذاذ (لذت حاصل کرنا) یہ ان کے شغل ہوں گے۔ ف۷۴ یعنی اللّٰہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے ملائکہ اہلِ جنت کے پاس ہر دروازے سے آکر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام۔ ف۷۵ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ پھٹ جاؤ مؤمنین سے علیحدہ ہوجاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں۔ ف۷۶ اپنے انبیاء کی معرفت ف۷۷ اس کی فرمانبرداری نہ کرنا۔ ف۷۸ اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا۔ ف۷۹ کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو ان سے کہا جائے گا: ف۸۰ کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مُہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ ف۸۱ ان کے اعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادر ہوا ہے سب بیان کردیں گے۔ ف۸۲ کہ نشان بھی باقی نہ رہتا

وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰی مَكَانَتِهِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِیًّا وَّلَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿٦٧﴾

اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے ف۸۴ کہ نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹتے ف۸۵

وَمَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَكِّسۡهُ فِی الۡخَلۡقِ ؕ اَفَلَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَ

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں ف۸۶ تو کیا وہ سمجھتے نہیں ف۸۷ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا ف۸۸ اور

مَا یَنۡۢبَغِیۡ لَهٗ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِیۡنٌ ﴿٦٩﴾ لِّیُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَیًّا

نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن ف۸۹ کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو ف۹۰

وَّیَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَی الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّمَّا عَمِلَتۡ

اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے ف۹۱ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے

اَیۡدِیۡنَاۤ اَنۡعَامًا فَهُمۡ لَهَا مٰلِكُوۡنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ وَ

بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے پیدا کئے تو یہ ان کے مالک ہیں اور انھیں ان کے لیے نرم کردیا ف۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور

اس طرح کا اندھا کردیتے۔ ف۸۳ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے "نعمتِ بصر" ان کے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں۔ ف۸۴ اور انہیں بندر یا سور بنا دیتے۔ ف۸۵ اور ان کے جرم اس کے مُستدعی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسبِ اقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور ان کے لیے مہلت رکھی۔ ف۸۶ کہ وہ بچپن کے سے ضُعف و ناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دم بدم اس کی طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے۔ ف۸۷ کہ جو اَحوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف و ناتوانی اور صِغرِ جسم و نادانی کے بعد شباب کی قوتیں و توانائی اور جسم قوی و دانائی عطا فرماتا ہے اور پھر کبر سن اور آخر عمر میں اسی قوی ہیکل جوان کو دبلا اور حقیر کر دیتا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں، نشست برخاست میں مجبوریاں درپیش ہیں، عقل کام نہیں کرتی، بات یاد نہیں رہتی، عزیز و اقارب کو پہچان نہیں سکتا، جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ آنکھیں دینے کے بعد انہیں مٹا دے اور اچھی صورتیں عطا کرنے کے بعد ان کو مسخ کر دے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کر دے۔ ف۸۸ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا ملکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیمِ شعر نہیں ہے اور شعر سے کلامِ کاذب مراد ہے خواہ موزوں ہو یا غیر موزوں۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے علومِ اوّلین و آخرین تعلیم فرمائے گئے جن سے کشفِ حقائق ہوتا ہے اور آپ کی معلومات واقعی و نفس الامری ہیں کِذبِ شِعری نہیں جو حقیقت میں جہل ہے وہ آپ کی شان کے لائق نہیں اور آپ کا دامنِ تقدّس اس سے پاک ہے۔ اس میں شعر بمعنی کلامِ موزوں کے جاننے اور اس کے صحیح و سقیم جیّد و ردی کو پہچاننے کی نفی نہیں۔ علمِ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم میں طعن کرنے والوں کے لیے یہ آیت کسی طرح سند نہیں ہو سکتی اللّٰہ تعالٰی نے حضور کو علومِ کائنات عطا فرمائے۔ اس کے انکار میں اس آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے۔ شانِ نزول: کفارِ قریش نے کہا تھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ (معاذ اللّٰہ) یہ کلام کاذب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ان کا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے "بَلِ افۡتَرٰىهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٌ"۔ اسی کا اس آیت میں رد فرمایا گیا کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اَشعار یعنی اَکاذیب پر مشتمل نہیں۔ کفارِ قریش زبان سے ایسے بدذوق اور نظمِ عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیتے اور کلامِ پاک کو شعرِ عروضی بتا بیٹھتے اور کلام کا محض وزنِ عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اس پر اعتراض کیا جا سکے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلامِ کاذب تھی۔ (مدارک و جمل و روح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ نے اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے مُعَمّے اور اِجمال کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا جس میں مراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب اٹھ جائیں اور عُلوم روشن ہو جائیں چونکہ شعر لغز و توریہ اور رَمز و اجمال کا محل ہوتا ہے اس لیے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرما دیا۔ ف۸۹ صاف صریح حق و ہدایت۔ کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام عُلوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلامِ کاذِب ؎ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ (گھٹیا کو اعلیٰ سے کیا نسبت؟) (الکبریت الاحمر للشیخ الاکبر)
ف۹۰ دل زندہ رکھتا ہو کلام و خطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے۔ ف۹۱ یعنی حجت عذاب قائم ہو جائے۔ ف۹۲ یعنی مسخّر و زیرِ حکم کر دیا۔

مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ

کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان میں کئی طرح کے نفع وف۹۳ اور پینے کی چیزیں ہیں وف۹۴ تو کیا شکر نہ کریں گے وف۹۵ اور

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ

انھوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے وف۹۶ کہ شاید ان کی مدد ہو وف۹۷ وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے وف۹۸

وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ

وقف لازم

اور وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے وف۹۹ تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو وف۱۰۰ بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں

وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

اور ظاہر کرتے ہیں وف۱۰۱ اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح

مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ

جھگڑالو ہے وف۱۰۲ اور ہمارے لیے کہاوت کہتا ہے وف۱۰۳ اور اپنی پیدائش بھول گیا وف۱۰۴ بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے

هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ

جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انھیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انھیں بنایا اور اسے ہر پیدائش

عَلِيْمُ ۙ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ

کا علم ہے وف۱۰۵ جس نے تمہارے لیے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اس سے

وف۹۳ اور فائدے ہیں کہ ان کی کھالوں بالوں اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہیں۔ وف۹۴ دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی مٹھا وغیرہ۔ وف۹۵ اللہ تعالٰی کی ان نعمتوں کا۔ وف۹۶ یعنی بتوں کو پوجنے لگے وف۹۷ اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں۔ وف۹۸ کیونکہ جماد بے جان بے قدرت بے شعور ہیں۔ وف۹۹ یعنی کافروں کے ساتھ ان کے بت بھی گرفتار کرکے حاضر کیے جائیں گے اور سب جہنّم میں داخل ہوں گے بت بھی اور ان کے پجاری بھی۔ وف۱۰۰ یہ خطاب ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو۔ اللہ تعالٰی اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب و انکار سے اور ان کی ایذاؤں اور جفا کاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں۔ وف۱۰۱ ہم انہیں ان کے کردار کی جزا دیں گے۔ وف۱۰۲ شانِ نزول: یہ آیت عاص بن وائل یا ابوجہل اور بقولِ مشہور اُبَی بن خلف جُمَحِی کے حق میں نازل ہوئی جو انکار بعث میں یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کے انکار میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اس کو توڑتا جاتا تھا اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہوجانے کے بعد بھی اللہ تعالٰی زندہ کرے گا؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہاں اور تجھے بھی مرنے کے بعد اٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللہ تعالٰی کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتداء میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر اللہ تعالٰی کی قدرتِ کاملہ نے اس میں جان ڈالی انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبّر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہوکر جھگڑنے آگیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادرِ برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے۔ وف۱۰۳ یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بناتا ہے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہوگی۔ وف۱۰۴ کہ قطرۂ منی سے پیدا کیا گیا ہے۔ وف۱۰۵ پہلی کا بھی اور موت کے بعد والی کا بھی۔

تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ لَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی

سلگاتے ہو ف۱۰۶ اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے

اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ۫ بَلٰی ۗ وَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ

اور نہیں بنا سکتا ف۱۰۷ کیوں نہیں ف۱۰۸ اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب

اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ

کسی چیز کو چاہے ف۱۰۹ تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ف۱۱۰ تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱۱۱

اٰیاتها ۱۸۲ — ۳۷ سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ ۵۶ — رکوعاتها ۵

سورۂ صٰفّٰت مکیہ ہے، اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ

قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں ف۲ پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں ف۳ پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بے شک تمہارا معبود

لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾

ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا ف۴

ف۱۰۶ عرب کے دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک کا نام مَرخ ہے دوسرے کا عفار۔ ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے، اس میں قدرت کی کیسی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ، ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے جس قادر مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثارِ قدرت دیکھ کر جاہلانہ و مُعاندانہ انکار کرنا ہے۔ ف۱۰۷ یا انہیں کو بعد موت زندہ نہیں کر سکتا۔ ف۱۰۸ بیشک وہ اس پر قادر ہے۔ ف۱۰۹ کہ پیدا کرے ف۱۱۰ یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے۔ ف۱۱۱ آخرت میں۔ ف۱ سورۂ وَالصّٰفّٰت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہیں۔ ف۲ اس آیت میں اللّٰہ تبارک و تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی چند گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماءِ دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھ کر مصروفِ عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ جو راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے مقابل ہوتے ہیں۔ (مدارک) ف۳ پہلی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اس کو حکم دے کر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں، تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔ ف۴ یعنی آسمان اور زمین اور ان کی

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۙ ۝۶ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

بے شک ہم نے نیچے کے آسمان وف۵ کو تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان

مَّارِدٍ ۚ ۝۷ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ ۝۸

سرکش سے وف۶ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے وف۷ اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے وف۸

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ ۝۹ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ

انہیں بھگانے کو اور ان کے لیے وف۹ ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اچک لے چلا وف۱۰ تو روشن انگارا

ثَاقِبٌ ۝۱۰ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ

اس کے پیچھے لگا وف۱۱ تو ان سے پوچھو وف۱۲ کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی وف۱۳ بیشک ہم نے ان کو

طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۖ ۝۱۲ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۖ ۝۱۳

چپکتی مٹی سے بنایا وف۱۴ بلکہ تمہیں اچنبا آیا وف۱۵ اور وہ ہنسی کرتے ہیں وف۱۶ اور سمجھائے نہیں سمجھتے

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۖ ۝۱۴ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ ۝۱۵

اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں وف۱۷ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر کھلا جادو

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ ۝۱۶ اَوَاٰبَآؤُنَا

کیا جب ہم مرکر مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے

الْاَوَّلُوْنَ ؕ ۝۱۷ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ۚ ۝۱۸ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

باپ دادا بھی وف۱۸ تم فرماؤ ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ وف۱۹ تو ایک ہی جھڑک ہے وف۲۰

درمیانی کائنات اور تمام حُدود وجہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحق عبادت ہوسکتا ہے لہٰذا وہ شریک سے منزہ ہے۔ ف۵ جو زمین کے بہ نسبت اور آسمانوں سے قریب تر ہے۔ ف۶ یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کریں تو فرشتے شہاب مار کر ان کو دفع کردیں۔ لہٰذا شیاطین آسمان پر نہیں جاسکتے اور ف۷ اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے۔ ف۸ انگاروں کی۔ جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں۔ ف۹ آخرت میں ف۱۰ یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کبھی لے بھاگ ف۱۱ کہ اسے جلائے اور ایذا پہنچائے۔ ف۱۲ یعنی کفارِ مکہ سے ف۱۳ تو جس قادر برحق کو آسمان وزمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کردینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہوسکتا ہے۔ ف۱۴ یہ ان کے ضُعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے جو کوئی شدت وقوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور بُرہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی ان کا مادہ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور غایت یہ ہے کہ مٹی ہوجانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں ناممکن جانتے ہیں! مادہ موجود اور صانع موجود پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہوسکتی ہے! ف۱۵ ان کے تکذیب کرنے سے کہ ایسی واضح الدلالۃ آیات وبیّنات کے باوجود وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں۔ ف۱۶ آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے۔ ف۱۷ مثل شق القمر وغیرہ کے ف۱۸ جو ہم سے زمانہ میں مُقدّم ہیں۔ کفار کے نزدیک ان کے باپ دادا کا زندہ کیا جانا خود ان کے زندہ کئے جانے سے زیادہ بعید تھا اس لیے انہوں نے یہ کہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے: ف۱۹ یعنی بعث ف۲۰ ایک ہی ہولناک

فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ

جبھی وہ ف۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے ف۲۲ یہ ہے وہ

الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ

فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے ف۲۳ ظالموں اور ان کے جوڑوں کو ف۲۴

وَ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾

اور جو کچھ وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو راہ دوزخ کی طرف

وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ

اور انہیں ٹھہراؤ ف۲۵ ان سے پوچھنا ہے ف۲۶ تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ف۲۷ بلکہ وہ آج

مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّكُمْ

گردن ڈالے ہیں ف۲۸ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ف۲۹ تم

كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَ مَا

ہمارے دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے ف۳۰ جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے ف۳۱ اور

كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا

ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۳۲ بلکہ تم سرکش لوگ تھے تو ثابت ہوگئی ہم پر

قَوْلُ رَبِّنَاۤ ۖۗ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ

ہمارے رب کی بات ف۳۳ ہمیں ضرور چکھنا ہے ف۳۴ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ تھے تو

ع ۵/۲۱ — الربع

آواز ہے نفخۂ ثانیہ کی ف۲۱ زندہ ہوکر اپنے افعال اور پیش آنے والے احوال ف۲۲ یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے ف۲۳ دنیا میں اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا: ف۲۴ ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد اُن کے شیاطین جو دنیا میں ان کے جلیس و قرین رہتے تھے، ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا اور حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اَشباہ و اَمثال ہیں یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا بت پرست بت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ، وعلیٰ ہذا القیاس۔ ف۲۵ صراط کے پاس ف۲۶ حدیث شریف میں ہے کہ روز قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری۔ دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا۔ تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا۔ چوتھے اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔ ف۲۷ یہ ان سے جہنم کے خازن بطریق توبیخ کہیں گے کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی امداد پر بہت غرہ رکھتے تھے آج دیکھو کیسے عاجز ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کرسکتا۔ ف۲۸ عاجز و ذلیل ہو کر۔ ف۲۹ اپنے سرداروں سے جو دنیا میں بہکاتے تھے۔ ف۳۰ یعنی بزور قوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے تھے۔ اس پر کفار کے سردار کہیں گے اور ف۳۱ پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے باختیارِ خود اِعراض کرچکے تھے۔ ف۳۲ کہ ہم تمہیں اپنی اتباع پر مجبور کرتے۔ ف۳۳ جو اس نے فرمائی کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھروں گا۔ لہٰذا ف۳۴ اس کا عذاب۔ گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی۔

يَوْمَىِٕذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾

اس دن ف۳۵ وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں ف۳۶ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں

اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ ۙ وَ يَقُوْلُوْنَ

بے شک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچے کھینچتے (تکبر کرتے) تھے ف۳۷ اور کہتے تھے

اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ ؕ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ

کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑدیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے ف۳۸ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انھوں نے رسولوں کی

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ ۚ وَ مَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

تصدیق فرمائی ف۳۹ بے شک تمہیں ضرور دکھ کی مار چکھنی ہے تو تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ

اپنے کیے کا ف۴۰ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ف۴۱ ان کے لیے وہ روزی ہے

مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ ۙ فَوَاكِهُ ۚ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ ۙ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ ۙ عَلٰى سُرُرٍ

جو ہمارے علم میں ہے میوے ف۴۲ اور ان کی عزت ہوگی چین کے باغوں میں تختوں پر

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ ۙ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ

ہوں گے آمنے سامنے ف۴۳ ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا ف۴۴ سفید رنگ ف۴۵ پینے والوں

لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ ۚۖ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ عِنْدَهُمْ

کے لیے لذت ف۴۶ نہ اس میں خمار ہے ف۴۷ اور نہ اس سے ان کا سر پھرے ف۴۸ اور ان کے پاس ہیں جو

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ ۙ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی ف۴۹ بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے ف۵۰ تو ان میں ف۵۱ ایک نے دوسرے کی

ف۳۵ یعنی روزِ قیامت ف۳۶ گمراہ بھی اور ان کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے۔ ف۳۷ اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے۔ ف۳۸ یعنی سیّدِ عالم حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فرمانے سے۔ ف۳۹ دین و توحید و نفیٔ شرک میں۔ ف۴۰ اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں کر آئے ہو۔ ف۴۱ ایمان اور اخلاص والے ف۴۲ اور نفیس و لذیذ نعمتیں، خوش ذائقہ، خوشبودار، خوش منظر۔ ف۴۳ ایک دوسرے سے مانوس اور مسرور۔ ف۴۴ جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہوں گی۔ ف۴۵ دودھ سے بھی زیادہ سفید ف۴۶ بخلاف دنیا کی شراب کے جو بدبودار اور بدذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اس کو پیتے وقت منہ بگاڑ بگاڑ لیتا ہے۔ ف۴۷ جس سے عقل میں خلل آئے۔ ف۴۸ بخلاف دنیا کی شراب کے جس میں بہت سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی، پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے، طبیعت مالش کرتی ہے، قے آتی ہے، سر چکراتا ہے، عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ ف۴۹ کہ اس کے نزدیک اس کا شوہر ہی صاحبِ حُسن اور پیارا ہے۔ ف۵۰ گرد و غبار سے پاک صاف دلکش رنگ۔ ف۵۱ یعنی اہلِ جنت میں سے۔

بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآىِٕلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ﴿۵۱﴾ یَّقُوْلُ

طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ف۵۲ ان میں سے کہنے والا بولا میرا ایک ہم نشین تھا ف۵۳ مجھ سے کہا کرتا

اَىِٕنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا

کیا تم اسے سچ مانتے ہو ف۵۴ کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہمیں

لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ

جزا سزا دی جائے گی ف۵۵ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے ف۵۶ پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی

الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾ وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّیْ

آگ میں دیکھا ف۵۷ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کردے ف۵۸ اور میرا رب فضل نہ کرے ف۵۹

لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى

تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ف۶۰ تو کیا ہمیں مرنا نہیں مگر ہماری پہلی موت ف۶۱

وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا

اور ہم پر عذاب نہ ہوگا ف۶۲ بےشک یہی بڑی کامیابی ہے ایسی ہی بات کے لیے

فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا

کامیوں کو کام کرنا چاہیے تو یہ مہمانی بھلی ف۶۳ یا تھوہڑ کا پیڑ ف۶۴ بےشک ہم نے

جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾

اسے ظالموں کی جانچ کیا ہے ف۶۵ بےشک وہ ایک پیڑ ہے کہ جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے ف۶۶

ف۵۲ کہ دنیا میں کیا حالات وواقعات پیش آئے۔ ف۵۳ دنیا میں۔ جو مرنے کے بعد اٹھنے کا منکر تھا اور اس کی نسبت طنز کے طریقہ پر ف۵۴ یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کو ف۵۵ اور ہم سے حساب لیا جائے گا۔ یہ بیان کر کے اس جنتی نے اپنے جنتی دوستوں سے ف۵۶ کہ میرے اس ہم نشین کا جہنم میں کیا حال ہے ف۵۷ کہ عذاب کے اندر گرفتار ہے تو اس جنتی نے اس سے ف۵۸ راہ راست سے بہکا کر ف۵۹ اور اپنے رحمت وکرم سے مجھے تیرے اغوا سے محفوظ نہ رکھتا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق نہ دیتا۔ ف۶۰ تیرے ساتھ جہنم میں۔ اور جب موت ذبح کردی جائے گی تو اہل جنت فرشتوں سے کہیں گے: ف۶۱ وہی جو دنیا میں ہوچکی ف۶۲ فرشتے کہیں گے: نہیں۔ اور اہل جنت کا یہ دریافت کرنا اللّٰہ تعالٰی کی رحمت کے ساتھ تلذّذ اور دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اس کی نعمت کا ذکر کرنے کے لیے ہے اور اس ذکر سے انہیں سرور حاصل ہوگا۔ ف۶۳ یعنی جنتی نعمتیں اور لذتیں اور وہاں کے نفیس اور لطیف ماکل ومشارب اور دائمی عیش اور بے نہایت راحت وسرور ف۶۴ نہایت تلخ انتہا کا بدبودار حد درجہ کا بدمزہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی میزبانی کی جائے گی اور ان کو اس کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا۔ ف۶۵ کہ دنیا میں کافر اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ درختوں کو جلا ڈالتی ہے تو آگ میں درخت کیسے ہوگا۔ ف۶۶ اور اس کی شاخیں جہنم کے درکات میں پہنچتی ہیں۔

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ

اس کا شگوفہ جیسے دیوؤں کے سر و۶۷ پھر بےشک وہ اس میں سے کھائیں گے و۶۸ پھر اس سے

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ

پیٹ بھریں گے پھر بےشک ان کے لیے اس پر کھولتے پانی کی ملونی (ملاوٹ) ہے و۶۹ پھر ان کی بازگشت (واپسی)

لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ

ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے و۷۰ بےشک انھوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے تو وہ انھیں کے نشان قدم پر

يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

دوڑے جاتے ہیں و۷۱ اور بےشک ان سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے و۷۲ اور بےشک ہم نے

فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ

ان میں ڈر سنانے والے بھیجے و۷۳ تو دیکھو ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا و۷۴ مگر اللہ

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ ع وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ

کے چنے ہوئے بندے و۷۵ اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا و۷۶ تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے و۷۷ اور ہم نے اسے

وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا

اور اس کے گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی اور ہم نے اسی کی اولاد باقی رکھی و۷۸ اور ہم نے

عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی و۷۹ نوح پر سلام ہو جہان والوں میں و۸۰ بےشک ہم ایسا ہی

و۶۷ یعنی نہایت بدہیئت اور قبیح المنظر۔ و۶۸ شدت کی بھوک سے مجبور ہو کر و۶۹ یعنی جہنمی تھوہڑ سے ان کے پیٹ بھریں گے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائے گا اس کی سوزش سے پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائیں گے پھر جب پینے کو دیا جائے گا تو گرم کھولتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہڑ کی گرمی اور جلن سے مل کر اور تکلیف و بےچینی بڑھائے گی۔ و۷۰ کیونکہ زقوم کھلانے اور گرم پانی پلانے کے لیے ان کو اپنے درکات سے دوسرے درکات میں لے جایا جائے گا اس کے بعد پھر اپنے درکات کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اس کے بعد ان کے مستحق عذاب ہونے کی علت ارشاد فرمائی جاتی ہے و۷۱ اور گمراہی میں ان کا اتباع کرتے ہیں اور حق کے دلائل واضحہ سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ و۷۲ اسی وجہ سے کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کی غلط راہ نہ چھوڑی اور حجت و دلیل سے فائدہ نہ اٹھایا۔ و۷۳ یعنی انبیاء علیہم السلام جنہوں نے ان کو گمراہی اور بدعملی کے برے انجام کا خوف دلایا۔ و۷۴ کہ وہ عذاب سے ہلاک کیے گئے۔ و۷۵ ایماندار جنہوں نے اپنے اخلاص کے سبب نجات پائی۔ و۷۶ اور ہم سے اپنی قوم کے عذاب و ہلاک کی درخواست کی۔ و۷۷ کہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور ان سے پورا انتقام لیا کہ انہیں غرق کر کے ہلاک کر دیا۔ و۷۸ تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے بعد ان کے ہمراہیوں میں جس قدر مرد و عورت تھے سبھی مر گئے سوائے آپ کی اولاد اور ان کی عورتوں کے انہیں سے دنیا کی نسلیں چلیں عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سوڈان کے لوگ

نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا

صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے پھر ہم نے دوسروں کو

الْاٰخَرِیْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ

ڈبو دیا ف۸۱ اور بے شک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ف۸۲ جب کہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے

وقف لازم

سَلِیْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا ذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَىٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ

سلامت دل لے کر ف۸۳ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ف۸۴ تم کیا پوجتے ہو کیا بہتان سے اللہ کے سوا

اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی

اور خدا چاہتے ہو تو تمہارا کیا گمان ہے ربُّ العالمین پر ف۸۵ پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں

النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى

کو دیکھا ف۸۶ پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں ف۸۷ تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے ف۸۸ پھر ان کے خداؤں کی طرف

اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ

چھپ کر چلا تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ف۸۹ تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ف۹۰ تو لوگوں کی نظر بچا کر انھیں

آپ کے بیٹے حام کی نسل سے اور تُرک اور یاجوج ماجوج وغیرہ آپ کے صاحبزادے یافث کی اولاد سے۔ ف۷۹ یعنی ان کے بعد والے انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکرِ جمیل باقی رکھا۔ ف۸۰ یعنی ملائکہ اور جن و انس سب ان پر قیامت تک سلام بھیجا کریں۔ ف۸۱ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو۔ ف۸۲ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دین و ملّت اور انہی کے طریق و سنّت پر ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی ہوئے: حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام۔ ف۸۳ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کیا اور ہر چیز سے فارغ کر لیا۔ ف۸۴ بہ طریق توبیخ ف۸۵ کہ جب تم اس کے سوا دوسرے کو پوجو گے تو کیا وہ تمہیں بے عذاب چھوڑ دے گا باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ وہی مُنعِمِ حقیقی مستحقِ عبادت ہے۔ قوم نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے، جنگل میں میلہ لگے گا، ہم نفیس کھانے پکا کر بتوں کے پاس رکھ جائیں گے اور میلہ سے واپس ہو کر تبرک کے طور پر ان کو کھائیں گے، آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور مجمع اور میلہ کی رونق دیکھیں، وہاں سے واپس ہو کر بتوں کی زینت اور سجاوٹ اور ان کا بناؤ سنگار دیکھیں، یہ تماشہ دیکھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کریں گے۔ ف۸۶ جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقعِ اِتصالات و اِنصرافات کو دیکھا کرتے ہیں۔ ف۸۷ قوم نجوم کی بہت معتقد تھی وہ سمجھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم کر لیا اب یہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں، متعدی مرض سے وہ لوگ بہت ڈرتے تھے۔ مسئلہ: علمِ نُجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہو چکا۔ مسئلہ: شرعاً کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بعینہٖ دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی سمتوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہو سکتے ہیں لیکن حُدوثِ مرض کا ہر ایک میں جداگانہ ہے کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچتا۔ ف۸۸ اپنی عید کی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ گئے، آپ بت خانہ میں آئے۔ ف۸۹ یعنی اس کھانے کو جو تمہارے سامنے رکھا ہے بتوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا: ف۹۰ اس پر بھی بتوں کی طرف سے کچھ جواب نہ ہوا وہ بے جان پتھر تھے جواب کیا دیتے۔

ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَیْهِ یَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا

دہنے ہاتھ سے مارنے لگا ف۹۱ تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے ف۹۲ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں

تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْیَانًا

کو پوجتے ہو اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو ف۹۳ بولے اس کے لیے ایک عمارت چنو ف۹۴

فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَ

پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو تو انہوں نے اس پر داؤں چلنا (فریب کرنا) چاہا ہم نے انہیں نیچا دکھایا ف۹۵ اور

قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾

کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں ف۹۶ اب وہ مجھے راہ دے گا ف۹۷ الٰہی مجھے لائق اولاد دے

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی

تو ہم نے اسے خوش خبری سنائی ایک عقل مند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب

الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز

دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں ف۹۸ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے ف۹۹ کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے

سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ ج

خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ ف۱۰۰

وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی

اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ف۱۰۱ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

ف۹۱ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کر دیا۔ جب کافروں کو اس کی خبر پہنچی ف۹۲ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انہیں توڑتے ہو ف۹۳ تو پوجنے کا مستحق وہ ہے نہ کہ بت۔ اس پر وہ حیران ہوگئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن آیا۔ ف۹۴ پتھر کی تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چار دیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھر دو اور ان میں آگ لگا دو یہاں تک کہ آگ زور پکڑے۔ ف۹۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھ کر۔ چنانچہ آگ سے آپ سلامت برآمد ہوئے ف۹۶ اس دار الکفر سے ہجرت کر کے، جہاں جانے کا میرا رب حکم دے ف۹۷ چنانچہ بحکمِ الٰہی آپ سرزمین شام میں ارضِ مقدسہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔ ف۹۸ یعنی تیرے ذبح کا انتظام کر رہا ہوں اور انبیاء علیہم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکمِ الٰہی ہوا کرتے ہیں۔ ف۹۹ یہ آپ نے اس لیے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعتِ امرِ الٰہی کے لیے وہ بہ رغبت تیار ہوں۔ چنانچہ اس فرزندِ ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔ ف۱۰۰ یہ واقعہ منیٰ میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی، قدرتِ الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا۔ ف۱۰۱ اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچا دی فرزند کو ذبح کے لیے بے دریغ پیش کر دیا بس اب اتنا کافی ہے۔

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ

نیکوں کو بے شک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے صدقہ میں دے کر

عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ۖ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ

اسے بچا لیا ف۱۰۲ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی سلام ہو ابراہیم پر ف۱۰۳ ہم ایسا ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ بَشَّرْنٰهُ

صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور ہم نے اسے خوشخبری دی

بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ بٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَ عَلٰۤى اِسْحٰقَ ؕ وَ مِنْ

اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ف۱۰۴ اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحٰق پر ف۱۰۵ اور ان کی

ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَ

اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ف۱۰۶ اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ف۱۰۷ اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون

هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ ج وَ نَجَّيْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ ج وَ نَصَرْنٰهُمْ

پر احسان فرمایا ف۱۰۸ اور انہیں اور ان کی قوم ف۱۰۹ کو بڑی سختی سے نجات بخشی ف۱۱۰ اور ان کی ہم نے مدد فرمائی ف۱۱۱

فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ ج وَ اٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ ج وَ هَدَيْنٰهُمَا

تو وہی غالب ہوئے ف۱۱۲ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ف۱۱۳ اور ان کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ ج وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ لا سَلٰمٌ عَلٰى

سیدھی راہ دکھائی اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو

مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ

موسیٰ اور ہارون پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ دونوں

ف۱۰۲ اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسمٰعیل ہیں یا حضرت اسحٰق علیہما السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہی ہیں علیہ السلام اور فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا۔ ف۱۰۳ ہماری طرف سے ف۱۰۴ واقعۂ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہما السلام ہیں۔ ف۱۰۵ ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں کثرت کی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کئے حضرت یعقوب سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔ ف۱۰۶ یعنی مؤمن ف۱۰۷ یعنی کافر۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحبِ فضائلِ کثیرہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے، کبھی بد سے بد، کبھی بد سے نیک، نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لیے عیب ہو نہ آباء کی بدی اولاد کے لیے۔ ف۱۰۸ کہ انہیں نبوت و رسالت عنایت فرمائی۔ ف۱۰۹ یعنی بنی اسرائیل ف۱۱۰ کہ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی۔ ف۱۱۱ قبطیوں کے مقابل ف۱۱۲ فرعون اور اس کی قوم پر۔ ف۱۱۳ جس کا بیان بلیغ اور وہ

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ؕ اِذْ قَالَ

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے ف۱۱۴ جب اس نے

لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ۙ

اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۱۵ کیا بعل کو پوجتے ہو ف۱۱۶ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ۙ

اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا ف۱۱۷ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے آئیں گے ف۱۱۸

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾ۙ سَلٰمٌ عَلٰۤی

مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۱۱۹ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی ثنا باقی رکھی سلام ہو

اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

الیاس پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ؕ اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ

الایمان بندوں میں ہے اور بے شک لوط پیغمبروں میں ہے جب کہ ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ۙ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ

کو نجات بخشی مگر ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں ہوئی ف۱۲۰ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرما دیا ف۱۲۱ اور

اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ۙ وَ بِالَّیْلِؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ؑ وَ

ع ۴ / ۴۵ / ۸

بے شک تم ف۱۲۲ ان پر گزرتے ہو صبح کو اور رات میں ف۱۲۳ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۴ اور

اِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ؕ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ۙ

بے شک یونس پیغمبروں سے ہے جب کہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ف۱۲۵

حدود و احکام وغیرہ کی جامع۔ اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے۔ ف۱۱۴ جو بعلبک اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ ف۱۱۵ یعنی کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں۔ ف۱۱۶ ''بعل'' ان کے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا، اس کی لمبائی بیس گز تھی، چار منہ تھے، اس کی بہت تعظیم کرتے تھے، جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام ''بک'' تھا اسی سے بعلبک مرکب ہوا، یہ بلادِ شام میں ہے۔ ف۱۱۷ اس کی عبادت ترک کرتے ہو۔ ف۱۱۸ جہنم میں ف۱۱۹ یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انہوں نے عذاب سے نجات پائی۔ ف۱۲۰ عذاب کے اندر۔ ف۱۲۱ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو۔ ف۱۲۲ اے اہلِ مکہ! ف۱۲۳ یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم ان کے آثار و منازل پر گزرتے ہو۔ ف۱۲۴ کہ ان سے عبرت حاصل کرو۔ ف۱۲۵ حضرت ابنِ عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْ

تو قرعہ ڈالا تو دھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ۱۲۶ تو اگر

لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٤﴾ النصف

وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ۱۲۷ ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے ۱۲۸

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ﴿١٤٦﴾

پھر ہم نے اسے ۱۲۹ میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ۱۳۰ اور ہم نے اس پر ۱۳۱ کدو کا پیڑ اگایا ۱۳۲

وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿١٤٧﴾ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ

اور ہم نے اسے ۱۳۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ تو وہ ایمان لے آئے ۱۳۴ تو ہم نے انہیں ایک وقت

حِينٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾ أَمْ خَلَقْنَا

تک برتنے دیا ۱۳۵ تو ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں ۱۳۶ اور ان کے بیٹے ۱۳۷ یا ہم نے ملائکہ

الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ﴿١٥٠﴾ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥١﴾

کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے ۱۳۸ سنتے ہو بے شک وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں

وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٥٢﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا

کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک ضرور وہ جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر تمہیں

مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہوجائے گا، قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کے نام نکلا، تو آپ نے فرمایا: میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کردیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔ **ف۱۲۶** کہ کیوں نکلنے میں جلدی کی اور قوم سے جدا ہونے میں امرِ الٰہی کا انتظار نہ کیا **ف۱۲۷** یعنی ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والا اور مچھلی کے پیٹ میں "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" پڑھنے والا **ف۱۲۸** یعنی روزِ قیامت تک۔ **ف۱۲۹** مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد **ف۱۳۰** یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہوگئے تھے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہوگئی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا **ف۱۳۱** سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے **ف۱۳۲** کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکمِ الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہن مبارک میں دے کر آپ کو صبح و شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔ **ف۱۳۳** پہلے کی طرح سرزمین موصل میں قوم نینویٰ کے **ف۱۳۴** آثارِ عذاب دیکھ کر (اس کا بیان سورۂ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آچکا ہے) **ف۱۳۵** یعنی ان کی آخر عمر تک انہیں آسائش کے ساتھ رکھا۔ اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللّٰہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفارِ مکہ سے انکارِ بعث کی وجہ دریافت کیجئے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: **ف۱۳۶** جیسا کہ جہینہ اور بنی سلمہ وغیرہ کفار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں **ف۱۳۷** یعنی اپنے لیے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بُری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ **ف۱۳۸** دیکھ رہے تھے، کیوں ایسی بیہودہ بات کہتے ہیں۔

لَكُمْ ۫ قف كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ ج اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ

کیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو ف۱۳۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے ف۱۴۰ یا تمہارے لیے کوئی

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ لا فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ

کھلی سند ہے تو اپنی کتاب لاؤ ف۱۴۱ اگر سچے ہو اور اس میں اور جنوں میں

الْجِنَّةِ نَسَبًا ط وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ لا سُبْحٰنَ اللّٰهِ

رشتہ ٹھہرایا ف۱۴۲ اور بےشک جنوں کو معلوم ہے کہ وہ ف۱۴۳ ضرور حاضر لائے جائیں گے ف۱۴۴ پاکی ہے اللّٰہ کو

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ لا اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ لا

ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں مگر اللّٰہ کے چُنے ہوئے بندے ف۱۴۵ تو تم اور جو کچھ تم اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۴۶

مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لا اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّاۤ

تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں ف۱۴۷ مگر اسے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے ف۱۴۸ اور فرشتے کہتے ہیں

اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ لا وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ ج وَاِنَّا لَنَحْنُ

ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے ف۱۴۹ اور بےشک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اور بےشک ہم

الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لا لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ

اس کی تسبیح کرنے والے ہیں اور بےشک وہ کہتے تھے ف۱۵۰ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لا لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ

نصیحت ہوتی ف۱۵۱ تو ضرور ہم اللّٰہ کے چُنے بندے ہوتے ف۱۵۲ تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ صلے اِنَّهُمْ لَهُمُ

جان لیں گے ف۱۵۳ اور بےشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے کہ بےشک انہیں

ف۱۳۹ فاسد و باطل ف۱۴۰ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ اللّٰہ تعالٰی اولاد سے پاک اور منزّہ ہے۔ ف۱۴۱ جس میں یہ سند ہو ف۱۴۲ جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللّٰہ نے جنّوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللّٰہ) کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے۔ ف۱۴۳ یعنی اس بیہودہ بات کے کہنے والے ف۱۴۴ جہنّم میں عذاب کے لیے۔ ف۱۴۵ ایماندار۔ اللّٰہ تعالٰی کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ کفّار نابکار کہتے ہیں۔ ف۱۴۶ یعنی تمہارے بت سب کے سب وہ اور ف۱۴۷ گمراہ نہیں کر سکتے ف۱۴۸ جس کی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردارِ بد سے مستحق جہنم ہو۔ ف۱۴۹ جس میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہُما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو۔ ف۱۵۰ یعنی مکّہ مکرمہ کے کفّار و مشرکین سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ ف۱۵۱ کوئی کتاب ملتی ف۱۵۲ اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت بجالاتے۔ پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا ف۱۵۳ اپنے کفر کا انجام۔

الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

کی مدد ہوگی اور بے شک ہمارا ہی لشکر وف۱۵۴ غالب آئے گا تو ایک وقت تک تم ان سے

حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

منہ پھیر لو وف۱۵۵ اور انہیں دیکھتے رہو کہ عنقریب وہ دیکھیں گے وف۱۵۶ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

پھر جب اترے گا ان کے آنگن میں تو ڈرائے گیوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی اور ایک وقت تک ان سے

حِیْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّ اَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا

منہ پھیر لو اور انتظار کرو کہ وہ عنقریب دیکھیں گے پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو

یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾

ان کی باتوں سے وف۱۵۷ اور سلام ہے پیغمبروں پر وف۱۵۸ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے

ع ۵ ۹

رکوعاتها ۵	سُوْرَةُ صٓ ۳۸ مَكِّيَّةٌ ۳۸	اٰیاتها ۸۸

سورۂ ص مکیہ ہے، اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ﴿۲﴾

اس نامور قرآن کی قسم وف۱ بلکہ کافر تکبر اور خلاف میں ہیں وف۳

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَ

ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں وف۴ تو اب وہ پکاریں وف۵ اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا وف۶ اور

وف۱۵۴ یعنی اہلِ ایمان۔ وف۱۵۵ جب تک کہ تمہیں ان کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا جائے۔ وف۱۵۶ طرح طرح کے عذاب دنیا و آخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار نے براہِ تمسخر و استہزاء کہا کہ یہ عذاب کب نازل ہوگا؟ اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔ وف۱۵۷ جو کفار اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ وف۱۵۸ جنہوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے توحید اور احکامِ شرع پہنچائے۔ انسانی مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے۔ یہ شان انبیاء کی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک پر ان حضرات کی اتباع اور ان کی اقتدا لازم ہے۔ وف۱ ''سورۂ صٓ'' اس کا نام ''سورۂ داوٗد'' بھی ہے، یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں اور سات سو بتیس کلمے اور تین ہزار تریسٹھ حرف ہیں۔ وف۲ جو شرف والا ہے کہ یہ کلام معجز ہے۔ وف۳ اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہیں اس لیے حق کا اعتراف نہیں کرتے۔ وف۴ یعنی آپ کی قوم سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر دیں اسی اِستکبار اور انبیاء کی مخالفت کے باعث وف۵ یعنی نزولِ عذاب کے وقت انہوں نے فریاد کی۔ وف۶ کہ خلاص پاسکتے، اس وقت کی فریاد بیکار تھی، کفارِ مکہ

عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ٘ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ

انھیں اس کا اچنبا (تعجب) ہوا کہ ان کے پاس انھیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا وے اور کافر بولے یہ جادوگر ہے

كَذَّابٌ ۝۴ ۚۖ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝۵

بڑا جھوٹا کیا اس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا وہ بےشک یہ عجیب بات ہے

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۚۖ اِنَّ هٰذَا

اور ان میں کے سردار چلے وہ کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو بےشک اس میں

لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝۶ ۚ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا

اس کا کوئی مطلب ہے یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی نہ سنی وٹ یہ تو نری نئی

اخْتِلَاقٌ ۝۷ ۚۖ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ

گڑھت ہے کیا ان پر قرآن اتارا گیا ہم سب میں سے ولا بلکہ وہ شک میں ہیں میری

ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ ؕ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىٕنُ رَحْمَةِ

کتاب سے وٹا بلکہ ابھی میری مار نہیں چکھی ہے وٹا کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی

رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ ۚ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

ہیں وٹا وہ عزت والا بہت عطا فرمانے والا وٹا کیا ان کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو

نے ان کے حال سے عبرت حاصل نہ کی۔ **وے** یعنی سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **وٹ شانِ نزول:** جب حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے عمائد اور سربر آوردہ (بڑے بڑے اثر و رسوخ والے) پچیس آدمیوں کو جمع کیا اور انہیں ابو طالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کر دو ان کی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو۔ ابو طالب نے حضرت سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ ان کی طرف سے یک لخت انحراف نہ کیجئے۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر کو چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہوں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو؟ جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ۔ ابو جہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہو "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی مخلوق کے لیے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے۔ **وٹ** ابو طالب کی مجلس سے آپس میں یہ کہتے: **وٹ** نصرانی بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں۔ **وٹا** اہلِ مکہ کو سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منصب نبوت پر حسد آیا اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحب شرف و عزت آدمی موجود تھے ان میں سے کسی پر قرآن نہ اترا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر اترا۔ **وٹا** کہ اس کے لانے والے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ **وٹا** اگر میرا عذاب چکھ لیتے تو یہ شک و تکذیب و حسد کچھ بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی۔ **وٹا** اور کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہیں دیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں، اللہ تعالٰی اور اس کی مالکیت کو نہیں جانتے۔ **وٹا** حسب اقتضائے حکمت جسے جو

بَيْنَهُمَا قف فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ﴿١٠﴾ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ

کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں ف۱۶ یہ ایک ذلیل لشکر ہے انھیں لشکروں میں سے جو

الْأَحْزَابِ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾ لا

وہیں بھگا دیا جائے گا ف۱۷ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور چومیخا کرنے والا فرعون ف۱۸

وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَّأَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ط أُولٰٓئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِنْ كُلٌّ إِلَّا

اور ثمود اور لوط کی قوم اور بَن والے ف۱۹ یہ ہیں وہ گروہ ف۲۰ ان میں کوئی ایسا نہیں

كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ ع وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا ف۲۱ اور یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۲۲

مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ

جسے کوئی پھیر نہیں سکتا اور بولے اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہمیں جلد دے دے حساب کے دن

الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْأَيْدِ ج إِنَّهٗٓ

سے پہلے ف۲۳ تم ان کی باتوں پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو ف۲۴ بیشک وہ بڑا رجوع

أَوَّابٌ ﴿١٧﴾ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ لا

کرنے والا ہے ف۲۵ بیشک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے ف۲۶ شام کو اور سورج چمکتے ف۲۷

ع ۱۴ / ۱۰

چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو اس میں دخل دینے اور چون وچرا کی کیا مجال۔ ف۱۶ اور ایسا اختیار ہو تو جسے چاہیں وحی کے ساتھ خاص کریں اور عالَم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو اُمورِ ربّانیہ وتدابیرِ الٰہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انہیں اس کا کیا حق ہے۔ کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے اپنے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے نصرت ومدد کا وعدہ فرمایا ہے۔ ف۱۷ یعنی ان قریش کی جماعت انہیں لشکروں میں سے ایک ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے، اللّٰہ تعالٰی نے اپنے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال ان کا ہے انہیں بھی ہزیمت ہوگی۔ چنانچہ بدر میں ایسا واقع ہوا اس کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکینِ خاطر کے لیے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوموں کا ذکر فرمایا۔ ف۱۸ جو کسی پر غصہ کرتا تھا تو اسے لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا تھا پھر اس کو پٹواتا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔ ف۱۹ جو شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم سے تھے۔ ف۲۰ جو انبیاء کے مقابل جتھے باندھ کر آئے، مشرکینِ مکہ انہیں گروہوں میں سے ہیں۔ ف۲۱ یعنی ان گزری ہوئی امتوں نے جب انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو اُن پر عذاب لازم ہو گیا تو ان ضعیفوں کا کیا حال ہوگا جب ان پر عذاب اترے گا۔ ف۲۲ یعنی قیامت کے نفخۂ اُولیٰ کی جو ان کے عذاب کی میعاد ہے ف۲۳ یہ نضر بن حارث نے بطورِ تمسخر کہا تھا، اس پر اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا کہ ف۲۴ جن کو عبادت کی بہت قوت دی گئی تھی۔ آپ کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اور رات کے پہلے نصف حصہ میں عبادت کرتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصہ عبادت میں گزارتے۔ ف۲۵ اپنے رب کی طرف ف۲۶ حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ۔ ف۲۷ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے پہاڑوں کو ایسا مسخر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ

اور پرندے جمع کیے ہوئے ف۲۸ سب اس کے فرمانبردار تھے ف۲۹ اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا ف۳۰ اور اسے

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا

حکمت ف۳۱ اور قولِ فیصل دیا ف۳۲ اور کیا تمہیں ف۳۳ اس دعوے والوں کی بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر

الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ لا اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ

داؤد کی مسجد میں آئے ف۳۴ جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انھوں نے عرض کی ڈریئے نہیں

خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ

ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ف۳۵ تو ہم میں سچا فیصلہ فرما دیجئے اور خلافِ حق نہ کیجئے ف۳۶ اور ہمیں

اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ ۙ قف لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ

سیدھی راہ بتائیے بے شک یہ میرا بھائی ہے ف۳۷ اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے

نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ قف فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ

پاس ایک دُنبی اب یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کردے اور بات میں مجھ پر زور ڈالتا ہے داؤد نے فرمایا بے شک

وقف لازم

انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ (مدارک) ف۲۸ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنھُما سے مروی ہے کہ جب حضرت داود علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے آپ کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے۔ ف۲۹ پہاڑ بھی اور پرند بھی۔ ف۳۰ فوج و لشکر کی کثرت عطا فرما کر۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت داود علیہ السلام کی سلطنت بڑی مضبوط اور قوی سلطنت تھی چھتیس ہزار مرد آپ کے محراب کے پہرے پر مقرر تھے۔ ف۳۱ یعنی نبوت۔ بعض مفسرین نے حکمت کی تفسیر عدل کی ہے، بعض نے کتابُ اللّٰہ کا علم، بعض نے فقہ، بعض نے سنت۔ (جمل) ف۳۲ قولِ فیصل سے علمِ قضا مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کر دے۔ ف۳۳ اے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۳۴ یہ آنے والے بقولِ مشہور ملائکہ تھے جو حضرت داود علیہ السلام کی آزمائش کے لئے آئے تھے۔ ف۳۵ ان کا یہ قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کر کے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کے لیے فرضی صورتیں مقرر کر لی جاتی ہیں اور معیّن اشخاص کی طرف ان کی نسبت کر دی جاتی ہے تاکہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہو اور ابہام باقی نہ رہے۔ یہاں جو صورتِ مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤد علیہ السلام کو توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جو انہیں پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دے دیا جس کو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اعزّہ و اقارب دوسرے کی طرف التفات کرنے والے کب تھے آپ کے لیے راضی ہو گئے اور آپ سے نکاح ہو گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہو چکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کر سکا اور اس نے طلاق دے دی آپ کا نکاح ہو گیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی کی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے اِستدعا کر کے طلاق دلوا لیتا اور بعد عدت نکاح کر لیتا یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ اس زمانہ کے رسم و عادت کے خلاف لیکن شانِ انبیاء بہت اَرفع و اعلیٰ ہوتی ہے اس لیے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضیٔ الٰہی یہ ہوئی کہ آپ کو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ ملائکہ مُدّعی اور مُدّعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلافِ شان واقع ہو جائے تو ادب یہ ہے کہ معترضانہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ مُتصوَّر کر کے اس کی نسبت سائلانہ و مُستفتیانہ و مُستفیدانہ سوال کیا جائے اور ان کی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالٰی عزوجل مالک و مولیٰ اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ ان کو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لیے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ف۳۶ جس کی غلطی ہو بے رو رعایت فرما دیجئے۔ ف۳۷ یعنی دینی بھائی۔

ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ

بے شک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بے شک اکثر ساجھے والے ایک

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا

دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور وہ بہت تھوڑے

هُمْ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ السجدة

ہیں ۳۸ اب داوٗد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی ۳۹ تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ۴۰ اور رجوع لایا

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ اِنَّا

تو ہم نے اسے یہ معاف فرمادیا اور بے شک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اے داوٗد بے شک ہم نے

جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ

تجھے زمین میں نائب کیا ۴۱ تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے

الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بے شک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ

ان کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے ۴۲ اور ہم نے آسمان اور

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ

زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنائے یہ کافروں کا گمان ہے ۴۳ تو کافروں

لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کی خرابی ہے آگ سے کیا ہم انھیں جو ایمان لائے اور اچھے

ف۳۸ حضرت داود علیہ السلام کی یہ گفتگو سن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور تبسم کرکے وہ آسمان کی طرف روانہ ہوگئے۔ ف۳۹ اور دنبی ایک کنایہ تھا جس سے مراد عورت تھی، کیونکہ ننانوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی، اس لیے دنبی کے پیرایہ میں یہ سوال کیا گیا۔ جب آپ نے یہ سمجھا ف۴۰ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جبکہ نیت کی جائے۔ ف۴۱ خلق کی تدبیر پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم ان میں نافذ فرمایا۔ ف۴۲ اور اس وجہ سے ایمان سے محروم رہے اگر انہیں روزِ حساب کا یقین ہوتا تو دنیا ہی میں ایمان لے آتے۔ ف۴۳ اگرچہ وہ صراحۃً یہ نہ کہیں کہ آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جب کہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہی ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں۔

الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ٘-اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾

کام کئے ان جیسا کردیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بےحکموں کے برابر ٹھہرا دیں ف۴۴

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری ف۴۵ برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں

وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَؕ-نِعْمَ الْعَبْدُؕ-اِنَّهٗۤ اَوَّابٌؕ ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ

اور ہم نے داؤد کو ف۴۶ سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ف۴۷ جبکہ اس پر پیش کئے گئے

بِالْعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُۙ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِكْرِ

تیسرے پہر کو ف۴۸ کہ روکئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سُم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے اور چلائیے تو ہوا ہو جائیں ف۴۹ تو سلیمان نے کہا مجھے ان

رَبِّیْۚ-حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِٙ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَیَّؕ-فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ

گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کے لیے ف۵۰ پھر انھیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ف۵۱ پھر حکم دیا کہ انھیں میرے

وَ الْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَ اَلْقَیْنَا عَلٰى كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ

پاس واپس لاؤ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ف۵۲ اور بیشک ہم نے سلیمان کو جانچا ف۵۳ اور اسکے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا ف۵۴ پھر

ف۴۴ یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ضرور مفسد و مصلح اور فاجر و متقی کو برابر قرار دے گا اور ان میں فرق نہ کرے گا کفار اس جہل میں گرفتار ہیں۔ شانِ نزول: کفارِ قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تمہیں ملیں گی وہی ہمیں بھی ملیں گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مومن و کافر کو برابر کر دینا مقتضائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے۔ ف۴۵ یعنی قرآن شریف ف۴۶ فرزندِ ارجمند ف۴۷ اللّٰہ تعالٰی کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا۔ ف۴۸ بعد ظہر ایسے گھوڑے ف۴۹ یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لیے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد ظہر پیش کئے گئے۔ ف۵۰ یعنی میں ان سے رضائے الٰہی اور تقویت و تائید دین کے لیے محبت کرتا ہوں میری محبت ان کے ساتھ دُنیوی غرض سے نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر) ف۵۱ یعنی نظر سے غائب ہوگئے ف۵۲ اور اس ہاتھ پھیرنے کے چند باعث تھے: ایک تو گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر مُعین ہیں۔ دوسرے اُمورِ سلطنت کی خود نگرانی فرمانا کہ تمام عُمّال مُستعِد رہیں۔ سوم یہ کہ آپ گھوڑوں کے اَحوال اور ان کے اَمراض و عُیوب کے اعلٰی ماہر تھے ان پر ہاتھ پھیر کر ان کی حالت کا امتحان فرماتے تھے۔ بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں بہت سے واہی (فضول) اقوال لکھ دیئے ہیں جن کی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور وہ محض حکایات ہیں جو دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر کی گئی یہ عبارت قرآن سے بالکل مطابق ہے۔ وللّٰہ الحمد۔ (تفسیر کبیر) ف۵۳ بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی حدیث ہے سیدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج رات میں اپنی نوے بیبیوں پر دورہ کروں گا ہر ایک حاملہ ہوگی اور ہر ایک سے راہِ خدا میں جہاد کرنے والا سوار پیدا ہوگا مگر یہ فرماتے وقت زبانِ مبارک سے ان شآء اللّٰہ نہ فرمایا (غالباً حضرت کسی ایسے شغل میں تھے کہ اس کا خیال نہ رہا) تو کوئی بھی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے اور اس کے بھی ناقص الخلقت بچہ پیدا ہوا۔ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان شآء اللّٰہ فرمایا ہوتا تو ان سب عورتوں کے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور وہ راہِ خدا میں جہاد کرتے۔ (بخاری پارہ تیرہ کتاب الانبیاء) ف۵۴ یعنی غیر تام الخلقت بچہ۔

أَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ

رُجوع لایا وف۵۵ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو

بَعْدِي ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ

لائق نہ ہو وف۵۶ بیشک تو ہی ہے بڑی دَین والا تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کردی کہ اس کے حکم سے نرم نرم

رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَآخَرِينَ

چلتی وف۵۷ جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کردیئے ہر معمار وف۵۸ اور غوطہ خور وف۵۹ اور دوسرے

مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ

اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے وف۶۰ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر وف۶۱ یا روک رکھ وف۶۲ تجھ پر کچھ

حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۰﴾ ع وَاذْكُرْ عَبْدَنَا

حساب نہیں اور بے شک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اور یاد کرو ہمارے بندہ

أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ ط

ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگا دی وف۶۳

ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ

ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار وف۶۴ یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو وف۶۵ اور ہم نے اسے اس کے گھر والے

وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ

اور ان کے برابر اور عطا فرمادیئے اپنی رحمت کرنے وف۶۶ اور عقل مندوں کی نصیحت کو اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں

ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ

ایک جھاڑو لے کر اس سے ماردے وف۶۷ اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے اسے صابر پایا کیا اچھا بندہ وف۶۸ بے شک وہ بہت

ع ۱۴/۱۲ وقف لازم

وف۵۵ اللہ تعالیٰ کی طرف استغفار کرکے ان شآء اللہ کہنے کی بھول پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں وف۵۶ اس سے یہ مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لیے معجزہ ہو۔ وف۵۷ فرماں بردارانہ طریقہ پر وف۵۸ جو آپ کے حکم سے حسبِ مرضی عجیب وغریب عمارتیں تعمیر کرتا وف۵۹ جو آپ کے لیے سمندر سے موتی نکالتا۔ دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوانے والے آپ ہی ہیں۔ وف۶۰ سرکش شیطان بھی آپ کے مسخر کردیئے گئے جن کو آپ تادیب اور فساد سے روکنے کے لیے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑوا کر قید کرتے تھے۔ وف۶۱ جس پر چاہے وف۶۲ جس کسی سے چاہے یعنی آپ کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں۔ وف۶۳ جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد مراد ہیں۔(اس واقعہ کا مفصّل بیان سورۂ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے) وف۶۴ چنانچہ آپ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آبِ شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا: وف۶۵ چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہوگئیں۔ وف۶۶ چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مرچکی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور اپنے فضل ورحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے۔ وف۶۷ اپنی بی بی کو

اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ

رجوع لانے والا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور

وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا

علم والوں کو ف۶۹ بے شک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے ف۷۰ اور بے شک وہ ہمارے نزدیک

لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ ﴿۴۷﴾ وَ اذْكُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ

چنے ہوئے پسندیدہ ہیں اور یاد کرو اسمٰعیل اور یسع اور ذوالکفل کو ف۷۱

وَ كُلٌّ مِّنَ الْاَخْیَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾

اور سب اچھے ہیں یہ نصیحت ہے اور بے شک ف۷۲ پرہیزگاروں کا ٹھکانا بھلا

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا یَدْعُوْنَ فِیْهَا

بسنے کے باغ ان کے لیے سب دروازے کھلے ہوئے ان میں تکیہ لگائے ف۷۳ ان میں بہت سے

بِفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

میوے اور شراب مانگتے ہیں اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی ف۷۴

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ

یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بے شک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم

نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا وَ اِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ یَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ

نہ ہوگا ف۷۵ ان کو تو یہ ہے ف۷۶ اور بے شک سرکشوں کا بُرا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی

الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا فَلْیَذُوْقُوْهُ حَمِیْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ

بُرا بچھونا ف۷۷ ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ ف۷۸ اور اسی شکل کے

جس کو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث ف۶۸ یعنی ایوب علیہ السلام ف۶۹ جنہیں اللّٰہ تعالیٰ نے حکمتِ علمیہ و عملیہ عطا فرمائیں اور اپنی معرفت اور طاعات پر قوت عطا فرمائی۔ ف۷۰ یعنی دارِ آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اسی کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اس کا ذکر کرتے ہیں محبتِ دنیا نے ان کے قلوب میں جگہ نہیں پائی۔ ف۷۱ یعنی ان کے فضائل اور ان کے صبر کو تا کہ ان کی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے۔ ف۷۲ آخرت میں ف۷۳ مرصّع تختوں پر ف۷۴ یعنی سب سن میں برابر ایسے ہی حسن و جوانی میں، آپس میں محبت رکھنے والی نہ ایک کو دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد۔ ف۷۵ ہمیشہ باقی رہے گا وہاں جو چیز لی جائے گی اور خرچ کی جائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائے گی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست و نابود نہ ہوگی۔ ف۷۶ یعنی ایمان والوں کو ف۷۷ بھڑکنے والی آگ کہ وہی فرش ہوگی۔ ف۷۸ جو جہنمیوں کے جسموں اور ان کے سڑے ہوئے زخموں اور نجاست کے مقاموں سے بہے گی جلتی بدبودار۔

أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُوا

اور جوڑے وٰ۷۹ ان سے کہا جائے گا یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنسی پڑتی ہے جو تمہاری تھی وٰ۸۰ وہ کہیں گے ان کو کھلی جگہ نہ ملو آگ میں تو ان کو

النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ

جانا ہی ہے وہاں بھی تنگ جگہ میں رہیں تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے وٰ۸۱

فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا

تو کیا ہی برا ٹھکانا وٰ۸۲ وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دونا

فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾

عذاب بڑھا اور وٰ۸۳ بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جنہیں بُرا سمجھتے تھے وٰ۸۴

أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ

کیا ہم نے انہیں ہنسی بنالیا وٰ۸۵ یا آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئیں وٰ۸۶ بےشک یہ ضرور حق ہے

تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ

ع ۴ ۲۴ ۱۳

دوزخیوں کا باہم جھگڑا تم فرماؤ وٰ۸۷ میں ڈر سنانے والا ہی ہوں وٰ۸۸ اور معبود کوئی نہیں مگر ایک

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ

اللہ سب پر غالب مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے صاحب عزت

الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِيَ

بڑا بخشنے والا تم فرماؤ وہ وٰ۸۹ بڑی خبر ہے تم اس سے غفلت میں ہو وٰ۹۰ مجھے

مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا

عالَمِ بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے وٰ۹۱ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں نہیں مگر

وٰ۷۹ قسم قسم کے عذاب وٰ۸۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی اِتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے مُتَّبِعین کی فوج ہے جو تمہاری طرح تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے۔ وٰ۸۱ کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا۔ وٰ۸۲ یعنی جہنم نہایت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ وٰ۸۳ کفار کے عمائد اور سردار (بڑے بڑے اثر ورسوخ والے) وٰ۸۴ یعنی غریب مسلمانوں کو اور انہیں وہ اپنے دین کا مخالف ہونے کے باعث شریر کہتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے، جب کفار جہنم میں انہیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے۔ وٰ۸۵ اور درحقیقت وہ ایسے نہ تھے دوزخ میں آئے ہی نہیں ہمارا ان کے ساتھ استہزاء کرنا اور ان کی ہنسی بنانا باطل تھا۔ وٰ۸۶ اس لیے وہ ہمیں نظر نہ آئے یا یہ معنی ہیں کہ ان کی طرف سے آنکھیں پھر گئیں اور دنیا میں ہم ان کے مرتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے۔ وٰ۸۷ اے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! مکہ کے کفار سے وٰ۸۸ تمہیں عذابِ الٰہی کا خوف دلاتا ہوں۔ وٰ۸۹ یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسولِ مُنذِر ہونا یا اللہ تعالٰی کا واحد لاشریک لہٗ ہونا۔ وٰ۹۰ کہ مجھ

نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۰﴾ اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِيۡنٍ ﴿۷۱﴾

روشن ڈر سنانے والا ۹۲ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بناؤں گا ۹۳

فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿۷۲﴾

پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں ۹۴ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ۹۵ تو تم اس کے لیے سجدے میں گرنا

فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اِسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ

تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا مگر ابلیس نے ۹۶ اس نے غرور کیا اور وہ تھا

مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ

ہی کافروں میں ۹۷ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لیے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے

بِيَدَىَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ

ہاتھوں سے بنایا کیا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں ۹۸ بولا میں اس سے بہتر ہوں ۹۹

پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے۔ ۹۱ یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں۔ یہ حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحتِ نبوت کی ایک دلیل ہے۔ مُدّعا یہ ہے کہ عالَمِ بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے باب میں سوال وجواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے۔ ۹۲ دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حال میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا (حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہُما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ واقعہ خواب کا ہے) حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت ربُّ العزت عزوعلا وتبارک وتعالٰی نے فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) عالَمِ بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارب تو ہی دانا ہے۔ حضور نے فرمایا: پھر ربُّ العزت نے اپنا دستِ رحمت وکرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کے فیض کا اثر اپنے قلبِ مبارک میں پایا تو آسمان وزمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللہ تبارک وتعالٰی نے فرمایا: یا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ عالَمِ بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کررہے ہیں میں نے عرض کیا: ہاں! اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کررہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لیے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اس کی زندگی بھی بہتر اور موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلے گا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نماز کے بعد یہ دعا کیا کرو "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاِذَاۤ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْۤ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ"۔ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق ومغرب میں ہے سب میں نے جان لیا۔ امام علامہ علاؤ الدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اس کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلبِ شریف کو منور کردیا اور جو کوئی نہ جانے اس سب کی معرفت آپ کو عطا کردی تا آنکہ آپ نے نعمت ومعرفت کی سردی اپنے قلبِ مبارک میں پائی اور جب قلبِ شریف منور ہوگیا اور سینہ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلامِ الٰہی جان لیا۔ ۹۳ یعنی (حضرت) آدم کو پیدا کروں گا۔ ۹۴ یعنی اس کی پیدائش تمام کردوں۔ ۹۵ اور اس کو زندگی عطا کردوں۔ ۹۶ سجدہ نہ کیا۔ ۹۷ یعنی علمِ الٰہی میں ۹۸ یعنی اس قوم میں سے جن کا شیوہ ہی تکبّر ہے۔ ۹۹ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کیے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر انہیں سجدہ کروں۔

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا

رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ

(لعنت کیا) گیا ف۱۰۰ اور بےشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ف۱۰۱ بولا اے میرے رب

فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى

ایسا ہے تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں ف۱۰۲ فرمایا تو تُو مہلت والوں میں ہے اس

یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا

جانے ہوئے وقت کے دن تک ف۱۰۳ بولا تو تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر

عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ٘ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ

جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بےشک میں ضرور جہنم

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ

بھردوں گا تجھ سے ف۱۰۴ اور ان میں سے ف۱۰۵ جتنے تیری پیروی کریں گے سب سے تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ

مِنْ اَجْرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾

اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لیے

وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ﴿۸۸﴾ ع

اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جانو گے ف۱۰۶

ع ۵ ۲۴ ۱۴

ایاتها ۷۵ | ۳۹ سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّیَّةٌ ۵۹ | رکوعاتها ۸

سورۃ زمر مکیہ ہے، اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱۰۰ اپنی سرکشی و نافرمانی و تکبر کے باعث، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا بدشکل روسیاہ کردیا گیا۔ اور اس کی نورانیت سلب کردی گئی۔ ف۱۰۱ اور قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ف۱۰۲ آدم علیہ السلام اور ان کی ذرّیت اپنے فنا ہونے کے بعد جزا کے لیے اور اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد موت نہیں ہے۔ ف۱۰۳ یعنی نفخۂ اُولیٰ تک جس کو خلق کی فنا کے لیے مُعیّن فرمایا گیا۔ ف۱۰۴ مع تیری ذریت کے ف۱۰۵ یعنی انسانوں میں سے ف۱۰۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ

کتاب ف۲ اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بے شک ہم نے تمہاری طرف ف۳ یہ کتاب

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَؕ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ

حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہوکر ہاں خالص اللہ ہی کی

الْخَالِصُؕ وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا

وقف لازم

بندگی ہے ف۴ اور وہ جنھوں نے اس کے سوا اور والی بنالیے ف۵ کہتے ہیں ہم تو انھیں ف۶ صرف اتنی

لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰىؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ

بات کے لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کردیں اللہ ان میں فیصلہ کردے گا اس بات کا جس میں

یَخْتَلِفُوْنَ۬ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ

اختلاف کررہے ہیں ف۷ بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو ف۸ اللہ اپنے لیے

اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُۙ سُبْحٰنَهٗؕ هُوَ اللّٰهُ

بچہ بناتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا ف۹ پاکی ہے اسے ف۱۰ وہی ہے

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّۚ یُكَوِّرُ الَّیْلَ

ایک اللہ ف۱۱ سب پر غالب اس نے آسمان اور زمین حق بنائے رات کو دن

عَلَى النَّهَارِ وَ یُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَؕ كُلٌّ

پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱۲ اور اس نے چاند اور سورج کو کام میں لگایا ہر ایک ایک

تعالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز۔ ف۱ ''سورۂ زُمر'' مکیہ ہے سوا آیت ''قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ'' اور آیت ''اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ'' کے۔ اس سورت میں آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار نو سو آٹھ حرف ہیں۔ ف۲ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے۔ ف۳ اے سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۴ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۵ معبود ٹھہرا لیے۔ مراد ان لوگوں سے بت پرست ہیں۔ ف۶ یعنی بتوں کو ف۷ ایمان داروں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل فرما کر ف۸ جھوٹا اس بات میں کہ بتوں کو اللہ تعالٰی سے نزدیک کرنے والا بتائے اور خدا کے لیے اولاد ٹھہرائے اور ناشکرا ایسا کہ بتوں کو پوجے۔ ف۹ یعنی اگر بالفرض اللہ تعالٰی کے لیے اولاد ممکن ہوتی وہ جسے چاہتا اولاد بناتا نہ کہ یہ تجویز کفار پر چھوڑتا کہ وہ جسے چاہیں خدا کی اولاد قرار دیں (معاذاللہ) ف۱۰ اولاد سے اور ہر اس چیز سے جو اس کی شانِ اقدس کے لائق نہیں۔ ف۱۱ نہ اس کا کوئی شریک نہ اس کی کوئی اولاد ف۱۲ یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو۔ مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹتے گھٹتے دس گھنٹہ کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔

يَجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

ٹھہرائی میعاد کے لیے چلتا ہے ف۱۳ سنتا ہے وہی صاحب عزت بخشنے والا ہے اس نے تمہیں ایک

وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ

جان سے بنایا ف۱۴ پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا ف۱۵ اور تمہارے لیے چوپایوں سے ف۱۶ آٹھ جوڑے

اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ

اتارے ف۱۷ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح ف۱۸ تین اندھیریوں

ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶

میں ف۱۹ یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں پھیرے جاتے ہو ف۲۰

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ

اگر تم ناشکری کرو تو بےشک اللہ بےنیاز ہے تم سے ف۲۱ اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر

تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے ف۲۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ف۲۳ پھر تمہیں اپنے رب ہی

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

کی طرف پھرنا ہے ف۲۴ تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ بےشک وہ دلوں کی

الصُّدُوْرِ ۝۷ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا

بات جانتا ہے اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے ف۲۶ اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا ف۲۷ پھر جب

خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ

اللہ نے اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لیے پہلے پکارا تھا ف۲۸ اور اللہ کے لیے برابر والے

ف۱۳ یعنی قیامت تک وہ اپنے مقرر نظام پر چلتے رہیں گے۔ ف۱۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے ف۱۵ یعنی حضرت حوا کو ف۱۶ یعنی اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ سے ف۱۷ یعنی پیدا کیے۔ جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں۔ ف۱۸ یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ (گوشت پارہ) ف۱۹ ایک اندھیری پیٹ کی، دوسری رحم کی، تیسری بچہ دان کی۔ ف۲۰ اور طریق حق سے دور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو۔ ف۲۱ یعنی تمہاری طاعت و عبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو، ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافر ہو جانے میں تمہارا ہی ضرر ہے۔ ف۲۲ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ ف۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا۔ ف۲۴ آخرت میں ف۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔ ف۲۶ یہاں آدمی سے مطلقاً کافر یا خاص ابوجہل یا عتبہ بن ربیعہ مراد ہے۔ ف۲۷ اسی سے فریاد کرتا ہے۔ ف۲۸ یعنی اس شدت و تکلیف کو فراموش کر دیتا ہے جس کے لیے اللہ سے فریاد کی تھی۔

أَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ

ٹھہرانے لگتا ہے ف۲۹ تاکہ اس کی راہ سے بہکادے تم فرماؤ ف۳۰ تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ برت لے ف۳۱ بے شک تو

اَصْحٰبِ النَّارِ ۝۸ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ

دوزخیوں میں ہے کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں ف۳۲ آخرت

الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ

سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ف۳۳ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہوجائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹ ع قُلْ يٰعِبَادِ

انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں تم فرماؤ اے میرے بندو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ

جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو جنھوں نے بھلائی کی ف۳۴ ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے ف۳۵

وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۱۰

اور اللہ کی زمین وسیع ہے ف۳۶ صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی ف۳۷

ف۲۹ یعنی حاجت برآری کے بعد پھر بت پرستی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ف۳۰ اے مصطفےٰ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کافر سے ف۳۱ اور دنیا کی زندگی کے دن پورے کرلے۔ ف۳۲ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت عمار اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں نازل ہوئی۔ **فائدہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ رات کے نوافل وعبادت دن کے نوافل سے افضل ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے اس لیے وہ ریا سے بہت دور ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ دنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں اس لیے قلب بہ نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے اور تَوَجُّہ اِلَی اللّٰہ اور خشوع دن سے زیادہ رات میں مُیَسَّر آتا ہے۔ تیسرے رات چونکہ راحت وخواب کا وقت ہوتا ہے اس لیے اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقت وتعب میں ڈالتا ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہوگا۔ ف۳۳ اس سے ثابت ہوا کہ مؤمن کے لیے لازم ہے کہ وہ بین الخوف والرجاء (خوف اور امید کے درمیان) ہو، اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کرکے عذاب سے ڈرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے، دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا، یہ دونوں قرآن کریم میں کفار کی حالتیں بتائی گئی ہیں "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ" وَقَالَ تَعَالٰی: "لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ" ف۳۴ طاعت بجالائے اور اچھے عمل کیے۔ ف۳۵ یعنی صحت وعافیت ف۳۶ اس میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ جس شہر میں معاصی کی کثرت ہو اور وہاں رہنے سے آدمی کو اپنی دینداری پر قائم رہنا دشوار ہوجائے چاہئے کہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور وہاں سے ہجرت کرجائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مہاجرینِ حبشہ کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اس کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ ف۳۷ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انھیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا اور یہ بھی مروی ہے کہ "اَصحابِ مصیبت وبلا" حاضر کیے جائیں گے نہ ان کے لیے میزان قائم کی جائے نہ ان کے لیے دفتر کھولے جائیں ان پر اَجر وثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انھیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے۔

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ

تم فرماؤ ۳۸ مجھے حکم ہے کہ اللہ کو پوجوں نرا اس کا بندہ ہوکر اور مجھے حکم ہے

اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ

کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں ۳۹ تم فرماؤ بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہوجائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک

یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا

بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ۴۰ تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں نرا اس کا بندہ ہوکر تو تم اس کے

شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ

سوا جسے چاہو پوجو ۴۱ تم فرماؤ پوری ہار انھیں جو اپنی جان اور اپنے

اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ

گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے ۴۲ ہاں ہاں یہی کھلی ہار ہے ان کے

فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ

اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ ۴۳ اس سے اللہ ڈراتا ہے اپنے

عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا

بندوں کو ۴۴ اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو ۴۵ اور وہ جو بتوں کی پوجا سے بچے

وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ

اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے انھیں کے لیے خوشخبری ہے تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر

الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ

بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں ۴۶ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی اور یہ ہیں جن کو

ف۳۸ اے سید انبیاء! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳۹ اور اہلِ طاعت و اخلاص میں مقدم و سابق ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو عملِ قلب ہے، پھر اطاعت یعنی اعمال جوارح کا۔ چونکہ احکامِ شرعیہ رسول سے حاصل ہوتے ہیں، وہی ان کے پہنچانے والے ہیں تو وہ ان کے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اوّل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ حکم دے کر تنبیہ کی کہ دوسروں پر اس کی پابندی نہایت ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کے لیے نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا ف۴۰ شانِ نزول: کفارِ قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے جو لات و عزّیٰ کی پرستش کرتے ہیں ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۱ یہ طریق تہدید و توبیخ فرمایا۔ ف۴۲ یعنی گمراہی اختیار کرکے ہمیشہ کے لیے مستحقِ جہنم ہوگئے اور جنت کی ان نعمتوں سے محروم ہوگئے جو ایمان لانے پر انہیں ملتیں۔ ف۴۳ یعنی ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ ف۴۴ کہ ایمان لائیں اور ممنوعات سے بچیں۔ ف۴۵ وہ کام نہ کرو جو میری ناراضی کا سبب ہو۔ ف۴۶ جس میں ان کی بہبود ہو۔

أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ

عقل ہے ف۴۷ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہوچکی نجات والوں کے برابر ہوجائے گا تو کیا تم ہدایت دے کر

مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا

آگ کے مستحق کو بچالو گے ف۴۸ لیکن جو اپنے رب سے ڈرے ف۴۹ ان کے لیے بالا خانے ہیں ان پر

غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۬ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ

بالا خانے بنے ف۵۰ ان کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ خلاف

الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي

نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین میں

الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرٰىهُ

چشمے بنائے پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی ف۵۱ پھر سوکھ جاتی ہے تو تو دیکھے کہ وہ ف۵۲

مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۭ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ ع ۲ ۱۲ ۱۶

پیلی پڑ گئی پھر اسے ریزہ ریزہ کردیتا ہے بے شک اس میں دھیان کی بات ہے عقل مندوں کو ف۵۳

أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُورٍ مِّنْ رَّبِّهِ ۭ فَوَيْلٌ

تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ف۵۴ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے ف۵۵ اس جیسا ہوجائے گا

لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ أُولٰئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ

جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہوگئے ہیں ف۵۶ وہ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے اُتاری

ف۴۷ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن ابن عوف اور طلحہ وزبیر وسعد بن ابی وقاص وسعید بن زید آئے اور ان سے حال دریافت کیا انہوں نے اپنے ایمان کی خبر دی یہ حضرات بھی سن کر ایمان لے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی "فَبَشِّرْ عِبَادِ ...... الآیة"۔ ف۴۸ جو ازلی بدبخت اور علمِ الٰہی میں جہنمی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں۔ ف۴۹ اور انہوں نے اللہ تعالٰی کی فرمانبرداری کی ف۵۰ یعنی جنت کے منازلِ رفیعہ جن کے اوپر اور ارفع منازل ہیں۔ ف۵۱ زرد، سبز، سرخ، سفید قسم قسم کی گیہوں جو اور طرح طرح کے غلے۔ ف۵۲ سرسبز وشاداب ہونے کے بعد ف۵۳ جو اس سے اللہ تعالٰی کی وحدانیت وقدرت پر دلیلیں قائم کرتے ہیں۔ ف۵۴ اور اس کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائی۔ ف۵۵ یعنی یقین وہدایت پر۔ حدیث: رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سینہ کا کھلنا کس طرح ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت ہوتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اس کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: دارُالخُلود (ہمیشہ رہنے والے گھر جنت) کی طرف متوجہ ہونا اور دارُالغُرور (فنا ہونے والے گھر یعنی دنیا سے) دور رہنا اور موت کے لیے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا۔ ف۵۶ نفس جب خبیث ہوتا ہے تو قبولِ حق سے اس کو بہت دوری ہوجاتی ہے اور ذکر اللہ کے سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ سے مومنین کے قلوب نرم

اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ

سب سے اچھی کتاب و۵۷ کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے و۵۸ دوہرے بیان والی و۵۹ اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں و۶۰ یہ

هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اسے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ

تو کیا وہ جو قیامت کے دن بُرے عذاب کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا و۶۱ نجات والے کی طرح ہو جائے گا و۶۲

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ

اور ظالموں سے فرمایا جائے گا اپنا کمایا چکھو و۶۳ ان سے اگلوں نے جھٹلایا و۶۴ تو انھیں

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ

عذاب آیا جہاں سے انھیں خبر نہ تھی و۶۵ اور اللہ نے انھیں دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ

الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

وقف لازم

چکھایا و۶۶ اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے و۶۷ اور بے شک ہم نے

لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ ۚ قُرْاٰنًا

لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انھیں دھیان ہو و۶۸ عربی زبان

ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے۔ فائدہ: اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنا چاہیے جنھوں نے ذکر اللہ کو رد کرنا اپنا شعار بنالیا ہے، وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں، نمازوں کے بعد ذکر اللہ کرنے والوں کو بھی روکتے اور منع کرتے ہیں، ایصالِ ثواب کے لیے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی بدعتی بتاتے ہیں اور ان ذکر کی محفلوں سے نہایت گھبراتے اور بھاگتے ہیں۔ اللہ تعالٰی ہدایت دے۔ و۵۷ قرآن شریف، جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دل پذیر باوجودیکہ نہ نظم ہے نہ شعر نرالے ہی اسلوب پر ہے اور معنی میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفتِ الٰہی جیسی عظیم الشان نعمت کا رہنما۔ و۵۸ حسن و خوبی میں و۵۹ کہ اس میں وعدہ کے ساتھ وعید اور اَمر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں۔ و۶۰ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ اَولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذِکرِ الٰہی سے ان کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں۔ و۶۱ وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہوگا جو اس کے چہرے کو بھونے ڈالتا ہوگا اس حال سے اوندھا کر کے آتشِ جہنم میں گرایا جائے گا۔ و۶۲ یعنی اس مومن کی طرح جو عذاب سے مامون و محفوظ ہو۔ و۶۳ یعنی دنیا میں جو کفر و سرکشی اختیار کی تھی اب اس کا وبال و عذاب برداشت کرو۔ و۶۴ یعنی کفارِ مکہ سے پہلے کافروں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ و۶۵ عذاب آنے کا خطرہ بھی نہ تھا غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔ و۶۶ کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسایا۔ و۶۷ اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے۔ و۶۸ اور وہ نصیحت قبول کریں۔

عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا

کا قرآن ۶۹ جس میں اصلاً کجی نہیں ۷۰ کہ کہیں وہ ڈریں ۷۱ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ۷۲ ایک غلام

فِيهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ

میں کئی بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا کیا ان دونوں کا حال

مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

ایک سا ہے ۷۳ سب خوبیاں اللہ کو ۷۴ بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے ۷۵ بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو

مَّيِّتُونَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿۳۱﴾ ع

بھی مرنا ہے ۷۶ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ۷۷

۶۹ ایسا فصیح جس نے فُصَحاء و بُلَغاء کو عاجز کر دیا ۷۰ یعنی تناقُض و اختلاف سے پاک۔ ۷۱ اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔ ۷۲ مشرک اور مُوَحِّد کی ۷۳ یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہوتا ہے کہ ہر ایک آقا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے کہ کس کا حکم بجالائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت وضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کر کے اسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اسی سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی پیش نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا ہے اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اس نے بہت سے معبود قرار دے دیئے ہیں۔ ۷۴ جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۷۵ کہ اس کے سوا کوئی مُستحق عبادت نہیں۔ ۷۶ اس میں کفار کا رد ہے جو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے، کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لیے ہوتی ہے پھر انہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے۔ اس پر بہت سی شرعی برہانیں قائم ہیں۔ ۷۷ انبیاء امت پر حجت قائم کریں گے کہ انہوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جُہدِ بلیغ صرف فرمائی اور کافر بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اختصامِ عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مُخاصَمہ کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کرے گا۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے وف۷۸ اور حق کو جھٹلائے وف۷۹ جب اُس کے پاس آئے

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ الَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ

کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے وف۸۰ اور وہ جنھوں نے ان کی تصدیق

بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا

کی وف۸۱ یہی ڈر والے ہیں ان کے لیے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکوں کا یہی

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ ۚۖ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَهُمْ

صلہ ہے تاکہ اللہ ان سے اُتار دے برے سے برا کام جو انھوں نے کیا اور انھیں اُن کے ثواب کا

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ

صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر وف۸۲ جو وہ کرتے تھے کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں وف۸۳

وَ يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

اور تمھیں ڈراتے ہیں اس کے سوا اَوروں سے وف۸۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنے

هَادٍ ﴿۳۶﴾ ۚ وَ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي

والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی بہکانے والا نہیں کیا اللہ عزت والا بدلہ لینے

انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

والا نہیں؟ وف۸۵ اور اگر تم اُن سے پوچھو آسمان اور زمین کس نے بنائے؟ تو ضرور کہیں گے

اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

اللہ نے وف۸۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وف۸۷ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے وف۸۸

وف۷۸ اور اس کے لیے شریک اور اولاد قرار دے۔ وف۷۹ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو۔ وف۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید الٰہی لائے۔ وف۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مؤمنین وف۸۲ یعنی ان کی بدیوں پر گرفت نہ کرے اور نیکیوں کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ وف۸۳ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اور ایک قراءت میں ''عِبَادَہٗ'' بھی آیا ہے اس صورت میں انبیاء علیہم السلام مراد ہیں جن کے ساتھ ان کی قوموں نے ایذا رسانی کے ارادے کئے اللہ تعالیٰ نے انہیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی کفایت فرمائی۔ وف۸۴ یعنی بتوں سے۔ واقعہ یہ تھا کہ کفارِ عرب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ڈرانا چاہا اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی بتوں کی برائی بیان کرنے سے باز آئیے ورنہ وہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے۔ ہلاک کر دیں گے یا عقل کو فاسد کر دیں گے۔ وف۸۵ بے شک وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے۔ وف۸۶ یعنی یہ مشرکین خدائے قادر، علیم، حکیم کی ہستی کے تو مُقِر (ماننے والے) ہیں اور یہ بات تمام خَلق کے نزدیک مُسَلَّم ہے اور خَلق کی فطرت اس کی شاہد ہے اور جو شخص آسمان و زمین کے عجائب میں نظر کرے

هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ

تو کیا وہ اس کی بھیجی تکلیف ٹال دیں گے یا وہ مجھ پر مہر(رحم) فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی مہر(رحم) کو روک

رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ یٰقَوْمِ

رکھیں گے و۸۹ تم فرماؤ اللہ مجھے بس ہے و۹۰ بھروسے والے اس پر بھروسہ کریں تم فرماؤ اے میری قوم

اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ یَّاْتِیْهِ

اپنی جگہ کام کیے جاؤ و۹۱ میں اپنا کام کرتا ہوں و۹۲ تو آگے جان جاؤ گے کس پر آتا ہے

عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ

وہ عذاب کہ اُسے رُسوا کرے گا و۹۳ اور کس پر اُترتا ہے عذاب کہ رہ پڑے گا و۹۴ بے شک ہم نے تم پر یہ

الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

کتاب لوگوں کی ہدایت کو حق کے ساتھ اُتاری و۹۵ تو جس نے راہ پائی تو اپنے بھلے کو و۹۶ اور جو بہکا وہ

یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ

ع ٤ / ١

اپنے ہی برے کو بہکا و۹۷ اور تم کچھ ان کے ذمہ دار نہیں و۹۸ اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے

حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا

ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اُسے روک

الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

رکھتا ہے و۹۹ اور دوسری و۱۰۰ ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے و۱۰۱ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں

اس کو یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ موجودات ایک قادر حکیم کی بنائی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان مشرکین پر حجت قائم کیجئے چنانچہ فرماتا ہے: و۸۷ یعنی بتوں کو۔ یہ بھی تو دیکھو کہ وہ کچھ بھی قدرت رکھتے ہیں اور کسی کام بھی آ سکتے ہیں۔ و۸۸ کسی طرح کی مرض کی یا قحط کی یا ناداری کی یا اور کوئی و۸۹ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے یہ سوال فرمایا تو وہ لاجواب ہوئے اور ساکت رہ گئے اب حجت تمام ہو گئی اور ان کے سکوتی اقرار سے ثابت ہو گیا کہ بت محض بے قدرت ہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ کچھ ضرر، ان کی عبادت کرنا نہایت ہی جہالت ہے۔ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا و۹۰ میرا اُسی پر بھروسہ ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا تم جو مجھے بت جیسی بے قدرت و بے اختیار چیزوں سے ڈراتے ہو یہ تمہاری نہایت ہی بے وقوفی و جہالت ہے۔ و۹۱ اور جو جو مکر و حیلے تم سے ہو سکیں، میری عداوت میں سب ہی کر گزرو۔ و۹۲ جس پر مامور ہوں یعنی دین کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ میرا مُعین و ناصر ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ و۹۳ چنانچہ روزِ بدر وہ رسوائی کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔ و۹۴ یعنی دائم ہوگا اور وہ عذابِ جہنم ہے۔ و۹۵ تاکہ اس سے ہدایت حاصل کریں۔ و۹۶ کہ اس راہ یابی کا نفع وہی پائے گا۔ و۹۷ اس کی گمراہی کا ضرر اور وبال اسی پر پڑے گا۔ و۹۸ تم سے ان کی تقصیر کا مؤاخذہ نہ ہوگا۔ و۹۹ یعنی اس جان کو اس کے جسم کی طرف واپس نہیں کرتا۔ و۱۰۰ جس کی موت مقدر نہیں فرمائی اس کو و۱۰۱ یعنی اس کی موت کے وقت تک۔

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ

سوچنے والوں کے لیے ۱۰۲ کیا اُنھوں نے اللہ کے مقابل کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں ۱۰۳ تم فرماؤ کیا اگرچہ

كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ

وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں ۱۰۴ اور نہ عقل رکھیں تم فرماؤ شفاعت تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ۱۰۵

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ

اُسی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پھر تمہیں اُسی کی طرف پلٹنا ہے ۱۰۶ اور جب ایک

اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا

اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں اُن کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ۱۰۷ اور جب

ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ

اُس کے سوا اَوروں کا ذکر ہوتا ہے ۱۰۸ جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں تم عرض کرو اے اللہ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ

اور زمین کے پیدا کرنے والے نہاں (پوشیدہ) اور عیاں (ظاہر) کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ

عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي

فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے ۱۰۹ اور اگر ظالموں کے لیے ہوتا جو کچھ

الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ

زمین میں ہے سب اور اس کے ساتھ اُس جیسا ۱۱۰ تو یہ سب چھڑائی میں دیتے روزِ قیامت کے بڑے

الْقِيٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ بَدَا لَهُمْ

عذاب سے ۱۱۱ اور اُنھیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی ۱۱۲ اور ان پر اپنی

ف۱۰۲ جو سوچیں اور سمجھیں کہ جو اس پر قادر ہے وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۰۳ یعنی بت جن کی نسبت وہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہیں۔ ف۱۰۴ نہ شفاعت کے نہ اور کسی چیز کے۔ ف۱۰۵ جو اس کا ماذون (اجازت دیا گیا) ہو وہی شفاعت کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے شفاعت کا اِذن دیتا ہے بتوں کو اس نے شفیع نہیں بنایا اور عبادت تو خدا کے سوا کسی کی بھی جائز نہیں شفیع ہو یا نہ ہو۔ ف۱۰۶ آخرت میں۔ ف۱۰۷ اور وہ بہت تنگ دل اور پریشان ہوتے ہیں اور ناگواری کا اثر ان کے چہروں پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ ف۱۰۸ یعنی بتوں کا ف۱۰۹ یعنی امرِ دین میں۔ ابن مسیّب سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ ف۱۱۰ یعنی اگر بالفرض کافر تمام دنیا کے اموال و ذخائر کے مالک ہوتے اور اتنا ہی اور بھی ان کے مِلک میں ہوتا ف۱۱۱ کہ کسی طرح یہ اموال دے کر انہیں اس عذاب عظیم سے رہائی مل جائے۔ ف۱۱۲ یعنی ایسے ایسے عذاب شدید جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ

کمائی ہوئی برائیاں کھل گئیں ف۱۱۳ اور ان پر آ پڑا وہ جس کی ہنسی بناتے تھے ف۱۱۴ پھر جب آدمی

الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ٘ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ

کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اُسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی

عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا

بدولت ملی ہے ف۱۱۵ بلکہ وہ تو آزمائش ہے ف۱۱۶ مگر ان میں بہتوں کو علم نہیں ف۱۱۷ ان سے اگلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ

بھی ایسے ہی کہہ چکے ف۱۱۸ تو اُن کا کمایا ان کے کچھ کام نہ آیا تو ان پر پڑ گئیں

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ

ان کی کمائیوں کی برائیاں ف۱۱۹ اور وہ جو ان میں ظالم ہیں عنقریب ان پر پڑیں گی اُن کی

مَا كَسَبُوْا ۙ وَ مَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَ لَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ

کمائیوں کی برائیاں اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے ف۱۲۰ کیا اُنھیں معلوم نہیں کہ اللہ روزی کشادہ

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع

ع ۵ / ۱۱ / ۲

کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے بے شک اِس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے

قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ

تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ف۱۲۱ اللہ کی رحمت سے نا اُمید

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَ

نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے ف۱۲۲ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور

ف۱۱۳ جوانہوں نے دنیا میں کی تھیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور اس کے دوستوں پر ظلم کرنا وغیرہ۔ ف۱۱۴ یعنی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کی ہنسی بنایا کرتے تھے وہ نازل ہوگیا اور اس میں گھر گئے۔ ف۱۱۵ یعنی میں معاش کا جو علم رکھتا ہوں اس کے ذریعہ سے میں نے یہ دولت کمائی جیسا کہ قارون نے کہا تھا۔ ف۱۱۶ یعنی یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش وامتحان ہے کہ بندہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری۔ ف۱۱۷ کہ یہ نعمت وعطا اِستِدراج (مہلت) وامتحان ہے۔ ف۱۱۸ یعنی یہ بات قارون نے بھی کہی تھی کہ یہ دولت مجھے اپنے علم کی بدولت ملی اور اس کی قوم اس کی اس بیہودہ گوئی پر راضی رہی تھی تو وہ بھی قائلوں میں شمار ہوئی۔ ف۱۱۹ یعنی جو بدیاں انہوں نے کی تھیں ان کی سزائیں۔ ف۱۲۰ چنانچہ وہ سات برس قحط کی مصیبت میں مبتلا رکھے گئے۔ ف۱۲۱ گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہوکر۔ ف۱۲۲ اس کے جو کفر سے باز آئے۔ شانِ نزول: مشرکین میں سے چند آدمی سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ کا دین تو بیشک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں بہت سی معصیتوں میں مبتلا رہے ہیں کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف

اَنِیْبُوْۤا اِلٰی رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا

اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ ف۱۲۳ اور اس کے حضور گردن رکھو ف۱۲۴ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری

تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ

مدد نہ ہو اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اُتاری گئی ف۱۲۵ قبل اس کے

اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ

کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو ف۱۲۶ کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے

یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾

کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں ف۱۲۷ اور بے شک میں ہنسی بنایا کرتا تھا ف۱۲۸

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ

یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا یا کہے جب

تَرَی الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰی قَدْ

عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے ف۱۲۹ کہ میں نیکیاں کروں ف۱۳۰ ہاں کیوں نہیں بے شک

جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا ف۱۳۱ اور

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَی الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَی اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ

قیامت کے دن تم دیکھو گے اُنہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۱۳۲ کہ اُن کے منہ کالے ہیں

اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۶۰﴾ وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ف۱۳۳ اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو

ہوسکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۲۳ تائب ہوکر۔ ف۱۲۴ اور اخلاص کے ساتھ طاعت بجالاؤ۔ ف۱۲۵ وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ ف۱۲۶ تم غفلت میں پڑے رہو۔ اس لیے چاہیے کہ پہلے سے ہوشیار رہو۔ ف۱۲۷ کہ اس کی اطاعت بجانہ لایا اور اس کے حق کو نہ پہچانا اور اس کی رضا جوئی کی فکر نہ کی۔ ف۱۲۸ اللہ تعالیٰ کے دین کی اور اس کی کتاب کی۔ ف۱۲۹ اور دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے۔ ف۱۳۰ ان باطل عذروں کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ہے جو اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ ف۱۳۱ یعنی تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں واضح کردی گئیں اور تجھے حق وہدایت اختیار کرنے کی قدرت دی گئی باوجود اس کے تونے حق کو چھوڑا اور اس کو قبول کرنے سے تکبر کیا گمراہی اختیار کی جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔ ف۱۳۲ اور شانِ الٰہی میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں اس کے لیے شریک تجویز کئے اولاد بتائی اس کی صفات کا انکار کیا، اس کا نتیجہ یہ ہے ف۱۳۳ جو براہِ تکبر ایمان نہ لائے۔

بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ

اُن کی نجات کی جگہ ف۱۳۴ نہ انھیں عذاب چھوئے اور نہ اُنھیں غم ہو اللّٰہ ہر چیز کا پیدا کرنے

شَیْءٍ ۫ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ

والا ہے اور وہ ہر چیز کا مختار ہے اُسی کے لیے ہیں آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ

زمین کی کنجیاں ف۱۳۵ اور جنھوں نے اللّٰہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں تم فرماؤ ف۱۳۶

اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْۤ اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ

تو کیا اللّٰہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہلو ف۱۳۷ اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور

اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ

تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللّٰہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿٦٦﴾ وَ مَا قَدَرُوا

ہار میں رہے گا بلکہ اللّٰہ ہی کی بندگی کر اور شکر والوں سے ہو ف۱۳۸ اور اُنھوں نے اللّٰہ کی قدر

اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖۗ وَ الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ

نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا ف۱۳۹ اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے

مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ

سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ف۱۴۰ اور اُن کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور صور پھونکا جائے گا

ع ۱۱/۲

ف۱۳۴ انہیں جنت عطا فرمائے گا۔ ف۱۳۵ یعنی خزائنِ رحمت ورزق وبارش وغیرہ کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہی ان کا مالک ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی تو فرمایا کہ مَقَالِیْد سماوات وارض (آسمان وزمین کی کنجیاں) یہ ہیں "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" مراد یہ ہے کہ ان کلمات میں اللّٰہ تعالٰی کی توحید وتمجید ہے یہ آسمان وزمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہیں جس مومن نے یہ کلمے پڑھے دارین کی بہتری پائے گا۔ ف۱۳۶ اے مصطفٰے! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ان کفارِ قریش سے جو آپ کو اپنے دین یعنی بت پرستی کی طرف بلاتے ہیں۔ ف۱۳۷ جاہل اس واسطے فرمایا کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اللّٰہ تعالٰی کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں باوجودیکہ اس پر قطعی دلیلیں قائم ہیں۔ ف۱۳۸ جو نعمتیں اللّٰہ تعالٰی نے تجھ کو عطا فرمائیں اس کی طاعت بجالا کر ان کی شکرگزاری کر۔ ف۱۳۹ جبھی تو شرک میں مبتلا ہوئے اگر عظمتِ الٰہی سے واقف ہوتے اور اس کا مرتبہ پہچانتے تو ایسا کیوں کرتے۔ اس کے بعد اللّٰہ تعالٰی کی عظمت وجلال کا بیان ہے۔ ف۱۴۰ حدیث بخاری ومسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزِ قیامت اللّٰہ تعالٰی آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دستِ قدرت میں لے گا، پھر فرمائے گا: میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں جبار، کہاں ہیں متکبر ملک وحکومت کے دعوے دار پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے دوسرے دستِ مبارک میں لے گا اور یہی فرمائے گا پھر فرمائے گا: میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ

تو بےہوش ہوجائیں گے ف۱۴۱ جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے ف۱۴۲ پھر

نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ

وہ دوبارہ پھونکا جائے گا ف۱۴۳ جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہوجائیں گے ف۱۴۴ اور زمین جگمگا اُٹھے گی ف۱۴۵

بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ

اپنے رب کے نور سے ف۱۴۶ اور رکھی جائے گی کتاب ف۱۴۷ اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اُس کی اُمت کہ اُن پر گواہ ہوں گے ف۱۴۸ اور لوگوں میں

بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ

سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور

هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ

اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے ف۱۴۹ اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ف۱۵۰ گروہ گروہ ف۱۵۱

حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ

یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے ف۱۵۲ اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس

ف۱۴۱ یہ پہلے نفخہ کا بیان ہے اس نفخہ سے جو بےہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہوں گے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ اس سے مر جائیں گے اور جن پر موت وارد ہو چکی پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حیات عنایت کی وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء و شہداء ان پر اس نفخہ سے بیہوشی کی سی کیفیت طاری ہوگی اور جو لوگ قبروں میں مرے پڑے ہیں انہیں اس نفخہ کا شعور بھی نہ ہوگا۔(جمل وغیرہ) ف۱۴۲ اس اِستثناء میں کون کون داخل ہے اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نفخۂ صَعق سے تمام آسمان اور زمین والے مر جائیں گے سوائے جبریل و میکائیل و اسرافیل و ملک الموت کے پھر اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان جو چالیس برس کی مدت ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے لیے قرآن مجید میں "بَلْ اَحْیَآءٌ" آیا ہے۔ حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حمائل کئے گرد عرش حاضر ہوں گے۔ تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مستثنیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طور پر بیہوش ہو چکے ہیں اس لیے اس نفخہ سے آپ بیہوش نہ ہوں گے بلکہ آپ مُتیقّظ (بیدار) و ہوشیار رہیں گے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش و کرسی کے رہنے والے ہیں۔ ضحاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں وہ اور جہنم کے سانپ بچھو ہیں۔(تفسیر کبیر و جمل) ف۱۴۳ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے۔ ف۱۴۴ اپنی قبروں سے اور دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آ کر مبہوت کی طرح ہر طرف نگاہیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انہیں کیا معاملہ پیش آئے گا اور مؤمنین کی قبروں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائیں گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے: "یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا" ف۱۴۵ بہت تیز روشنی سے یہاں تک کہ سرخی کی جھلک نمودار ہوگی یہ زمین دنیا کی زمین نہ ہوگی بلکہ نئی ہی زمین ہوگی جو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کی محفل کے لیے پیدا فرمائے گا۔ ف۱۴۶ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ چاند سورج کا نور نہ ہوگا بلکہ یہ اور ہی نور ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اس سے زمین روشن ہو جائے گی۔(جمل) ف۱۴۷ یعنی اعمال کی کتاب، حساب کے لیے اس سے مراد یا تو لوحِ محفوظ ہے جس میں دنیا کے جمیع احوال قیامت تک شرح و بسط کے ساتھ ثبت ہیں یا ہر شخص کا اعمال نامہ جو اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ ف۱۴۸ جو رسولوں کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ ف۱۴۹ اس سے کچھ مخفی نہیں نہ اس کو شاہد و کاتب کی حاجت یہ سب حجت تمام کرنے کے لیے ہوں گے۔(جمل) ف۱۵۰ سختی کے ساتھ قیدیوں کی طرح۔ ف۱۵۱ ہر ہر جماعت اور امت علیحدہ علیحدہ۔ ف۱۵۲ یعنی جہنم کے ساتوں دروازے کھولے جائیں گے جو پہلے سے بند تھے۔

رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے

هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ

تھے کہیں گے کیوں نہیں وف۱۵۳ مگر عذاب کا قول کافروں پر ٹھیک اُترا وف۱۵۴ فرمایا جائے گا

ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾

داخل ہو جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا متکبروں کا

وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ

اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن کی سواریاں وف۱۵۵ گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا

اس کے دروازے کھلے ہوں گے وف۱۵۶ اور اس کے داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ

خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا

ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا

الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَ

وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا وف۱۵۷ اور

تَرَى الْمَلٰٓىِٕكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ

تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے

وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع

رکوع ۸ ۵

اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا وف۱۵۸ اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب وف۱۵۹

وف۱۵۳ بیشک انبیاء تشریف بھی لائے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام بھی سنائے اور اس دن سے بھی ڈرایا۔ وف۱۵۴ کہ ہم پر ہماری بدنصیبی غالب ہوئی اور ہم نے گمراہی اختیار کی اور حسبِ ارشادِ الٰہی جہنم میں بھرے گئے۔ وف۱۵۵ عزت واحترام اور لطف وکرم کے ساتھ وف۱۵۶ ان کی عزت واحترام کے لیے اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ دروازۂ جنت کے قریب ایک درخت ہے اس کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہیں مومن وہاں پہنچ کر ایک چشمہ میں غسل کرے گا اس سے اس کا جسم پاک وصاف ہو جائے گا اور دوسرے چشمہ کا پانی پئے گا اس سے اس کا باطن پاکیزہ ہو جائے گا، پھر فرشتے دروازۂ جنت پر استقبال کریں گے۔ وف۱۵۷ یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کا۔ وف۱۵۸ کہ مومنوں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ وف۱۵۹ اہلِ جنت جنت میں داخل ہو کر ادائے شکر کے لیے حمدِ الٰہی عرض کریں گے۔

اٰیاتھا ٨٥ ٤٠ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ ٦٠ رکوعاتھا ٩

سورۂ مؤمن مکیہ ہے، اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاؒ

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ

یہ کتاب اُتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ بخشنے والا اور

قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ

توبہ قبول کرنے والاؒ سخت عذاب کرنے والاؒ بڑے انعام والاؒ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف

الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ

پھرنا ہے ۵ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر کافر ۶ تو اے سننے والے تجھے دھوکا نہ دے

تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ الْاَحْزَابُ مِنْۢ

ان کا شہروں میں اَہلے گہلے پھرنا ۷ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے گروہوں ۸

بَعْدِهِمْ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ

نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ قصد کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں ۹ اور باطل کے ساتھ جھگڑے

لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَ كَذٰلِكَ

کہ اس سے حق کو ٹال دیں ۱۰ تو میں نے انہیں پکڑا پھر کیسا ہوا میرا عذاب ۱۱ اور یونہی

ف۱ ''سورۂ مؤمن'' اس کا نام سورۂ غافر بھی ہے، یہ سورت مکیہ ہے، سوائے دو آیتوں کے جو ''اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ'' سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں نو رکوع اور پچاسی آیتیں اور ایک ہزار ایک سو ننانوے کلمے اور چار ہزار نو سو ساٹھ حروف ہیں۔ ف۲ ایمانداروں کی۔ ف۳ کافروں پر۔ ف۴ عارفوں (اہلِ معرفت) پر۔ ف۵ بندوں کو آخرت میں۔ ف۶ یعنی قرآن پاک میں جھگڑا کرنا کافر کے سوا مؤمن کا کام نہیں۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ جھگڑے اور جدال سے مراد آیاتِ الٰہیہ میں طعن کرنا اور تکذیب و انکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حلِ مشکلات و کشفِ مُعضِلات کے لیے علمی و اصولی بحثیں جدال نہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں۔ کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآن پاک کو سحر کہتے کبھی شعر کبھی کہانت کبھی داستان۔ ف۷ یعنی کافروں کا صحت و سلامتی کے ساتھ ملک ملک تجارتیں کرتے پھرنا اور نفع پانا تمہارے لیے باعثِ تردّد نہ ہو کہ یہ کفر جیسا عظیم جرم کرنے کے بعد بھی عذاب سے امن میں رہے کیونکہ ان کا انجام کار خواری اور عذاب ہے پہلی امتوں میں بھی ایسے حالات گزر چکے ہیں۔ ف۸ عاد و ثمود و قوم لوط وغیرہ۔ ف۹ اور انہیں قتل اور ہلاک کردیں۔ ف۱۰ جس کو انبیاء لائے ہیں۔ ف۱۱ کیا ان میں کا کوئی اس سے بچ سکا۔

حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٦﴾

تمہارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہوچکی ہے کہ وہ دوزخی ہیں

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ

وہ جو عرش اُٹھاتے ہیں ف۱۲ اور جو اس کے گرد ہیں ف۱۳ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ف۱۴ اور

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ

اس پر ایمان لاتے ف۱۵ اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں ف۱۶ اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں

رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ

ہر چیز کی سمائی ہے ف۱۷ تو انھیں بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے ف۱۸ اور انھیں دوزخ کے عذاب سے

الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ

بچالے اے ہمارے رب اور اُنھیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ ۙ

ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں ف۱۹ بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے

وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ

اوراُنھیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اُس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بے شک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

بڑی کامیابی ہے بے شک جنھوں نے کفر کیا اُن کو ندا کی جائے گی ف۲۰ کہ ضرور تم سے اللہ کی بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے

مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾ قَالُوْا رَبَّنَاۤ

جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو جب کہ تم ف۲۱ ایمان کی طرف بلائے جاتے تو تم کفر کرتے کہیں گے اے ہمارے رب

ف۱۲ یعنی ملائکہ حاملینِ عرش جو اصحابِ قرب اور ملائکہ میں اشرف و افضل ہیں۔ ف۱۳ یعنی جو ملائکہ کہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں کروبی کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحبِ سیادت (عظمت وشرف والے) ہیں۔ ف۱۴ اور "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" کہتے۔ ف۱۵ اور اس کی وحدانیت کی تصدیق کرتے۔ شہر بن حوشب نے کہا کہ حاملینِ عرش آٹھ ہیں ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ" اور چار کی یہ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ"۔ ف۱۶ اور بارگاہِ الٰہی میں اس طرح عرض کرتے ہیں: ف۱۷ یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے۔ فائدہ: دعا سے پہلے عرضِ ثنا سے معلوم ہوا کہ آدابِ دعا میں سے یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جائے پھر مراد عرض کی جائے۔ ف۱۸ یعنی دینِ اسلام پر۔ ف۱۹ انہیں بھی داخل کر۔ ف۲۰ روزِ قیامت، جبکہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کی بدیاں ان پر پیش کی جائیں گی اور وہ عذاب دیکھیں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے: ف۲۱ دنیا میں۔

اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى

تو نے ہمیں دوبار مُردہ کیا اور دو بار زندہ کیا ف۲۲ اب ہم اپنے گناہوں پر مُقِر ہوئے تو آگ سے

خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ

نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے ف۲۳ یہ اس پر ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم کفر کرتے ف۲۴ اور

اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ

اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے ف۲۵ تو حکم اللہ کے لیے ہے جو سب سے بلند بڑا وہی ہے کہ تمہیں اپنی نشانیاں

اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾

دکھاتا ہے ف۲۶ اور تمہارے لیے آسمان سے روزی اُتارتا ہے ف۲۷ اور نصیحت نہیں مانتا ف۲۸ مگر جو رجوع لائے ف۲۹

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِیْعُ

تو اللہ کی بندگی کرو نرے اس کے بندے ہو کر ف۳۰ پڑے برا مانیں کافر بلند درجے

الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

دینے والا ف۳۱ عرش کا مالک ایمان کی جان (یعنی) وحی ڈالتا ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں جس پر چاہے ف۳۲

لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ ۙ یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ۬ لَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ

کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ف۳۳ جس دن وہ بالکل ظاہر ہوجائیں گے ف۳۴ اللہ پر ان کا کچھ حال چھپا

شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْیَوْمَ تُجْزٰى

نہ ہوگا ف۳۵ آج کس کی بادشاہی ہے ف۳۶ ایک اللہ سب پر غالب کی ف۳۷ آج ہر جان

ف۲۲ کیونکہ پہلے نطفۂ بے جان تھے اس موت کے بعد انہیں جان دے کر زندہ کیا پھر عمر پوری ہونے پر موت دی پھر بعث کے لیے زندہ کیا۔ ف۲۳ اس کا جواب یہ ہوگا کہ تمہارے دوزخ سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں اور تم جس حال میں ہو جس عذاب میں مبتلا ہو اور اس سے رہائی کی کوئی راہ نہیں پاسکتے۔ ف۲۴ یعنی اس عذاب اور اس کے دَوام و خُلود (ہمیشہ رہنے) کا سبب تمہارا یہ فعل ہے کہ جب توحیدِ الٰہی کا اعلان ہوتا اور ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہا جاتا تو تم اس کا انکار کرتے اور کفر اختیار کرتے۔ ف۲۵ اور اس شرک کی تصدیق کرتے۔ ف۲۶ یعنی اپنی مصنوعات کے عجائب جو اس کے کمالِ قدرت پر دلالت کرتے ہیں مثل ہوا اور بادل اور بجلی وغیرہ کے۔ ف۲۷ مینہ برسا کر۔ ف۲۸ اور ان نشانیوں سے پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والا) نہیں ہوتا۔ ف۲۹ تمام امور میں اللہ تعالٰی کی طرف اور شرک سے تائب ہو۔ ف۳۰ شرک سے کنارہ کش ہو کر۔ ف۳۱ انبیاء و اولیاء و علماء کو جنت میں۔ ف۳۲ یعنی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے منصبِ نبوت عطا فرماتا ہے اور جس کو نبی بناتا ہے اس کا کام ہوتا ہے۔ ف۳۳ یعنی خلقِ خدا کو روزِ قیامت کا خوف دلائے جس دن اہلِ آسمان اور اہلِ زمین اور اولین و آخرین ملیں گے اور روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا۔ ف۳۴ قبروں سے نکل کر اور کوئی عمارت یا پہاڑ اور چھپنے کی جگہ اور آڑ نہ پائیں گے۔ ف۳۵ نہ اعمال نہ اقوال نہ دوسرے احوال اور اللہ تعالٰی سے تو کوئی چیز کبھی نہیں چھپ سکتی لیکن یہ دن ایسا ہوگا کہ ان لوگوں کے لیے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہوگی جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنے حال کو چھپا سکیں اور خَلق کی فنا کے بعد اللہ تعالٰی فرمائے گا ف۳۶ اب کوئی نہ ہوگا کہ جواب دے خود ہی جواب میں فرمائے گا کہ اللہ واحد قہار کی اور ایک قول یہ ہے

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾

اپنے کیے کا بدلہ پائے گی وٖ۳ آج کسی پر زیادتی نہیں بے شک اللّٰہ جلد حساب لینے والا ہے

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا

اور اُنھیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے وٖ۳۹ جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے وٖ۴۰ غم میں بھرے اور

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾ؕ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا

ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے وٖ۴۱ اللّٰہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ وٖ۴۲ اور جو کچھ

تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

سینوں میں چھپا ہے وٖ۴۳ اور اللّٰہ سچا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کے سوا جن

دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ع اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا

کو وٖ۴۴ پوجتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے وٖ۴۵ بے شک اللّٰہ ہی سنتا دیکھتا ہے وٖ۴۶ تو کیا اُنھوں نے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا اُن سے اگلوں کا وٖ۴۷

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

اُن کی قوت اور زمین میں جو نشانیاں چھوڑ گئے وٖ۴۸ اُن سے زائد تو اللّٰہ نے انھیں

بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ

اُن کے گناہوں پر پکڑا اور اللّٰہ سے اُن کا کوئی بچانے والا نہ ہوا وٖ۴۹ یہ اس لیے کہ ان

کہ روزِ قیامت جب تمام اولین و آخرین حاضر ہوں گے تو ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا، آج کس کی بادشاہی ہے؟ تمام خلق جواب دے گی: "لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" اللّٰہ واحد قہار کی، جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے: وٖ۳۷ مؤمن تو یہ جواب بہت لذت کے ساتھ عرض کریں گے کیونکہ وہ دنیا میں یہی اعتقاد رکھتے تھے یہی کہتے تھے اور اسی کی بدولت انہیں مرتبے ملے اور کفار ذلت و ندامت کے ساتھ اس کا اقرار کریں گے اور دنیا میں اپنے منکر رہنے پر شرمندہ ہوں گے۔ وٖ۳۸ نیک اپنی نیکی کا اور بد اپنی بدی کا۔ وٖ۳۹ اس سے روزِ قیامت مراد ہے۔ وٖ۴۰ شدتِ خوف سے نہ باہر ہی نکل سکیں نہ اندر ہی اپنی جگہ واپس جاسکیں۔ وٖ۴۱ یعنی کافر شفاعت سے محروم ہوں گے۔ وٖ۴۲ یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نامحرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا۔ وٖ۴۳ یعنی دلوں کے راز۔ سب چیزیں اللّٰہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ وٖ۴۴ یعنی جن بتوں کو یہ مشرکین وٖ۴۵ کیونکہ نہ وہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت تو ان کی عبادت کرنا اور انہیں خدا کا شریک ٹھہرانا بہت ہی کھلا باطل ہے۔ وٖ۴۶ اپنی مخلوق کے اقوال و افعال اور جملہ احوال کو۔ وٖ۴۷ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔ وٖ۴۸ قلعے اور محل اور نہریں اور حوض اور بڑی بڑی عمارتیں۔ وٖ۴۹ کہ عذابِ الٰہی سے بچا سکتا، عاقل کا کام ہے کہ دوسرے کے حال سے عبرت حاصل کرے۔ اس عہد (زمانہ) کے کافر یہ حالات دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے، کیوں نہیں سوچتے کہ پچھلی قومیں ان سے زیادہ قوی و توانا اور صاحبِ ثروت و اقتدار ہونے کے باوجود اس عبرتناک طریقہ پر تباہ کردی گئیں، یہ کیوں ہوا۔

تَاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ

کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے ف۵۰ پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انہیں پکڑا بے شک اللہ زبردست سخت عذاب

الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰی

والا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا

فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ بولے جادوگر ہے بڑا جھوٹا ف۵۱ پھر جب وہ اُن پر

بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَ اسْتَحْیُوْا

ہمارے پاس سے حق لایا ف۵۲ بولے جو اس پر ایمان لائے اُن کے بیٹے قتل کرو اور عورتیں

نِسَآءَهُمْ ؕ وَ مَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْۤ

زندہ رکھو ف۵۳ اور کافروں کا داؤ نہیں مگر بھٹکتا پھرتا ف۵۴ اور فرعون بولا ف۵۵ مجھے چھوڑو

اَقْتُلْ مُوْسٰی وَ لْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ

میں موسیٰ کو قتل کروں ف۵۶ اور وہ اپنے رب کو پکارے ف۵۷ میں ڈرتا ہوں کہیں وہ تمہارا دین بدل دے ف۵۸ یا

یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَ قَالَ مُوْسٰۤی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ

زمین میں فساد چمکائے ف۵۹ اور موسیٰ نے ف۶۰ کہا میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں

ف۵۰ معجزات دکھاتے۔ ف۵۱ اور انہوں نے ہماری نشانیوں اور برہانوں کو جادو بتایا۔ ف۵۲ یعنی نبی ہوکر پیامِ الٰہی لائے تو فرعون اور فرعونی ف۵۳ تاکہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے باز آئیں۔ ف۵۴ کچھ بھی کارآمد نہیں بالکل نکما اور بیکار۔ پہلے بھی فرعونیوں نے بحکم فرعون ہزارہا قتل کئے مگر قضائے الٰہی ہو کر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پروردگارِ عالم نے فرعون کے گھر بار میں پالا اس سے خدمتیں کرائیں جیسا وہ داؤں فرعونیوں کا بیکار گیا ایسے ہی اب ایمان والوں کو روکنے کے لیے پھر دوبارہ قتل شروع کرنا بیکار ہے۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دین کا رواج اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اسے کون روک سکتا ہے۔ ف۵۵ اپنے گروہ سے ف۵۶ فرعون جب کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اس کی قوم کے لوگ اس کو اس سے منع کرتے اور کہتے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جس کا تجھے اندیشہ ہے یہ تو ایک معمولی جادوگر ہے اس پر تو ہم اپنے جادو سے غالب آجائیں گے اور اگر اس کو قتل کر دیا تو عام لوگ شبہ میں پڑ جائیں گے کہ وہ شخص سچا تھا حق پر تھا تو دلیل سے اس کا مقابلہ کرنے میں عاجز ہوا جواب نہ دے سکا تو تو نے اسے قتل کر دیا لیکن حقیقت میں فرعون کا یہ کہنا کہ مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کروں خالص دھمکی ہی تھی اس کو خود آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو معجزات آپ لائے ہیں وہ آیاتِ الٰہیہ ہیں سحر نہیں لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اگر آپ کے قتل کا ارادہ کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کرنے میں جلدی فرمائیں گے اس سے یہ بہتر ہے کہ طول بحث میں زیادہ وقت گزار دیا جائے اگر فرعون اپنے دل میں آپ کو نبی برحق نہ سمجھتا اور یہ نہ جانتا کہ ربانی تائیدیں جو آپ کے ساتھ ہیں ان کا مقابلہ ناممکن ہے تو آپ کے قتل میں ہرگز تامل نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار سفاک ظالم بیدرد تھا ادنیٰ سی بات میں ہزارہا خون کر ڈالتا تھا۔ ف۵۷ جس کا اپنے آپ کو رسول بتاتا ہے تاکہ اس کا رب اس کو ہم سے بچائے۔ فرعون کا یہ مقولہ اس پر شاہد ہے کہ اس کے دل میں آپ کا اور آپ کی دعاؤں کا خوف تھا وہ اپنے دل میں آپ سے ڈرتا تھا ظاہری عزت بنی رکھنے کے لیے یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ قوم کے منع کرنے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کرتا۔ ف۵۸ اور تم سے فرعون پرستی اور بت پرستی چھڑا دے۔ ف۵۹ جدال و قتال کرکے۔ ف۶۰ فرعون کی دھمکیاں سن کر۔

مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ ع وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ

ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر یقین نہیں لاتا وف۶۱ اور بولا فرعون والوں

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ

میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے

وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ

اور بے شک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے وف۶۲ اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال اُن پر

وَ اِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا کچھ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں وف۶۳ بے شک اللہ راہ نہیں دیتا

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي

اسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو وف۶۴ اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے اس زمین میں غلبہ

الْاَرْضِ ؗ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَاۤ

رکھتے ہو وف۶۵ تو اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچائے گا اگر ہم پر آئے فرعون بولا میں

اُرِيْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَ مَاۤ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَ قَالَ

تو تمہیں وہی سوجھاتا ہوں جو میری سوجھ ہے وف۶۶ اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی راہ ہے اور وہ

الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ ۙ مِثْلَ

ایمان والا بولا اے میری قوم مجھے تم پر وف۶۷ اگلے گروہوں کے دن کا سا خوف ہے وف۶۸ جیسا

وف۶۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی کلمۂ تعلّی کا نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا۔ یہی خدا شناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا ان مبارک جملوں میں کیسی نفیس ہدایتیں ہیں یہ فرمانا کہ میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں اور اس میں ہدایت ہے رب ایک ہی ہے یہ بھی ہدایت ہے کہ جو اس کی پناہ میں آئے اس پر بھروسہ کرے اور وہ اس کی مدد فرمائے کوئی اس کو ضرر نہیں پہنچا سکتا یہ بھی ہدایت ہے کہ اسی پر بھروسہ کرنا شانِ بندگی ہے اور ''تمہارے رب'' فرمانے میں یہ بھی ہدایت ہے کہ اگر تم اس پر بھروسہ کرو تو تمہیں بھی سعادت نصیب ہو۔ وف۶۲ جن سے ان کا صدق ظاہر ہو گیا یعنی نبوت ثابت ہوگئی۔ وف۶۳ مطلب یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ سچے ہوں گے یا جھوٹے اگر جھوٹے ہوں تو ایسے معاملہ میں جھوٹ بول کر اس کے وبال سے بچ ہی نہیں سکتے ہلاک ہو جائیں گے اور اگر سچے ہیں تو جس عذاب کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں اس میں سے بالفعل کچھ تمہیں پہنچ ہی جائے گا کچھ پہنچنا اس لیے کہا کہ آپ کا وعدۂ عذاب دنیا و آخرت دونوں کو عام تھا۔ اس میں سے بالفعل عذابِ دنیا ہی پیش آنا تھا۔ وف۶۴ کہ خدا پر جھوٹ باندھے۔ وف۶۵ یعنی مصر میں۔ تو ایسا کام نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا وف۶۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا۔ وف۶۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے اور ان کے درپے ہونے سے وف۶۸ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی۔

دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ یُرِیْدُ

دستور گزرا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد اوروں کا ف۶۹ اور اللہ بندوں پر

ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَ یٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ﴿ۙ۳۲﴾ یَوْمَ

ظلم نہیں چاہتا ف۷۰ اور اے میری قوم میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی ف۷۱ جس دن

تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

پیٹھ دے کر بھاگو گے ف۷۲ اللہ سے ف۷۳ تمہیں کوئی بچانے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا

اس کا کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور بے شک اس سے پہلے ف۷۴ تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر آئے تو

زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ

تم ان کے لائے ہوئے سے شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب انہوں نے انتقال فرمایا تم بولے ہرگز اب اللہ

مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿ۚۖ۳۴﴾

کوئی رسول نہ بھیجے گا ف۷۵ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے اسے جو حد سے بڑھنے والا شک لانے والا ہے ف۷۶

الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ

وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں ف۷۷ بے کسی سند کے کہ انہیں ملی ہو کس قدر سخت بیزاری کی بات ہے اللہ کے

اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ

نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے

ف۶۹ کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرتے رہے اور ہر ایک کو عذابِ الٰہی نے ہلاک کیا۔ ف۷۰ بغیر گناہ کے ان پر عذاب نہیں فرماتا اور بغیر اقامتِ حجت کے ان کو ہلاک نہیں کرتا۔ ف۷۱ وہ قیامت کا دن ہوگا قیامت کے دن کو "یَوْمُ التَّنَاد" یعنی پکار کا دن اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی ہر شخص اپنے سرگروہ کے ساتھ اور ہر جماعت اپنے امام کے ساتھ بلائی جائے گی جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے سعادت وشقاوت کی ندائیں کی جائیں گی کہ فلاں سعید ہوا اب کبھی شقی نہ ہوگا اور فلاں شقی ہوگیا اب کبھی سعید نہ ہوگا اور جس وقت موت ذبح کی جائے گی اس وقت ندا کی جائے گی کہ اے اہلِ جنت! اب دوام (یہاں ہمیشہ رہنا) ہے موت نہیں اور اے اہلِ دوزخ! اب دوام ہے موت نہیں۔ ف۷۲ موقفِ حساب (میدانِ محشر) سے دوزخ کی طرف۔ ف۷۳ یعنی اس کے عذاب سے ف۷۴ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل۔ ف۷۵ یہ بے دلیل بات تم نے یعنی تمہارے پہلوں نے خود گھڑی تا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کرو اور انہیں جھٹلاؤ تو تم کفر پر قائم رہے حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت میں شک کرتے رہے اور بعد والوں کی نبوت کے انکار کے لیے تم نے یہ منصوبہ بنالیا کہ اب اللہ تعالیٰ کوئی رسول ہی نہ بھیجے گا۔ ف۷۶ ان چیزوں میں جن پر روشن دلیلیں شاہد ہیں۔ ف۷۷ انہیں جھٹلا کر۔

جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ

دل پر ف۷۸ اور فرعون بولا ف۷۹ اے ہامان میرے لیے اونچا محل بنا شاید میں پہنچ جاؤں

الْاَسْبَابَ ۙ﴿٣٦﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ

راستوں تک کاہے کے راستے آسمانوں کے تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور بے شک میرے گمان میں تو وہ

كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا

جھوٹا ہے ف۸۰ اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام ف۸۱ بھلا کر دکھایا گیا ف۸۲ اور وہ راستے سے روکا گیا اور

كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

فرعون کا داؤ ف۸۳ ہلاک ہونے ہی کو تھا اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو

ع ۴ ۱۰

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ ج يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ز وَّ

میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے ف۸۴ اور

اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا

بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ف۸۵ جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر

مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ

اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان ف۸۶ تو وہ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْۤ

جنت میں داخل کیے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے ف۸۷ اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا

اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ ط تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ

میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف ف۸۸ اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف ف۸۹ مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ کا

النصف

ف۷۸ کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔ ف۷۹ براہِ جہل وفریب اپنے وزیر سے۔ ف۸۰ یعنی موسیٰ میرے سوا اور خدا بتانے میں اور یہ بات فرعون نے اپنی قوم کو فریب دینے کے لیے کہی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور فرعون اپنے آپ کو فریب کاری کے لیے معبود ٹھہراتا ہے (اس واقعہ کا بیان سورۂ قصص میں گزر چکا) ف۸۱ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور اس کے رسول کو جھٹلانا۔ ف۸۲ یعنی شیطانوں نے وسوسے ڈال کر اس کی برائیاں اس کی نظر میں بھلی کر دکھائیں۔ ف۸۳ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آیات کو باطل کرنے کے لیے اس نے اختیار کیا۔ ف۸۴ یعنی تھوڑی مدت کے لیے ناپائیدار نفع ہے جس کو بقا نہیں۔ ف۸۵ مراد یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی و جاودانی اور جاودانی ہی بہتر اس کے بعد نیک اور بداعمال اور ان کے انجام بتائے۔ ف۸۶ کیونکہ اعمال کی مقبولیت ایمان پر موقوف ہے۔ ف۸۷ یہ اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔ ف۸۸ جنت کی طرف ایمان وطاعت کی تلقین کرکے۔ ف۸۹ کفر وشرک کی دعوت دے کر۔

بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ٘ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِیْزِ

انکار کروں اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں اور میں تمہیں اس عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف

الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَ

بلاتا ہوں آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف مجھے بلاتے ہو ف۹۰ اسے بلانا کہیں کام کا نہیں دنیا میں

لَا فِی الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ

نہ آخرت میں ف۹۱ اور یہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے ف۹۲ اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ف۹۳ ہی

النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ

دوزخی ہیں تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اُسے یاد کرو گے ف۹۴ اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بےشک

اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ

اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ف۹۵ تو اللہ نے اُسے بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے ف۹۶ اور فرعون

فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ

والوں کو برے عذاب نے آ گھیرا ف۹۷ آگ جس پر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں ف۹۸ اور

یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَ اِذْ

جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو اور ف۹۹ جب

یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا

وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور اُن سے کہیں گے جو بڑے بنتے تھے ہم

ف۹۰ یعنی بت کی طرف ف۹۱ کیونکہ وہ جماد بے جان ہے۔ ف۹۲ وہی ہمیں جزا دے گا۔ ف۹۳ یعنی کافر۔ ف۹۴ یعنی نزولِ عذاب کے وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے اور اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا یہ سن کر ان لوگوں نے اس مومن کو دھمکایا کہ اگر تو ہمارے دین کی مخالفت کرے گا تو ہم تیرے ساتھ برے پیش آئیں گے اس کے جواب میں اُس نے کہا ف۹۵ اور ان کے اعمال و احوال کو جانتا ہے پھر وہ مومن ان سے نکل کر پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وہاں نماز میں مشغول ہو گیا فرعون نے ہزار آدمی اس کی جستجو میں بھیجے اللہ تعالیٰ نے درندے اس کی حفاظت پر مامور کر دیئے جو فرعونی اس کی طرف آیا درندوں نے اسے ہلاک کیا اور جو واپس گیا اور اس نے فرعون سے حال بیان کیا فرعون نے اس کو سولی دے دی تاکہ یہ حال مشہور نہ ہو۔ ف۹۶ اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر نجات پائی اگرچہ وہ فرعون کی قوم کا تھا۔ ف۹۷ دنیا میں تو یہ عذاب کہ وہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے اور آخرت میں دوزخ۔ ف۹۸ اس میں جلائے جاتے ہیں۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فرعونیوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے قالب میں ہر روز دو مرتبہ صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ آگ تمہارا مقام ہے۔ اور قیامت تک ان کے ساتھ یہی معمول رہے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے عذابِ قبر کے ثبوت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تا آنکہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کی طرف اٹھائے۔ ف۹۹ ذکر فرمایئے اے سیدِ انبیاء! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قوم سے جہنّم کے اندر کفار کے آپس میں جھگڑنے کا حال کہ۔

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ

تمہارے تابع تھے ف۱۰۰ تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ گھٹا لو گے وہ تکبر

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ

والے بولے ف۱۰۱ ہم سب آگ میں ہیں ف۱۰۲ بے شک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ف۱۰۳ اور جو

الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ

آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا

الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ

کردے ف۱۰۴ انھوں نے کہا کیا تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے ف۱۰۵ بولے کیوں نہیں ف۱۰۶

قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّا لَنَنْصُرُ

ع ۱۲ ۱۰

بولے تو تمہیں دعا کرو ف۱۰۷ اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو بے شک ضرور ہم

رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ ۙ

اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی ف۱۰۸ دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ف۱۰۹

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾

جس دن ظالموں کو اُن کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے ف۱۱۰ اور اُن کے لیے لعنت ہے اور اُن کے لیے برا گھر ف۱۱۱

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ ۙ هُدًى

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی ف۱۱۲ اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ف۱۱۳ عقل مندوں

وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ

کی ہدایت اور نصیحت کو تو اے محبوب تم صبر کرو ف۱۱۴ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۱۱۵ اور اپنوں کے گناہوں کی

ف۱۰۰ دنیا میں اور تمہاری بدولت ہی کافر بنے ف۱۰۱ یعنی کافروں کے سردار جواب دیں گے ف۱۰۲ ہر ایک اپنی مصیبت میں گرفتار، ہم میں سے کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا۔ ف۱۰۳ ایمانداروں کو اس نے جنت میں داخل کر دیا اور کافروں کو جہنّم میں جو ہونا تھا ہو چکا۔ ف۱۰۴ یعنی دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔ ف۱۰۵ کیا انہوں نے ظاہر معجزات پیش نہ کیے تھے یعنی اب تمہارے لیے جائے عذر باقی نہ رہی۔ ف۱۰۶ یعنی کافر۔ انبیاء کے تشریف لانے اور اپنے کفر کرنے کا اقرار کریں گے۔ ف۱۰۷ ہم کافر کے حق میں دعا نہ کریں گے اور تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہے۔ ف۱۰۸ ان کو غلبہ عطا فرما کر اور حجت قویّہ دے کر اور ان کے دشمنوں سے انتقام لے کر۔ ف۱۰۹ وہ قیامت کا دن ہے کہ ملائکہ رسولوں کی تبلیغ اور کفار کی تکذیب کی شہادت دیں گے۔ ف۱۱۰ اور کافروں کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا۔ ف۱۱۱ یعنی جہنّم۔ ف۱۱۲ یعنی توریت و معجزات۔ ف۱۱۳ یعنی توریت کا یا ان کے انبیاء پر نازل شدہ تمام کتابوں کا۔ ف۱۱۴ اپنی قوم کی ایذا پر۔ ف۱۱۵ وہ آپ کی مدد فرمائے گا آپ کے دین کو غالب کرے گا آپ کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔ کلبی نے کہا کہ آیتِ صبر آیتِ قتال سے منسوخ ہوگئی۔

لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

معافی چاہو ف۱۱۶ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے صبح اور شام اس کی پاکی بولو ف۱۱۷ وہ جو

یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا

اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بے کسی سند کے جو انھیں ملی ہو ف۱۱۸ ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک

كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾

بڑائی کی ہوس ف۱۱۹ جسے نہ پہنچیں گے ف۱۲۰ تو تم اللہ کی پناہ مانگو ف۱۲۱ بے شک وہی سنتا دیکھتا ہے

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ف۱۲۲ لیکن بہت لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

نہیں جانتے ف۱۲۳ اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں ف۱۲۴ اور نہ وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِیْٓءُؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ

کام کئے اور بدکار ف۱۲۵ کتنا کم دھیان کرتے ہو بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے

لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ

اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے ف۱۲۶ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو

اَسْتَجِبْ لَكُمْؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ

میں قبول کروں گا ف۱۲۷ بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم

ف۱۱۶ یعنی اپنی امت کے (مدارک) ف۱۱۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مداومت رکھو۔ اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اس سے پانچوں نمازیں مراد ہیں۔ ف۱۱۸ ان جھگڑا کرنے والوں سے کفارِ قریش مراد ہیں۔ ف۱۱۹ اور ان کا یہی تکبر ان کے تکذیب و انکار اور کفر کے اختیار کرنے کا باعث ہوا کہ انہوں نے یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی ان سے اونچا ہو اس لیے سیدانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت کی، بایں خیالِ فاسد کہ اگر آپ کو نبی مان لیں گے تو اپنی بڑائی جاتی رہے گی اور امتی اور چھوٹا بننا پڑے گا اور ہوس رکھتے ہیں بڑے بننے کی۔ ف۱۲۰ اور بڑائی میسر نہ آئے گی بلکہ حضور کی مخالفت و انکار ان کے حق میں ذلّت اور رسوائی کا سبب ہوگا۔ ف۱۲۱ حاسدوں کے مکر و کید سے۔ ف۱۲۲ یہ آیت منکرینِ بعث کے رد میں نازل ہوئی ان پر حجت قائم کی گئی کہ جب تم آسمان و زمین کی پیدائش پر باوجود ان کی اس عظمت اور بڑائی کے اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہو تو پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دینا اس کی قدرت سے کیوں بعید سمجھتے ہو۔ ف۱۲۳ بہت لوگوں سے مراد یہاں کفار ہیں اور ان کے انکارِ بعث کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہونے سے بعث پر استدلال نہیں کرتے تو وہ مثل اندھے کے ہیں اور جو مخلوقات کے وجود سے خالق کی قدرت پر استدلال کرتے ہیں وہ مثل بینا کے ہیں۔ ف۱۲۴ یعنی جاہل و عالم یکساں نہیں۔ ف۱۲۵ یعنی مؤمن صالح اور بدکار یہ دونوں بھی برابر نہیں۔ ف۱۲۶ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر یقین نہیں کرتے۔ ف۱۲۷ اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لیے چند شرطیں ہیں: ایک اخلاص دعا میں۔ دوسرے یہ کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امرِ ممنوع پر مشتمل نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو۔ پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔ جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں

جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ

میں جائیں گے ذلیل ہو کر اللہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اُس میں آرام پاؤ اور دن بنایا

مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

آنکھیں کھولتا وف۱۲۸ بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے لیکن بہت آدمی شکر

يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى

نہیں کرتے وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو کہاں

تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

اوندھے جاتے ہو وف۱۲۹ یونہی اوندھے ہوتے ہیں وف۱۳۰ وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وف۱۳۱

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ

اللہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین ٹھہراؤ بنائی وف۱۳۲ اور آسمان چھت وف۱۳۳ اور تمہاری تصویر کی

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ

تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں وف۱۳۴ اور تمہیں ستھری چیزیں وف۱۳۵ روزی دیں یہ ہے اللہ تمہارا رب

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ

تو بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا وہی زندہ ہے وف۱۳۶ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اُسے پوجو

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ

نرے اُسی کے بندے ہو کر سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ

کہ انہیں پوجوں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وف۱۳۷ جب کہ میرے پاس روشن دلیلیں وف۱۳۸ میرے رب کی طرف

ع ۶ ۱۱ وقف لازم

ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔ آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآنِ کریم میں دعا بمعنی عبادت بہت جگہ وارد ہے۔ حدیث شریف میں ہے " اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ "(ابوداود وترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہیں ثواب دوں گا۔ وف۱۲۸ کہ اس میں اپنے کام باطمینان انجام دو۔ وف۱۲۹ کہ اس کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے باوجودیکہ دلائل قائم ہیں۔ وف۱۳۰ اور حق سے پھرتے ہیں۔ باوجود دلائل قائم ہونے کے۔ وف۱۳۱ اور اُن میں حق جویانہ (حق کے متلاشی ہوکر) نظر و تأمل نہیں کرتے۔ وف۱۳۲ کہ وہ تمہاری قرارگاہ ہو زندگی میں بھی اور بعد موت بھی۔ وف۱۳۳ کہ اس کو مثلِ قبہ کے بلند فرمایا۔ وف۱۳۴ کہ تمہیں راست قامت پاکیزہ رو متناسب الاعضاء کیا بہائم کی طرح نہ بنایا کہ اوندھے چلتے۔ وف۱۳۵ نفیس مآکل ومشارب (کھانے پینے کی اشیاء)۔ وف۱۳۶ کہ اس کی فنا محال ہے۔ وف۱۳۷ شانِ نزول: کفارِ نابکار نے براہِ جہالت و گمراہی اپنے دینِ باطل کی طرف حضور پرنور

رَّبِّيْ٘ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

سے آئیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ رَبُّ العالمین کے حضور گردن رکھوں وہی ہے جس نے تمہیں ف١٣٩ مٹی

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا

سے بنایا پھر ف١٤٠ پانی کی بوند سے ف١٤١ پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی

اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْا

کو پہنچو ف١٤٢ پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اُٹھا لیا جاتا ہے ف١٤٣ اور اس لیے کہ تم ایک مقرر وعدہ

اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۚ فَاِذَا

تک پہنچو ف١٤٤ اور اس لیے کہ سمجھو ف١٤٥ وہی ہے کہ جلاتا (زندہ کرتا) ہے اور مارتا ہے پھر جب

قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا جبھی وہ ہوجاتا ہے ف١٤٦ کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جو

يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ ۛ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ

اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ف١٤٧ کہاں پھیرے جاتے ہیں ف١٤٨ وہ جنھوں نے جھٹلائی کتاب ف١٤٩ اور

بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ ۙ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ

جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا ف١٥٠ وہ عنقریب جان جائیں گے ف١٥١ جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے

وَ السَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ ۙ فِي الْحَمِيْمِ ۙ۬ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ۚ ثُمَّ

اور زنجیریں ف١٥٢ گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے ف١٥٣ پھر

قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا

ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جو تم شریک بتاتے تھے ف١٥٤ اللہ کے مقابل کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے ف١٥٥

رکوع ٨ ع ١٢ — معانقۃ ١٣

سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دعوت دی تھی اور آپ سے بت پرستی کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف١٣٨ عقل و وحی کی، توحید پر دلالت کرنے والی۔ ف١٣٩ یعنی تمہارے اصل اور تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو ف١٤٠ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی نسل کو۔ ف١٤١ یعنی قطرۂ منی سے ف١٤٢ اور تمہاری قوت کامل ہو۔ ف١٤٣ یعنی بڑھاپے یا جوانی کو پہنچنے سے قبل ہی، یہ اس لیے کیا کہ تم زندگانی کرو۔ ف١٤٤ زندگانی کے وقتِ محدود تک۔ ف١٤٥ دلائلِ توحید کو اور ایمان لاؤ۔ ف١٤٦ یعنی اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ اس نے ارادہ فرمایا اور شے موجود ہوئی نہ کوئی کُلفت (تکلیف) ہے نہ کوئی مشقت ہے نہ کسی سامان کی حاجت۔ یہ اس کے کمالِ قدرت کا بیان ہے۔ ف١٤٧ یعنی قرآن پاک میں۔ ف١٤٨ ایمان اور دینِ حق سے۔ ف١٤٩ یعنی کفار جنھوں نے قرآن شریف کی تکذیب کی۔ ف١٥٠ اس کی بھی تکذیب کی اور اس کے رسولوں کے ساتھ جو چیز بھیجی اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ عقائدِ حقّہ جو تمام انبیاء نے پہنچائے مثلِ توحیدِ الٰہی اور بعث بعدِ موت کے۔ ف١٥١ اپنی تکذیب کا انجام۔ ف١٥٢ اور ان زنجیروں سے ف١٥٣ اور وہ آگ باہر سے بھی انہیں گھیرے

بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْــٴًـا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾

بلکہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے ف۱۵۶ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ

یہ ف۱۵۷ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے ف۱۵۸ اور اس کا بدلہ ہے جو تم

تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى

اتراتے تھے جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا

الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ

مغروروں کا ف۱۵۹ تو تم صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ ف۱۶۰ سچا ہے تو اگر ہم تمہیں دکھا دیں ف۱۶۱ کچھ وہ چیز جس کا

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

انھیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۶۲ یا تمہیں پہلے ہی وفات دیں بہرحال انھیں ہماری ہی طرف پھرنا ف۱۶۳ اور بے شک ہم نے

مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ

تم سے پہلے کتنے ہی رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا ف۱۶۴ اور کسی کا احوال نہ بیان

عَلَیْكَ ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ

فرمایا ف۱۶۵ اور کسی رسول کو نہیں پہنچتا کہ کوئی نشانی لے آئے بے حکم خدا کے پھر جب اللہ

اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ

کا حکم آئے گا ف۱۶۶ سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا ف۱۶۷ اور باطل والوں کا وہاں خسارہ اللہ ہے جس نے

ع ۸ / ۱۳

ہوگی اور ان کے اندر بھی بھری ہوگی۔ (اللہ تعالٰی کی پناہ) ف۱۵۴ یعنی وہ بت کیا ہوئے جن کی تم عبادت کرتے تھے۔ ف۱۵۵ کہیں نظر ہی نہیں آتے۔ ف۱۵۶ بتوں کی پرستش کا انکار کر جائیں گے۔ پھر بُت حاضر کئے جائیں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمہارے یہ معبود سب جہنم کا ایندھن ہو۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ جہنمیوں کا یہ کہنا کہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اس کے یہ معنی ہیں کہ اب ہمیں ظاہر ہوگیا کہ جنھیں ہم پوجتے تھے وہ کچھ نہ تھے کہ کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے۔ ف۱۵۷ یعنی یہ عذاب جس میں تم مبتلا ہو۔ ف۱۵۸ یعنی شرک و بت پرستی و انکارِ بعث پر۔ ف۱۵۹ جنہوں نے تکبر کیا اور حق کو قبول نہ کیا۔ ف۱۶۰ کفار پر عذاب فرمانے کا ف۱۶۱ تمہاری وفات سے پہلے ف۱۶۲ انواع عذاب سے، مثل بدر میں مارے جانے کے جیسا کہ یہ واقع ہوا۔ ف۱۶۳ اور عذابِ شدید میں گرفتار ہونا۔ ف۱۶۴ اس قرآن میں صراحت کے ساتھ۔ ف۱۶۵ قرآن شریف میں تفصیلاً وصراحۃً (مرقاۃ) اور ان تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالٰی نے نشانی اور معجزات عطا فرمائے اور ان کی قوموں نے ان سے مُجادلہ (جھگڑا) کیا اور انہیں جھٹلایا اس پر ان حضرات نے صبر کیا۔ اس تذکرہ سے مقصود نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں اور جیسی ایذائیں پہنچ رہی ہیں پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیں۔ ف۱۶۶ کفار پر عذاب نازل کرنے کی بابت ف۱۶۷ رسولوں کے اور ان کی تکذیب کرنے والوں کے درمیان۔

جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لَكُمْ فِيْهَا

تمہارے لیے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ اور تمہارے لیے ان میں کتنے ہی

مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ

فائدے ہیں وف۱۶۸ اور اس لیے کہ تم ان کی پیٹھ پر اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو وف۱۶۹ اور اُن پر وف۱۷۰ اور کشتیوں پر وف۱۷۱

تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

سوار ہوتے ہو اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے وف۱۷۲ تو اللہ کی کونسی نشانی کا انکار کروگے وف۱۷۳ تو کیا اُنھوں نے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا

زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے اُن سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا وہ

اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا

ان سے بہت تھے وف۱۷۴ اور ان کی قوت وف۱۷۵ اور زمین میں نشانیاں اُن سے زیادہ وف۱۷۶ تو ان کے کیا کام آیا جو

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ

اُنھوں نے کمایا وف۱۷۷ تو جب ان کے پاس اُن کے رسول روشن دلیلیں لائے تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس

مِّنَ الْعِلْمِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا

دنیا کا علم تھا وف۱۷۸ اور انھیں پر اُلٹ پڑا جس کی ہنسی بناتے تھے وف۱۷۹ پھر جب اُنھوں نے ہمارا عذاب دیکھا

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ

بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جو اس کے شریک کرتے تھے اُن سے منکر ہوئے وف۱۸۰ تو ان کے

يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ

ایمان نے اُنھیں کام نہ دیا جب اُنھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا اللہ کا دستور جو اس کے بندوں

وف۱۶۸ کہ ان کے دودھ اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہو اور ان کی نسل سے نفع اٹھاتے ہو۔ وف۱۶۹ یعنی اپنے سفروں میں اپنے وزنی سامان ان کی پیٹھوں پر لاد کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتے ہو۔ وف۱۷۰ خشکی کے سفروں میں۔ وف۱۷۱ دریائی سفروں میں۔ وف۱۷۲ جو اس کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔ وف۱۷۳ یعنی وہ نشانیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں کہ ان کے انکار کی کوئی صورت ہی نہیں۔ وف۱۷۴ تعداد ان کی کثیر تھی۔ وف۱۷۵ اور جسمانی طاقت بھی ان سے زیادہ تھی۔ وف۱۷۶ یعنی ان کے محل اور عمارتیں وغیرہ۔ وف۱۷۷ معنی یہ ہیں کہ اگر یہ لوگ زمین میں سفر کرتے تو انہیں معلوم ہوجاتا کہ منکرین متمردین (سرکشی کرنے والوں کا کیا انجام ہوا اور وہ کس طرح ہلاک و برباد ہوئے اور اُن کی تعداد اُن کے زور اور اُن کے مال کچھ بھی اُن کے کام نہ آسکے۔ وف۱۷۸ اور انہوں نے علمِ انبیاء کی طرف التفات نہ کیا اس کی تحصیل اور اس سے انتفاع کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اس کو حقیر جانا اور اس کی ہنسی بنائی اور اپنے دنیوی علم کو جو حقیقت میں جہل ہے پسند کرتے رہے۔ وف۱۷۹ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب۔ وف۱۸۰ یعنی جن بتوں کو اس کے سوا پوجتے تھے ان سے بیزار ہوئے۔

عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ ع

میں گزر چکا ف۱۸۱ اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے ف۱۸۲

آیاتها ٥٤ | ٤١ سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ٦١ | ركوعاتها ٦

سورۂ حٰمٓ سجدہ مکیہ ہے، اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

حٰمٓ ۚ ﴿١﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ ﴿٢﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا

یہ اُتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مُفصّل فرمائی گئیں ف۲ عربی

عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ ﴿٣﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

قرآن عقل والوں کے لیے خوشخبری دیتاف۳ اور ڈر سناتاف۴ تو اُن میں اکثر نے منہ پھیرا تو وہ

لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٤﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا

سنتے ہی نہیں ف۵ اور بولے ف۶ ہمارے دل غلاف میں ہیں اُس بات سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہوف۷ اور ہمارے کانوں میں

وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿٥﴾ قُلْ اِنَّمَآ

ٹینٹ (روئی) ہے ف۸ اور ہمارے اور تمہارے درمیان روک ہے ف۹ تو تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کرتے ہیں ف۱۰ تم فرماؤ ف۱۱ آدمی

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ

ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں ف۱۲ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو ف۱۳

ف۱۸۱ یہی ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت ایمان لانا نافع نہیں ہوتا اس وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ رسولوں کے جھٹلانے والوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔ ف۱۸۲ یعنی ان کا گھاٹا اور ٹوٹا اچھی طرح ظاہر ہوگیا۔ ف۱ اس سورت کا نام ''سورۂ فُصِّلَت'' بھی ہے اور ''سورۂ سجدہ وسورۂ مصابیح'' بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے، اس میں چھ رکوع چوّن آیتیں اور سات سو چھیانوے کلمے اور تین ہزار تین سو پچاس حرف ہیں۔ ف۲ احکام و امثال و مَواعِظ و وَعْد وعید وغیرہ کے بیان میں۔ ف۳ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ثواب کی۔ ف۴ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب کا۔ ف۵ توجہ سے قبول کا سننا۔ ف۶ مشرکین۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ف۷ ہم اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے یعنی توحید و ایمان کو۔ ف۸ ہم بہرے ہیں آپ کی بات ہمارے سننے میں نہیں آتی، اس سے اُن کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان و توحید کے قبول کرنے کی توقع نہ رکھیے ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم بمنزلہ اس شخص کے ہیں جو نہ سمجھتا ہو نہ سنتا ہو۔ ف۹ یعنی دینی مخالفت۔ تو ہم آپ کی بات ماننے والے نہیں۔ ف۱۰ یعنی تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر قائم ہیں یا یہ معنی ہیں کہ تم سے ہمارا کام بگاڑنے کی جو کوشش ہو سکے وہ کرو ہم بھی تمہارے خلاف جو ہو سکے گا کریں گے۔ ف۱۱ اے اَکْرَمُ الْخَلْق سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براہِ تواضُع ان لوگوں کے ارشادات و ہدایات کے لیے کہ ف۱۲ ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات بھی سنی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مُغایَرت (تبدیلی) بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو، بجائے میرے کوئی غیر جنس

وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿٦﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

اور اس سے معافی مانگو وف۱۴ اور خرابی ہے شرک والوں کو وہ جو زکوۃ نہیں دیتے وف۱۵ اور

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ آخرت کے منکر ہیں وف۱۶ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٨﴾ ع قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ

ان کے لیے بے انتہا ثواب ہے وف۱۷ تم فرماؤ کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن

ع ١٥/٨

فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩﴾ ج وَجَعَلَ

میں زمین بنائی وف۱۸ اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو وف۱۹ وہ ہے سارے جہان کا رب وف۲۰ اور اس میں وف۲۱

فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ

اس کے اوپر سے لنگر (بھاری بوجھ) ڈالے وف۲۲ اور اس میں برکت رکھی وف۲۳ اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار

اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿١٠﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ

دن میں وف۲۴ ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا وف۲۵ تو اس

"جن یا فرشتہ" آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ ان کی بات سننے میں آئے نہ ہم ان کے کلام کو سمجھ سکیں ہمارے ان کے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے، لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہئے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہئے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اس لیے کہ میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے۔ **فائدہ:** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلحاظِ ظاہر "اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" فرمانا حکمتِ ہدایت وارشاد (رشد و ہدایت کی حکمت) کے لیے بطریقِ تواضع ہے اور جو کلمات تواضع کے لیے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے عُلُوِّ منصب کی دلیل ہوتے ہیں، چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈنا ترکِ ادب اور گستاخی ہوتا ہے، تو کسی امتی کو روا (جائز) نہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مُماثل ہونے کا دعویٰ کرے۔ یہ بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ آپ کی بشریّت بھی سب سے اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی نسبت نہیں۔ وف۱۳ اس پر ایمان لاؤ اس کی اطاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھرو۔ وف۱۴ اپنے فسادِ عقیدہ و عمل کی۔ وف۱۵ یہ منعِ زکوۃ سے خوف دلانے کے لیے فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ زکوۃ کو منع کرنا ایسا بُرا ہے کہ قرآن کریم میں مشرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا راہِ خدا میں خرچ کر ڈالنا اس کے ثبات و استقلال اور صدق و اخلاصِ نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوۃ سے مراد ہے توحید کا مُعتقِد ہونا اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ جو توحید کا اقرار کر کے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے اور قتادہ نے اس کے معنی یہ لیے ہیں کہ جو لوگ زکوۃ کو واجب نہیں جانتے۔ اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ وف۱۶ کہ مرنے کے بعد اٹھنے اور جزا کے ملنے کے قائل نہیں۔ وف۱۷ جو مُنقطع نہ ہوگا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت بیماروں اپاہجوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل و طاعت کے قابل نہ رہیں انہیں وہی اجر ملے گا جو تندرستی میں عمل کرتے تھے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ کوئی عمل کرتا ہے اور کسی مرض یا سفر کے باعث وہ عاملِ اس عمل سے مجبور ہو جاتا ہے تو تندرستی اور اقامت کی حالت میں جو کرتا تھا ویسا ہی اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔ وف۱۸ اس کی ایسی قدرتِ کاملہ ہے اور چاہتا تو ایک لمحہ سے بھی کم میں بنا دیتا۔ وف۱۹ یعنی شریک۔ وف۲۰ اور وہی عبادت کا مستحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں سب اس کے مملوک و مخلوق ہیں۔ اس کے بعد پھر اس کی قدرت کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ وف۲۱ یعنی زمین میں۔ وف۲۲ پہاڑوں کے۔ وف۲۳ دریا اور نہریں اور درخت و پھل اور قسم قسم کے حیوانات وغیرہ پیدا کر کے۔ وف۲۴ یعنی دو دن زمین کی پیدائش اور دو دن میں یہ سب۔ وف۲۵ یعنی بخار بلند ہونے والا۔

لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآىٕعِيْنَ ﴿۱۱﴾

سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ اَوْحٰى فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ

تو اُنھیں پورے سات آسمان کردیا دو دن میں ف۲۶ اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے ف۲۷

وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَ حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ

اور ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۲۸ چراغوں سے آراستہ کیا ف۲۹ اور نگہبانی کے لیے ف۳۰ یہ اس عزت والے علم والے کا ٹھہرایا

الْعَلِیْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ

ہوا ہے پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۱ تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد

وَّ ثَمُوْدَ ﴿ؕ۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ

اور ثمود پر آئی تھی ف۳۲ جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے ف۳۳

اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓىٕكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ

کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بولے ف۳۴ ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اُتارتا ف۳۵ تو جو کچھ

اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ

تم لے کر بھیجے گئے ہم اُسے نہیں مانتے ف۳۶ تو وہ جو عاد تھے انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا ف۳۷

ف۲۶ یہ کل چھ دن ہوئے ان میں سب سے پچھلا جمعہ ہے۔ ف۲۷ وہاں کے رہنے والوں کو طاعات وعبادات وامرونہی کے۔ ف۲۸ جو زمین سے قریب ہے۔ ف۲۹ یعنی روشن ستاروں سے۔ ف۳۰ شیاطین مُسترِق (چوری چھپے آسمانوں کی خبریں سننے والے شیاطین) سے۔ ف۳۱ یعنی اگر یہ مشرکین اس بیان کے بعد بھی ایمان لانے سے اِعراض کریں۔ ف۳۲ یعنی عذاب مُہلک سے، جیسا ان پر آیا تھا۔ ف۳۳ یعنی قوم عاد وثمود کے رسول ہر طرف سے آتے تھے اور ان کی ہدایت کی ہر تدبیر عمل میں لاتے تھے اور انہیں ہر طرح نصیحت کرتے تھے۔ ف۳۴ ان کی قوم کے کافران کے جواب میں کہ ف۳۵ بجائے تمہارے، تم تو ہماری مثل آدمی ہو۔ ف۳۶ یہ خطاب ان کا حضرت ہود اور حضرت صالح اور تمام انبیاء سے تھا جنہوں نے ایمان کی دعوت دی۔ امام بغوی نے بِاِسناد ثعلبی حضرت جابر سے روایت کی کہ جماعت قریش نے جن میں ابوجہل وغیرہ سردار بھی تھے یہ تجویز کیا کہ کوئی ایسا شخص جو شعر، سحر، کہانت میں ماہر ہو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کلام کرنے کے لیے بھیجا جائے چنانچہ عُتبہ بن ربیعہ کا انتخاب ہوا عُتبہ نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ بہتر ہیں یا ہاشم، آپ بہتر ہیں یا عبدالمطلب، آپ بہتر ہیں یا عبداللہ، آپ کیوں ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں، کیوں ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتاتے ہیں، حکومت کا شوق ہو تو ہم آپ کو بادشاہ مان لیں آپ کے پھریرے اڑائیں (جھنڈے لہرائیں)، عورتوں کا شوق ہو تو قریش کی جن لڑکیوں میں سے آپ پسند کریں ہم دس آپ کے عقد میں دیں، مال کی خواہش ہو تو اتنا جمع کردیں جو آپ کی نسلوں سے بھی بچ رہے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ تمام گفتگو خاموش سنتے رہے، جب عتبہ اپنی تقریر کر کے خاموش ہوا تو حضورِ انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی سورت "حٰمٓ السجدہ" پڑھی، جب آپ آیت "فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ" (پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی) پر پہنچے تو عتبہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ حضور کے دہن مبارک پر رکھ دیا اور آپ کو رشتہ و قرابت کے واسطہ سے قسم دلائی اور ڈر کر اپنے گھر بھاگ گیا۔ جب قریش اس کے مکان پر پہنچے تو اس نے تمام واقعہ بیان کر کے کہا کہ خدا کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ

وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ

اور بولے ہم سے زیادہ کس کا زور اور کیا اُنھوں نے نہ جانا کہ اللہ جس نے اُنھیں بنایا ان سے

مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

زیادہ قوی ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے تو ہم نے اُن پر ایک آندھی بھیجی سخت

صَرْصَرًا فِيْۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ

گرج کی وف۳۸ اُن کی شامت کے دنوں میں کہ ہم اُنھیں رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی

الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ

زندگی میں اور بے شک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی اور رہے ثمود

فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ

انھیں ہم نے راہ دکھائی وف۳۹ تو انھوں نے سوجھنے پر اندھے ہونے کو پسند کیا وف۴۰ تو انھیں ذلت کے عذاب کی کڑک

الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

نے آلیا وف۴۱ سزا اُن کے کئے کی وف۴۲ اور ہم نے وف۴۳ اُنھیں بچا لیا جو ایمان لائے وف۴۴ اور ڈرتے تھے وف۴۵

ع ۲ ۱۶

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا مَا

اور جس دن اللہ کے دشمن وف۴۶ آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ

جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا

پچھلے آملیں وف۴۷ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے سب اُن پر ان کے کئے کی

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ

گواہی دیں گے وف۴۸ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا

وسلم) جو کہتے ہیں نہ وہ شعر ہے نہ سحر ہے نہ کہانت، میں ان چیزوں کو خوب جانتا ہوں۔ میں نے ان کا کلام سنا جب انہوں نے آیت "فَاِنْ اَعْرَضُوْا" پڑھی تو میں نے ان کے دہن مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور انہیں قسم دی کہ بس کریں۔ اور تم جانتے ہی ہو وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہی ہو جاتا ہے، ان کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی، مجھے اندیشہ ہوگیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل نہ ہونے لگے۔ وف۳۷ قوم عاد کے لوگ بڑے قوی اور شہ زور تھے جب حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرایا تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنی طاقت سے عذاب کو ہٹا سکتے ہیں۔ وف۳۸ نہایت ٹھنڈی بغیر بارش کے۔ وف۳۹ اور نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے۔ وف۴۰ اور ایمان کے مقابلہ میں کفر اختیار کیا۔ وف۴۱ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کئے گئے۔ وف۴۲ یعنی ان کے شرک و تکذیب پیغمبر اور معاصی کی۔ وف۴۳ صاعقہ (کڑک) کے اس ذلت والے عذاب سے وف۴۴ حضرت صالح علیہ السلام پر۔ وف۴۵ شرک اور اعمالِ خبیثہ سے۔ وف۴۶ یعنی کفار اگلے اور پچھلے۔ وف۴۷ پھر سب کو دوزخ میں ہانک دیا جائے گا۔ وف۴۸ اعضاء بحکمِ الٰہی بول اٹھیں گے اور جو جو عمل کئے تھے بتا دیں گے۔

الَّذِیْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اُسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا

اور تم ف۴۹ اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور

جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ

تمہاری کھالیں ف۵۰ لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا ف۵۱ اور

ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾

یہ ہے تمہارا وہ گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا اور اس نے تمہیں ہلاک کردیا ف۵۲ تو اب رہ گئے ہارے ہوؤں میں

فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ

پھر اگر وہ صبر کریں ف۵۳ تو آگ ان کا ٹھکانا ہے ف۵۴ اور اگر وہ منانا چاہیں تو کوئی ان کا

الْمُعْتَبِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا

منانا نہ مانے ف۵۵ اور ہم نے اُن پر کچھ ساتھی تعینات کئے ف۵۶ اُنھوں نے اُنھیں بھلا کر دکھایا جو اُن کے آگے ہے ف۵۷ اور جو

خَلْفَهُمْ وَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ

ان کے پیچھے ف۵۸ اور ان پر بات پوری ہوئی ف۵۹ ان گروہوں کے ساتھ جو اُن سے پہلے گزر چکے جن

وَ الْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ؑ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا

اور آدمیوں کے بے شک وہ زیاں کار (نقصان میں) تھے اور کافر بولے ف۶۰ یہ قرآن

لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ

نہ سنو اور اس میں بیہودہ غُل (شور) کرو ف۶۱ شاید یونہی تم غالب آؤ ف۶۲ تو بے شک ضرور ہم

ف۴۹ گناہ کرتے وقت۔ ف۵۰ تمہیں تو اس کا گمان بھی نہ تھا بلکہ تم تو بعث و جزا کے سرے ہی سے قائل نہ تھے۔ ف۵۱ جو تم چھپا کر کرتے ہو۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کی باتیں جانتا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے اس کو نہیں جانتا۔ (مَعاذَ اللّٰہ) ف۵۲ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ تمہیں جہنم میں ڈال دیا۔ ف۵۳ عذاب پر ف۵۴ یہ صبر بھی کارآمد نہیں۔ ف۵۵ یعنی حق تعالیٰ ان سے راضی نہ ہو چاہے کتنا ہی منت کریں کسی طرح عذاب سے رہائی نہیں۔ ف۵۶ شیاطین میں سے۔ ف۵۷ یعنی دنیا کی زیب و زینت اور خواہشاتِ نفس کا اتباع۔ ف۵۸ یعنی امرِ آخرت۔ یہ وسوسہ ڈال کر کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے نہ حساب نہ عذاب چین ہی چین ہے۔ ف۵۹ عذاب کی۔ ف۶۰ یعنی مشرکین قریش۔ ف۶۱ اور شور مچاؤ۔ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو خوب چلاؤ اونچی اونچی آوازیں نکال کر چیخو بے معنی کلمات سے شور کرو تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تاکہ کوئی قرآن نہ سننے پائے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشان ہوں۔ ف۶۲ اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ

كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بے شک ہم اُن کے برے سے برے کام کا اُنھیں بدلہ دیں گے و٦٣

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا

یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ اس میں اُنھیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيْنِ

کی کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اور کافر بولے و٦٤ اے ہمارے رب ہمیں دکھا وہ

اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ

دونوں جن اور آدمی جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا و٦٥ کہ ہم اُنھیں اپنے پاؤں تلے ڈالیں و٦٦ کہ وہ ہر نیچے سے

الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ

نیچے رہیں و٦٧ بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے و٦٨ اُن پر

عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ

فرشتے اُترتے ہیں و٦٩ کہ نہ ڈرو و٧٠ اور نہ غم کرو و٧١ اور خوش ہو اس جنت پر جس کا

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ

تمھیں وعدہ دیا جاتا تھا و٧٢ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں و٧٣ اور آخرت میں و٧٤

وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾ ؕ نُزُلًا مِّنْ

اور تمہارے لیے ہے اس میں و٧٥ جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے

علیہ وسلم قراءت موقوف کردیں۔ و٦٣ یعنی کفر کا بدلہ سخت عذاب۔ و٦٤ جہنّم میں۔ و٦٥ یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھا جِنّی بھی اور اِنسی بھی۔ شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: ''شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ'' (آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان) جہنم میں کفار ان دونوں کے دیکھنے کی خواہش کریں گے۔ و٦٦ آگ میں و٦٧ دَرکِ اَسفل (دوزخ کے سب سے نچلے طبقے) میں ہم سے زیادہ سخت عذاب میں۔ و٦٨ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کرے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنیٰ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجالائے اور معاصی سے بچے۔ و٦٩ موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک وقتِ موت۔ دوسرے قبر میں۔ تیسرے قبروں سے اٹھنے کے وقت۔ و٧٠ موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے۔ و٧١ اہل و اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا۔ و٧٢ اور فرشتے کہیں گے: و٧٣ تمہاری حفاظت کرتے تھے۔ و٧٤ تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہوں گے۔ و٧٥ یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت و لذّت۔

ع ۱۸

غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

والے مہربان کی طرف سے اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے ف۷۶ اور نیکی کرے ف۷۷

وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ

اور کہے میں مسلمان ہوں ف۷۸ اور نیکی اور بدی برابر نہ ہوجائیں گی اے سننے والے

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ

برائی کو بھلائی سے ٹال ف۷۹ جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہوجائے گا جیسا کہ

وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ

گہرا دوست ف۸۰ اور یہ دولت ف۸۱ نہیں ملتی مگر صابروں کو اور اسے نہیں پاتا مگر بڑے

عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

نصیب والا اور اگر تجھے شیطان کا کوئی کونچا (وار) پہنچے ف۸۲ تو اللہ کی پناہ مانگ ف۸۳ بے شک وہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ

سنتا جانتا ہے اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند ف۸۴

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ

سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو ف۸۵ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انھیں پیدا کیا ف۸۶ اگر

ف۷۶ اس کی توحید وعبادت کی طرف۔ کہا گیا ہے کہ اس دعوت دینے والے سے مراد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی۔ ف۷۷ **شانِ نزول:** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا: میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقہ پر بھی اللہ تعالٰی کی طرف دعوت دے وہ اس میں داخل ہے دعوت الی اللہ کے کئی مرتبے ہیں اوّل دعوتِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام معجزات اور حجج وبراہین وسیف کے ساتھ، یہ مرتبہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہے۔ دوم دعوت علماء فقط حجج وبراہین کے ساتھ اور علماء کئی طرح کے ہیں: ایک عالِم بِاللّٰہ۔ دوسرے عالِم بِصِفاتِ اللّٰہ۔ تیسرے عالِم بِاَحکامِ اللّٰہ۔ مرتبہ سوم دعوتِ مجاہدین ہے، یہ کفار کو سیف کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کرلیں۔ مرتبہ چہارم مؤذنین کی دعوت نماز کے لیے۔ عمل صالح کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو قلب سے ہو وہ معرفتِ الٰہی ہے۔ دوسرے جو اعضاء سے ہو وہ تمام طاعات ہیں۔ ف۷۸ اور یہ فقط قول نہ ہو بلکہ دینِ اسلام کا دل سے معتقِد ہو کر کہے کہ سچا کہنا یہی ہے۔ ف۷۹ مثلاً غصہ کو صبر سے اور جہل کو حلم سے اور بدسلوکی کو عفو سے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی برائی کرے تو تو معاف کر۔ ف۸۰ یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے۔ **شانِ نزول:** کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی شدتِ عداوت کے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلوکِ نیک کیا ان کی صاحبزادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادِقُ المَحبّت جاں نثار ہوگئے۔ ف۸۱ یعنی بدیوں کو نیکیوں سے دفع کرنے کی خصلت۔ ف۸۲ یعنی شیطان تجھ کو برائیوں پر ابھارے اور اس خصلت نیک سے اور اس کے علاوہ اور نیکیوں سے منحرف کرے۔ ف۸۳ اس کے شر سے اور اپنی نیکیوں پر قائم رہ شیطان کی راہ نہ اختیار کر اللہ تعالٰی تیری مدد فرمائے گا۔ ف۸۴ جو اس کی قدرت وحکمت اور اس کی ربوبیّت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں۔ ف۸۵ کیونکہ وہ مخلوق ہیں اور حکم خالق سے مسخر ہیں اور جو ایسا ہو مستحقِ عبادت نہیں ہوسکتا۔ ف۸۶ وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے۔

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ

تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں ف٨٧ تو وہ جو تمہارے رب کے پاس ہیں ف٨٨ رات دن

لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدة وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ

اس کی پاکی بولتے ہیں اور اُکتاتے نہیں اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے

خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْۤ اَحْيَاهَا

بے قدر پڑی ف٨٩ پھر ہم نے جب اس پر پانی اُتارا ف٩٠ تروتازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اُسے جلایا ضرور

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ

مُردے جلائے (زندہ کرے) گا بے شک وہ سب کچھ کرسکتا ہے بے شک وہ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے

اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْۤ اٰمِنًا

چلتے ہیں ف٩١ ہم سے چھپے نہیں ف٩٢ تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا ف٩٣ وہ بھلا یا جو قیامت میں امان سے

يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ

آئے گا ف٩٤ جو جی میں آئے کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ

جو ذکر سے منکر ہوئے ف٩٥ جب وہ ان کے پاس آیا اُن کی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھ اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے ف٩٦ باطل کو اس کی طرف

الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾

راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے ف٩٧ اُتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ

تم سے نہ فرمایا جائے گا ف٩٨ مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا کہ بے شک تمہارا رب بخشش

مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا

والا ف٩٩ اور دردناک عذاب والا ہے ف١٠٠ اور اگر ہم اُسے عجمی زبان کا قرآن کرتے ف١٠١ تو ضرور کہتے کہ اس کی

السجدۃ ١١

ف٨٧ صرف اللہ کو سجدہ کرنے سے۔ ف٨٨ ملائکہ۔ ف٨٩ سوکھی کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں۔ ف٩٠ بارش نازل کی۔ ف٩١ اور تاویلِ آیات میں صحت و استقامت سے عدول و انحراف کرتے ہیں۔ ف٩٢ ہم انہیں اس کی سزا دیں گے۔ ف٩٣ یعنی کافر مُلحد۔ ف٩٤ مومن صادق العقیدہ، بیشک وہی بہتر ہے۔ ف٩٥ یعنی قرآن کریم سے اور انہوں نے اس میں طعن کئے۔ ف٩٦ بے عدیل و بے نظیر جس کی ایک سورت کا مثل بنانے سے تمام خَلق عاجز ہے۔ ف٩٧ یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّ

آیتیں کیوں نہ کھولی گئیں ف۱۰۲ کیا کتاب عجمی اور نبی عربی ف۱۰۳ تم فرماؤ وہ ف۱۰۴ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور

شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ

شفا ہے ف۱۰۵ اور وہ جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے ف۱۰۶ اور وہ ان پر اندھا پن ہے ف۱۰۷

اُولٰٓىٕكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾ؑ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ

گویا وہ دُور جگہ سے پکارے جاتے ہیں ف۱۰۸ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹

فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ

تو اس میں اختلاف کیا گیا ف۱۱۰ اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی ف۱۱۱ تو جبھی اُن کا فیصلہ ہوجاتا ف۱۱۲ اور بے شک وہ ف۱۱۳

لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ج وَ مَنْ اَسَآءَ

ضرور اس کی طرف سے ایک دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے

فَعَلَیْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۴۶﴾

تو اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا

بھی باطل اس تک راہ نہیں پاسکتا وہ تغییر و تبدیل و کمی و زیادتی سے محفوظ ہے، شیطان اس میں تصرُّف کی قدرت نہیں رکھتا۔ ف۹۸ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ف۹۹ اپنے انبیاء علیہم السلام کے لیے اور ان پر ایمان لانے والوں کے لیے۔ ف۱۰۰ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں اور تکذیب کرنے والوں کے لیے۔ ف۱۰۱ جیسا کہ یہ کفار بطریق اعتراض کہتے ہیں کہ یہ قرآن عجمی زبان میں کیوں نہ اترا۔ ف۱۰۲ اور زبان عربی میں بیان نہ کی گئیں کہ ہم سمجھ سکتے۔ ف۱۰۳ یعنی کتاب نبی کی زبان کے خلاف کیوں اتری۔ حاصل یہ ہے کہ قرآنِ پاک عجمی زبان میں ہوتا تو یہ کافر اعتراض کرتے عربی میں آیا تو معترض ہوئے بات یہ ہے کہ خُوئے بد را بہانہ بسیار (بد نیت کیلئے بہانے بہت)۔ ایسے اعتراض طالبِ حق کی شان کے لائق نہیں۔ ف۱۰۴ قرآن شریف ف۱۰۵ کہ حق کی راہ بتاتا ہے گمراہی سے بچاتا ہے جہل و شک وغیرہ قلبی امراض سے شِفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لیے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا دفعِ مرض کے لیے مؤثر ہے۔ ف۱۰۶ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں۔ ف۱۰۷ کہ شکوک و شُبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔ ف۱۰۸ یعنی وہ اپنے عدمِ قبول سے اس حالت کو پہنچ گئے ہیں جیسا کہ کسی کو دور سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی بات نہ سنے نہ سمجھے۔ ف۱۰۹ یعنی توریت مقدس ف۱۱۰ بعضوں نے اس کو مانا اور بعضوں نے نہ مانا۔ بعضوں نے اس کی تصدیق کی اور بعضوں نے تکذیب۔ ف۱۱۱ یعنی حساب و جزا کو روزِ قیامت تک مؤخر نہ فرمادیا ہوتا ف۱۱۲ اور دنیا ہی میں انہیں اس کی سزا دے دی جاتی۔ ف۱۱۳ یعنی کتابِ الٰہی کی تکذیب کرنے والے۔

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا

قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ف۱۱۴ اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ

تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ

کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنے مگر اس کے علم سے ف۱۱۵ اور جس دن انھیں ندا فرمائے گا ف۱۱۶ کہاں ہیں میرے شریک ف۱۱۷

قَالُوْۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٧﴾ ۚ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ

کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ف۱۱۸ اور گم گیا ان سے جسے پہلے

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ

پوجتے تھے ف۱۱۹ اور سمجھ لیے کہ انھیں کہیں ف۱۲۰ بھاگنے کی جگہ نہیں آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں

الْخَيْرِ ٞ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

اُکتاتا ف۱۲۱ اور کوئی برائی پہنچے ف۱۲۲ تو ناامید آس ٹوٹا ف۱۲۳ اور اگر ہم اُسے کچھ اپنی رحمت کا مزہ دیں ف۱۲۴

مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ

اس تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچی تھی تو کہے گا یہ تو میری ہے ف۱۲۵ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی

وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْۤ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ

اور اگر ف۱۲۶ میں رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی خوبی ہی ہے ف۱۲۷ تو ضرور ہم بتادیں گے

ف۱۱۴ تو جس سے وقتِ قیامت دریافت کیا جائے اس کو لازم ہے کہ کہے اللہ تعالٰی جاننے والا ہے۔ ف۱۱۵ یعنی اللہ تعالٰی پھل کے غلاف سے برآمد ہونے سے قبل اس کے احوال کو جانتا ہے اور مادہ کے حمل کو اور اس کی ساعتوں کو اور وضع (پیدائش) کے وقت کو اور اس کے ناقص و غیر ناقص اور اچھے اور برے اور نر و مادہ ہونے کو سب کو جانتا ہے اس کا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہیے۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اولیائے کرام اصحابِ کشف بسا اوقات ان اُمور کی خبریں دیتے ہیں اور وہ صحیح واقع ہوتی ہیں بلکہ کبھی مُنَجِّم (ستاروں کا علم جاننے والے) اور کاہن بھی خبریں دیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی خبریں تو محض اٹکل کی باتیں ہیں جو اکثر و بیشتر غلط ہو جایا کرتی ہیں وہ علم ہی نہیں ہے بے حقیقت باتیں ہیں اور اولیاء کی خبریں بے شک صحیح ہوتی ہیں اور وہ علم سے فرماتے ہیں اور یہ علم ان کا ذاتی نہیں اللہ تعالٰی کا عطا فرمایا ہوا ہے تو حقیقت میں یہ اسی کا علم ہوا غیر کا نہیں۔ (خازن) ف۱۱۶ یعنی اللہ تعالٰی مشرکین سے فرمائے گا کہ ف۱۱۷ جو تم نے دنیا میں گھڑ رکھے تھے جنہیں تم پوجا کرتے تھے اس کے جواب میں مشرکین ف۱۱۸ جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شریک ہے یعنی ہم سب مومن موحد ہیں۔ یہ مشرکین عذاب دیکھ کر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بری ہونے کا اظہار کریں گے۔ ف۱۱۹ دنیا میں یعنی بت۔ ف۱۲۰ عذابِ الٰہی سے بچنے اور ف۱۲۱ ہمیشہ اللہ تعالٰی سے مال اور تونگری و تندرستی مانگتا رہتا ہے۔ ف۱۲۲ یعنی کوئی سختی و بلا و معاش کی تنگی۔ ف۱۲۳ اللہ تعالٰی کے فضل و رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے۔ یہ اور اس کے بعد جو ذکر فرمایا جاتا ہے وہ کافر کا حال ہے اور مومن اللہ تعالٰی کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے "لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ" (اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر کافر لوگ) ف۱۲۴ صحت و سلامت و مال و دولت عطا فرما کر۔ ف۱۲۵ خالص میرا حق ہے میں اپنے عمل سے اس کا مستحق ہوں۔ ف۱۲۶ بالفرض جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں: ف۱۲۷ یعنی وہاں بھی میرے لیے دنیا کی طرح عیش و راحت و عزت و کرامت ہے۔

كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا٘ وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۰﴾ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى

کافروں کو جو اُنھوں نے کیا ف۱۲۸ اور ضرور اُنھیں گاڑھا عذاب چکھائیں گے ف۱۲۹ اور جب ہم آدمی پر احسان

الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ﴿۵۱﴾

کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے ف۱۳۰ اور اپنی طرف دُور ہٹ جاتا ہے ف۱۳۱ اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے ف۱۳۲ تو چوڑی دعا والا ہے ف۱۳۳

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ

تم فرماؤ ف۱۳۴ بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے ف۱۳۵ پھر تم اس کے منکر ہوئے تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو

فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى

دور کی ضد میں ہے ف۱۳۶ ابھی ہم اُنھیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں ف۱۳۷ اور خود اُن کے آپے میں ف۱۳۸ یہاں تک کہ

یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَ لَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾

ان پر کھل جائے کہ بے شک وہ حق ہے ف۱۳۹ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں

اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾ ع

سنو اُنھیں ضرور اپنے رب سے ملنے میں شک ہے ف۱۴۰ سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے ف۱۴۱

اٰیاتها ۵۳ | ۴۲ سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مَكِّيَّةٌ ۶۲ | رکوعاتها ۵

سورۂ شوریٰ مکیہ ہے، اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱۲۸ یعنی ان کے اعمالِ قبیحہ اور ان کے اعمال کے نتائج اور جس عذاب کے وہ مستحق ہیں اس سے انہیں آگاہ کر دیں گے۔ ف۱۲۹ یعنی نہایت سخت۔ ف۱۳۰ اور اس احسان کا شکر بجا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اِتراتا ہے اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھول جاتا ہے۔ ف۱۳۱ یادِ الٰہی سے تکبر کرتا ہے۔ ف۱۳۲ کسی قسم کی پریشانی بیماری یا ناداری وغیرہ پیش آتی ہے ف۱۳۳ خوب دعائیں کرتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور لگاتار دعائیں مانگے جاتا ہے۔ ف۱۳۴ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکۂ مکرمہ کے کفار سے ف۱۳۵ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور براہینِ قطعیہ ثابت کرتی ہیں۔ ف۱۳۶ حق کی مخالفت کرتا ہے۔ ف۱۳۷ آسمان و زمین کے اَقطار میں، سورج، چاند، ستارے، نباتات، حیوان یہ سب اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرنے والے ہیں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی امتوں کی اجڑی ہوئی بستیاں ہیں جن سے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان نشانیوں سے مشرق و مغرب کی وہ فتوحات مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے نیاز مندوں کو عنقریب عطا فرمانے والا ہے۔ ف۱۳۸ ان کی ہستیوں میں لاکھوں لطائفِ صنعت اور بے شمار عجائبِ حکمت ہیں یا یہ معنیٰ ہیں کہ بدر میں کفار کو مغلوب و مقہور کر کے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرا دیا، یا یہ معنیٰ ہیں کہ مکۂ مکرمہ فتح فرما کر ان میں اپنی نشانیاں ظاہر کر دیں گے۔ ف۱۳۹ یعنی اسلام و قرآن کی سچائی اور حقانیت ان پر ظاہر ہو جائے۔ ف۱۴۰ کیونکہ وہ بعث و قیامت کے قائل نہیں ہیں۔ ف۱۴۱ کوئی چیز اس کے احاطۂ علمی سے باہر نہیں اور اس کے معلومات غیر متناہی ہیں۔ ف۱ سورۂ شوریٰ

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْۤ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ

یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف وٓ اور تم سے اگلوں کی طرف وٓ

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ هُوَ

اللہ عزت و حکمت والا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ

بلندی و عظمت والا ہے قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہوجائیں وٓ اور فرشتے

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں وٓ سن لو بےشک

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ

اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جنھوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا رکھے ہیں وٓ

اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ٘ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ

وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں وٓ اور تم اُن کے ذمہ دار نہیں وٓ اور یونہی ہم نے

اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ يَوْمَ

تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں وٓ اور تم ڈراؤ اکٹھے

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿۷﴾ وَ لَوْ

ہونے کے دن سے جس میں کچھ شک نہیں وٓ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں اور

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ

اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کردیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے وٓ

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے ایک قول میں اس کی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جن میں کی پہلی "قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا" ہے۔ اس سورت میں پانچ رکوع ترپن آیتیں آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار پانچ سو اٹھاسی حرف ہیں۔ وٓ غیبی خبریں۔ (خازن) وٓ انبیاء علیہم السلام میں سے وحی فرما چکا۔ وٓ اللہ تعالی کی عظمت اور اس کے علوِ شان سے۔ وٓ یعنی ایمانداروں کے لیے۔ کیونکہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ ان کے لیے اِستِغفار کریں یہ ہوسکتا ہے کہ کافروں کے لیے یہ دعا کریں کہ انہیں ایمان دے کر ان کی مغفرت فرما۔ وٓ یعنی بُت جن کو وہ پوجتے اور معبود سمجھتے ہیں۔ وٓ ان کے اعمال، افعال اس کے سامنے ہیں وہ انہیں بدلہ دے گا۔ وٓ تم سے ان کے افعال کا مؤاخذہ نہ ہوگا۔ وٓ یعنی تمام عالم کے لوگ ان سب کو۔ وٓ یعنی روزِ قیامت سے ڈراؤ جس میں اللہ تعالی اولین و آخرین اور اہلِ آسمان و زمین سب کو جمع فرمائے گا اور اس جمع کے بعد پھر سب متفرق ہوں گے۔ وٓ اس کو اسلام کی توفیق دیتا ہے۔

وَ الظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ

اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار ف۱۲ کیا اللہ کے سوا اور والی

اَوْلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ وَ هُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰی ۫ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۹

ٹھہرا لیے ہیں ف۱۳ تو اللہ ہی والی ہے اور وہ مُردے جلائے (زندہ کرے) گا اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے ف۱۴

وَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ

تم جس بات میں ف۱۵ اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے ف۱۶ یہ ہے اللہ میرا رب میں نے

تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ۝۱۰ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ

اس پر بھروسہ کیا اور میں اس کی طرف رجوع لاتا ہوں ف۱۷ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا تمہارے لیے

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ یَذْرَؤُكُمْ فِیْهِ ؕ

تمہیں میں سے ف۱۸ جوڑے بنائے اور نر و مادہ چوپائے اس سے ف۱۹ تمہاری نسل پھیلاتا ہے

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱۱ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ

اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے اُسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین

وَ الْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ

کی کنجیاں ف۲۰ روزی وسیع کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے ف۲۱ بے شک وہ سب کچھ

عَلِیْمٌ ۝۱۲ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ

جانتا ہے تمہارے لیے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا ف۲۲ اور جو ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكَ وَ مَا وَصَّیْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰۤی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَ

وحی کی ف۲۳ اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا ف۲۴ کہ دین ٹھیک رکھو ف۲۵ اور

ف۱۲ یعنی کافروں کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔ ف۱۳ یعنی کفار نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا والی بنالیا ہے یہ باطل ہے۔ ف۱۴ تو اسی کو والی بنانا سزاوار ہے۔ ف۱۵ دین کی باتوں میں سے کفار کے ساتھ ف۱۶ روزِ قیامت تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا تم ان سے کہو ف۱۷ ہر امر میں۔ ف۱۸ یعنی تمہاری جنس میں سے۔ ف۱۹ یعنی اس تزویج (جوڑے جوڑے بنانے) سے۔ (خازن) ف۲۰ مراد یہ ہے کہ آسمان وزمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں خواہ مینہ کے خزانے ہوں یا رزق کے۔ ف۲۱ جس کے لیے چاہے۔ وہ مالک ہے، رزق کی کنجیاں اس کے دستِ قدرت میں ہیں۔ ف۲۲ نوح علیہ السلام صاحبِ شرع انبیاء میں سب سے پہلے نبی ہیں۔ ف۲۳ اے سیدِ انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۲۴ معنی یہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ تک اے سیّدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنے انبیاء ہوئے سب کے لیے ہم نے دین کی ایک ہی راہ مقرر کی جس میں وہ سب متفق ہیں وہ راہ یہ ہے ف۲۵ مراد دین سے اسلام ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی اطاعت اور اس پر اور اس کے رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر اور روزِ جزا پر اور باقی تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لانا لازم کرو کہ یہ امور تمام

لَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ ؕ اَللّٰهُ

اس میں پھوٹ نہ ڈالو ف۲۶ مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ ف۲۷ جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ

یَجْتَبِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقُوْۤا

اپنے قریب کے لیے چن لیتا ہے جسے چاہے ف۲۸ اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اُسے جو رجوع لائے ف۲۹ اور انھوں نے پھوٹ نہ ڈالی

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا تھا ف۳۰ آپس کے حسد سے ف۳۱ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات

رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ

گزر نہ چکی ہوتی ف۳۲ ایک مقرر میعاد تک ف۳۳ تو کب کا ان میں فیصلہ کردیا ہوتا ف۳۴ اور بے شک وہ جو ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے ف۳۵

مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَ اسْتَقِمْ كَمَاۤ

وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۳۶ تو اسی لیے بلاؤ ف۳۷ اور ثابت قدم رہو ف۳۸ جیسا

اُمِرْتَ ۚ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَ قُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ

تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ میں ایمان لایا اس پر جو کوئی کتاب اللہ

كِتٰبٍ ۚ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا

نے اُتاری ف۳۹ اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں ف۴۰ اللہ ہمارا تمہارا سب کا رب ہے ف۴۱ ہمارے لیے ہمارا عمل

وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَ اِلَیْهِ

اور تمہارے لیے تمہارا کیا ف۴۲ کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں ف۴۳ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا ف۴۴ اور اسی کی

انبیاء کی امتوں کے لیے یکساں لازم ہیں۔ ف۲۶ حضرت علی مرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ جماعت رحمت اور فرقت عذاب ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اصولِ دین میں تمام مسلمان خواہ وہ کسی عہد یا کسی امت کے ہوں یکساں ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں البتہ احکام میں امتیں باعتبار اپنے احوال و خصوصیات کے جداگانہ ہیں چنانچہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: "لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا" (ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا) ف۲۷ یعنی بتوں کو چھوڑنا اور توحید اختیار کرنا۔ ف۲۸ اپنے بندوں میں سے اسی کو توفیق دیتا ہے۔ ف۲۹ اور اس کی اطاعت قبول کرے۔ ف۳۰ یعنی اہلِ کتاب نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی کوئی کافر ہوگیا وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہوجانا گمراہی ہے لیکن باوجود اس کے انہوں نے یہ سب کچھ کیا ف۳۱ اور ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں۔ ف۳۲ عذاب کے مؤخر فرمانے کی ف۳۳ یعنی روزِ قیامت تک۔ ف۳۴ کافروں پر دنیا میں عذاب نازل فرما کر۔ ف۳۵ یعنی یہود و نصارٰی ف۳۶ یعنی اپنی کتاب پر مضبوط ایمان نہیں رکھتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ قرآن کی طرف سے یا سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے شک میں پڑے ہیں۔ ف۳۷ یعنی ان کفار کے اس اختلاف و پراگندگی کی وجہ سے انہیں توحید اور ملتِ حَنِیْفِیَّہ پر متفق ہونے کی دعوت دو۔ ف۳۸ دین پر اور دین کی دعوت دینے پر۔ ف۳۹ یعنی اللہ تعالٰی کی تمام کتابوں پر، کیونکہ متفرقین بعض پر ایمان لاتے تھے اور بعض سے کفر کرتے تھے۔ ف۴۰ تمام چیزوں میں اور جمیع احوال میں اور ہر فیصلہ میں۔ ف۴۱ اور ہم سب اس کے بندے۔ ف۴۲ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ ف۴۳ کیونکہ حق ظاہر ہوچکا

الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ

طرف پھرنا ہے **ف۴۴** اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کرچکے **ف۴۵**

حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ عَلَیْهِمْ غَضَبٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۶﴾

اُن کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور اُن پر غضب ہے **ف۴۶** اور اُن کے لیے سخت عذاب ہے **ف۴۷**

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَ ؕ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ

اللہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اُتاری **ف۴۸** اور انصاف کی ترازو **ف۴۹** اور تم کیا جانو شاید

السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾ یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِیْنَ

قیامت قریب ہی ہو **ف۵۰** اس کی جلدی مچارہے ہیں وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے **ف۵۱** اور جنھیں

اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ

اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بے شک وہ حق ہے سنتے ہو بے شک جو

یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ

قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور دُور کی گمراہی میں ہیں اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے **ف۵۲** جسے چاہے

مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ

روزی دیتا ہے **ف۵۳** اور وہی قوت و عزت والا ہے جو آخرت کی کھیتی چاہے **ف۵۴**

ع ۲ ۱۰

نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ ۚ وَ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ

ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں **ف۵۵** اور جو دنیا کی کھیتی چاہے **ف۵۶** ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے **ف۵۷** اور آخرت

"وَهٰذِهِ الْاٰیَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰیَةِ الْقِتَالِ" (اور یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے) **ف۴۴** روزِ قیامت۔ **ف۴۵** مراد ان جھگڑنے والوں سے یہود ہیں وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو پھر کفر کی طرف لوٹائیں اس لیے جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے، ہم تم سے بہتر ہیں۔ **ف۴۶** بسبب ان کے کفر کے۔ **ف۴۷** آخرت میں۔ **ف۴۸** یعنی قرآن پاک جو قسم قسم کے دلائل واحکام پر مشتمل ہے۔ **ف۴۹** یعنی اس نے اپنی کُتُبِ مُنَزَّلَہ (نازل کردہ کتابوں) میں عدل کا حکم دیا۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ **ف۵۰** شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریقِ تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۵۱** اور یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہی نہیں اسی لیے بطریقِ تَمَسْخُر جلدی مچاتے ہیں۔ **ف۵۲** بے شمار احسان کرتا ہے نیکوں پر بھی اور بدوں پر بھی حتّٰی کہ بندے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ انہیں بھوک سے ہلاک نہیں کرتا۔ **ف۵۳** اور فراخیِ عیش عطا فرماتا ہے مومن کو بھی اور کافر کو بھی حسبِ اِقْتِضاءِ حکمت۔ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالٰی فرماتا ہے میرے بعضے مومن بندے ایسے ہیں کہ تونگری ان کے قوتِ ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں فقیر محتاج کردوں تو ان کے عقیدے فاسد ہوجائیں اور بعضے بندے ایسے ہیں کہ تنگی اور محتاجی ان کے قوتِ ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں غنی مالدار کردوں تو ان کے عقیدے خراب ہوجائیں۔ **ف۵۴** یعنی جس کو اپنے اعمال سے نفعِ آخرت مقصود ہو۔ **ف۵۵** اس کو نیکیوں کی توفیق دے کر اور اس کے لیے خیرات وطاعات کی راہیں سہل کرکے اور اس

فِي الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِيۡبٍ ﴿۲۰﴾ اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ

میں اُس کا کچھ حصہ نہیں وف۵۸ یا ان کے لیے کچھ شریک ہیں وف۵۹ جنھوں نے ان کے لیے وف۶۰ وہ دین نکال دیا ہے وف۶۱

مَا لَمۡ يَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ لَقُضِيَ بَيۡنَهُمۡ ؕ وَاِنَّ

کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی وف۶۲ اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا وف۶۳ تو یہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا وف۶۴ اور بے شک

الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيۡنَ مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا

ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے وف۶۵ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے سہمے ہوئے ہوں گے وف۶۶

وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمۡ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيۡ رَوۡضٰتِ

اور وہ ان پر پڑ کر رہیں گی وف۶۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت کی

الۡجَنّٰتِ ۚ لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ﴿۲۲﴾

پھلواریوں میں ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس ہیں جو چاہیں یہی بڑا فضل ہے

ذٰلِكَ الَّذِيۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ

یہ ہے وہ جس کی خوش خبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِي الۡقُرۡبٰى ؕ وَمَنۡ يَّقۡتَرِفۡ

تم فرماؤ میں اس وف۶۸ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا وف۶۹ مگر قرابت کی محبت وف۷۰ اور جو نیک

کی نیکیوں کا ثواب بڑھا کر۔ وف۵۶ یعنی جس کا عمل محض دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ (مدارک) وف۵۷ یعنی دنیا میں جتنا اس کے لیے مقدر کیا ہے۔ وف۵۸ کیونکہ اس نے آخرت کے لیے عمل کیا ہی نہیں۔ وف۵۹ معنی یہ ہیں کہ کیا کفارِ مکہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللّٰہ تعالٰی نے ان کے لیے مقرر فرمایا یا ان کے کچھ ایسے شرکاء ہیں شیاطین وغیرہ۔ وف۶۰ کفری دینوں میں سے وف۶۱ جو شرک و انکارِ بعث پر مشتمل ہے۔ وف۶۲ یعنی وہ دینِ الٰہی کے خلاف ہے۔ وف۶۳ اور جزاء کے لیے روزِ قیامت مُعیّن نہ فرما دیا گیا ہوتا وف۶۴ اور دنیا ہی میں تکذیب کرنے والوں کو گرفتارِ عذاب کر دیا جاتا۔ وف۶۵ آخرت میں اور ظالموں سے مراد یہاں کافر ہیں۔ وف۶۶ یعنی کفر و اعمالِ خبیثہ سے جو انہوں نے دنیا میں کمائے تھے۔ اس اندیشہ سے کہ اب ان کی سزا ملنے والی ہے۔ وف۶۷ ضرور ان سے کسی طرح بچ نہیں سکتے ڈریں یا نہ ڈریں۔ وف۶۸ تبلیغِ رسالت اور ارشاد و ہدایت وف۶۹ اور تمام انبیاء کا یہی طریقہ ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق و احسانات یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لیے ہم یہ مال خُدّام آستانہ کی خدمت میں نذر کے لیے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرما دیئے۔ وف۷۰ تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مَوَدّت و محبت واجب ہے جیسا کہ اللّٰہ تعالٰی نے فرمایا: "اَلۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ" اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے۔ جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سیّدِ عالمین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہوگی۔ معنی یہ ہیں کہ میں

حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

کام کرے ف۷۱ ہم اس کے لیے اس میں اور خوبی بڑھائیں بے شک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے یا ف۷۲ یہ کہتے ہیں کہ

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَ يَمْحُ اللّٰهُ

انھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ف۷۳ اور اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر فرمادے ف۷۴ اور مٹاتا ہے

الْبَاطِلَ وَ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَ هُوَ

باطل کو ف۷۵ اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ف۷۶ بے شک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہی ہے

الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَ يَعْلَمُ مَا

جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ف۷۷ اور جانتا ہے جو کچھ

تَفْعَلُوْنَ ۙ﴿۲۵﴾ وَ يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ يَزِيْدُهُمْ

تم کرتے ہو اور دعا قبول فرماتا ہے اُن کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور انھیں اپنے فضل سے

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ

اور انعام دیتا ہے ف۷۸ اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے

الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ

سب بندوں کا رزق وسیع کردیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے ف۷۹ لیکن وہ اندازہ سے اُتارتا ہے جتنا چاہے

اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا

بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے ف۸۰ اُنھیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ مینہ اُتارتا ہے اُن کے نااُمید

ہدایت وارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں انہیں ایذا نہ دو۔ حضرت سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آلِ پاک ہے۔ (بخاری) **مسئلہ:** اہلِ قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالٰی عنھم۔ ایک قول یہ ہے کہ آلِ علی و آلِ عقیل و آلِ جعفر و آلِ عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مُطّلِب ہیں، حضور کی ازواجِ مطہرات حضور کے اہلِ بیت میں داخل ہیں۔ **مسئلہ:** حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے۔ (جمل وخازن وغیرہ) **ف۷۱** یہاں نیک کام سے مراد یا رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آلِ پاک کی محبت ہے یا تمام اُمورِ خیر۔ **ف۷۲** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کفارِ مکہ **ف۷۳** نبوت کا دعویٰ کرکے یا قرآن کریم کو کتابِ الٰہی بتا کر۔ **ف۷۴** کہ آپ کو ان کی بدگوئیوں سے ایذا نہ ہو۔ **ف۷۵** جو کفار کہتے ہیں۔ **ف۷۶** جو اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نازل فرمائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا کہ ان کے باطل کو مٹایا اور کلمۂ اسلام کو غالب کیا۔ **ف۷۷ مسئلہ:** توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی و معصیت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے مُجتنِب رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس سے بطریقِ شرعی عہدہ برآ ہو۔ **ف۷۸** یعنی جتنا دعا مانگنے والے نے طلب کیا تھا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ **ف۷۹** تکبر وغرور میں مبتلا ہو کر۔ **ف۸۰** جس کے لیے

قَنَطُوْا وَ یَنْشُرُ رَحْمَتَهٗؕ وَ هُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ (۲۸) وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ

ہونے پر اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے ف۸۱ اور وہی کام بنانے والا ہے سب خوبیوں سراہا اور اُس کی نشانیوں سے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍؕ وَ هُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا

ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور وہ ان کے اکٹھا کرنے پر ف۸۲ جب

یَشَآءُ قَدِیْرٌ (۲۹) ع وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ

چاہے قادر ہے اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا ف۸۳ اور

یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ (۳۰) وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚۖ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ

بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے اور تم زمین میں قابو سے نہیں نکل سکتے ف۸۴ اور نہ

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ (۳۱) وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ

اللہ کے مقابل تمہارا کوئی دوست نہ مددگار ف۸۵ اور اُس کی نشانیوں سے ہیں ف۸۶ دریا میں چلنے والیاں

كَالْاَعْلَامِؕ (۳۲) اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖؕ

جیسے پہاڑیاں وہ چاہے تو ہوا تھما دے ف۸۷ کہ اس کی پیٹھ پر ف۸۸ ٹھہری رہ جائیں ف۸۹

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍۙ (۳۳) اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَ

بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر شاکر کو ف۹۰ یا اُنھیں تباہ کردے ف۹۱ لوگوں کے گناہوں کے سبب ف۹۲ اور

یَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ٘ۙ (۳۴) وَّ یَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَاؕ مَا لَهُمْ مِّنْ

بہت کچھ معاف فرما دے ف۹۳ اور جان جائیں وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ اُنھیں ف۹۴ کہیں بھاگنے کی

جتنا مُقتضائے حکمت ہے اس کو اتنا عطا فرماتا ہے۔ ف۸۱ اور مینہ سے نفع دیتا ہے اور قحط کو دفع فرماتا ہے۔ ف۸۲ حشر کے لیے۔ ف۸۳ یہ خطابِ مومنین مُکلّفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کردیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے رفعِ درجات کے لیے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے۔ انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں اور چھوٹے بچے جو مُکلَّف نہیں ہیں اس آیت کے مُخاطَب نہیں۔ فائدہ: بعضے گمراہ فرقے جو تناسُخ کے قائل ہیں اس آیت سے اِستدلال کرتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان کے گناہوں کا نتیجہ ہو اور ابھی تک ان سے کوئی گناہ ہوا نہیں تو لازم آیا کہ اس زندگی سے پہلے کوئی اور زندگی ہو جس میں گناہ ہوئے ہوں۔ یہ بات باطل ہے کیونکہ بچے اس کلام کے مُخاطَب ہی نہیں جیسا کہ بالعموم تمام خطاب عاقلین بالغین کو ہوتے ہیں پس تناسخ والوں کا اِستدلال باطل ہوا۔ ف۸۴ جو مصیبتیں تمہارے لیے مقدر ہوچکی ہیں ان سے کہیں بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے۔ ف۸۵ کہ اس کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت و تکلیف سے بچا سکے۔ ف۸۶ بڑی بڑی کشتیاں ف۸۷ جو کشتیوں کو چلاتی ہے۔ ف۸۸ یعنی دریا کے اوپر ف۸۹ چلنے نہ پائیں۔ ف۹۰ صابر شاکر سے مومن مخلص مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت و عیش میں شکر۔ ف۹۱ یعنی کشتیوں کو غرق کردے۔ ف۹۲ جو اس میں سوار ہیں۔ ف۹۳ گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے۔ ف۹۴ ہمارے عذاب سے۔

مَّحِيۡصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ شَيۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَمَا عِنۡدَ

جگہ نہیں تمھیں جو کچھ ملا ہے ف۹۵ وہ جیتی دنیا میں برتنے کا ہے ف۹۶ اور وہ جو اللّٰہ کے

اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ﴿۳۶﴾ ۚ وَالَّذِيۡنَ

پاس ہے ف۹۷ بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا ان کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ف۹۸ اور وہ جو

يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ ۚ

بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کردیتے ہیں

وَالَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۖ وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى

اور وہ جنھوں نے اپنے رب کا حکم مانا ف۹۹ اور نماز قائم رکھی ف۱۰۰ اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے

بَيۡنَهُمۡ ۖ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳۸﴾ ۚ وَالَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الۡبَغۡىُ هُمۡ

سے ہے ف۱۰۱ اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ کہ جب انھیں بغاوت پہنچے

يَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ

بدلہ لیتے ہیں ف۱۰۲ اور بُرائی کا بدلہ اُسی کی برابر برائی ہے ف۱۰۳ تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر

عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

اللّٰہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ف۱۰۴ اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا اُن پر

مَا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۴۱﴾ ؕ اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ

کچھ مُواخذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو اُنھیں پر ہے جو ف۱۰۵ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

ف۹۵ دنیوی مال و اسباب۔ ف۹۶ صرف چند روز اس کو بقا نہیں۔ ف۹۷ یعنی ثواب وہ ف۹۸ شانِ نزول: یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا کل مال صدقہ کردیا اور اس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی۔ ف۹۹ شانِ نزول: یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کرکے ایمان و طاعت کو اختیار کیا۔ ف۱۰۰ اس پر مُداوَمت کی۔ ف۱۰۱ وہ جلدی اور خود رائی نہیں کرتے۔ حضرت حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جو قوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ پر پہنچتی ہے۔ ف۱۰۲ یعنی جب ان پر کوئی ظلم کرے تو انصاف سے بدلہ لیتے ہیں اور بدلے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ ابن زید کا قول ہے کہ مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو ظلم کو معاف کرتے ہیں پہلی آیت میں ان کا ذکر فرمایا گیا، دوسرے وہ جو ظالم سے بدلہ لیتے ہیں ان کا اس آیت میں ذکر ہے۔ عطا نے کہا کہ یہ وہ مومنین ہیں جنھیں کفار نے مکہ مکرمہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا پھر اللّٰہ تعالٰی نے انھیں اس سرزمین میں تسلُّط دیا اور انہوں نے ظالموں سے بدلہ لیا۔ ف۱۰۳ معنی یہ ہیں کہ بدلہ قدرِ جنایت ہونا چاہئے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو برائی کہنا مجاز ہے کہ صورۃً مشابہ ہونے کے سبب سے کہا جاتا ہے اور جس کو وہ بدلہ دیا جائے اسے بُرا معلوم ہوتا ہے اور بُرائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ بدلہ لینا جائز ہے لیکن ''عفو'' اس سے بہتر ہے۔ ف۱۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے وہ مراد ہیں جو ظلم کی ابتداء کریں۔ ف۱۰۵ ابتداءً۔

وَ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ وَ

اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ف۱۰۶ اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور

لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ ع وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

بے شک جس نے صبر کیا ف۱۰۷ اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ تَرَى الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ

اُس کا کوئی رفیق نہیں اللہ کے مقابل ف۱۰۸ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے ف۱۰۹

یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۴﴾ ج وَ تَرٰىهُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا

کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ف۱۱۰ اور تم اُنھیں دیکھو گے کہ آگ پر پیش کیے جاتے ہیں

خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

ذلت سے دبے لچے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں ف۱۱۱ اور ایمان والے کہیں گے

اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ

بے شک ہار میں وہ ہیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے ہار بیٹھے قیامت کے دن ف۱۱۲ سنتے ہو

اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَهُمْ

بے شک ظالم ف۱۱۳ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں اور اُن کے کوئی دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۶﴾ ؕ اِسْتَجِیْبُوْا

اُن کی مدد کرتے ف۱۱۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لیے کہیں راستہ نہیں ف۱۱۵ اپنے رب کا

لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ

حکم مانو ف۱۱۶ اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ف۱۱۷ اس دن تمہیں کوئی

ف۱۰۶ تکبر اور معاصی کا ارتکاب کرکے۔ ف۱۰۷ ظلم و ایذا پر اور بدلہ نہ لیا۔ ف۱۰۸ کہ اُسے عذاب سے بچا سکے۔ ف۱۰۹ روزِ قیامت ف۱۱۰ یعنی دنیا میں، تا کہ وہاں جا کر ایمان لے آئیں۔ ف۱۱۱ یعنی ذلت و خوف کے باعث آگ کو دُزدیدہ (ترچھی) نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے کوئی گردن زدنی (جس کے سر کو قلم کرنے کا حکم ہو وہ) اپنے قتل کے وقت تیغ زن (تلوار چلانے والے) کی تلوار کو دُزدیدہ (ترچھی) نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ف۱۱۲ جانوں کا ہارنا تو یہ ہے کہ وہ کفر اختیار کرکے جہنّم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہوئے اور گھر والوں کا ہارنا یہ ہے کہ ایمان لانے کی صورت میں جنّت کی جو حوریں ان کے لیے نامزد تھیں ان سے محروم ہو گئے۔ ف۱۱۳ یعنی کافر۔ ف۱۱۴ اور اس کے عذاب سے بچا سکتے۔ ف۱۱۵ خیر کا نہ وہ دنیا میں حق تک پہنچ سکے نہ آخرت میں جنّت تک۔ ف۱۱۶ اور سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فرماں برداری کرکے توحید و عبادتِ الٰہی اختیار کرو۔ ف۱۱۷ اس سے مراد یا موت کا دن ہے یا قیامت کا۔

یَوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ

پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے ف۱۱۸ تو اگر وہ منہ پھیریں ف۱۱۹ تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر

حَفِیْظًا ؕ اِنْ عَلَیْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً

نہیں بھیجا ف۱۲۰ تم پر تو نہیں مگر پہنچا دینا ف۱۲۱ اور جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۱۲۲

فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ

اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر اُنھیں کوئی برائی پہنچے ف۱۲۳ بدلہ اس کا جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۴ تو انسان بڑا

كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ

ناشکرا ہے ف۱۲۵ اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ف۱۲۶ پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے

لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ

بیٹیاں عطا فرمائے ف۱۲۷ اور جسے چاہے بیٹے دے ف۱۲۸ یا دونوں ملا دے

ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ مَا

بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے ف۱۲۹ بے شک وہ علم و قدرت والا ہے اور کسی

كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ

آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر ف۱۳۰ یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے اُدھر ہو ف۱۳۱ یا کوئی

ف۱۱۸ اپنے گناہوں کا یعنی اس دن کوئی رہائی کی صورت نہیں نہ عذاب سے بچ سکتے ہو نہ اپنے اعمالِ قبیحہ کا انکار کر سکتے ہو جو تمہارے اعمال ناموں میں درج ہیں۔ ف۱۱۹ ایمان لانے اور اطاعت کرنے سے ف۱۲۰ کہ تم پر ان کے اعمال کی حفاظت لازم ہو۔ ف۱۲۱ اور وہ تم نے ادا کر دیا۔ (وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْجِهَادِ) ف۱۲۲ خواہ وہ دولت و ثروت ہو یا صحت و عافیت یا امن و سلامت یا جاہ و مرتبت ف۱۲۳ یا اور کوئی مصیبت و بلا مثل قحط و بیماری و تنگدستی وغیرہ کے رونما ہو۔ ف۱۲۴ یعنی ان کی نافرمانیوں اور معصیتوں کے سبب سے۔ ف۱۲۵ نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔ ف۱۲۶ جیسا چاہتا ہے تصرُّف فرماتا ہے، کوئی دخل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا۔ ف۱۲۷ بیٹا نہ دے۔ ف۱۲۸ دختر نہ دے۔ ف۱۲۹ کہ اس کی اولاد ہی نہ ہو وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حضرت لوط و حضرت شعیب علیہما السلام کی صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سید انبیاء حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔ ف۱۳۰ یعنی بے واسطہ اس کے دل میں ''القا'' فرما کر اور ''الہام'' کر کے بیداری میں یا خواب میں اس میں وحی کا وصول بے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں ''اِلَّا وَحْیًا'' سے یہی مراد ہے اس میں یہ قید نہیں کہ اس حال میں سامع متکلّم کو دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو۔ مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سینۂ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبحِ فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا ''فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی'' میں بیان ہے۔ یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں۔ (تفسیر ابی السعود و کبیر و مدارک و زرقانی علی المواہب وغیرہ) ف۱۳۱ یعنی رسول پس پردہ اس کا کلام سنے، اس طریقِ وحی میں بھی کوئی واسطہ نہیں مگر سامع کو اس حال میں متکلّم کا دیدار نہیں ہوتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے

رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ

فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے ف۱۳۲ بے شک وہ بلندی و حکمت والا ہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی

اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ وَ

بھیجی ف۱۳۳ ایک جانفزا چیز ف۱۳۴ اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل

لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ

ہاں ہم نے اُسے ف۱۳۵ نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بے شک تم ضرور

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی

سیدھی راہ بتاتے ہو ف۱۳۶ اللہ کی راہ ف۱۳۷ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

زمین میں سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں

ایاتها ۸۹ | ۴۳ سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ ۶۳ | رکوعاتها ۷

سورۂ زخرف مکیہ ہے، اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ

روشن کتاب کی قسم ف۲ ہم نے اُسے عربی قرآن اُتارا کہ

تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ

تم سمجھو ف۳ اور بے شک وہ اصل کتاب میں ف۴ ہمارے پاس ضرور بلندی و حکمت والا ہے تو کیا ہم تم

کلام سے مشرف فرمائے گئے۔ شانِ نزول: یہود نے حضور پرنور سیّدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالٰی سے کلام کرتے وقت اس کو کیوں نہیں دیکھتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام دیکھتے تھے حضور سیّدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مسئلہ: اللہ تعالٰی اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لیے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے محجوب ہونا ہے۔ ف۱۳۲ اس طریق وحی میں رسول کی طرف فرشتہ کی وساطت ہے۔ ف۱۳۳ اے سیّدعالم خاتم المرسلین! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۱۳۴ یعنی قرآنِ پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے۔ ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف کو ف۱۳۶ یعنی دینِ اسلام۔ ف۱۳۷ جو اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمائی۔ ف۱ سورۂ زخرف مکیہ ہے اس سورت میں سات رکوع نواسی آیتیں اور تین ہزار چار سو حرف ہیں ف۲ یعنی قرآن پاک کی جس میں ہدایت و ضلالت کی راہیں جدا جدا اور واضح کردیں اور امت کے تمام شرعی ضروریات کو بیان فرما دیا۔ ف۳ اس کے معانی و احکام کو۔ ف۴ اصل کتاب سے مراد لوحِ محفوظ

عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ۝۵ وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ

سے ذکر کا پہلو پھیر دیں اس پر کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو وف۵ اور ہم نے کتنے ہی

نَّبِيٍّ فِى الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۶ وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۷

غیب بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے اور اُن کے پاس جو غیب بتانے والا (نبی) آیا اس کی ہنسی ہی بنایا کیے وف۶

فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۸ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ

تو ہم نے وہ ہلاک کر دیئے جو اُن سے بھی پکڑ میں سخت تھے وف۷ اور اگلوں کا حال گزر چکا ہے وف۸ اور اگر تم اُن سے پوچھو وف۹

مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ۝۹

کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے اُنھیں بنایا اس عزت والے علم والے نے وف۹

الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ

جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں راستے کیے کہ

تَهۡتَدُوۡنَ ۝۱۰ وَالَّذِىۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ

تم راہ پاؤ وف۱۰ اور وہ جس نے آسمان سے پانی اُتارا ایک اندازے سے وف۱۱ تو ہم نے اس سے ایک

بَلۡدَةً مَّيۡتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ۝۱۱ وَالَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا وَ

مردہ شہر زندہ فرمادیا یونہی تم نکالے جاؤ گے وف۱۲ اور جس نے سب جوڑے بنائے وف۱۳ اور

جَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ مَا تَرۡكَبُوۡنَ ۝۱۲ لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ

تمہارے لیے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں کہ تم ان کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو وف۱۴

ہے قرآن کریم اس میں مثبت ہے۔ وف۵ یعنی تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں مُہمَل چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحیِ قرآن کا رخ پھیر دیں اور تمہیں امر و نہی کچھ نہ کریں۔ معنی یہ ہیں کہ ہم ایسا نہ کریں گے، حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر یہ قرآنِ پاک اٹھا لیا جاتا اس وقت جبکہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اس سے اِعراض کیا تھا تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اس نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔ وف۶ جیسا آپ کی قوم کے لوگ کرتے ہیں کفار کا قدیم سے یہ معمول چلا آیا ہے۔ وف۷ اور ہر طرح کا زور و قوت رکھتے تھے، آپ کی امت کے لوگ جو پہلے کفار کی چال چلتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان کا بھی وہی انجام نہ ہو جو ان کا ہوا کہ ذلت و رسوائی کی عقوبتوں سے ہلاک کیے گئے۔ وف۸ یعنی مشرکین سے۔ وف۹ یعنی اقرار کریں گے کہ آسمان و زمین کو اللّٰہ تعالیٰ نے بنایا اور یہ بھی اقرار کریں گے کہ وہ عزت و علم والا ہے باوجود اس اقرار کے بعث کا انکار کیسی انتہا درجہ کی جہالت ہے۔ اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ اپنے اظہارِ قدرت کے لیے اپنی مصنوعات کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے اوصاف و شان کا اظہار کرتا ہے۔ وف۱۰ سفروں میں اپنے منازل و مقاصد کی طرف۔ وف۱۱ تمہاری حاجتوں کی قدر نہ اتنا کم کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری نہ ہوں نہ اتنا زیادہ کہ قومِ نوح کی طرح تمہیں ہلاک کر دے۔ وف۱۲ اپنی قبروں سے زندہ کر کے۔ وف۱۳ یعنی تمام اصناف و انواع۔ کہا گیا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ "فرد" (اکیلا) ہے، ضِد (شریک ہونے) اور نِد (مثل ہونے) اور زوجیت (جوڑا ہونے) سے منزہ و پاک ہے اس کے سوا خلق میں جو ہے زوج (جوڑا) ہے۔ وف۱۴ خشکی اور تری کے سفر میں۔

ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ

پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب اس پر ٹھیک بیٹھ لو اور یوں کہو پاکی ہے

الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا

اُسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کردیا اور یہ ہمارے بوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب کی طرف

لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًاؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ

پلٹنا ہے ف۱۵ اور اس کے لیے اس کے بندوں میں سے ٹکڑا ٹھہرایا ف۱۶ بے شک آدمی ف۱۷ کھلا

مُّبِیْنٌؕ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَ اِذَا

ناشکرا ہے ف۱۸ کیا اس نے اپنے لیے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ف۱۹ اور جب

بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ

اُن میں کسی کو خوشخبری دی جائے اُس چیز کی ف۲۰ جس کا وصف رحمٰن کے لیے بتا چکا ہے ف۲۱ تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے اور

كَظِیْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَ هُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ ﴿۱۸﴾ وَ

غم کھایا کرے ف۲۲ اور کیا ف۲۳ وہ جو گہنے (زیور) میں پروان چڑھے ف۲۴ اور بحث میں صاف بات نہ کرے ف۲۵ اور

جَعَلُوا الْمَلٰٓىٕكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًاؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْؕ

انہوں نے فرشتوں کو کہ رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرایا ف۲۶ کیا ان کے بناتے وقت یہ حاضر تھے ف۲۷

ف۱۵ آخر کار۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی ناقہ پر سوار ہوتے وقت پہلے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' پڑھتے پھر ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' اور ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' یہ سب تین تین بار پھر یہ آیت پڑھتے ''سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ'' اور اس کے بعد اور دعائیں پڑھتے اور جب حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کشتی میں سوار ہوتے تو فرماتے: ''بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَاؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ''۔ ف۱۶ یعنی کفار نے اس اقرار کے باوجود کہ اللّٰہ تعالیٰ آسمان و زمین کا خالق ہے یہ ستم کیا کہ ملائکہ کو اللّٰہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتایا اور اولاد صاحبِ اولاد کا جز ہوتی ہے ظالموں نے اللّٰہ تبارک وتعالیٰ کے لیے جز قرار دیا کیسا عظیم جرم ہے۔ ف۱۷ جو ایسی باتوں کا قائل ہے۔ ف۱۸ اس کا کفر ظاہر ہے۔ ف۱۹ ادنیٰ اپنے لیے اور اعلیٰ تمہارے لیے کیسے جاہل ہو کیا بکتے ہو۔ ف۲۰ یعنی بیٹی کی کہ تیرے گھر میں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ ف۲۱ کہ مَعاذَ اللّٰہ وہ بیٹی والا ہے۔ ف۲۲ اور بیٹی کا ہونا اس قدر ناگوار سمجھے باوجود اس کے خدائے پاک کے لیے بیٹیاں بتائے (تَعَالَی اللّٰہُ عَنْ ذٰلِکَ) (اللّٰہ کو برتری ہے اس سے) ف۲۳ کافر حضرت رحمٰن کے لیے اولاد کی قسموں میں سے تجویز کرتے ہیں۔ ف۲۴ یعنی زیوروں کی زیب و زینت میں ناز و نزاکت کے ساتھ پرورش پائے۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ زیور سے تَزَیُّن (زیب و زینت کرنا) دلیل نقصان ہے تو مردوں کو اس سے اجتناب چاہئے، پرہیزگاری سے اپنی زینت کریں۔ اب آگے آیت میں لڑکی کی ایک اور کمزوری کا اظہار فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۵ یعنی اپنے ضعفِ حال اور قلتِ عقل کی وجہ سے۔ حضرت قتادہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرتی ہے اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دلیل پیش کر دیتی ہے۔ ف۲۶ حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتانے میں بے دینوں نے تین کفر کیے ایک تو اللّٰہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت دوسرے اس ذلیل چیز کا اس کی طرف منسوب کرنا جس کو وہ خود بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے لیے گوارا نہیں کرتے تیسرے ملائکہ کی توہین انہیں بیٹیاں بتانا۔ (مدارک) اب اس کا رَدّ فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۷ فرشتوں کا مذکر یا مؤنث ہونا ایسی چیز تو ہے نہیں جس پر کوئی عقلی

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَیُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ

اب لکھ لی جائے گی اُن کی گواہی وکا اور ان سے جواب طلب ہوگا و۲۹ اور بولے اگر رحمٰن چاہتا ہم اُنھیں نہ پوجتے و۳۰

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا

اُنھیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں و۳۱ یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں و۳۲ یا اس سے قبل ہم نے اُنھیں

مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى

کوئی کتاب دی ہے جسے وہ تھامے ہوئے ہیں و۳۳ بلکہ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین

اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

پر پایا اور ہم ان کی لکیر پر چل رہے ہیں و۳۴ اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی شہر میں

فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ

کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں (مالداروں) نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا

وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ

اور ہم ان کی لکیر کے پیچھے ہیں و۳۵ نبی نے فرمایا اور کیا جب بھی کہ میں تمہارے پاس وہ و۳۶ لاؤں جو سیدھی راہ ہو اس سے و۳۷ جس

عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

پر تمہارے باپ دادا تھے بولے جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اُسے نہیں مانتے و۳۸ تو ہم نے اُن سے بدلہ لیا و۳۹

دلیل قائم ہو سکے اور ان کے پاس خبر کوئی آئی نہیں تو جو کفار ان کو مؤنث قرار دیتے ہیں ان کا ذریعۂ علم کیا ہے کیا ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انہوں نے مشاہدہ کر لیا ہے جب یہ بھی نہیں تو محض جاہلانہ گمراہی کی بات ہے۔ و۲۸ یعنی کفار کا فرشتوں کے مؤنث ہونے پر گواہی دینا لکھ لیا جائے گا۔ و۲۹ آخرت میں اور اس پر سزا دی جائے گی۔ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے کفار سے دریافت فرمایا کہ تم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کس طرح کہتے ہو تمہارا ذریعۂ علم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں وہ سچے تھے۔ اس گواہی کو اللّٰہ تعالٰی نے فرمایا کہ لکھی جائے گی اور اس پر جواب طلب ہوگا۔ و۳۰ یعنی ملائکہ کو۔ مطلب یہ تھا کہ اگر ملائکہ کی پرستش کرنے سے اللّٰہ تعالٰی راضی نہ ہوتا تو ہم پر عذاب نازل کرتا اور جب عذاب نہ آیا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ یہی چاہتا ہے۔ یہ انہوں نے ایسی باطل بات کہی جس سے لازم آئے کہ تمام جرم جو دنیا میں ہوتے ہیں ان سے خدا راضی ہے۔ اللّٰہ تعالٰی ان کی تکذیب فرماتا ہے۔ و۳۱ وہ رضائے الٰہی کے جاننے والے ہی نہیں۔ و۳۲ جھوٹ بکتے ہیں۔ و۳۳ اور اس میں غیر خدا کی پرستش کی اجازت ہے ایسا نہیں یہ باطل ہے اور اس کے سوا بھی ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے۔ و۳۴ آنکھیں میچ کر بے سوچے سمجھے ان کا اتباع کرتے ہیں وہ مخلوق پرستی کیا کرتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی کوئی دلیل بجز اس کے نہیں ہے کہ یہ کام وہ باپ دادا کی پیروی میں کرتے ہیں، اللّٰہ تعالٰی فرماتا ہے کہ ان سے پہلے بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے۔ و۳۵ اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا کی اندھے بن کر پیروی کرنا کفار کا قدیمی مرض ہے اور انہیں اتنی تمیز نہیں کہ کسی کی پیروی کرنے کے لیے یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ وہ سیدھی راہ پر ہو۔ چنانچہ و۳۶ دینِ حق۔ و۳۷ یعنی اس دین سے و۳۸ اگرچہ تمہارا دین حق و صواب (درست) ہو مگر ہم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے والے نہیں چاہے وہ کیسا ہی ہو اس پر اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے و۳۹ یعنی رسولوں کے نہ ماننے والوں اور انہیں جھٹلانے والوں سے۔

فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَ

تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی

قَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ لا اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ

قوم سے فرمایا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوا اس کے جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ بہت جلد

سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾ وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

مجھے راہ دے گا اور اُسے ف۴۰ اپنی نسل میں باقی کلام رکھا ف۴۱ کہ کہیں وہ باز آئیں ف۴۲

بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۹﴾ وَ

بلکہ میں نے اُنھیں ف۴۳ اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے ف۴۴ یہاں تک کہ اُن کے پاس حق ف۴۵ اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ف۴۶ اور

لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَا

جب اُن کے پاس حق آیا بولے یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں اور بولے کیوں نہ

نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ

اُتارا گیا یہ قرآن ان دو شہروں ف۴۷ کے کسی بڑے آدمی پر ف۴۸ کیا تمہارے رب کی

رَحْمَتَ رَبِّكَ ط نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ

رحمت وہ بانٹتے ہیں ف۴۹ ہم نے اُن میں ان کی زیست (زندگی گزارنے) کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا ف۵۰ اور

ف۴۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اس توحیدی کلمہ کو جو فرمایا تھا کہ میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوائے اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ ف۴۱ تو آپ کی اولاد میں مُوَحِّد (ایک خدا کو ماننے والے) اور توحید کے داعی ہمیشہ رہیں گے۔ ف۴۲ شرک سے اور یہ دینِ برحق قبول کریں یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمانے میں تنبیہ ہے کہ اے اہلِ مکہ اگر تمہیں اپنے باپ دادا کا اتباع کرنا ہی ہے تو تمہارے آباء میں جو سب سے بہتر ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کا اتباع کرو اور شرک چھوڑ دو اور یہ بھی دیکھو کہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو راہِ راست پر نہیں پایا تو ان سے بیزاری کا اعلان فرمادیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا راہِ راست پر ہوں دینِ حق رکھتے ہوں ان کا اتباع کیا جائے اور جو باطل پر ہوں گمراہی میں ہوں ان کے طریقہ سے بیزاری کا اعلان کیا جائے۔ ف۴۳ یعنی کفارِ مکہ کو ف۴۴ درازعمریں عطا فرمائیں اور ان کے کفر کے باعث ان پر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہ کی۔ ف۴۵ یعنی قرآن شریف ف۴۶ یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روشن ترین آیات ومعجزات کے ساتھ رونق افروز ہوئے اور آپ نے شرعی احکام واضح طور پر بیان فرمائے اور ہمارے اس انعام کا حق یہ تھا کہ اس رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ ف۴۷ مکہ مکرمہ وطائف ف۴۸ جو کثیر المال جتھے دار ہو جیسے کہ مکہ مکرمہ میں ولید بن مُغیرہ اور طائف میں عُروہ بن مسعود ثقفی اللہ تعالیٰ ان کی اس بات کا رد فرماتا ہے ف۴۹ یعنی کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں کہ جس کو چاہیں دے دیں کس قدر جاہلانہ بات کہتے ہیں۔ ف۵۰ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو قوی کسی کو ضعیف مخلوق میں کوئی ہمارے حکم کو بدلنے اور ہماری تقدیر سے باہر نکلنے کی قدرت نہیں رکھتا تو جب دنیا جیسی قلیل چیز میں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں تو نبوت جیسے منصب عالی میں کیا کسی کو دم مارنے کا موقع ہے؟ ہم جسے چاہتے ہیں غنی کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں مخدوم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں فقیر کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں خادم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں نبی بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں امتی بناتے ہیں، امیر کیا کوئی اپنی قابلیت سے ہو جاتا ہے؟ ہماری عطا ہے جسے جو چاہیں کریں۔

رَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا

اُن میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی ۵۱ کہ ان میں ایک دوسرے کی

سُخۡرِیًّا ؕ وَ رَحۡمَتُ رَبِّكَ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ یَّكُوۡنَ

ہنسی بنائے ۵۲ اور تمہارے رب کی رحمت ۵۳ ان کی جمع جتھا سے بہتر ۵۴ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ یَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُیُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ

سب لوگ ایک دین پر ہوجائیں ۵۵ تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لیے چاندی

فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیۡهَا یَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِبُیُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیۡهَا

کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے اور ان کے گھروں کے لیے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت

یَتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ زُخۡرُفًا ؕ وَ اِنۡ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ؕ وَ

جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش ۵۶ اور یہ جو کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور

الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۳۵﴾ ع وَ مَنۡ یَّعۡشُ عَنۡ ذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ

آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے ۵۷ اور جسے رتوند (اندھا بنا) آئے رحمٰن کے ذکر سے ۵۸

نُقَیِّضۡ لَهٗ شَیۡطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیۡنٌ ﴿۳۶﴾ وَ اِنَّهُمۡ لَیَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ

ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے اور بے شک وہ شیاطین ان کو ۵۹ راہ سے روکتے ہیں

۵۱ قوت و دولت وغیرہ دنیوی نعمت میں۔ ۵۲ یعنی مالدار فقیر کی ہنسی کرے۔ یہ قرطبی کی تفسیر کے مطابق ہے اور دوسرے مفسرین نے ''سُخۡرِیًّا'' ہنسی بنانے کے معنی میں نہیں لیا ہے بلکہ اعمال و اشغال کے مُسخّر بنانے کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے دولت و مال میں لوگوں کو متفاوت کیا تاکہ ایک دوسرے سے مال کے ذریعہ خدمت لے اور دنیا کا نظام مضبوط ہو غریب کو ذریعۂ معاش ہاتھ آئے اور مالدار کو کام کرنے والے بہم پہنچیں تو اس پر کون اعتراض کرسکتا ہے کہ فلاں کو کیوں غنی کیا اور فلاں کو فقیر اور جب دنیوی اُمور میں کوئی شخص دم نہیں مار سکتا تو نبوت جیسے رتبۂ عالی میں کسی کو کیا تاب سخن و حقِ اعتراض اس کی مرضی جس کو چاہے سرفراز فرمائے۔ ۵۳ یعنی جنت ۵۴ یعنی اس مال سے بہتر ہے جس کو دنیا میں کفار جمع کرکے رکھتے ہیں۔ ۵۵ یعنی اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کافروں کو فراخیٔ عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہوجائیں گے۔ ۵۶ کیونکہ دنیا اور اس کے سامان کی ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں وہ سَرِیۡعَةُ الزَّوَال (جلد ختم ہونے والا) ہے۔ ۵۷ جنہیں دنیا کی چاہت نہیں۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا۔ (قَالَ التِّرۡمِذِیُّ حَدِیۡثٌ حَسَنٌ غَرِیۡبٌ) دوسری حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نیازمندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے راستہ میں ایک مُردہ بکری دیکھی، فرمایا: دیکھتے ہو اس کے مالکوں نے اسے بہت بے قدری سے پھینک دیا دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری والوں کے نزدیک اس مری بکری کی ہو۔ (اَخۡرَجَهُ التِّرۡمِذِی وَقَالَ حَدِیۡثٌ حَسَنٌ) حدیث: سیّدِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اسے دنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔ (اَلتِّرۡمِذِیُّ وَ قَالَ حَسَنٌ غَرِیۡبٌ) حدیث: دُنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ ۵۸ یعنی قرآن پاک سے اندھا بن جائے کہ اس کی ہدایتوں کو نہ دیکھے اور ان سے فائدہ نہ اٹھائے۔ ۵۹ یعنی اندھا بننے والوں کو۔

وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَ

اور ف۶۰ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں یہاں تک کہ جب ف۶۱ کافر ہمارے پاس آئے گا اپنے شیطان سے کہے گا ہائے کسی طرح مجھ میں

بَیْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ﴿۳۸﴾ وَ لَنْ یَّنْفَعَكُمُ الْیَوْمَ اِذْ

تجھ میں پورب پچھم (مشرق و مغرب) کا فاصلہ ہوتا تو کیا ہی بُرا ساتھی ہے اور ہرگز تمہارا اس ف۶۲ سے بھلا نہ ہوگا آج جب

ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی

کہ ف۶۳ تم نے ظلم کیا کہ تم سب عذاب میں شریک ہو تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے ف۶۴ یا اندھوں کو راہ

الْعُمْیَ وَ مَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ

دکھاؤ گے ف۶۵ اور انھیں جو کھلی گمراہی میں ہیں ف۶۶ تو اگر ہم تمہیں لے جائیں ف۶۷ تو ان سے ہم

مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِیَنَّكَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

ضرور بدلہ لیں گے ف۶۸ یا تمہیں دکھا دیں ف۶۹ جس کا انھیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم اُن پر بڑی قدرت والے ہیں

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ

تو مضبوط تھامے رہو اُسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ف۷۰ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو اور

اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ وَ سَوْفَ تُسْــٴَـلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ سْــٴَـلْ مَنْ اَرْسَلْنَا

بے شک وہ ف۷۱ شرف ہے تمہارے لیے ف۷۲ اور تمہاری قوم کے لیے ف۷۳ اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا ف۷۴ اور اُن سے پوچھو جو ہم

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع

نے تم سے پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا ہو ف۷۵

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا بے شک میں اس کا رسول

ف۶۰ وہ اندھا بننے والے باوجود گمراہ ہونے کے ف۶۱ روزِ قیامت ف۶۲ حسرت وندامت ف۶۳ ظاہر وثابت ہوگیا کہ دنیا میں شرک کرکے ف۶۴ جو گوش قبول نہیں رکھتے۔ ف۶۵ جو چشم حق بیں (حق دیکھنے والی آنکھ) سے محروم ہیں۔ ف۶۶ جن کے نصیب میں ایمان نہیں۔ ف۶۷ یعنی اُنہیں عذاب کرنے سے پہلے تمہیں وفات دیں۔ ف۶۸ آپ کے بعد۔ ف۶۹ تمہارے حیات میں اُن پر اپنا وہ عذاب ف۷۰ ہماری کتاب قرآن مجید۔ ف۷۱ قرآن شریف۔ ف۷۲ کہ اللّٰہ تعالیٰ نے تمہیں نبوت وحکمت عطا فرمائی۔ ف۷۳ یعنی امت کے لیے کہ انہیں اس سے ہدایت فرمائی۔ ف۷۴ روزِ قیامت کہ تم نے قرآن کا کیا حق ادا کیا اس کی کیا تعظیم کی اس نعمت کا کیا شکر بجالائے۔ ف۷۵ رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے اَدیان ومِلَل کو تلاش کرو! کہیں بھی کسی نبی کی امت میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے! اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ مومنین اہلِ کتاب سے دریافت کرو کہ کیا کبھی کسی نبی نے غیر اللّٰہ کی عبادت کی اجازت دی! تا کہ مشرکین پر ثابت ہوجائے کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے بتائی نہ کسی کتاب میں آئی۔ یہ بھی ایک روایت ہے کہ شب معراج سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

ہوں جو سارے جہاں کا مالک ہے پھر جب وہ اُن کے پاس ہماری نشانیاں لایا ف۷۶ جبھی وہ ان پر ہنسنے لگے ف۷۷ اور

مَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا٘ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

ہم انہیں جو نشانی دکھاتے وہ پہلے سے بڑی ہوتی ف۷۸ اور ہم نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا

لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

کہ وہ باز آئیں ف۷۹ اور بولے ف۸۰ کہ اے جادوگر ف۸۱ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر اس عہد کے سبب جو اس

عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ

کا تیرے پاس ہے ف۸۲ بے شک ہم ہدایت پر آئیں گے ف۸۳ پھر جب ہم نے اُن سے وہ مصیبت ٹال دی جبھی وہ

یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ

عہد توڑ گئے ف۸۴ اور فرعون اپنی قوم میں ف۸۵ پکارا کہ اے میری قوم کیا میرے لیے مصر کی

مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ ط اَمْ اَنَا

سلطنت نہیں اور یہ نہریں کہ میرے نیچے بہتی ہیں ف۸۶ تو کیا تم دیکھتے نہیں ف۸۷ یا میں

خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬ وَّ لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ

بہتر ہوں ف۸۸ اس سے کہ ذلیل ہے ف۸۹ اور بات صاف کرتا معلوم نہیں ہوتا ف۹۰ تو اس پر کیوں نہ ڈالے گئے

انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریلِ امین نے عرض کیا کہ اے سرورِ اکرم! اپنے سے پہلے انبیاء سے دریافت فرمالیجئے کہ کیا اللہ تعالٰی نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی؟ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی۔ ف۷۶ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر دلالت کرتی تھیں۔ ف۷۷ اور ان کو جادو بتانے لگے۔ ف۷۸ یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھی چڑھی تھی مراد یہ ہے کہ ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔ ف۷۹ کفر سے ایمان کی طرف اور یہ عذاب قحط سالی اور طوفان وٹڈی وغیرہ سے کئے گئے یہ سب حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نشانیاں تھیں جو ان کی نبوت پر دلالت کرتی تھیں اور ان میں ایک سے ایک بلند و بالا تھی۔ ف۸۰ عذاب دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۸۱ یہ کلمہ ان کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا وہ عالم و ماہر و حاذق کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ ان کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی اور وہ اس کو صفتِ مدح سمجھتے تھے اس لیے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بوقتِ اِلتجاء اس کلمہ سے ندا کی، کہا: ف۸۲ وہ عہد یا تو یہ ہے کہ آپ کی دعا مُستَجاب ہے یا نبوت یا ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھالینا۔ ف۸۳ ایمان لائیں گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ان پر سے عذاب اٹھالیا گیا۔ ف۸۴ ایمان نہ لائے کفر پر مُصر رہے۔ ف۸۵ بہت افتخار کے ساتھ ف۸۶ یہ دریائے نیل سے نکلی ہوئی بڑی بڑی نہریں تھیں جو فرعون کے قصر (محل) کے نیچے جاری تھیں۔ ف۸۷ میری عظمت وقوت اور شان وسطوت (شوکت)۔ اللہ تعالٰی کی عجیب شان ہے! خلیفہ رشید نے جب یہ آیت پڑھی اور حکومتِ مصر پر فرعون کا غرور دیکھا تو کہا کہ میں وہ مصر اپنے ادنیٰ غلام کو دے دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے "مصر" خصیب کو دے دیا جو ان کا غلام تھا اور وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھا۔ ف۸۸ یعنی کیا تمہارے نزدیک ثابت ہوگیا اور تم نے سمجھ لیا کہ میں بہتر ہوں۔ ف۸۹ یہ اس بے ایمان متکبر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں کہا۔ ف۹۰ زبان میں گرہ ہونے کی وجہ سے جو بچپن میں آگ منہ میں رکھنے سے پڑ گئی تھی اور یہ

اَسۡوِرَةٌ مِّنۡ ذَهَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ مُقۡتَرِنِيۡنَ ﴿۵۳﴾ فَاسۡتَخَفَّ

سونے کے کنگن ؎۹۱ یا اس کے ساتھ فرشتے آتے کہ اس کے پاس رہتے ؎۹۲ پھر اس نے اپنی قوم کو

قَوۡمَهٗ فَاَطَاعُوۡهُ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا

کم عقل کرلیا ؎۹۳ تو وہ اس کے کہنے پر چلے ؎۹۴ بے شک وہ بے حکم لوگ تھے پھر جب اُنھوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب

مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۵۶﴾ ع

ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا اُنھیں ہم نے کردیا اگلی داستان اور کہاوت پچھلوں کے لیے ؎۹۵

وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ يَصِدُّوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوۡۤا

اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی جائے جبھی تمہاری قوم اُس سے ہنسنے لگتے ہیں ؎۹۶ اور کہتے ہیں

ءَاٰلِهَتُنَا خَيۡرٌ اَمۡ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوۡهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ

کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ ؎۹۷ اُنھوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو ؎۹۸ بلکہ وہ ہیں ہی

خَصِمُوۡنَ ﴿۵۸﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ وَجَعَلۡنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىۡۤ

جھگڑالو لوگ ؎۹۹ وہ تو نہیں مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا ؎۱۰۰ اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے

اس ملعون نے جھوٹ کہا کیونکہ آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے زبان اقدس کی وہ گرہ زائل کردی تھی لیکن فرعونی پہلے ہی خیال میں تھے آگے پھر اسی فرعون کا کلام ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ؎۹۱ یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو واجب الاطاعت سردار بنایا ہے تو انہیں سونے کا کنگن کیوں نہیں پہنایا۔ یہ بات اس نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق کہی کہ اس زمانہ میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تھا اس کو سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہنایا جاتا تھا۔ ؎۹۲ اور اس کے صِدق کی گواہی دیتے۔ ؎۹۳ ان جاہلوں کی عقل خبط (خراب) کردی انہیں بہلا پھسلا لیا۔ ؎۹۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے لگے۔ ؎۹۵ کہ بعد والے ان کے حال سے نصیحت وعبرت حاصل کریں۔ ؎۹۶ **شانِ نزول:** جب سیّدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت "وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ" پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ اے مشرکین! تم اور جو چیز اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہے۔ یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا اور ابن زِبعرٰی کہنے لگا: یا محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں ہی کے لیے ہے یا ہر امت وگروہ کے لیے؟ سیّدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لیے بھی ہے اور سب امتوں کے لیے بھی۔ اس پر اس نے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی اور ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں تو اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفار خوب ہنسے اس پر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی: "اِنَّ الَّذِيۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ" اور یہ آیت نازل ہوئی: "وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ......الآية" جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زِبعرٰی نے اپنے معبودوں کے لیے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مثال بیان کی اور سیّدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مُجادَلہ کیا کہ نصاریٰ انہیں پوجتے ہیں تو قریش اس کی اس بات پر ہنسنے لگے۔ ؎۹۷ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی ہوا کریں کچھ پرواہ نہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ؎۹۸ یہ جانتے ہوئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں باطل ہے اور آیہ کریمہ "اِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ" (بیشک تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو) سے صرف بت مراد ہیں حضرت عیسیٰ وحضرت عزیر

اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾ؕ وَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىٕكَةً فِی الْاَرْضِ

عجیب نمونہ بنایا ف۱۰۱ اور اگر ہم چاہتے تو ف۱۰۲ زمین میں تمہارے بدلے فرشتے

یَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِؕ هٰذَا

بساتے ف۱۰۳ اور بے شک عیسٰی قیامت کی خبر ہے ف۱۰۴ تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا ف۱۰۵ یہ

صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۶۲﴾

سیدھی راہ ہے اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے ف۱۰۶ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

وَ لَمَّا جَآءَ عِیْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِاُبَیِّنَ لَكُمْ

اور جب عیسٰی روشن نشانیاں ف۱۰۷ لایا اس نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ف۱۰۸ اور اس لیے میں تم سے بیان کردوں

بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ

بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو ف۱۰۹ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک اللہ

هُوَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ

میرا رب اور تمہارا رب تو اسے پوجو یہ سیدھی راہ ہے ف۱۱۰ پھر وہ

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۶۵﴾

گروہ آپس میں مختلف ہوگئے ف۱۱۱ تو ظالموں کی خرابی ہے ف۱۱۲ ایک دردناک دن کے عذاب سے ف۱۱۳

هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ اُن پر اچانک آجائے اور اُنھیں خبر نہ ہو

اور ملائکہ کوئی مراد نہیں لیے جاسکتے۔ ابن زِبعری عرب تھا عربی زبان کا جاننے والا تھا یہ اس کو خوب معلوم تھا کہ ''مَاتَعْبُدُوْنَ'' میں جو ''مَا'' ہے اس کے معنی چیز کے ہیں، اس سے غیر ذوی العُقول مراد ہوتے ہیں لیکن باوجود اس کے اس کا زبانِ عرب کے اصول سے جاہل بن کر حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر اور ملائکہ کو اس میں داخل کرنا کج حجتی اور جہل پروری ہے۔ ف۹۹ باطل کے درپے ہونے والے اب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے: ف۱۰۰ نبوت عطا فرما کر۔ ف۱۰۱ اپنی قدرت کا کہ بغیر باپ کے پیدا کیا۔ ف۱۰۲ اے اہلِ مکہ! ہم تمہیں ہلاک کردیتے اور ف۱۰۳ جو ہماری عبادت و اطاعت کرتے۔ ف۱۰۴ یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آسمان سے اترنا علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ ف۱۰۵ یعنی میری ہدایت و شریعت کا اتباع کرنا۔ ف۱۰۶ شریعت کے اتباع یا قیامت کے یقین یا دینِ الٰہی پر قائم رہنے سے۔ ف۱۰۷ یعنی معجزات ف۱۰۸ یعنی نبوت اور انجیلی احکام۔ ف۱۰۹ توریت کے احکام میں سے۔ ف۱۱۰ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا کلامِ مبارک تمام ہوچکا آگے نصرانیوں کے شرکوں کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۱۱ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد ان میں سے کسی نے کہا کہ عیسٰی خدا تھے۔ کسی نے کہا: خدا کے بیٹے۔ کسی نے کہا: تین میں کے تیسرے۔ غرض نصرانی فرقے فرقے ہوگئے: یعقوبی، نُسطوری، مَلکانی، شَمعُونی۔ ف۱۱۲ جنہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں کفر کی باتیں کہیں۔ ف۱۱۳ یعنی روزِ قیامت کے۔

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾ؕ یٰعِبَادِ لَا

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار ۱۱۴ ان سے فرمایا جائے گا

خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ۚ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ

اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور

كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ﴿۶۹﴾ۚ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

مسلمان تھے داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں تمہاری خاطریں ہوتیں ۱۱۵

یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍۚ وَ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ

ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا اور اس میں جو

الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْیُنُۚ وَ اَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ۚ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ

جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہنچے ۱۱۶ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور یہ ہے وہ جنت

الَّتِیْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ كَثِیْرَةٌ

جس کے تم وارث کئے گئے اپنے اعمال سے تمہارے لیے اس میں بہت میوے ہیں

مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ۚ

کہ ان میں سے کھاؤ ۱۱۷ بے شک مجرم ۱۱۸ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ هُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ۚ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ

وہ کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑے گا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے ۱۱۹ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی

ف۱۱۴ یعنی دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے باقی رہے گی۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا: دو دوست مومن اور دو دوست کافر مومن دوستوں میں ایک مرجاتا ہے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے: یارب! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے، یارب! اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اکرام کر جیسا میرا اکرام فرمایا۔ جب اس کا مومن دوست مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے، اچھا دوست ہے، اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو دعا کرتا ہے: یارب! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا، نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے، تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے: بُرا بھائی، بُرا دوست، بُرا رفیق۔ ف۱۱۵ یعنی جنت میں تمہارا اکرام ہوگا نعمتیں دی جائیں گی ایسے خوش کئے جاؤ گے کہ تمہارے چہروں پر خوشی کے آثار نمودار ہوں گے۔ ف۱۱۶ انواع واقسام کی نعمتیں۔ ف۱۱۷ جنتی درخت ثمر دار سدا بہار ہیں ان کی زیب وزینت میں فرق نہیں آتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی ان سے ایک پھل لے گا تو درخت میں اس کی جگہ دو پھل نمودار ہو جائیں گے۔ ف۱۱۸ یعنی کافر۔ ف۱۱۹ رحمت کی امید بھی نہ ہوگی۔

الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷۶﴾ وَ نَادَوۡا یٰمٰلِکُ لِیَقۡضِ عَلَیۡنَا رَبُّکَ ؕ قَالَ اِنَّکُمۡ

ظالم تھے ف۱۲۰ اور وہ پکاریں گے ف۱۲۱ اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے ف۱۲۲ وہ فرمائے گا ف۱۲۳ تمہیں

مّٰکِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدۡ جِئۡنٰکُمۡ بِالۡحَقِّ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَکُمۡ لِلۡحَقِّ کٰرِهُوۡنَ ﴿۷۸﴾

تو ٹھہرنا ہے ف۱۲۴ بے شک ہم تمہارے پاس حق لائے ف۱۲۵ مگر تم میں اکثر کو حق ناگوار ہے

اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾ ۚ اَمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ

کیا اُنھوں نے ف۱۲۶ اپنے خیال میں کوئی کام پکا کرلیا ہے ف۱۲۷ تو ہم اپنا کام پکا کرنے والے ہیں ف۱۲۸ کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات

سِرَّهُمۡ وَ نَجۡوٰىهُمۡ ؕ بَلٰی وَ رُسُلُنَا لَدَیۡهِمۡ یَکۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾ قُلۡ اِنۡ کَانَ

اور ان کی مشورت نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں ف۱۲۹ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں تم فرماؤ بفرضِ مُحال

لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ ٭ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِیۡنَ ﴿۸۱﴾ سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا ف۱۳۰ پاکی ہے آسمانوں اور زمین

الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرۡهُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَ یَلۡعَبُوۡا

کے رب کو عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۳۱ تو تم انھیں چھوڑ دو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں ف۱۳۲

حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَهُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ هُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ

یہاں تک کہ اپنے اُس دن کو پائیں جس کا اُن سے وعدہ ہے ف۱۳۳ اور وہی آسمان والوں کا خدا اور

فِی الۡاَرۡضِ اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۴﴾ وَ تَبٰرَکَ الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡکُ

زمین والوں کا خدا ف۱۳۴ اور وہی حکمت و علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ اسی کے لیے ہے سلطنت

ف۱۲۰ کہ سرکشی و نافرمانی کرکے اس حال کو پہنچے۔ ف۱۲۱ جہنّم کے داروغہ کو کہ ف۱۲۲ یعنی موت دے دے۔ مالک سے درخواست کریں گے کہ وہ اللّٰہ تبارک وتعالیٰ سے ان کی موت کی دعا کرے۔ ف۱۲۳ ہزار برس بعد۔ ف۱۲۴ عذاب میں ہمیشہ کبھی اس سے رہائی نہ پاؤ گے نہ موت سے نہ اور کسی طرح اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ اہلِ مکہ سے خطاب فرماتا ہے ف۱۲۵ اپنے رسولوں کی معرفت۔ ف۱۲۶ یعنی کفارِ مکہ نے۔ ف۱۲۷ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کرنے اور فریب سے ایذا پہنچانے کا اور درحقیقت ایسا ہی تھا کہ قریش دارُ النَّدوَہ میں جمع ہو کر حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لیے حیلے سوچتے تھے۔ ف۱۲۸ ان کے اس مکر وفریب کا بدلہ جس کا انجام ان کی ہلاکت ہے۔ ف۱۲۹ ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ ظاہر ہر بات جانتے ہیں ہم سے کچھ نہیں چھپ سکتا۔ ف۱۳۰ لیکن اس کے بچہ نہیں اور اس کے لیے اولاد مُحال ہے یہ نفیٔ وَلَد میں مبالغہ ہے۔ **شانِ نزول:** نَضر بن حارث نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو نضر کہنے لگا: دیکھتے ہو قرآن میں میری تصدیق آگئی۔ ولید نے کہا کہ تیری تصدیق نہیں ہوئی بلکہ یہ فرمایا گیا کہ رحمٰن کے ولد نہیں ہے اور میں اہلِ مکہ میں سے پہلا مُوَحِّد ہوں اس سے ولد کی نفی کرنے والا۔ اس کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالیٰ کی تنزیہ (پاکی) کا بیان ہے۔ ف۱۳۱ اور اس کے لیے اولاد قرار دیتے ہیں۔ ف۱۳۲ یعنی جس لغو باطل میں ہیں اسی میں پڑے رہیں۔ ف۱۳۳ جس میں عذاب کیے جائیں گے اور وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۱۳۴ یعنی وہی معبود ہے آسمان و زمین میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۚ وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيۡهِ

آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور تمہیں

تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمۡلِكُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

اسی کی طرف پھرنا اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار انہیں ہے

مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ

جو حق کی گواہی دیں وف۱۳۵ اور علم رکھیں وف۱۳۶ اور اگر تم اُن سے پوچھو وف۱۳۷ کہ انہیں کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے

اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوۡمٌ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾

اللہ نے وف۱۳۸ تو کہاں اوندھے جاتے ہیں وف۱۳۹ مجھے رسول وف۱۴۰ کے اس کہنے کی قسم وف۱۴۱ کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے

وقف لازم

فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾ ع

تو اُن سے درگزر کرو وف۱۴۲ اور فرماؤ بس سلام ہے وف۱۴۳ کہ آگے جان جائیں گے وف۱۴۴

ع ۲۲/۱۳

اٰياتها ۵۹ ۴۴ سُوۡرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ ۶۴ رکوعاتها ۳

سورۂ دخان مکیہ ہے، اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وف۱

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

معٓ ۱۲

قسم اس روشن کتاب کی وف۲ بے شک ہم نے اُسے برکت والی رات میں اُتارا وف۳ بے شک ہم

مُنۡذِرِيۡنَ ﴿۳﴾ فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۙ ﴿۴﴾ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا

ڈر سنانے والے ہیں وف۴ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام وف۵ ہمارے پاس کے حکم سے بے شک

وف۱۳۵ یعنی توحیدِ الٰہی کی۔ وف۱۳۶ اس کا کہ اللہ ان کا رب ہے ایسے مقبول بندے ایمانداروں کی شفاعت کریں گے۔ وف۱۳۷ یعنی مشرکین سے۔ وف۱۳۸ اور اللہ تعالٰی کے خالقِ عالم ہونے کا اقرار کریں گے۔ وف۱۳۹ اور باوجود اس اقرار کے اس کی توحید و عبادت سے پھرتے ہیں۔ وف۱۴۰ سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ وف۱۴۱ اللہ تبارک و تعالٰی کا حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قولِ مبارک کی قسم فرمانا حضور کے اکرام اور حضور کی دعا و التجاء کے احترام کا اظہار ہے۔ وف۱۴۲ اور انہیں چھوڑ دو۔ وف۱۴۳ یہ سلامِ مُتارکت ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم تمہیں چھوڑتے ہیں اور تم سے امن میں رہنا چاہتے ہیں (وَكَانَ هٰذَا قَبۡلَ الۡاَمۡرِ بِالۡجِهَادِ) وف۱۴۴ اپنا انجام کار۔ وف۱ سورۂ دُخان مکی ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا انسٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔ وف۲ یعنی قرآن پاک کی جو حلال و حرام وغیرہ احکام کا بیان فرمانے والا ہے۔ وف۳ اس رات سے یا شبِ قدر مراد ہے یا شبِ براءۃ اس شب میں قرآن پاک بتمامہٖ لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے حضرت جبریل بیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوئے اس شب کو شبِ مبارکہ اس لیے فرمایا گیا

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٥ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦ لا

ہم بھیجنے والے ہیں ف۶ تمہارے رب کی طرف سے رحمت بے شک وہی سنتا جانتا ہے

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ لَاۤ اِلٰهَ

وقف لازم

وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۷ اس کے سوا

اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨ بَلْ هُمْ

کسی کی بندگی نہیں وہ جِلائے اور مارے تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب بلکہ وہ

فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠ لا

شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ف۸ تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا

يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا

کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا ف۹ یہ ہے دردناک عذاب اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم

مُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣ لا ثُمَّ

ایمان لاتے ہیں ف۱۰ کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا ف۱۱ حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا ف۱۲ پھر

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝١٤ ۘ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ

وقف لازم

اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ف۱۳ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر

کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ ف۴ اپنے عذاب کا۔ ف۵ سال بھر کے اَرزاق و آجال (اموات) و احکام۔ ف۶ اپنے رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء کو۔ ف۷ کہ وہ آسمان و زمین کا رب ہے تو یقین کرو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ ف۸ ان کا اقرار علم و یقین سے نہیں بلکہ ان کی بات میں ہنسی اور تمسخر شامل ہے اور وہ آپ کے ساتھ اِستہزاء کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان پر دعا کی کہ یارب! انہیں ایسی ہفت سالہ قحط کی مصیبت میں مبتلا کر جیسے سات سال کا قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا۔ یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا۔ ف۹ چنانچہ قریش پر قحط سالی آئی اور یہاں تک اس کی شدت ہوئی کہ وہ لوگ مردار کھا گئے اور بھوک سے اس حال کو پہنچ گئے کہ جب اوپر کو نظر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھتے تو ان کو دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا یعنی ضُعف سے نگاہوں میں خیرگی (دُھندلاہٹ) آگئی تھی اور قحط سے زمین خشک ہوگئی خاک اڑنے لگی غبار نے ہوا کو مُکَدَّر (میلا) کردیا۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو علامات قیامت میں سے ہے اور قریبِ قیامت ظاہر ہوگا مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے چالیس روز و شب رہے گا مومن کی حالت تو اس سے ایسی ہوجائے گی جیسے زکام ہوجائے اور کافر مدہوش ہوں گے۔ ان کے نتھنوں اور کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دھواں نکلے گا۔ ف۱۰ اور تیرے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں۔ ف۱۱ یعنی اس حالت میں وہ کیسے نصیحت مانیں گے۔ ف۱۲ اور معجزاتِ ظاہرات اور آیاتِ بیّنات پیش فرما چکا۔ ف۱۳ جس کو وحی کی غشی طاری ہونے کے وقت جنّات یہ کلمات تلقین کرجاتے ہیں۔ (معاذاللہ تعالٰی)۔

وقف لازم

عَآىِٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰىۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ

وہی کرو گے وا۱۴ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے وا۱۵ بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں اور بے شک

فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِیْمٌۙ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْۤا اِلَیَّ

ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور اُن کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا وا۱۶ کہ اللہ کے بندوں کو

عِبَادَ اللّٰهِؕ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌۙ ﴿۱۸﴾ وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِۚ اِنِّیْۤ

مجھے سپرد کردو وا۱۷ بے شک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں اور اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو میں

اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍۚ ﴿۱۹﴾ وَ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾

تمہارے پاس ایک روشن سند لاتا ہوں وا۱۸ اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو وا۱۹

وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ

اور اگر تم میرا یقین نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ وا۲۰ تو اُس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ

الثلثہ

مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَۙ ﴿۲۳﴾ وَ اتْرُكِ الْبَحْرَ

مجرم لوگ ہیں ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں وا۲۱ کو راتوں رات لے نکل ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا وا۲۲ اور دریا کو یونہی جگہ جگہ سے

رَهْوًاؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍۙ ﴿۲۵﴾ وَّ

کھلا چھوڑ دے وا۲۳ بے شک وہ لشکر ڈبویا جائے گا وا۲۴ کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور

زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍۙ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَۙ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ قف وَ

کھیت اور عمدہ مکانات وا۲۵ اور نعمتیں جن میں فارغ البال تھے وا۲۶ ہم نے یونہی کیا اور

وا۱۴ جس کفر میں تھے اسی کی طرف لوٹو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب فرمایا جاتا ہے کہ اس دن کو یاد کرو وا۱۵ اس دن سے مراد روزِ قیامت ہے یا روزِ بدر۔ وا۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ وا۱۷ یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردو اور جو شدتیں اور سختیاں ان پر کرتے ہو اس سے رہائی دو۔ وا۱۸ اپنے صدقِ نبوت و رسالت کی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تو فرعونیوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ ہم تمہیں سنگسار کردیں گے تو آپ نے فرمایا وا۱۹ یعنی میرا توکل و اعتماد اس پر ہے مجھے تمہاری دھمکی کی کچھ پروا نہیں اللہ تعالیٰ میرا بچانے والا ہے۔ وا۲۰ میری ایذا کے درپے نہ ہو، انہوں نے اس کو بھی نہ مانا۔ وا۲۱ یعنی بنی اسرائیل۔ وا۲۲ یعنی فرعون مع اپنے لشکروں کے تمہارے درپے ہوگا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور دریا پر پہنچ کر آپ نے عصا مارا اس میں بارہ رستے خشک پیدا ہو گئے آپ مع بنی اسرائیل کے دریا میں سے گزر گئے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر آرہا تھا آپ نے چاہا کہ پھر عصا مار کر دریا کو ملا دیں تاکہ فرعون اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا وا۲۳ تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں۔ وا۲۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان ہو گیا اور فرعون اور اس کے لشکر دریا میں غرق ہو گئے اور ان کا تمام مال و متاع اور سامان یہیں رہ گیا۔ وا۲۵ آراستہ پیراستہ مزیّن۔ وا۲۶ عیش کرتے اتراتے۔

اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا

ان کا وارث دوسری قوم کو کردیا ف۲۷ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے ف۲۸ اور انھیں

كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَ لَقَدْ نَجَّیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۳۰﴾ لا

ع ۱ ۲۹/۱۴

مہلت نہ دی گئی ف۲۹ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات بخشی ف۳۰

مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِیًا مِّنَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰی

فرعون سے بے شک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا اور بے شک ہم نے اُنھیں ف۳۱

عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۲﴾ ج وَ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ مَا فِیْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ

دانستہ چن لیا اس زمانہ والوں سے اور ہم نے اُنھیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں صریح انعام تھا ف۳۲ بے شک

هٰۤؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ لا اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی وَ مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۵﴾

یہ ف۳۳ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر ہمارا ایک دفعہ کا مرنا ف۳۴ اور ہم اٹھائے نہ جائیں گے ف۳۵

فَاْتُوْا بِاٰبَآىٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِیْنَ

تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ف۳۶ کیا وہ بہتر ہیں ف۳۷ یا تُبّع کی قوم ف۳۸ اور جو

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ٝ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا خَلَقْنَا

ان سے پہلے تھے ف۳۹ ہم نے انھیں ہلاک کردیا ف۴۰ بے شک وہ مجرم لوگ تھے ف۴۱ اور ہم نے نہ بنائے

ف۲۷ یعنی بنی اسرائیل کو جو نہ ان کے ہم مذہب تھے نہ رشتہ دار نہ دوست۔ ف۲۸ کیونکہ وہ ایماندار نہ تھے اور ایماندار جب مرتا ہے تو اس پر آسمان و زمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کہ کیا مومن کی موت پر آسمان و زمین روتے ہیں فرمایا: زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا تھا اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہنچتی تھی۔ حسن کا قول ہے کہ مومن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں۔ ف۲۹ توبہ وغیرہ کے لیے عذاب میں گرفتار کرنے کے بعد۔ ف۳۰ یعنی غلامی اور شاقّہ خدمتوں اور محنتوں سے اور اولاد کے قتل کیے جانے سے جو انہیں پہنچتا تھا ف۳۱ یعنی بنی اسرائیل کو۔ ف۳۲ کہ ان کے لیے دریا میں خشک رستے بنائے، ابر کو سائبان کیا، مَنّ و سلویٰ اتارا، اس کے علاوہ اور نعمتیں دیں۔ ف۳۳ کفارِ مکہ۔ ف۳۴ یعنی اس زندگانی کے بعد سوائے ایک موت کے ہمارے لیے اور کوئی حال باقی نہیں اس سے ان کا مقصود بعث یعنی موت کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنا تھا جس کو اگلے جملے میں واضح کردیا۔ (کبیر) ف۳۵ بعد موت زندہ کرکے۔ ف۳۶ اس بات میں کہ ہم بعد مرنے کے زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔ کفارِ مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ قُصَیّ بن کلاب کو زندہ کردو اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو اور یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لیے وقت معیّن ہو اس کا اس وقت سے قبل وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی نئے جمے ہوئے درخت یا پودے کو کہے کہ اس میں سے اب پھل نکالو ورنہ ہم نہیں مانیں گے کہ اس درخت سے پھل نکل سکتا ہے تو اس کو جاہل قرار دیا جائے گا اور اس کا انکار محض حُمق (بیوقوفی) یا مکابرہ ہوگا۔ ف۳۷ یعنی کفارِ مکہ زور و قوت میں۔ ف۳۸ تُبّع حِمیری بادشاہِ یمن صاحب ایمان تھے اور ان کی قوم کافر تھی جو نہایت قوی زور آور اور کثیر التعداد تھی۔ ف۳۹ کافر امتوں میں سے۔ ف۴۰ اُن کے کفر کے باعث۔ ف۴۱ کافر منکرِ بعث۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے کھیل کے طور پر ف۴۲ ہم نے انھیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ ف۴۳

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾

لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ف۴۴ بے شک فیصلہ کا دن ف۴۵ ان سب کی میعاد ہے

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا ف۴۶ اور نہ ان کی مدد ہوگی ف۴۷ مگر جس پر اللہ

اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ

رحم کرے ف۴۸ بے شک وہی عزت والا مہربان ہے بے شک تھوہڑ کا پیڑ ف۴۹ گنہگاروں

الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ

کی خوراک ہے ف۵۰ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے جیسا کھولتا پانی جوش مارے ف۵۱ اسے پکڑو ف۵۲

فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ

ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا

الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ

عذاب ڈالو ف۵۳ چکھ ف۵۴ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے ف۵۵ بے شک یہ ہے وہ ف۵۶ جس میں تم

تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾

شبہ کرتے تھے ف۵۷ بے شک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں ف۵۸ باغوں اور چشموں میں

ف۴۲ اگر مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب وثواب نہ ہو تو خلق کی پیدائش محض فنا کے لیے ہوگی اور یہ عَبَث ولَعِب ہے، تو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اخروی زندگی ضرور ہے جس میں حساب وجزا ہو۔ ف۴۳ کہ طاعت پر ثواب دیں اور معصیّت پر عذاب کریں۔ ف۴۴ کہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے اور حکیم کا فعل عبث نہیں ہوتا۔ ف۴۵ یعنی روزِ قیامت جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا۔ ف۴۶ اور قرابت ومحبت نفع نہ دے گی۔ ف۴۷ یعنی کافروں کی۔ ف۴۸ یعنی سوائے مؤمنین کے کہ وہ باذنِ الٰہی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے۔ (جمل) ف۴۹ تھوہڑ ایک خبیث نہایت کڑوا درخت ہے جو اہلِ جہنّم کی خوراک ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھوہڑ کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہلِ دنیا کی زندگانی خراب ہو جائے۔ ف۵۰ ابوجہل کی اور اس کے ساتھیوں کی جو بڑے گنہگار ہیں۔ ف۵۱ جہنّم کے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ ف۵۲ یعنی گنہگار کو۔ ف۵۳ اور اس وقت دوزخی سے کہا جائے گا کہ ف۵۴ اس عذاب کو۔ ف۵۵ ملائکہ یہ کلمہ اِہانت اور تذلیل کے لیے کہیں گے کیونکہ ابوجہل کہا کرتا تھا کہ "بطحاء" میں میں بڑا عزت والا کرم والا ہوں اُس کو عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا اور کفار سے یہ بھی کہا جائے گا کہ ف۵۶ عذاب جو تم دیکھتے ہو۔ ف۵۷ اور اس پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ اس کے بعد پرہیزگاروں کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ف۵۸ جہاں کوئی خوف نہیں۔

يَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّ اِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجۡنٰهُمۡ

پہنیں گے کریب اور قناویز ۵۹ آمنے سامنے ۶۰ یونہی ہے اور ہم نے انھیں بیاہ دیا

بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ﴿۵۴﴾ يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوۡقُوۡنَ

نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے ۶۱ امن و امان سے ۶۲ اس میں پہلی

فِيۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى ۚ وَوَقٰهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۶﴾ فَضۡلًا

موت کے سوا ۶۳ پھر موت نہ چکھیں گے اور اللہ نے انھیں آگ کے عذاب سے بچا لیا ۶۴ تمہارے

مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمۡ

رب کے فضل سے یہی بڑی کامیابی ہے تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں ۶۵ آسان کیا کہ

يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ فَارۡتَقِبۡ اِنَّهُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾

وہ سمجھیں ۶۶ تو تم انتظار کرو ۶۷ وہ بھی کسی انتظار میں ہیں ۶۸

اٰیاتها ۳۷ ۔ ۴۵ سُوۡرَةُ الۡجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۶۵ ۔ رکوعاتها ۴

سورۂ جاثیہ مکیہ ہے، اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ

کتاب کا اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بے شک آسمانوں

وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳﴾ وَفِىۡ خَلۡقِكُمۡ وَمَا يَبُثُّ مِنۡ دَآبَّةٍ

اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے ۲ اور تمہاری پیدائش میں ۳ اور جو جو جانور وہ پھیلاتا ہے

۵۹ یعنی ریشم کے باریک و دبیز لباس۔ ۶۰ کہ کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہو۔ ۶۱ یعنی جنت میں اپنے جنّتی خادموں کو میوے حاضر کرنے کا حکم دیں گے۔ ۶۲ کہ کسی قسم کا اندیشہ ہی نہ ہوگا نہ میوے کے کم ہونے کا نہ ختم ہو جانے کا نہ ضرر کرنے کا نہ اور کوئی۔ ۶۳ جو دنیا میں ہو چکی۔ ۶۴ اس سے نجات عطا فرمائی۔ ۶۵ یعنی عربی میں۔ ۶۶ اور نصیحت قبول کریں اور ایمان لائیں لیکن لائیں گے نہیں۔ ۶۷ ان کے ہلاک و عذاب کا۔ ۶۸ تمہاری موت کے (قِيۡلَ هٰذِهِ الۡاٰيَةُ مَنۡسُوۡخَةٌ بِاٰيَةِ السَّيۡفِ) ۱ یہ سورۂ جاثیہ ہے اس کا نام سورۂ شریعہ بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے آیت "قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَغۡفِرُوۡا" کے۔ اس سورت میں چار رکوع سینتیس آیتیں چار سو اٹھاسی کلمے دو ہزار ایک سو اکیانوے حرف ہیں۔ ۲ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی۔ ۳ یعنی تمہاری پیدائش میں بھی اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں کہ نطفہ کو خون بناتا ہے، خون کو بستہ (جمع ہوا) کرتا ہے، خون بستہ کو گوشت پارہ (گوشت کا ٹکڑا) یہاں تک کہ پورا انسان بنا دیتا ہے۔

اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

ان میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں ف۴ اور اس میں کہ اللہ

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ تَصْرِيْفِ

نے آسمان سے روزی کا سبب مینہ اُتارا تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور ہواؤں کی

الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٥﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ

گردش میں ف۵ نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ

پڑھتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے خرابی ہے ہر بڑے

اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٧﴾ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ

بہتان ہائے گنہگار کے لیے ف۶ اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ہٹ پر جمتا ہے ف۷ غرور کرتا ف۸ گویا

يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٨﴾ وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا

انھیں سنا ہی نہیں تو اُسے خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی

هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩﴾ ؕ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَ لَا يُغْنِيْ

ہنسی بناتا ہے اُن کے لیے خواری کا عذاب اُن کے پیچھے جہنم ہے ف۹ اور اُنھیں کچھ کام

عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّ لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَ لَهُمْ

نہ دے گا ان کا کمایا ہوا ف۱۰ اور نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے ف۱۱ اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠﴾ ؕ هٰذَا هُدًى ۚ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ

بڑا عذاب ہے یہ ف۱۲ راہ دکھانا ہے اور جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا اُن کے لیے

عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ ۧ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ

دردناک عذاب میں سے سخت تر عذاب ہے اللہ ہے جس نے تمہارے بس میں دریا کردیا کہ اس میں اس کے

ع ۱۱ / ۱۷

ف۴ کہ کبھی گھٹتے ہیں کبھی بڑھتے ہیں اور ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے۔ ف۵ کہ کبھی گرم چلتی ہیں کبھی سرد کبھی جنوبی کبھی شمالی کبھی شرقی کبھی غربی۔ ف۶ یعنی نضر بن حارث کے لیے۔ شانِ نزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو عجم کے قصے کہانیاں سنا کر لوگوں کو قرآن پاک سننے سے روکتا تھا اور آیت ہر ایسے شخص کے لیے عام ہے جو دین کو ضرر پہنچائے اور ایمان لانے اور قرآن سننے سے تکبر کرے۔ ف۷ یعنی اپنے کفر پر۔ ف۸ ایمان لانے سے۔ ف۹ یعنی بعد موت ان کا انجام کار اور مآل (ٹھکانا) دوزخ ہے۔ ف۱۰ مال جس پر وہ بہت نازاں ہیں۔ ف۱۱ یعنی بُت جن کو پُوجا کرتے تھے۔ ف۱۲ قرآن شریف۔

فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۚ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمۡ

حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کروف۱۳ اور اس لیے کہ حق مانو ف۱۴ اورتمہارے لیے کام میں لگائے

مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مِّنۡهُ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ

جو کچھ آسمانوں میں ہیں ف۱۵ اور جو کچھ زمین میں ف۱۶ اپنے حکم سے بےشک اس میں نشانیاں ہیں

يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَغۡفِرُوۡا لِلَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ اَيَّامَ

سوچنے والوں کے لیے ایمان والوں سے فرماؤ درگزریں اُن سے جو اللہ کے دنوں کی اُمید نہیں

اللّٰهِ لِيَجۡزِىَ قَوۡمًاۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ‌ ۚ

رکھتے ف۱۷ تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کی کمائی کا بدلہ دے ف۱۸ جو بھلا کام کرے تو اپنے لیے

وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا‌ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا بَنِىۡۤ

اور بُرا کرے تو اپنے بُرے کو ف۱۹ پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۲۰ اور بےشک ہم نے بنی

اِسۡرَآءِيۡلَ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ

اسرائیل کو کتاب ف۲۱ اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی ف۲۲ اور ہم نے اُنھیں ستھری روزیاں دیں ف۲۳ اور

فَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ‌ ۚ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ‌ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا

اُنھیں اُن کے زمانہ والوں پر فضیلت بخشی اور ہم نے اُنھیں اس کام کی ف۲۴ روشن دلیلیں دیں تو اُنھوں نے اختلاف نہ کیا ف۲۵

ف۱۳ بحری سفروں سے اور تجارتوں سے اور غوّاصی (غوطہ خوری) کرنے اور موتی وغیرہ نکالنے سے۔ ف۱۴ اس کے نعمت و کرم اور فضل و احسان کا۔ ف۱۵ سورج چاند ستارے وغیرہ۔ ف۱۶ چوپائے درخت نہریں وغیرہ۔ ف۱۷ جو دن کہ اس نے مومنین کی مدد کے لیے مقرر فرمائے یا "اللہ تعالیٰ کے دنوں" سے وہ وقائع (واقعات) مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے بہر حال اُن امید نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہیں کہ کفار سے جو ایذا پہنچے اور ان کے کلمات جو تکلیف پہنچائیں مسلمان ان سے درگزر کریں مُنازعت (جھگڑا) نہ کریں۔ (وَقِيۡلَ اِنَّ الۡاٰيَةَ مَنۡسُوۡخَةٌ بِاٰيَةِ الۡقِتَالِ)۔ **شانِ نزول:** اس آیت کی شانِ نزول میں کئی قول ہیں: ایک یہ کہ غزوۂ بنی مُصطلَق میں مسلمان بیرِ مُرَیسِیع پر اترے، یہ ایک کنواں تھا عبداللہ بن اُبَی منافق نے اپنے غلام کو پانی کے لیے بھیجا وہ دیر میں آیا تو اس سے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنوئیں کے کنارے پر بیٹھے تھے، جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشکیں نہ بھر گئیں اس وقت تک انہوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا۔ یہ سن کر اس بدبخت نے ان حضرات کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ تلوار لے کر تیار ہوئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس تقدیر پر آیت مدنی ہوگی۔ مُقاتل کا قول ہے کہ قبیلہ بنی غِفار کے ایک شخص نے مکہ مکرمہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی تو آپ نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب آیت "مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يُقۡرِضُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا" نازل ہوئی تو فنحاص یہودی نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا رب محتاج ہو گیا (معاذ اللہ تعالیٰ) اس کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار کھینچی اور اس کی تلاش میں نکلے۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلوا لیا۔ ف۱۸ یعنی ان کے اعمال کا۔ ف۱۹ نیکی اور بدی کا ثواب اور عذاب اس کے کرنے والے پر ہے۔ ف۲۰ وہ نیکوں اور بدوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ ف۲۱ یعنی توریت۔ ف۲۲ ان میں بکثرت انبیاء پیدا کر کے۔ ف۲۳ حلال کشائش کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے اموال و دیار کا مالک کر کے اور مَنّ و سَلوٰی نازل فرما کر۔ ف۲۴ یعنی امرِ دین

إِلَّا مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلۡعِلۡمُ بَغۡيَۢا بَيۡنَهُمۡۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِي بَيۡنَهُمۡ

مگر بعد اس کے کہ علم اُن کے پاس آچکا ۲۶ آپس کے حسد سے ۲۷ بے شک تمہارا رب قیامت کے دن

يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخۡتَلِفُونَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلۡنَٰكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٖ

اُن میں فیصلہ کردے گا جس بات میں اختلاف کرتے ہیں پھر ہم نے اس کام کے ۲۸

مِّنَ ٱلۡأَمۡرِ فَٱتَّبِعۡهَا وَلَا تَتَّبِعۡ أَهۡوَآءَ ٱلَّذِينَ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمۡ

عمدہ راستہ پر تمہیں کیا ۲۹ تو اسی راہ چلو اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دو ۳۰ بے شک وہ

لَن يُغۡنُواْ عَنكَ مِنَ ٱللَّهِ شَيۡـٔٗاۚ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَآءُ

اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام نہ دیں گے اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے

بَعۡضٖۖ وَٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلۡمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾ هَٰذَا بَصَٰٓئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدٗى وَرَحۡمَةٞ

دوست ہیں ۳۱ اور ڈر والوں کا دوست اللہ ۳۲ یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے ۳۳ اور ایمان والوں کے لیے

لِّقَوۡمٖ يُوقِنُونَ ﴿٢٠﴾ أَمۡ حَسِبَ ٱلَّذِينَ ٱجۡتَرَحُواْ ٱلسَّيِّـَٔاتِ أَن نَّجۡعَلَهُمۡ

ہدایت و رحمت کیا جنھوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ۳۴ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُنھیں ان

كَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَوَآءٗ مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡۚ سَآءَ

جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ اِن کی اُن کی زندگی اور موت برابر ہوجائے ۳۵ کیا ہی

مَا يَحۡكُمُونَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ بِٱلۡحَقِّ وَلِتُجۡزَىٰ

بُرا حکم لگاتے ہیں ۳۶ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ بنایا ۳۷ اور اس لیے کہ

ع ۲ / ۱۸

اور بیانِ حلال وحرام اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی۔ ف۲۵ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت میں۔ ف۲۶ اور علم زوالِ اختلاف کا سبب ہوتا ہے اور یہاں ان لوگوں کے لیے اختلاف کا سبب ہوا اس کا باعث یہ ہے کہ علم ان کا مقصود نہ تھا بلکہ مقصود ان کا جاہ و ریاست کی طلب تھی اسی لیے انہوں نے اختلاف کیا۔ ف۲۷ کہ انہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کے بعد اپنے جاہ و ریاست کے اندیشہ سے آپ کے ساتھ حسد اور دشمنی کی اور کافر ہوگئے۔ ف۲۸ یعنی دین کے ف۲۹ اے حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۳۰ یعنی رؤسائے قریش کی جو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں۔ ف۳۱ صرف دنیا میں اور آخرت میں ان کا کوئی دوست نہیں۔ ف۳۲ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ڈر والوں سے مراد مومنین ہیں اور آگے قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے ف۳۳ کہ اس سے انہیں امورِ دین میں بینائی حاصل ہوتی ہے۔ ف۳۴ کفر و معاصی کا۔ ف۳۵ یعنی ایمانداروں اور کافروں کی موت و حیات برابر ہوجائے ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ ایماندار زندگی میں طاعت پر قائم رہے اور کافر بدیوں میں ڈوبے رہے تو ان دونوں کی زندگی برابر نہ ہوئی ایسے ہی موت بھی یکساں نہیں کہ مومن کی موت بشارت و رحمت و کرامت پر ہوتی ہے اور کافر کی رحمت سے مایوسی اور ندامت پر۔ **شانِ نزول:** مشرکین مکہ کی ایک جماعت نے مسلمانوں سے کہا تھا اگر تمہاری بات حق ہو اور مرنے کے بعد اٹھنا ہو تو بھی ہم ہی افضل رہیں گے جیسا کہ دنیا میں ہم تم سے بہتر رہے۔ ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۶ مخالف، سرکش مخلص فرمانبردار کے برابر کیسے ہوسکتا ہے مومنین جنّاتِ عالیات میں عزت و کرامت اور عیش و راحت پائیں گے اور کفار اسفل السافلین

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ

ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے ف۳۸ اور ان پر ظلم نہ ہوگا بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش

اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ

کو اپنا خدا ٹھہرالیا ف۳۹ اور اللہ نے اُسے باوصف علم کے گمراہ کیا ف۴۰ اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی

عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَ

آنکھوں پر پردہ ڈالا ف۴۱ تو اللہ کے بعد اُسے کون راہ دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور

قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ

بولے ف۴۲ وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی ف۴۳ مرتے ہیں اور جیتے ہیں ف۴۴ اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ ف۴۵

وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

اور اُنھیں اس کا علم نہیں ف۴۶ وہ تو نرے گمان دوڑاتے ہیں ف۴۷ اور جب اُن پر ہماری روشن

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ

آیتیں پڑھی جائیں ف۴۸ تو بس اُن کی حجت یہی ہوتی ہے کہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو لے آؤ ف۴۹ تم اگر

صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ

سچے ہو ف۵۰ تم فرماؤ اللہ تمہیں جلاتا ہے ف۵۱ پھر تم کو مارے گا ف۵۲ پھر تم سب کو اکٹھا کرے گا ف۵۳ قیامت

میں ذلت و اہانت کے ساتھ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ ف۳۷ کہ اس کی قدرت و وحدانیت کی دلیل ہو۔ ف۳۸ نیک نیکی کا اور بد، بدی کا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس عالَم کی پیدائش سے اظہارِ عدل و رحمت مقصود ہے اور یہ پوری طرح قیامت ہی میں ہوسکتا ہے کہ اہلِ حق اور اہلِ باطل میں امتیازِ کامل ہو مومن مخلص درجاتِ جنت میں ہوں اور کافر نافرمان درکاتِ جہنّم (دوزخ کے طبقات) میں۔ ف۳۹ اور اپنی خواہش کا تابع ہوگیا جسے نفس نے چاہا پوجنے لگا مشرکین کا یہی حال تھا کہ وہ پتھر اور سونے اور چاندی وغیرہ کو پوجتے تھے جب کوئی چیز انہیں پہلی چیز سے اچھی معلوم ہوتی تھی تو پہلی کو توڑ دیتے پھینک دیتے دوسری کو پوجنے لگتے۔ ف۴۰ کہ اس گمراہ نے حق کو جان پہچان کر بے راہی اختیار کی۔ مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے اس کے انجامِ کار اور اس کے شقی ہونے کو جانتے ہوئے اُسے گمراہ کیا یعنی اللہ تعالٰی پہلے سے جانتا تھا کہ یہ اپنے اختیار سے راہِ حق سے منحرف ہوگا اور گمراہی اختیار کرے گا۔ ف۴۱ تو اس نے ہدایت و موعظت (نصیحت) کو نہ سنا اور نہ سمجھا اور راہِ حق کو نہ دیکھا۔ ف۴۲ منکرینِ بعث۔ ف۴۳ یعنی اس زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں۔ ف۴۴ یعنی بعضے مرتے ہیں اور بعضے پیدا ہوتے ہیں۔ ف۴۵ یعنی روز و شب کا دورہ وہ اسی کو مؤثر اعتقاد کرتے تھے اور ملک الموت کا اور بحکمِ الٰہی روحیں قبض کئے جانے کا انکار کرتے تھے اور ہر ایک حادثہ کو دہر اور زمانہ کی طرف منسوب کرتے تھے اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ف۴۶ یعنی وہ یہ بات بے علمی سے کہتے ہیں۔ ف۴۷ خلافِ واقع۔ مسئلہ: حوادث کو زمانہ کی طرف نسبت کرنا اور ناگوار حوادث رونما ہونے سے زمانہ کو برا کہنا ممنوع ہے احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ ف۴۸ یعنی قرآن پاک کی آیتیں جن میں اللہ تعالٰی کے بعث بعد الموت پر قادر ہونے کی دلیلیں مذکور ہیں جب کفار ان کے جواب سے عاجز ہوتے ہیں۔ ف۴۹ زندہ کرکے۔ ف۵۰ اس بات میں کہ مُردے زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔ ف۵۱ دنیا میں بعد اس کے کہ تم بے جان نطفہ تھے۔ ف۵۲ تمہاری عمریں پوری ہونے کے وقت۔ ف۵۳ زندہ کرکے۔ تو جو پروردگار ایسی قدرت والا ہے وہ تمہارے باپ دادا کے زندہ کرنے پر بھی بالیقین قادر ہے وہ سب کو زندہ کرے گا۔

الۡقِیٰمَۃِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ع وَ لِلّٰہِ مُلۡکُ

کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت آدمی نہیں جانتے ف۵۴ اور اللہ ہی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ یَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ یَوۡمَئِذٍ یَّخۡسَرُ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جس دن قیامت قائم ہوگی باطل والوں کی اس

الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَ تَرٰی کُلَّ اُمَّۃٍ جَاثِیَۃً ۟ قف کُلُّ اُمَّۃٍ تُدۡعٰۤی اِلٰی کِتٰبِہَا ؕ

دن ہار ہے ف۵۵ اور تم ہر گروہ ف۵۶ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا ف۵۷

اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ ہٰذَا کِتٰبُنَا یَنۡطِقُ عَلَیۡکُمۡ

آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق

بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّا کُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

بولتا ہے ہم لکھتے رہے تھے ف۵۸ جو تم نے کیا تو وہ جو ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُدۡخِلُہُمۡ رَبُّہُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ

اور اچھے کام کیے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں لے گا ف۵۹ یہی کھلی

الۡمُبِیۡنُ ﴿۳۰﴾ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ۟ قف اَفَلَمۡ تَکُنۡ اٰیٰتِیۡ تُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ

کامیابی ہے اور جو کافر ہوئے ان سے فرمایا جائے گا کیا نہ تھا کہ میری آیتیں پڑھی جاتی تھیں

فَاسۡتَکۡبَرۡتُمۡ وَ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ

تو تم تکبر کرتے تھے ف۶۰ اور تم مجرم لوگ تھے اور جب کہا جاتا بے شک اللہ کا وعدہ ف۶۱ سچا ہے

وَّ السَّاعَۃُ لَا رَیۡبَ فِیۡہَا قُلۡتُمۡ مَّا نَدۡرِیۡ مَا السَّاعَۃُ ۙ اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا

اور قیامت میں شک نہیں ف۶۲ تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہمیں تو یونہی کچھ گمان سا

ظَنًّا وَّ مَا نَحۡنُ بِمُسۡتَیۡقِنِیۡنَ ﴿۳۲﴾ وَ بَدَا لَہُمۡ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَ حَاقَ بِہِمۡ

ہوتا ہے اور ہمیں ف۶۳ یقین نہیں اور ان پر کھل گئیں ف۶۴ ان کے کاموں کی برائیاں ف۶۵ اور انہیں گھیر لیا

ف۵۴ اس کو کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے اور ان کا نہ جاننا دلائل کی طرف ملتفت نہ ہونے اور غور نہ کرنے کے باعث ہے۔ ف۵۵ یعنی اُس دن کا فروں کا ٹوٹے میں ہونا ظاہر ہوگا۔ ف۵۶ یعنی ہر دین والے۔ ف۵۷ اور فرمایا جائے گا ف۵۸ یعنی ہم نے فرشتوں کو تمہارے عمل لکھنے کا حکم دیا تھا۔ ف۵۹ جنت میں داخل فرمائے گا۔ ف۶۰ اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔ ف۶۱ مُردوں کو زندہ کرنے کا۔ ف۶۲ وہ ضرور آئے گی تو ف۶۳ قیامت کے آنے کا ف۶۴ یعنی کفار پر آخرت میں۔ ف۶۵ جو انہوں

مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيۡلَ الۡيَوۡمَ نَنۡسٰٮكُمۡ كَمَا نَسِيۡتُمۡ لِقَآءَ

اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور فرمایا جائے گا آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے ف۶۶ جیسے تم اپنے اس دن کے ملنے کو

يَوۡمِكُمۡ هٰذَا وَمَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۳۴﴾ ذٰ لِكُمۡ بِاَنَّكُمُ

بھولے ہوئے تھے ف۶۷ اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ف۶۸ یہ اس لیے کہ تم

اتَّخَذۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتۡكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا‌ ۚ فَالۡيَوۡمَ لَا يُخۡرَجُوۡنَ

نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا (مذاق) بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا ف۶۹ تو آج نہ وہ آگ سے نکالے

مِنۡهَا وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ

جائیں اور نہ اُن سے کوئی منانا چاہے ف۷۰ تو اللہ ہی کے لیے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین

الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الۡـكِبۡرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ص

کا رب اور سارے جہاں کا رب اور اسی کے لیے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں

وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۷﴾ ع

اور وہی عزت و حکمت والا ہے

ف۶۶ نے دنیا میں کیے تھے اور ان کی سزائیں۔ ف۶۶ عذابِ دوزخ میں۔ ف۶۷ کہ ایمان و طاعت چھوڑ بیٹھے۔ ف۶۸ جو تمہیں اس عذاب سے بچا سکے۔ ف۶۹ کہ تم اس کے مفتون (فتنے میں مبتلا) ہوگئے اور تم نے بعث و حساب کا انکار کردیا۔ ف۷۰ یعنی اب اُن سے یہ بھی مطلوب نہیں کہ وہ توبہ کرکے اور ایمان و طاعت اختیار کرکے اپنے رب کو راضی کریں کیونکہ اس روز کوئی عذر اور توبہ قبول نہیں۔

اٰیاتها ۳۵	۴۶ سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ ۶۶	رکوعاتها ۴

سورۂ احقاف مکیہ ہے، اس میں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقْنَا

یہ کتاب ف۲ اُتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے ہم نے نہ بنائے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ ف۳ اور ایک مقرر معیاد پر ف۴ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا

کافر اس چیز سے کہ ڈرائے گئے ف۵ منہ پھیرے ہیں ف۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۷ مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین کا کون سا ذرہ بنایا یا

شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ

آسمان میں اُن کا کوئی حصہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلی کوئی کتاب ف۸ یا کچھ بچا کھچا علم ف۹

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ

اگر تم سچے ہو ف۱۰ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجے ف۱۱ جو

لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَ

قیامت تک اس کی نہ سنیں اور انھیں ان کی پوجا کی خبر تک نہیں ف۱۲ اور

ف۱ سورۂ احقاف مکیہ ہے مگر بعض کے نزدیک اس کی چند آیتیں مدنی ہیں جیسے کہ آیت "قُلْ اَرَأَيْتُمْ" اور آیت "فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ" اور تین ۳ آیتیں "وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ" اس سورت میں چار رکوع اور پینتیس آیتیں اور چھ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار پانچ سو پچانوے حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن شریف ف۳ کہ ہماری قُدرت و وحدانیت پر دلالت کریں ف۴ وہ مقرر میعاد روزِ قیامت ہے جس کے آجانے پر آسمان و زمین فنا ہو جائیں گے۔ ف۵ اس چیز سے مراد یا عذاب ہے یا روزِ قیامت کی وحشت یا قرآن پاک جو بعث و حساب کا خوف دلاتا ہے۔ ف۶ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ ف۷ یعنی بُت جنہیں معبود ٹھہراتے ہو۔ ف۸ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اتاری ہو مراد یہ ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید توحید اور ابطالِ شرک پر ناطق ہے اور جو کتاب بھی اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی اس میں یہی بیان ہے تم کتبِ الٰہیہ میں سے کوئی ایک کتاب تو ایسی لے آؤ جس میں تمہارے دین (بت پرستی) کی شہادت ہو۔ ف۹ پہلوں کا ف۱۰ اپنے اس دعوے میں کہ خدا کا کوئی شریک ہے جس کی عبادت کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔ ف۱۱ یعنی بتوں کو ف۱۲ کیونکہ وہ جماد بے جان ہیں۔

اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿٦﴾ وَ

جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ ان کے دشمن ہوں گے ف۱۳ اور ان سے منکر ہوجائیں گے ف۱۴ اور

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ

جب اُن پر ف۱۵ پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کافر اپنے پاس آئے ہوئے حق کو ف۱۶ کہتے ہیں

هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا

یہ کھلا جادو ہے ف۱۷ کیا کہتے ہیں انھوں نے اسے جی سے بنایا ف۱۸ تم فرماؤ اگر میں نے اسے جی سے بنالیا ہوگا

تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ

تو تم اللّٰہ کے سامنے میرا کچھ اختیار نہیں رکھتے ف۱۹ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول ہو ف۲۰ اور وہ کافی ہے

شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٨﴾ قُلْ مَا كُنْتُ

میرے اور تمہارے درمیان گواہ اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ف۲۱ تم فرماؤ میں کوئی

بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَ لَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا

انوکھا رسول نہیں ف۲۲ اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ف۲۳ میں تو اسی کا تابع ہوں

ف۱۳ یعنی بت اپنے پجاریوں کے۔ ف۱۴ اور کہیں گے کہ ہم نے انہیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی درحقیقت یہ اپنی خواہشوں کے پرستار تھے۔ ف۱۵ یعنی اہل مکہ پر ف۱۶ یعنی قرآن شریف کو بغیر غور وفکر کیے اور اچھی طرح سنے ف۱۷ کہ اس کے جادو ہونے میں شبہ نہیں اور اس سے بھی بدتر بات کہتے ہیں جس کا آگے ذکر ہے۔ ف۱۸ یعنی سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ ف۱۹ یعنی اگر بالفرض میں دل سے بناتا اور اس کو اللّٰہ تعالٰی کا کلام بتاتا تو وہ اللّٰہ تعالٰی پر افتراء ہوتا اور اللّٰہ تبارک وتعالٰی ایسے افتراء کرنے والے کو جلد عقوبت میں گرفتار کرتا ہے تمہیں تو یہ قدرت نہیں کہ تم اس کی عقوبت سے بچا سکو یا اس کے عذاب کو دفع کرسکو تو کس طرح ہوسکتا ہے کہ میں تمہاری وجہ سے اللّٰہ تعالٰی پر افتراء کرتا۔ ف۲۰ اور جو کچھ قرآن پاک کی نسبت کہتے ہو۔ ف۲۱ یعنی اگر تم کفر سے توبہ کرکے ایمان لاؤ تو اللّٰہ تعالٰی تمہاری مغفرت فرمائے گا اور تم پر رحمت کرے گا۔ ف۲۲ مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں تو تم کیوں نبوت کا انکار کرتے ہو۔ ف۲۳ اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ قیامت میں جو میرے اور تمہارے ساتھ کیا جائے گا وہ مجھے معلوم نہیں یہ معنی ہوں تو یہ آیت منسوخ ہے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات وعزیٰ کی قسم اللّٰہ تعالٰی کے نزدیک ہمارا اور محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا یکساں حال ہے انہیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں اگر یہ قرآن ان کا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو ان کا بھیجنے والا انہیں ضرور خبر دیتا کہ اُن کے ساتھ کیا کرے گا تو اللّٰہ تعالٰی نے آیت "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ" نازل فرمائی صحابہ نے عرض کیا: یانبی اللّٰہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! حضور کو مبارک ہو آپ کو تو معلوم ہوگیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا یہ انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اس پر اللّٰہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی: "لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ" اور یہ آیت نازل ہوئی "بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا" تو اللّٰہ تعالٰی نے بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا اور مؤمنین کے ساتھ کیا۔ دوسرا قول آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ آخرت کا حال تو حضور کو اپنا بھی معلوم ہے، مؤمنین کا بھی، مکذبین کا بھی۔ معنی یہ ہیں کہ دنیا میں کیا کیا جائے گا؟ یہ معلوم نہیں۔ اگر یہ معنی لیے جائیں تو بھی آیت منسوخ ہے اللّٰہ تعالٰی نے حضور کو یہ بھی بتادیا "لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ" اور "مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ" بہرحال اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حضور کے ساتھ اور حضور کی اُمت کے ساتھ پیش آنے والے امور پر مطلع فرمادیا خواہ وہ دنیا کے ہوں یا آخرت کے اور اگر درایت بمعنی ادراک بالقیاس یعنی عقل سے جاننے کے معنی میں لیا جائے تو مضمون اور بھی زیادہ صاف ہے اور آیت کا اس کے بعد والا جملہ اس کا مؤید ہے۔

مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ

جو مجھے وحی ہوتی ہے ۲۴ اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر وہ قرآن

عِنْدِ اللّٰهِ وَ كَفَرْتُمْ بِهٖ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

اللّٰہ کے پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ ۲۵ اس پر گواہی دے چکا ۲۶

فَاٰمَنَ وَ اسْتَكْبَرْتُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۠ ﴿۱۰﴾ وَ قَالَ

تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا ۲۷ بےشک اللّٰہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو اور

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَیْهِؕ وَ اِذْ

کافروں نے مسلمانوں کو کہا اگر اس میں ۲۸ کچھ بھلائی ہوتی تو یہ ۲۹ ہم سے آگے اس تک نہ پہنچ جاتے ۳۰ اور جب

لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَیَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ

انھیں اس کی ہدایت نہ ہوئی تو اب ۳۱ کہیں گے کہ یہ پرانا بہتان ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی

مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةًؕ وَ هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِیًّا لِّیُنْذِرَ

کتاب ۳۲ ہے پیشوا اور مہربانی اور یہ کتاب ہے تصدیق فرماتی ۳۳ عربی زبان میں کہ ظالموں

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَ بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِیْنَۚ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

کو ڈر سنائے اور نیکوں کو بشارت بےشک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللّٰہ ہے

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَۚ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ

پھر ثابت قدم رہے ۳۴ نہ ان پر خوف ۳۵ نہ ان کو غم ۳۶ وہ جنت

الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ

والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے ان کے اعمال کا انعام اور ہم نے آدمی کو حکم کیا

علامہ نیشاپوری نے اس آیت کے تحت فرمایا: "میں" کہ اس میں نفی اپنی ذات سے جاننے کی ہے "مِنْ جِهَةِ الْوَحْيِ" جاننے کی نفی نہیں۔ ۲۴ یعنی میں جو کچھ جانتا ہوں اللّٰہ تعالیٰ کی تعلیم سے جانتا ہوں۔ ۲۵ وہ حضرت عبد اللّٰہ بن سلام ہیں جو نبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی صحتِ نبوت کی شہادت دی۔ ۲۶ کہ وہ قرآن اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ۲۷ اور ایمان سے محروم رہے تو اس کا نتیجہ کیا ہونا ہے۔ ۲۸ یعنی دینِ محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم میں ۲۹ غریب لوگ ۳۰ شانِ نزول: یہ آیت مشرکینِ مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اگر دینِ محمدی حق ہوتا تو فلاں وفلاں اس کو ہم سے پہلے کیسے قبول کر لیتے۔ ۳۱ عناد سے قرآن شریف کی نسبت ۳۲ توریت ۳۳ پہلی کتابوں کی ۳۴ اللّٰہ تعالیٰ کی توحید اور سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی شریعت پر دمِ آخر تک ۳۵ قیامت میں ۳۶ موت کے وقت۔

بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًاؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَ حَمْلُهٗ وَ

کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اُسے اٹھائے پھرنا اور

فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةًۙ

اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے ف۳۷ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا ف۳۸ اور چالیس برس کا ہوا ف۳۹

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ

عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ف۴۰

وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚۛ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ

اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے ف۴۱ اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح (نیکی) رکھ ف۴۲ میں تیری طرف رجوع لایا ف۴۳

وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا

اور میں مسلمان ہوں ف۴۴ یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول

ف۳۷ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ چھڑانے کی مدّت دو سال ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ" تو حمل کے لیے چھ ماہ باقی رہے یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اور حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدت ڈھائی سال ثابت ہوتی ہے۔ مسئلہ کی تفاصیل مع دلائل کتب اصول میں مذکور ہیں۔ ف۳۸ اور عقل و قوت مستحکم ہوئی اور یہ بات تیس سے چالیس سال تک کی عمر میں حاصل ہوتی ہے۔ ف۳۹ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ کی عمر سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور کی عمر شریف بیس سال کی تھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ہمراہی میں بغرضِ تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور سیّد عالم علیہ الصلوۃ والسلام اس کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے کہا یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ فرما ہیں؟ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابن عبد اللہ ہیں عبد المطلب کے پوتے۔ راہب نے کہا: خدا کی قسم! یہ نبی ہیں، اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی نبی آخر الزمان ہیں۔ راہب کی یہ بات حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اثر کر گئی اور نبوت کا یقین آپ کے دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف کی ملازمت اختیار کی سفر و حضر میں آپ سے جدا نہ ہوتے۔ جب سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر ایمان لائے اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اڑتیس سال کی تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: ف۴۰ کہ ہم سب کو ہدایت فرمائی اور اسلام سے مشرف کیا۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر ہے۔ ف۴۱ آپ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مومن جو ایمان کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے ان کو آپ نے آزاد کیا انہیں میں سے ہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ نے یہ دعا کی۔ ف۴۲ یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد میں صلاح رکھی آپ کی تمام اولاد مومن ہے اور ان میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ تمام عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین بھی مسلمان اور آپ کے صاحبزادے محمد اور عبد اللہ اور عبد الرحمٰن اور آپ کی صاحبزادیاں حضرت عائشہ اور حضرت اسماء اور آپ کے پوتے محمد بن عبد الرحمٰن یہ سب مومن اور سب شرفِ صحابیت سے مشرف صحابہ ہیں آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ اس کے والدین بھی صحابی ہوں خود بھی صحابی اولاد بھی صحابی پوتے بھی صحابی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف۔ ف۴۳ ہر امر میں جس میں تیری رضا ہو۔ ف۴۴ دل سے بھی اور زبان سے بھی۔

عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ

فرمائیں گے وف۴۵ اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ

الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِیْۤ

جو انھیں دیا جاتا تھا وف۴۶ اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا وف۴۷ اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو

اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَ هُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ

کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں (قومیں) گزر چکیں وف۴۸ اور وہ دونوں وف۴۹ اللہ سے فریاد کرتے ہیں

وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖۗ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ

تیری خرابی ہو ایمان لا بےشک اللہ کا وعدہ سچا ہے وف۵۰ تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

کہانیاں یہ وہ ہیں جن پر بات ثابت ہوچکی وف۵۱ ان گروہوں میں جو ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لِكُلٍّ

پہلے گزرے جن اور آدمی بےشک وہ زیاں کار (نقصان والے) تھے اور ہر ایک کے لیے وف۵۲

دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَ لِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں وف۵۳ اور تاکہ اللہ ان کے کام انھیں پورے بھر دے وف۵۴ اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور

یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ

جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں

الدُّنْیَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ

فنا کرچکے اور انھیں برت چکے وف۵۵ تو آج تمہیں ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا سزا

وف۴۵ ان پر ثواب دیں گے۔ وف۴۶ دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے۔ وف۴۷ مراد اس سے کوئی خاص شخص نہیں ہے بلکہ ہر کافر جو بعث کا منکر ہو اور والدین کا نافرمان اور اس کے والدین اس کو دینِ حق کی دعوت دیتے ہوں اور وہ انکار کرتا ہو۔ وف۴۸ ان میں سے کوئی مر کر زندہ نہ ہوا۔ وف۴۹ ماں باپ۔ وف۵۰ مُردے زندہ فرمانے کا۔ وف۵۱ عذاب کی وف۵۲ مومن ہو یا کافر وف۵۳ یعنی منازل و مراتب ہیں اللہ تعالٰی کے نزدیک روزِ قیامت جنت کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور جہنّم کے درجات پست ہوتے چلے جاتے ہیں تو جن کے عمل اچھے ہوں وہ جنت کے اونچے درجے میں ہوں گے اور جو کفر و معصیت میں انتہا کو پہنچ گئے ہوں وہ جہنم کے سب سے نیچے درجے میں ہوں گے۔ وف۵۴ یعنی مومنوں اور کافروں کو فرمانبرداری اور نافرمانی کی پوری جزا دے۔ وف۵۵ یعنی لذت و عیش جو تمہیں پانا تھا وہ سب دنیا میں تم نے ختم کردیا اب تمہارے لیے آخرت میں کچھ بھی باقی نہ رہا اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ طیبات سے قوائے جسمانیہ اور جوانی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم نے اپنی جوانی اور اپنی قوتوں کو دنیا کے اندر کفر و معصیت میں خرچ کردیا۔

ع ۲ / ۲

تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اذْكُرْ

اس کی کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور سزا اس کی کہ حکم عدولی کرتے تھے ف۵۶ اور یاد کرو

اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ

عاد کے ہم قوم ف۵۷ کو جب اس نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈرایا ف۵۸ اور بے شک اس سے پہلے ڈر سنانے والے

يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

گزر چکے اور اس کے بعد آئے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بے شک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ

اندیشہ ہے بولے کیا تم اس لیے آئے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو ہم پر لاؤ ف۵۹ جس کا ہمیں وعدہ دیتے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖؗ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ

اگر تم سچے ہو ف۶۰ اس نے فرمایا ف۶۱ اس کی خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے ف۶۲ میں تو تمہیں اپنے رب کے

اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا

پیام پہونچاتا ہوں ہاں ہاں میری دانست میں تم نرے جاہل لوگ ہو ف۶۳ پھر جب انھوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح

مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا

آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا اُن کی وادیوں کی طرف آتا ف۶۴ بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا ف۶۵ بلکہ یہ تو وہ ہے

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ

جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہر چیز کو تباہ کر ڈالتی ہے

بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ

اپنے رب کے حکم سے ف۶۶ تو صبح رہ گئے کہ نظر نہ آتے تھے مگر ان کے سُونے (ویران) مکان ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں

ف۵۶ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی لذات اختیار کرنے پر کفار کو توبیخ فرمائی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب نے لذاتِ دنیویہ سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک حضور کے اہلِ بیت نے کبھی جو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سرائے اقدس میں آگ نہ جلتی تھی چند کھجوروں اور پانی پر گزر کی جاتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لیے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ ف۵۷ حضرت ہود علیہ السلام ف۵۸ شرک سے اور احقاف ایک ریگستانی وادی ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہتے تھے۔ ف۵۹ وہ عذاب ف۶۰ اس بات میں کہ عذاب آنے والا ہے۔ ف۶۱ یعنی ہود علیہ السلام نے ف۶۲ کہ عذاب کب آئے گا ف۶۳ جو عذاب میں جلدی کرتے ہو اور عذاب کو جانتے نہیں ہو کہ کیا چیز ہے۔ ف۶۴ اور مدت دراز سے ان کی سرزمین میں بارش نہ ہوئی تھی اس کالے بادل کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ ف۶۵ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا: ف۶۶ چنانچہ اس

الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا

مجرموں کو اور بے شک ہم نے انھیں وہ مقدور دیئے تھے جو تم کو نہ دیئے ف۶۷ اور اُن کے لیے کان

وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـٕدَةً ۖؗ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ

اور آنکھ اور دل بنائے ف۶۸ تو ان کے کان اور آنکھیں اور دل کچھ

اَفْـٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا

کام نہ آئے جب کہ وہ اللّٰہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے

كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ

جس کی ہنسی بناتے تھے اور بیشک ہم نے ہلاک کردیں ف۶۹ تمہارے آس پاس کی بستیاں ف۷۰ اور

صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا

طرح طرح کی نشانیاں لائے کہ وہ باز آئیں ف۷۱ تو کیوں نہ مدد کی ان کی ف۷۲ جن کو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا

انھوں نے اللّٰہ کے سوا قرب حاصل کرنے کو خدا ٹھہرا رکھا تھا ف۷۳ بلکہ وہ اُن سے گم گئے ف۷۴ اور یہ اُن کا

كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ

بہتان و افترا ہے ف۷۵ اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے ف۷۶ کان لگا کر

الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ

قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو ف۷۷ پھر جب پڑھنا ہوچکا اپنی قوم کی طرف

آندھی کے عذاب نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں کو ہلاک کردیا ان کے اموال آسمان و زمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے چیزیں پارہ پارہ ہوگئیں حضرت ہود علیہ السلام نے اپنے اور اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا تھا ہوا جب اس خط کے اندر آتی تو نہایت نرم پاکیزہ فرحت انگیز سرد اور وہی ہوا قوم پر شدید سخت مہلک اور یہ حضرت ہود علیہ السلام کا ایک معجزہ عظیمہ تھا۔ ف۶۷ اے اہلِ مکہ! وہ قوت و مال اور طولِ عمر میں تم سے زیادہ تھے۔ ف۶۸ تاکہ دین کے کام میں لائیں مگر انہوں نے سوائے دنیا کی طلب کے ان خداداد نعمتوں سے دین کا کام ہی نہیں لیا۔ ف۶۹ اے قریش! ف۷۰ مثل ثمود و عاد و قوم لوط کے ف۷۱ کفر و طغیان سے لیکن وہ باز نہ آئے تو ہم نے انہیں ان کے کفر کے سبب ہلاک کردیا۔ ف۷۲ اُن کفار کی اُن بتوں نے ف۷۳ اور جن کی نسبت یہ کہا کرتے تھے کہ ان بتوں کے پوجنے سے اللّٰہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ف۷۴ اور نزولِ عذاب کے وقت کام نہ آئے۔ ف۷۵ کہ وہ بتوں کو معبود کہتے ہیں اور بت پرستی کو قربِ الٰہی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں۔ ف۷۶ یعنی اے سیّدِ عالم! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اس وقت کو یاد کیجئے جب ہم نے آپ کی طرف جنّوں کی ایک جماعت کو بھیجا اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ سات جن تھے جنہیں رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف پیام رساں بنایا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ نو تھے علماء محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ جن سب کے سب مکلّف ہیں اب ان جنّوں کا حال ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپ بطنِ نخلہ میں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ مکرمہ کو آتے ہوئے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے اس وقت جن ف۷۷ تاکہ اچھی طرح

مُنۡذِرِيۡنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوۡا يٰقَوۡمَنَاۤ اِنَّا سَمِعۡنَا كِتٰبًا اُنۡزِلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى

ڈر سناتے پلٹے و٧٨ بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سُنی و٧٩ کہ موسیٰ کے بعد اُتاری گئی و٨٠

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ يَهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ وَاِلٰى طَرِيۡقٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۳۰﴾

اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی

يٰقَوۡمَنَاۤ اَجِيۡبُوۡا دَاعِىَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوۡا بِهٖ يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُجِرۡكُمۡ

اے ہماری قوم اللّٰہ کے منادی و٨١ کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے و٨٢ اور تمہیں

مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنۡ لَّا يُجِبۡ دَاعِىَ اللّٰهِ فَلَـيۡسَ بِمُعۡجِزٍ فِى

دردناک عذاب سے بچالے اور جو اللّٰہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر

الۡاَرۡضِ وَلَـيۡسَ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءُ ؕ اُولٰۤـئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۲﴾

جانے والا نہیں و٨٣ اور اللّٰہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں و٨٤ وہ و٨٥ کھلی گمراہی میں ہیں

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَمۡ يَعۡىَ

کیا انھوں نے و٨٦ نہ جانا کہ وہ اللّٰہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے

بِخَلۡقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنۡ يُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۳۳﴾

بنانے میں نہ تھکا قادر ہے کہ مُردے جلائے (زندہ کرے) کیوں نہیں بے شک وہ سب کچھ کرسکتا ہے

وَيَوۡمَ يُعۡرَضُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيۡسَ هٰذَا بِالۡحَـقِّ ؕ قَالُوۡا

اور جس دن کافر آگ پر پیش کئے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا کیا یہ حق نہیں کہیں گے

بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ فَاصۡبِرۡ

کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم فرمایا جائے گا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا و٨٧ تو تم صبر کرو

حضرت کی قرأت سن لیں۔ و٧٨ یعنی رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضور کے حکم سے اپنی قوم کی طرف ایمان کی دعوت دینے گئے اور انہیں ایمان نہ لانے اور رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی مخالفت سے ڈرایا۔ و٧٩ یعنی قرآن شریف و٨٠ عطاء نے کہا چونکہ وہ جن دین یہودیت پر تھے اس لیے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا۔ بعض مفسرین نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لینے کا باعث یہ ہے کہ اس میں صرف مواعظ ہیں احکام بہت ہی کم ہیں۔ و٨١ سیدِ عالم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم و٨٢ جو اسلام سے پہلے ہوئے اور جن میں حق العباد نہیں۔ و٨٣ اللّٰہ تعالٰی سے کہیں بھاگ نہیں سکتا اور اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ و٨٤ جو اسے عذاب سے بچا سکے۔ و٨٥ جو اللّٰہ تعالٰی کے منادی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی بات نہ مانیں و٨٦ یعنی منکرین بعث نے و٨٧ جس کے تم دنیا میں مرتکب ہوئے تھے اس کے بعد اللّٰہ تعالٰی اپنے حبیب اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے۔

كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ

جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا ۸۸ف اور اُن کے لیے جلدی نہ کرو ۸۹ف گویا وہ جس دن

يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ

دیکھیں گے ۹۰ف جوانھیں وعدہ دیا جاتا ہے ۹۱ف دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر یہ پہنچانا ہے ۹۲ف تو کون

يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

ہلاک کیے جائیں گے مگر بے حکم لوگ ۹۳ف

ع ۹/۴

ایاتہا ۳۸	۴۷ سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ ۹۵	رکوعاتہا ۴

سورۂ محمد مدنیہ ہے، اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ف

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾ وَ

جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ۲ف اللہ نے اُن کے عمل برباد کیے ۳ف اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا ۴ف اور وہی

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اُن کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے ان کی بُرائیاں اُتار دیں اور اُن کی حالتیں سنوار دیں ۵ف یہ اس لیے

الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ

کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف

۸۸ف اپنی قوم کی ایذا پر۔ ۸۹ف عذابِ طلب کرنے میں کیونکہ عذاب ان پر ضرور نازل ہونے والا ہے۔ ۹۰ف عذابِ آخرت کو ۹۱ف تو اس کی درازی اور دوام کے سامنے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو بہت قلیل سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ ۹۲ف یعنی یہ قرآن اور وہ ہدایت وبینات جو اس میں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے۔ ۹۳ف جو ایمان وطاعت سے خارج ہیں۔ ۱ف سورۂ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اور اڑتیں آیتیں اور پانچ سو اٹھاون کلمے دو ہزار چار سو پچھتر حرف ہیں۔ ۲ف یعنی جو لوگ خود اسلام میں داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو انہوں نے اسلام سے روکا ۳ف جو کچھ بھی انہوں نے کئے ہوں خواہ بھوکوں کو کھلایا ہو یا اسیروں کو چھڑایا ہو یا غریبوں کی مدد کی ہو یا مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کی عمارت میں کوئی خدمت کی ہو سب برباد ہوئی آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں۔ ضحاک کا قول ہے کہ مراد یہ ہے کہ کفار نے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو مکر سوچے تھے اور حیلے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے وہ تمام کام باطل کر دیئے۔ ۴ف یعنی قرآن پاک ۵ف امور دین میں توفیق عطا فرما کر اور دنیا میں ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرما کر۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ③ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ

سے ہے ف۶ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے ف۷ تو جب کافروں سے تمہارا

كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ

سامنا ہو ف۸ تو گردنیں مارنا ہے ف۹ یہاں تک کہ جب اُنھیں خوب قتل کرلو ف۱۰ تو مضبوط باندھو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ۫ ذٰلِكَ ؕۛ وَ لَوْ

مع ۱۳

پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو ف۱۱ یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے ف۱۲ بات یہ ہے اور اللہ

يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ

چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لیتا ف۱۳ مگر اس لیے ف۱۴ کہ تم میں ایک کو دوسرے سے جانچے ف۱۵ اور جو

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ④ سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ

اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا ف۱۶ جلد اُنھیں راہ دے گا ف۱۷ اور اُن کا کام

بَالَهُمْ ۚ⑤ وَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ⑥ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ

بنا دے گا اور اُنھیں جنت میں لے جائے گا اُنھیں اس کی پہچان کرادی ہے ف۱۸ اے ایمان والو اگر

تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ⑦ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا ف۱۹ اور تمہارے قدم جمادے گا ف۲۰ اور جنھوں نے کفر کیا

فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ⑧ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

تو اُن پر تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے یہ اس لیے کہ اُنھیں ناگوار ہوا جو اللہ نے اُتارا ف۲۱

نے فرمایا کہ ان کے ایامِ حیات میں ان کی حفاظت فرما کر کہ ان سے عصیاں واقع نہ ہو۔ ف۶ یعنی قرآن شریف۔ ف۷ یعنی فریقین کے کہ کافروں کے عمل اکارت اور ایمانداروں کی لغزشیں بھی مغفور۔ ف۸ یعنی جنگ ہو ف۹ یعنی ان کو قتل کرو ف۱۰ یعنی کثرت سے قتل کرچکو اور باقی ماندوں کو قید کرنے کا موقع آجائے ف۱۱ دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ مسئلہ: مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا مملوک بنالیا جائے اور احساناً چھوڑنا اور فدیہ لینا جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورۂ برأت کی آیت "اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ" سے منسوخ ہوگیا۔ ف۱۲ یعنی جنگ ختم ہوجائے اس طرح کہ مشرکین اطاعت قبول کریں اور اسلام لائیں۔ ف۱۳ بغیر قتال کے انہیں زمین میں دھنسا کریا ان پر پتھر برسا کر یا اور کسی طرح۔ ف۱۴ تمہیں قتال کا حکم دیا ف۱۵ قتال میں تاکہ مسلمان مقتول ثواب پائیں اور کافر عذاب۔ ف۱۶ ان کے اعمال کا ثواب پورا پورا دے گا۔ شانِ نزول: یہ آیت روزِ اُحد نازل ہوئی جبکہ مسلمان زیادہ مقتول و مجروح ہوئے۔ ف۱۷ درجاتِ عالیات کی طرف۔ ف۱۸ وہ منازلِ جنت میں نووارد ناآشنا کی طرح نہ پہنچیں گے جو کسی مقام پر جاتا ہے تو اس کو ہر چیز کے دریافت کرنے کی حاجت درپیش ہوتی ہے بلکہ وہ واقف کارانہ داخل ہوں گے اپنے منازل اور مساکن پہچانتے ہوں گے اپنی زوجہ اور خدام کو جانتے ہوں گے ہر چیز کا موقع ان کے علم میں ہوگا گویا کہ وہ ہمیشہ سے یہیں کے رہنے بسنے والے ہیں۔ ف۱۹ تمہارے دشمن کے مقابل۔ ف۲۰ معرکۂ جنگ میں اور حجتِ اسلام پر اور پلِ صراط پر۔ ف۲۱ یعنی قرآن پاک اس لیے کہ اس میں شہوات ولذات کے ترک اور طاعات وعبادات میں مشقتیں اٹھانے کے احکام ہیں جو نفس پر شاق ہوتے ہیں۔

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تو اللہ نے ان کا کیا دھرا اکارت کیا تو کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾

اگلوں کا ف۲۲ کیسا انجام ہوا اللہ نے اُن پر تباہی ڈالی ف۲۳ اور ان کافروں کے لیے بھی ویسی کتنی ہی ہیں ف۲۴

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ ع

یہ ف۲۵ اس لیے کہ مسلمانوں کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ

بے شک اللہ داخل فرمائے گا اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے باغوں میں جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ

نیچے نہریں رواں اور کافر برتتے ہیں اور کھاتے ہیں ف۲۶ جیسے چوپائے

الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِىَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ

کھائیں ف۲۷ اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے اور کتنے ہی شہر کہ اس شہر سے ف۲۸ قوت میں زیادہ تھے

قَرْيَتِكَ الَّتِىْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى

جس نے تمھیں تمھارے شہر سے باہر کیا ہم نے اُنھیں ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی مددگار نہیں ف۲۹ تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے

بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾

روشن دلیل پر ہو ف۳۰ اس ف۳۱ جیسا ہوگا جس کے بُرے عمل اُسے بھلے دکھائے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ف۳۲

ف۲۲ یعنی پچھلی اُمتوں کا ف۲۳ کہ انہیں اور ان کی اولاد اور ان کے اموال کو سب کو ہلاک کر دیا۔ ف۲۴ یعنی اگر یہ کافر سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں تو ان کے لیے پہلے جیسی بہت سی تباہیاں ہیں۔ ف۲۵ یعنی مسلمانوں کا منصور (مدد کیا ہوا) ہونا اور کافروں کا مقہور (غضب کیا ہوا) ہونا۔ ف۲۶ دنیا میں چند روز غفلت کے ساتھ اپنے انجام و مآل کو فراموش کیے ہوئے۔ ف۲۷ اور انہیں تمیز نہ ہو کہ اس کھانے کے بعد وہ ذبح کیے جائیں گے یہی حال کفار کا ہے جو غفلت کے ساتھ دنیا طلبی میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے۔ ف۲۸ یعنی مکہ مکرمہ والوں سے۔ ف۲۹ جو عذاب و ہلاک سے بچا سکے۔ **شانِ نزول:** جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور غار کی طرف تشریف لے چلے تو مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ تعالٰی کے شہروں میں تو اللہ تعالٰی کو بہت پیارا ہے اور اللہ تعالٰی کے شہروں میں تو مجھے بہت پیارا ہے اگر مشرکین مجھے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا، اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۳۰ اور وہ مومنین ہیں کہ وہ قرآن معجزہ اور معجزات نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی برہانِ قوی سے اپنے دین پر یقین کامل اور جزمِ صادق رکھتے ہیں۔ ف۳۱ اس کافر مشرک ف۳۲ اور انہوں نے کفر و بت پرستی اختیار کی ہرگز وہ مومن اور یہ کافر ایک سے نہیں ہو سکتے اور ان دونوں میں کچھ بھی نسبت نہیں۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَؕ-فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍۚ-وَ

احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے ف۳۳ اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗۚ-وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ﳛ وَ

ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا ف۳۴ اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے ف۳۵ اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّىؕ-وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ

ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا ف۳۶ اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی

رَّبِّهِمْؕ-كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَ

مغفرت ف۳۷ کیا ایسے چین والے ان کے برابر ہو جائیں گے جنہیں ہمیشہ آگ میں رہنا اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے

هُمْ(۱۵) وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَۚ-حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

کردے اور ان ف۳۸ میں سے بعض تمہارے ارشاد سنتے ہیں ف۳۹ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں ف۴۰

قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَا ذَا قَالَ اٰنِفًا۫-اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ

علم والوں سے کہتے ہیں ف۴۱ ابھی انہوں نے کیا فرمایا ف۴۲ یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ(۱۶) وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

مہر کردی ف۴۳ اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے ف۴۴ اور جنہوں نے راہ پائی ف۴۵ اللہ نے ان کی ہدایت ف۴۶ اور زیادہ فرمائی

وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ(۱۷) فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةًۚ-

اور ان کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی ف۴۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں ف۴۸ مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے

ف۳۳ یعنی ایسا لطیف کہ نہ سڑے نہ اس کی بو بدلے نہ اس کے ذائقہ میں فرق آئے۔ ف۳۴ بخلاف دنیا کے دودھ کے کہ خراب ہو جاتے ہیں۔ ف۳۵ خالص لذّت ہی لذّت نہ دنیا کی شرابوں کی طرح اس کا ذائقہ خراب نہ اس میں میل کچیل نہ خراب چیزوں کی آمیزش نہ وہ سڑ کر بنی نہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو نہ سر چکرائے نہ خمار آئے نہ دردِ سر پیدا ہو یہ سب آفتیں دنیا ہی کی شراب میں ہیں وہاں کی شراب ان سب عیوب سے پاک نہایت لذیذ مفرح خوشگوار۔ ف۳۶ پیدائش میں یعنی صاف ہی پیدا کیا گیا دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے۔ ف۳۷ کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر سے تمام تکلیفی احکام اٹھا لئے گئے جو چاہیں کھائیں جتنا چاہیں کھائیں نہ حساب نہ عِقاب۔ ف۳۸ کفار ف۳۹ خطبہ وغیرہ میں نہایت بے التفاتی کے ساتھ ف۴۰ یہ منافق لوگ تو ف۴۱ یعنی علماء صحابہ سے مثل ابنِ مسعود و ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنھم کے مسخرگی (مذاق) کے طور پر ف۴۲ یعنی سیّد عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے۔ اللہ تعالی ان منافقوں کے حق میں فرماتا ہے: ف۴۳ یعنی جب انہوں نے حق کا اتباع ترک کیا تو اللہ تعالی نے ان کے قلوب کو مُردہ کر دیا۔ ف۴۴ اور انہوں نے نفاق اختیار کیا۔ ف۴۵ یعنی وہ اہلِ ایمان جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا کلام غور سے سنا اور اس سے نفع اٹھایا۔ ف۴۶ یعنی بصیرت و علم شرحِ صدر ف۴۷ یعنی پرہیزگاری کی توفیق دی اور اس پر مدد فرمائی یا یہ معنی ہیں کہ انہیں پرہیزگاری کی جزا دی اور اس کا ثواب عطا فرمایا۔ ف۴۸ کفار و منافقین۔

فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ

کہ اس کی علامتیں تو آ ہی چکی ہیں ف۴۹ پھر جب وہ آجائے گی تو کہاں وہ اور کہاں ان کا سمجھنا تو جان لو کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ

اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ف۵۰ اور اللہ

يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ

ع ۲ ۸ ۶

جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا ف۵۱ اور رات کو تمہارا آرام لینا ف۵۲ اور مسلمان کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نہ

سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ

اُتاری گئی ف۵۳ پھر جب کوئی پختہ سورت اتاری گئی ف۵۴ اور اس میں جہاد کا حکم فرمایا گیا تو تم دیکھو گے

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ

انھیں جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۵۵ کہ تمہاری طرف ف۵۶ اس کا دیکھنا دیکھتے ہیں جس پر

الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ قف فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ قف

مُردنی چھائی ہو تو اُن کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے ف۵۷ اور اچھی بات کہتے پھر جب حکم ناطق ہوچکا ف۵۸

فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ ۚ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ

تو اگر اللہ سے سچے رہتے ف۵۹ تو ان کا بھلا تھا تو کیا تمہارے یہ لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ

زمین میں فساد پھیلاؤ ف۶۰ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ ف۶۱ لوگ جن پر اللہ نے

اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى

لعنت کی اور انھیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں ف۶۲ تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں ف۶۳ یا بعضے

ف۴۹ جن میں سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور قمر کا شق ہونا ہے۔ ف۵۰ یہ اس امت پر اللہ تعالٰی کا اکرام ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لیے مغفرت طلب فرمائیں اور آپ شفیع مقبول الشفاعۃ ہیں اس کے بعد مومنین وغیر مومنین سب سے عام خطاب ہے۔ ف۵۱ اپنے اَشغال (مشغلوں) میں اور معاش (روزی) کے کاموں میں۔ ف۵۲ یعنی وہ تمہارے تمام احوال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں۔ ف۵۳ شانِ نزول: مومنین کو جہاد فی سبیل اللہ تعالٰی کا بہت ہی شوق تھا وہ کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہوتا کہ ہم جہاد کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۵۴ جس میں صاف غیر محتمل بیان ہو اور اس کا کوئی حکم منسوخ ہونے والا نہ ہو۔ ف۵۵ یعنی منافقین کو ف۵۶ پریشان ہوکر ف۵۷ اللہ تعالٰی اور رسول کی ف۵۸ اور جہاد فرض کردیا گیا۔ ف۵۹ ایمان و طاعت پر قائم رہ کر ف۶۰ رشوتیں لو ظلم کرو آپس میں لڑو ایک دوسرے کو قتل کرو ف۶۱ مفسد ف۶۲ کہ راہِ حق نہیں دیکھتے۔ ف۶۳ جو حق کو پہچانیں۔

قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

دلوں پر اُن کے قفل لگے ہیں ف۶۴ بے شک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے ف۶۵ بعد اس کے کہ ہدایت

تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَی ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰی لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

ان پر کھل چکی تھی ف۶۶ شیطان نے انھیں فریب دیا ف۶۷ اور انھیں دنیا میں مدتوں رہنے کی امید دلائی ف۶۸ یہ اس لیے کہ

قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚۖ وَ اللّٰهُ

اُنھوں نے ف۶۹ کہا ان لوگوں سے ف۷۰ جنھیں اللّٰہ کا اتارا ہوا ف۷۱ ناگوار ہے ایک کام میں ہم تمہاری مانیں گے ف۷۲ اور اللّٰہ

یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ

ان کی چھپی ہوئی جانتا ہے تو کیسا ہوگا جب فرشتے اُن کی روح قبض کریں گے اُن کے منہ

وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ

اور اُن کی پیٹھیں مارتے ہوئے ف۷۳ یہ اس لیے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللّٰہ کی ناراضی ہے ف۷۴ اور اس کی خوشی ف۷۵ انھیں گوارا نہ ہوئی

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۧ ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ

ع ۶ ۹ ۷

تو اس نے ان کے اعمال اکارت کردیئے کیا جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۷۶ اس گھمنڈ میں ہیں کہ

یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ؕ

اللّٰہ ان کے چھپے بیر (چھپی دشمنی) ظاہر نہ فرمائے گا ف۷۷ اور اگر ہم چاہیں تو تمہیں ان کو دکھادیں کہ تم ان کی صورت سے پہچان لو ف۷۸

وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ

اور ضرور تم انھیں بات کے اسلوب میں پہچان لوگے ف۷۹ اور اللّٰہ تمہارے عمل جانتا ہے ف۸۰ اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے ف۸۱

ف۶۴ کفر کے، کہ حق کی بات ان میں پہنچنے ہی نہیں پاتی۔ ف۶۵ نفاق سے۔ ف۶۶ اور طریقِ ہدایت واضح ہو چکا تھا۔ حضرت قتادہ نے کہا کہ یہ کفارِ اہلِ کتاب کا حال ہے جنھوں نے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو پہچانا اور آپ کی نعت وصفت اپنی کتاب میں دیکھی پھر باوجود جاننے پہچاننے کے کفر اختیار کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما اور ضحاک وسدی کا قول ہے کہ اس سے منافق مراد ہیں جو ایمان لا کر کفر کی طرف پھر گئے۔ ف۶۷ اور برائیوں کو ان کی نظر میں ایسا مزیّن کیا کہ انہیں اچھا سمجھیں ف۶۸ کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے خوب دنیا کے مزے اٹھالو اور ان پر شیطان کا فریب چل گیا۔ ف۶۹ یعنی اہلِ کتاب یا منافقین نے پوشیدہ طور پر ف۷۰ یعنی مشرکین سے ف۷۱ قرآن اور احکامِ دین ف۷۲ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت اور حضور کے خلاف ان کے دشمنوں کی امداد کرنے میں اور لوگوں کو جہاد سے روکنے میں۔ ف۷۳ لوہے کے گرزوں سے ف۷۴ اور وہ بات رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کو جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ وہ بات توریت کے ان مضامین کا چھپانا ہے جن میں رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت شریف ہے۔ ف۷۵ ایمان وطاعت اور مسلمانوں کی مدد اور رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا۔ ف۷۶ نفاق کی ف۷۷ یعنی ان کی وہ عداوتیں جو وہ مؤمنین کے ساتھ رکھتے ہیں۔ ف۷۸ **حدیث:** حضرت انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے کوئی منافق مخفی نہ رہا آپ سب کو ان کی صورتوں سے پہچانتے تھے۔ ف۷۹ اور وہ اپنے ضمیر کا حال ان سے چھپا نہ سکیں گے

حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاۡ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ

یہاں تک کہ دیکھ لیں ف۸۲ تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں ف۸۳ بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

وہ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے ف۸۴ روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

کہ ہدایت اُن پر ظاہر ہوچکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کا کیا دھرا اکارت کردے گا ف۸۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا

اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو ف۸۶ اور اپنے عمل باطل

اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا

نہ کرو ف۸۷ بے شک جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر

وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ

ہی مرگئے تو اللہ ہرگز اُنھیں نہ بخشے گا ف۸۸ تو تم سُستی نہ کرو ف۸۹ اور آپ صلح کی طرف نہ بلاؤ ف۹۰ اور

چنانچہ اس کے بعد جو منافق لب ہلاتا تھا حضور اس کے نفاق کو اس کی بات سے اور اس کے فحوائے کلام (اندازِ گفتگو) سے پہچان لیتے تھے۔ **فائدہ:** اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہت سے وجوہِ علم عطا فرمائے ان میں سے صورت سے پہچاننا بھی ہے اور بات سے پہچاننا بھی۔ **ف۸۰** یعنی اپنے بندوں کے تمام اعمال۔ ہر ایک کو اس کے لائق جزا دے گا۔ **ف۸۱** آزمائش میں ڈالیں گے **ف۸۲** یعنی ظاہر فرما دیں **ف۸۳** تاکہ ظاہر ہو جائے کہ طاعت و اخلاص کے دعوے میں تم میں سے کون اچھا ہے۔ **ف۸۴** اس کے بندوں کو **ف۸۵** اور وہ صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہ پائیں گے کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہو اس کا ثواب ہی کیا۔ **شانِ نزول:** جنگ بدر کے لیے جب قریش نکلے تو وہ سال قحط کا تھا لشکر کا کھانا قریش کے دولتمندوں نے نوبت بنوبت (باری باری) اپنے ذمہ لے لیا تھا مکہ مکرمہ سے نکل کر سب سے پہلا کھانا ابوجہل کی طرف سے تھا جس کے لیے اس نے دس اونٹ ذبح کیے تھے پھر صفوان نے مقام عُسفان میں نو اونٹ پھر سہل نے مقام قدید میں دس یہاں سے وہ لوگ سمندر کی طرف پھر گئے اور رستہ گم ہو گیا ایک دن ٹھہرے وہاں شیبہ کی طرف سے کھانا ہوا نو اونٹ ذبح ہوئے پھر مقام ابواء میں پہنچے، وہاں **مُقَیِّس جمحی** نے نو اونٹ ذبح کیے۔ حضرت عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف سے بھی دعوت ہوئی اس وقت تک آپ مشرف باسلام نہ ہوئے تھے آپ کی طرف سے دس اونٹ ذبح کیے گئے پھر حارث کی طرف سے نو اور ابوالبختری کی طرف سے بدر کے چشمے پر دس اونٹ۔ ان کھانا دینے والوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۸۶** یعنی ایمان و طاعت پر قائم رہو **ف۸۷** ریا یا نفاق سے۔ **شانِ نزول:** بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں اسی طرح ایمان کی برکت سے کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ مومن کے لیے اطاعتِ خدا و رسول ضروری ہے گناہوں سے بچنا لازم ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے۔ **ف۸۸** **شانِ نزول:** یہ آیت اہلِ قلیب کے حق میں نازل ہوئی قلیب بدر میں ایک کنواں ہے جس میں مقتولِ کفار ڈالے گئے تھے ابوجہل اور اس کے ساتھی اور حکم آیت کا ہر کافر کے لیے عام ہے جو کفر پر مرا ہو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہ فرمائے گا اس کے بعد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے اور حکم میں تمام مسلمان شامل ہیں۔ **ف۸۹** یعنی دشمن کے مقابل میں کمزوری نہ دکھاؤ **ف۹۰** کفار کو۔ قرطبی میں ہے کہ اس آیت کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ آیت "وَاِنْ جَنَحُوْا" کی ناسخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے صلح کی طرف مائل ہونے کو منع فرمایا جبکہ صلح کی حاجت نہ ہو اور بعض علماء نے کہا کہ

اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمۡ وَلَنۡ يَّتِرَكُمۡ اَعۡمَالَكُمۡ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الۡحَيٰوةُ

تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ف۹۱ دنیا کی زندگی

الدُّنۡيَا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ ؕ وَاِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا يُؤۡتِكُمۡ اُجُوۡرَكُمۡ وَلَا يَسۡـَٔلۡكُمۡ

تو یہی کھیل کود ہے ف۹۲ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال

اَمۡوَالَكُمۡ ﴿۳۶﴾ اِنۡ يَّسۡـَٔلۡكُمُوۡهَا فَيُحۡفِكُمۡ تَبۡخَلُوۡا وَيُخۡرِجۡ اَضۡغَانَكُمۡ ﴿۳۷﴾

نہ مانگے گا ف۹۳ اگر انہیں ف۹۴ تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمہارے دلوں کے میل ظاہر کردے گا

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يَّبۡخَلُ ۚ

ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو ف۹۵ تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے

وَمَنۡ يَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الۡغَنِىُّ وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ۚ

اور جو بخل کرے ف۹۶ وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے ف۹۷ اور تم سب محتاج ف۹۸

وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ ﴿۳۸﴾ ع

ع ۴ / ۸

اور اگر تم منہ پھیرو ف۹۹ تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ف۱۰۰

اٰیاتھا ۲۹ | ۴۸ سُوۡرَةُ الۡفَتۡحِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۱ | رکوعاتھا ۴

سورۂ فتح مدنیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا ۙ ﴿۱﴾ لِّيَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ

بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی ف۲ تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے

یہ آیت منسوخ ہے اور آیت "وَاِنۡ جَنَحُوۡا" اس کی ناسخ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور دونوں آیتیں دو مختلف وقتوں اور مختلف حالتوں میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ آیت "وَاِنۡ جَنَحُوۡا" کا حکم ایک معین قوم کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عند الضرورت جبکہ مسلمان ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کر سکیں۔ ف۹۱ تمہیں اعمال کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا۔ ف۹۲ نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ نافع نہیں۔ ف۹۳ ہاں راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دے گا تاکہ تمہیں اس کا ثواب ملے۔ ف۹۴ یعنی اموال کو ف۹۵ جہاں خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے۔ ف۹۶ صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے میں۔ ف۹۷ تمہارے صدقات اور طاعات سے ف۹۸ اس کے فضل و رحمت کے۔ ف۹۹ اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت سے ف۱۰۰ بلکہ نہایت مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔ ف۱ سورۂ فتح مدنیہ ہے اس میں چار رکوع انتیس آیتیں پانچ سو اڑسٹھ کلمے دو ہزار پانچ سو انسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: "اِنَّا فَتَحۡنَا" حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اس کے نازل ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارکبادیں دیں۔ (بخاری و مسلم و ترمذی) حدیبیہ ایک

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ وَّ

اورتمہارے پچھلوں کے ف۳ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے ف۴ اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ف۵ اور

يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ

اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے ف۶ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

اطمینان اُتارا تاکہ اُنھیں یقین پر یقین بڑھے ف۷ اور اللہ ہی کی مِلک ہیں تمام لشکر آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

اور زمین کے ف۸ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ف۹ تاکہ ایمان والے مردوں اور

کنواں ہے مکہ مکرمہ کے نزدیک مختصر واقعہ یہ ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، کوئی حلق کئے ہوئے (یعنی سر منڈائے) کوئی قصر کئے ہوئے (یعنی بال کم کرائے ہوئے ہے) اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے، کعبہ کی کنجی لی، طواف فرمایا، عمرہ کیا۔ اصحاب کو اس خواب کی خبر دی، سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو اصحاب کے ساتھ یکم ذی القعدہ ۶ھ ہجری کو روانہ ہوگئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی۔ بعض اصحاب نے ''جحفہ'' سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہوگیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دستِ مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا وضو کئے جب مقام عُسفان میں پہنچے تو خبر آئی کہ کفارِ قریش بڑے سرو سامان کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہنچے تو اس کا پانی ختم ہوگیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کنوئیں میں کلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفارِ قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لیے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کے لیے تشریف لائے ہیں، جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انہیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول (مالدار) شخص تھے تحقیق حال کے لیے بھیجا انہوں آ کر دیکھا کہ حضور دستِ مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کے لیے غسالہ (ہاتھوں کا دھوون) شریف حاصل کرنے کے لیے ٹوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کو وہ حاصل ہوجاتا ہے وہ اپنے چہروں اور بدن پر برکت کے لیے ملتا ہے کوئی بال جسمِ اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً (کبھی) جدا ہوا تو صحابہ اس کو بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہوجاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا۔ عروہ نے قریش سے جا کر یہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں بادشاہانِ فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی ان کے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کے مقابل کامیاب نہ ہوسکو گے۔ قریش نے کہا: ایسی بات مت کہو ہم اس سال انہیں واپس کردیں گے وہ اگلے سال آئیں۔ عروہ نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے یہ کہہ کر وہ مع اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالٰی نے انہیں مشرف باسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور ان کے اہل الرائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کرلیں۔ چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور سالِ آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لیے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحاتِ اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر ان کے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے۔ (خازن و روح البیان) ف۳ اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے۔ (خازن و روح البیان) ف۴ دنیوی بھی اور اخروی بھی ف۵ تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں۔ (بیضاوی) ف۶ دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کرکے۔ ف۷ اور باوجود عقیدۂ راسخہ کے اطمینانِ نفس حاصل ہو۔ ف۸ وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان و زمین کے لشکروں سے یا تو آسمان اور زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات۔ ف۹ اس نے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدۂ فتح و نصرت اس لیے فرمایا۔

الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ

ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں اور ان کی بُرائیاں

سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿٥﴾ وَّ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ

اُن سے اُتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے منافق مردوں

وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر بُرا گمان رکھتے ہیں ف۱۰

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ

انھیں پر ہے بُری گردش ف۱۱ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور اُنھیں لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار فرمایا

وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٦﴾ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اور وہ کیا ہی بُرا انجام ہے اور اللہ ہی کی مِلک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٧﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ﴿٨﴾

عزت و حکمت والا ہے بےشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر ف۱۲ اور خوشی اور ڈر سناتا ف۱۳

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ

تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی

اَصِيْلًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

پاکی بولو ف۱۴ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں ف۱۵ وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ف۱۶ ان کے ہاتھوں پر ف۱۷

اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ف۱۸ اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے

ف۱۰ کہ وہ اپنے رسول سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد نہ فرمائے گا۔ ف۱۱ عذاب و ہلاک کی۔ ف۱۲ اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکہ روزِ قیامت ان کی گواہی دو۔ ف۱۳ یعنی مومنین مقربین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذابِ دوزخ کا ڈر سناتا۔ ف۱۴ صبح کی تسبیح میں نمازِ فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں۔ ف۱۵ مراد اس بیعت سے بیعتِ رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی۔ ف۱۶ کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ ف۱۷ جن سے انھوں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ف۱۸ اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔

عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ

اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اُسے بڑا ثواب دے گا وف۱۹ اب تم سے کہیں گے جو گنوار (دیہاتی) پیچھے رہ

الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ

گئے تھے وف۲۰ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا وف۲۱ اب حضور ہماری مغفرت چاہیں وف۲۲ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں

مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ

جو اُن کے دلوں میں نہیں وف۲۳ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ تمہارا بُرا

ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ

چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے بلکہ

ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ

تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز گھروں کو واپس نہ آئیں گے وف۲۴ اور اسی کو

ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَ كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ مَنْ لَّمْ

اپنے دلوں میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے بُرا گمان کیا وف۲۵ اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے وف۲۶ اور جو

يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ

ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر وف۲۷ تو بے شک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے وف۲۸ اور

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے وف۲۹ جب تم غنیمتیں

وف۱۹ یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت۔ وف۲۰ قبیلۂ غفار و مُزَیْنَہ و جُھَیْنَہ و اشجع و اسلم کے جبکہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سالِ حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گاؤں والے اور اہلِ بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رُکے باوجودیکہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار ہوا اور وہ کام کا حیلہ کرکے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچ کر نہ آئیں گے سب وہیں ہلاک ہوجائیں گے اب جبکہ مددِ الٰہی سے معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انہیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے۔ وف۲۱ کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبرگیراں نہ تھا اس لیے ہم قاصر رہے۔ وف۲۲ اللہ تعالٰی ان کی تکذیب فرماتا ہے۔ وف۲۳ یعنی وہ اعتذار و طلبِ استغفار میں جھوٹے ہیں۔ وف۲۴ دشمن ان سب کا وہیں خاتمہ کردیں گے۔ وف۲۵ کفر و فساد کے غلبہ کا اور وعدۂ الٰہی کے پورا نہ ہونے کا۔ وف۲۶ عذابِ الٰہی کے مستحق۔ وف۲۷ اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالٰی پر اور اس کے رسول

مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ

لینے چلو ف۳۰ تو ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو ف۳۱ وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں ف۳۲

قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ

تم فرماؤ ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے ف۳۳ تو اب کہیں گے بلکہ

تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ

تم ہم سے جلتے ہو ف۳۴ بلکہ وہ بات نہ سمجھتے تھے ف۳۵ مگر تھوڑی ف۳۶ اُن پیچھے رہ گئے ہوئے

الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ

گنواروں سے فرماؤ ف۳۷ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے ف۳۸ کہ اُن سے لڑو یا

يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا

وہ مسلمان ہوجائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا ف۳۹ اور اگر پھر جاؤ گے جیسے

تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ

پہلے پھر گئے ف۴۰ تو تمہیں دردناک عذاب دے گا اندھے پر تنگی نہیں ف۴۱

وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر مواخذہ ف۴۲ اور جو اللہ اور اس کے

پر ایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے۔ ف۲۸ یہ سب اس کی مشیت و حکمت پر ہے۔ ف۲۹ جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اے ایمان والو! ف۳۰ خیبر کی۔ اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لیے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کے خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انہوں نے بطمعِ غنیمت کہا ف۳۱ یعنی ہم بھی خیبر کو تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۳۲ یعنی اللہ تعالیٰ کا وعدہ جو اہلِ حدیبیہ کے لیے فرمایا تھا کہ خیبر کی غنیمت خاص ان کے لیے ہے۔ ف۳۳ یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے۔ ف۳۴ اور یہ گوارا نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمتیں پائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ف۳۵ دین کی ف۳۶ یعنی محض دنیا کی حتیٰ کہ ان کا زبانی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امورِ آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے۔ (جمل) ف۳۷ جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور اُن میں بعض ایسے بھی ہیں جن کے تائب ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں انہیں آزمائش میں ڈالنا منظور ہے تاکہ تائب و غیر تائب میں فرق ہو جائے اس لیے حکم ہوا کہ اُن سے فرما دیجئے ف۳۸ اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہلِ فارس و روم ہیں جن سے جنگ کے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی۔ ف۳۹ مسئلہ: یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحتِ خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا۔ ف۴۰ حدیبیہ کے موقع پر ف۴۱ جہاد سے رہ جانے میں۔ شانِ نزول: جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج و صاحبِ عذر تھے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۴۲ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا اُن لوگوں کے لیے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اس کے حملہ سے بچنے

رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ

رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائے گا ف۴۳

يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ

اُسے دردناک عذاب فرمائے گا بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ

تمہاری بیعت کرتے تھے ف۴۴ تو اللہ نے جانا جو اُن کے دلوں میں ہے ف۴۵ تو ان پر اطمینان اُتارا اور

فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ف۴۶ اور بہت سی غنیمتیں ف۴۷ جن کو لیں اور اللہ عزت و

حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ

حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لو گے ف۴۸ تو تمہیں یہ جلد عطا فرما دی

ع ۲

اور بھاگنے کی، انہیں کے حکم میں داخل ہیں۔ وہ بڈھے ضعیف جنہیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنہیں دمہ اور کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور انہیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں اُن کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغال ضرور یہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جس کی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوا کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں۔ ف۴۳ طاعت سے اعراض کرے گا اور کفر و نفاق پر رہے گا۔ ف۴۴ حدیبیہ میں۔ چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اس لیے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب باسباب ظاہر یہ پیش آیا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اشرافِ قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیت اللّٰہ کی زیارت کے لیے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرمادیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلادیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللّٰہ تعالٰی اپنے دین کو غالب فرمائے گا۔ قریش اس بات پر متفق رہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے۔ حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ ہمارے بغیر طواف نہ کریں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مکہ مکرمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسبِ حکم فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید کردیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں ''سمرہ'' کہتے ہیں حضور نے اپنا بایاں دست مبارک داہنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا: یارب! عثمان (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نورِ نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید نہیں ہوئے جبھی تو ان کی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سن کر خائف ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھیج دیا۔ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اُن میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللّٰہ تعالٰی نے اس کو ناپدید (ناپید) کردیا سال آئندہ صحابہ نے ہر چند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا۔ ف۴۵ صدق و اخلاص و وفا۔ ف۴۶ یعنی فتح خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہو کر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔ ف۴۷ خیبر کی اور اہل خیبر کے اموال کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے۔ ف۴۸ اور تمہاری فتوحات ہوتی رہیں گی۔

وَ كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ

اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے ؎۴۹ اور اس لیے کہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو ؎۵۰ اور تمھیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ

سیدھی راہ دکھا دے ؎۵۱ اور ایک اور ؎۵۲ جو تمہارے بل(بس) کی نہ تھی ؎۵۳ وہ اللہ کے قبضہ

بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَ لَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کافر تم سے لڑیں ؎۵۴

لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ

تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے ؎۵۵ پھر نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ

پہلے سے چلا آتا ہے ؎۵۶ اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے

كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ

اُن کے ہاتھ ؎۵۷ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے وادی مکہ میں ؎۵۸ بعد اس کے کہ تمھیں ان پر قابو

عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

دے دیا تھا اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے وہ ؎۵۹ وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ

تمھیں مسجد حرام سے ؎۶۰ روکا اور قربانی کے جانور رُکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ؎۶۱ اور

؎۴۹ کہ وہ خائف ہو کر تمہارے اہل وعیال کو ضرر نہ پہنچا سکے۔ اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کے لیے روانہ ہوئے تو اہلِ خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کے اہل وعیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان کے ہاتھ روک دیئے۔ ؎۵۰ یہ غنیمت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا۔ ؎۵۱ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور کام اس پر مُفوّض (کے سپرد) کرنے کی جس سے بصیرت و یقین زیادہ ہو۔ ؎۵۲ فتح ؎۵۳ مراد اس سے یا مغانمِ فارس و روم (فارس و روم کی غنیمتیں) ہیں یا خیبر جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امید کامیابی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول ہے کہ وہ ہر فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی۔ ؎۵۴ یعنی اہل مکہ یا اہلِ خیبر کے حلفاء اسد و غطفان۔ ؎۵۵ مغلوب ہوں گے اور انہیں ہزیمت ہوگی۔ ؎۵۶ کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو مقہور (رسوا) کرتا ہے۔ ؎۵۷ یعنی کفار کے ؎۵۸ روزِ فتح مکہ۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ''بطنِ مکہ'' سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شانِ نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ مکہ میں سے اسّی ہتھیار بند جوان ''جبلِ تنعیم'' سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اُترے، مسلمانوں نے اُنہیں گرفتار کر کے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا۔ ؎۵۹ کفار مکہ ؎۶۰ وہاں پہنچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے ؎۶۱ یعنی مقام ذبح سے جو حرم میں ہے۔

لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ

اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں ف۶۲ جن کی تمہیں خبر نہیں ف۶۳ کہیں تم انھیں روند ڈالو ف۶۴

فَتُصِیْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَیْرِ عِلْمٍۚ لِیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ

تو تمہیں اُن کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ (ناپسندیدہ شے) پہنچے تو ہم تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں

یَّشَآءُۚ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا (۲۵) اِذْ

داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہوجاتے ف۶۵ تو ہم ضرور ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے ف۶۶ جب

جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

کہ کافروں نے اپنے دلوں میں اَڑ (ضد) رکھی وہی زمانۂ جاہلیت کی اَڑ ف۶۷ تو اللہ نے اپنا

سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ

اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اُتارا ف۶۸ اور پرہیزگاری کا کلمہ اُن پر لازم فرمایا ف۶۹ اور

كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَاؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (۲۶) لَقَدْ صَدَقَ

ع ۳ ۹ 11

وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے ف۷۰ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۷۱ بےشک اللہ

اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

نے سچ کردیا اپنے رسول کا سچا خواب ف۷۲ بےشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے

اٰمِنِیْنَۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَۙ لَا تَخَافُوْنَؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ

امن و امان سے اپنے سروں کے ف۷۳ بال منڈاتے یا ف۷۴ ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں

ف۶۲ مکہ مکرمہ میں ہیں ف۶۳ تم انہیں پہچانتے نہیں ف۶۴ کفار سے قتال کرنے میں ف۶۵ یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہوجاتے۔ ف۶۶ تمہارے ہاتھ سے قتل کرا کے اور تمہاری قید میں لا کر۔ ف۶۷ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کعبہ معظمہ سے روکا ف۶۸ کہ انہوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہوجاتی۔ ف۶۹ کلمۂ تقویٰ سے مراد ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' ہے۔ ف۷۰ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا۔ ف۷۱ کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی، کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔ ف۷۲ **شانِ نزول:** رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں بہ امن داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر (طنز) کیا طعن کئے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس کے خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا۔ چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑے شان و شکوہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ ف۷۳ تمام ف۷۴ تھوڑے سے۔

تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

معلوم نہیں ف۷۵ تو اس سے پہلے ف۷۶ ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ف۷۷ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے ف۷۸ اور اللّٰہ کافی ہے

شَهِيْدًا ﴿٢٨﴾ ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

گواہ ف۷۹ محمد اللّٰہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے ف۸۰ کافروں پر سخت ہیں ف۸۱

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ٞ

اور آپس میں نرم دل ف۸۲ تو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے ف۸۳ اللّٰہ کا فضل و رضا چاہتے

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَ

ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے ف۸۴ یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور

مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ

ان کی صفت انجیل میں ف۸۵ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی

فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ

پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے ف۸۶ تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں اللّٰہ نے وعدہ کیا

ف۷۵ یعنی یہ کہ تمہارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال سمجھے تھے اور تمہارے لیے یہ تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ گئے۔ ف۷۶ یعنی دخولِ حرم سے قبل ف۷۷ فتحِ خیبر کہ فتحِ موعود (وعدہ کی گئی فتح) کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اس کے بعد جب اگلا سال آیا تو اللّٰہ تعالٰی نے حضور کی خواب کا جلوہ دکھلایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ف۷۸ خواہ وہ مشرکین کے دین ہوں یا اہلِ کتاب کے چنانچہ اللّٰہ تعالٰی نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمادیا۔ ف۷۹ اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے: ف۸۰ یعنی ان کے اصحاب ف۸۱ جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ اُن کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے۔ (مدارک) ف۸۲ ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسے کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرطِ محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔ ف۸۳ کثرت سے نمازیں پڑھتے نمازوں پر مداومت کرتے۔ ف۸۴ اور یہ علامت وہ نور ہے جو روزِ قیامت ان کے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللّٰہ تعالٰی کے لیے بہت سجدے کئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہِ شب چہاردہم (چودھویں رات کے چاند) کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔ عطاء کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے ان کے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اس کا چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے۔ ف۸۵ یہ مذکور ہے کہ ف۸۶ یہ مثال ابتدائے اسلام اور اس کی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تنہا اٹھے پھر اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی۔ قتادہ نے کہا کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور ہیں اور اس کی شاخیں اصحاب اور مومنین۔

معانقة ١٥

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ ع

ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں وکے بخشش اور بڑے ثواب کا

اٰیاتھا ١٨ ﴿٤٩ سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ ١٠٦﴾ رکوعاتھا ٢

سورۂ حجرات مدنیہ ہے، اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاوا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو وا اور اللہ سے

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا

ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ

اونچی نہ کرواس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے وس اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے

لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو وسم بے شک وہ جو

وکے صحابہ سب کے سب صاحبِ ایمان وعمل صالح ہیں اس لیے یہ وعدہ سبھی سے ہے۔ وا سورۂ حجرات مدنیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو چھہتر حرف ہیں۔ و۲ یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدیم کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں نیازمندی و آداب لازم ہیں۔ **شانِ نزول:** چند شخصوں نے عیدالضحٰی کے دن سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پہلے قربانی کرلی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ بعضے لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کردیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو۔ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) وس یعنی جب حضور (بارگاہِ رسالت) میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربارِ رسالت کا ادب و احترام ہے۔ وسم اس آیت میں حضور کا اجلال و اکرام و ادب و احترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقلِ سماعت تھا (یعنی اُونچی آواز سے سنتے تھے) اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہوجایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہلِ نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی، پھر آکر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا ثابت نے کہا: یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہوگیا۔ حضرت سعد نے یہ حال خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہلِ جنت سے ہیں۔

يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس و۵ وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ

کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے

مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى

باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بےعقل ہیں و۶ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ

تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا

تم آپ اُن کے پاس تشریف لاتے و۷ تو یہ اُن کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے و۸ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا

ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو و۹ کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا

بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ

نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ اور جان لو کہ تم میں

رَسُوْلَ اللّٰهِؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ

اللہ کے رسول ہیں و۱۰ بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں و۱۱ تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں

و۵ براہِ ادب و تعظیم۔ شانِ نزول: آیہ "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ" کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کرلی اور خدمتِ اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ و۶ شانِ نزول: یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلالِ شانِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بےعقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی۔ و۷ اس وقت وہ عرض کرتے جو انہیں عرض کرنا تھا یہ ادب اُن پر لازم تھا اس کو بجالاتے۔ و۸ ان میں سے ان کے لیے جو توبہ کریں۔ و۹ کہ صحیح ہے یا غلط۔ شانِ نزول: یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا اور زمانۂ جاہلیت میں ان کے اور اُن کے درمیان عداوت تھی جب ولید ان کے دیار کے قریب پہنچے اور انہیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ تعظیماً ان کے استقبال کے واسطے آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آرہے ہیں یہ خیال کرکے ولید واپس ہوگئے اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کردیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ کو منع کردیا اور میرے قتل کے درپے ہوگئے حضور نے خالد بن ولید کو تحقیقِ حال کے لیے بھیجا حضرت خالد نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کردیئے حضرت خالد یہ صدقات لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے۔ و۱۰ اگر تم جھوٹ بولو گے تو اللہ تعالٰی کے خبردار کرنے سے وہ تمہارا افشاء

اِلَیۡكُمُ الۡاِیۡمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَ كَرَّهَ اِلَیۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَ الۡفُسُوۡقَ

ایمان پیارا کردیا ہے اور اُسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی

وَ الۡعِصۡیَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ۙ﴿۷﴾ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعۡمَةً ؕ وَ اللّٰهُ

تمہیں ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں ۱۳ اللہ کا فضل اور احسان اور اللہ

عَلِیۡمٌ حَكِیۡمٌ ﴿۸﴾ وَ اِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا

علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح

بَیۡنَهُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىهُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی

کراؤ ۱۳ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے ۱۴ تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ

تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَ اَقۡسِطُوۡا ؕ

وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو اور عدل کرو

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا

بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں مسلمان مسلمان بھائی ہیں ۱۵ تو اپنے دو بھائیوں

بَیۡنَ اَخَوَیۡكُمۡ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۰﴾ؑ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

میں صلح کرو ۱۶ اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو ۱۷ اے ایمان والو

ع ۱۰ / ۱ / ۱۲

لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّكُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡهُمۡ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنۡ

نہ مرد مردوں سے ہنسیں ۱۸ عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں ۱۹ اور نہ عورتیں

حال کرکے تمہیں رسوا کردیں گے۔ ۱۱ اور تمہاری رائے کے مطابق حکم دے دیں۔ ۱۲ کہ طریق حق پر قائم رہے۔ ۱۳ **شانِ نزول:** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراز گوش پر سوار تشریف لے جارہے تھے انصار کی مجلس پر گزر ہوا وہاں تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابنِ اُبی نے ناک بند کرلی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرادی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۴ ظلم کرے اور صلح سے منکر ہوجائے۔ **مسئلہ:** باغی گروہ کا یہی حکم ہے اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آئے۔ ۱۵ کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط (جڑے ہوئے) ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے۔ ۱۶ جب کبھی ان میں نزاع (رنجش) واقع ہو۔ ۱۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا مومنین کی باہمی محبت و مودت کا سبب ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوتی ہے۔ ۱۸ **شانِ نزول:** اس آیت کا نزول کئی واقعوں میں ہوا پہلا واقعہ یہ ہے کہ ثابت ابن قیس بن شماس کو ثقل سماعت تھا جب وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابہ انہیں آگے بٹھاتے اور ان کے لیے جگہ خالی کردیتے تاکہ وہ حضور کے قریب حاضر رہ کر کلام مبارک سن سکیں ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہوگئی اور مجلس شریف خوب بھر گئی اس وقت ثابت آئے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں

نِسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا

عورتوں سے دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں ف۲۰ اور آپس میں طعنہ نہ کرو ف۲۱ اور ایک دوسرے کے بُرے

بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ

نام نہ رکھو ف۲۲ کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا ف۲۳ اور جو توبہ نہ کریں

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ

تو وہی ظالم ہیں اے ایمان والو بہت گمانوں سے

الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ

بچو ف۲۴ بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے ف۲۵ اور عیب نہ ڈھونڈھو ف۲۶ اور ایک دوسرے کی

ہوتا کھڑا رہتا۔ثابت آئے تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قریب بیٹھنے کے لیے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ جگہ دو جگہ دو یہاں تک کہ وہ حضور کے قریب پہنچ گئے اور ان کے اور حضور کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا انہوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو اس نے کہا کہ تمہیں جگہ مل گئی بیٹھ جاؤ ثابت غصہ میں آکر اس کے پیچھے بیٹھ گئے اور جب دن خوب روشن ہوا تو ثابت نے اس کا جسم دبا کر کہا کہ کون؟ اس نے کہا کہ میں فلاں شخص ہوں۔ثابت نے اس کی ماں کا نام لے کر کہا: فلانی کا لڑکا۔اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکالیا اور اس زمانہ میں ایسا کلمہ عار دلانے کے لیے کہا جاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔دوسرا واقعہ ضحاک نے بیان کیا کہ یہ آیت بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عمار و خباب و بلال و صہیب و سلمان و سالم وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر ان کے ساتھ تمسخر کرتے تھے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں، نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی، نہ تندرست اپاہج کی، نہ بینا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو۔ **ف۱۹** صدق و اخلاص میں۔ **ف۲۰ شانِ نزول:** یہ آیت ام المومنین حضرت صفیہ بنتِ حُیَیّ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے حق میں نازل ہوئی۔انہیں معلوم ہوا تھا کہ ام المومنین حضرت حفصہ نے انہیں یہودی کی لڑکی کہا اس پر انہیں رنج ہوا اور روئیں اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا کہ تم نبی زادی اور نبی کی بی بی ہو تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ سے فرمایا: اے حفصہ! خدا سے ڈرو۔(التِرمذیّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ) **ف۲۱** ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اگر ایک مومن نے دوسرے مومن پر عیب لگایا تو گویا اپنے ہی آپ کو عیب لگایا۔ **ف۲۲** جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ **مسائل:** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے۔بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کتا یا گدھا یا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمان کا ذوالنورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنھم اور جو القاب بمنزلہ علم ہوگئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسا کہ اعمش، اعرج۔ **ف۲۳** تو اے مسلمانو کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔ **ف۲۴** کیونکہ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا۔ **ف۲۵ مسئلہ:** مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنی مراد لینا باوجودیکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے۔سفیان ثوری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: گمان دو طرح کا ہے **ایک** وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے گناہ ہے۔دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضرور ہے۔ **مسئلہ:** گمان کی کئی قسمیں ہیں: **ایک واجب** ہے وہ اللّٰہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔ **ایک مستحب** وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان۔ **ایک ممنوع حرام** وہ اللّٰہ عزوجل کے ساتھ برا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ برا گمان کرنا **ایک جائز** وہ فاسق معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔ **ف۲۶** یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللّٰہ تعالٰی نے اپنی ستاری سے چھپایا۔حدیث شریف میں ہے: گمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو ان کے ساتھ حرص و حسد بغض بے مروتی نہ کرو اے اللّٰہ تعالٰی کے بندو! بھائی بنے رہو جیسا تمہیں حکم دیا

بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ

غیبت نہ کرو ف۲۷ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا ف۲۸

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

اور اللہ سے ڈرو بےشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد ف۲۹

مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ

اور ایک عورت ف۳۰ سے پیدا کیا ف۳۱ اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو ف۳۲ بےشک اللہ کے یہاں تم میں

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ

زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ف۳۳ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے گنوار بولے ہم ایمان لائے ف۳۴

گیا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اس کو رسوا نہ کرے اس کی تحقیر نہ کرے (پھر اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے۔ آدمی کے لیے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اس کا خون بھی اس کی آبرو بھی اس کا مال بھی اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم) حدیث: جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ **ف۲۷** حدیث شریف میں ہے کہ غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اسے ناگوار گزرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے ورنہ بہتان۔ **ف۲۸** تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس کو پیٹھ پیچھے برا کہنا اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اس کو ایذا ہوتی ہے اسی طرح اس کو بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور درحقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے۔ **شانِ نزول:** سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کے لیے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے وہ اسے کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کے لیے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور کے خادمِ مطبخ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ان کے پاس کچھ رہا نہ تھا انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی آ کر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ حضرت اسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بخل کیا جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا: میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔ **مسئلہ:** غیبت بالاتفاق کبائر (کبیرہ گناہوں) میں سے ہے، غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے۔ ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ **مسئلہ:** فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔ **مسئلہ:** حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں: **ایک صاحبِ ہوا** (بدمذہب)۔ **دوسرا فاسق معلن۔ تیسرا بادشاہ** ظالم یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں۔ **ف۲۹** حضرت آدم علیہ السلام **ف۳۰** حضرت حوا **ف۳۱** نسب کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب کے سب مل جاتے ہو تو نسب میں تفاخر اور تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو ایک جد اعلیٰ کی اولاد۔ **ف۳۲** اور "ایک" "دوسرے" کا نسب جانے اور کوئی اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے، نہ یہ کہ نسب پر فخر کرے اور دوسروں کی تحقیر کرے، اس کے بعد اس چیز کا بیان فرمایا جاتا ہے جو انسان کے لیے شرافت و فضیلت کا سبب اور جس سے اس کو بارگاہِ الٰہی میں عزت حاصل ہوتی ہے۔ **ف۳۳** اس سے معلوم ہوا کہ مدارِ عزّت و فضیلت کا پرہیزگاری ہے نہ کہ نسب۔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بازار مدینہ میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو مجھے خریدے اس سے میری یہ شرط ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء میں پانچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام بیمار ہو گیا تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے پھر اس کی وفات ہو گئی اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے دفن میں تشریف لائے اس پر لوگوں نے کچھ کہا اس پر یہ آیت

قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ

تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ۳۵ ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے ۳۶ اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں

قُلُوْبِكُمْؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْــٴًـاؕ

کہاں داخل ہوا ۳۷ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے ۳۸ تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا ۳۹

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۴) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر

رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ

ایمان لائے پھر شک نہ کیا ۴۰ اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں

اللّٰهِؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ(۱۵) قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْؕ وَ اللّٰهُ

جہاد کیا وہی سچے ہیں ۴۱ تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ

یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ(۱۶)

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے ۴۲ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۴۳

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْاؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْۚ بَلِ اللّٰهُ

اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ

یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ(۱۷) اِنَّ اللّٰهَ

تم پر احسان رکھتا ہے کہ اُس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ۴۴ بے شک اللہ

کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۵ شانِ نزول: یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہوں نے اسلام کا اظہار کیا اورحقیقت میں وہ ایمان نہ رکھتے تھے ان لوگوں نے مدینہ کے رستہ میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کردیئے صبح وشام رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے اور کہتے ہمیں کچھ دیجئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۵ صدق دل سے ف۳۶ ظاہر میں ف۳۷ مسئلہ: محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبرنہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا اطاعت وفرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اورشرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں۔ ف۳۸ ظاہراً و باطناً صدق واخلاص کے ساتھ نفاق کو چھوڑ کر ف۳۹ تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا۔ ف۴۰ اپنے دین وایمان میں ف۴۱ ایمان کے دعویٰ میں۔ شانِ نزول: جب یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو اعراب سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم مومن مخلص ہیں اس پر اگلی آیت نازل ہوئی اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا۔ ف۴۲ اس سے کچھ مخفی نہیں ف۴۳ مومن کا ایمان بھی اور منافق کا نفاق بھی تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں۔ ف۴۴ اپنے دعوے میں۔

يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۴۵

آیاتہا ۴۵ — ۵۰ سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ ۳۴ — رکوعاتہا ۳

سورۂ ق مکیہ ہے، اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ

عزت والے قرآن کی قسم ۲ بلکہ انھیں اس کا اچنبا (تعجب) ہوا کہ ان کے پاس انہی میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ۳ تو

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌ

کافر بولے یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مرجائیں اور مٹی ہوجائیں گے پھر جئیں گے یہ پلٹنا

بَعِيْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ

دُور ہے ۴ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے ۵ اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے والی

حَفِيْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾ اَفَلَمْ

کتاب ہے ۶ بلکہ انھوں نے حق کو جھٹلایا ۷ جب وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب بے ثبات بات میں ہیں ۸ تو کیا

يَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾

انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ۹ ہم نے اُسے کیسا بنایا ۱۰ اور سنوارا ۱۱ اور اس میں کہیں رخنہ نہیں ۱۲

۴۵ اس سے تمہارا کوئی حال چھپا نہیں نہ ظاہر نہ مخفی۔ ۱ ''سورۂ ق'' مکیہ ہے اس میں تین رکوع پینتالیس آیتیں تین سو ستاون کلمے اور ایک ہزار چار سو چورانوے حرف ہیں۔ ۲ ہم جانتے ہیں کہ کفارِ مکہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے۔ ۳ جس کی عدالت و امانت اور صدق و راست بازی کو وہ خوب جانتے ہیں اور یہ بھی ان کے دل نشین ہے کہ ایسے صفات کا شخص سچا ناصح ہوتا ہے باوجود اس کے ان کا سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے اِنذار (ڈرانے) سے تعجب و انکار کرنا قابلِ حیرت ہے۔ ۴ ان کی اس بات کے ردّ و جواب میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ۵ یعنی اُن کے جسم کے جو حصے گوشت خون ہڈیاں وغیرہ زمین کھا جاتی ہے ان میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں تو ہم ان کو ویسے ہی زندہ کرنے پر قادر ہیں جیسے کہ وہ پہلے تھے۔ ۶ جس میں ان کے اسماء اعداد اور جو کچھ ان میں سے زمین نے کھایا سب ثابت و مکتوب و محفوظ ہے۔ ۷ بغیر سوچے سمجھے اور حق سے مراد یا نبوت ہے جس کے ساتھ معجزاتِ باہرات ہیں یا قرآنِ مجید۔ ۸ تو کبھی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو شاعر، کبھی ساحر، کبھی کاہن اور اسی طرح قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت کہتے ہیں کسی ایک بات پر قرار نہیں۔ ۹ چشم بینا و نظرِ اعتبار سے کہ اس کی آفرینش میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں۔ ۱۰ بغیر ستون کے بلند کیا ۱۱ کواکب کے روشن اجرام سے۔ ۱۲ کوئی عیب و قصور نہیں۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ

اور زمین کو ہم نے پھیلایا ۱۳ اور اس میں لنگر ڈالے (پہاڑ رکھے) ۱۴ اور اس میں ہر بارونق

بَهِيْجٍ ۙ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۸﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

جوڑا اُگایا سوجھ اور سمجھ ۱۵ ہر رجوع والے بندے کے لیے ۱۶ اور ہم نے آسمان سے برکت والا

مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ﴿۹﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا

پانی اُتارا ۱۷ تو اس سے باغ اُگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے ۱۸ اور کھجور کے لمبے درخت جن کا

طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ

پکا گابھا (پکا ہوا تازہ پھل) بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے اس ۱۹ سے مردہ (ویران) شہر جِلایا (سرسبز کیا) ۲۰ یونہی

الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ﴿۱۲﴾ وَ

قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ۲۱ ان سے پہلے جھٹلایا ۲۲ نوح کی قوم اور رس والوں ۲۳ اور ثمود اور

عَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ

عاد اور فرعون اور لوط کے ہم قوموں اور بَن والوں اور تُبّع کی قوم نے ۲۴ ان میں ہر

كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ

ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہوگیا ۲۵ تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے ۲۶ بلکہ وہ

فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۧ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا

نئے بننے سے ۲۷ شبہ میں ہیں اور بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو

ع ۱ ۱۵ ۱۵

۱۳ پانی تک۔ ۱۴ پہاڑوں کے کہ قائم رہے۔ ۱۵ کہ اس سے بینائی و نصیحت حاصل ہو ۱۶ جو اللّٰہ تعالٰی کے بدائع صنعت و عجائب خلقت میں نظر کر کے اس کی طرف رجوع کرے۔ ۱۷ یعنی بارش جس سے ہر چیز کی زندگی اور بہت خیر و برکت ہے۔ ۱۸ طرح طرح کا گیہوں، جَو، چنا وغیرہ۔ ۱۹ بارش کے پانی ۲۰ جس کے نباتات خشک ہو چکے تھے پھر اس کو سبزہ زار کر دیا۔ ۲۱ تو اللّٰہ تعالٰی کی قدرت کے آثار دیکھ کر مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو۔ ۲۲ رسولوں کو ۲۳ رس ایک کنواں ہے جہاں یہ لوگ مع اپنے مویشیوں کے مقیم تھے اور بتوں کو پوجتے تھے یہ کنواں زمین میں دھنس گیا اور اس کے قریب کی زمین بھی یہ لوگ اور ان کے اموال اس کے ساتھ دھنس گئے۔ ۲۴ ان سب کے تذکرے سورۂ فرقان و حجر و دخان میں گزر چکے ہیں۔ ۲۵ اس میں قریش کو تہدید اور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ قریش کے کفر سے تنگ دل نہ ہوں ہم ہمیشہ رسولوں کی مدد فرماتے اور ان کے دشمنوں پر عذاب کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد منکرینِ بعث کے انکار کا جواب ارشاد ہوتا ہے۔ ۲۶ جو دوبارہ پیدا کرنا ہمیں دشوار ہو اس میں منکرین بعث کے کمالِ جہل کا اظہار ہے کہ باوجود اس اقرار کے کہ خلق اللّٰہ تعالٰی نے پیدا کی اس کے دوبارہ پیدا کرنے کو محال اور مستبعد سمجھتے ہیں۔ ۲۷ یعنی موت کے بعد پیدا کئے جانے سے۔

تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ

وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے و۲۸ اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں و۲۹ جب

يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ

اس سے لیتے ہیں دو لینے والے و۳۰ ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں و۳۱ کوئی بات وہ زبان سے

قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ

نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو و۳۲ اور آئی موت کی سختی و۳۳ حق کے ساتھ و۳۴

ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾

یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا اور صور پھونکا گیا و۳۵ یہ ہے وعدۂ عذاب کا دن و۳۶

وَ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ

اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا و۳۷ اور ایک گواہ و۳۸ بے شک تو اس سے غفلت

مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَ قَالَ

میں تھا و۳۹ تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا و۴۰ تو آج تیری نگاہ تیز ہے و۴۱ اور اس کا ہم نشین

و۲۸ ہم سے اس کے سرائر وضمائر چھپے نہیں۔ و۲۹ یہ کمال علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں، ''ورید'' وہ رگ ہے جس میں خون جاری ہو کر بدن کے ہر ہر جز میں پہنچتا ہے یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پردے میں نہیں۔ و۳۰ فرشتے اور وہ انسان کا ہر عمل اور اس کی ہر بات لکھنے پر مامور ہیں۔ و۳۱ داہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدیاں اس میں اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی غنی ہے، وہ اخفی الخفیات (باریک پوشیدگیوں) کا جاننے والا ہے، خطرات نفس تک اس سے چھپے نہیں، فرشتوں کی کتابت حسبِ اقتضائے حکمت ہے کہ روز قیامت نامہائے اعمال ہر شخص کے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔ و۳۲ خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقتِ قضائے حاجت اور وقتِ جماع کے اس وقت یہ فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں۔ مسئلہ: ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اس کے لکھنے کے لیے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر وثواب یا گرفت وعذاب ہو۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کر لے، منکرین بعث کا رد فرمانے اور اپنے قدرت وعلم سے ان پر حجتیں قائم کرنے کے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ان کی موت اور قیامت کے وقت پیش آنے والی ہے اور صیغہ ماضی سے ان کی آمد کی تعبیر فرما کر اس کے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: و۳۳ جو عقل وحواس کو مختل ومکدر کر دیتی ہے۔ و۳۴ حق سے مراد یا حقیقت موت ہے یا امر آخرت جس کو انسان خود معائنہ کرتا ہے یا انجام کار سعادت وشقاوت اور سکرات کی حالت میں مرنے والے سے کہا جاتا ہے کہ موت و۳۵ بعث کے لیے و۳۶ جس کا اللہ تعالیٰ نے کفار سے وعدہ فرمایا تھا۔ و۳۷ فرشتہ جو اسے محشر کی طرف ہانکے۔ و۳۸ جو اس کے عملوں کی گواہی دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ خود اس کا اپنا نفس۔ ضحاک کا قول ہے کہ ہانکنے والا فرشتہ ہے اور گواہ اپنے اعضائے بدن ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسرِ منبر فرمایا کہ ہانکنے والا بھی فرشتہ ہے اور گواہ بھی فرشتہ۔ (جمل) پھر کافر سے کہا جائے گا: و۳۹ دنیا میں و۴۰ جو تیرے دل اور کانوں اور آنکھوں پر پڑا تھا: و۴۱ کہ تو ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے جن کا دنیا میں انکار کرتا تھا۔

قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌؕ (۲۳) اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍۙ (۲۴)

فرشتہ ف۴۲ بولا یہ ہے ف۴۳ جو میرے پاس حاضر ہے حکم ہوگا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو

مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِۙﹰ (۲۵) الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ

جو بھلائی سے بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ف۴۴ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں

فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ (۲۶) قَالَ قَرِیْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَیْتُهٗ وَ لٰكِنْ كَانَ فِیْ

اسے سخت عذاب میں ڈالو اس کے ساتھی شیطان نے کہا ف۴۵ ہمارے رب میں نے اُسے سرکش نہ کیا ف۴۶ ہاں یہ آپ ہی

ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ (۲۷) قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ

دور کی گمراہی میں تھا ف۴۷ فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو ف۴۸ میں تمہیں پہلے ہی عذاب کا

بِالْوَعِیْدِ (۲۸) مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَ مَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ۠ (۲۹)

ڈر سنا چکا تھا ف۴۹ میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں

ع ۲ ۱۴ ۱۲

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ (۳۰) وَ

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی ف۵۰ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے ف۵۱ اور

اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ (۳۱) هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ

پاس لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی ف۵۲ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ف۵۳ ہر رجوع لانے

اَوَّابٍ حَفِیْظٍۚ (۳۲) مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِۙﹰ (۳۳)

والے نگہداشت والے کے لیے ف۵۴ جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا ف۵۵

ف۴۲ جو اس کے اعمال لکھنے والا اور اس پر گواہی دینے والا ہے۔ (مدارک وخازن) ف۴۳ اس کا نامۂ اعمال (مدارک) ف۴۴ دین میں ف۴۵ جو دنیا میں اس پر مسلط تھا۔ ف۴۶ یہ شیطان کی طرف سے کافر کا جواب ہے جو جہنم میں ڈالے جاتے وقت کہے گا کہ اے ہمارے رب مجھے شیطان نے ورغلایا اس پر شیطان کہے گا کہ میں نے اُسے گمراہ نہ کیا۔ ف۴۷ میں نے اسے گمراہی کی طرف بلایا اس نے قبول کرلیا اس پر ارشادِ الٰہی ہوگا اللہ تعالٰی ف۴۸ کہ دارالجزاء اور موقفِ حساب میں جھگڑا کچھ نافع نہیں ف۴۹ اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کی زبانوں پر میں نے تمہارے لئے کوئی حجت باقی نہ چھوڑی ف۵۰ اللہ تعالٰی نے جہنم سے وعدہ فرمایا ہے کہ اسے جنوں اور انسانوں سے بھرے گا اس وعدہ کی تحقیق کے لئے جہنم سے یہ سوال فرمایا جائے گا ف۵۱ اس کے معنٰی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ اب مجھ میں گنجائش باقی نہیں میں بھر چکی اور یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ابھی اور بھی گنجائش ہے ف۵۲ عرش کے داہنی طرف جہاں سے اہلِ موقف اس کو دیکھیں گے اور ان سے کہا جائے گا ف۵۳ رسولوں کی معرفت دنیا میں ف۵۴ رجوع لانے والے سے وہ مراد ہے جو معصیت کو چھوڑ کر طاعت اختیار کرے سعید بن مسیّب نے فرمایا ''اوّاب'' وہ ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے اور نگاہ داشت والا وہ جو اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالٰی کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو طاعات کا پابند ہو خدا اور رسول کے حکم بجالائے اور اپنے نفس کی نگہبانی کرے یعنی ایک دم بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو پاس انفاس کرے:

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝۳۴ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَ

ان سے فرمایا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ ۵۶ یہ ہمیشگی کا دن ہے ۵۷ اُن کے لیے ہے اس میں جو چاہیں اور

لَدَیْنَا مَزِیْدٌ ۝۳۵ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا

ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے ۵۸ اور اُن سے پہلے ۵۹ ہم نے کتنی سنگتیں (قومیں) ہلاک فرما دیں کہ گرفت میں اُن سے سخت تھیں ۶۰

فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ ۝۳۶ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ

تو شہروں میں کاوشیں کیں ۶۱ ہے کہیں بھاگنے کی جگہ ۶۲ بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو

كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَ هُوَ شَهِیْدٌ ۝۳۷ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

دل رکھتا ہو ۶۳ یا کان لگائے ۶۴ اور متوجہ ہو اور بے شک ہم نے آسمانوں

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖۗ وَّ مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝۳۸

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور تکان ہمارے پاس نہ آئی ۶۵

فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

تو اُن کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور

قَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝۳۹ وَ مِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝۴۰ وَ اسْتَمِعْ

ڈوبنے سے پہلے ۶۶ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو ۶۷ اور نمازوں کے بعد ۶۸ اور کان لگا کر سنو

اگر تو پاسداری پاسِ انفاس   بسلطانی رسانندت ازیں پاس

ترا یک پند بس در ہر دو عالم   زجانت بر نیاید بے خدا دم

(ترجمہ: ''اگر تو اپنے سانسوں کی حفاظت کرے تو لوگ تجھے اس کے سبب بادشاہ بنالیں گے، دنیا و آخرت میں تیرے لیے یہ ایک ہی نصیحت کافی ہے۔ بے حکمِ خدا تو سانس بھی نہیں لے سکتا۔'')

۵۵ یعنی اخلاص مند طاعت پذیر صحیح العقیدہ دل ۵۶ بے خوف و خطر امن و اطمینان کے ساتھ نہ تمہیں عذاب ہو نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں۔ ۵۷ اب نہ فنا ہے نہ موت۔ ۵۸ جو وہ طلب کریں اور وہ دیدارِ الٰہی و تجلّیِ ربّانی ہے جس سے ہر جمعہ کو دارِ کرامت میں نوازے جائیں گے۔ ۵۹ یعنی آپ کے زمانہ کے کفار سے قبل۔ ۶۰ یعنی وہ امتیں ان سے قوی اور زبردست تھیں۔ ۶۱ اور جستجو میں جا بجا پھرا کئے۔ ۶۲ موت اور حکمِ الٰہی سے مگر کوئی ایسی جگہ نہ پائی۔ ۶۳ دل دانا۔ شبلی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ قرآنی نصائح سے فیض حاصل کرنے کے لیے قلب حاضر چاہئے جس میں طرفۃ العین (لمحہ بھر) کے لیے بھی غفلت نہ آئے۔ ۶۴ قرآن اور نصیحت پر۔ ۶۵ شانِ نزول: مفسرین نے کہا کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور ان کے درمیانی کائنات کو چھ روز میں بنایا جن میں سے پہلا یکشنبہ (اتوار) ہے اور پچھلا جمعہ، پھر وہ معاذ اللّٰہ تھک گیا اور سنیچر (ہفتہ) کو اس نے عرش پر لیٹ کر آرام لیا۔ اس آیت میں ان کا رد ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ تھکے، وہ قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنا دے، ہر چیز کو حسبِ اقتضاءِ حکمت ہستی عطا فرماتا ہے۔ شانِ الٰہی میں یہود کا یہ کلمہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اور شدّتِ غضب سے چہرہ مبارک پر سرخی نمودار ہوگئی تو اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین فرمائی اور خطاب ہوا۔

يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ

جس دن پکارنے والا پکارے گا و۶۹ ایک پاس جگہ سے و۷۰ جس دن چنگھاڑ سنیں گے و۷۱

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا

حق کے ساتھ یہ دن ہے قبروں سے باہر آنے کا بے شک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری

الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا

طرف پھرنا ہے و۷۲ جس دن زمین ان سے پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے و۷۳ یہ حشر ہے ہم کو

يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ قف

آسان ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں و۷۴ اور کچھ تم ان پر جبر کرنے والے نہیں و۷۵

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾ ع

تو قرآن سے نصیحت کرو اُسے جو میری دھمکی سے ڈرے

اٰياتها ٦٠ — ٥١ سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ٦٧ — ركوعاتها ٣

سورۂ ذٰریٰت مکیہ ہے اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾

قسم ان کی جو بکھیر کر اُڑانے والیاں و۲ پھر بوجھ اٹھانے والیاں و۳ پھر نرم چلنے والیاں و۴

و۶۶ یعنی فجر وظہر وعصر کے وقت و۶۷ یعنی وقت مغرب وعشاء وتہجد و۶۸ **حدیث:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری) **حدیث:** سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ "سبحان اللّٰہ" تینتیس ۳۳ مرتبہ "الحمد للّٰہ" تینتیس ۳۳ مرتبہ "اللّٰہ اکبر" اور ایک مرتبہ "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" پڑھے، اس کے گناہ بخشے جائیں گے چاہے سمندر کے جھاگوں کی برابر ہوں یعنی بہت ہی کثیر ہوں۔ (مسلم شریف) و۶۹ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام و۷۰ یعنی صخرۂ بیت المقدس سے جو آسمان کی طرف زمین کا سب سے قریب مقام ہے حضرت اسرافیل کی ندا یہ ہوگی: اے گلی ہوئی ہڈیو! بکھرے ہوئے جوڑو! ریزہ ریزہ شدہ گوشتو! پراگندہ بالو! اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لیے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے۔ و۷۱ سب لوگ۔ مراد اس سے نفخۂ ثانیہ (دوسری مرتبہ سور پھونکا جانا) ہے۔ و۷۲ آخرت میں۔ و۷۳ مُردے محشر کی طرف۔ و۷۴ یعنی کفار قریش۔ و۷۵ کہ انہیں بزور اسلام میں داخل کرو آپ کا کام دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے۔ (وکان ھذا قبل الامر بالقتال) و۱ سورۂ ذاریات مکیہ ہے اس میں تین رکوع ساٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار دو سو انتالیس حرف ہیں۔ و۲ یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں۔ و۳ یعنی وہ گھٹائیں اور بدلیاں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں۔ و۴ وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت چلتی ہیں۔

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّیْنَ

پھر حکم سے بانٹنے والیاں وہ بے شک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ ضرور سچ ہے اور بے شک انصاف

لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾

ضرور ہونا ہے آرائش والے آسمان کی قسم وہ تم مختلف بات میں ہو وہ

یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ

اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جانا ہو وہ مارے جائیں دل سے تراشنے والے جو نشے میں

سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾ یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ﴿۱۲﴾ یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ

بھولے ہوئے ہیں وہ پوچھتے ہیں وہ انصاف کا دن کب ہوگا وہ اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر

یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

تپائے جائیں گے وہ اور فرمایا جائے گا چکھو اپنا تپنا یہ ہے وہ جس کی تمہیں جلدی تھی وہ

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں وہ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ؕ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

اس سے پہلے وہ نیکوکار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے وہ

وہ یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو بحکم الٰہی بارش ورزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر کیا ہے اور عالم میں تدبیر وتصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام صفتیں ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں بادلوں کو بھی اٹھائے پھرتی ہیں پھر انہیں لے کر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلاد (شہروں) میں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جس کے ساتھ قسم فرمائی گئی کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی ہیں ارباب دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان میں نظر کر کے بعث وجزا پر استدلال کریں کہ جو قادر برحق ایسے امور عجیبہ پر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی (زندگی) عطا فرمانے پر بیشک قادر ہے۔ وہ یعنی بعث وجزا۔ وہ اور حساب کے بعد نیکی بدی کا بدلہ ضرور ملنا۔ وہ جس کو ستاروں سے مزین فرمایا ہے کہ اے اہل مکہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور قرآن پاک کے بارے میں وہ کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون (معاذ اللہ تعالیٰ) اسی طرح قرآن کریم کو کبھی سحر بتاتے ہو کبھی شعر کبھی کہانت کبھی اگلوں کی داستانیں۔ وہ اور جو محروم ازلی ہے اس سعادت سے محروم رہتا ہے اور بہکانے والوں کے بہکائے میں آتا ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار جب کسی کو دیکھتے کہ ایمان لانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ ان کے پاس کیوں جاتا ہے وہ تو شاعر ہیں ساحر ہیں کاذب ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) اور اسی طرح قرآن پاک کو کہتے ہیں کہ وہ شعر ہے سحر ہے کذب ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) وہ یعنی نشۂ جہالت میں آخرت کو بھولے ہوئے ہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر اور تکذیب کے طور پر کہ وہ ان کے جواب میں فرمایا جاتا ہے: وہ اور انہیں عذاب دیا جائے گا۔ وہ اور دنیا میں تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب جلدی لاؤ جس کا وعدہ دیتے ہو۔ وہ یعنی اپنے رب کی نعمت میں ہیں باغوں کے اندر

وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىٕلِ وَ
اور پچھلی رات استغفار کرتے وف۱۹ اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور

الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا
بے نصیب کا ف۲۰ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو ف۲۱ اور خود تم میں ف۲۲ تو کیا

تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَ
تمہیں سوجھتا نہیں اور آسمان میں تمہارا رزق ہے ف۲۳ اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۴ تو آسمان اور زمین کے

الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ
رب کی قسم بےشک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو اے محبوب کیا تمہارے پاس

ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ
ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ف۲۵ جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا

سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾
سلام ناشناسا لوگ ہیں ف۲۶ پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا ف۲۷

فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا
پھر اُسے ان کے پاس رکھا ف۲۸ کہا کیا تم کھاتے نہیں تو اپنے جی میں اُن سے ڈرنے لگا ف۲۹ وہ بولے

لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ
ڈریئے نہیں ف۳۰ اور اُسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی اس پر اس کی بی بی ف۳۱ چلاتی آئی

ع ۲۲ ۱۸ وقف لازم

جن میں لطیف چشمے جاری ہیں۔ ف۱۸ دنیا میں ف۱۸ اور زیادہ حصہ شب کا نماز میں گزارتے۔ ف۱۹ یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اتنے سو جانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں ف۲۰ منگتا تو وہ جو اپنی حاجت کے لیے لوگوں سے سوال کرے اور محروم وہ کہ حاجتمند ہو اور حیاءً (شرمندگی کے باعث) سوال بھی نہ کرے۔ ف۲۱ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قُدرت و حکمت پر دلالت کرتی ہیں۔ ف۲۲ تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے بیشمار عجائب و غرائب ہیں جن سے بندے کو اس کی شانِ خدائی معلوم ہوتی ہے۔ ف۲۳ کہ اسی طرف سے بارش کر کے زمین کو پیداوار سے مالا مال کیا جاتا ہے۔ ف۲۴ آخرت کے ثواب و عذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے۔ ف۲۵ جو دس یا بارہ فرشتے تھے۔ ف۲۶ یہ بات آپ نے اپنے دل میں فرمائی ف۲۷ نفیس بھنا ہوا ف۲۸ کہ کھائیں اور یہ میزبان کے آداب میں سے ہے کہ مہمان کے سامنے کھانا پیش کرے۔ جب ان فرشتوں نے نہ کھایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۲۹ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ کے دل میں بات آئی کہ یہ فرشتے ہیں اور عذاب کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ ف۳۰ ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ف۳۱ یعنی حضرت سارہ۔

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۖ

پھر اپنا ماتھا ٹھونکا اور بولی کیا بڑھیا بانجھ ۳۲ انھوں نے کہا تمہارے رب نے یونہی فرما دیا ہے

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۳۰﴾

اور وہی حکیم دانا ہے

۳۲ جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوے یا ننانوے سال کی عمر ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ

ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے ف۳۳ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف

مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ

بھیجے گئے ہیں ف۳۴ کہ اُن پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب کے پاس حد سے

رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا

بڑھنے والوں کے لیے نشان کئے رکھے ہیں ف۳۵ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے تو

وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَ تَرَكْنَا فِیْهَاۤ اٰیَةً لِّلَّذِیْنَ

ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا ف۳۶ اور ہم نے اس میں ف۳۷ نشانی باقی رکھی

یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۳۷﴾ وَ فِیْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ان کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ف۳۸ اور موسیٰ میں ف۳۹ جب ہم نے اُسے روشن سند لے کر

بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَ قَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ

فرعون کے پاس بھیجا ف۴۰ تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا ف۴۱ اور بولا جادوگر ہے یا دیوانہ تو ہم نے اسے

وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَ هُوَ مُلِیْمٌ ﴿۴۰﴾ وَ فِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا

اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا ف۴۲ اور عاد میں ف۴۳ جب ہم نے

عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ

اُن پر خشک آندھی بھیجی ف۴۴ جس چیز پر گزرتی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح

كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾ وَ فِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا

کر چھوڑتی ف۴۵ اور ثمود میں ف۴۶ جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت تک برت لو ف۴۷ تو انھوں نے

ف۳۳ یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے۔ ف۳۴ یعنی قوم لوط کی طرف ف۳۵ ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں میں سے نہیں ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کیا جانے والا تھا۔ ف۳۶ یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں۔ ف۳۷ یعنی قوم لوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد ف۳۸ تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور ان کے جیسے افعال سے باز رہیں اور وہ نشانی ان کے اجڑے ہوئے دیار تھے یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کئے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا۔ ف۳۹ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی۔ ف۴۰ روشن سند سے مراد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ السلام کے معجزات ہیں جو آپ نے فرعون اور فرعونیوں پر پیش فرمائے ف۴۱ یعنی فرعون نے مع اپنی جماعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا۔ ف۴۲ کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں ان پر طعن کئے۔ ف۴۳ یعنی قوم عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابل عبرت نشانیاں ہیں۔ ف۴۴ جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی ف۴۵ خواہ وہ آدمی

عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی ۴۸ تو ان کی آنکھوں کے سامنے انہیں کڑک نے آلیا ۴۹ تو وہ نہ کھڑے

مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ

ہوسکے ۵۰ اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے اور اُن سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا بے شک

كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ ع وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

ع ۲ ۲۲ ۱

وہ فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا ۵۱ اور بے شک ہم وسعت دینے والے ہیں ۵۲

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا

اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے اور ہم نے ہر چیز کے دو

زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

جوڑ بنائے ۵۳ کہ تم دھیان کرو ۵۴ تو اللہ کی طرف بھاگو ۵۵ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح

مُّبِيْنٌ ۚ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ﴿۵۱﴾

ڈر سنانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ

یونہی ۵۶ جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا

مَجْنُوْنٌ ۚ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ

دیوانہ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ۵۷ تو اے محبوب تم اُن سے منہ پھیر لو تو

ہوں یا جانور یا اور اموال جس چیز کو چھوگئی اس کو ہلاک کرکے ایسا کردیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے۔ ۴۶ یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں۔ ۴۷ یعنی وقت موت تک دنیا میں زندگانی کرلو یہی زمانہ تمہاری مہلت کا ہے۔ ۴۸ اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کونچیں کاٹیں ۴۹ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کردیئے گئے۔ ۵۰ وقت نزولِ عذاب نہ بھاگ سکے۔ ۵۱ اپنے دستِ قدرت سے۔ ۵۲ اس کو اتنی کہ زمین مع اپنی فضا کے اس کے اندر اس طرح آجائے جیسے کہ ایک میدان وسیع میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں۔ ۵۳ مثل آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور رات اور دن اور خشکی وتری اور گرمی وسردی اور جن وانس اور روشنی وتاریکی اور ایمان وکفر اور سعادت وشقاوت اور حق و باطل اور نر و مادہ کے ۵۴ اور سمجھو کہ ان تمام جوڑوں کا پیدا کرنے والا فرد واحد ہے نہ اس کی نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ ند وہی مستحقِ عبادت ہے۔ ۵۵ اس کے ماسوا کو چھوڑ کر اس کی عبادت اختیار کرو۔ ۵۶ جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو ساحر ومجنون کہا ایسے ہی ۵۷ یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلوں کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لیے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے۔

اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَ مَا

تم پر کچھ الزام نہیں ف۵۸ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور

خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں ف۵۹ میں اُن سے کچھ رزق نہیں مانگتا ف۶۰

وَّ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾

اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں ف۶۱ بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے ف۶۲

فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾

تو بے شک ان ظالموں کے لیے ف۶۳ عذاب کی ایک باری ہے ف۶۴ جیسے ان کے ساتھ والوں کے لیے ایک باری تھی ف۶۵ تو مجھ سے جلدی نہ کریں ف۶۶

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ف۶۷

ع ۳ ۱۴ ۲

ایاتها ۴۹ — ۵۲ سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ ۷٦ — رکوعاتها ۲

سورۂ طور مکیہ ہے، اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَ الطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّ الْبَیْتِ

طور کی قسم ف۲ اور اس نوشتہ کی ف۳ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیت

ف۵۸ کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرما چکے اور دعوت وارشاد میں جہد بلیغ صرف کر چکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ **شانِ نزول:** جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپ کے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول علیہ السلام کو اعراض کرنے کا حکم ہو گیا تو اب وحی کیوں آئے گی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرما دی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور رسول کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آ گیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلۂ وحی منقطع نہیں ہوا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت سعادتمندوں کے لیے جاری رہے گی، چنانچہ ارشاد ہوا ف۵۹ اور میری معرفت ہو۔ ف۶۰ کہ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں تو اپنی ہی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں۔ ف۶۱ میری خلق کے لیے۔ ف۶۲ سب کو وہی دیتا وہی پالتا ہے۔ ف۶۳ جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تکذیب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ف۶۴ حصہ بے نصیب ہے۔ ف۶۵ یعنی امم سابقہ (گذشتہ امتوں) کے کفار کے لیے جو انبیاء کی تکذیب میں ان کے ساتھی تھے ان کا عذاب و ہلاک میں حصہ تھا ف۶۶ عذاب نازل کرنے کی۔ ف۶۷ اور وہ روز قیامت ہے۔ ف۱ سورۂ طور مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، انچاس ۴۹ آیتیں، تین سو بارہ ۳۱۲ کلمے، ایک ہزار پانچ سو ۱۵۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اس پہاڑ کی قسم جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرفِ کلام سے مشرف فرمایا۔ ف۳ اس نوشتہ سے مراد یا توریت ہے یا قرآن یا لوح محفوظ یا اعمال نویس فرشتوں کے دفتر۔

الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾ وَ السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾ وَ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ

معمور وـ۴ـ اور بلند چھت وـ۵ـ اور سلگائے ہوئے سمندر کی وـ۶ـ بے شک تیرے رب

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّ

کا عذاب ضرور ہونا ہے وـ۷ـ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں جس دن آسمان ہلنا سا ہلنا ہلیں گے وـ۸ـ اور

تَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ؕ﴿۱۰﴾ فَوَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ

پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے وـ۹ـ تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے وـ۱۰ـ وہ جو

فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ۘ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ

مشغلہ میں وـ۱۱ـ کھیل رہے ہیں جس دن جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے وـ۱۲ـ یہ

النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا

ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے وـ۱۳ـ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں

تُبْصِرُوْنَ ۚ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّمَا

سوجھتا نہیں وـ۱۴ـ اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو سب تم پر ایک سا ہے وـ۱۵ـ

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِیْمٍ ۙ﴿۱۷﴾

تمہیں اسی کا بدلہ جو تم کرتے تھے وـ۱۶ـ بے شک پرہیزگار باغوں اور چین میں ہیں

فٰكِهِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَ

اپنے رب کی دین پر شاد شاد وـ۱۷ـ اور انھیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچالیا وـ۱۸ـ کھاؤ اور

وقف لازم

وـ۴ـ بیت المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل مقابل ہے یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف و نماز کے لیے حاضر ہوتے ہیں پھر کبھی انہیں لوٹنے کا موقع نہیں ملتا ہر روز نئے ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں۔ حدیثِ معراج میں بصحت ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ساتویں آسمان میں بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا۔ وـ۵ـ اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لیے بمنزلہ چھت کے ہے یا عرش جو جنّت کی چھت ہے۔ (قرطبی عن ابن عباس) وـ۶ـ مروی ہے کہ اللہ تعالٰی روزِ قیامت تمام سمندروں کو آگ کردے گا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہوجائے گی۔ (خازن) وـ۷ـ جس کا کفار کو وعدہ دیا گیا ہے وـ۸ـ چکی کی طرح گھومیں گے اور اس طرح حرکت میں آئیں گے کہ ان کے اجزاء مختلف و منتشر ہوجائیں۔ وـ۹ـ جیسے کہ غبار ہوا میں اڑتا ہے یہ دن قیامت کا دن ہوگا۔ وـ۱۰ـ جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے۔ وـ۱۱ـ کفر و باطل کے۔ وـ۱۲ـ اور جہنم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانیوں سے ملا کر باندھیں گے اور انہیں منہ کے بل جہنم میں دھکیل دیں گے اور ان سے کہا جائے گا وـ۱۳ـ دنیا میں وـ۱۴ـ یہ ان سے اس لیے کہا جائے گا کہ وہ دنیا میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کردی ہے۔ وـ۱۵ـ نہ کہیں بھاگ سکتے ہو نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب وـ۱۶ـ دنیا میں کفر و تکذیب وـ۱۷ـ اس کے عطا و نعمت خیر و کرامت پر۔ وـ۱۸ـ اور ان سے کہا جائے گا۔

اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـٕیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍۚ وَ

پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا ف۱۹ تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں اور

زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ

ہم نے اُنھیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍؕ كُلُّ امْرِئٍۭ

ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی ف۲۰ اور اُن کے عمل میں انھیں کچھ کمی نہ دی ف۲۱ سب آدمی اپنے

بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

کئے میں گرفتار ہیں ف۲۲ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں ف۲۳

یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَ لَا تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ

ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور نہ گنہگاری ف۲۴ اور ان کے خدمت گار

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

لڑکے ان کے گرد پھریں گے ف۲۵ گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے ف۲۶ اور اُن میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ

یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ

کیا پوچھتے ہوئے ف۲۷ بولے بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے ف۲۸ تو اللہ نے ہم پر

عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُؕ اِنَّهٗ هُوَ

احسان کیا ف۲۹ اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا ف۳۰ بے شک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں ف۳۱ اس کی عبادت کی تھی بے شک وہی

ف۱۹ جو تم نے دنیا میں کئے کہ ایمان لائے اور خدا اور رسول کی طاعت اختیار کی۔ ف۲۰ جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لیے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا۔ ف۲۱ انہیں ان کے اعمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل وکرم سے بلند کئے۔ ف۲۲ یعنی ہر کافر اپنے کفری عمل میں دوزخ کے اندر گرفتار ہے۔ (خازن) ف۲۳ یعنی اہلِ جنت کو ہم نے اپنے احسان سے دم بدم مزید نعمتیں عطا فرمائیں۔ ف۲۴ جیسا کہ دنیا کی شراب میں قسم قسم کے مفاسد تھے کیونکہ شراب جنت کے پینے سے نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ خصلتیں خراب ہوتی ہیں نہ پینے والا بیہودہ بکتا ہے نہ گنہگار رہتا ہے۔ ف۲۵ خدمت کے لیے اور ان کے حسن وصفا و پاکیزگی کا یہ عالم ہے ف۲۶ جنہیں کوئی ہاتھ ہی نہ لگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ کسی جنتی کے پاس خدمت میں دوڑنے والے غلام ہزار سے کم نہ ہوں گے اور ہر غلام جدا جدا خدمت پر مقرر ہوگا۔ ف۲۷ یعنی جنتی جنت میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ دنیا میں کس حال میں تھے اور کیا عمل کرتے تھے اور یہ دریافت کرنا نعمت الٰہی کے اعتراف کے لیے ہوگا۔ ف۲۸ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس اندیشہ سے کہ نفس وشیطان خللِ ایمان کا باعث نہ ہوں اور نیکیوں کے روکے جانے اور بدیوں پر گرفت کئے جانے کا بھی اندیشہ تھا۔ ف۲۹ رحمت اور مغفرت فرما کر۔ ف۳۰ یعنی آتش جہنم کے عذاب سے جو جسموں میں داخل ہونے کی وجہ سے سموم یعنی لو کے نام سے موسوم کی گئی۔ ف۳۱ یعنی دنیا میں اخلاص کے ساتھ صرف۔

ع ۲۸ ۲

الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ لَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾

احسان فرمانے والا مہربان ہے تو اے محبوب تم نصیحت فرماؤ وا۳۲ کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ مجنون

اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ

یا کہتے ہیں وا۳۳ یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادث زمانہ کا انتظار ہے وا۳۴ تم فرماؤ انتظار کیے جاؤ وا۳۵

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ

میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں وا۳۶ کیا اُن کی عقلیں انھیں یہی بتاتی ہیں وا۳۷ یا وہ سرکش

طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْیَاْتُوْا

لوگ ہیں وا۳۸ یا کہتے ہیں اُنھوں نے وا۳۹ یہ قرآن بنا لیا بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے وا۴۰ تو اس جیسی

بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ

ایک بات تو لے آئیں وا۴۱ اگر سچے ہیں کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے وا۴۲ یا

هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾

وہی بنانے والے ہیں وا۴۳ یا آسمان اور زمین اُنھوں نے پیدا کیے وا۴۴ بلکہ انھیں یقین نہیں وا۴۵

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَیْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

یا اُن کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں وا۴۶ یا وہ کروڑے (حاکم اعلیٰ) ہیں وا۴۷ یا ان کے پاس کوئی زینہ ہے وا۴۸

وا۳۲ کفار مکہ کو اور ان کے کاہن اور مجنوں کہنے کی وجہ سے آپ نصیحت سے باز نہ رہیں اس لیے وا۳۳ یہ کفار مکہ آپ کی شان میں وا۳۴ کہ جیسے ان سے پہلے شاعر مر گئے اور ان کے جتھے ٹوٹ گئے یہی حال ان کا ہونا ہے (معاذ اللہ) اور وہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ ان کے والد کی موت جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے وا۳۵ میری موت کا وا۳۶ کہ تم پر عذابِ الٰہی آئے، چنانچہ یہ ہوا اور وہ کفار بدر میں قتل وقید کے عذاب میں گرفتار کیے گئے۔ وا۳۷ جو وہ حضور کی شان میں کہتے ہیں شاعر، ساحر، کاہن، مجنون ایسا کہنا بالکل خلافِ عقل ہے اور طرہ یہ کہ مجنون بھی کہتے جائیں اور شاعر، ساحر، کاہن بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعویٰ وا۳۸ کہ عناد میں اندھے ہو رہے ہیں اور کفر وطغیان میں حد سے گزر گئے۔ وا۳۹ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دل سے وا۴۰ اور دشمنی وخبث نفس سے ایسے طعن کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر حجت قائم فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے وا۴۱ جو حسن وخوبی اور فصاحت وبلاغت میں اس کے مثل ہو وا۴۲ یعنی کیا وہ ماں باپ سے پیدا نہ ہوئے جماد بے عقل ہیں جن پر حجت قائم نہ کی جائے گی ایسا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ کیا وہ نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے اور کیا انہیں خدا نے نہیں بنایا۔ وا۴۳ کہ انہوں نے اپنے آپ کو خود ہی بنا لیا ہو یہ بھی محال ہے تو لامحالہ انہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اس کی عبادت نہیں کرتے اور بتوں کو پوجتے ہیں۔ وا۴۴ یہ بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا آسمان وزمین پیدا کرنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا تو کیوں اس کی عبادت نہیں کرتے۔ وا۴۵ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت وخالقیت کا اگر اس کا یقین ہوتا تو ضرور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاتے۔ وا۴۶ نبوت اور رزق وغیرہ کے کہ انہیں اختیار ہو جہاں چاہیں خرچ کریں اور جسے چاہیں دیں۔ وا۴۷ خود مختار جو چاہیں کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ وا۴۸ آسمان کی طرف لگا ہوا۔

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۸ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ

جس میں چڑھ کر سن لیتے ہیں ف۴۹ تو ان کا سننے والا کوئی روشن سند لائے کیا اس کو بیٹیاں

وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝۳۹ اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۰ اَمْ

اور تم کو بیٹے ف۵۰ یا تم ان سے ف۵۱ کچھ اجرت مانگتے ہو تو وہ چٹی (تاوان) کے بوجھ میں دبے ہیں ف۵۲ یا

عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۴۱ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ

اُن کے پاس غیب ہیں جس سے وہ حکم لگاتے ہیں ف۵۳ یا کسی داؤں (فریب) کے ارادہ میں ہیں ف۵۴ تو

كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝۴۲ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

کافروں ہی پر داؤں (فریب) پڑنا ہے ف۵۵ یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے ف۵۶ اللہ کو پاکی ان کے

يُشْرِكُوْنَ ۝۴۳ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ

شرک سے اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا دیکھیں تو کہیں گے تہ بہ تہ

مَّرْكُوْمٌ ۝۴۴ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝۴۵

بادل ہے ف۵۷ تو تم انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں بے ہوش ہوں گے ف۵۸

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝۴۶ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ

جس دن اُن کا داؤں (فریب) کچھ کام نہ دے گا اور نہ اُن کی مدد ہو ف۵۹ اور بے شک

ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۷ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ

ظالموں کے لیے اس سے پہلے ایک عذاب ہے ف۶۰ مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۶۱ اور اے محبوب تم اپنے رب کے

ف۴۹ اور انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فتح ہوگی اگر انہیں اس کا دعویٰ ہو ف۵۰ یہ اُن کی سفاہت اور بے وقوفی کا بیان ہے کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں۔ ف۵۱ دین کی تعلیم پر ف۵۲ اور تاوان کی زیر باری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہ بھی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انہیں کیا عذر ہے۔ ف۵۳ کہ مرنے کے بعد نہ اٹھیں گے اور اٹھے بھی تو عذاب نہ کئے جائیں گے یہ بات بھی نہیں۔ ف۵۴ دار الندوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ضرر و قتل کے مشورے کرتے ہیں ف۵۵ ان کے مکر و کید کا وبال انہیں پر پڑے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انہیں بدر میں ہلاک کیا۔ ف۵۶ جو انہیں روزی دے اور عذاب الٰہی سے بچا سکے۔ ف۵۷ یہ جواب ہے کفار کے اس مقولہ کا جو کہتے تھے کہ ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا کر عذاب کیجئے اللہ تعالیٰ اسی کے جواب میں فرماتا ہے کہ ان کا کفر و عناد اس حد پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان پر ایسا ہی کیا جائے کہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیا جائے اور آسمان سے اسے گرتے ہوئے دیکھیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں اور براہِ عناد (دشمنی کی وجہ) یہی کہیں کہ یہ تو ابر ہے اس سے ہم سیراب ہوں گے۔ ف۵۸ مراد اس سے نفخۂ اولیٰ کا دن ہے۔ ف۵۹ غرض کسی طرح عذابِ آخرت سے بچ نہ سکیں گے۔ ف۶۰ ان کے کفر کے سبب عذاب آخرت سے پہلے اور وہ عذاب یا تو بدر میں قتل ہونا ہے یا بھوک و قحط کی ہفت سالہ مصیبت یا عذاب قبر ف۶۱ کہ وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔

رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ

حکم پر ٹھہرے رہو ف٦٢ کہ بے شک تم ہماری نگہداشت میں ہو ف٦٣ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو ف٦٤ اور کچھ

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾ ع

رات میں اس کی پاکی بولو اور تاروں کے پیٹھ دیتے ف٦٥

اٰیاتھا ٦٢ | ٥٣ سُوْرَةُ النَّجْمِ مَکِّیَّۃٌ ٢٣ | رکوعاتھا ٣

سورۂ نجم مکیہ ہے، اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے ف٢ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے ف٣ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے

الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾

نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انھیں کی جاتی ہے ف٤ انھیں ف٥ سکھایا ف٦ سخت قوتوں والے طاقتور نے ف٧

ف٦٢ اور جو مہلت انہیں دی گئی ہے اس پر دل تنگ نہ ہو ف٦٣ تمہیں وہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ ف٦٤ نماز کے لیے اس سے تکبیر اولیٰ کے بعد ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ'' پڑھنا مراد ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب سو کر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کیا کرو یا یہ معنی ہیں کہ ہر مجلس سے اٹھتے وقت حمد و تسبیح بجالایا کرو۔ ف٦٥ یعنی تاروں کے چھپنے کے بعد مراد یہ ہے کہ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرو بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح سے مراد نماز ہے۔ ف١ سورۃ النجم مکیہ ہے اس میں تین ٣ رکوع باسٹھ ٦٢ آیتیں، تین سو ساٹھ ٣٦٠ کلمے، ایک ہزار چار سو پانچ ١٤٠٥ حرف ہیں یہ وہ پہلی سورت ہے جس کا رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اعلان فرمایا اور حرم شریف میں مشرکین کے روبرو پڑھی۔ ف٢ نجم کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے قول ہیں بعض نے ثریا مراد لیا ہے اگرچہ ثریا کئی تارے ہیں لیکن نجم کا اطلاق ان پر عرب کی عادت ہے بعض نے نجم سے جنس نجوم مراد لی ہے بعض نے وہ نباتات جو ساق نہیں رکھتے زمین پر پھیلتے ہیں بعض نے نجم سے قرآن مراد لیا ہے لیکن سب سے لذیذ تفسیر وہ ہے جو حضرت مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اختیار فرمائی کہ نجم سے مراد ہے ذات گرامی ہادی برحق سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی۔ (خازن) ف٣ ''صَاحِبُكُمْ'' سے مراد سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہیں معنی یہ ہیں کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی طریق حق و ہدایت سے عدول نہ کیا ہمیشہ اپنے رب کی توحید و عبادت میں رہے آپ کے دامنِ عصمت پر کبھی کسی امرِ مکروہ کی گرد نہ آئی اور بے راہ نہ چلنے سے یہ مراد ہے کہ حضور ہمیشہ رُشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر متمکن رہے اعتقادِ فاسد کا شائبہ بھی کبھی آپ کے حاشیۂ بساط تک نہ پہنچ سکا۔ ف٤ یہ جملہ اولیٰ کی دلیل ہے کہ حضور کا بہکنا اور بے راہ چلنا ممکن و متصور ہی نہیں کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے اور اس میں حضور کے خلق عظیم اور آپ کی اعلیٰ منزلت کا بیان ہے نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کردے۔ (کبیر) اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات و افعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا تجلی ربانی کا یہ استیلائے تام ہوا کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے۔ (روح البیان) ف٥ یعنی سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ف٦ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمایا اور اس تعلیم سے مراد قلب مبارک تک پہنچا دینا ہے۔ ف٧ بعض مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ سخت قوتوں والے طاقتور سے مراد حضرت جبریل ہیں اور سکھانے سے مراد بتعلیم الٰہی سکھانا یعنی وحی الٰہی کا پہنچانا ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ'' سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی۔ (تفسیر روح البیان)۔

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾

پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا ف۸ اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا ف۹ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا ف۱۰ پھر خوب اتر آیا ف۱۱

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا

تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم ف۱۲ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی ف۱۳

كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا یَرٰى ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ف۱۴ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ف۱۵ اور انہوں نے تو وہ

ف۸ عام مفسرین نے ''فَاسْتَوٰی'' کا فاعل بھی حضرت جبریل کو قرار دیا ہے اور یہ معنی لیے ہیں کہ حضرت جبریل امین اپنی اصلی صورت پر قائم ہوئے اور اس کا سبب یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے انہیں ان کی اصلی صورت میں ملاحظہ فرمانے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی تو حضرت جبریل جانب مشرق میں حضور کے سامنے نمودار ہوئے اور ان کے وجود سے مشرق سے مغرب تک بھر گیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے سوا کسی انسان نے حضرت جبریل کو ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل کو دیکھنا تو صحیح ہے اور حدیث سے ثابت ہے لیکن یہ حدیث میں نہیں ہے کہ اس آیت میں حضرت جبریل کو دیکھنا مراد ہے بلکہ ظاہر تفسیر میں یہ ہے کہ مراد ''فَاسْتَوٰی'' سے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا مکان عالی اور منزلت رفیعہ میں استویٰ فرمانا ہے۔ (تفسیر کبیر) تفسیر روح البیان میں ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر استویٰ فرمایا اور حضرت جبریل سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے آگے نہ بڑھ سکے انہوں نے کہا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلا ڈالیں اور حضور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم آگے بڑھ گئے اور مستوائے عرش سے بھی گزر گئے اور حضرت مترجم قدس سرہٗ کا ترجمہ اس طرف مشیر ہے کہ استویٰ کی اسناد حضرت رب العزت عزّ و علیٰ کی طرف ہے اور یہی قول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ ف۹ یہاں بھی عام مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ حال جبریل امین کا ہے لیکن امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ حال سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا ہے کہ آپ افق اعلیٰ یعنی فوق سماوات تھے جس طرح کہنے والا کہتا ہے کہ میں نے چھت پر چاند دیکھا پہاڑ پر چاند دیکھا اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ چاند چھت پر یا پہاڑ پر تھا بلکہ یہی معنی ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا چھت یا پہاڑ پر تھا۔ اسی طرح یہاں معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوق سماوات پر پہنچے تو تجلی ربانی آپ کی طرف متوجہ ہوئی۔ ف۱۰ اس کے معنی میں بھی مفسرین کے کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کا سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے قریب ہونا مراد ہے کہ وہ اپنی صورتِ اصلی دکھا دینے کے بعد حضور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے قرب میں حاضر ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم حضرت حق کے قرب سے مشرف ہوئے تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا اور یہی صحیح تر ہے۔ ف۱۱ اس میں بھی چند قول ہیں ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضور کا عروج و وصول مراد ہے اور اتر آنے سے نزول و رجوع تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے قرب میں باریاب ہوئے پھر وصال کی نعمتوں سے فیضیاب ہو کر خلق کی طرف متوجہ ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت رب العزت اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی، تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مقرب درگاہِ ربوبیت ہو کر سجدۂ طاعت ادا کیا۔ (روح البیان) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جبار رب العزت ...... الخ (خازن) ف۱۲ یہ اشارہ ہے تاکید قرب کی طرف کہ قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی متصور ہو سکتی ہے وہ اپنی غایت کو پہنچی۔ ف۱۳ اکثر علماء مفسرین کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندۂ خاص حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو وحی فرمائی۔ (جمل) حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار ہیں جن پر ان کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ بقلی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی اور مُحب و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (روح البیان) علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس شب میں جو آپ کو وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے ایک تو علم شرائع و احکام جن کی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے دوسرے معارف الٰہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں تیسرے حقائق و نتائج علوم ذوقیہ جو صرف اخص الخواص کو تلقین کیے جاتے ہیں اور ایک قسم وہ اسرار جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خاص ہیں کوئی ان کا تحمل نہیں کر سکتا۔ (روح البیان) ف۱۴ آنکھ نے یعنی سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا معنی یہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا دل

نَزْلَةً اُخْرٰىۙ ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰىؕ ﴿۱۵﴾

جلوہ دوبار دیکھا وف۱۶ سدرۃ المنتہٰی کے پاس وف۱۷ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے

اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰىۙ ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى

جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا وف۱۸ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی وف۱۹ بے شک اپنے رب

مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰىۙ ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں وف۲۰ تو کیا تم نے دیکھا لات اور عزیٰ اور اس تیسری

الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿۲۲﴾

منات کو وف۲۱ کیا تم کو بیٹا اور اس کو بیٹی وف۲۲ جب تو یہ سخت بھونڈی (بری) تقسیم ہے وف۲۳

سے پہچانا اور اس رویت و معرفت میں شک و تردد نے راہ نہ پائی اب یہ بات کہ کیا دیکھا بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ کو دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح تھا چشم سر سے یا چشم دل سے اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو بارہ دیکھا۔ (رواہ مسلم) ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آپ نے رب عزوجل کو حقیقۃً چشم مبارک سے دیکھا یہ قول حضرت انس بن مالک اور حسن و عکرمہ کا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور سید عالم محمد مصطفےٰ کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا۔ (صلوات اللہ تعالیٰ علیہم) کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دو بار کلام فرمایا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا۔ (ترمذی) لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیدار کا انکار کیا اور آیت کو حضرت جبریل کے دیدار پر محمول کیا اور فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) نے اپنے رب کو دیکھا اس نے جھوٹ کہا اور سند میں "لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ" تلاوت فرمائی۔ یہاں چند باتیں قابلِ لحاظ ہیں ایک یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول نفی میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اثبات میں اور مثبت ہی مقدم ہوتا ہے کیونکہ نافی کسی چیز کی نفی اس لیے کرتا ہے کہ اس نے سنا نہیں اور مثبت اثبات اس لیے کرتا ہے کہ اس نے سنا اور جانا تو علم مثبت کے پاس ہے علاوہ بریں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلام حضور سے نقل نہیں کیا بلکہ آیت سے اپنے استنباط پر اعتماد فرمایا یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے ہے اور آیت میں ادراک یعنی احاطہ کی نفی ہے نہ رویت کی۔ مسئلہ: صحیح یہی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم دیدارِ الٰہی سے مشرف فرمائے گئے۔ مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو حِبْرُ الْاُمَّة (امت کے عالم) ہیں وہ بھی اسی پر ہیں مسلم کی حدیث ہے: "رَاَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِیْ وَ بِقَلْبِیْ" میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے شب معراج اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیثِ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اس کو دیکھا اس کو دیکھا امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہوگیا۔ وف۱۵ یہ مشرکین کو خطاب ہے جو شب معراج کے واقعات کا انکار کرتے اور اس میں جھگڑتے تھے۔ وف۱۶ کیونکہ تخفیف کی درخواستوں کے لیے چند بار عروج و نزول ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو مرتبہ دیکھا اور انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور نے رب عزوجل کو آنکھ سے دیکھا۔ وف۱۷ سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے جس کی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواحِ شہداء و اتقیاء اس سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ وف۱۸ یعنی ملائکہ اور انوار۔ وف۱۹ اس میں سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے کمال قوّت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے داہنے بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح بیہوش ہوئے بلکہ اس مقامِ عظیم میں ثابت رہے۔ وف۲۰ یعنی حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے شب معراج عجائب ملک و ملکوت کا ملاحظہ فرمایا اور آپ کا علم تمام معلوماتِ غیبیہ ملکوتیہ پر محیط ہوگیا

اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا

وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں ف۲۴ اللہ نے ان کی کوئی سند

مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوَى الْاَنْفُسُۚ وَ لَقَدْ

نہیں اُتاری وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں ف۲۵ حالانکہ بے شک

جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰىؕ (۲۳) اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى (۲۴) ۖ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ

ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آئی ف۲۶ کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ خیال باندھے ف۲۷ تو آخرت اور دنیا سب کا

وَ الْاُوْلٰى (۲۵) ع وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــٴًـا اِلَّا

ع ۵ ۲۵

مالک اللہ ہی ہے ف۲۸ اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر

مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَرْضٰى (۲۶) اِنَّ الَّذِیْنَ لَا

جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے ف۲۹ بے شک وہ جو

یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓىٕكَةَ تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰى (۲۷) وَ مَا لَهُمْ

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ف۳۰ ملائکہ کا نام عورتوں کا سا رکھتے ہیں ف۳۱ اور انہیں

بِهٖ مِنْ عِلْمٍؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ

اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نرے گمان کے پیچھے ہیں اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ کام

جیسا کہ حدیث اختصامِ ملائکہ میں وارد ہوا ہے اور دوسری اور احادیث میں آیا ہے۔ (روح البیان) ف۲۱ لات وعزّٰی اور منات بتوں کے نام ہیں جنھیں مشرکین پوجتے تھے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے ان بتوں کو دیکھا یعنی بنظرِ تحقیق وانصاف اگر اس طرح دیکھا ہو تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ محض بے قدرت (بے جان) ہیں اور اللہ تعالیٰ قادر برحق کو چھوڑ کر ان بے قدرت بتوں کو پوجنا اور اس کا شریک ٹھہرانا کس قدر ظلم عظیم اور خلاف عقل ودانش ہے اور مشرکین مکہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ بت اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ف۲۲ جو تمہارے نزدیک ایسی بری چیز ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور رنگ تاریک ہو جاتا ہے اور لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے حتیٰ کہ تم بیٹیوں کو زندہ درگور کر ڈالتے ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتاتے ہو ف۲۳ کہ جو چیز بُری سمجھتے ہو وہ خدا کے لیے تجویز کرتے ہو۔ ف۲۴ یعنی ان بتوں کا نام الٰہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل بے جا اور غلط طور پر رکھ لیا ہے نہ یہ حقیقت میں الٰہ ہیں نہ معبود۔ ف۲۵ یعنی ان کا بتوں کو پوجنا عقل وعلم وتعلیم الٰہی کے خلاف اتباعِ نفس و ہوا اور وہم پرستی کی بنا پر ہے۔ ف۲۶ یعنی کتابِ الٰہی اور خدا کے رسول جنہوں نے صراحت کے ساتھ بار بار بتایا کہ بت معبود نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۲۷ یعنی کافر جو بتوں کے ساتھ جھوٹی امیدیں رکھتے ہیں کہ وہ ان کے کام آئیں گے یہ امیدیں باطل ہیں۔ ف۲۸ جسے جو چاہے دے اسی کی عبادت کرنا اور اسی کو راضی رکھنا کام آئے گا۔ ف۲۹ یعنی ملائکہ باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں قرب ومنزلت رکھتے ہیں بعد اذن صرف اس کے لیے شفاعت کریں گے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو یعنی مومن موحد کے لیے تو بتوں سے شفاعت کی امید رکھنا نہایت باطل ہے کہ نہ انہیں بارگاہِ حق میں قرب حاصل نہ کفار شفاعت کے اہل۔ ف۳۰ یعنی کفار منکرین بعث۔ ف۳۱ کہ انہیں خدا کی بیٹیاں بتاتے ہیں۔

شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ۬ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ

نہیں دیتا و۳۲ تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا و۳۳ اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی

الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

زندگی و۳۴ یہاں تک ان کے علم کی پہنچ ہے و۳۵ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

زمین میں تاکہ بُرائی کرنے والوں کو ان کے کئے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت

اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا

اچھا صلہ عطا فرمائے وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں و۳۶ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے

اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

اور رک گئے و۳۷ بے شک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے و۳۸ تمہیں مٹی

الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ

سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ و۳۹

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ

وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں و۴۰ تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا و۴۱ اور کچھ تھوڑا سا دیا اور

و۳۲ امر واقعی اور حقیقت حال علم و یقین سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ وہم و گمان سے۔ و۳۳ یعنی قرآن پر ایمان سے۔ و۳۴ آخرت پر ایمان نہ لایا کہ اس کا طالب ہوتا۔ و۳۵ یعنی وہ اس قدر کم عقل و کم علم ہیں کہ انہوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے علم کی انتہا وہم و گمان ہیں جو انہوں نے باندھ رکھے ہیں کہ (معاذ اللہ) فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ان کی شفاعت کریں گے اور اس وہم باطل پر بھروسہ کر کے انہوں نے ایمان اور قرآن کی پرواہ نہ کی۔ و۳۶ گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مستحق ہو اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہے ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں بہرحال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ، کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فواحش وہ جن پر حد ہو۔ و۳۷ کہ اتنا تو کبائر سے بچنے کی برکت سے معاف ہو جاتا ہے۔ و۳۸ شانِ نزول: یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج۔ و۳۹ یعنی تفاخراً اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالٰی اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے وہ ان کی ابتداءِ ہستی سے آخر ایام کے جملہ احوال جانتا ہے۔ مسئلہ: اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمت الٰہی کے اعتراف اور اطاعت و عبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لیے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔ و۴۰ اور اسی کا جاننا کافی وہی جزا دینے والا ہے دوسروں پر اظہار اور نام و نمود سے کیا فائدہ و۴۱ اسلام سے۔ شانِ نزول: یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی

اَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ

روک رکھا ف۴۲ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ف۴۳ کیا اُسے اس کی خبر نہ آئی جو

صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَ اِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

صحیفوں میں ہے موسیٰ کے ف۴۴ اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجا لایا ف۴۵ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں

اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَ اَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ

اٹھاتی ف۴۶ اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش ف۴۷ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی

یُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾

جائے گی ف۴۸ پھر اس کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ف۴۹

کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اس کو عار دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہوگیا اس نے کہا میں نے عذاب الٰہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کافر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ آئے اور اس قدر مال مجھ کو دے تو تیرا عذاب میں اپنے ذمے لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منحرف و مرتد ہوکر پھر شرک میں مبتلا ہوگیا اور جس شخص کو مال دینا ٹھہرا تھا اُس کو تھوڑا سا دیا اور باقی سے منع کردیا۔ ف۴۲ باقی۔ شانِ نزول: یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امور میں نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تائید و موافقت کیا کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کی قسم محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) ہمیں بہترین اخلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تھوڑا سا اقرار کیا اور حق لازم میں سے قدرِ قلیل ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا۔ ف۴۳ کہ دوسرا شخص اس کا بارِ گناہ اٹھالے گا اور اس کے عذاب کو اپنے ذمہ لے گا۔ ف۴۴ یعنی اَسفارِ توریت میں ف۴۵ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے کہ انہیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ انہوں نے پورے طور پر ادا کیا اس میں بیٹے کا ذبح بھی ہے اور اپنا آگ میں ڈالا جانا بھی اور اس کے علاوہ اور مامورات (احکامات) بھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس مضمون کا ذکر فرماتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور فرمایا گیا تھا۔ ف۴۶ اور کوئی دوسرے کے گناہ پر نہیں پکڑا جاتا اس میں اس شخص کے قول کا ابطال ہے جو ولید بن مغیرہ کے عذاب کا ذمہ دار بنتا تھا اور اس کے گناہ اپنے ذمہ لینے کو کہتا تھا، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زمانۂ حضرت ابراہیم سے پہلے لوگ آدمی کو دوسرے کے گناہ پر بھی پکڑ لیتے تھے اگر کسی نے کسی کو قتل کیا ہوتا تو بجائے اس قاتل کے اس کے بیٹے یا بھائی یا بی بی یا غلام کو قتل کر دیتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچایا کہ کوئی کسی کے بارِ گناہ میں ماخوذ نہیں۔ ف۴۷ یعنی عمل۔ مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے، یہ مضمون بھی صحف ابراہیم و موسیٰ کا ہے علیہما السلام اور کہا گیا ہے کہ ان ہی امتوں کے لیے خاص تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم ہماری شریعت میں آیت "اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ" سے منسوخ ہوگیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ میری ماں کی وفات ہوگئی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں کیا نافع ہوگا فرمایا ہاں۔ **مسائل:** اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعات سے جو ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اور اس پر علماءِ امت کا اجماع ہے اور اسی لیے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات (مردوں) کو فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ میں طاعات و صدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں وسعتِ رزق یا تندرستی وغیرہ سے اس کا بدلہ دے دیا جائے گا تا کہ آخرت میں اس کا کچھ حصہ باقی نہ رہے اور ایک معنی آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پائے گا جو اس نے کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کے لیے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جس کے لیے کی گئی کیونکہ اس کا کرنے والا مثل نائب و وکیل کے اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔ ف۴۸ آخرت میں ف۴۹ آخرت میں اسی کی طرف رجوع ہے وہی اعمال کی جزا دے گا۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ

اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رولایا ف۵۰ اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جِلایا ف۵۱ اور یہ کہ اسی نے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ

دو جوڑے بنائے نر اور مادہ نطفہ سے جب ڈالا جائے ف۵۲ اور یہ کہ اسی کے

النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ

ذمہ ہے پچھلا اٹھانا ف۵۳ اور یہ کہ اسی نے غنٰی دی اور قناعت دی اور یہ کہ وہی ستارہ شِعریٰ

الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَ

کا رب ہے ف۵۴ اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو ہلاک فرمایا ف۵۵ اور ثمود کو ف۵۶ تو کوئی باقی نہ چھوڑا اور

قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ

ان سے پہلے نوح کی قوم کو ف۵۷ بےشک وہ ان سے بھی ظالم اور سرکش تھے ف۵۸ اور اُس نے اُلٹنے والی بستی

اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا

کو نیچے گرایا ف۵۹ تو اس پر چھایا جو کچھ چھایا ف۶۰ تو اے سننے والے اپنے رب کی کونسی نعمتوں میں شک کرے گا یہ ف۶۱

نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

ایک ڈر سنانے والے ہیں اگلے ڈرانے والوں کی طرح ف۶۲ پاس آئی پاس آنے والی ف۶۳ اللہ کے سوا اس کا کوئی

اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا

کھولنے والا نہیں ف۶۴ تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو ف۶۵ اور ہنستے ہو اور

ف۵۰ جسے چاہا خوش کیا جسے چاہا غمگین کیا۔ ف۵۱ یعنی دنیا میں موت دی اور آخرت میں زندگی عطا فرمائی یا یہ معنٰی کہ باپ دادا کو موت دی اور ان کی اولاد کو زندگی بخشی یا یہ مراد کہ کافروں کو موتِ کفر سے ہلاک کیا اور ایمانداروں کو ایمانی زندگی بخشی۔ ف۵۲ رحم میں ف۵۳ یعنی موت کے بعد زندہ فرمانا ف۵۴ جو کہ شدت گرما میں ''جوزا'' کے بعد طالع (طلوع) ہوتا ہے اہلِ جاہلیت اس کی عبادت کرتے تھے، اس آیت میں بتایا گیا کہ سب کا رب اللّٰہ ہی ہے اس ستارے کا رب بھی اللّٰہ ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو۔ ف۵۵ بادِ صَرصَر (تیز ہوا) سے۔ عاد دو ہیں ایک تو قوم ہود ان کو پہلی عاد کہتے ہیں اور ان کے بعد والوں کو دوسری عاد کہ وہ انہیں کے اَعقاب (بعد کی نسل) تھے۔ ف۵۶ جو صالح علیہ السلام کی قوم تھی۔ ف۵۷ غرق کرکے ہلاک کیا۔ ف۵۸ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں ہزار برس کے قریب تشریف فرما رہے مگر انہوں نے دعوت قبول نہ کی اور ان کی سرکشی کم نہ ہوئی۔ ف۵۹ مراد اس سے قوم لوط کی بستیاں ہیں جنہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بحکمِ الٰہی اٹھا کر اوندھا ڈال دیا اور زیروزبر کردیا۔ ف۶۰ یعنی نشان کئے ہوئے پتھر برسائے۔ ف۶۱ یعنی سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم۔ ف۶۲ جو اپنی قوموں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ ف۶۳ یعنی قیامت ف۶۴ یعنی وہی اس کو ظاہر فرمائے گا یا یہ معنٰی ہیں کہ اس کے احوال اور شدائد کو اللّٰہ تعالٰی کے سوائے کوئی نہیں دفع کرسکتا اور اللّٰہ تعالٰی دفع نہ فرمائے گا۔ ف۶۵ یعنی قرآن مجید سے منکر ہوتے ہو۔

تَبْكُوْنَ ۙ﴿۶۰﴾ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ۩ ﴿۶۲﴾

السجدة ۳ / ع ۱۳

روتے نہیں ف۶۶ اور تم کھیل میں پڑے ہو تو اللہ کے لیے سجدہ اور اس کی بندگی کرو ف۶۷

ایاتها ۵۵ | ۵۴ سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ ۳۷ | رکوعاتها ۳

سورۂ قمر مکیہ ہے، اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ

پاس آئی قیامت اور ف۲ شق ہوگیا چاند ف۳ اور اگر دیکھیں ف۴ کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ف۵ اور

يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَ كَذَّبُوْا وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ

کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور انہوں نے جھٹلایاف۶ اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۷ اور ہر کام قرار

مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۙ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ

پاچکا ہے ف۸ اور بے شک ان کے پاس وہ خبریں آئیں ف۹ جن میں کافی روک تھی ف۱۰ انتہا کو پہنچی ہوئی

بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۙ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ

وقف لازم

حکمت پھر کیا کام دیں ڈر سنانے والے تو تم اُن سے منہ پھیرلوف۱۱ جس دن بلانے والاف۱۲ ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف

ف۶۶ اس کے وعدہ وعید سن کر۔ ف۶۷ کہ اس کے سوائے کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۱ سورۂ قمر مکیہ ہے سوائے آیت "سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ" کے، اس میں تین ۳ رکوع، پچپن ۵۵ آیتیں اور تین سو بیالیس ۳۴۲ کلمے اور ایک ہزار چار سو تیئس ۱۴۲۳ حرف ہیں۔ ف۲ اس کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوئی کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے معجزہ سے ف۳ دو پارہ ہو کر۔ شق القمر جس کا اس آیت میں بیان ہے نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے معجزات باہرہ میں سے ہے اہلِ مکہ نے حضور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے چاند شق کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہوگئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہوگیا اور فرمایا کہ گواہ رہو قریش نے کہا محمد (مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) نے جادو سے ہماری نظر بندی کردی ہے اس پر انہیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے تو باہر کہیں بھی کسی کو چاند کے دو حصے نظر نہ آئے ہوں گے اب جو قافلے آنے والے ہیں ان کی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو اگر دوسرے مقامات سے بھی چاند شق ہونا دیکھا گیا ہے تو بیشک معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہوگئے تھے مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی اور وہ جاہلانہ طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے۔ صحاح کی احادیث کثیرہ میں اس معجزۂ عظیمہ کا بیان ہے اور خبر اس درجہ شہرت کو پہنچ گئی ہے کہ اس کا انکار کرنا عقل و انصاف سے دشمنی اور بے دینی ہے۔ ف۴ اہلِ مکہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی صدق و نبوّت پر دلالت کرنے والی ف۵ اس کی تصدیق اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے ف۶ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اور ان معجزات کو جو اپنی آنکھوں سے دیکھے ف۷ ان اباطیل (باطل خواہشوں) کے جو شیطان نے ان کے دل نشین کی تھیں کہ اگر نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے معجزات کی تصدیق کی تو ان کی سرداری تمام عالم میں مسلّم ہوجائے گی اور قریش کی کچھ بھی عزت و قدر باقی نہ رہے گی۔ ف۸ وہ اپنے وقت پر ہونے ہی والا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا دین غالب ہو کر رہے گا۔ ف۹ پچھلی امتوں کی جو اپنے رسولوں کی تکذیب کرنے کے سبب ہلاک کیے گئے۔ ف۱۰ کفر و تکذیب سے اور انتہا درجہ کی نصیحت۔ ف۱۱ کیونکہ وہ نصیحت و انذار سے پند پذیر ہونے والے نہیں (وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ ثُمَّ نُسِخَ) ف۱۲ یعنی حضرت اسرافیل

نُّكُرٍ ۙ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ

بلائے گا ف۱۳ نیچی آنکھیں کیے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹیڑی (ٹڈی) ہیں

مُّنْتَشِرٌ ۙ﴿۷﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

پھیلی ہوئی ف۱۴ بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے ف۱۵ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾

ان سے ف۱۶ پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندے ف۱۷ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اُسے جھڑکا ف۱۸

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے

مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ ۖ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ ج

بہتے پانی سے ف۱۹ اور زمین چشمے کرکے بہادی ف۲۰ تو دونوں پانی ف۲۱ مل گئے اس مقدار پر جو مقدر تھی ف۲۲

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۙ﴿۱۳﴾ تَجْرِیْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ

اور ہم نے نوح کو سوار کیا ف۲۳ تختوں اور کیلوں والی پر کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی ف۲۴ اس کے صلہ میں ف۲۵ جس کے ساتھ

كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ

کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے ف۲۶ نشانی چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۲۷ تو کیسا ہوا میرا عذاب

وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ

اور میری دھمکیاں اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا ف۲۸ عاد نے

علیہ السلام صخرۂ بیت المقدس (بیت المقدس کی چٹان) پر کھڑے ہوکر ف۱۳ جس کی مثل سختی کبھی نہ دیکھی ہوگی اور وہ ہولِ قیامت وحساب ہے۔ ف۱۴ ہر طرف خوف سے حیران، نہیں جانتے کہاں جائیں۔ ف۱۵ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف۔ ف۱۶ یعنی قریش سے ف۱۷ نوح علیہ السلام ف۱۸ اور دھمکایا کہ اگر تم اپنے پند ونصیحت اور وعظ ودعوت سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں قتل کردیں گے سنگسار کرڈالیں گے۔ ف۱۹ جو چالیس روز تک نہ تھما ف۲۰ یعنی زمین سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام زمین مثل چشموں کے ہوگئی۔ ف۲۱ آسمان سے برسنے والے اور زمین سے ابلنے والے ف۲۲ اور لوح محفوظ میں مکتوب تھی کہ طوفان اس حد تک پہنچے گا۔ ف۲۳ ایک کشتی ف۲۴ ہماری حفاظت میں۔ ف۲۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے۔ ف۲۶ یعنی اس واقعہ کو کہ کفار غرق کرکے ہلاک کردیئے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دی گئی اور بعض مفسرین کے نزدیک "تَرَكْنٰهَا" کی ضمیر کشتی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ قتادہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو سرزمین جزیرہ میں اور بعض کے نزدیک "جودی" پہاڑ پر مدتوں باقی رکھا یہاں تک کہ ہماری امت کے پہلے لوگوں نے اس کو دیکھا۔ ف۲۷ جو پند پذیر ہو اور عبرت حاصل کرے۔ ف۲۸ اس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم وتعلم اور اس کے ساتھ اشتغال رکھنے اور اس کو حفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اس کا حفظ سہل وآسان فرمادینے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اس کو یاد کرلیتے ہیں سوائے اس کے کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہوجاتی ہو۔

عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا

جھٹلایا ف۲۹ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر دلانے کے فرمان ف۳۰ بے شک ہم نے اُن پر ایک سخت آندھی بھیجی ف۳۱

فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾

ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لیے رہی ف۳۲ لوگوں کو یوں دے مارتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ (سوکھے تنے) ہیں

فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی

مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا

یاد کرنے والا ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ف۳۳ تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی کی

ع ۲ ۸

نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا

تابعداری کریں ف۳۴ جب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں ف۳۵ کیا ہم سب میں سے اس پر ف۳۶ ذکر اُتارا گیا ف۳۷

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾

بلکہ یہ سخت جھوٹا اترونا (شیخی باز) ہے ف۳۸ بہت جلد کل جان جائیں گے ف۳۹ کون تھا بڑا جھوٹا اترونا (شیخی باز)

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَ اصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَ نَبِّئْهُمْ اَنَّ

ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ کو ف۴۰ تو اے صالح تو راہ دیکھ ف۴۱ اور صبر کر ف۴۲ اور اُنھیں خبر دے دے کہ

الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى

پانی ان میں حصوں سے ہے ف۴۳ ہر حصہ پر وہ حاضر ہو جس کی باری ہے ف۴۴ تو انہوں نے اپنے ساتھی کو ف۴۵ پکارا تو اس نے ف۴۶ لے کر

ف۲۹ اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کو اس پر وہ مبتلائے عذاب کئے گئے۔ ف۳۰ جو نزولِ عذاب سے پہلے آ چکے تھے۔ ف۳۱ بہت تیز چلنے والی، نہایت ٹھنڈی، سخت سناٹے والی ف۳۲ حتیٰ کہ ان میں کوئی نہ بچا سب ہلاک ہو گئے اور وہ دن مہینہ کا پچھلا بدھ تھا۔ ف۳۳ اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت کا انکار کر کے اور ان پر ایمان نہ لا کر ف۳۴ یعنی ہم بہت سے ہو کر ایک آدمی کے تابع ہو جائیں ہم ایسا نہ کریں گے کیونکہ اگر ایسا کریں ف۳۵ یہ انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کا کلام لوٹایا آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ اگر تم نے میرا اتباع نہ کیا تو تم گمراہ و بے عقل ہو۔ ف۳۶ یعنی حضرت صالح علیہ السلام پر ف۳۷ وحی نازل کی گئی اور کوئی ہم میں اس قابل ہی نہ تھا۔ ف۳۸ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۳۹ جب عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ ف۴۰ یہ اس پر فرمایا گیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ پتھر سے ایک ناقہ (اونٹنی) نکال دیجئے آپ نے ان کے ایمان کی شرط کر کے یہ بات منظور کر لی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ناقہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور حضرت صالح علیہ السلام سے ارشاد کیا ف۴۱ کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے ف۴۲ ان کی ایذا پر ف۴۳ ایک دن اُن کا ایک دن ناقہ کا ف۴۴ جو دن ناقہ کا ہے اس دن ناقہ حاضر ہو اور جو دن قوم کا ہے اُس دن قوم پانی پر حاضر ہو۔ ف۴۵ یعنی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل کرنے کے لیے ف۴۶ تیز تلوار۔

فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً

اس کی کوچیں کاٹ دیں ف٤٧ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف٤٨ بےشک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ

وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

بھیجی ف٤٩ جبھی وہ ہوگئے جیسے گھیرا بنانے والے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی ف٥٠ اور بےشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے

مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

کوئی یاد کرنے والا لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا بیشک ہم نے ان پر ف٥١ پتھراؤ

حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ لا نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ

بھیجا ف٥٢ سوائے لوط کے گھر والوں کے ف٥٣ ہم نے اُنھیں پچھلے پہر ف٥٤ بچالیا اپنے پاس کی نعمت فرماکر ہم یونہی

نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے ف٥٥ اور بےشک اس نے ف٥٦ انھیں ہماری گرفت سے ف٥٧ ڈرایا تو انھوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا ف٥٨

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾

انھوں نے اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا ف٥٩ تو ہم نے انکی آنکھیں میٹ دیں (بالکل مٹادیں) ف٦٠ فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف٦١

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ ج فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَ

اور بیشک صبح تڑکے (صبح سویرے) ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا ف٦٢ تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور

لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ ع وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ

بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی یاد کرنے والا اور بیشک فرعون والوں کے پاس

ع ٢ ١٨ ٩

ف٤٧ اور اس کو قتل کرڈالا ف٤٨ جو نزولِ عذاب سے پہلے میری طرف سے آئے تھے اور اپنے موقع پر واقع ہوئے۔ ف٤٩ یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز ف٥٠ یعنی جس طرح چرواہے جنگل میں اپنی بکریوں کی حفاظت کے لیے گھاس کانٹوں کا احاطہ بنالیتے ہیں اس میں سے کچھ گھاس بچی رہ جاتی ہے اور وہ جانوروں کے پاؤں میں روند کر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے یہ حالت ان کی ہوگئی۔ ف٥١ اس تکذیب کی سزا میں ف٥٢ یعنی ان پر چھوٹے چھوٹے سنگریزے برسائے ف٥٣ یعنی حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیاں اس عذاب سے محفوظ رہیں۔ ف٥٤ یعنی صبح ہونے سے پہلے ف٥٥ اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اور شکر گزار وہ ہے جو اللّٰہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کرے۔ ف٥٦ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے ف٥٧ ہمارے عذاب سے ف٥٨ اور ان کی تصدیق نہ کی۔ ف٥٩ اور حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے مہمانوں کے درمیان دَخیل (مُخل) نہ ہوں انہیں ہمارے حوالے کردیں اور یہ انہوں نے نیت فاسد اور خبیث ارادہ سے کہا تھا اور مہمان فرشتے تھے انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ انہیں چھوڑ دیجئے گھر میں آنے دیجئے جبھی (جونہی) وہ گھر میں آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی۔ ف٦٠ فوراً وہ اندھے ہوگئے اور آنکھیں ایسی ناپید ہوگئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا، چہرے سپاٹ (برابر) ہوگئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں دروازے سے باہر کیا۔ ف٦١ جو تمہیں حضرت لوط علیہ السلام نے سنائے تھے۔ ف٦٢ جو عذاب آخرت تک باقی رہے گا۔

النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾

رسول آئے ف۶۳ انھوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں ف۶۴ تو ہم نے ان پر ف۶۵ گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

کیا ف۶۶ تمہارے کافر ان سے بہتر ہیں ف۶۷ یا کتابوں میں تمہاری چھٹی لکھی ہوئی ہے ف۶۸ یا یہ کہتے ہیں ف۶۹

نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ

کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے ف۷۰ اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت ف۷۱ اور پیٹھیں پھیر دیں گے ف۷۲ بلکہ

السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ

ان کا وعدہ قیامت پر ہے ف۷۳ اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی ف۷۴ بیشک مجرم

ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ

وقف لازم

گمراہ اور دیوانے ہیں ف۷۵ جس دن آگ میں اپنے مونھوں پر گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ

سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ

کی آنچ بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ف۷۶ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے

كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ

جیسے پلک مارنا ف۷۷ اور بیشک ہم نے تمہاری وضع کے ف۷۸ ہلاک کردیئے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۷۹ اور انھوں

شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ

نے جو کچھ کیا سب کتابوں میں ہے ف۸۰ اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے ف۸۱ بے شک

ف۶۳ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام تو فرعونی ان پر ایمان نہ لائے۔ ف۶۴ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں۔ ف۶۵ عذاب کے ساتھ۔ ف۶۶ اے اہلِ مکہ! ف۶۷ یعنی ان قوموں سے زیادہ قوی و توانا ہیں یا کفر و عناد میں کچھ ان سے کم ہیں۔ ف۶۸ کہ تمہارے کفر کی گرفت نہ ہوگی اور تم عذابِ الٰہی سے امن میں رہو گے۔ ف۶۹ کفارِ مکہ۔ ف۷۰ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے۔ ف۷۱ کفارِ مکہ کی۔ ف۷۲ اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہے گا۔ شانِ نزول: روزِ بدر جب ابوجہل نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر ایسا ہی ہوا کہ رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت (شکست) ہوئی۔ ف۷۳ یعنی اس عذاب کے بعد انہیں روزِ قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے ف۷۴ دنیا کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ اشد۔ ف۷۵ نہ سمجھتے ہیں نہ راہ یاب ہوتے ہیں۔ (تفسیر کبیر) ف۷۶ حسب اقتضائے حکمت۔ شانِ نزول: یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرتِ الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مسائل: احادیث میں انہیں اس امت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا وہ بدترین خلق ہیں۔ ف۷۷ جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہوجاتی ہے۔ ف۷۸ کفار پہلی اُمتوں کے ف۷۹ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں۔ ف۸۰ یعنی بندوں کے تمام افعال حافظِ اعمال فرشتوں کے نوشتوں میں ہیں۔ ف۸۱ لوحِ محفوظ میں۔

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ع

پرہیزگار باغوں اور نہر میں ہیں سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور و۸۲

آیاتھا ٧٨   ٥٥ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ ٩٧   رکوعاتھا ٣

سورۂ رحمٰن مکیہ ہے، اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا و۲ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کا بیان اُنھیں سکھایا و۳

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَ

سورج اور چاند حساب سے ہیں و۴ اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں و۵ اور

السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَ

آسمان کو اللہ نے بلند کیا و۶ اور ترازو رکھی و۷ کہ ترازو میں بے اعتدالی (ناانصافی) نہ کرو و۸ اور

اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا

انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی

لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ

مخلوق کے لیے و۹ اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں و۱۰ اور بھُس

و۸۲ یعنی اس کی بارگاہ کے مقرب ہیں۔ و۱ سورۂ رحمٰن مکیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع اور چھہتر ۷۶ یا اٹھتر ۷۸ آیتیں تین سو اکیاون ۳۵۱ کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیس ۱۶۳۶ حرف ہیں۔ و۲ شانِ نزول: جب آیت " اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ" نازل ہوئی کفار نے کہا رحمٰن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے الرحمٰن نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے جب کہا کہ محمد (مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سکھایا۔ (خازن) و۳ انسان سے اس آیت میں سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مراد ہیں اور بیان سے "مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ" کا بیان کیونکہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اولین وآخرین کی خبریں دیتے تھے۔ (خازن) و۴ کہ تقدیرِ معین کے ساتھ اپنے بروج ومنازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کے لیے منافع ہیں اوقات کے حساب، سالوں اور مہینوں کا شمار انہیں پر ہے۔ و۵ حکمِ الٰہی کے مطیع ہیں۔ و۶ اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا جائے صدور بنایا۔ و۷ جس سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور ان کی مقداریں معلوم ہوں تاکہ لین دین میں عدل قائم رکھا جائے۔ و۸ تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ و۹ جو اس میں رہتی بستی ہے تاکہ اس میں آرام کریں اور فائدے اٹھائیں۔ و۱۰ جن میں بہت برکت ہے۔

ذُو الْعَصْفِ وَ الرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ

کے ساتھ اناج ف۱۱ اور خوشبو کے پھول تو اے جن و انس تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ف۱۲ اس نے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ لا وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ

آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری ف۱۳ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے

نَّارٍ ﴿۱۵﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ

لوکے سے ف۱۴ تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں

الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

پچھم کا رب ف۱۵ تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے ف۱۶ کہ دیکھنے

يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ لا بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

میں معلوم ہوں ملے ہوئے ف۱۷ اور ہے ان میں روک ف۱۸ کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ف۱۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَ لَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ ج فَبِاَیِّ

جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ ف۲۰ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ ع كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ صلے وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے ف۲۱ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات

النصف ع ۱۵ ۱۱

ف۱۱ مثل گیہوں، جو وغیرہ کے ف۱۲ اس سورۂ شریفہ میں یہ آیت اکتیس ۳۱ بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت و ارشاد کا بہترین اسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اسے اپنے جرم اور ناسپاسی (ناشکری) کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اسے شرم آئے اور وہ ادائے شکر و طاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں۔ حدیث: سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے جب میں آیت "فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" پڑھتا وہ کہتے: اے رب ہمارے! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد (اَلتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِیْبٌ) ف۱۳ یعنی خشک مٹی سے جو بجانے سے بجے اور کوئی چیز کھنکھناتی آواز دے پھر اس مٹی کو تر کیا کہ وہ مثل گارے کے ہو گئی پھر اس کو گلایا کہ وہ مثل سیاہ کیچڑ کے ہو گئی۔ ف۱۴ یعنی خالص بے دھوئیں والے شعلہ سے ف۱۵ دونوں پورب اور دونوں پچھم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں۔ ف۱۶ شیریں اور شور ف۱۷ نہ ان کے درمیان ظاہر میں کوئی فاصل نہ حائل۔ ف۱۸ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ف۱۹ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا۔ ف۲۰ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان کو ترکیب دینے اور کشتی بنانے اور صناعی کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔ ف۲۱ ہر جاندار وغیرہ ہلاک ہونے والا ہے۔

ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ یَسْــٴَـلُهٗ مَنْ

عظمت اور بزرگی والا ف۲۲ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۲۳ اُسے ہر دن ایک کام ہے ف۲۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد فرماتے ہیں اے دونوں بھاری گروہ ف۲۵ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ

جھٹلاؤ گے اے جن و انسان کے گروہ اگر تم سے ہوسکے کہ

اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْاؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ ج

آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اُسی کی سلطنت ہے ف۲۶

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ﵙ وَّ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے تم پر ف۲۷ چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور

نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ

بے لپٹ کا کالا دھواں ف۲۸ تو پھر بدلہ نہ لے سکو گے ف۲۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان

ف۲۲ کہ وہ خلق کے فنا کے بعد انہیں زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور ایمانداروں پر لطف و کرم کرے گا۔ ف۲۳ فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اس کے فضل کے محتاج ہیں اور زبان حال وقال سے اس کے حضور سائل۔ ف۲۴ یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا (پیدا کرتا) ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت کسی کو غنی کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ شانِ نزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ سنیچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا ان کے قول کا بطلان ظاہر فرمایا گیا۔ منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کیے اس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اس کے ایک حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھ کر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اس کے معنی بادشاہ کو میں سمجھا دوں گا وزیر نے اس کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللّٰہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مُردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندے سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعتِ وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللّٰہ تعالیٰ کی ایک شان ہے۔ ف۲۵ جن وانس کے ف۲۶ تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے۔ ف۲۷ روز قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے۔ ف۲۸ حضرتِ مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا: لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سب اجزاء جلانے والے نہ ہوں گے کہ زمین کے اجزاء شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھوئیں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیاہ اور اندھیرا نہ ہوگا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھوئیں کی لپٹ بھیجی جائے گی جس کے سب اجزاء جلانے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کے وجہ کریم کی پناہ۔ ف۲۹ اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد

السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾

پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا ف۳۰ جیسے سرخ نری (سرخ رنگا ہوا چمڑا) تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تو اس دن ف۳۱ گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی اور جن سے ف۳۲ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ

جھٹلاؤ گے مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے ف۳۳ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے

الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ

جائیں گے ف۳۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ف۳۵ یہ ہے وہ جہنم جسے

یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَیِّ

مجرم جھٹلاتے ہیں پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں ف۳۶ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ف۳۷ اس کے لیے دو جنتیں ہیں ف۳۸ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے بہت سی ڈالوں والیاں ف۳۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے بہتے ہیں ف۴۰ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

وقف لازم

ع ۲ ۱۲

نہ کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اس کی خبر دے دینا یہ بھی اللّٰہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تا کہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔ ف۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ۔ (حضرت مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ) ف۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا۔ ف۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کریں گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پہچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہوگا جبکہ لوگ موقف میں جمع ہوں گے۔ ف۳۳ کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ ف۳۴ پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لا کر پیشانیوں سے ملا دیئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعضے پیشانیوں سے گھسیٹے جائیں گے بعضے پاؤں سے۔ ف۳۵ اور ان سے کہا جائے گا ف۳۶ کہ جب جہنم کی آگ سے جل بھن کر فریاد کریں گے تو انہیں جلتا کھولتا پانی پلایا جائے گا اور اس کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے اس انجام سے آگاہ فرما دینا اللّٰہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ ف۳۷ یعنی جسے اپنے رب کے حضور روز قیامت موقف میں حساب کے لیے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجا لائے ف۳۸ جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔ ف۳۹ اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے۔ ف۴۰ ایک آب شیریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل۔

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾

ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾

ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قناویز کا ف۴۱ اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو ف۴۲

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ف۴۳

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ

ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ

الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ

لعل اور مونگا ہیں ف۴۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ

الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ

کیا ہے مگر نیکی ف۴۵ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اور

دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِۙ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾

ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ف۴۶ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَيِّ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَيِّ

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے

ف۴۱ یعنی سنگین ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسا ہوگا سُبْحَانَ اللہ۔ ف۴۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہوگا کہ اللہ تعالٰی کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے۔ ف۴۳ جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت وجلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔ ف۴۴ صفائی اور خوش رنگی میں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ۔ ف۴۵ یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسانِ الٰہی ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جو "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا قائل ہوا اور شریعتِ محمدیہ پر عامل، اس کی جزا جنت ہے۔ ف۴۶ حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف واسباب سونے کے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت وزبرجد کی۔

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین وے۴۷ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انھیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَیِّ

جھٹلاؤ گے وے۴۸ تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

آیاتہا ٩٦ ﴿٥٦﴾ سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّیَّةٌ ﴿٤٦﴾ رکوعاتہا ٣

سورۂ واقعہ مکیہ ہے، اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وٓ۱

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾

جب ہولے گی وہ ہونے والی وٓ۲ اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی وٓ۳ کسی کو بلندی دینے والی وٓ۴

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً

جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر وٓ۵ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے چُورا ہوکر تو ہوجائیں گے جیسے روزن (سوراخ) کی دھوپ میں غبار کے

وے۴۷ کہ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ ان کی شرافت و کرامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی کی ایک جھلک پڑجائے تو آسمان و زمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہوجائے اور خوشبو سے بھرجائے اور ان کے خیمے موتی اور زبرجد کے ہوں گے۔ وے۴۸ اور ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے۔ وٓ۱ سورۂ واقعہ مکیہ ہے سوائے آیت "اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ" اور آیت " ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ " کے اس سورت میں تین ۳ رکوع اور چھیانوے یا ستانوے یا نناوے آیتیں اور تین سو اٹھتر ۳۷۸ کلمے اور ایک ہزار سات سو تین ۱۷۰۳ حرف ہیں۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ (خازن) وٓ۲ یعنی جب قیامت قائم ہو جو ضرور ہونے والی ہے۔ وٓ۳ جہنم میں گرا کر وٓ۴ دخول جنت کے ساتھ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اونچے تھے قیامت انہیں پست کرے گی اور جو دنیا میں پستی میں تھے ان کے مرتبے بلند کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہلِ معصیت کو پست کرے گی اور اہلِ طاعت کو بلند۔ وٓ۵ حتی کہ اس کی تمام عمارتیں گرجائیں گی۔

مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ

باریک ذرے پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہوجاؤ گے تو دہنی طرف والے ‌ف۶ کیسے دہنی

الْمَیْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ

طرف والے ‌ف۷ اور بائیں طرف والے ‌ف۸ کیسے بائیں طرف والے ‌ف۹ اور جو سبقت لے گئے ‌ف۱۰

السّٰبِقُوْنَ ۚۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓىٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ

وہ تو سبقت ہی لے گئے ‌ف۱۱ وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں اگلوں میں سے

الْاَوَّلِیْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾

ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے ‌ف۱۲ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے ‌ف۱۳

مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾

ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ‌ف۱۴ ان کے گرد لیے پھریں گے ‌ف۱۵ ہمیشہ رہنے والے لڑکے ‌ف۱۶

بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا

کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو

یُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا

نہ ہوش میں فرق آئے ‌ف۱۷ اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت

ف۶ یعنی جن کے نامۂ اعمال ان کے دہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ ف۷ یہ ان کی تعظیم شان کے لیے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنت میں داخل ہوں گے۔ ف۸ جن کے نامہائے اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ ف۹ یہ ان کی تحقیر شان کے لیے فرمایا کہ وہ شقی ہیں جہنّم میں داخل ہوں گے۔ ف۱۰ نیکیوں میں ف۱۱ دخول جنت میں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنے والے ہیں کہ آخرت میں جنت کی طرف سبقت کریں گے۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں ف۱۲ یعنی سابقین اگلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے اور اگلوں میں سے مراد یا تو پہلی امتیں ہیں زمانہ حضرت آدم سے ہمارے سرکار سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے عہد مبارک تک کی جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے لیکن یہ قول نہایت ضعیف ہے اگرچہ مفسرین نے اس کے وجوہ ضعف کے جواب میں بہت سی توجیہات بھی کی ہیں قول صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ اگلوں سے امت محمدیہ ہی کے پہلے لوگ مہاجرین و انصار میں سے جو سابقین اوّلین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے ان کے بعد والے احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حدیث مرفوع میں ہے کہ اولین و آخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے ہیں۔ (تفسیر کبیر، بحرالعلوم وغیرہ) ف۱۳ جن میں لعل، یاقوت، موتی وغیرہ جواہرات جڑے ہوں گے۔ ف۱۴ حسن عشرت کے ساتھ باشان و شکوہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسرور دل شاد ہوں گے ف۱۵ آداب خدمت کے ساتھ۔ ف۱۶ جو نہ مریں نہ بوڑھے ہوں نہ ان میں تغیر آئے یہ اللّٰہ تعالٰی نے اہل جنت کی خدمت کے لیے جنت میں پیدا فرمائے۔ ف۱۷ بخلاف شراب دنیا کے کہ اس کے پینے سے حواس مُختَل ہو جاتے ہیں (بگڑ جاتے ہیں)۔

يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ

جو چاہیں ف۱۸ اور بڑی آنکھ والیاں حوریں ف۱۹ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی ف۲۰ صلہ

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا

ان کے اعمال کا ف۲۱ اس میں نہ سُنیں گے کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ف۲۲ ہاں

قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ

یہ کہنا ہوگا سلام سلام ف۲۳ اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے ف۲۴ بے کانٹے

سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ

کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں ف۲۵ اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ

مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ

جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں ف۲۶ اور نہ روکے جائیں ف۲۷ اور

فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾

بلند بچھونوں میں ف۲۸ بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اُٹھان اُٹھایا تو انھیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ

ع ۱ ۳۸ ۱۴

اُنھیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں ف۲۹ دہنی طرف والوں کے لیے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں

مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ

میں سے ایک گروہ ف۳۰ اور بائیں طرف والے ف۳۱ کیسے بائیں طرف والے ف۳۲ جلتی

ف۱۸ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنھما نے فرمایا کہ اگر جنتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہوگی تو اس کے حسب مرضی پرند اڑتا ہوا سامنے آئے گا اور رکابی میں آکر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہے گا جنتی کھائے گا پھر وہ اڑ جائے گا۔ (خازن) ف۱۹ ان کے لیے ہوں گی ف۲۰ یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اس کی صفائی اپنی نہایت پر ہے اسی طرح وہ حوریں اچھوتی ہوں گی یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہار اُن کی گردنوں کے حسن و خوبی سے ہنسیں گے۔ ف۲۱ کہ دنیا میں انہوں نے فرمانبرداری کی۔ ف۲۲ یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئے گی۔ ف۲۳ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ملائکہ اہلِ جنت کو سلام کریں گے اللّٰہ ربّ العزت کی طرف سے ان کی طرف سلام آئے گا، یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اس کے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحابِ یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۴ ان کی عجیب شان ہے کہ اللّٰہ کے حضور میں معزز و مکرم ہیں۔ ف۲۵ جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک پھلوں سے بھرے ہوں گے۔ ف۲۶ جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود۔ ف۲۷ اہلِ جنت پھلوں کے لینے سے۔ ف۲۸ جو مرصع اونچے اونچے تختوں پر ہوں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچھونوں سے مراد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ عورتیں فضل و جمال میں بلند درجہ رکھتی ہوں گی۔ ف۲۹ جوان اور ان کے شوہر بھی جوان اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی۔ ف۳۰ یہ اصحابِ یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس امت کے پہلوں پچھلوں دونوں

سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾

ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں ف۳۳ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ

بے شک وہ اس سے پہلے ف۳۴ نعمتوں میں تھے اور اس بڑے گناہ کی ف۳۵ ہٹ (ضد)

الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَىِٕذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا

رکھتے تھے اور کہتے تھے کیا جب ہم مرجائیں اور ہڈیاں اور مٹی ہوجائیں تو کیا ضرور ہم

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ

اُٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی تم فرماؤ کہ بے شک سب اگلے اور

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ

پچھلے ضرور اکٹھے کیے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر ف۳۶ پھر بے شک تم

اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

اے گمراہو ف۳۷ جھٹلانے والو ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ

پھر اس سے پیٹ بھروگے پھر اس پر کھولتا پانی پیوگے پھر ایسا پیو گے

شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ

جیسے سخت پیاسے اُونٹ پئیں ف۳۸ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن ہم نے تمہیں پیدا کیا ف۳۹ تو تم کیوں

لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

نہیں سچ مانتے ف۴۰ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو ف۴۱ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم

گروہوں میں سے ہوں گے پہلے گروہ تو اصحابِ رسول اللہ ہیں (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) اور پچھلے ان کے بعد والے اس سے پہلے رکوع میں سابقین مقربین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور اس آیت میں اصحابِ یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے۔ ف۳۱ جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ ف۳۲ ان کا حال شقاوت میں عجیب ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ اس حال میں ہوں گے۔ ف۳۳ جو نہایت تاریک و سیاہ ہوگا۔ ف۳۴ دنیا کے اندر ف۳۵ یعنی شرک کی ف۳۶ وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۳۷ راہِ حق سے بہکنے والو اور حق کو ف۳۸ ان پر ایسی بھوک مسلط کی جائے گی کہ وہ مضطر ہو کر جہنّم کا جلتا تھوہڑ کھائیں گے پھر جب اس سے پیٹ بھر لیں گے تو ان پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مضطر ہو کر ایسا کھولتا پانی پئیں گے جو آنتیں کاٹ ڈالے گا۔ ف۳۹ نیست سے ہست کیا ف۴۰ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو۔ ف۴۱ عورتوں کے رحم میں۔

الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾

بنانے والے ہیں ف۴۲ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا ف۴۳ اور ہم اس سے ہارے نہیں

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ

کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کردیں جس کی تمہیں خبر نہیں ف۴۴ اور بیشک تم جان چکے ہو

النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾

پہلی اٹھان ف۴۵ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۴۶ تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۷ ہم چاہیں تو ف۴۸ اسے روندن (پامال) کردیں ف۴۹

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾

پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ف۵۰ کہ ہم پر چٹی (تاوان) پڑی ف۵۱ بلکہ ہم بےنصیب رہے

اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ

تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا

نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

ہم ہیں اتارنے والے ف۵۲ ہم چاہیں تو اسے کھاری کردیں ف۵۳ پھر کیوں نہیں شکر کرتے ف۵۴

اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ

تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ف۵۵ کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا ف۵۶ یا ہم ہیں

الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ

پیدا کرنے والے ہم نے اسے ف۵۷ جہنم کی یادگار بنایا ف۵۸ اور جنگل میں مسافروں کا فائدہ ف۵۹ تو اے محبوب تم پاکی بولو

ف۴۲ کہ نطفہ کو صورت انسانی دیتے ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مردوں کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا بعید۔ ف۴۳ حسبِ اقتضائے حکمت ومشیت اور عمریں مختلف رکھیں کوئی بچپن ہی میں مرجاتا ہے کوئی جوان ہوکر کوئی ادھیڑ عمر میں کوئی بڑھاپے تک پہنچتا ہے جو ہم مقدر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ ف۴۴ یعنی مسخ کرکے بندر سور وغیرہ کی صورت بنادیں یہ سب ہماری قدرت میں ہے۔ ف۴۵ کہ ہم نے تمہیں نیست سے ہست کیا۔ ف۴۶ کہ جو نیست کو ہست کرسکتا ہے وہ بالیقین مردے کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۴۷ اس میں شک نہیں کہ بالیں بنانا اور اس میں دانے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔ ف۴۸ جو تم بوتے ہو ف۴۹ خشک گھاس چورا چورا جو کسی کام کی نہ رہے۔ ف۵۰ متحیر اور نادم وغمگین ف۵۱ ہمارا مال بیکار ضائع ہوگیا ف۵۲ اپنی قدرتِ کاملہ سے ف۵۳ کہ کوئی پی نہ سکے۔ ف۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے احسان وکرم کا۔ ف۵۵ دو تر لکڑیوں سے جن کو زندو زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔ ف۵۶ مرخ وعفار (دو درخت) جن سے زندو زندہ (تر لکڑیاں) لی جاتی ہے۔ ف۵۷ یعنی آگ کو ف۵۸ کہ دیکھنے والا اس کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ ف۵۹ کہ اپنے

ع ٢ ٣٦ ١٥

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ

اپنے عظمت والے رب کے نام کی تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں ف٦٠ اور تم سمجھو

لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا

تو یہ بڑی قسم ہے بےشک یہ عزت والا قرآن ہے ف٦١ محفوظ نوشتہ میں ف٦٢ اسے نہ

يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا

چھوئیں مگر باوضو ف٦٣ اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا تو کیا

الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾

اس بات میں تم سستی کرتے ہو ف٦٤ اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو ف٦٥

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ

پھر کیوں نہ ہو کہ جب جان گلے تک پہنچے اور تم ف٦٦ اُس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم ف٦٧

اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ

اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں ف٦٨ تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں

مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ

بدلہ ملنا نہیں ف٦٩ کہ اُسے لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو ف٧٠ پھر وہ مرنے والا اگر

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ

مقربوں سے ہے ف٧١ تو راحت ہے اور پھول ف٧٢ اور چین کے باغ ف٧٣ اور اگر ف٧٤

سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ ف٦٠ کہ وہ مقام ہیں ظہور قدرت وجلال الٰہی کے۔ ف٦١ جو سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر نازل فرمایا گیا کیونکہ یہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے۔ ف٦٢ جس میں تبدیل وتحریف ممکن نہیں۔ ف٦٣ مسائل: جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں، بے وضو کو یاد پر (زبانی) قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں۔ ف٦٤ اور نہیں مانتے ف٦٥ حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا وہ بندہ بڑے ٹوٹے (خسارے) میں ہے جس کا حصہ کتاب اللہ کی تکذیب ہو۔ ف٦٦ اے اہل میت! ف٦٧ اپنے علم وقدرت کے ساتھ ف٦٨ تم بصیرت نہیں رکھتے تم نہیں جانتے۔ ف٦٩ مرنے کے بعد اٹھ کر۔ ف٧٠ کفار سے فرمایا گیا کہ اگر بخیال تمہارے مرنے کے بعد اٹھنا اور اعمال کا حساب کیا جانا اور جزا دینے والا معبود یہ کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح حلق میں پہنچتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو سمجھو کہ کام اللہ تعالٰی کے اختیار میں ہے اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد مخلوق کے طبقات کے احوال وقت موت اور ان کے درجات کا بیان فرمایا۔ ف٧١ سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو اس کے لیے ف٧٢ ابو العالیہ نے کہا کہ مقربین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔ ف٧٣ آخرت میں ف٧٤ مرنے والا۔

مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ

دہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام ہے دہنی طرف والوں سے ف۷۵ اور اگر ف۷۶

كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصْلِیَةُ

جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہو ف۷۷ تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ

جَحِیْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۹۶﴾

میں دھنسانا ف۷۸ یہ بے شک اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ف۷۹

ع ۳ ۲۲ ۱۲

ایاتها ۲۹ ﴿۵۷ سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّةٌ ۹۴﴾ رکوعاتها ۴

سورۂ حدید مدنیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اُسی کے لیے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے ف۳ اور مارتا ف۴ اور وہ سب کچھ

قَدِیْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ

کر سکتا ہے وہی اوّل ف۵ وہی آخر ف۶ وہی ظاہر ف۷ وہی باطن ف۸ اور وہی سب کچھ

ف۷۵ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لیے غمگین نہ ہوں وہ اللہ تعالٰی کے عذاب سے سلامت و محفوظ رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو۔ ف۷۶ مرنے والا۔ ف۷۷ یعنی اصحاب شمال میں سے۔ ف۷۸ جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال اور جو مضامین اس سورت میں بیان کئے گئے۔ ف۷۹ حدیث: جب یہ آیت نازل ہوئی "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ" تو سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی" نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو۔ (ابوداؤد) مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجود کی تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔ ف۱ سورۂ حدید مکیہ ہے یا مدنیہ اس میں چار۴ رکوع، انتیس۲۹ آیتیں، پانچ سو چوالیس۵۴۴ کلمے، دو ہزار چار سو چھہتر ۲۴۷۶ حرف ہیں۔ ف۲ جاندار ہو یا بے جان۔ ف۳ مخلوق کو پیدا کر کے یا یہ معنی ہیں کہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے ف۴ یعنی موت دیتا ہے زندوں کو ف۵ قدیم ہر شے سے قبل اوّل بے ابتداء کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا۔ ف۶ ہر شے کے ہلاک و فنا ہونے کے بعد رہنے والا سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا اس کے لیے انتہا نہیں۔ ف۷ دلائل و براہین سے یا یہ معنی کہ غالب ہر شے پر۔ ف۸ حواس اس کے ادراک سے عاجز یا یہ معنی کہ ہر شے کا جاننے والا۔

عَلِيْمٌ ۝۳ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

جانتا ہے وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے ف۹ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے ف۱۰ اور جو اس سے باہر نکلتا ہے ف۱۱ اور

مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ

جو آسمان سے اترتا ہے ف۱۲ اور جو اس میں چڑھتا ف۱۳ اور وہ تمہارے ساتھ ہے ف۱۴ تم کہیں ہو اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى

اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۱۵ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے ف۱۶ اور دن کو رات کے حصے

الَّيْلِ ؕ وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ

میں لاتا ہے ف۱۷ اور وہ دلوں کی جانتا ہے ف۱۸ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور

اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

اس کی راہ (میں) کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا ف۱۹ تو جو تم میں ایمان لائے اور

اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَ الرَّسُوْلُ

اس کی راہ میں خرچ کیا اُن کے لیے بڑا ثواب ہے اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول

يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸

تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ ف۲۰ اور بے شک وہ ف۲۱ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے ف۲۲ اگر تمہیں یقین ہو

ف۹ ایام دنیا سے کہ پہلا ان کا یک شنبہ (اتوار) اور پچھلا جمعہ ہے۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ وہ اگر چاہتا تو طرفۃ العین (پلک جھپکنے) میں پیدا کر دیتا لیکن اس کی حکمت اسی کو مقتضی ہوئی کہ چھ کو اصل بنائے اور ان پر مدار رکھے۔ ف۱۰ خواہ وہ دانہ ہو یا قطرہ یا خزانہ ہو یا مُردہ ف۱۱ خواہ وہ نبات ہو یا دھات یا اور کوئی چیز ف۱۲ رحمت وعذاب اور فرشتے اور بارش ف۱۳ اعمال اور دعائیں۔ ف۱۴ اپنے علم وقدرت کے ساتھ عموماً اور فضل ورحمت کے ساتھ خصوصاً ف۱۵ تو تمہیں تمہارے حسب اعمال جزا دے گا۔ ف۱۶ اس طرح کہ رات کو گھٹاتا ہے اور دن کی مقدار بڑھاتا ہے ف۱۷ دن گھٹا کر اور رات کی مقدار بڑھا کر ف۱۸ دل کے عقیدے اور قلبی اسرار سب کو جانتا ہے۔ ف۱۹ جو تم سے پہلے تھے اور تمہارا جانشین کرے گا تمہارے بعد والوں کو معنی یہ ہیں کہ جو مال تمہارے قبضہ میں ہیں سب اللہ تعالٰی کے ہیں اس نے تمہیں نفع اٹھانے کے لیے دے دیئے ہیں تم حقیقۃً ان کے مالک نہیں ہو بمنزلہ نائب ووکیل کے ہو انہیں راہِ خدا میں خرچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالک کے حکم سے خرچ کرنے میں کوئی تأمل نہیں ہوتا تو تمہیں بھی کوئی تأمل وتردد نہ ہو۔ ف۲۰ اور براہینیں اور حجتیں پیش کرتے ہیں اور کتاب الٰہی

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

وہی ہے کہ اپنے بندہ پر ف۲۳ روشن آیتیں اُتارتا ہے کہ تمہیں ف۲۴ اندھیریوں سے اُجالے کی طرف

النُّوْرِؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹﴾ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ

لے جائے ف۲۵ اور بےشک اللّٰہ تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمہیں کیا ہے کہ اللّٰہ کی راہ میں

سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ

خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللّٰہ ہی ہے ف۲۶ تم میں برابر نہیں

مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ

وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا ف۲۷ وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں

الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے ف۲۸ اللّٰہ جنت کا وعدہ فرما چکا ف۲۹ اور اللّٰہ کو

تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠ ﴿۱۰﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ

ع ۱۰ / ۱۷

تمہارے کاموں کی خبر ہے کون ہے جو اللّٰہ کو قرض دے اچھا قرض ف۳۰ تو وہ اس کے لیے

لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾ یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى

دونے کرے اور اس کو عزت کا ثواب ہے جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ف۳۱ دیکھو گے کہ اُن کا نور ف۳۲

نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ

ان کے آگے اور ان کے دہنے دوڑتا ہے ف۳۳ ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے

سناتے ہیں تو اب تمہیں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ ف۲۱ یعنی اللّٰہ تعالٰی ف۲۲ جب اس نے تمہیں پشتِ آدم علیہ السلام سے نکالا تھا کہ اللّٰہ تعالٰی تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف۲۳ سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم پر ف۲۴ کفر و شرک کی ف۲۵ یعنی نورِ ایمان کی طرف۔ ف۲۶ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی مِلک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ۔ ف۲۷ جبکہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنھوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین ہیں ان کے حق میں نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی ان کے ایک مُد کے برابر نہ ہو نہ نصف مُد کے۔ مُد ایک پیمانہ ہے جس سے جَو ناپے جاتے ہیں۔ شانِ نزول: کلبی نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ پہلے وہ شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص ہیں جس نے راہِ خدا میں مال خرچ کیا اور رسولِ کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی حمایت کی۔ ف۲۸ یعنی پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی ف۲۹ البتہ درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ اعلٰی ہے۔ ف۳۰ یعنی خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے قرض فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ ف۳۱ پل صراط پر ف۳۲ یعنی ان کے ایمان و طاعت کا نور ف۳۳ اور جنت کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۲)ۚ یَوْمَ یَقُوْلُ

نہریں بہیں تم اُن میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے جس دن منافق

الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْۚ

مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں

قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًاؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ

کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو ف۳۴ وہاں نور ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی ان کے ف۳۵ درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی ف۳۶ جس میں ایک

بَابٌؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ(۱۳)ؕ

دروازہ ہے ف۳۷ اس کے اندر کی طرف رحمت ف۳۸ اور اس کے باہر کی طرف عذاب منافق ف۳۹

یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ

مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۴۰ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں ف۴۱ اور

تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ

مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے ف۴۲ اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا ف۴۳ یہاں تک کہ اللّٰہ کا حکم آگیا ف۴۴ اور تمہیں اللّٰہ کے حکم پر

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ(۱۴) فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِیْنَ

اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا ف۴۵ تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے ف۴۶ اور نہ کھلے

كَفَرُوْاؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ(۱۵) اَلَمْ یَاْنِ

کافروں سے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی بُرا انجام کیا ایمان والوں کو

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّۙ

ابھی وہ وقت نہ آیا کہ اُن کے دل جھک جائیں اللّٰہ کی یاد اور اس حق کے لیے جو اترا ف۴۷

ف۳۴ جہاں سے آئے تھے یعنی موقف کی طرف جہاں ہمیں نور دیا گیا وہاں نور طلب کرو یا یہ معنی ہیں کہ تم ہمارا نور نہیں پا سکتے نور کی طلب کے لیے پیچھے لوٹ جاؤ پھر وہ نور کی تلاش میں واپس ہوں گے اور کچھ نہ پائیں گے تو دوبارہ مومنین کی طرف پھریں گے۔ ف۳۵ یعنی مومنین اور منافقین کے ف۳۶ بعض مفسرین نے کہا کہ وہی اعراف ہے۔ ف۳۷ اس سے جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔ ف۳۸ یعنی اس دیوار کے اندرونی جانب جنت ف۳۹ اس دیوار کے پیچھے سے ف۴۰ دنیا میں نمازیں پڑھتے روزہ رکھتے ف۴۱ نفاق و کفر اختیار کر کے ف۴۲ دین اسلام میں ف۴۳ اور تم باطل امیدوں میں رہے کہ مسلمانوں پر حوادث آئیں گے وہ تباہ ہو جائیں گے ف۴۴ یعنی موت ف۴۵ یعنی شیطان نے دھوکا دیا کہ اللّٰہ تعالٰی بڑا حلیم ہے تم پر عذاب نہ کرے گا اور نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ حساب تم اس کے اس فریب میں آگئے۔ ف۴۶ جس کو دے کر تم اپنی جان عذاب سے چھڑا سکو بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ آج نہ تم سے ایمان قبول کیا جائے نہ توبہ۔ ف۴۷ **شانِ نزول:** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس

وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ

اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی ف۴۸ پھر ان پر مدت دراز ہوئی ف۴۹

فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ

تو ان کے دل سخت ہوگئے ف۵۰ اور ان میں بہت فاسق ہیں ف۵۱ جان لو کہ اللہ زمین کو زندہ

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ

کرتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۵۲ بےشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں کہ تمہیں سمجھ ہو بےشک

الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ

صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنھوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ف۵۳ ان کے دُونے ہیں

وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ

اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے ف۵۴ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖۗ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَ

کامل سچے اور اوروں پر ف۵۵ گواہ اپنے رب کے یہاں ان کے لیے ان کا ثواب ف۵۶ اور اُن کا نور ہے ف۵۷ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ ع اِعْلَمُوْۤا

ع ۲ ۹ ۱۸

جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں جان لو

اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي

کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۵۸ اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد

الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ

میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ف۵۹ اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا ف۶۰

میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا: تم ہنستے ہوابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا اور اترنے والے حق سے مراد قرآن مجید ہے۔ ف۴۸ یعنی یہود و نصاریٰ کے طریقے اختیار نہ کریں۔ ف۴۹ یعنی وہ زمانہ جوان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان تھا ف۵۰ اور یادِ الٰہی کے لیے نرم نہ ہوئے دنیا کی طرف مائل ہوگئے اور مواعظ سے انہوں نے اعراض کیا ف۵۱ دین سے خارج ہونے والے۔ ف۵۲ مینہ برسا کر سبزہ اُگا کر بعد اس کے کہ خشک ہوگئی تھی ایسے ہی دلوں کو سخت ہوجانے کے بعد نرم کرتا ہے اور انہیں علم و حکمت سے زندگی عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکر الٰہی سے دل زندہ ہوتے ہیں۔ ف۵۳ یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہِ خدا میں خرچ کیا ف۵۴ اور وہ جنت ہے۔ ف۵۵ گزری ہوئی امتوں میں سے ف۵۶ جس کا وعدہ کیا گیا ف۵۷ جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا۔ ف۵۸ جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ ف۵۹ اور ان چیزوں

فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًاؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌۙ وَّ

کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہوگیا ف۶۱ اور آخرت میں سخت عذاب ہے ف۶۲ اور

مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(۲۰)

اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا ف۶۳ اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال ف۶۴

سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ

بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ف۶۵ جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور

الْاَرْضِۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

زمین کا پھیلاؤ ف۶۶ تیار ہوئی ہے ان کے لیے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے

یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ(۲۱) مَاۤ اَصَابَ مِنْ

جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے نہیں پہنچتی کوئی

مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

مصیبت زمین میں ف۶۷ اور نہ تمہاری جانوں میں ف۶۸ مگر وہ ایک کتاب میں ہے ف۶۹ قبل اس کے کہ

نَّبْرَاَهَاؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌۚۖ(۲۲) لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا

ہم اُسے پیدا کریں ف۷۰ بے شک یہ ف۷۱ اللہ کو آسان ہے اس لیے کہ غم نہ کھاؤ اس ف۷۲ پر جو ہاتھ سے جائے اور

تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۙﹰ(۲۳) الَّذِیْنَ

خوش نہ ہو ف۷۳ اس پر جو تم کو دیا ف۷۴ اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا (متکبر) بڑائی مارنے والا وہ جو

میں مشغول رہنا اور ان سے دل لگانا دنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں کہ طاعت پر معین ہوں اور وہ اُمورِ آخرت سے ہیں اب اس زندگانی دنیا کی ایک مثال ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۶۰ اس کی سبزی جاتی رہی پیلا پڑ گیا، کسی آفت سماوی یا ارضی سے۔ ف۶۱ ریزہ ریزہ یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے جس پر طالب دنیا بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے وہ نہایت جلد گزر جاتی ہے۔ ف۶۲ اس کے لیے جو دنیا کا طالب ہو اور زندگی لہو ولعب میں گزارے اور وہ آخرت کی پرواہ نہ کرے ایسا حال کافر کا ہوتا ہے۔ ف۶۳ جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی۔ ف۶۴ یہ اس کے لیے ہے جو دنیا ہی کا ہو جائے اور اس پر بھروسہ کرلے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص دنیا میں آخرت کا طالب ہو اور اسبابِ دنیوی سے بھی آخرت ہی کے لیے علاقہ رکھے تو اس کے لیے دنیا کی کامیابی آخرت کا ذریعہ ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مریدین! دنیا طلب نہ کرو اور اگر طلب کرو تو اس سے محبت نہ کرو توشہ یہاں سے لو آرامگاہ اور ہے۔ ف۶۵ رضائے الٰہی کے طالب بنو، اس کی طاعت اختیار کرو اور اس کی فرمانبرداری بجالا کر جنت کی طرف بڑھو ف۶۶ یعنی جنت کا عرض ایسا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق بنا کر باہم ملا دیئے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنا جنت کا عرض پھر طول کی کیا انتہا۔ ف۶۷ قحط کی، امساکِ باراں (بارش رکنے) کی، عدمِ پیداوار کی، پھلوں کی کمی کی، کھیتیوں کے تباہ ہونے کی ف۶۸ امراض کی اور اولاد کے غموں کی ف۶۹ لوحِ محفوظ میں۔ ف۷۰ یعنی زمین کو یا جانوں کو یا مصیبت کو۔ ف۷۱ یعنی ان امور کا باوجود کثرت کے لوح میں ثبت فرمانا۔ ف۷۲ متاعِ دنیا ف۷۳ یعنی نہ اتراؤ ف۷۴ دنیا کا مال ومتاع اور یہ سمجھ لو کہ جو اللہ تعالٰی نے

يَّبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ

آپ بخل کریں وف۷۵ اور اوروں سے بخل کو کہیں وف۷۶ اور جو منہ پھیرے وف۷۷ تو بےشک اللّٰہ ہی بے نیاز ہے

الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ

سب خوبیوں سراہا بےشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب وف۷۸ اور

الْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ

عدل کی ترازو اُتاری وف۷۹ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں وف۸۰ اور ہم نے لوہا اُتارا وف۸۱ اس میں سخت

شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

آنچ وف۸۲ اور لوگوں کے فائدے وف۸۳ اور اس لیے کہ اللّٰہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی وف۸۴ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا فِيْ

بےشک اللّٰہ قوت والا غالب ہے وف۸۵ اور بےشک ہم نے ابراہیم اور نوح کو بھیجا اور اُن کی

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی وف۸۶ تو ان میں وف۸۷ کوئی راہ پر آیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں

مقدر فرمایا ہے ضرور ہونا ہے نہ غم کرنے سے کوئی ضائع شدہ چیز واپس مل سکتی ہے نہ فنا ہونے والی چیز اترانے کے لائق ہے تو چاہئے کہ خوشی کی جگہ شکر اور غم کی جگہ صبر اختیار کرو غم سے مراد یہاں انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر اور رضا بقضائے الٰہی اور امید ثواب باقی نہ رہے اور خوشی سے وہ اترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے اور وہ غم و رنج جس میں بندہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے فرزند آدم! کسی چیز کے فقدان پر کیوں غم کرتا ہے یہ اس کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں اتراتا ہے موت اس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی۔ وف۷۵ اور راہ خدا اور امور خیر میں خرچ نہ کریں اور حقوق مالیہ کی ادا سے قاصر رہیں۔ وف۷۶ اس کی تفسیر میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ یہود کے حال کا بیان ہے اور بخل سے مراد ان کا سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ان اوصاف کو چھپانا ہے جو کتب سابقہ میں مذکور تھے۔ وف۷۷ ایمان سے یا مال خرچ کرنے سے یا خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے وف۷۸ احکام و شرائع کی بیان کرنے والی وف۷۹ ترازو سے مراد عدل ہے معنی یہ ہیں کہ ہم نے عدل کا حکم دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ترازو سے وزن کا آلہ ہی مراد ہے۔ مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ترازو لائے اور فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ اس سے وزن کریں وف۸۰ اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ وف۸۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لیے معادن سے نکالا اور انہیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے: اللّٰہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں لوہا، آگ، پانی، نمک۔ وف۸۲ اور نہایت قوت کہ اس سے اسلحہ اور آلات جنگ بنائے جاتے ہیں وف۸۳ کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا کہ لوگ حق و عدل کا معاملہ کریں۔ وف۸۴ یعنی اس کے دین کی وف۸۵ اس کو کسی کی مدد درکار نہیں دین کی مدد کرنے کا جو حکم دیا گیا یہ انہی لوگوں کے نفع کے لیے ہے۔ وف۸۶ یعنی توریت و انجیل و زبور اور قرآن وف۸۷ یعنی ان کی ذریت میں جن میں نبی اور کتابیں بھیجیں۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ

پھر ہم نے ان کے پیچھے وف۸۸ اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور اُن کے پیچھے عیسٰی بن مریم کو بھیجا اور اسے

الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ

انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی وف۸۹ اور

رَهْبَانِيَّةَ ِۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

راہب بننا وف۹۰ تو یہ بات انھوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انھوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ

پھر اُسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا وف۹۱ تو ان کے ایمان والوں کو وف۹۲ ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا

ان میں بہتیرے وف۹۳ فاسق ہیں اے ایمان والو وف۹۴ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول وف۹۵

بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ

پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا وف۹۶ اور تمہارے لیے نور کردے گا وف۹۷ جس میں چلو

وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ۙ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا

اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ اس لیے کہ کتاب والے کافر جان جائیں کہ

وف۸۸ یعنی حضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام کے بعد تا زمانۂ حضرت عیسٰی علیہ السلام یکے بعد دیگرے۔ وف۸۹ کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھتے۔ وف۹۰ پہاڑوں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہلِ دنیا سے مُخالطت (میل جول) ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھالینا، تارک ہو جانا، نکاح نہ کرنا، نہایت موٹے کپڑے پہننا، ادنٰی غذا نہایت کم مقدار میں کھانا وف۹۱ بلکہ اس کو ضائع کردیا اور تثلیث و الحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دین سے کفر کر کے اپنے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دینِ مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانہ پاک حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہئے ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلاف سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنت اٹھ جائے۔ اس سے ہزار ہا مسائل کا فیصلہ ہو جاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امورِ خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔ وف۹۲ جو دین پر قائم رہے تھے۔ وف۹۳ جنہوں نے رہبانیت کو ترک کیا اور دینِ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے منحرف ہوگئے۔ وف۹۴ حضرت موسٰی و حضرت عیسٰی پر علیہما السلام۔ یہ خطاب اہلِ کتاب کو ہے ان سے فرمایا جاتا ہے وف۹۵ سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم وف۹۶ یعنی تمہیں دونا (دوگنا) اجر دے گا کیونکہ تم پہلی کتاب اور پہلے نبی پر بھی ایمان لائے اور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اور قرآنِ پاک پر بھی۔ وف۹۷ (پل) صراط پر۔

يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ مِّنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ

اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں وف۹۸ اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے

مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۲۹﴾ ع

جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

وف۹۸ وہ اس میں سے کچھ نہیں پا سکتے نہ دونا اجر نہ نور نہ مغفرت کیونکہ وہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر ایمان نہ لائے تو ان کا پہلے انبیاء پر ایمان لانا بھی مفید نہ ہوگا۔ **شانِ نزول:** جب اوپر کی آیت نازل ہوئی اور اس میں مومنین اہل کتاب کو سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے اوپر ایمان لانے پر دونے اجر کا وعدہ دیا گیا تو کفار اہلِ کتاب نے کہا کہ اگر ہم حضور پر ایمان لائیں تو دونا اجر ملے اور اگر نہ لائیں تو ایک اجر جب بھی رہے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس خیال کا ابطال کردیا گیا۔

ایاتها ٢٢ — ٥٨ سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ ١٠٥ — رکوعاتها ٣

سورۂ مجادلہ مدنیہ ہے، اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَ

بے شک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے ف۲ اور اللہ سے شکایت کرتی ہے اور

اللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ

اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو

مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ

اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں ف۳ وہ ان کی مائیں نہیں ف۴ ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں ف۵

وَ اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں ف۶ اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا

ف۱ سورۂ مجادلہ مدنیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع، بائیس ۲۲ آیتیں، چار سوتہتر ۴۷۳ کلمے، ایک ہزار سات سو بانوے ۱۷۹۲ حرف ہیں۔ ف۲ وہ خولہ بنت ثعلبہ تھیں اوس بن ثابت کی بی بی۔ شانِ نزول: کسی بات پر اوس نے ان سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یہ کہنے کے بعد اوس کو ندامت ہوئی یہ کلمہ زمانۂ جاہلیت میں طلاق تھا اوس نے کہا میرے خیال میں تو مجھ پر حرام ہوگئی خولہ نے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعات عرض کئے اور عرض کیا کہ میرا مال ختم ہو چکا ماں باپ گزر گئے عمر زیادہ ہوگئی بچے چھوٹے چھوٹے ہیں ان کے باپ کے پاس چھوڑوں تو ہلاک ہو جائیں اپنے ساتھ رکھوں تو بھوکے مر جائیں کیا صورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہ ہو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے باب میں میرے پاس کوئی حکم نہیں یعنی ابھی تک ظہار کے متعلق کوئی حکمِ جدید نازل نہیں ہوا دستورِ قدیم یہی ہے کہ ظہار سے عورت حرام ہو جاتی ہے عورت نے عرض کیا یا رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اوس نے طلاق کا لفظ نہ کہا وہ میرے بچوں کا باپ ہے اور مجھے بہت ہی پیارا ہے اسی طرح وہ بار بار عرض کرتی رہی اور جواب حسبِ خواہش نہ پایا تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگی یا اللّٰہ تعالٰی میں تجھ سے اپنی محتاجی و بیکسی اور پریشان حالی کی شکایت کرتی ہوں اپنے نبی پر میرے حق میں ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مصیبت رفع ہو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے فرمایا خاموش ہو دیکھ چہرۂ مبارک رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر آثارِ وحی ظاہر ہیں جب وحی پوری ہوگئی تو فرمایا اپنے شوہر کو بلا اوس حاضر ہوئے تو حضور نے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ ف۳ یعنی ظہار کرتے ہیں۔ ظہار اس کو کہتے ہیں کہ اپنی بی بی کو محرماتِ نسبی یا رضاعی کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دی جائے جس کو دیکھنا حرام ہے مثلاً بی بی سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یا بی بی کے ایسے عضو کو جس سے وہ تعبیر کی جاتی ہو یا اس کے جزو شائع کو محرمات کے ایسے عضو سے تشبیہ دے جس کا دیکھنا حرام ہے مثلاً یہ کہے کہ تیرا سر یا تیرا نصف بدن میری ماں کی پیٹھ یا اس کے پیٹ یا اس کی ران یا میری بہن یا پھوپھی یا دودھ پلانے والی کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو ایسا کہنا ظہار کہلاتا ہے۔ ف۴ یہ کہنے سے وہ مائیں نہیں ہوگئیں۔ ف۵ مسئلہ: اور دودھ پلانے والیاں بسبب دودھ پلانے کے ماؤں کے حکم میں ہیں اور نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات بسبب کمالِ حرمت مائیں بلکہ ماؤں سے اعلٰی ہیں۔ ف۶ جو بی بی کو ماں کہتے ہیں اس کو کسی طرح ماں کے ساتھ تشبیہ دینا ٹھیک نہیں۔

غَفُوْرٌ ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا

اور بخشنے والا ہے اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں ف۷ پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے ف۸

فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

تو ان پر لازم ہے ف۹ ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا ف۱۰ قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۱ یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۳﴾ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ

کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو ف۱۲ لگاتار دو مہینے کے روزے ف۱۳ قبل

قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ ذٰلِكَ

اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۴ پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں ف۱۵ تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا ف۱۶ یہ

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ

اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ف۱۷ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ف۱۸ اور کافروں کے لیے دردناک

اَلِیْمٌ ﴿۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ

عذاب ہے بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کیے گئے جیسے

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ

ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی ف۱۹ اور بے شک ہم نے روشن آیتیں اُتاریں ف۲۰ اور کافروں کے لیے خواری کا

ف۷ یعنی اُن سے ظِہار کریں مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ باندی سے ظِہار نہیں ہوتا اگر اس کو محرمات سے تشبیہ دے تو مظاہر (ظِہار کرنے والا) نہ ہوگا۔ ف۸ یعنی اس ظِہار کو توڑ دینا اور حرمت کو اٹھا دینا۔ ف۹ کفارۂ ظِہار کا لہٰذا ان پر ضروری ہے ف۱۰ خواہ وہ مومن ہو یا کافر صغیر ہو یا کبیر مرد ہو یا عورت البتہ مُدَبَّر اور اُمّ ولد اور ایسا مکاتب جائز نہیں جس نے بدلِ کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو۔ ف۱۱ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے وطی اور اس کے دواعی (اسباب) حرام ہیں۔ ف۱۲ اس کا کفارہ ف۱۳ متصل اس طرح کہ نہ ان دو مہینوں کے درمیان رمضان آئے نہ ان پانچ دنوں میں سے کوئی دن آئے جن کا روزہ ممنوع ہے اور نہ کسی عذر سے یا بغیر عذر کے درمیان سے کوئی روزہ چھوڑا جائے اگر ایسا ہوا تو از سرِ نو روزے رکھنے پڑیں گے۔ ف۱۴ مسائل: یعنی روزوں سے جو کفارہ دیا جائے اس کا بھی جماع اور دواعی جماع سے مقدم ہونا ضروری ہے اور جب تک وہ روزے پورے ہوں خاوند بیوی میں سے کوئی کسی کو ہاتھ نہ لگائے۔ ف۱۵ یعنی اسے روزے رکھنے کی قوت ہی نہ ہو بڑھاپے یا مرض وغیرہ کے باعث یا روزے تو رکھ سکتا ہو مگر متواتر و متصل نہ رکھ سکتا ہو ف۱۶ یعنی ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا اور یہ اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جَو دے اور اگر مسکینوں کو اس کی قیمت دی یا صبح و شام دونوں وقت انہیں پیٹ بھر کر کھلا دیا جب بھی جائز ہے۔ مسئلہ: اس کفارہ میں یہ شرط نہیں کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل ہو حتیٰ کہ اگر کھانا کھلانے کے درمیان میں شوہر اور بی بی میں قربت واقع ہوئی تو نیا کفارہ لازم نہ ہوگا۔ ف۱۷ اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور جاہلیت کے طریقے چھوڑو۔ ف۱۸ ان کو توڑنا اور ان سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔ ف۱۹ رسولوں کی مخالفت کرنے کے سبب۔ ف۲۰ رسولوں کے صدق پر دلالت کرنے والی۔

مُّهِيْنٌ ۟ۚ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰهُ

عذاب ہے جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا ف۲۱ پھر انہیں اُن کے کوتک (کرتوت) جتادے گا ف۲۲ اللہ نے انہیں گن

اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۟ۧ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

رکھا ہے اور وہ بھول گئے ف۲۳ اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲۴ جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو ف۲۵ تو چوتھا

رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ

وہ موجود ہے ف۲۶ اور پانچ کی ف۲۷ تو چھٹا وہ ف۲۸ اور نہ اس سے کم ف۲۹ اور نہ اس سے زیادہ کی

اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ

مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے ف۳۰ جہاں کہیں ہوں پھر انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا بے شک

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۟ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ

اللہ سب کچھ جانتا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں بُری مشورت (مشاورت) سے منع فرمایا گیا تھا پھر

يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

وہی کرتے ہیں ف۳۱ جس کی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے ف۳۲ اور رسول کی نافرمانی کے

الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ

مشورے کرتے ہیں ف۳۳ اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا (سلام) کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے ف۳۴

ع ۱

ف۲۱ کسی ایک کو باقی نہ چھوڑے گا۔ ف۲۲ رسوا اور شرمندہ کرنے کے لیے۔ ف۲۳ اپنے اعمال جو دنیا میں کرتے تھے۔ ف۲۴ اس سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ ف۲۵ اور اپنے راز آپس میں گوش در گوش کہیں اور اپنی مشاورت پر کسی کو مطلع نہ کریں ف۲۶ یعنی اللہ تعالٰی انہیں مشاہدہ کرتا ہے ان کے رازوں کو جانتا ہے۔ ف۲۷ سرگوشی ہو ف۲۸ یعنی اللہ تعالٰی ف۲۹ یعنی پانچ اور تین سے ف۳۰ اپنے علم وقدرت سے ف۳۱ **شانِ نزول:** یہ آیت یہود اور منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے ان کی طرف اشارے کرتے جاتے تاکہ مسلمان سمجھیں کہ ان کے خلاف کوئی پوشیدہ بات ہے اور اس سے انہیں رنج ہو ان کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کی نسبت قتل یا ہزیمت (شکست) کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہیں اور یہ اسی کے متعلق باتیں بناتے اور اشارے کرتے ہیں جب یہ حرکات منافقین کی بہت زیادہ ہوئیں اور مسلمانوں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور میں اس کی شکایتیں کیں تو سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرمایا لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۲ گناہ اور حد سے بڑھنا یہ کہ مکاری کے ساتھ سرگوشیاں کرکے مسلمانوں کو رنج وغم میں ڈالتے ہیں۔ ف۳۳ اور رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نافرمانی یہ کہ باوجود ممانعت کے باز نہیں آتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان میں ایک دوسرے کو وارئے دیتے تھے کہ رسول کی نافرمانی کرو۔ ف۳۴ یہود نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس آتے تو ''اَلسَّامُ عَلَيْكَ'' کہتے سام موت کو کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے جواب میں ''عَلَيْكُمْ'' فرمادیتے۔

فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُۚ یَصْلَوْنَهَاۚ

اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر وف۳۵ انھیں جہنم بس (کافی) ہے اس میں دھنسیں گے

فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا

تو کیا ہی برا انجام اے ایمان والو تم جب آپس میں

بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰیؕ

مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو وف۳۶ اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ

اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے وف۳۷

لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَ

اس لیے کہ ایمان والوں کو رنج دے اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا اور

عَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ

مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے وف۳۸ اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے

تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْۚ وَ اِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا

مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا وف۳۹ اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو وف۴۰

فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا وف۴۱ درجے

دَرَجٰتٍؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اے ایمان والو جب

وف۳۵ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت نبی ہوتے تو ہماری اس گستاخی پر اللہ تعالٰی ہمیں عذاب کرتا اللہ تعالٰی فرماتا ہے: وف۳۶ اور جو طریقہ یہود اور منافقین کا ہے اس سے پرہیز کرو وف۳۷ جس میں گناہ اور حد سے بڑھنا اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نافرمانی ہو اور شیطان اپنے دوستوں کو اس پر ابھارتا ہے۔ وف۳۸ کہ اللہ پر بھروسہ کرنے والا ٹوٹے (خسارے) میں نہیں رہتا۔ وف۳۹ **شانِ نزول:** نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بدر میں حاضر ہونے والے اصحاب کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری اصحاب ایسے وقت پہنچے جبکہ مجلس شریف بھر چکی تھی انہوں نے حضور کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا حضور نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کے لیے مجلس شریف میں جگہ کی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو گراں گزرا تو حضور نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کے لیے جگہ کی اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۴۰ نماز کے یا جہاد کے یا اور کسی نیک کام کے لیے اور اسی میں داخل ہے تعظیم ذکر رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے کھڑا ہونا۔ وف۴۱ اللہ اور اس کے رسول

نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةًؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ

تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو ف۴۲ یہ تمہارے لیے

لَّكُمْ وَ اَطْهَرُؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ

بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تم اس سے ڈرے

اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ

کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو ف۴۳ پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے

اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ

تم پر رجوع فرمائی ف۴۴ تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو

وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ

اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر

اللّٰهُ عَلَیْهِمْؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لَا مِنْهُمْۙ وَ یَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ

اللہ کا غضب ہے ف۴۵ وہ نہ تم میں سے نہ اُن میں سے ف۴۶ وہ دانستہ جھوٹی قسم

یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًاؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

کھاتے ہیں ف۴۷ اللہ نے اُن کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بے شک وہ بہت ہی بُرے

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اطاعت کے باعث ف۴۲ کہ اس میں بار یابی بارگاہِ رسالت پناہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم اور فقراء کا نفع ہے۔ **شانِ نزول:** سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمل کیا ایک دینار صدقہ کرکے دس مسائل دریافت کیے عرض کیا: یارسول اللہ! وفا کیا ہے؟ فرمایا: توحید اور توحید کی شہادت دینا، عرض کیا: فساد کیا ہے؟ فرمایا: کفر و شرک، عرض کیا: حق کیا ہے؟ فرمایا: اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے، عرض کیا: حیلہ کیا ہے یعنی تدبیر؟ فرمایا: ترکِ حیلہ، عرض کیا: مجھ پر کیا لازم ہے؟ فرمایا: اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کی طاعت، عرض کیا: اللہ تعالٰی سے کیسے دعا مانگوں؟ فرمایا: صدق و یقین کے ساتھ، عرض کیا کیا مانگوں؟ فرمایا: عاقبت، عرض کیا: اپنی نجات کے لیے کیا کروں؟ فرمایا: حلال کھا اور سچ بول، عرض کیا: سرور کیا ہے؟ فرمایا: جنت، عرض کیا: راحت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کا دیدار، جب حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان سوالوں سے فارغ ہوگئے تو یہ حکم منسوخ ہوگیا اور رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ (مدارک و خازن) حضرت مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا: یہ اس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء پر تصدق کے لیے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔ ف۴۳ بسبب اپنی غریبی و ناداری کے۔ ف۴۴ اور ترکِ تقدیمِ صدقہ کا مواخذہ تم پر سے اٹھالیا اور تم کو اختیار دے دیا ف۴۵ جن لوگوں پر اللہ تعالٰی کا غضب ہے ان سے مراد یہود ہیں اور ان سے دوستی کرنے والے منافقین۔ **شانِ نزول:** یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے یہود سے دوستی کی اور ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان سے کہتے۔ ف۴۶ یعنی نہ مسلمان نہ یہودی بلکہ منافق ہیں مذبذب۔ ف۴۷ **شانِ نزول:** یہ آیت عبد اللہ بن نبتل منافق کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود کے پاس پہنچاتا ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دولت سرائے اقدس

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ

کام کرتے ہیں انھوں نے اپنی قسموں کو ف۴۸ ڈھال بنالیا ہے ف۴۹ تو اللہ کی راہ سے روکا ف۵۰ تو ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

خواری کا عذاب ہے ف۵۱ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انھیں کچھ کام

شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

نہ دیں گے ف۵۲ وہ دوزخی ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا جس دن اللہ ان سب کو

جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ

اٹھائے گا تو اُس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں ف۵۳ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے کچھ کیا ف۵۴

اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ

سنتے ہو بےشک وہی جھوٹے ہیں ف۵۵ ان پر شیطان غالب آگیا تو انھیں اللہ کی یاد

اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سُنتا ہے بےشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے ف۵۶

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ

بےشک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں اللہ

اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا

لکھ چکا ف۵۷ کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول ف۵۸ بےشک اللہ قوت والا عزت والا ہے تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو

يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ

جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی ف۵۹ اگرچہ

میں تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اس وقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور وہ شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد عبد اللہ بن نبتل آیا اس کی آنکھیں نیلی تھیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۴۸ جو جھوٹی ہیں۔ ف۴۹ کہ اپنا جان و مال محفوظ رہے۔ ف۵۰ یعنی منافقین نے اپنی اس حیلہ سازی سے لوگوں کو جہاد سے روکا اور بعض مفسرین نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکا ف۵۱ آخرت میں ف۵۲ اور روز قیامت انہیں عذاب الٰہی سے نہ بچا سکیں گے۔ ف۵۳ کہ دنیا میں مؤمن مخلص تھے۔ ف۵۴ یعنی وہ اپنی ان جھوٹی قسموں کو کار آمد سمجھتے ہیں۔ ف۵۵ اپنی قسموں میں اور ایسے جھوٹے کہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے رہے اور آخرت میں بھی رسول کے سامنے بھی اور خدا کے سامنے بھی۔ ف۵۶ کہ جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم اور جہنم کے ابدی عذاب میں گرفتار۔ ف۵۷ لوح محفوظ میں ف۵۸ حجت کے ساتھ یا تلوار کے ساتھ۔ ف۵۹ یعنی مؤمنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور

كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْؕ اُولٰٓىٕكَ

وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں ف۶۰ یہ ہیں

كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی ف۶۱ اور انھیں باغوں میں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا

لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی ف۶۲ اور وہ اللہ سے

عَنْهُؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

راضی ف۶۳ یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے

اٰیاتها ۲۴ ‏ ۵۹ سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۱ ‏ رکوعاتها ۳

سورۂ حشر مدنیہ ہے، اس میں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۲

ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت و اختلاط جائز نہیں۔ **ف۶۰** چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے جنگِ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روزِ بدر اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مبارزت کے لیے طلب کیا لیکن رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روزِ بدر قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب و حمزہ و ابوعبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس۔ **ف۶۱** اس روح سے یا اللہ کی مدد مراد ہے یا ایمان یا قرآن یا جبریل یا رحمتِ الٰہی یا نور۔ **ف۶۲** بسبب ان کے ایمان و اخلاص و طاعت کے۔ **ف۶۳** اس کے رحم و کرم سے۔ **ف۱** سورۂ حشر مدنیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع، چوبیس ۲۴ آیتیں، چار سو پینتالیس ۴۴۵ کلمے، ایک ہزار نو سو تیرہ ۱۹۱۳ حرف ہیں۔ **ف۲ شانِ نزول:** یہ سورت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ یہودی تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کی کہ نہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں نہ آپ سے جنگ کریں جب جنگِ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنی نضیر نے کہا یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے نیازمندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور ان کا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ معظمہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ کیا اللہ تعالیٰ کے علم دینے سے حضور اس حال پر مطلع تھے اور بنی نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انہوں نے قلعہ کے اوپر سے سید عالم صلی اللہ

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ

وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ف۳ اُن کے گھروں سے نکالا ف۴

لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ

اُن کے پہلے حشر کے لیے ف۵ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے ف۶ اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے

وقف النبی علیہ السلام

حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ

اُنھیں اللّٰہ سے بچالیں گے تو اللّٰہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا ف۷ اور اس نے ان

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ

کے دلوں میں رعب ڈالا ف۸ کہ اپنے گھر ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں ف۹ اور مسلمانوں کے ہاتھوں ف۱۰

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ ٢ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ

تو عبرت لو اے نگاہ والو اور اگر نہ ہوتا کہ اللّٰہ نے اُن پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا

لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ٣ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا ف۱۱ اور ان کے لیے ف۱۲ آخرت میں آگ کا عذاب ہے یہ اس لیے کہ وہ

شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ٤

اللّٰہ سے اور اس کے رسول سے پھٹے رہے ف۱۳ اور جو اللّٰہ اور اس کے رسول سے پھٹا رہے تو بے شک اللّٰہ کا عذاب سخت ہے

تعالٰی علیہ وسلم پر بارادۂ فاسد ایک پتھر گرایا تھا اللّٰہ تعالٰی نے حضور کو خبردار کردیا اور بفضلہٖ تعالٰی حضور محفوظ رہے غرض جب یہود بنی نضیر نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفار قریش سے حضور کے خلاف عہد کیا تو سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اور انہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کردیا پھر حضور مع لشکر کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کرلیا یہ محاصرہ اکیس روز رہا اس درمیان میں منافقین نے یہود سے ہمدردی و موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللّٰہ تعالٰی نے ان سب کو ناکام کیا یہود کے دلوں میں رعب ڈالا آخر کار انہیں حضور کے حکم سے جلا وطن ہونا پڑا اور وہ شام و اَرِیْحا و خیبر کی طرف چلے گئے۔ ف۳ یعنی یہود بنی نضیر کو ف۴ جو مدینہ طیبہ میں تھے۔ ف۵ یہ جلا وطنی ان کا پہلا حشر ہے اور دوسرا حشر ان کا یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے انہیں اپنے زمانۂ خلافت میں خیبر سے شام کی طرف نکالا یا آخر حشر روز قیامت کا حشر ہے کہ آگ سب لوگوں کو سرزمین شام کی طرف لے جائے گی اور وہیں ان پر قیامت قائم ہوگی اس کے بعد اہل اسلام سے خطاب فرمایا جاتا ہے۔ ف۶ مدینہ سے کیونکہ وہ صاحبِ قوت صاحبِ لشکر تھے مضبوط قلعے رکھتے تھے ان کی تعداد کثیر تھی جاگیردار صاحبِ مال۔ ف۷ یعنی خطرہ بھی نہ تھا کہ مسلمان ان پر حملہ آور ہوسکتے ہیں۔ ف۸ ان کے سردار کعب بن اشرف کے قتل سے۔ ف۹ اور ان کو ڈھاتے ہیں تاکہ جو لکڑی وغیرہ انہیں اچھی معلوم ہو وہ جلا وطن ہوتے وقت اپنے ساتھ لے جائیں۔ ف۱۰ کہ ان کے مکانوں کے جو حصے باقی رہ جاتے تھے انہیں مسلمان گرادیتے تھے تاکہ جنگ کے لیے میدان صاف ہوجائے۔ ف۱۱ اور انہیں قتل و قید میں مبتلا کرتا جیسا کہ یہود بنی قریظہ کے ساتھ کیا۔ ف۱۲ ہر حال میں خواہ جلا وطن کئے جائیں یا قتل کئے جائیں۔ ف۱۳ یعنی برسر مخالفت رہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ

جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا ف۱۴ اور

لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾ وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ

اس لیے کہ فاسقوں کو رسوا کرے ف۱۵ اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے ف۱۶ تو تم نے ان پر

عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ

نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ ف۱۷ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے ف۱۸

وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ

اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر

الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ

والوں سے ف۱۹ وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں ف۲۰ اور یتیموں اور مسکینوں اور

السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ

مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہوجائے ف۲۱ اور جو کچھ تمہیں رسول

ف۱۴ شانِ نزول: جب بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزین ہوئے تو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے درخت کاٹ ڈالنے اور انہیں جلا دینے کا حکم دیا اس پر وہ دشمنانِ خدا بہت گھبرائے اور رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا تمہاری کتاب میں اس کا حکم ہے مسلمان اس باب میں مختلف ہوگئے بعض نے کہا درخت نہ کاٹو یہ غنیمت ہے جو اللہ تعالٰی نے ہمیں عطا فرمائی بعض نے کہا اس سے کفار کو رسوا کرنا اور انہیں غیظ میں ڈالنا منظور ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ مسلمانوں میں جو درخت کاٹنے والے ہیں ان کا عمل بھی درست ہے اور جو کاٹنا نہیں چاہتے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ درختوں کا کاٹنا اور چھوڑ دینا یہ دونوں اللہ تعالٰی کے اذن و اجازت سے ہیں۔ **ف۱۵** یعنی یہود کو ذلیل کرے درخت کاٹنے کی اجازت دے کر۔ **ف۱۶** یعنی یہود بنی نضیر سے **ف۱۷** یعنی اس کے لیے تمہیں کوئی مشقت اور کوفت اٹھانا نہیں پڑی صرف دو میل کا فاصلہ تھا سب لوگ پیادہ پا چلے گئے صرف رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سوار ہوئے۔ **ف۱۸** اپنے دشمنوں میں سے، مراد یہ ہے کہ بنی نضیر سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لیے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللہ تعالٰی نے اپنے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان پر مسلّط کردیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کردیا اور انصار میں سے صرف تین صاحبِ حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابو دجانہ سماک بن خرشہ اور سہل بن حنیف اور حارث بن صمہ ہیں۔ **ف۱۹** پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموال بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالٰی نے اپنے رسول کے لیے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں۔ (مدارک) **ف۲۰** رشتہ داروں سے مراد نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اہلِ قرابت ہیں یعنی بنی ہاشم و بنی مطلب۔ **ف۲۱** اور غرباء اور فقراء نقصان میں رہیں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چہارم تو سردار لے لیتا تھا باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا اس میں سے مالدار لوگ بہت زیادہ لے لیتے تھے اور غریبوں کے لیے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا اسی معمول کے مطابق لوگوں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور غنیمت میں سے چہارم لیں باقی ہم باہم تقسیم کرلیں گے اللہ تعالٰی نے اس کا رد فرمادیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیا اور اس کا طریقہ ارشاد فرمایا۔

الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عطا فرمائیں وہ لو ف۲۲ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو ف۲۳ بے شک اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ

کا عذاب سخت ہے ف۲۴ ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں

دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ

اور مالوں سے نکالے گئے ف۲۵ اللہ کا فضل ف۲۶ اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۞ ۚ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ

کی مدد کرتے ف۲۷ وہی سچے ہیں ف۲۸ اور جنھوں نے پہلے سے ف۲۹ اس شہر ف۳۰

الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ

اور ایمان میں گھر بنالیا ف۳۱ دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے ف۳۲ اور اپنے دلوں میں

صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

کوئی حاجت نہیں پاتے ف۳۳ اس چیز کی جو دیئے گئے ف۳۴ اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں ف۳۵ اگرچہ انھیں شدید

خَصَاصَةٌ ؕ ۛ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ ۚ وَ

محتاجی ہو ف۳۶ اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا ف۳۷ تو وہی کامیاب ہیں اور

ف۲۲ غنیمت میں سے کیونکہ وہ تمہارے لیے حلال ہے یا یہ معنی ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمہیں جو حکم دیں اس کا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے۔ ف۲۳ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرو اور ان کے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔ ف۲۴ ان پر جو رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نافرمانی کریں اور مالِ غنیمت میں جیسا کہ اوپر ذکر کیے ہوئے لوگوں کا حق ہے ایسا ہی ف۲۵ اور ان کے گھروں اور مالوں پر کفار مکہ نے قبضہ کرلیا۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار استیلاء (قبضہ کرنے) سے اموالِ مسلمین کے مالک ہو جاتے ہیں۔ ف۲۶ یعنی ثواب آخرت ف۲۷ اپنے جان و مال سے دین کی حمایت میں ف۲۸ ایمان و اخلاص میں۔ قتادہ نے فرمایا کہ ان مہاجرین نے گھر اور مال اور کنبے اللہ تعالٰی اور رسول کی محبت میں چھوڑے اور اسلام کو قبول کیا اور ان تمام شدتوں اور سختیوں کو گوارا کیا جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں پیش آئیں ان کی حالتیں یہاں تک پہنچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور جاڑوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے۔ ف۲۹ یعنی مہاجرین سے پہلے یا ان کی ہجرت سے پہلے بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ف۳۰ مدینہ پاک ف۳۱ یعنی مدینہ پاک کو وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنایا اور اسلام لائے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری سے دو سال پہلے مسجدیں بنائیں ان کا یہ حال ہے کہ ف۳۲ چنانچہ اپنے گھروں میں انہیں اتارتے ہیں اپنے مالوں میں انہیں نصف کا شریک کرتے ہیں۔ ف۳۳ یعنی ان کے دلوں میں کوئی خواہش وطلب نہیں پیدا ہوتی۔ ف۳۴ مہاجرین، یعنی مہاجرین کو جو اموالِ غنیمت دیئے گئے انصار کے دل میں ان کی کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی رشک تو کیا ہوتا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی برکت نے قلوب ایسے پاک کر دیئے کہ انصار مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ ف۳۵ یعنی مہاجرین کو ف۳۶ **شانِ نزول:** حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا حضور نے ازواج مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی

الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا

وہ جو اُن کے بعد آئے ف۳۸ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ ف۳۹

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ

اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا ف۴۰ کہ اپنے بھائیوں

لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ

کافر کتابیوں ف۴۱ سے کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے گئے ف۴۲ تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل

مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

جائیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کبھی کسی کی نہ مانیں گے ف۴۳ اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ

يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ

گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ف۴۴ اگر وہ نکالے گئے ف۴۵ تو یہ اُن کے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے

قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا

لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے ف۴۶ اور اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ف۴۷

کوئی چیز ہے معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے تب حضور نے اصحاب سے فرمایا جو اس شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے حضرت ابوطلحہ انصاری کھڑے ہوگئے اور حضور سے اجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا کچھ ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں صرف بچوں کے لیے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے حضرت ابوطلحہ نے فرمایا بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چراغ درست کرنے اٹھو اور چراغ کو بجھا دو تا کہ وہ اچھی طرح کھا لے یہ اس لیے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہوگا تو وہ اصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائے گا اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ ان صاحبوں نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۷ یعنی جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا ف۳۸ یعنی مہاجرین وانصار کے۔ اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمان داخل ہیں ف۳۹ یعنی اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے۔ مسئلہ: جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لیے دعائے رحمت واستغفار نہ کرے وہ مومنین کے اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں۔ مہاجرین انصار اور ان کے بعد والے جو ان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لیے استغفار کریں اور کرتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں۔ ف۴۰ عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول منافق اور اس کے رفیقوں کو ف۴۱ یعنی یہود بنی قریظہ و بنی نضیر ف۴۲ مدینہ شریف سے ف۴۳ یعنی تمہارے خلاف کسی کا کہا نہ مانیں گے نہ مسلمانوں کا نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ف۴۴ یعنی یہود سے منافقین کے یہ سب وعدے جھوٹے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ منافقین کے حال کی خبر دیتا ہے۔ ف۴۵ یعنی یہود ف۴۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نکالے گئے اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلے اور یہود سے مقاتلہ ہوا اور منافقین نے یہود کی مدد نہ کی۔ ف۴۷ جب یہ مددگار بھاگ

يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

مدد نہ پائیں گے بے شک وف۴۸ اُن کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے وف۴۹ یہ اس لیے

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ

کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں وف۵۰ یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں

اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ

یا دُھسوں (دیواروں) کے پیچھے آپس میں ان کی آنچ سخت ہے وف۵۱ تم انھیں ایک جتھا (جماعت) سمجھو گے اور

قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ ۚ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ

ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لیے کہ وہ بےعقل لوگ ہیں وف۵۲ ان کی سی کہاوت جو ابھی قریب

قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ ۚ كَمَثَلِ

زمانہ میں ان سے پہلے تھے وف۵۳ اُنھوں نے اپنے کام کا وبال چکھا وف۵۴ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے وف۵۵ شیطان

الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ

کی کہاوت جب اُس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کرلیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں

اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ

اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب وف۵۶ تو ان دونوں کا وف۵۷ انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں

خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

ع ۲ ۵

ہمیشہ اس میں رہیں اور ظالموں کی یہی سزا ہے اے ایمان والو

اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللہ سے ڈرو وف۵۸ اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا وف۵۹ اور اللہ سے ڈرو وف۶۰ بے شک اللہ

نکلیں گے تو منافق وف۴۸ اے مسلمانو! وف۴۹ کہ تمہارے سامنے تو اظہارِ کفر سے ڈرتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی باتیں جانتا ہے دل میں کفر رکھتے ہیں۔ وف۵۰ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں جانتے ورنہ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے ڈرتے۔ وف۵۱ یعنی جب وہ آپس میں لڑیں تو بہت شدّت اور قوت والے ہیں لیکن مسلمانوں کے مقابل بزدل اور نامرد ثابت ہوں گے۔ وف۵۲ اس کے بعد یہود کی ایک مثل ارشاد فرمائی۔ وف۵۳ یعنی ان کا حال مشرکین مکہ کا سا ہے کہ بدر میں وف۵۴ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے اور کفر کرنے کا کہ ذلّت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے۔ وف۵۵ اور منافقین کا یہود بنی نضیر کے ساتھ سلوک ایسا ہے جیسے وف۵۶ ایسے ہی منافقین نے یہود بنی نضیر کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا جنگ پر آمادہ کیا ان سے مدد کے وعدے کئے اور جب ان کے کہے سے وہ اہلِ اسلام سے برسرِ جنگ ہوئے تو منافق بیٹھ رہے ان کا ساتھ نہ دیا۔ وف۵۷ یعنی اس شیطان و انسان کا۔ وف۵۸ اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو۔ وف۵۹ یعنی روزِ قیامت کے لیے کیا اعمال کئے۔ وف۶۰ اس کی طاعت و فرمانبرداری میں سرگرم رہو۔

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ

کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اور ان جیسے نہ ہو جو اللّٰہ کو بھول بیٹھے ف۶۱ تو اللّٰہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی

اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ

جانیں یاد نہ رہیں ف۶۲ وہی فاسق ہیں دوزخ والے ف۶۳ اور جنت والے ف۶۴

الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى

برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر

جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ

اُتارتے ف۶۵ تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللّٰہ کے خوف سے ف۶۶ اور یہ مثالیں

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

لوگوں کے لیے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں وہی اللّٰہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ

ہر نہاں و عیاں (چھپی وظاہر) کا جاننے والا ف۶۷ وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے اللّٰہ جس کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

کوئی معبود نہیں بادشاہ ف۶۸ نہایت پاک ف۶۹ سلامتی دینے والا ف۷۰ امان بخشنے والا ف۷۱ حفاظت فرمانے والا عزت والا

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ

عظمت والا تکبر والا ف۷۲ اللّٰہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللّٰہ بنانے والا

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

پیدا کرنے والا ف۷۳ ہر ایک کو صورت دینے والا ف۷۴ اُسی کے ہیں سب اچھے نام ف۷۵ اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں

ف۶۱ اس کی طاعت ترک کی ف۶۲ کہ ان کے لیے فائدہ دینے والے اور کام آنے والے عمل کر لیتے ف۶۳ جن کے لیے دائمی عذاب ہے۔ ف۶۴ جن کے لیے عیش مُخَلَّد وراحت سرمد (ہمیشہ کی عیش وعشرت) ہے۔ ف۶۵ اور اس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے ف۶۶ یعنی قرآن کی عظمت وشان ایسی ہے کہ پہاڑ کو اگر ادراک ہوتا تو وہ باوجود اتنا سخت اور مضبوط ہونے کے پاش پاش ہو جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے دل کتنے سخت ہیں کہ ایسے باعظمت کلام سے اثر پذیر نہیں ہوتے۔ ف۶۷ موجود کا بھی اور معدوم کا بھی دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی۔ ف۶۸ ملک وحکومت کا حقیقی مالک کہ تمام موجودات اس کے تحت ملک وحکومت ہے اور اس کی مالکیت وسلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں۔ ف۶۹ ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے ف۷۰ اپنی مخلوق کو، ف۷۱ اپنے عذاب سے اپنے فرمانبردار بندوں کو، ف۷۲ یعنی عظمت اور بڑائی والا اپنی ذات اور تمام صفات میں اور اپنی بڑائی کا اظہار اسی کے شایاں اور لائق ہے کہ اس کا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی مخلوق میں کسی کو نہیں پہنچتا کہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے۔ بندے کے لیے عجز وانکسار شایاں ہے۔ ف۷۳ نیست سے ہست کرنے والا۔ ف۷۴ جیسی چاہے۔ ف۷۵ ننانوے ۹۹ جو حدیث میں وارد ہیں۔

وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ع

اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

آیاتها ۱۳ | ۶۰ سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ ۹۱ | رکوعاتها ۲

سورۂ ممتحنہ مدنیہ ہے، اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ف۲ تم انہیں خبریں

اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ

پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ف۳ گھر سے جدا کرتے ہیں ف۴

ف۱ سورۂ مُمْتَحِنَہ مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، تیرہ ۱۳ آیتیں، تین سو اڑتالیس ۳۴۸ کلمے، ایک ہزار پانچ سو دس ۱۵۱۰ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی کفار کو۔ **شانِ نزول:** بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی سارہ مدینہ طیبہ میں سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی جبکہ حضور فتح مکہ کا سامان فرما رہے تھے، حضور نے اس سے فرمایا: کیا تو مسلمان ہو کر آئی؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا: کیا ہجرت کر کے آئی؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا: پھر کیوں آئی؟ اس نے کہا: محتاجی سے تنگ ہو کر۔ بنی عبدالمطلب نے اس کی امداد کی کپڑے بنائے سامان دیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس سے ملے انہوں نے اس کو دس دینار دیئے ایک چادر دی اور ایک خط اہلِ مکہ کے پاس اس کی معرفت بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تم پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تم سے اپنے بچاؤ کی جو تدبیر ہو سکے کرو، سارہ یہ خط لے کر روانہ ہو گئی اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب کو اس کی خبر دی حضور نے اپنے چند اصحاب کو جن میں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی تھے گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا مقام روضہ خاخ پر تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو اہلِ مکہ کے نام لکھا گیا ہے وہ خط اس سے لے لو اور اس کو چھوڑ دو اگر انکار کرے تو اس کی گردن مار دو یہ حضرات روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پایا جہاں حضور سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس سے خط مانگا وہ انکار کر گئی اور قسم کھا گئی صحابہ نے واپسی کا قصد کیا حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بقسم فرمایا کہ سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خبر خلاف ہو ہی نہیں سکتی اور تلوار کھینچ کر عورت سے فرمایا یا خط نکال یا گردن رکھ جب اس نے دیکھا کہ حضرت بالکل آمادۂ قتل ہیں تو اپنے جُوڑے میں سے خط نکالا حضور سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اے حاطب! اس کا کیا باعث؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں جب سے اسلام لایا کبھی میں نے کفر نہیں کیا اور جب سے حضور کی نیازمندی میسر آئی کبھی حضور کی خیانت نہ کی اور جب سے اہلِ مکہ کو چھوڑا کبھی ان کی محبت نہ آئی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں قریش میں رہتا تھا اور ان کی قوم سے نہ تھا میرے سوائے اور جو مہاجرین ہیں ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر بار کی نگرانی کرتے ہیں مجھے اپنے گھر والوں کا اندیشہ تھا اس لیے میں نے یہ چاہا کہ میں اہلِ مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں تا کہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور یہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالٰی اہلِ مکہ پر عذاب نازل فرمانے والا ہے میرا خط انہیں بچا نہ سکے گا سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کا یہ عذر قبول فرمایا اور ان کی تصدیق کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن مار دوں، حضور نے فرمایا: اے عمر! (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اللہ تعالٰی خبردار ہے جب ہی اس نے اہلِ بدر کے حق میں فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے آنسو جاری ہو گئے اور یہ آیات نازل ہوئیں۔ ف۳ یعنی اسلام اور قرآن ف۴ یعنی مکہ مکرمہ سے۔

الرَّسُوْلَ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا

رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں

فِیْ سَبِیْلِیْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۗ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَ اَنَا اَعْلَمُ

جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں

بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے وہ بے شک سیدھی راہ

السَّبِیْلِ ﴿۱﴾ اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ یَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ

سے بہکا اگر تمہیں پائیں ف۵ تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ ف۶

اَیْدِیَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ ﴿۲﴾ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

اور اپنی زبانیں ف۷ برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ف۸ ہرگز کام نہ آئیں گے

اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۛۚ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۛۚ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد ف۹ قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کر دے گا ف۱۰ اور اللہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۳﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ

تمہارے کام دیکھ رہا ہے بے شک تمہارے لیے اچھی پیروی تھی ف۱۱ ابراہیم اور اس کے ساتھ

مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

والوں میں ف۱۲ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا ف۱۳ بے شک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا

اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا

پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے ف۱۴ اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کے لیے

حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ

جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں ضرور تیری مغفرت

معانقة ۱۲ — السنة ۶ الوقف علی القیٰمة ج ۲

ف۵ یعنی اگر کفار تم پر موقع پا جائیں ف۶ ضرب و قتل کے ساتھ ف۷ سب و شتم اور ف۸ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی امید رکھنا اور ان کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہ چاہئے۔ ف۹ جن کی وجہ سے تم کفار سے دوستی و موالات کرتے ہو ف۱۰ کہ فرمانبردار جنت میں ہوں گے اور کافر نافرمان جہنم میں۔ ف۱۱ حضرت حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ اور دوسرے مومنین کو خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتداء کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملہ میں اہلِ قرابت کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔ ف۱۲ ساتھ والوں سے اہلِ ایمان مراد ہیں۔ ف۱۳ جو مشرک تھی ف۱۴ اور ہم نے تمہارے

لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍؕ رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ

چاہوں گا ف۱۵ اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک نہیں ف۱۶ اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف

اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ

رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ف۱۷ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال ف۱۸ اور

اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۵﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ

ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے بے شک تمہارے لیے ف۱۹ اُن میں

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ

اچھی پیروی تھی ف۲۰ اُسے جو اللہ اور پچھلے دن کا اُمیدوار ہو ف۲۱ اور جو منہ پھیرے ف۲۲

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۶﴾ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ

تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا قریب ہے کہ اللہ تم میں اور اُن میں جو ان

الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةًؕ وَ اللّٰهُ قَدِیْرٌؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷﴾

میں سے ف۲۳ تمہارے دشمن ہیں دوستی کردے ف۲۴ اور اللہ قادر ہے ف۲۵ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ

اللہ تمہیں ان سے ف۲۶ منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے

مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ

گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بے شک انصاف والے

دین کی مخالفت اختیار کی۔ ف۱۵ یہ قابلِ اتباع نہیں ہے کیونکہ وہ ایک وعدے کی بناء پر تھا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظاہر ہوگیا کہ وہ کفر پر مستقل ہے تو آپ نے اس سے بیزاری کی لہٰذا یہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بے ایمان رشتہ دار کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ ف۱۶ اگر تو اس کی نافرمانی کرے اور شرک پر قائم رہے۔ (خازن) ف۱۷ یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور ان مومنین کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور ماقبل استثناء کے ساتھ متصل ہے لہٰذا مومنین کو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرنی چاہیے۔ ف۱۸ انہیں ہم پر غلبہ نہ دے کہ وہ اپنے آپ کو حق پر گمان کرنے لگیں۔ ف۱۹ اے امتِ حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! ف۲۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھ والوں میں۔ ف۲۱ اللہ تعالٰی کی رحمت و ثواب اور راحتِ آخرت کا طالب ہو اور عذابِ الٰہی سے ڈرے۔ ف۲۲ ایمان سے اور کفار سے دوستی کرے ف۲۳ یعنی کفارِ مکہ میں سے ف۲۴ اس طرح کہ انہیں ایمان کی توفیق دے، چنانچہ اللہ تعالٰی نے ایسا کیا اور بعد فتح مکہ ان میں سے کثیر التعداد لوگ ایمان لے آئے اور مومنین کے دوست اور بھائی بن گئے اور باہمی محبتیں بڑھیں۔ **شانِ نزول:** جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو مومنین نے اپنے اہلِ قرابت کی عداوت میں تشدد کیا ان سے بیزار ہوگئے اور اس معاملہ میں بہت سخت ہوگئے تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرما کر انہیں امید دلائی کہ ان کفار کا حال بدلنے والا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۵ دل بدلنے اور حال تبدیل کرنے پر ف۲۶ یعنی ان کافروں سے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی

الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ

اللہ کو محبوب ہیں اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا

اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ

تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ اُن سے دوستی کرو وٗ۲۷ اور جو

يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ

ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں اے ایمان والو جب تمہارے پاس

الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ

مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرلو وٗ۲۸ اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر

عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ

وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو وٗ۲۹ نہ یہ انہیں حلال وٗ۳۰

لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ

نہ وہ اُنہیں حلال وٗ۳۱ اور اُن کے کافر شوہروں کو دے دو جو اُن کا خرچ ہوا وٗ۳۲ اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ

تھی کہ نہ آپ سے قتال کریں گے نہ آپ کے مخالف کو مدد دیں گے۔ اللہ تعالٰی نے ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے فرمایا کہ یہ آیت ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما کے حق میں نازل ہوئی ان (حضرت اسماء رضی اللہ تعالٰی عنہا) کی والدہ مدینہ طیبہ میں ان کے لیے تحفے لے کر آئی تھیں اور تھیں مشرکہ تو حضرت اسماء نے ان کے ہدایا قبول نہ کیے اور انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دی اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اجازت دی کہ انہیں گھر میں بلائیں ان کے ہدایا قبول کریں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ وٗ۲۷ یعنی ایسے کافروں سے دوستی ممنوع ہے۔ وٗ۲۸ کہ ان کی ہجرت خالص دین کے لیے ہے ایسا تو نہیں ہے کہ انہوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ان عورتوں کو قسم دی جائے کہ وہ نہ شوہروں کی عداوت میں نکلی ہیں اور نہ کسی دنیوی وجہ سے انہوں نے صرف اپنے دین و ایمان کے لیے ہجرت کی ہے۔ وٗ۲۹ مسلمان عورتیں وٗ۳۰ یعنی کافروں کو وٗ۳۱ یعنی نہ کافر مرد مسلمان عورتوں کو حلال۔ **مسئلہ:** عورت مسلمان ہو کر کافر مرد کی زوجیت سے خالی ہوگئی۔ وٗ۳۲ یعنی جو مہر انہوں نے ان عورتوں کو دیے تھے وہ انہیں واپس کر دو یہ حکم اہلِ ذمہ کے لیے ہے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی لیکن حربی عورتوں کے مہر واپس کرنا نہ واجب نہ سنت (وَ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ بِاِيْتَآءِ مَا اَنْفَقُوْا لِلْوُجُوْبِ فَهُوَ مَنْسُوْخٌ وَّ اِنْ كَانَ لِنُدُبٍ كَمَا هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيْ فَلَا) **مسئلہ:** اور یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جبکہ عورت کا کافر شوہر اس کو طلب کرے اور اگر نہ طلب کرے تو اس کو کچھ نہ دیا جائے گا۔ **مسئلہ:** اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔ **شانِ نزول:** یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی صلح میں یہ شرط تھی کہ مکہ والوں میں سے جو شخص ایمان لا کر سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس کو اہلِ مکہ واپس لے سکتے ہیں اس آیت میں یہ بیان فرما دیا گیا کہ یہ شرط صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کی تصریح عہد نامہ میں نہیں نہ عورتیں اس قرارداد میں داخل ہو سکتی ہیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کے لیے حلال نہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حکم اول کی ناسخ ہے یہ اس تقدیر پر ہے کہ عورتیں عہد صلح میں داخل ہوں مگر عورتوں کا اس عہد میں داخل ہونا صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عہد نامہ کے یہ الفاظ مروی ہیں (لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهٗ) یعنی ہم میں سے جو مرد آپ کے پاس پہنچے خواہ وہ آپ کے دین ہی پر ہو آپ اس کو واپس دیں گے۔

تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ

ان سے نکاح کرلو ف۳۳ جب ان کے مہر انھیں دو ف۳۴ اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو ف۳۵

وَ سْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ یَحْكُمُ

اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا ف۳۶ اور کافر مانگ لیں جو اُنھوں نے خرچ کیا ف۳۷ یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں

بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾ وَ اِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى

فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کی کچھ عورتیں کافروں کی طرف

الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ

نکل جائیں ف۳۸ پھر تم کافروں کو سزا دو ف۳۹ تو جن کی عورتیں جاتی رہی تھیں ف۴۰ غنیمت میں سے انھیں اتنا دے دو جو اُن کا خرچ ہوا تھا ف۴۱

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ

اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان

الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا

عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ

یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ

بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی ف۴۲ اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں

ف۳۳ یعنی مہاجرہ عورتوں سے اگرچہ دارالحرب میں ان کے شوہر ہوں کیونکہ اسلام لانے سے وہ ان شوہروں پر حرام ہوگئیں اور ان کی زوجیت میں نہ رہیں۔ مسئلہ: وَاحْتَجَّ بِهٖ اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَلٰی اَنْ لَّاعِدَّةَ عَلَی الْمُهَاجِرَةِ فَیَجُوْزُلَهَا التَّزَوُّجُ مِنْ غَیْرِ عِدَّةٍ خِلَافًا لَّهُمَا۔ ف۳۴ مہر دینے سے مراد اس کو اپنے ذمہ لازم کرلینا ہے اگرچہ بالفعل نہ دیا جائے۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے نکاح کرنے پر نیا مہر واجب ہوگا ان کے شوہروں کو جو ادا کردیا گیا وہ اس میں مجراد محسوب (شمار) نہ ہوگا۔ ف۳۵ یعنی جو عورتیں دارالحرب میں رہ گئیں یا مرتدہ ہوکر دارالحرب میں چلی گئیں ان سے زوجیت کا علاقہ (تعلق) نہ رکھو، چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اصحابِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دے دی جو مکہ مکرمہ میں تھیں۔ مسئلہ: اگر مسلمان کی عورت (معاذاللہ) مرتدہ ہوجائے تو اس کے قیدِ نکاح سے باہر نہ ہوگی (عَلَیْهِ الْفَتْوٰی زَجْرًا وَّ تَیْسُّرًا) ف۳۶ یعنی ان عورتوں کو تم نے جو مہر دیئے تھے وہ ان کافروں سے وصول کرلو جنہوں نے ان سے نکاح کیا۔ ف۳۷ اپنی عورتوں پر جو ہجرت کرکے دارالاسلام میں چلی آئیں ان کے مسلمان شوہروں سے جنہوں نے ان سے نکاح کیا۔ ف۳۸ شانِ نزول: اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسلمانوں نے تو مہاجرہ عورتوں کے مہر ان کے کافر شوہروں کو ادا کردیئے اور کافروں نے مرتدات کے مہر مسلمانوں کو ادا کرنے سے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۹ جہاد میں اور ان سے غنیمت پاؤ۔ ف۴۰ یعنی مرتدہ ہوکر دارالحرب میں چلی گئیں تھیں۔ ف۴۱ ان عورتوں کے مہر دینے میں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مومنین مہاجرین کی عورتوں میں سے چھ عورتیں ایسی تھیں جنہوں نے دارالحرب کو اختیار کیا اور مشرکین کے ساتھ لاحق ہوئیں اور مرتد ہوگئیں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے شوہروں کو مالِ غنیمت سے ان کے مہر عطا فرمائے۔ فائدہ: ان آیتوں میں مہاجرات کے امتحان اور کفار نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ بعد ہجرت انہیں دینا اور مسلمانوں نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ ان کے مرتد ہوکر کافروں سے مل جانے کے بعد ان سے مانگنا اور جن کی بیبیاں مرتد ہوکر چلی گئی ہوں انہوں نے جو ان پر خرچ کیا تھا وہ انہیں مالِ غنیمت میں سے دینا

أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ

اور پاؤں کے درمیان یعنی موضعِ ولادت میں اٹھائیں وف۴۳ اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی وف۴۴ تو اُن سے بیعت لو اور اللہ سے

لَهُنَّ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

اُن کی مغفرت چاہو وف۴۵ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ان لوگوں

تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا

سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے وف۴۶ وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں وف۴۷ جیسے

يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ﴿١٣﴾ ع

کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے وف۴۸

ع ۲ / ۸

یہ تمام احکام منسوخ ہوگئے آیت سیف یا آیت غنیمت یا سنّت سے کیونکہ یہ احکام جبھی تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے۔ وف۴۲ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ لڑکیوں کو بخیالِ عار و باندیشہ ناداری زندہ دفن کردیتے تھے اس سے اور ہر قتلِ ناحق سے باز رہنا اس عہد میں شامل ہے۔ وف۴۳ یعنی پرایا بچہ لے کر شوہر کو دھوکا دیں اور اس کو اپنے پیٹ سے جنا ہوا بتائیں جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا۔ وف۴۴ نیک بات اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہے۔ وف۴۵ مروی ہے کہ جب سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزِ فتحِ مکہ مردوں کی بیعت لے کر فارغ ہوئے تو کوہِ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نیچے کھڑے ہوئے حضور کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے ہند بنت عتبہ ابوسفیان کی بیوی خوفزدہ برقع پہن کر اس طرح حاضر ہوئی کہ پہچانی نہ جائے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو ہند نے سر اٹھا کر کہا کہ آپ ہم سے وہ عہد لیتے ہیں جو ہم نے آپ کو مردوں سے لیتے نہیں دیکھا اور اس روز مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی پھر حضور نے فرمایا: اور چوری نہ کریں گی تو ہند نے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں اور میں نے ان کا مال ضرور لیا ہے میں نہیں سمجھی مجھے حلال ہوا یا نہیں ابوسفیان حاضر تھے انہوں نے کہا جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے سب حلال اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا: تو ہند بنت عتبہ ہے، عرض کیا: جی ہاں جو کچھ مجھ سے قصور ہوئے ہیں معاف فرمائیے پھر حضور نے فرمایا: اور نہ بدکاری کریں گی تو ہند نے کہا کیا کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے پھر فرمایا: نہ اپنی اولاد کو قتل کریں۔ ہند نے کہا: ہم نے چھوٹے چھوٹے پالے جب بڑے ہوگئے تم نے انہیں قتل کردیا تم جانو اور وہ جانیں اس کا لڑکا حنظلہ بن ابی سفیان بدر میں قتل کر دیا گیا تھا ہند کی یہ گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بہت ہنسی آئی پھر حضور نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ گھڑیں گی ہند نے کہا بخدا بہتان بہت بری چیز ہے اور حضور ہم کو نیک باتوں اور برتر خصلتوں کا حکم دیتے ہیں پھر حضور نے فرمایا کہ کسی نیک بات میں رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں گی اس پر ہند نے کہا کہ اس مجلس میں ہم اس لیے حاضر ہی نہیں ہوئے کہ اپنے دل میں آپ کی نافرمانی کا خیال آنے دیں عورتوں نے ان تمام امور کا اقرار کیا اور چار سو ستاون عورتوں نے بیعت کی اس بیعت میں سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو دستِ مبارک چھونے نہ دیا بیعت کی کیفیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک قدح پانی میں سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک ڈالا پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں۔ **مسائل:** بیعت کے وقت مقراض کا استعمال مشائخ کا طریقہ ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سنّت ہے۔ خلافت کے ساتھ ٹوپی دینا مشائخ کا معمول ہے اور کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے منقول ہے۔ عورتوں کی بیعت میں اجنبیہ کا ہاتھ چھونا حرام ہے۔ یا بیعت زبان سے ہو یا کپڑے وغیرہ کے واسطے سے۔ وف۴۶ ان لوگوں سے مراد یہود ہیں۔ وف۴۷ کیونکہ انہیں کتب سابقہ سے معلوم ہوچکا تھا اور وہ بیقین جانتے تھے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی کے رسول ہیں اور یہود نے اس کی تکذیب کی ہے اس لیے انہیں اپنی مغفرت کی امید نہیں۔ وف۴۸ پھر دنیا میں واپس آنے کی یا یہ معنی ہیں کہ یہود ثوابِ آخرت سے ایسے ناامید ہوئے جیسا کہ مرے ہوئے کافر اپنی قبروں میں اپنے حال کو جان کر ثوابِ آخرت سے بالکل مایوس ہیں۔

آیاتھا ١٤ | ٦١ سُوْرَۃُ الصَّفِّ مَدَنِیَّۃٌ ١٠٩ | رکوعاتھا ٢

سورۂ صف مدنیہ ہے، اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ①

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ

اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے ف۲ کتنی سخت ناپسند ہے

اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ

اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بےشک اللہ دوست رکھتا ہے انھیں جو اس کی راہ میں

فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

لڑتے ہیں پرا (صف) باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا (سیسہ) پلائی ف۳ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ؕ فَلَمَّا

اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو ف۴ حالانکہ تم جانتے ہو ف۵ کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ف۶ پھر جب

زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ⑤ وَ اِذْ

وہ ف۷ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے ف۸ اور فاسق لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا ف۹ اور یاد کرو جب

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ

عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں

ف۱ سورۂ صف مکیہ ہے اور بقول حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما وجمہور مفسرین مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چودہ ۱۴ آیتیں، دوسو اکیس ۲۲۱ کلمے، اور نو سو ۹۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: صحابہ کرام کی ایک جماعت گفتگو کر رہی تھی یہ وہ وقت تھا جب تک کہ حکم جہاد نازل نہیں ہوا تھا اس جماعت میں یہ تذکرہ تھا کہ اللہ تعالٰی کو سب سے زیادہ کیا عمل پیارا ہے ہمیں معلوم ہوتا تو ہم وہی کرتے چاہے اس میں ہمارے مال اور ہماری جانیں کام آجاتیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس آیت کے شانِ نزول میں اور بھی کئی قول ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے۔ ف۳ ایک سے دوسرا ملا ہوا ہر ایک اپنی اپنی جگہ جما ہوا دشمن کے مقابل سب کے سب مثل شے واحد کے۔ ف۴ آیات کا انکار کر کے اور میرے اوپر جھوٹی تہمتیں لگا کر ف۵ یقین کے ساتھ ف۶ اور رسول واجب التعظیم ہوتے ہیں ان کی توقیر اور ان کا احترام لازم ہے انہیں ایذا دینا سخت حرام اور انتہا درجہ کی بدنصیبی ہے۔ ف۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دے کر راہِ حق سے منحرف اور ف۸ انہیں اتباعِ حق کی توفیق سے محروم کر کے۔ ف۹ جو اس کے علم میں نافرمان ہیں۔

مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ

اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا ف۱۰ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف

بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ

لائیں گے اُن کا نام احمد ہے ف۱۱ پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا

مُّبِيْنٌ ۞ ٦ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰۤى اِلَى

جادو ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۲ حالانکہ اسے اسلام کی طرف

الْاِسْلَامِؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ ٧ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا

بلایا جاتا ہو ف۱۳ اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور ف۱۴

نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۞ ٨ هُوَ

اپنے مونھوں سے بجھادیں ف۱۵ اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر وہی ہے

الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ

جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب

كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۞ ٩ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى

کرے ف۱۶ پڑے بُرا مانیں مشرک اے ایمان والو ف۱۷ کیا میں بتادوں وہ سوداگری

ع ۹/۹

اس آیت میں تنبیہ ہے کہ رسولوں کو ایذا دینا شدید ترین جرم ہے اور اس کے وبال سے دل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور آدمی ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔ ف۱۰ اور توریت و دیگر کتبِ الٰہیہ کا اقرار و اعتراف کرتا ہوا اور تمام پہلے انبیاء کو مانتا ہوا۔ ف۱۱ حدیث: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اصحاب کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی اگر امور سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کفش برداری (نعلین شریفین اٹھانے) کی خدمت بجا لاتا۔ (ابوداؤد) حضرت عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے توریت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس مدفون ہوں گے۔ ابوداؤد مدنی نے کہا کہ روضۂ اقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ (ترمذی) حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا: یاروح اللہ! کیا ہمارے بعد اور کوئی امت بھی ہے؟ فرمایا: ہاں احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت وہ لوگ حکماء، علماء، ابرار و اتقیاء ہیں اور فقہ میں نائب انبیاء ہیں اللہ تعالیٰ سے تھوڑے رزق پر راضی اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی۔ ف۱۲ اس کی طرف شریک اور ولد کی نسبت کر کے اور اس کی آیات کو جادو بتا کر۔ ف۱۳ جس میں سعادت دارین ہے۔ ف۱۴ یعنی دین برحق اسلام ف۱۵ قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت بتا کر۔ ف۱۶ چنانچہ ہر ایک دین بعنایت الٰہی اسلام سے مغلوب ہو گیا۔ مجاہد سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو روئے زمین پر سوائے اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا۔ ف۱۷ شانِ نزول: مومنین نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم وہی کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت میں اس عمل کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع رضائے الٰہی اور جنت و نجات حاصل ہوتی ہے۔

تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے وا۱۸ ایمان رکھو اللّٰہ اور اس کے رسول پر اور

تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اللّٰہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے و۱۹ اگر

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ

تم جانو و۲۰ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی

الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَبَشِّرِ

کامیابی ہے اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا و۲۱ جو تمہیں پیاری ہے اللّٰہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح و۲۲ اور اے محبوب

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ

مسلمانوں کو خوشی سنادو و۲۳ اے ایمان والو دین خدا کے مددگار ہو جیسے و۲۴

عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ

عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللّٰہ کی طرف ہوکر میری مدد کریں حواری

الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ

بولے و۲۵ ہم دین خدا کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا و۲۶ اور

كَفَرَتْ طَّآىٕفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ﴿۱۴﴾ ع

ایک گروہ نے کفر کیا و۲۷ تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے و۲۸

و۱۸ اب وہ تجارت بتائی جاتی ہے۔ و۱۹ جان اور مال اور ہر ایک چیز سے و۲۰ اور ایسا کرو تو و۲۱ اس کے علاوہ جلد ملنے والی و۲۲ اس فتح سے یا فتح مکہ مراد ہے یا بلاد فارس و روم کی فتح۔ و۲۳ دنیا میں فتح کی اور آخرت میں جنت کی۔ و۲۴ حواریوں نے دین الٰہی کی مدد کی تھی جب کہ و۲۵ حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلصین کو کہتے ہیں یہ بارہ حضرات تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اول ایمان لائے، انہوں نے عرض کیا: و۲۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر و۲۷ ان دونوں میں قتال ہوا و۲۸ ایمان والے۔ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھالیے گئے تو ان کی قوم تین فرقوں میں منقسم ہوگئی ایک فرقے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہا کہ وہ اللّٰہ تھا آسمان پر چلا گیا دوسرے فرقہ نے کہا وہ اللّٰہ تعالیٰ کا بیٹا تھا اس نے اپنے پاس بلالیا تیسرے فرقہ نے کہا کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے اس نے اٹھالیا یہ تیسرے فرقے والے مومن تھے ان کی ان دونوں فرقوں سے جنگ رہی اور کافر گروہ ان پر غالب رہے یہاں تک کہ سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا اس وقت ایماندار گروہ ان کافروں پر غالب ہوا اس تقدیر پر مطلب یہ ہے کہ

أياتها ۱۱ | ۶۲ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۰ | ركوعاتها ۲

سورۂ جمعہ مدنیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ف۲ بادشاہ کمال پاکی والا عزت والا

الْحَكِيْمِ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

حکمت والا وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ف۳ کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

ہیں ف۴ اور انھیں پاک کرتے ہیں ف۵ اور انھیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں ف۶ اور بے شک وہ اس سے پہلے ف۷

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

ضرور کھلی گمراہی میں تھے ف۸ اور ان میں سے ف۹ اوروں کو ف۱۰ پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے ف۱۱ اور وہی عزت و

الْحَكِيْمُ ۝۳ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی ہم نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے سے مدد فرمائی۔ ف۱ سورۂ جمعہ مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، گیارہ ۱۱ آیتیں، ایک سو اسی ۱۸۰ کلمے، سات سو بیس ۷۲۰ حرف ہیں۔ ف۲ تسبیح تین طرح کی ہے ایک تسبیح خلقت کہ ہر شے کی ذات اور اس کی پیدائش حضرت خالق قدیر جل جلالہٗ کی قدرت و حکمت اور اسکی وحدانیت اور تنزیہ پر دلالت کرتی ہے دوسری تسبیح معرفت کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے مخلوق میں اپنی معرفت پیدا کرے تیسری تسبیح ضروری وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک جوہر پر اپنی تسبیح جاری فرماتا ہے یہ تسبیح معرفت پر مرتب نہیں۔ ف۳ جس کے نسب و شرافت کو وہ اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں ان کا نام پاک محمد مصطفےٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت نبی اُمّی ہے اس کی بہت وجوہ ہیں: ایک ان میں سے یہ ہے کہ آپ امت امیہ کی طرف مبعوث ہوئے۔ کتاب شعیاء میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اُمیوں میں ایک اُمی بھیجوں گا اور اس پر نبوت ختم کردوں گا اور ایک وجہ یہ ہے کہ آپ کی بعثت امّ القریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئی اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے اور کتاب سے کچھ پڑھتے نہ تھے اور یہ آپ کی فضیلت تھی کہ غایتِ حضور علم سے اس کی حاجت نہ تھی خط ایک صنعتِ ذہنیہ ہے جو آلۂ جسمانیہ سے صادر ہوتی ہے تو جو ذات ایسی ہو کہ قلمِ اعلیٰ اس کے زیرِ فرمان ہو اس کو اس کتابت کی کیا حاجت پھر حضور کا کتابت نہ فرمانا اور کتابت کا ماہر ہونا ایک معجزۂ عظیمہ ہے کاتبوں کو علمِ خط اور رسمِ کتابت کی تعلیم فرماتے اور اہلِ حرفت (اہلِ فن) کو حرفتوں (فنون) کی تعلیم دیتے اور ہر کمال دنیوی و اُخروی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام خلق سے اَعْلَمْ کیا۔ ف۴ یعنی قرآن پاک سناتے ہیں ف۵ عقائدِ باطلہ و اخلاقِ رذیلہ و خبائث جاہلیت و قبائح اعمال سے ف۶ کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے سنت و فقہ ہے یا احکامِ شریعت اور اسرارِ طریقت۔ ف۷ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل ف۸ کہ شرک و عقائد باطلہ و خبائث اعمال میں گرفتار تھے انہیں مرشدِ کامل کی شدید حاجت تھی۔ ف۹ یعنی اُمیوں میں سے ف۱۰ اوروں سے مراد یا تو عجم ہیں یا وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک

الْعَظِيْمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ

فضل والا ہے ف۱۱ ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی ف۱۳ پھر انھوں نے اس کی حکم برداری نہ کی ف۱۴ گدھے کی

الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ

مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اُٹھائے ف۱۵ کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتیں

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا

جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا تم فرماؤ اے یہودیو!

اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ

اگر تمھیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں ف۱۶ تو مرنے کی آرزو کرو ف۱۷ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

تم سچے ہو ف۱۸ اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں (اعمال) کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں ف۱۹ اور اللہ

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ

ظالموں کو جانتا ہے تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور

مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

تمھیں ملنی ہے ف۲۰ پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمھیں بتادے گا جو کچھ

تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ

ع ١ ٨ ١١

تم نے کیا تھا اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

جمعہ کے دن ف۲۱ تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو ف۲۲ اور خرید و فروخت چھوڑ دو ف۲۳ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم

اسلام میں داخل ہوں ان کو ف۱۱ ان کا زمانہ نہ پایا ان کے بعد آئے یا فضل و شرف میں ان کے درجہ کو نہ پہنچے کیونکہ صحابہ کے بعد کے لوگ خواہ غوث و قطب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پاسکتے۔ ف۱۲ اپنے خلق پر، اس نے ان کی ہدایت کے لیے اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ ف۱۳ اور اس کے احکام کا اتباع ان پر لازم کیا گیا تھا وہ لوگ یہود ہیں۔ ف۱۴ اور اس پر عمل نہ کیا اور اس میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھنے کے باوجود حضور پر ایمان نہ لائے۔ ف۱۵ اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو یہی حال ان یہود کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں اس کے الفاظ رٹتے ہیں اور اس سے نفع نہیں اٹھاتے اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اور یہی مثال ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو قرآن کریم کے معانی کو نہ سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس سے اعراض کریں۔ ف۱۶ جیسا کہ تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ ف۱۷ کہ موت تمھیں اس تک پہنچائے۔ ف۱۸ اپنے اس دعوے میں ف۱۹ یعنی اس کفر و تکذیب کے باعث جو ان سے صادر ہوئی ہے۔ ف۲۰ کسی طرح اس سے بچ نہیں سکتے۔ ف۲۱ روز جمعہ

تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا

جانو پھر جب نماز ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰ وَ اِذَا رَاَوْا

فضل تلاش کرو ف۲۴ اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انھوں نے

تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىِٕمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ

کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے ف۲۵ اورتمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے ف۲۶ تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۲۷

خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝۱۱ ع

کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا

ع ۲ ۱۲

آیاتھا ۱۱ | ۶۳ سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِیَّةٌ ۱۰۴ | رکوعاتھا ۲

سورۂ منافقون مدنیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

اس دن کا نام عربی زبان میں عَرُوبہ تھا جمعہ اس کو اس لیے کہا جاتا ہے کہ نماز کے لیے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے وجہ تسمیہ میں اور بھی اقوال ہیں سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لوی ہیں پہلا جمعہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھا اصحاب سیر کا بیان ہے کہ حضور علیہ السلام جب ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بارہویں ربیع الاول روز دوشنبہ (پیر) کو چاشت کے وقت مقام قباء میں اقامت فرمائی دوشنبہ، سہ شنبہ (منگل)، چہارشنبہ (بدھ)، پنجشنبہ (جمعرات) یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا بنی سالم ابن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ فرمایا جمعہ کا دن سید الایام ہے جو مومن اس روز مرے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اذان سے مراد اذانِ اول ہے نہ اذان ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے اگرچہ اذان اول زمانہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ میں اضافہ کی گئی مگر وجوب سعی اور ترک بیع وشراء اسی سے متعلق ہے۔ (کذا فی الدر المختار) **ف۲۲** دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لیے تیاری شروع کرو اور "ذِكْرُ اللّٰهِ" سے جمہور کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔ **ف۲۳ مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید وفروخت حرام ہوجاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی یعنی اہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا۔ **مسئلہ:** جمعہ مسلمان مرد مکلّف آزاد وتندرست مقیم پر شہر میں واجب ہوتا ہے نابینا اور لنگڑے پر واجب نہیں ہوتا صحت جمعہ کے لیے سات شرطیں ہیں (۱) شہر، جہاں فیصلہ مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو یا فناءِ شہر جو شہر سے متصل ہو اور اہلِ شہر اس کو اپنے حوائج کے کام میں لاتے ہوں۔ (۲) حاکم (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ وقت کے اندر (۵) خطبہ کا قبل نماز ہونا اتنی جماعت میں جو جمعہ کے لیے ضروری ہے (۶) جماعت اور اس کی اقل مقدار تین مرد ہیں سوائے امام کے (۷) اذنِ عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے روکا نہ جائے۔ **ف۲۴** یعنی اب تمہارے لیے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلب علم یا عیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ علماء اور اس کے مثل کاموں میں مشغول ہوکر نیکیاں حاصل کرو۔ **ف۲۵ شانِ نزول:** نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں روز جمعہ خطبہ فرمارہے تھے اس حال میں تاجروں کا ایک قافلہ آیا اور حسب دستور اعلان کے لیے طبل بجایا گیا زمانہ بہت تنگی اور گرانی (مہنگائی) کا تھا لوگ بایں خیال اس کی طرف چلے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ دیر کرنے سے اجناس ختم ہوجائیں اور ہم نہ پاسکیں اور مسجد شریف میں صرف بارہ آدمی رہ گئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۲۶ مسئلہ:** اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنا چاہیے۔ **ف۲۷** یعنی نماز کا اجر وثواب اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہنے کی برکت وسعادت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ف۲ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے

اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ۝۱ اِتَّخَذُوْۤا

کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ف۳ انھوں نے اپنی

اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا ف۴ تو اللہ کی راہ سے روکا ف۵ بے شک وہ بہت ہی بُرے کام

یَعْمَلُوْنَ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

کرتے ہیں ف۶ یہ اس لیے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو اُن کے دلوں پر مہر کردی گئی تو اب

یَفْقَهُوْنَ ۝۳ وَ اِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ

وہ کچھ نہیں سمجھتے اور جب تو انھیں دیکھے ف۷ ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو اُن کی بات

لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ ؕ

غور سے سنے ف۸ گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ف۹ ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں ف۱۰

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝۴ وَ اِذَا قِیْلَ

وہ دشمن ہیں ف۱۱ تو ان سے بچتے رہو ف۱۲ اللہ اُنھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۳ اور جب ان سے

ف۱ سورۂ منافقون مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، گیارہ ۱۱ آیتیں، ایک سو اسی ۱۸۰ کلمے، اور نو سو چھہتر ۹۷۶ حرف ہیں۔ ف۲ تو اپنے ضمیر کے خلاف ف۳ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔ ف۴ کہ ان کے ذریعہ سے قتل و قید سے محفوظ رہیں۔ ف۵ لوگوں کو یعنی جہاد سے یا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لانے سے طرح طرح کے وسوسے اور شبہے ڈال کر۔ ف۶ کہ بمقابلہ ایمان کے کفر اختیار کرتے ہیں۔ ف۷ یعنی منافقین کو مثل عبد اللّٰہ بن اُبَیّ ابنِ سلول وغیرہ کے ف۸ ابن اُبَی جسیم، صبیح، خوبرو و خوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھ والے منافقین قریب قریب ویسے ہی تھے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مجلس شریف میں جب یہ لوگ حاضر ہوتے تو خوب باتیں بناتے جو سننے والے کو اچھی معلوم ہوتیں۔ ف۹ جن میں بے جان تصویر کی طرح نہ ایمان کی روح نہ انجام سوچنے والی عقل۔ ف۱۰ کوئی کسی کو پکارتا ہو یا اپنی گمی چیز ڈھونڈتا ہو یا لشکر میں کسی مقصد کے لیے کوئی بات بلند آواز سے کہیں تو یہ اپنے خبثِ نفس اور سُوءِ ظن سے یہی سمجھتے ہیں کہ انہیں کچھ کہا گیا اور انہیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ ان کے حق میں کوئی ایسا مضمون نازل ہوا جس سے ان کے راز فاش ہو جائیں۔ ف۱۱ دل میں شدید عداوت رکھتے ہیں اور کفار کے پاس یہاں کی خبریں پہنچاتے ہیں ان کے جاسوس ہیں۔ ف۱۲ اور ان کے ظاہر حال سے دھوکا نہ کھاؤ۔ ف۱۳ اور روشن برہانیں قائم ہونے کے باوجود حق سے منحرف ہوتے ہیں۔

لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ

کہا جائے کہ آؤ وف۱۴ رسول اللہ تمہارے لیے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو

يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ

کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں وف۱۵ ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا وف۱۶ بےشک اللہ فاسقوں کو

الْفٰسِقِيْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

راہ نہیں دیتا وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں

حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

یہاں تک کہ پریشان ہوجائیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے وف۱۷ مگر منافقوں کو

لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ

سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے وف۱۸ تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا

مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

اُسے جو نہایت ذلت والا ہے وف۱۹ اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں

وف۱۴ معافی چاہنے کے لیے **وف۱۵ شانِ نزول:** غزوۂ مُرَیسیع سے فارغ ہوکر جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سرِ چاہ (ایک کنویں کے پاس) نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اجیر جَہجاہ غفاری اور ابنِ اُبَیّ کے حلیف سنان بن وبر جہنی کے درمیان جنگ ہوگئی جَہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اس وقت ابن اُبَیّ منافق نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سرِ مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمٰن نے انہیں عزت و قوت دی ہے ابن اُبَیّ کہنے لگا: چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور کی خدمت میں پہنچائی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابن اُبَیّ کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضور انور نے ابن اُبَیّ سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مُکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ ابن اُبَیّ بوڑھا بڑا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو اور بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن اُبَیّ کا جھوٹ ظاہر ہوگیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے درخواست کر حضور تیرے لیے اللہ تعالٰی سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ **وف۱۶** اس لیے کہ وہ نفاق میں راسخ اور پختہ ہو چکے ہیں۔ **وف۱۷** وہی سب کا رازق ہے **وف۱۸** اس غزوہ سے لوٹ کر **وف۱۹** منافقین نے اپنے کو عزت والا کہا اور مومنین کو ذلت

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ

کو خبر نہیں ف٢٠ اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَاَنْفِقُوْا

ذکر سے غافل نہ کرے ف٢١ اور جو ایسا کرے ف٢٢ تو وہی لوگ نقصان میں ہیں ف٢٣ اور ہمارے دیئے میں

مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ

سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو ف٢٤ قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب

لَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾

تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١١﴾

اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے ف٢٥ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

اٰياتها ١٨ | ٦٤ سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ ١٠٨ | ركوعاتها ٢

سورۂ تغابن مدنیہ ہے، اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اُسی کا مُلک ہے اور اسی کی تعریف ف٢

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تم میں

والا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف٢٠ اس آیت کے نازل ہونے کے چند ہی روز بعد ابن اُبی منافق اپنے نفاق کی حالت پر مرگیا۔ ف٢١ پنجگانہ نمازوں سے یا قرآن شریف سے ف٢٢ کہ دنیا میں مشغول ہوکر دین کو فراموش کردے اور مال کی محبت میں اپنے حال کی پروانہ کرے اور اولاد کی خوشی کے لیے راحتِ آخرت سے غافل رہے ف٢٣ کہ انہوں نے دنیائے فانی کے پیچھے دارِ آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پروانہ کی۔ ف٢٤ یعنی جو صدقات واجب ہیں وہ ادا کرو۔ ف٢٥ جو لوحِ محفوظ میں مکتوب ہے۔ ف١ سورۂ تغابن اکثر کے نزدیک مدنیہ ہے اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ مکیہ ہے سوائے تین ٣ آیتوں کے جو "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ" سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دو ٢ رکوع، اٹھارہ ١٨ آیتیں، دوسو اکتالیس ٢٤١ کلمے، ایک ہزار ستر ١٠٧٠ حرف ہیں۔ ف٢ اپنے مُلک میں متصرف ہے جو چاہتا ہے جیسا چاہتا ہے کرتا ہے نہ کوئی شریک نہ ساجھی سب نعمتیں اسی کی ہیں۔

مُّؤْمِنٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

کوئی مسلمان ف۳ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اس نے آسمان اور زمین حق

بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ یَعْلَمُ مَا فِی

کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی ف۴ اور اسی کی طرف پھرنا ہے ف۵ جانتا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ

آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؗ فَذَاقُوْا

کی جانتا ہے کیا تمہیں ف۶ ان کی خبر نہ آئی جنھوں نے تم سے پہلے کفر کیا ف۷ اور اپنے

وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ

کام کا وبال چکھا ف۸ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ف۹ یہ اس لیے کہ اُن کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا ؗ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا وَّ اسْتَغْنَى

اُن کے رسول روشن دلیلیں لاتے ف۱۰ تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے ف۱۱ تو کافر ہوئے ف۱۲ اور پھر گئے ف۱۳ اور اللہ نے بے نیازی کو

اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۶﴾ زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ؕ

کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے

قُلْ بَلٰى وَ رَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک (اعمال) تمہیں جتادیے جائیں گے اور یہ اللہ کو

یَسِیْرٌ ﴿۷﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

آسان ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ف۱۴ جو ہم نے اُتارا اور اللہ تمہارے کاموں

تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۸﴾ یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ

سے خبردار ہے جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن ف۱۵ وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا ف۱۶

ف۳ حدیث شریف میں ہے کہ انسان کی سعادت و شقاوت فرشتہ بحکم الٰہی اسی وقت لکھ دیتا ہے جب کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ ف۴ تو لازم ہے کہ تم اپنی سیرت بھی اچھی رکھو۔ ف۵ آخرت میں۔ ف۶ اے کفارِ مکہ! ف۷ یعنی کیا تمہیں گزری ہوئی امتوں کے احوال معلوم نہیں جنھوں نے انبیاء کی تکذیب کی ف۸ دنیا میں اپنے کفر کی سزا پائی ف۹ آخرت میں ف۱۰ معجزے دکھاتے۔ ف۱۱ یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمالِ بے عقلی و نافہمی ہے پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کرلیا۔ ف۱۲ رسولوں کا انکار کر کے ف۱۳ ایمان سے۔ ف۱۴ نور سے مراد قرآن شریف ہے کیونکہ اس کی بدولت گمراہی

وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ یَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُدْخِلْهُ

اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس کی برائیاں اُتار دے گا اور اُسے باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی

الْعَظِیْمُ ﴿۹﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ

کامیابی ہے اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۰﴾ ع مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ

ربع ۱۵

ہمیشہ اس میں رہیں اور کیا ہی بُرا انجام کوئی مصیبت نہیں پہنچتی ف۱۷ مگر اللہ کے

اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ

حکم سے اور جو اللہ پر ایمان لائے ف۱۸ اللہ اس کے دل کو ہدایت فرمادے گا ف۱۹ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا

اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو ف۲۰ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف

الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾

صریح پہنچا دینا ہے ف۲۱ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

اے ایمان والو تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں ف۲۲

فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

تو ان سے احتیاط رکھو ف۲۳ اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ بخشنے والا

کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ ف۱۵ یعنی روز قیامت جس میں سب اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ ف۱۶ یعنی کافروں کی محرومی ظاہر ہونے کا۔ ف۱۷ موت کی یا مرض کی یا نقصان مال کی یا اور کوئی ف۱۸ اور جانے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور وقت مصیبت ''اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر شکر اور بلا پر صبر کرے ف۱۹ کہ وہ اور زیادہ نیکیوں اور طاعتوں میں مشغول ہو۔ ف۲۰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے ف۲۱ چنانچہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور کامل طور پر دین کی تبلیغ فرما دی۔ ف۲۲ کہ تمہیں نیکی سے روکتے ہیں۔ ف۲۳ اور ان کے کہنے میں آ کر نیکی سے باز نہ رہو۔ **شانِ نزول:** چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بی بی اور بچوں نے انہیں روکا اور کہا ہم تمہاری جدائی پر صبر نہ کر سکیں گے تم چلے جاؤ گے ہم تمہارے پیچھے ہلاک ہو جائیں گے، یہ بات ان پر اثر کر گئی اور وہ ٹھہر گئے کچھ عرصہ کے بعد جب انہوں نے ہجرت کی تو انہوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ دین میں بڑے ماہر اور فقیہ ہو گئے ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے اپنی بی بی

رَّحِيْمٌ ⑭ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ

مہربان ہے　تمہارے　مال　اور تمہارے　بچے　جانچ ہی ہیں ف۲۴　اور　اللّٰہ　کے　پاس　بڑا

عَظِيْمٌ ⑮ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا

ثواب ہے ف۲۵　تو　اللّٰہ　سے　ڈرو　جہاں　تک　ہوسکے ف۲۶　اور　فرمان　سنو　اور حکم مانو ف۲۷ اور اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرو

خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑯

اپنے　بھلے　کو　اور جو اپنی جان کی لالچ سے بچایا گیا ف۲۸　تو　وہی　فلاح　پانے والے　ہیں

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اگر تم　اللّٰہ　کو　اچھا قرض　دو گے ف۲۹　وہ　تمہارے　لیے　اس　کے　دونے　کردے گا　اور　تمہیں　بخش دے گا　اور　اللّٰہ

شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ⑰ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑱

قدر فرمانے والا　حلم والا ہے　ہر　نہاں　اور　عیاں　کا　جاننے والا　عزت والا　حکمت والا

(ع ۲، ۸، ۱۶)

آیاتها ۱۲ | ٦٥ سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ ٩٩ | رکوعاتها ۲

سورۂ طلاق مدنیہ ہے، اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ　کے　نام　سے　شروع　جو　نہایت　مہربان　رحم　والا　ف۱

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا

اے　نبی ف۲　جب تم لوگ　عورتوں　کو　طلاق　دو　تو　ان کی　عدت　کے　وقت　پر　انھیں　طلاق　دو　اور　عدت

الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ

کا شمار رکھو ف۳　اور　اپنے　رب　اللّٰہ　سے　ڈرو　عدت　میں　انھیں　اُن کے　گھروں　سے　نہ　نکالو　اور　نہ وہ آپ　نکلیں ف۴

بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور یہ قصد کیا کہ ان کا خرچ بند کردیں کیونکہ وہی لوگ انہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور کے ساتھ ہجرت کرنے والے اصحابِ علم و فقہ میں ان سے منزلوں آگے نکل گئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اپنے بی بی بچوں سے درگزر کرنے اور معاف کرنے کی ترغیب فرمائی گئی، چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے: ف۲۴ کہ کبھی آدمی ان کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہوجاتا ہے اور ان میں مشغول ہوکر امورِ آخرت کے سرانجام سے غافل ہوجاتا ہے۔ ف۲۵ تو لحاظ رکھو ایسا نہ ہو کہ اموال و اولاد میں مشغول ہوکر ثوابِ عظیم کھو بیٹھو۔ ف۲۶ یعنی بقدر اپنی وسعت و طاقت کے طاعت و عبادت بجا لاؤ یہ تفسیر ہے "اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ" کی ف۲۷ اللّٰہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کا ف۲۸ اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکمِ شریعت کے مطابق خرچ کیا ف۲۹ یعنی خوش دلی سے نیک نیتی کے ساتھ مالِ حلال سے صدقہ دو گے صدقہ دینے کو براہِ لطف و کرم قرض سے تعبیر فرمایا، اس میں صدقہ کی ترغیب ہے کہ صدقہ دینے والا نقصان میں نہیں ہے بالیقین اس کی جزا پائے گا۔ ف۱ سورۂ طلاق مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، بارہ ۱۲ آیتیں اور دو سو انچاس ۲۴۹ کلمے

اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِؕ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ

مگر یہ کہ کوئی صریح بےحیائی کی بات لائیں ف۵ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ

سے آگے بڑھا بےشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی

ذٰلِكَ اَمْرًا(۱) فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

نیا حکم بھیجے ف۶ تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں ف۷ تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا

فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ

بھلائی کے ساتھ جدا کردو ف۸ اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو اور اللہ کے لیے گواہی

لِلّٰهِؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ۬ؕ وَ مَنْ

قائم کرو ف۹ اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اُسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو ف۱۰ اور جو

اور ایک ہزار ساٹھ ۱۰۶۰ حرف ہیں۔ ف۲ اپنی امت سے فرمادیجئے۔ ف۳ شانِ نزول: یہ آیت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بی بی کو عورتوں کے ایامِ مخصوصہ میں طلاق دی تھی۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجعت کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو طہر یعنی پاکی کے زمانہ میں طلاق دیں، اس آیت میں عورتوں سے مراد مدخول بہا عورتیں ہیں (جو اپنے شوہروں کے پاس گئی ہوں) صغیرہ، حاملہ اور آئسہ نہ ہوں (آئسہ وہ عورت ہے جس کے ایام بڑھاپے کی وجہ سے بند ہوگئے ہوں ان کا وقت نہ رہا ہو) مسئلہ: غیر مدخول بہا پر عدت نہیں ہے باقی تینوں قسم کی عورتیں جو ذکر کی گئی تھیں انہیں ایام نہیں ہوتے تو ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی۔ مسئلہ: غیر مدخول بہا کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے۔ آیت میں جو حکم دیا گیا اس سے مراد ایسی مدخول بہا عورتیں ہیں جن کی عدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دینا ہو تو ایسے طہر میں طلاق دیں جس میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو پھر عدت گزرنے تک ان سے تعرض نہ کریں اس کو طلاق احسن کہتے ہیں طلاق حسن غیر موطؤہ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اس کو ایک طلاق دینا طلاق حسن ہے خواہ یہ طلاق حیض میں ہو اور موطؤہ عورت اگر صاحب حیض ہو تو اسے تین طلاقیں ایسے تین طہروں میں دینا جن میں اس سے قربت نہ کی ہو طلاق حسن ہے اور اگر موطؤہ صاحب حیض نہ ہو تو اس کو تین طلاقیں تین مہینوں میں دینا طلاق حسن ہے طلاق بدعی حالت حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں قربت کی گئی ہو طلاق بدعی ہے ایسے ہی ایک طہر میں تین یا دو طلاقیں یکبارگی یا دو مرتبہ میں دینا طلاق بدعی ہے اگرچہ اس طہر میں وطی نہ کی گئی ہو۔ مسئلہ: طلاق بدعی مکروہ ہے مگر واقع ہوجاتی ہے اور ایسی طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔ ف۴ مسئلہ: عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنی لازم ہے نہ شوہر کو جائز کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا روا ف۵ ان سے کوئی فسق ظاہر صادر ہو جس پر حد آتی ہے مثل زنا اور چوری کے اس کے لیے انہیں نکالنا ہی ہوگا۔ مسئلہ: اگر عورت فحش بکے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اس کو نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ (نافرمان) کے حکم میں ہے۔ مسئلہ: جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن شب گزارنا اس کو شوہر کے گھر ہی میں ضروری ہے۔ مسئلہ: جو عورت طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان حائل ہو۔ مسئلہ: اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو اس مکان سے چلا جانا بہتر ہے۔ ف۶ رجعت کا ف۷ یعنی عدت آخر (ختم) ہونے کے قریب ہو ف۸ یعنی تمہیں اختیار ہے اگر تم ان کے ساتھ بحسن معاشرت و موافقت رہنا چاہو تو رجعت کرلو اور دل میں پھر دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھو اور اگر تمہیں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرسکنے کی امید نہ ہو تو مہر وغیرہ ان کے حق ادا کرکے ان سے جدائی کرلو اور انہیں ضرر نہ پہنچاؤ اس طرح کہ آخر عدت میں رجعت کرلو پھر طلاق دے دو اور اس طرح انہیں ان کی عدت دراز کرکے پریشانی میں ڈالو ایسا نہ کرو اور خواہ رجعت کرو یا فرقت اختیار کرو دونوں صورتوں میں دفع تہمت اور رفع نزاع کے لیے دو مسلمانوں کو گواہ کرلینا مستحب ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ف۹ مقصود اس سے اس کی رضا جوئی ہو اور اقامتِ حق و تعمیل حکم الٰہی کے سوا اپنی کوئی فاسد غرض اس میں نہ ہو۔ ف۱۰ مسئلہ: اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ کفار

يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿٢﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

اللّٰہ سے ڈرے ف١٢ اللّٰہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا ف١٣ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ

اور جو اللّٰہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے ف١٣ بےشک اللّٰہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بےشک اللّٰہ نے

اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ

ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے اور تمہاری عورتوں میں جنھیں حیض کی امید نہ رہی ف١٤ اگر

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ

تمہیں کچھ شک ہو ف١٥ تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنھیں ابھی حیض نہ آیا ف١٦ اور حمل والیوں

اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ

کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں ف١٧ اور جو اللّٰہ سے ڈرے اللّٰہ اس کے کام میں آسانی

يُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ

فرمادے گا یہ ف١٨ اللّٰہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اُتارا اور جو اللّٰہ سے ڈرے ف١٩ اللّٰہ اس کی بُرائیاں

سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ﴿٥﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ

اُتار دے گا اور اسے بڑا ثواب دے گا عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی

شرائع واحکام کے ساتھ مخاطب نہیں۔ ف١١ اور طلاق دے تو طلاق سنّی دے اور معتدہ (عدّت والی) کو ضرر نہ پہنچائے نہ اسے مسکن (گھر) سے نکالے اور حسب حکمِ الٰہی مسلمانوں کو گواہ کرلے۔ ف١٢ جس سے وہ دنیا وآخرت کے غموں سے خلاص پائے اور ہر تنگی اور پریشانی سے محفوظ رہے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اللّٰہ تعالٰی اس کے لیے شبہاتِ دنیا غمراتِ موت وشدائدِ روزِ قیامت سے خلاص کی راہ نکالے گا اور اس آیت کی نسبت سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے علم میں ایک ایسی آیت ہے جسے لوگ محفوظ کرلیں تو ان کی ہر ضرورت وحاجت کے لیے کافی ہے۔ **شانِ نزول:** عوف بن مالک کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو عوف نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اس کے ساتھ اپنی محتاجی وناداری کی شکایت کی سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" پڑھتے رہو عوف نے گھر آکر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا دشمن غافل ہوگیا تھا اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا عوف نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ کیا یہ بکریاں ان کے لیے حلال ہیں حضور نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ف١٣ دونوں جہان میں۔ ف١٤ بوڑھی ہوجانے کی وجہ سے کہ وہ سنِ ایاس کو پہنچ گئی ہوں۔ سنِ ایاس ایک قول میں پچپن اور ایک قول میں ساٹھ سال کی عمر ہے اور اصح یہ ہے کہ جس عمر میں بھی حیض منقطع ہوجائے وہی سنِ ایاس ہے۔ ف١٥ اس میں کہ ان کا حکم کیا ہے۔ **شانِ نزول:** صحابہ نے رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہوگئی جو حیض والی نہ ہوں ان کی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف١٦ یعنی وہ صغیرہ ہیں یا عمر تو بلوغ کی آگئی مگر ابھی حیض نہ شروع ہوا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ ف١٧ **مسئلہ:** حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ ف١٨ احکام جو مذکور ہوئے۔ ف١٩ اور اللّٰہ تعالٰی کے نازل فرمائے ہوئے

وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ

طاقت بھر ف۲۰ اور انھیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو ف۲۱ اور اگر ف۲۲ حمل والیاں

حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ

ہوں تو انھیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ اُن کے بچہ پیدا ہو ف۲۳ پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا بَیْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ

تو انھیں اس کی اجرت دو ف۲۴ اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو ف۲۵ پھر اگر باہم مضائقہ کرو (دشوار سمجھو) ف۲۶

فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰی ؕ﴿۶﴾ لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ

تو قریب ہے کہ اُسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی مقدور والا ف۲۷ اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر

عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ

اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل

اٰتٰىهَا ؕ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ﴿۷﴾ ع وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ

ع ۱۷

جتنا اُسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ف۲۸ اور کتنے ہی شہر تھے جنھوں نے اپنے رب کے

عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا

حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا ف۲۹ اور انھیں بُری

نُّكْرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾ اَعَدَّ

ماردی ف۳۰ تو انھوں نے اپنے کئے کا وبال چکھا اور اُن کے کام کا انجام گھاٹا ہوا اللہ نے

احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق واجب ہیں انہیں باحتیاط ادا کرے۔ ف۲۰ مسئلہ: طلاق دی ہوئی عورت کو تا عدت رہنے کے لیے اپنے حسب حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے۔ ف۲۱ جگہ میں ان کے مکان کو گھیر کر یا کسی ناموافق کو ان کے شریک مسکن کرکے یا اور کوئی ایسی ایذا دے کر کہ وہ نکلنے پر مجبور ہوں۔ ف۲۲ وہ مطلقات ف۲۳ کیونکہ ان کی عدت جب ہی تمام ہوگی۔ مسئلہ: نفقہ جیسا حاملہ کو دینا واجب ہے ایسا ہی غیر حاملہ کو بھی، خواہ اس کو طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔ ف۲۴ مسئلہ: بچہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں باپ کے ذمہ ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پیے یا باپ فقیر ہو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہوجاتا ہے بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں ایسی حالت میں اس کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں بعد عدت جائز ہے۔ مسئلہ: کسی عورت کو معین اجرت پر دودھ پلانے کے لیے مقرر کرنا جائز ہے۔ مسئلہ: غیر عورت کی بہ نسبت اجرت پر دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے۔ مسئلہ: اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر زیادہ اولیٰ۔ مسئلہ: دودھ پلائی پر بچے کو نہلانا اس کے کپڑے دھونا اس کے تیل لگانا اس کی خوراک کا انتظام رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں کی قیمت اس کے والد پر ہے۔ مسئلہ: اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا یا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی مستحق نہیں۔ ف۲۵ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے نہ عورت معاملہ میں سختی۔ ف۲۶ مثلاً ماں غیر عورت کے برابر اجرت پر راضی نہ ہو اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے ف۲۷ مطلقہ عورتوں کو اور دودھ پلانے والی عورتوں کو ف۲۸ یعنی تنگی معاش کے بعد۔ ف۲۹ اس سے حساب آخرت مراد ہے

اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًاۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۚۖۛ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛۚ

ان کے لیے سخت عذاب تیار کررکھا ہے تو اللہ سے ڈرو اے عقل والو وہ جو ایمان لائے ہو

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًاۙ ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

بےشک اللہ نے تمہارے لیے عزت اُتاری ہے وہ رسول ف۳۱ کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں

مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

پڑھتا ہے تاکہ اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ف۳۲ اندھیریوں سے ف۳۳ اُجالے کی طرف

النُّوْرِؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًاؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿١١﴾ اَللّٰهُ

جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں بےشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی ف۳۴ اللہ ہے

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ

جس نے سات آسمان بنائے ف۳۵ اور انہی کے برابر زمینیں ف۳۶ حکم ان کے درمیان اُترتا

بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۙ۬ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ

ہے ف۳۷ تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ کا علم

بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

ہر چیز کو محیط ہے

اٰیاتها ١٢ — (٦٦) سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ (١٠٧) — رکوعاتها ٢

سورۂ تحریم مدنیہ ہے، اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

جس کا وقوع یقینی ہے اس لیے صیغۂ ماضی سے اس کی تعبیر فرمائی گئی۔ ف۳۰ عذابِ جہنم کی یا دنیا میں قحط و قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کر کے ف۳۱ یعنی وہ عزت رسول کریم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۳۲ کفر و جہل کی ف۳۳ ایمان و علم کے ف۳۴ جنت جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی منقطع نہ ہوں گی۔ ف۳۵ ایک کے اوپر ایک ہر ایک کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ اور ہر ایک کا دوسرے سے فاصلہ پانچ سو برس کی راہ۔ ف۳۶ یعنی سات ہی زمینیں۔ ف۳۷ یعنی اللہ تعالٰی کا حکم ان

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۗ

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی وا۔ اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اُتار مقرر فرما دیا ف۳ اور اللہ

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ

تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی ف۴ سے

اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ

ایک راز کی بات فرمائی ف۵ پھر جب وہ ف۶ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اُسے نبی پر ظاہر کردیا تو نبی نے اُسے کچھ جتایا

وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۗ قَالَ

اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی ف۷ پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی ف۸ حضور کو کس نے بتایا فرمایا

سب میں جاری و نافذ ہے یا یہ معنی ہیں کہ جبریل امین آسمان سے وحی لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔ ف۱ سورۂ تحریم مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، بارہ ۱۲ آیتیں، دوسو سینتالیس ۲۴۷ کلمے، ایک ہزار ساٹھ ۱۰۶۰ حرف ہیں۔ ف۲ **شانِ نزول:** سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سرفراز خدمت کیا یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور نے ان کی دلجوئی کے لیے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امورِ امت کے مالک ابوبکر و عمر ہوں گے (رضی اللہ تعالٰی عنہما) وہ اس سے خوش ہوگئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالٰی نے آپ کے لیے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انہیں اپنے لیے کیوں حرام کیے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ و عائشہ (رضی اللہ تعالٰی عنہما) کی رضا جوئی کے لیے اور ایک قول اس آیت کی شانِ نزول میں یہ بھی ہے کہ ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہما وغیرہما کو ناگوار گزری اور انہیں رشک ہوا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہن مبارک سے مغافیر (ایک قسم کے مشروب) کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی، چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا منشا معلوم تھا، فرمایا: مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں شہد میں نے پیا ہے اس کو میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو ہم شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳ یعنی کفارہ تو ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمائیے یا شہد نوش فرمائیے یا قسم کے اوتار سے یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہ کہا جائے تاکہ اس کے خلاف کرنے سے حنث نہ ہو (یعنی قسم نہ ٹوٹے)۔ مقاتل سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں کفارہ کا حکم تعلیم امت کے لیے ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینا یمین یعنی قسم ہے۔ ف۴ یعنی حضرت حفصہ ف۵ ماریہ کو اپنے اوپر حرام کرلینے کی اور اس کے ساتھ یہ فرمایا کہ اس کا کسی پر اظہار نہ کرنا۔ ف۶ یعنی حضرت حفصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ف۷ یعنی تحریم ماریہ اور خلافت شیخین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کردی اور دوسری بات کو ذکر نہ فرمایا یہ شانِ کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی۔ ف۸ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۳﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ

مجھے علم والے خبردار نے بتایا ف۹ نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ف۱۰ ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں ف۱۱

وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ

اور اگر ان پر زور باندھو ف۱۲ تو بےشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے

وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ

اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے

اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىٕحٰتٍ

بہتر بیبیاں بدل دے اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں ف۱۳ توبہ والیاں بندگی والیاں ف۱۴ روزہ داریں

ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ

بیاہیاں اور کنواریاں ف۱۵ اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو

نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا

اس آگ سے بچاؤ ف۱۶ جس کے ایندھن آدمی ف۱۷ اور پتھر ہیں ف۱۸ اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں ف۱۹ جو

یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں ف۲۰ اے کافرو!

كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ ع

آج بہانے نہ بناؤ ف۲۱ تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو کرتے تھے

ع ۱ ۱۹

ف۹ جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خطاب فرماتا ہے: ف۱۰ یہ تم پر واجب ہے۔ ف۱۱ کہ تمہیں وہ بات پسند آئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ۔ ف۱۲ اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار ہو ف۱۳ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبردار اور اُن کی رضا جو ہوں۔ ف۱۴ یعنی کثیر العبادت ف۱۵ یہ تخویف ہے ازواجِ مطہرات کو کہ اگر انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آزردہ کیا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دی تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے اور بہتر بیبیاں عطا فرمائے گا اس تخویف سے ازواجِ مطہرات متاثر ہوئیں اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرفِ خدمت کو ہر نعمت سے زیادہ سمجھا اور حضور کی دلجوئی اور رضا طلبی مقدم جانی لہٰذا آپ نے انہیں طلاق نہ دی۔ ف۱۶ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرکے عبادتیں بجالا کر گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کرکے اور انہیں علم و ادب سکھا کر۔ ف۱۷ یعنی کافر ف۱۸ یعنی بت وغیرہ، مراد یہ ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید الحرارت ہے اور جس طرح دنیا کی آگ لکڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا۔ ف۱۹ جو نہایت قوی اور زور آور ہیں اور ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں۔ ف۲۰ کافروں سے وقتِ دخولِ دوزخ کہا جائے گا جبکہ وہ آتشِ دوزخ کی شدت اور اس کا عذاب دیکھیں گے۔ ف۲۱ کیونکہ اب تمہارے لیے کوئی جائے عذر باقی نہیں رہی نہ آج کوئی عذر قبول کیا جائے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے ف۲۲ قریب ہے کہ تمہارا رب ف۲۳

يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ

تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ

جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ف۲۴ اُن کا نور دوڑتا ہوگا

اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ

اُن کے آگے اور اُن کے دہنے ف۲۵ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے ف۲۶ اور ہمیں بخش دے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ

بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے اے غیب بتانے والے (نبی) ف۲۷ کافروں پر اور منافقوں پر ف۲۸ جہاد کرو

وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۹﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا انجام اللہ کافروں کی

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ

مثال دیتا ہے ف۲۹ نوح کی عورت اور لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ

دو سزاوارِ قرب (مقرب) بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی ف۳۰ تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام

ف۲۲ یعنی توبہ صادقہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے مجتنب رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا توبۂ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔ ف۲۳ توبہ قبول فرمانے کے بعد ف۲۴ اس میں کفار پر تعریض ہے کہ وہ دن ان کی رسوائی کا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور کے ساتھ والوں کی عزت کا۔ ف۲۵ صراط پر اور جب مؤمن دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا ف۲۶ یعنی اس کو باقی رکھ کہ دخولِ جنت تک باقی رہے۔ ف۲۷ تلوار سے ف۲۸ قول غلیظ اور وعظ بلیغ اور حجت قوی سے ف۲۹ اس بات میں کہ انہیں ان کے کفر اور مومنین کی عداوت پر عذاب کیا جائے گا اور اس کفر وعداوت کے ہوتے ہوئے ان کا نسب اور مومنین اور مقربین کے ساتھ ان کی قرابت و رشتہ داری انہیں کچھ نفع نہ دے گی۔ ف۳۰ دین میں کہ کفر اختیار کیا، حضرت نوح کی عورت واہلہ اپنی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت واعلہ اپنا نفاق چھپاتی تھی اور جو مہمان آپ کے یہاں آتے تھے آگ جلا کر اپنی قوم کو ان کے آنے سے خبردار کرتی تھی۔

شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ

نہ آئے اور فرمادیا گیا ف۳۱ کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ ف۳۲ اور اللہ مسلمانوں کی مثال

اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ

بیان فرماتا ہے ف۳۳ فرعون کی بی بی ف۳۴ جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا ف۳۵

وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١١﴾ وَ

اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے ف۳۶ اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش ف۳۷ اور

مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا

عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی

وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿١٢﴾ ع

اور اس نے اپنے رب کی باتوں ف۳۸ اور اس کی کتابوں ف۳۹ کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی

ف۳۱ ان سے وقتِ موت یا روزِ قیامت (اور تعبیر صیغہ ماضی سے) بلحاظ تحقق وقوع کے ہے۔ ف۳۲ یعنی اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ کیونکہ تمہارے اور ان انبیاء کے درمیان تمہارے کفر کے باعث علاقہ باقی نہ رہا۔ ف۳۳ کہ انہیں دوسرے کی معصیت ضرر نہیں دیتی۔ ف۳۴ جن کا نام آسیہ بنتِ مزاحم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو مغلوب کیا تو بی بی آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت عذاب کئے انہیں چومیخا کیا (یعنی ان کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھوک دیں) اور بھاری چکی سینہ پر رکھی اور دھوپ میں ڈال دیا جب فرعونی ان کے پاس سے ہٹتے تو فرشتے ان پر سایہ کرتے۔ ف۳۵ اللہ تعالیٰ نے ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہوگئی۔ ف۳۶ فرعون کے کام سے یا اس کا شرک و کفر و ظلم مراد ہے یا اس کا قرب۔ ف۳۷ یعنی فرعون کے دین والوں سے، چنانچہ یہ دعا ان کی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھا کر جنت میں داخل کی گئیں۔ ف۳۸ رب کی باتوں سے شرائع و احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمائے۔ ف۳۹ کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی تھیں۔

اٰیاتها ۳۰	۶۷ سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ ۷۷	ركوعاتها ۲

سورۂ ملک مکیہ ہے، اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۟ۙ۱ الَّذِیْ

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا مُلک ف۲ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ جس

خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ

نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو ف۳ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے ف۴ اور وہی عزت والا

الْغَفُوْرُ ۟ۙ۲ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق

مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۳ ثُمَّ ارْجِعِ

دیکھتا ہے ف۵ تو نگاہ اٹھا کر دیکھ ف۶ تجھے کوئی رخنہ (خرابی وعیب) نظر آتا ہے پھر دوبارہ

الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ۴ وَ لَقَدْ زَیَّنَّا

نگاہ اٹھا ف۷ نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی ف۸ اور بےشک ہم نے

السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

نیچے کے آسمان کو ف۹ چراغوں سے آراستہ کیا ف۱۰ اور انھیں شیطانوں کے لیے مار کیا ف۱۱ اور ان کے لیے ف۱۲ بھڑکتی آگ

ف۱ سورۂ الملک مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، تیس ۳۰ آیتیں، تین سوتیس ۳۳۰ کلمے، ایک ہزار تین سو تیرہ ۱۳۱۳ حرف ہیں۔ حدیث میں ہے کہ سورۂ مُلک شفاعت کرتی ہے۔ (ترمذی وابوداؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انہیں خیال نہ تھا کہ وہ صاحبِ قبر سورۂ مُلک پڑھتے رہے یہاں تک کہ تمام کی تو خیمہ والے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اور تھی وہاں قبر اور صاحبِ قبر سورۂ مُلک پڑھتے تھے یہاں تک کہ ختم کیا، سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مَانِعَه مُنْجِیَه ہے عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔ (الترمذی وقال غریب) ف۲ جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت۔ ف۳ دنیا کی زندگی میں۔ ف۴ یعنی کون زیادہ مطیع و مخلص ہے۔ ف۵ یعنی آسمانوں کی پیدائش سے قدرتِ الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم، استوار، مستقیم، مستوی، متناسب بنائے۔ ف۶ آسمان کی طرف بارِ دگر (دوسری مرتبہ) ف۷ اور بار بار دیکھ ف۸ کہ بار بار کی جستجو سے بھی کوئی خَلَل نہ پا سکے گی۔ ف۹ جو زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے۔ ف۱۰ یعنی ستاروں سے ف۱۱ کہ جب شیاطین آسمان کی طرف ان کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے پہنچیں تو کواکب سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے۔ ف۱۲ یعنی شیاطین کے لئے۔

عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ

کا عذاب تیار فرمایا وف۱۳ اور جنھوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا وف۱۴ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی

الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾ اِذَاۤ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ هِيَ تَفُوْرُ ﴿۷﴾ تَكَادُ

برا انجام جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا (چنگھاڑنا) سنیں گے کہ جوش مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ

تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

شدت غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ وف۱۵ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر

نَذِيْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

سنانے والا نہ آیا تھا وف۱۶ کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے وف۱۷ پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ

مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ

نہیں اوتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا

نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا

سمجھتے وف۱۸ تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے اب اپنے گناہ کا اقرار کیا وف۱۹ تو پھٹکار

لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ

ہو دوزخیوں کو بے شک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں وف۲۰

مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ

اُن کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے وف۲۱ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ ع

دلوں کی جانتا ہے وف۲۲ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا وف۲۳ اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار

وف۱۳ آخرت میں وف۱۴ خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنّوں میں سے وف۱۵ مالک اور ان کے اعوان بطریق توبیخ۔ وف۱۶ یعنی اللّٰہ کا نبی جو تمہیں عذابِ الٰہی کا خوف دلاتا وف۱۷ اور انہوں نے احکامِ الٰہی پہنچائے اور خدا کے غضب اور عذابِ آخرت سے ڈرایا۔ وف۱۸ رسولوں کی ہدایت اور اس کو مانتے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ تکلیف کا مدار اَدِلّۂ سَمعِیَہ وعقلیہ دونوں پر ہے اور دونوں حجتیں مُلزِمہ ہیں۔ وف۱۹ کہ رسولوں کی تکذیب کرتے تھے اور اس وقت کا اقرار کچھ نافع نہیں وف۲۰ اور اس پر ایمان لاتے ہیں وف۲۱ ان کی نیکیوں کی جزاء۔ وف۲۲ اس پر کچھ مخفی نہیں۔ شانِ نزول: مشرکین آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو محمد (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خدا سن نہ پائے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی یہ کوشش فضول ہے وف۲۳ اپنی مخلوق کے احوال کو۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام (تابع) کردی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں

رِّزْقِهٖؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ

سے کھاؤ ف۲۴ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ف۲۵ کیا تم اس سے نڈر ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں

الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُۙ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ

دھنسادے ف۲۶ جبھی وہ کانپتی رہے ف۲۷ یا تم نڈر ہوگئے اس سے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ

عَلَیْكُمْ حَاصِبًاؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ

تم پر پتھراؤ بھیجے ف۲۸ تو اب جانو گے ف۲۹ کیسا تھا میرا ڈرانا اور بیشک اُن سے اگلوں نے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ

جھٹلایا ف۳۰ تو کیسا ہوا میرا انکار ف۳۱ اور کیا اُنھوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے ف۳۲

وَّ یَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾

وقف لازم / وقف منزل / وقف غفران

اور سمیٹتے ف۳۳ انھیں کوئی نہیں روکتا سوا رحمٰن کے ف۳۴ بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِؕ اِنِ

یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے ف۳۵

الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍۚ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ

کافر نہیں مگر دھوکے میں ف۳۶ یا کون سا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی

رِزْقَهٗۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ

روک لے ف۳۷ بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ف۳۸ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے ف۳۹

ف۲۴ جو اس نے تمہارے لیے پیدا فرمائی۔ ف۲۵ قبروں سے جزا کے لیے۔ ف۲۶ جیسا قارون کو دھنسایا۔ ف۲۷ تاکہ تم اس کے اسفل میں پہنچو (یعنی سب سے نیچے پہنچو)۔ ف۲۸ جیسا لوط علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا ف۲۹ یعنی عذاب دیکھ کر ف۳۰ یعنی پہلی امتوں نے ف۳۱ جب میں نے اُنھیں ہلاک کیا۔ ف۳۲ ہوا میں اڑتے وقت ف۳۳ پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے ف۳۴ یعنی باوجودیکہ پرندے بوجھل، موٹے، جسیم ہوتے ہیں اور شئے ثقیل طبعًا پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی، اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں، ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے رکے ہوئے ہیں اور وہ نہ روکے تو گر پڑیں۔ ف۳۵ اگر وہ تمہیں عذاب کرنا چاہے۔ ف۳۶ یعنی کافر شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ اُن پر عذاب نازل نہ ہوگا۔ ف۳۷ یعنی اس کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں۔ ف۳۸ کہ حق سے قریب نہیں ہوتے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کافر و مومن کے لیے ایک مثل بیان فرمائی ف۳۹ نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ داہنے نہ بائیں۔

أَهْدٰىٓ أَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ

زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ف۴۰ سیدھی راہ پر ف۴۱ تم فرماؤ ف۴۲ وہی ہے جس نے

أَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ط قَلِيْلًا مَّا

تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھ اور دل بنائے ف۴۳ کتنا کم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

حق مانتے ہو ف۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے ف۴۵

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ

اور کہتے ہیں ف۴۶ یہ وعدہ ف۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو تم فرماؤ یہ علم

عِنْدَ اللّٰهِ ص وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ

تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ف۴۸ پھر جب اسے ف۴۹ پاس دیکھیں گے

وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ

کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے ف۵۰ اور ان سے فرمایا جائے گا ف۵۱ یہ ہے جو تم مانگتے تھے ف۵۲ تم فرماؤ ف۵۳

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا لا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ

بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ف۵۴ ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے ف۵۵ تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ج

دکھ کے عذاب سے بچالے گا ف۵۶ تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ف۵۷ ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا

ف۴۰ راستہ کو دیکھتا ف۴۱ جو منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہے۔ مقصود اس مثل کا یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم نہ راہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا پہچانتا چلتا ہے۔ ف۴۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم مشرکین سے کہ جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ ف۴۳ جو آلاتِ علم ہیں لیکن تم نے اُن قُویٰ (قوتوں) سے فائدہ نہ اٹھایا جو سنا وہ نہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا ف۴۴ کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے قویٰ اور آلاتِ ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لیے وہ عطا ہوئے، یہی سبب ہے کہ شرک و کفر میں مبتلا ہوتے ہو۔ ف۴۵ روزِ قیامت حساب و جزا کے لیے ف۴۶ مسلمانوں سے تَمَسْخُر و استہزاء کے طور پر ف۴۷ عذاب یا قیامت کا ف۴۸ یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سناتا ہوں اتنے ہی کا مامور ہوں اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں۔ ف۴۹ یعنی عذابِ مَوعُود کو ف۵۰ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے وحشت و غم سے صورتیں خراب ہو جائیں گی ف۵۱ جہنم کے فرشتے کہیں گے ف۵۲ اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی ف۵۳ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! کفارِ مکہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں ف۵۴ یعنی میرے اصحاب کو ف۵۵ اور ہماری عمریں دراز کردے۔ ف۵۶ تمہیں تو اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا، ہماری موت تمہیں کیا فائدہ دے گی۔ ف۵۷ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں۔

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ

تو اب جان جاؤ گے ؁۵۸ کون کھلی گمراہی میں ہے تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو

مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے ؁۵۹ تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا ؁۶۰

اٰیاتها ۵۲ ﴿۶۸ سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّیَّةٌ ۲﴾ رکوعاتها ۲

سورۂ قلم مکیہ ہے، اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ؁۱

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَاِنَّ

قلم ؁۲ اور ان کے لکھے کی قسم ؁۳ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ؁۴ اور ضرور

لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ

تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے ؁۵ اور بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے ؁۶ تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ

یُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ؁۷ کہ تم میں کون مجنون تھا بےشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ

سَبِیْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ

سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ

؁۵۸ یعنی وقتِ عذاب ؁۵۹ اور اتنی گہرائی میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آسکے ؁۶۰ کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے، یہ صرف اللہ تعالٰی ہی کی قدرت میں ہے تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھے انہیں کیوں عبادت میں اُس قادر برحق کا شریک کرتے ہو۔ ؁۱ اس سورت کا نام سورۂ نون و سورۂ قلم ہے یہ سورۃ مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، باون ۵۲ آیتیں، تین سو ۳۰۰ کلمے، ایک ہزار دو سو چھپن ۱۲۵۶ حرف ہیں۔ ؁۲ اللہ تعالٰی نے قلم کی قسم ذکر فرمائی، اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی دُنیوی مصالح و فوائد وابستہ ہیں اور یا قلمِ اعلٰی مراد ہے جو نوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلۂ زمین و آسمان کے برابر ہے۔ اس نے بحکمِ الٰہی لوحِ محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام امور لکھ دیئے۔ ؁۳ یعنی اعمال۔ بنی آدم کے نگہبان فرشتوں کے لکھے کی قسم ؁۴ اس کا لُطف و کرم تمہارے شاملِ حال ہے اس نے تم پر انعام و احسان فرمائے نبوت اور حکمت عطا کی فصاحتِ تامہ، عقلِ کامل، پاکیزہ خصائل، پسندیدہ اخلاق عطا کئے مخلوق کے لیے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علٰی وجہِ الکمال عطا فرمائے ہر عیب سے ذاتِ عالی صفات کو پاک رکھا، اس میں کفار کے اس مقولہ کا رَدّ ہے جو انہوں نے کہا تھا "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ"۔ ؁۵ تبلیغِ رسالت و اظہارِ نبوت اور خَلق کو اللہ تعالٰی کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بیہودہ باتوں اور افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا۔ ؁۶ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خُلق قرآن ہے۔ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے مجھے مکارمِ اَخلاق و محاسنِ افعال کی تکمیل و تتمیم کے لیے مبعوث فرمایا۔ ؁۷ یعنی اہلِ مکہ بھی

تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍۙ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ

کسی طرح تم نرمی کرو ف۸ تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ف۹ ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا

بِنَمِیْمٍۙ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍۙ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍۙ ﴿۱۳﴾

پھرنے والا ف۱۰ بھلائی سے بڑا روکنے والا ف۱۱ حد سے بڑھنے والا گنہگار ف۱۲ دُرشت خُو ف۱۳ اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ف۱۴

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَؕ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ

اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں ف۱۵ کہتا ہے اگلوں کی

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ

کہانیاں ہیں ف۱۶ قریب ہے کہ ہم اس کی سؤر کی سی تھوتھنی پر داغ لگادیں گے ف۱۷ بیشک ہم نے انہیں جانچا ف۱۸ جیسا اس باغ

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَۙ ﴿۱۷﴾ وَ لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

والوں کو جانچا تھا ف۱۹ جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کے کھیت کاٹ لیں گے ف۲۰ اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ نہ کہا ف۲۱

جب ان پر عذاب نازل ہوگا ف۸ دین کے معاملہ میں ان کی رعایت کرکے ف۹ کہ جھوٹی اور باطل باتوں پر قسمیں کھانے میں دلیر ہے۔ مراد اس سے یا ولید بن مُغیرہ ہے یا اَسْوَد بن یَغُوث یا اَخْنَس بن شُرَیْق، آگے اس کی صفتوں کا بیان ہوتا ہے ف۱۰ تاکہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالے ف۱۱ بخیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے اس کے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ بھلائی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا۔ ف۱۲ فاجر بدکار ف۱۳ بدمزاج بدزبان ف۱۴ یعنی بدگوہر، تو اس سے افعالِ خبیثہ کا صدور کیا عجب۔ مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا، تُو اس سے ہے۔ فائدہ: ولید نے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون اس کے جواب میں اللّٰہ تعالٰی نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرمادیئے اس سے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی فضیلت اور شانِ محبوبیت معلوم ہوتی ہے۔ ف۱۵ یعنی قرآن مجید ف۱۶ اور اس سے اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ جھوٹ ہے اور اس کا یہ کہنا اس کا نتیجہ ہے کہ ہم نے اس کو مال اور اولاد دی۔ ف۱۷ یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اس کی بدباطنی کی علامت اس کے چہرہ پر نمودار کردیں گے تاکہ اس کے لیے سببِ عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہوگا ہی مگر دنیا میں بھی یہ خبر پوری ہوکر رہی اور اس کی ناک دَغیلی (عیب دار) ہوگئی، کہتے ہیں کہ بدر میں اس کی ناک کٹ گئی۔ (کَذَا قَالَ خَازِن وَمَدَارِک وَجَلَالَیْن) "وَاعْتُرِضَ عَلَیْهِ بِاَنَّ وَلِیْدًا كَانَ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ الَّذِیْنَ مَاتُوْا قَبْلَ بَدْرٍ" ف۱۸ یعنی اہلِ مکہ کو نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی دُعا سے جو آپ نے فرمائی تھی کہ یارب! انہیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی، چنانچہ اہلِ مکہ قحط کی ایسی مصیبت میں مبتلا کئے گئے کہ وہ بھوک کی شدت میں مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور اس طرح آزمائش میں ڈالے گئے۔ ف۱۹ اس باغ کا نام ضَرَوان تھا یہ باغ صَنعاءِ یمن سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر سرِ راہ تھا اس کا مالک ایک مردِ صالح تھا جو باغ کے میوے کثرت سے فقراء کو دیتا تھا جب باغ میں جاتا فقراء کو بلالیتا تمام گرے پڑے میوے فقراء لے لیتے اور باغ میں بستر بچھادیئے جاتے جب میوے توڑے جاتے تو جتنے میوے بستروں پر گرتے وہ بھی فقراء کو دے دیئے جاتے اور جو خالص اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی دسواں حصہ فقراء کو دے دیتا اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اس نے فقراء کے حقوق بہت زیادہ مقرر کئے تھے، اس کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے کنبہ بہت ہے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگدست ہوجائیں گے آپس میں مل کر قسمیں کھائیں کہ صبح تڑکے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے باغ چل کر میوے توڑلیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ف۲۰ تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو۔ ف۲۱ یہ لوگ تو قسمیں کھا کر سو گئے۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ لا

تو اس پر ف۲۲ تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا ف۲۳ اور وہ سوتے تھے تو صبح رہ گیا ف۲۴ جیسے پھل ٹوٹا ہوا ف۲۵

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ لا اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

پھر انہوں نے صبح ہوتے آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کہ تڑکے (صبح سویرے) اپنی کھیتی کو چلو اگر تمہیں کاٹنی ہے

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ لا اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں

مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ لا وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا

آنے نہ پائے اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے ف۲۶ پھر جب اسے دیکھا ف۲۷ بولے بے شک ہم

لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ لا بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

راستہ بہک گئے ف۲۸ بلکہ ہم بے نصیب ہوئے ف۲۹ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ

کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے ف۳۰ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بے شک ہم ظالم تھے اب ایک

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا ف۳۱ بولے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم سرکش تھے ف۳۲

عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ

اُمید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں ف۳۳ مار

الْعَذَابُ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع اِنَّ

ایسی ہوتی ہے ف۳۴ اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۳۵ بے شک

وقف لازم ۔ ع ۳۳ / ۳

ف۲۲ یعنی باغ پر ف۲۳ یعنی ایک بلا آئی بحکمِ الٰہی آگ نازل ہوئی اور باغ کو تباہ کر گئی ف۲۴ وہ باغ ف۲۵ اور ان لوگوں کو کچھ خبر نہیں یہ صبح تڑکے اٹھے ف۲۶ کہ کسی مسکین کو نہ آنے دیں گے اور تمام میوہ اپنے قبضہ میں لائیں گے۔ ف۲۷ یعنی باغ کو کہ اس میں میوہ کا نام ونشان نہیں ف۲۸ یعنی کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہمارا باغ تو بہت میوہ دار ہے پھر جب غور کیا اور اس کے در و دیوار کو دیکھا اور پہچانا کہ اپنا ہی باغ ہے تو بولے ف۲۹ اس کے منافع سے مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کر کے۔ ف۳۰ اور اس ارادۂ بد سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللّٰہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجالاتے ف۳۱ اور آخر کار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے مُتجاوِز ہوگئے۔ ف۳۲ کہ ہم نے اللّٰہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا اور باپ دادا کے نیک طریقہ کو چھوڑا ف۳۳ اس کے عفو وکرم کی امید رکھتے ہیں ان لوگوں نے صدق واخلاص سے توبہ کی تو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں اس کے عوض اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام باغِ حَیَوان تھا اور اس میں کثرتِ پیداوار اور لطافتِ آب و ہوا کا یہ عالم تھا کہ اس کے انگوروں کا ایک خوشہ ایک گدھے پر بار کیا جاتا تھا۔ ف۳۴ اے کفارِ مکہ! ہوش میں آؤ یہ تو دنیا کی مار ہے ف۳۵ عذابِ آخرت کو اور اس سے

لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ

ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس وسلا چین کے باغ ہیں وسلا کیا ہم مسلمانوں کو

كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۫ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ

مجرموں سا کر دیں وسلا تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو وسلا کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے

تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ج اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا

جس میں پڑھتے ہو کہ تمہارے لیے اس میں جو تم پسند کرو یا تمہارے لیے ہم پر کچھ قسمیں ہیں

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ لا اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ ج سَلْهُمْ اَيُّهُمْ

قیامت تک پہنچتی ہوئی وسلا کہ تمہیں ملے گا جو کچھ دعویٰ کرتے ہو وسلا تم ان سے پوچھو وسلا ان میں

بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ ج اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ ج فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا

مع

کون سا اس کا ضامن ہے وسلا یا ان کے پاس کچھ شریک ہیں وسلا تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر

صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا

سچے ہیں وسلا جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) وسلا اور سجدہ کو بلائے جائیں گے وسلا تو نہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ لا خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ط وَقَدْ كَانُوْا

کر سکیں گے وسلا نیچی نگاہیں کئے ہوئے وسلا ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بے شک دنیا

يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا

میں سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے وسلا جب تندرست تھے وسلا تو جو اس بات کو وسلا جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر

سجنے کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے۔ وسلا یعنی آخرت میں وسلا شانِ نزول: مشرکین نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر مرنے کے بعد پھر ہم اٹھائے بھی گئے تو وہاں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا جیسے کہ دنیا میں ہمیں آسائش ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو آگے آتی ہے۔ وسلا اور ان مخلص فرمانبرداروں کو ان معاند باغیوں پر فضیلت نہ دیں گے، ہماری نسبت ایسا گمان فاسد وسلا جہالت سے وسلا جو منقطع نہ ہوں اس مضمون کی وسلا اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر و کرامت کا۔ اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے وسلا یعنی کفار سے وسلا کہ آخرت میں انہیں مسلمانوں سے بہتر یا ان کے برابر ملے گا وسلا جو اس دعوے میں ان کی موافقت کریں اور ذمہ دار بنیں وسلا حقیقت میں وہ باطل پر ہیں نہ ان کے پاس کوئی کتاب جس میں یہ مذکور ہو جو وہ کہتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد نہ کوئی ان کا ضامن نہ موافق۔ وسلا جمہور کے نزدیک کشفِ ساق شدت و صعوبت امر سے عبارت ہے جو روزِ قیامت حساب و جزا کے لیے پیش آئے گی۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے۔ سلف کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اس کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرتے ہیں۔ وسلا یعنی کفار و منافقین بطریقِ امتحان و توبیخ۔ وسلا ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہو جائیں گی۔ وسلا کہ ان پر ذلت و ندامت چھائی ہوئی ہوگی۔ وسلا اور اذانوں اور تکبیروں میں ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کے ساتھ انہیں نماز و سجدے کی دعوت دی جاتی تھی وسلا باوجود اس کے سجدہ نہ

الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ۙ وَ اُمْلِيْ لَهُمْ ؕ

چھوڑ دو ف۵۳ قریب ہے کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے ف۵۴ جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی اور میں انہیں ڈھیل دوں گا

اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾

بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف۵۵ یا تم ان سے اجرت مانگتے ہو ف۵۶ کہ وہ چٹی (تاوان) کے بوجھ میں دبے ہیں ف۵۷

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ

یا ان کے پاس غیب ہے ف۵۸ کہ وہ لکھ رہے ہیں ف۵۹ تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو ف۶۰ اور اس

كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾ؕ لَوْ لَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ

مچھلی والے کی طرح نہ ہونا ف۶۱ جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا ف۶۲ اگر اس کے رب کی نعمت

نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی ف۶۳ تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا ف۶۴ تو اسے اس کے رب نے چن لیا

فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَ اِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ

اور اپنے قرب خاص کے سزاواروں (حق داروں) میں کرلیا اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بدنظر لگا کر

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾ۘ وَ مَا هُوَ

تمہیں گرادیں گے جب قرآن سنتے ہیں ف۶۵ اور کہتے ہیں ف۶۶ یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ ف۶۷ تو نہیں

کرتے تھے اسی کا نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے۔ ف۵۳ یعنی قرآن مجید کو ف۵۳ میں اس کو سزا دوں گا۔ ف۵۴ اپنے عذاب کی طرف اس طرح کہ باوجود معصیتوں اور نافرمانیوں کے انہیں صحت و رزق سب کچھ ملتا رہے گا اور دم بدم عذاب قریب ہوتا جائے گا ف۵۵ میرا عذاب شدید ہے۔ ف۵۶ رسالت کی تبلیغ پر ف۵۷ اور تاوان کا ان پر ایسا بارگراں ہے جس کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے ف۵۸ غیب سے مراد یہاں لوح محفوظ ہے ف۵۹ اس سے جو کچھ کہتے ہیں۔ ف۶۰ جو وہ اُن کے حق میں فرمائے اور چندے ان کی ایذاؤں پر صبر کرو۔ "قِيْلَ اِنَّهٗ مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ السَّيْفِ" ف۶۱ قوم پر تعجیل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں۔ ف۶۲ مچھلی کے پیٹ میں غم سے۔ ف۶۳ اور اللہ تعالیٰ ان کے عذر و دعا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا ف۶۴ لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی ف۶۵ اور بغض و عداوت کی نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں۔ شانِ نزول: منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعوٰی کرکر کے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند (نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہوگئی ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آچکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جدوجہد کبھی مثل ان کے اور مکائد (مکر فریب) کے جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے بیکار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کردی جائے۔ ف۶۶ براہِ حسد و عناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کے لیے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں ف۶۷ یعنی قرآن شریف یا سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

وقف لازم

وقف لازم

اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٥٢﴾ ع

مگر نصیحت سارے جہاں کے لیے ف٦٨

اٰیاتھا ٥٢ ۔ ٦٩ سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ ٧٨ ۔ رکوعاتھا ٢

سورۂ حاقہ مکیہ ہے، اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

اَلْحَآقَّةُ ﴿١﴾ لا مَا الْحَآقَّةُ ﴿٢﴾ ج وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿٣﴾ ط كَذَّبَتْ

وہ حق ہونے والی ف٢ کیسی وہ حق ہونے والی ف٣ اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی ف٤ ثمود اور عاد نے

ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ ﴿٥﴾ وَاَمَّا عَادٌ

اس سخت صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو ثمود تو ہلاک کیے گئے حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ف٥ اور رہے عاد

فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ﴿٦﴾ لا سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمٰنِیَةَ

وہ ہلاک کیے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگادی سات راتیں اور آٹھ

اَیَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ

دن ف٦ لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں ف٧ دیکھو بچھڑے (مرے) ہوئے ف٨ گویا وہ کھجور کے ڈنڈ (سوکھے تنے)

خَاوِیَةٍ ﴿٧﴾ ج فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿٨﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ

ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو ف٩ اور فرعون اور اس سے اگلے ف١٠

وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾ ج فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً

اور اُلٹنے والی بستیاں ف١١ خطالائے ف١٢ تو انہوں نے اپنے رب کے رسولوں کا حکم نہ مانا ف١٣ تو اس نے انہیں بڑھی چڑھی

ف٦٨ جنوں کے لیے بھی اور انسانوں کے لیے بھی یا ذکر بمعنی فضل وشرف کے ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے شرف ہیں ان کی طرف جنوں کی نسبت کرنا کور باطنی ہے۔ (مدارک) ف١ سورۂ حاقہ مکیہ ہے اس میں دو ٢ رکوع، باون ٥٢ آیتیں، دوسوچھپن ٢٥٦ کلمے، ایک ہزار چارسوتیئیس ١٤٢٣ حرف ہیں۔ ف٢ یعنی قیامت جوحق وثابت ہے اور اس کا وقوع یقینی وقطعی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ ف٣ یعنی وہ نہایت عجیب وعظیم الشان ہے۔ ف٤ جس کے اَہوال واَحوال اور شدائد تک فکر انسانی کا طائر پرواز نہیں کرسکتا۔ ف٥ یعنی سخت ہولناک آواز سے ف٦ چہار شنبہ سے چہار شنبہ (بدھ سے بدھ) تک، آخر ماہِ شوال میں نہایت تیز سردی کے موسم میں ف٧ یعنی ان دنوں میں ف٨ کہ موت نے انہیں ایسا ڈھا دیا ف٩ کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز جب صبح کو وہ سب لوگ ہلاک ہوگئے تو ہواؤں نے انہیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیا اور ایک بھی باقی نہ رہا۔ ف١٠ اس سے بھی پہلی اُمتوں کے کفار ف١١ نافرمانیوں کی شامت سے مثل قوم لوط کی بستیوں کے یہ سب ف١٢ افعالِ قبیحہ ومعاصی وشرک کے مرتکب ہوئے ف١٣ جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے۔

رَّابِیَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ

گرفت سے پکڑا بے شک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ف۱۴ ہم نے تمہیں ف۱۵ کشتی میں سوار کیا ف۱۶ کہ اسے ف۱۷ تمہارے لیے

تَذْكِرَةً وَّتَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ

یادگار کریں ف۱۸ اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو ف۱۹ پھر جب صور پھونک دیا جائے

وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾

ایک دم اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃً چورا کردیے جائیں

فَیَوْمَىٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَىٕذٍ

وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی ف۲۰ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا

وَّاهِیَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَا ؕ وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ

حال ہوگا ف۲۱ اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے ف۲۲ اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر

یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾ یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا

آٹھ فرشتے اٹھائیں گے ف۲۳ اس دن تم سب پیش ہوگے ف۲۴ کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی تو وہ

مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ

جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا ف۲۵ کہے گا لو میرے نامۂ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا

اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾

کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا ف۲۶ تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں

قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ

جس کے خوشے جھکے ہوئے ف۲۷ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں

ف۱۴ اور وہ درختوں، عمارتوں، پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہوگیا تھا، یہ بیان طوفانِ نوح کا ہے۔ علیہ السلام ف۱۵ جب کہ تم اپنے آباء کے اصلاب (پشتوں) میں تھے حضرت نوح علیہ السلام کی ف۱۶ اور حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ والوں کو جو ان پر ایمان لائے تھے نجات دی اور باقیوں کو غرق کیا ف۱۷ یعنی مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو ف۱۸ کہ سبب عبرت و نصیحت ہو ف۱۹ کام کی باتوں کو تا کہ ان سے نفع اٹھائے۔ ف۲۰ یعنی قیامت قائم ہوجائے گی ف۲۱ یعنی وہ نہایت کمزور ہوگا باوجود اس کے کہ پہلے بہت مضبوط و مستحکم تھا۔ ف۲۲ یعنی جن فرشتوں کا مسکن آسمان ہے وہ اس کے پھٹنے پر اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے پھر بحکمِ الٰہی اتر کر زمین کا احاطہ کریں گے۔ ف۲۳ حدیث شریف میں ہے کہ حاملینِ عرش آج کل چار ہیں روزِ قیامت ان کی تائید کے لیے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہوجائیں گے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللّٰہ تعالٰی ہی جانے۔ ف۲۴ اللّٰہ تعالٰی کے حضور حساب کے لیے ف۲۵ یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں ہے اور نہایت فرح و سرور کے ساتھ اپنی جماعت اور اپنے اہل و اقارب سے ف۲۶ یعنی مجھے دنیا

الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ

آگے بھیجا ف۲۸ اور وہ جو اپنے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ف۲۹ کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ (نامۂ اعمال)

كِتٰبِيَهْ ۚ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ ۚ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ ۚ مَاۤ

نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی طرح موت ہی قصہ چکا جاتی ف۳۰ میرے

اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ ۚ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ ۚ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ۙ ثُمَّ

کچھ کام نہ آیا میرا مال ف۳۱ میرا سب زور جاتا رہا ف۳۲ اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ف۳۳ پھر

الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ ؕ

اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے ف۳۴ اسے پرو دو ف۳۵

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ ۙ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ ؕ

بے شک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ف۳۶ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا ف۳۷

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾

تو آج یہاں ف۳۸ اس کا کوئی دوست نہیں ف۳۹ اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ

لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ ع فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ۙ وَمَا لَا

اسے نہ کھائیں گے مگر خطاکار ف۴۰ تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور جنہیں تم

تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ ۙ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ

نہیں دیکھتے ف۴۱ بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسول ف۴۲ سے باتیں ہیں ف۴۳ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ف۴۴

ع ۱ ۲۴ ۵

میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا۔ ف۲۷ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں بآسانی لے سکیں اور ان لوگوں سے کہا جائے گا ف۲۸ یعنی جو اعمالِ صالحہ کہ دنیا میں تم نے آخرت کے لیے کیے۔ ف۲۹ جب اپنے نامۂ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے بد اعمال مکتوب پائے گا تو شرمندہ و رسوا ہو کر ف۳۰ اور حساب کے لیے نہ اٹھایا جاتا اور یہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی ف۳۱ جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھا وہ ذرا بھی میرا عذاب ٹال نہ سکا ف۳۲ اور میں ذلیل و محتاج رہ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس سے اس کی مراد یہ ہوگی کہ دنیا میں جو حجتیں میں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہوگئیں اب اللہ تعالٰی جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا ف۳۳ اس طرح کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو ف۳۴ فرشتوں کے ہاتھ سے ف۳۵ یعنی وہ زنجیر اس میں اس طرح داخل کر دو جیسے کسی چیز میں ڈورا پرویا جاتا ہے۔ ف۳۶ اس کی عظمت و وحدانیت کا معتقد نہ تھا۔ ف۳۷ نہ اپنے نفس کو نہ اپنے اہل کو نہ دوسروں کو۔ اس میں اشارہ ہے کہ وہ بعث کا قائل نہ تھا کیونکہ مسکین کا کھانا دینے والا مسکین سے تو کسی بدلہ کی امید رکھتا ہی نہیں محض رضائے الٰہی و ثوابِ آخرت کی اُمید پر مسکین کو دیتا ہے اور جو بعث و آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کو کھلانے کی کیا غرض۔ ف۳۸ یعنی آخرت میں ف۳۹ جو اسے کچھ نفع پہنچائے یا شفاعت کرے ف۴۰ کفار بد اطوار۔ ف۴۱ یعنی تمام مخلوقات کی قسم جو تمہارے دیکھنے میں آئے اس کی بھی جو نہ آئے اس کی بھی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ "مَاتُبْصِرُوْنَ" سے دنیا اور "مَالَاتُبْصِرُوْنَ" سے آخرت مراد ہے، اس کی تفسیر میں مفسرین کے اور بھی کئی قول ہیں۔ ف۴۲ محمد مصطفٰے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۴۳ جو ان کے رب عزوجل نے فرمائیں۔ ف۴۴ جیسا کہ کفار کہتے ہیں۔

قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾

کتنا کم یقین رکھتے ہو ف۴۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ف۴۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ف۴۷

تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿۴۴﴾

اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ف۴۸

لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنكُم

ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ دیتے ف۴۹ پھر تم میں کوئی

مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿۴۷﴾ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۴۸﴾ وَإِنَّا

ان کا بچانے والا نہ ہوتا اور بےشک یہ قرآن ڈر والوں کو نصیحت ہے اور ضرور ہم

لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ ﴿۴۹﴾ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿۵۰﴾ وَ

جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں اور بےشک وہ کافروں پر حسرت ہے ف۵۰ اور

إِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۵۲﴾ ع

ع ۱۵ ۲

بےشک وہ یقینی حق ہے ف۵۱ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو ف۵۲

ایاتہا ۴۴ | ۷۰ سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ ۷۹ | رکوعاتہا ۲

سورۂ معارج مکیہ ہے، اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللَّهِ

ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر ہونے والا ہے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں ف۲ وہ ہوگا اللہ کی

ف۴۵ بالکل بے ایمان ہوا اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ نہ یہ شعر ہے نہ اس میں شعریت کی کوئی بات پائی جاتی ہے ف۴۶ جیسا کہ تم میں سے بعضے کافر اس کتاب الٰہی کی نسبت کہتے ہیں۔ ف۴۷ نہ اس کتاب کی ہدایات کو دیکھتے ہو نہ اس کی تعلیموں پر غور کرتے ہو کہ اس میں کیسی روحانی تعلیم ہے نہ اس کی فصاحت و بلاغت اور اعجازِ بے مثالی پر غور کرتے ہو جو یہ سمجھو کہ یہ کلام ف۴۸ جو ہم نے نہ فرمائی ہوتی تو ف۴۹ جس کے کاٹتے ہی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ف۵۰ کہ وہ روزِ قیامت جب قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔ ف۵۱ کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ ف۵۲ اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمہاری طرف اپنے اس کلام جلیل کی وحی فرمائی۔ ف۱ سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چوالیس ۴۴ آیتیں، دوسو چوبیس ۲۲۴ کلمے، نوسو انتیس ۹۲۹ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب اہلِ مکہ کو عذابِ الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

ذِی الْمَعَارِجِؕ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے ف۳ ملائکہ اور جبریل ف۴ اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں ف۵ وہ عذاب اس دن ہوگا

خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ

جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ف۶ تو تم اچھی طرح صبر کرو وہ اسے ف۷ دور

بَعِیْدًاۙ ﴿۶﴾ وَّ نَرٰىهُ قَرِیْبًاؕ ﴿۷﴾ یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِۙ ﴿۸﴾ وَ تَكُوْنُ

سمجھ رہے ہیں ف۸ اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں ف۹ جس دن آسمان ہوگا جیسی گلی چاندی اور

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِۙ ﴿۹﴾ وَ لَا یَسْــٴَـلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًاۚۖ ﴿۱۰﴾ یُّبَصَّرُوْنَهُمْؕ یَوَدُّ

پہاڑ ایسے ہلکے ہو جائیں گے جیسے اُون ف۱۰ اور کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پوچھے گا ف۱۱ ہوں گے انہیں دیکھتے ہوئے ف۱۲ مجرم ف۱۳

الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِیْهِۙ ﴿۱۱﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ

آرزو کرے گا کاش اس دن کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دے دے اپنے بیٹے اور اپنی جورو اور

اَخِیْهِۙ ﴿۱۲﴾ وَ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـٴْوِیْهِۙ ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاۙ ثُمَّ

اپنا بھائی اور اپنا کنبہ جس میں اس کی جگہ ہے اور جتنے زمین میں ہیں سب پھر یہ بدلہ

یُنْجِیْهِۙ ﴿۱۴﴾ كَلَّاؕ اِنَّهَا لَظٰىۙ ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰىۚۖ ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ

دینا اسے بچالے ہرگز نہیں ف۱۴ وہ تو بھڑکتی آگ ہے کھال اتار لینے والی بلا رہی ہے ف۱۵ اس کو جس نے پیٹھ دی اور

تَوَلّٰىۙ ﴿۱۷﴾ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًاۙ ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ

منہ پھیرا ف۱۶ اور جوڑ کر سینت رکھا (محفوظ کر رکھا) ف۱۷ بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص جب اسے برائی

سے پوچھو تو انہوں نے حضور سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا، اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور سے سوال کرنے والا نضر بن حارث تھا اس نے دعا کی تھی کہ یارب! اگر یہ قرآن حق ہو اور تیرا کلام ہو تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج، ان آیتوں میں ارشاد فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں عذاب جو اُن کے لیے مقدر ہے ضرور آنا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا ف۳ یعنی آسمانوں کا۔ ف۴ جو فرشتوں میں مخصوص فضل و شرف رکھتے ہیں ف۵ یعنی اس مقامِ قرب کی طرف جو آسمان میں اس کے اَوامر کا جائے نزول ہے۔ ف۶ وہ روزِ قیامت ہے جس کے شدائد کافروں کی نسبت تو اتنے دراز ہوں گے اور مومن کے لیے ایک فرض نماز سے بھی سبک تر (کم تر) ہوگا۔ ف۷ یعنی عذاب کو ف۸ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ واقع ہونے والا ہی نہیں ف۹ کہ ضرور ہونے والا ہے۔ ف۱۰ اور ہوا میں اڑتے پھریں گے۔ ف۱۱ ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہوگی ف۱۲ کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ ان سے حال پوچھیں گے نہ بات کر سکیں گے۔ ف۱۳ یعنی کافر ف۱۴ یہ کچھ اس کے کام نہ آئے گا اور کسی طرح وہ عذاب سے بچ نہ سکے گا ف۱۵ نام لے لے کر کہ اے کافر میرے پاس آ اے منافق! میرے پاس آ۔ ف۱۶ حق کے قبول کرنے اور ایمان لانے سے۔ ف۱۷ مال کو اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہ کیے۔

الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ۙ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۙ﴿۲۲﴾

پہنچے ف۱۸ تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے ف۱۹ تو روک رکھنے والا ف۲۰ مگر نمازی

الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآىٕمُوْنَ ۪ۙ﴿۲۳﴾ وَ الَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

جو اپنی نماز کے پابند ہیں ف۲۱ اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم

مَّعْلُوْمٌ ۪ۙ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ۪ۙ﴿۲۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ

حق ہے ف۲۲ اس کے لیے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے ف۲۳ اور وہ جو انصاف کا دن سچ

الدِّیْنِ ۪ۙ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۚ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ

جانتے ہیں ف۲۴ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں بے شک ان کے

رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰۤى

رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ف۲۵ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی

اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى

بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر کچھ ملامت نہیں تو جو ان دو ف۲۶

وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۳۱﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ

کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ف۲۷ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی

رٰعُوْنَ ۪ۙ﴿۳۲﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآىٕمُوْنَ ۪ۙ﴿۳۳﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى

حفاظت کرتے ہیں ف۲۸ اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں ف۲۹ اور وہ جو

ف۱۸ تنگدستی و بیماری وغیرہ کی ف۱۹ دولت مندی و مال ف۲۰ یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس پر صبر نہیں کرتا اور جب مال ملتا ہے تو اس کو خرچ نہیں کرتا۔ ف۲۱ کہ فرائض پنجگانہ کو ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرتے ہیں یعنی مومن ہیں ف۲۲ مراد اس سے زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا وہ صدقہ جو آدمی اپنے نفس پر مُعَیَّن کرے تو اسے مُعَیَّن اوقات میں ادا کیا کرے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صدقاتِ مستحبہ کے لیے اپنی طرف سے وقت مُعَیَّن کرنا شرع میں جائز اور قابلِ مدح ہے۔ ف۲۳ یعنی دونوں قسم کے محتاجوں کو وہ اُنہیں بھی جو حاجت کے وقت سوال کرتے ہیں اور اُنہیں بھی جو شرم سے سوال نہیں کرتے اور ان کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی۔ ف۲۴ اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر و نشر و جزا و قیامت سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ ف۲۵ چاہے آدمی کتنا ہی نیک پارسا کثیرُ الطاعة والعبادة ہو مگر اسے عذابِ الٰہی سے بے خوف ہونا نہ چاہیے۔ ف۲۶ یعنی زوجات و مملوکات ف۲۷ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔ مسئلہ: اس آیت سے مُتعہ، لواطت، جانوروں کے ساتھ قضاءِ شہوت اور ہاتھ سے اِستِمنا کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ ف۲۸ شرعی امانتوں کی بھی اور بندوں کی امانتوں کی بھی اور خلق کے ساتھ جو عہد ہیں اُن کی بھی اور حق کے جو عہد ہیں ان کی بھی نذریں اور قسمیں بھی اس میں داخل ہیں۔ ف۲۹ صدق و انصاف کے ساتھ نہ اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ زبردست کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں نہ کسی صاحبِ حق کا تلفِ حق گوارا کرتے ہیں۔

صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓىٕكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِیْنَ

اپنی نماز کی محافظت کرتے ہیں ف۳۰ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا ف۳۱ تو ان کافروں

كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ ﴿۳۷﴾

کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ف۳۲ دہنے اور بائیں گروہ کے گروہ

اَیَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ ف۳۳ چین کے باغ میں داخل کیا جائے ہرگز نہیں بے شک ہم نے انہیں اس چیز

مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

سے بنایا جسے جانتے ہیں ف۳۴ تو مجھے قسم ہے اس کی جو سب پوربوں سب پچھموں کا مالک ہے ف۳۵ کہ ضرور ہم قادر ہیں

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا

کہ ان سے اچھے بدل دیں ف۳۶ اور ہم سے کوئی نکل کر نہیں جاسکتا ف۳۷ تو انہیں چھوڑ دو ان کی بیہودگیوں میں پڑے

وَ یَلْعَبُوْا حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ

اور کھیلتے ہوئے یہاں تک کہ اپنے اس ف۳۸ دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے جس دن قبروں سے

مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً

نکلیں گے جھپٹتے ہوئے ف۳۹ گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں ف۴۰ آنکھیں

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

نیچی کئے ہوئے ان پر ذلت سوار یہ ہے ان کا وہ دن ف۴۱ جس کا ان سے وعدہ تھا ف۴۲

ف۳۰ نماز کا ذکر مکرر فرمایا گیا اس میں یہ اظہار ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا یہ کہ ایک جگہ فرائض مراد ہیں دوسری جگہ نوافل اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کے ارکان اور واجبات اور سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔ ف۳۱ بہشت کے۔ ف۳۲ شانِ نزول: یہ آیت کفار کی اس جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ کا کلام مبارک سنتے اور اس کو جھٹلاتے اور استہزاء کرتے اور کہتے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہوں گے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ کے پاس بیٹھتے بھی ہیں اور گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے سنتے ہیں اس سے نفع نہیں اٹھاتے۔ ف۳۳ ایمان والوں کی طرح ف۳۴ یعنی نطفہ سے جیسے سب آدمیوں کو پیدا کیا تو اس سبب سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا جنت میں داخل ہونا ایمان پر موقوف ہے۔ ف۳۵ یعنی آفتاب کے ہر جائے طلوع اور ہر جائے غروب کا یا ہر ہر ستارہ کے مشرق و مغرب کا، مقصد اپنی ربوبیت کی قسم یاد فرمانا ہے۔ ف۳۶ اس طرح کہ انہیں ہلاک کردیں اور بجائے ان کے اپنی فرمانبردار مخلوق پیدا کریں ف۳۷ اور ہماری قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں ہوسکتا ف۳۸ عذاب کے ف۳۹ محشر کی طرف ف۴۰ جیسے جھنڈے والے اپنے جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں ف۴۱ یعنی روزِ قیامت ف۴۲ دنیا میں اور وہ اس کو جھٹلاتے تھے۔

اٰیاتها ۲۸ | ۷۱ سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ ۷۱ | رکوعاتها ۲

سورۂ نوح مکیہ ہے، اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۱ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۲ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

دردناک عذاب آئے ف۲ اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمہارے لیے صریح ڈرسنانے والا ہوں کہ اللہ کی بندگی کرو ف۳

وَ اتَّقُوْهُ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝۳ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ

اور اس سے ڈرو ف۴ اور میرا حکم مانو وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا ف۵ اور ایک مقرر میعاد تک ف۶ تمہیں

مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ قَالَ

مہلت دے گا ف۷ بے شک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا کسی طرح تم جانتے ف۸ عرض کی ف۹

رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ۝۵ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا

اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا ف۱۰ تو میرے بلانے سے انہیں بھاگنا

فِرَارًا ۝۶ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ

ہی بڑھا ف۱۱ اور میں نے جتنی بار انہیں بلایا ف۱۲ کہ تو ان کو بخشے انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں ف۱۳

وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ

اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے ف۱۴ اور ہٹ (ضد) کی ف۱۵ اور بڑا غرور کیا ف۱۶ پھر میں نے انہیں

ف۱ سورۂ نوح مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، اٹھائیس ۲۸ آیتیں، دوسو چوبیس ۲۲۴ کلمے، نوسوننانوے ۹۹۹ حرف ہیں۔ ف۲ دنیا و آخرت کا ف۳ اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ ف۴ نافرمانیوں سے بچ کرتا کہ وہ غضب نہ فرمائے ف۵ جو تم سے وقتِ ایمان تک صادر ہوئے ہوں گے یا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے ف۶ یعنی وقت موت تک ف۷ کہ اس دوران میں تم پر عذاب نہ فرمائے گا۔ ف۸ اس کو اور ایمان لے آتے۔ ف۹ حضرت نوح علیہ السلام نے ف۱۰ ایمان وطاعت کی طرف ف۱۱ اور جتنی انہیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اتنی ہی اُن کی سرکشی بڑھتی گئی ف۱۲ تجھ پر ایمان لانے کی طرف ف۱۳ تا کہ میری دعوت کو نہ سنیں ف۱۴ اور منہ چھپا لیے تا کہ مجھے نہ دیکھیں کیونکہ انہیں دینِ الٰہی کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی گوارا نہ تھا۔ ف۱۵ اپنے کفر پر ف۱۶ اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا۔

جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ

علانیہ بلایا ف۱۷ پھر میں نے ان سے باعلان بھی کہا ف۱۸ اور آہستہ خفیہ بھی کہا ف۱۹ تو میں نے کہا

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ

اپنے رب سے معافی مانگو ف۲۰ بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ف۲۱ تم پر شرّاٹے کا مینہ

مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ

(موسلادھار بارش) بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا ف۲۲ اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور

یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ

تمہارے لیے نہریں بنائے گا ف۲۳ تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے ف۲۴ حالانکہ اس نے تمہیں طرح

اَطْوَارًا ﴿١٤﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَّ جَعَلَ

طرح بنایا ف۲۵ کیا تم نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک اور اُن میں

الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ

چاند کو روشنی کیا ف۲۶ اور سورج کو چراغ ف۲۷ اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح

الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَ یُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَ اللّٰهُ

زمین سے اگایا ف۲۸ پھر تمہیں اسی میں لے جائے گا ف۲۹ اور دوبارہ نکالے گا ف۳۰ اور اللہ

ف۱۷ بآوازِ بلند محفلوں میں ف۱۸ اور دعوت بالاعلان کی تکرار بھی کی ف۱۹ ایک ایک سے اور کوئی دقیقہ دعوت کا اٹھا نہ رکھا۔ قوم زمانۂ دراز تک حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی کرتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش روک دی اور ان کی عورتوں کو بانجھ کردیا چالیس سال تک ان کے مال ہلاک ہوگئے جانور مر گئے جب یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں اِستغفار کا حکم دیا۔ ف۲۰ کفر و شرک سے اور ایمان لاکر مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتا ہے۔ ف۲۱ توبہ کرنے والوں کو اگر تم ایمان لائے اور تم نے توبہ کی تو وہ ف۲۲ مال و اولاد بکثرت عطا فرمائے گا ف۲۳ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے قلتِ بارش کی شکایت کی آپ نے استغفار کا حکم دیا۔ دوسرا آیا اس نے تنگدستی کی شکایت کی اسے بھی یہی حکم فرمایا۔ پھر تیسرا آیا اس نے قلت نسل کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا۔ پھر چوتھا آیا اس نے اپنی زمین کی قلت پیداوار کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا، ربیع بن صبیح جو حاضر تھے انہوں نے عرض کیا: چند لوگ آئے قسم قسم کی حاجتیں انہوں نے پیش کیں آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو تو آپ نے یہ آیت پڑھی (ان حوائج کے لیے یہ قرآنی عمل ہے)۔ ف۲۴ اس طرح کہ اس پر ایمان لاؤ ف۲۵ کبھی نطفہ، کبھی علقہ، کبھی مضغہ یہاں تک کہ تمہاری خلقت کامل کی اس کی آفرینش میں نظر کرنا اس کی خالقیت و قدرت اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتا ہے۔ ف۲۶ حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آفتاب و ماہتاب کے چہرے تو آسمانوں کی طرف ہیں اور ہر ایک کی پشت زمین کی طرف تو آسمانوں کی لطافت کے باعث ان کی روشنی تمام آسمانوں میں پہنچتی ہے اگرچہ چاند آسمانِ دنیا میں ہے۔ ف۲۷ کہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور اس کی روشنی چاند کے نور سے قوی تر ہے اور آفتاب چوتھے آسمان میں ہے۔ ف۲۸ تمہارے باپ حضرت آدم کو اس سے پیدا کر کے ف۲۹ موت کے بعد ف۳۰ اس سے روزِ قیامت۔

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع قَالَ

نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو نوح نے

نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا

عرض کی اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی ف۳۱ اور ف۳۲ ایسے کے پیچھے ہو لیے جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان ہی

خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا

بڑھایا ف۳۳ اور ف۳۴ بہت بڑا داؤں کھیلے ف۳۵ اور بولے ف۳۶ ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو ف۳۷ اور ہرگز نہ

تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا یَغُوْثَ وَ یَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَ قَدْ اَضَلُّوْا

چھوڑنا وَدّ اور نہ سُوَاع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو ف۳۸ اور بے شک انہوں نے بہتوں

كَثِیْرًا ۬ۚ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِیْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا

کو بہکایا ف۳۹ اور تو ظالموں کو ف۴۰ زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی ف۴۱ اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے ف۴۲

فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَ قَالَ

پھر آگ میں داخل کیے گئے ف۴۳ تو انہوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پایا ف۴۴ اور نوح نے

نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ

عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بے شک اگر

تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ

تو انہیں رہنے دے گا ف۴۵ تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر ف۴۶ اے میرے رب

ف۳۱ اور میں نے جو ایمان و استغفار کا جو حکم دیا تھا اس کو انہوں نے نہ مانا ف۳۲ ان کے عوام، غرباء اور چھوٹے لوگ، سرکش رؤسا اور اصحابِ اموال و اولاد کے تابع ہوئے ف۳۳ اور وہ غرورِ مال میں مست ہو کر کفر و طغیان میں بڑھتا رہا ف۳۴ وہ رؤساء ف۳۵ کہ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور انہیں اور ان کے متبعین کو ایذائیں پہنچائیں ف۳۶ رؤساء کفار اپنے عوام سے ف۳۷ یعنی ان کی عبادت ترک نہ کرنا ف۳۸ یہ اُن کے بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے بُت تو ان کے بہت تھے مگر یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے وَدّ تو مرد کی صورت پر تھا اور سُوَاع عورت کی صورت پر اور یغوث شیر کی شکل اور یعوق گھوڑے کی اور نسر گرگس (گدھ) کی یہ بت قومِ نوح سے منتقل ہو کر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل سے ایک ایک نے ایک ایک کو اپنے لیے خاص کر لیا۔ ف۳۹ یعنی یہ بُت بہت سے لوگوں کے لیے گمراہی کا سبب ہوئے یا یہ معنی ہیں کہ رؤساء قوم نے بتوں کی عبادت کا حکم کر کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ ف۴۰ جو بتوں کو پوجتے ہیں ف۴۱ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے جب انہیں وحی سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان لا چکے قوم میں ان کے سوا اور لوگ ایمان لانے والے نہیں تب آپ نے یہ دعا کی۔ ف۴۲ طوفان میں ف۴۳ بعد غرق ہونے کے ف۴۴ جو انہیں عذابِ الٰہی سے بچا سکتا۔ ف۴۵ اور ہلاک نہ فرمائے گا ف۴۶ یہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہو چکا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے اور اپنے والدین اور مومنین و مومنات کے لیے دعا فرمائی۔

اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ

مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۴۷ اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِؕ-وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا۠ ﴿۲۸﴾

سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی ف۴۸

ع ٢ ١٠ | النصف

اٰیاتها ٢٨ | ٧٢ سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّیَّةٌ ٤٠ | رکوعاتها ٢

سورۂ جن مکیہ ہے، اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا

تم فرماؤ ف۲ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے ف۳ میرا پڑھنا کان لگا کر سنا ف۴ تو بولے ف۵ ہم نے ایک عجیب

عَجَبًاۙ ﴿۱﴾ یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖؕ-وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًاۙ ﴿۲﴾ وَّ

قرآن سنا ف۶ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے ف۷ تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے اور

اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًاۙ ﴿۳﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ

یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ ف۸ اور یہ کہ ہم میں کا

سَفِیْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًاۙ ﴿۴﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ

بےوقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا ف۹ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ ہرگز جن اور آدمی

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًاۙ ﴿۵﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ

اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے ف۱۰ اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ

ف۴۷ کہ وہ دونوں مؤمن تھے ف۴۸ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کے تمام کفار کو عذاب سے ہلاک کردیا۔ ف۱ سورۂ جن مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، اٹھائیس ۲۸ آیتیں، دوسو پچاس ۲۵۰ کلمے، آٹھ سو ستر ۸۷۰ حرف ہیں۔ ف۲ اے مصطفےٰ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ف۳ نصیبین کے جن کی تعداد مفسرین نے نو ۹ بیان کی۔ ف۴ نماز فجر میں بمقامِ نخلہ مکۂ مکرمہ و طائف کے درمیان ف۵ وہ جن اپنی قوم میں جاکر ف۶ جو اپنی فصاحت و بلاغت و خوبیٔ مضامین و علو معنی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور اس کی یہ شان ہے ف۷ یعنی توحید و ایمان کی۔ ف۸ جیسا کہ کفار، جن و انس کہتے ہیں۔ ف۹ جھوٹ بولتا تھا بے ادبی کرتا تھا کہ اس کے لیے شریک و اولاد اور بی بی بتاتا تھا۔ ف۱۰ اور اس پر افتراء نہ کریں گے اس لیے ہم ان کی باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ شانِ الٰہی میں کہتے تھے اور خداوند عالم کی طرف بی بی اور بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآنِ کریم کی ہدایت سے ہمیں ان کا کذب و بہتان ظاہر ہوگیا۔

الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ

لیتے تھے و۱۱ تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا اور یہ کہ انہوں نے و۱۲ گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے و۱۳ کہ اللہ ہرگز کوئی رسول

اَحَدًا ۙ﴿۷﴾ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا

نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا و۱۴ تو اسے پایا کہ و۱۵ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے

وَّ شُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ

بھر دیا گیا ہے و۱۶ اور یہ کہ ہم و۱۷ پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب و۱۸ جو کوئی سنے

يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي

وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا (لپٹ) پائے و۱۹ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ و۲۰ زمین والوں سے کوئی برائی کا

الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا

ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے کوئی بھلائی چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں و۲۱ کچھ نیک ہیں و۲۲ اور کچھ

دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي

دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے ہیں و۲۳ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو

الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ

سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر اس کے قبضہ سے باہر ہوں اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی و۲۴ اس پر ایمان لائے تو جو

يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا

اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا خوف و۲۵ نہ زیادتی کا و۲۶ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ

الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

ظالم و۲۷ تو جو اسلام لائے انہوں نے بھلائی سوچی و۲۸ اور رہے ظالم و۲۹

و۱۱ جب سفر میں کسی خوفناک مقام پر اترتے تو کہتے ہم اس جگہ کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں یہاں کے شریروں سے و۱۲ یعنی کفارِ قریش نے و۱۳ اے جنّات! و۱۴ یعنی اہلِ آسمان کا کلام سننے کے لیے آسمانِ دنیا پر جانا چاہا و۱۵ فرشتوں کے و۱۶ تاکہ جنّات کو اہلِ آسمان کی باتیں سننے کے لیے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے و۱۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے و۱۸ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد و۱۹ جس سے اس کو مارا جائے و۲۰ ہماری اس بندش اور روک سے و۲۱ قرآن کریم سننے کے بعد و۲۲ مومن، مخلص، متقی و ابرار و۲۳ فرقے فرقے مختلف۔ و۲۴ یعنی قرآنِ پاک و۲۵ یعنی نیکیوں یا ثواب کی کمی کا و۲۶ بدیوں کی و۲۷ حق سے پھرے ہوئے کافر و۲۸ اور ہدایت و راہِ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا۔ و۲۹ کافر راہ حق سے پھرنے والے۔

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ

وہ جہنم کے ایندھن ہوئے ف۳۰ اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی کہ اگر وہ ف۳۱ راہ پر سیدھے رہتے ف۳۲ تو ضرور ہم انھیں

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ

وافر پانی دیتے ف۳۳ کہ اس پر انھیں جانچیں ف۳۴ اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ف۳۵ وہ اسے چڑھتے

عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّ اَنَّهٗ

عذاب میں ڈالے گا ف۳۶ اور یہ کہ مسجدیں ف۳۷ اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو ف۳۸ اور یہ کہ

لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ؑ قُلْ اِنَّمَآ

جب اللہ کا بندہ ف۳۹ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا ف۴۰ تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہوجائیں ف۴۱ تم فرماؤ میں تو

ع ۱۹

اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا

اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں تمہارے کسی برے بھلے کا

رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

مالک نہیں تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا ف۴۲ اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ

مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہنچانا اور اس کی رسالتیں ف۴۳ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے ف۴۴

فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ؕ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ

تو بےشک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں یہاں تک کہ جب دیکھیں گے ف۴۵ جو وعدہ دیا جاتا ہے

ف۳۰ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن آتشِ جہنم کے عذاب میں گرفتار کیے جائیں گے۔ ف۳۱ یعنی انسان ف۳۲ یعنی دینِ حق وطریقۂ اسلام پر ف۳۳ کثیر، مراد وسعتِ رزق ہے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ سات برس تک وہ بارش سے محروم کردیئے گئے تھے معنی یہ ہیں کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے تو ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انہیں کثیر پانی اور فراخیٔ عیش عنایت فرماتے ف۳۴ کہ وہ کیسی شکر گزاری کرتے ہیں۔ ف۳۵ قرآن سے یا توحید یا عبادت سے ف۳۶ جس کی شدّت دم بدم بڑھے گی۔ ف۳۷ یعنی وہ مکان جو نماز کے لیے بنائے گئے ف۳۸ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے۔ ف۳۹ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم بطنِ نخلہ میں وقتِ فجر ف۴۰ یعنی نماز پڑھتے ف۴۱ کیونکہ انہیں نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی عبادت وتلاوت اور آپ کے اصحاب کی اقتداء نہایت عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی اس سے پہلے انہوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور ایسا بے مثل کلام نہ سنا تھا۔ ف۴۲ جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ "فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ" (تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں) ف۴۳ یہ میرا فرض ہے جس کو انجام دیتا ہوں ف۴۴ اور ان پر ایمان نہ لائے ف۴۵ وہ عذاب۔

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ

تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم وٴ۴۶ تم فرماؤ میں نہیں جانتا

اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا

آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا میرا رب اسے کچھ وقفہ دے گا وٴ۴۷ غیب کا جاننے والا تو

یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ

اپنے غیب پر وٴ۴۸ کسی کو مسلط نہیں کرتا وٴ۴۹ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے وٴ۵۰ کہ ان کے

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا

آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے وٴ۵۱ تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے رب کے

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع

پیام پہنچا دیئے اور جو کچھ ان کے پاس سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے وٴ۵۲

(۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳) | اٰیاتها ۲۰ | رکوعاتها ۲

سورۂ مزمل مکیہ ہے، اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وٴ۱

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

اے جھرمٹ مارنے والے وٴ۲ رات میں قیام فرما وٴ۳ سوا کچھ رات کے وٴ۴ آدھی رات یا اس سے کچھ

وٴ۴۶ کافر کی یا مومن کی یعنی اس روز کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللّٰہ تعالٰی اور اس کے انبیاء اور ملائکہ سب فرمائیں گے۔ شانِ نزول: نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی وٴ۴۷ یعنی وقتِ عذاب کا علم غیب ہے جسے اللّٰہ تعالٰی ہی جانے وٴ۴۸ یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے۔ (خازن وبیضاوی وغیرہ) وٴ۴۹ یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجۂ یقین کے ساتھ حاصل ہو وٴ۵۰ تو انہیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علمِ غیب ان کے لیے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم باعتبارِ کشف و انجلاء اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا و اَرفع و اَعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وساطت اور انہی کے فیض سے ہوتے ہیں۔ معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لیے علمِ غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیثِ کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے ان کا تمسُّک (دلیل پکڑنا) صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کر دیا گیا ہے سید الرُّسُل خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم مرتضٰی رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی مُعتَبَر اَحادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضٰی رسولوں کے لیے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔ وٴ۵۱ فرشتوں کو جو اُن کی حفاظت کرتے ہیں وٴ۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیاء محدود و محصور و متناہی ہیں۔ وٴ۱ سورۂ مزمل مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، بیس ۲۰ آیتیں، دو سو پچاسی ۲۸۵ کلمے، آٹھ سو اڑتیس ۸۳۸ حرف ہیں۔ وٴ۲ یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے، اس کے شانِ نزول میں کئی قول ہیں: بعض مفسرین نے

قَلِيْلًا ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ

کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ ف۵ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۶ بے شک عنقریب ہم تم پر ایک

قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ

بھاری بات ڈالیں گے ف۷ بیشک رات کا اٹھنا ف۸ وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے ف۹ اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے ف۱۰ بیشک

لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ

دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ف۱۱ اور اپنے رب کا نام یاد کرو ف۱۲ اور سب سے ٹوٹ کر

تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾

اسی کے ہو رہو ف۱۳ وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ ف۱۴

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَذَرْنِيْ وَ

اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو ف۱۵ اور مجھ پر چھوڑ و

الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَيْنَاۤ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾

ان جھٹلانے والے مال داروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو ف۱۶ بے شک ہمارے پاس ف۱۷ بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ

کہا کہ ابتداءِ زمانۂ وحی میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں آپ کو حضرت جبریل نے "یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" کہہ کر ندا کی۔ ایک قول یہ ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرمارہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی "یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" بہر حال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ردائے نبوت وچادرِ رسالت کے حامل ولائق۔ ف۳ نماز اور عبادت کے ساتھ ف۴ یعنی تھوڑا حصہ آرام کے لیے ہو باقی شب عبادت میں گزاریئے اب وہ باقی کتنی ہو اس کی تفصیل آگے ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۵ مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصف شب سے کم ہو یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو۔ (بیضاوی) مراد اس قیام سے تہجد ہے جو ابتدائے اسلام میں واجب و بقولے فرض تھا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ نہ جانتے کہ تہائی رات یا آدھی رات یا دو تہائی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے اور صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ سے کہ قیام قدرِ واجب سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ بھی اسی سورت میں ہے "فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ"۔ ف۶ رعایتِ وُقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج کے ساتھ تا بہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔ ف۷ یعنی نہایت جلیل و باعظمت، مراد اس سے قرآن مجید ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اَوامر و نَواہی اور تکالیف شاقّہ ہیں جو مُکَلَّفِیْن پر بھاری ہوں گی۔ ف۸ سونے کے بعد ف۹ بہ نسبت دن کی نماز کے ف۱۰ کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شغب سے امن ہوتی ہے، اخلاص تام و کامل ہوتا ہے، ریاء و نمائش کا موقع نہیں ہوتا۔ ف۱۱ شب کا وقت عبادت کے لیے خوب فراغت کا ہے ف۱۲ رات و دن کے جملہ اوقات میں تسبیح، تہلیل، نماز، تلاوتِ قرآن شریف، درسِ علم وغیرہ کے ساتھ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی قرأت کی ابتداء میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھو۔ ف۱۳ یعنی عبادت میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالٰی کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقہ قطع (تعلق ختم) ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے۔ ف۱۴ اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو ف۱۵ "وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ" (اور یہ حکم جہاد کی آیت سے منسوخ ہو چکا ہے) ف۱۶ بدر تک یا روزِ قیامت تک ف۱۷ آخرت میں۔

وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ

اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب وف۱۸ جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ وف۱۹

وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۬ شَاهِدًا

اور پہاڑ ہوجائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا بےشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے وف۲۰ کہ تم پر

عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ

حاضر ناظر ہیں وف۲۱ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے وف۲۲ تو فرعون نے اس رسول کا

الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا

حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا پھر کیسے بچوگے وف۲۳ اگر وف۲۴ کفر کرو اس دن سے وف۲۵

يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾

جو بچوں کو بوڑھا کردے گا وف۲۶ آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہوکر رہنا

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ

ع ۱۹/۱۳

بےشک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے وف۲۷ بےشک تمہارا رب

يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىٕفَةٌ مِّنَ

جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت

الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ

تمہارے ساتھ والی وف۲۸ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات کا شمار نہ ہوسکے گا وف۲۹

فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ

تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو وف۳۰ اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں

مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ

بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش

وف۱۸ اُن کے لیے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی وف۱۹ وہ قیامت کا دن ہوگا۔ وف۲۰ سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وف۲۱ مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں وف۲۲ حضرت موسٰی علیہ السلام وف۲۳ عذابِ الٰہی سے وف۲۴ دنیا میں وف۲۵ یعنی قیامت کے دن جو نہایت ہولناک ہوگا وف۲۶ اپنے شدتِ دہشت سے وف۲۷ ایمان و طاعت اختیار کرکے وف۲۸ تمہارے اصحاب کی وہ بھی قیامِ لیل میں آپ کا اتباع کرتے ہیں۔ وف۲۹ اور ضبطِ اوقات نہ کرسکو گے وف۳۰ یعنی شب

اللّٰهِ ۙۗ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ

کرنے ول۳ اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے ول۲ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو ول۳ اور

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا

نماز قائم رکھو ول۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو ول۵ اور

تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ

اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰ ع

اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

آیاتها ۵۶ — ۷۴ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ۴ — رکوعاتها ۲

سورۂ مدثر مکیہ ہے، اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ول۱

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ ۙ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ ۙ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴ ۙ

اے بالا پوش اوڑھنے والے ول۲ کھڑے ہوجاؤ ول۳ پھر ڈر سناؤ ول۴ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ول۵ اور اپنے کپڑے پاک رکھو ول۶

کا قیام معاف فرمایا۔ مسئلہ: اس آیت سے نماز میں مطلق قراءت کی فرضیت ثابت ہوئی۔ مسئلہ: اقل درجۂ قراءتِ مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں۔
ول۳۱ یعنی تجارت یا طلبِ علم کے لیے ول۳۲ ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا ول۳۳ اس سے پہلا حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی پنجگانہ نمازوں سے منسوخ ہوگیا۔
ول۳۴ یہاں نماز سے فرض نمازیں مراد ہیں۔ ول۳۵ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے سوا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے صلۂ رحمی میں اور مہمانداری میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح مال حلال سے خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔
ول۱ سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چھپن ۵۶ آیتیں، دو سو پچپن ۲۵۵ کلمے، ایک ہزار دس ۱۰۱۰ حرف ہیں۔ ول۲ یہ خطاب حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میں کوہِ حرا پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی "یَامُحَمَّدُ اِنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ" میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا کچھ نہ پایا اوپر دیکھا ایک شخص آسمان زمین کے درمیان بیٹھا ہے (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) یہ دیکھ کر مجھ پر رعب ہوا اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے بالا پوش اڑھاؤ انہوں نے اڑھا دیا تو جبریل آئے اور انہوں نے کہا: "يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ" ول۳ اپنی خواب گاہ سے ول۴ قوم کو عذابِ الٰہی کا ایمان نہ لانے پر ول۵ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اللّٰہ اکبر فرمایا حضرت خدیجہ نے بھی حضور کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ وحی آئی۔ ول۶ ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے اور نماز کے سوا اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کپڑے کوتاہ کیجئے ایسے دراز نہ ہوں جیسی کہ عربوں کی عادت ہے کیونکہ بہت زیادہ دراز ہونے سے چلنے پھرنے میں نجس ہونے کا احتمال رہتا ہے۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ

اور بتوں سے دور رہو اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ف۷ اور اپنے رب کے لیے صبر کیے رہو ف۸ پھر جب صور

فِی النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ

پھونکا جائے گا ف۹ تو وہ دن کڑا (سخت) دن ہے کافروں پر آسان

یَسِیْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾

نہیں ف۱۰ اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ف۱۱ اور اسے وسیع مال دیا ف۱۲

وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۙ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۗ﴿۱۵﴾

اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے ف۱۳ اور میں نے اس کے لیے طرح طرح کی تیاریاں کیں ف۱۴ پھر یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ف۱۵

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ؕ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؕ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ

ہرگز نہیں ف۱۶ وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں بے شک وہ سوچا اور

قَدَّرَ ۙ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ۙ﴿۲۱﴾

دل میں کچھ بات ٹھہرائی تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر نظر اٹھا کر دیکھا

ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ۙ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ ۙ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ

پھر تیوری چڑھائی (ماتھے پر بل ڈالے) اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں

یُّؤْثَرُ ۙ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ

سے سیکھا یہ نہیں مگر آدمی کا کلام ف۱۷ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے دوزخ میں دھنساتا ہوں اور

ف۷ یعنی جیسے کہ دنیا میں ہدیئے اور نیوتے (شادی وغیرہ میں رقم یا دوسرے تحائف) دینے کا دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جس کو میں نے دیا ہے وہ اس سے زیادہ مجھے دے دے گا اس قسم کے نیوتے اور ہدیئے شرعاً جائز ہیں مگر نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ شانِ نبوت بہت ارفع و اعلی ہے اور اس منصبِ عالی کے لائق یہی ہے کہ جس کو جو دیں وہ محض کرم ہو اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو۔ ف۸ اَوامر و نواہی اور ان ایذاؤں پر جو دین کی خاطر آپ کو برداشت کرنی پڑیں۔ ف۹ مراد اس سے بقول صحیح نفخۂ ثانیہ ہے۔ ف۱۰ اس میں اشارہ ہے کہ وہ دن بفضلِ الٰہی مؤمنین پر آسان ہوگا۔ ف۱۱ اس کی ماں کے پیٹ میں بغیر مال و اولاد کے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ولید بن مُغیرہ مَخْزُوْمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اپنی قوم میں وحید کے لقب سے مُلَقَّب تھا۔ ف۱۲ کھیتیاں اور کثیر مویشی اور تجارتیں۔ مجاہد سے منقول ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار نقد کی حیثیت رکھتا تھا اور طائف میں اس کا ایسا بڑا باغ تھا جو سال کے کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا تھا۔ ف۱۳ جن کی تعداد دس تھی اور چونکہ مالدار تھے انہیں کسبِ معاش کے لیے سفر کی حاجت نہ تھی اس لیے سب باپ کے سامنے رہتے ان میں سے تین مشرف بہ اسلام ہوئے خالد اور ہشام اور ولید ابن ولید۔ ف۱۴ جاہ بھی دیا اور ریاست بھی عطا فرمائی، عیش بھی دیا اور طول عمر بھی۔ ف۱۵ باوجود ناشکری کے ف۱۶ یہ نہ ہوگا، چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال و اولاد و جاہ میں کمی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہوگیا۔ ف۱۷ **شانِ نزول:** جب "حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ" نازل ہوئی اور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی ولید نے سنا اور اس قوم کی مجلس میں آکر اس نے کہا

اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِیْ وَ لَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَیْهَا

تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے نہ چھوڑے نہ لگی رکھے ف۱۸ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے ف۱۹ اس پر

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَ مَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىٕكَةً ۪ وَّ مَا جَعَلْنَا

اُنیس داروغہ ہیں ف۲۰ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کیے مگر فرشتے اور ہم نے

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۙ لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ

ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو ف۲۱ اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین آئے ف۲۲ اور

یَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِیْمَانًا وَّ لَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

ایمان والوں کا ایمان بڑھے ف۲۳ اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَ لِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْكٰفِرُوْنَ

شک نہ رہے اور دل کے روگی ف۲۴ اور کافر کہیں

مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ

اس اچنبے (تعجب) کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے

کہ خدا کی قسم میں نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ابھی ایک کلام سنا نہ وہ آدمی کا نہ جن کا بخدا اس میں عجیب شیرینی اور تازگی اور فوائد و دل کشی ہے وہ کلام سب پر غالب رہے گا۔ قریش کو اس کی ان باتوں سے بہت غم ہوا اور ان میں مشہور ہوگیا کہ ولید آبائی دین سے برگشتہ (پھر گیا) ہوگیا، ابوجہل نے ولید کو ہموار کرنے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آکر بہت غمزدہ صورت بنا کر بیٹھ گیا ولید نے کہا: کیا غم ہے؟ ابوجہل نے کہا: غم کیسے نہ ہو تو بوڑھا ہوگیا ہے قریش تیرے خرچ کے لیے روپیہ جمع کر دیں گے انہیں خیال ہے کہ تو نے محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے کلام کی تعریف اس لیے کی ہے کہ تجھے ان کے دسترخوان کا بچا کھانا مل جائے، اس پر اسے بہت طیش آیا اور کہنے لگا کہ کیا قریش کو میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں ہے اور کیا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی سیر ہوکر کھانا بھی کھایا ہے ان کے دسترخوان پر کیا بچے گا پھر ابوجہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آکر کہنے لگا تمہارا خیال ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مجنون ہیں کیا تم نے ان میں کبھی دیوانگی کی کوئی بات دیکھی سب نے کہا: ہرگز نہیں، کہنے لگا: تم انہیں کاہن سمجھتے ہو کیا تم نے انہیں کبھی کہانت کرتے دیکھا ہے، سب نے کہا: نہیں، کہا: تم انہیں شاعر گمان کرتے ہو کیا تم نے کبھی انہیں شعر کہتے پایا، سب نے کہا: نہیں، کہنے لگا: تم انہیں کذاب کہتے ہو کیا تمہارے تجربہ میں کبھی انہوں نے جھوٹ بولا، سب نے کہا: نہیں اور قریش میں آپ کا صدق و دیانت ایسا مشہور تھا کہ قریش آپ کو امین کہا کرتے تھے یہ سن کر قریش نے کہا پھر بات کیا ہے تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں تم نے دیکھا ہوگا کہ ان کی بدولت رشتہ دار رشتہ دار سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتے ہیں بس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دل میں اثر کر جاتا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ وہ جادو ہے اس آیت کریمہ میں اس کا ذکر فرمایا گیا۔ ف۱۸ یعنی نہ کسی مستحق عذاب کو چھوڑے نہ کسی کے جسم پر گوشت پوست کھال لگی رہنے دے بلکہ مستحق عذاب کو گرفتار کرے اور گرفتار کو جلائے اور جب جل جائیں پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں۔ ف۱۹ جلا کر۔ ف۲۰ فرشتے۔ ایک مالک اور اٹھارہ ان کے ساتھی۔ ف۲۱ کہ حکمتِ الٰہی پر اعتماد نہ کر کے اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں انیس کیوں ہوئے۔ ف۲۲ یعنی یہود کو یہ تعداد اپنی کتابوں کے موافق دیکھ کر سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدق کا یقین حاصل ہو ف۲۳ یعنی اہلِ کتاب میں سے جو ایمان لائے ان کا اعتقاد سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اور زیادہ ہو اور جان لیں کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحیٔ الٰہی ہے اس لیے کتب سابقہ سے مطابق ہوتی ہے ف۲۴ جن کے دلوں میں نفاق ہے۔

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ مَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ مَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰى

جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ ف۲۵ تو نہیں مگر آدمی

لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ ع كَلَّا وَ الْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ لا وَ الَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ لا وَ الصُّبْحِ اِذَاۤ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ لا

کے لیے نصیحت ہاں ہاں چاند کی قسم اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب اُجالا ڈالے ف۲۶

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ لا نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لا لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

بے شک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے آدمیوں کو ڈراؤ اُسے جو تم میں چاہے کہ

یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ ؕ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ﴿۳۸﴾ لا اِلَّاۤ اَصْحٰبَ

آگے آئے ف۲۷ یا پیچھے رہے ف۲۸ ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر دہنی

الْیَمِیْنِ ﴿۳۹﴾ ؕ فِیْ جَنّٰتٍ ﻗﻒ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ لا عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ لا مَا سَلَكَكُمْ

طرف والے ف۲۹ باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ لا وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾ لا

میں لے گئی وہ بولے ہم ف۳۰ نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے ف۳۱

وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾ لا وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ لا

اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو ف۳۲ جھٹلاتے رہے

حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾ ؕ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ ؕ فَمَا لَهُمْ

یہاں تک کہ ہمیں موت آئی تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی ف۳۳ تو انہیں کیا ہوا

عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾ لا كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ لا فَرَّتْ مِنْ

نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں ف۳۴ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے

قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ ؕ بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ لا

بھاگے ہوں ف۳۵ بلکہ ان میں کا ہر شخص چاہتا ہے کہ کھلے صحیفے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں ف۳۶

ف۲۵ یعنی جہنم اور اس کی صفت یا آیاتِ قرآن ف۲۶ خوب روشن ہو جائے ف۲۷ خیر یا جنت کی طرف ایمان لا کر ف۲۸ کفر اختیار کرکے اور برائی و عذاب میں گرفتار ہو۔ ف۲۹ یعنی مومنین وہ گروی نہیں وہ نجات پانے والے ہیں اور انہوں نے نیکیاں کر کے اپنے آپ کو آزاد کرالیا ہے وہ اپنے رب کی رحمت سے مُنتفع ہیں۔ ف۳۰ دنیا میں ف۳۱ یعنی مساکین پر صدقہ نہ کرتے تھے ف۳۲ جس میں اعمال کا حساب ہوگا اور جزا دی جائے گی مراد اس سے روزِ قیامت ہے ف۳۳ یعنی انبیاء، ملائکہ، شہداء،

كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۵۳﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ

ہرگز نہیں بلکہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں ف۳۷ ہاں ہاں بےشک وہ ف۳۸ نصیحت ہے تو جو چاہے

ذَكَرَهٗ ؕ﴿۵۵﴾ وَ مَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى

اس سے نصیحت لے اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق

وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۠﴿۵۶﴾

اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا

آیاتہا ۴۰ — ۷۵ سُوْرَةُ الْقِیٰمَةِ مَكِّیَّةٌ ۳۱ — رکوعاتہا ۲

سورۂ قیامہ مکیہ ہے، اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ﴿۲﴾ اَیَحْسَبُ

روزِ قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے ف۲ کیا آدمی ف۳

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِیْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾

یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنا دیں ف۴

صالحین جنہیں اللہ تعالٰی نے شافع کیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے کافروں کی شفاعت نہ کریں گے تو جو ایمان نہیں رکھتے انہیں شفاعت بھی میسر نہ آئے گی۔ ف۳۴ یعنی مواعظِ قرآن سے اعراض کرتے ہیں۔ ف۳۵ یعنی مشرکین نادانی و بےوقوفی میں گدھے کی مثل ہیں جس طرح شیر کو دیکھ کر وہ بھاگتا ہے اسی طرح یہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن سن کر بھاگتے ہیں ف۳۶ کفارِ قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم ہرگز آپ کی اتباع نہ کریں گے جب تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس اللہ تعالٰی کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہو کہ یہ اللہ تعالٰی کی کتاب ہے فلاں بن فلاں کے نام ہم اس میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیتے ہیں۔ ف۳۷ کیونکہ اگر انہیں آخرت کا خوف ہوتا تو ادلہ قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشانہ حیلہ بازیاں نہ کرتے۔ ف۳۸ قرآن شریف ف۱ سورۂ قیامہ مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چالیس ۴۰ آیتیں، ایک سو ننانوے ۱۹۹ کلمے، چھ سو بانوے ۶۹۲ حرف ہیں۔ ف۲ باوجود متقی و کثیرُ الطاعۃ ہونے کے کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے۔ ف۳ یہاں آدمی سے مراد کافر منکرِ بعث ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں جب بھی نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالٰی بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کر دے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے اور گلنے اور ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز مقامات میں منتشر ہو جانے سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کا جمع کرنا کا قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیال فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔ ف۴ یعنی اس کی انگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی کر دیں اور ان کی ہڈیاں ان کے موقع پر پہنچا دیں جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے دی جائیں تو بڑی کا کیا کہنا۔

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝۵ۚ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝۶ؕ فَاِذَا

بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے ف۵ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا پھر جس دن

بَرِقَ الْبَصَرُ ۝۷ۙ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ۝۸ۙ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۝۹ۙ يَقُوْلُ

آنکھ چوندھیائے گی ف۶ اور چاند گہے گا ف۷ اور سورج اور چاند ملادیئے جائیں گے ف۸ اس دن

الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝۱۰ۚ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝۱۱ؕ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ

آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں ف۹ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں اس دن تیرے رب ہی کی طرف جاکر

الْمُسْتَقَرُّ ۝۱۲ؕ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ۝۱۳ؕ بَلِ الْاِنْسَانُ

ٹھہرنا ہے ف۱۰ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا ف۱۱ بلکہ آدمی

عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝۱۴ۙ وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝۱۵ؕ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے ہوں سب لا ڈالے جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن

لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝۱۶ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۝۱۷ۚۖ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ

کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو ف۱۲ بیشک اس کا محفوظ کرنا ف۱۳ اور پڑھنا ف۱۴ ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں ف۱۵ اس وقت اُس

قُرْاٰنَهٗ ۝۱۸ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝۱۹ؕ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝۲۰ۙ وَ

پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ف۱۶ پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے کوئی نہیں بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی دوست رکھتے ہو ف۱۷ اور

تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝۲۱ؕ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ۝۲۲ۙ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝۲۳ۚ

آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو کچھ منہ اس دن ف۱۸ تروتازہ ہوں گے ف۱۹ اپنے رب کو دیکھتے ف۲۰

ف۵ انسان کا انکارِ بعث اشتباہ اور عدمِ دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحالِ سوال بھی اپنے فجور پر قائم رہنا چاہتا ہے کہ بطریقِ استہزاء پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا۔ (جمل) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کے معنی میں فرمایا کہ آدمی بعث و حساب کو جھٹلاتا ہے جو اس کے سامنے ہے سعید بن جُبیر نے کہا کہ آدمی گناہ کو مُقدّم کرتا ہے اور توبہ کو مُؤخّر یہی کہتا رہتا ہے اب توبہ کروں گا اب عمل کروں گا یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ ف۶ اور حیرت دامن گیر ہوگی ف۷ تاریک ہوجائے گا اور روشنی زائل ہوجائے گی۔ ف۸ یہ ملا دینا یا طلوع میں ہوگا دونوں مغرب سے طلوع کریں گے یا بے نور ہونے میں۔ ف۹ جو اس حال و دہشت سے رہائی ملے ف۱۰ تمام خَلق اس کے حضور حاضر ہوگی حساب کیا جائے گا جزا دی جائے گی جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا جسے چاہے گا اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔ ف۱۱ جو اس نے کیا ہے ف۱۲ شانِ نزول: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جبریلِ امین کے وحی پہنچا کر فارغ ہونے سے قبل یاد فرمانے کی سعی فرماتے تھے اور جلد جلد پڑھتے اور زبانِ اقدس کو حرکت دیتے اللہ تعالٰی نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مشقت گوارا نہ فرمائی اور قرآنِ کریم کا سینہ پاک میں محفوظ کرنا اور زبانِ اَقدس پر جاری فرمانا اپنے ذمہ کرم پر لیا اور یہ آیتِ کریمہ نازل فرما کر حضور کو مطمئن فرما دیا۔ ف۱۳ آپ کے سینہ پاک میں ف۱۴ آپ کا ف۱۵ یعنی آپ کے پاس وحی آچکے ف۱۶ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وحی کو باطمینان سنتے اور جب وحی تمام ہوجاتی تب پڑھتے تھے۔ ف۱۷ یعنی تمہیں دنیا کی چاہت ہے۔ ف۱۸ یعنی روزِ قیامت۔ ف۱۹ اللہ تعالٰی کے

وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍۭ بَاسِرَةٌۙ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌؕ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ اِذَا

اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے ف۲۱ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر کو توڑ دے ف۲۲ ہاں ہاں جب

بَلَغَتِ التَّرَاقِیَۙ﴿۲۶﴾ وَ قِیْلَ مَنْ ٚ رَاقٍۙ﴿۲۷﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُۙ﴿۲۸﴾ وَ

جان گلے کو پہنچ جائے گی ف۲۳ اور لوگ کہیں گے ف۲۴ کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرے ف۲۵ اور وہ ف۲۶ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ف۲۷ اور

الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِۙ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىٕذِ اِ۟لْمَسَاقُؕ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ف۲۸ اس دن تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے ف۲۹ اس نے ف۳۰ نہ تو سچ مانا ف۳۱

وَ لَا صَلّٰىۙ﴿۳۱﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰىۙ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰىؕ﴿۳۳﴾

اور نہ نماز پڑھی ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ف۳۲ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا ف۳۳

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىۙ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىؕ﴿۳۵﴾ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ

تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی ف۳۴ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ

سُدًىؕ﴿۳۶﴾ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰىۙ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

دیا جائے گا ف۳۵ کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے ف۳۶ پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا ف۳۷

نعمت وکرم پر مسرور چہروں سے انوار تاباں یہ مؤمنین کا حال ہے۔ ف۲۰ انہیں دیدارِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدارِ الٰہی میسر آئے گا یہی اہلِ سنت کا عقیدہ قرآن وحدیث واجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف اور بے جہت ہوگا۔ ف۲۱ سیاہ، تاریک، غمزدہ، مایوس، یہ کفار کا حال ہے۔ ف۲۲ یعنی وہ شدتِ عذاب اور ہولناک مصائب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ ف۲۳ وقتِ موت ف۲۴ جو اس کے قریب ہوں گے ف۲۵ تاکہ اس کو شفا حاصل ہو ف۲۶ یعنی مرنے والا ف۲۷ کہ اہل مکہ اور دنیا سب سے جدائی ہوتی ہے۔ ف۲۸ یعنی موت کی کرب وسختی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ شدت پر شدت ہوگی ایک دنیا کی جدائی کی سختی اس کے ساتھ موت کی کرب یا ایک موت کی سختی اور اس کے ساتھ آخرت کی سختیاں۔ ف۲۹ یعنی بندوں کا رجوع اسی کی طرف ہے وہی ان میں فیصلہ فرمائے گا۔ ف۳۰ یعنی انسان نے، مراد اس سے ابوجہل ہے۔ ف۳۱ رسالت اور قرآن کو ف۳۲ ایمان لانے سے ف۳۳ متکبرانہ شان سے، اب اس سے خطاب فرمایا جاتا ہے ف۳۴ جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بطحا میں ابوجہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا "اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى" یعنی تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی تو ابوجہل نے کہا اے محمد! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ، قوی، زور آور، صاحبِ شوکت وقوت ہوں مگر قرآنی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونے والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگِ بدر میں ابوجہل ذلت وخواری کے ساتھ بری طرح مارا گیا، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابوجہل ہے، اس آیت میں اس کی خرابی کا ذکر چار مرتبہ فرمایا گیا پہلی خرابی بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت۔ دوسری خرابی قبر کی سختیاں اور وہاں کی شدتیں۔ تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھنے کے وقت گرفتارِ مصائب ہونا۔ چوتھی خرابی عذابِ جہنم۔ ف۳۵ کہ نہ اس پر امر ونہی وغیرہ کے احکام ہوں نہ وہ مرنے کے بعد اٹھایا جائے نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے نہ اُسے آخرت میں جزا دی جائے ایسا نہیں ف۳۶ رحم میں تو جو ایسے گندے پانی سے پیدا کیا گیا اس کا تکبر کرنا اترانا اور پیدا کرنے والے کی نافرمانی کرنا نہایت بے جا ہے۔ ف۳۷ انسان بنایا۔

فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ

پھر ٹھیک بنایا ف۳۸ تو اس سے ف۳۹ دو جوڑے بنائے ف۴۰ مرد اور عورت کیا جس نے یہ

بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع

کچھ کیا وہ مُردے نہ جلا سکے گا

ع ۲ / ۱۸

اٰیاتھا ۳۱ — ﴿۷۶﴾ سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ ﴿۹۸﴾ — رکوعاتھا ۲

سورۂ دہر مدنیہ ہے، اس میں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾ اِنَّا

بے شک آدمی پر ف۲ ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا ف۳ بیشک ہم نے

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۲﴾

آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے ف۴ کہ اسے جانچیں ف۵ تو اُسے سنتا دیکھتا کر دیا ف۶

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

بے شک ہم نے اسے راہ بتائی ف۷ یا حق ماننا ف۸ یا ناشکری کرتا ف۹ بے شک ہم نے کافروں

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ

کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں ف۱۰ اور طوق ف۱۱ اور بھڑکتی آگ ف۱۲ بے شک نیک پئیں گے اس جام میں سے

كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿۵﴾ ج عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

جس کی مِلونی (آمیزش) کافور ہے وہ کافور کیا؟ ایک چشمہ ہے ف۱۳ جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں

ف۳۸ اس کے اعضاء کو کامل کیا اس میں روح ڈالی ف۳۹ یعنی منی سے یا انسان سے ف۴۰ دو صفتیں پیدا کیں ف۱ سورۂ دہر اس کا نام سورۂ انسان بھی ہے۔ مجاہد و قتادہ اور جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے، بعض نے اس کو مکیہ کہا ہے۔ اس میں دو ۲ رکوع، اکتیس ۳۱ آیتیں، دو سو چالیس ۲۴۰ کلمے اور ایک ہزار چوّن ۱۰۵۴ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی حضرت آدم علیہ السلام پر نفخ روح سے پہلے چالیس سال کا ف۳ کیونکہ وہ ایک مٹی کا خمیر تھا نہ کہیں اس کا ذکر تھا نہ اس کو کوئی جانتا تھا نہ کسی کو اس کی پیدائش کی حکمتیں معلوم تھیں اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے انسان سے جنس مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ۔ ف۴ مرد و عورت کی ف۵ مُکلّف کر کے اپنے اَمر و نَہی سے۔ ف۶ تاکہ دلائل کا مشاہدہ اور آیات کا اِستماع کر سکے۔ ف۷ دلائل قائم کر کے رسول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر تاکہ ہو ف۸ یعنی مومن سعید ف۹ کافر شقی۔ ف۱۰ جنہیں باندھ کر دوزخ کی طرف گھسیٹے جائیں گے۔ ف۱۱ جو گلوں میں ڈالے جائیں گے ف۱۲ جس میں جلائے جائیں گے۔ ف۱۳ جنت میں۔

تَفْجِیْرًا ﴿۶﴾ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ﴿۷﴾

بہا کر لے جائیں گے ف۱۴ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں ف۱۵ اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی ف۱۶ پھیلی ہوئی ہے ف۱۷

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر ف۱۸ مسکین اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص

لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا

اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن

یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً

کا ڈر ہے جو بہت تُرش نہایت سخت ہے ف۱۹ تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا اور انہیں تازگی

وَّ سُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ ج وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا ﴿۱۲﴾ لا مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا

اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صِلہ میں دیئے جنت میں تختوں پر

عَلَى الْاَرَآىٕكِ ج لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ﴿۱۳﴾ ج وَ دَانِیَةً

تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر ف۲۰ اور اس کے ف۲۱

عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾ وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ

سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے ف۲۲ اور ان پر چاندی کے برتنوں

ف۱۴ ابرار کے ثواب بیان فرمانے کے بعد ان کے اعمال کا ذکر فرمایا جاتا ہے جو اس ثواب کا سبب ہوئے۔ **ف۱۵** منّت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے وہ کسی شرط سے اپنے اوپر واجب کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا مریض اچھا ہو یا میرا مسافر بخیر واپس آئے تو میں راہِ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا اتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا اس نذر کی وفا واجب ہوتی ہے، معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ طاعت و عبادات اور شرع کے واجبات کے عامل ہیں حتّٰی کہ جو طاعاتِ غیر واجبہ اپنے اوپر نذر سے واجب کر لیتے ہیں اس کو بھی ادا کرتے ہیں۔ **ف۱۶** یعنی شدت اور سختی **ف۱۷** قتادہ نے کہا کہ اس دن کی شدت اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ آسمان پھٹ جائیں گے ستارے گر پڑیں گے چاند سورج بے نور ہو جائیں گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کوئی عمارت باقی نہ رہے گی اس کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ ان کے اعمال ریا و نمائش سے خالی ہیں۔ **ف۱۸** یعنی ایسی حالت میں جبکہ خود انہیں کھانے کی حاجت و خواہش ہو اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھلاتے ہیں۔

شانِ نزول: یہ آیت حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور ان کی کنیز فضّہ کے حق میں نازل ہوئی، حسنین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما بیمار ہوئے ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی اللہ تعالٰی نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جَو لائے حضرت خاتونِ جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین ایک روز یتیم ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔ **ف۱۹** لہٰذا ہم اپنے عمل کی جزاء یا شکر گزاری تم سے نہیں چاہتے یہ عمل اس لیے ہے کہ ہم اس دن خوف سے امن میں رہیں **ف۲۰** یعنی گرمی یا سردی کی کوئی تکلیف وہاں نہ ہوگی **ف۲۱** یعنی بہشتی درختوں کے **ف۲۲** کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں خوشے بآسانی لے سکیں۔

مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا

اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ف۲۳ ساقیوں نے انھیں پورے

تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا

اندازہ پر رکھا ہوگا ف۲۴ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے ف۲۵ جس کی ملونی ادرک ہوگی ف۲۶ وہ ادرک کیا ہے

فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا

جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سَلْسَبِیل کہتے ہیں ف۲۷ اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے ف۲۸ جب

رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ

تو انھیں دیکھے تو انھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے ف۲۹ اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے ف۳۰ اور

مُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ز وَّ حُلُّوْۤا

بڑی سلطنت ف۳۱ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے ف۳۲ اور قنادیز کے ف۳۳ اور انھیں

اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ

چاندی کے کنگن پہنائے گئے ف۳۴ اور انھیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی ف۳۵ ان سے فرمایا جائے گا

لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

یہ تمہارا صِلہ ہے ف۳۶ اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی ف۳۷ بے شک ہم نے تم پر ف۳۸

قرأ حفص بغير الالف في الوصل فيهما و وقف على الاول بالالف و على الثاني بغير الالف.

ع ۱ ۲۲ 19

ف۲۳ جنتی برتن چاندی کے ہوں گے اور چاندی کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ مثل آبگینہ کے صاف شفاف ہوں گے کہ ان میں جو چیز پی جائے گی وہ باہر سے نظر آئے گی۔ ف۲۴ یعنی پینے والوں کی رغبت کی قدر نہ اس سے کم نہ زیادہ، یہ سلیقہ جنتی خُدّام کے ساتھ خاص ہے دنیا کے ساقیوں کو میسر نہیں۔ ف۲۵ شرابِ طَہور کے ف۲۶ اس کی آمیزش سے شراب کی لذت اور زیادہ ہو جائے گی۔ ف۲۷ مقربین تو خالص اسی کو پئیں گے اور باقی اہلِ جنت کی شرابوں میں اس کی آمیزش ہوگی یہ چشمہ زیرِ عرش سے جنت عدن ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔ ف۲۸ جو نہ کبھی مریں گے نہ بوڑھے ہوں گے نہ ان میں کوئی تَغَیُّر آئے گا نہ خدمت سے اکتائیں گے ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا ف۲۹ یعنی جس طرح فرشِ مُصَفّٰی پر گوہرِ آبدار غلطان ہو اس حسن و صفا کے ساتھ جنتی غلمان مشغول خدمت ہوں گے۔ ف۳۰ جس کا وصف بیان میں نہیں آسکتا ف۳۱ جس کی حد و نہایت نہیں نہ اس کو زوال نہ جنتی کو وہاں سے انتقال، وسعت کا یہ عالم کہ ادنیٰ مرتبہ کا جنتی جب اپنے ملک میں نظر کرے گا تو ہزار برس کی راہ تک ایسے ہی دیکھے گا جیسے اپنے قریب کی جگہ دیکھتا ہو شوکت و شکوہ یہ ہوگا کہ ملائکہ بے اجازت نہ آئیں گے۔ ف۳۲ یعنی باریک ریشم کے ف۳۳ یعنی دبیز ریشم کے ف۳۴ حضرت ابن مُسَیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ہر ایک جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی کا۔ ف۳۵ جو نہایت پاک صاف نہ اسے کسی کا ہاتھ لگا نہ کسی نے چھوا نہ وہ پینے کے بعد شرابِ دنیا کی طرح جسم کے اندر سڑ کر بول (پیشاب) بنے بلکہ اس کی صفائی کا یہ عالم ہے کہ جسم کے اندر اتر کر پاکیزہ خوشبو بن کر جسم سے نکلتی ہے اہلِ جنت کو کھانے کے بعد شراب پیش کی جائے گی اس کو پینے سے ان کے پیٹ صاف ہو جائیں گے اور جو انہوں نے کھایا ہے وہ پاکیزہ خوشبو بن کر ان کے جسموں سے نکلے گا اور ان کی خواہشیں اور رغبتیں پھر تازہ ہو جائیں گی۔ ف۳۶ یعنی تمہاری اطاعت و فرمانبرداری کا۔ ف۳۷ کہ تم سے تمہارا رب راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثوابِ عظیم عطا فرمایا۔ ف۳۸ اے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ

قرآن بتدریج اتارا ف۳۹ تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو ف۴۰ اور ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی

كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ

بات نہ سنو ف۴۱ اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو ف۴۲ اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو ف۴۳

لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَ یَذَرُوْنَ

اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو ف۴۴ بے شک یہ لوگ ف۴۵ پاؤں تلے کی عزیز رکھتے ہیں ف۴۶

وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ شَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَ اِذَا

اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ف۴۷ ہم نے انھیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب

شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ

چاہیں ف۴۸ ان جیسے اور بدل دیں ف۴۹ بے شک یہ نصیحت ہے ف۵۰ تو جو چاہے

اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۲۹﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ

اپنے رب کی طرف راہ لے ف۵۱ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللّٰہ چاہے ف۵۲ بے شک

اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۳۰﴾ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَ

وہ علم و حکمت والا ہے اپنی رحمت میں لیتا ہے ف۵۳ جسے چاہے ف۵۴ اور

الظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۳۱﴾ ع

ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۵۵

ع ۲ / ۲۹ / ۲۰

ف۳۹ آیت آیت کر کے اور اس میں اللّٰہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں ہیں۔ ف۴۰ رسالت کی تبلیغ فرما کر اور اس میں مشقتیں اٹھا کر اور دشمنانِ دین کی ایذائیں برداشت کر کے ف۴۱ شانِ نزول: عتبہ بن ربیعہ اور ولید ابنِ مغیرہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ اس کام سے باز آئیے یعنی دین سے، عتبہ نے کہا کہ آپ ایسا کریں تو میں اپنی بیٹی آپ کو بیاہ دوں اور بغیر مہر کے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں، ولید نے کہا کہ میں آپ کو اتنا مال دے دوں کہ آپ راضی ہو جائیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۲ نماز میں، صبح کے ذکر سے نمازِ فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر مراد ہیں۔ ف۴۳ یعنی مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھو، اس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا گیا۔ ف۴۴ یعنی فرائض کے بعد نوافل پڑھتے رہو، اس میں نمازِ تہجد آ گئی۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مراد ذکرِ لسانی ہے مقصود یہ ہے کہ روز و شب کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہو۔ ف۴۵ یعنی کفار ف۴۶ یعنی محبتِ دنیا میں گرفتار ہیں ف۴۷ یعنی روزِ قیامت کو جس کے شدائد کفار پر بہت بھاری ہوں گے نہ اس پر ایمان لاتے ہیں نہ اس دن کے لیے عمل کرتے ہیں۔ ف۴۸ انھیں ہلاک کر دیں اور بجائے اُن کے ف۴۹ جو اطاعت شعار ہوں۔ ف۵۰ مخلوق کے لیے ف۵۱ اس کی اطاعت بجا لا کر اور اس کے رسول کی اتباع کر کے۔ ف۵۲ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے اسی کی مشیت سے ہوتا ہے۔ ف۵۳ یعنی جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ف۵۴ ایمان عطا فرما کر۔ ف۵۵ ظالموں سے مراد کافر ہیں۔

ایاتها ۵۰ | ۷۷ سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّیَّةٌ ۳۳ | رکوعاتها ۲

سورۂ مرسلٰت مکیہ ہے، اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَ الْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝۱ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝۲ وَّ النّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝۳

قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں لگاتار ف۲ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں پھر ابھار کر اٹھانے والیاں ف۳

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝۴ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۝۵ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶ اِنَّمَا

پھر حق ناحق کو خوب جدا کرنے والیاں پھر ان کی قسم جو ذکر کا اِلقا کرتی ہیں ف۴ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو بے شک

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸ وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹

جس بات کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ف۵ ضرور ہونی ہے ف۶ پھر جب تارے مَحو کردیئے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں

وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰ وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱ لِاَیِّ یَوْمٍ

اور جب پہاڑ غبار کرکے اڑا دیئے جائیں اور جب رسولوں کا وقت آئے ف۷ کس دن کے لیے

اُجِّلَتْ ۝۱۲ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝۱۳ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۝۱۴ وَیْلٌ

ٹھہرائے گئے تھے روزِ فیصلہ کے لیے اور تو کیا جانے وہ روزِ فیصلہ کیسا ہے ف۸ جھٹلانے والوں

ف۱ سورۂ مُرسَلات مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، پچاس ۵۰ آیتیں، ایک سو اسی ۱۸۰ کلمے، آٹھ سو سولہ ۸۱۶ حرف ہیں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ وَالْمُرْسَلات شبِ جن میں نازل ہوئی ہم سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رکابِ سعادت میں تھے جب مِنیٰ کی غار میں پہنچے وَالْمُرْسَلات نازل ہوئی ہم حضور سے اس کو پڑھتے تھے اور حضور اس کی تلاوت فرماتے تھے اچانک ایک سانپ نے جَست کی ہم اس کو مارنے کے لیے لپکے وہ بھاگ گیا حضور نے فرمایا: تم اس کی برائی سے بچائے گئے وہ تمہاری برائی سے۔ یہ غارِ مِنیٰ میں غارِ وَالْمُرْسَلات کے نام سے مشہور ہے۔ ف۲ ان آیتوں میں جو قسمیں مذکور ہیں وہ پانچ صفات ہیں جن کے موصوفات ظاہر میں مذکور نہیں اسی لیے مفسرین نے ان کی تفسیر میں بہت وجوہ ذکر کی ہیں بعض نے یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی قرار دی ہیں، بعض نے ملائکہ کی، بعض نے آیاتِ قرآن کی، بعض نے نفوسِ کاملہ کی جو استکمال کے لیے ابدان کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ ریاضتوں کے جھونکوں سے ماسوائے حق کو اڑا دیتے ہیں پھر تمام اعضاء میں اس اثر کو پھیلاتے ہیں پھر حق بالذات اور باطل فی نفسہٖ میں فرق کرتے ہیں اور ذاتِ الٰہی کے سوا ہر شے کو ہالک دیکھتے ہیں پھر ذکر کا اِلقاء کرتے ہیں اس طرح کہ دلوں میں اور زبانوں پر اللہ تعالٰی کا ذکر ہی ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ ذکر کی ہے کہ پہلی تین صفتوں سے ہوائیں مراد ہیں اور باقی دو سے فرشتے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ قسم ان ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں پھر زور سے جھونکے دیتی ہیں، ان سے مراد عذاب کی ہوائیں ہیں (خازن و جمل وغیرہ) ف۳ یعنی وہ رحمت کی ہوائیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں، اس کے بعد جو صفتیں مذکور ہیں وہ قولِ اخیر پر جماعاتِ ملائکہ کی ہیں۔ ابنِ کثیر نے کہا کہ فَارِقَات و مُلْقِیَات سے جماعاتِ ملائکہ مراد ہونے پر اجماع ہے۔ ف۴ انبیاء و مرسلین کے پاس وحی لاکر ف۵ یعنی بَعث و عذاب اور قیامت کے آنے کا ف۶ کہ اس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔ ف۷ وہ امتوں پر گواہی دینے کے لیے جمع کیے جائیں۔ ف۸ اور اس کے ہول و شدت کا کیا عالم ہے۔

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

کی اُس دن خرابی ف۹ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا ف۱۰ پھر پچھلوں کو ان کے

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

پیچھے پہنچائیں گے ف۱۱ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں اس دن جھٹلانے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ

والوں کی خرابی کیا ہم نے تمہیں ایک بےقدر پانی سے پیدا نہ فرمایا ف۱۲ پھر اسے ایک محفوظ

مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ

جگہ میں رکھا ف۱۳ ایک معلوم اندازہ تک ف۱۴ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر ف۱۵ اس دن

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّ

جھٹلانے والوں کی خرابی کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا تمہارے زندوں اور

اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾

مُردوں کی ف۱۶ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے ف۱۷ اور ہم نے تمہیں خوب میٹھا پانی پلایا ف۱۸

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ف۱۹ چلو اس کی طرف ف۲۰ جسے جھٹلاتے تھے

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ

چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں ف۲۱ نہ سایہ دے ف۲۲ نہ لپٹ سے

اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ

بچائے ف۲۳ بےشک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے ف۲۴ جیسے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں اس دن

ف۹ جو دنیا میں توحید و نبوت اور روزِ آخرت اور بعث و حساب کے منکر تھے۔ ف۱۰ دنیا میں عذاب نازل کر کے جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۱ یعنی جو پہلی امتوں کے مُکَذِّبِین کی راہ اختیار کر کے سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں انہیں بھی پہلوں کی طرح ہلاک فرمائیں گے۔ ف۱۲ یعنی نطفہ سے ف۱۳ یعنی رحم میں ف۱۴ وقت ولادت تک جس کو اللّٰہ تعالٰی جانتا ہے۔ ف۱۵ اندازہ فرمانے پر۔ (جمل) ف۱۶ کہ زندے اس کی پشت پر جمع رہتے ہیں اور مردے اس کے بطن میں۔ ف۱۷ بلند پہاڑوں کے۔ ف۱۸ زمین میں چشمے اور مَنْبَع پیدا کر کے، یہ تمام باتیں مُردوں کو زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں۔ ف۱۹ اور روزِ قیامت کافروں سے کہا جائے گا کہ جس آگ کا تم انکار کرتے تھے اس کی طرف جاؤ۔ ف۲۰ یعنی اس عذاب کی طرف ف۲۱ اس سے جہنّم کا دھواں مراد ہے جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جائے گا، ایک کفار کے سروں پر ایک اُن کے دائیں اور ایک اُن کے بائیں اور حساب سے فارغ ہونے تک انہیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہوگا جبکہ اللّٰہ تعالٰی کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ اس کے بعد جہنم کے دھوئیں کی شان بیان فرمائی جاتی ہے کہ وہ ایسا ہے کہ ف۲۲ جس سے اس دن کی

يَوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ

جھٹلانے والوں کی خرابی یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے وہ ۲۵ اور نہ انھیں اجازت ملے

فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ

کہ عذر کریں وہ ۲۶ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے

جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ

تمھیں جمع کیا وہ ۲۷ اور سب اگلوں کو وہ ۲۸ اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو وہ ۲۹ اس دن جھٹلانے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا

والوں کی خرابی بےشک ڈر والے وہ ۳۰ سایوں اور چشموں میں ہیں اور میووں میں سے جو کچھ

يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا

ان کا جی چاہے وہ ۳۱ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا وہ ۳۲ اپنے اعمال کا صلہ وہ ۳۳ بےشک

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا

نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی وہ ۳۴ کچھ دن کھالو

وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

اور برت لو وہ ۳۵ ضرور تم مجرم ہو وہ ۳۶ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی اور

گرمی سے کچھ امن پاسکیں وہ ۲۳ آتش جہنم کی وہ ۲۴ اتنی اتنی بڑی وہ ۲۵ نہ کوئی ایسی حجت پیش کرسکیں گے جو انہیں کام دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت بہت سے موقع ہوں گے بعض میں کلام کریں گے بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔ وہ ۲۶ اور درحقیقت اُن کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کردی گئیں اور آخرت کے لیے کوئی جائے عذر باقی نہیں رکھی گئی البتہ انہیں یہ خیال فاسد آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو عذر ہی کیا ہے جس نے نعمت دینے والے سے روگردانی کی اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اس کے احسانوں کی ناسپاسی (ناشکری) کی۔ وہ ۲۷ اے سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والو! وہ ۲۸ جو تم سے پہلے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے تمہارا ان کا سب کا حساب کیا جائے گا اور تمہیں انہیں سب کو عذاب کیا جائے گا وہ ۲۹ اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکو تو بچالو۔ یہ انتہا درجہ کی توبیخ ہے کیونکہ یہ تو وہ یقینی جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی مکر چل سکتا ہے نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔ وہ ۳۰ جو عذابِ الٰہی کا خوف رکھتے تھے جنتی درختوں کے وہ ۳۱ اس سے لذت اٹھاتے ہیں، اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ جنت کو ان کے حسبِ مرضی نعمتیں ملیں گی بخلاف دنیا کے کہ یہاں آدمی کو جو میسر آتا ہے اسی پر راضی ہونا پڑتا ہے اور اہلِ جنت سے کہا جائے گا وہ ۳۲ لذیذ خالص جس میں ذرا بھی تَنَغُّص (بدمزگی) کا شائبہ نہیں وہ ۳۳ ان طاعات کا جو تم دنیا میں بجالائے تھے وہ ۳۴ اس کے بعد تہدید کے طور پر کفار کو خطاب کیا جاتا ہے کہ اے دنیا میں تکذیب کرنے والو! تم دنیا میں وہ ۳۵ اپنی موت کے وقت تک وہ ۳۶ کافر ہو دائمی عذاب کے مستحق ہو۔

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ(۴۸) وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ(۴۹)

جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ(۵۰) ع

پھر اس ۳۷ کے بعد کون سی بات پر ایمان لائیں گے ۳۸

۳۷ قرآن شریف ۳۸ یعنی قرآن شریف کتبِ الٰہیہ میں سب سے آخر کتاب ہے اور بہت ظاہر معجزہ ہے اس پر ایمان نہ لائے تو پھر ایمان لانے کی کوئی صورت نہیں۔

آیاتها ۴۰ | ۷۸ سُورَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ ۸۰ | رکوعاتها ۲

سورۂ نبا مکیہ ہے، اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا[1]

عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡ ہُمۡ فِیۡہِ

یہ[2] آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں[3] بڑی خبر کی[4] جس میں وہ

مُخۡتَلِفُوۡنَ ؕ﴿۳﴾ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ ثُمَّ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلِ

کئی راہ ہیں[5] ہاں ہاں اب جان جائیں گے پھر ہاں ہاں جان جائیں گے[6] کیا ہم نے

الۡاَرۡضَ مِہٰدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ الۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ۪ۙ﴿۷﴾ وَّ خَلَقۡنٰکُمۡ اَزۡوَاجًا ۙ﴿۸﴾ وَّ جَعَلۡنَا

زمین کو بچھونا نہ کیا[7] اور پہاڑوں کو میخیں[8] اور تمہیں جوڑے بنایا[9] اور تمہاری

نَوۡمَکُمۡ سُبَاتًا ۙ﴿۹﴾ وَّ جَعَلۡنَا الَّیۡلَ لِبَاسًا ﴿ۙ۱۰﴾ وَّ جَعَلۡنَا النَّہَارَ مَعَاشًا ﴿۪۱۱﴾

نیند کو آرام کیا[10] اور رات کو پردہ پوش کیا[11] اور دن کو روزگار کے لئے بنایا[12]

وَّ بَنَیۡنَا فَوۡقَکُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ﴿ۙ۱۲﴾ وَّ جَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّہَّاجًا ﴿۪ۙ۱۳﴾ وَّ اَنۡزَلۡنَا

اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں (تعمیر کیں)[13] اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا[14] اور بھری

[1] سورۂ نبا: اس کو سورۂ تساؤل اور سورۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ'' بھی کہتے ہیں، یہ سورت مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو تہتر کلمے نو سو ستر حرف ہیں۔ [2] کفارِ قریش [3] نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب اہلِ مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر انہیں سنایا تو ان میں باہم گفتگوئیں شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیا دین لائے ہیں؟ اس آیت میں ان کی گفتگوؤں کا بیان ہے اور تفخیمِ شان کے لیے اِستفہام کے پیرایہ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں، اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے [4] ''بڑی خبر'' سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ۔ [5] کہ بعضے تو قطعی انکار کرتے ہیں بعضے شک میں ہیں اور قرآن کریم کو ان میں سے کوئی تو سحر کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ، اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کوئی ساحر کہتا ہے کوئی شاعر کوئی کاہن۔ [6] اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی نے اپنے عجائبِ قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ ان کی دلالت سے اللہ تعالٰی کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالٰی عالَم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور بعدِ فنا پھر حساب و جزا کے لیے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ [7] کہ تم اس میں رہو اور وہ تمہاری قرارگاہ ہو۔ [8] جن سے زمین ثابت و قائم رہے [9] مرد و عورت [10] تمہارے جسموں کے لیے تاکہ اس سے کوفت اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو۔ [11] جو اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپاتی ہے [12] کہ تم اس میں اللہ تعالٰی کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو۔ [13] جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کہنگی (پرانا پن) و بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی، مراد ان چنائیوں سے سات آسمان ہیں۔ [14] یعنی آفتاب جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی۔

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ

بدلیوں سے زور کا پانی اتارا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ اور گھنے

اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا ﴿۱۷﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

باغ ف۱۵ بے شک فیصلے کا دن ف۱۶ ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۷

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ سُیِّرَتِ

تو تم چلے آؤ گے ف۱۸ فوجوں کی فوجیں اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہوجائے گا ف۱۹ اور پہاڑ چلائے جائیں

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِیْنَ

گے کہ ہوجائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا بے شک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا

مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِیْنَ فِیْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾

ٹھکانا اس میں قرنوں (مدتوں) رہیں گے ف۲۰ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو

اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ

مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ جیسے کو تیسا بدلہ ف۲۱ بے شک انہیں حساب کا خوف

حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾

نہ تھا ف۲۲ اور ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ف۲۳ ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے ف۲۴

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآىٕقَ

اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے ف۲۵ باغ ہیں ف۲۶

ع ۱

وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا

اور انگور اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام ف۲۷ جس میں نہ کوئی

ف۱۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کردیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب! نیز ان اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل ہرگز عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال و عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعث و جزا کا انکار بھی باطل، اس برہانِ قوی سے ثابت ہوگیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں۔ ف۱۶ ثواب و عذاب کے لیے ف۱۷ مراد اس سے نفخۂ اخیرہ ہے۔ ف۱۸ اپنی قبروں سے حساب کے لیے موقف کی طرف۔ ف۱۹ اور اس میں راہیں بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے۔ ف۲۰ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔ ف۲۱ جیسے عمل ویسی جزا یعنی جیسا کفر بدترین جرم ہے ویسا ہی سخت ترین عذاب ان کو ہوگا۔ ف۲۲ کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر تھے۔ ف۲۳ لوحِ محفوظ میں۔ ف۲۴ ان کے تمام نیک و بد اعمال ہمارے علم میں ہیں ہم ان پر جزا دیں گے اور آخرت میں وقتِ عذاب ان سے کہا جائے گا ف۲۵ جنت میں جہاں انہیں عذاب سے نجات ہوگی اور ہر مراد حاصل ہوگی۔ ف۲۶ جن میں قسم قسم کے نفیس پھلوں والے درخت ف۲۷ شراب نفیس کا۔

لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ

بیہودہ بات سنیں اور نہ جھٹلانا وف۲۸ صلہ تمہارے رب کی طرف سے وف۲۹ نہایت کافی عطا وہ جو رب ہے آسمانوں کا

وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ یَوْمَ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے وف۳۰ جس دن

یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ صَفًّا لَا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ

جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا وف۳۱ مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا وف۳۲ اور

قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

اس نے ٹھیک بات کہی وف۳۳ وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے وف۳۴

اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَ

ہم تمہیں وف۳۵ ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آگیا وف۳۶ جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا وف۳۷ اور

یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا وف۳۸

ع ۲

ایاتها ۴۶ | ۷۹ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ ۸۱ | رکوعاتها ۲

سورۂ نٰزِعٰت مکیہ ہے، اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وف۱

وف۲۸ یعنی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔ وف۲۹ تمہارے اعمال کا وف۳۰ بسبب اس کے خوف کے۔ وف۳۱ اس کے رُعب وجلال سے وف۳۲ کلام یا شفاعت کا وف۳۳ دنیا میں اور اسی کے مطابق عمل کیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ٹھیک بات سے کلمہ طیبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' مراد ہے۔ وف۳۴ عملِ صالح کر کے تاکہ عذاب سے محفوظ رہے۔ وف۳۵ اے کافرو! وف۳۶ مراد اس سے عذابِ آخرت ہے۔ وف۳۷ یعنی ہر نیکی بدی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگی جس کو وہ روزِ قیامت دیکھے گا۔ وف۳۸ تاکہ عذاب سے محفوظ رہتا۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائے گا اور انہیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اسے بدلہ دلایا جائے گا، اس کے بعد وہ سب خاک کر دیئے جائیں گے۔ یہ دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش میں بھی خاک کر دیا جاتا۔ بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مومنین پر اللّٰہ تعالٰی کے انعام دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی متواضع ہوتا متکبر و سرکش نہ ہوتا۔ ایک قول مفسّرین کا یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر افتخار کیا تھا جب وہ حضرت آدم اور ان کی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو شدتِ عذاب میں مبتلا پائے گا تو کہے گا کاش میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔ وف۱ ''سورۂ النّٰزِعٰت'' مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھیالیس آیتیں ایک سو ستانوے کلمے سات سو ترپن حرف ہیں۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾

قسم ان کی ف۲ کہ سختی سے جان کھینچیں ف۳ اور نرمی سے بند کھولیں ف۴ اور آسانی سے پیریں (چلیں) ف۵

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾

پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں ف۶ پھر کام کی تدبیر کریں ف۷ کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھر تھرائے گی تھر تھرانے والی ف۸

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾

اُس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ف۹ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے ف۱۰

یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾

کافر ف۱۱ کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے ف۱۲ کیا جب گلی ہڈیاں ہوجائیں گے ف۱۳

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ

بولے یوں تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے ف۱۴ تو وہ ف۱۵ نہیں مگر ایک جھڑکی ف۱۶ جبھی وہ کھلے میدان

بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۘ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ

میں آپڑے ہوں گے ف۱۷ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۱۸ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل

الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۫ۖ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ

طوی میں ف۱۹ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا ف۲۰ اس سے کہہ کیا تجھے رغبت

اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۸﴾ وَ اَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ

اس طرف ہے کہ ستھرا ہو ف۲۱ اور تجھے تیرے رب کی طرف ف۲۲ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ف۲۳ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی

وقف لازم

ف۲ یعنی ان فرشتوں کی ف۳ کافروں کی ف۴ یعنی مومنین کی جانیں نرمی کے ساتھ قبض کریں۔ ف۵ جسم کے اندر یا آسمان و زمین کے درمیان مومنین کی روحیں لے کر۔ کَمَارُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ۔ ف۶ اپنی خدمت پر جس کے مامور ہیں۔ (روح البیان) ف۷ یعنی اُمورِ دُنیویہ کے انتظام جو اُن سے متعلق ہیں ان کے سرانجام کریں۔ یہ قسم اس پر ہے ف۸ زمین اور پہاڑ اور ہر چیز نفخۂ اُولیٰ سے اضطراب میں آجائے گی اور تمام خلق مرجائے گی۔ ف۹ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے باذنِ الٰہی زندہ کر دی جائے گی، ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ ف۱۰ اس دن کی ہَول اور وحشت سے، یہ حال کفار کا ہوگا۔ ف۱۱ جو مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو ف۱۲ یعنی موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کئے جائیں گے۔ ف۱۳ ریزہ ریزہ بکھری ہوئی پھر بھی زندہ کئے جائیں گے ف۱۴ یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس کی تکذیب کرتے رہے، یہ مقولہ ان کا بطریقِ استہزاء تھا اس پر انہیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللّٰہ تعالٰی کے لیے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادرِ برحق پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ ف۱۵ نفخۂ اخیرہ۔ ف۱۶ جس سے سب جمع کرلیے جائیں گے اور جب نفخۂ اخیرہ ہوگا ف۱۷ زندہ ہوکر۔ ف۱۸ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار گزرا تو اللّٰہ تعالٰی نے آپ کی تسکین کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں، مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں، آپ اس سے غمگین نہ ہوں۔

الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾

دکھائی ف۲۴ اس پر اس نے جھٹلایا ف۲۵ اور نافرمانی کی پھر پیٹھ دی ف۲۶ اپنی کوشش میں لگا ف۲۷ تو لوگوں کو جمع کیا ف۲۸ پھر پکارا

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں ف۲۹ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ف۳۰

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ

بے شک اس میں سیکھ (سبق) ملتا ہے اُسے جو ڈرے ف۳۱ کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارا بنانا ف۳۲ مشکل یا آسمان کا

بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَ

اللہ نے اسے بنایا اس کی چھت اونچی کی ف۳۳ پھر اسے ٹھیک کیا ف۳۴ اس کی رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی ف۳۵ اور

الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَ

اس کے بعد زمین پھیلائی ف۳۶ اس میں سے ف۳۷ اس کا پانی اور چارہ نکالا ف۳۸ اور

الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ

پہاڑوں کو جمایا ف۳۹ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کو پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت

الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ یَوْمَ یَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ

سب سے بڑی ف۴۰ اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی ف۴۱ اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی

یَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ

جائے گی ف۴۲ تو وہ جس نے سرکشی کی ف۴۳ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ف۴۴ تو بے شک جہنم ہی اس کا

الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾

ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا ف۴۵ اور نفس کو خواہش سے روکا ف۴۶

ف۱۹ جو ملک شام میں طور کے قریب ہے۔ ف۲۰ اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا ف۲۱ کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے ف۲۲ یعنی اس کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف ف۲۳ اس کے عذاب سے ف۲۴ ید بیضا اور عصا ف۲۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ف۲۶ یعنی ایمان سے اعراض کیا۔ ف۲۷ فساد انگیزی کی ف۲۸ یعنی جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو ف۲۹ یعنی میرے اوپر اور کوئی رب نہیں۔ ف۳۰ دنیا میں غرق کیا اور آخرت میں دوزخ میں داخل فرمائے گا۔ ف۳۱ اللہ عزوجل سے۔ اس کے بعد منکرینِ بعث کو عتاب فرمایا جاتا ہے۔ ف۳۲ تمہارے مرنے کے بعد ف۳۳ بغیر ستون کے ف۳۴ ایسا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں ف۳۵ نورِ آفتاب کو ظاہر فرما کر ف۳۶ جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی۔ ف۳۷ چشمے جاری فرما کر ف۳۸ جسے جاندار کھاتے ہیں۔ ف۳۹ روئے زمین پر تاکہ اس کو سکون ہو ف۴۰ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس میں مُردے اٹھائے جائیں گے۔ ف۴۱ دنیا میں نیک یا بد ف۴۲ اور تمام خلق اس کو دیکھے۔ ف۴۳ حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا۔ ف۴۴ آخرت پر اور شہوات کا تابع ہوا۔ ف۴۵ اور اس نے جانا کہ اسے روزِ قیامت اپنے رب کے حضور حساب کے لیے حاضر ہونا ہے۔ ف۴۶ حرام چیزوں کی۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۴۱) یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَاؕ(۴۲)

تو بے شک جنت ہی ٹھکانا ہے ف۴۷ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے

فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَاؕ(۴۳) اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَاؕ(۴۴) اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ

تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق ف۴۸ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے تم تو فقط اُسے ڈرانے والے ہو

مَنْ یَّخْشٰىهَاؕ(۴۵) كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰىهَا۠(۴۶)

جو اس سے ڈرے گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے ف۴۹ دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے

اٰیاتها ۴۲ ۸۰ سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّیَّةٌ ۲۴ ركوعها ۱

سورۂ عبس مکیہ ہے، اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤىۙ(۱) اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰىؕ(۲) وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤىۙ(۳)

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ف۲ اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا ف۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو ف۴

اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰىؕ(۴) اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰىۙ(۵) فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰىؕ(۶)

یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے ف۵ تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو ف۶

وَ مَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰىؕ(۷) وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰىۙ(۸) وَ هُوَ یَخْشٰىۙ(۹)

اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو ف۷ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا (ناز سے دوڑتا ہوا) آیا ف۸ اور وہ ڈر رہا ہے ف۹

ف۴۷ اے سید عالم! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ کے کافر ف۴۸ اور اس کا وقت بتانے سے کیا غرض ف۴۹ یعنی کافر قیامت کو جس کا انکار کرتے ہیں تو اس کے ہول و دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت بھول جائیں گے اور خیال کریں گے کہ ف۱ ''سورۂ عبس'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیالیس آیتیں ایک سو تیں کلمے پانچ سو تینتیس حرف ہیں۔ ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ف۳ یعنی عبداللہ بن اُمِّ مکتوم۔ **شانِ نزول:** نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عتبہ بن ربیعہ، ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبدالمطّلب اور اُبَی بن خلف اور اُمَیَّہ بن خلف اَشرافِ قریش کو اسلام کی دعوت فرما رہے تھے اس درمیان میں عبداللہ ابن اُمِّ مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ جو اللہ تعالٰی نے آپ کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمائیے! ابن ام مکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں، اس سے قطع کلام ہوگا۔ یہ بات حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو گراں گزری اور آثارِ ناگواری چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ''نابینا'' فرمانے میں عبداللہ بن اُمِّ مکتوم کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ سے واقع ہوا۔ اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عبداللہ بن اُمِّ مکتوم کا اکرام فرماتے تھے۔ ف۴ گناہوں سے۔ آپ کا ارشاد سن کر ف۵ اللہ تعالٰی سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے ف۶ اور اس کے ایمان لانے کی طمع میں اس کے درپے ہوتے ہو۔ ف۷ ایمان لا کر اور ہدایت پا کر کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور پیامِ الٰہی پہنچا دینا ہے۔ ف۸ یعنی ابن ام مکتوم ف۹ اللہ عزوجل سے۔

وقف لازم

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ

تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو یوں نہیں ف۱۰ یہ تو سمجھانا ہے ف۱۱ تو جو چاہے اُسے یاد کرے ف۱۲ ان

صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿۱۴﴾ۙ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ۙ كِرَامٍۭ

صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ف۱۳ بلندی والے ف۱۴ پاکی والے ف۱۵ ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے

بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ؕ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ؕ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ؕ مِنْ

نکوئی والے ف۱۶ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ف۱۷ اُسے کاہے سے بنایا پانی کی

نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ۙ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ۙ ثُمَّ اَمَاتَهٗ

بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ف۱۸ پھر اسے راستہ آسان کیا ف۱۹ پھر اُسے موت دی

فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ۙ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ؕ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ؕ فَلْيَنْظُرِ

پھر قبر میں رکھوایا ف۲۰ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ف۲۱ کوئی نہیں اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اُسے حکم ہوا تھا ف۲۲ تو آدمی

الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾ۙ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ۙ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ

کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ف۲۳ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ف۲۴ پھر زمین کو خوب

شَقًّا ﴿۲۶﴾ۙ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ۙ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ۙ وَّ

چیرا تو اس میں اُگایا اناج اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور

حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ۙ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ۙ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ؕ فَاِذَا

گھنے باغیچے اور میوے اور دُوب (گھاس) تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے پھر جب

جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ؗ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ۙ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ۙ

آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ ف۲۵ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ

ف۱۰ ایسا نہ کیجئے ف۱۱ یعنی آیاتِ قرآن مخلوق کے لیے نصیحت ہیں۔ ف۱۲ اور اس سے پند پذیر ہو۔ ف۱۳ اللّٰہ تعالٰی کے نزدیک ف۱۴ رفیع القدر ف۱۵ کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے ف۱۶ اللّٰہ تعالٰی کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوحِ محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔ ف۱۷ کہ اللّٰہ تعالٰی کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہے۔ ف۱۸ کبھی نطفہ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مُضغہ کی شان میں تکمیل آفرینش تک۔ ف۱۹ ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا۔ ف۲۰ کہ بعدِ موت بے عزت نہ ہو۔ ف۲۱ یعنی بعدِ موت حساب و جزا کے لیے، پھر اس کے واسطے زندگانی مقرر کی۔ ف۲۲ اس کے رب کا یعنی کافر ایمان لاکر حکمِ الٰہی کو بجا نہ لایا۔ ف۲۳ جنہیں کھاتا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں اس کے رب کی قدرت ظاہر ہے کس طرح جز و بدن ہوتے ہیں اور کس نظامِ عجیب سے کام میں آتے ہیں اور کس طرح رب عزوجل عطا فرماتا ہے۔ ان حکمتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے: ف۲۴ بادل سے ف۲۵ یعنی قیامت کے نفخۂ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرا کر دے گی۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾

اور جورو (بیوی) اور بیٹوں سے ۳۶ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے ۳۷

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے ۳۸ ہنستے خوشیاں مناتے ۳۹ اور کتنے مونھوں پر اس دن

عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے ۴۰ یہ وہی ہیں کافر بدکار

ع ١ ٤٢ ٥

اٰیاتھا ٢٩ ۔ ٨١ سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ ٧ ۔ رکوعھا ١

سورۂ تکویر مکیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ

جب دھوپ لپیٹی جائے ۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں ۳ اور جب پہاڑ

سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَ

چلائے جائیں ۴ اور جب تھلکی (گابھن) اونٹنیاں ۵ چھوٹی پھریں ۶ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں ۷ اور

اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ

جب سمندر سلگائے جائیں ۸ اور جب جانوں کے جوڑ بنیں ۹ اور جب زندہ دبائی ہوئی سے

ف۳۶ ان میں سے کسی کی طرف مُلتفِت (متوجہ) نہ ہوگا اپنی ہی پڑی ہوگی۔ ف۳۷ قیامت کا حال اور اس کے اہوال بیان فرمانے کے بعد مُکلّفین کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم ہیں سعید اور شقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے: ف۳۸ نورِ ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے ف۳۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت وکرم اور اس کی رضا پر۔ اس کے بعد اشقیاء کا حال بیان فرمایا جاتا ہے: ف۴۰ ذلیل حال وحشت زدہ صورت۔ ف۱ ''سورۂ کوِّرت'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس آیتیں ایک سو چار کلمے پانچ سو تیس حرف ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ روزِ قیامت کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو چاہئے کہ ''سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ'' اور ''سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ'' اور ''سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ'' پڑھے۔ (ترمذی) ف۲ یعنی آفتاب کا نور زائل ہو جائے ف۳ بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں اور کوئی تارہ اپنی جگہ باقی نہ رہے ف۴ اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں ف۵ جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں اور بیاہنے کا وقت قریب آگیا ہو ف۶ نہ ان کا کوئی چرانے والا ہو نہ نگران، اس روز کی دہشت کا یہ عالَم ہو، اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں کہ ان کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہو۔ ف۷ روزِ قیامت بعدِ بعث کہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں، پھر خاک کر دیئے جائیں۔ ف۸ پھر وہ خاک ہو جائیں ف۹ اس طرح کہ نیک نیکوں کے ساتھ ہوں اور بد بدوں کے ساتھ یا یہ معنٰی کہ جانیں اپنے جسموں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ اپنے عملوں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ ایمانداروں کی جانیں حوروں کے اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں۔

سُئِلَتْ ۪ۙ(۸) بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْۚ(۹) وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ(۱۰) وَ اِذَا السَّمَآءُ

پوچھا جائے ف۱۰ کس خطا پر ماری گئی ف۱۱ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب آسمان جگہ سے

كُشِطَتْ ۪ۙ(۱۱) وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۪ۙ(۱۲) وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۪ۙ(۱۳) عَلِمَتْ

کھینچ لیا جائے ف۱۲ اور جب جہنم کو بھڑکایا جائے ف۱۳ اور جب جنت پاس لائی جائے ف۱۴ ہر جان کو معلوم

نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْؕ(۱۴) فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِۙ(۱۵) الْجَوَارِ الْكُنَّسِۙ(۱۶)

ہوجائے گا جو حاضر لائی ف۱۵ تو قسم ہے ان ف۱۶ کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں ف۱۷

وَ الَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَۙ(۱۷) وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَۙ(۱۸) اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

اور رات کی جب پیٹھ دے ف۱۸ اور صبح کی جب دم لے ف۱۹ بے شک یہ ف۲۰ عزت والے رسول ف۲۱ کا

كَرِیْمٍۙ(۱۹) ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍۙ(۲۰) مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍؕ(۲۱)

پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالکِ عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے ف۲۲ امانت دار ہے ف۲۳

وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍۚ(۲۲) وَ لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِۚ(۲۳) وَ مَا هُوَ

اور تمہارے صاحب ف۲۴ مجنون نہیں ف۲۵ اور بے شک انہوں نے اسے ف۲۶ روشن کنارہ پر دیکھا ف۲۷ اور یہ نبی

عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍۚ(۲۴) وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍۙ(۲۵) فَاَیْنَ

غیب بتانے میں بخیل نہیں اور قرآن مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر

تَذْهَبُوْنَؕ(۲۶) اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَۙ(۲۷) لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

جاتے ہو ف۲۸ وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہاں کے لیے اس کے لیے جو تم میں

یَّسْتَقِیْمَؕ(۲۸) وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۠(۲۹)

سیدھا ہونا چاہے ف۲۹ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

ع ۶

ف۱۰ یعنی اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی ہو جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کردیتے تھے۔ ف۱۱ یہ سوال قاتل کی توبیخ کے لیے ہے تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی۔ ف۱۲ جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے۔ ف۱۳ دشمنانِ خدا کے لیے ف۱۴ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے ف۱۵ نیکی یا بدی۔ ف۱۶ ستاروں ف۱۷ یہ پانچ ستارے ہیں جنہیں خَمسَۂ مُتَحَیِّرَہ کہتے ہیں: (۱) زُحَل، (۲) مُشتَری، (۳) مِرّیخ، (۴) زُہرہ، (۵) عُطارِد (کَذَا رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔) ف۱۸ اور اس کی تاریکی ہلکی پڑے ف۱۹ اور اس کی روشنی خوب پھیلے ف۲۰ قرآن شریف ف۲۱ حضرت جبریل علیہ السلام ف۲۲ یعنی آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ف۲۳ وحی الٰہی کا ف۲۴ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۲۵ جیسا کہ کفارِ مکہ کہتے ہیں ف۲۶ یعنی جبریل امین کو ان کی اصلی صورت میں ف۲۷ یعنی آفتاب کے جائے طلوع پر ف۲۸ اور کیوں قرآن سے اعراض کرتے ہو ف۲۹ یعنی جس کو حق کا اتباع اور اس پر قیام منظور ہو۔

آیاتھا ۱۹ | ۸۲ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ۸۲ | رکوعھا ۱

سورۂ انفطار مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲ وَ اِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا

فُجِّرَتْ ۝۳ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ

دیئے جائیں و۲ اور جب قبریں کریدی جائیں و۳ ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا و۴ اور

اَخَّرَتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِيْ

جو پیچھے و۵ اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے و۶ جس نے

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸ كَلَّا بَلْ

تجھے پیدا کیا و۷ پھر ٹھیک بنایا و۸ پھر ہموار فرمایا و۹ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا و۱۰ کوئی نہیں و۱۱ بلکہ

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹ وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱

تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو و۱۲ اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں و۱۳ معزز لکھنے والے و۱۴

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ

کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو و۱۵ بے شک نکوکار و۱۶ ضرور چین میں ہیں و۱۷ اور بے شک بدکار و۱۸

لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۴ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝۱۶

ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے

و۱ ''سورۂ انفطار'' مکی ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں اسی کلمے تین سو ستائیس حرف ہیں۔ و۲ اور شیریں وشور (میٹھے اور کڑوے) سب مل کر ایک ہو جائیں۔ و۳ اور ان کے مُردے زندہ کرکے نکالے جائیں۔ و۴ عمل نیک یا بد و۵ چھوڑی، نیکی یا بدی اور ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث۔ و۶ کہ تو نے باوجود اس کے نعمت وکرم کے اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی و۷ اور نیست سے ہست کیا۔ و۸ سالم الاعضاء سنتا دیکھتا و۹ اعضاء میں مناسبت رکھی و۱۰ لمبا یا ٹھگنا، خوب رو، یا کم رو، گورا یا کالا، مرد یا عورت و۱۱ تمہیں اپنے رب کے کرم پر مغرور نہ ہونا چاہئے و۱۲ اور روزِ جزا کے منکر ہو و۱۳ تمہارے اعمال و اقوال کے اور وہ فرشتے ہیں۔ و۱۴ تمہارے عملوں کے و۱۵ نیکی یا بدی، اُن سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔ و۱۶ یعنی مومنین صادق الایمان۔ و۱۷ جنت میں و۱۸ کافر۔

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۸﴾

اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن

یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْــٴًـا ؕ وَ الْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی و۱۹ اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

(ایاتہا ۳۶) (۸۳ سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِیْنَ مَكِّیَّةٌ ۸۶) (رکوعہا ۱)

سورۂ مطففین مکیہ ہے، اس میں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ (ناپ کر) لیں پورا لیں

وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّ زَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىٕكَ اَنَّهُمْ

اور جب انھیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انھیں

مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵﴾ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾

اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے و۲ جس دن سب لوگ و۳ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ﴿۷﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ﴿۸﴾

بے شک کافروں کی لکھت و۴ سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے و۵ اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے و۶

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ

وہ لکھت ایک مُہر کیا نَوِشتہ (تحریر نامہ) ہے و۷ اس دن و۸ جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے

و۱۹ یعنی کوئی کافر کسی کافر کو نفع نہ پہنچا سکے گا۔ (خازن) و۱ ''سورۂ مُطَفِّفِین'' ایک قول میں مکیہ ہے اور ایک میں مدنیہ اور ایک قول یہ ہے کہ زمانۂ ہجرت میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں ایک رکوع چھتیس آیتیں ایک سو اٹھتر کلمے اور سات سو تیس حرف ہیں۔ شانِ نزول: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے بالخصوص ایک شخص ابوجُہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور، دینے کا اور۔ ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔ و۲ یعنی روزِ قیامت، اس روز ذرّہ ذرّہ کا حساب کیا جائے گا۔ و۳ اپنی قبروں سے اٹھ کر و۴ یعنی ان کے اعمال نامے۔ و۵ سجین ساتویں زمین کے اسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔ و۶ یعنی وہ نہایت ہی ہول و ہیبت کا مقام ہے۔ و۷ جو نہ مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ و۸ جبکہ وہ نوشتہ (لکھا ہوا) نکالا جائے گا۔

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى

دن کو جھٹلاتے ہیں ف۹ اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش گنہگار ف۱۰ جب اس پر ہماری آیتیں

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

پڑھی جائیں کہے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں کوئی نہیں ف۱۲ بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

ان کی کمائیوں نے ف۱۳ ہاں ہاں بے شک وہ اس دن ف۱۴ اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں ف۱۵

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ ف۱۶ جسے تم

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ

جھٹلاتے تھے ف۱۷ ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت ف۱۸ سب سے اونچے محل عِلّیین میں ہے ف۱۹ اور تو کیا جانے

مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

علّیین کیسی ہے ف۲۰ وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ (تحریرنامہ) ہے ف۲۱ کہ مُقرب ف۲۲ جس کی زیارت کرتے ہیں بے شک نکوکار

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآىٕكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ

ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں ف۲۳ تو اُن کے چہروں میں چین کی تازگی

النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكَ

پہچانے ف۲۴ ستھری (خالص و پاک) شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے ف۲۵ اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر

ف۹ اور روزِ جزا یعنی قیامت کے منکر ہیں۔ ف۱۰ حد سے گزرنے والا۔ ف۱۱ ان کی نسبت کہ یہ ف۱۲ اس کا کہنا غلط ہے۔ ف۱۳ اُن معاصی اور گناہوں نے جو وہ کرتے ہیں یعنی اپنے اعمالِ بد کی شامت سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ ہوگئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل میں ایک نقطۂ سیاہ پیدا ہوتا ہے جب اس گناہ سے باز آتا ہے اور توبہ واستغفار کرتا ہے تو دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام قلب سیاہ ہوجاتا ہے اور یہی رین یعنی وہ زنگ ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا۔ (ترمذی) ف۱۴ یعنی روزِ قیامت ف۱۵ جیسا کہ دنیا میں اس کی توحید سے محروم رہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت مُیسّر آئے گی کیونکہ محرومیٔ دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لیے وعید وتہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلّی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔ ف۱۶ عذاب ف۱۷ دنیا میں ف۱۸ یعنی مومنین صادقین کے اعمال نامے ف۱۹ عِلّیین ساتویں آسمان میں زیرِ عرش ہے۔ ف۲۰ یعنی اس کی شان عجیب عظمت والی ہے۔ ف۲۱ عِلّیین میں۔ اس میں ان کے اعمال لکھے ہیں۔ ف۲۲ فرشتے ف۲۳ اللہ تعالٰی کے اکرام اور اس کی نعمتوں کو جو اس نے انہیں عطا فرمائیں اور اپنے دُشمنوں کو جو طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہیں۔ ف۲۴ کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہوں گے۔ ف۲۵ کہ اَبرار ہی اس کی مہر توڑیں گے۔

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝۲۶ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝۲۷ عَيْنًا يَّشْرَبُ

چاہیے کہ للچائیں للچانے والے ف۲۶ اور اس کی ملونی (ملاوٹ) تسنیم سے ہے ف۲۷ وہ چشمہ جس سے

بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۲۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مقرّبان بارگاہ پیتے ہیں ف۲۸ بے شک مجرم لوگ ف۲۹ ایمان والوں سے ف۳۰

يَضْحَكُوْنَ ۝۲۹ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝۳۰ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى

ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ف۳۱ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے ف۳۲ اور جب ف۳۳ اپنے گھر

اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝۳۱ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ

پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے ف۳۴ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے بے شک یہ لوگ

لَضَآلُّوْنَ ۝۳۲ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝۳۳ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ

بہکے ہوئے ہیں ف۳۵ اور یہ ف۳۶ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے ف۳۷ تو آج ف۳۸ ایمان

اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝۳۴ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۝۳۵ هَلْ

والے کافروں سے ہنستے ہیں ف۳۹ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں ف۴۰ کیوں

ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶ ع

کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کئے کا ف۴۱

ع ۱ ۸

ف۲۶ طاعات کی طرف سبقت کر کے اور برائیوں سے باز رہ کر۔ ف۲۷ جو جنت کی شرابوں میں اعلیٰ ہے۔ ف۲۸ یعنی مقربین خالص شراب تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شراب تسنیم ملائی جاتی ہے۔ ف۲۹ مثل ابوجہل اور ولید بن مُغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ رؤساء کفار کے ف۳۰ مثل حضرت عمار وخباب و صُہیب وبلال وغیرہ فقراء مؤمنین کے۔ ف۳۱ مؤمنین ف۳۲ بطریقِ طعن وعیب کے۔ شانِ نزول: منقول ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت میں تشریف لے جارہے تھے منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور مسخرگی سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو اس سے پہلے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ف۳۳ کفار ف۳۴ یعنی مسلمانوں کو برا کہہ کر آپس میں ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے۔ ف۳۵ کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دنیا کی لذتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۳۶ کفار ف۳۷ کہ ان کے احوال واعمال پر گرفت کریں بلکہ انہیں اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے وہ اپنا حال درست کریں دوسروں کو بے وقوف بتانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ف۳۸ یعنی روزِ قیامت ف۳۹ جیسا کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت ومحنت پر ہنستے تھے، یہاں معاملہ برعکس ہے: مؤمن دائمی عیش وراحت میں ہیں اور کافر ذلت وخواری کے دائمی عذاب میں، جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے، کافر اس سے نکلنے کے لیے دروازے کی طرف دوڑتے ہیں، جب دروازہ کے قریب پہنچتے ہیں دروازہ بند ہوجاتا ہے، بار بار ایسا ہی ہوتا ہے۔ کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان ان سے ہنسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ جنت میں جواہرات کے ف۴۰ کفار کی ذلت ورسوائی اور شدتِ عذاب کو اور اس پر ہنستے ہیں۔ ف۴۱ یعنی ان اعمال کا جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے۔

آیاتها ٢٥ | ٨٤ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ٨٣ | رکوعها ١

سورۂ انشقاق مکیہ ہے، اس میں پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ

جب آسمان شق ہو ف۲ اور اپنے رب کا حکم سنے ف۳ اور اسے سزاوار ہی یہ ہے اور جب زمین

مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿٥﴾

دراز کی جائے ف۴ اور جو کچھ اس میں ہے ف۵ ڈال دے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے ف۶ اور اسے سزاوار ہی یہ ہے ف۷

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ

اے آدمی بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ف۸ یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا ف۹ تو وہ جو

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّ يَنْقَلِبُ

اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے ف۱۰ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا ف۱۱ اور اپنے گھر والوں

اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ

کی طرف ف۱۲ شاد شاد پلٹے گا ف۱۳ اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے ف۱۴ وہ عنقریب

يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾

موت مانگے گا ف۱۵ اور بھڑکتی آگ میں جائے گا بے شک وہ اپنے گھر میں ف۱۶ خوش تھا ف۱۷

ف۱ ''سورۂ اِنْشَقَّتْ'' جس کو ''سورۂ اِنْشِقَاق'' بھی کہتے ہیں مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، پچیس آیتیں، ایک سو سات کلمات، چار سو تیس حرف ہیں۔ ف۲ قیامت قائم ہونے کے وقت ف۳ اپنے شق ہونے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے۔ ف۴ اور اس پر کوئی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے۔ ف۵ یعنی اس کے بطن میں خزانے اور مُردے سب کو باہر ف۶ اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے ف۷ اس وقت انسان اپنے عمل کے نتائج دیکھے گا۔ ف۸ یعنی اس کے حضور حاضری کے لیے، مراد اس سے موت ہے۔ (مدارک) ف۹ اور اپنے عمل کی جزا پانا ف۱۰ اور وہ مؤمن ہے ف۱۱ سہل حساب یہ ہے کہ اس پر اس کے اعمال پیش کئے جائیں وہ اپنی طاعات ومَعصِیت کو پہچانے پھر طاعت پر ثواب دیا جائے اور معصیت سے تجاوز فرمایا جائے، یہ سہل حساب ہے نہ اس میں شدت مناقشہ (ہر ہر کام کا حساب)، نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا نہ عذر کی طلب ہو نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا اسے کوئی عذر ہاتھ نہ آئے گا اور وہ کوئی حجت نہ پائے گا رسوا ہوگا (اللہ تعالیٰ مناقشۂ حساب سے پناہ دے) ف۱۲ گھر والوں سے جنتی گھر والے مراد ہیں خواہ وہ حوروں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ ف۱۳ اپنی اس کامیابی پر۔ ف۱۴ اور وہ کافر ہے جس کا داہنا ہاتھ تو اس کی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پس پشت کر دیا جائے گا اس میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا، اس حال کو دیکھ کر وہ جان لے گا کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے تو ف۱۵ اور ''یاثبوراہ'' کہے گا، ''ثبور'' کے معنی ہلاکت کے ہیں۔ ف۱۶ دنیا کے اندر ف۱۷ اپنی خواہشوں اور شہوتوں میں اور متکبر و مغرور۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰۤى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ﴿١٥﴾ؕ فَلَاۤ

وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں ف۱۸ ہاں کیوں نہیں ف۱۹ بے شک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے تو مجھے

اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ۙ وَ الَّیْلِ وَ مَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ۙ وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ۙ

قسم ہے شام کے اُجالے کی ف۲۰ اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں ف۲۱ اور چاند کی جب پورا ہو ف۲۲

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ؕ فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ۙ وَ اِذَا قُرِئَ

ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے ف۲۳ تو کیا ہوا ایمان نہیں لاتے ف۲۴ اور جب قرآن

عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ؕ السجدة بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ۖ

پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے ف۲۵ بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ف۲۶

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ۖ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٢٤﴾ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ

اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں ف۲۷ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت دو ف۲۸ مگر جو ایمان

معانقة ١٦ — السجدة ١٣

ف۱۸ اپنے رب کی طرف اور وہ مرنے کے بعد اٹھایا نہ جائے گا ف۱۹ ضرور اپنے رب کی طرف رُجوع کرے گا اور مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا اور حساب کیا جائے گا۔ ف۲۰ جو سرخی کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جس کے غائب ہونے پر امام صاحب کے نزدیک وقت عشاء شروع ہوتا ہے یہی قول ہے کثیر صحابہ کا اور بعض علماء ''شفق'' سے سرخی مراد لیتے ہیں۔ ف۲۱ مثل جانوروں کے جو دن میں منتشر ہوتے ہیں اور شب میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں اور مثل تاریکی کے اور ستاروں اور ان اعمال کے جو شب میں کئے جاتے ہیں مثل تہجد کے۔ ف۲۲ اور اس کا نور کامل ہو جائے اور یہ اَیّامِ بیض یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں تاریخوں میں ہوتا ہے۔ ف۲۳ یہ خطاب یا تو انسانوں کو ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تمہیں حال کے بعد حال پیش آئے گا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ موت کے شدائد و اَہوال پھر مرنے کے بعد اٹھنا پھر مَوقِفِ حساب میں پیش ہونا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں تدریج ہے ایک وقت دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے پھر دودھ چھوٹتا ہے پھر لڑکپن کا زمانہ آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جوانی ڈھلتی ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے کہ آپ شبِ معراج ایک آسمان پر تشریف لے گئے پھر دوسرے پر اسی طرح درجہ بدرجہ مرتبہ بمرتبہ منازلِ قرب میں واصل ہوئے۔ بخاری شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حال بیان فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ آپ کو مشرکین پر فتح و ظفر حاصل ہوگی اور انجام بہت بہتر ہوگا آپ کفار کی سرکشی اور ان کی تکذیب سے غمگین نہ ہوں۔ ف۲۴ یعنی اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود دلائل ظاہر ہونے کے کیوں ایمان نہیں لاتے۔ ف۲۵ مراد اس سے سجدۂ تلاوت ہے۔ شانِ نزول: جب سورۃ ''اقرا'' میں ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ'' نازل ہوا تو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مؤمنین نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفارِ قریش نے سجدہ نہ کیا ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ مسئلہ: سجدۂ تلاوت کے لیے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لیے مثل طہارت اور قبلہ رو ہونے اور سترِ عورت وغیرہ کے۔ مسئلہ: سجدہ کے اول و آخر اللّٰہ اکبر کہنا چاہئے۔ مسئلہ: امام نے آیتِ سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سن لے اس پر سجدہ واجب ہے۔ مسئلہ: سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا۔ والتفصیل فی کتب الفقہ۔ (تفسیر احمدی) ف۲۶ قرآن کو اور مرنے کے بعد اٹھنے کو۔ ف۲۷ کفر اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب ف۲۸ ان کے کفر و عناد پر۔

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع

لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

اٰیاتھا ۲۲ ۸۵ سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ ۲۷ رکوعھا ۱

سورۂ بروج مکیہ ہے، اس میں بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَ الْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَ شَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾

قسم آسمان کی جس میں بُرج ہیں ف۲ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ف۳ اور اس دن کی جو گواہ ہے ف۴ اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں ف۵

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَیْهَا

کھائی والوں پر لعنت ہو ف۶ وہ اس بھڑکتی آگ والے جب وہ اس کے کناروں پر

ف۱ ''سورۂ بروج'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، بائیس آیتیں، ایک سو نوے کلمے، چار سو پینسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ جن کی تعداد بارہ ہے اور ان میں عجائبِ حکمتِ الٰہی نمودار ہیں آفتاب مہتاب اور کواکب کی سیر ان میں مُعیّن اندازے پر ہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا۔ ف۳ وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۴ مُراد اس سے روزِ جمعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ف۵ آدمی اور فرشتے مراد اس سے روزِ عرفہ ہے۔ ف۶ مروی ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جب اس کا جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس ایک لڑکا بھیج جسے میں جادو سکھادوں بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کردیا وہ جادو سیکھنے لگا۔ راہ میں ایک راہب رہتا تھا اس کے پاس بیٹھنے لگا اور اس کا کلام اس کے دل نشین ہوتا گیا اب آتے جاتے اس نے راہب کی صحبت میں بیٹھنا مقرر کرلیا ایک روز راستہ میں ایک مُہیب جانور ملا لڑکے نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر یہ دعا کی کہ یارب اگر راہب تجھے پیارا ہو تو میرے پتھر سے اس جانور کو ہلاک کردے وہ جانور اس کے پتھر سے مرگیا اس کے بعد لڑکا مُستجابُ الدّعوۃ ہوا اور اس کی دعا سے کوڑھی اور اندھے اچھے ہونے لگے۔ بادشاہ کا ایک مُصاحِب نابینا ہوگیا تھا وہ آیا لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہوگیا اور اللہ تعالٰی پر ایمان لے آیا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچا۔ اس نے کہا: تجھے کس نے اچھا کیا؟ کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے! یہ کہہ کر اس نے اس پر سختیاں شروع کیں یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتایا، لڑکے پر سختیاں کیں، اس نے راہب کا پتہ بتایا، راہب پر سختیاں کیں اور اس سے کہا اپنا دین ترک کر۔ اس نے انکار کیا تو اس کے سر پر آرا رکھ کر چروا دیا، پھر مصاحب کو بھی چروا دیا، پھر لڑکے کو حکم دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے گرادیا جائے۔ سپاہی اس کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے، اس نے دعا کی، پہاڑ میں زلزلہ آیا، سب گر کر ہلاک ہوگئے، لڑکا صحیح سلامت چلا آیا۔ بادشاہ نے کہا: سپاہی کیا ہوئے؟ کہا: سب کو خدا نے ہلاک کردیا۔ پھر بادشاہ نے لڑکے کو سمندر میں غرق کرنے کے لیے بھیجا۔ لڑکے نے دعا کی، کشتی ڈوب گئی، تمام شاہی آدمی ڈوب گئے، لڑکا صحیح وسلامت بادشاہ کے پاس آگیا۔ بادشاہ نے کہا: وہ آدمی کیا ہوئے؟ کہا: سب کو اللہ تعالٰی نے ہلاک کردیا اور تو مجھے قتل کر ہی نہیں سکتا جب تک وہ کام نہ کرے جو میں بتاؤں! کہا: وہ کیا؟ لڑکے نے کہا ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کر اور مجھے کھجور کے ڈھنڈ (سوکھے تنے) پر سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکال کر'' بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ '' کہہ کر مار، ایسا کرے گا تو مجھے قتل کرسکے گا۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا، تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا، اس نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور واصل بحق ہوگیا۔ یہ دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئے اس سے بادشاہ کو اور زیادہ صدمہ ہوا اور اس نے ایک خندق کھدوائی اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا جو دین سے نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دو۔ لوگ ڈالے گئے یہاں تک کہ ایک عورت آئی، اس کی گود میں بچہ تھا، وہ ذرا جھجکی، بچے نے کہا: اے ماں! صبر کر، نہ جھجک، تو سچے دین پر ہے۔ وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے۔ یہ حدیث صحیح ہے، مسلم نے اس کی تخریج کی، اس سے اولیاء کی کرامتیں ثابت ہوتی ہیں، آیت میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔

قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّ هُمْ عَلٰى مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾ وَ مَا نَقَمُوْا

بیٹھے تھے وے اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے وٰ اور انہیں مسلمانوں کا

مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۙ﴿۸﴾ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ

کیا بُرا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر کہ اسی کے لیے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ؕ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے بے شک جنھوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ

ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو وٴ پھر توبہ نہ کی وٴا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے وٴا اور

لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ؕ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

ان کے لیے آگ کا عذاب وٴا بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے

جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ

باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے بے شک تیرے رب کی

رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَ یُعِیْدُ ۚ﴿۱۳﴾ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ

گرفت بہت سخت ہے وٴا بے شک وہ پہلے کرے اور پھر کرے وٴا اور وہی ہے بخشنے والا

الْوَدُوْدُ ۙ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ۙ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ؕ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ

اپنے نیک بندوں پر پیارا عرش کا مالک عزت والا ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا کیا تمہارے پاس

حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ ۙ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ؕ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ

لشکروں کی بات آئی وٴا وہ لشکر کون فرعون اور ثمود وٴا بلکہ وٴا کافر جھٹلانے میں

آیۃ حمصیۃ ۱۲

وے کرسیاں بچھائے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے وٰ شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آ کر ایک دوسرے کے لیے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے تعمیل حکم میں کوتاہی نہیں کی ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا۔ مروی ہے کہ جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے آگ میں پڑنے سے قبل ان کی رُوحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا۔ فائدہ: اس واقعہ میں مومنین کو صبر اور اہلِ مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمّل کرنے کی ترغیب فرمائی گئی۔ وٴ آگ میں جلا کر وٴا اور اپنے کفر سے باز نہ آئے وٴا آخرت میں بدلہ ان کے کفر کا۔ وٴا دنیا میں کہ اسی آگ نے انہیں جلا ڈالا، یہ بدلہ ہے مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا۔ وٴا جب وہ ظالموں کو عذاب میں پکڑے۔ وٴا یعنی پہلے دنیا میں پیدا کرے پھر قیامت میں اعمال کی جزا دینے کے لیے موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے۔ وٴا جن کو کافر انبیاء علیہم السلام کے مقابل لائے۔ وٴا جو اپنے کفر کے سبب ہلاک کیے گئے۔ وٴا اے سید عالم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی امت کے۔

تَكْذِيْبٍ ﴿١٩﴾ وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾

میں ہیں وف۱۸ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے وف۱۹ بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾

لوح محفوظ میں

اٰیاتها ١٧ ـ ٨٦ سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ٣٦ ـ رکوعها ١

سورۂ طارق مکیہ ہے اس میں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وف۱

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی وف۲ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ

کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو وف۳ تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا وف۴ جست

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآىِٕبِ ﴿٧﴾ اِنَّهٗ عَلٰى

کرتے (اچھلتے ہوئے) پانی سے وف۵ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے وف۶ بے شک اللہ اس کے

رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآىِٕرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا

واپس کر دینے پر وف۷ قادر ہے جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی وف۸ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا نہ

وف۱۸ آپ کو اور قرآن پاک کو جیسا کہ پہلے کافروں کا دستور تھا وف۱۹ اس سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں۔ وف۱ ''سورۃ الطارق'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، سترہ آیتیں، اکسٹھ کلمے، دوسو انتالیس حرف ہیں۔ وف۲ یعنی ستارے کی جو رات کو چمکتا ہے۔ شانِ نزول: ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور اس کو تناول فرما رہے تھے اس درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابوطالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے؟ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے۔ ابوطالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی۔ وف۳ اس کے رب کی طرف سے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرے اور اس کی نیکی بدی سب لکھ لے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں۔ وف۴ تاکہ وہ جانے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس کو بعدِ موت جزا کے لیے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روزِ جزا کے لیے عمل کرنا چاہیے۔ وف۵ یعنی مرد و عورت کے نطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ وف۶ یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: سینہ کے اس مقام سے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں جو سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اسی لیے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔ وف۷ یعنی موت کے بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر۔ وف۸ چھپی باتوں سے

نَّاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ

کوئی مددگار ف۹ آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے ف۱۰ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ف۱۱ بے شک قرآن

لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا ﴿۱۵﴾ وَّ

ضرور فیصلہ کی بات ہے ف۱۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ف۱۳ بے شک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں ف۱۴ اور

اَكِیْدُ كَیْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا ﴿۱۷﴾

میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ف۱۵ تو تم کافروں کو ڈھیل دو ف۱۶ انہیں کچھ تھوڑی مہلت دو ف۱۷

ع ۱

آیاتها ۱۹ ۸۷ سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ۸ رکوعها ۱

سورۂ اعلیٰ مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْ قَدَّرَ

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے ف۲ جس نے بنا کر ٹھیک کیا ف۳ اور جس نے اندازہ پر رکھ کر

فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾

راہ دی ف۴ اور جس نے چارہ نکالا پھر اسے خشک سیاہ کر دیا

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے ف۵ مگر جو اللہ چاہے ف۶ بے شک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور

مراد عقائد اور نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔ ف۹ یعنی جو آدمی منکرِ بعث ہے نہ اس کو ایسی قوت ہوگی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اسے بچا سکے۔ ف۱۰ جو ارضی پیداوار نباتات و اشجار کے لیے مثل باپ کے ہے۔ ف۱۱ اور نباتات کے لیے مثل ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں قدرتِ الٰہی کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعث بعد الموت کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔ ف۱۲ کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کر دیتا ہے۔ ف۱۳ جو نکمی اور بیکار ہو۔ ف۱۴ اور دینِ الٰہی کے مٹانے اور نورِ حق کو بجھانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لیے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں۔ ف۱۵ جس کی انہیں خبر نہیں ف۱۶ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۷ چند روز کہ وہ عنقریب ہلاک کیے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انہیں عذابِ الٰہی نے پکڑا "وَنُسِخَ الْاِمْهَالُ بِاٰیَةِ السَّیْفِ" ف۱ "سورۃ الاعلیٰ" مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، انیس آیتیں، بہتر کلمے، دو سو اکانوے حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اس کا ذکر عظمت و احترام کے ساتھ کرو۔ حدیث میں ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہو۔ (ابوداؤد) ف۳ یعنی ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔ ف۴ یعنی اُمور کو ازل میں مقدر کیا اور اس کی طرف راہ دی یا یہ معنی ہیں کہ روزیاں مقدر کیں اور ان کے طریقِ کسب کی راہ بتائی۔ ف۵ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشارت ہے کہ آپ کو حفظِ قرآن

یَخْفٰى ؕ﴿۷﴾ وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ۚۖ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ﴿۹﴾

چھپے کو اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کردیں گے ف۷ تو تم نصیحت فرماؤ ف۸ اگر نصیحت کام دے ف۹ عنقریب

سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ۙ﴿۱۰﴾ وَ یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ

نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ف۱۰ اور اس ف۱۱ سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا جو سب سے بڑی آگ میں

الْكُبْرٰى ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰى ؕ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۴﴾

جائے گا ف۱۲ پھر نہ اس میں مرے ف۱۳ اور نہ جئے ف۱۴ بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا ف۱۵

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۚۖ﴿۱۶﴾ وَ

اور اپنے رب کا نام لے کر ف۱۶ نماز پڑھی ف۱۷ بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو ف۱۸ اور

الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ؕ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ﴿۱۸﴾

آخرت بہتر اور باقی رہنے والی بے شک یہ ف۱۹ اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۰

صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى ۠﴿۱۹﴾

ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

اٰیاتها ۲۶ | ۸۸ سُوْرَةُ الْغَاشِیَةِ مَكِّیَّةٌ ۶۸ | رکوعها ۱

سورۂ غاشیہ مکیہ ہے، اس میں چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

کی نعمت بے محنت عطا ہوئی اور یہ آپ کا مُعجزہ ہے کہ اتنی بڑی کتابِ عظیم بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دَور کے آپ کو حفظ ہوگئی۔ (جمل) ف۶ مُفسّرین نے فرمایا کہ یہ استثناء واقع نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ آپ کچھ بھولیں۔ (خازن) ف۷ کہ وحی تمہیں بے محنت یاد رہے گی۔ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ آسانی کے سامان سے شریعتِ اسلام مراد ہے جو نہایت سہل و آسان ہے۔ ف۸ اس قرآن مجید سے ف۹ اور کچھ لوگ اس سے منتفع ہوں۔ ف۱۰ اللہ تعالیٰ سے ف۱۱ پند و نصیحت ف۱۲ شانِ نزول: بعض مُفسّرین نے فرمایا کہ یہ آیت ولید بن مُغیرہ اور عُتبہ بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ف۱۳ کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے ف۱۴ ایسا جینا جس سے کچھ بھی آرام پائے۔ ف۱۵ ایمان لا کر یا یہ معنی ہیں کہ اس نے نماز کے لیے طہارت کی، اس تقدیر پر آیت سے نماز کے لیے وضو اور غسل ثابت ہوتا ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۱۶ یعنی تکبیرِ افتتاح کہہ کر ف۱۷ پنجگانہ۔ مسئلہ: اس آیت سے تکبیرِ افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جز نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاحِ نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ ''تَزَكّٰى'' سے صدقہ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عیدگاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ (تفسیر مدارک واحمدی) ف۱۸ آخرت پر۔ اسی لیے وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں۔ ف۱۹ یعنی ستھروں کا مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا ف۲۰ جو قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئے۔ ف۱ ''سورۂ غاشیہ'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، چھبیس آیتیں، بانوے کلمے، تین سو اکیاسی حرف ہیں۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۟ؕ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ

بے شک تمہارے پاس ف۲ اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی ف۳ کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہوں گے کام کریں

نَّاصِبَةٌ ۙ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ﴿۵﴾ لَيْسَ

مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں ف۴ نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں ان کے لیے

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ﴿۷﴾

کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے ف۵ کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں ف۶

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾ لَّا

کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں ف۷ اپنی کوشش پر راضی ف۸ بلند باغ میں کہ

تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ﴿۱۱﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّ

اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں بلند تخت ہیں اور

اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾

چنے ہوئے کوزے ف۹ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی چاندنیاں ف۱۰

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۟ وقفة ﴿۱۷﴾ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ

تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کیسا

رُفِعَتْ ۟ وقفة ﴿۱۸﴾ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۟ وقفة ﴿۱۹﴾ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ

اونچا کیا گیا ف۱۱ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کیے گئے اور زمین کو کیسے

ف۲ اے سید عالم! صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ف۳ خلق پر۔ مراد اس سے قیامت ہے جس کے شدائد و اہوال ہر چیز پر چھا جائیں گے۔ ف۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دینِ اسلام پر نہ تھے بت پرست تھے یا کتابی کافر مثل راہبوں اور پجاریوں کے انہوں نے محنتیں بھی اٹھائیں مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنّم میں گئے۔ ف۵ عذاب طرح طرح کا ہوگا اور جو لوگ عذاب دیئے جائیں گے ان کے بہت طبقے ہوں گے بعض کو زقوم کھانے کو دیا جائے گا بعض کو غسلین (دوزخیوں کی پیپ) بعض کو آگ کے کانٹے۔ ف۶ یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہوگا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں: ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے۔ دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے۔ یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے۔ ف۷ عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں ف۸ یعنی اس عمل و طاعت پر جو دنیا میں بجا لائے تھے۔ ف۹ چشمے کے کناروں پر۔ جن کے دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہو اور جب پینا چاہیں تو وہ بھرے ملیں۔ ف۱۰ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور جھٹلایا تو اللہ تعالی انہیں اپنے عجائبِ صنعت میں نظر کرنے کی ہدایت فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابلِ تعجب اور لائقِ انکار ہو سکتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ف۱۱ بغیر ستون کے۔

سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَآ أَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾

بچھائی گئی تو تم نصیحت سناؤ ف١٢ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو تم کچھ ان پر کڑوڑا (نگہبان) نہیں ف١٣

إِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَآ

ہاں جو منہ پھیرے ف١٤ اور کفر کرے ف١٥ تو اسے اللہ بڑا عذاب دے گا ف١٦ بے شک ہماری ہی طرف

إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾ ع

ان کا پھرنا ہے ف١٧ پھر بے شک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے

ع ٢٦ / ١٣

آیاتها ٣٠ ٨٩ سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ١٠ رکوعها ١

سورۂ فجر مکیہ ہے، اس میں تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾

اس صبح کی قسم ف٢ اور دس راتوں کی ف٣ اور جفت اور طاق کی ف٤ اور رات کی جب چل دے ف٥

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾

کیوں اس میں عقل مند کے لیے قسم ہوئی ف٦ کیا تم نے نہ دیکھا ف٧ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا

ف١٢ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے دلائلِ قدرت بیان فرما کر۔ ف١٣ کہ جبر کرو۔ "هٰذِهِ الْاٰيَةُ نُسِخَتْ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ" یعنی یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے ف١٤ ایمان لانے سے ف١٥ بعد نصیحت کے ف١٦ آخرت میں کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا ف١٧ بعد موت کے۔ ف١ "سورۃ الفجر" مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، انتیس یا تیس آیتیں، ایک سو انتالیس کلمے، پانچ سو ستانوے حرف ہیں۔ ف٢ مراد اس سے یا یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں یا عیدالاضحیٰ کی صبح اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد اس سے ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے اور روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے طلبِ رزق کے لیے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ مُردوں کے قبروں سے اٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے۔ ف٣ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مراد ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ اعمالِ حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی۔ ف٤ ہر چیز کے یا ان راتوں کے یا نمازوں کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جفت سے مراد خَلق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ ف٥ یعنی گزر رے، یہ پانچویں قسم ہے عام رات کی، اس سے پہلے دس خاص راتوں کی قسم ذکر فرمائی گئی۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص شب مزدلفہ مراد ہے جس میں بندگانِ خدا طاعتِ الٰہی کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے شبِ قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو کثرتِ ثواب کے لیے مخصوص ہے۔ ف٦ یعنی یہ اُمور اربابِ عقل کے نزدیک ایسی عظمت رکھتے ہیں کہ خبروں کو ان کے ساتھ مؤکد کرنا شایاں ہے کیونکہ یہ ایسے عجائب و دلائل پر مشتمل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور جوابِ قسم یہ ہے کہ کافر ضرور عذاب کیے جائیں گے، اس جواب پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں۔ ف٧ اے سید عالم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ﴿۷﴾ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۙ﴿۸﴾ وَ ثَمُوْدَ

وہ اِرَم حد سے زیادہ طول والے ف۸ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ف۹ اور ثمود

الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ﴿۹﴾ وَ فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ

جنھوں نے وادی میں ف۱۰ پتھر کی چٹانیں کاٹیں ف۱۱ اور فرعون کہ چومیخا کرتا (سخت سزائیں دیتا) ف۱۲ جنھوں نے

طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۙ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۙ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ

شہروں میں سرکشی کی ف۱۳ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ف۱۴ تو ان پر تمہارے رب نے

سَوْطَ عَذَابٍ ۚۙ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ

عذاب کا کوڑا بقوت مارا بےشک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب

رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا

آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور اگر آزمائے

ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ۚ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا

اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا یوں نہیں ف۱۵ بلکہ تم یتیم

ف۸ جن کے قد بہت دراز تھے انہیں عادِ اِرَم اور عادِ اُولیٰ کہتے ہیں مقصود اس سے اہلِ مکہ کو خوف دلانا ہے کہ عادِ اُولیٰ جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل اور نہایت قوی اور توانا تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کافر اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذابِ الٰہی سے کیوں بے خوف ہیں۔ ف۹ زور و قوت اور طولِ قامت میں۔ عاد کے بیٹوں میں سے شدّاد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے جنت کا ذکر سن کر براہِ سرکشی دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادہ سے ایک شہر عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کیے گئے اور زبرجد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے درخت حسنِ تزئین کے ساتھ لگائے گئے، جب یہ شہر مکمل ہوا تو شدّاد بادشاہ اپنے اعیانِ سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ حضرت امیر مُعاویہ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن قلابہ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب و زینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے۔ یہ خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی، انہوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا؟ انہوں نے تمام قصہ سنایا۔ تو امیر معاویہ نے کعب احبار کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے، یہ شہر شدّاد بن عاد نے بنایا تھا، وہ سب عذابِ الٰہی سے ہلاک ہو گئے، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ، کبود چشم، قَصِیرُ القامت (نیلی آنکھوں، چھوٹے قد والا) جس کی اَبرو پر ایک تل ہو گا، اپنے اونٹ کی تلاش میں داخل ہو گا۔ پھر عبداللہ بن قلابہ کو دیکھ کر فرمایا: بخدا وہ شخص یہی ہے۔ ف۱۰ یعنی وادیُ القُریٰ میں ف۱۱ اور مکان بنائے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہلاک کیا ف۱۲ اس کو جس پر غضبناک ہوتا تھا۔ اب عاد و ثمود و فرعون اِن سب کی نسبت ارشاد ہوتا ہے: ف۱۳ اور معصیت و گمراہی میں اِنتہا کو پہنچے اور عبدیت کی حد سے گزر گئے۔ ف۱۴ کفر اور قتل اور ظلم کر کے ف۱۵ یعنی عزت و ذلّت دولت و فقر پر نہیں یہ اس کی حکمت ہے کبھی دشمن کو دولت دیتا ہے کبھی بندۂ مخلص کو فقر میں مبتلا کرتا ہے، عزّت و ذلّت طاعت و معصیت پر ہے، کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ

کی عزت نہیں کرتے ؁۱۶ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے اور میراث

التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ

کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو ؁۱۷ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو ؁۱۸ ہاں ہاں جب زمین ٹکرا

الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَ جِایْٓءَ

کر پاش پاش کردی جائے ؁۱۹ اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اور اس دن

یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾

جہنم لائی جائے ؁۲۰ اس دن آدمی سوچے گا ؁۲۱ اور اب اسے سوچنے کا وقت کہاں ؁۲۲

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿٢٤﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ

کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی تو اس دن اس کا سا عذاب ؁۲۳

اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّ لَا یُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿٢٧﴾

کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا اے اطمینان والی جان ؁۲۴

ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿٢٩﴾

اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو

وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿٣٠﴾

اور میری جنت میں آ

؁۱۶ اور باوجود دولت مند ہونے کے ان کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انہیں ان کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں۔ مقاتل نے کہا کہ اُمَیّہ بن خلف کے پاس قُدامہ بن مَظعُون یتیم تھے وہ انہیں ان کا حق نہیں دیتا تھا۔ ؁۱۷ اور حلال وحرام کا اِمتیاز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہیں دیتے ان کے حصے خود کھا جاتے ہو، جاہلیت میں یہی دستور تھا۔ ؁۱۸ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے۔ ؁۱۹ اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام ونشان نہ رہے۔ ؁۲۰ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہوکر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش وغضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے اس روز سب ''نَفْسِی نَفْسِی'' کہتے ہوں گے سوائے حضور پرنور حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے کہ حضور ''یَا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی'' فرماتے ہوں گے، جہنم حضور سے عرض کرے گی کہ اے سیدِ عالم محمد مصطفٰے! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے۔ (جمل) ؁۲۱ اور اپنی تقصیر کو سمجھے گا ؁۲۲ اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی مفید نہیں۔ ؁۲۳ یعنی اللّٰہ کا سا ؁۲۴ جو ایمان و ایقان پر ثابت رہی اور اللّٰہ تعالٰی کے حکم کے حضور سرِ طاعت خم کرتی رہی۔ یہ مومن سے وقتِ موت کہا جائے گا جب دنیا سے اس کے سفر کرنے کا وقت آئے گا۔

اٰیاتھا ٢٠ | ٩٠ سُوْرَۃُ الْبَلَدِ مَکِّیَّۃٌ ٣٥ | رکوعھا ١

سورۂ بلد مکیہ ہے، اس میں بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ (۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ (۲) وَ وَالِدٍ وَّ مَا

مجھے اس شہر کی قسم ف۲ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ف۳ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس

وَلَدَۙ (۳) لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍؕ (۴) اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ

کی اولاد کی کہ تم ہو ف۴ بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ف۵ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر

عَلَیْهِ اَحَدٌۘ (۵) یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًاؕ (۶) اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ

کوئی قدرت نہیں پائے گا ف۶ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کردیا ف۷ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ

اَحَدٌؕ (۷) اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِۙ (۸) وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِۙ (۹) وَ هَدَیْنٰهُ

دیکھا ف۸ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں ف۹ اور زبان ف۱۰ اور دو ہونٹ ف۱۱ اور اسے دو اُبھری چیزوں

النَّجْدَیْنِۚ (۱۰) فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ٘ (۱۱) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُؕ (۱۲) فَكُّ

کی راہ بتائی ف۱۲ پھر بے تأمل گھاٹی میں نہ کودا ف۱۳ اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے ف۱۴ کسی بندے

ف۱ سورۂ بلد مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، بیس آیتیں، بیاسی کلمے، تین سو بیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکہ مکرمہ کو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی۔ ف۴ ایک قول یہ بھی ہے کہ والد سے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولاد سے آپ کی امت مراد ہے۔ (حسینی) ف۵ کہ حمل میں ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے، ولادت کے وقت تکلیف اٹھائے دودھ پینے دودھ چھوڑنے کسبِ معاش اور حیات و موت کی مشقتوں کو برداشت کرلے۔ ف۶ یہ آیت ابو الاشد اُسَید بن کِلْدَہ کے حق میں نازل ہوئی، وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبالیتا تھا دس دس آدمی اس کو کھینچتے اور وہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا مگر جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا ہرگز نہ نکل سکتا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوت پر مغرور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے۔ کس گمان میں ہے! اللہ قادرِ برحق کی قدرت کو نہیں جانتا! اس کے بعد اس کا مقولہ نقل فرمایا: ف۷ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں لوگوں کو رشوتیں دے دے کر تاکہ حضور کو آزار پہنچائیں۔ ف۸ یعنی کیا اس کا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس سے نہیں سوال کرے گا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا کس کام میں خرچ کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے تاکہ اس کو عبرت حاصل کرنے کا موقع ملے ف۹ جن سے دیکھتا ہے ف۱۰ جس سے بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے ف۱۱ جن سے منہ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے اور کھانے اور پینے اور پھونکنے میں ان سے کام لیتا ہے ف۱۲ یعنی چھاتیوں کی کہ پیدا ہونے کے بعد ان سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر و وافر ہیں، ان کا شکر لازم۔ ف۱۳ یعنی اعمالِ صالحہ بجالا کر ان جلیل نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا، اس کو گھاٹی میں کودنے سے تعبیر فرمایا اس مناسبت سے کہ اس راہ میں چلنا نفس پر شاق ہے۔ (ابوالسعود) ف۱۴ اور اس میں کودنا کیا، یعنی اس سے اس کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اس کی تفسیر وہ ہے جو اگلی آیتوں میں ارشاد ہوتی ہے۔

رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ اَوْ

کی گردن چھڑانا ف١٥ یا بھوک کے دن کھانا دینا ف١٦ رشتہ دار یتیم کو یا

مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

خاک نشین مسکین کو ف١٧ پھر ہو اُن سے جو ایمان لائے ف١٨ اور انھوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں ف١٩

وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں ف٢٠ یہ دہنی طرف والے ہیں ف٢١ اور جنھوں نے ہماری آیتوں

بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْــٴَـمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾ ع

سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے ف٢٢ ان پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کر دی گئی ف٢٣

ع ٢٠ / ١٥

اٰیاتها ١٥ | ٩١ سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّیَّةٌ ٢٦ | رکوعها ١

سورۂ شمس مکیہ ہے، اس میں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا ﴿١﴾ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿٢﴾ وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿٣﴾

سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے ف٢ اور دن کی جب اسے چمکائے ف٣

ف١٥ غلامی سے۔ خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کر دے یا اس طرح کہ مُکاتب کو اتنا مال دے جس سے وہ آزادی حاصل کر سکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی اسیر یا مدیون کے رہا کرانے میں اِعانت کرے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اعمال صالحہ اختیار کر کے اپنی گردن عذابِ آخرت سے چھڑائے۔ (روح البیان) ف١٦ یعنی قحط و گرانی کے وقت کہ اس وقت مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجرِ عظیم کا موجب ہوتا ہے۔ ف١٧ جو نہایت تنگدست اور درماندہ (ناچار)، نہ اس کے پاس اوڑھنے کو ہو نہ بچھانے کو۔ حدیث شریف میں ہے: یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تکان شب بیداری کرنے والے اور مدام (پابندی کے ساتھ) روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔ ف١٨ یعنی یہ تمام عمل جب مقبول ہیں کہ عمل کرنے والا ایماندار ہو اور جب ہی اس کو کہا جائے گا کہ گھاٹی میں کودا اور اگر ایماندار نہیں تو کچھ نہیں سب عمل بیکار۔ ف١٩ معصیتوں سے باز رہنے اور طاعتوں کے بجا لانے اور ان مشقتوں کے برداشت کرنے پر جن میں مومن مبتلا ہو۔ ف٢٠ کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں۔ ف٢١ جنھیں ان کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے داہنے جانب سے جنت میں داخل ہوں گے۔ ف٢٢ کہ انہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ ف٢٣ کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آسکے نہ اندر سے دھواں باہر جا سکے۔ ف١ ''سورۃ الشمس'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، پندرہ آیتیں، چون کلمے، دو سو سینتالیس حرف ہیں۔ ف٢ یعنی غروبِ آفتاب کے بعد طلوع کرے یہ قمری مہینے کے پہلے پندرہ دن میں ہوتا ہے۔ ف٣ یعنی آفتاب کو خوب واضح کرے کیونکہ دن نورِ آفتاب کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی آفتاب کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال مؤثر کے قوت و کمال پر دلالت کرتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کرے یا شب کی تاریکی کو دور کرے۔

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا ۪ۙ(۴) وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا ۪ۙ(۵) وَ الْاَرْضِ وَ مَا

اور رات کی جب اسے چھپائے ف۴ اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم اور زمین اور اس کے

طَحٰىهَا ۪ۙ(۶) وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۪ۙ(۷) فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۪ۙ(۸)

پھیلانے والے کی قسم اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ف۵ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی ف۶

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۪ۙ(۹) وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ(۱۰) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

بے شک مراد کو پہنچا جس نے اُسے ف۷ ستھرا کیا ف۸ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا ثمود نے اپنی

بِطَغْوٰىهَاۤ ۪ۙ(۱۱) اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۪ۙ(۱۲) فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ

سرکشی سے جھٹلایا ف۹ جب کہ اس کا سب سے بدبخت ف۱۰ اٹھ کھڑا ہوا تو ان سے اللہ کے رسول ف۱۱ نے فرمایا اللہ کے

اللّٰهِ وَ سُقْیٰهَا ؕ(۱۳) فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۪ۙ۬ فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ

ناقہ ف۱۲ اور اس کی پینے کی باری سے بچو ف۱۳ تو انھوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں (پاؤں کاٹ دیئے) تو ان پر ان کے رب نے ان کے

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۪ۙ(۱۴) وَ لَا یَخَافُ عُقْبٰهَا۠(۱۵) ع

گناہ کے سبب ف۱۴ تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کردی ف۱۵ اور اس کے پیچھا کرنے کا اُسے خوف نہیں ف۱۶

ع ۱۵ ۱۶

اٰیاتها ۲۱ ۔ ۹۲ سُوْرَةُ الَّیْلِ مَكِّیَّةٌ ۹ ۔ رکوعها ۱

سورۂ لیل مکیہ ہے، اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى ۙ(۱) وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ(۲) وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ

اور رات کی قسم جب چھائے ف۲ اور دن کی جب چمکے ف۳ اور اس ف۴ کی جس نے نر

ف۴ یعنی آفتاب کو اور آفاق ظلمت و تاریکی سے بھر جائیں یا یہ معنی کہ جب رات دنیا کو چھپائے۔ ف۵ اور قوائے کثیرہ (کثیر قوتیں) عطا فرمائے۔ (جیسے) نُطق، سَمع، بصر، فکر، خیال، علم، فہم سب کچھ عطا فرمایا۔ ف۶ خیر و شر اور طاعت و معصیت سے اسے باخبر کردیا اور نیک و بد بتادیا۔ ف۷ یعنی نفس کو ف۸ برائیوں سے۔ ف۹ اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو ف۱۰ قدار بن سالف ان سب کی مرضی سے ناقہ کی کونچیں کاٹنے کے لیے ف۱۱ حضرت صالح علیہ السلام ف۱۲ کے درپے ہونے ف۱۳ یعنی جو دن اس کے پینے کا مقرر ہے اس روز پانی میں تعرّض نہ کرو تا کہ تم پر عذاب نہ آئے ف۱۴ یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب اور ناقہ کی کونچیں کاٹنے کے سبب ف۱۵ اور سب کو ہلاک کردیا ان میں سے کوئی نہ بچا ف۱۶ جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک الملک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجالِ دم زدن (کچھ کہنے کی طاقت) نہیں۔ بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بھی بیان کیے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ نزولِ عذاب کے بعد انھیں ایذا پہنچا سکے۔ ف۱ ''سورۂ والیل'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، اکیس آیتیں، اکہتر کلمے، تین سو دس حرف ہیں۔ ف۲ جہاں پر اپنی تاریکی سے کہ وہ

وَ الْاُنْثٰۤیۙ(۳) اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰیؕ(۴) فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰىۙ(۵) وَ

و مادہ بنائے ف۵ بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے ف۶ تو وہ جس نے دیا ف۷ اور پرہیزگاری کی ف۸ اور

صَدَّقَ بِالْحُسْنٰىۙ(۶) فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰىؕ(۷) وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰىۙ(۸)

سب سے اچھی کو سچ مانا ف۹ تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کردیں گے ف۱۰ اور وہ جس نے بخل کیا ف۱۱ اور بے پرواہ بنا ف۱۲

وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰىۙ(۹) فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰىؕ(۱۰) وَ مَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ

اور سب سے اچھی کو جھٹلایا ف۱۳ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے ف۱۴ اور اس کا مال اُسے کام نہ آئے گا

اِذَا تَرَدّٰىؕ(۱۱) اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى٘ۖ(۱۲) وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى(۱۳)

جب ہلاکت میں پڑے گا ف۱۵ بے شک ہدایت فرمانا ف۱۶ ہمارے ذمہ ہے اور بے شک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰىۚ(۱۴) لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَىۙ(۱۵) الَّذِیْ كَذَّبَ

تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اُس آگ سے جو بھڑک رہی ہے نہ جائے گا اس میں ف۱۷ مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا ف۱۸

وَ تَوَلّٰىؕ(۱۶) وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ(۱۷) الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ(۱۸) وَ مَا

اور منہ پھیرا ف۱۹ اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو ف۲۰ اور کسی

وقت ہے خَلق کے سکون کا ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور حرکت و اضطراب سے ساکن ہوتا ہے اور مقبولانِ حق صدقِ نیاز سے مشغولِ مناجات ہوتے ہیں۔ ف۳ اور رات کے اندھیرے کو دور کرے کہ وہ وقت ہے سوتوں کے بیدار ہونے کا اور جانداروں کے حرکت کرنے کا اور طلبِ معاش میں مشغول ہونے کا۔ ف۴ قادرِ عظیم القدرت ف۵ ایک ہی پانی سے ف۶ یعنی تمہارے اعمال جداگانہ ہیں کوئی طاعت بجالا کر جنت کے لیے عمل کرتا ہے کوئی نافرمانی کر کے جہنم کے لیے۔ ف۷ اپنا مال راہِ خدا میں اور اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کیا۔ ف۸ ممنوعات ومحرمات سے بچا ف۹ یعنی ملتِ اسلام کو ف۱۰ جنت کے لیے اور اسے ایسی خصلت کی توفیق دیں گے جو اس کے لیے سبب آسانی و راحت ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اس کا رب راضی ہو۔ ف۱۱ اور مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا نہ کئے۔ ف۱۲ ثواب اور نعمت آخرت سے ف۱۳ یعنی ملتِ اسلام کو۔ ف۱۴ یعنی ایسی خصلت جو اس کے لیے دشواری وشدت کا سبب ہو اور اسے جہنم میں پہنچائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اور اُمیہ بن خَلَف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ "اَتْقٰی" ہیں اور دوسرا امیہ "اَشْقٰی" امیہ ابنِ خلف حضرت بلال کو جو اس کی مِلک میں تھے دین سے منحرف کرنے کے لیے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر اُن کے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمۂ ایمان ان کی زبان پر جاری ہے آپ نے امیہ سے فرمایا: اے بدنصیب ایک خدا پرست پر یہ سختیاں اس نے کہا آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے آپ نے گراں قیمت پر اُن کو خرید کر آزاد کر دیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اس میں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی کوشش اور امیہ کی اور حضرت صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ رضائے الٰہی کے طالب ہیں امیہ حق کی دشمنی میں اندھا۔ ف۱۵ مر کر گور (قبر) میں جائے گا یا قعرِ جہنم (جہنم کی گہرائیوں) میں پہنچے گا۔ ف۱۶ یعنی حق اور باطل کی راہوں کو واضح کر دینا اور حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ف۱۷ بطریقِ لزوم ودوام ف۱۸ رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو ف۱۹ ایمان سے۔ ف۲۰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یعنی اس کا خرچ کرنا ریاء ونمائش سے پاک ہے۔

لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾

کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے و۲۱ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے

وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾ ع

اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا و۲۲

اٰیاتہا ۱۱ | ۹۳ سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ۱۱ | رکوعہا ۱

سورۂ ضحیٰ مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

وَ الضُّحٰى ﴿۱﴾ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَ

چاشت کی قسم و۲ اور رات کی جب پردہ ڈالے و۳ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور

لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾

بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے و۴ اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں و۵ اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے و۶

و۲۱ شانِ نزول: جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالٰی کی رضا کے لیے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بہت سے لوگوں کو ان کے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا۔ و۲۲ اس نعمت و کرم سے جو اللہ تعالٰی ان کو جنت میں عطا فرمائے گا۔ و۱ ''سورۂ وَالضُّحٰی'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، گیارہ آیتیں، چالیس کلمے، ایک سو بہتر حرف ہیں۔ شانِ نزول: ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریقِ طعن کہا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اُن کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر ''وَالضُّحٰی'' نازل ہوئی۔ و۲ جس وقت کہ آفتاب بلند ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالٰی نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے۔ مسئلہ: چاشت کی نماز سنت ہے اور اس کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبلِ زوال تک ہے، امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے۔ و۳ اور اس کی تاریکی عام ہوجائے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالٰی نے حضرت موسٰی علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت اشارہ ہے نورِ جمالِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپ کے گیسوئے عنبرین سے۔ (روح البیان) و۴ یعنی آخرت دنیا سے بہتر، کیونکہ وہاں آپ کے لیے مقامِ محمود و حوضِ مورود و خیرِ موعود اور تمام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپ کی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اس کے یہ معنٰی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپ کے لیے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالٰی کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔ و۵ دنیا و آخرت میں و۶ اللہ تعالٰی کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے یہ وعدۂ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں کمالِ نفس اور علومِ اوّلین و آخرین اور ظہورِ امر اور اعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہدِ مبارک میں ہوئیں اور عہدِ صحابہ میں ہوئیں اور

اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰى۪ (۶) وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۪ (۷) وَ وَجَدَكَ

کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ف۷ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ف۸ اور تمہیں

عَآىٕلًا فَاَغْنٰىؕ (۸) فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْؕ (۹) وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا

حاجت مند پایا پھر غنی کردیا ف۹ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو ف۱۰ اور منگتا کو نہ

تَنْهَرْؕ (۱۰) وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۠ (۱۱) ع

جھڑکو ف۱۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ف۱۲

ع ۱ / ۱۱ / ۱۸

تاقیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی امت کا بہترین اُمم ہونا اور آپ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعتِ عامہ و خاصہ اور مقامِ محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دستِ مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا "اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ" اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے، باوجودیکہ اللہ تعالیٰ دانا ہے، جبریل نے حسبِ حکم حاضر ہو کر دریافت کیا؟ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ امت کا اظہار فرمایا۔ جبریل امین نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں، باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا جاؤ اور میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گران خاطر نہ ہونے دیں گے، حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک اُمّتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہوں گا۔ آیتِ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیثِ شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگارانِ اُمت بخش دیئے جائیں، تو آیت واحادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت مقبول اور حسبِ مرضیِ مبارک گنہگارانِ اُمت بخشے جائیں گے، سبحان اللہ کیا رتبۂ علیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کے لئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں، وہ اس حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپ کے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں۔ **ف۷** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی والدۂ ماجدہ کے بطن میں تھے، حمل دو ماہ کا تھا کہ آپ کے والد صاحب نے مدینہ شریفہ میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا، نہ کوئی جگہ چھوڑی، آپ کی خدمت کے متکفّل آپ کے دادا عبدالمطلب ہوئے، جب آپ کی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی، جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے بھی وفات پائی، انہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابوطالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تھے آپ کی خدمت ونگرانی کی وصیّت کی۔ ابوطالب آپ کی خدمت میں سرگرم رہے، یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبوّت سے سرفراز فرمایا۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسّرین نے ایک معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یتیم بمعنی یکتا و بےنظیر کے ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے: "دُرِّ یتیمہ"۔ اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزّ وشرف میں یکتا و بےنظیر پایا اور آپ کو مقامِ قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ کے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپ کو نبوّت واصطفا (چُننے) ورسالت کے ساتھ مشرف کیا۔ (خازن وجمل وروح البیان) **ف۸** اور غیب کے اسرار آپ پر کھول دیئے اور علومِ ماکان ومایکون عطا کئے، اپنی ذات وصفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا۔ مفسّرین نے ایک معنیٰ اس آیت کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ کو آپ کے ذات وصفات اور مراتب ودرجات کی معرفت عطا فرمائی۔ مسئلہ: انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہوتے ہیں نبوّت سے قبل بھی، نبوّت سے بعد بھی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں۔ **ف۹** دولت قناعت عطا فرما کر۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ تونگری کثرتِ مال سے حاصل نہیں ہوتی، حقیقی تونگری نفس کا بےنیاز ہونا۔ **ف۱۰** جیسا کہ اہلِ جاہلیّت کا طریقہ تھا کہ یتیموں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے تھے۔ حدیث شریف میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہے۔" **ف۱۱** یا کچھ دے دو یا حسنِ اخلاق اور نرمی کے ساتھ عذر کردو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالبِ علم مراد ہے اس کا اکرام کرنا چاہئے اور جو اس کی حاجت ہو اس کا پورا کرنا اور اس کے ساتھ تُرش رُوئی وبدخُلقی نہ کرنا چاہئے۔ **ف۱۲** نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے

آیاتها ٨ ﴿٩٤ سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ ١٢﴾ رکوعها ١

سورۂ الم نشرح مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿١﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿٢﴾ الَّذِيْۤ اَنْقَضَ

کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیاوا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ

ظَهْرَكَ ۙ﴿٣﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿٤﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ

توڑی تھی وسا اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کردیاوس تو بےشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بےشک دشواری

الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿٦﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿٧﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ع ﴿٨﴾

ع ٨ ١٩

کے ساتھ اور آسانی ہے وھ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں وا محنت کرو وے اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو و٨

آیاتها ٨ ﴿٩٥ سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ ٢٨﴾ رکوعها ١

سورۂ تین مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

حلیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا۔ نعمتوں کے ذکر کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گذاری ہے۔
وا ''سورۂ الم نشرح'' مکیہ ہے، اس میں ایک رُکوع، آٹھ آیتیں اور ستائیس کلمے، ایک سو تین حرف ہیں۔ و٢ یعنی ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت ومعرفت اور مَوعِظت ونبوّت اور علم وحکمت کے لئے یہاں تک کہ عالمِ غیب وشہادت اس کی وسعت میں سماگئے اور علائقِ جسمانیہ، انوارِ روحانیہ کے لئے مانع نہ ہوسکے اور عُلومِ لدنّیہ وحِکَمِ الٰہیہ ومعارفِ ربانیّہ وحقائقِ رحمانیہ سینۂ پاک میں جلوہ نما ہوئے۔ اور ظاہری شرحِ صدر بھی بار بار ہوا، ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نزولِ وحی کے وقت اور شبِ معراج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے، اس کی شکل یہ تھی کہ جبریلِ امین نے سینۂ پاک کو چاک کرکے قلبِ مبارک نکالا اور زریں طشت میں آبِ زمزم سے غسل دیا اور نور وحکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ و٣ اس بوجھ سے مراد یا وہ غم ہے جو آپ کو کفار کے ایمان نہ لانے سے رہتا تھا یا اُمّت کے گناہوں کا غم جس میں قلبِ مبارک مشغول رہتا تھا، مراد یہ ہے کہ ہم نے آپ کو مقبول الشفاعت کرکے وہ بارِ غم دور کردیا۔ و٤ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں، تکبیر میں، تشہد میں، منبروں پر، خطبوں میں۔ تو اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بےکار، وہ کافر ہی رہے گا۔ قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا وآخرت میں بلند کیا، ہر خطیب، ہر تشہد پڑھنے والا، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارتا ہے۔ بعض مفسّرین نے فرمایا کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔ و٥ یعنی جو شدّت وسختی کہ آپ کفار کے مقابلے میں برداشت فرمارہے ہیں اس کے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپ کو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے۔ و٦ یعنی آخرت کی و٧ کہ دعا بعد نماز مقبول ہوتی ہے، اس دعا سے مراد آخر نماز کی وہ دعا ہے جو نماز کے اندر ہو یا وہ دعا جو سلام کے بعد ہو، اس میں اختلاف ہے۔
و٨ اسی کے فضل کے طالب رہو اور اسی پر توکل کرو۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۙ﴿۳﴾

انجیر کی قسم اور زیتون ف۲ اور طور سیناف۳ اور اس امان والے شہر کی ف۴

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ

بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت

سٰفِلِيۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ

کی طرف پھیر دیاف۵ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انھیں

مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ

بے حد ثواب ہےف۶ تو اب ف۷ کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہےف۸ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر

الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۸﴾ ع

حاکم نہیں

آیاتہا ۱۹ | ٩٦ سُوۡرَةُ الۡعَلَقِ مَكِّيَّةٌ ۱ | رکوعھا ۱

سورۂ علق مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱ ''سورۂ والتین'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چونتیس کلمے، ایک سو پانچ حرف ہیں۔ ف۲ انجیر نہایت عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں، سریع الھضم، کثیر النفع، مُلَیِّن، مُحَلِّل، دافعِ ریگ، مُفَتِّحِ سُدَدِ جگر، بدن کا فربہ کرنے والا، بلغم کو چھانٹنے والا۔ زیتون ایک مبارک درخت ہے اس کا تیل روشنی کے کام میں بھی لایا جاتا ہے اور بجائے سالن کے بھی کھایا جاتا ہے، یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں اس کا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں دُہنیت (چکناہٹ) کا نام و نشان نہیں، بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے، ہزاروں برس رہتا ہے، ان چیزوں میں قدرتِ الٰہی کے آثار ظاہر ہیں۔ ف۳ یہ وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالٰی نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو کلام سے مشرف فرمایا اور ''سینا'' اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے یا بمعنی خوش منظر کے ہے جہاں کثرت سے پھل دار درخت ہوں۔ ف۴ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۵ یعنی بڑھاپے کی طرف جبکہ بدن ضعیف، اعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پُشت خَم، بال سفید ہو جاتے ہیں، جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں، اپنے ضروریات انجام دینے میں مجبور ہو جاتا ہے یا یہ معنٰی ہیں کہ جب اس نے اچھی شکل و صورت کی شکر گزاری نہ کی اور نافرمانی پر جما رہا اور ایمان نہ لایا تو جہنم کے اسفل ترین درکات (سب سے نیچے والے طبقوں) کو ہم نے اس کا ٹھکانا کر دیا۔ ف۶ اگرچہ ضعفِ پیری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر طاعتیں بجا نہ لاسکیں اور ان کے عمل کم ہو جائیں لیکن کرمِ الٰہی سے انہیں وہی اجر ملے گا جو شباب اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے ملتا تھا اور اتنے ہی عمل ان کے لکھے جائیں گے۔ ف۷ اس بیانِ قاطع و برہانِ ساطع کے بعد اے کافر! ف۸ اور تو اللہ تعالٰی کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں بعث و حساب و جزا کا انکار کرتا ہے۔ ف۱ ''سورۂ اقرأ''

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ ﴿۲﴾ اِقْرَاْ

پڑھو اپنے رب کے نام سے ف٢ جس نے پیدا کیا ف٣ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو ف٤

وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ

اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا ف٥ آدمی کو سکھایا جو نہ

یَعْلَمْؕ ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤىۙ ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰىؕ ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى

جانتا تھا ف٦ ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ف٧ بے شک تمہارے

رَبِّكَ الرُّجْعٰىؕ ﴿۸﴾ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰىۙ ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰىؕ ﴿۱۰﴾

رب ہی کی طرف پھرنا ہے ف٨ بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے ف٩

اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤىۙ ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰىؕ ﴿۱۲﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ

بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا بھلا دیکھو تو اگر

كَذَّبَ وَ تَوَلّٰىؕ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰىؕ ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬

جھٹلایا ف١٠ اور منہ پھیرا ف١١ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا ف١٢ کہ اللہ دیکھ رہا ہے ف١٣ ہاں ہاں اگر باز نہ آیا ف١٤

اس کو''سورۂ علق'' بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، انیس آیتیں، بانوے کلمے، دوسو اسّی حرف ہیں۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں ''مَالَمْ یَعْلَمْ'' تک غارِ حرا میں نازل ہوئیں۔ فرشتے نے آکر حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا: ''اِقْرَاْ'' یعنی پڑھیے! فرمایا: ہم پڑھنے والے نہیں۔ اس نے سینہ سے لگا کر بہت زور سے دبایا، پھر چھوڑ کر ''اِقْرَاْ'' کہا، پھر آپ نے وہی جواب دیا، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر اس کے ساتھ ساتھ آپ نے ''مَالَمْ یَعْلَمْ'' تک پڑھا۔ ف٢ یعنی قرأت کی ابتداء اداً اللہ تعالٰی کے نام سے ہو۔ اس تقدیر پر آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قرأت کی ابتداء ''بِسْمِ اللّٰهِ'' کے ساتھ مُستحَب ہے۔ ف٣ تمام خَلق کو ف٤ دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لیے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قرأت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور امت کے تعلیم کے لیے پڑھیے۔ ف٥ اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے مَنافع ہیں، کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں اور ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں۔ کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے۔ ف٦ آدمی سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد ''علمِ اَسماء''۔ اور ایک قول یہ ہے کہ انسان سے مراد یہاں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالٰی نے جمیع اَشیاء کے علوم عطا فرمائے۔ (معالم وخازن) ف٧ یعنی غفلت کا سبب دنیا کی محبت اور مال پر تکبر ہے۔ یہ آیتیں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئیں، اس کو کچھ مال ہاتھ آگیا تھا تو اس نے لباس اور سواری اور کھانے پینے میں تکلُّفات شروع کیے اور اس کا غرور اور تکبر بہت بڑھ گیا۔ ف٨ یعنی انسان کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیے اور سمجھنا چاہیے کہ اسے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو سرکشی وطُغیان اور غرور وتکبر کا انجام عذاب ہوگا۔ ف٩ شانِ نزول: یہ آیت بھی ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (مَعاذَاللّٰہ) گردن پاؤں سے کچل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملادوں گا، پھر وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے حضور کے نماز پڑھنے میں آیا اور حضور کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے، چہرہ کا رنگ اُڑ گیا، اَعضاء کانپنے لگے۔ لوگوں نے کہا: کیا حال ہے؟ کہنے لگا: میرے اور محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور دہشت ناک پرند بازو پھیلائے ہوئے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عُضو عُضو جدا کر ڈالتے۔ ف١٠ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ف١١ ایمان لانے سے ف١٢ ابوجہل نے ف١٣ اس کے فعل کو، پس جزا دے گا ف١٤ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ایذا اور آپ کی تکذیب سے۔

لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾

تو ہم ضرور پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے ف۱۵ کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار اب پکارے اپنی مجلس کو ف۱۶

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ السجدة

ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں ف۱۷ ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو ف۱۸ اور ہم سے قریب ہو جاؤ

ع ۱۹ — السجدۃ ۱۴ — ۲۱

اٰیاتها ۵ ‏ ۹۷ سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ۲۵ ‏ رکوعها ۱

سورۂ قدر مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾

بے شک ہم نے اسے ف۲ شبِ قدر میں اتارا ف۳ اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ف۴ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں ف۵

ف۱۵ اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے۔ ف۱۶ شانِ نزول: جب ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور نے اس کو سختی سے جھڑک دیا اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں خدا کی قسم میں آپ کے مقابل تو جوان سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھر دوں گا آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ ف۱۷ یعنی عذاب کے فرشتوں کو۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اس کو بالاعلان گرفتار کرتے۔ ف۱۸ یعنی نماز پڑھتے رہو۔ ف۱ "سورۃُ القدر" مدنیہ و بقولے مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، تیس کلمے، ایک سو بارہ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن مجید کو لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف یکبارگی ف۳ شبِ قدر شرف و برکت والی رات ہے۔ اس کو شبِ قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت و قدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمالِ صالحہ مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لیے اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں: بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالٰی اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے۔ آدمی کو چاہئے کہ اس شب میں کثرت سے اِستغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے۔ سال بھر میں شبِ قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور روایاتِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں۔ بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شبِ قدر ہوتی ہے، یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔ اس رات کے فضائلِ عظیمہ اگلی آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں: ف۴ جو شبِ قدر سے خالی ہوں، اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُمَمِ گزشتہ کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو تمام رات عبادت کرتا تھا اور تمام دن جہاد میں مصروف رہتا تھا، اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالٰی نے آپ کو شبِ قدر عطا فرمائی اور یہ آیت نازل کی کہ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (اخرجہ ابن جریر عن طریق مجاہد) یہ اللہ تعالٰی کا اپنے حبیب پر کرم ہے کہ آپ کے اُمتی شبِ قدر کی ایک رات عبادت کریں تو ان کا ثواب پچھلی امت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو۔ ف۵ زمین کی طرف، اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یادِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اس کو سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا و استغفار کرتے ہیں۔

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے ف۶ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک ف۷

ایاتها ٨ ﴿٩٨﴾ سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ﴿١٠٠﴾ رکوعها ١

سورۂ بینہ مدنیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

کتابی کافر ف۲ اور مشرک ف۳ اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے

حَتّٰی تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾

جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ف۴ وہ کون وہ اللہ کا رسول ف۵ کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے ف۶

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں ف۷ اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

روشن دلیل ف۸ ان کے پاس تشریف لائے ف۹ اور ان لوگوں کو تو ف۱۰ یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نِرے اسی پر

الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ

عقیدہ لاتے ف۱۱ ایک طرف کے ہو کر ف۱۲ اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا

الْقَيِّمَةِ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ

دین ہے بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی

ف۶ جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لیے مقدر فرمایا۔ ف۷ بلاؤں اور آفتوں سے۔ ف۱ "سورۂ لم یکن" اس کو "سورۂ بینہ" بھی کہتے ہیں، جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت یہ ہے کہ مکیہ ہے، اس سورت میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چورانوے کلمے، تین سو ننانوے حرف ہیں۔ ف۲ یہود و نصاریٰ ف۳ بت پرست ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں، کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ "نبی مَوعُود" تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر توریت و انجیل میں ہے۔ ف۵ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۶ یعنی قرآن مجید ف۷ حق و عدل کی ف۸ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۹ مراد یہ ہے کہ پہلے سے تو سب اس پر متفق تھے کہ جب "نبی مَوعُود" تشریف لائیں تو ہم ان پر ایمان لائیں گے، لیکن جب وہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو بعض تو آپ پر ایمان لائے اور بعض نے حسداً و عناداً کفر اختیار کیا۔ ف۱۰ توریت و انجیل میں ف۱۱ اخلاص کے ساتھ شرک و نفاق سے دور رہ کر ف۱۲ یعنی تمام دینوں کو

نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں بے شک جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ

ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ

اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ع﴿۸﴾

رہیں اللہ ان سے راضی وسلا اور وہ اس سے راضی وسما یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے وہا

ع ۸ ۲۳

اٰیاتھا ۸ ۹۹ سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ ۹۳ رکوعھا ۱

سورۂ زلزال مدنیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ول

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَ

جب زمین تھرتھرا دی جائے و۲ جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے و۳ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے و۴ اور

قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ

آدمی کہے اسے کیا ہوا و۵ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی و۶ اس لیے کہ تمہارے رب

اَوْحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾

نے اسے حکم بھیجا و۷ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے و۸ کئی راہ ہو کر و۹ تاکہ اپنا کیا و۱۰ دکھائے جائیں

چھوڑ کر خالص اسلام کے متبع ہو کر۔ و۱۳ اور ان کے اطاعت و اخلاص سے و۱۴ اس کے کرم و عطا سے و۱۵ اور اس کی نافرمانی سے بچے۔ و۱ ''سورۂ اذا زُلزِلت'' جس کو ''سورۂ زلزلہ'' بھی کہتے ہیں، مکیہ و بقولے مدنیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، پینتیس کلمے اور ایک سو انتالیس حرف ہیں۔ و۲ قیامت قائم ہونے کے نزدیک یا روزِ قیامت و۳ اور زمین پر کوئی درخت کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہ رہے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے۔ و۴ یعنی خزانے اور مُردے جو اس میں ہیں وہ سب نکل کر باہر آ پڑیں۔ و۵ کہ ایسی مُضطرِب ہوئی اور اتنا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا سب باہر پھینک دیا۔ و۶ اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی سب بیان کرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر مرد و عورت نے جو کچھ اس پر کیا اس کی گواہی دے گی کہے گی فلاں روز یہ کیا فلاں روز یہ۔ (ترمذی) و۷ کہ اپنی خبریں بیان کرے اور جو عمل اس پر کیے گئے ہیں ان کی خبریں دے و۸ مَوقِفِ حساب سے و۹ کوئی دہنی طرف سے ہو کر جنت کی طرف جائے گا کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف۔ و۱۰ یعنی اپنے اعمال کی جزا۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗؕ(۷) وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے

شَرًّا یَّرَهٗ۠(۸)

اسے دیکھے گا وا

آیاتھا ۱۱ — ۱۰۰ سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ مَكِّیَّةٌ ۱۴ — رکوعھا ۱

سورۂ عٰدیٰت مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًاۙ(۱) فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًاۙ(۲) فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًاۙ(۳)

قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی و۲ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر و۳ پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں و۴

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًاۙ(۴) فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًاۙ(۵) اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں بے شک آدمی اپنے رب کا

لَكَنُوْدٌۚ(۶) وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌۚ(۷) وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ

بڑا ناشکر ہے و۵ اور بے شک وہ اس پر و۶ خود گواہ ہے اور بے شک وہ مال کی چاہت میں ضرور

لَشَدِیْدٌؕ(۸) اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِۙ(۹) وَ حُصِّلَ مَا فِی

کڑا ہے و۷ تو کیا نہیں جانتا جب اُٹھائے جائیں گے و۸ جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی و۹ جو

وا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر کو روزِ قیامت اس کے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالٰی بدیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہو چکیں اور بدیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔ محمد بن کعب قُرظی نے فرمایا کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی بدیوں کی سزا دنیا میں پائے گا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی بدی نہ ہوگی۔ اس آیت میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور ترہیب (ڈرانا) ہے کہ گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ بعض مفسرین نے یہ فرمایا ہے کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے۔ وا ''سورۂ وَالْعٰدِیٰت'' بقولِ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ مکیہ ہے اور بقولِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما مدنیہ۔ اس میں ایک رکوع، گیارہ آیتیں، چالیس کلمے اور ایک سو تریسٹھ حرف ہیں۔ و۲ مراد اِن سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔ و۳ جب پتھریلی زمین پر چلتے ہیں۔ و۴ دشمن کو و۵ کہ اس کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔ و۶ اپنے عمل سے و۷ نہایت قوی و توانا ہے اور عبادت کے لیے کمزور۔ و۸ مردے و۹ وہ حقیقت یا وہ نیکی و بدی۔

الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّخَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾ ع

سینوں میں ہے بے شک ان کے رب کو اس دن وٹ ان کی سب خبر ہے وا

آیاتہا ۱۱ | ۱۰۱ سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّیَّةٌ ۳۰ | رکوعہا ۱

سورۂ قارعہ مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾

دل دہلانے والی کیا وہ دہلانے والی اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی وٹ

یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے وٹ اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی (دھنی ہوئی)

الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ

اون وٹ تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں وٹ وہ تو من مانتے عیش میں

رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَ مَاۤ

ہیں وٹ اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں وٹ وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے وٹ اور تو

اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾ ع

نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی ایک آگ شعلے مارتی وٹ

وٹ یعنی روزِ قیامت جو فیصلہ کا دن ہے۔ وا جیسی کہ ہمیشہ ہے تو انہیں اعمال نیک و بد کا بدلہ دے گا۔ وا ''سورۃ القارعہ'' مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چھتیس کلمے، ایک سو باون حرف ہیں۔ وٹ مراد اس سے قیامت ہے جس کی ہَول و ہَیبت سے دل دہلیں گے اور ''قارعہ'' قیامت کے ناموں سے ایک نام ہے۔ وٹ یعنی جس طرح پتنگے شعلہ پر گرنے کے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لیے کوئی ایک جہت معیّن نہیں ہوتی ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے، یہی حال روزِ قیامت خَلق کے اِنتشار کا ہوگا۔ وٹ جس کے اجزاء متفرّق ہو کر اُڑتے ہیں، یہی حال قیامت کے ہَول و دہشت سے پہاڑوں کا ہوگا۔ وٹ اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں۔ وٹ یعنی جنت میں۔ مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی تو اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لیے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی اور تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں، ان کا کچھ وزن نہیں، تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ وٹ بسبب اس کے کہ وہ باطل کا اتباع کرتا تھا وٹ یعنی اس کا مَسکن آتشِ دوزخ ہے۔ وٹ جس میں انتہا کی سوزش و تیزی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے۔

اٰیاتہا ٨ ۱۰۲ سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ مَکِّیَّۃٌ ١٦ رکوعہا ١

سورۂ تکاثر مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَؕ ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَۙ ﴿۳﴾ ثُمَّ

تمہیں غافل رکھا ف۲ مال کی زیادہ طلبی نے ف۳ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ف۴ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۵ پھر

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَؕ ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِؕ ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَۙ ﴿۶﴾

ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۶ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے ف۷ بے شک ضرور جہنم کو دیکھو گے ف۸

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِۙ ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـٴَـلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠ ﴿۸﴾

ع ١ ٨ ٢٧

پھر بے شک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی ف۹

اٰیاتہا ٣ ۱۰۳ سُوْرَۃُ الْعَصْرِ مَکِّیَّۃٌ ١٣ رکوعہا ١

سورۂ عصر مکیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

وَ الْعَصْرِۙ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍۙ ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

اس زمانۂ محبوب کی قسم ف۲ بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے ف۳ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام

ف۱ ''سورۂ تکاثر'' مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، اٹھائیس کلمے، ایک سو بیس حرف ہیں۔ ف۲ اللہ تعالیٰ کی طاعات سے ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ کثرتِ مال کی حرص اور اس پر مُفاخرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی سعادتِ اُخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ ف۴ یعنی موت کے وقت تک حرص تمہارے دامن گیرِ خاطر رہی۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مُردے کے ساتھ تین ہوتے ہیں دو لوٹ آتے ہیں ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب ایک اس کا عمل، عمل ساتھ رہ جاتا ہے باقی دونوں واپس ہو جاتے ہیں۔ (بخاری) ف۵ نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجۂ بد کو ف۶ قبروں میں۔ ف۷ اور حرصِ مال میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔ ف۸ مرنے کے بعد ف۹ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں، صحت و فراغ و امن و عیش و مال وغیرہ جن سے دنیا میں لذتیں اٹھاتے تھے۔ پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں، ان کا کیا شکر ادا کیا؟ اور ترکِ شکر پر عذاب کیا جائے گا۔ ف۱ ''سورۂ والعصر'' جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، چودہ کلمے، اڑسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ ''عصر'' زمانہ کو کہتے ہیں اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے، اس میں احوال کا تغیُّر و تبدُّل ناظر کے لیے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں خالق حکیم کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس لیے ہو سکتا ہے کہ زمانہ کی قسم مراد ہو اور ''عصر'' اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو غروب سے قبل ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ خاسر کے حق میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی جائے جیسا کہ رابح کے حق میں ''ضُحٰی'' یعنی ''وقتِ چاشت کی قسم'' ذکر فرمائی گئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ عصر سے نمازِ عصر مراد ہو سکتی

الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۠﴿۳﴾

کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی ف۴ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ف۵

اٰیاتھا ۹ ۱۰۴ سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۳۲ رکوعھا ۱

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے، اس میں نو آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ یَحْسَبُ

خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے ف۲ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا کیا یہ سمجھتا ہے

اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۫ۖ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ف۳ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا ف۴ اور تو نے کیا جانا کیا

الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا

روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے ف۵ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی ف۶ بے شک وہ

عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۠﴿۹﴾

ان پر بند کر دی جائے گی ف۷ لمبے لمبے ستونوں میں ف۸

ہے جو دن کی عبادتوں میں سب سے پچھلی عبادت ہے اور سب سے لذیذ و راجح تفسیر وہی ہے جو حضرت مُتَرجِم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اختیار فرمائی کہ زمانہ سے "مخصوص زمانہ" سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مراد ہے جو بڑی خیر و برکت کا زمانہ اور تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف والا ہے۔ اللہ تعالٰی نے حضور کے زمانۂ مبارک کی قسم یاد فرمائی جیسا کہ "لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ" میں حضور کے مَسکَن و مکان کی قسم یاد فرمائی ہے اور جیسا کہ "لَعَمْرُكَ" میں آپ کی عمر شریف کی قسم یاد فرمائی اور اس میں شانِ محبوبیت کا اظہار ہے۔ ف۳ کہ اس کی عمر جو اس کا راس المال ہے اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم گھٹ رہی ہے۔ ف۴ یعنی ایمان و عمل صالح کی۔ ف۵ ان تکلیفوں اور مشقتوں پر جو دین کی راہ میں پیش آئیں یہ لوگ بفضلِ الٰہی ٹوٹے میں نہیں ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری نیکی اور طاعت میں گزری تو وہ نفع پانے والے ہیں۔ ف۱ "سورۂ ہُمَزہ" مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، نو آیتیں، تیس کلمے، ایک سو تیس حرف ہیں۔ ف۲ یہ آیتیں ان کفار کے حق میں نازل ہوئیں جو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر زبانِ طعن کھولتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے مثل اَخْنَس بن شُرَیق و اُمَیَّہ بن خَلف اور وَلید بن مُغیرہ وغیرہم کے اور حکم ہر غیبت کرنے والے کے لیے عام ہے۔ ف۳ مرنے نہ دے گا جو وہ مال کی محبت میں مست ہے اور عمل صالح کی طرف التفات نہیں کرتا۔ ف۴ یعنی جہنم کے اس دَرَکہ (طبقے) میں جہاں آگ ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔ ف۵ اور کبھی سرد نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں ہے: جہنم کی آگ ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی تا آنکہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی حتیٰ کہ سیاہ ہوگئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری۔ (ترمذی) ف۶ یعنی ظاہر جسم کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلائے گی۔ دل ایسی چیز ہیں جن کو ذرا سی بھی گرمی کی تاب نہیں تو جب آتشِ جہنم کا ان پر استیلا (غلبہ) ہوگا اور موت آئے گی نہیں تو کیا حال ہوگا! "دلوں کو جلانا" اس لیے ہے کہ وہ مقام ہیں کفر اور عقائدِ باطلہ و نیاتِ فاسدہ کے۔ ف۷ یعنی آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ ف۸ یعنی دروازوں کی بندش آتشیں لوہے کے ستونوں سے مضبوط کر دی جائے گی کہ کبھی دروازہ نہ کھلے۔ بعض مفسرین

آیاتھا ٥ ١٠٥ سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ ١٩ رکوعھا ١

سورۂ فیل مکیہ ہے اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاؔ

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۟ؕ﴿۱﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۟ۙ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۟ۙ﴿۳﴾ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۟ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۟۠﴿۵﴾

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیاؔ کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں (فوجیں) بھیجیںؔ کہ انھیں کنکر کے پتھروں سے مارتےؔ تو انھیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی (بھوسہ)ؔ

ع ١ ٥ ٣٢

آیاتھا ٤ ١٠٦ سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ مَکِّیَّۃٌ ٢٩ رکوعھا ١

سورۂ قریش مکیہ ہے، اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کرکے آتشیں ستونوں سے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔ ف١ "سورۂ الفیل" مکیہ ہے۔اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، بیس کلمے، چھیانوے حرف ہیں۔ ف٢ ہاتھی والوں سے مراد اَبرہہ اور اس کا لشکر ہے۔ اَبرہہ یمن اور حبشہ کا بادشاہ تھا، اس نے صنعاء میں ایک کنیسہ (یہود و نصاریٰ کا عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں، عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی، قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پاکر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کردیا، اس پر اَبرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا "پیش رو" ایک بڑا عظیمُ الجُثہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا۔ ابرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اہلِ مکہ کے جانور قید کرلیے ان میں دوسو اونٹ عبدالمطلب کے بھی تھے، عبدالمطلب ابرہہ کے پاس آئے تھے بہت جسیم و باشکوہ ابرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا: مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظم و محترم مقام ہے! تم اس کے لیے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کے لیے کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کے لیے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اَبرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کردیئے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں۔ چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبدالمطلب نے دروازۂ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہوکر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ اَبرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکروں کو تیاری کا حکم دیا اور ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا، جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا، جب کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندان پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے (پتھر) گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہوجاتے تھے۔ ف٣ جو سمندر کی جانب سے فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنکریاں تھیں، دو دونوں پاؤں میں ایک مِنقار (چونچ) میں۔ ف٤ جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خود (جنگی ٹوپی) کو توڑ کر سر سے نکل کر جسم کو چیر کر ہاتھی میں گزر کر زمین میں پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا۔ ف٥ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ کے پچاس روز بعد سید عالم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ

اس لیے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا (رغبت دلائی) ف۲ تو انہیں چاہیے اس گھر

ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ٪﴿۴﴾

کے ف۳ رب کی بندگی کریں جس نے انہیں بھوک میں ف۴ کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ف۵

ع ۱

اٰیاتُها ۷	۱۰۷ سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡنِ مَکِّیَّۃٌ ۱۷	رکوعها ۱

سورۂ ماعون مکیہ ہے، اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ف۲ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ف۳

وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ف۴ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے

ف۱ ''سورۃ القریش'' بقول اصح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، چار آیتیں، سترہ کلمے، تہتر حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں ان میں سے ایک نعمت ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی ان کی محبت ان میں ڈالی، جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کیلئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہل حرم کہتے تھے اور ان کی عزت و حرمت کرتے تھے۔ یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اقامت کرنے کیلئے سرمایہ بہم پہنچاتے، جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسبابِ معاش، اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ف۳ یعنی کعبہ شریف کے ف۴ جس میں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے، ان سفروں کے ذریعہ سے ف۵ بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہلِ مکہ ہونے کے کہ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا باوجودیکہ اطراف و حوالی (آس پاس کے علاقوں) میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ انہیں جذام سے امن دی کہ ان کے شہر میں انہیں کبھی جذام نہ ہوگا یا یہ مراد کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے انہیں خوفِ عظیم سے امان عطا فرمائی۔ ف۱ ''سورۃ الماعون'' مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن اُبی بن سَلُول منافق کے حق میں۔ اس میں ایک رکوع، سات آیتیں، پچیس کلمے، ایک سو پچیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی حساب و جزاء کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے۔ شانِ نزول: یہ آیتیں عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں۔ ف۳ اور اس پر شدت و سختی کرتا ہے اور اس کا حق نہیں دیتا۔ ف۴ یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے۔

صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾ ع

بھولے بیٹھے ہیں وہ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں و۶ اور برتنے کی چیز و۷ مانگے نہیں دیتے و۸

آیاتها ۳ ۱۰۸ سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ ۱۵ رکوعها ۱

سورۂ کوثر مکیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں و۲ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو و۳ اور قربانی کرو و۴ بے شک جو تمہارا دشمن ہے

هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾ ع

وہی ہر خیر سے محروم ہے و۵

آیاتها ۶ ۱۰۹ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ۱۸ رکوعها ۱

سورۂ کافرون مکیہ ہے، اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

و۵ مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اس کے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لیے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں۔ و۶ عبادتوں میں۔ آگے ان کے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے و۷ مثل سوئی وہانڈی و پیالے کے و۸ مسئلہ: علماء نے فرمایا کہ مُستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔ و۱ ''سورۃُ الکوثر'' جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، دس کلمے، بیالیس حرف ہیں۔ و۲ اور فضائلِ کثیرہ عنایت کر کے تمام خَلق پر افضل کیا۔ حسنِ ظاہر بھی دیا حسنِ باطن بھی، نسبِ عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امت بھی، اعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرتِ فُتوح بھی اور بیشمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔ و۳ جس نے تمہیں عزّت و شرافت دی و۴ اس کے لیے اس کے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ و۵ نہ آپ۔ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے متبعین سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔ شانِ نزول: جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ''اَبتَر'' یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا، اس پر سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا۔ و۱ ''سورۃُ الکافرون'' مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، چھ آیتیں، چھبیس کلمے، چورانوے حرف ہیں۔ شانِ نزول: قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجئے ہم آپ کے دین کی اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ

تم فرماؤ اے کافرو ۲ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ

پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَ لِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾ ع

پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ۳

ع ۲ ۳۴

آیاتہا ۳ ۱۱۰ سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِیَّةٌ ۱۱۴ رکوعہا ۱

سورۂ نصر مدنیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ

جب اللّٰہ کی مدد اور فتح آئے ۲ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللّٰہ کے دین میں فوج فوج

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؔؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع

داخل ہوتے ہیں ۳ تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو ۴ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ۵

ع ۲ ۲۵ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اللّٰہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کردیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے، اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہوگئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے۔ ۲ مخاطب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں۔ ۳ یعنی تمہارے لیے تمہارا کفر اور میرے لیے میری توحید اور میرا اخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے۔ "وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ" (یعنی اور یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے) ۱ "سورۂ نصر" مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، سترہ کلمے، ستتر حرف ہیں۔ ۲ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے دشمنوں کے مقابلہ میں۔ اس سے یا عام فتوحاتِ اسلام مراد ہیں یا خاص فتحِ مکہ۔ ۳ جیسا کہ بعد فتحِ مکہ ہوا کہ لوگ اَقطارِ اَرض سے شوقِ غلامی میں چلے آتے تھے اور شرفِ اسلام سے مشرّف ہوتے تھے۔ ۴ امت کے لیے ۵ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" کی بہت کثرت فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی، اس کے بعد آیت "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ" نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد اسّی روز سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیۂ "الکلالۃ" نازل ہوئی، اس کے بعد حضور پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت "وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ" نازل ہوئی، اس کے بعد حضور اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے۔ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہوگیا تو اب حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے، اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللّٰہ تعالٰی نے اختیار دیا، چاہے دنیا میں رہے، چاہے اس کی

آیاتھا ۵ | ۱۱۱ سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ ۶ | رکوعھا ۱

سورۂ لہب مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲

تباہ ہوجائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ف۲ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا ف۳

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِيْ

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ف۴ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے اس

جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا ف۵

ع ۱ ۵ ۳۶

آیاتھا ۴ | ۱۱۲ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ۲۲ | رکوعھا ۱

سورۂ اخلاص مکیہ ہے، اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لقاء قبول فرمائے۔ اس بندہ نے لقائے الٰہی اختیار کی۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آباء، ہماری اولادیں سب قربان۔ ف۱ ''سورۂ اَبی لہب'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، بیس کلمے، ستتر حرف ہیں۔ شانِ نزول: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: ''اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ'' اس پر ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ، کیا تم نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا۔ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا: ف۲ ابولہب کا نام عبدالعزّٰی ہے۔ یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا تھا، بہت گورا خوبصورت آدمی تھا، اسی لیے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا۔ دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے۔ ف۳ یعنی اس کی اولاد۔ مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لیے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کر دوں گا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔ ف۴ اُمِّ جمیل بنتِ حرب بن اُمیہ ابوسفیان کی بہن جو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت عِناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لاکر رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ میں ڈالتی تا کہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ ف۵ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لیے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکمِ الٰہی اس کے پیچھے سے اس کے گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مر گئی۔ ف۱ ''سورۂ اخلاص'' مکیہ و بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، چار یا پانچ آیتیں، پندرہ کلمے، سینتالیس حرف ہیں۔ اَحادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ

تم فرماؤ وہ اللّٰہ ہے وہ ایک ہے ف۲ اللّٰہ بے نیاز ہے ف۳ نہ اس کی کوئی اولاد ف۴ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ف۵ اور نہ

یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠﴿۴﴾

اس کے جوڑ کا کوئی ف۶

ع ۲۴

ایاتها ۵ ١١٢ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ٢٠ ركوعها ١

سورۂ فلق مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ف۲ اس کی سب مخلوق کے شر سے ف۳ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب

وارد ہوئی ہیں اس کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا یعنی تین مرتبہ اس کو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے، ایک شخص نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی۔ (ترمذی) **شانِ نزول:** کفارِ عرب نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللّٰہ ربّ العزت عزّ و علا تبارک وتعالٰی کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے کوئی کہتا تھا کہ اللّٰہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے، کیا پیتا ہے، ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللّٰہ تعالٰی نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے ذات وصفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات واوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات وصفات کے انوار کے بیان سے مضمحل کر دیا۔ ف۲ ربوبیت والوہیت میں صفاتِ عظمت وکمال کے ساتھ موصوف ہے، مثل ونظیر وشبیہ سے پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۳ ہر چیز سے۔ نہ کھائے نہ پیے، ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے۔ ف۴ کیونکہ کوئی اس کا مجانس نہیں۔ ف۵ کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے۔ ف۶ یعنی کوئی اس کا ہمتا وعدیل نہیں۔ اس سورت کی چند آیتوں میں علم الٰہیات کے نفیس واعلٰی مطالب بیان فرما دیے گئے جن کی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب خانے لبریز ہو جائیں۔ ف۱ "سورۂ فلق" مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے۔ "وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ" (یعنی مدنیہ والا قول زیادہ صحیح ہے) اس سورت میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، تئیس کلمے، چوہتر حرف ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ سورت اور سورۃ الناس جو اس کے بعد ہے یہ اس وقت نازل ہوئیں جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا، قلب وعقل واعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند روز کے بعد جبریل (علیہ السلام) آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنویں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم نے علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو بھیجا، انہوں نے کنویں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی، اس میں حضور کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور ایک موم کا پتلہ جس میں گیارہ سوئیاں چبھی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللّٰہ تعالٰی نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۂ فلق میں، ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ہی ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور بالکل تندرست ہو گئے۔ **مسئلہ:** تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمہ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں، حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لیے عمل کروں؟ حضور نے اجازت دی۔ (ترمذی) ف۲ تعوذ میں اللّٰہ تعالٰی کا اس

وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾ ع

وہ ڈوبے وٹ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں وٹ اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے وٹ

ع ۵/ ۲۸

ایاتھا ٦ ﴿١١٤﴾ سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ٢١ رکوعھا ١

سورۂ ناس مکیہ ہے، اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وٹ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب وٹ سب لوگوں کا بادشاہ وٹ سب لوگوں کا خدا وٹ اس کے شر سے جو دل

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾

میں برے خطرے ڈالے وٹ اور دبک رہے وٹ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾ ع

ع ٦/ ۲۹

جن اور آدمی وٹ

دعائے ختم القرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْٓ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً ط اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَانَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَاجَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث: ۱۵۷۱، ص ۹۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت وتفسیر روح البیان، سورۃ الاسراء، تحت الآیۃ: ۱۰، ج۵، ص ۱۳۱، کوئٹہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ج۷، ص ۲۳۵، کوئٹہ)

تـــــمـــــت بـــــالـــــخـــــيـــــر

وصف کے ساتھ ذکر اس لیے ہے اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شبِ تار میں آدمی طلوعِ صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن وراحت کا منتظر رہتا ہے علاوہ بریں صبح اہل اضطرار واضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت اربابِ کرم وغم کو کشائش دی جاتی ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں، میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ''فلق'' جہنم میں ایک وادی ہے۔ وٹ جاندار ہو یا بے جان، مکلّف ہو یا غیر مکلّف۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے اعوان ولشکر کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔ وٹ حضرت اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی پناہ لو اس کے شر سے، یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے۔ (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لیے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں۔ وٹ یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں۔ مسئلہ: گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا، آیاتِ

قرآن یا اسماءِ الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ وتابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔ **ف۶** حسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زوالِ نعمت کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی۔ حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔ **ف۱** ''سورۃُ النّاس'' بقولِ اصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، چھ آیتیں، بیس کلمے، اُناسی حرف ہیں۔ **ف۲** سب کا خالق و مالک۔ ذکر میں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف کے لیے ہے کہ انہیں اشرف المخلوقات کیا۔ **ف۳** ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا **ف۴** کہ الٰہ اور معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے۔ **ف۵** مراد اس سے شیطان ہے۔ **ف۶** یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔ **ف۷** یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطینِ جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطینِ اِنس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں۔ آدمی کو چاہئے کہ شیاطینِ جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطینِ اِنس کے شر سے بھی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شب کو جب بسترِ مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دستِ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ'' قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سرِ مبارک سے لے کر تمام جسمِ اقدس پر پھیرتے جہاں تک دستِ مبارک پہنچ سکتے، یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔

''وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ وَاَسْرَارِ كِتَابِهٖ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَی السَّلَامِ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَسَیِّدِ اَنْبِیَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔''

دعائے ختم القرآن

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ۝ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّ بِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّ بِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّ بِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّ بِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّبِالْجِیْمِ جَمَالًا وَّبِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّبِالْخَآءِ خَیْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِیْلًا وَّبِالذَّالِ ذَكَآءً وَّبِالرَّآءِ رَحْمَةً وَّبِالزَّآءِ زَكٰوةً وَّبِالسِّیْنِ سَعَادَةً وَّبِالشِّیْنِ شِفَآءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِیَآءً وَّبِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّبِالظَّآءِ ظَفَرًا وَّبِالْعَیْنِ عِلْمًا وَّبِالْغَیْنِ غِنًی وَّبِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّبِالْمِیْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّبِالْهَآءِ هِدَایَةً وَّبِالْیَآءِ یَقِیْنًا اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَارْفَعْنَا بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ۝ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَتَجَاوَزْعَنَّا مَا كَانَ فِیْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْنِسْیَانٍ اَوْتَحْرِیْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَآ اَوْتَقْدِیْمٍ اَوْتَاْخِیْرٍ اَوْزِیَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْتَاْوِیْلٍ عَلٰی غَیْرِ مَآ اَنْزَلْتَهٗ عَلَیْهِ اَوْرَیْبٍ اَوْشَكٍّ اَوْ سَهْوٍاَوْسُوْٓءِ الْحَانٍ اَوْتَعْجِیْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْكَسَلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْزَیْغِ لِسَانٍ اَوْوَقْفٍ بِغَیْرِ وُقُوْفٍ اَوْاِدْغَامٍ بِغَیْرِ مُدْغَمٍ اَوْاِظْهَارٍ بِغَیْرِ بَیَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِیْدٍ اَوْهَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَیْرِ مَاكَتَبَهٗ اَوْقِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ اٰیَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰیَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَیِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّفِی الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّةِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَی الْخَیْرَاتِ كُلِّهَا دَلِیْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَی التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَةَ وَالْبِشَارَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ ۝ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَآبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا۔

رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے، کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ، اِس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآنِ مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے اِس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامات مقرر کردی ہیں جن کو "رُموزِ اوقافِ قرآنِ مجید" کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اِن رُموز کو ملحوظ رکھیں، اور وہ یہ ہیں:

O جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ بنا دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول "ت" ہے۔ جو بصورت "ۃ" لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہئے، اب "ۃ" تو نہیں لکھی جاتی البتہ چھوٹا سا دائرہ بنا دیا جاتا ہے، اسی کو آیت کہتے ہیں۔

م یہ علامت وقفِ لازم کی ہے اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے، اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ "اٹھو، مت بیٹھو" جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے تو "اٹھو" پر ٹھہرنا لازم ہے، اگر نہ ٹھہرا جائے تو "اٹھو مت بیٹھو" ہو جائے گا۔ جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔

ط یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج یہ وقفِ جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز یہ وقفِ مجوز کی علامت ہے یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص یہ وقفِ مرخص کی علامت ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ "ص" پر ملا کر پڑھنا "ز" کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے یہ ''اَلْوَصْلُ اَوْلٰی'' کا اختصار ہے، یعنی یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق یہ ''قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ'' کا خلاصہ ہے یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

صل یہ ''قَدْ یُوْصَلُ'' کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے اور کبھی نہیں بھی ٹھہرا جاتا، لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ ''قِفْ'' ہے جس کے معنی ہیں ''ٹھہر جاؤ'' اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ یہ دونوں سکتہ کی علامات ہیں یہاں اس طرح ٹھہرنا چاہئے کہ آواز ٹوٹ جائے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفة یہ بھی سکتہ کی علامت ہے البتہ یہاں ماقبل دونوں علامات ''س یا سکتہ'' کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے اور سانس بھی نہ ٹوٹے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہی فرق ہے کہ سکتہ میں کم اور وقفہ میں زیادہ ٹھہرا جاتا ہے۔

لا ''لا'' کے معنی ''نہیں'' ہیں، یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے البتہ آیت کے اوپر ہو تو اس پر ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے میں اختلاف ہے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

ك یہ ''کَذٰلِکَ'' کی علامت ہے یعنی اس سے پہلے جو علامتِ وقف ہے یہاں بھی وہی سمجھی جائے۔

∴ ∴ اگر کوئی عبارت اِن تین تین نقطوں کے درمیان ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کر کے دوسرے تین نقطوں پر وقف نہ کرے یا پہلے تین نقطوں پر وقف نہ کر کے دوسرے تین نقطوں پر وقف کرے۔ اس قسم کی عبارت کو معانقہ یا مراقبہ کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

مطالبُ القرآن

از: مجلس المدینۃ العلمیۃ

مَدَنی پھول: • اختصار کے پیشِ نظر آیتوں کا کچھ حصہ ذکر کیا گیا ہے، موضوع کو سمجھنے کیلئے پوری آیت مع ترجمہ وتفسیر ملاحظہ فرمائیے۔
• موضوع اور اس کے تحت لائی گئی آیات میں کتبِ تفسیر کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

اللّٰہ عزوجل ایک ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ	٢	البقرة	١٦٣
اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ	٣	البقرة	٢٥٥
شَهِـدَ اللّٰهُ اَنَّـهٗ لَآاِلٰـهَ اِلَّا	٣	اٰل عمران	١٨
اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ	٦	النسآء	١٧١
مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	٨	الاعراف	٦٥
وَاَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ	١٢	هود	١٤
وَهُوَالْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	١٣	الرعد	١٦
اِنَّمَا هُوَ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ	١٤	النحل	٥١
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ	٢٣	صٓ	٦٥
وَهُـوَالَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ	٢٥	الزخرف	٨٤
اَمْ لَهُمْ اِلٰـهٌ غَيْرُ اللّٰهِ	٢٧	الطور	٤٣

اللّٰہ عزوجل شریک سے پاک ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ	٥	النسآء	٤٨
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ	٥	النسآء	١١٦
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ	١٨	الفرقان	٢
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ	٢١	لقمٰن	١٣
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ	٢٨	الحشر	٢٣

وہی ہر چیز کا خالق ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	١	البقرة	١١٧
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	٢	البقرة	١٦٤
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ	٧	الانعام	١
اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ	٧	الانعام	٩٥
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ	٧	الانعام	١٠٢
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ	٨	الاعراف	٥٤
هُوَالَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ	٩	الاعراف	١٨٩
وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ	١١	یونس	٦
اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ	١٣	الرعد	٢
وَهُوَالَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ	١٣	الرعد	٣
وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ	١٣	الرعد	٤
وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ	١٤	الحجر	٢٢
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ	١٤	الحجر	٨٦
قَالَ رَبُّنَاالَّذِيْٓ اَعْطٰى	١٦	طٰهٰ	٥٠
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ	١٨	النور	٤٥
هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ	٢٨	الحشر	٢٤
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	٢٨	التغابن	٣
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ	٣٠	العلق	١

ہر چیز کا مالک وہی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ	١	الفاتحة	٣
اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	١	البقرة	١٠٧
وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ	١	البقرة	١١٥
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ	٣	اٰل عمران	٢٦
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ	٤	اٰل عمران	١٠٩
اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	١١	التوبة	١١٦
وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا	١٤	الحجر	٢١
اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ	١٦	مریم	٤٠
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ	٢٨	الحشر	٢٣
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ	٢٨	التغابن	١
تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ	٢٩	الملك	١

قدرتِ الٰہی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	١	البقرة	١٠٦
اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا	٢	البقرة	١٦٥
وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ	٣	البقرة	٢٥٣
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ	٣	اٰل عمران	٢٦
وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ	٤	اٰل عمران	١٥٦
مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ	١٢	هود	٥٦
اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ	١٦	مریم	٣٥
لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ	١٧	الانبیآء	٢٣
مَاخَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ	٢١	لقمٰن	٢٨
وَاَنَّـهٗ هُوَاَضْحَكَ وَاَبْكٰى	٢٧	النجم	٤٣
وَاَنَّـهٗ هُوَاَغْنٰى وَاَقْنٰى	٢٧	النجم	٤٨

رحمت ومغفرتِ الٰہی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	١	الفاتحة	٢
اِنَّـهٗ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ	١	البقرة	٥٤
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	٢	البقرة	١٧٣
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	٣	اٰل عمران	٣١
كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ	٧	الانعام	١٢
فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْرَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ	٨	الانعام	١٤٧
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ	٨	الانعام	١٦٠
اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ	١٢	هود	٩٠
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْمَغْفِرَةٍ	١٣	الرعد	٦
نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ	١٤	الحجر	٤٩
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	١٨	النور	٢١
اَلرَّحْمٰنُ	٢٧	الرحمٰن	١
هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى	٢٩	المدثر	٥٦
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ	٣٠	البروج	١٤

ہدایت کس کو ملتی ہے؟

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ	٤	اٰل عمران	١٠١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يَهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ	٦	المآئدة	١٦
فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ	٨	الانعام	١٢٥
وَيَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ	١٣	الرعد	٢٧
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	١٧	الحج	٥٤
اللّٰہ عزوجل کس کو ہدایت نہیں دیتا؟			
وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ	١	البقرة	٢٦
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	٣	البقرة	٢٦٤
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ	٣	اٰل عمرٰن	٨٦
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ يُّضِلُّ	١٤	النحل	٣٧
علمِ الٰہی			
وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ	١	البقرة	٢٩
اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ	١	البقرة	٣٣
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ	١٠	الانفال	٤٣
وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ	١١	يونس	٦١
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا	١٢	هود	٦
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا	١٢	هود	١٢٣
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ	١٤	الحجر	٢٤
فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى	١٦	طٰه	٧
يٰبُنَىَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ	٢١	لقمٰن	١٦
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ	٢٧	الحديد	٤
اللّٰہ عزوجل دعا قبول فرمانے والا ہے			
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا	٢	البقرة	١٨٦
اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا	٢٠	النمل	٦٢
فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ	٢٤	الزمر	٤٩
دعا مانگنے کی ترغیب			
وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ	٥	النسآء	٣٢
قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْٓ	٢٤	المؤمن	٦٠
اللّٰہ عزوجل ہی رزّاقِ حقیقی ہے			
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ	٢	البقرة	٢١٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	٧	المآئدة	٨٨
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ	١٢	هود	٦
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	١٣	الرعد	٢٦
وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ	٢١	العنكبوت	٦٠
يُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا	٢٤	المؤمن	١٣
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ	٢٥	الشورٰى	٢٧
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ	٢٧	الذّٰريٰت	٥٨
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ يَرْزُقُكُمْ	٢٩	الملك	٢١
ذِکرِ الٰہی			
فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ	٢	البقرة	١٥٢
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ	١٠	الانفال	٤٥
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ	١٣	الرعد	٢٨
میلادِ مصطفٰی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم			
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	٤	اٰل عمرٰن	١٦٤
وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	٦	المآئدة	٧
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ	١١	التوبة	١٢٨
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ	١١	يونس	٥٨
وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ	٢٨	الصف	٦
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ	٣٠	الضحٰى	١١
مدحِ مصطفٰی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم بحمدِ ربّ العُلٰی عزوجل			
هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ	٢٨	الصف	٩
تعظیمِ مصطفٰی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم			
لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا	١	البقرة	١٠٤
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى	٥	النسآء	٦٥
وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِىْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ	٦	المآئدة	١٢
وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا	٩	الاعراف	١٥٧
اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ	٩	الانفال	٢٤
لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ	١٨	النور	٦٣
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ	٢٢	الاحزاب	٣٦
وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ	٢٦	الفتح	٩

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا	٢٦	الحجرٰت	١-٥
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا	٢٨	المجادلة	١٢
آپ صلّی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلّم خاتم النّبیّین ہیں			
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ	٦	المآئدة	٣
اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا	٩	الاعراف	١٥٨
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	١٠	التوبة	٣٣
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً	١٧	الانبيآء	١٠٧
لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا	١٨	الفرقان	١
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ	٢٢	الاحزاب	٤٠
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً	٢٢	سبا	٢٨
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	٢٦	الفتح	٢٨
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	٢٨	الصف	٩
آپ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم تمام مخلوق سے افضل ہیں			
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا	٣	البقرة	٢٥٣
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ	٣	اٰل عمرٰن	٨١
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ	٧	الانعام	٩٠
تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ	١٨	الفرقان	١
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ	٢٢	الاحزاب	٤٠
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً	٢٢	سبا	٢٨
محبتِ رسول صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم			
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	٣	اٰل عمرٰن	٣١
قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ	١٠	التوبة	٢٤
اطاعت واتباعِ رسول صلّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلّم			
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	٣	اٰل عمرٰن	٣١
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٣	اٰل عمرٰن	٣٢
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٤	اٰل عمرٰن	١٣٢
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٤	النسآء	١٣
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	٥	النسآء	٥٩
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ	٥	النسآء	٦٤

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	۵	النسآء	۶۹
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ	۵	النسآء	۸۰
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	۷	المآئدة	۹۲
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۹	الانفال	۱
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا	۹	الانفال	۲۰
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا	۹	الانفال	۲۴
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۱۰	الانفال	۴۶
وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۱۰	التوبة	۷۱
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۱۸	النور	۵۲
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا	۱۸	النور	۵۴
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ	۱۸	النور	۵۶
وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۲۲	الاحزاب	۳۳
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ	۲۲	الاحزاب	۷۱
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	۲۶	محمد	۳۳
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۲۶	الفتح	۱۷
لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ	۲۶	الحجرات	۱
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۲۸	المجادلة	۱۳
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا	۲۸	التغابن	۱۲
حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ عزّوجلّ کی رحمت اور اسکے سب سے قریب ہیں			
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ	۸	الاعراف	۵۶
شفاعتِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم			
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ	۵	النسآء	۶۴
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ	۱۵	بنی اسرآءیل	۷۹
وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ	۲۶	محمد	۱۹
وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ	۳۰	الضحیٰ	۵
آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے معجزات			
وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا	۱	البقرة	۲۳
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	۱۴	النحل	۸۹

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ	۱۵	بنی اسرآءیل	۱
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى	۲۷	النجم	۱
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى	۲۷	النجم	۸
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى	۲۷	النجم	۹
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى	۲۷	النجم	۱۷
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ	۲۷	القمر	۱
وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا	۲۷	القمر	۲
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ	۲۹	الدھر	۲۳
آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا خُلقِ عظیم			
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ	۴	اٰل عمران	۱۵۹
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ	۱۱	التوبة	۱۲۸
فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا	۱۱	یونس	۱۶
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ	۲۱	الاحزاب	۲۱
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ	۲۹	القلم	۴
حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نور بھی ہیں اور بشر بھی			
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	۶	المآئدة	۱۵
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ	۱۰	التوبة	۳۲
قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	۱۶	الكهف	۱۱۰
مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا	۱۸	النور	۳۵
وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ	۲۲	الاحزاب	۴۶
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى	۲۷	النجم	۱
يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ	۲۸	الصف	۸
حاضر وناظر آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم			
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ	۲	البقرة	۱۴۳
وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ	۵	النسآء	۴۱
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ	۲۱	الاحزاب	۶
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا	۲۹	المزمل	۱۵
علمِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بعطائے کبریا			
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ	۴	اٰل عمران	۱۷۹

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ	۵	النسآء	۱۱۳
مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ	۷	الانعام	۳۸
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ	۷	الانعام	۵۹
وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ	۱۱	یونس	۳۷
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا	۱۴	النحل	۸۹
اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	۲۷	الرحمٰن	۲،۱
عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى	۲۹	الجن	۲۶
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ	۳۰	التكوير	۲۴
عطاءِ کبریاء بوسیلۂ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم			
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ	۵	النسآء	۶۴
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	۵	النسآء	۸۳
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ	۹	الانفال	۳۳
وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ	۳۰	الضحیٰ	۵
حدیثِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ثبوت			
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	۳	اٰل عمران	۳۱
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ	۵	النسآء	۸۰
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ	۲۱	الاحزاب	۲۱
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۲۲	الاحزاب	۷۱
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى	۲۷	النجم	۴،۳
وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ	۲۸	الحشر	۷
منکرینِ حدیث کا رد			
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	۳	اٰل عمران	۳۱
وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ	۵	النسآء	۶۴
اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ	۵	النسآء	۱۰۵
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا	۹	الانفال	۲۴
وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ	۱۰	التوبة	۲۹
يٰقَوْمَنَاۤ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ	۲۶	الاحقاف	۳۱
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى	۲۷	النجم	۴،۳
وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ	۲۸	الحشر	۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
انبیائے کرام علیہم السلام **کا تذکرہ**			
اطاعت واتباعِ انبیاء علیہم السلام			
فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْٓا اَمْرِیْ	١٦	طٰهٰ	٩٠
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ	١٩	الشعرآء	١٠٨
حضرت آدم علیہ السلام			
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً	١	البقرة	٣٠
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا	١	البقرة	٣١
قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ	١	البقرة	٣٣
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا	١	البقرة	٣٤
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا	٣	اٰل عمرٰن	٣٣
قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا	٨	الاعراف	١١
وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓی اٰدَمَ مِنْ	١٦	طٰهٰ	١١٥
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا	١٦	طٰهٰ	١١٦
حضرت نوح علیہ السلام			
اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ	٦	النسآء	١٦٣
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ	٨	الاعراف	٥٩
وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ	١١	یونس	٧١
قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ	١٢	هود	٤٨
وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ	١٦	مریم	٥٨
فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ	١٧	الحج	٤٢
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا	٢٠	العنکبوت	١٤
سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	٧٩
اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ	٢٩	نوح	١
رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ	٢٩	نوح	٢٨
حضرت ابراہیم علیہ السلام			
وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	١	البقرة	١٢٤
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٢٥
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ	١	البقرة	١٢٦
وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرة	١٢٧
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ	٣	البقرة	٢٥٨
مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا	٣	اٰل عمرٰن	٦٧
فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا	٤	اٰل عمرٰن	٩٥
وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا	٥	النسآء	١٢٥
وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ	٧	الانعام	٧٤
اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ	٧	الانعام	٨٣
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ	١١	التوبة	١١٤
وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ	١٢	هود	٦٩
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ	١٣	ابراهیم	٣٥
وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ	١٤	الحجر	٥١
وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ	١٦	مریم	٤١
قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْكُرُهُمْ	١٧	الانبیآء	٦٠
قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا	١٧	الانبیآء	٦٩
سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٠٩
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام			
وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرة	١٢٧
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ	٥	النسآء	٥٤
وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ	٦	النسآء	١٦٣
فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٠١
حضرت اسحٰق علیہ السلام			
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ	٢٠	العنکبوت	٢٧
وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا	٢٣	الصّٰفّٰت	١١٢
وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١١٣
حضرت لوط علیہ السلام			
فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ	١٤	الحجر	٦١
وَنَجَّیْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَی الْاَرْضِ	١٧	الانبیآء	٧١
وَلُوْطًا اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا	١٧	الانبیآء	٧٤
فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ	٢٠	العنکبوت	٢٦
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٣
حضرت یعقوب علیہ السلام			
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ	١	البقرة	١٣٣
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ	١٢	هود	٧١
قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا	١٢	یوسف	١٣
قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ	١٣	یوسف	٨٦
اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ	١٣	یوسف	٩٣
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ	١٧	الانبیآء	٧٢
وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِیْمَ	٢٣	صٓ	٤٥
حضرت یوسف علیہ السلام			
سورۃ یوسف	١٢	یوسف	مکمل سورۃ
حضرت اِدریس علیہ السلام			
وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ	١٦	مریم	٥٦
وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ	١٧	الانبیآء	٨٥
حضرت شعیب علیہ السلام			
وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا	٨	الاعراف	٨٥
اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا	٩	الاعراف	٩٢
وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا	١٢	هود	٨٤
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ	١٩	الشعرآء	١٧٧
وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا	٢٠	العنکبوت	٣٦
حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام			
وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ	١	البقرة	٥١
وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا	٦	النسآء	١٥٣
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی	٩	الاعراف	١٠٣
وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ	٩	الاعراف	١٤٢
وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ	٩	الاعراف	١٥٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَمَّا جَآءَ هُمُ الْحَقُّ مِنْ	١١	یونس	٧٦
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا	١٢	هود	٩٦
وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ	١٥	بنی اسرآءیل	٢
وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مُوْسٰى	١٦	مریم	٥١
مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى	١٦	طٰهٰ	١٧
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ	١٧	الانبیآء	٤٨
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ	١٩	الفرقان	٣٥
نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى	٢٠	القصص	٣
اُسْلُكْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ	٢٠	القصص	٣٢
هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى	٣٠	النّٰزعٰت	١٥
صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى	٣٠	الاعلیٰ	١٩

حضرت داود علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	٢	البقرة	٢٥١
وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا	٦	النسآء	١٦٣
وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا	١٥	بنی اسرآءیل	٥٥
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ	١٩	النمل	١٥
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا	٢٢	سبا	١٠
اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ	٢٣	صٓ	٢٢
وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ	٢٣	صٓ	٢٤
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ	٢٣	صٓ	٣٠

حضرت سلیمان علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ	١٧	الانبیآء	٧٩
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ	١٩	النمل	١٥
وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا	٢٢	سبا	١٢
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ	٢٣	صٓ	٣٠

حضرت یونس علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ	٧	الانعام	٨٦
فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ	١١	یونس	٩٨
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا	١٧	الانبیآء	٨٧
وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٩
وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٤٧
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ	٢٩	القلم	٤٨
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ	٢٩	القلم	٥٠

حضرت ایوب علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ	٧	الانعام	٨٤
وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ	١٧	الانبیآء	٨٣
وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ	٢٣	صٓ	٤١
وَوَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ	٢٣	صٓ	٤٣

حضرت ہود علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا	٨	الاعراف	٦٥
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١٢	هود	٥٢
قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا	١٢	هود	٥٣
اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ	١٢	هود	٥٦
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ	١٩	الشعرآء	١٢٤
اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ	١٩	الشعرآء	١٣٥
اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	١٤
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا	٢٤	حٰمٓ السجدة	١٥
وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ	٢٦	الاحقاف	٢١

حضرت الیاس علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ	٧	الانعام	٨٥
وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٢٣
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٠
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٢

حضرت یسع علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ	٧	الانعام	٨٦
وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ	٧	الانعام	٨٧
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ	٧	الانعام	٩٠
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ	٢٣	صٓ	٤٨

حضرت ذوالکفل علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ	١٧	الانبیآء	٨٥
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ	٢٣	صٓ	٤٨

حضرت زکریا علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا	٣	اٰل عمرٰن	٣٧
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ	٣	اٰل عمرٰن	٣٨
فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ	٣		٣٩
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً	٣		٤١
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى	٧	الانعام	٨٥
عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا	١٦	مریم	٢
رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ	١٦	مریم	٤
يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ	١٦	مریم	٧
فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ	١٦	مریم	١١

حضرت یحیٰی علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى	٧	الانعام	٨٥
بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى	١٦	مریم	٧
يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ	١٦	مریم	١٢
وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً	١٦	مریم	١٣
وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا	١٧	الانبیآء	٩٠

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ	٣	اٰل عمرٰن	٤٦
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ	٣	اٰل عمرٰن	٤٨
اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ	٣	اٰل عمرٰن	٤٩
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى	٦	المآئدة	٤٦

حضرت خضر علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ	١٥	الکهف	٦٥
قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ	١٥	الکهف	٦٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بعض انبیاء علیہم السلام کی قوموں کا بیان			
قوم عاد (ہود علیہ السلام کی قوم)			
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا	٨	الاعراف	٦٦
قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ	٨	الاعراف	٦٧
قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْكُمْ	٨	الاعراف	٧١
وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ	١٩	الشعرآء	١٣٠
قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَوَعَظْتَ	١٩	الشعرآء	١٣٦
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا	٢٤	حٰمٓ السجدۃ	١٥
اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ	٣٠	الفجر	٦
قوم نوح علیہ السلام			
فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	٨	الاعراف	٥٩
فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ	٨	الاعراف	٦٤
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ	١١	یونس	٧١
قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ	١٢	ہود	٢٨
قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا	١٢	ہود	٣٢
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا	١٢	ہود	٤٠
فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا	١٨	المؤمنون	٢٤
قوم ثمود (صالح علیہ السلام کی قوم)			
وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ	٨	الاعراف	٧٤
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	٨	الاعراف	٧٨
وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ	١٢	ہود	٦١
وَیٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ	١٢	ہود	٦٤
لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ	١٤	الحجر	٨٠
وَكَانُوْا یَنْحِتُوْنَ	١٤	الحجر	٨٢
وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ	١٩	الشعرآء	١٤٩
الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ	١٩	الشعرآء	١٥٢
قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا	١٩	الشعرآء	١٥٥
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ	١٩	الشعرآء	١٥٨
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ	١٩	النمل	٤٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	١٩	النمل	٥١
سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ	٢٧	القمر	٢٦
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ	٢٩	الحاقۃ	٥
وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ	٣٠	الفجر	٩
فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا	٣٠	الشمس	١٤
قوم لوط علیہ السلام			
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ	٨	الاعراف	٨١
وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ	٨	الاعراف	٨٢
وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ	١٢	ہود	٧٨
قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا	١٢	ہود	٧٩
فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا	١٢	ہود	٨٢
قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ	١٤	الحجر	٥٨
فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا	١٤	الحجر	٧٤
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ	١٩	الشعرآء	١٦١
اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ	١٩	الشعرآء	١٦٥
قَالُوْا لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ	١٩	الشعرآء	١٦٧
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ	١٩	الشعرآء	١٧٢
اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ	١٩	النمل	٥٥
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ	٢٠	العنکبوت	٢٨
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ	٢٠	العنکبوت	٣٤
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ	٢٧	القمر	٣٣
وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَیْفِهٖ	٢٧	القمر	٣٧
اصحاب الایکہ واصحاب مدین (حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم)			
وَاِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا	٨	الاعراف	٨٥
وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا	٩	الاعراف	٩٠
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	٩	الاعراف	٩١
وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ	١٢	ہود	٨٤
وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ	١٢	ہود	٨٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ	١٢	ہود	٨٧
قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ	١٢	ہود	٩١
یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى	١٢	ہود	٩٣
وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا	١٢	ہود	٩٤
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ	١٤	الحجر	٧٩
كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْــٴَـیْكَةِ	١٩	الشعرآء	١٧٦
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ	١٩	الشعرآء	١٨٣
اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ	١٩	الشعرآء	١٨٥
وَاَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ	٢٦	قٓ	١٤
اصحاب القریہ			
مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ	٢٢	یٰسٓ	١٣
اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ	٢٢	یٰسٓ	١٤
وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ	٢٣	یٰسٓ	٢٨
اصحابِ خندق			
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ	٣٠	البروج	٤
اِذْ هُمْ عَلَیْهَا قُعُوْدٌ	٣٠	البروج	٦
قوم سبا			
لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ	٢٢	سبا	١٥
فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ	٢٢	سبا	١٦
قوم فرعون			
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	١٠	الانفال	٥٢
وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ	١٠	الانفال	٥٤
فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا	١٥	بنی اسرآئیل	١٠٣
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ	١٦	طٰهٰ	٧٨
وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ	١٩	الشعرآء	٦٤
فرعون اور اس کے ساتھیوں کا انجام			
یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	١٢	ہود	٩٨
وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً	١٢	ہود	٩٩
اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا	٢٤	المؤمن	٤٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تذکرۂ صالحین ومقربین			
حضرت لقمان رضی اللہ تعالٰی عنہ			
لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ	۲۱	لقمٰن	۱۲
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ	۲۱	لقمٰن	۱۳
حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ			
یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ	۱۶	الکھف	۸۳
قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ	۱۶	الکھف	۹۴
حضرت حوا رضی اللہ تعالٰی عنہا			
وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ	۱	البقرۃ	۳۵
فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا	۱	البقرۃ	۳۶
اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ	۸	الاعراف	۱۹
فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ	۸	الاعراف	۲۲
یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّکَ	۱۶	طٰہٰ	۱۱۷
فَاَکَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا	۱۶	طٰہٰ	۱۲۱
حضرت مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا			
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ	۳	اٰل عمرٰن	۳۳
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ	۳	اٰل عمرٰن	۳۷
یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ	۳	اٰل عمرٰن	۴۳
وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ	۱۶	مریم	۱۶
وَالَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا	۱۷	الانبیاء	۹۱
حضرت طالوت رضی اللہ تعالٰی عنہ			
قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا	۲	البقرۃ	۲۴۷
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ	۲	البقرۃ	۲۴۹
حضرت آسیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا			
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ	۲۸	التحریم	۱۱
فضائل خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم			
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ			
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	۳	البقرۃ	۲۷۴
وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ	۸	الاعراف	۴۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ	۱۰	التوبۃ	۴۰
وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ	۱۸	النور	۲۲
هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ	۲۲	الاحزاب	۴۳
جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ	۲۴	الزمر	۳۳
اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ	۲۶	الحجرات	۳
لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ	۲۷	الحدید	۱۰
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ	۲۸	التحریم	۴
وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی	۳۰	اللیل	۱۷
آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ **کی خلافت کا ثبوت**			
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ	۱۸	النور	۵۵
سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ	۲۶	الفتح	۱۶
حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ			
وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	۱۰	الانفال	۶۴
وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ	۲۶	الفتح	۲۹
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	۳۰	البینۃ	۸
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ			
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	۳	البقرۃ	۲۶۲
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ	۲۳	الزمر	۹
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ	۲۶	الفتح	۱۰
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا	۳۰	البینۃ	۸
حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ			
اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ	۲۸	المجادلۃ	۱۲
وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ	۲۹	الدھر	۸
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا	۳۰	البینۃ	۸
فضائل صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم			
اٰمِنُوْا کَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ	۱	البقرۃ	۱۳
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ	۱	البقرۃ	۱۳۷
وَلَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ	۴	اٰل عمرٰن	۱۵۲
اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا	۶	المآئدۃ	۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ	۱۱	التوبۃ	۱۰۰
وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ	۱۱	التوبۃ	۱۱۷
اُولٰٓئِکَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ	۲۲	سبا	۴
وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ	۲۶	الفتح	۲۹
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ	۲۶	الحجرات	۳
فضائل ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن			
وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ	۲۱	الاحزاب	۶
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ	۲۲	الاحزاب	۳۲
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ	۲۲	الاحزاب	۳۳
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **کے فضائل**			
فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا	۵	النسآء	۴۳
اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ	۱۸	النور	۱۱
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ	۲۲	الاحزاب	۳۲
فضائل اہل بیت رضی اللہ تعالٰی عنہم			
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا	۳	اٰل عمرٰن	۶۱
وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ	۱۶	طٰہٰ	۸۲
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ	۲۲	الاحزاب	۳۳
اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی	۲۵	الشورٰی	۲۳
فضائل اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم			
فِیْهِ سَکِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ	۲	البقرۃ	۲۴۸
وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا	۳	اٰل عمرٰن	۳۷
اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ	۹	الانفال	۳۴
اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ	۱۱	یونس	۶۲
وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ	۱۳	ابراھیم	۵
وَتَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا	۱۵	الکھف	۱۸
اولیاء اللہ رحمہم اللہ **کی کرامات کا ثبوت**			
کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا	۳	اٰل عمرٰن	۳۷
فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَاۤ رَکِبَا	۱۵	الکھف	۷۱

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا	۱۵	الکھف	۷٤
هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ	۱٦	مریم	۲۵
اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ	۱۹	النمل	٤۰

بزرگوں کے تبرکات سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ	۲	البقرۃ	۲٤۸
فَكُلِیْ وَ اشْرَبِیْ وَ قَرِّیْ عَیْنًا	۱٦	مریم	۲٦
فَقَبَضْتُ قَبْضَةً	۱٦	طٰہٰ	۹٦

انبیاء علیھم السلام و اَولیاء رحمھم اللہ کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ	۳	اٰل عمرٰن	۳۸
وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا	۵	النسآء	٦٤
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ	۸	الاعراف	۵٦

انبیاء علیھم السلام و اَولیاء رحمھم اللہ دور سے سنتے، دیکھتے اور مدد بھی کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ	۷	الانعام	۷۵
فَاَرَدْنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا	۱٦	الکھف	۸۱
لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا	۱٦	مریم	۱۹
اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ	۱۹	النمل	٤۰

غیرُ اللّٰہ سے مدد مانگنا جائز ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ	۲	البقرۃ	۱۵۳
وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا	۵	النسآء	٦٤
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى	٦	المائدۃ	۲
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ	۱۰	الانفال	٦٤
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ	۲٦	محمد	۷
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ	۲۸	التحریم	٤

فضائل شہداء کرام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ	۲	البقرۃ	۱۵٤
قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	٤	اٰل عمرٰن	۱۵۷
بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	٤	اٰل عمرٰن	۱٦۹
فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ	۵	النسآء	٦۹

فضائل علم وعلماء

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ	۳	اٰل عمرٰن	۷
اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ	۳	اٰل عمرٰن	۱۸
لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ	٦	النسآء	۱٦۲
مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا	۱۱	التوبۃ	۱۲۲
یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ	۱۱	یونس	۵
وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ	۱۳	یوسف	٦۸
وَ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ	۱۳	یوسف	۷٦
قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۱٤	النحل	۲۷
یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۷۱
مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ	۱۵	الکھف	۲۲
وَّ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۱۷	الحج	۵٤
عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ	۱۹	النمل	٤۰
وَ مَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ	۲۰	العنکبوت	٤۳
هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ	۲۳	الزمر	۹

تعلیم وتعلم کی فضیلت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ	۷	الانعام	۸۳
قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۲۰	القصص	۸۰
خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ	۲۷	الرحمٰن	٤،۳
یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	۲۸	المجادلۃ	۱۱

طالبِ حق کے لیے مناظرہ جائز ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ	۱٤	النحل	۱۲۵

ابتداء میں دین کی تعلیم دی جائے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ	۱٦	طٰہٰ	۱۳۲
قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ	۲۱	لقمٰن	۱۳

اللّٰہ عزوجل کے محبوب بندے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ	۱	البقرۃ	۳،۲
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ	۲	البقرۃ	۱۹۵
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوّٰبِیْنَ	۲	البقرۃ	۲۲۲
وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ	٤	اٰل عمرٰن	۱٤٦
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ	٦	المآئدۃ	٤۲
یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ	٦	المآئدۃ	۵٤
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ	۱۰	التوبۃ	٤
وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ	۱۱	التوبۃ	۱۰۸
سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا	۱٦	مریم	۹٦
یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ	۲۸	الصف	٤

اللّٰہ عزوجل کے ناپسندیدہ بندے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ	۲	البقرۃ	۱۹۰
وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ	۲	البقرۃ	۲۰۵
وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ	۳	البقرۃ	۲۷٦
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ	۳	اٰل عمرٰن	۳۲
وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ	۳	اٰل عمرٰن	۵۷
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ	۵	النسآء	۳٦
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ	۵	النسآء	۱۰۷
لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ	٦	النسآء	۱٤۸
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ	۸	الاعراف	۳۱
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآىٕنِیْنَ	۱۰	الانفال	۵۸
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ	۱٤	النحل	۲۳
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۲۷
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ	۲۰	القصص	۷٦
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ	۲۵	الشوریٰ	٤۰

فرشتوں کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ	۱٤	الحجر	۸
وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓىٕكَةُ تَنْزِیْلًا	۱۹	الفرقان	۲۵
وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ	۲۷	النجم	۲٦
وَّ الْمَلَكُ عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَا	۲۹	الحآقۃ	۱۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا	٣٠	النبا	٣٨
فرشتوں کے مقام مقرر ہیں			
وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٦٤
فرشتے بھی مدد کرتے ہیں			
هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ	٢٨	التحريم	٤
اعمال لکھنے پر مامور فرشتے			
اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ	١١	يونس	٢١
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ	٣٠	الانفطار	١١
فرشتے روح قبض کرتے ہیں			
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	٥	النسآء	٩٧
يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ	٢١	السجدة	١١
فرشتے تعمیلِ حکم میں کوتاہی نہیں کرتے			
وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ	٧	الانعام	٦١
فرشتے تسبیح کرتے ہیں			
وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٦٦
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	٢٤	الزمر	٧٥
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ	٢٥	الشورٰى	٥
فرشتوں کا پیشوائی کرنا			
وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	١٧	الانبيآء	١٠٣
فرشتوں کا درود بھیجنا			
يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ	٢٢	الاحزاب	٤٣
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ	٢٢	الاحزاب	٥٦
فرشتوں کا دعائے مغفرت کرنا			
يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	٢٤	المؤمن	٧
جنات کا بیان			
جنات آگ سے بنے ہیں			
خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ	٨	الاعراف	١٢
وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ	١٤	الحجر	٢٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ	٢٧	الرحمٰن	١٥
جنات بھی مکلّف ہیں			
وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ	٢٩	الجن	١٤
جنات کے مختلف مذاہب			
وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ	٢٩	الجن	١١
جنات کے عاجز ہونے کا بیان			
وَاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ	٢٩	الجن	١٢
ابلیس جنات میں سے ہے			
كَانَ مِنَ الْجِنِّ	١٥	الكهف	٥٠
شیطان کی پیروی نہ کرو			
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	٢	البقرة	١٦٨
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا	١٨	النور	٢١
شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے			
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ	١٢	يوسف	٥
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ	٢٠	القصص	١٥
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ	٢٢	فاطر	٦
شیطان سے دوستی کا انجام			
وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ	٥	النسآء	١١٩
وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ	٦	المآئدة	٦٠
اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ	٨	الاعراف	٢٧
مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	١٨	النور	٢١
شیطان کے دھوکے سے بچو			
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ	٨	الاعراف	٢٧
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ	١٤	النحل	٣٦
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ	٢٨	المجادلة	١٩
شیطان سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگو			
اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ	٩	الاعراف	٢٠٠
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ	١٤	النحل	٩٨

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ	١٨	المؤمنون	٩٧
اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ	٢٤	حٰمٓ السجدة	٣٦
کافروں کے حمایتی شیطان ہیں			
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ	٣	البقرة	٢٥٧
اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى	١٦	مريم	٨٣
شیطان کے وعدے دھوکا ہیں			
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ	٥	النسآء	١٢٠
قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ	١٠	الانفال	٤٨
وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ	١٣	ابراهيم	٢٢
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ	١٩	الفرقان	٢٩
قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ	٢٥	الزخرف	٣٨
شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے			
كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا	١٥	بنیٓ اسرآءيل	٢٧
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ	١٦	مريم	٤٤
شیاطین آسمان پر نہیں جاسکتے			
حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ	١٤	الحجر	١٧
شیطان مردود ہے			
فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ	١٤	الحجر	٣٤
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	١٤	النحل	٩٨
بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ	٣٠	التكوير	٢٥
عالم برزخ			
وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ	١٨	المؤمنون	١٠٠
موت کا بیان			
كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ	١	البقرة	٢٨
رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ	٣	البقرة	٢٥٨
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	٤	اٰل عمرٰن	١٨٥
وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ	٥	النسآء	١٠٠
وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ	١٧	الحج	٥٨

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ	٢٥	الجاثیة	٢٦
اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ	٢٨	الجمعة	٨

ہر جاندار کو مرنا ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	٤	اٰل عمرٰن	١٨٥
قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ	٢١	السجدة	١١
وَالَّذِیْ يُمِيْتُنِیْ	١٩	الشعرآء	٨١

موت کے لیے وقت مقرر ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ	٤	اٰل عمرٰن	١٤٥

موت سے فرار ناممکن ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ	٥	النسآء	٧٨
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ	٧	الانعام	٦١
قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ	٢١	الاحزاب	١٦
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ	٢٧	الواقعة	٦٠
قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ	٢٨	الجمعة	٨

موت کے لیے سختیاں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ	٢٦	ق	١٩

مومن وکافر کی موت یکساں نہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا	٢٥	الجاثیة	٢١

مرنے کے بعد زندہ ہونا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى	١	البقرة	٧٣
وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ	١٢	ھود	٧
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ	١٤	النحل	٣٨
فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا	١٥	بنی اسرآءیل	٥١
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	١٨	المؤمنون	١٦
فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ	٢٠	العنکبوت	٢٠

مَعاد وحشر

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ	١٤	الحجر	٨٥
اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ	١٥	الکهف	٢١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ	٢١	الروم	١٢
اَلسَّاعَةَ قَرِيْبٌ	٢٥	الشورٰی	١٧
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ	٢٧	القمر	١

قیامت کا علم اللّٰہ عزوجل کے پاس ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا	٩	الاعراف	١٨٧
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ	٢١	لقمٰن	٣٤
اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ	٢٥	حٰمٓ السجدة	٤٧

یاجوج وماجوج

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ	١٦	الکهف	٩٤

یاجوج وماجوج کا محبوس ہونا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ	١٦	الکهف	٩٧

یاجوج وماجوج کا نکلنا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ	١٦	الکهف	٩٨
حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ	١٧	الانبیآء	٩٦

دآبّة الارض

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً	٢٠	النمل	٨٢

میزانِ عمل

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ	١٧	الانبیآء	٤٧

پُل صراط

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا	١٦	مریم	٧١
وَقِفُوْهُمْ	٢٣	الصّٰفّٰت	٢٤

جنت کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ	١١	التوبة	١١١
وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ	١٩	الشعرآء	٩٠

جنت میں داخلہ بڑی کامیابی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ	٤	اٰل عمرٰن	١٨٥
وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	٤	النسآء	١٣
مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ	٧	الانعام	١٦
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	٢٧	الحدید	١٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	٢٨	الصف	١٢
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ	٣٠	البروج	١١

جنت کے لیے کمربستہ ہوجاؤ

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ	٤	اٰل عمرٰن	١٣٣

جنت کی وسعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ	٤	اٰل عمرٰن	١٣٣

جنت کی صفات

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا	٥	النسآء	٥٧
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ	١٣	الرعد	٣٥
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا	٢١	العنکبوت	٥٨
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ	٢٦	محمد	١٥

جنت کے وارث

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ	٨	الاعراف	٤٣
تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ	١٦	مریم	٦٣
وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْۤ	٢٥	الزخرف	٧٢

فرشتوں کی طرف سے جنتیوں کو سلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ	١٣	الرعد	٢٤

داروغۂ جنت کی طرف سے جنتیوں کو سلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ	٢٤	الزمر	٧٣

جہنم کا بیان

دوزخ بہت برا ٹھکانہ ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ	٢	البقرة	٢٠٦
وَبِئْسَ الْمِهَادُ	١٣	الرعد	١٨
وَبِئْسَ الْقَرَارُ	١٣	ابراهیم	٢٩

دوزخ بھڑکتی آگ ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا	٥	النسآء	٥٥
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى	٣٠	الّیل	١٤

کھولتے ہوئے پانی کا عذاب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فِی الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ	٢٤	المؤمن	٧٢

جہنمیوں کا لباس

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
سَرَابِیۡلُهُمۡ مِّنۡ قَطِرَانٍ	۱۳	ابراھیم	۵۰
قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِيَابٌ مِّنۡ نَّارٍ	۱۷	الحج	۱۹

دوزخ بہت بڑی آفت ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّهَا لَاِحۡدَى الۡكُبَرِ	۲۹	المدثر	۳۵

اللہ کے نافرمانوں اور کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَاۡوٰهُ جَهَنَّمُ	۴	اٰل عمرٰن	۱۶۲
ثُمَّ مَاۡوٰهُمۡ جَهَنَّمُ	۴	اٰل عمرٰن	۱۹۷
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ	۵	النسآء	۱۴۰
اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌ	۱۰	التوبة	۴۹
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ	۱۶	الکھف	۱۰۶
اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌ	۲۱	العنکبوت	۵۴
اِنَّ مَرۡجِعَهُمۡ لَاِلَى الۡجَحِيۡمِ	۲۳	الصّٰفّٰت	۶۸
سَاُصۡلِيۡهِ سَقَرَ	۲۹	المدثر	۲۶
مَا سَلَكَكُمۡ فِىۡ سَقَرَ	۲۹	المدثر	۴۲
لِّلطّٰغِيۡنَ مَاٰبًا	۳۰	النبا	۲۲
اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِ	۳۰	المطففین	۱۶

طہارت کا بیان

وضو

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَى الصَّلٰوةِ	۶	المائدة	۶

غسل

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَقۡرَبُوۡهُنَّ حَتّٰى يَطۡهُرۡنَ	۲	البقرة	۲۲۲
وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ	۵	النسآء	۴۳
وَاِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا	۶	المائدة	۶

استنجاء

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ	۵	النسآء	۴۳
رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا	۱۱	التوبة	۱۰۸

تیمم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا	۶	المائدة	۶

نماز کا بیان

نماز کی فرضیت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتۡ عَلَى	۵	النسآء	۱۰۳

نماز قائم کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَىِ النَّهَارِ	۱۲	هود	۱۱۴
اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ	۱۵	بنی اسرآءیل	۷۸
وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ	۱۶	طٰهٰ	۱۳۰
فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ	۲۱	الروم	۱۷
وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ بُكۡرَةً	۲۹	الدھر	۲۵

نماز ترک کرنا باعثِ ہلاکت ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ	۳۰	الماعون	۴

نمازوں کی محافظت کرنا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حٰفِظُوۡا عَلَى الصَّلَوٰتِ	۲	البقرة	۲۳۸
وَهُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ	۷	الانعام	۹۲
عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ	۱۸	المؤمنون	۹
هُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ دَآئِمُوۡنَ	۲۹	المعارج	۲۳

نماز کے لئے سترِ عورت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ	۸	الاعراف	۳۱

نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاَيۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ	۱	البقرة	۱۱۵
فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ	۲	البقرة	۱۴۴
فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ	۲	البقرة	۱۵۰

نماز میں قراءت کا حکم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ	۱۵	بنی اسرآءیل	۱۱۰
فَاقۡرَءُوۡا مَا تَيَسَّرَ	۲۹	المزمل	۲۰

امامت کا ذکر

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ	۵	النسآء	۱۰۲

نماز جماعت کیساتھ پڑھنے کا حکم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ	۱	البقرة	۴۳
فَاَقَمۡتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ	۵	النسآء	۱۰۲

نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى	۲۱	العنکبوت	۴۵

نمازِ مسافر کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ	۵	النسآء	۱۰۱

نمازِ جمعہ

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِذَا نُوۡدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ	۲۸	الجمعة	۹

نمازِ خوف

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا	۲	البقرة	۲۳۹
اِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ	۵	النسآء	۱۰۲

نمازِ عیدین

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا	۲	البقرة	۱۸۵
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ	۳۰	الکوثر	۲

نمازِ جنازہ

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ	۱۰	التوبة	۸۴

نفل نمازوں کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً	۱۵	بنی اسرآءیل	۷۹
تَتَجَافٰى جُنُوۡبُهُمۡ	۲۱	السجدة	۱۶
وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ	۲۷	الطور	۴۹

روزے کا بیان

روزے کی فرضیت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ	۲	البقرة	۱۸۳
فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ	۲	البقرة	۱۸۵

مسافر اور مریض پر روزہ فرض نہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا	۲	البقرة	۱۸۵

مسافر و مریض کا روزہ رکھنا افضل ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ	۲	البقرة	۱۸۴

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
روزے کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے			
حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ	۲	البقرۃ	۱۸۷
رمضان کی راتوں میں بیوی سے مجامعت جائز ہے			
اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ	۲	البقرۃ	۱۸۷
روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں کفارہ واجب ہے			
وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ	۲	البقرۃ	۱۸۴
قسم کے کفارے میں روزہ			
فَکَفَّارَتُہٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ	۷	المآئدۃ	۸۹
ظِہار کے کفارے میں روزہ			
فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ	۲۸	المجادلۃ	۴
حج کے کفارے میں روزہ			
فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ	۲	البقرۃ	۱۹۶
اَوْعَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا	۷	المآئدۃ	۹۵
شبِ قدر			
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ	۲۵	الدخان	۳
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ	۳۰	القدر	۱
اعتکاف کا بیان			
وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ	۲	البقرۃ	۱۸۷
لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ	۱۷	الحج	۲۶
قرآن اللہ عزوجل کا اتارا ہوا ہے			
تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ	۲۷	الواقعۃ	۸۰
قرآنِ مجید ہدایت ہے			
ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ	۱	البقرۃ	۲
ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی	۴	اٰل عمرٰن	۱۳۸
قرآن میں شک وشبہ نہیں			
ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ	۱	البقرۃ	۲

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قرآن میں اختلاف نہیں			
وَلَوْکَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ	۵	النسآء	۸۲
قرآن نور وبرہان ہے			
وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا	۶	النسآء	۱۷۴
وَلٰکِنْ جَعَلْنٰہُ نُوْرًا	۲۵	الشورٰی	۵۲
قرآن مبارک کتاب ہے			
ھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ	۸	الانعام	۱۵۵
ھٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰہُ	۱۷	الانبیآء	۵۰
اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ	۲۳	صٓ	۲۹
قرآن ایک مفصل کتاب ہے			
اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ مُفَصَّلًا	۸	الانعام	۱۱۴
لَقَدْ جِئْنٰھُمْ بِکِتٰبٍ فَصَّلْنٰہُ	۸	الاعراف	۵۲
وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ	۱۳	یوسف	۱۱۱
قرآن باعثِ شفاء ہے			
وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ	۱۱	یونس	۵۷
مَا ھُوَ شِفَآءٌ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۸۲
قرآن پاک میں ہر چیز کا بیان ہے			
تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ	۱۴	النحل	۸۹
قرآن تمام جہان کے لئے نصیحت ہے			
وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ	۲۹	القلم	۵۲
اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ	۳۰	التکویر	۲۷
قرآن ایک عزت والا صحیفہ ہے			
فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ	۳۰	عبس	۱۳
قرآن نصیحت ہے			
اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ	۲۹	المزمل	۱۹
کَلَّآ اِنَّہٗ تَذْکِرَۃٌ	۲۹	المدثر	۵۴
اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ	۲۹	الدھر	۲۹
قرآن آسان کتاب ہے			
وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ	۲۷	القمر	۱۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے			
مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ	۳	اٰل عمرٰن	۳
اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ	۷	الانعام	۹۲
وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ	۱۱	یونس	۳۷
اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ	۲۲	فاطر	۳۱
وَھٰذَا کِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ	۲۶	الاحقاف	۱۲
قرآن برگزیدہ ہے			
وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ	۲۶	قٓ	۱
بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ	۳۰	البروج	۲۱
قرآن کریم ہے			
اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ	۲۷	الواقعۃ	۷۷
قرآن حکمت والا ہے			
وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ	۲۲	یٰسٓ	۲
قرآن روشن کتاب ہے			
وَکِتَابٍ مُّبِیْنٍ	۱۹	النمل	۱
وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ	۲۵	الدخان	۲
بے وضو قرآن کو نہ چھوئے			
لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ	۲۷	الواقعۃ	۷۹
قرآن جانفزا ہے			
رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا	۲۵	الشورٰی	۵۲
قرآن کا مثل ممکن نہیں			
لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۸۸
قرآن میں متشابہات بھی ہیں			
وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ	۳	اٰل عمرٰن	۷
قرآن بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے			
اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ	۲۳	الزمر	۲۳
قرآن عربی زبان میں ہے			
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا	۱۲	یوسف	۲
وَھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ	۱۴	النحل	۱۰۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيۡنٍ	١٩	الشعرآء	١٩٥
قرآن پاک میں مثالیں بیان کی گئی ہیں			
هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	٢١	الروم	٥٨
قرآن پاک میں کجی نہیں			
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ	٢٣	الزمر	٢٨
قرآن درست طریقے سے پڑھا جائے			
وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا	٢٩	المزمل	٤
قرآن پاک خاموشی سے سنا جائے			
وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا	٩	الاعراف	٢٠٤
قرآن لوحِ محفوظ میں مرقوم ہے			
فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ	٣٠	البروج	٢٢
حج کا بیان			
خانہ کعبہ اللہ عزوجل کا پہلا گھر ہے			
اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ	٤	اٰل عمرٰن	٩٦
حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تعمیر			
وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرة	١٢٧
حج کی فرضیت			
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ	٤	اٰل عمرٰن	٩٧
وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ	٢	البقرة	١٩٦
حج صاحبِ استطاعت پر فرض ہے			
حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ	٤	اٰل عمرٰن	٩٧
حج میں فسق و فجور اور جھگڑا نہ ہو			
فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ	٢	البقرة	١٩٧
حجِ تمتع کا بیان			
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ	٢	البقرة	١٩٦
محصر قربانی کا جانور حرم میں بھیجے گا			
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ	٢	البقرة	١٩٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حج و عمرہ میں توشہ ساتھ لیکر جائے			
وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ	٢	البقرة	١٩٧
احرام کا بیان			
فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ	٢	البقرة	١٩٧
غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ	٦	المآئدة	١
لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ	٧	المآئدة	٩٥
حالتِ احرام میں شکار منع ہے			
لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ	٧	المآئدة	٩٤
لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ	٧	المآئدة	٩٥
حالتِ احرام میں پانی کا شکار منع نہیں			
اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ	٧	المآئدة	٩٦
لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا	١٤	النحل	١٤
قِران کا بیان			
اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ	٢	البقرة	١٩٦
طواف کا بیان			
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ	١	البقرة	١٢٥
مقامِ ابراہیم			
مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٢٥
صفا و مروہ اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے ہیں			
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ	٢	البقرة	١٥٨
وقوفِ عرفات			
فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ	٢	البقرة	١٩٨
وقوفِ مزدلفہ			
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ	٢	البقرة	١٩٨
منیٰ میں حاضری اور اس کے اعمال			
فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ	٢	البقرة	٢٠٠
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ	٢	البقرة	٢٠٣
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ	١٧	الحج	٢٨

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قربانی، سر کے بال منڈانے اور کتروانے کا بیان			
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ	٢	البقرة	١٩٦
ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ	١٧	الحج	٢٩
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ	٢٦	الفتح	٢٧
طوافِ فرض			
وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ	١٧	الحج	٢٩
جرم اور اس کے کفارے			
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا	٢	البقرة	١٩٦
لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ	٧	المآئدة	٩٥
روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری			
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	٥	النسآء	٦٤
قربانی کا بیان			
وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً	٨	الانعام	١٤٢
قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ	٨	الانعام	١٦٢
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ	٣٠	الكوثر	٢
اونٹ اور گائے کی قربانی شعائر اللہ سے ہے			
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا	١٧	الحج	٣٤
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا	١٧	الحج	٣٧
بکری کی قربانی			
اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ	٦	المآئدة	٢٧
دُنبہ کی قربانی			
وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٠٧
پرہیزگاروں کی طرف سے قربانی			
قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ	٦	المآئدة	٢٧
زکوٰۃ کا بیان			
زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم			
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	١	البقرة	٤٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	١	البقرة	٨٣
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	١	البقرة	١١٠
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا	١٨	النور	٥٦
زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے			
خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً	١١	التوبة	١٠٣
زکوٰۃ ادا کرنے والے کو اللہ عزوجل دُگنا ثواب دیتا ہے			
مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ	٣	البقرة	٢٦١
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ	٢١	الروم	٣٩
وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	٢٢	سبا	٣٩
زکوٰۃ اللہ عزوجل کی رضا کے لئے دیں			
تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ	٢١	الروم	٣٩
زکوٰۃ میں عمدہ چیز دیں			
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ	٣	البقرة	٢٦٧
زکوٰۃ دے کر احسان نہ جتلائیں			
لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ	٣	البقرة	٢٦٤
زکوٰۃ پاک مال سے دی جائے			
اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ	٣	البقرة	٢٦٧
زکوٰۃ نہ دینے والے پر عذاب ہے			
لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ	٤	اٰل عمران	١٨٠
وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ	١٠	التوبة	٣٤
باغ اور کھیت پر زکوٰۃ			
وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ	٣	البقرة	٢٦٧
وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ	٨	الانعام	١٤١
مالِ تجارت پر زکوٰۃ			
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ	٣	البقرة	٢٦٧
مصارفِ زکوٰۃ			
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ	١٠	التوبة	٦٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جہاد کا بیان			
مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ	١١	التوبة	١١١
كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ	١١	التوبة	١٢٠
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ	٢٨	الصف	٤
راہِ جہاد میں ہر عمل پر ثواب ہے			
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ	١١	التوبة	١٢٠
جہاد میں خرچ کرنے پر عظیم اجر ہے			
وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	٢	البقرة	١٩٥
يُوَفَّ اِلَيْكُمْ	١٠	الانفال	٦٠
كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ	١١	التوبة	١٢١
جہاد فرضِ کفایہ ہے			
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ	٢	البقرة	٢١٦
لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ	٥	النساء	٩٥
ضرورت کے وقت جہاد فرضِ عین ہے			
اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا	١٠	التوبة	٤١
کن لوگوں پر جہاد فرض نہیں			
لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ	١٠	التوبة	٩١
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى	٢٦	الفتح	١٧
کن سے جہاد کیا جائے			
وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	٢	البقرة	١٩٠
فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ	٢	البقرة	١٩٣
جہاد کے لیے بھرپور تیاری رکھو			
اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ	١٠	الانفال	٦٠
جنگ فتنہ کو ختم کرنے کیلئے ہے			
قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ	٢	البقرة	١٩٣
عہد توڑنے کی مذمت			
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ	٢٦	الفتح	١٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جہاد میں بخل مذموم ہے			
فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ	٢٦	محمد	٣٨
جہاد میں موت حقیقی زندگی ہے			
بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ	٢	البقرة	١٥٤
بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	٤	اٰل عمران	١٦٩
مجاہدین کے لیے ثوابِ عظیم ہے			
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ	٤	اٰل عمران	١٧٢
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ	٤	اٰل عمران	١٩٥
فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا	٥	النساء	٧٤
وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ	٥	النساء	٩٥
میدانِ جنگ سے بھاگنا حرام ہے			
فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ	٩	الانفال	١٥
اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا	١٠	الانفال	٤٥
مجاہدین کیلئے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ			
فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ	٥	النساء	٩٤
فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ	١٠	الانفال	٦٩
اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ	٢١	الاحزاب	٢٧
اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ	٢٦	الفتح	١٥
اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا	٢٦	الفتح	١٨
جہاد کی محبت تجارت سے بہتر ہے			
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا	١٠	التوبة	٢٤
جہاد میں کثرت سے ذکر الٰہی کریں			
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ	١٠	الانفال	٤٥
جہاد میں سستی نہ کی جائے			
وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	٤	اٰل عمران	١٣٩
وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ	٤	اٰل عمران	١٤٦
جنگ میں صف بندی کا حکم			
اَلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ	٢٨	الصف	٤

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
باغی کا حکم			
اِنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا	٦	المآئدۃ	٣٣
اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا	٦	المآئدۃ	٣٤
جنگ میں قیدیوں کا حکم			
فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا	٢٦	محمد	٤
زنا کا بیان			
اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ	٨	الاعراف	٣٣
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ	١٥	بنیٓ اسرآءِیل	٣٢
زنا کی شرعی سزا			
اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا	١٨	النور	٢
باپ کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے			
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ	٤	النسآء	٢٢
زانیہ لونڈی کی سزا			
فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ	٥	النسآء	٢٥
زنا سے بچنے کا حکم			
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی	١٥	بنیٓ اسرآءِیل	٣٢
زنا کی تہمت لگانے کی سزا			
وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ	١٨	النور	٤
زنا کی تہمت لگانے والے کی گواہی ہمیشہ کے لیے مردود ہے			
وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا	١٨	النور	٤
بیوی پر تہمت لگانے کا حکم			
وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ	١٨	النور	٦
زنا کی تہمت لگانے والوں پر لعنت			
اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ	١٨	النور	٢٣
زنا کی تہمت لگانے والا عذاب کا حق دار ہے			
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ	١٨	النور	٢٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لواطت کی حرمت			
اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ	٨	الاعراف	٨٠
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ	١٨	المؤمنون	٧
سود کی حرمت			
اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا	٣	البقرۃ	٢٧٥
سود سے مال میں برکت نہیں			
یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا	٣	البقرۃ	٢٧٦
سود در سود بھی حرام ہے			
لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا	٤	اٰل عمرٰن	١٣٠
سود میں اخروی فائدہ نہیں			
وَمَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا	٢١	الروم	٣٩
سود کھانے والوں سے اللہ عزوجل کی جنگ ہے			
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ	٣	البقرۃ	٢٧٩
سود کے نقصانات			
اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا	٣	البقرۃ	٢٧٥
وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا	٦	النسآء	١٦١
رشوت کی ممانعت			
وَتُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ	٢	البقرۃ	١٨٨
اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ	٦	المآئدۃ	٤٢
رشوت خوری یہودیوں کی عادت ہے			
اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ	٦	المآئدۃ	٤٢
گواہی چھپانے کی ممانعت			
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ	١	البقرۃ	١٤٠
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ	٣	البقرۃ	٢٨٣
بُرے نام سے پکارنے کی ممانعت			
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ	٢٦	الحجرات	١١
لہو و لعب کی مذمت			
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ	٢١	لقمٰن	٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
شراب اور جوئے کی مذمت			
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ	٧	المآئدۃ	٩٠
شراب اور جوئے کے ذریعے شیطان اللہ عزوجل کے ذکر سے روکتا ہے			
اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ	٧	المآئدۃ	٩١
نشہ کی حالت میں نماز کی ممانعت			
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ	٥	النسآء	٤٣
ناپ تول میں کمی کی ممانعت			
وَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ	٨	الانعام	١٥٢
وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ	٣٠	المطففین	١
امانت میں خیانت سے ممانعت			
لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٩	الانفال	٢٧
جھوٹ کا بیان			
جھوٹ بولنا ظلمِ عظیم ہے			
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى	٢٨	الصف	٧
جھوٹ سننے کی ممانعت			
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ	٦	المآئدۃ	٤١
جھوٹ سننا یہودیوں کی عادت ہے			
مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ	٦	المآئدۃ	٤١
جھوٹ بولنے والے کامیاب نہیں			
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ	١١	یونس	٦٩
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ	١٤	النحل	١١٦
چغلی کی ممانعت			
وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ	٢٩	القلم	١٠
گالی دینے کی ممانعت			
وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ	٧	الانعام	١٠٨
تجسس کی ممانعت			
وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ	٢٦	الحجرات	١٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حسد کی ممانعت			
وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ	۵	النسآء	۳۲
مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ	۳۰	الفلق	۵
اہلِ کتاب کا مسلمانوں سے حسد کرنا			
وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	۱	البقرۃ	۱۰۹
تکبر کی ممانعت			
وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا	۱۵	بنی اسرائیل	۳۷
وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا	۲۱	لقمٰن	۱۸
تکبر کرنے والے اللّٰہ عزوجل کو ناپسند ہیں			
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا	۵	النسآء	۳۶
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ	۲۱	لقمٰن	۱۸
تکبر کرنے والے جہنمی ہیں			
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ	۸	الاعراف	۳۶
تکبر والوں کیلئے دردناک عذاب			
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ	۶	النسآء	۱۷۳
ریاکاری کی ممانعت			
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ	۱۰	الانفال	۴۷
دکھاوے کے صدقے کی ممانعت			
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا	۳	البقرۃ	۲۶۴
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	۵	النسآء	۳۸
ریا منافقوں کی صفت ہے			
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ	۵	النسآء	۱۴۲
اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ	۳۰	الماعون	۶
ظلم کا بیان			
شرک سب سے بڑا ظلم ہے			
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ	۲۱	لقمٰن	۱۳
ظالم کو قیامت کے دن افسوس ہوگا			
وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ	۱۹	الفرقان	۲۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والا ظالم ہے			
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ	۲	البقرۃ	۲۲۹
ظلم کی شکایت جائز ہے			
لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ	۶	النسآء	۱۴۸
خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا	۲۳	صٓ	۲۲
ظالمین کا ٹھکانہ			
وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ	۴	اٰل عمرٰن	۱۵۱
فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ	۲۸	الحشر	۱۷
ظالم کامیاب نہیں			
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ	۱۲	یوسف	۲۳
کافروں سے دوستی رکھنے والا ظالم ہے			
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	۱۰	التوبۃ	۲۳
بدلہ لینا جائز معاف کرنا افضل ہے			
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا	۲۵	الشورٰی	۴۰
ظالموں کے لیے عذاب			
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا	۱۵	الکہف	۲۹
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ	۲۵	الشورٰی	۲۱
غصب کی ممانعت			
لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ	۵	النسآء	۲۹
قتل کا بیان			
قتل کی ممانعت			
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا	۵	النسآء	۹۳
وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ	۱۹	الفرقان	۶۸
ایک انسان کا قتل ساری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے			
مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ	۶	المآئدۃ	۳۲
زمین میں فساد پھیلانے کی سزا قتل ہے			
اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا	۶	المآئدۃ	۳۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قاتل کو سولی دینا جائز ہے			
اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ	۶	المآئدۃ	۳۳
جان کا بدلہ جان ہے			
اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ	۶	المآئدۃ	۴۵
قتلِ خطا کی سزا			
وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا	۵	النسآء	۹۲
قتلِ عمد کی سزا جہنم ہے			
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا	۵	النسآء	۹۳
ذمی کے قتل کی سزا			
وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ	۵	النسآء	۹۲
منجیات			
ذِکْرُ اللّٰہ			
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ	۲	البقرۃ	۱۵۲
اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا	۴	اٰل عمرٰن	۱۹۱
فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ	۵	النسآء	۱۰۳
وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ	۹	الاعراف	۲۰۰
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ	۹	الانفال	۲
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ	۱۳	الرعد	۲۸
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ	۱۵	الکہف	۲۸
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ	۱۵	الکہف	۴۶
يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ	۱۸	النور	۳۶
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ	۲۱	الروم	۱۷
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا	۲۲	الاحزاب	۴۱
وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا	۲۲	الاحزاب	۳۵
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ	۲۲	فاطر	۱۰
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا	۲۸	الجمعۃ	۱۰
استغفار کی فضیلت			
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ	۴	اٰل عمرٰن	۱۳۵

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ	٥	النسآء	٦٤
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	٩	الانفال	٣٣
وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١١	هود	٣
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١٢	هود	٥٢
بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	٢٦	الذّٰريٰت	١٨
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	٢٩	نوح	١٠

توبہ کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ	٢	البقرة	٢٢٢
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ	٤	النسآء	١٧
فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ	٦	المآئدة	٣٩
ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا	٩	الاعراف	١٥٣
ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ	١١	هود	٣
اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ	١٦	طٰه	٨٢
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ	١٩	الفرقان	٧٠
وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ	٢٥	الشورٰى	٢٥
تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا	٢٨	التحريم	٨
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ	١٦	مريم	٦٠
فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا	٢٤	المؤمن	٧
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ	٢٦	الحجرات	١١

خوفِ خدا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ	٩	الانفال	٢
هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ	١٨	المؤمنون	٥٧
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ	١٤	النحل	٥٠
يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ	١٨	النور	٣٧
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا	٢١	السجدة	١٦
وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ	١٨	النور	٥٢
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ	٢٦	قٓ	٣٣
اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ	٢٧	الطور	٢٦
اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا	٢٩	الدهر	١٠

رجا کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ	٢٤	الزمر	٥٣
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي	٢٥	الشورٰى	٥

محبت، شوق اور رضائے الٰہی کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا	٢	البقرة	١٦٥
يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ	٦	المآئدة	٥٤
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	٧	المآئدة	١١٩
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ	١٠	التوبة	٢٤
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ	١٠	التوبة	٧٢

توکل کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ	٤	ال عمرٰن	١٥٩
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ	٥	النسآء	٨١
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	١٠	الانفال	٤٩
اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ	١٢	هود	٥٦
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ	١٩	الفرقان	٥٨
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ	١٩	الشعرآء	٢١٧
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	٢٠	النمل	٧٩

تفکر کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ	٢	البقرة	٢١٩
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	٤	ال عمرٰن	١٩٠
وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ	٤	ال عمرٰن	١٩١
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى	٧	الانعام	٥٠
اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ	٢١	الروم	٨
مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا	٢٢	سبا	٤٦

مسلمان مرد وعورت کے اوصاف

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ	٢٢	الاحزاب	٣٥

گناہوں سے اجتناب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓئِرَ مَا تُنْهَوْنَ	٥	النسآء	٣١
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ	١٥	بنی اسرآءيل	٣٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ	١٨	المؤمنون	٣
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ	١٨	المؤمنون	٥
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا	١٨	النور	٣٠
وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ	٢٢	الاحزاب	٣٥
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى	٣٠	النّٰزعٰت	٤٠

تقویٰ و پرہیزگاری

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ	٤	ال عمرٰن	١٣٤
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ	٣	ال عمرٰن	١٥
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا	١٩	الفرقان	٧٤

زُہد کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
زُيِّنَ لِلنَّاسِ	٣	ال عمرٰن	١٤
وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ	٧	الانعام	٣٢
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	١٠	التوبة	٣٨
وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا	١٤	النحل	٩٦
اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ	١٥	الكهف	٧
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ	١٥	الكهف	٤٥
وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	٢٠	القصص	٦٠
اَلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ	٢٠	القصص	٧٩
تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	٢٠	القصص	٨٣
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	٢١	العنكبوت	٦٤
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ	٢٢	فاطر	٥

فقر کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ	٢٢	فاطر	١٥
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ	٢٦	محمد	٣٨

اچھی صحبت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ	١٥	الكهف	٢٨
كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ	١١	التوبة	١١٩

بری صحبت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ	٥	النسآء	١٤٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى	۷	الانعام	٦٨
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	٢٨	المجادلة	٢٢

کفار سے دوستی کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى	٦	المآئدة	٥١

اللہ عزوجل کے لئے دوستی کرنا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ	٢٥	الزخرف	٦٧

دوستی کا نسخہ

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	٣٤

اللہ عزوجل کے لئے دشمنی کرنا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ	١٠	التوبة	٢٣
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	٢٨	المجادلة	٢٢

نیکوں سے دشمنی اللہ عزوجل سے دشمنی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ	٢٨	الممتحنة	١

صلح کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ	٥	النسآء	١١٤
وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا	٥	النسآء	١٢٨
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	٩	الانفال	١
وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	٢٦	الحجرات	٩
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	٢٦	الحجرات	١٠

نیت کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ	٤	اٰل عمرٰن	٩٢
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ	٥	النسآء	١٠٠

خشوع وخضوع کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ	١٨	المؤمنون	٢
عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ	١٩	الفرقان	٦٣

نیکیوں کا اجر

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ	٣	اٰل عمرٰن	١٤
وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ	٤	اٰل عمرٰن	١١٥
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ	١٢	هود	١١٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ	١٣	الرعد	٢٤
صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ	١٤	النحل	٩٦
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا	١٥	الكهف	٤٦
اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ	٢١	العنكبوت	٦٤
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا	٢٩	المزمل	٢٠
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	٣٠	الزلزال	٧

نیکوں کی رفاقت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ	٧	الانعام	٥٢

نیکی وپرہیزگاری پر اعانت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى	٦	المآئدة	٢

وسعتِ رزق

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	٢٢	سبا	٣٩

کسبِ حلال

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ	٢٨	الجمعة	١٠

اُخوت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	٩	الانفال	١
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	٢٦	الحجرات	١٠

برائی کو بھلائی سے ٹال

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	٣٤

مسلمان کی عیب پوشی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ	٢٦	الحجرات	١٢

گفتگو کے آداب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	١	البقرة	٨٣
قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ	٣	البقرة	٢٦٣
اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ	١٩	الفرقان	٦٣
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ	٢١	لقمٰن	١٨

زبان کی حفاظت (زبان کا قفل مدینہ)

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ	٢٦	قٓ	١٨

سچ کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ	٧	المآئدة	١١٩
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ	٢٢	الاحزاب	٣٥

سلام وجواب کے آداب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا	٥	النسآء	٨٦

گھر میں داخلے کے آداب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ	١٨	النور	٢٧
فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا	١٨	النور	٦١

اخلاص کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ	٣	البقرة	٢٦٥
اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ	٥	النسآء	١٤٦
اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ	٢٣	الزمر	٣
اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ	٣٠	البينة	٥

صبر کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ	١	البقرة	٤٥
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا	٢	البقرة	١٥٣

صبر ہمّت والے کاموں میں سے ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ	٢٥	الشورٰى	٤٣

صبر کا بدلہ جنت ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً	٢٩	الدهر	١٢

صبر کرنے پر دگنا اجر ملتا ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ	٢٠	القصص	٥٤

صبر کرنے والے کامیاب ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ	١٨	المؤمنون	١١١

اللہ عزوجل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ	٢	البقرة	١٥٣

اللہ عزوجل صبر کرنے والوں کی مدد فرماتا ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا	٧	الانعام	٣٤

صبر اللہ عزوجل کی رضا کے لیے ہو

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ	١٣	الرعد	٢٢

صبر کرنے والوں کے لئے بخشش

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا	١٢	هود	١١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
صبر کا بدلہ سلامتی ہے			
سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ	۱۳	الرعد	۲۴
شکر کا بیان			
وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ	۲	البقرۃ	۱۵۲
وَاشۡکُرُوۡا لِلّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ	۲	البقرۃ	۱۷۲
لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ	۱۳	ابراھیم	۷
وَاشۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ	۱۴	النحل	۱۱۴
قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ	۲۱	السجدۃ	۹
وَاشۡکُرُوۡا لَہٗ	۲۲	سبا	۱۵
اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ	۲۶	الاحقاف	۱۵
عاجزی کا ثواب			
رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ تَرٰىہُمۡ رُکَّعًا	۲۶	الفتح	۲۹
غصہ پینے و حلم کرنے کا بیان			
وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ	۴	اٰل عمرٰن	۱۳۴
صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِمۡ	۱۳	الرعد	۲۲
اِذَا مَا غَضِبُوۡا ہُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ	۲۵	الشورٰی	۳۷
اِنۡ تَعۡفُوۡا وَ تَصۡفَحُوۡا	۲۸	التغابن	۱۴
اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ	۲۴	حٰمۤ السجدۃ	۳۴
درگزر کا بیان			
مَغۡفِرَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ صَدَقَۃٍ	۳	البقرۃ	۲۶۳
وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ	۴	اٰل عمرٰن	۱۳۴
فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ	۲۵	الشورٰی	۴۰
سوال کی مذمت			
لَا یَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا	۳	البقرۃ	۲۷۳
وَاِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ	۳۰	الم نشرح	۸
تہمت سے بچنا			
وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ	۱۸	النور	۴
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ	۱۸	النور	۲۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مذاق اڑانے کی ممانعت			
لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ	۲۶	الحجرات	۱۱
طعنہ دینے کی ممانعت			
وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ	۲۶	الحجرات	۱۱
ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو			
لَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ	۲۶	الحجرات	۱۱
غیبت کی مذمت			
وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا	۲۶	الحجرات	۱۲
بدگمانی سے اجتناب			
لَوۡ لَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ ظَنَّ	۱۸	النور	۱۲
اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ	۲۶	الحجرات	۱۲
کثرت گمان کی ممانعت			
اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ	۲۶	الحجرات	۱۲
نگاہوں کی حفاظت			
یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ	۱۸	النور	۳۰
وفائے عہد			
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا	۶	المآئدۃ	۱
اَلَّذِیۡنَ یُوۡفُوۡنَ بِعَہۡدِ اللّٰہِ	۱۳	الرعد	۲۰
مسکین سے حسنِ سلوک			
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۱	البقرۃ	۸۳
وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ	۵	النسآء	۳۶
یتامٰی کا احترام			
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۱	البقرۃ	۸۳
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۵	النسآء	۳۶
یتیم کا مال ظلماً کھانے کی ممانعت			
وَاٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَہُمۡ	۴	النسآء	۲
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ	۴	النسآء	۱۰

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
یتیم کو جھڑکنے کی ممانعت			
فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ	۳۰	الضحٰی	۹
حقوق کا بیان			
والدین کے حقوق			
وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا	۱	البقرۃ	۸۳
مِنۡ خَیۡرٍ فَلِلۡوَالِدَیۡنِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا	۵	النسآء	۳۶
وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۲۳
وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ	۲۰	العنکبوت	۸
وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ	۲۱	لقمٰن	۱۴
صَاحِبۡہُمَا فِی الدُّنۡیَا	۲۱	لقمٰن	۱۵
وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ	۲۶	الاحقاف	۱۵
اولاد کے حقوق			
وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ خَشۡیَۃَ	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۳۱
قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَہۡلِیۡکُمۡ	۲۸	التحریم	۶
زوجہ کے حقوق			
وَعَاشِرُوۡہُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ	۴	النسآء	۱۹
وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ	۵	النسآء	۳۶
رشتہ داروں کے حقوق			
وَذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی	۱	البقرۃ	۸۳
فَلِلۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ	۲	البقرۃ	۲۱۵
تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ	۴	النسآء	۱
اُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُہُمۡ	۱۰	الانفال	۷۵
یَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ	۱۳	الرعد	۲۱
قطع رحمی کی ممانعت			
وَیَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ	۱	البقرۃ	۲۷
وَتُقَطِّعُوۡۤا اَرۡحَامَکُمۡ	۲۶	محمد	۲۲
پڑوسیوں کے حقوق			
وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ	۵	النسآء	۳۶

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حقِ صحبت			
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ	۵	النسآء	۳۶
وراثت کے مسائل			
ماں باپ کا حصہ			
وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ	٤	النسآء	۱۱
خاوند کا حصہ			
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ	٤	النسآء	۱۲
فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ	٤	النسآء	۱۲
اخیافی بھائی کا حصہ			
وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ	٤	النسآء	۱۲
فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ	٤	النسآء	۱۲
بیوی کا حصہ			
وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ	٤	النسآء	۱۲
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ	٤	النسآء	۱۲
بیٹی کا حصہ			
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا	٤	النسآء	۱۱
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ	٤	النسآء	۱۱
حقیقی بہن کا حصہ			
وَلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ	٦	النسآء	۱۷٦
نکاح کا بیان			
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ	٤	النسآء	۳
اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ	۵	النسآء	۲٤
وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ	۱۸	النور	۳۲
محرمات کا بیان			
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ	۲	البقرة	۲۲۱
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ	٤	النسآء	۲۲
رضاعت کا بیان			
وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ	٤	النسآء	۲۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نکاح سنّتِ انبیاء علیہم السلام **ہے**			
سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	۵	النسآء	۲٦
وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً	۱۳	الرعد	۳۸
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا	۲۲	الاحزاب	۳۸
يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	۲۲	الاحزاب	۳۹
ولی کا بیان			
فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ	۲	البقرة	۲۳۲
وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ	۱۸	النور	۳۲
مہر کا بیان			
وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً	۲	البقرة	۲۳۷
وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ	٤	النسآء	٤
وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا	٤	النسآء	۲۰
اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ	٦	المآئدة	۵
قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ	۲۲	الاحزاب	۵۰
اگر انصاف نہ کر سکے تو صرف ایک عورت سے نکاح کرے			
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا	٤	النسآء	۳
عورت پر کسی کا جبر جائز نہیں			
لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ	٤	النسآء	۱۹
عورت اگر نافرمانی کرے تو اس کو نصیحت کی جائے			
فَعِظُوْهُنَّ	۵	النسآء	۳٤
اگر باز نہ آئے تو ان کے ساتھ سونا ترک کردو			
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ	۵	النسآء	۳٤
اگر پھر بھی باز نہ آئے تو ہلکی مار کی اجازت ہے			
وَاضْرِبُوْهُنَّ	۵	النسآء	۳٤
اگر بیوی پسند نہ بھی ہو تو نیکی کے ساتھ رکھو			
وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ	٤	النسآء	۱۹

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مرد اور عورت اپنی کمائی میں خود مختار ہیں			
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا	۵	النسآء	۳۲
طلاق کا بیان			
اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ	۲	البقرة	۲۲۹
فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ	۲۸	الطلاق	۱
دو طلاق کے بعد اسی شوہر سے نکاح جائز ہے			
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ	۲	البقرة	۲۳۱
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ	۲	البقرة	۲۳۲
تین طلاق کے بعد رجوع نہیں			
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ	۲	البقرة	۲۳۰
طلاق پر گواہی مستحب ہے			
وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ	۲۸	الطلاق	۲
طلاق سپرد کرنے کا بیان			
اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ	۲۱	الاحزاب	۲۸
ایلاء کا بیان			
لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ	۲	البقرة	۲۲٦
رجعت کا بیان			
وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ	۲	البقرة	۲۲۸
فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ	۲	البقرة	۲۲۹
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ	۲	البقرة	۲۳۰
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ	۲	البقرة	۲۳۱
رجعت میں گواہ بنانا مستحب ہے			
وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ	۲۸	الطلاق	۲
خلع کا بیان			
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا	۲	البقرة	۲۲۹
ظہار کا بیان			
اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ	۲۸	المجادلة	۲
وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ	۲۸	المجادلة	۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ظہار کا کفارہ			
فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ	۲۸	المجادلۃ	۴
لعان کا بیان			
وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ	۱۸	النور	۴
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ	۱۸	النور	۶
اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ	۱۸	النور	۸
عدت کا بیان			
اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ	۲۸	الطلاق	۱
طلاق والی کی عدت			
وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ	۲	البقرۃ	۲۲۸
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ	۲۸	الطلاق	۴
بیوہ عورتوں کی عدت			
وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ	۲	البقرۃ	۲۳۴
خلوت سے پہلے طلاق دینے پر عدت نہیں			
اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ	۲۲	الاحزاب	۴۹
سوگ کا بیان			
وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا	۲	البقرۃ	۲۳۵
نفقہ کا بیان			
اَلْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ	۲	البقرۃ	۲۳۳
اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ	۲۸	الطلاق	۶
لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ	۲۸	الطلاق	۷
زینت کا بیان			
زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ	۳	اٰل عمرٰن	۱۴
خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ	۸	الاعراف	۳۱
پردہ کا بیان			
یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ	۱۸	النور	۳۰
قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ	۲۲	الاحزاب	۵۹

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
پردے کے احکام			
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ	۲۲	الاحزاب	۳۳
وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا	۲۲	الاحزاب	۵۳
قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ	۲۲	الاحزاب	۵۹
بوڑھی عورتوں کا پردے میں رہنا بہتر ہے			
وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ	۱۸	النور	۶۰
عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم ہے			
وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ	۲۲	الاحزاب	۳۳
کن لوگوں سے پردہ کا حکم نہیں			
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
گھر میں آنے جانے کے آداب			
لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ	۱۸	النور	۲۷
لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ	۱۸	النور	۲۹
لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ	۱۸	النور	۵۸
وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ	۱۸	النور	۵۹
امانت کا بیان			
فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ	۳	البقرۃ	۲۸۳
اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا	۵	النسآء	۵۸
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا	۹	الانفال	۲۷
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ	۱۸	المؤمنون	۸
اجارہ کا بیان			
اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ	۲۰	القصص	۲۷
اکراہ کا بیان			
مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ	۱۴	النحل	۱۰۶
وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ	۱۸	النور	۳۳
حجر (تصرفات سے روکنے) کا بیان			
لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ	۴	النسآء	۵

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
غصب کا بیان			
وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	۲	البقرۃ	۱۸۸
ذبح کا بیان			
وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ	۶	المآئدۃ	۳
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ	۸	الانعام	۱۱۸
وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ	۸	الانعام	۱۲۱
وہ جانور جو حرام ہیں			
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ	۲	البقرۃ	۱۷۳
حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ	۶	المآئدۃ	۳
غیرِ خدا کی طرف نسبت کرنے سے جانور حرام نہیں ہوتے			
مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ	۷	المآئدۃ	۱۰۳
جان بچانے کی خاطر حرام چیزیں کھا سکتے ہیں			
فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ	۲	البقرۃ	۱۷۳
فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ	۸	الانعام	۱۴۵
فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ	۱۴	النحل	۱۱۵
قسم کا بیان			
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً	۲	البقرۃ	۲۲۴
لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ	۲	البقرۃ	۲۲۵
اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ	۳	اٰل عمرٰن	۷۷
لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ	۷	المآئدۃ	۸۹
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ	۱۴	النحل	۹۱
وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَیْمَانَكُمْ	۱۴	النحل	۹۴
لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ	۱۸	النور	۲۲
اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً	۲۸	المجادلۃ	۱۶
جھوٹی قسم کی مذمت			
یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	۳	اٰل عمرٰن	۷۷

نیکی نہ کرنے پر قسم کھانے کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً	۲	البقرۃ	۲۲۴
وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ	۱۸	النور	۲۲

قسم پوری کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ	۱۴	النحل	۹۱

قسم کا کفارہ

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ	۷	المآئدۃ	۸۹
قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ	۲۸	التحریم	۲

منّت کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ	۳	البقرۃ	۲۷۰
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ	۲۱	الاحزاب	۲۳

روزی کمانے کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ	۳	البقرۃ	۲۷۵
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	۷	المآئدۃ	۸۸
لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ	۱۸	النور	۳۷

تجارت کیلئے زمینی وسمندری سفر کرنا جائز ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ	۱۴	النحل	۱۴
يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ	۱۵	بنی اسرآءیل	۶۶
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ	۲۰	القصص	۷۳

تجارت اللہ عزوجل کا فضل ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لِتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ	۱۵	بنی اسرآءیل	۱۲
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	۲۸	الجمعۃ	۱۰

مرد وعورت دونوں تجارت کرسکتے ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ	۵	النسآء	۳۲

لین دین کے معاملات میں لکھنے کی ترغیب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ	۳	البقرۃ	۲۸۲

قضا کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ	۵	النسآء	۵۸
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ	۶	المآئدۃ	۴۵
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ	۲۳	صٓ	۲۶

گواہی کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ	۳	البقرۃ	۲۸۲
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ	۳	البقرۃ	۲۸۳

وکالت کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ	۱۵	الکھف	۱۹

کفالت کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ	۳	اٰل عمرٰن	۴۴
يَكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ	۲۰	القصص	۱۲

خودکشی کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ	۵	النسآء	۲۹

دم کرنے کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ	۳	اٰل عمرٰن	۴۹

اپنے نفس کا محاسبہ (فکرِ مدینہ)

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا	۱۵	بنی اسرآءیل	۳۶
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ	۲۸	الحشر	۱۸
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا	۳۰	الشمس	۹

نیکی کی دعوت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	۴	اٰل عمرٰن	۱۱۰
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	۱۰	التوبۃ	۷۱
اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ	۱۴	النحل	۱۲۵
وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا	۱۷	الحج	۴۱

راہِ خدا میں سفر کرنا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ	۵	النسآء	۱۰۰
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ	۱۱	التوبۃ	۱۲۲

نیکی کی ترغیب دلانا (انفرادی کوشش)

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	۱۴	النحل	۱۲۵
ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ	۲۷	الذّٰریٰت	۵۵

امیر کی اطاعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ	۵	النسآء	۵۹

بیعت کی اہمیت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ	۱۵	بنی اسرآءیل	۷۱
اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ	۲۶	الفتح	۱۰
يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ	۲۶	الفتح	۱۸
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ	۲۸	الممتحنۃ	۱۲

مشورہ کرنا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ	۴	اٰل عمرٰن	۱۵۹
اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ	۲۵	الشوریٰ	۳۸

چوری کی سزا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ	۶	المآئدۃ	۳۸

ڈکیتی کی سزا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ	۶	المآئدۃ	۳۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''کنزالایمان'' اور ''دعوتِ اسلامی''

قرآنِ مجید وفرقانِ حمید کے تراجم کا سلسلہ فارسی زَبان سے شروع ہوا جو تادمِ تحریر اُردو، انگلش، فرانسیسی، بنگلہ، سندھی، گجراتی، پشتو، پنجابی سمیت 100 سے زائد زَبانوں تک پھیل چکا ہے۔کئی زَبانیں تو ایسی ہیں کہ ان میں ایک سے زائد تراجم موجود ہیں، صرف اُردو زَبان میں اب تک متعدِّد تراجم منظرِ عام پر آچکے ہیں، اور ان تراجم میں جو فضل وکمال چودھویں صدی ہجری کے مجدّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، پروانۂ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجمہ قرآن ''کنزالایمان'' کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ترجَمہ کرنا اتنا آسان نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے کیونکہ ترجمہ اصل کتاب کا گویا وجودِ ثانی ہوتا ہے، پھر ''کتابُ اللّٰہ'' کا ترجمہ کرنا تو اور بھی مشکل ہے۔''ترجمۂ قرآن'' کو مُعتبَر قرار دینے کے لئے عُموماً اِن اُمور کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے: (۱) مُترجِم کی وَجاہتِ عِلمی (۲) اندازِ بیان کی شُستگی (۳) حقِ ترجُمانی کی ادائیگی (۴) شریعت کی پاسداری، الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کنزالایمان میں یہ سب خوبیاں بدرجۂ اَتم موجود ہیں۔صاحبِ کنزالایمان اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عقائد، کلام، تفسیر، حدیث، اُصولِ حدیث، فِقہ، اُصولِ فِقہ، تَصَوُّف، سُلُوک، ادب، لُغت، تاریخ، مُناظرہ، تکسیر، تَوقیت، ہَیئَت جیسے کم وبیش 55 عُلوم پر عُبُور رکھنے والے ماہر عالم ومفتی اور فقیہ تھے کہ درجنوں عُلوم وفُنون پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، آپ کی تصانیف مبارکہ میں آپ کی عِلمی وَجاہت، فقہی مُہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص 30 ضخیم جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مشتمل آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کا مجموعہ ''فتاوٰی رضویہ'' تو بحرِ فقہ میں غوطہ لگانے والوں کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کنزالایمان میں قرآن پاک کے مطالب ومعانی کو اُردو زَبان میں منتقل کرنے کے لئے اُن الفاظ ومُحاوَرات کا خُصوصیّت کے ساتھ اِستعمال کیا جو آپ کے دَور میں رائج تھے۔ترجَمے کا مقصد مُرادِ مُتکلِّم (یعنی کلام کرنے والے کی مُراد) کو واضح کرنا ہے نہ کہ محض ایک زَبان کے جُملے کو دوسری زَبان میں بدل دینا، کنزالایمان اس حُسنِ معنوی سے بخوبی آراستہ ہے۔اپنے تو ایک طرف رہے غیروں نے بھی سخت مُخالفت کے باوجود اِعتراف کیا ہے کہ اوّل تا آخر کنزالایمان میں ایک بھی لفظ خلافِ شریعت نہیں بلکہ اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جب آیت میں اللّٰہ ربُّ العزت کا ذکر پاک آیا تو ترجَمہ کرتے وقت اُس کی عظمت وکبریائی پیشِ نظر رہی، اور جب انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہوا تو مقامِ رسالت کے شایانِ شان الفاظ لکھے گئے۔

ترجمۂ کنزالایمان کب اور کیسے لکھا گیا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 52 صفحات پر مشتمل رسالے "تذکرۂ صدرُ الشَّریعہ" صفحہ 17 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کچھ یوں لکھتے ہیں: صحیح اور اَغلاط سے مُبَرّا، اَحادیثِ نَبَوِیّہ و اَقوالِ اَئمہ کے مطابق ایک ترجمۂ قرآن کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربّ العزۃ کے مرید و خلیفہ صدرُ الشَّریعہ بدرالطَّریقہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے غالِباً ۱۳۳۰ھ میں ترجمۂ قرآن پاک کے لئے اعلیٰ حضرت کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: "یہ تو بَہُت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اِس کی طَباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُروفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غَلَطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ پریس مَین ہمہ وقت باوُضو رہے، بغیر وُضو نہ پتّھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتّھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں ان کو بھی بہت احتیاط سے رکھا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عرض کی: "اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو باتیں ضروری ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہوسکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہوسکتا ہے آئندہ کوئی شخص اِس کے طبع کرنے کا اِنتِظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اِس وقت یہ کام نہ ہوسکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہوگا۔" آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اِس مَعروض کے بعد ترجمے کا کام شروع کردیا گیا۔ ترجمے کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ زبانی طور پر آیاتِ کریمہ کا ترجمہ بولتے جاتے اور صدرُ الشَّریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس کو لکھتے رہتے لیکن یہ ترجمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پہلے کُتُبِ تفسیر و لُغت کو مُلاحَظہ فرماتے بعدہٗ آیت کے معنیٰ کو سوچتے پھر ترجمہ بیان کرتے بلکہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قرانِ مجید کا فِی البَدِیْھہ بَرجستہ (بغیر سوچے) ترجمہ زَبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قُوّتِ حافِظہ پر بغیر زور ڈالے قرانِ شریف رَوانی سے پڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب حضرتِ صدرالشَّریعہ اور دیگر علمائے حاضرین رحمہم اللہ تعالٰی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ترجمے کا کتبِ تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ کا یہ بَرجستہ فِی البَدِیْھہ ترجمہ تفاسیرِ مُعتبرہ کے بالکل مطابق ہے۔ الغرض اسی قلیل وقت میں یہ ترجمہ کا کام ہوتا رہا۔ بِحَمدِ اللہ تعالٰی صدرالشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مَساعیِ جمیلہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور ایک سال سے بھی کم مدت میں "ترجمۂ کنزالایمان" مکمل ہوگیا، یوں مسلمانوں کی کثیر تعداد

مُجدِّدِ اعظم، امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃ ربِّ العزۃ کے لکھے ہوئے قرانِ پاک کے صحیح ترجمے ''کنزالایمان'' سے مُستفید ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (یعنی صدرالشریعہ) کی آج بھی ممنون ہے۔

آج کی دُنیا

آج ذرائع ابلاغ اتنے تیز رفتار ہو چکے ہیں کہ ساری دنیا گویا ایک گھرانے کی مثل ہوگئی ہے، اِس کے کسی بھی گوشے میں کوئی واقعہ ہو، پوری دنیا کے لوگ اُسی وقت اُس سے آگاہ ہو جاتے ہیں جیسے کہ ایک گھر کے دو کمروں کا معاملہ ہو۔ صبح کے وقت پیدا ہونے والا فتنہ شام تک پل کر ایسا جوان ہو چکا ہوتا ہے کہ اُس سے مقابلہ دُشوار ہو جاتا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جبکہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کو علمِ دین سکھانے کے نام پر ایمان کی دولت کو لوٹنے اور کردار کی عظمت کو داغدار کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں، نیز قران فہمی کے نام پر مسلمانوں کو قرانی تعلیمات سے دور سے دُور کرتے چلے جا رہے ہیں لہذا باطل کو مٹانے کے لئے اور حق کا اُجالا پھیلانے کیلئے جد و جہد کرنے کی آج اشد ضرورت ہے۔ اس لئے جس سے جو بن پڑے اِحقاقِ حق کے لئے کوششیں کرے۔ اُردو بولنے والے مسلمانوں کو قران پاک سمجھ کر پڑھنے کے لئے ''کنزالایمان'' پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔ آج کی دُنیا دلائل کی دُنیا ہے اس لئے کنزالایمان کے امتیازی اَوصاف کا چرچا کیا جائے تا کہ لوگوں کے دل و دماغ میں اِس کی اہمیت راسخ ہو جائے۔ اِس کی اہمیت کو عام کرنے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کے نسخوں کو بھی عام کیا جائے، جن زَبانوں میں کنزالایمان کا ترجَمہ ہو چکا ہے اُن کی بھی تشہیر ہونی چاہیئے۔

کنزالایمان کو عام کرنے کے ذرائع

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت ، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجَمۂ قران کنزالایمان کو لوگوں تک پہنچانے اور اُن میں مقبولِ عام بنانے کے لئے یہ ذرائع استعمال کئے جاسکتے ہیں: (1) بیانات (2) تحریرات (3) اِنفرادی کوشش (4) مَساجد و مزارات میں رکھ کر (5) ویب سائٹس (6) تحفے (7) جہیز (8) اسکولز و کالجز اور جامِعات (یونیورسٹیز) میں عام کرنا (9) فتاوٰی (10) جیل خانہ جات میں عام کرنا (11) ٹی وی چینل (12) ماہنامے (13) جرائد (14) کتابوں کی دُکانیں۔

(1) بیانات:

مُبلِّغین یا واعِظین جب بھی بیان کریں تو دورانِ بیان پڑھی جانے والی آیات کا ترجمہ ''کنزالایمان'' سے پیش کریں اور یہ وضاحت بھی کر دیں کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کنزالایمان میں اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں یا کم از کم ترجمہ بولنے سے پہلے اتنا ضرور کہہ دے: ''ترجمہ کنزالایمان''۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ سننے والوں کو اس کا تعارُف ہو جائے گا۔ اگر دورانِ بیان مختصر الفاظ میں کنزالایمان ہدیۃً لے کر پڑھنے کی ترغیب دلا دی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی اسے حاصل کر ہی لیں گے اور یوں کنزالایمان کو عام کرنے میں مدد ملے گی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی مدظلہ العالی کا برسہا برس سے معمول ہے کہ اپنے بیانات میں آیاتِ قرانیہ کا ترجمہ عُموماً کنزالایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکرِ خیر کچھ اس انداز میں کرتے ہیں کہ سُننے والے کے دل کی گہرائیوں میں اُتر جائے اور ترجمے اور مُترجِم (یعنی ترجمہ کرنے والے) کی اہمیت و عظمت اس پر روشن ہو جائے، ان کے ترجمہ بیان کرنے کا انداز بارہا یہ سنا گیا ہے مثلاً اللّٰہ تبارک وتعالٰی پارہ ۲۵، سورۃُ الشُّوریٰ، آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ﴿۳۰﴾﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق و محبت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' میں اس کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں: ''اور تمہیں جو مُصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔'' علاوہ ازیں آپ دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات میں کنزالایمان ہدیۃً حاصل کرنے کی ترغیب کچھ یوں سنی گئی ہے ''آپ ترجمۂ قرآن لیں اور ضرور لیں مگر جب بھی لیں صرف وصرف کنزالایمان لیں کہ یہ ایک عاشقِ رسول اور ولیٔ کامل کا ترجمہ ہے۔'' الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مبلّغین بھی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسی طرح کنزالایمان کا ڈنکا بجانے میں سرگرمِ عمل ہیں۔

(2) تحریرات:

کتاب، رسالہ، مقالہ، کسی کتاب کا ترجمہ یا کوئی سا مضمون لکھتے وقت تحریر کی جانے والی آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے لکھنے کا التزام کر لیا جائے تو اِس قلمی کاوش کو پڑھنے والا ہر شخص کنزالایمان سے مُتعارِف ہو جائے گا لیکن یہ بات پیش نظر

رہے کہ ترجمے کی ابتداء میں یا اس آیت کا حوالہ دیتے وقت ترجمۂ کنزالایمان لکھ دیا جائے تاکہ پڑھنے والا آسانی سے سمجھ جائے کہ اس آیت کا ترجمہ کنزالایمان سے لیا گیا ہے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کی کنزالایمان سے محبت صد کروڑ مرحبا! تحریر میں بھی آپ کا معمول ہے کہ آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ التزاماً کنزالایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور اسے واضح بھی کر دیتے ہیں۔ اسی طرح سُنّی علماء پر مشتمل دعوتِ اسلامی کے علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کاموں پر مامور مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' کی تمام کُتُب میں بھی آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے مع تصریح نام پیش کیا جاتا ہے۔[1]

3 اِنفرادی کوشش:

اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کو قرآنِ پاک کا ترجمہ ''کنزالایمان'' پڑھنے کی ترغیب دی جائے اس طرح ''کنزالایمان'' کا تعارف انتہائی مؤثر انداز میں ہوگا۔

4 مساجد و مزارات میں رکھنا:

ممکنہ صورت میں مساجد و مزارات کے اندر کنزالایمان ہونا چاہئے اس طرح نمازی اور زائر اسلامی بھائی بھی کنزالایمان پڑھنے کی سعادت پاتے رہیں گے۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر ذیلی حلقے[2] میں ''المدینہ لائبریری'' کے قیام کا ہدف ہے، اس لائبریری کی مجوَّزہ کُتُب و رسائل میں کنزالایمان سرِ فہرست ہے، کئی علاقوں میں ان کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔

5 ویب سائٹس:

جدید ٹیکنالوجی کے اس دَور میں انٹرنیٹ نے دنیا کو رابطے کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس کے ذریعے ہم اپنا پیغام انتہائی کم وقت میں دنیا کے کونے کونے تک پہنچا سکتے ہیں۔ کنزالایمان کی تشہیر کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال بھی بہت مفید ہے، الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فیض سے اس مُعاملے میں بھی دعوتِ اسلامی نے اچھی پیش رفت کی ہے، دنیا بھر میں ''فیضِ رضا'' اور ''فیضانِ کنزالایمان'' کی دھومیں مچانے کے مقدس جذبے کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی نے اپنی ویب

---

1 ...... الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کے تحت 8 شعبہ جات ہیں جن کی طرف سے تا دمِ تحریر 192 سے زائد کُتُب طباعت کے مراحل سے گزر کر منظرِ عام پر آچکی ہیں جن میں ''جد الممتار علی رد المحتار'' اور ''بہارِ شریعت'' (تخریج شدہ) سرِ فہرست ہیں اور 19 کتب عنقریب منظرِ عام پر آجائیں گی۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

2 ...... ذیلی حلقہ دعوتِ اسلامی کی اصطلاح ہے، عُموماً ہر مسجد ایک حلقہ ہوتا ہے جسے ذیلی حلقہ کہتے ہیں، جہاں مسجد نہ ہو وہاں کوئی مکان یا دکان کرائے پر لے کر یا مالِک کی اجازت سے مدنی کام کی ترکیب بنائی جاتی ہے، صرف پاکستان میں 50 ہزار ذیلی حلقے بنانے کی کوشش ہے، ہر ذیلی حلقے میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقہ قائم کر کے اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان کا ہدف ہے۔

سائٹ www.dawateislami.net پر کنز الایمان شریف اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل علّامہ سیِّد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا تفسیری حاشیہ ''خزائن العرفان'' یونی کوڈ[1] میں پیش کیا ہے، اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ''مجلس آئی ٹی'' نے کنز الایمان مع خزائن العرفان کی ایک سافٹ ویئر CD بھی مکتبۃ المدینہ سے جاری کی ہے۔

(6) تحفہ:

جب بھی کسی اسلامی بھائی کو تحفہ دینے کی ترکیب ہو تو اُس میں دیگر تحائف کے علاوہ کنز الایمان بھی تحفہ میں پیش کیا جائے اس طرح آپ کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا خزانہ مُندرِج ہونے کے ساتھ ساتھ کنز الایمان کا تعارُف بھی ہو جائے گا۔

(7) جہیز:

ہمارے ہاں عموماً جہیز میں قرآن پاک بھی دیا جاتا ہے، اگر ترجمے والا قرآن کریم کنز الایمان دیا جائے تو اس کی بَرَکتیں سسرال والوں کو بھی ملیں گی۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں میں مَدَنی کام کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے دنیا بھر میں مدنی حلقے، ہفتہ وار اجتماعات اور مُتَعَدِّد جامعۃ المدینہ لِلبنات اور مدرسۃُ المدینہ للبنات قائم ہیں۔ اِس کام کے لئے ''اسلامی بہنوں کی مجلس مشاورت'' بھی قائم ہے۔ اگست 2009ء کی کارکردگی کے مطابق پاکستان میں تقریباً 2511 اجتماعات ہوتے ہیں اور شُرکاء کی تعداد تقریباً 162367 ہے جن میں وقتاً فوقتاً ترجمۂ قران کنز الایمان کا مُطالَعہ کرنے اور جہیز میں دینے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

(8) اسکولز وکالجز اور جامعات میں عام کرنا:

بااثر شخصیات کو چاہئے کہ اسکولز وکالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) کی لائبریریوں میں کنز الایمان رکھوانے کی ترکیب کریں۔ اسکولز وکالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے والے اساتذہ و پروفیسر حضرات اگر دورانِ تدریس کنز الایمان کے مَحَاسِن بیان کر کے اِسے پڑھنے کی ترغیب دلائیں تو جہاں طلبہ قرآن پاک کی صحیح ترجمانی پائیں گے وہیں یہ سلسلہ کنز الایمان کی تشہیر میں بھی بَہُت مُعاوِن ہوگا۔ اسکولز وکالجز میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے والی مجلس ''شعبۂ تعلیم'' ہے جو کہ کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ اور اساتذہ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے مُتعارِف کراتی ہے جس میں مدرسۃُ المدینہ بالغان کا اِنعقاد بھی ہے جس کے ذریعے قران پاک صحیح قراءت کے ساتھ سکھایا جاتا ہے نیز موقع کی مُناسبت سے کالج و یونیورسٹیز کے پرنسپل، پروفیسر، لیکچرار، دفتری عملہ اور طلبہ کو کنز الایمان کا تعارُف

[1] کمپیوٹر کی اصطلاح میں یونی کوڈ ٹیکسٹ Unicode Text اس لکھائی کو کہتے ہیں جسے عموماً کسی بھی لکھائی والے سوفٹ ویئر میں Copy/Past کیا جاسکے۔

بھی کروایا جاتا اور تحفۃً بھی پیش کیا جاتا ہے اس کے علاوہ پاکستان بھر میں درسِ نظامی کے لئے 112 سے زائد قائم جامِعاتُ المدینہ میں دیگر دَرَجات کے ہزاروں طَلَبہ وطالبات کو بِالعُموم اور درجۂ ثانیہ والوں کو بالخصوص ترجمۂ کنزالایمان پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

﴿9﴾ فتاوٰی:

مسلمانوں کی کثیر تعداد دینی مسائل میں شَرعی رہنمائی کے لیے دارُالافتاء سے رُجوع کرتی ہے، اگر ہمارے مفتیانِ کرام اِن فتاویٰ میں قرآنی آیات کو پیش کرتے ہوئے انہیں ترجمۂ کنزالایمان سے مزّین کردیں تو اس سے بھی کنزالایمان کے عام ہونے کو ترویج ملے گی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان کے کئی شہروں میں دارالافتاء بنام ''دارالافتاء اہلسنّت'' قائم ہیں جن میں جاری ہونے والے فتاوٰی میں عموماً قرآنی آیات کے تحت ترجمۂ کنزالایمان لکھا جاتا ہے، اس کے علاوہ تَخَصُّص فِی الْفِقہ (مفتی کورس) کرنے والے عُلَما کے نصابی مطالعے میں ترجمۂ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

﴿10﴾ جیل خانوں میں عام کرنا:

معاشرے میں پائے جانے والے مختلف طبقات میں ایک طبقہ جیلوں میں بند قیدیوں کا بھی ہے اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ جیلوں میں ایسے لوگوں کی کثرت ہوتی ہے جو عُموماً قرآن وسنّت کی تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں، اسی وجہ سے نفس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر قتل وغارت، فائرنگ، دہشت گردی، توڑ پھوڑ، چوری، ڈکیتی، زِناکاری، منشیات فروشی، جُوا اور نہ جانے کیسے کیسے جرائم میں مُبتَلا ہوکر بالآخر جیلوں میں بند ہوتے ہیں، ان کی تعلیم وتربیّت کی طرف توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے، الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی ''مجلس برائے جیل خانہ جات'' کی کوشش ہے کہ ان قیدیوں میں اچھے اخلاقیات ونظریات فروغ پائیں۔ اس سلسلے میں بہت کم مدّت میں اس مجلس نے تادمِ تحریر پاکستان بھر کی 53 جیلوں میں مدنی حلقے قائم کئے ہیں، یہ مجلس مختلف جیلوں میں بیرکوں اور مساجد کا قیام بھی عمل میں لا رہی ہے۔ ان مساجد اور بیرکوں میں مدرسۃ المدینہ بالِغان اور مختلف کورسز مثلاً قاعدہ کورس، شریعت کورس، مدرس کورس وغیرہ ہیں جن میں تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کے حلقے لگائے جاتے ہیں جبکہ تادمِ تحریر 25 جیلوں کے اندر ''المدینہ لائبریری'' کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے جن میں ترجمۂ قرآن کنزالایمان بھی رکھا گیا ہے۔

﴿11﴾ ٹی وی چینل کے ذریعے:

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی چینل پر دیگر سلسلوں (پروگرامز) کے ساتھ ساتھ ''فیضانِ کنز الایمان'' کے نام سے ایک سلسلہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

﴿13,12﴾ ماھنامے وجرائد:

مختلف سنی جامِعات واداروں کی طرف سے ماہنامے وجرائد شائع کیے جاتے ہیں، مُدیر حضرات کو چاہئے کہ حسب موقع کنز الایمان پر مضامین لکھوا کر شائع کیا کریں اس طرح قارئین کبھی تو کنز الایمان کی تاریخی حیثیت سے واقف ہوں گے تو کبھی خصوصیات سے، کبھی اس کے بہترین اسلوب کی معرفت ملے گی تو کبھی اس کے فکری اثرات سے قلب ودماغ معطر کریں گے۔

﴿14﴾ کتابوں کی دکانیں:

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وقت دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے صرف پاکستان میں 300 سے زائد مکاتب وبستے ہیں جن کے ذریعے کنز الایمان کے لاکھوں نسخے فروخت ہو چکے ہیں جبکہ بیرونِ ملک میں مکتبۃ المدینہ کی تعداد اور کنز الایمان کی فروخت اس کے علاوہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ملک اور بیرونِ ملک بے شمار ہفتہ وار اور لاتعداد تربیتی اجتماعات ہوتے ہیں جن میں کنز الایمان ہدِیَّۃً فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، دعوتِ اسلامی کے مختلف اجتماعات میں کنز الایمان کے نسخے کافی تعداد میں ہدِیَّۃً فروخت ہوتے ہیں، آج کل کُتُب میلوں کا بھی رواج ہے، ایسے مقامات پر مکتبۃ المدینہ کا بستہ لگا کر کنز الایمان اور علماءِ اہلسنّت کی کتب ہدِیَّۃً فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی مزید کاوشیں

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ''کنز الایمان'' کو عام کرنے کے سلسلے میں ''دعوتِ اسلامی'' نے مذکورہ بالا ذرائع کے علاوہ اور بھی کئی اقدامات کیے ہیں۔ اِسی مقدس سلسلے کی ایک سنہری کڑی روزانہ کم از کم تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنز الایمان وتفسیر خزائن العرفان پڑھنے والا ''مدنی انعام'' بھی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عاشقِ اعلیٰ حضرت قبلہ امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے لوگوں کو نیکیوں کا خُوگر بنانے اور گناہوں سے ان کا پیچھا چھڑانے کے لیے ''مدنی انعامات'' کے نام سے سوالاً جواباً ایک نظام الحیاۃ ترتیب دیا ہے جو کثیر مسلمانوں میں رائج ہے۔ ان میں سے بعض سوالات کا تعلق روزانہ کے معمولات سے، بعض کا ہفتے سے، بعض کا ماہانہ سے اور بعض کا سالانہ سے ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں

کے لئے63، طلبۂ علم دین کے لئے92، دینی طالبات کے لئے83 اور مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے40 جبکہ خصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے27 مدنی انعامات ہیں۔ان میں مطالعہ کے لئے سرکار اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزۃ کی تصنیفِ لطیف ''تمہید الایمان''، علمائے حرمین طیبین کے فتاویٰ کا مجموعہ ''حُسام الحرمین''، خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ''بہارِ شریعت'' کے مخصوص ابواب اور امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی ''منہاج العابدین'' کے منتخب ابواب شامل ہیں۔کسی مستند سُنّی عالمِ دین کی اسلامی کتاب کے بارہ (۱۲) منٹ مطالعے کے علاوہ کنزالایمان سے کم از کم تین آیات (مع ترجمہ وتفسیر) کی تلاوت کا تعلق روزانہ کے مدنی انعامات سے ہے۔

''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے مَدَنی مقصد کے حصول کے لئے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے ایک قریہ سے دوسرے قریہ، ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرتے رہتے ہیں ان کے جَدوَل میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان ہوتی ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)

کنزالایمان کے صد سالہ جشن کے موقع پر امیرِ اہلسنّت کا ایک اہم مکتوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عفی عنہ کی جانب سے دعوتِ اسلامی (ہند) کی 12 کابیناؤں کے اراکین نیز تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں مدینۃُ المرشد بریلی شریف کی فضاؤں میں گھومتا ہوا، مزارِ اعلیٰ حضرت کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا، خوشگوار و پُر بہار سلام،

السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ و بَرَکاتُہ الحمد للّٰہ ربِّ العٰلمین علٰی کُلِّ حال

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم ان کا دَرَخشاں ہے آج بھی

جُملہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو 25 مرتبہ ''یوم رضا'' مبارک ہو۔

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِمسال صد سالہ جشنِ کنزالایمان کی دھوم دھام ہے۔یقیناً میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ

نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیروبرکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ''ترجمۂ قرآن کنزالایمان'' اُردو کے تمام تراجم پر فائق ہے۔ یہ ترجمہ تحتُ اللّفظ ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف مُستند تفاسیر کا مجموعہ بھی ہے، جہاں کنزالایمان کے ہر ہر لفظ سے ربُّ الارباب عَزَّوَجَلَّ کے اِحترام وآداب کے سَوتے پھوٹتے ہیں، وہاں شاہِ خیرالانام صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والٖہ وسلّم کی تعظیم واکرام کے چشمے بھی اُبل رہے ہیں، مَعارِفِ قرانی اورالفتِ ربّانی وشَہَنشاہِ زَمانی سے اپنے قلوب کونورانی بنانے کیلئے کنزالایمان شریف کامُطالعہ بے حد مفید ہے۔ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے باعمل بنانے کیلئے اسلامی بھائیوں کو 72، اسلامی بہنوں کو 63 نیز طلبہ کو دیئے ہوئے 92 ''مدنی انعامات'' میں سے مَدَنی انعام نمبر 20 کے مطابِق ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کو کنزالایمان شریف سے روزانہ کم ازکم تین آیات کا ترجَمہ اورخزائن العرفان یا نورُ العرفان سے اس کی تفسیر پڑھنی ہوتی ہے۔ الحمدللّٰہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئی ایسے اسلامی بھائی اور اسلامی بہن ملیں گے جو کہ کنزالایمان شریف مع تفسیر کے مکمّل مُطالَعَے سے مُشَرَّف ہوں گے۔ جنہوں نے ابھی تک مکمّل مطالَعہ نہیں کیا اُن سب کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء ہے کہ صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارک موقع پر حُصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعَے کی تکمیل کا مُصَمَّم عزم فرمالیں۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شورٰی کے نگران سلمہُ الرحمن کو بھی میں نے درخواست کی ہے کہ مُخَیِّر حضرات سے ترکیب بنا کر ھدیّۂ مُعَیَّنہ سے آدھی قیمت پر اِس صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارک موقع پر گھر گھر کنزالایمان شریف کو داخل کرنے کی مُہم چلائیں۔ الحمدللّٰہ عزوجل وہ اِس اَمر میں ساعی ہو چکے ہیں۔ ہمیں یہ مَدَنی کام ساری دنیا میں عام کرنا ہے، کہ ہمارا مَدَنی مقصد بھی ہے: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' (ان شآءَ اللّٰہ عزوجل)۔ الحمدللّٰہ عزوجل تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام دنیا کے کم وبیش 66 مُمالِک میں پہنچ چکا ہے۔ ہر ہر ملک میں ممکنہ حد تک کنزالایمان شریف مسلمانوں کے گھروں میں داخِل کرنا ہے۔ اِسی ضِمن میں ھند کے اسلامی بھائیوں کی خدمتوں میں بھی مَدَنی التجاء ہے کہ آپ بھی اٹھئے، ہمّت کیجئے اور صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے اس مدنی موقع پر اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ کنزالایمان شریف کو گھر گھر عام کرنے پر کمربستہ ہوجایئے۔ کنزلایمان شریف مُعَیَّنہ ہَدِیّے سے آدھے دام میں فروخت کرکے مالی کمی مُخَیِّر اسلامی بھائیوں سے اِسی مد میں چندہ لیکر پوری کیجئے۔ میری خواہش ہے کہ عرسِ رضوی کے بابَرَکت موقع پر مدینۃ المرشد

بریلی شریف میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی جانب سے بہُت بڑا بستہ لگایا جائے اور اُس پر کنزالایمان شریف آدھے ھدِیّے بلکہ صرف '' ڈبل25 '' (یعنی 50) روپے میں فراہم کیا جائے۔ رعایتی ھدیے پر فروخت کئے جانے والے کنزالایمان شریف کے ہر نسخے پر برائے کرم! اس جُملے کی مہر بنوا کر کم از کم تین جگہ لگوادیجئے، (چِٹ چھاپ کر بھی لگائی جاسکتی ہے): '' صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے موقع پر دیا جانے والا کنزالایمان شریف کا نسخہ رعایت پر خرید کر زیادہ دام پر فروخت مت کیجئے۔'' یہ ذِہن میں رہے کہ اگرچہ کنزالایمان شریف کا گھر میں تشریف فرما ہونا باعثِ برکت ہے مگر اس کو پڑھنا سعادت بالائے سعادت، ایمان کی طَراوت، سُنّیت پر استِقامت، اعمالِ حَسَنہ پر مُداوَمت، سوالات قبر میں استِقامت اور نَجاتِ آخرت اور دُخولِ جنّت کا ذریعہ ہے۔ لِہٰذا پڑھنے کی بھی برابر ترغیب جاری رکھئے۔ الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کا سنّیوں کا اِکلوتا اور مقبولِ عام مدنی چینل بھی بالخصوص '' ماہِ رضا '' میں فیضانِ رضا کے عنوان سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاکیزہ حالات، آپ کے سیرت کے روح پرور واقعات اور ایمان افروز ارشادات کے مَدَنی پھول لئے بیک وقت روزانہ دنیا کے ہزاروں گھروں میں T.V. اور انٹرنیٹ کے ذریعے داخل ہو کر لاکھوں مسلمانوں کے قلوب واذہان کو مہکا رہا ہے اور یوں دنیا میں ہر طرف مسلکِ اعلیٰ حضرت کی دھوم مچا رہا ہے۔

والسّلام مع الکرام

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

۱۷ صفر المظفر ۱۴۳۰ ھ

غیبت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے

ہم تو غیبت کریں نہ سُنیں

ایک چُپ سو سُکھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تلاوت کے خوشبودار مدنی پھول

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتھم العالیہ

شیطان اِس رسالے سے بہُت روکے گا مگر آپ پڑھ لیجئے
ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا بیش بہا خزانہ ہاتھ آئیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے جو روزِ جُمُعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِیّ ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قراں عام ہوجائے
ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہوجائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

واہ کیا بات ہے عاشقِ قراٰن کی

حضرت سیِّدُنا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی روزانہ ایک بار ختمِ قراٰن پاک فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تحیۃ المسجد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس قراٰنِ پاک کا ختم اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گریہ کیا ہے۔ نَماز اور تلاوتِ قراٰن کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے چُنانچِہ وفات کے بعد دورانِ تدفین اچانک ایک اینٹ سَرَک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اٹھانے کیلئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قَبْر میں کھڑے ہوکر نَماز پڑھ رہے ہیں! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والدِ محترم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: ''یا اللّٰہ! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قَبْر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرّف فرمانا۔'' منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُر اَنوار کے قریب سے گزرتے تو قَبْرِ انور سے تلاوتِ قراٰن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج۲ ص ۳۶۲۔۳۶۶ مُلتقطاً دار الکتب العلمیۃ) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر

رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دَہَن مَیلا نہیں ہوتا بدن مَیلا نہیں ہوتا
خدا کے اولیا کا تو کفن مَیلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک حَرف پر دس نیکیاں

قراٰنِ مجید، فُرقانِ حمید **اللہ** رَبُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا مبارَک کلام ہے، اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے۔قراٰنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر **10 نیکیوں** کا ثواب ملتا ہے، چُنانچِہ خاتَمُ الْمُرسَلین، شفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذی ج۴ ص۴۱۷ حدیث ۲۹۱۹)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی
گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بہترین شخص

نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم **کا فرمانِ معظَّم** ہے: خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحیحُ البُخارِی ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سُلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجِد میں **قراٰنِ پاک** پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فَیضُ القدیر ج۳ ص۶۱۸ تحت الحدیث ۳۹۸۳)

اللہ مجھے حافظِ قراٰن بنا دے
قراٰن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰن شَفاعت کر کے جنّت میں لے جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم،

رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ معظّم ہے: جس شخص نے **قرانِ پاک** سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرانِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قران شریف اس کی **شفاعت** کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیرلِلطَّبَرانِیّ ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰)

الٰہی خوب دیدے شوق قراں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آیت یا سنّت سکھانے کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے **قرانِ مجید** کی ایک آیت یا دین کی کوئی **سنّت** سکھائی قِیامت کے دن **اللّٰہ** تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطِیّ ج ۷ ص ۲۸۱ حدیث ۲۲۴۵۴)

تلاوت کروں ہر گھڑی یا الٰہی
بکوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک آیت سکھانے والے کیلئے قیامت تک ثواب!

ذُوالنُّورین، جامعُ القران حضرتِ سیِّدُنا **عثمان ابنِ عفّان** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس نے **قرانِ مُبین** کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا ثواب ہے۔ ایک اور حدیثِ پاک میں **حضرتِ** سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین**، شفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں: جس نے **قرانِ عظیم** کی ایک آیت سکھائی جب تک اس آیت کی تلاوت ہوتی رہے گی اس کے لیے ثواب جاری رہے گا۔

(جَمْعُ الْجَوامِع ج ۷ ص ۲۸۲ حدیث ۲۲۴۵۵-۲۲۴۵۶)

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی
مُعاف فرما میری خطا ہر الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللّٰہ تعالیٰ قِیامت تک اَجر بڑھاتا رہیگا

ایک حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے کتابُ اللہ کی ایک آیت یا علم کا ایک باب سکھایا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تاقِیامت اس کا اجر بڑھاتا رہیگا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج۵۹ ص۲۹۰)

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قراٰن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ماں کے پیٹ میں 15پارے حِفْظ کر لئے

''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' سے ایک مفید **عرض** اور ایمان افروز **ارشاد** ملاحظہ فرمایئے:

عرض: حضور! ''تقریبِ بِسۡمِ اللّٰہِ'' کی کوئی عمر شرعاً مقرر ہے؟

ارشاد: شرعاً کچھ مقرّر نہیں، ہاں مشائخِ کرام (رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السّلام) کے یہاں **چار برس چار مہینے چار دن** مقرّر رہیں۔ حضرت خواجہ قطبُ الحقّ وَالدّین **بختیار کاکی** رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی (تو) ''تقریبِ ''بِسۡمِ اللّٰہِ'' مقرّر ہوئی، لوگ بلائے گئے۔ **حضرت خواجہ غریب نواز** رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ **بِسۡمِ اللّٰہِ** پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا کہ ٹھہرو! **حمید الدین ناگوری** آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ اِدھر ناگور میں **قاضی حمید الدین** صاحب رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کو اِلہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو ''بِسۡمِ اللّٰہِ'' پڑھا۔ قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے! **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ**○ آپ نے پڑھا: **اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ**○ **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ**○ **اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حِفظ سنا دیئے۔** حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب نے فرمایا: ''صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: **میں نے اپنی ماں کے شکم** (پیٹ) **میں اِتنے ہی سُنے تھے اور اِسی قدر اُن** (یعنی امّی جان) **کو یاد تھے، وہ مجھے بھی یاد ہوگئے!** (ملفوظاتِ اعلی حضرت ص ۲۸۱ مکتبة المدینه باب المدینه کراچی) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خدا اپنی الفت میں صادِق بنا دے
مجھے مصطفٰے کا تو عاشق بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

افسوس! اسلامی معلومات کی کمی کی وجہ سے آج مسلمانوں کی بَہُت بڑی تعداد قراٰنِ پاک پڑھنے پڑھانے، سُننے سنانے

اور چُھونے اٹھانے وغیرہ کے شَرعی اَحکام سے نابلَد ہے ۔ اِشاعتِ عِلم کا ثواب پانے اور مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کی نیّت سے قراٰنِ پاک کے بارے میں رنگ برنگے مَدَنی پھولوں کا گلدستہ پیش کرتا ہوں ۔

''قراٰن تمام ہی کُتُب سے افضل ہے'' کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے تلاوت کے 21 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ صبح قراٰنِ مجید کو چُومتے تھے اور فرماتے: ''یہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔'' (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۳۴ دار المعرفة بیروت) ﴿۲﴾ تلاوت کے آغاز میں **اعوذ** پڑھنا مُستَحَب ہے اور ابتِدائے سورت میں **بسم اللہ** سنّت، ورنہ مُستَحَب (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳ ص ۵۵۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) ﴿۳﴾ سورۂ براءت (سورۂ توبہ) سے اگر تلاوت شروع کی تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ (اور) بِسْمِ اللّٰہِ (دونوں) کہہ لیجئے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورۂ توبہ (دورانِ تلاوت) آ گئی تو تَسمِیہ (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ شریف) پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اس کی ابتِدا میں نیا تَعَوُّذ (تَعَوْ۔ وُذ) جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے، **بے اَصل** ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتِداءً بھی پڑھے جب بھی بِسْمِ اللّٰہِ نہ پڑھے یہ مَحض غَلَط ہے (اَیضاً ص ۵۵۱) ﴿۴﴾ باوُضو، قبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تلاوت کرنا **مُستَحَب** ہے (اَیضاً ص ۵۵۰) ﴿۵﴾ قراٰنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے **افضل** ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام **عِبادت** ہیں ۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۵) ﴿۶﴾ قراٰنِ مجید کو نہایت **اچّھی آواز** سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچّھی نہ ہو تو اچّھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُرُوف میں **کمی بیشی** ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں **قواعِدِ تجوید** کی رعایت کیجئے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۹، ص ۶۹۴) ﴿۷﴾ قراٰنِ مجید بلند آواز سے پڑھنا **افضل** ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو اِیذا نہ پہنچے ۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۷) ﴿۸﴾ جب قراٰنِ پاک کی سورتیں یا آیتیں پڑھی جاتی ہیں اُس وقت بعض لوگ چپ تو رہتے ہیں مگر اِدھر اُدھر دیکھنے اور دیگر حرکات و اشارات وغیرہ سے باز نہیں آتے، ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ چپ رہنے کے ساتھ ساتھ غور سے سننا بھی لازِمی ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صَفحہ 352 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **قراٰنِ مجید پڑھا جائے اسے کان لگا کر غور سے سُننا اور خاموش رہنا فرض ہے۔** قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:) **وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾** (پ ۹ الاعراف ۲۰۴) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب قراٰن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو)

﴿۹﴾ **جب** بلند آواز سے قراٰن پڑھا جائے تو تمام حاضِرین پر سُننا **فرض** ہے، جب کہ وہ **مجمع** سُننے کے لئے حاضر ہو ورنہ **ایک** کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ مُخرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۵۳ مُلَخَّصاً) ﴿۱۰﴾ **مجمع** میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ **حرام** ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ **حرام** ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ **آہستہ** پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۲) ﴿۱۱﴾ مسجِد میں دوسرے لوگ ہوں، نَماز یا اپنے وِرد و وظائف پڑھ رہے ہوں اُس وقت فَقَط اتنی آواز سے تلاوت کیجئے کہ صرف آپ خود سن سکیں برابر والے کو آواز نہ پہنچے ﴿۱۲﴾ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں **مشغول** ہوں بلند آواز سے پڑھنا **ناجائز** ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اِس نے پڑھنا شروع کیا، تو اِس (یعنی پڑھنے والے) پر گناہ (غُنیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۷) ﴿۱۳﴾ جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھا رہا ہے یا طالبِ علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مُطالَعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا **منع** ہے۔ (اَیضاً) ﴿۱۴﴾ **لیٹ** کر قراٰن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں **سمٹے** ہوں اور منہ کُھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (اَیضاً ص ۴۹۶) ﴿۱۵﴾ **غسل** خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قراٰنِ مجید پڑھنا، **ناجائز** ہے (اَیضاً) ﴿۱۶﴾ **قراٰنِ مجید** سُننا، تلاوت کرنے اور نَفل پڑھنے سے **افضل** ہے (اَیضاً ص ۴۹۷) ﴿۱۷﴾ جو شخص غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجِب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو۔ (اَیضاً ص ۴۹۸) ﴿۱۸﴾ اسی طرح اگر کسی کا **مُصحف شریف** (قراٰنِ پاک) اپنے پاس عارِیَت (یعنی وقتی طور پر لیا ہوا) ہے، اگر اس میں کِتابت کی غَلَطی دیکھے، (تو جس کا ہے اُسے) بتا دینا واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۳) ﴿۱۹﴾ **گرمیوں** میں صبح کو **قراٰنِ مجید** ختم کرنا **بہتر** ہے اور **سردیوں** میں اوّل شب کو کہ حدیث میں ہے: ''جس نے شروع دن میں **قراٰن ختم** کیا، شام تک فِرِشتے اس کے لیے اِستِغفار کرتے ہیں اور جس نے اِبتِدائے شب میں **ختم** کیا، صبح تک اِستِغفار کرتے ہیں۔'' گرمیوں میں چُونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے وَقت **ختم** کرنے میں اِستِغفارِ ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (یعنی سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں **ختم** کرنے سے اِستِغفار زیادہ ہوگی۔ (غُنیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۶) ﴿۲۰﴾ جب قراٰنِ پاک **ختم** ہو تو تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا **بہتر** ہے۔ اگرچہ **تراویح** میں ہو، البتّہ اگر فرض نَماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (غُنیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۶) ﴿۲۱﴾ **ختمِ قراٰن کا طریقہ** یہ ہے کہ سورۂ ناس پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ سے **وَاُولٰٓئِکَ هُمُ**

اَلْمُفْلِحُوْنَ۝ تک پڑھے اور اس کے بعد دعا مانگے کہ یہ سنّت ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنھما حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''نبیِّ کریم، رء وفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جب ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝'' پڑھتے تو سورۂ فاتحہ شروع فرماتے پھر سورۂ بقرہ سے ''وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝'' تک پڑھتے پھر ختمِ قراٰن کی دعا پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ (اَلْاِتقان فِی عُلُوْمِ الْقُراٰن،ج ۱،ص۱۵۸)

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مُنّے نے راز فاش کر دیا......!

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللّٰہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن محمد بن اسلم طُوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنی نیکیاں چھپانے کا بے حد خیال فرماتے یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: اگر میرا بس چلے تو میں کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فِرِشتوں) سے بھی چھپ کر عبادت کروں! راوی کہتے ہیں: میں بیس برس سے زیادہ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں رہا مگر جمعۃ المبارک کے علاوہ کبھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دو رَکعت نَفل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانی کا کوزہ لیکر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مَدَنی مُنّا زور زور سے رونے لگا۔ اس کی امّی جان چُپ کروانے کی کوشش کررہی تھیں، میں نے کہا: مَدَنی مُنّا آخر اس قَدَر کیوں رورہا ہے؟ بی بی صاحِبہ نے فرمایا: اس کے ابّو (حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی) اس کمرے میں داخل ہوکر تلاوتِ قراٰن کرتے ہیں اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے! شیخ ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی (ریاکاریوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کی خاطر) نیکیاں چھپانے کی اِس قدر سعی فرماتے تھے کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہَر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھوکر آنکھوں میں سُرمہ لگا لیتے تاکہ چِہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے! (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۵۴) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سبحٰنَ اللّٰہ! ایک طرف نیکیاں چھپانے والے وہ مخلِص صالح انسان اورآہ! دوسری طرف اپنی نیکیوں کا بڑھا چڑھا کر ڈھنڈورا پیٹنے والے ہم جیسے اِخلاص سے عاری نادان! کہ اوّل تو نیکی ہو نہیں پاتی ہے کبھی ہو بھی گئی تو ریاکاری لاگو پڑ جاتی ہے۔ہائے! ہائے!

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ کریم کے حُرُوف کی دُرُست مَخارِج سے ادائیگی اور غلط پڑھنے سے بچنا فرضِ عین ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ''بلاشُبہ اتنی **تجوید** جس سے **تَصحِیح** (تَص۔حی۔حِ) حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے ادا کر سکے)، اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، **فرضِ عَین** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۶ص ۳۴۳)

قراٰن پڑھنے والے مَدَنی مُنّوں کی فضیلت

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمین والوں پر عذاب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے لیکن جب بچّوں کو **قراٰنِ پاک** پڑھتے سنتا ہے تو عذاب کو روک لیتا ہے۔ (سُنَنِ دارمی ج ۲ ص ۵۳۰ حدیث ۳۳۴۵ دار الکتاب العربی بیروت)

ہو کرم اللہ! حافِظ مدنی مُنّوں کے طفیل
جگمگاتے گُنبدِ خضرا کی کرنوں کے طفیل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **''دعوتِ اسلامی''** کے تحت دنیا کے مختلف ممالِک میں بے شمار مدارِس بنام **مَدرَسۃُ الْمَدِینہ** قائم ہیں۔جن میں تادمِ تحریر صرف پاکستان میں پچاس ہزار مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں حِفظ وناظِرہ کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نیز لاتعداد مساجِد و مقامات پر **مَدرَسۃُ الْمَدِینہ** (بالِغان) کا بھی اہتمام ہوتا ہے، جن میں دن کے اندر کام کاج میں مصروف رہنے والوں کو عُموماً نمازِ عشا کے بعد تقریباً 40 مِنَٹ کیلئے دُرُست **قراٰنِ مجید** پڑھنا سکھایا جاتا، مختلف دعائیں یاد کروائی جاتیں اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کیلئے بھی **مدارِسُ المدینہ** (بالِغات) قائم ہیں۔

”خوب قراٰنِ پاک پڑھو“ کے چودہ حُروف کی نسبت سے سجدۂ تلاوت کے 14 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ **واجِب** ہوجاتا ہے۔(اَلْهِدَایہ، ج ۱ ص۷۸داراحیاء التراث العربی بیروت) ﴿۲﴾فارسی یا کسی اور زَبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجَمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجِب ہوگیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سجدہ کا ترجَمہ ہے، البتّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ **آیتِ سجدہ** کا ترجَمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضَرورت نہیں کہ سننے والے کو **آیتِ سجدہ** ہونا بتایا گیا ہو۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص۱۳۳ کوئٹہ) ﴿۳﴾**پڑھنے** میں یہ **شرط** ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود **سُن** سکے۔(بہارِشریعت ج ۱ حصّہ ۴ ص۲۸ ۷) ﴿۴﴾**سننے** والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بِالقصد (یعنی ارادۃً) سُنی ہو، بلا قصد (یعنی بلا ارادہ) سُننے سے بھی سجدہ **واجِب** ہوجاتا ہے۔(الھدایہ ج ۱ ص۷۸) ﴿۵﴾اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شوروغل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سُنی تو **سجدہ واجِب** ہوگیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی **تو واجب نہ** ہوا۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص۱۳۲) ﴿۶﴾ **سجدہ** واجب ہونے کے لئے **پوری آیت** پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں **سجدے کا مادّہ** پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔(رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص۶۹۴) ﴿۷﴾**سجدۂ تِلاوت کا طریقہ:** سجدے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہوجائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا **سنّت** ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام **مُستَحَب**۔(دُرِّمُختار ج ۲ ص۶۹۹) ﴿۸﴾ **سجدۂ تلاوت** کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہُّد (یعنی اَلتَّحِیّات) ہے نہ سلام۔(تَنْوِیرُ الْاَبْصار ج ۲ ص۷۰۰) ﴿۹﴾اس کی نیّت میں یہ شرط نہیں کہ فُلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مُطلَقاً **سجدۂ تلاوت** کی نیّت **کافی** ہے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص۶۹۹) ﴿۱۰﴾ آیتِ سجدہ بَیرونِ نماز (یعنی نماز کے باہَر) پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا **واجِب** نہیں ہاں **بہتر** ہے کہ فوراً کر لے اور وُضو ہو تو تاخیر **مکروہِ تنزیہی**۔(دُرِّمُختار ج ۲ ص۷۰۳) ﴿۱۱﴾ اُس وقت اگر کسی وجہ سے **سجدہ نہ** کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامِع (یعنی سننے والے) کو یہ کہہ لینا **مُستَحَب** ہے: **سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا٭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ**۝ (ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے سُنا اور مانا، تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔(پ ۳ البقرۃ:۲۸۵) (رَدُّالْمُحتار ج ۲، ص۷۰۳) ﴿۱۲﴾ایک مجلس میں سجدے کی ایک آیت کو بار بار **پڑھا یا سنا** تو ایک ہی سجدہ **واجِب** ہوگا، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو یونہی اگر آیت

پڑھی اور وُہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی سجدہ واجِب ہوگا۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۷۱۲)﴿۱۳﴾ پوری سورت پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا **مکروہ تحریمی** ہے اور صرف **آیتِ سجدہ** کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملا لے۔ (دُرِّمُختار ج ۲، ص ۷۱۷)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجت پوری ہونے کیلئے

﴿۱۴﴾ (اَحناف یعنی حنفیوں کے نزدیک قرانِ پاک میں سجدے کی 14 آیتیں ہیں) جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر سجدے کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا **مقصد** پورا فرما دے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں 14 سجدے کرلے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۴ ص ۷۳۸)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

14 آیاتِ سجدہ

(۱) ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ۠ؑ۲۰۶﴾ (پ ۹ اعراف ۲۰۶)

(۲) ﴿وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ۠ؑ۱۵﴾ (پ ۱۳ رعد ۱۵)

(۳) ﴿وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ۴۹ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۠ؑ۵۰﴾ (پ ۱۴ نحل ۴۹)

(۴) ﴿قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْاؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا۱۰۷ۙ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا۱۰۸ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا۠ؑ۱۰۹﴾

(پ ۱۵ بنی اِسرائیل ۱۰۷۔۱۰۹)

(۵) ﴿اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ٘ وَّ مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْرَآءِیْلَ٘ وَ مِمَّنْ هَدَیْنَا وَ اجْتَبَیْنَاؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا۠ؑ۵۸﴾ (پ ۱۶ مریم ۵۸)

(۶) ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُؕ وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ۠ؑ۱۸﴾ (پ ۱۷ حج ۱۸)

(۷) ﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾﴾ (پ ۱۹ فرقان ۶۰)

(۸) ﴿اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۶﴾﴾ (پ۱۹ نمل ۲۵۔۲۶)

(۹) ﴿اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾﴾ (پ۲۱ سجدہ ۱۵)

(۱۰) ﴿قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا هُمْ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾﴾ (پ۲۳ ص ۲۴۔۲۵)

(۱۱) ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْــٴَـمُوْنَ ﴿۳۸﴾﴾

(پ۲۴ حٰمٓ السجدۃ ۳۷۔۳۸)

(۱۲) ﴿فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾﴾ (پ۲۷ نجم ۶۲)

(۱۳) ﴿وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾﴾ (پ۳۰ اِنشِقاق ۲۰۔۲۱)

(۱۴) ﴿كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾﴾ (پ۳۰ علق ۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''فرمانِ حمید'' کے نو حُروف کی نسبت سے قراٰنِ پاک کو چُھونے کے 9 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر وُضو نہ ہو تو قراٰنِ عظیم چُھونے کے لئے وُضو کرنا فرض ہے۔(نُورُ الْاِیضاح ص۱۸) ﴿۲﴾ بے چھوئے زبانی دیکھ کر (بے وُضو) پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں ﴿۳﴾ قراٰنِ مجید چُھونے کے لئے یا **سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر** کے لئے **تیمُّم** جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔(بہارِ شریعت ج۱ حصّہ۲ ص۳۵۲) ﴿۴﴾ جس پر **غُسل** فرض ہو اُس کو **قراٰنِ مجید** چھونا اگر چہ اس کا سادہ حاشِیہ یا جِلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے مُقَطَّعات کی انگوٹھی **حرام** ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ حصّہ۲ ص۳۲۶) ﴿۵﴾ اگر قراٰنِ عظیم جُزدان میں ہو تو جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابِع ہو نہ قراٰن

مجید کا تو جائز ہے، کُرتے کی آستین، دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے (یعنی کندھے) پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چولی قرآن مجید کے تابع تھی۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۳۴۸)

﴿۶﴾ قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حُکم ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۲۷) ﴿۷﴾ کتاب یا اخبار میں آیت لکھی ہو تو اُس آیت پر نیز اُس آیت والے حصّہ کاغذ کے عین پیچھے بے وضو اور بے غُسلے کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ﴿۸﴾ جس کاغذ پر صرف آیت لکھی ہو اور کچھ بھی نہ لکھا ہو اُس کو آگے پیچھے یا کونے وغیرہ کسی بھی جگہ پر بے وُضو اور بے غُسلا ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

کلامِ پاک کے مولا مجھے آداب سکھلا دے
مجھے کعبہ دکھا دے گنبدِ خضرا بھی دکھلا دے

کتابیں چھاپنے والوں کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء

﴿۹﴾ دینی کتابیں اور ماہنامے وغیرہ چھاپنے والوں کی خدمتوں میں درد بھری مدنی التجاء ہے کہ سرِ ورق (TITLE) کے چاروں صفحوں میں سے کسی بھی صفحے پر آیاتِ مبارکہ یا ان کے ترجمے نہ چھاپا کریں کہ کتاب یا رسالہ لیتے اُٹھاتے ہوئے بے شمار مسلمان بے خیالی میں بے وُضو چُھونے میں مُبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحہ 393 پر فرماتے ہیں: آیۂ کریمہ کو اخبار کی طَبلَق (یعنی اخبار یا رسالے کے بنڈل، پُلندے یا گڈّی کے گرد لپیٹے ہوئے کاغذ) یا کارڈ یا لِفافوں پر چھپوانا بے ادبی کو مُستَلزِم (یعنی لازم کرتا) اور حرام کی طرف مُنجِر (یعنی لے جانے والا) ہے اُس پر چِٹّھی رَسانوں (یعنی ڈاکیوں) وغیرہم بے وُضو بلکہ جُنُب (یعنی بے غسل) بلکہ کُفّار کے ہاتھ لگیں گے جو ہمیشہ جُنُب (یعنی بے غسلے) رہتے ہیں اور یہ حرام ہے۔ قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا) لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (ترجمۂ کنز الایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوُضو) مہریں لگانے کے لئے زمین پر رکھے جائیں گے پھاڑ کر ردّی میں پھینکے جائیں گے ان بے حُرمتیوں پر آیت کا پیش کرنا اس (یعنی چھاپنے یا لکھنے والے) کا فِعل ہوا۔

گرد م از عقل سُوالے کہ بگو ایمان چیست عقل دَر گوشِ دِلَم گفت کہ ایمان ادب ست

(میں نے عقل سے یہ سُوال کیا تُو یہ بتادے کہ ایمان کیا ہے، عقل نے میرے دل کے کانوں میں کہا کہ ایمان ادب کا نام ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر کسی کتاب کے سرِ ورق (TITLE) پر آیتِ قرآنی چھپی ہوئی دیکھیں تو درخواست ہے اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے کتاب

چھاپنے والے کو مندرجہ بالاتحریر دکھائیے یا اس کی فوٹو کاپی بذریعۂ ڈاک ارسال فرمائیے اور ساتھ میں یہ بھی لکھئے کہ آپ کی فُلاں کتاب کے سرِ وَرَق پر آیتِ کریمہ دیکھی تو تحریری طور پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوں کہ برائے کرم! سرِ ورق پر آیاتِ مبارکہ اور ان کے ترجمے نہ چھاپئے تاکہ مسلمان بے خیالی میں بے وضو چھونے سے محفوظ رہیں۔ جزاکَ اللّٰہُ خیراً۔ اگر پبلیشر بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کا عاشق ہوا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے آئندہ احتیاط کی نیّت کا اظہار کریگا۔

محفوظ خدا رکھنا سدا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”قراٰن“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے ترجَمۂ قراٰن کے 4 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ بغیر تفسیر صرف ترجمۂ قراٰن نہ پڑھا جائے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارَک فتوے کے ایک جُز (یعنی حصّے) کا خلاصہ ہے: بغیر علمِ کثیر کے صرف ترجمۂ قُراٰن پڑھ کر سمجھ لینا ممکن نہیں، بلکہ اس میں نفع کے مقابلے میں نقصان زیادہ ہے۔ ترجمہ پڑھنا ہے تو کسی عالم ماہر کامل سُنّی دیندار سے پڑھے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۸۲ مُلَخَّصاً)

﴿۲﴾ قراٰن پاک کو سمجھنے کے لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، ولیٔ نعمت، اِمامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبرکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قراٰن ”**کنزُ الایمان**“ مع تفسیر ”**خزائن العرفان**“ (از حضرت علامہ مولانا سیّد نعیمُ الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی) حاصل کیجئے ﴿۳﴾ روزانہ قراٰن پاک کی کم از کم 3 آیات (مع ترجمہ وتفسیر) کی **تلاوت** کے **مَدَنی انعام** پر عمل کیجئے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے ﴿۴﴾ دعوتِ اسلامی کے تنظیمی انداز کے مطابق ہر مسجد کو ایک ذیلی حلقہ قرار دیا گیا ہے۔ تمام ذیلی حلقوں میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر **تین آیات** کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان کے **مَدَنی حلقے** کا ہَدَف ہے۔ اگر مُیَسَّر ہو تو اسلامی بھائی اس میں **شرکت** کی سعادت پائیں۔

”کنزالایمان“ اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اِس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''رب'' کے دو حُرُوف کی نسبت سے مقدّس اوراق کو دفن کرنے یا ٹھنڈے کرنے کے 2 مَدَنی پھول

﴿ ۱ ﴾ اگر مُصحَف (یعنی قرآن) شریف پُرانا ہو گیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنتشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دَفن کیا جائے اور دَفن کرنے میں اس کیلئے لَحَد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قبلہ کی دیوار کو اتنا کھودیں کہ سارے مُقدّس اَوراق سما جائیں) تا کہ اس پر مٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹّی ڈالیں کہ اس پر مٹّی نہ پڑے، مُصحَف شریف پُرانا ہو جائے تو اُس کو جلایا نہ جائے۔(بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۳۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) ﴿ ۲ ﴾ مُقدّس اَوراق کم گہرے سَمُندر، دریا یا نہر میں نہ ڈالے جائیں کہ عُمُوماً بہ کر کَنارے پر آجاتے اور سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں۔ ٹھنڈا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتّھر ڈال دیا جائے نیز تھیلی یا بوری پر چند جگہ اس طرح چِیرے لگائے جائیں کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے ورنہ پانی اَندر نہ جانے کی صُورت میں بعض اَوقات مِیلوں تک تَیرتی ہوئی کَنارے پہنچ جاتی ہے اور کبھی گنوار یا کُفّار خالی بوری حاصِل کرنے کے لالچ میں مُقدّس اَوراق کَنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اتنی سخت بے اَدَبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر عُشّاق کا کلیجہ کانپ اُٹھے! مُقدّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پہنچانے کیلئے مسلمان کشتی والے سے بھی تعاوُن حاصِل کیا جاسکتا ہے مگر بوری میں چِیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔

میں ادب قراٰن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

''کلامُ اللّٰہ'' کے آٹھ حُروف کی نسبت سے مُتَفرّق 8 مَدَنی پھول

﴿ ۱ ﴾ قراٰنِ مجید کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ و تابِعین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم اجمعین کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔(بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۳۹) ﴿ ۲ ﴾ قراٰنِ مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قراٰن مجید نیچے ہو۔(اَیضاً) ﴿ ۳ ﴾ لُغت و نحو و صَرف (تینوں عُلوم) کا ایک (ہی) مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک (علم) کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر عِلمِ کلام کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر فِقہ اور احادیث و مَوَاعِظ و دعواتِ

ماثُورہ (یعنی قراٰن واحادیث سے منقول دعائیں) فِقہ سے اوپر اور **تفسیر** کو ان کے اوپر اور **قرآنِ مجید** کو سب کے اوپر رکھئے۔ قرآن مجید جس صَندُوق میں ہو اس پر **کپڑا** وغیرہ نہ رکھا جائے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص ۳۲۳۔۳۲۴) ﴿۴﴾ کسی نے محض **خیرو بَرَکت** کے لیے اپنے مکان میں قراٰنِ مجید رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعثِ **ثواب** ہے۔ (فتاوٰی قاضی خان ج۲، ص۳۷۸) ﴿۵﴾ بے خیالی میں قراٰنِ کریم اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ ﴿۶﴾ گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اس پر پاؤں رکھ دیا تو **کافر** ہو گیا ﴿۷﴾ اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلَف یا قَسم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بہُت "سخت قَسم" ہوئی اور اگر حَلَف یا قَسم کا لفظ نہ بولا تو صِرف قراٰنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۳ ص ۵۷۴ ۔ ۵۷۵ مُلَخَّصاً) ﴿۸﴾ اگر مسجِد میں بہُت سارے قراٰنِ پاک جمع ہو گئے اور سب استعمال میں نہیں آرہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی اُنہیں ھدِیَّۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتّہ ایسی صورت میں وہ قراٰنِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کیلئے تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۶ ص ۱۶۴ مُلَخَّصاً)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش خدایا
اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"مدینہ" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے 5 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **سرکارِ نامدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے: **مردہ کا حال قبر میں** ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدّت سے **اِنتظار** کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی **دعا** اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مَافِیْھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ مُتعَلِّقین کی طرف سے ہدِیّہ کیا ہوا **ثواب** پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے "دعائے مغفرت کرنا ہے"۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۰۳ حدیث ۷۹۰۵) ﴿۲﴾ **طَبَرانی** میں ہے: "**جب کوئی شخص میّت کو ایصالِ ثواب** کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نُورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کَنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: "**اے قبر**

والے! یہ ہدیّہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر۔'' یہ سن کر وہ **خوش** ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانِیّ ج۵ ص۳۷ حدیث۶۵۰۴ دار الفکر بیروت)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے
فضل سے کردے چاندنا یارب!

﴿۳﴾ **تلاوتِ قراٰن** کے ساتھ ساتھ **فرض**، واجِب، سنّت، نَفْل، نَماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، درس، مَدَنی قافلے میں سفر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مُطالعہ، مَدَنی کاموں کیلئے اِنفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا **ایصالِ ثواب** کر سکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

﴿۴﴾ ''ایصالِ ثواب'' کوئی مشکل کام نہیں صرف اتنا کہہ دینا یا دل میں نیّت کر لینا بھی کافی ہے کہ مثلاً **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو قراٰنِ پاک پڑھا (یا فُلاں فُلاں عمل کیا) اس کا ثواب میری والِدۂ مرحومہ کو پہنچا۔'' اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب پہنچ جائے گا۔

فاتِحہ کا طریقہ

﴿۵﴾ **آج کل** مسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو **فاتحہ کا طریقہ** رائج ہے وہ بھی بہت اچّھا ہے، اس دوران تلاوت وغیرہ کا بھی ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔ جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کچھ سامنے رکھ لیجئے۔ اب ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ'' پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۠﴿۶﴾

تین بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠﴿۴﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠﴿۵﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۬ۙ الْخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۠﴿۶﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۠﴿۷﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۚۛ فِیْهِ ۚۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیے:

﴿۱﴾ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ (پ۲ البقرۃ:۱۶۳)

﴿۲﴾ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ (پ۸ الاعراف:۵۶)

﴿۳﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۷ الانبیآء:۱۰۷)

﴿۴﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ (پ۲۲ الاحزاب:۴۰)

﴿۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

(پ ۲۲ الاحزاب:۵۶)

اب دُرُود شریف پڑھئے:

اس کے بعد پڑھئے:

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۲﴾

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بُلند آواز سے "**اَلفاتحہ**" کہے۔ سب لوگ آہستہ سے سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے: "آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دید یجئے"۔ تمام حاضِرین کہہ دیں: "آپکو دیا" اب فاتحہ پڑھانے والا **ایصالِ ثواب** کر دے۔

اِیصال ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یااللہ عزّوجلّ جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہئے) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہو سکا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایانِ شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے توَسُّط سے تمام انبیائے کرام علیھم الصّلوٰۃ وَالسّلام تمام صَحابۂ کرام علیھم الرضوان تمام اولیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کی جناب میں نذر پہنچا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے توَسُّط سے سَیِّدُ نا آدم صَفِیُّ اللّٰہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام سے لیکر اب تک جتنے انسان وجنّات **مسلمان** ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔ اس دَوران جن جن بُزُرگوں کو خُصُوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جایئے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیرو مرشِد کو بھی **ایصالِ ثواب** کیجئے۔ (فوت شُدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے) اب حسبِ معمول دعا ختم کر دیجئے۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ کھانوں اور پانی میں واپس ڈال دیجئے)

ثواب اعمال کا میرے تو پہنچا ساری اُمت کو
مجھے بھی بخش یا رب بخش اُن کی پیاری اُمت کو

صَلُّو ا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

میری زندگی کا پہلا رِسالہ

از: سگِ مدینہ محمد الیاس قادری رضوی عُفِیَ عَنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بچپن ہی سے اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن سے مَحَبَّت ہوگئی تھی۔ ''تذکرۂ احمد رضا بسلسلۂ یوم رضا'' میری زندگی کا پہلا رِسالہ ہے۔ جو کہ میں نے 25 صفر المظفّر 1393ھ (بمطابق 1973-3-31) کو ''یومِ رضا'' کے موقع پر جاری کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے بہت سارے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں، وقتاً فوقتاً اِس میں ترامیم کی ہیں، روضۂ رسول علیٰ صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی یاد دلانے والے دستخط بھی اُن دنوں نہیں تھے بعد میں ذہن بنا مگر آخری صَفْحے پر بطورِ یادگار تاریخ پُرانی رکھی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری اِس کاوِش کو قبول فرمائے اور اِس مختصر سے رِسالے کو عاشقانِ رسول کیلئے نَفْع بخش بنائے۔ اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ بطفیلِ اعلیٰ حضرت میری اور رِسالے کے ہر سُنّی قاری کی بے حساب مغفِرت کرے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنت الفردوس میں آقا کا پڑوس
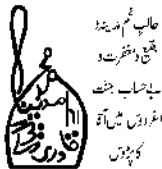
۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

21-12-2011

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تذکرۂ امام احمد رضا رَحْمَةُ اللّٰه تَعالٰی عَلَیْه

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر بہ نیّتِ ثواب یہ رِسالہ پورا پڑھ کر اپنی دنیا وآخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحْمتِ عالَم ،نورِ مُجَسَّم،شاہِ بَنی آدم، شَفیعِ اُمَم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: ''جو مجھ پر دُرُود پاک پڑھے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔'' (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲٦۱ مؤسسة الريان بيروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِلادَتِ باسعادت

میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسُنّت، ولیِٔ نِعمت،عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی وِلادَتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوّالُ الْمُکَرّم ۱۲۷۲؁ھ بروزِ ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابق 14 جون 1856ءکو ہوئی۔سِنِ پیدائش کے اِعْتِبار سے آپ کا نام اَلْمُخْتار (۱۲۷۲ھ) ہے۔ (حیاتِ اعلی حضرت ج ۱ ص۵۸ مکتبة المدينه بابُ المدينه کراچی)

اعلیٰ حضرت کا سِنِ ولادت

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنا سَنِ وِلادت پارہ 28 سُوْرَةُ الْمُجَادَلَه کی آیت نمبر 22 سے نکالا

ہے۔ اِس آیتِ کریمہ کے عِلْمِ اَبْجَد کے اِعْتِبار کے مطابق 1272 عَدَد ہیں اور ہجری سال کے حساب سے یہی آپ کا سِنِ وِلادَت ہے۔ چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ملفوظات اعلٰی حضرت صَفْحَہ 410 پر ہے: وِلادت کی تاریخوں کا ذِکْر تھا اور اس پر (سیِّدی اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے) ارشاد فرمایا: بِحَمْدِ اللّٰہِ تعالٰی میری وِلادت کی تاریخ اس آیۂ کریمہ میں ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (پ ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

آپ کا نام مُبارَک **محمد** ہے اور آپ کے دادا نے **احمد رضا** کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز بچپن

عُموماً ہر زمانے کے بچّوں کا وُہی حال ہوتا ہے جو آج کل بچّوں کا ہے کہ سات آٹھ سال تک تو انہیں کسی بات کا ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تہ تک پہنچ سکتے ہیں، مگر اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا بچپن بڑی اَہَمِّیَّت کا حامل تھا۔ کم سِنی، خُرد سالی (یعنی بچپن) اور کم عمری میں ہوش مندی اور قُوّتِ حافِظہ کا یہ عالَم تھا کہ ساڑھے **چار سال** کی ننّھی سی عُمر میں قراٰنِ مجید ناظِرہ مکمَّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوگئے۔ **چھ سال** کے تھے کہ ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں مِنْبر پر جلوہ افروز ہو کر میلادُ النّبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوع پر ایک بہت بڑے اجتماع میں نہایت پُر مَغْز تقریر فرما کر عُلَمائے کرام اور مشائخِ عِظام سے تحسین و آفرین کی دادوُصول کی۔ اِسی عُمر میں آپ نے **بغداد شریف** کے بارے میں سَمْت معلوم کرلی پھر تادمِ حیات بَلْدَۂ مبارَکہ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم (یعنی غوثِ اعظم کے مُبارَک شہر) کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ نَماز سے تو عِشْق کی حد تک لگاؤ تھا چُنانچہ نَمازِ پنج گانہ باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کا تَحَفُّظ کرتے ہوئے مسجِد میں جا کر ادا فرمایا کرتے، جب کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوتا تو فوراً نظریں نیچی کرتے ہوئے سر جُھکا لیا کرتے، گویا کہ سُنّتِ مصطفٰے عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّناء کا آپ پر غَلَبہ تھا جس کا اِظہار کرتے

ہوئے حُضُور پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ عالیہ میں یُوں سلام پیش کرتے ہیں: ؎

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرُود

اُونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے لڑکپن میں تقویٰ کو اِس قَدَر اپنالیا تھا کہ چلتے وَقت قدموں کی آہٹ تک سُنائی نہ دیتی تھی ۔ سات سال کے تھے کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں روزے رکھنے شروع کر دیئے۔

(دیباچہ فتاوٰی رضویہ ج ۳۰ ص ۱۶)

بچپن کی ایک حِکایت

جنابِ سیِّد ایّوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو گھر پر ایک مولوی صاحِب قراٰنِ مجید پڑھانے آیا کرتے تھے۔ایک روز کا ذِکر ہے کہ مولوی صاحِب کسی آیتِ کریمہ میں بار بار ایک لَفظ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بتاتے تھے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی زَبانِ مُبارَک سے نہیں نکلتا تھا وہ ''زَبَر'' بتاتے تھے آپ ''زیر'' پڑھتے تھے یہ کیفیت جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے دادا جان حضرتِ مولانا رضا علی خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے دیکھی تو حُضُور (یعنی اعلیٰ حضرت) کو اپنے پاس بُلایا اور کلامِ پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتِب نے غَلَطی سے زیر کی جگہ زَبر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی زَبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے؟ عَرض کی: میں ارادہ کرتا تھا مگر زبان پر قابو نہ پاتا تھا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ خود فرماتے تھے کہ میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سَبَق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سَبَق سنتے تو حَرف بَحرف لفظ بہ لفظ سنا دیتا۔روزانہ یہ حالت دیکھ کر سَخت تعجُّب کرتے۔ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِن؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر

نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ **اللہ** کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم شاملِ حال ہے۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۶۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلا فتوٰی

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے صِرف تیرَہ سال دَس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان علیہ رَحمۃُ الْمَنّان سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اِسی دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتوٰی تحریر فرمایا تھا۔ فتوٰی صحیح پا کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سپرد کر دی اور آخر وَقت تک فتاوٰی تحریر فرماتے رہے۔(ایضاً ص ۲۷۹) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اعلٰی حضرت کی رِیاضی دانی

اللہ تعالٰی نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بے اندازہ عُلُومِ جلیلہ سے نوازا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کم وبیش پچاس عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ تَوقیت (علمِ تَو۔قِی۔ت) میں اِس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ علمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچہ علیگڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاءُ الدّین جو کہ رِیاضی میں غیر مُلکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں رِیاضی کا ایک مسئلہ

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

پوچھنے آئے۔ارشاد ہوا: فرمایئے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کچھ تو فرمایئے۔وائس چانسلر صاحب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُسی وَقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔اُنہوں نے اِنتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اِتّفاقاً ہمارے دینیّات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلَیمان اشرف صاحِب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضِر ہوگیا۔یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت ومَسرّت واپس تشریف لے گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی شخصیّت سے اِس قَدَر مُتَأَثِّر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلوٰۃ کے پابند ہوگئے۔(ایضاً ص ۲۲۳، ۲۲۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

عِلاوہ ازیں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ علمِ تکسیر، علمِ ہیئت، علمِ جَفر وغیرہ میں بھی کافی مَہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز قُوّتِ حافِظہ

حضرتِ ابوحامِد سیِّد محمد محدِّث کچھوچھوی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں کہ جب ''دارُالْاِفتا'' میں کام کرنے کے سلسلے میں میرا بریلی شریف میں قیام تھا تو رات دن ایسے واقعات سامنے آتے تھے کہ اعلیٰ حضرت کی حاضر جوابی سے لوگ حیران ہو جاتے۔ان حاضر جوابیوں میں حیرت میں ڈال دینے والے واقِعات اور وہ عِلمی حاضر جوابی تھی جس کی مثال سُنی بھی نہیں گئی۔مَثَلاً اِستِفتا (سُوال) آیا، دارُالْاِفتا میں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئی قسم کا حادِثہ دریافت کیا گیا (یعنی نئے قسم کا مُعامَلہ پیش آیا ہے) اور جواب جُزئِیَّہ (جُز۔ئی۔یَہ) کی شکل میں نہ مل سکے گا فُقَہائے کرام کے اُصولِ عامّہ سے اِستِنباط کرنا پڑے گا۔(یعنی فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے بتائے ہوئے اُصولوں سے مسئلہ نکالنا پڑے گا) اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، عَرض کیا: عجب نئے نئے قسم کے سُوالات آرہے ہیں! اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں؟ فرمایا: یہ تو بڑا پرانا سُوال ہے۔ابنِ ہُمام نے **''فَتْحُ الْقَدِیر''** کے فُلاں صَفْحے میں،

ابنِ عابِدین نے "رَدُّ الْمُحتار" کی فُلاں جلد اور فُلاں صَفْحَہ پر (لکھا ہے)، "فتاوٰی ہندیہ" میں، "خیریہ" میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے اب جو کتابوں کو کھولا تو صَفْحَہ، سَطر اور بتائی گئی عبارت میں ایک نُقطے کا فرق نہیں۔ اس خداداد فضل وکمال نے عُلَما کو ہمیشہ حیرت میں رکھا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۱۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کس طرح اِتنے علم کے دریا بہا دیئے

عُلمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صرف ایک ماہ میں حِفْظ قرآن

جنابِ سیِّد ایوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اس لقب کا اہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کر دیا جس کا وَقْت غالِباً عِشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرما لیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں[۳۰] روز تیسواں[۳۰] پارہ یاد فرما لیا۔

ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو۔ (ایضاً ص ۲۰۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سرتاپا نُمُونہ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا نعتیہ دیوان ''حدائقِ بخشش شریف'' اِس اَمر کا شاہد ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائیِ قَلْب سے نکلا ہوا ہر مِصْرَعہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بے پایاں عقیدت ومَحَبَّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کبھی کسی دُنیوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اس لیے کہ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے حُضورِ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت وغُلامی کو دل وجان سے قَبول کرلیا تھا۔ اوراس میں مرتبۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے، اس کا اِظہار آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک شِعْر میں اِس طرح فرمایا: ؎

اِنہیں جانا اِنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِـلّٰـهِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

حُکّام کی خُوشامد سے اِجتِناب

ایک مرتبہ رِیاست نان پارہ (ضلع بہرائچ یوپی ہند) کے نواب کی مَدْح (یعنی تعریف) میں شُعَرا نے قصائد لکھے۔ کچھ لوگوں نے آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے بھی گزارِش کی کہ حضرت آپ بھی نواب صاحِب کی مَدْح (تعریف) میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مَطْلَع[1] یہ ہے: ؎

وہ کمالِ حُسنِ حُضور ہے کہ گُمانِ نَقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شَمْع ہے کہ دُھواں نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: کمال=پورا ہونا۔ نَقص=خامی۔ خار=کانٹا

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حسن وجمال درجۂ کمال تک پہنچتا ہے یعنی ہر طرح

[1] غزل یا قصیدہ کے شروع کا شعر جس کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں وہ مَطْلَع کہلاتا ہے۔

سے کامل و مکمّل ہے اس میں کوئی خامی ہونا تو دُور کی بات ہے، خامی کا تصوُّر تک نہیں ہوسکتا، ہر پھول کی شاخ میں کانٹے ہوتے ہیں مگر گلشنِ آمنہ کا ایک یہی مہکتا پھول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ایسا ہے جو کانٹوں سے پاک ہے، ہر شمع میں یہ عیب ہوتا ہے کہ وہ دُھواں چھوڑتی ہے مگر آپ بزمِ رسالت کی ایسی روشن شمع ہیں کہ دھوئیں یعنی ہر طرح کے عیب سے پاک ہیں۔ اور مقطع[1] میں ''نان پارہ'' کی بندِش کتنے لطیف اشارے میں ادا کرتے ہیں:۔

کروں مَدح اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین ''پارۂ ناں'' نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: مَدح = تعریف۔ دُوَل = دولت کی جمع۔ پارۂ ناں = روٹی کا ٹکڑا

شرحِ کلامِ رضاؔ: میں اہلِ دولت وثَروَت کی مَدح سَرائی یعنی تعریف وتوصیف کیوں کروں! میں تو اپنے آقائے کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے دَر کا فقیر ہوں۔ میرا دین ''پارۂ نان'' نہیں۔ ''نان'' کا معنیٰ روٹی اور ''پارہ'' یعنی ٹکڑا۔ مطلب یہ کہ میرا دین ''روٹی کا ٹکرا'' نہیں ہے کہ جس کے لیے مالداروں کی خوشامدیں کرتا پھروں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیداری میں دیدارِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ دوسری بار حج کے لیے حاضر ہوئے تو مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا میں نبیِ رَحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زیارت کی آرزو لیے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی جس کے مَطْلَع میں دامنِ رَحْمت سے وابَستگی کی اُمّید دکھائی ہے۔

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اے بہار جھوم جا! کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

[1] کلام کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو وہ مقطع کہلاتا ہے۔

وسلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانبِ گلزار تشریف لا رہے ہیں! مَقطع میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجزی اور بے مــایَــگــی (بے ما۔یَہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ یوں کھینچا ہے:۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ

تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے مصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لیے ''کُتّے'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے مگر اَدَباً یہاں ''شیدا'' لکھا ہے)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اِس مَقطع میں عاشقِ ماہِ رسالت سرکارِ اعلیٰ حضرت کمالِ انکساری کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضاؔ! تو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ گلیوں میں یوں پھر رہے ہیں! یہ غزل عرض کر کے دیدار کے اِنتظار میں مُــؤدَّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی کھلی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے مُشرَّ ف ہوئے۔ (ایضاًص ۹۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے اُن آنکھوں پر کہ جو عالَمِ بیداری میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دیدار سے شَرَف یاب ہوئیں۔ کیوں نہ ہو کہ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے اندر عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ ''فَنا فِی الرَّسول'' کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اس اَمر کا شاہد ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیرت کی بعض جھلکیاں

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) لکھا ہوا پائے گا۔

(سوانح امام احمد رضا ص٩٦ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان ''سامانِ بخشش'' میں فرماتے ہیں:

خُدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

مَشائخِ زمانہ کی نظروں میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ واقعی فَنافی الرَّسُول تھے۔ اکثر فِراقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ پیشہ وَر گستاخوں کی گستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حمایت میں گستاخوں کا سختی سے رَدّ کرتے تاکہ وہ جُھنجھلا کر اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بُرا کہنا اور لکھنا شُروع کردیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اکثر اس پر فَخر کیا کرتے کہ باری تعالیٰ نے اِس دَور میں مجھے ناموسِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے ڈھال بنایا ہے۔ طریقِ استِعمال یہ ہے کہ بدگویوں کا سختی اور تیز کلامی سے رَد کرتا ہوں کہ اِس طرح وہ مجھے بُرا بھلا کہنے میں مصروف ہوجائیں۔ اُس وَقت تک کیلئے آقائے دو جہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کرنے سے بچے رہیں گے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

غُرَبا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخِری وَقت بھی عزیز واقارِب کو وصیّت کی کہ غُرَبا کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطِر داری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطلَق نہ جِھڑکنا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اکثر تصنیف وتالیف میں لگے رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وَقت مسجِد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خُوراک بَہُت کم تھی۔

دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن مَحْفِلِ مِیلاد شریف میں ذِکرِ ولادت شریف کے وَقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شُروع سے آخر تک اَدَباً دو زانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وَعظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دو زانو ہی مِنبر شریف پر رہتے۔ (ایضاً ص۱۱۹، حیاتِ اعلی حضرت ج۱ ص۹۸) کاش! ہم غلامانِ اعلیٰ حضرت کو بھی تِلاوتِ قراٰن کرتے یا سنتے وَقت نیز اجتماعِ ذِکر ونعت، سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مذاکرات، درس ومَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دو زانو بیٹھنے کی سعادت مل جائے۔

سونے کا مُنفَرِد انداز

سوتے وَقت ہاتھ کے انگوٹھے کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تاکہ اُنگلیوں سے لفظ "اللّٰہ" بن جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پَیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے بلکہ داہنی (یعنی سیدھی) کروٹ لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارَک سمیٹ لیتے، اِس طرح جسم سے لفظ "محمّد" بن جاتا۔ (حیاتِ اعلی حضرت ج۱ ص۹۹ وغیرہ) یہ ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے چاہنے والوں اور رسولِ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سچّے عاشِقوں کی ادائیں ؎

نامِ خُدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مُہرِ غُلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ٹرین رُکی رہی!

جنابِ سیِّد ایوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ایک بار پیلی

بَھیت سے بریلی شریف بذرِیعہ رَیل جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف ڈو مِنَٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرِب کا وَقت ہو چکا تھا، آپ رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیرِ اقامت فرماکر گاڑی کے اندر ہی نیّت باندھ لی، غالباً پانچ شخصوں نے اقتِدا کی ان میں میں بھی تھا لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر غیر مسلم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا کہ لائن کلیر تھی اور گاڑی چھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی اور حُضُور اعلٰی حضرت نے باطمینانِ تمام بِلا کسی اِضطِراب کے تینوں فَرض رَکعتیں ادا کیں اور جس وَقت دائیں جانب سلام پھیرا تھا گاڑی چل دی۔ مقتدیوں کی زَبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ نکل گیا۔ اِس **کرامت** میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزُرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی ایسا نہ تھا بلکہ نَماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقت میں گارڈ کو کیا خبر ہو سکتی تھی کہ ایک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ فریضۂ نَماز گاڑی میں ادا کرتا ہے۔ (ایضاً ج ۳ ص ۱۸۹، ۱۹۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اُس در سے پھرا **اللہ** اُس سے پھر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: جو کوئی سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُطیع وفرمانبردار ہُوا مخلوقِ پَروَرْدگار اُس کی اِطاعت گزار ہوگئی اور جو کوئی دربارِ حُضُورِ پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دُور ہُوا وہ بارگاہِ ربِّ غفور عَزَّوَجَلَّ سے بھی دُور ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تصانیف

میرے آقا **اعلٰی حضرت** رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے مختلف عُنوانات پر کم وبیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! کہ سب نَقل نہ کئے جاسکے، جو نَقل کر لیے

گئے تھے اُن کا نام ''اَلعَطایَا النَّبوِیَّہ فِی الفَتاوِی الرَّضَوِیَّہ'' رکھا گیا۔ **فتاوٰی رضویہ** (مُخَرَّجہ) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کل صَفَحات: 21656، کل سُوالات وجوابات: 6847 اور کل رسائل: 206 ہیں۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۳۰ ص ۱۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

قراٰن وحدیث، فِقہ، مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی وُسعتِ نظری کا اندازہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کے مُطالَعے سے ہی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے ہر فتوے میں دلائل کا سُمُندر موجزَن ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سات رسائل کے نام مُلاحَظہ ہوں:

﴿1﴾ ''سُبْحٰنَ السُّبُّوح عَنْ عَیبِ کِذبٍ مَقبُوح'' سچّے خدا پر جھوٹ کا بُہتان باندھنے والوں کے رَدّ میں یہ رسالہ تحریر فرمایا جس نے مخالِفین کے دم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے ﴿2﴾ مَقامِعُ الْحَدِید ﴿3﴾ اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی ﴿4﴾ تَجلِّی الْیَقِین ﴿5﴾ اَلْکَوکَبَۃُ الشَّھَابِیۃ ﴿6﴾ سَلُّ السُّیُوفِ الھِندیہ ﴿7﴾ حیاتُ الموات۔

عِلْم کا چشمہ ہُوا ہے مَوجْ زَن تحریر میں
جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا (وسائلِ بخشش ص۵۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تَرجَمۂ قراٰنِ کریم

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے قراٰنِ کریم کا ترجَمہ کیا جو اُردو کے موجودہ تراجم میں سب پر فائق (یعنی فوقیت رکھتا) ہے۔ ترجَمہ کا نام ''کَنزُ الْاِیمان'' ہے جس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے خلیفہ حضرتِ صدرُ الْاَفاضل مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بنامِ ''خزائنُ العرفان'' اور **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان نے ''نورُ العرفان'' کے نام سے حاشِیہ لکھا ہے۔

وفاتِ حسرت آیات

اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی وفات سے **4** ماہ **22** دن پہلے خود اپنے وِصال کی خبر دے کر پارہ 29 سُوْرَۃُ الدَّھْر کی آیت 15 سے سالِ انتقال کا اِستِخراج فرمادیا تھا۔ اِس آیتِ شریفہ کے عِلْمِ اَبْجَد کے حساب سے 1340 عَدَد بنتے ہیں اور یہی ہجری سال کے اِعتِبار سے سِنِ وفات ہے۔ وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ

(پ۲۹، الدھر:۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اوران پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا۔

(سوانحِ امام احمد رضا ص ۳۸٤)

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳٤۰ھ مُطابِق 28 اکتوبر 1921ء کو جُمُعَةُ الْمُبارَک کے دن ہندوستان کے وَقت کے مُطابِق 2 بجکر 38 مِنَٹ (اور پاکستانی وَقت کے مُطابِق 2 بجکر 8 مِنَٹ) پر، عَین اذانِ جُمعہ کے وَقت اعلٰی حضرت، اِمامِ اَھلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیْرو بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے داعیِ اَجل کو لبیّک کہا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مزارِ پُر انوار مدینۃُ الْمُرشِد بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

تُم کیا گئے کہ رونقِ محفل چلی گئی
شِعر و ادب کی زُلف پریشاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دربارِ رسالت میں انتِظار

25صَفَرُ الْمُظَفَّر1340ھ کو بیتُ الْمقدَّس میں ایک شامی بُزُرگ رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں پایا۔ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوان دربار میں حاضر تھے، لیکن مجلس میں سُکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتِظار ہے، شامی بُزُرگ رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں عَرض کی: حُضور! (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا انتِظار ہے؟ سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **ہمیں احمد رضا کا اِنتِظار ہے۔** شامی بُزُرگ نے عَرض کی: حُضور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں بریلی کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ مولانا اَحمد رَضا رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو اُنہیں معلوم ہوا کہ اس عاشِقِ رسول کا اسی روز (یعنی 25 صفر المظفّر1340ھ) کو وصال ہو چکا ہے۔ جس روز اُنہوں نے خواب میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ''ہمیں احمد رضا کا انتِظار ہے۔'' (سوانحِ امام احمد رضا ص ۳۹۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

یاالٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سگِ غوث و رضا
محمد الیاس قادری رضوی عُفِیَ عنہ
ہفتہ ۲۵ صفر المظفَّر ۱۳۹۳ھ
(بمطابق 31-3-1973)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تَذکِرَۂ صَدرُ الافاضل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ تذکرہ مکمّل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل علمائے اہلسنّت کی مَحبَّت سے لبریز ہوجائے گا

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلْد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار ج۲ ص۴۷۵ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہونہار مَدَنی مُنّا

ایک عِلْمی گھرانے سے تعلُّق رکھنے والے چار سالہ مَدَنی مُنّے کی ''تقریبِ بِسْمِ اللّٰہ'' بڑی دُھوم دھام سے ادا کی گئی اور اس کے بعد اُس مَدَنی مُنّے نے حِفْظِ قراٰن شروع کر دیا۔ پڑھانے والے حافِظ صاحِب ایک روز سَخت انداز میں تعلیم دے رہے تھے کہ ایک روشن ضمیر بُزُرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا وہاں سے گزر ہوا، اُنہوں نے فرمایا: حافِظ صاحِب! آپ کو دِکھتا نہیں کہ یہ مُنّا بڑا ہونہار (یعنی ذہین وقابل) ہے، اِس پر اتنی سختی نہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ منزِل پر بَہُت جَلْد پہنچے گا۔'' اس کے بعد حافِظ صاحِب نے اپنی رَوِش میں تبدیلی فرمائی اور نرمی وشفقت سے سبق پڑھانا شروع کر دیا۔ اُن بُزُرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فرمانِ بِشارت نشان کے مطابق ایک وقت آیا کہ یہ مَدَنی مُنّا آسمانِ عِلم وعمل کا ستارہ بن کر چمکا اور ایک عالَم اِس سے رہنمائی حاصل کرنے لگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ وہ ہونہار مَدَنی مُنّا کون تھا؟ وہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صَدْرُ الافاضِل، بَدْرُ الْاَمَاثِل، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی تھے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر**

رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے اِبتدائی حالات

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی کی وِلادت مُبارک ۲۱ صَفَرُ المُظَفَّر ۱۳۰۰؁ھ بمطابق یکم جنوری 1883ء بروز پیر شریف ''ہند'' کے شہر ''مُرادآباد'' ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام ''محمد نعیم الدین'' رکھا گیا جبکہ علمِ اَبجد کے اِعتبار سے تاریخی نام ''غلام مُصطَفٰے'' (۱۳۰۰؁ھ) تجویز ہوا۔ آپ کے والدِ ماجِد حضرت مولٰینا سیّد محمد معین الدین نُزہَت اور جَدِّ امجد (یعنی دادا جان) حضرت مولٰینا سید امین الدّین راسخ رحمۃ اللہ تعالٰی علیھما اپنے اپنے دور میں اُردو اور فارسی کے استاذ مانے گئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد حضرت مولانا سیّد محمد معینُ الدّین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے کئی فرزند قراٰن کے حافظ ہونے کے بعد وفات پا چکے تھے۔ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے نَذر مانی کہ مولیٰ تعالیٰ نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس فَرزند کو وَقف کر دوں گا۔

تعلیم و تربیت

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اُردو اور فارسی کی تعلیم والدِ گرامی حضرت مولانا سیّد محمد معین الدین نُزہَت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حاصل کی پھر حضرت مولانا ابوالفضل فضل احمد علیہ رحمۃ اللہ الاحد سے عَرَبی کی چند کُتُب پڑھیں۔ حضرت مولانا ابوالفَضل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نَعتِ سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم سے عِشق تھا۔ چنانچہ ہر جُمُعہ کو بعد نمازِ جُمُعہ مسجد چوکی حَسَن خان مُرادآباد میں نَعت شریف کی مَحفِل کرواتے جس میں شہر بھر سے کثیر لوگ شریک ہوا کرتے۔

دَرسِ نِظامی کی تَکمیل

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے اُستاذِ محترم حضرت مولانا ابوالفضل علیہ رحمۃ اللہ العدل آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ساتھ لے کر شَیخُ الحدیث، امامُ العلماء جامِعُ المَعقُول وَالمَنقُول حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد گُل قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خِدمت میں لے کر حاضِر ہوئے اور عَرض کی: ''یہ صاحبزادے نہایت ذَکی وفہیم (یعنی نہایت ذَہین وسمجھدار) ہیں، میری خواہش

ہے کہ بَقِیّہ دَرسِ نِظامی کی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے تکمیل کریں۔'' حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے قبول فرمایا۔ چنانچہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اُستاذُ الاساتِذہ حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد گُل قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے مَنطِق، فَلسَفہ، رِیاضی، اُقْلِیدَس، تَوقِیت و ھَیئَت، عَرَبی بَحُروف غیر مَنقُوطہ (بغیر نقطوں کے حرفوں والی عربی)، تفسیر، حدیث اور فِقہ وغیرہ بہت سے مُرَوَّجہ دَرسِ نظامی اور غیر دَرسِ نِظامی عُلُوم وفُنُون کی اَسناد حاصل فرمائیں اور بہُت سے سَلاسِلِ احادیث وعُلوم اسلامیہ کی سَنَدیں بھی تَفوِیض ہوئیں (یعنی دی گئیں)۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا سلسلۂ سندِ حدیث قُدْوَۃُ الْفُضَلاء، عُمْدَۃُ الْمُحَقِّقِین حضرتِ مولانا سید محمد مکّی علیہ رحمۃ اللہ القوی خطیب ومُدَرِّسِ مسجدُ الحرام کے ذریعے مُحَشِّیِٔ دُرِّمختار خاتَمُ الْمُحَقِّقِین سید احمد طَحطَاوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے ملتا ہے جن کی سند عرب وعجم میں مشہور ہے۔ پھر ایک سال تک فتویٰ نَوِیسی کی مَشق فرمائی۔ ۱۳۲۰ھ بمطابق 1902ء میں 20 سال کی عمر میں عظیم الشّان جلسے میں عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ السّلام نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی فرمائی، اِس موقع پر آپ کے والدِ گرامی قُدِّس سِرُّہُ السّامی نے تاریخ کہی

ہے میرے پسر کو طَلَبہ پر وہ تفضّل ستاروں میں رکھتا ہے جو مِرّیخ فضیلت
نُزہت! نعیم الدین کو یہ کہہ کے سنادے دستارِ فضیلت کی ہے تاریخ ''فضیلت''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمِ طِبّ کی تحصیل

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے علمِ طِبّ حکیمِ حاذِق حضرت مولانا حکیم فیض احمد صاحِب امروہوی سے حاصل کیا۔ جس طرح سے آپ کو عُلُوم مَنقُولیہ وعُلُوم مَعقُولیہ میں ہم عَصر عُلَماء میں نُمایاں حیثیت حاصل تھی اسی طرح میدانِ طِبّ میں بھی آپ کمال مَہارت رکھتے تھے کہ عُموماً مریض کا چہرہ دیکھ کر ہی مرض پکڑ لیا کرتے تھے، نبّاضی (یعنی نبض دیکھ کر مرض شناخت کرنے) میں بھی یکتائے زمانہ تھے۔ مُفرَدات اَدوِیہ کے خواص اَزبر (یعنی زبانی) تھے، مُرَکَّبات میں بھی خاصی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ جامِعہ نعیمیہ سے فارِغ ہونے والے بہُت سے عُلَماء نے آپ سے علمِ طِبّ بھی حاصل کیا۔ آپ کا جو وقت تبلیغ وتدریس سے بچتا تھا اُس میں طِبّ وحکمت کے ذریعے خِدمتِ خَلق فِیْ سَبِیْلِ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے**

صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُرشِد کی تلاش

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل پیر کی جُستجو میں ''پیلی بھیت'' حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ رحمۃ اللّٰہ الواھِب کی خدمت میں حاضِر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحِب علیہ رحمۃ اللّٰہ الواھِب بڑی مَحَبَّت وکرم سے پیش آئے اور اس سے پہلے کہ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کچھ کہیں، فرمایا: ''میاں! مُرادآباد میں مولانا سیِّد محمد گل قادِری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی بڑی اچّھی صورت ہیں، میں مُرادآباد جاتا ہوں تو اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں، آپ جس اِرادے سے آئے ہیں آپ کا حصہ وہیں ہے۔'' چنانچہ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل مُرادآباد واپس آئے تو حضرتِ مولانا سیِّد محمد گل قادری علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: ''شاہ جی! میاں صاحب علیہ رحمۃ اللّٰہ الواھِب کے ہاں ہو آئے، اچھا! پَرسُوں جُمُعہ ہے، نَمازِ فَجر کے بعد آیئے تو آپ کا جو حصّہ ہے، عطا کیا جائے گا۔'' تیسرے روز جُمُعہ کو بعد نَمازِ فَجر حضرت مولانا شاہ محمد گل علیہ رحمۃ اللّٰہ العدل نے قادِری سلسلے میں بَیْعَت فرمایا اور جو حصّہ تھا عطا کیا۔

دو شہزادوں کی وِلادت

حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ رحمۃ اللّٰہ الواھِب نے چلتے وقت دعا دی تھی کہ اللّٰہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو دشمنانِ دین پر فتح مندر کھے اور بچے عطا فرمائے، مُرادآباد آنے کے بعد ایک ہفتہ گزرا تھا کہ ایک ساتھ دو فرزند پیدا ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ سے پہلی ملاقات

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عَظِیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدْعَت، عَالِمِ شَرِیْعَت، پیرِطریقت، اِمامِ عشق ومحبَّت، باعثِ خَیروبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی مُحَقِّقانہ تصانیف کے مُطالَعے سے حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے دل میں غائبانہ طور پر آپ علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی گہری محبت و

عقیدت پیدا ہوگئی تھی۔ایک دَفعہ کسی بَدمَذہب نے ایک اَخبار میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے خلاف مضمون لکھا جس میں دل کھول کر دُشنام طَرازِی کا مظاہرہ کیا۔حضرتِ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے جب اُس مضمون کو دیکھا تو سخت صدمہ پہنچا، ہاتھوں ہاتھ اُس کے جواب میں ایک وضاحتی مضمون تحریر فرمایا اور کسی ترکیب سے اُسی اَخبار میں شائع کروادیا۔اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کو پتا چلا تو مُرادآباد میں اپنے ایک عقیدت مند حاجی محمد اشرف شاذلی علیہ رحمۃ اللّٰہ الولی کو تحریر فرمایا کہ مولانا سید محمد نعیم الدین علیہ رحمۃ اللّٰہ المبین کو ساتھ لے کر بریلی آئیں۔پہلی ہی ملاقات میں حضرتِ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل،اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی شَفقت ومحبت سے اِس قدر مُتَاَثِّر ہوئے کہ پھر کوئی مہینہ بریلی شریف کی حاضری سے خالی نہ جاتا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ خود فرماتے ہیں: ''اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے آستانہ کے سَفَر کے لئے کبھی میرا بستر کھلا ہی نہیں ، میں لازمی ہر پیر اور جمعرات کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی خدمت میں جاتا تھا۔''مشہور ہے کہ ''صَدْرُالافاضِل'' کا لقب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ ہی نے دیا۔اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے ہی آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خلافت عطا فرمائی۔**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیس سال کی عمر میں پہلی تصنیف

دورانِ طالب علمی صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے صَحافتی طریقے سے تبلیغِ دین کے لیے مختلف رسائل وجرائد میں مَضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔یہ مضامین کلکتہ(الھند) کے ''اَلْھِلال'' اور ''اَلْبَلاغ'' میں شائع ہوتے رہے۔اِسی دوران آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے یہ خیال فرمایا کہ مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کے ''علمِ غیب'' پر ایک ایسی جامع کتاب ہونی چاہیے،جس سے مُعْتَرِضِین کے تمام اَوہام وشکوک اور باطل نظریات کا شافی ووافی مُہَذَّب پیرائے میں جواب ہو۔چُنانچِہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک مُستَقِل کتاب لکھنی شروع کی۔اُس وقت چُونکہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس ایسا جامع کُتُب خانہ نہ تھا کہ جس میں ہرقسم کی کتابیں موجود ہوتیں،لہٰذا آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مصطَفٰے آباد (رامپور،ہند) کے کُتُب خانے کی طرف رُجوع کیا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سَفَر کرکے ''مصطَفٰے آباد'' جاتے،وہاں کے کُتُب خانے سے حوالہ جات

دیکھ کر آتے اور مُرادآباد میں کتاب لکھتے۔ جب بیس سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی ہوئی تو وہ کتاب بھی مکمّل ہوگئی جس کا نام "اَلْکَلِمَۃُ الْعُلْیَا لِاِعْلَاءِ عِلْمِ الْمُصْطَفٰی" ہے۔

اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کا خِراجِ تحسین

جب یہ کتاب شائع ہوئی تو حاجی محمد اشرف شاذلی علیہ رحمۃ اللہ الولی اس کتاب کو لے کر اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے اس کو مُلاحظہ کر کے فرمایا: "مَاشَآءَ اللہ بڑی عمدہ نفیس کتاب ہے، یہ نوعمری اور اتنے اَحسن دلائل کے ساتھ اتنی بُلند کتاب مُصَنِّف کے ہونہار ہونے پر دال (یعنی دلالت کرتی) ہے۔"

اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی خاص عنایت

خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند حضرتِ مولانا مفتی محمد اعجاز ولی رضوی قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: فِرَق باطِلہ (یعنی باطِل فرقوں) اور مُعانِدین (یعنی مخالفین) سے گفتگو ومُناظِرات میں اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے بارہا حضرت صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو اپنا وکیلِ خاص بنایا، چنانچہ اسی خُصُوصِیَّت کی بنا پر اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے "ذِکرِ اَحباب" میں ارشاد فرمایا: ۔

میرے نعیمُ الدّیں کو نعمت دے
اس سے بَلا میں ساتے یہ ہیں

مشوروں کی قدر فرماتے

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے اُن مُمتاز خُلَفا میں سے ہیں جنھیں امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے مزاجِ عالی میں بڑا دخل تھا۔ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے مشوروں کو قبول بھی فرماتے اور اِظہارِ مُسرَّت وشادمانی فرماتے۔ "اَلطَّارِیُ الدَّارِی" کی تصنیف پر مُسَوَّدہ (مُ۔سَوْ۔وَدہ) حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو دکھایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس میں سے کثیر مضمون کے بارے میں اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ سے درخواست کی کہ یہ نکال دیا جائے۔ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے بِلا تَاَمُّل اسے کاٹ دیا اور صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل سے یہ بھی نہ فرمایا کہ کیوں یہ ترمیم پیش کی! صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ

العِزَّۃ سے مَحبّت وعَقیدت کا یہ عالَم تھا کہ اُن کی اِجازت کے بِغیر کوئی سَفر نہ فرماتے۔**اللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی تدریسی مَہارت

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے ۱۳۲۸ھ میں مُرادآباد(ہند) میں مدرسہ انجمن اہلِ سنّت وجماعت کی بنیاد رکھی جس میں مَعقولات ومَنقولات کی تعلیم کا اعلیٰ پیمانے پر انتظام کیا گیا۔ ۱۳۵۲ھ میں حضرت صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے اسمِ گرامی ''نَعِیمُ الدِّین'' کی نسبت سے اس کا نام جامعہ نَعِیمیہ رکھا گیا۔صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو اللّٰہ تعالٰی نے بے شُمار خُوبیوں سے نوازا تھا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ بہترین مقرِّر، باعمل مبلِّغ، مَنجھے ہوئے مفتی اور پُر اثر مُصنِّف ہونے کے ساتھ ساتھ قابل ترین مُدرِّس بھی تھے۔علمِ حدیث میں تو آپ مشہورِ خاص وعام تھے۔بڑے بڑے عُلَماءِ کرام اس بات کا اِعتراف کیا کرتے تھے کہ جس طرح حدیث کی تعلیم آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ دیتے ہیں ان کے کانوں نے کبھی اور کہیں اس کی سماعت نہیں کی۔اس جامعیَّت سے مختصر الفاظ بیان فرماتے تھے کہ مفہوم ذِہن کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا۔فُنُونِ عَقلِیہ کی کتابوں کی پُر مغز مُدلَّل تقاریر زَبانی کیا کرتے تھے۔دَرس کے وقت اپنے سامنے فُنُونِ عقلیہ کی کتاب نہ رکھتے تھے۔طلبہ عبارت پڑھ چکتے تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ جس کتاب پر تقریر فرماتے تو گُمان یہ ہوتا تھا کہ شاید صَدرُالافاضِل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ہی اس کتاب کے مصنِّف ہیں جو کتاب کی گہرائیوں اور عبارت کے رُموز واَسرار کی وضاحت فرما رہے ہیں۔عِلمُ التَّوقِیت جسے **علم ھَیئَت** بھی کہتے ہیں اس میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خداداد مَہارت حاصل تھی۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مُتعدّد کُرَّۂ فلکی تیار کرائے جس میں سَبعہ ثَوابت (یعنی سات آسمانوں) اور سیّارگان کو کُرَّہ میں چاندی کے نُقطوں سے واضح فرمایا۔جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ **علم ھَیئَت** کی تعلیم دیتے تھے تو وہ کُرَّہ سامنے رکھ کر طَلَبہ کو گویا آسمان کی سیر کرا دیتے تھے۔تدریس میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی بے مثال مَہارت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ فقیہِ اعظم ہند، شارِحِ بخاری حضرت مولانا مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی فرماتے ہیں کہ ''میں نے مُدرِّس دو ہی دیکھے ہیں ایک صَدرُالشریعہ اور دوسرے صَدرُالافاضِل (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہما)، فرق صرف اتنا تھا کہ صدرُالشَّریعہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس

شُعبے سے زیادہ وابستہ رہے اور صدرُالافاضِل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ذراکم۔'' آپ کے مَشاہِیر تلامِذہ میں حضرتِ علامہ سیّد ابوالبرکات احمد قادری (بانی دارالعلوم حزب الاحناف مرکز الاولیاء لاہور)، مفسر قرآن علامہ سیّد ابوالحسنات محمد احمد اشرفی (مرکز الاولیاء لاہور)، تاجُ العلماء مفتی محمد عمر نعیمی (باب المدینہ کراچی)، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی (گجرات)، فقیہِ اعظم مفتی محمد نور اللّٰہ نعیمی (بصیر پور اوکاڑہ)، مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی (مرکز الاولیاء لاہور)، مفتی محمد حسین نعیمی سنبھلی (بانی جامعہ نعیمیہ مرکز الاولیاء لاہور)، خلیفہ قطب مدینہ مولانا غلام قادر اشرفی (لالہ موسیٰ)، مفتی محمد حبیب اللّٰہ نعیمی (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم شامل ہیں۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

دَارُ الْاِفْتاء

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل اپنی گوناگوں مَصروفیات کے باوُجود دارُ الْاِفْتاء بھی بڑی خوبی اور باقاعدَگی کے ساتھ چلاتے، ہِند اور بیرونِ ہِند نیز مُرادآباد کے اَطراف واَکناف سے بے شمار اِستِفتا اور اِستِفسارات آتے اور تمام جوابات آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خود عنایت فرماتے۔ بِفَضلہٖ تعالٰی فِقہی جُزْئِیّات (جُز۔ئِی۔یات) اس قدر مُستَحضَر (مُس۔تَح۔ضَر یعنی ذہن میں رہتے) تھے کہ جوابات لکھنے کے لیے کُتُبِہائے فِقہ کی طرف مُراجَعت (رُجوع کرنے) کی ضَرورت بہت ہی کم پیش آتی۔ شہزادۂ صَدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ سیِّد اِختِصاصُ الدّین علیہ رحمۃ اللہ المبین فرمایا کرتے تھے کہ میراث وفرائض کے فتوے کثرت سے آتے مگر حضرت کو جواب لکھنے کے لیے کتاب دیکھتے ہوئے نہیں دیکھا آج تو ایک بَطْن دو بَطْن چار بَطْن کے فتوے اگر دارُالافتاء میں آجائیں تو گھنٹوں کتابیں دیکھی جاتی ہیں تب کہیں جا کر فتوے کا جواب لکھا جاتا ہے مگر حضرتِ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کا یہ حال تھا کہ بیس بیس اکیس اکیس بُطُون (پیڑھیوں) کے فتوے بھی دارُالْاِفْتاء میں آ گئے مگر حضرت بغیر کتاب دیکھے جواب تحریر فرما دیتے تھے البتہ انگلیوں پر کچھ شمار کرتے ضَرور دیکھا جاتا اور آپ کے فتوے کے اِستِرداد (رد کرنے) کی کبھی نوبت نہیں آئی۔

خوش نویسی

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی خَطّاطی ایسی عُمدہ اور قواعد کے مُطابِق تھی کہ سینکڑوں خوش نویس اِس فَن میں آپ کے

شاگرد ہیں۔مزید برآں آپ خطّاطی کے ساتوں طرزِ تحریر میں بے مثال کمال رکھتے تھے۔

ترجمہ ''کنزالایمان'' کی پہلی اشاعت

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ''**کنزالایمان**'' کی اَوّلین اِشاعت کا سہرا بھی صَدْرُ الافاضِل مولانا نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے سر ہے۔ کنزُ الایمان کی اَوّلین، عُمدہ اور خوبصورت طَباعت کے لئے صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے جامعہ نَعیمیہ مُرادآباد میں ذاتی پریس لگوایا۔ جس میں کام کرنے والے سارے اَفراد خوش عقیدہ مسلمان تھے جو باوُضو ہوکر کنزُ الایمان کی کتابت سے لے کر جِلد سازی تک کے تمام مَراحل بڑے اِنْہماک اور عقیدت سے طے کرتے تھے۔ اس سارے عمل کی نگرانی صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل خود کرتے تھے۔ آج دنیا میں جو کنزُ الایمان دستیاب ہے یہ وُہی ''کنزالایمان'' ہے جسے صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے شائع کرایا تھا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کنزُ الایمان پر تفسیری حاشیہ بنام ''خَزائِنُ الْعِرْفَان فِیْ تَفْسِیرِ الْقُرْاٰن'' لکھا جو اپنی نوعیت کے اِعتبار سے پہلا مکمل حاشیہ ہے اور اِس کی مقبولیت کا اندازہ صرف اس ایک بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ آج کنزُ الایمان اور خزائنُ العرفان دونوں لازِم وملزوم ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے ''مکتبۃُ المدینہ'' نے بھی **کنزالایمان مع خزائن العرفان** بہت خوبصورت انداز میں شائع کرنے کی سعادت پائی ہے۔ علاوہ اَزیں دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) نے ایک سافٹ وئیر سی ڈی (cd) مکتبۃُ المدینہ کے ذَریعے پیش کی ہے جس پر تلاوت سننے کے ساتھ ساتھ ترجمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کا مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے نیز سرچ آپشن (Search option) کے ذریعے مطلوبہ آیت، ترجمہ یا تفسیر بھی تلاش کی جاسکتی ہے، یہ سافٹ وئیر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی موجود ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

والِد صاحب کی رِحلت اور اعلیٰ حضرت کا تعزیت نامہ

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے والِدِ بُزُرگوار اُستاذُ الشُّعَراء حضرت مولانا مُعینُ الدین صاحِب نُزْہَتْ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کے مُرید تھے، ایک شِعْر میں اپنی عَقیدت کا اِظْہار یوں کرتے ہیں:

پھرا ہوں میں اُس گلی سے نُزہَت، ہوں جس میں گمراہ شیخ وقاضی

رضائے احمد اسی میں سمجھوں کہ مجھ سے احمد رضا ہوں راضی

آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ 80 سال کی عمر میں چار دن بخار میں مبتلا رہ ہو کر کلمۂ پاک کا وِرد کرتے ہوئے اس دُنیا سے رُخصت ہوئے۔ حضرت کے انتقالِ پُرمَلال کی خبر جب اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کو ''کوہ بھوالی'' میں پہنچی تو آپ نے جو مکتوبِ گرامی تعزیت میں ارسال فرمایا اُس کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَوْلٰنَا الْمُبَجَّلُ الْمُكَرَّمُ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ حَامِي السُّنَنِ مَاحِي الْفِتَنِ جُعِلَ كَاِسْمِهٖ نَعِيْمُ الدِّيْنِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابُ، غَفَرَ اللّٰهُ لِمَوْلٰنَا مُعِيْنِ الدِّيْنِ وَرَفَعَ كِتَابَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَبَيَّضَ وَجْهَهٗ يَوْمَ الدِّيْنِ، وَاَلْحَقَهٗ بِنَبِيِّهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاَجْمَلَ صَبْرَكُمْ وَاَجْزَلَ اَجْرَكُمْ وَجَبَرَ كَسْرَكُمْ وَرَفَعَ قَدْرَكُمْ۔ اٰمِيْن (یعنی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو وہ عطا کرتا ہے اور جو واپس لے لیتا ہے، بے شک اس کے یہاں وقت ہر شے کا مُقرّر ہے، صبر کرنے والوں کو بے حساب اَجر ملتا ہے، اللہ تعالیٰ مولانا معینُ الدین کی مغفرت فرمائے، ان کے نامۂ اعمال کو علیّین میں رکھے، بروزِ محشر ان کا چہرہ روشن فرمائے اور انہیں سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ سے ملاقات کا شرف بخشے، اللہ تعالیٰ آپ کو صبرِ جمیل اور اَجرِ جزیل بخشے اور آپ کے ادھورے کاموں کو مکمل فرمائے اور آپ کو مزید عزّت بخشے۔ آمین)

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں:) یہ پُر ملال کارڈ روزِ عید آیا، میں نمازِ عید پڑھنے ''نینی تال'' گیا ہوا تھا، شب کو بے خواب رہا تھا اور دن کو بے خور وخواب (یعنی کھائے اور سوئے بغیر) اور آتے جاتے ڈانڈی[1] میں چودہ میل کا سفر! دوسرے دن بعد نمازِ صُبح سو رہا، سو کر اٹھا تو یہ کارڈ پایا۔ اسی روز سے مولانا مرحوم کا نام تابقائے حیات، اِنْ شَآءَ اللّٰه تعالٰی روز ایصالِ ثواب کے لیے داخلِ وظیفہ کرلیا۔ وہ اِنْ شَآءَ اللّٰه تعالٰی بہت اچھے گئے، مگر دنیا میں ان سے ملنے کی حسرت رہ گئی۔ مولیٰ تعالیٰ آخرت میں زیرِ لوائے سرکارِ غوثیت (یعنی غوثِ پاک رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے جھنڈے تلے) ملائے، اٰمِیْن اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

یک شہادت وفات در رمضان مرگِ جمعہ شہادت دگرست

---

[1]: ایک پہاڑی سواری جس کے دونوں طرف لکڑی اور درمیان میں دری لگی ہوتی ہے۔

مــرض تپ شہـادتِ سو میں بـہرِ ہـر سـہ شہادتِ خبرست
درمـزارست چشمِ وا یعنـی پئے دیدارِ یـار منتظر ست
مـرده ہـرگـز نـہ معین الدین کہ تراچوں نعیم دیں پسر ست

(یعنی: رمضان میں مرنا شہادت کی ایک قسم ہے، جُمُعہ کے دن مرنا شہادت کی دوسری قسم ہے۔ بُخار میں مرنا شہادت کی تیسری قسم ہے، ان تینوں شہادتوں کا ذکر حدیث میں موجود ہے۔ مزار میں بھی آنکھ کھلی ہے، اس لئے کہ دیدارِ یار کے منتظر ہیں۔ معین الدین (آپ) ہرگز مردہ نہیں، اس لیے کہ آپ کا بیٹا نعیم الدین جیسا ہے۔)

فسادیوں کی توبہ

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کا اندازِ بیان ایسا مَسحور کُن تھا کہ اپنے تو داد دیتے ہی تھے مخالفین بھی دم بخود رہ جاتے تھے۔ ایک مرتبہ ''رانا دھول پور'' کے علاقے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان تھا، لوگوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے جُوق در جُوق شرکت کی۔ جب بیان شروع ہوا تو شرپسندوں کا ایک ٹولا آیا اور بیٹھ گیا۔ جب انہوں نے حضرتِ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کا خطاب سنا تو وہ مَسحور ہوکر رہ گئے، ان کی تُرکی تمام ہوگئی اور انہیں اپنے تہی دامن ہونے کا اِحساس ہوگیا۔ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے بیان کے بعد عام اِعلان فرمایا: ''اگر کسی کو میری تقریر پر کوئی اِشکال (واعتراض) ہو تو بیان کرے، اس کو مطمئن کیا جائے گا۔'' تو یہ پوری جماعت کھڑی ہوگئی اور کہا: حضور! اِشکال تو کوئی نہیں پر اتنی عَرض ہے کہ ہم فساد کے لیے آئے تھے، لیکن آپ کی تقریر نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں، اب اتنا کرم فرمایئے کہ ہمیں توبہ کرائیں اور آج شام اسی موضوع پر ہمارے مَحلّے میں بھی بیان فرمائیں۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

داڑھی رکھنے کے لئے خاموش انفرادی کوشش

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے ایک خِدمَت گُزار کا بیان ہے: شروع میں میری داڑھی خَشخَشی ہوتی تھی اور صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ ایک دن بڑے پیار بھرے انداز میں میرے چہرے کو اپنے دونوں

ہاتھوں میں لے کر بڑے معنی خیز انداز میں مُسکراتے ہوئے فرمانے لگے: ''مولانا! کیا حال ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس اندازِ نصیحت سے میں اتنا مُتاَثِّر ہوا کہ آج 60 برس سے زائد ہونے کو آئے ہیں کبھی داڑھی حدِّ شرع (یعنی ایک مٹھی) سے کم نہیں ہوئی۔

اِمام بنانے سے پہلے قِراءَت دُرُست کروائی

خلیفۂ صدرُالافاضِل حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا بیان ہے کہ جب سے صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو مرضِ ذیابیطس (شوگر) نے جماعت کرانے سے روکا ہوا تھا، اس وقت سے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے مجھے ہی فرماتے تھے۔ اگرچہ میری قراءتِ قران کی تصحیح میرے والد صاحب نے شروع ہی میں کرادی تھی، پھر قواعدِ تجوید بھی سیکھے تھے لیکن حضرتِ صدرُالافاضل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اس کے باوُجود راتوں کو مشق کروا کر میری قراءت کی تصحیح کرائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نظر میں میری قِراءت دُرُست ہوئی تو مجھے آگے بڑھا دیا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی شاعری

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو شعر گوئی کا بڑا پاکیزہ ذَوق بخشا تھا۔ عَرَبی، فارسی اور اردو میں بڑی رَوانی سے شِعر کہتے تھے، بُلند و بالا تَخَیُّلات کو اِس عمدگی اور خوبی سے ادا کرتے کہ سننے والا جُھوم جُھوم جائے، لیکن اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی طرح آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا سرمایۂ شاعری حَمد و نَعت، مَنقَبت اور نصیحت آموز اشعار تک محدود ہے۔ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی شاعری کے مجموعے کا نام ''ریاضُ النَّعیم'' ہے۔ فِکرِ آخرت سے مَعمور چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

فَصاحت سے کہتے ہیں مُوئے سفید کہ ہُشیار ہو، اب سَحَر ہوگئی
خُودی سے گزر، چل خدا کی طرف کہ عمرِ گرامی، بسر ہوگئی
غم و خونِ دل کھاتے پیتے رہے غریبوں کی اچھی گزر ہوگئی
نعیمِؔ خطا کار مغفور ہو جو شاہِ جہاں کی نظر ہوگئی

ایک نعت شریف کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

دیکھئے سیمائے انور، دیکھئے رُخ کی بہار　　مہرِ تاباں دیکھئے، ماہِ دَرَخشاں دیکھئے
دیکھئے وہ عارض اور وہ زُلفِ مُشکیں دیکھئے　　صبحِ روشن دیکھئے، شامِ غریباں دیکھئے
جلوہ فرما ہیں جبینِ پاک میں آیاتِ حق　　مُصحفِ رُخ دیکھئے تفسیرِ قرآں دیکھئے
یہ نعیمؔ زار کیسا ہجر میں بے تاب ہے　　دیکھئے اِس کی طرف، اے شاہِ شاہاں دیکھئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصنیف وتالیف

حضرتِ سیِّدُ ناصدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے بے پناہ دینی ومِلّی مَصروفیات کے باوُجود تصنیف وتالیف کا بڑا ذخیرہ یادگار چھوڑا۔ آپ نے ۱۳۴۳ھ بمطابق 1924ء میں مرادآباد سے ماہنامہ ''اَلسَّوَادُ الْاَعْظَم'' جاری فرمایا جس میں مسلمانوں کی خوب تَربِیّت فرمائی، آپ کی یادگار کُتُب یہ ہیں: ﴿۱﴾تفسیر خزائن العرفان ﴿۲﴾نعیم البیان فی تفسیر القرآن ﴿۳﴾الکلمۃ العلیا لاعلاءِ علم المصطفٰی ﴿۴﴾اطیب البیان دررد تقویۃ الایمان ﴿۵﴾اسواط العذاب علٰی قوامع القباب ﴿۶﴾آداب الاخیار ﴿۷﴾سوانح کربلا ﴿۸﴾سیرت صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم ﴿۹﴾التحقیقات لدفع التلبیسات ﴿۱۰﴾ارشادالانام فی محفل المولود والقیام ﴿۱۱﴾کتاب العقائد ﴿۱۲﴾زادالحرمین ﴿۱۳﴾المو الات ﴿۱۴﴾گلبن غریب نواز ﴿۱۵﴾شرح شرح مائۃ عامل ﴿۱۶﴾پراچین کال ﴿۱۷﴾شرح بخاری (ناکمل غیر مطبوع) ﴿۱۸﴾شرح قطبی (ناکمل غیر مطبوع) ﴿۱۹﴾ریاض نعیم (مجموعہ کلام) ﴿۲۰﴾کشف الحجاب عن مسائل ایصال ثواب ﴿۲۱﴾فرائدالنورفی جرائد القبور۔

خیر خواھی

خلیفۂ صدرُالافاضِل حضرت مولانا مفتی سیِّد غلام معینُ الدِّین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا بیان ہے کہ صدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے وِصال سے تین روز قبل کا واقعہ ہے کہ میرے کان میں شدید درد تھا اور بے ساختہ سوتے جاگتے کان پر ہاتھ جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے صُبح کے وقت اِشارے سے قلم دوات طلب فرمائی۔ حکم کی تعمیل کردی گئی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بیماری کی حالت میں لکھا: ''میں رات کو دیکھتا ہوں کہ بے اختیار بار بار تمہارا ہاتھ کان پر جاتا ہے جاؤ! ڈاکٹر مشتاق کو دکھاؤ۔''

ذکر اللہ عزوجل کی عادت

انہی کا بیان ہے: صدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کا معمول تھا کہ اُٹھتے بیٹھتے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ

اَلْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر پڑھتے تھے۔عَلالت کے زمانے میں یہ شوق مزید بڑھ گیا تھا۔اپنی وفات سے کچھ ایّام قبل کلمۂ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ پڑھتے رہتے تھے۔ایک روز مجھ سے فرمایا:''شاہ جی! گواہ رہنا جب مجھے افاقہ ہوتا ہے،تو میں کلمۂ شہادت پڑھتا ہوں۔''غالبًا یہ''اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْض (یعنی تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو)''ارشادِنبوی کے ماتحت عمل فرمایا گیا،ورنہ کہاں میں اور کہاں اس بُقعۂ نور کے لیے شہادت (یعنی گواہی)!

وقتِ رُخصت کے حالات

انہی کا بیان ہے: گیارہ بجے کا وقت تھا،صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اپنی سہ دری کے تینوں دروازے بند کرادیئے۔کمرے میں میرے اور حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سوا کوئی نہ تھا۔تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی،اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خاموش ہوگئے۔تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا،پنکھا کھول دو،میں نے کھول دیا،پھر فرمایا:کم کردو،میں نے اس کی رفتار نمبر2 پر کردی،پھر فرمایا اور کم کردو،میں نے نمبر3 پر رفتار کردی،کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کردو،اب میں نے پنکھے کا رُخ دیوار کی طرف کردیا،تاکہ دیوار سے ٹکرا کر ہوا پہنچے کچھ وقفے کے بعد فرمایا:بند کردو۔اس کے بعد فرمانے لگے:میرا بازو دباؤ۔چُنانچہ میں چارپائی کی داہنی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا،دیکھا کہ زَبانِ اَقدَس سے کچھ فرمارہے ہیں اور چہرۂ اَقدَس پر بے حد پسینہ ہے۔میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نظرِ مبارَک اٹھا کر میری طرف ملاحظہ فرمایا،پھر آواز سے کلمۂ پاک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھنا شروع کیا۔لیکن دَم بدم آواز پست سے پست ہوتی چلی گئی،ٹھیک بارہ بج کر 25 مِنَٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حَرَکت بند ہوتی معلوم ہوئی،خود ہی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے رُوبقبلہ ہوکر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کر لئے تھے۔یوں ۱۹ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جانِ پاک،جانِ آفریں کے سُپُرد ہوئی۔**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میرے جنازے کی نُمائش نہ کرنا

حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا بیان ہے کہ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے

مجھ سے فرمایا: میرے جنازے کی نُمائش نہ کرنا، اگر لوگ زیادہ اِصرار کریں تو صرف مَحَلّہ چوکی حسن خان تحصیلی اسکول، نئی سڑک اور کاٹھ دروازے سے ہوتے ہوئے مدرَسے کے صحن میں نمازِ جنازہ ادا کرنا، وہاں سے سیدھا میری آخری آرام گاہ لے جانا۔

ایمان افروز خواب

حضرتِ سیِّدُنا صدرُ الافاضل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی وفات سے پہلے حضرت مولانا مفتی سیِّد غلام معینُ الدِّین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے ایک ایمان افروز خواب دیکھا کہ ایک نہایت عالی شان بُقعۂ نور کمرہ ہے، چاروں طرف قالین پر گاؤ تکیے لگے ہوئے ہیں، ایک طرف حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ رونق افروز ہیں، ایک طرف حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ ذُوالنُّورَین، ایک طرف حضرت سیِّدُنا مولیٰ مشکلکشا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم ایک طرف حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم تکیہ لگائے رونق افروز ہیں، آخر میں ایک کونے پر ایک نشست خالی ہے، کمرے کے دروازہ پر حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کسی کے اِنتظار میں کھڑے ہیں کہ ایک طرف سے سفید عمامہ باندھے سفید ململ کی اچکن پہنے حضرتِ صدرُ الافاضل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی آرہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: تمہاری نشست اندر خالی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: میرے لیے یہی بڑی سعادت ہے کہ جُوتیوں میں جگہ مل جائے، مگر حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئے، حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہ کہہ کر اندر داخل ہوگئے: ''اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ (یعنی حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے)۔ اُس خالی نشست میں آپ کو لے جا کر بٹھایا گیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ابھی پورے بیٹھے بھی نہیں تھے کہ میری آنکھ کسی وجہ سے کُھل گئی۔ صُبح میں نے حضرتِ صدرُ الافاضل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سامنے اپنا خواب بیان کیا، جسے سن کر حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل آئے، فرمایا: ''میرا انتظار ہے، اب میں جا رہا ہوں، یہی اس کی تعبیر ہے۔'' اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی غیر منقولہ جائیداد کو اپنے چاروں صاحبزادوں کو منتقل فرمایا۔ منقولہ جائیداد کو تقسیم کیا، صرف آٹھ سو روپیہ (۸۰۰) اپنے تجہیز و تکفین اور علاج وغیرہ کے لیے باقی رکھا۔

مدینے کا مُسافِر

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حجِّ بَیْتُ اللہ پر تشریف لے گئے۔ جب وہ مدینۂ

مُنوّرہ میں سرکارِدوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضِر ہوئے تو سنہری جالیوں کے قریب دیکھا کہ حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل بھی مَجمع میں موجود ہیں ۔ملاقات کی ہِمّت نہ ہوئی کیونکہ باادب لوگ تو وہاں بات چیت نہیں کرتے ۔صلوٰۃ وسلام سے فارِغ ہونے کے بعد باہَر تلاش کیا مگر ملاقات نہ ہوئی ۔حضرت شیخُ الفَضِیلَت، شیخُ العَرَبِ وَالعَجَم قطبِ مدینہ سیِّدی ومولائی ضیاءالدِّین احمد قادِری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے دربارِفَیض آثار پر حاضِر ہوئے کہ عَرَب وعَجَم کے تمام عُلَمائے حق اور مَشائخِ کرام حَرَمَینِ طَیِّبَین کی حاضِری کے دوران حضرت شیخُ الفَضِیلَت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زیارت کے لئے ضَرور حاضِر ہوتے تھے ۔وہاں بھی حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے مُتَعلِّق کوئی معلومات حاصِل نہ ہوئیں ۔حیران تھے کہ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل اگر تشریف لائے ہیں تو کہاں گئے؟ دَرِیں اَثنامُرادآباد(ہند) سے تار حضرت شیخُ الفَضِیلَت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے آستانِ عَرش نشان پر آیا کہ فُلاں دن فُلاں وقت حضرتِ صَدرُالافاضِل مولانا نعیمُ الدِّین صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مُرادآباد میں وِصال ہوگیا ہے ۔مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان نے جب وقت مِلایا تو وُہی وقت تھا جس وقت سنہری جالیوں کے قریب صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نظر آئے تھے ،فوراً سمجھ گئے کہ جیسے ہی اِنتِقال فرمایا ، بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم میں صلوٰۃ سلام کے لئے حاضِر ہوگئے ۔

مدینے کا مُسافِر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

مزار شریف

جامعہ نعیمیہ (مرادآباد، ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آخری آرام گاہ ہے ۔اللہ تعالٰی ہمیں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فیوضات سے مُستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔[1] **اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] اِس رسالے کا بیشتر مواد حضرت مولانا مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی کتاب ''حیاتِ صدرالافاضل'' سے ماخوذ ہے۔

قرآنِ پاک تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیت

قرآن پاک کو تجوید یعنی حروف کو ان کے مخارج اور صفات کے ساتھ پڑھنا فرض ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **"فتاویٰ رضویہ"** میں ارشاد فرماتے ہیں: ''اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو فرضِ عین ہے اور بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۵۳، رضا فاؤنڈیشن) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **''بہارِ شریعت''** میں فرماتے ہیں: ''ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم ''مد'' کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے، آج کل کے اکثر حفاظ اسطرح پڑھتے ہیں کہ ''مد'' کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے ''یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ'' کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام وسخت حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، ج ۱، ص ۵۴۷، مکتبۃ المدینہ) مزید صفحہ ۵۷۰ پر فرماتے ہیں: ''جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے (اس کے لیے تھوڑی دیر مشق کر لینا کافی نہیں بلکہ) اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں (درست پڑھنے والے) کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی، آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں باطل ہیں۔''

تجوید کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر حرف کی ادائیگی دوسرے حرف سے ممتاز ہو بالخصوص ایسے حروف جن کی آوازیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض ظ د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو ''س ش، ز ج، ق ک'' میں بھی فرق نہیں کرتے۔'' (بہارِ شریعت، حصہ سوم، ج ۱، ص ۵۷۰، مکتبۃ المدینہ) ایسے (ملتی جلتی آوازوں والے) حروف کی ادائیگی میں امتیاز نہ ہونے کی صورت میں، معنی میں تبدیلی سے متعلق قرآن پاک سے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

''ط'' اور ''ت'' کی مثال (طِیْنٌ اور تِیْنٌ)

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝ (پ ۸، الاعراف: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۝ (پ ۳۰، التین: ۱) ترجمۂ کنزالایمان: انجیر کی قسم اور زیتون

طِیْنٌ کے معنی: مٹی اور تِیْنٌ کے معنی: انجیر۔ اگر پہلی آیت میں طِیْنٌ کی جگہ تِیْنٌ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے انجیر سے بنایا۔ اسی طرح تمام مثالوں میں ایسے الفاظ کے ساتھ ان کے معنی بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ اندازہ ہو جائے کہ ایک حرف کی آواز کے بجائے دوسرے حرف کی آواز نکلے تو کس قدر معنوی فساد لازم آتا ہے۔

''ث'' اور ''س'' کی مثال (ثُبَاتٌ اور سُبَاتٌ)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ۝ (پ ۵، النساء: ۷۱) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ (پ ۱۹، الفرقان: ۴۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور دن بنایا اٹھنے کے لیے

ثُبَاتٌ کے معنی: تھوڑے تھوڑے اور سُبَاتٌ کے معنی: آرام۔

''ص'' اور ''س'' کی مثال (صَدِیْدٌ اور سَدِیْدٌ)

مِّنْ وَّرَآىٕهٖ جَهَنَّمُ وَ یُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍۙ(۱۶) (پ۱۳،ابرٰھیم:۱۶)
ترجمۂ کنزالایمان: جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا

فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا(۹) (پ۴،النسآء:۹)
ترجمۂ کنزالایمان: تو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کریں

صَدِیْدٌ کے معنی: پیپ اور سَدِیْدٌ کے معنی: سیدھا

"ح" اور "ہ" کی مثال (مَحْجُوْرٌ اور مَهْجُوْرٌ)

وَ جَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا(۵۳) (پ۱۹،الفرقان:۵۳)
ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ

وَ قَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا(۳۰) (پ۱۹،الفرقان:۳۰)
ترجمۂ کنزالایمان: اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرالیا

مَحْجُوْرٌ کے معنی: رکا ہوا اور مَهْجُوْرٌ کے معنی: چھوڑا ہوا

"د" اور "ض" کی مثال (دَلَّ اور ضَلَّ)

فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ (پ۲۲،سبا:۱۴)
ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰىۚ(۲) (پ۲۷،النجم:۲)
ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے

دَلَّ کے معنی: بتایا اور ضَلَّ کے معنی: بہکا

"ذ" اور "ز" کی مثال (ذَرْعٌ اور زَرْعٌ)

ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُؕ(۳۲) (پ۲۹،الحآقۃ:۳۲)
ترجمۂ کنزالایمان: پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پرودو

ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ (پ۲۳،الزمر:۲۱)
ترجمۂ کنزالایمان: پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی

ذَرْعٌ کے معنی: ناپ اور زَرْعٌ کے معنی: کھیتی

"ذ" اور "ظ" کی مثال (ذَلَّلَ اور ظَلَّلَ)

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ(۷۲) (پ۲۳،یٰسٓ:۷۲)
ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ان کے لیے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے اور کسی کو کھاتے ہیں

وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰىؕ (پ۱،البقرۃ:۵۷)
ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر مَن اور سلوٰی اُتارا

ذَلَّلَ کے معنی: نرم کیا اور ظَلَّلَ کے معنی: سائبان کیا

"ق" اور "ک" کی مثال (قَلْبٌ اور كَلْبٌ)

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍؕ(۸۹) (پ۱۹،الشعرآء:۸۹)
ترجمۂ کنزالایمان: مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِۚ-اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْؕ (پ۹،الاعراف:۱۷۶)
ترجمۂ کنزالایمان: تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے

قَلْبٌ کے معنی: دل اور کَلْبٌ کے معنی: کتا

"ء" اور "ع" کی مثال (اَلِیْمٌ اور عَلِیْمٌ)

وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے

وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۝ (پ ۶، المائدۃ: ۷۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے

اَلِیْمٌ کے معنی: دردناک اور عَلِیْمٌ کے معنی: جاننے والا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادری** رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه اپنی مایہ ناز تصنیف **"نماز کے احکام"** میں فرماتے ہیں: واقعی وہ مسلمان بڑا بدنصیب ہے جو دُرست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے بے شمار مدارس بنام **"مَدرَسَةُ الْمَدِیْنَه"** قائم ہیں ان میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی منّیوں کو قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دیجاتی ہے نیز بالغان کو عُموماً بعد نمازِ عشاء حُروف کی صحیح ادائیگی کیساتھ ساتھ سنّتوں کی تربیت دی جاتی ہے۔ **کاش! تعلیمِ قراٰن کی گھر گھر دھوم** پڑ جائے۔ **کاش!** ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قراٰن کی بہار آ جائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قُرآں عام ہو جائے

تلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے (نماز کے احکام، ص ۲۱۱، مکتبۃ المدینہ)

ضروری هدایات

قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے وقت جہاں بعض جگہوں پر حروف کی تبدیلی سے معنی میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے یونہی زبر، زیر اور پیش کی تبدیلی بھی معنی بدل جانے کا باعث ہوتی ہے، جس میں بعض اوقات نوبت کفر تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ ذیل میں چند مثالیں ذکر کی جارہی ہیں انہیں پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ ذرا سی غلطی سے معنی کس حد تک بدل جاتا ہے۔

نمبر شمار	مقام	صحیح	صحیح ترجمہ	غلط	غلط ترجمہ
1	پارہ 1، سورۃ الفاتحۃ، آیت 6	اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ	جن پر تو نے احسان کیا	اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ	جن پر میں نے احسان کیا
2	پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 124	وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اور جب ابراہیم کو اسکے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا	وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمُ رَبَّهٗ	اور جب ابراہیم نے اپنے رب کو کچھ باتوں سے آزمایا
3	پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 251	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	قتل کیا داود نے جالوت کو	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ	قتل کیا جالوت نے داود کو
4	پارہ 16، سورۃ طٰهٰ، آیت 121	وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ	اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی	وَعَصٰۤى اٰدَمَ رَبُّهٗ	اور آدم کے رب سے آدم کے حکم میں لغزش واقع ہوئی

مجلس المدينة العلمية (دعوتِ اسلامی)

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے اشاعتی ادارے ''مکتبۃُ المدینہ'' کا آغاز آج سے تقریباً 25 سال قبل ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ نے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کرنے سے فرمایا۔ بعد میں ''مکتبۃُ المدینہ'' کے مزید شعبے بھی قائم ہوئے اور سنتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں، سی ڈیز اور وی سی ڈیز دنیا بھر میں پہنچنے کے ساتھ ساتھ فقہ و حدیث، تصوف و حکایات پر مشتمل امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ اور دیگر علمائے کرام دامت فیوضھم کی سینکڑوں کتابیں بشمول رسائل زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ اب ''مکتبۃُ المدینہ'' قرآن مجید کی طباعت کے بعد ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' کی سعادت بھی حاصل کر رہا ہے یقیناً قرآن پاک چھاپنے کا کام بہت احتیاط طلب اور مشکل ہے مگر امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کی خواہش پر مجلسِ ''مکتبۃُ المدینہ'' نے اس اہم ذمہ داری کو قبول کیا۔

قرآن پاک چھاپنے کے مدنی پھول

جب صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے ترجمۂ قرآنِ پاک کے لیے اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے قرآنِ پاک چھاپنے کے حوالے سے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''یہ تو بہت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس کی طباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ ﴿۱﴾ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، ﴿۲﴾ باوُضو کاپیوں اور حرفوں کی تصحیح کرنا اور ﴿۳﴾ تصحیح بھی ایسی ہو کہ اعراب نقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ ﴿۴﴾ پریس مین ہمہ وقت باوضو رہے، ﴿۵، ۶﴾ بغیر وضو نہ پتھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، ﴿۷﴾ پتھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور ﴿۸﴾ چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں انکو بھی بہت احتیاط سے رکھا جائے۔ (تذکرہ صدر الشریعہ ص ۱۷ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو......! اگرچہ فی زمانہ چھپائی کیلئے جدید ترین مشینیں آچکی ہیں، پھر بھی ہم نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کے عطا کردہ اِن مدنی پھولوں پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔

مَدنی التجاء:

ہماری ہر ممکنہ کوشش رہی ہے کہ ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' کے اس نسخے میں کتابت وغیرہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہ جائے پھر بھی بتقاضائے بشریت خطا ہونا خارج از امکان نہیں، لہٰذا اگر کوئی اسلامی بھائی اس میں کسی بھی قسم کی کیسی ہی غلطی پائے تو پہلی فُرصت میں ''مکتبۃُ المدینہ'' پر رابطہ کر کے تحریراً مطلع فرمادے۔

مجلس مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

سرٹیفیکیٹ

محکمہ اوقاف حکومت سندھ

ترتیب نمبر 201
رجسٹریشن نمبر R.A.A- 201
تاریخ اجراء 26-8-2008
مقام اجراء حیدرآباد / کراچی

رجسٹریشن سرٹیفیکیٹ

تصدیق کی جاتی ہے کہ فرد / کمپنی / پریس مکتبۃ المدینہ - محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی (فیضانِ مدینہ)

کواشاعت قرآن پاک (طباعتی اغلاط سے مبرا) ایکٹ ایل، آئی، وی ۱۹۷۳ء کے تحت بطور 'ناشر قرآن' رجسٹرڈ کرلیا گیا ہے

Syed Mohd
Research & Registration Officer Auqaf
دستخط ناظم اعلیٰ محکمہ اوقاف سندھ

سید محمد عظمت علی نوری
ریسرچ و رجسٹریشن آفیسر

تصدیق

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ

محکمہ اوقاف حکومتِ سندھ نے اس کی تصدیق کی ہے کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔